هٰذا بیان للناس وهدًى وموعظة للمتقین

تفسیر عمدة البیان

سنہ ۱۳۱۰ ہجری نبوی صلعم

بمطبع یوسفی دہلی باہتمام سید علی حسین طبع شد

دستخط جناب جنت مآب مجتہد العصر ممتاز العلماء
فخر المدرسین جناب السید محمد تقی صاحب اعلی اللہ مقامہ

باسمہ سبحانہ

یہ تفسیر جو فاضل نحریر فخر الحاج والمعتمرین زائر ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی
متقی المتعی لوذعی مولوی سید عمار علی صاحب سلمہ اللہ تعالی وابقاہ ورزقہ ما تمناہ
نے تصنیف فرمائی ہے مقامات متفرقہ اس کے ملاحظۂ خفیف میں آئے
حق سبحانہ وتعالی ان کو جزائے خیر دے اور ان کی سعی کو شائع کرے
مذہب برحق ائمہ ہدی علیہم السلام میں قبول فرمائے اور مومنین کو اس سے منتفع کرے

کتبہ المذنب محمد التقی بن سید العلماء
السید حسین بن آیۃ اللہ فی العالمین
السید دلدار علی حشرہم اللہ مع اجدادہم
الطاہرین ظہر یوم الاحد الثالث
والعشرین من شہر ذیقعدۃ سنہ ۱۲۸۸ ہجری

عبارت مہر

لا الہ الا اللہ العلی
بندہ محمد تقی بن
حسین بن علی
۱۲ ھ ۵۶

وَلَا یَاْتُوْنَکَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا

بفضل و کرم ایزد منان و عنایت آمر امر کن و کان و اعانت و امداد رب دو جہان سر جریدہ زمان و فرخندہ آوان آمد

جلد سوم تفسیر عمدۃ البیان

۱۳۰۶ھ

من تالیفات حامی شرع سید الانس و الجان حافظ ثغور ایمان فخر العلماء ممتاز الفضلاء مقبول بارگاہ ایزدی جناب مولوی سید محمد علی صاحب مرحوم

بمطبع یوسفی دہلی باہتمام سید علی حسین طبع شد

جلد سوم تفسیر عمدة البیان

اُتْلُ پڑھ تو اے محمد صلعم **مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ** جو چیز کہ وحی کیگئی ہے طرف تیرے **مِنَ الْکِتٰبِ** کتاب سے کہ وہ قرآن ہے یعنی پڑھا کر اُسکو واسطے
حفظ الفاظ اُسکی کے اور واضح کرنے معانی اُسکی کے اور عمل کر تو اُسپر جو کچھ کہ اُسمیں ہے **وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ** اور قائم کر تو نماز کو کہ ہمیشہ مع شرائط اور ارکان
کے بیچ وقتوں اُنکے پڑھ اُسکو **اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ** تحقیق کہ نماز باز رکھتی ہے کار بد سے کہ نزدیک عقل کے نہایت قبیح ہے **وَالْمُنْکَرِ** اور
عمل بد سے کہ جو شرع میں ممنوع ہے یعنی سبب ہو جاتی ہے باز رہنے کا اعمال بد سے اسواسطے کہ ہمیشہ اُسکے ساتھ مشغول رہنا موجب دوام ذکر خدا کا ہے اور باعث خوف اُسکا
نفس میں کہ سبب اُسکے پرہیز کرنیکا ہے گناہوں سے قمی رحمہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جسنے کہ باز رکھی نماز بد کاموں سے تو نہ زیادہ ہوگا نماز پڑھنے والے کو خدا سے مگر بعد اور دوری
اور منقول ہے کہ ایک جوان انصاری غرض نماز میں ہمیشہ ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھتا تھا اور بد کاموں کا بھی مرتکب ہوتا تھا لوگوں نے جناب اقدس نبوی میں اُسکے
حال کو عرض کیا فرمایا کہ نماز اُسکی ایک روز منع کریگی اُسکو بد کاموں سے بس ایسا ہوا کہ بعد تھوڑے دنوں کے اُسنے توبہ کی اور زمرہ صلحا میں داخل ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
نماز ایک مانع ہے خدا کیطرف سے واسطے کہ وہ منع کرتی ہے نماز پڑھنے والونکو گناہوں سے جبتک کہ وہ نماز میں مشغول ہیں اور بیچ اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اور منقول ہے کہ سعد
خفاف نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا قرآن کلام کرتا ہے حضرت یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ رحم کرے خدا ہمارے ضعیف شیعوں پر کہ وہ اہل تسلیم ہیں اور فرمایا کہ اے
سعد نماز کلام کرتی ہے اور واسطے اُسکے صورت اور خلق ہے حکم کرتی ہے اور منع کرتی ہے سعد کہتا ہے کہ یہ سنکر رنگ میرا متغیر ہو گیا اور میں نے اپنے جی میں کہا کہ یہ وہ چیز ہے کہ لوگوں پر
اسکو نقل نہیں کر سکتا حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہیں آدمی مگر شیعہ ہمارے اور جو کوئی کہ نہیں پہچانتا نماز کو پس تحقیق کہ اُسنے انکار کیا ہمارے حق کا پھر فرمایا کہ اے سعد تجھکو کلام قرآن کا
سناؤں میں نے کہا کہ ہاں درود خدا کا اوپر تیرے پس فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ پس نہی تو کلام ہے اور فحشاء اور منکر مرد ہیں اور ہم ذکر خدا کا ہیں
اور ہم اکبر ہیں اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ نماز میری مقبول ہوئی ہے درگاہ خدا میں تو چاہیئے کہ نظر کرے اور دیکھے کہ نماز اُسکی نے فحش اور منکر سے منع کیا ہے یا
نہیں ہے پس اُسی قدر کہ جسقدر نماز نے گناہوں سے اُسکو منع کیا ہے اور باز رکھا ہے اُسیقدر مقبول درگاہ الٰہی کی ہے اور جابر سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ فلاں شخص
دنکو نماز پڑھتا ہے اور رات کو چوری کرتا ہے فرمایا کہ البتہ نماز اُسکو باز رکھیگی **وَلَذِکْرُ اللّٰہِ** اور البتہ ذکر خدا کا **اَکْبَرُ** بہت بزرگ ہے سب طاعتوں سے اور بعضے کہتے ہیں
کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نماز کہ متضمن ہے ذکر خدا کو بہت زیادہ بزرگ ہے سب طاعتوں سے اور بعضوں کے نزدیک مراد اس سے مطلق ذکر خدا کا ہے اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یاد کرنا خدا کا
ہے نزدیک حلال اور حرام کے اور امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ذکر کرنا خدا کا نماز پڑھنے والونکو زیادہ بزرگ ہے ذکر کرنے انکے سے خدا کو اور یہی ابن عباس نے فرمایا ہے کہ ذکر کرنا

خدا کا انکو اپنی رحمت کے ساتھ زیادہ بزرگ ہی اس سے کہ تم انکو اطاعت کے کے یاد کرتے ہو اور معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی عمل زیادہ بزرگ تر خدا کے نہیں ہے عذاب کے خلاصی
پانے میں لوگوں نے کہا کہ بہتر جہاد نہیں فرمایا کہ جہاد بہتر ہی ہو سکے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولذکر اللہ اکبر اور منقول ہو کہ جناب رسالت مآب صلعم سے کسی نے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ کو کونسا عمل بندہ کا
زیادہ دوست ہے فرمایا کہ وقت مرنے کے زبان تیری ذکر خدا میں مشغول ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شیعہ ہمارے وہ آدمی ہیں کہ جس وقت تنہائی میں ہوں تو ذکر خدا کا بہت کریں اور ابو سعید
خدری نے جناب رسول خدا سے روایت کی ہے کہ کوئی مجلس نہیں ہے جسمیں کہ ذکر خدا کا ہوتا ہو مگر کہ فرشتے ان ذکر کرنے والونکو گرد کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت خدا سے انکو
پوشیدہ کرتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ ہر چند جانتا ہے لیکن ان فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم کہاں گئے تھے وہ کہتے ہیں کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ ہم فلانی مجلس میں گئے
تھے کہ وہاں اس مجلس کے آدمی تیرا ذکر کرتے تھے پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو گواہ رہو کہ میں نے ان سبکو بخشا فرشتے کہتے ہیں کہ اے خداوندا فلانا شخص اس مجلس میں بیٹھا تھا اور وہ
تیرا ذکر نہیں کرتا تھا پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اسکو بھی بخشا کہ جو کوئی ذکر کرنے والونکے پاس بیٹھا ہے کبھی اپنی رحمت سے محروم نہ رکھونگا واللہ یعلم اور خدا جانتا ہے
ما تصنعون جو کچھ کہ تم کرتے ہو نماز اور ذکر کا اور سوا انکے اور سبکو موافق اعمال کے جزا دیگا ولا تجادلوا اور نہ نزاع کرو تم اهل الکتاب اہل کتاب سے کہ
وہ یہود و نصاریٰ ہیں اے مسلمانو الا بالتی ہی احسن مگر ساتھ اس کلمہ کے کہ وہ بہت نیک ہے یعنی انکی سخت کلامی کو نرم کلامی اور خوش خوئی سے دفع کرو
اور انکے غضب کو برد باری سے مقابلہ کرو اور اگر نصیحت فائدہ نہ دیوے تو سبیل طرف جہاد کے کرو لیکن پہلی لڑائی سے بہ نرمی مقابلہ کرو الا الذین ظلموا مگر وہ لوگ
کہ ظلم کیا انہوں نے منھم انمیں سے کہ عہد کو توڑ ڈالا ہے یا جزیہ کو قبول نہیں کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ظالمان اہل کتاب وہ ہیں کہ جو واسطے خدا کے فرزند ثابت کرتے ہیں
اور یا یہ کہ حضرت کی ایذا میں کوشش کرتے ہیں اور یا یہ کہ حق کو پوشیدہ کرتے ہیں اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ وقولوا اور کہو تم انسے بصدق دل امنا
ایمان لائے ہیں ہم بالذی انزل ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیگئی ہے الینا طرف ہماری یعنی قرآن وانزل الیکم اور نازل کیگئی ہے طرف تمہارے یعنی
توریت و انجیل اور زبور والھنا والھکم واحد اور خدا ہمارا اور خدا تمہارا ایک ہے ونحن لہ اور ہم واسطے اسکے مسلمون فرمانبرداری کرنے والے ہیں
اور خالص ہونیوالے ہیں بخلاف تمہارے کہ تم نے اپنے علما کو معبود بنایا وکذلک اور اسی طرح جیسے کہ پہلے انبیاء پر کتابیں بھیجی ہیں ایسے ہی انزلنا الیک الکتاب
نازل کیا ہے ہم نے طرف تیرے کتاب کو یعنی قرآن کو موافق ہے اصول میں پہلی کتابوں کے فالذین اتیناھم الکتاب پس وہ لوگ کہ دی ہے ہم نے
انکو کتاب یعنی علم پہلی کتابوں کا جنکے انکو دیا ہے مثل ابن سلام کے اور اصحاب اسکے یؤمنون بہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس قرآن کے اور بعضے کہتے ہیں
وہ آل محمد صلعم ہیں کہ جنکو علم کتاب کا دیا ہے اور قرآن پر ایمان لاتے ہیں ومن ھؤلاء اور ان لوگوں میں سے یعنی عرب یا مکہ والے یا مومنین اہل کتاب میں سے
من یؤمن بہ وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اسکے یا ساتھ محمد صلعم کے وما یجحد بایاتنا اور نہیں انکار کرتے ہیں ساتھ آیتوں ہماری کے الا
الکافرون مگر کفار یہود کے اور کفار عرب کے اور قمی نے لکھا ہے کہ مراد اسے یہ ہے کہ نہیں انکار کرتے ہیں امیر المومنین اور ائمہ معصومین کا مگر کفر کرنے والے وما کنت
تتلوا اور نہیں تھا تو کہ پڑھتا تو من قبلہ پہلے اس قرآن کے من کتاب کسی کتاب کو کتابوں نازل کی گئی سے ولا تخطہ اور نہ لکھتا تھا تو اسکو بیمینک
ساتھ دست راست اپنے کے یعنی پہلی نبوت کے نہ پڑھنا جانتا تھا اور نہ لکھنا اور پھر تو ایسی کتاب لایا کہ جامع جمیع علوم شریعت کی ہے یہ بڑا معجزہ ہے اور اگر
تو پڑھنا اور لکھنا جانتا تو اذا لارتاب المبطلون سو وقت البتہ شک میں پڑتے باطل لوگ یعنی مشرکین عرب کہ تو لکھنا پڑھنا جانتا تھا قرآن کو پہلی کتابوں
سے لکھ لایا ہے اور پھر پڑھتا ہے اور یا یہ کہ یہود کہتے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان آنے والا ہوگا نہ پڑھا ہوا اور نہ لکھنا جاننے والا اور یہ شخص پڑھنا لکھنا جانتا
ہے اور تو پیدائش میں سے ان پڑھ ہے اور اگر کوئی شخص ابتدائی عمر سے درمیان کسی قوم کے پرورش پاوے اور اس قوم نے ابتدا پیدائش سے آخر عمر تک سفر اور حضر میں اس شخص کو
دیکھا ہو کہ کبھی کسی سے کچھ پڑھا ہو اور نہ کبھی کسی سے لکھنا سیکھا اور باوجود اسکے وہ ایسی باتیں بیان کرے کہ اگلے پچھلے علوم لاوے کہ سب اسکی مثال لانے سے عاجز ہوں پس معلوم ہے
جو کہ وہ لایا اور بیان کیا ہے خدا کیطرف سے ہونگے اور جناب رسول خدا اول عمر میں لکھنا اور پڑھنا نہیں جانتے تھے لیکن آخر عمر میں تعلیم خدا سے حضرت کو لکھنے پڑھنے کا سب علم حاصل ہو گیا
تھا یہ بھی ایک معجزہ رسول خدا صلعم کا تھا اور منقول ہے کہ نہیں وفات پائی پیغمبر خدا نے جب تک کہ خواندہ اور نویسندہ ہوئے حاصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو بے پڑھا لکھا رکھا تھا
تاکہ باطل لوگ نبوت میں شک نہ کریں اس واسطے کہ یہود نے اپنی کتابوں میں پڑھا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان آنے والا ہوگا پس کفر انکا بوجہ عناد تھا نہ یہ کہ حضرت کی نبوت میں شک رکھتے ہوں

بَلْ هُوَ بلکہ وہ قرآن اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ آیتیں روشن ہیں فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ بیچ سینوں ان لوگوں کے کہ دیے گئے ہیں علم کتاب کا یعنی وہ مومنین
اہل کتاب ہیں یا پیغمبر خدا یا تمام علماء امت کہ انکو یاد کرتے ہیں اور انکے معانی کو دلوں میں محفوظ رکھتے ہیں اور حضرت امام محمد باقرؑ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور اپنے سینہ کی طرف
اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں ہے وہ قرآن اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے فرمایا ہے کہ مراد اہل علم سے کہ حافظ قرآن ہیں آئمہ معصومین ہیں اور منقول ہے کہ وہ چیزیں قرآن کی جو خدا نے
بیان کی ہیں یا یہ ہے کہ وہ معجزہ ہیں اور دوسرا یہ کہ وہ محفوظ ہیں سینوں میں اور پہلی کتابیں معجزہ نہیں تھیں اور کسی کو حفظ اور یاد بھی نہیں تھیں مگر پیغمبر کہ وہ انکو پڑھتے تھے بلکہ وہ بھی دیکھ کر
تلاوت کرتے تھے تیسرے دوم مخصوص ہیں آل محمد سے اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر ہو کی پیغمبر خدا کی طرف پھرتی ہے یعنی وہ حضرت باوجود کہ اُمّی ہیں پڑھنا جانتے ہیں لکھنا اور
وہ آیتیں روشن ہیں کہ تمام علمائے کتب سابقہ حضرت کے صفات کو جانتے ہیں حضرت سے واقف ہیں وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اور نہیں انکار کرتے ساتھ آیتوں ہماری
اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ مگر ظالم کہ ہمیشہ اور باہر جانیوالے اُن حق سے انکار کرتے ہیں از راہ عناد کہتے ہیں وَقَالُوْا اور کہا اُن کفار نے کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیوں
نہیں بھیجی گئی ہے عَلَیْهِ اوپر اُسکے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کوئی نشانی پروردگار اُسکی جانب سے کہ دلالت کرتی ہو اُسکے دعوے
کی راستی پر مثل ناقہ صالح اور عصائے موسیٰ کے اور بعضوں نے آیت کے آیات پڑھا ہے مراد آیت سے وہ ہے کہ انہوں نے سوال کیا تھا کہ ہم تجھ پر ایمان نہ لائینگے جب تک کہ تو
زمین پر چشمہ کو نہ جاری کرے فرماتا ہے خدا کہ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے اسکے نہیں کہ آیتیں قدرت خدا کی اور معجزے
عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے ہیں جسوقت چاہے اور مصلحت دیکھے اُسوقت ظاہر کرتا ہے اور میری قدرت میں وہ نہیں ہیں کہ جسوقت تم طلب کرو اُسیوقت میں تم کو
دکھلاؤں وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ اور سوائے اسکے نہیں کہ میں ہوں ڈرانیوالا ظاہر عذاب خدا سے اور جو معجزے کہ میرے صدق پر دلالت کرتے ہیں وہ خدا نے
تم کو دکھلائے ہیں اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ کیا نہیں کفایت کرتا ہے انکو معجزہ ظاہر اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یہ کہ تحقیق نازل کیا ہے ہمنے اوپر تیرے کتاب کو کہ
یُتْلٰى عَلَیْهِمْ پڑھی جاتی ہے اوپر انکے اور وہ فصیح آدمی ہیں کلام عرب کے اور جو کچھ کہ ماہر بلاغت کے ہیں وہ انپر پوشیدہ نہیں ہے تو نے نہایت فصاحت سے
مقابلہ میں قرآن کے انسے طلب کیا ہے اور وہ اسکی لانے سے عاجز ہو گئے ہیں اور جسوقت وہ مثل قرآن کے ایک نہایت چھوٹا سورہ بھی لاسکے تو اس قرآن سے زیادہ اور کیا
معجزہ ہوگا قتل اور اسیر ہوئے ہیں اور تاراج اور خانہ ویران ہوئے ہیں مسلمانوں کے ہاتھ سے لیکن مثل قرآن کے کوئی سورہ نہیں لاسکتے اگر یہ قرآن پیغمبر کا کلام ہوتا تو
بیشک وہ مثل اُسکے کیونکر لاتے اور اپنا قتل ہونا اور اسیری ہرگز گوارا نہ کرتے پس بہتر اس قرآن سے اور کیا معجزہ ہوگا لیکن جیسے یہ اسکی سوا اور معجزہ کو محض واسطے
عناد اور جدال کے طلب کرتے ہیں اور اگر خدا انکے موافق اُنکی درخواست کے معجزہ کو ظاہر کرے اور یہ لوگ موافق انکی عادت کے کہ دیدہ و دانستہ حق سے انکار کرتے ہیں پھر
اُس معجزہ کی بھی تصدیق نکریں اور ایمان نہ لائیں تو پھر اکثر انکے اُسوقت عذاب میں گرفتار ہوکر جڑ اور بنیاد سے جاتے رہینگے جیسے کہ پہلی امتیں کہ موافق انکی
درخواست کے معجزہ ظاہر ہوا اور وہ اسکو دیکھکر ایمان نہ لائے تو عذاب میں گرفتار ہوکر ہلاک ہو گئے اور اس اُمت سے وعدہ الٰہی ہے کہ دنیا میں انکو معذب کرکے ہلاک نکریگا
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اس کتاب کے لَرَحْمَةً البتہ رحمت اور بخشش اور نعمت بزرگ ہے واسطے اسکے کہ متابعت اسکی کرے وَّذِكْرٰى اور نصیحت ہے
لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان معجزہ طلب کرنیوالوں کو كَفٰى بِاللّٰهِ کافی ہے خدا بَیْنِیْ
وَبَیْنَكُمْ شَهِیْدًا درمیان میرے اور درمیان تمہارے گواہ میرے دعوے کی راستی پر اور تصدیق میری اُس نے کی ہے میرے ہاتھ پر معجزہ جاری کرکے یَعْلَمُ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جانتا ہے خدا جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے پس حال میرا اور تمہارا اُسپر پوشیدہ نہیں ہے اور میری راستی اور تمہارا باطل پر ہونا کیونکر اُسپر
پوشیدہ ہوگا اور یعلم شہیداً کی صفت یا حال بھی ہوسکتا ہے اور جملہ علیحدہ بھی ہوسکتا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ باطل کے
کہ سوائے خدا کے معبود انہوں نے اختیار کیے ہیں وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اور کفر کیا ہے انہوں نے ساتھ خدا کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد انسے یہود اور نصاریٰ ہیں کہ اپنی خواہش
نفس کی انہوں نے پیروی کی ہے یا شیطان کی پیروی کی ہے اور باوجود ظاہر ہونے معجزہ کے پیغمبر پر ایمان نہ لائے اور حضرت کی صفات کا جو کہ توریت اور انجیل میں تھیں انہوں
نے انکار کیا ہے اُولٰٓئِكَ یہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وہی نقصان پانیوالے ہیں کہ ایمان کو ترک کرکے کفر اختیار کیا ہے اور دوزخ کو بہشت کی نعمتوں پر قبول کیا ہے
لکھتے ہیں کہ کعب بن اشرف وغیرہ یہودیوں نے کہا کہ کون ہے کہ تیرے پیغمبر ہونے کی گواہی دیتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ الآیہ وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ

اور جلدی چاہتے ہیں تجھ سے بِالْعَذَابِ عذاب کو ازروئے انکار و عناد اور مزاح کے اور کہتے ہیں کہ آسمان سے ہم پر پتھر برسا وَلَوْلَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى اور اگر نہ ہوتی
مدت نام رکھی گئی ہوئی مقرر واسطے عذاب ہر قوم کے لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ البتہ آتا اُن جلدی کرنیوالوں کو عذاب وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ اور البتہ آئیگا اُن پر عذاب بَغْتَةً
ناگہاں مانند وقعہ بدر کے یا عذاب قبر یا بروز قیامت اور بغتۃً حال واقع ہوا ہے یعنی ناگاہ اُن پر عذاب آئیگا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ جسوقت کہ وہ اطلاع نہ رکھتے ہونگے اسکے
آنیکی اور اُس سے بالکل بیخبر ہونگے اور یہ فرماتا ہے کہ عذاب موعود اُنکا دوزخ ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ اور طلب تعجیل کرتے ہیں وہ تجھ سے بِالْعَذَابِ ساتھ
عذاب کے قبر میں یا بروز قیامت وَاِنَّ جَهَنَّمَ اور حال یہ ہے کہ تحقیق دوزخ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ البتہ احاطہ کرنیوالی ہے ساتھ کافروں کے اسلئے کہ سبب
دوزخ میں جانیکے کفر اور عصیان ہیں اُنکو گھیر رہا ہے پس البتہ دوزخ انکو احاطہ کریگی يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ جسدن کہ پوشیدہ کریگا اُنکو عذاب اور
ڈھانپ لیگا مِنْ فَوْقِهِمْ اوپر سے اُنکے وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ اور نیچے پاؤں اُنکے سے وَيَقُوْلُ اور کہیگا خدا یہ قرأت نافع اور اہل کوفہ کی ہے اور باقی
قاریوں نے نقول پڑھا ہے یعنی کہینگے ہم ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ چکھو تم جزا اُسکی کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں کہتے ہیں کہ مومنین کی ایک جماعت سبب
قلت زاد راہ کے یا محبت اقارب کے مکہ سے ہجرت نہیں کی تھی اور ترساں و لرزاں مشرکین کے خوف سے تھے اور ڈرتے تھے خدا کی پرستش کرنے سے حق تعالی نے یہ آیت نازل کی
يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے بندو میرے جو ایمان لائے ہو مجھ پر اور پیغمبر پر مشرکین سے کنارہ کشی کرو اور صحبت مومنین کی حاصل کرو اور کفار میں ہو کر
اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ تحقیق زمین میری کشادہ ہے مقام امن میں ہجرت کرکے چلے جاؤ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ پس مجھ ہی کو پرستش کرو تم
بنیت خالص جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھاگے واسطے دین اپنے کے ایک زمین سے طرف زمین دوسری کے اگرچہ بمقدار ایک بالشت کے ہو تو وہ شخص
مستوجب بہشت کا ہے اور رفیق ابراہیم اور محمد صلوات اللہ علیہما کا ہوگا قیامت کو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تو اُس زمین میں ہے کہ آدمی اُس میں خدا کی معصیت
کی نافرمانی کرتے ہوں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس زمین کو چھوڑکر دوسری زمین میں چلا جا اور ہجرت کرنیوالوں کو خدا سمجھاتا ہے کہ تم فرصت غنیمت سمجھو موت سبکے آنیوالی ہے چنانچہ فرماتا
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر نفس چکھنے والا موت کا ہے اور موت سبکو پہنچیگی اور جو کوئی دنیا میں پیدا ہوا ہے انجام اُسکا موت ہے شعر از بیابان عدم تا
سر بازار وجود * بہ تلاش کفنی آمدہ عریانی چند * اور جسوقت جاؤ گے تو لائق جانا اعمال کے ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ پھر طرف ہماری رجوع کرو گے تم اور بعضے
اسکو یا سے پڑھا ہے غائب کا صیغہ یعنی رجوع کرینگے وہ پس چاہیئے کہ فکر کسی زمین میں ہو اور اپنے پیغمبر کی خدمت میں حاضر ہوکر باطمینان عبادت خدا میں مشغول ہو
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور رسول پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے ہیں اُنہوں نے نیک لَنُبَوِّئَنَّهُمْ البتہ
جگہ دینگے ہم اُنکو اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے لنثوینہم پڑھا ہے یعنی جگہ دینگے ہم اُنکو مِّنَ الْجَنَّةِ بہشت میں سے غُرَفًا بالاخانہ بلند یاقوت و معدنی کے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہیں نیچے اُنکے سے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا یہ حال واقع ہوا ہے یعنی ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اُنکے کہ
ہرگز زوال اور فنا نہیں ہے نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ اچھی ہیں بالاخانے اجر عمل کرنیوالوں کا مخصوص بالمدح نعم کا وہ غرفا محذوف ہے اور یا محذوف کا
مخصوص بالمدح الَّذِيْنَ صَبَرُوْا یہ صفت عاملین کی ہے یعنی عمل کرنیوالے وہ لوگ ہیں کہ صبر کیا اُنہوں نے مشرکین کے آزار دینے پر اور وطن سے ہجرت کرنے پر
وَعَلٰى رَبِّهِمْ اور اوپر پروردگار اپنے کے نہ اُسکے غیر پر يَتَوَكَّلُوْنَ توکل کرتے ہیں وہ اور اپنا کام خدا کے سپرد کرتے ہیں کہتے ہیں کہ مکہ کے مومنین نے
جسوقت یہ آیت سنی تو ارادہ ہجرت کا طرف مدینہ کیا اور جبکہ روانہ ہوئے تو اُنکو راہ میں فکر غم ہوا کہ جس شہر میں کوئی ہمارا سامان معیشت نہیں ہے تو گزارا ہمارا وہاں
کیونکر ہوگا یہ آیت نازل ہوئی کہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ اور بہت چلنے والے زمین پر حیوانات ہیں لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا نہیں اٹھاتے ہیں رزق اپنا یعنی طاقت اور
قوت اسکی اُٹھانیکی نہیں رکھتے ہیں بسبب ضعف اور ناتوانی کے اور یا یہ کہ اپنی روزی غلہ وغیرہ کو جمع نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رزق کو اپنے تین حیوان جمع کرتے ہیں
آدمی اور چوہا اور چیونٹی حاصل یہ ہے کہ اکثر حیوانات خشکی کے اور پانی کے اور درندے اور چرندے اور پرندے اپنے کھانیکو جمع نہیں کرتے ہیں اور اپنے ہمراہ بھی نہیں لیجاتے ہیں اَللّٰهُ
يَرْزُقُهَا خدا روزی دیتا ہے اُنکو جہاں کہیں ہوں وَاِيَّاكُمْ اور تمکو بھی وہ پروردگار روزی دیتا ہے پس جو وہ تمہیں سامان کھانے اور پینے کے نہیں کہیں سے ہو
ایسا خیال مت کرو کہ پردیس میں ہم کہاں سے کھاویں اور پیئیں جو کہ تمکو روزی دیتا ہے وہ ہر جگہ تمہارے ہمراہ ہے جس جگہ تم ہوگے وہیں روزی پہنچاویگا اُس کے کہ شہر ...

بلکہ تم وہاں سے ہجرت کرکے چلے جاؤ اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جو کہ تنگدستی کے خوف سے اپنی اولاد کو مار ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم انکو کہاں سے کھلائیں
تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بس خوف سے تم انکو قتل نہ کرو کیونکہ انکو اور تم سب کو روزی دیتے ہیں ہم اور انکا رازق نہیں ہے رازق انکا حقیقت میں ہم ہیں اور مجمع البیان میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہتا ہے کہ میں ہمراہ رسول خدا کے نخلستان میں انصار کے گیا حضرت نے وہاں خرما تناول فرمایا اور فرمایا کہ یہ چوتھی صبح ہے کہ میں نے کھانا نہیں کھایا ہے اور اگر میں چاہتا تو اپنے پروردگار
سے دعا کرتا تو مجھکو وہ ملک کسریٰ کا دیتا لیکن میں نہیں کرونگا حال تیرا اے ابن عمر جس وقت تو باقی رہے ہمراہ اس قوم کے جو کہ ایک سال کا کھانا پوشیدہ جمع کر کے رکھینگی
اور دلی سستی ہو انہیں طرف خدا کے بس قسم ہے خدا کی کہ ہم وہاں سے سرکے نہیں تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی وکاین من دابۃ الآیہ وَهُوَ السَّمِيعُ اور وہ خدا سننے والا ہے
تمہارے قول کا تم جو کہتے ہو کہ پردیس میں ہم کہاں سے کھانا کھائینگے الْعَلِيمُ جاننے والا ہے تمہارے دل کی بات کا اور اب اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ مشرکین باوجود
جاننے کے کہ خالق اشیاء کا خدا ہے لیکن پرستش غیر کی کرتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَئِن سَأَلْتَهُم اگر پوچھے تو ان مشرکین مکہ سے کہ مَّنْ خَلَقَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور کس نے حکم میں رکھا ہے آفتاب اور چاند کو کہ موافق اسکے حکم کے
چلتے ہیں ایک طرز پر لَيَقُولُنَّ اللَّهُ البتہ کہیں گے کہ خدا نے پیدا کیا ہے انکو اور جس وقت کہ وہ جانتے ہیں کہ پیدا کرنیوالا آسمان اور زمین کا وہ ہے فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ
پس کہاں پھیرے جاتے ہیں توحید سے کہ خدائے واحد حقیقی کو چھوڑ کر سنگ و چوب کی پرستش کرتے ہیں کہ جنسے کسی طرح کا نفع اور ضرر عاید نہیں ہو سکتا اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
خدا فراخ کرتا ہے روزی کو لِمَن يَشَاءُ واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهِ بندوں اپنے سے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے لَهُ واسطے اسکے إِنَّ
اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق خدا ساتھ ہر چیز کے یعنی کشادہ کرنے اور تنگ کرنے سب کو عَلِيمٌ جاننے والا ہے اور موافق مصلحت کے دیتا ہے جسقدر کہ دیتا ہے وَلَئِن سَأَلْتَهُم
اور البتہ اگر پوچھے تو ان مشرکوں سے کہ مَّن نَّزَّلَ کس شخص نے نازل کیا ہے مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے مَاءً پانی کو یعنی باران کو فَأَحْيَا بِهِ پس زندہ
اور سرسبز کیا ساتھ اس پانی کے الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا زمین کو پیچھے مرنے اور پژمردہ اور خشک ہونے اسکے سے لَيَقُولُنَّ اللَّهُ البتہ کہیں وہ کہ
خدا نے نازل کیا ہے باران کو اور مردہ زمین کو زندہ کیا ہے لیکن باوجود اس اقرار کے اسکی مخلوقات کو اسکا شریک کرتے ہیں قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ
شکر ہے واسطے خدا کے کہ خدا نے تجھکو اور تیرے تابعین کو گمراہی سے محفوظ رکھا ہے بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ بلکہ اکثر انکے نہیں سمجھتے ہیں کہ باوجود اقرار کرنے
خدا کے خالق ہونیکے پھر بتوں کو اسکے شریک کرتے ہیں وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اور نہیں ہے یہ زندگانی دنیا کی إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ مگر مشغول
ہونا باطل کا اور بازی کہ حاصل اسکے ساتھ آرام کچھ نہیں لہو وہ عمل ہے کہ جوان کرتے ہیں واسطے راحت و خواہش نفس کے اور لعب بازی لڑکوں کی ہے یعنی دنیا جلدی گذر جاتی ہے
مشابہ لہو و لعب جوانوں اور لڑکوں کے ہے وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ اور تحقیق کہ گھر آخرت کا لَهِيَ الْحَيَوَانُ البتہ وہ زندگانی ابدی اور ہمیشہ کی ہے کہ
اسمیں موت نہیں ہے بخلاف زندگانی دنیا کے کہ فنا ہونیوالی ہے لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اگر ہیں وہ کہ جانتے ہیں کہ اسطرح ہے پس دنیا کو کہ فنا ہونیوالی ہے پسند نہ کرتے
نہ اختیار کریں آخرت پر فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ پس جس وقت سوار ہوتے ہیں وہ بیچ کشتی کے تو دَعَوُا اللَّهَ پکارتے ہیں خدا کو مُخْلِصِينَ
یہ حال واقع ہوا ہے یعنی جس وقت کہ خالص کرنیوالے ہیں لَهُ الدِّينَ واسطے اسکے دین کو یعنی اسوقت ایسے ہو جاتے ہیں کہ گویا بڑے خالص دین والے ہیں اور بخلوص سے
خدا کو پکارتے ہیں فَلَمَّا نَجَّاهُمْ پس جس وقت نجات دی انکو خدا نے اور سلامتی سے وہ باہر آئے إِلَى الْبَرِّ طرف صحرا کے کہ خشکی ہے تو إِذَا هُمْ
اسوقت وہ يُشْرِكُونَ شرک کرتے ہیں کہ اپنی عادت کیطرف پھر جاتے ہیں لِيَكْفُرُوا تاکہ کفر کریں وہ بسبب شرک کے بِمَا آتَيْنَاهُمْ ساتھ اسکے جو
کر دی ہمنے انکو ایک نعمت کہ انکو نجات دیکر دریا سے باہر اتارا ہے وَلِيَتَمَتَّعُوا اور تاکہ فائدہ اٹھائیں وہ بیچ دنیا کے چند روز کا اور بتوں کی عبادت میں مشغول ہیں
فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جانینگے اپنے انجام کار کو وقت عذاب کے اور فرماتا ہے کہ أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھا ہے انہوں نے کہ أَنَّا جَعَلْنَا
تحقیق ہمنے کر دیا ہے انکے شہر کو کہ وہ مکہ ہے حَرَمًا آمِنًا حرم امن والا کہ انکے آدمی محفوظ ہیں قتل اور غارت سے وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ اور اچک
لئے جاتے ہیں لوگ مِنْ حَوْلِهِمْ گرد اگرد انکے سے یعنی گرد شہر انکے سے آدمیوں کو قتل اور اسیر کرتے ہیں اور پکڑ لیجاتے ہیں اور لوٹتے ہیں اور اہل مکہ والوں
کو کوئی کچھ نہیں کہتا ہے أَفَبِالْبَاطِلِ کیا پس ساتھ باطل کے کہ وہ بت ہیں یا شیاطین باوجود اس نعمت کے يُؤْمِنُونَ ایمان لاتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں

وقف لازم

وبنعمت اللہ اور ساتھ نعمت خدا کے کہ وہ سکونت حرم کی اور ایمنی خوف قتل اور غارت اور سیری پاس ہے یکفرون کفر اور ناشکری کرتے ہیں کہ
انکے غیر کو اسکا شریک قرار دیتے ہیں ومن اظلم اور کون شخص زیادہ ظالم ہے ممن افتری اس شخص سے کہ بنا لیوے علی اللہ کذبا
اوپر خدا کے جھوٹ کو اور گمان کرے کہ واسطے خدا کے شریک ہے او کذب بالحق لما جاءہ اور جھٹلاوے اور تکذیب کرے ساتھ حق کے کہ وہ پیغمبر یا
قرآن ہے جب کہ آیا وہ اسکے پاس الیس فی جہنم کیا نہیں ہے بیچ دوزخ کے یعنی ہے دوزخ میں مثوی جگہ رہنے کی للکافرین واسطے
کافروں کے یعنی البتہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں وہ اور اب مومنین کے حق میں فرماتا ہے کہ والذین جاہدوا اور جن لوگوں نے کہ جہاد کیا ہے کفار سے فینا
بیچ مقدمہ ہمارے کے اور قائم کرنے دین ہمارے کے یا نفس اپنے کو آزار ہماری اطاعت میں جہاد کرے لنہدینہم البتہ دکھلاوینگے ہم انکو سبلنا راہیں
اپنی کہ وہ راہیں بہشت کی ہیں اور راہیں اپنی طرف کی ہمارے وان اللہ لمع المحسنین اور تحقیق خدا البتہ ہمراہ نیکی کرنیوالوں کے ہے کہ انکی
نصرت کرتا ہے دنیا اور آخرت میں انکو درجات عالیات عطا کریگا سورۃ الروم یہ سورۃ مکی ہے اور آیتیں اسکی ۶۰ ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
فرمایا کہ بخدا سوگند کہ جو کوئی شب ۲۳ ماہ رمضان میں سورہ عنکبوت اور سورہ روم کو پڑھے وہ بہشتیوں میں سے ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
الم ابن عباس سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ خدا تعالی کی قسمیں ہیں اور ہر حرف اشارہ طرف ایک صفت و تعریف کے ہے کہ خدا تعالی کی تعریفیں اس سے بیان
کریں چنانچہ الف سے اشارہ طرف الوہیت خدا کے ہے اور لام سے اشارہ طرف لطف کے اور میم کنایہ ملک سے ہے اور تحقیق وہ ہے کہ جو سورہ بقر کے اول میں بیان ہو چکا ہے
گزرا ہے غلبت الروم مغلوب ہوئے گروہ روم کہ فارسیوں نے انپر غلبہ کیا فی ادنی الارض بیچ نزدیک تر زمین عرب کی نسبت بہ زمین روم کے اور
وہ زمین اذرعات و فلسطین اور کسکر وغیرہ کی تھی مفسرین لکھتے ہیں کہ فارسی رومیوں پر لڑائی میں غالب ہوئے زمانہ رسول خدا میں اور کفار قریش یہ خبر سنکر خوش ہوئے
کہ رومی اہل کتاب تھے جیسے مسلمان صاحب کتاب ہیں اور فارسی اہل کتاب نہ تھے مثل کفار قریش کے اور مسلمانوں کو کہتے تھے کہ رومی نصاری ہیں اور اہل کتاب ہیں مغلوب
ہوئے ہیں ان لوگوں سے کہ جو مثل ہمارے اہل کتاب نہیں ہیں ہم بھی تم سے غالب ہونگے مثل مجوس کے اور مسلمان اس خبر کو سنکر بہت غمگین ہوئے اور بیت المقدس میں مجوسیوں کا غلبہ تھا
جیسے کہ کعبہ مسلمانوں کے واسطے ہے فارسیوں نے رومیوں کو بیت المقدس میں سے کھینچ لیا اللہ تعالی فرماتا ہے وہم اور وہ یعنی رومی من بعد غلبہم
پیچھے غلبہ ان فارسیوں کے سیغلبون فی بضع سنین قریب ہے کہ غالب ہونگے وہ رومی فارسیوں پر بیچ تھوڑے برسوں کے تین سال سے نو سال تک
اور بضع تین سال سے نو سال تک کو کہتے ہیں اور مشہور یہ قصہ تاریخ میں اس طرح سے ہے کہ فارس میں ایک عورت تھی کہ فرزند اسکے سب شجاع اور بہادر تھے اور پرویز کہ
بادشاہ فارس کا تھا اسنے اس عورت کو طلب کیا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ لشکر اپنا واسطے جنگ قیصر روم کے روانہ کروں اور تیرے فرزندوں میں سے ایک شخص کو سردار
لشکر کا کروں بتلا کہ تیرے فرزندوں میں کون سا لائق اس سرداری کے ہے اس عورت نے کہا کہ فلانا لڑکا میرا لومڑی سے بہت زیرک تر ہے اور فلانا تیغ و سنان سے زیادہ تند
ہے اور جسکا نام شہرزاں ہے وہ شیر سے زیادہ شجاع ہے اور اس سے زیادہ حلیم اور بردبار اور کوہ سے زیادہ سنگین ہے پرویز نے کہا کہ میں نے اسکو اختیار کیا جو کہ حلیم زیادہ ہے
پس اسکو بلا کر سردار لشکر کا کیا اور طرف روم کے اسکو روانہ کیا اور وہ زمین روم میں پہنچا اور قیصر روم کے ساتھ کارزار کرکے فتح پائی رومیوں پر اور شہروں کو روم
کے خراب و منہدم کر دیا اور یہ لڑائی اذرعات اور بصرہ میں کہ شام کے شہروں سے زیادہ نزدیک ہیں واقع ہوئی اور یہ فتح فارسیوں کی رومیوں پر سال نہم میں
مبعوث ہونے رسول خدا صلعم کے سے ہوئی تھی اور جب یہ خبر مکہ میں پہنچی تو حضرت اس سے ملول ہوئے اور مشرکین خوش ہوئے اور مسلمانوں پر طعن کرتے تھے کہ جیسے کہ تم صاحب
کتاب ہو ایسے ہی رومی بھی صاحب کتاب ہیں اور فارسیوں کو انپر غلبہ حاصل ہوا ہے ایسے ہی ہم تم پر غالب ہونگے یہ فال ہمارے غلبہ کی ہے تم پر جب مسلمان اس خبر کو سنکر رنجیدہ
ہوئے تو خدا تعالی نے انکی تسلی کے واسطے فرمایا کہ وہم من بعد غلبہم سیغلبون یعنی اور وہ رومی پیچھے غلبہ ان فارسیوں کے سے قریب ہے کہ غالب ہونگے ان فارسیوں پر تین سال
سے نو سال تک میں اور ایسا ہی ہوا کہ رومی فارسیوں پر غالب ہوئے اور یہ ایک بڑی دلیل ہے قرآن کے حق ہونے کی کہ جو پہلے اس سے خبر دی تھی وہ وقوع میں آئی اور جب
یہ خوشخبری نازل ہوئی تو ابو بکر نے مشرکین سے کہا کہ تم اس خبر سے شاد ہوتے ہو تمہاری آنکھیں روشن نہ ہونگی خدا کی قسم البتہ رومی فارسیوں پر غالب ہونگے تین سال سے نو سال
تک میں مشرکین نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا اور یہ تو کہاں سے کہتا ہے کہا پیغمبر خدا سے میں نے سنا ہے ابی بن خلف نے ابو بکر سے کہا کہ اگر تو راست کہتا ہے تو وقت اسکا

معین کرکے شرط ٹھہرا کریں پس پانچ سال ہو چکے دس اونٹ کی شرط کی جس وقت رسول خدا کو ابوبکر نے اس شرط کی خبر کی تو حضرت نے فرمایا کہ ہوا ابوبکر خطا کی تو نے
سو اسطے کہ بضع تین سے نو تک ہوتا ہے پس پھر جا اور بڑھا مدت میں اور زیادہ کر ابوبکر نے جا کر نو برس تک ٹھہرا لیا اور سو اونٹ کی شرط کی اور یہ حکم شرط کی بازی کی
حرام ہونے سے پہلے مقرر ہوئی تھی اور بعد اسکے حرام ہو گئی ہے اب ایسی شرط جائز نہیں ہے اور جب ابوبکر نے مکہ سے باہر جانا چاہا تو ابی بن خلف نے کہا کہ بدون ضمانت کے میں
جانے نہ دونگا جانے دینا بیٹا انکا عبد اللہ ضامن اپنے باپ کا ہوا اور جس وقت ابی بن خلف نے چاہا کہ مکہ سے واسطے جنگ احد کے جاوے تو عبد اللہ نے اسکو پکڑ لیا اور کہا کہ بدون
ضامن دینے کے تجھکو بھی مکہ سے باہر نہیں جانے دونگا ابی نے بھی اپنا ضامن دیا اور احد کی لڑائی میں جا کر مسلمانوں سے لڑا اور وہاں سے زخمی ہو کر مکہ میں آیا اور
ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں نے جس وقت فتح پائی مشرکین پر تو اسیوقت خبر آگئی کہ رومیوں نے فارسیوں پر فتح پائی ہے اسلئے مسلمان بہت
خوش ہوئے اور ابوبکر نے ابی بن خلف کے وارثوں کے پاس جا کر مال شرط کا وصول کیا اور جناب رسول خدا کی خدمت میں لا کر حاضر کیا حضرت نے فرمایا تصدق به
کرو اور تواریخ کی کتابوں میں فارسیوں کا رومیوں پر غالب آنا اور پھر رومیوں کا فارسیوں پر غالب آنا تفصیل سے لکھا ہے جسکو ایسے قصوں کی رغبت ہو وہ تواریخ کا
مطالعہ کرے اور حضرت امام محمد باقر سے ایک روایت اسطرح ہے کہ جس وقت جناب رسول خدا صلعم نے طرف مدینہ کی ہجرت کی اور اسلام کو ظاہر کیا تو قیصر روم کو ایک نامہ
لکھا اور مضمون اسکا ہدایت اور طلب طرف اسلام کی تھی اور اپنے ایلچی کے ہاتھ وہ نامہ بادشاہ روم کے پاس روانہ کیا اور ایسے ہی ایک نامہ فارس کے بادشاہ کے پاس
بھیجا بادشاہ روم نے تو حضرت کے نامہ کی بہت تعظیم و تکریم کی اور حضرت کے قاصد پر بہت مہربانی خرچ کی اور بادشاہ فارس نے حضرت کے نامہ کو خفت سے پھاڑ ڈالا
اور اسی زمانہ میں بادشاہ روم بادشاہ فارس سے جنگ کرتا تھا اور مسلمان خواہش اس امر کی رکھتے تھے کہ بادشاہ روم کا بادشاہ فارس پر فتح پاوے پس جس وقت بادشاہ
فارس کا بادشاہ روم پر غالب ہوا تو مسلمانوں کو بہت ناخوش معلوم ہوا اور رنجیدہ ہوے پس اللہ تعالیٰ نے انکی تسلی کیواسطے یہ آیت نازل کی کہ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ
وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ لِلّٰهِ الْاَمْرُ خاص واسطے خدا کے ہے حکم مِنْ قَبْلُ پہلے غلبہ فارس کے روم پر وَمِنْۢ بَعْدُ اور پیچھے غالب ہونے روم
کے فارس پر یعنی ہر وقت حکم اسکا ہے اور سب کام اسکے قبضہ قدرت میں ہیں پس غالب ہونا اور مغلوب ہونا اول سے آخر تک بحکم خدا ہے اور حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے
کہ واسطے خدا کے حکم ہے پہلے اس سے کہ حکم کرے اور بعد اسکے کہ حکم کرے وَيَوْمَئِذٍ اور اس روز یعنی جس روز کہ رومی فارسیوں پر غلبہ کریں يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ
خوشی کرینگے مومنین بِنَصْرِ اللّٰهِ ساتھ مدد کرنے خدا کے اہل کتاب کو اس قوم پر جو کہ کتاب نہیں رکھتی ہے يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ مدد کرتا ہے خدا جسکو
چاہتا ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب مطلق ہے الرَّحِيْمُ مہربان وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کرنا خدا کا وعدہ کرنا غلبہ روم کا فارس پر اور وعدہ جنت
سو لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ نہیں خلاف کرتا ہے خدا وعدہ اپنے کو وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں
جانتے ہیں وعدہ کو اور وعدہ کی صحت کو بسبب جہالت اور تامل نکرنے کے يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا جانتے ہیں ظاہر کو مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگانی دنیا یعنی
مال و متاع اور جاہ اور دولت اور سبب تجارت وغیرہ فائدوں اور منافع کو جانتے ہیں اور جو کچھ دنیا کا ظاہر ہے اسکو جانتے ہیں وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ اور وہ
آخرت سے کہ نہایت مقصود ہے هُمْ غٰفِلُوْنَ وہ غافل ہیں اور نہایت بیخبر ہیں اور اس جہت سے ہمیشہ دنیا کے آباد کرنے میں اور آخرت کے خراب کرنے میں سعی کرتے ہیں
اور بعضے علما کہتے ہیں کہ منجملہ اسکے کہ کامل ہونا امور دنیا میں انکا نہایت کو پہنچا کہ درہم کو اپنے ناخن سے پلٹ کر اسکے وزن کی خبر دیتے ہیں اور نماز کو ہرگز
نہیں جانتے ہیں کہ کس طرح ادا کرنی چاہیے اور کیونکر صحیح ہوتی ہے اور کس امر کے کرنے سے جاتی رہتی ہے اور حضرت صادق سے تفسیر يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا کی دریافت کی گئی تو فرمایا کہ
علم رمل اور نجوم کہ واسطے تدبیر امور دنیا کے ہو وہ بھی اسی قسم سے ہے اور فرمایا کہ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا کیا نہیں فکر کرتے ہیں اور سوچتے ہیں فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ بیچ نفس
اپنے کے کہ وہ سب چیزوں سے زیادہ نزدیک اور قریب انکے ہے تاکہ ثابت ہو انکو قدرت اسکی پیدا کرنیکی انکی پھر دینے پر جیسی اسکو پہلے پیدا کرنے پر قدرت تھی ایسی ہی
دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قدرت ہے مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہیں پیدا کیا خدا نے آسمانوں کو اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور جو چیز کہ
درمیان ان دونوں آسمان اور زمین کے ہے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھ حق کے واسطے غرض صحیح کے کہ اسکو دلیل لاتے ہیں اسکی توحید اور قدرت کاملہ پر اور عبث اور بیفائدہ انکو
نہیں پیدا کیا ہے بلکہ پیدا کیا ہے انکو ایک فائدہ کیلئے وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور ایک مدت نام رکھی گئی اور مقرر کیواسطے انکے کہ جب وہ مدت گزر جاوے تو پھر وہ معدوم ہوجاویں اور باقی نرہیں

اور وہ روز قیامت ہے کہ جس پر دنیا کی انتہا ہوگی اور قیامت وہ باقی رہیگی وَاِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ اور تحقیق کہ بہت آدمیوں میں سے بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ سا
تھ ملنے حضور پروردگار اپنے کے قیامت کے ہونے میں لَكَافِرُونَ ۝ البتہ کفر کرنیوالے ہیں اور انکار کرنیوالے ہیں اور گمان انکا یہ ہے کہ دنیا ہمیشہ ہے اور آخرت نہ ہوگی اَوَلَمْ
يَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ کیا نہیں سیر کرتے ہیں وہ بیچ زمین کے وقت تجارت کے طرف یمن اور شام وغیرہ کے جسجگہ کہ عاد اور ثمود اور سوائے انکے عذاب خدا سے ہلاک ہوئے ہیں
فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ پس دیکھیں کہ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِينَ انجام ان لوگوں کا کہ تھے وہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے انکے كَانُوا تھے وہ
اَشَدَّ مِنْهُمْ زیادہ سخت مکہ والوں سے قُوَّةً قوت میں یہ نہیں واقع ہوا ہے یعنی بڑے زبردست آدمی تھے باعتبار طاقت کے وَاَثَارُوا الْاَرْضَ
اور کھودا اور الٹ پلٹ کیا اور جوتا انہوں نے زمین کو واسطے زراعت اور درخت بونے کے اور چشمے جاری کرنے کے وَعَمَرُوهَا اور آباد کیا انہوں نے اسکو عمارتیں بنا کر
اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا اکثر اس سے کہ آباد کیا ہے اسکو مکہ والوں نے اسلئے کہ مکہ والے اپنی زمین میں رہتے ہیں کہ وہاں نہ آب شیریں ہے اور نہ زراعت ہے اور باوجود
اسکے تکبر اور سرکشی کرتے ہیں وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ اور آئے انکے پاس پیغمبر انکے بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ دلیلوں روشن کے اور معجزوں ظاہر کے اور وہ لوگ
ایمان نہ لائے تو اسلئے خدا تعالیٰ نے انکو ہلاک کیا فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ پس نہ تھا خدا کہ ظلم کرے اوپر انکے بدون جرم کے اور بدون انکے پیغمبر بھیجے لیکن انہوں نے
کفر کیا اور پیغمبروں کو جھٹلایا اسلئے عذاب میں گرفتار ہوئے وَلٰكِنْ كَانُوا اور لیکن تھے وہ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ جانوں اپنی پر ظلم کرتے تھے بسبب اختیار کرنے
کفر کے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ اَسَاءُوا پھر ہوگا انجام ان لوگوں کا کہ برا کیا انہوں نے کہ کفر کو اختیار کیا انہوں نے السُّوْاٰى برائی کہ وہ عذاب ہے دنیا
اور آخرت کا اور اہل کوفہ نے عاقبۃ کو منصوب پڑھا ہے یعنی جنہوں نے برائی کی ہے انجام انکا برا ہے کہ وہ عذاب دنیا اور آخرت کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سوئی نام دوزخ کا ہے
جیسے حسنیٰ اور طوبیٰ نام بہشت کا ہے یعنی انجام انکا دوزخ ہے اور ہلاک ہوں وہ اَنْ كَذَّبُوا اسواسطے کہ جھٹلایا انہوں نے اور تکذیب کی بِاٰيَاتِ اللّٰهِ ساتھ آیتوں
خدا کے کہ قرآن کا انکار کیا اور اس سے نصیحت نہ پکڑی وَكَانُوا بِهَا اور رہیں وہ ساتھ ان آیتوں کے يَسْتَهْزِئُونَ ہنسی کرتے کہ انکو خدا کی طرف سے جانتے نہیں
اَللّٰهُ يَبْدَاُ الْخَلْقَ خدا پیدا کرتا ہے خلقت کو نطفہ سے ثُمَّ يُعِيدُهُ پھر اعادہ کریگا اسکا کہ بعد مرنیکے انکو پھر زندہ کریگا ثُمَّ اِلَيْهِ پھر طرف اسکے
واسطے جزائے اعمال کے تُرْجَعُونَ پھرے جاؤگے تم اور ابوبکر نے یرجعون پڑھا ہے غائب کا صیغہ یعنی طرف اسکی پھرینگے وہ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ اور جسدن کہ
قائم ہو قیامت يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ نا امید اور خاموش اور حیران ہونگے گنہگار کہ کوئی حجت اور تکرار انکو باقی نہ رہیگی وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ
شُرَكَائِهِمْ اور نہ ہوویں واسطے انکے شریکوں انکے سے کہ جنکو خدا کا شریک کرتے تھے شُفَعَاءُ سفارش کرنیوالے کہ انکو عذاب سے خلاصی دلاویں کفار کہتے تھے کہ ہمارے
معبود قیامت میں ہماری سفارش کرینگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بت وغیرہ انکی سفارش نکر سکینگے وَكَانُوا اور ہوجاوینگے بت وغیرہ کفار بِشُرَكَائِهِمْ سا
تھ شریکوں اپنے کے كَافِرِينَ کفر کرنیوالے اور بیزار ہونیوالے کہ جس وقت انسے نا امید ہوں وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ اور جسدن کہ قائم ہوگی قیامت يَوْمَئِذٍ
اُس دن يَتَفَرَّقُونَ ۝ متفرق ہو جاوینگے اور آپس میں جدا جدا ہو جاوینگے آدمی کہ بعضے تو بہشت کو سدھارینگے اور بعضے دوزخ کو روانہ ہونگے فَاَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا
پس لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے اچھے فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ پس بیچ باغوں کے بہشت کے بھرے ہوئے میووں سے
يُحْبَرُونَ شاداں اور خوش کئے جاوینگے اسطرح سے کہ اثر فرحت اور سرور کا انکے چہروں سے نمایاں ہوگا اور اکرام کئے جاوینگے بکرامت خدا اور نعمتوں کی
لذت پاوینگے اور تاج انکے سر پر ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سرور سے سننا راگ کا ہے کہ انکے سننے سے بہشت میں لذت پاوینگے اور کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے
رسول خدا ﷺ سے پوچھا کہ بہشت میں راگ بھی ہے فرمایا کہ ہاں بہشت میں ایک نہر ہے کہ اسکے کنارہ پر باکرہ حوریں بیٹھی ہیں کہ جنکے گورے گورے بدن ہیں اور بڑی بڑی آنکھیں ہیں
حوریں گاوینگی ایسی آواز سے کہ ایسی خوش آواز کسی نے نہ سنی ہوگی اور یہ بہشت کی نعمتوں میں سے بہتر نعمت ہے اور کہتے ہیں کہ وہ حوریں خدا تعالیٰ کی تسبیح کرینگی انکی آواز
خوش ہوگی اور کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول خدا بہشت میں آواز خوش ہے کہ مجھے راگ سننے کا بہت شوق ہے فرمایا کہ ہاں بہشت میں ایک
درخت ہے کہ جسکو خدا تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ میرے بندوں کو کہ راگ سننا جن لوگوں نے کہ دنیا میں راگ سے پرہیز کیا ہے وہ درخت آواز خوش سے حق تعالیٰ کی تسبیح کرے اور ایسی آواز
کہ خلائق نے کبھی ایسی نہ سنی ہو اور سوائے اسکے بہت فوائد ہیں سمعانیہ میں ہے وَاَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اور لیکن جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے وَكَذَّبُوا بِاٰيَاتِنَا اور

جھٹلایا ہے اور تکذیب کی ہے انہوں نے ساتھ آیتوں ہماری کے کہ وہ آیتیں قرآن کی ہیں یا نشانیاں قدرت ہماری کے وَلِقَاۗئِ الْاٰخِرَةِ اور ساتھ پہنچنے
آخرت کے کہ اسکو بھی جھٹلایا ہے فَاُولٰۗئِكَ پس یہ لوگ جھٹلانیوالے فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ بیچ عذاب کے حاضر کیئے گئے ہیں دوزخ میں داخل
ہوکر کہ ہرگز غائب نہ ہونگے نہیں ہیں اور واسطے انکی نجات بندونکی فرمایا ہے کہ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ پس تسبیح کرو تم تسبیح کرنا خدا کو جس طرح ہے کہ وہ سزاوار
اُسکا ہے حِیْنَ تُمْسُوْنَ جسوقت کہ رات کرو تم وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ اور جسوقت کہ صبح کرو تم وَلَهُ الْحَمْدُ اور واسطے اُسکے شکر ہے اور تعریف
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے یعنی جو کوئی کہ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اُسکی حمد وثنا کرتا ہے وَعَشِیًّا مفعول
واقع ہوا ہے یعنی بیچ آخر روز کے وَحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ اور جسوقت ظہر کا وقت کرتے ہو تم اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد تسبیح سے یہاں نماز ہے پس تُمْسُوْنَ سے مراد
نماز شام اور عشا ہے اور تُصْبِحُوْنَ سے مراد نماز صبح ہے اور عَشِیًّا سے مراد نماز عصر کہ وہ آخر دن میں ہوتی ہے اور تُظْهِرُوْنَ سے مراد نماز ظہر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ
وقتوں میں تسبیح کرو کہ وہ ایسا ہے کہ یُخْرِجُ الْحَیَّ نکالتا ہے زندہ کو مِنَ الْمَیِّتِ مردہ سے جیسے کہ انسان کو نطفہ سے اور مرغ کو بیضہ سے اور یا یہ کہ مومن کو
کافر سے اور عالم کو جاہل سے اور نیک کو بد سے وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ اور نکالتا ہے مردہ کو مِنَ الْحَیِّ زندہ سے جیسے کہ نطفہ کو انسان سے اور بیضہ کو مرغ سے
کافر کو مومن سے اور جاہل کو عالم سے اور نیک کو بد سے وَیُحْیِ الْاَرْضَ اور زندہ کرتا ہے زمین کو گل اور بوٹے اگا کر بَعْدَ مَوْتِهَا پیچھے مرنے اور خشک
ہونے اسکے کے وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی مانند اس زندہ کرنیکے تُخْرَجُوْنَ باہر نکالے جاؤگے تم قبروں سے زندہ کرکے اور حضرت امام کاظمؑ نے یُحْیِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ یہاں قطرات باراں سے زندہ کرنا مراد نہیں ہے لیکن خدا بھیجیگا ایسے مردونکو بھیجیگا کہ زندہ کرینگے وہ عدل کو اور عدل کے
زندہ کرنے سے زمین زندہ ہوجائیگی اور قائم کرنا حد کا زیادہ نفع رکھتا ہے زمین کو چالیس روز کے قطرات باراں سے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ جو کوئی چاہتا ہو کہ بروز قیامت اسکی اعمال نیک وزن کیئے جاویں تو چاہیئے کہ یہ آیت پڑھے وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ تک اور دوسری روایت ہے کہ آخر سورہ والصافات
کا یعنی سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ آخر تک اسکے ساتھ ملا کر پڑھے اور ایک روایت سید عالم صلعم سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی شام اور صبح کو یہ آیت
پڑھے تو اسنے تدارک کیا ہر عبادت کا جو اس سے فوت ہوئی ہے خواہ نوافل ہوں خواہ دعائیں ہوں خواہ تسبیحیں ہوں اور ایک روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو
کوئی بعد نماز فریضہ کے اس آیت کو پڑھے تو بعدد قطرات باراں اور برگ درختاں اور ریگ خاک روے زمین کے واسطے اسکے نیکیاں لکھیں وَمِنْ اٰیٰتِهٖ اور تمام
نشانیوں قدرت اسکی میں سے ہے اَنْ خَلَقَكُمْ یہ کہ پیدا کیا تمکو مِّنْ تُرَابٍ مٹی سے یعنی اصل کو سب کے کہ وہ آدم ہے باپ تمھارا اسکو یعنی خاک سے پیدا
کیا ہے اور یا یہ کہ تمکو نطفہ سے پیدا کیا ہے اور نطفہ کو غذا سے اور غذا کو مٹی سے ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ پھر اسوقت تم یعنی بعد پیدا کرنیکے بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ آدمی
ہو کہ پراگندہ ہوتے ہو اور بکھرتے ہو زمین میں اور ہر ایک جگہ اپنا وطن اور مقام کرتے ہو پس جو شخص کہ ایسی قدرت رکھتا ہو کہ تمکو پیدا کرکے جگہ جگہ میں متوطن کرے پھر
وہ تمھارے دوبارہ زندہ کرنے پر کیونکر قادر نہوگا وَمِنْ اٰیٰتِهٖ اور نشانیوں قدرت اسکی میں سے ہے اَنْ خَلَقَ لَكُمْ یہ کہ پیدا کیا واسطے تمھارے
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ نفسوں تمھارے سے یعنی جنس اور شکل تمھاری سے اَزْوَاجًا جوڑی یعنی عورتوں تمھاری کو لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا تاکہ میل اور
رغبت کرو تم طرف انکی ایک جنس ہونیکے سبب سے اور انس اور الفت پکڑو اور غیر جنس ہونا سبب نفرت اور اختلاف کا ہے وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ اور کردیا درمیان
تمھارے یعنی تمھاری عورتوں اور تم میں پیدا کیا خدا نے مَّوَدَّةً دوستی کو وَّرَحْمَةً اور مہربانی کو سبب حاصل ہونے زوجیت کے باوجودیکہ اس سے پہلے کوئی
آشنائی نہ تھی اور دونوں کی شوہر اور زوجہ ہونے کی وجہ سے ایک الفت جانبین کے دلوں میں پیدا ہوگئی کہ امر معاش کا انتظام بخوبی ہو واسطے کہ زندگانی راحت سے بسر
کریں حد فوق محبت اور الفت پر آور منقول ہے کہ ایک شخص جناب رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ مجھکو ایک امر سے نہایت تعجب آتا ہے اور وہ
یہ ہے کہ عورت اور مرد کہ کبھی انمیں سے ایک کو دوسرے نے نہ دیکھا ہو جسوقت ان دونوں کا نکاح ہوا اور ایک روز انہیں صحبت نہیں ہوتی ہے کہ انکے درمیان دوستی پیدا ہوجاتی ہے کہ
زیادہ اس سے کوئی دوستی متصور نہو حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی جانب سے ہے کہ اسنے فرمایا ہے وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً
وَّرَحْمَةً اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس پیدا کرنے عورت اور مرد ہم جنس اور ہمشکل اور مشابہ کے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّقَوْمٍ

يَتَفَكَّرُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ سوچتے ہیں اور فکر کرتے ہیں حکمتوں اور صنعتوں میں اُسکی وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور نشانیوں قدرت اُسکی میں سے ہے اَنْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ انکے درمیان عجائب اور غرائب چیزیں ہیں وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ اور مختلف
ہونا زبانوں تمہاری کا یعنی تمکو الہام کرکے تعلیم کیا ان زبانوں کو مثل عربی اور فارسی اور ہندی کے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اصلیں سب زبانوں
مختلف کی بہتر ہیں انیس ۱۹ اولاد سام میں ہیں اور سترہ ۱۷ زبان اولاد حام میں ہیں اور چھتیس ۳۶ اولاد یافث میں اور رکھتے ہیں کہ واضع اور ایجاد کرنیوالا ان زبانوں کا
خدا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ فاعل سب زبانوں کے آدمی ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے انپر الہام کرکے آسان کر دیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مختلف ہونے زبانوں سے مراد مختلف ہونا
آوازوں کا ہے جیسے کہ مختلف شکلیں پیدا کیں ایسی ہی آوازیں مختلف پیدا کیں یہ اپنی قدرت کا اظہار ہے کہ ایک کی آواز دوسرے کی آواز سے نہیں ملتی یہانتک کہ
دو دو بھائی ایک ہی زبان کے آپس میں مشابہ نہیں ہیں اسواسطے فرمایا خدا نے اور آیتوں اسکی سے ہے مختلف ہونا زبانوں تمہاری کا یعنی تمہاری آواز کا وَاَلْوَانِكُمْ اور
مختلف ہونا رنگوں تمہاری کا سیاہی اور زردی اور سفیدی اور سرخی میں اور یا یہ کہ تمہاری ہیئت میں مختلف ہیں کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے مشابہ نہیں اگر
اگرچہ رنگ میں موافق ہوں لیکن شکلوں میں البتہ مختلف ہونگے اور یہ نہایت عجائب قدرت خالق سے ہے کہ سبکو مختلف پیدا کیا ہے اگر یہ اختلاف نہوتا اور
آدمی آپس میں ہمشکل ہوتے اسطرح سے کہ کسیطرح آپس میں فرق نہوتا تو جب سب مشتبہ ہو جاتے کچھ مصلحت نکلا ہوتا اور نظام میں خلل آتی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
تحقیق کہ بیچ اس اختلاف زبانوں اور رنگوں تمہاری کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّلْعٰلِمِيْنَ واسطے عالم کے لوگوں کے اور حفص نے
عالمین کسر لام پڑھا ہے یعنی واسطے جاننے والوں عاقلوں کے مثل جن اور انسان اور فرشتے کے کہ حکمت اسکی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور نشانیوں
قدرت اسکی میں سے ہے مَنَامُكُمْ سونا تمہارا بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ بیچ رات اور دن واسطے استراحت اور آسودگی نفس کے وَابْتِغَاؤُكُمْ اور طلب کرنا تمہارا
روزی کو مِّنْ فَضْلِهٖ فضل اسکے سے اور کشاف کے نزدیک مراد خواب سے شب ہے اور روزی طلب کرنی دن مخصوص ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ
بیچ اس خواب شب کے اور طلب روزی روز کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہیں نفس کے
کان سے اور اسمیں تفکر کرتے ہیں وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور نشانیوں حکمت اس خدا کے سے ہے کہ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ دکھلاتا ہے تمکو بجلی خَوْفًا واسطے
ڈرنے مسافر کے بجلی گرنے سے وَّطَمَعًا اور واسطے طمع مقیم لوگوں کی بارش بارانکو اور بیچ کلام میں انکی مقدر ہے اور خوفا اور طمعا مفعول لہ واقع ہوئے ہیں اور بعضے
کہتے ہیں کہ خوف اور طمع میں مطلق آدمیوں کے واسطے مراد ہے مسافر اور مقیم کی خصوصیت نہیں ہے وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور نازل کرتا ہے وہ
جانب آسمان سے پانی کو فَيُحْيِيْ بِهِ الْاَرْضَ پس تازہ کرتا ہے ساتھ اسکے زمین کو کہ گھاس اور تر و تازہ درخت اس میں اگتے ہیں بَعْدَ مَوْتِهَا
پیچھے مرنے اور خشک ہونے اسکے سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس بجلی اور باران کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور عقل کو خرچ کرتے ہیں وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور نشانیوں قدرت اسکی سے ہے اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ یہ کہ کھڑا ہے آسمان بے ستون
وَالْاَرْضُ اور زمین بِاَمْرِهٖ ساتھ حکم اسکے کہ دونوں اسکی حفاظت سے قائم ہیں ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ پھر جسوقت بلاویگا تمکو اسرافیل کے واسطے سے دوسرا
صور پھونک کر دَعْوَةً بلانا اسطرح سے کہ کہیگا اے مردو باہر آؤ مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ اسوقت تم نکلوگے اپنی قبروں
سے واسطے جزائے اعمال نیک اور بد کے یعنی جیسے کہ قادر ہے خدا تعالیٰ کہ آسمان اور زمین کی حفاظت کرتا ہے ایسے ہی مردوں کو زندہ کرکے زمین سے نکالنے پر قادر ہے اور قدرت
اسکی جمیع ممکنات کی نسبت برابر ہے وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اسکے ہے جو کوئی بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ
سب واسطے اسکی فرمانبرداری کرنیوالے ہیں بندگی میں اور بعد موت کے اگرچہ بعضے دنیا میں اسکے منکر ہیں سب کچھ دیکھینگے انکو انکے حال پر اور وہاں سرکشی
نکرسکینگے وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ پیدا کرتا ہے خلقت کو ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر اعادہ کریگا اسکا کہ دوبارہ اسکو زندہ
کریگا بعد مرنیکے وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ اور وہ دوبارہ زندہ کرنا آسان تر ہے اوپر اس خدا کے اول بار کے پیدا کرنے سے کہ جس وقت کچھ مادہ موجود نتھا صرف
پیدا کیا اور جبکہ مادہ اسکا موجود ہے دوسری بار نہایت آسان ہے اور یہ نسبت قدرت تمہاری کے ہے اور خدا کے نزدیک تو اول اور دوبارہ پیدا کرنا برابر ہے

وَلَهُ الْمَثَلُ اور واسطے اسی خدا کے وصف عجیب الشان ہے مثل قدرت کاملہ کے اور ایک ہونا ذات کے اور بزرگ ہونا صفات کا کہ اسکا غیر کوئی واسطے نہیں **الْاَعْلٰى** برتر یعنی غیر ہے کہ برابر اسکے کوئی نہیں ہو سکتا اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ وللہ المثل الاعلیٰ یعنی وہ شخص ہے وہ کہ نہیں مشابہ ہے اسکو کوئی چیز اور نہ وصف کیا جاتا ہے اور نہ وہم میں لایا جاتا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے حضرت علیؑ سے کہ اے علیؑ تو مثل اعلیٰ ہے غرض یہ کہ خدا تعالیٰ موصوف ہے ان صفات بزرگ کے ساتھ **فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** بیچ آسمانوں کے اور زمین کے کہ جو کوئی آسمانوں میں ہے اور زمین میں انکو ان صفتوں کے یاد کرتے ہیں **وَهُوَ الْعَزِيْزُ** اور وہ غالب ہے سب چیزوں پر کہ اسکی قدرت سب کے متعلق ہے اور ان سب کی قدرت اول پیدا کرنے کی اور دوبارہ زندہ کرنے کی بھی ہے **الْحَكِيْمُ** حکمت والا ہے کہ موافق مصلحت کے کرتا ہے **ضَرَبَ لَكُمْ** بیان کی ہے خدا نے واسطے تمہارے **مَثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ** مثال کہ لی گئی ہے احوال نفسوں تمہاری سے اور وہ یہ ہے کہ **هَلْ لَّكُمْ** کیا ہیں واسطے تمہارے **مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ** ان میں سے کہ مالک ہوئے ہیں ہاتھ تمہارے کہ وہ لونڈی اور غلام تمہارے ہیں کیا وہ واسطے تمہارے **مِّنْ شُرَكَآءَ** شریک کوئی ہیں **فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ** بیچ اسچیز کے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو یعنی تمہارے لونڈی اور غلام کیا تمہارے شریک ہیں اس روزی میں جو ہمنے تمکو دی ہے کہ **فَاَنْتُمْ** پس تم اور غلام تمہارے **فِيْهِ سَوَآءٌ** بیچ اس روزی کے تمہارے برابر ہوں جس طرح سے کہ تم اپنے مال اور مال میں تصرف کرتے ہو اسیطرح وہ بھی اپنا تصرف کریں اس تمہاری روزی میں بلکہ تم ہرگز نہ چاہو گے کہ وہ تمہارے مالک ہیں مثل تمہارے تصرف کریں اور وہ لونڈی اور غلام ایسے ہیں کہ **تَخَافُوْنَهُمْ** ڈرتے ہو تم انکے کہ وہ اپنا تصرف کرے مالک مستقل ہو جائیں **كَخِيْفَتِكُمْ** مثل ڈرنے تمہارے آزادوں کے **اَنْفُسَكُمْ** نفسوں اپنے سے کہ وہ نفس تمہارے شریک آزاد ہوں اللہ تعالیٰ نے آزاد شریکوں کو نفس انکا فرمایا ہے یعنی تم اپنے ان غلاموں سے کہ انکے شریک ہو جائیں تصرف کرنے سے ایسے ہی ڈرتے ہو جیسے کہ کوئی آزاد تمہارے شریک ہو سے ڈرتا ہے غلاموں سے کہ ہم آزاد و تم راضی ہو اس پر سے کہ اپنے غلاموں کو اپنی ملک اور مال میں شریک کرو کہ وہ مثل تمہارے اپنا تصرف کریں اور تصرف میں تمہارے برابر ہو جائیں اور انکی ملک اور شریک ہیں تم خوف کرو جیسے کہ بعضے آزاد یعنی آزادوں کے شریک ہیں سے خوف کرتے ہیں پس جس وقت کہ تم راضی نہ ہو اپنے غلام اور لونڈی کے شریک ہونے سے تو پس کیونکر راضی ہوتے ہو تم میری واسطے کہ میں سب کا آزاد کا بھی اور غلام کا بھی پروردگار ہوں کہ بعضے میرے غلاموں اور بندوں کو میرا شریک کرتے ہو اور یہ کیونکر روا رکھتے ہو کہ جسکو میں پیدا کروں اسکو تم میرا شریک مقرر کرو **كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ** اسیطرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم دلیلوں کو جیسا کہ یہی **لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ** واسطے اس قوم کے کہ عقل کو کام فرماتے ہیں اور عقلمندوں ہی کو فائدہ ہوتا ہے کہ تامل اور تفکر کرکے سمجھتے ہیں اور جاہل اور ظالم اسکی حقیقت سے بیخبر ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ **بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ** بلکہ پیروی کی ان لوگوں نے **ظَلَمُوْٓا** کہ ظلم کیا ہے انہوں نے اپنی نفسوں پر شرک کو خدا کا کرکے **اَهْوَآءَهُمْ** خواہشوں اپنی کے یعنی پیروی کی ہے انہوں نے خواہشوں اپنی کے **بِغَيْرِ عِلْمٍ** بدون علم کے کہ بالکل نادان ہیں اگر دانشمند ہوتے تو خواہشوں کی پیروی نکرتے اور انکی عقل اس پیروی سے انکو مانع ہوتی **فَمَنْ يَّهْدِيْ** پس کون ہے کہ راہ دکھلائے **مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ** اس شخص کو کہ چھوڑ دیا ہے خدا نے اسکو گمراہی میں اسکی حال پر کہ لطف اپنا اور توفیق اپنی اس پر سے اٹھا لی ہے یعنی جسکو کہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم سے جانا کہ توفیق اور لطف اسکو فائدہ نہ بخشیگا اسکی عناد اور انکار کی جہت سے باوجود دیکھنے معجزات کے تو خدا تعالیٰ نے اسکو اسکی حال پر چھوڑ دیا ہے اور وہ ایسا ہے کہ اسکو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا ہے **وَمَا لَهُمْ** اور نہیں ہیں واسطے ان مشرکوں کے **مِّنْ نّٰصِرِيْنَ** نصرت اور مدد کرنیوالے کہ انکو گمراہی سے نکالیں اور اس گمراہی کی سزا سے کہ وہ عذاب دنیا اور آخرت کا ہے نجات دلاویں اور جس وقت جانا تو نے اے محمد صلعم کہ مشرکین ہدایت کرنے سے راستہ نہیں پاتے ہیں تو **فَاَقِمْ وَجْهَكَ** پس قائم کر تو منہ اپنے کو اور سیدھا کر تو **لِلدِّيْنِ** واسطے دین حق کے یعنی دین اسلام پر قائم رہ کہ **حَنِيْفًا** میل کرنیوالا دین باطل سے طرف دین حق کی ہے اور دوسرے دین کی طرف سے سوائے دین اسلام کے متوجہ مت ہو یہ خطاب حضرت کی طرف ہے اور مراد اس سے جمیع مومنین ہیں یعنی ہمیشہ دین اسلام پر ثابت قدم رہیں اور حنیفًا حال واقع ہوا ہے **فِطْرَتَ اللّٰهِ** فطرت یعنی پیدائش کے ہے اور یہاں مراد اس سے دین اسلام ہے اور فطرت مفعول ہے بیچ مقدر کا اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ پکڑ تم تو دین اسلام کی سنت بہتر ہے **الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا** وہ دین کہ پیدا کیا ہے خدا نے آدمیوں کو اوپر اس دین کے یعنی جو لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ دین اسلام پر

پیدا ہوتا ہے لیکن صحبت میں اپنے والدین اور اپنی قوم کے اُنکا ہی دین اختیار کرتا ہے اور عالم کے جو لوگ ہیں مشاہدہ ہوتا ہے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر آدمی اپنے والدین کے دین پر ہے اور اُسی دین کو اچھا گمان کرکے اختیار کرتا ہے خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان خواہ یہودی خواہ نصرانی اور تحقیق کر کے مذہب کو کوئی اختیار نہیں کرتا ہے بلکہ نہایت قلیل آدمی کہ بمنزلہ نادر کے ہیں اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت بھی مشہور ہے کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من مولود الا قد یولد علی فطرة الاسلام ثم ابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کہ ہر لڑکا دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن والدین اُسکے اگر یہودی ہیں تو اُسکو یہودی کر دیتے ہیں اور اگر نصرانی ہیں تو اُسکو نصرانی کر دیتے ہیں اور اگر مجوسی ہیں تو اُسکو مجوسی کر دیتے ہیں اور حضرت صادقؑ سے سوال کیا گیا کہ اس فطرت سے کیا مراد ہے فرمایا کہ دین اسلام مراد ہے پیدا کیا ہے خدا نے اُنکو اُسپر جسوقت کہ اُنسے بروز الست اپنی توحید پر اقرار کروایا اور حضرت امام باقرؑ نے فرمایا ہے کہ پیدا کیا اُنکو خدا نے اپنی توحید پر جسوقت اُنسے عہد لیا اپنے پروردگار ہونیکا بروز الست اور اگر یہ امر نہوتا تو نہ جانتے وہ کہ کون ہے پروردگار اُنکا اور رازق اُنکا اور کہتے ہیں کہ اسلام کا نام فطرت ہوا اسلیے ہے کہ اگر بندہ کو گمراہ نکریں اور اُنکو اُنکی حال پر چھوڑ دیں اور جس امر پر کہ وہ پیدا ہوا ہے اُسی امر پر اُنکو رہنے دیویں تو البتہ وہ دین اسلام کو لازم پکڑیں اور منقول ہے کہ ایک جہاد میں لڑکوں کفار کے قتل ہونے تھے حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ بیگناہ ہیں لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مشرکین کی اولاد ہیں فرمایا کہ کوئی لڑکا نہیں ہے مگر کہ وہ پیدائش اسلام پر پیدا ہوا ہے اور ہمیشہ اُسی پیدائش پر باقی رہتا ہے یہانتک کہ دوسرا مذہب اُسکی زبان سے ظاہر ہوا اور والدین اُسکے یہودی و نصرانی اور کر دیتے ہیں **لا تبدیل لخلق اللہ** نہیں ہے بدل جانا واسطے مخلوق اور پیدائش خدا کے یعنی جس دین کہ خدا نے واسطے بندوں کے پیدا کیا ہے اُس دین واسطے بدل جانا نہیں ہے تمکو چاہیے کہ اُس دین کو بدل نکرو دوسرے دین سے بلکہ اُسی دین پر قائم رہو اُس دین کا بدلنا سزاوار نہیں ہے اور یا یہ معنی ہیں کہ دین خدا کو کوئی نہیں مٹا سکتا ہے **ذلک الدین** وہ دین کہ تمکو جس دین کے اختیار کرنیکا حکم کیے گئے ہیں وہ دین **القیم** قائم اور درست ہے کہ کسیطرح کی کجی اُس میں نہیں ہے **ولکن اکثر الناس** اور لیکن اکثر آدمی **لا یعلمون** نہیں جانتے ہیں اُسکی درستی کو بسبب کج طبیعت کے اور نہ تامل کرنے دلیلوں حقیقت اُسکی اور حق یہ ہے کہ جیسا کہ پاک اور صاف یہ مذہب ہے ایسا کوئی مذہب روئے زمین پر نہیں ہے جیسے کہ تنزیہ اور تقدیس خدا کی اور ہر عیب اور شرک اور نقصان سے پاک ہونا خدا کا اس مذہب میں ثابت ہے کسی اور مذہب میں نہیں ہے پس متوجہ ہو تم طرف اس دین کے اور منہ کرو طرف اُسکے **منیبین** جسوقت کہ رجوع کرنیوالے ہو **الیہ** طرف اُسکی ہے اور سوائے اُسکے اور دینوں کو چھوڑ کر اُسکی طرف پھرنیوالے ہو منیبین حال واقع ہوا ہے **واتقوہ** اور ڈرو تم اُس خدا سے اُسکی نافرمانی اختیار کرنے میں **واقیموا الصلوة** اور قائم کرو تم نماز کو اور ہمیشہ پڑھتے رہو مع شرائط اور ارکان کے **ولا تکونوا من المشرکین** اور نہو تم شرک کرنیوالوں سے اسواسطے کہ عبادت بدون خلوص کے اور بیوجہ جانے خدا کے فائدہ نہیں بخشتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اُسکے یہ ہیں کہ مت ہو تم شرک کرنیوالوں سے نماز کو عمداً ترک کرکے اسواسطے کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ عمداً نماز کو ترک کرنا کفر ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ اگر ترک کیا اُسکو حلال جانکے تو اُسوقت کافر ہو جاتا ہے **من الذین** اُن لوگوں سے یعنی مت ہو تم شرک کرنیوالوں میں اُن لوگوں سے کہ **فرقوا دینہم** متفرق اور فرقہ فرقہ کر دیا اُنہوں نے دین اپنے کو **وکانوا شیعا** اور ہو گئے وہ گروہ گروہ کہ اُنکے مسالک میں اختلاف اُٹھا ہے یہانتک کہ جسکی پرستش کرتے ہیں اپنے نفس کی خواہش کے موافق دین اسلام کو چھوڑ کر مثلاً مشرکین کہ کوئی تو اُنمیں سے بت پرستی کرتا ہے کوئی ستارونکو پوجتا ہے اور کوئی فرشتونکو مانتا ہے اور ایسے ہی یہود و نصاری میں کئی کئی فرقے ہیں **کل حزب** ہر گروہ **بما لدیہم** ساتھ اُسچیز کے کہ نزدیک اُنکے ایک دین ہے اور اُس دین کو اُنہوں نے اختیار کیا ہے اُس دین سے **فرحون** خوش ہیں وہ اور اپنے گمان میں اُسی دین کو حق جانتے ہیں کہ واقع میں وہ دین باطل ہو **واذا مس الناس** اور جسوقت پہنچے آدمیونکو **ضر** سختی مثل بیماری اور فقیری اور بلاکی اور اُسکے سبب سے درماندہ ہوں تو **دعوا** پکارتے ہیں وہ زاری اور عاجزی سے **ربہم** پروردگار اپنے کو **منیبین الیہ** کہ رجوع کرنیوالے ہیں طرف اُسکی یہ حال واقع ہوا ہے یعنی نہایت خلوص سے خدا کو پکارتے ہیں اور اُسکے غیر سے اُسوقت منقطع ہو جاتے ہیں **ثم اذا اذاقہم** پھر جسوقت چکھاتی ہے اُنکو یعنی عطا کرتی خدا اُنکو **منہ** اُسکے پاس سے **رحمة** بخشش کو مثل صحت یا تونگری یا دفع بلا کے اور وہ اس بلا سے نجات پائیں تو **اذا فریق منہم** اُسوقت ایک گروہ اُنمیں سے **بربہم یشرکون**

ساتھ پروردگار اپنے کے شرک کرتے ہیں کہ اس رحمت کے عطا کرنے کی عوض میں بت پرستی کرتے ہیں اور کفر کرتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ لِيَكْفُرُوا تاکہ کفر کریں وہ
بِمَا آتَيْنَاهُمْ ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ہمنے انکو نعمت تونگری و رفاہیت کی فَتَمَتَّعُوا پس فائدہ اٹھاؤ تم اے مشرکین و مؤمنین در نعمت فانی
دنیا کا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جانوگے تم انجام اس فائدہ اٹھانیکا کہ وہ عذاب آخرت ہے أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ کیا نازل
کیا ہے ہمنے اوپر ان کافروں کے یعنی کیا بھیجا ہے ہمنے اوپر انکے سُلْطَانًا کسی حجت اور کتاب کو کہ اسکو سند پکڑتے ہیں اپنے مذہب کے حق ہونیکی واسطے
فَهُوَ پس وہ کتاب يَتَكَلَّمُ کلام کرے بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ساتھ اس چیز کے کہ ہیں وہ شرک کرتے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے دین کی
حقیقت کے ثابت کرنے پر کسی حجت اور دلیل پر قدرت نہیں رکھتے ہیں اور فرماتا ہے کہ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ اور جسوقت چکھائیں ہم
آدمیوں کو رَحْمَةً رحمت کہ کوئی نعمت ہم انکو عطا کریں مثل صحت اور تونگری وغیرہ کے تو فَرِحُوا بِهَا خوش ہوتے ہیں وہ ساتھ اسکے وَإِنْ
تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ اور اگر پہنچے انکو کوئی برائی مثل بیماری اور فقیری اور خوف کے اور مثل اسکے بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ بسبب اسکے کہ
آگے بھیجا ہے ہاتھوں انکے نے کہ اعمال بد انہوں نے کیے ہیں مثل کفر اور شرک کے تو إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ اسوقت وہ نا امید ہوتے ہیں رحمت خدا سے
اور جزع اور فزع اور بے صبری کرتے ہیں اور رحمت خدا کی امید نہیں رکھتے کہ اپنی رحمت کو نازل کرے اس سختی کو دور کرے نہ نعمت کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ
بلا پر صبر کرتے ہیں أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہ دیکھا ہے انہوں نے یعنی کیا نہیں جانا ہے کہ أَنَّ اللَّهَ تحقیق خدا يَبْسُطُ الرِّزْقَ
کشادہ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ يَشَاءُ واسطے جس شخص کے چاہتا ہے اپنی مصلحت سے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے واسطے جسکے چاہتا ہے
باعتبار حکمت کے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق بیچ اس کشادگی اور تنگی کے لَآيَاتٍ البتہ نشانیاں عبرت اور نصیحت کی ہیں لِقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ واسطے اس قوم کے کہ جو ایمان لاتے ہیں اور باور کرتے ہیں حکم خدا کا فراخی اور تنگی میں اور آسودگی میں شکر ادا کرتے ہیں اور
تنگی میں صبر کرتے ہیں اور فرماتا ہے کہ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ پس دے تو اے محمد صاحب قرابت حَقَّهُ حق اسکا یعنی جو کہ تیرے قریب ہیں
بنی ہاشم میں سے انکو مال غنیمت وغیرہ میں حق انکا اور یہ آیت فدک کے مقدمہ میں نازل ہوئی ہے اور ابوسعید خدری سے بروایت اہلسنت اور بروایت
اہلبیت کے امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت یہ آیت پیغمبر خدا پر نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے فاطمہ زہرا کو طلب کرکے فدک عطا کیا اور
سورہ بنی اسرائیل میں تفصیل سے مذکور ہو گیا ہے وَالْمِسْكِينَ اور مسکین کو دے تو حق اسکا جو کہ ایک سال کا کھانا اپنے پاس نہیں رکھتا ہے
وَابْنَ السَّبِيلِ اور مسافر کو دے تو جو کہ انکو واسطے مقرر ہوا ہے ذَٰلِكَ خَيْرٌ یہ دینا حقوق کا بہتر ہے دینے سے لِلَّذِينَ
يُرِيدُونَ واسطے ان لوگوں کے کہ چاہتے ہیں وَجْهَ اللَّهِ ذات خدا کو یعنی رضامندی خدا کی اور قربت اسکی طلب کرتے ہیں نہ کوئی امر دوسرا
وَأُولَٰئِكَ اور یہ لوگ ہیں جو کہ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وہی ہیں رستگاری پانیوالے کہ انہوں نے مال کو خرچ کرکے رضامندی خدا کی حاصل
کی ہے وَمَا آتَيْتُمْ اور وہ چیز کہ دیتے ہو تم مِنْ رِبًا زیادتی حرام معاملہ میں کہ جسکو سود کہتے ہیں یہ قول بعضے مفسرین کا ہے کہ اس
زیادتی یہاں سود حرام مراد لیتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس زیادتی سے ہدیہ اور عطیہ ہے کہ اس سے زیادہ حاصل ہونیکی امید پر دیتے ہیں اور استحقاق نیت
قربت کی اور رضامندی خدا کی ملحوظ نہیں ہے یعنی جیسے کوئی کسیکو سو روپیہ دیوے اس امید پر کہ یہ مجھکو اسکی عوض میں ایکسو پانچ روپیہ دیویگا لیکن شرط
زیادہ لینے کی نہیں کی ہو کہ اگر شرط کیجاویگی تو وہ زیادتی حرام ہو جاویگی اور اگر شرط نہ کریگا اور وہ ہدیہ لینے والا اپنی خوشی سے ایکسو
روپے کی عوض میں ایکسو پانچ روپے دیوے تو وہ پانچ روپے اسکو مباح ہیں لیکن ثواب پہنچنے کا نہ ہوگا ایسا ہی حال قرض کا ہے اسکو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ چیز کہ دیتے
ہو تم زیادتی سے خواہ وہ حرام ہو جیسے کہ سود یا مباح بدون ثواب کے جیسے کہ ہدیہ لِيَرْبُوَ تاکہ زیادہ کرے وہ چیز فِي أَمْوَالِ النَّاسِ
بیچ مالوں آدمیوں کے یعنی انکے مالوں میں ملکر یعنی جو سمجھ کہ زیادتی حرام کہ معاملہ میں ہو یا زیادتی مباح کہ مال کے بڑھنے کی امید میں ہو فَلَا يَرْبُو
پس نہیں زیادہ ہوتا ہے مال اسکے لینے سے عِنْدَ اللَّهِ نزدیک خدا کہ برکت اس سے جاتی رہتی ہے سو اسواسطے کہ اگر وہ سود حرام ہے تو اسکے لینے کا حکم

نہیں ہے اور اگر مباح ہے تو اسمیں نیت قربت کی نہیں کہ جو موجب ثواب کا ہے پہلا قول حسن او رجبائی کا ہے اور دوسرا قول ابن عباس اور
طاؤس یمانی کا ہے اور یہی منقول ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر علیہما السلام سے چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ یہ ہے
کہ کوئی آدمی کسیکو کچھ دیوے تاکہ اسکے عوض میں اس سے زیادہ لیوے بدون شرط کے تو اسمیں ثواب ہے اور نہ گناہ ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ ربا دو طرح کا ہے ایک تو حلال ہے اور دوسرا حرام ہے لیکن جو کہ حلال ہے وہ تو یہ ہے کہ کوئی اپنے کسی بھائی مومن کو قرض دیوے اس طمع پر کہ
وہ مجھکو اسکے عوض میں زیادہ دیگا اور زیادہ لینے کی اسمیں شرط نکرے تو وہ زیادتی مباح ہے اسکے واسطے اور خدا کے نزدیک اسکو اسمیں ثواب نہیں ہے
اور یہی مراد ہے قول حق تعالیٰ سے فلا یربوا عند اللہ اور لیکن حرام وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے برادر مومن کو قرض دیوے اور اسمیں شرط کرے کہ اسکے عوض میں جو کچھ دیا
ہے اس سے زیادہ دیگا پس یہ حرام ہے اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ربا دو طرح کے ہیں ایک ربا تو وہ ہے کہ کھایا جاتا ہے اور دوسرا
وہ ہے کہ نہیں کھایا جاتا لیکن جو کہ کھایا جاتا ہے پس یہ تیرا ہدیہ ہے طرف کسی شخص کے کہ طلب کرتا ہے تو اس سے عوض کو کہ افضل ہے اس سے کہ جو تونے اسکو دیا ہے اور یہ بغیر شرط ربا
ہے اور وہ جو نہیں کھایا جاتا ہے اسکو امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ ربا وہ ہے کہ جسکو خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے اور اسکے کھانے والے پر جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے پس
معلوم ہوا یہ قول امام علیہ السلام سے کہ اگرچہ یہ ربا مباح ہے لیکن لینا اسکا بھی اچھا نہیں ہے کہ اسمیں کسی طرح کا ثواب نہیں اور فرمایا خدا نے وما آتیتم اور
جو کچھ دیتے ہو تم من زکوٰۃ زکوٰۃ میں سے کہ واجب ہے یا صدقہ مستحب ہے کہ اسکو دیتے ہیں تریدون وجہ اللہ ارادہ کرتے ہو تم
ذات خدا کا کہ اسکی رضامندی کو چاہتے ہو اور ثواب آخرت کو طلب کرتے ہو اور اسمیں ریا اور سوا خوشنودی خدا کے اور کسی طرح کی غرض نہیں ہے فاولٰئک
پس یہ لوگ جو کہ خالص واسطے رضامندی خدا کے دیتے ہیں ہم المضعفون وہی ہیں دونا چند کرنے والے ثواب کا یا اسکے عوض میں دس
برابر بلکہ سات سو برابر آخرت میں پاویں گے یا یہ کہ وہ چند در چند کرتے ہیں اور بڑھاتے ہیں مال اپنے کو کہ وہ بیچ ہی میں برکت ہوا اس سے معلوم ہوا کہ
زکوٰۃ اور صدقہ دینے میں واجب ہے کہ نیت خالصۃ للہ کرے اور قرض دینے میں دل میں زیادہ لینے کے صدقہ دینے سے بھی زیادہ ثواب ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ بہشت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے کہ قرض دینا اٹھارہ درجہ برابر ہے اور صدقہ دینا دس درجہ برابر ہے اور حق تعالیٰ اپنی قدرت کی دلیلیں بیان فرماتا ہے کہ
اللہ الذی خلقکم خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا اسنے تمکو جبکہ تم بالکل نیست تھے اور نابود ثم رزقکم پھر روزی دی اسنے تمکو جبتک کہ زندہ ہو
ثم یمیتکم پھر مار ڈالیگا تمکو بعد گزرنے عمر تمہاری کے ثم یحییکم پھر زندہ کریگا تمکو قیامت کے روز واسطے جزائے اعمال کے هل
من شرکائکم آیا ہے شریکوں تمہارے میں کہ جنکو تم خدا کا شریک کرتے ہو من یفعل وہ شخص کہ کرے من ذٰلکم ان کاموں سے کہ پیدا کرنے اور روزی ۴
دینے اور مار ڈالنے اور زندہ کرنے میں من شیء کچھ تاکہ اسکے سبب سے اسکی پرستش تمکو چاہیے اور حقیقت کہ وہ کچھ نہیں کرسکتے ہیں قابل پرستش
کے نہیں ہیں سبحانہ پاک ہے خدا وتعالیٰ اور برتر و بلند ہے عما یشرکون اس سے کہ شریک کرتے ہیں وہ اور خدا تعالیٰ
شرک کرنے اور توحید سے ترک کرنیکی انجام بیان فرماتا ہے کہ ظهر الفساد ظاہر ہوئی تباہی فی البر جنگل میں بارش نہ ہونے اور خشک سالی
والبحر اور بحر دریا طوفان ہونے اور غرق ہونے کشتیوں کے سے یعنی خشکی اور دریا میں تباہی واقع ہوئی بما کسبت بسبب اسکے کہ کمایا ہے
ایدی الناس ہاتھوں آدمیوں نے یعنی آدمیوں نے جو معصیت کفر اور گناہ کئے ہیں اسکے سبب سے یہ وقوع میں آیا ہے اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ
مراد فساد سے نہ برسنا مینہ کا ہے اس واسطے کہ اگر مینہ نہ برسے تو صحرا میں درخت اور گھاس نہیں اگے اور دریا میں موتی اور جواہر پیدا نہوں اور حضرت صادق علیہ السلام
فرماتا ہے کہ زندگی دریا کے جانوروں کی باران رحمت سے ہے پس جس وقت کہ بند ہوتی بارش تو خشکی اور دریا میں تباہی ظاہر ہوتی ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے کہ آدمی گناہ
بہت کرنے لگیں اور یہ تباہی اس واسطے ہوتی ہے کہ لیذیقہم تاکہ چکھاوے خدا انکو بعض الذی عملوا سزا بعض اس امر کی کہ عمل
میں لائے ہیں اس واسطے کہ تمام سزا تو آخرت میں چکھینگے اور یہ تھوڑا سا عذاب دنیا میں اس واسطے چکھایا کہ لعلہم شاید کہ وہ اس عذاب کے چکھنے سے
یرجعون پھریں شرک سے طرف توحید کے اور توبہ کریں ہر گناہ سے طرف طاعت کے رجوع کریں قل سیروا فی الارض کہہ تو اے

محمد صلعم کہ سیر کرو تم بیچ زمین کے جس میں کہ پہلی امتیں ہلاک ہوئی ہیں فانظروا کیف کان پس دیکھو تم کہ کیونکر ہوا عاقبة
الذین من قبل انجام ان لوگوں کا کہ پہلے تھے کہ قلعے انکے اور محل منہدم ہوکر ٹیلے ہوگئے ہیں اور ان لوگوں کا کہیں نام و نشان باقی نہ رہا
سو اسواسطے کہ کان اکثرھم تھے بہت انکے مشرکین شرک کرنیوالے کہ انکی سزا میں سب ہلاک ہوا اور کہ شرک سے اوج تیج ہیں اسواسطے کہ سوال
کیشیکا مقام جمیع کے کلام عرب میں بہت ہوتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد زمین میں سیر کرنے سے یہ ہے کہ قرآن کو دیکھو کہ اس میں قصے پہلی امتوں کے
ہلاک ہونیکے سبب لکھے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے بھی یہی روایت ہے اور فرماتا ہے خدا کہ کفار مکہ اس سے نصیحت نہیں پکڑتے ہیں تو فاقم
وجهك پس قائم کر تو اے محمد صلعم منہ اپنے کو اور راست کر اور سب جہت سے متوجہ ہوجا تو اور اپنی تمام ارادہ کر تو للدین القیم واسطے دین
راست اور سیدھے کے اور اسمیں کسیطرح کی کجی نہیں ہے یعنی دین اسلام کی راہ پر ثابت قدم رہ من قبل ان یاتی پہلے اس سے کہ آئے
یوم لا مرد له وہ دن کہ نہیں پھرنا ہے واسطے اسکے من الله خدا کے پاس سے یعنی وہ دن ایسا ہے کہ کوئی اسکو پھیر نہیں سکتا
یعنی نہیں ہوسکتا کہ اسکو ہونے دیوے اور خدا کے پاس سے اسکو پھیر دیوے بلکہ وہ ضرور ہونیوالا ہے یومئذ یصدعون اس دن متفرق ہونگے اور جدا جدا
ہو جاوینگے کہ کوئی بہشت کو جاویگا اور کوئی دوزخ کو روانہ ہوگا چنانچہ فرماتا ہے من کفر جو کوئی کفر کرے فعلیه کفره پس اوپر اسکے ہے وبال کفر کا
اسکی جزا میں ہمیشہ دوزخ میں رہیگا و من عمل صالحا اور جو شخص عمل کرے نیک فلانفسھم پس واسطے نفسوں اپنے کے یمھدون۝
بچھونا بچھاتے ہیں یعنی اپنے واسطے بہشت میں راہ رہنے کی ٹھیک کرتے ہیں کہ بہشت کے محلوں میں آرام کریں اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ فرمایا ہے کہ عمل صالح اپنے صاحب سے پہلے بہشت میں جاتا ہے اور اسکے
واسطے مکانوں کو درست کرتا ہے اور فرش بچھاتا ہے جیسے کہ کوئی تم میں سے ہوتا ہے کہ خادم اسکا واسطے اسکے مکانوں کو آراستہ کرتا ہے اور فرش بچھاتا ہے حاصل
یہ ہے کہ اہل بہشت عمل نیک کے وسیلے بہشت میں اپنے واسطے فرش بچھاتے ہیں لیجزی الذین امنوا تاکہ جزا دیوے خدا ان لوگوں کو
کہ ایمان لائے ہیں و عملوا الصالحات اور عمل کئے ہیں انہوں نے اچھے من فضله فضل اپنے سے من فضله متعلق لیجزی کے
ہے یعنی جزا دیوے خدا اپنے فضل اور کرم سے نیک اعمال کرنیوالے مومنین کو اور یہ فضل اور کرم خاص مومنین کیواسطے ہے نہ واسطے کفار کے اگرچہ وہ
عمل نیک کریں مثل سخاوت اور صلہ رحمی کے سو اسواسطے کہ شرط قبول ہونے عمل کے ایمان صحیح ہے اور جب ایمان سے وہ خالی ہیں تو خدا ایسا انکو
ہمیشہ دوزخ میں رکھیگا انه لا یحب الکافرین۝ تحقیق کہ وہ خدا نہیں دوست رکھتا ہے کفر کرنیوالوں کو کہ انکو مومنین کے ہمراہ بہشت
میں جمع کرے بلکہ انکو اپنی جناب سے دور کرکے دوزخ میں داخل کریگا و من ایاته اور نشانیوں قدرت میں خدا کے سے ان یرسل الریاح
یہ ہے کہ بھیجتا ہے ہواؤں کو یعنی باد شمال اور باد جنوب کو کہ یہ ہوائیں رحمت کی ہیں بھیجتا ہے مبشرات خوشخبری دینی والیاں بارش
باراں کی اور مستبشر حال واقع ہوا ہے یعنی ان ہواؤں کو باراں کے آنیکی خوشخبری دینی والیاں مقرر کرکے بھیجتا ہے و لیذیقکم اور تاکہ
چکھاوے تمکو من رحمته رحمت اپنی میں سے کہ وہ باراں ہے اور ہواؤں کے بعد آتی ہے و لتجری الفلک اور تاکہ جاری ہوں کشتیاں
دریا میں ان ہواؤں کے چلنے سے بامره ساتھ حکم اسکے و لتبتغوا اور تاکہ طلب کرو تم روزی کو تجارت دریا میں من فضله
فضل اسکے سے کہ خدا تعالی محض اپنے فضل سے دیتا ہے و لعلکم تشکرون۝ اور تاکہ شکر کرو تم ان نعمتوں کا اور فرماتا ہے و لقد ارسلنا
اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے من قبلك پہلے تجھ سے اے محمد صلعم رسلا پیغمبروں کو اور بہتوں کے الی قومھم طرف قوم انکے فجاءوا
ھم پس آئے وہ پیغمبران قوموں کے پاس بالبینات ساتھ دلیلوں روشن اور معجزوں ظاہر کے اور حرام حلال کے احکام لیکر بعضوں
نے تو قبول کیا اور بعضوں نے انکار اور سرکشی کی فانتقمنا پس انتقام لیا ہمنے من الذین اجرموا ان لوگوں سے کہ گناہ
کیا انہوں نے اور کافر ہوگئے تھے اور انکو ہمنے ہلاک کیا اور مومنین کی مدد کی و کان حقا علینا اور ہے واجب اوپر ہمارے نصر
المومنین۝ مدد کرنی مومنین کی واسطے بلند کرنے غلبہ اسلام کے اور دفع کرنے دشمنوں کے اسنے منقول ہے کہ جناب سرور محمد صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی

مرد مسلمان نہو کہ دفع کرے مومن کی آبرو سے یعنی انکی آبرو کو نگاہ رکھے اور بچائے اور ہتک عزت انکی نہو وے مگر یہ کہ واجب ہے اوپر خدا کے کہ دفع کرے اس سے
آتش دوزخ کو یعنی جو کہ مومن کی آبرو کو بچاے تو واجب ہے خدا پر کہ اس سے آتش دوزخ کو دفع کرے اور بہشت میں داخل ہونے کا انکی حق میں حکم دیوے اور
بعد اسکے حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی وکان حقا علینا نصر المؤمنین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کافی ہے مومن کی نصرت کو اسقدر جو
ہر کہ وہ اپنے دشمن کو دیکھتا ہے خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے اور اعمال بد کرتے ہوئے اللّٰہ الذی یرسل الریاح خدائے حق وہ شخص ہے کہ
بھیجتا ہے ہواؤں کو فتثیر سحابا پس اٹھاتی ہیں وہ ہوائیں اور ہانکتی ہیں وہ بادل فیبسطہ پس پھیلاتا ہے خدا اس بادل کو اور
جہاں چاہتا ہے لیجاتا ہے اور منتشر کرتا ہے اسکو فی السماء بیچ آسمان کے کیف یشاء جس طرح چاہتا ہے چلنے روانہ کرے چاہے ٹھہرا رکھے
اور چاہے بادل پر بادل رکھے تہ بتہ ویجعلہ اور کردیتا ہے اس بادل کو کسفا قطعہ قطعہ فتری الودق پس دیکھتا ہے تو
باران کو بحکم خدا نکلتے یخرج من خلالہ نکلتا ہے درمیان اسکے سے فاذا اصاب بہ پس جس وقت کہ پہنچاتا ہے خدا اس
باران کو من یشاء جس شخص کو کہ چاہتا ہے من عبادہ بندوں اپنے میں سے کہ انکی باغ میں یا انکی اعمال میں برسائے اذا ہم
ہو وقت وہ یستبشرون خوش دل ہوتے ہیں وان کانوا اور تحقیق کہ تھے وہ یہ ان مخففہ ہے ان مثقلہ کا اور اسم اسکا کہ وہ
ضمیر ہم کی ہے محذوف ہے یعنی اور تحقیق وے تھے من قبل ان ینزل علیہم پہلے اس کے کہ نازل کیا جاوے مینہ اوپر انکے
من قبلہ پہلے اس سے یعنی پہلے ظاہر ہونے بادل کے لمبلسین البتہ نا امید ہونے والے باران رحمت سے فانظر پس دیکھ تو الی
آثار رحمت اللّٰہ طرف نشانیوں رحمت خدا کے کہ وہ باران ہے اور سبھوں نے اثار کو اثر پڑھا ہے یعنی طرف باران سے دیکھ تو کہ کیف
کیونکر خدا تعالی اس باران سے یحی الارض زندہ کرتا ہے زمین کو قسم قسم کے درختوں اور گھاسوں اور پھول اور پھلوں سے بعد موتہا
پیچھے مرنے اور خشک ہونے اسکے کے ان ذلک تحقیق کہ وہ قادر ہے زمین زندہ کرنے پر بعد اسکے مرنے اور خشک ہونے کے لمحی الموتی
البتہ وہ زندہ کرنیوالا ہے مردوں کا سو جیسے کہ زندہ کرنا زمین کا مثل اسکے ہے اور جس وقت زمین کو بھی زندہ کیا اپنی قدرت سے تو مردوں کو زندہ کرنے کی بھی قدرت
رکھنے والا ہے وہو علی کل شیء قدیر اور وہ خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے ولئن ارسلنا اور اگر بھیجیں ہم ریحا ہوا
کہ تباہ کرنیوالی ہو اور کھیتی زراعت پر کہ وہ چلے فراوہ پس دیکھیں اس اثر رحمت کو یعنی زراعت کو سبب چلنے باد مخالف کے مصفرا
زرد کہ بعد سبزی کے وہ زرد ہو گئی ہو اور برباد ہوئے ہوں یا کہ نزدیک پہنچی ہو لظلوا من بعدہ البتہ ہو جائیں وہ پیچھے زردی کے
یکفرون کہ کفر کریں پہلی نعمتوں کا اور مناسب انکو یہ تھا کہ اس وقت میں پناہ طرف خدا کے لیجاتے اور اسکی رحمت کا امیدوار ہوتے تاکہ الٰہی ابر
بھیجتا کہ جسکے سبب مینہ برستا اور زراعت بحال اور سرسبز ہوکر پھول اور پھل لاتے اور جبکہ وہ کفار ان علامات قدرت کاملہ پر نہ پہنچتے تھے
نے اپنے حبیب کو خطاب کیا کہ یہ لوگ بسبب عناد اور تکبر کے تامل اور تفکر خدا کی قدرت کی نشانیوں میں نہیں کرتے ہیں اور لوگ ہدایت پاتے اور تیری
نصیحت کو ہرگز نہیں سنتے ہیں تو انہی پیچھے کیوں افسوس کھاتا ہے فانک پس تحقیق کہ تو لا تسمع الموتی نہیں سنا سکتا ہے مردوں کو
یعنی کفار کو کہ انہوں نے اپنے حواس کو منع کیا ہے حق کے دریافت کرنے سے گویا کہ وہ مرے ہیں ولا تسمع الصم الدعاء اور نہیں سنا
سکتا ہے تو بہروں کو پکارنے کو کہ وہ کفار بسبب بہتوں کے اپنے کانوں کے طرف سننے حق کے حکم بہروں کا رکھتے ہیں اذا ولوا جس وقت کہ پھر جائیں وہ پکارنے
والے سے مدبرین پشت پھیرنے والے ہوکر اور ابن کثیر اور عباس نے لا یسمع کو یا سے پڑھا ہے غائب کا صیغہ اور مدبرین حال واقع ہوا ہے یعنی کفار بسبب نہ
سننے حق کے حکم بہروں کا رکھتے ہیں جو کہ پکارنے والے کی طرف پشت رکھتے ہوں اور ظاہر ہے کہ جو بہرا کہ منہ اپنا طرف پکارنے والے کے رکھتا ہے اگرچہ وہ آواز کو نہیں سنتا ہے
لیکن اشارہ ہاتھ سے کچھ دریافت کر سکتا ہے اور جو بہرا کہ پشت اپنی طرف پکارنے والے کے رکھے وہ کسی طرح سے دریافت نہیں کر سکتا ہے پس حال ان کفار کا بھی ایسا
ہے وما انت بہاد العمی اور نہیں ہے تو ای محمد صلعم راہ دکھلانیوالا اندھوں کو عن ضلالتہم انکی گمراہی سے یعنی کفار جو مثل اندھوں

اور بہروں کو بہی کہ بسبب عناد کے حق کو سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں انکو کیونکر ہدایت کر سکیگا تیری وعظ و نصیحت ہمارے احکام کا سمجھانا اور سنانا اِنۡ تُسۡمِعُ
نہیں سنا سکتا ہے تو اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ مگر اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہو اور اعتقاد رکھے بِاٰیٰتِنَا ساتھ آیتوں ہماری کے کہ قرآن کے لفظوں کو سنتے
ہیں اور انکے معنی میں تامل کرتے ہیں اور سوچتے ہیں فَہُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ پس وہی فرمانبرداری کرنیوالے ہیں خدا کے احکام کی اور اب حق تعالیٰ ع
پھر اپنی قدرت کا ذکر کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ خدا وہی ہے کہ پیدا کیا تمہیں مِّنۡ ضُعۡفٍ سستی سے
وہ نطفہ ہی اور یا یہ کہ ابتدائی خلقت میں جس وقت کہ تم بچے تھے نہایت ناتوان تھے کہ قوت پکڑنے اور چلنے کی نہیں رکھتے تھے اور ضعف کو عالم طفولیت
پڑھا ہے اور یا قوی ضعیف ضعف پڑھا ثُمَّ جَعَلَ پھر کر دیا مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّۃً پیچھے سستی کے قوت کو کہ وہ عالم جوانی کا ہے
ثُمَّ جَعَلَ پھر کر دیا مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ پیچھے قوت جوانی کے ضُعۡفًا وَّ شَیۡبَۃً سستی اور بڑھاپا یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ پیدا کرتا ہے
خدا جو چاہتا ہے سستی اور قوت اور جوانی اور بڑھاپا وَ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ اور وہ خدا جاننے والا ہے بندوں کے احوال کا اور مصلحتوں کا الۡقَدِیۡرُ
قدرت رکھنے والا اپنے فعل پر اور جو کچھ مصلحت ہے وہ اپنی قدرت سے کرتا ہے اور اب قیامت کا حال بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَ یَوۡمَ
تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ اور جس دن کہ قائم ہو قیامت اور ساعت اسکا نام اس واسطے ہوا کہ وہ دنیا کی آخر ساعت میں ہوگی اور یا یہ کہ ایک ہی
گہڑی واقع ہو جائیگی اس وقت یُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ قسم کھائینگے گنہگار اس طرح سے کہ مَا لَبِثُوۡا نہیں رہے ہم دنیا میں یا قبر میں
غَیۡرَ سَاعَۃٍ سوا ایک ساعت کے حاصل یہ ہے کہ وہ اپنے ٹھیرنے کی مدت دنیا میں یا قبر میں بہ نسبت مدت عذاب آخرت کے بہت کم شمار
کرینگے اور باعتبار گمان اپنے کے روے یقین قسم کھائینگے کَذٰلِکَ ایسے ہی یعنی مثل اسکے پھر جاتے تھے صدق اور تحقیق سے کَانُوۡا تھے وہ دنیا
کے بیچ یُؤۡفَکُوۡنَ پھیرے جاتے تھے صدق سے یعنی کاذب اور دروغ کہتے تھے وہاں بھی اور یہاں بھی بمخالفت حق کی اور ارشاد فرماتا ہے اہل علم
اور اہل ایمان کے قول سے خبر دیتا ہے کہ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اور کہینگے وہ لوگ کہ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دیئے گئے ہیں علم وَ الۡاِیۡمَانَ اور ایمان
یعنی ملائکہ اور انبیا اور ائمہ معصومین علیہم السلام کہ حاضر ہونگے وہ عالم میں جواب میں کفار کے کہینگے کہ کیوں جھوٹی قسم کھاتے ہو لَقَدۡ لَبِثۡتُمۡ
البتہ تحقیق رہے ہو تم دنیا میں فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ بیچ کتاب خدا کے یعنی جو کچھ کہ لوح محفوظ میں ثابت ہے یا یہ کہ درنگ کی ہے تم نے بیچ علم خدا کے کہ
اسکے علم میں جسقدر ثابت ہے تمہارا دنیا میں رہنا یعنی قبر میں تمہارا رہنا اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہے کہ اس آیت کے الفاظ میں تقدیم اور تاخیر ہو گئی ہے
اور اصل میں وہ اس طرح نازل ہے کہ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَ الۡاِیۡمَانَ فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ لَقَدۡ لَبِثۡتُمۡ یعنی اور کہینگے وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں علم اور ایمان
بیچ کتاب خدا کے البتہ تحقیق رہے ہو تم اِلٰی یَوۡمِ الۡبَعۡثِ روز قیامت تک کہ وہ روز قبروں سے اٹھنے کا ہے جبتک کہ تم دنیا میں اور قبروں
میں رہے ہو اور یہ روز وہ روز ہے کہ جسکا تم انکار کرتے تھے دنیا میں اور وہ اہل علم اور ایمان کہیں گے فَہٰذَا یَوۡمُ الۡبَعۡثِ پس یہ دن اٹھنے قبروں سے
جسکو تم دنیا میں منکر تھے وَ لٰکِنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ اور لیکن تم تھے کہ زیادتی اور جہالت اور عناد سے لَا تَعۡلَمُوۡنَ نہیں جانتے تھے کہ قیامت حق ہے
پس اس وقت کفار عذر کریں اور چاہیں کہ دنیا میں ہم پھر جائیں اور ایمان لاکر اعمال نیک ادا کریں لیکن یہ عذر انکا قبول نہوگا چنانچہ فرماتا ہے کہ
فَیَوۡمَئِذٍ پس اس روز لَّا یَنۡفَعُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا نہ فائدہ بخشیگا ان لوگوں کو کہ ظلم کیا ہے انہوں نے اپنی نفسوں پر کفر کو اختیار کرکے
مَعۡذِرَتُہُمۡ عذر کرنا انکا وَ لَا ہُمۡ یُسۡتَعۡتَبُوۡنَ اور نہ وہ توبہ کرنا اور رجوع کرنا طلب کئے جائیں جیسے کہ دنیا میں سمجھے جاتے ہیں وَ لَقَدۡ
ضَرَبۡنَا اور البتہ تحقیق بیان کی ہے ہم نے لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے فِیۡ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ بیچ اس قرآن کے
ہر مثل کہ جو کام آئے توحید اور حشر اور نشر کے بیان میں اور ہر ایک قصہ ذکر کیا تاکہ وہ نصیحت پذیر ہوں اور ہدایت پائیں لیکن بسبب عناد اور انکار کے
انہوں نے کچھ نہیں سنا وَ لَئِنۡ جِئۡتَہُمۡ اور البتہ اگر لائے تو اے محمد صلعم انکے پاس بِاٰیَۃٍ کوئی آیت قرآن کی آیتوں میں سے یا کوئی معجزہ تو
لَّیَقُوۡلَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا البتہ کہیں وہ لوگ کہ کفر کیا انہوں نے اِنۡ اَنۡتُمۡ نہیں ہو تم یعنی پیغمبر اور مومنین اِلَّا مُبۡطِلُوۡنَ مگر باطل

لاتے ہو کہ جو کچھ ایمان اور حشر کے مقدمہ میں کہتے ہو سب وہمی ہے اور تمہارے دل ہی بنایا ہوا ہے اور خدا نے یہ نہیں فرمایا ہے كَذٰلِكَ ایسے ہی
يَطْبَعُ اللّٰهُ مہر کرتا ہے خدا عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اوپر دلوں اُن لوگوں کے کہ نہیں جانتے ہیں یعنی جو لوگ کہ حق جاننے کے
طالب نہیں ہیں باوجود دیکھنے معجزوں کے اپنے اُس اعتقاد باطل پر اصرار رکھتے ہیں خدا تعالیٰ نے بھی توفیق اُنسے اُٹھالی ہے اور اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیا
تو حال اُنکا ایسا ہو گیا ہے کہ گویا اُنکے دلوں پر مہر رکھدی ہے کہ جہل مرکب دریافت کرنے حق سے مانع ہے اور حقتعالیٰ توفیق اور لطف اُسکو عطا کرتا ہے کہ
جسکو فائدہ بخشے اور لیکن جو آدمی کہ عناد رکھتے ہیں اور اپنے انکار کی جہت سے ہدایت کی دلیلوں کیطرف توجہ نہیں کرتے ہیں باوجود ظاہر ہونے ان
دلیلوں کے تو خدا تعالیٰ نے اپنی توفیق کو باز رکھا اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیا ہے اس صورت میں نصیحت کرنا اُنکو کچھ فائدہ نہ بخشیگا اور جب ایسا حال اُنکا
ہے فَاصْبِرْ پس صبر کر تو اے محمد صلعم اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ تحقیق وعدہ خدا جو کہ بیچ نصرت اور غالب کرنے دین تیرے کے ہے حَقٌّ
حق ہے اور خدا تعالیٰ اس وعدہ کو وفا کریگا کہ خلاف اسکے وعدہ میں ہرگز نہیں ہے وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ
اور چاہئے کہ نہ خفیف اور سبک جانیں تجھکو وہ لوگ کہ نہیں یقین رکھتے ہیں قیامت کے ہونے کا یعنی اُنکو نہ چاہئے کہ اُنکے جھٹلانے سے آخرت کو اور اپنا
دین تیرے سے دعوی میں کسی طرح کی سستی واقع نہو اسواسطے کہ وہ لوگ گمراہ ہیں اور تجھکو چاہئے کہ اپنے دین میں تو ثابت قدم رہے اور اپنے دعوے میں مضبوط

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ یہ سورہ مکی ہے سوا تین آیتوں کے وہ مدینہ میں نازل ہوئی ہیں وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ آخر اور یہ
چونتیس آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ لقمان کو پڑھے رات کے وقت خدا تعالیٰ تیس فرشتے اوسپر موکل کریگا
کہ اسکی حفاظت کریں ابلیس سے اور اسکے لشکر سے یہاں تک کہ صبح ہو جاوے اور اگر اسکو دن کو پڑھے تو ہمیشہ اسکی حفاظت کریں ابلیس اور اسکے لشکر سے
یہاں تک کہ شام ہو جاوے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ کلام کہیں اوپر کئی مرتبہ آچکا ہے کہ یہ حروف مقطعات ہیں اور
یہ رمز ہیں درمیان خدا کے اور اسکے پیغمبر کے تِلْكَ یہ آیتیں اٰيٰتُ الْكِتٰبِ آیتیں قرآن کی ہیں الْحَكِيْمِ صاحب حکمت کے یعنی
حکمتیں آیتیں بھری ہوئی ہیں اور یا یہ کہ آیتیں اسکی محکم اور استوار ہیں هُدًى وَّرَحْمَةً راہ حق کھلانا ہوا اور رحمت لِّلْمُحْسِنِيْنَ
واسطے نیکی کرنیوالوں کے ہدی اور رحمۃ حال واقع ہوئی ہیں اور حمزہ نے رحمۃ کو مرفوع پڑھا ہے یعنی نیکی کرنیوالے الَّذِيْنَ وہ لوگ ہیں يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ قائم کرتے ہیں نماز کو کہ ہمیشہ اسکو وقت پر مع شرائط کے ادا کرتے ہیں وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو جو کہ اُنکے ذمہ واجب ہے
وَهُمْ اور وہ بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے هُمْ يُوْقِنُوْنَ یقین کرتے ہیں کہ وہ بموجب حکم خدا کے ضرور ہونیوالی ہے اُولٰٓئِكَ یہ
لوگ جو کہ موصوف ہیں ساتھ ان صفات کے عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ اوپر رہنمائی اور راہ راست کے ہیں پروردگار اپنے کی طرف سے وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہی لوگ وہ رستگاری پانیوالے ہیں کہتے ہیں کہ نضر بن حارث بطریق تجارت شام کو گیا اور قصہ رستم اور اسفندیار کا
خرید کر کے لایا اور قریش کی مجلس میں اسکو اسطرح سے پڑھتا تھا کہ سب فریفتہ اسکے ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد صلعم قصہ عاد کا اور ثمود کا اور بزرگی ملک
سلیمان کی اور داؤد کی بیان کرتا ہے تو ہم سلاطین عجم کے ملکوں کی خبر دیتے ہیں حقتعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَمِنَ النَّاسِ اور بعضے
آدمیوں سے مَنْ يَّشْتَرِيْ وہ شخص ہے کہ خرید کرتا ہے لَهْوَ الْحَدِيْثِ لغویات کو کہ آدمی اسکو سنیں اور سخن حق کے سننے سے باز رہیں
اور بعضی نے لکھا ہے کہ مراد اس سے راگ اور بیہودہ شعر ہے کہ حاصل یہ ہے کہ وہ باتیں جو کہ بے اعتبار ہیں اور لوگوں کو شغل اور مسخرگی اور لہو و لعب میں ڈالتی ہیں انکو
خرید کر کے لوگوں کے روبرو پڑھتا ہے لِيُضِلَّ تا کہ گمراہ کرے عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی قرآن سننے سے اور دین اسلام
اختیار کرنے سے بِغَيْرِ عِلْمٍ بدون علم کے کہ کس چیز کو خرید کر کے پڑھتا ہے اسکے انجام کا علم نہیں رکھتا ہے وَيَتَّخِذَهَا اور پکڑتا ہے اس راہ خدا کو
هُزُوًا ٹھٹھا اور ہنسی اور اہل کوفہ نے یتخذہا کو نصب سے پڑھا ہے اور باقیوں نے رفع سے اُولٰٓئِكَ یہ گروہ قصہ خوانوں کا وہ ہیں لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ
واسطے انکے عذاب ہے خوار کرنیوالا کہ قتل و اسیری اور غارت ہونا اُنکے واسطے دنیا میں ہے اور عذاب بے رونق آخرت میں ہے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق

اور امام ابوالحسن رضا علیہم السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کی شان میں ہے کہ جو لونڈیاں گانے والیاں خریدتے تھے اور لوگونکو اُنکا گانا سنوا کر سخن حق کے
سننے سے باز رکھتے تھے اور ہنسی ٹھٹھا کرواتے تھے اور جو کوئی ارادہ مسلمان ہونیکا کرتا تھا اسکو اُنکے راگ میں مشغول کرتے اور سبحان اللہ بدیدا اور خوش اُنکا سنوا کر اسلام
سے باز رکھتے تھے اور ابو امامہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ خدا تعالیٰ نے مجھکو بھیجا تاکہ ہادی اور رحمت عالم کے لوگونکا ہوں اور مجھکو فرمایا کہ مزامیر اور بتونکو
توڑ ڈالوں اور نافع نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا کہ پیغمبر سے میں نے سنا ہے لہو الحدیث کی تفسیر میں کہ وہ شخص ہے کہ لعب و باطل میں خرچ کرے اور ایک
دینار بھی خیر کی راہ میں خرچ کرنا الٰہی طرف سے ناخوش سمجھے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ راگ وہ چیز ہے کہ جسکو واسطے خدا تعالیٰ نے وعدہ آتش دوزخ کا کیا
ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے کانوں کو لہو اور مزامیر سے نگاہ رکھا تا کہ انکو مشک کے باغ میں
جگہ دوں اور حمد و ثنا اپنی انکو سنواؤں اور انکو کہوں کہ آج کے دن تمکو کچھ خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے اور قتادہ سے منقول ہے کہ مرد کو گمراہی کے واسطے یہی کافی
ہے کہ باطل باتونکو اور قصونکو سخن حق پر اختیار کرے کہ حق باتونکے سننے کیطرف متوجہ نہو اور لغو اور باطل باتونکے سننے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اور جس وقت
پڑھی جاویں اوپر اُس لہو حدیث اور رستم اور اسفندیار کے قصے خریدنیوالے یا لونڈیاں خریدنیوالے کی اٰيٰتُنَا آیتیں ہماری وَلّٰى منہ پھیر کر پیٹھ پھیر کر
مُسْتَكْبِرًا جس وقت تکبر اور سرکشی کرتے ہوئے ان آیتوں کے سننے سے اور ایسا ہو جاتا ہے کہ كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا گویا کہ نہیں سنا ہے اسنے آیتونکو
كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا گویا کہ بیچ دونوں کانوں اسکے گرانی ہے کہ قدرت انکے سننے کی نہیں رکھتا ہے فَبَشِّرْهُ پس خوشخبری دے تو اسکو بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ساتھ عذاب دردناک کے یعنی اسکو خبر کر عذاب دردناک کی اور بشارت دینی اسکو عذاب دردناک کی مزاح کی راہ سے ہے اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ شخص نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ تھا قبیلہ ابن عبد الدار بن قصی سے اسکو لوگوں کے قصے اور اشعار بہت یاد تھے اسکے واسطے حق تعالیٰ نے فرمایا
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ طعن کرتا تھا حق پر اور اسکے ساتھ ٹھٹھا کرتا اور وہ ٹھٹھا کرنا وہ ہے کہ ابو جہل وغیرہ لوگ جسکو ٹھٹھا
کہتے تھے کہ اے گروہ قریش کی خبردار ہو کہ کھلاؤں میں تمکو زقوم میں سے کہ جس سے تمہارا یار تمکو خوف دلاتا ہے اور ڈراتا ہے اور اسکے بعد مسکہ اور خرما بھیجا اور
کہلا بھیجا کہ یہی زقوم ہے پیغمبر زقوم کے ساتھ ٹھٹھا کیا تھا اور اب مومنین کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو
لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا پر اور رسول خدا پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے اچھے لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ واسطے انکے ہیں
بہشتیں نعمتوں کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ ان بہشتوں کی وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کرنا خدا کا ہے حَقًّا حق اور وعد اللہ
مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور حقا صفت ہے مصدر کی اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ وعد ہم وعدا حقا یعنی وعدہ کیا ہے خدا نے وعدہ کرنا حق وَهُوَ الْعَزِيْزُ
اور وہ غالب ہے کہ کوئی شخص اسپر غالب نہیں ہو سکتا الْحَكِيْمُ حکمت والا ہے کہ جو کچھ کرتا ہے مصلحت سے کرتا ہے اور اپنی قدرت کی دلیلیں بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ پیدا کیا ہے خدا نے آسمانوں کو بِغَيْرِ عَمَدٍ بدون ستونوں کے اُدھر کہ تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم انکو متعلق
کھڑا ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ آسمانوں کو ستون ہیں لیکن وہ دکھلائی نہیں دیتے ہیں اسکو بیان کرتا ہے کہ پیدا کیا ہے آسمانوں کو بدون ستونوں کے کہ دیکھو تم انکو اور
ترونہا کو صفت عمد کی کہتے ہیں وَاَلْقٰى اور ڈالے یعنی رکھے فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے بعد پیدا کرنے زمین کے رَوَاسِيَ پہاڑ بلند
مضبوط اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ تاکہ نہ ہلے وہ ساتھ تمہارے یعنی اس امر کہ حرکت کرے اور ڈگمگاوے زمین تمکو اور کراہت کا لفظ کہ ان تمید سے پہلے مقدر ہے مفعول لہ
واقع ہوا ہے کہتے ہیں کہ زمین پہاڑوں کے پیدا کرنے سے پہلے پانی کے اوپر مثل کشتی کے حرکت کرتی تھی حق تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے اور انکو زمین کی میخیں بنایا زمین انکے
لنگر سے ٹھہر گئی اور حرکت نہیں ساکن ہو گئی اور کہتے ہیں کہ اول پہاڑ کہ انکو زمین کی میخیں کیا ازانجملہ کوہ قاف ہے اور اسکے بعد جودی اور طور سینین
وَبَثَّ فِيْهَا اور پھیلایا اور بکھیرا بیچ اُس زمین کے مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ہر ایک چلنے والوں سے یعنی ہر ایک طرح کا حیوان پیدا کیا اور زمین پر
اسکو جگہ دی اور فرماتا ہے کہ وَاَنْزَلْنَا اور نازل کیا ہمنے مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان سے پانی کو فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا پس اگایا ہمنے بیچ
اُس زمین کے بسبب اس پانی کے مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ہر قسم کی روئیدگی کو کہ جنکو کثیر المنفعت ہے کہ جسمیں بہت فائدہ ہو هٰذَا یعنی یہ چیز

کچھ کہ ذکر ہوا آسمان اور زمین اور پہاڑ اور حیوانات اور روئیدگی سب هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ پیدائش خدا کی ہے فَاَرُوْنِیْ پس دکھلاؤ تم مجھکو
اے کافرو و شرک کرنے والو کہ دنیا میں مَاذَا خَلَقَ کیا پیدا کیا ہے الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ انہوں نے کہ سوائے اس خدا کے ہیں کہ
جنکو تم شریک اسکا مقرر کرتے ہو تاکہ وہ مستحق اسکی شراکت کے ہوں بَلِ الظّٰلِمُوْنَ بلکہ ظالم کہ سوائے اپنے نفسوں کے کفر کو اختیار کرتے
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں کہ مخلوق کو پرستش میں خالق سے شریک کرتے ہیں اور اب خدا تعالیٰ حضرت لقمان کا
اور انکی حکمت کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے لقمان بن باعور کو حکمت
کہ وہ قول و فعل کامل ہے اور اسمیں سمجھانا توجیہ کا ہے اور حضرت امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد حکمت سے عقل اور فہم ہے اور لکھتے ہیں کہ قصہ
لقمان کا اور حسب نسب اسکی نزد یا ہو وہ یہ جو ہے بہت شہرت رکھتی ہیں اور غریب یہ حال تھا کہ اگر کوئی شخص مقصود میں انکی طرف رجوع کرتا تھا تو وہ
حکمت لقمان انکی واسطے مثال لائے ہیں حق تعالیٰ نے انکے اخلاق پسندیدہ میں ایسی اچھی سی خبر دی تاکہ وہ آپکی پیروی کریں اور شرک سے باز
آئیں اور لکھتے ہیں کہ لقمان حضرت ایوب کا بھانجا تھا اور بعضے خالہ کا بیٹا کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ لقمان ابیر باعور بن ناحور بن تارخ تھا اور تارخ
حضرت ابراہیم کا باپ تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ لقمان داؤد کی سلطنت میں پیدا ہوا تھا اور حضرت یونس کے زمانہ تک باقی رہا اور لکھتے ہیں کہ ہزار برس تک
زندہ رہا اور اکثر علما کے نزدیک لقمان پیغمبر نہ تھا بلکہ حکیم تھا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ لقمان پیغمبر نہ تھا بلکہ بندہ مطیع خدا
کا تھا اور فکر بہت کرتا تھا اور دوست خدا کا تھا اور خدا اسکا دوست تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ حبشی غلام تھا اور چرواہا تھا اور نجاری کا کام کرتا تھا اور
بعضے کہتے ہیں کہ حبشی تھا اور زمانہ میں بنی اسرائیل کے تھا اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا لقمان اور انکی حکمت کو تو فرمایا کہ قسم ہے
خدا کی نہیں دیا گیا تھا لقمان حکمت بسبب حسب کے اور نہ بسبب مال اور جمال کے اور نہ بسبب شجاعت اور جسم کے اور کثرت اہل کے اور لیکن وہ تھا
ایک مرد قوی اور مضبوط حکم خدا میں پرہیزگار راہ خدا میں خاموش رہتا تھا اور فکر و تامل بہت کرتا تھا اور فکر اسکا بہت
عمیق تھا اور دیر تک نظر کرتا اور دن کو کبھی نہ سوتا تھا اور مجلس میں تکیہ نہ لگاتا تھا اور نہ وہاں تھوکتا تھا اور نہ کسی چیز کے ساتھ بازی کرتا تھا اور کسی نے بھی
انکو بول و براز کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ غسل کرتے ہوئے دیکھا انکو پوشیدہ رکھنے اور چھپانے کی جہت سے بدن اپنے کو اور ذکر کے عقوبت کی جہت سے اور اپنے امر کی
حفاظت کی جہت سے اور کبھی کسی چیز پر وہ ہنسا نہیں گناہ کے خوف سے اور نہ کبھی غصہ کیا اور نہ کبھی کسی سے خوش طبعی کی اور نہ دنیا کی چیز کے ہاتھ لگنے
سے کبھی خوش ہوا اور نہ کبھی کسی چیز کے جاتے رہنے سے غمگین ہوا اور بعد اسکے اپنے نکاح کیا اور بہت اولاد انکو پیدا ہوئی اور اکثر ان میں سے مر
گئی اور کسی کے مرنے پر نہ رویا اور جس وقت دو آدمیوں جھگڑنے والوں پر گزر کرتا تھا تو انمیں صلح کروا دیتا تھا اور جس کسی کا قول سنتا تھا تو
اسکی تفسیر سے سوال کرتا تھا کہ کس شخص سے یہ قول حاصل کیا ہے اور اکثر فقہا کی ہمنشینی کرتا تھا اور حکما کی اور قاضیوں اور بادشاہوں کی
حکمتوں کی تفتیش کرتا تھا پس اسوقت گریہ کرتا تھا قاضیوں کے واسطے اس سے کہ جس چیز میں مبتلا ہوئے ہیں اور رحم کرتا تھا بادشاہوں پر اور استغفار
کرتا تھا واسطے انکے بسبب غرور رکھنے انکے دنیا پر اور واسطے سلطنت کے اور پڑھتا تھا اور سیکھتا تھا اچھی چیز کو کہ جسکے سبب سے نفس پر
غالب ہو اور جہاد کرے خواہش نفس سے اور پرہیز کرے شیطان سے اور اپنے دل کی دوا فکر سے کرتا تھا اور نفس کی دوا نصیحت سے کرتا تھا اور نہیں چلتا تھا
اور نہیں شروع کرتا تھا مگر اس چیز میں کہ اسکو فائدہ بخشے اور نہیں نظر کرتا تھا مگر اس چیز میں کہ انکی مدد کرے پس ان صفات کی جہت سے خدا تعالیٰ نے
انکو حکمت عطا کی اور خدا تعالیٰ نے فرشتوں کے گروہ کو حکم دیا جس وقت دوپہری اور قیلولہ کا انکو غلبہ ہوا وہ فرشتے لقمان کے پاس آئے اور لقمان کو
آواز دی لقمان انکی آواز کو سنتا تھا لیکن ان فرشتوں کو دیکھتا نہیں تھا ان فرشتوں نے کہا اے لقمان تو چاہتا ہے کہ خدا تجھکو بادشاہ
اور خلیفہ زمین میں کرے کہ تو لوگوں پر حکم کرے لقمان نے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ نے مجھکو حکم کیا ہے تو سر و چشم سے قبول کیا
ہے اسواسطے کہ اگر وہ مجھکو کریگا تو میری مدد بھی کریگا اور مجھکو نگاہ رکھیگا اور اگر مجھکو اختیار دیا ہے تو میں عافیت کو قبول کرتا ہوں

بیان حکمت حضرت لقمان

نہیں قبول کرتا ہوں فرشتوں نے کہا کہ اے لقمان یہ کیسا تونے کہا فرمایا کہ یہ حکم کرنا درمیان آدمیوں کے نہایت سخت ہے اور حق کو ٹھہراتا ہے اور
انہیں بہت بلائیں اور فتنے ہیں اور ظلم انکو ڈھانپتا ہے ہر مکان سے اور وہ شخص درمیان اسکے اگر مطابق حق کے کہا تو سلامت رہا اور اگر
خطا کی تو بہشت کی راہ چوکا اور جو کوئی دنیا میں خوار اور ذلیل ہو رہنا تو آسان ہے تو پھر آخرت سے اور آسان ہے اس سے جو کوئی دنیا میں حاکم اور
شریف ہو پھر آخرت کی سختی اور دشواری ہے اور جو کوئی آخرت کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کریگا دونو کا نقصان اسکو ہوگا پس تعجب کیا فرشتوں نے
انکی اس باتوں سے اور پسند کیا خدا تعالیٰ نے گویائی کو انکی اور جب شب آئی اور لقمان سوئے خواب کی طرف توجہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر حکمت نازل کی اور سر سے قدم تک
انکو حکمت سے بھر دیا جس وقت کہ وہ سوتا تھا اور حکمت میں انکو پوشیدہ کر دیا پس جس وقت کہ وہ بیدار ہوا تو انکے برابر اس زمانہ میں کوئی حکیم نہ تھا
گھر سے باہر نکلا آدمیوں میں آیا تو حکمت سے کلام کرتا تھا اور حکمت کو لوگوں میں پھیلاتا تھا فرمایا امام علیہ السلام نے پس جس وقت خلافت کیواسطے
اور انکو نہ قبول کیا تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم کیا انہوں نے حضرت داؤد کو خلافت کیواسطے کہا داؤد نے انکو قبول کیا اور جو شرط لقمان نے
انہوں کی نقص داؤد نے نہ کیں خدا تعالیٰ نے انکو زمین میں خلیفہ کیا اور کئی مرتبہ داؤد آزمایا گیا اور ہر مرتبہ لغزش اس سے ہوئی اور
اور خدا تعالیٰ اسکو معاف کرتا تھا اور لقمان اکثر زیارت کو داؤد کی جاتا تھا اور انکو نصیحت کرتا تھا اپنی نصیحتوں اور حکمتوں کے ساتھ
انکو فرماتے تھے کہ خوشا حال تیرا اے لقمان کہ تو حکمت دیا گیا ہے اور بلا تجھ سے دور کیگئی اور پھیر دی گئی ہے اور داؤد خلافت دیا گیا ہے اور حکم
آزمایا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے لقمان کو حکمت دی اور فرمایا اَنِ اشۡکُرۡ لِلّٰہِ یہ کہ شکر کر تو واسطے خدا کے حکمت کی نعمت کا اور سوا اسکے جو کچھ
ہم نے تجھکو بخشا ہے وَ مَنۡ یَّشۡکُرۡ اور جو کوئی کہ شکر کرے فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ پس سوا اسکے نہیں کہ شکر کرتا ہے واسطے نفس کے
کہ فائدہ شکر کرنیکا کہ ہمیشہ رہنا نعمت کا دنیا میں اور زیادتی نعمت کی ہے وہ واسطے اس شکر کرنیوالے کے اور آخرت میں ثواب اسکے واسطے
وَ مَنۡ کَفَرَ اور جو کوئی کہ ناشکری کرے نعمت پر فَاِنَّ اللّٰہَ پس تحقیق خدا غَنِیٌّ سب سے بے نیاز اور بے پروا ہے ہر کسی کے شکر سے
حَمِیۡدٌ سراہا گیا ہے اپنی ذات میں اور مستحق تعریف کرنیکا ہے چاہے کوئی انکی تعریف کرے چاہے نہ کرے اور تمام مخلوقات بزبان حال اسکی تعریف
کرتے ہیں اب یہاں سے خدا تعالیٰ ان نصیحتوں کا ذکر کرتا ہے کہ جو لقمان نے اپنے بیٹے کو کی تھیں چنانچہ فرماتا ہے کہ وَ اِذۡ قَالَ لُقۡمٰنُ لِابۡنِہٖ
اور یاد کر تو اے محمد صلعم جس وقت کہ کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے یعنی لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا وَ ہُوَ یَعِظُہٗ جس وقت کہ وہ لقمان نصیحت کرتا تھا اسکو
اور پند دیتا تھا کہ یٰبُنَیَّ اے فرزند میرے اور تصغیر انکی وجہ شفقت اور محبت کے ہے یعنی اے بیٹے لَا تُشۡرِکۡ بِاللّٰہِ نہ شرک کر تو ساتھ خدا کے
اِنَّ الشِّرۡکَ تحقیق شرک کرنا خدا کی ذات میں لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ البتہ ظلم بڑا ہے اور حد سے بہت گذر جاتا ہے اسلئے کہ جو کہ طرح طرح کی نعمتیں عطا
کرتا ہے انکے برابر اسکو شمار کرنا کہ جو کسی طرح کی نعمت دینیکی قدرت اور لیاقت نہیں رکھتا ہے البتہ یہ بڑا ظلم ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا کہ ظلم تین طرح کا ہے ایک تو وہ ظلم ہے کہ بخشا جاتا ہے اور ایک وہ ظلم ہے کہ خدا اسکو نہیں بخشتا ہے اور ایک وہ ظلم ہے کہ نہیں چھوڑتا ہے اسکو
خدا لیکن وہ ظلم کہ بخشتا ہے اسکو خدا وہ تو ظلم آدمی کا اپنے نفس پر ہے کہ خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور لیکن وہ ظلم کہ جسکو خدا نہ بخشیگا وہ شرک ہے اور وہ
ظلم کہ جسکو نہ چھوڑیگا خدا وہ ظلم ایک شخص کا دوسرے شخص پر ہے معاملات میں کہ جبتک وہ نہ بخشیگا تو معاف نہ ہوگا منقول ہے کہ پسر اور زوجہ لقمان کی کافر
تھے اور لقمان انکو ہمیشہ نصیحت کرتا تھا یہاں تک کہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اعتقاد کیا اور جس وقت خدا تعالیٰ نے
تاکید کی اپنی نعمت کی شکر گذاری کی تو حکم کیا والدین کی شکر گذاری کا کہ حقوق انکی نعمت کے فرزند پر بہت ہیں اور شکر کرنا انکی نعمتوں کا
واجب ہے چنانچہ فرماتا ہے وَ وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ اور وصیت کی ہم نے آدمی کو یعنی حکم کیا ہم نے اسکو بِوَالِدَیۡہِ ساتھ ماں اور
باپ اسکے کے نیکی کرنی اور فرمانبرداری اور شکر کرنیکا کہ ہمیشہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرتا ہے اور انکی فرمانبرداری میں مصروف ہے اور ہر دم انکا
شکر کرتا ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے شکر کے ہمراہ والدین کے شکر کا ذکر کیا ہے اسلئے کہ وہ پیدا کرنیوالا ہے اور والدین واسطہ ہیں پیدا کرنے اور پرورش کے

اور خدا تعالیٰ ماں کی نعمت کی یاد دہی کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ حَمَلَتْهُ اٹھایا اُس آدمی کو پیٹ میں اُمُّهٗ ماں اُسکی نے نو مہینے بلکہ
زیادہ تک کہ اُسکو اٹھانے سے نہایت سُست اور ناتوان ہوتی تھی وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ سُست ہونا اوپر سُست ہونیکے اور وَہْنًا
مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا کہ وہ حال واقع ہوا ہے یعنی تَهِنُ وَهْنًا اور عَلٰى وَهْنٍ صفت ہے وَہْنًا کی وَفِصٰلُهٗ اور جدا کرنا اُسکا اور چھوڑانا
دودھ سے فِيْ عَامَيْنِ بیچ دو برس کے ہے یعنی پیدا ہونیکے وقت سے دو برس تک بچہ کو دودھ پلایا جاتا ہیں وصیت کی ہمنے فرزند کو اَنِ
اشْكُرْ لِيْ یہ کہ شکر کر تو واسطے میرے حمد اور طاعت کیساتھ وَلِوَالِدَيْكَ اور واسطے ماں اور باپ اپنے کے اُنکے ساتھ نیکی کرے کہ اِلَيَّ
الْمَصِيْرُ طرف میری پھرنا ہے سبکا اور شکر کرنیوالے اور ناشکری کرنیوالے پر سبکو جزا دونگا اور ایک حدیث میں حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے فرمایا کہ
حکم کیا گیا ہے شکر کا واسطے خدا کے اور واسطے ماں اور باپ کے پس جو کوئی کہ نہ شکر کرے والدین کا اُسنے شکر کیا خدا کا اور دوسری حدیث میں
فرمایا ہے کہ جو کوئی شکر نہ کرے آدمی نعمت دینے والے کا تو اُسنے شکر نہ کیا خدا کا اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں کسکے
ساتھ نیکی کروں فرمایا کہ ماں کے ساتھ اور پھر پوچھا تو فرمایا ماں کے ساتھ اور پھر پوچھا تو فرمایا ماں کے ساتھ اور چوتھی مرتبہ پوچھا تو فرمایا باپ کے ساتھ
وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کریں وہ دونوں ماں اور باپ تیرے عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ اوپر اسکے کہ شرک کرے تو ساتھ
میرے یعنی تجھکو میرا شریک کرنیکو کہیں مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اُس چیز کو کہ نہیں ہے واسطے تیرے ساتھ اُس شریک
کرنے کے علم کہ فقط پیروی اُنکی ہے بدون دلیل کے کہ دلالت کرے اُس شریک کے مستحق ہونیکی پر بلکہ
دلیل مستحق نہ ہونیکی موجود ہے پس اس صورت میں فَلَا تُطِعْهُمَا پس کہا نہ مان تو اُن دونوں کا ماں اور باپ کا یعنی اُنکے کہنے سے کسیکو
میرا شریک مقرر کرے وَصَاحِبْهُمَا اور مصاحبت کر تو اُن دونوں سے فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے مَعْرُوْفًا مصاحبت نیک
کہ جسکو شرع پسند کرے اور کرم تقاضا کرتا ہو اور مَعْرُوْفًا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی مصاحبۃ معروفا اور حضرت صادقؑ نے فرمایا ہے کہ
ایک وفد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ مجھکو وصیت فرمایئے فرمایا کہ شریک نہ کر خدا کا کسی چیز کو اگرچہ آگ میں
جلایا جاوے اور عذاب کیا جاوے مگر اُس وقت کہ دل تیرا مطمئن ہو ایمان پر اور ماں اور باپ کی پیروی کر اور نیکی کر اُن دونوں کے ساتھ زندہ ہوں خواہ
مر گئے ہوں اور اگر حکم کریں وہ تجھکو یہ کہ نکل جا تو اپنے مال سے اور عیال سے تو پس تجھ پر لازم ہے کہ ایسا ہی کرے کہ اُنکا کہنا مانے کیونکہ یہ بھلا ماننا ایمان کا ہے اور یہ
مرنیکے بعد نیکی کرنے سے مراد ہے یا ہم کی کہ اُنکو ثواب پہنچانا اور صدقہ وغیرہ کا پہنچانا ہے اور حضرت امام رضاؑ سے کسی نے پوچھا کہ اگر ماں اور باپ میرے دین حق
پر نہ ہوں تو میں اُنکے واسطے دعا کروں اور صدقہ کا ثواب اُنکو پہنچاؤں فرمایا کہ دعا کر تو اُنکے واسطے اور صدقہ دے خدا کی راہ میں اور ثواب اُسکا اُنکو
پہنچا اگر وہ زندہ ہوں اور حق کو پہچانتے ہوں اسواسطے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مجھکو خدا تعالیٰ نے رحمت کے ساتھ بھیجا عقوق کیساتھ نہیں اور دوسری حدیث میں
ہے کہ فرمایا امام رضاؑ نے کہ نیکی کرنی والدین کے ساتھ واجب ہے اگرچہ وہ مشرک ہوں لیکن ہرگز کہ خدا کے نزدیک یہی ہے انکی فرمانبرداری چاہیئے اور ان
کیساتھ نیکی فرمانبرداری اسواسطے کہ مخلوق کی فرمانبرداری اُس امر میں جائز نہیں کہ جس میں خدا کی نافرمانبرداری ہو اور حضرت صادقؑ نے فرمایا ہے کہ
نیکی کرنی والدین کے ساتھ خدا تعالیٰ کی معرفت نیک ہے اسواسطے کہ کوئی عبادت جلدی خدا کی خوشنودی سے قریب پہنچنے والی والدین کی
حُرمت کے سوا نہیں ہے یعنی والدین کی حرمت کرنے سے خدا جلدی راضی ہوتا ہے اس بندہ سے حرمت کرتا ہو اسلیے جبکہ ماں اور باپ اُسکے مسلمان ہوں
اسواسطے کہ حق والدین کا حق خدا میں سے نکلا ہے جس وقت کہ وہ دونوں راہ دین اور سنت پر قائم ہوں اور فرزند کو خدا کی طاعت سے منع نہ کرتے ہوں اور خدا
کی نافرمانبرداری کے طرف نہ لیجاتے ہوں اور یقین سے طرف شک کے نہ لیجاتے ہوں اور نہ ہے کہ طرف شرک کے اور اگر خلاف اسکی
چاہیں تو اُنکا کہنا نہ مانیں پس فرمانبرداری خدا کی ہے اور فرمانبرداری اُنکی بیچ نافرمانبرداری خدا کی ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ اگر کوشش کریں تجھ پر
والدین اس امر پر کہ کسیکو میرا شریک مقرر کرے بدون علم کے تو پس کہا نہ مان تو اُنکا اور زندگانی کر انکے ساتھ اس طرح پر کہ اُنکی خوشی کرا اور اُنکے

آنا ہے تیرے کام کا حاصل ہوا اگر وہ تجھکو آزار دیوین یہ ہے کہ وہ متحمل نہو ہیں یعنی جو آزار دیتے ہیں جو وقت کہ تو لڑکا تھا اگرچہ انہوں نے تجھکو فریب ہی ہو کیونکہ انکے کھلانے
پلانے میں تنگی کر اور بہانہ سے خفا ہو کر انکی طرف نہ دیکھ اور اپنی آواز کو انکی آواز پر بلند مت کر سو انکو تعظیم اور بزرگی کہ انکی خدا نے
اور نہایت پاکیزہ بات انکو کہہ تو نہیں سخت بات میں تحقیق کہ خدا نہیں ضائع کرتا ہے اجر نیکی کرنے والوں کا وَاتَّبِعْ اور پیروی کر تو دین میں سَبِيلَ
مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ طریق اس شخص کی کہ رجوع کی ہے اپنے طرف میری کہ اعتقاد توحید کا رکھتا ہے اور طاعت کو خلوص سے بجا لاتا ہے اور وہ محمد صلعم
ہیں اور فرمانبردار انکے کہ موصوف ہیں صفت ایمان اور خلوص سے ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پھر طرف میری ہے پھرنا تمہارا فَأُنَبِّئُكُم پس خبر دونگا
میں تمکو بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ساتھ اسچیز کے کہ تم عمل کرتے تھے یعنی بدلہ موافق عمل کے تمکو جزا دونگا اور وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ سے یہاں تک لقمان
کی وصیت کے بیچ میں یہ آیت تھی جملہ معترضہ تھا اب حق تعالیٰ پھر لقمان کی وصیت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے لقمان کے قول کو انکے فرزند کے
حق میں يَا بُنَيَّ اے بیٹے میرے إِنَّهَا تحقیق کہ کوئی خصلت نیک ہو یا بد آدمی کے فعلوں میں سے إِن تَكُ اگر ہو وہ چھوٹی ہونے اور
ذرا سی ہونے میں مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ برابر دانہ کے رائی کہ وہ نہایت چھوٹا ہوتا ہے فَتَكُن پس ہووے وہ
فِي صَخْرَةٍ بیچ پتھر سخت کے کہ نکالنا اسکا نہایت دشوار ہو أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ یا بیچ آسمانوں کے ہو کہ وہ نہایت بلند
اور کشادہ ہیں أَوْ فِي الْأَرْضِ یا بیچ زمین کے نیچے اور تحت میں ہو تو يَأْتِ بِهَا اللَّهُ لاویگا اسکو خدا اور حاضر کریگا اسکو مقام حساب میں
اور اسکا حساب لیگا إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ تحقیق کہ خدا باریک جاننے والا ہے ہر چیز کا کیسی ہی وہ چیز باریک اور پوشیدہ ہو اسکے علم نے سب
چیز کا احاطہ کیا ہے خَبِيرٌ خبردار ہے ہر چیز کے کنہ سے اور اہل مدینہ نے مثقال حبۃ کو مرفوع پڑھا ہے اور حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ
ڈرو تم اور پرہیز کرو تم گناہوں سے اگرچہ وہ چھوٹے ہوں اور انکو حقیر مت شمار کرو اسواسطے کہ انکے واسطے جوئندہ ہی پہنچانے کو کوئی تم میں سے کہے کہ گناہ کر کر
اور پھر استغفار کر لونگا اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہا ان تک مثقال حبۃ الآیہ يَا بُنَيَّ اے فرزند میرے أَقِمِ الصَّلَاةَ قائم رکھ تو
نماز کو یعنی ہمیشہ مع شرائط پڑھا کر وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ اور حکم کر تو ساتھ نیکی کے وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ اور منع کر تو برائی سے کہ ہر
سبب آدمی صلاحیت پیدا کریں اور تو انکے ثواب میں شریک ہو اور معروف وہ ہے کہ جو شرع اور عقل کے اعتبار سے مناسب ہو اور منکر وہ ہے کہ جو انکے
مخالف ہو وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ اور صبر کر اوپر اسکے کہ پہنچے ہے تجکو سختیوں اور بلاؤں سے نیکی کے حکم کرنے اور برائی سے منع
کرنے میں إِنَّ ذَٰلِكَ تحقیق کہ وہ صبر کرنا اور جو کچھ کہ پہلے تجکو حکم کیا ہے مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ارادہ کے کاموں سے ہے کہ قصد کرنا
انکا ہوگا اور بجا لانا انکا واجب ہے اور ترک کرنا انکا جائز نہیں ہے وَلَا تُصَعِّرْ اور مت پھیر تو خَدَّكَ منہ اپنے کو اور مت موڑ تو رخسار اپنے
لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے مغروروں اور متکبروں کی طرح سے بلکہ عاجزوں کی طرح سے ہر ایک کی طرف متوجہ ہو اور لا تصعر کو اہل کوفہ نے سوا عاصم کے
اور ابو عمرو نافع نے ولا تصاعر پڑھا ہے وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ اور مت چل تو بیچ زمین کے مَرَحًا اتراتا ہوا اور نازاں جیسے کہ
جہلا دنیا پرست چلتے ہیں نہایت شادی اور خوشی سے إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ تحقیق کہ خدا نہیں دوست رکھتا ہے كُلَّ مُخْتَالٍ ہر
اترا کر چلنے والے فَخُورٍ فخر کرنیوالے کو دنیا کے مال پر اور تکبر کرنیوالے کو جناب سرور کائنات نے منع کیا ہے اس امر سے کہ آدمی تکبر کرتا ہوا چلے اور فرمایا
کہ جو کوئی اچھا کپڑا پہنے اور اسکو دیکھکر اترائے اور تکبر کرے تو دھنسا دیگا اسکو خدا دوزخ کے کنارہ سے اور قارون کے پاس وہ جا کر ٹھیریگا اسواسطے کہ
پہلے سب سے قارون نے تکبر کیا پس خدا تعالیٰ نے اسکو مع اسکے مکان کے زمین میں دھنسا دیا اور جو شخص کہ اترائے اور تکبر کرے تو خدا کے ساتھ نزاع
کیا اسکی بزرگی میں وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ اور میانہ روی اختیار کر تو بیچ چلنے اپنے کے بہت آہستہ اور بہت تیز مت چل اسلئے کہ جلد چلنے
میں بہت کم ہوتی ہے اور بدرونقی کی ہے اور بہت آہستہ چلنا نشانی تکبر کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سرعت چلنے کی لیجاتی ہے خوبی
مومن کی اور جمال اسکا اور منقول ہے کہ ایام جاہلیت میں ایک شخص نہایت خوشی اور تکبر سے چلتا تھا حق تعالیٰ نے زمین کو حکم کیا کہ وہ اسکو دھنسا سکتی اور

قیامت تک اسی طرح وہ دھنستا ہوا چلا جاویگا **وَاغْضُضْ** اور پست کر تو اور آہستہ کر **مِنْ صَوْتِكَ** آواز اپنی ہیچ یعنی بلند
آواز سے کلام مت کر **إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ** تحقیق بدترین آوازوں کی **لَصَوْتُ الْحَمِيرِ** البتہ آواز گدھوں کی ہی یعنی آواز کے ۲ ع ۸
بلند کرنے میں کچھ خوبی اور بزرگی نہیں ہے بلکہ باعث خفت کا ہی اور دیکھو کہ آواز گدھے کی باوجود بلندی کے کیسی ناخوش اور مکروہ ہے اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد اس آواز سے آواز چھینک کی ہے کہ چیخ اور بہت بلند ہوا اور یا آدمی بات کرنے میں آواز کو بلند کرے مگر یہ کہ
کسی کو پکارتا ہو کہ پکارنے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اگر آواز کو بلند کرے یا قرآن پڑھنے میں آواز کو بلند کرے اور منقول ہے کہ عرب مشرکین آواز اپنے
بلند کرنے میں فخر کرتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت انکی رد میں نازل کی اور جناب رسول خدا صلعم آواز نرم کو دوست رکھتے تھے اور آواز بلند کو مکروہ
جانتے تھے اور کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے وحی کی کہ اے عیسیٰ حکم کر تو بنی اسرائیل کو کہ جس وقت وہ مجھے پکارا کریں تو آہستہ آواز کو پست کریں کیونکہ میں شنوا ہوں
اور جو کچھ انکے دلوں میں ہے اسکو میں جانتا ہوں اور کہتے ہیں کہ آواز ہر حیوان کی تسبیح ہے مگر آواز گدھے کی کہ شیطان کو دیکھ کر وہ آواز کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
گدھے کے بولنے سے اور بھی تحقیق کہ شہوت اسکی ہی آواز کرتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جس وقت تم آواز گدھے کی سنو تو پناہ لیا کرو ساتھ خدا کے شیطان سے
آواز گدھے کی آواز ہی کہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے اور مرغ فاسق ہے صبح کو جو ہوشیار کرتا ہے اور وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور آواز گدھے کی اور آواز کتے کی اور آواز
زاغ وغیرہ کی یہاں تک لقمان کی نصیحتیں تھیں اور سوا اس کے اور نصیحتیں بھی منقول ہیں از آنجملہ بعضے ان میں یہ ہیں کہ کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہ اے
فرزند جس وقت کہ تو دنیا میں آیا ہے اسی وقت سے تو نے دنیا کو پشت دی ہے اور آخرت کی طرف تو نے منہ کیا ہے پس وہ گھر کہ جسکی طرف تو روانہ ہوا ہے
وہ بہت نزدیک ہے تجھ سے اس گھر سے کہ جس سے تو بعید ہوتا ہے اے فرزند ہمیشہ علما کی خدمت اختیار کر اور دوزانو ہو کر انکے روبرو ادب سے بیٹھ اور انسے جھگڑا
بطور منازعہ کے مت کر کہ تجھکو وہ منع کریں اور لے تو دنیا میں سے موافق گذارہ کے اور بالکل اسکو مت چھوڑ کہ آدمیوں پر تو بوجھ ہو جاویگا اور دنیا کو یہاں تک
ہی داخل مت کر کہ وہ آخرت کو تیری ضرر کرے اور روزہ رکھ کہ جس سے تیری شہوت قطع ہو جاوے اور ایسا روزہ مت رکھ کہ جو مانع ہو نماز سے تیرے
سے ہو اسلئے کہ نماز خدا کو روزہ سے زیادہ دوست ہے اے فرزند میرے دنیا دریا ہے عمیق بیشک ہلاک ہوئے ہیں اس میں بہت لوگ پس کشتی اپنی ایمان کو
اور بادبان اسکا توکل کو اور توشہ اپنا اس میں تو عمل اور پرہیزگاری کو پس اگر نجات پائی تو نے تو وہ خدا کی رحمت سے ہے اور اگر تو ہلاک ہوا تو
ہلاک ہوا ہی گناہوں سے اے فرزند میرے ڈر تو خدا سے ایسا ڈر کہ اگر تو قیامت میں تمام جن اور انسان کی نیکیاں لیکر جاوے تو خوف تجھکو خدا
کا رہیگا اور امید رکھ تو خدا سے ایسی امید کہ اگر تو قیامت میں تمام جن اور انسان کے گناہ لیکر جاوے تو تجھکو بھی امید بخشش کی رہے لقمان کے بیٹے
نے جو یہ نصیحتیں سنیں تو کہا کہ اے باپ میرے کیونکر طاقت رکھوں میں ان باتوں کی اور حال یہ ہے کہ میرے پاس ایک دل ہے لقمان نے کہا کہ اے فرزند
میرے اگر مومن کا دل باہر نکالکر چیرا جاوے تو البتہ اس میں دو نور پائے جاویں ایک نور خوف خدا کا اور دوسرا نور امید کا کہ وہ دونوں باہم وزن
کئے جاویں تو ایک نور دوسرے نور سے برابر ذرہ کے زیادہ نہ نکلے اور جو کوئی ایمان لاتا ہے خدا پر تو بہت اور درست جانتا ہے اسکو جو کچھ کہ
خدا نے فرمایا اور جو شخص کہ خدا کے فرمودہ کو بہت اور درست نہیں جانتا ہے تو وہ بجا نہیں لاتا اسکو کہ جسکے اوپر اسکا حکم خدا نے کیا ہے اور جو کوئی نہ بجا لاوے خدا کے
حکم کو تو تحقیق درست نہیں جانتا ہے خدا کے فرمانے کو اور نہ اسکا اعتقاد کیا ہے اور جو کوئی ایمان لاتا ہے خدا پر درست اور صحیح عمل کرتا ہے واسطے خدا کے
خالص روح سے ایمان لاتا ہے خدا پر بہت اور درست اور جو کوئی فرمانبرداری کریگا خدا کی تو وہ خدا کا خوف کریگا اور جو شخص کہ اس سے خوف کریگا وہ
اسکو دوست رکھیگا اور جسنے اسکو دوست رکھا وہی اسکے حکم کی تابعداری کریگا اور جس نے اسکے حکم کی تابعداری کی وہ سزاوار اسکی بہشت اور
رضیو نکا ہوگا اور جو کوئی تابعداری کرے خدا کے رضامندی کی پس تحقیق آسان ہو جاویگا اسپر ناراضی اسکا پناہ مانگتے ہیں ہم خدا سے
ناراضی سے اسکے اور نہ رغبت کر تو طرف دنیا کے اے فرزند میرے اور نہ مشغول کر تو اسمیں دل اپنا کہ نہیں پیدا کی ہے خدا نے کوئی چیز ذلیل اور خوار
کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ نہیں کیا ہے خدا نے اسکی نعمتوں کو ثواب فرمانبرداروں کا اور نہ اسکی بلاؤں کو عذاب گنہگاروں کا آدر لقمان کے حال میں لکھا ہے کہ

دس ہزار کلمے حکمت کے آپ سے منقول ہیں اور کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل سے ایک عالم کا گذر لقمان پر ہوا دیکھا کہ ایک جماعت انکے پاس بیٹھی ہے اور ایک جماعت
کھڑی ہے اور وہ آدمی حکمت کے کلمے ان سے سنتے ہیں اس عالم نے تعجب کر کے نہ حقارت کی راہ سے لقمان سے کہا کہ اے لقمان تو وہی غلام سیاہ ہے کہ فلانے
شخص کا تو بکریاں چرایا کرتا تھا کہا کہ ہاں پھر اس عالم نے پوچھا کہ ای لقمان کس چیز نے تجھکو اس بلند مرتبہ پر پہنچایا جواب دیا کہ تین چیزوں نے سچ کہنا اور
امانت کو نگاہ رکھنا اور نفس کی آرزو اور خواہشوں کا ترک کرنا اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہے کہ ایک دن لقمان سے آقا نے مع دوسرے غلاموں کے
باغ میں انکو بھیجا کہ وہ سب وہاں سے میوہ توڑ کر لائیں غلاموں نے باغ میں جا کر میوہ توڑا اور سارا میوہ جسقدر کہ توڑا تھا کھا گئے اور اپنے آقا سے جا کر کہا کہ
لقمان سب میوہ کھا گیا وہ لقمان پر خفا ہوا لقمان نے کہا کہ وہ جھوٹ کہتے ہیں اور میوہ خود انہوں نے کھایا ہے آقا نے کہا کہ یہ کیونکر دریافت ہو
لقمان نے کہا کہ ہم سب کو گرم پانی پلاؤ اور بعد اسکے سب کو صحرا میں دوڑاؤ تا کہ ہم سب کو قے آئے جس کے پیٹ میں سے میوہ نکلے وہ خائن ہو چنانچہ
آقا نے انکو ایسا ہی کیا اور ان سب کو قے ہوئی غلاموں کے حلق میں سے تو میوہ نکلا اور لقمان کے حلق میں سے آب صاف آیا آقا انکا یہ امر دیکھکر لقمان کی
عقل اور سمجھ کا بہت معتقد ہوا اور کہتے ہیں کہ لقمان غلام حبشی تھا انکے آقا نے ان سے کہا کہ گوسفند کو ذبح کر اور اسکی عضوؤں میں سے جو عضو کہ زیادہ ناپاک
اور خبیث ہے اسکو میرے پاس لا کر حاضر کر لقمان نے گوسفند ذبح کی اور اسکا دل اور زبان نکال کر لایا اور بعد اسکے آقا نے ان سے کہا کہ ایک گوسفند اور
ذبح کر اور اسکی عضوؤں میں سے جو عضو پاک ہے وہ میرے پاس لا لقمان نے گوسفند ذبح کی اور وہی دل اور زبان نکال کر لایا انکے آقا نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ
ایک چیز پاک بھی ہو اور ناپاک بھی لقمان نے جواب دیا کہ جسکا دل اور زبان پاک ہے تو کوئی عضو اسکا ان دونوں سے زیادہ پاک نہوگا اور اگر
جسکا دل اور زبان ناپاک ہے تو کوئی عضو ان سے زیادہ ناپاک نہوگا اور کہتے ہیں کہ لقمان سفر سے آتا تھا رستہ میں غلام سے ملاقات ہوئی ان سے اپنے
باپ کا حال پوچھا انہوں نے کہا کہ وہ مر گیا لقمان نے کہا کہ اب میں اپنے کار کا مالک ہو گیا اور اپنے امور کا مجھکو اختیار حاصل ہوا اور بعد اسکے اپنی زوجہ کی
خبر پوچھی انہوں نے کہا کہ وہ بھی مر گئی کہا کہ فرش اور بستر میرا نیا ہو گیا اور بعد اسکے بہن کو پوچھا انہوں نے کہا کہ وہ بھی فوت ہو گئی لقمان نے کہا کہ اب میرا
ناموس پوشیدہ ہو گیا اور بعد اسکے بھائی کا حال پوچھا انہوں نے کہا کہ وہ بھی گذر گیا لقمان نے کہا کہ ہائے میری کمر ٹوٹ گئی اور امید میری منقطع
ہو گئی اور کہتے ہیں کہ کسی نے لقمان سے پوچھا کہ سب آدمیوں میں بدتر کون ہے کہا کہ وہ شخص کہ اپنی بدی کو لوگوں کو دکھانے سے کچھ خوف نکرے اس طرح لقمان کے
قول کتابوں میں بہت مذکور ہیں جسکو رغبت ہو وہ تواریخ اور اخلاق کی کتابوں کا مطالعہ کرے اور لقمان کی وصیتوں کے بعد خدا تعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر
کرتا ہے جو کہ بندوں کو عطا کی ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ **الم تروا** کیا نہ دیکھا تم نے ای بندو میرے **ان اللہ** تحقیق کہ خدا نے **سخر لکم** حکم
میں کیا ہے واسطے تمہارے **ما فی السموات** ان چیزوں کو کہ بیچ آسمانوں کے ہیں مثل آفتاب اور ماہتاب کے کہ انکی روشنی سے تم فائدے حاصل
کرتے ہو اور ستارے کہ انکی علامت سے راہ چلتے ہو اور ابر اور باران اور ہوا کہ ان سب سے نفع حاصل کرتے ہو **وما فی الارض** اور جو کچھ
کہ بیچ زمین کے ہے انکو بھی تمہارے فائدہ کے واسطے مسخر کیا ہے مثل کوہ اور صحرا اور دریا اور حیوانات اور درخت وغیرہ کے کہ یہ سب تمہارے نفع کے واسطے ہیں
واسبغ علیکم اور تمام کی اوپر تمہارے اور فراخ کی **نعمہ ظاہرۃ** نعمتیں اپنی کہ جو ظاہر ہیں کہ جسکا تم انکار نہیں کر سکتے ہو جیسے کہ تمہارا
پیدا کرنا اور زندگی عطا کرنی اور قدرت دینی اور حواس خمسہ کا تم میں پیدا کرنا اور سوائے اسکے کہ نعمتیں ہیں کہ وہ ظاہر ہیں **وباطنۃ** اور
باطن کی نعمت تمام کی کہ انکو ہر ایک نہیں جان سکتا ہے مگر جو کہ تامل اور غور کرے اور اہل علم ہو اور اہل بصیرت ہو لفظ نعمہ کو نعم پڑھا ہے جمع کا صیغہ
مضاف علیہ ضمیر کے اور مراد نعم سے ظاہرۃ اور باطنۃ سے نعمتیں محسوس اور غیر محسوس ہیں اور نعمت ظاہر اور باطن میں مفسرین بہت اختلاف لکھتے ہیں بعضے تو کہتے ہیں
نعمت ظاہر سے مراد نصرت پیغمبر خدا کی ہے اعداء دین پر اور امداد ملائکہ کی اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نعمت ظاہر وہ نعمت ہے کہ بندوں کو عالم
اسکا متعلق پڑا ہو اور نعمت باطن مصلحتیں ہیں امور دنیا کی کہ سوائے خدا کے انکو کوئی نہیں جانتا ہے اور دوسری روایت ابن عباس سے یہ ہے کہ جب
رسول خدا صلعم کو نعمت ظاہر اور باطن کو دریافت کیا فرمایا کہ ای ابن عباس نعمت ظاہر اسلام ہے اور آراستہ اور درست کرنا بدن کا کہ سب اعضا

اعتدال کے ساتھ ہوں اور عطا کرنا روزی کا مجھکو اور نعمت باطن پوشیدہ کر دینا تیرے اعمال بد کا اور نہ رسوا کرنا مجھکو ان اعمال سے اور ابن
عباس سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ بندہ کو بخشی ہیں کہ وہ کسی کو نہیں دی ہیں اول یہ کہ قبول کیا جائے مومنین کی دعا کو انکے حق میں
بعد منقطع ہونے انکے عمل کے اور دوسرے یہ کہ عطا کیا جائے انکو ثلث یعنی تہائی مال تاکہ راہ خدا میں انکو تصدق کریں اور ہیں انکے سبب سے
انکے گناہوں کی بخشش اور تیسرے یہ کہ پوشیدہ کیا میں نے انکے عمل بد کو اور انکو اس عمل سے رسوا نہ کیا اور لوگوں کو وہ نہ دکھلایا اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر نعمت
اعضا کی ہے اور باطن دل اور عقل اور فہم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر شرع ہے اور باطن شفاعت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر نعمت دنیا
کی ہے اور باطن نعمت آخرت کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر خوبی اور حسن صورت کا ہے اور درست اور معتدل ہونا اعضا کا اور نعمت باطن
معرفت خدا کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر قرآن ہے اور نعمت باطن تاویل انکے معانی کی اور ظاہر وہ ہے کہ مشاہدہ ہو اور باطن وہ کہ جانی نہ
جائے مگر دلیل سے اور ظاہر صفائی ظاہر کی ہے اور باطن صفائی باطن کی یا ظاہر ذکر خدا کا ہے زبان سے اور باطن ذکر انکا ہے دل سے اور اسی طرح اور بہتر
قول اسکے کہتے ہیں نعمت ظاہر اور باطن میں سب درست ہے کہتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتا ہے کہ نعمت ظاہر رسول خدا ہیں اور
جو کچھ کہ وہ خدا کے ہاں سے لائے ہیں معرفت اور توحید خدا اور لیکن نعمت باطن پس وہ ہم اہلبیت کی ہے اور ہماری دوستی کا عقد باندھنا دل پر
بستہ کرنا اور حضرت امام کاظم نے فرمایا ہے کہ نعمت ظاہر امام ظاہر ہے اور نعمت باطن امام غائب ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام دوسری حدیث میں
ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اے علی بیان کر تو پہلی نعمت کو جو کہ خدا نے تجھپر انعام کیا ہے کہا کہ پیدا کیا مجھکو خدا نے اور میں کوئی شی مذکور نہ تھا فرمایا کہ
سچ کہا تو نے پس کیا ہے دوسری نعمت کہا کہ احسان کیا مجھپر جبوقت کہ مجھکو پیدا کیا مجھکو زندہ پیدا کیا نہ مردہ فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے تیسری
نعمت کہا کہ پیدا کیا مجھکو اور شکر ہے اسکا کہ مجھکو نیک صورت پر پیدا کیا اور ترکیب میرے اعضا کی معتدل کی فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے
چوتھی نعمت کہا کہ مجھکو فکر کرنیوالا اور سمجھانیوالا خدا کا کیا نہ غفلت کرنیوالا اور فراموش کرنیوالا فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے پانچویں نعمت کہا کہ
مجھکو حواس عطا کیے کہ انسے میں دریافت کر لیتا ہوں جو چاہتا ہوں اور عطا کیا چراغ روشن کہ وہ عقل ہے فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے چھٹی نعمت
کہا کہ مجھکو ہدایت کی خدا نے اپنے دین کی اور اپنی راہ سے مجھکو گمراہ نہ کیا فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے ساتویں نعمت کہا کہ کوئی خدا اور اسکے سوا میرے جگہ
پھر پہنچی اس زندگانی میں کہ کبھی وہ منقطع ہی نہیں ہوگی فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے نعمت آٹھویں کہا کہ مجھکو مالک کیا ہے میرے نفس کا اور
غلام کسی کا اور مملوک مجھکو نہ کیا فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے نعمت نویں کہا کہ مسخر کیا میرے واسطے آسمان اپنا اور زمین اپنی اور جو کچھ کہ انکے
درمیان ہے اور انکے اندر ہے مخلوقات اسکی فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے نعمت دسویں کہا کہ کر دیا مجھکو مرد و قائم ہونیوالا اپنی حلال عورتوں اور کیا مجھکو
عورت فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کونسی نعمت بعد اسکے کہا کہ یا رسول اللہ نعمتیں خدا کی بہت ہیں اور اگر شمار کرو تم خدا کی نعمتوں کو تو نہ احاطہ کر سکو گے پھر
رسول خدا صلعم یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ گوارا ہو تجھکو حکمت اور علم اے ابو الحسن پس تو ہی ہے وارث میرے علم کا اور بیان کرنیوالا امت کیواسطے
جس چیز میں کہ وہ اختلاف کرینگے بعد میرے منقول ہے کہ نضر بن حارث کہتا تھا کہ قرآن پہلے لوگوں کا قصہ ہے خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ومن
الناس من یجادل اور بعضا آدمیوں میں سے وہ شخص ہے کہ جھگڑا اور خصومت کرتا ہے فی اللہ بیچ کتاب خدا کے اور کہتا ہے کہ
قرآن خدا کے پاس سے نازل نہیں ہوا ہے پہلے لوگوں کے قصے ہیں کہ لوگ محمد صلعم کو تعلیم کرتے ہیں اور محمد انکو اپنے اصحاب پر پڑھتا اور کہتے ہیں کہ ایک
یہودی نے رسول خدا سے پوچھا کہ خدا تیرا کس چیز سے ہے اسیوقت ایک بجلی آئی اور اسکو ہلاک کیا اور یہ آیت نازل ہوئی یعنی وہ جھگڑتے ہیں آپس میں اور خدا
کی توحید اور صفات میں بغیر علم بدون علم کے کہ کوئی دلیل اپنے پاس نہیں رکھتے ولا ھدی اور نہ کوئی بیان اور ہدایت ہے
خدا کی جانب سے انکے پاس ولا کتاب منیر اور نہ کوئی کتاب ہے روشن بلکہ کمال جہالت ہے انکی اور محض بیہودگی ہے باپ دادا کی ہے
اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نضر بن حارث نے رسول خدا صلعم سے فرمایا کہ جو کچھ تیرے پروردگار کیطرف سے نازل ہوا ہے اسکی پیروی کرو کہا کہ ہم

اور جب کہ کہا جاتا ہے واسطے اُنکے کہ بصدق دل اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں جیسے اپنے باپ دادونکو پایا ہے آیت نازل ہوئی **وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ**
اتَّبِعُوْا پیروی کرو تم **مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ** اس چیز کی کہ نازل کی ہے خدا نے یعنی قرآن کی **قَالُوْا** تو کہتے ہیں وہ جواب میں نہیں پیروی
کرینگے ہم اسکی **بَلْ نَتَّبِعُ** بلکہ پیروی کرینگے ہم **مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ** اس چیز کی کہ پایا ہے ہم نے اوپر اسکے **اٰبَآءَنَا** باپوں اپنے کو یعنی
اپنے طریقہ پر ہم چلینگے خدا فرماتا ہے کہ **اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ** کیا اگرچہ ہووے شیطان کہ اپنے وسوسوں سے **يَدْعُوْهُمْ** بلاتا ہو
اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ طرف عذاب دوزخ کے کہ وہ عذاب دوزخ ہے تب بھی وہ انکی پیروی کرینگے اور جواب لو کا محذوف ہے اور وہ یہ ہے
کہ تب بھی انکی پیروی کرینگے اور یہ استفہام انکار کے واسطے ہے کہ وہ شیطان تو بلاتا ہے اپنی باپوں کی پیروی کرتے تھے وہی انکی اہلیت ہے ہلاکت کا تم اپنے باپوں کی
پیروی کرو اور بیعمبر کا کہنا مانو **وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ** اور جو کوئی سپرد کرے ذات اپنی کو **اِلَى اللّٰهِ** طرف خدا کے کہ سب امور اپنے
اسکے سپرد کرے اور اپنے افعال میں قصد قربت کا کرے اور بالکل توجہ طرف خدا کے ہو **وَهُوَ مُحْسِنٌ** درحالیکہ وہ نیکی کرنیوالا ہو
اپنے عمل میں کہ موافق شرع کے اعمال بجا لاتا ہو خالص واسطے خدا کے تو **فَقَدِ اسْتَمْسَكَ** پس تحقیق چنگل مارا ہے اس نے اور لگا ہے
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ساتھ رسی اور دستاویز مضبوط کے کہ خوف اسکی شکستگی اور ٹوٹنے کا نہیں ہے یہ تشبیہ ہے اس شخص کے ساتھ کہ
ارادہ کرے بلندی پر جانیکا اور مضبوط رسی کو پکڑے کہ اُس سے لٹک کر بلندی پر پہنچے آسانی اور سہولت سے اور ایسا ہی جو کوئی کلمہ توحید یا قرآن
دستاویز اپنا کرے تو درجات عالیہ کو پہنچے اور بہشت میں بہشت کا ساکن اور راضی ہو **وَاِلَى اللّٰهِ** اور طرف خدا ہی کے ہے **عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ**
انجام سب کاموں کا کہ سب اسی کی طرف رجوع کرنیوالے ہیں اور موافق اعمال کے سب کو جزا دیگا اور ثواب سب اعمال کا اسی کے پاس ہے **وَمَنْ كَفَرَ** اور
جو کوئی کفر کرے اور رسی مضبوط میں چنگل نہ مارے تو **فَلَا يَحْزُنْكَ** پس چاہئے کہ غمگین نہ کرے تجھکو اے محمد صلعم **كُفْرُهٗ** کفر اسکا اسواسطے کہ ضرر اس کفر کا
دنیا اور آخرت میں اُسی کافر ہی کو پہنچیگا تجھکو کیا **اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ** طرف ہماری ہے پھرنا اُن سبکا ہم موافق اعمال کے انکو سزا دینگے
فَنُنَبِّئُهُمْ پس خبر دینگے ہم انکو **بِمَا عَمِلُوْا** ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے انہوں نے اور اسکی سزا انکو دینگے **اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ** تحقیق خدا جاننے
والا ہے اور عالم ہے **بِذَاتِ الصُّدُوْرِ** ساتھ سینوں کی باتوں کے کہ پوشیدہ ہو وہ سینہ کی باتیں پس سب بندوں کو موافق انکے اعمال کے
جزا دیگا **نُمَتِّعُهُمْ** فائدہ دیتے ہیں ہم انکو تمتع تھوڑا **قَلِيْلًا** تھوڑا کہ وہ فائدہ چند روزہ دنیا کا ہے **ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ** پھر ناچار اور بے اختیار
کرکے لیجائینگے ہم انکو **اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ** طرف عذاب بھاری اور سخت کے کہ نہایت گراں ہو **وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ** اور البتہ اگر پوچھے تو
اے محمد صلعم ان کافروں سے **مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ** کسنے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو تو **لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ**
البتہ کہینگے خدا نے اسواسطے کہ ظاہر ہے ایسا تو سمجھ کہ سوا خدا کے کسی نے نہیں پیدا کیا ہے اور جسوقت انہوں نے اقرار کیا اے محمد تو کہ جس سے انکا اعتقاد باطل ہوگیا ہے
کہ شرکت بالکل باقی نہیں رہتی **قُلِ** کہہ تو انکو کہ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ** شکر ہے واسطے خدا کے تمہارے الزام کھانے پر اور تمہارے اقرار کرنے سے ہم اس امر پر
جو تمہارے اعتقاد کو باطل کرتا ہے **بَلْ اَكْثَرُهُمْ** بلکہ اکثر انکے **لَا يَعْلَمُوْنَ** نہیں جانتے ہیں کہ اس اقرار سے ہمکو الزام ہوتا ہے **لِلّٰهِ** خاص
واسطے خدا کے ہے **مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے سب اسی کی مخلوقات ہے سو آسمانوں
اور زمین میں سوا اسکے کوئی مستحق عبادت کا نہیں ہے **اِنَّ اللّٰهَ** تحقیق خدا **هُوَ الْغَنِيُّ** وہی بے پروا اور بے نیاز ہے **الْحَمِيْدُ** سرا
گیا ہوا اپنی ذات میں اور مستحق تعریف کا ہے چاہے کوئی اسکی تعریف کرے یا نہ کرے وہ محتاج کسی کی تعریف کرنے کا نہیں ہے سورہ کہف کے آخر میں مذکور ہوا
کہ یہودیوں نے پیغمبر خدا پر اعتراض کیا کہ قرآن میں ایک مقام پر تو یہ ہے کہ **وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا** یعنی اور جو شخص کہ دیا گیا حکمت پس تحقیق
دیا گیا وہ خیر کثیر اور دوسری جگہ قرآن میں ہے **وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا** یعنی اور نہیں دیئے گئے ہو تم علم میں سے مگر تھوڑا اور حکم ان دونوں آیتوں کا ایک میں
ایک دوسرے کے مخالف ہے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ہر چند علم ہمارا بہت ہے لیکن بہ نسبت علم خدا کے بہت تھوڑا ہے اور خدا نے یہ آیت نازل کی

قل لو کان البحر مدادا الآیہ اور اسکی تاکید خدا اسجگہ کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّ اور اگر تحقیق ہوں مَا فِی الْاَرْضِ وہ چیز کہ
بیچ زمین کے ہے مِنْ شَجَرَةٍ وہ درختوں کی قسم سے اَقْلَامٌ قلم وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ اور دریا روشنائی دیتا ہو اسکو مِنْۢ بَعْدِهٖ پیچھے
فنا ہونے اوس روشنائی کے روشنائی دیتے ہوں اسکو سَبْعَةُ اَبْحُرٍ سات دریا یعنی جو کچھ زمین پر درخت ہیں انکے قلم بنائے اور دریا کی پانی
کی سیاہی بنائے اور جب پانی اوس دریا کا لکھتے لکھتے تمام ہو جاتا تو اور سات دریا کے پانی کی سیاہی مقرر کرکے خدا کے علم کو لکھتے تو مَّا نَفِدَتْ
نہ انتہا کو پہنچتے اور نہ ختم ہوتے كَلِمٰتُ اللّٰهِ کلمے علوم خدا کے باوجود قلم کرنے تمام درختوں کے کہ روئے زمین پر ہیں اور سیاہی مقرر کرنی آٹھ
دریا کی بلکہ وہ قلم درختوں کے اور پانی آٹھوں دریا کا خرچ ہو جاتا اور خدا اسکے علم تمام ہوں انکی انتہا نہیں سو طاہر ہے کہ مراد کلمات سے وہ چیزیں
ہیں کہ جن کو خدا کا علم اور قدرت متعلق ہوتی ہیں اور وہ چیزیں انتہا نہیں رکھتی ہیں پس کلمات خدا کے بھی انتہا نہ رکھینگے اور یا کلمات سے مراد وہ
چیزیں ہیں کہ دنیا میں پیدا کیں ہیں اور آخرت میں وہ پیدا کریگا اور یا علم اسکا مراد ہے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا عَزِيْزٌ غالب ہے
حکم اور فرمان غیر متناہی پر حَكِيْمٌ حکمت والا ہے کہ کوئی چیز اسکے علم اور حکمت کے باہر نہیں ہے اور ابو سعید اور ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ سب پڑھا ہے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے وہ آخر تک پڑھا ہے اور اس آیت میں اپنی قدرت کا بیان کرتا ہے کہ ایک نفس کو زندہ کرے چنانچہ فرماتا ہے کہ مَا
خَلْقُكُمْ نہیں ہے پیدا کرنا تمہارا اور کہا وَلَا بَعْثُكُمْ اور نہ اٹھانا تمہارا زندہ کرکے بعد موت کے اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ مگر
مانند پیدا کرنے اور اٹھانے ایک نفس کی اور ایک تن کے مانند کہ کن کہنے میں پیدا کر دیتا ہے ویسا ہی ایک دم میں سب کو زندہ کریگا چنانچہ اسرافیل کو حکم
کریگا اور وہ صور پھونکیگا تو ایکدفعہ ہی سب مردے زندہ ہو کر نکل پڑینگے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ تحقیق خدا سننے والا ہے ان لوگوں کی باتوں کا
جو کہ اسمقدمہ میں کہتے ہیں بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہے انکا اور ایکدفعہ پیدا کرنا اور زندہ کرنا اسپر دشوار نہیں ہے دیکھو کہ خدا تعالیٰ کیسے عجائبات ظاہر
ہونے کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اور نہ جانا تو نے یعنی جانتے اور دیکھتے ہو کہ اَنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا يُوْلِجُ الَّيْلَ
داخل کرتا ہے رات کو فِى النَّهَارِ بیچ دن کے یعنی اسکی روشنی میں وَيُوْلِجُ النَّهَارَ اور داخل کرتا ہے دن کو فِى الَّيْلِ
بیچ رات کے اسکی تاریکی میں وَسَخَّرَ الشَّمْسَ اور مطیع کیا آفتاب کو وَالْقَمَرَ اور ماہتاب کو کہ باعث ہیں خلقت کی منافع کے كُلٌّ
يَّجْرِيْٓ ہر ایک یعنی آفتاب اور ماہتاب چلتا ہے اوپر آسمان کے موافق حکمت کے اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى طرف ایک وقت نام رکھی گئی
اور مقرر کی گئی ہے جو کہ اسکے واسطے مقرر کی ہے خدا نے اوس سے کم کر سکتے ہیں نہ زیادہ وَّاَنَّ اللّٰهَ اور تحقیق خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ سات
اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خَبِيْرٌ خبردار ہے اور اسکی حقیقت کو جانتا ہے ذٰلِكَ یعنی انکے علم کا فراخ اور وسیع ہونا اور انکی قدرت کا سب چیزوں کو
شامل ہونا اور انکی صنعتوں کا عجیب ہونا بِاَنَّ اللّٰهَ سبب اسکے ہے کہ تحقیق خدا هُوَ الْحَقُّ وہی حق ہے اور ثابت اپنی ذات میں
وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ اور تحقیق وہ چیز کہ پکارتے ہیں وہ اور پرستش انکی کرتے ہیں مِنْ دُوْنِهِ سوا اوس خدا کے الْبَاطِلُ
باطل اور ناحق ہے وَاَنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ خدا هُوَ الْعَلِيُّ وہ بلند اور غالب ہے سب پر الْكَبِيْرُ بزرگ ہے ہر ایک سے کہ اسکے برابر
کوئی بزرگ نہیں ہے اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اے دیکھنے والے کہ اَنَّ الْفُلْكَ تحقیق کشتی تَجْرِيْ فِى الْبَحْرِ چلتی ہے بیچ
دریا کے بِنِعْمَتِ اللّٰهِ ساتھ نعمت اور احسان خدا کے کہ اسکو پانی کے اوپر رکھتا ہے اور وہ ڈوبتی نہیں ہے اور ہوا باد کو حکم کرتا ہے کہ اسکو پانی پر چلاتا ہے
لِيُرِيَكُمْ تاکہ دکھلاوے تمکو مِّنْ اٰيٰتِهٖ نشانیوں اور دلیلوں قدرت اپنی میں سے کہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اس کشتی
جاری کرنے کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی اور دلیلیں اسکی معرفت کی اور توحید کی ہیں لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ واسطے
ہر صبر کرنیوالے بلاؤں اور سختیوں پر اور شکر کرنیوالوں نعمتوں پر خدا کے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہی وہ مومن ہیں کہ صبر کریں نیک فقر اور فاقہ میں اور شکر کریں
خدا کا ہر حال میں وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ اور جب ڈھانکے انکو موج ہر چہار طرف سے كَالظُّلَلِ مانند سایہ کرنیوالی چیزوں یا مانند

ع ۱۱ / ۱۲

پہاڑوں اور بادلوں کی سایہ دار آ چھپتے ہیں اس وقت دعوا اللہ پکارتے ہیں خدا کو مخلصین خالص کرنیوالے ہیں لہ الدین٥
واسطے دین خدا کے یعنی اس وقت یہ حال واقع ہوتا ہے یعنی اس وقت خدا کو نہایت خلوص سے پکارتے ہیں گویا کہ مومن خالص ہیں اور کچھ شرک نہیں ہے
ہو اور کہ اس وقت کی آفت سے نجات دی تو باپ دادا کی پیروی اور خواہش نفس نے سب کو بھلا دیا اور اصل پیدائش میں جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے فلما نجاہم
پس جب ان کو بچا دیا خدا نے اور پہنچا دیا سلامتی سے الی البر طرف صحرا کے خشکی میں تو فمنہم پس بعضے ان میں سے تو ہو کہ مومن ہیں
مقتصد درست اور قائم رہنے والے ہیں یعنی ایک ہی مثل پر کہ جیسے توحید سے خدا کو پکارا تھا ابھی توحید پر قائم ہیں اور بعضے ان میں برگشتہ
ہو گئے ہیں توحید اور راہ حق سے اور اپنے عقائد باطل پر اصرار کرتے ہیں وما یجحد بایاتنا اور نہیں انکار کرتا ہے ساتھ آیتوں ہماری کے
اور ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے الا کل ختار مگر ہر بے وفا عہد کے توڑنیوالا کفور ناشکری کرنیوالا خدا کی
نعمتوں کا اور اغنیا سے نیکی کی طرف خطاب کر کے فرماتا ہے کہ یا ایہا الناس اے سب آدمیو اتقوا ربکم ڈرو تم پروردگار
اپنے سے اور عذاب کرنے سے اس کی فرمانبرداری میں واخشوا یوما اور ڈرو تم اس دن سے یعنی دن قیامت سے کہ لا یجزی والد نہ بدلا دیوے
کوئی باپ عن ولدہ فرزند اپنے سے کہ اس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے باپ فرزند کو ولا مولود اور نہ فرزند ہو جاز
روا کرنیوالا ہے اور نفع پہنچانیوالا ہے اور منع کرنیوالا عن والدہ شیئا باپ اپنے سے کسی چیز کو ثواب کو یا عذاب کو اور بعضے کہتے ہیں کہ
مخصوص کفار کے واسطے ہے کہ مومنین اپنے باپ اور اولاد کی بلکہ غیروں کی بھی شفاعت کرینگے اگر وہ مومنین ہیں ان وعد اللہ حق
تحقیق وعدہ خدا کا ثواب اور عذاب کا حق ہے اور وقوع اس میں ممکن نہیں ہے فلا تغرنکم پس نہ چاہیے کہ فریب دیوے تم کو الحیوۃ الدنیا
زندگانی دنیا کی اپنا شوق لا کر کہ اس کی زینتوں اور رغبتوں پر فریفتہ ہو جاؤ اور کثرت نعمت اور اپنی سلامتی پر مغرور نہ ہو کہ دونو عنقریب
زائل ہونیوالی ہیں تم یہ نہ سمجھو کہ تمہارا مال ہمیشہ رہیگا باقی دولت پر ہرگز مغرور نہ ہو اور عمر کی درازی پر ہرگز نازاں نہ ہو کیونکہ وہ بھی چند روزہ
ہے تیرا مال اور عمر دونوں باقی رہیگا تو نہ تیرا مال اور نہ زر رہے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا دو طرح کی ہے ایک تو بقدر ضرورت کہ جو گزارہ کیلئے
چاہیے اور دوسری ملعون ہے کہ جو قدر ضرورت سے زیادہ ہو اور خدا کو بھلا دیوے ولا یغرنکم اور نہ مغرور کرے تم کو باللہ الغرور فریب دینے والا
بخشش خدا سے شیطان فریب دینے والا کہ تم خدا کی بخشش پر تکیہ کر کے گناہ کرتے رہو اور دلیر ہو جاؤ اور شیطان تم کو امیدوار توبہ کر کے گناہ کرانے لگے اس طرح سے کہ
کسی امر ممنوع کو کر لو اور کہو کہ آئندہ کو توبہ کر لینگے خدا غفور رحیم ہے ہم کو بخش دیگا اور شیطان بالفعل تم کو توبہ نہ کرنے دیوے اور توبہ کو تمہاری تاخیر میں
ڈالدے اور یہ خیال تم کرو کہ ابھی ہم زندہ ہیں آئندہ کو توبہ کر لینگے یا تم کو یہ نہیں چاہیے کہ تم گناہ کرو اس خیال پر کہ خدا ہم کو بخشدیگا اور آئندہ کو
ہم توبہ کر لینگے اور نہ تم توبہ کرنے میں دیر کرو بلکہ اسی وقت تم کو توبہ چاہیے اس لئے کہ موت کا تو حال معلوم نہیں ہے کہ کس وقت آ جاوے اور اگر بے توبہ مر گئے
تو پھر بہت مشکل ہے کہ گنہگار دنیا کے بعد نہ جانے کس طرح کے عذاب میں ہو ویسا ہی جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آدمی کے واسطے تین دن
ہیں ایک روز تو وہ کہ جو گزر گیا یعنی کل وہ تو ہاتھ سے نکل گیا اس کے پھر آنے کی امید نہیں ہے اور دوسرا وہ روز ہے کہ جو کل کو ہوگا اس کے ہاتھ لگنے کا
یقین نہیں ہے اس لئے کہ موت ہر دم موجود ہے ہو سکتا ہے کہ کل تک زندہ نہ رہیں اور تیسرا روز یہ ہے کہ جس میں ہیں تو آج کے دن کو جو کچھ
سمجھے ہو سکو اور کل کی کیا خبر ہے زندہ رہیں یا نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ جو چیز بندہ کو دلیر کر دے گناہ پر یہاں تک کہ کھینچے وہ طرف گناہ کی
اور خدا کے حکموں کو ترک کرے وہ چیز غرور ہے خواہ شیطان ہو خواہ غیر اس کے کہتے ہیں کہ حارث یا وارث بن عمرو محاربی کہ صحرا نشین تھا
رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ یا محمد صلعم قیامت کب ہوگی اور تخم ریزی جو ہم نے زمین میں کی ہے اس میں کب سبزہ ہوگا اور
زوجہ میری حاملہ ہے لڑکا جنیگی یا لڑکی اور کل کو میں کیا کام کرونگا اور میری پیدائش کی جگہ کو تو جانتا ہے لیکن بتلا کہ میں کہاں مرونگا
ہونگا اللہ تعالی بیان کرتا ہے کہ پانچوں امر خدا کے خزانہ علم میں ہیں اور سوا اس کے اور کوئی نہیں جانتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ان اللہ

عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ تحقیق خدا نزدیک اسکے ہے علم ساعت یعنی قیامت کا وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور نازل کرتا ہے مینہ کو
اور جو وقت کہ اسکے واسطے مینہ کا مقرر کیا ہے اُس وقت میں برساتا ہے اور جو جگہ مقرر کی ہے اُسی جگہ برساتا ہے وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ
اور جانتا ہے جو کچھ کہ بچہ دانوں میں ہے جو کچھ کہ عورتوں کے پیٹ میں ہے مرد یا عورت پورا یا ناقص وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ اور نہیں جانتا ہے
کوئی نفس نیک کا ہو یا بد کا مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا کیا کمائی کریگا کل کو نیکی کی یا بدی کی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی ایک کام کا
ارادہ کرتا ہے کہ کل کو بہت کچھ کریگا اور دوسرے روز برخلاف اسکے کرتا ہے اور اسکی طرف اشارہ ہے جناب امیر علیہ السلام کا قول ہیں کہ عرفت ربی بفسخ العزائم
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ اور نہیں جانتا ہے کوئی نفس کہ وہ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ساتھ کس زمین کے مریگا یعنی کس جگہ
اور کس وقت مریگا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ تحقیق خدا جاننے والا ہے سب چیزوں کا اور علم غیب ہر چیز کا یعنی اسکو ہے خَبِيرٌ خبردار ہے سب
چیزوں کی باطن کا جیسے کہ انکی ظاہر کو جانتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام فرمایا ہے کہ یہ علم غیب کا ہے کہ اسکو سوا خدا کے اور کوئی نہیں جانتا ہے اور فرمایا
جناب امیر علیہ السلام کہ ہم جو بعضی غائب چیزوں کو بتلا دیتے ہیں یہ دوسرے شخص کی تعلیم سے ہے یعنی رسول خدا کی اور وہ حضرت بہ تعلیم خدا بتلاتے تھے
یہ علم غیب نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ یہ پانچ امر وہ ہیں کہ نہیں مطلع ہے انپر کوئی ملک مقرب یا نبی مرسل اور یہ خدا تعالیٰ کی
صفات خاص ہے اور منقول ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کوئی ایسا علم ہے کہ تمکو نہیں دیا ہے فرمایا کہ مجھکو بہت سا علم
دیا ہے اور بہت علم ایسا کہ مجھکو اجازت نہیں ہے اُسکے ظاہر کرنے کی اور بہت ایسا علم ہے کہ مجھکو نہیں دیا ہے وہ وقت نہیں کیا ہے وعندہ مفاتح الغیب الآیہ
اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ ان پانچ چیزوں کو بتفصیل سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے اور بتفصیل اسواسطے فرمایا ہے کہ اجمالاً بعضی چیزوں کی
خبر تعلیم معلم دیا کرتے تھے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جو کوئی ان پانچ چیزوں میں سے کسی کا دعویٰ کرے وہ خدا پر دروغ کہتا ہے
السجدہ یہ سورہ مکی ہے لیکن تین آیتیں اسکی مدینہ میں نازل ہوئی ہیں افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا الآیہ اور تیس آیتیں
ہیں اور بعضے انتیس کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی ہر شب جمعہ کو سورہ سجدہ پڑھے تو خدا تعالیٰ اسکے نامہ اعمال کو
دست راست میں دیگا اور اسکا حساب نہ لیگا اور وہ شخص محمد صلعم اور آل محمد کے رفقا میں ہوگا اور دوسری روایت ہے کہ جو کوئی
مشتاق ہو طرف بہشت کے اور اسکے اوصاف کے دیکھا چاہتا ہو کہ سورہ واقعہ پڑھے اور جو کوئی دوست رکھتا ہو کہ دوزخ کی صفات پر
نظر کرے تو وہ سورہ الم سجدہ پڑھے اور سورہ عزائم کہ جنمیں واجب سجدے ہیں وہ چار ہیں الم سجدہ حم سجدہ سورہ والنجم سورہ اقرا اور یعنی سورہ کہ
جنمیں واجب سجدہ ہے وہ یہ سورہ ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ الم حروف مقطعات ہیں ان کی تحقیق اگلے
پہلی سوروں میں گزر گئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ الم نام اس سورہ کا یا قرآن کا ہے تَنزِيلُ الْكِتَابِ یہ خبر ہے اسکا مبتدا مقدر کی
یعنی یہ آیتیں نازل کرنا کتاب کا ہے پروردگار کی طرف سے کہ لَا رَيْبَ فِيهِ نہیں شک ہے کچھ بیچ ہونے اسکے کے مِن رَّبِّ
الْعَالَمِينَ پروردگار عالموں کی طرف سے أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ کیا کہتے ہیں مکہ والے کہ بنا لیا ہے اسکو محمد صلعم نے اپنی
طرف سے اور خدا نے اسکو نہیں نازل کیا ہے یہ بات نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بَلْ هُوَ الْحَقُّ بلکہ وہ حق ہے اور راست اور درست ہے
مِن رَّبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے لِتُنذِرَ تاکہ ڈراوے تو عذاب الٰہی سے قَوْمًا مَّا أَتَاهُم ان قوم کو کہ نہیں آیا ہے انکے
پاس مِّن نَّذِيرٍ کوئی ڈرانیوالا مِّن قَبْلِكَ پہلے تجھ سے مراد اس سے زمانہ فترت کا ہے درمیان حضرت عیسیٰ اور خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ اُس زمانہ میں کوئی پیغمبر نہیں آیا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد تجھکو بھیجا ہے تاکہ انکو ڈراوے لَعَلَّهُمْ
يَهْتَدُونَ تاکہ وہ ہدایت پاویں تیرے ڈرانے سے اگر اپنے عناد کو دخل نہ دیویں اور دلیلوں اور معجزوں میں نظر کریں اور رب اپنی
صفات کو بیان کرتا ہے کہ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ خدا وہ ہے کہ پیدا کیا ہے اُس نے آسمانوں کو اور زمین کو

وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ کہ درمیان اُن دونوں کے ہے حیوان اور درخت اور دریا اور پہاڑ اور سوا اُنکے فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ بیچ مقدار
چھ دن کے ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ پھر غالب ہوا اوپر عرش کے اور تحقیق اسکی سورہ اعراف میں گذر گئی ہے پس اے بندو
تم ایمان لاؤ اور اسکی راہ پر چلو کہ دنیا اور آخرت میں مَا لَكُم نہیں ہے واسطے تمہارے مِّن دُونِهِ سوا اُس کے مِن وَلِيٍّ
کوئی دوست کارساز مددگار وَلَا شَفِيعٍ اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ تمکو نجات دلوائے اگر تم ایمان نہ لاؤگے اور اسکی اطاعت نہ
کروگے أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم خدا کی نصیحت سے يُدَبِّرُ الْأَمْرَ تدبیر کرتا ہے کار
دنیا کی یعنی انتظام اسکا اور بھیجتا ہے فرشتوں مثل ملائکہ وغیرہ کے کہ وہ امر نازل ہوتا ہے مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ آسمان سے طرف
زمین کے ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ پھر چڑھتا ہے طرف اُسکے وہ امر یعنی ثابت ہوتا ہے اُسکے علم میں اسکا موجود ہونا اور ملائکہ اسکو لیکر چڑھتے ہیں
جس جگہ کہ پہنچنے کا حکم کیا ہے یعنی پھر ملائکہ اسکی تدبیر اور وحی کو لیکر نازل ہوتے ہیں اور پھر آسمان پر چڑھتے ہیں فِي يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهُ بیچ اُس دن کے کہ مقدار اُسکی دنیا کے دنوں کے حساب سے أَلْفَ سَنَةٍ ہزار برس ہیں مِّمَّا تَعُدُّونَ
اُس چیز سے کہ شمار کرتے ہو یعنی وہ فرشتے ایک دن میں اُترتے اور چڑھتے ہیں اور وہ ایک دن ہزار سال کا ہے تمہارے دنوں کی شمار سے اسواسطے کہ زمین سے آسمان
پانسو برس کی راہ ہے پانسو برس میں تو نازل ہوتے ہیں اور پانسو برس میں چڑھتے ہیں تمہارے حساب سے اور ملائکہ ایک ہی دن میں آتے جاتے ہیں
لیکن وہ ایک روز ہزار سال کا ہے اور یا یہ کہ خدا تعالیٰ تدبیر امر کی کرتا ہے اُس دن میں کہ مقدار اُسکی ہزار سال ہیں تمہارے حساب کے بعد
ہزار سال کے دوسرا امر موجود ہوگا اور ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ حقتعالیٰ تدبیر اور اندازہ سب امور کا کرتا ہے جو
ارادہ اُسکا ہے درمیان آسمان اور زمین کے پس جو فرشتہ کہ موکل ہے اُسپر اُسکو آسمان سے زمین پر نازل کرتا ہے پس فرشتہ بعد ادا کرنے اور
درست کرنے اُس امر کے پھر آسمان پر چڑھتا ہے جسجگہ کہ اسکو حکم ہوتا ہے لیکن ایک دن میں اُترتا چڑھتا ہے کہ مقدار جسکی ہزار سال کی ہے یعنی وہ
فرشتہ اس قدر مدت ایک دن میں جاتا اور آتا ہے اور اگر آدمی چاہے تو بجز ہزار سال کے اسکو آنا جانا میسر نہو اسواسطے کہ زمین سے آسمان تک پانسو
برس کی راہ ہے پس مقدار اُترنے اور چڑھنے اُس فرشتہ کی ہزار سال ہیں اور بعضے مفسرین اسکی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ حقتعالیٰ تدبیر
امر کی کرتا ہے اور حکم ہزار سال کا دیتا ہے ہر شے کیواسطے پس ملائکہ اس تدبیر کو لیکر نازل ہوتے ہیں اُسکو پہنچانیکے واسطے اور اسکو پہنچا کر پھر چڑھتے ہیں
واسطے خبر دینے اُس تدبیر کے اپنی کہ کیا ہوئیں یہانتک کہ وہ ہزار سال گذر جاتے ہیں اور بعد اسکے پھر حکم ہزار سال کا دیتا ہے اور وہ ہزار سال تمام ہوجاتے ہیں
تو پھر ہزار سال کا حکم دیتا ہے اور اسیطرح سے حکم دیتا رہیگا یہانتک کہ عالم گذر جائے پس ہزار سال واسطے اُترنے اور چڑھنے کے ہیں نہ یہ کہ پچاس
ہزار برس کہ دوسری آیت میں مذکور ہیں وہ مدت قیامت ہیں اور ثعلبی نے لکھا ہے کہ جن امور کی تدبیر کرتا ہے اور امر اُنہی جسکا حکم کیا ہو
اور خیال بندوں کے پیش نظر ہوگی قیامت کے دن میں مقدار اُن دنوں کی دنیا کے دنوں کے حساب سے ہزار برس کی ہوگی اور کہتے ہیں کہ دوسری آیت میں جو
پچاس ہزار برس کہے ہیں کفار کیواسطے ہیں کہ اُس دن کفار پر پچاس ہزار برس کا گذریگا اور یہی کہ مقامات قیامت کے مختلف ہیں ذَٰلِكَ وہ خدا کہ
تدبیر امر کی کرتا ہے عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے کہ امور دنیا اور آخرت کو سب کو جانتا ہے اور یا یہ کہ عالم
ہے اُس چیز کا کہ جو گذر گئی ہے اور اُس چیز کا کہ جو آئندہ کو ہوگی پس تدبیر سب امور کی کرتا ہے اپنے علم سے جانکر موافق مصلحت اور حکمت کے الْعَزِيزُ غالب ہے
امر پر اور اسکی تدبیر پر الرَّحِيمُ مہربان ہے بندوں پر تدبیر میں الَّذِي أَحْسَنَ وہ شخص کہ نیک کیا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ
ہر چیز کو کہ پیدا کیا ہے اسکو اور اہل کوفہ اور نافع اور سہل نے خلقہ کو بفتح لام پڑھا ہے اور باقیوں نے بسکون لام یعنی پیدا کیا ہر شے کو نیک اور خوب
اور آراستہ کیا اسکو بنانے میں موافق حکمت اور مصلحت کے پس ہر چیز اسکی پیدا کی ہوئی خوب ہے اگرچہ خوبی میں انکی تفاوت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ احسن
یعنی علم ہے یعنی وہ عالم ہے کہ کیونکر پیدا کرنا چاہئے کہ وہ خوب ہو وَبَدَأَ اور شروع کیا خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ پیدا کرنے

مٹی کو مٹی سے یعنی آدم کو پیدا کیا مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ پھر پیدا کیا نسل اسکی کو یعنی اولاد اسکی کو مِنْ سُلٰلَةٍ خلاصہ
سے مِنْ مَّاۤءٍ مَّهِيْنٍ پانی خوار اور سست سے یعنی نطفہ سے کہ نہایت ذلیل ہے کہ پشت پدر سے باہر آتا ہے ثُمَّ سَوّٰىهُ پھر
درست کیا اسکو کہ اسکی پہنائی تصویر کا اسکے قوام بنایا جیسے کہ سزاوار تھا وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ اور پھونکا بیچ اسکے روح اپنی سے
اور خدا تعالیٰ نے اپنی روح فرمایا ہے واسطے بزرگی آدم کے ہے کہ یہ روح خاص ہے کہ جو پیدا کی تھی آدم کو پیدا کیا وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ اور پیدا کیا واسطے تمہارے کان تاکہ سنو تم وَالْاَبْصَارَ اور آنکھیں تاکہ دیکھو تم وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دلوں کو تاکہ
دریافت کرو تم قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا شکر کرتے ہو تم ان نعمتوں کے مقابلہ میں اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف
کی یعنی شکرا قلیلا اور ما اس میں زائد ہے اور مصدر یہ ہے یعنی جیسے کہ چاہئے اور سزاوار ہے وہ شکر تم نہیں کرتے ہو وَقَالُوْۤا
اور کہا ان منکرین نعمت نے از روئے انکار کے ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِى الْاَرْضِ کہ کیا جس وقت گم ہو جائیں ہم بیچ زمین کے مرکر
ہماری خاک ہو جاوے اور خاک ہو کر ہم زمین میں مل جائیں ءَاِنَّا کیا تحقیق ہم اس وقت کہ جس وقت خاک کے برابر ہو جائیں تو
لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ البتہ بیچ پیدائش نئی کے ہونگے دوبارہ زندہ ہو کر بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ نئے سرے سے ہم پھر پیدا ہوں جس وقت
کہ بالکل خاک ہو گئے ہوں خدا فرماتا ہے کہ بَلْ هُمْ بلکہ وہ بِلِقَاۤءِ رَبِّهِمْ ساتھ پہنچنے جزائے پروردگار اپنے کے آخرت میں
كٰفِرُوْنَ کفر کرنے والے ہیں قائل قیامت کے اور حساب کے اور ثواب اور عذاب کے نہیں ہیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ
يَتَوَفّٰىكُمْ روح قبض کریگا تمہاری اور جان نکالیگا موجب حکم خدا مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ
ملک الموت جو کہ موکل کیا گیا ہے ساتھ تمہارے واسطے نکالنے جانوں تمہاری کے اور نام اسکا عزرائیل ہے ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ع ۱ ۱۲
پھر طرف پروردگار اپنے کے پھیرے جاؤ گے تم واسطے حساب اور جزائے اعمال کے حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ شب معراج جس وقت مجھکو آسمان پر لیگئے تو ایک فرشتہ کو میں نے دیکھا کہ ایک تختی اسکے ہاتھ میں ہے اور داہنے اور بائیں کی جانب نظر نہیں کرتا ہے
اور اس تختی کی جانب متوجہ ہو کر دیکھتا ہے مثل غمگین کے میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا کہ یہ ملک الموت ہے اور روحوں کے قبض کرنے میں مشغول
ہے میں نے کہا کہ مجھکو اسکے پاس لے چل تاکہ میں اس سے کچھ باتیں کروں مجھکو اسکے پاس لیگیا میں نے اس سے کہا کہ اے ملک الموت کیا سب کی روحیں
تو ہی قبض کرتا ہے کہا کہ ہاں پھر میں نے پوچھا کہ کیا سب کے پاس تو ہی خود جاتا ہے کہا کہ ہاں اور کہا کہ دنیا میرے نزدیک ایک درم کے برابر ہے کہ
آدمی کی ہتیلی میں ہووے اور جس طرح چاہے اسکو الٹے پلٹے خدا تعالیٰ نے دنیا کو میرے واسطے مسخر کر دیا ہے اور مجھکو قادر کر دیا ہے اور ہر روز ہر گھر میں
پانچ مرتبہ میں جاتا ہوں اور جس وقت اس گھر والے اپنے مردہ پر روتے ہیں میں کہتا ہوں کہ مت رو کہ میں اس گھر میں کئی مرتبہ آؤنگا
یہاں تک کہ تم میں سے کوئی زندہ اور باقی نہ رہے اور بعضی روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ ملک الموت کے مددگار بہت ہیں جسکو وہ حکم کرتا ہے روح قبض
کرنیکا وہ فرشتہ جاتا ہے اور ملک الموت خود بزرگوں کی روح قبض کرنیکو جاتا ہے اور ایک حدیث میں تفصیل اسطرح لکھی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جب
شب معراج مجھکو آسمان پر لیگئے تو سب فرشتے مجھکو دیکھکر ہنستے اور خوش ہوتے مگر ایک فرشتہ کہ وہ نہایت ہیبت ناک تھا وہ نہ ہنسا اور ایک
تختی اسکے ہاتھ میں تھی اسمیں نگاہ کرتا تھا میں نے اسکو سلام کیا اس نے مجھکو جواب دیا اور مجھکو دیکھکر اس نے تبسم نکیا میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون فرشتہ ہے
کہا کہ یہ ملک الموت ہے جب سے کہ خدا نے اسکو پیدا کیا ہے ہرگز اسکا منہ خنداں نہیں ہوا میں اسکے پاس گیا اور کہا کہ اے ملک الموت ایک ساعت میں
تمام جہان میں تو کس طرح جاتا ہے کہا کہ یہ جہان میری آنکھ کے سامنے مثل ایک خوان کے ہے کہ جو کسی کے آگے رکھا ہو کہ ہاتھ اسکا جسجگہ وہ چاہے
پہنچتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ تختی کیسی ہے اور اس میں کیا ہے کہا کہ اس تختی میں نام ان لوگوں کے لکھے ہیں جو ہر سال میں مرینگے اور میں اسکو دیکھتا ہوں اور جسکی اجل کا دن پہنچا
اسکی جان کو قبض کرتا ہوں اور ایک روایت میں ابن عباس سے ہے کہ ایک قدم ملک الموت کا مشرق سے مغرب تک پہنچتا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تمام

اور افضل اور رو دموت کے قاصد ہیں اور جسوقت اجل بندہ کی آتی ہے تو ملک الموت حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ بہت خبروں کے بعد خبر آئی اور
قاصد کے بعد قاصد آئی اور میں وہ خبر ہوں کہ بعد میرے کوئی خبر نہوگی اور میں وہ قاصد ہوں کہ بعد میرے کوئی قاصد نہوگا حکم پروردگار کا قبول کر
خواہ بخوشی خواہ ناخوشی سے اور جسوقت اسکی روح کو قبض کرتا ہے اور اسکے خویش اقارب فریاد و فغاں کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ کس پر فریاد
کرتے ہو قسم ہے خدا کی کہ میں نے اسپر ظلم نہیں کیا ہے اور اجل سے پہلے اسکی جان نہیں قبض کی ہے بلکہ اسکے خدا نے اسکو بلایا اور اسنے قبول
کیا ہے یہاں تک کہ تم اپنی جانوں پر گریہ اور فغاں کرو نہ اسپر کہ مجھکو تمہارے پاس کئی پھیرے کرنے ہیں یہانتک کہ کسیکو میں نہ چھوڑوں اور باقی نہ
چھوڑوں اور بعد اسکے خدا تعالی مشرکوں کی حال سے خبر دیتا ہے کہ ولو تری اور اگر دیکھے تو ای دیکھنے والے اذ المجرمون
جسوقت گنہگار کافر یعنی ناکسوا رؤسہم آگے ڈالنے والے ہونگے سروں انہوں کو بروز قیامت نہایت ندامت اور شرمندگی سے
عند ربہم نزدیک پروردگار اپنے کے جسجگہ کہ حساب کا ہوتا ہوگا اور جزا لو کی محذوف ہے یعنی اور اگر دیکھے تو جسوقت کہ گنہگار
نیچے ڈالنے والے سروں انہوں کو ہونگے نزدیک پروردگار اپنے کے تو اس حالت کو دیکھکر نہایت عبرت پکڑے گا اور اسوقت کہینگے وہ گنہگار کہ
ربنا ای پروردگار ہمارے ابصرنا دیکھا ہمنے جو کچھ کہ تونے وعدہ کیا تھا وسمعنا اور سنا ہمنے تصدیق تیری
پیغمبروں کی یا ہول قیامت اور آواز صور کو سنا ہمنے فارجعنا نعمل صالحا پس پھیر دے تو ہمکو دنیا میں کہ کام کریں ہم نیک
اور اعمال خیر بجالائیں انا موقنون تحقیق کہ ہم یقین کرنیوالے ہیں قیامت کا اور اعمال کی جزا کا کہ ہمنے اپنی آنکھوں
سے دیکھ لیا ہے اور اسمیں ہمکو کچھ شک باقی نہیں رہا ہے اور جسوقت مشرکین یہ بات کہینگے تو خدا تعالی فرمایگا کہ ولو شئنا اور اگر
چاہتے ہم لاتینا البتہ دیتے ہم دنیا میں کل نفس ہدیہا ہر نفس کو رہنمائی اسکی یعنی اگر ہم چاہتے تو انکو جبر
کر کے ایمان اور عمل نیک پر لاتے اور انکو ایسی چیز دیتے کہ جسکے وسیلہ سے سب ایمان کو اختیار کرتے لیکن یہ امر مخالف تکلیف کے ہے اور تکلیف
ہے کہ آدمی اپنے اختیار سے ایمان لاوے تاکہ مستحق ثواب اور مدح کا ہو اس سبب سے ایمان لانے میں ہمنے انکو مجبور نہیں کیا بلکہ ایمان اور کفر کو ظاہر
کر دیا اور راہ حق اور باطل دونو بیان کر دی اور ایمان اور کفر انکی اختیار میں کر دیا جسکو چاہیں اختیار کریں لیکن انہوں نے اپنے ارادہ سے کفر کو
اختیار کیا اور ہدایت کو ترک کیا اور اسکے سبب سے مستحق عذاب کے ہوئے چنانچہ فرماتا ہے کہ ولکن حق القول منی اور لیکن ثابت
ہوئی ہے یہ بات مجھسے کہ لاملئن جہنم البتہ پر کرونگا میں دوزخ کو من الجنۃ والناس جنوں اور آدمیوں
کفر کرنیوالوں سے اجمعین سب سے اور کہا جائیگا بروز قیامت کہ تم جو ایمان نہ لائے کافرو باوجود دیکھنے معجزوں اور دلیلوں ایمان کے
فذوقوا پس چکھو تم عذاب دوزخ کا بما نسیتم سبب اسکے کہ فراموش کیا تمنے یعنی ترک کیا تمنے مثل فراموش کرنیوالوں کی
اور درست جانا تمنے لقاء یومکم ہذا پہنچنے کو دن اپنے کو سبب ترک کرنے ایمان کے اختیار اپنے سے انا نسینٰکم تحقیق
ہم بھول گئے تمکو تو اب ہمنے یعنی ترک کیا ہمنے تمکو عذاب و آتش میں کہ پھر ہرگز ہم تمکو یاد نکرینگے ہمنے تمسے معاملہ بھول جانیوالوں کا سا کیا ہے کہ
جیسے کوئی کسیکو بھول جاتا ہے اور پھر یاد نہ کرے ایسے ہی ہم تمہاری کبھی خبر نہ لینگے اور تمکو دوزخ سے نہ نکالینگے وذوقوا اور چکھو تم
کافرو عذاب الخلد عذاب ہمیشگی کو بما کنتم تعملون سبب اسچیز کے کہ تھے تم عمل کرتے کفر اور گناہ سے
منقول ہے کہ بروز قیامت بندوں کو مقام حساب میں کھڑے کرینگے اور بعد حساب کے اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل کریں تو فرشتے انکی اور
انکی شفاعت کریں حقتعالی بعضے آدمیوں کو دوزخ کی راہ سے پھیرے اور بازرکھے اور بعضے پیغمبروں کی سفارش سے خلاصی پائیں اور بعضے شہدا
اور مومنین صالحین کی شفاعت سے رہائی پائیں اور بعد اسکے رحمت الہی جوش غضب میں ہنگر آئی اور کہے کہ ای خدا مجھکو بھی شفاعت کرنی
پہنچ سکتی ہے حقتعالی فرمائیگا کہ شفاعت کر تو ہر مومن اور مومنہ حق میں کہ مجھکو وہ یاد کرتے تھے اور یا مجھسے ڈرتے تھے پس وہ رحمت شخص

خدا پر وا انکے ساتھ انکا حال ہی سبب کفر اور سبب شرک کے اور یہ وقت فرمائیگا کہ دروازے دوزخ کے بند کرو پس کوئی آرام اور راحت انکو نہ پہنچے
اور غم اور سختی وہاں سے باہر نکلنے پاویں اور فرشتے انکو کہینگے کہ فذوقوا بما کنتم تا آخر اور بعد ذکر کفار کے اب مومنین کا ذکر کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہی کہ اِنَّمَا یُؤْمِنُ سوا اسکے نہیں کہ ایمان لاتے ہیں وہ بِاٰیٰتِنَا ساتھ نشانیوں ہماری کے اَلَّذِیْنَ
اِذَا ذُکِّرُوْا وہ لوگ کہ جب وقت نصیحت کیے جاویں وہ بِہَا ساتھ اُن آیتوں کے تو خَرُّوْا گر پڑتے ہیں وہ سُجَّدًا جس وقت کہ سجدہ
کرنیوالے ہیں یعنی فی الفور اپنی سجدہ گاہ میں پڑتے ہیں وَسَبَّحُوْا اور تسبیح کرتے ہیں اور پاکی سے یاد کرتے ہیں پروردگار اپنے کو اور ایسی
تسبیح کرتے ہیں کہ وہ نزدیک انکی ہی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ساتھ تعریف پروردگار انکے کے کہ جو صفات کہ خدا کے لائق ہیں اُن صفات سے اُسکی
تعریف کرتے ہیں اور جو صفات کہ اُسکی لائق نہیں ہیں اُنسے اُسکو پاک کرتے ہیں اور یا بامید رضامندی خدا اور ثواب آخرت کے عبادت کرتے ہیں
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ اور وہ تکبر اور سرکشی نہیں کرتے ہیں ایمان سے اور طاعت سے اور اپنے دل کی رغبت سے خدا کی عبادت میں
مشغول ہوتے ہیں یہ سجدہ ان آیتوں میں واجب ہی جس وقت کہ کوئی اس آیت کو پڑھے واجب ہے کہ بعد اس آیت کے سجدہ کرے اور سننے والے کو بھی
سجدہ کرنا واجب ہے اور سجدہ کا حال ملاقی ہوا ہی تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ دور رہتے ہیں پہلو انکے عَنِ الْمَضَاجِعِ خوابگاہ انکی سے کہ ذکر خدا میں
مشغول ہوتے ہیں نماز تہجد پڑھتے ہیں اور يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو خَوْفًا واسطے خوف کے غضب خدا سے وَطَمَعًا
اور واسطے طمع اور امید رحمت خدا کے اور خوفا اور طمعا دونو مفعول لہ واقع ہوئی ہیں وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور اُس چیز سے
کہ روزی دی ہی ہم نے انکو خرچ کرتے ہیں کار خیر میں اور راہ خدا میں کہ شب کو تو وہ ہماری درگاہ میں عاجزی اور گدائی کرتے ہیں اور دن کو ہماری
راہ میں عاجزوں اور گداؤں کی خبر لیتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہی کہ یہ آیت امیر المومنین علیہ السلام کے اور انکی تابعداروں
اور شیعوں کی حق میں نازل ہوئی ہی کہ اول شب کو تو وہ سوتے ہیں اور جبکہ دو تہائی رات یا زیادہ یا کم اس سے گذر جاتی ہی تو گھبرا کر اپنے رب کے خوف
اور اُسکی عبادت کی رغبت اور جو کچھ کہ خدا پاس ہی اُسکی طمع میں اپنے بستر سے اٹھتے ہیں پس فرماتا ہے خدا اپنی کتاب میں اور خبر دی تم کو اُس چیز کی
کہ عطا کیا ہی انکو کہ ساکن کیا ہی انکو اپنے ہمسایہ میں اور داخل کیا انکو بہشت میں اور امن دی ہی انکو خوف سے انکے اور لیگیا ہی وحشت انکی کو اور جناب
رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ خبر دونگا میں تمکو ابواب خیر کی کسی نے کہا کہ ہاں یا رسول خدا فرمایا کہ روزہ رکھنا سپر ہی آتش جہنم سے اور صدقہ
دور کرتا ہی خطا کو اور نماز تہجد گناہ کرنیوالے کو طلب کرتی ہی ذات خدا کو یعنی اُسکی رضامندی کو اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہی کہ مراد اس
آیت سے اُن لوگوں سے ہی کہ شب کو سوتے نہیں ہیں جب تک کہ نماز عشاء کو ادا کریں اور وصیت نامہ جو حضرت حسن عسکری علیہم السلام علی ابن بابویہ قمی کو لکھا
اُنہیں ہی کہ تجھکو چاہیے کہ نماز شب پڑھا کرے اس وصیت کی ہی رسول خدا نے امیر المومنین علیہ السلام کو کہ لازم ہی تجھکو پڑھنا نماز شب کا اور جو
کوئی شیعہ چاہیے نماز شب کو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اویس قرنی سے منقول ہی کہ شب کو کہتے تھی وہ کہ یہ لیلۃ الرکوع ہے رات رکوع کی ہی اور ایک
رکوع میں ساری رات بسر کرتے تھی اور دوسری شب کو کہتے تھی کہ یہ لیلۃ السجود ہی اور تمام رات ایک سجدہ میں آخر کرتے تھی کسی نے کہا کہ اے اویس تمام
شب ایک حالت میں گذارتا ہی فرمایا کہ کہاں ہی شب ازل سے ابد تک ایک شب ہوتی تاکہ ایک سجدہ میں آخر کرتا میں اور سجدہ میں نالہ
بسیار اور گریہ بیشمار کرتا میں اور رسول خدا صلعم فرمایا ہی کہ بروز قیامت اولین اور آخرین کو جمع کرینگے اور ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا ایسا کہ سب
سنیں اور آواز کریگا کہ اہل محشر جلدی جانینگے کہ آج کے دن اولی بکرم اور احسان کے واسطے ہی اور پھر آواز کریگا کہ کہاں ہیں وہ جماعت کہ
جنکے پہلو اپنی شب کو خوابگاہ سے دور رہتے ہیں اُٹھیں ساتھ عبادت خدا کے پس ایک جماعت اُٹھے گی اور وہ تھوڑے آدمی ہونگے اور پھر آواز کریگا کہ کہاں ہیں
وہ لوگ کہ انکو منع نہیں کیا ہی انکی تجارت اور سودے نے ذکر خدا سے پس ایک جماعت اُٹھے گی اور وہ بھی نہایت تھوڑی ہونگی پھر آواز کریگا کہ کہاں ہیں وہ
جماعت کہ جو تعریف خدا کی کرتے تھی ظاہر اور پوشیدہ ایک جماعت اُٹھیگی کہ وہ بھی تھوڑی ہوگی پس انکو خطاب ہوگا بہشت میں جاؤ اور بعد انکے حساب

خلقت کا شروع ہوا اور فرماتا ہے خدا ان لوگوں کے حق میں فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ پس نہیں جانتا ہے کوئی نفس فرشتہ مقرب اور نہ پیغمبر مرسل کہ کیا
اُخْفِيَ لَهُم جو کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے واسطے ان شب کے اٹھنے والوں اور راہ خدا میں خرچ کرنے والوں کے مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ روشنی
چشم سے کہ جسکے دیکھنے سے آنکھیں روشن اور خنک ہووینگی اور اُخْفِيَ کو حمزہ اور یعقوب نے بسکون یا پڑھا ہے اور باقیوں نے بفتح یا اور ابن مسعود سے
روایت ہے کہ توریت میں لکھا ہے کہ خدا نے تیار کیا ہے واسطے ان لوگوں کے کہ اپنا پہلو بستر سے اُٹھاتے ہیں واسطے رضامندی خدا کے وہ چیز کہ کسی آنکھ نے نہیں
دیکھا ہے اسکو اور کسی کان نے نہیں سنا ہے اسکو اور دل میں کسی آدمی کے نہیں گذرا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ ہمنے انکے واسطے تیار کیا ہے جَزَاءً
واسطے بدلا دینے کے بِمَا كَانُوا ساتھ اسکے کہ تھے وہ خلوص نیت سے يَعْمَلُونَ عمل کرتے حضرت صادق علیہ السلام سے ایک حدیث
کے فقرات میں منقول ہے کہ نہیں ہے کوئی عمل نیک کہ بندہ کرتا ہے مگر واسطے اسکے ثواب ہے قرآن میں لکھا ہوا اور نماز شب کہ خدا تعالی نے اسکے
ثواب کو بیان نہیں کیا ہے واسطے بزرگی اسکی شان کے نزدیک اپنے پس فرمایا کہ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ سے يَعْمَلُونَ تک اور بعد چند فقروں کے اس حدیث میں
مذکور ہے کہ راوی نے کہا کہ قربان ہوں میں تیرے فرزند رسول صلعم میں چاہتا ہوں ایک امر کو تجھ سے پوچھوں لیکن مجھکو شرم آتی ہے فرمایا کہ پوچھ تو
پس میں نے پوچھا کہ کیا بہشت میں راگ بھی ہے فرمایا کہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ بہشتی کا جب اسکا حکم کریگا وہ اس درخت کی شاخ جنبش کریگی اس درخت
میں سے وہی آواز نکلیگی کہ خلقت نے کبھی ویسی خوش آواز نہیں سنی اور فرمایا کہ یہ عوض ہے واسطے اس شخص کے کہ جسنے ترک کیا ہے دنیا میں سننا راگ کا
خدا کے خوف سے پھر راوی نے کہا قربان ہوں میں تیرے کچھ اور زیادہ بیان فرمائیے فرمایا کہ خدا تعالی نے اپنے دست قدرت سے بہشت کو بنایا ہے اور
نہیں دیکھا ہے اسکو کسی آنکھ نے اور نہیں مطلع ہوا اسپر کوئی مخلوقات میں سے کھولتا ہے اسکو خدا ہر صبح کو اور فرماتا ہے اس بہشت کو کہ زیادہ کر تو
اپنی خوشبو کو اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ تیار کیا ہے میں نے
واسطے نیک بندوں اپنے کے وہ چیز کہ نہیں دیکھا ہے اسکو کسی آنکھ نے اور نہ سنا ہے اسکو کسی کان نے اور نہ دل میں کسی کے گذرا ہے نہیں مطلع کیا ہے میں نے اسکو اور پڑھو
اگر چاہو تم پڑھو کہ قرآن میں موجود ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ آیہ اور سنی و شیعہ دونوں کی کتابوں میں مذکور ہے کہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط کہ برادر مادری
عثمان کا تھا امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے مقام فخر میں کہنے لگا کہ میری تلوار تیز ہے اور میری جوانی کی قوت تجھ سے زیادہ ہے اور
زبان آوری میری تجھ سے بہتر ہے اور سنان میری تیری سنان سے بہت تیز ہے اور لشکر میں زیادہ ثابت قدم ہوں میں تجھ سے امیر المومنین علیہ السلام نے اسکو
جواب میں فرمایا خاموش ہو اے بدکار فاسق تجھکو کہاں طاقت ہے کہ میرے مقابلہ میں فخر اپنا بیان کرے اور مجھ سے تو گفتگو کرے اللہ تعالی نے
یہ آیت نازل کی کہ أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا کیا پس جو شخص کہ ہو مومن ایمان لانیوالا خدا اور پیغمبر پر یعنی علی بن ابیطالب كَمَن كَانَ
فَاسِقًا مانند اس شخص کے ہے کہ ہو وہ فاسق بدکار باہر ہونیوالا احکام خدا سے یعنی ولید بن عقبہ لَا يَسْتَوُونَ نہیں برابر ہیں شرف اور
رتبہ میں اور اس ولید کے حال میں لکھا ہے کہ عثمان نے اپنی خلافت میں ولید کو کوفہ کا حاکم کیا تھا شب کو اسنے شراب نوش کی صبح کو مسجد
میں آیا اور امام بنکر لوگوں کو نماز جماعت پڑھائی اور نماز صبح کی چار رکعت حالت مستی میں پڑھائی اور نماز میں لوگوں کی طرف منہ کرکے
کہا کہ چار رکعت پڑھی اگر کہو تو زیادہ کر دوں کہ اس وقت میں خوشی میں ہوں لوگ کہنے لگے کہ جانا کہ یہ مست ہے اور حالت نشہ میں کہتا ہے اور
عثمان کو اطلاع دی اسنے اسکے حال کا لکھا عثمان نے آدمی بھیجکر اسکو بلایا اور بعضے آدمی کوفے کے بھی اسکے ہمراہ آئے اور انہوں نے گواہی
دی کہ اسنے شراب نوش کی تھی اور حالت مستی میں دو رکعت کی چار رکعت پڑھی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس سے بھی زیادہ کر دوں عثمان نے
امیر المومنین سے مشورہ کیا حضرت نے فرمایا کہ اسکو اسی کوڑے مارنے چاہئیں اور یہی سبب تھا کہ ولید نے زمانہ خلافت امیر المومنین علیہ السلام
میں بیعت کی تھی غرض یہ ہے کہ حقتعالی فرماتا ہے کہ مومن اور فاسق برابر نہیں ہیں اسواسطے کہ مقام مومن کا بہشت ہے اور جگہ فاسق کی دوزخ
ہے چنانچہ اسکی تفصیل میں فرماتا ہے کہ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور پیغمبر پر وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور عمل کیے ہیں انہوں نے نیک فلھم جنٰت الماوٰی پس واسطے انکے ہیں بہشتیں رہنے کی کہ حقیقت میں جگہ رہنے کی مومن کی واسطے
وہی ہے سو اسلیے کہ دنیا تو وہ مقام ہے کہ مجبور اور ناچار وہاں سے کوچ کرنا ہوگا بخلاف آخرت کے کہ ہمیشہ رہنے کی جگہ وہی ہے اور کہتے ہیں کہ جنت الماوٰی
وہ بہشت ہے کہ جو عرش کے جانب راست ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ نام اسکا ماوٰی اسواسطے ہے کہ ارواح شہدا اور صالحین کی اسمیں جگہ پکڑیگی
اور حق تعالیٰ بروز قیامت مومن خالص عقیدہ کو وہ بہشت عطا کریگا اور وہ بہشت نزلاً ضیافت میں ملیگا اور نزلاً حال واقع
ہوا ہے یعنی وہ بہشت کہ جسکا نام جنت الماوٰی ہے وہ پیشکش ہوگا اور ضیافت میں ملیگا مومنین خالص اعتقاد اور نیک اعمال کو بما کانوا
یعملون بسبب اسکے کہ تھے وہ عمل کرتے کہ جسکے سبب سے مستحق اس بخشش کے ہوئے واما الذین فسقوا اور لیکن جو لوگ کہ باہر
ہوئے طریق حق سے فماوٰھم النار پس جگہ رہنے کی انکی آتش دوزخ ہے کلما ارادوا جسوقت ارادہ کریں ان یخرجوا
منھا یہ کہ نکلیں وہ اس آتش دوزخ سے عذاب کی شدت کی جہت سے اعیدوا فیھا پھیر دیے جاوینگے دوزخ میں اور سر انکے اس میں
پہنچینگے اور منقول ہے کہ جسوقت آگ جوش کرے گی انکو اوپر کو پھینکیگی تو وہ دوزخ کے دروازے کے نزدیک پہنچ جاوینگے اور ارادہ باہر آنیکا کرینگے
فرشتے دوزخ کے انکو آگ کے گرز سے مار کر دوزخ کے تحت میں انکو پہنچاوینگے وقیل لھم اور کہا جاویگا واسطے انکے یعنی ملائکہ دوزخ انکو
کہینگے کہ ذوقوا عذاب النار چکھو تم عذاب آگ کا الذی کنتم بہ تکذبون وہ عذاب کہ تھے تم ساتھ اسکے تکذیب کرتے
اور کہتے تھے کہ عذاب نہوگا اور ہمیشہ اسکو جھٹلاتے تھے ولنذیقنھم اور البتہ چکھاوینگے ہم انکو من العذاب الادنیٰ
عذاب نزدیک یعنی کہ وہ دنیا میں قتل ہونا اور اسیر ہونا یا قحط میں عذاب چکھنا ہے یا عذاب قبر ہے دون العذاب الاکبر سوا اسکے
عذاب بڑے کہ وہ عذاب آخرت ہے لعلھم یرجعون تاکہ وہ رجوع کریں اور پھریں کفر سے طرف طریق حق کے اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد عذاب ادنیٰ سے خروج امام مہدی آل محمد ہے کہ کفار پر خروج کرے اور سب کو تباہ اور قتل کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ عذاب ادنیٰ سے مراد عذاب قبر ہے اور قمی نے لکھا ہے کہ وہ عذاب رجعت ہے شاید کہ وہ رجوع کریں دنیا میں اسلیے کہ عذاب اور یرجعون کا
لفظ اسپر دلالت کرتا ہے اور کچھ مفسرین کہتے ہیں کہ وہ مصائب ہیں دنیا میں اور یا قتل ہونا ہے روز جنگ بدر اور یا مبتلا ہونا کہ تنگی قحط کے ساتھ سات
برس قحط میں مبتلا رہے یہانتک کہ مردار اور کتا انہوں نے کھایا اور یا عذاب قبر ہے ومن اظلم اور کون ستمگار زیادہ ہے ممن ذکر
بآیٰت ربہ اس شخص سے کہ نصیحت دیا جاوے ساتھ نشانیوں قدرت پروردگار اپنے کے یا ساتھ آیتوں قرآن کے ثم اعرض عنھا پھر
منہ پھیرے وہ انسے اور تامل انمیں نکرے انا من المجرمین منتقمون تحقیق ہم گنہگاروں سے بدلا لینے والے ہیں کہ انکو
عذاب کرینگے اور جو شخص کہ زیادہ ظالم ہے اسکا تو کچھ ذکر ہی نہیں ہے کہ وہ سخت عذاب میں گرفتار ہوگا اور جسوقت کہ کفار قریش نے باوجود دیکھنے
معجزوں روشن کے پیغمبر حق کو جھٹلایا تو حضرت کو بہت غم ہوا خدا تعالیٰ نے واسطے تسلی سید عالم کے قصہ حضرت موسیٰ کا بیان کیا چنانچہ فرماتا ہے
ولقد آتینا موسی الکتٰب اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو کتاب کہ وہ توریت ہے جیسے کہ ہمنے تجھکو قرآن دیا ہے فلا تکن
فی مریۃ پس نہو تو بیچ شک کے من لقائہ ملاقات اس قرآن کی سے اور یا ملاقات کرنی موسیٰ کے سے توریت کو نزد یا خدا کے سے
اور کچھ مفسرین کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ پس نہو تو بیچ شک کے ملاقات کرنی اس موسیٰ علیہ السلام سے کہ بیشک تو اس دنیا میں ملاقات کریگا اور یہی ہوا کہ
شب معراج رسول خدا صلعم نے حضرت موسیٰ سے ملاقات کی چنانچہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جسوقت مجھکو آسمان پر لیگئے تو میں نے موسیٰ کو دیکھا کہ وہ مرد
اور دراز قد تھا وجعلنٰہ اور کیا ہمنے اس موسیٰ کو یا کتاب کو اسکی ھدی لبنی اسرائیل راہ راست دکھلانیوالا واسطے
بنی اسرائیل کے وجعلنا منھم اور کیے ہمنے بیچ انکے ائمۃ یھدون امام اور پیشوا کہ ہدایت کرتے تھے وہ لوگوں کو توریت کے
احکام سے بامرنا ساتھ حکم ہمارے کے لما صبروا جسوقت صبر کیا انہوں نے اور حمزہ اور کسائی نے لما کو لام کے کسرہ سے اور میم کی تخفیف سے

بڑھانا ہی یعنی واسطے انکی صبر کیا ہی انہوں نے ایمان پر یا قوم کی سختیوں پر یا خدا کی طاعت اختیار کرنے پر یا گناہونکی پرہیز کرنے پر وَكَانُوا
بِآيَاتِنَا اور تھے وہ ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے يُوقِنُونَ یقین کرتے اور یہ اشارہ ہی اسطرف کہ اے محمد صلعم تیری امت میں
بھی ہم امام کرینگے یعنی جیسے کہ ہمنے موسیٰ کو کتاب دی ہی ایسے ہی تجھکو دی ہے ہدایت کرنیوالوں کو اپنا خلیفہ کیا اور جیسے کہ انکی امت میں امام تھے کہ
ہدایت کرتے تھے ایسے تیری امت میں امام مقرر کرینگے کہ وہ ہدایت کریں لوگونکو طرف حق کے اور موسیٰ کی امت میں بارہ نقیب تھے تیری امت میں امام خاتم النبیین
میں بھی بارہ ہوئے اور مثل آئمہ بنی اسرائیل انہوں نے صبر کیا امت کی ایذاؤں پر اور طاعت خدا پر اور لوگونکو ہدایت کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہی کہ امام کتاب خدا میں دو طرح کے ہیں ایک تو ان میں وہ ہیں کہ خدا نے فرمایا ہی وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا یعنی ہدایت کرینگے وہ
ساتھ حکم ہمارے کے اور نہ ساتھ حکم آدمیونکے اور مقدم رکھینگے حکم کو خدا کے لوگونکے حکم پر إِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ پروردگار تیرا هُوَ يَفْصِلُ
بَيْنَهُمْ وہ حکم اور فیصلہ کریگا درمیان ان آدمیونکے يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے فِيمَا كَانُوا فِيهِ بیچ اسکے کہ تھے وہ بیچ
اسکے يَخْتَلِفُونَ خلاف کرتے امر دین میں کہ اہل حق کو اہل باطل سے جدا کریگا اور ہر ایک کو موافق انکی افعال کے جزا دیگا
أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ کیا نہیں ہدایت کی ہی واسطے ان اہل مکہ کے اس امر نے کہ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ کتنے ہلاک کئے ہیں
ہمنے پہلے انکے مِنَ الْقُرُونِ قرنوں میں سے مثل قوم ثمود اور عاد کے کہ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ چلتے ہیں وہ اہل مکہ بیچ مکانوں
انکی کے جسوقت کہ سفر ادھر کا کرتے ہیں اور راہ میں انکے مکانونکے آثار اور علامت کو دیکھتے ہیں اور فاعل لم یہد کا کم اہلکنا ہی یعنی لم یہد لہم اہلاکنا
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس ہلاک کرنے پہلی قرنونکے لَآيَاتٍ البتہ نشانیاں ہیں نصیحت اور عبرت کی ہیں واسطے دیکھنے والونکے
أَفَلَا يَسْمَعُونَ کیا پس نہیں سنتے ہیں وہ ان باتونکو دل سے اور فہم کے کانوں سے تاکہ نصیحت پکڑیں أَوَلَمْ يَرَوْا کیا
نہیں دیکھا ان کفار مکہ نے کہ أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ تحقیق کہ ہم چلاتے ہیں پانیکو یعنی بھیجتے ہیں ابر رحمت کو إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ
طرف زمین سوکھی گیاہ سے فَنُخْرِجُ بِهِ پس نکالتے ہیں ہم ساتھ اسکی یعنی ساتھ آب باران کے زَرْعًا زراعت کو اور بعضے کہتے ہیں کہ جرز نام
ایک جگہ کا ہی ولایت یمن میں کہ پانی ندیونکا وہاں نہیں پہنچ سکتا ہی خدا اپنا ابر باراں اس زمین خشک میں پہنچاتا اور اس سے زراعت
اور درخت اور گھاس پیدا ہوتے ہیں تَأْكُلُ مِنْهُ کھاتے ہیں اس زراعت سے أَنْعَامُهُمْ چوپائے انکے یعنی بھوسا زراعت کا
اور پتے درختونکے اور گھاس کو چوپائے کھاتے ہیں وَأَنْفُسُهُمْ اور نفس انکی کھاتے ہیں غلہ اس زراعت کا اور میوہ درختوں کا أَفَلَا
يُبْصِرُونَ کیا پس نہیں دیکھتے ہیں وہ تاکہ رہنمائی پائیں اس سے اور راہ لیجائیں طرف کمال قدرت خدا کے اور جانیں کہ جو کوئی کہ قادر ہے
زراعت کے اگانے پر زمین خشک میں ہی تو وہ قادر زندہ کرنے پر مردونکے بھی بعد مرنیکے وَيَقُولُونَ اور کہتے ہیں وہ کفار مکہ کہ
مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ کب ہے یہ فتح کہ مومنین کہتے ہیں ہمکو کہ مشرکوں پر فتح ہوگی یہ وعدہ انکا کب جلدی ہمکو وہ فتح دکھلاؤ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ اگر ہو تم راست گو اپنے وعدہ میں کہتے ہیں کہ مراد اس سے فتح مکہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے عذاب ہے روز بدر کا اور
بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے عذاب روز قیامت کا ہی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انکے جواب میں کہ يَوْمَ الْفَتْحِ دن فتح کا خواہ فتح مکہ ہو خواہ
جنگ بدر کا لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا نہ نفع بخشیگا ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے إِيمَانُهُمْ ایمان انکا اسواسطے کہ جسوقت وہ مقتول ہوئے
تو پھر انکو ایمان لانے سے کیا فائدہ ہوگا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ اور نہ وہ مہلت دئے جاوینگے کہ عذاب قتل کا توقف ہووے اور یا یہ کہ ایمان لانا روز قیامت
انکو فائدہ بخشیگا بھی نہ ہوگا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر لے تو انسے اے محمد صلعم اور روگردانی کر انسے اور کچھ مدت معلوم تک چھوڑ دے وَانْتَظِرْ
اور منتظر رہ تو نصرت خدا کا إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ تحقیق کہ وہ انتظار کرنیوالے ہیں اپنے غلبہ کا لیکن غلبہ و نصرت تیرے واسطے ہے

سُورَةُ الْأَحْزَابِ

یہ سورہ مدنی ہی اور اسمیں تہتر آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورہ احزاب کو بہت پڑھیگا قیامت کے روز وہ ہمسایہ ہیں محمد کے

اور آل اسکے اور ازواج اسکی ہو گا منقول ہے کہ ابی سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابی اعور سلمی بعد معرکہ احد کے رسول خدا سے امان طلب
کرکے مکہ سے مدینہ میں آئے اور عبد اللہ بن ابی سلول کہ سردار کفار کا تھا اسکے پاس جا کر ٹھہرے دوسرے روز عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح و طعمہ بن ابیرق
کہ منافقین میں سے تھے انکو ہمراہ اپنے لیکر رسول خدا کے پاس آئے اور کہا کہ ہبل و لات اور منات کے ساتھ چھوڑ دو اور یہ کہو کہ یہ بت قیامت کے دن
شفاعت کرینگے اور انکی عبادت فائدہ بخشتی ہے اور ہم بھی تجھکو چھوڑ دینگے تو اپنے خدا کی پرستش کر یہ بات سنکر حضرت کو بہت رنج ہوا اور رنگ
چہرہ مبارک کا سرخ ہو گیا بسبب غصہ کے ابن ابی اور ابن قشیری اور ابن قیس نے کہا کہ یا رسول اللہ شرفائے عرب سے سخن کو درشت مت کہ بعض صحابہ نے
کہا کہ یا رسول خدا ہمکو اجازت ہو کہ انکو قتل کریں فرمایا کہ میں نے انکو جان و مال کی امان دی ہے اور عہد کا توڑنا روا نہیں ہے لیکن انکو مدینہ سے باہر
نکالدو اور عمر نے کہا کہ نکل جاؤ تم اس شہر سے کہ تم پر خدا کی لعنت اور غضب ہے پس یہ آیت نازل ہوئی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر جو خبر دینے والا ہے اتَّقِ اللَّهَ ڈر تو خدا سے ہمیشہ اور نہیں وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ اور نہ فرمانبرداری
کر تو کفار کی مثل ابو سفیان اور عکرمہ وغیرہ کے وَالْمُنَافِقِينَ اور منافقوں کی جو ظاہر میں مومن ہیں اور دل میں کافر مثل ابن ابی اور ابن قیس وغیرہ کے
إِنَّ اللَّهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلِيمًا جاننے والا مصلحتوں کا حَكِيمًا حاکم کہ نہیں امر فرماتا سوا موافق حکمت کے پس جو کچھ فرمائے اسکی اتباع
کر کہ اسمیں مصلحت ہے وَاتَّبِعْ اور پیروی کر تو مَا يُوحَىٰ اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے إِلَيْكَ طرف تیرے مِن رَّبِّكَ جانب
پروردگار تیرے سے إِنَّ اللَّهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے بِمَا تَعْمَلُونَ ساتھ اسکے جو کرتے ہو تم لوگ نیکی اور بدی خَبِيرًا خبردار
کہ جسمیں تمہاری صلاح ہے اسکا حکم کرتا ہے اور کفار کے ان کلموں کے سننے سے تجھکو منع کرتا ہے کہ جو جفا کئے ہیں وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور
توکل کر تو اوپر خدا کے کہ سب امور اسکے سپرد کر دے کہ جو کچھ وہ تقدیر کریگا وہ موافق مصلحت کے ہوگا اور کسی غیر کا اندیشہ مت کر وَكَفَىٰ بِاللَّهِ
وَكِيلًا اور کافی ہے خدا کارساز تیرا اور نگہبان جمیع امور کا اور ناصر اور مددگار تیرا کہ اعدا کو تجھ سے دفع کریگا اور کہتے ہیں کہ ابی معمر جمیل بن
اوس ایک دانا اور سمجھدار تھا اور کہتا تھا کہ میرے دو دل ہیں اور ہر ایک دل سے محمد صلعم سے زیادہ سمجھتا ہوں اور عرب اسکو ذو القلبین یعنی صاحب دو
دل کہتے تھے جسوقت بدر کی لڑائی سے بھاگ کر مکہ کو جاتا تھا تو ایک جوتی تو اسکے پاؤں میں تھی اور دوسری جوتی اسکے ہاتھ میں ابو سفیان
اسکے پاس پہنچا اور قوم کا حال اس سے پوچھا کہا کہ کچھ تو قتل ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے ابو سفیان نے کہا کہ تیری جوتی کا کیا حال ہے کہ
ایک جوتی پاؤں میں ہے اور ایک ہاتھ میں جب اسنے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہاتھ میں رکھتا ہے اور جب اپنے حال پر مطلع ہوا تو کہا کہ میں ایسا جانتا
تھا کہ دونوں جوتیاں میرے دونوں پاؤں میں ہیں تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ اسکے دو دل نہیں ہیں اور دو دلوں کا دعوی بیہودہ کرتا ہے اور خدا تعالی
نے بھی اسکو اس دعوے میں جھوٹا فرمایا اور یہ آیت نازل کی کہ مَا جَعَلَ اللَّهُ نہیں پیدا کئے ہیں خدا نے لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ واسطے
ایک مرد کے دو دل فِي جَوْفِهِ بیچ پیٹ اسکے اور بعض کہتے ہیں کہ منافقین حضرت کو کہتے تھے کہ محمد کے دو دل ہیں ایک دل تو اسکا ہمارے ساتھ
ہے اور دوسرا اسکے اصحاب کیطرف تو حق تعالی نے فرمایا کہ دروغ کہتے ہیں نہیں ہیں اسکے دو دل نہیں پیدا کئے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ کفار کہتے
تھے کہ محمد کے دو دل ہیں اسلئے کہ اسکے پاس علم کثیر ہے اور بہت سورہ اسکو حفظ ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے
ایک مرد کیواسطے دو دل پیدا نہیں کئے ہیں کہ ایک دل سے تو ایک قوم کو دوست رکھے اور دوسرے دل سے انکے دشمنوں کو دوست رکھے اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا علی ابن ابیطالب نے کہ نہیں جمع ہوتی دوستی ہماری اور دوستی ہمارے دشمنوں کی ایک آدمی کے سینے میں اسلئے
خدا نے نہیں پیدا کئے ہیں واسطے ایک مرد کے دو دل اسکے پیٹ میں کہ ایک دل سے ہمکو دوست رکھے اور دوسرے دل سے ہمارے دشمنوں کو دوست
رکھے لیکن دوست ہمارا اپنی خالص کرتا ہے اپنی دوستی کو جیسے خالص ہوتا ہے سونا آگ سے کہ کچھ میل نہیں رہتا پس جو کوئی
چاہے کہ جانے دوستی ہماری تو پس چاہئے کہ امتحان کرے اپنے دل کا پس اگر شریک ہو ہماری دوستی میں دوستی دشمن ہمارے کی تو نہیں ہے ہم سے

اور یہ ہم آپکے ہیں اے رسول خدا دشمن انکا ہی اور جبرئیل اور میکائیل اور خدا دشمن ہے کافروں کا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نازل ہی جسکا دل
سوا خدا کے کسی دوسری چیز کیطرف متعلق ہو تو وہ شخص قریب ہے اُس چیز سے اور بعید ہے حقیقت سے اُس چیز کی سو کہ جسکا ارادہ کیا ہی اپنی نمازوں میں اور بعد
اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اور جیسے کہ ایکمرد کے واسطے دو دل نہیں ہو سکتے ایسے ہی ایک عورت ایکمرد کی ماں اور زوجہ نہیں ہو سکتی چنانچہ عرب
کا یہ گمان تھا کہ اگر کوئی اپنی زوجہ کو یہ کہہ دے کہ تو میرے واسطے مثل پشت ماں میری کے ہے تو وہ زوجہ مثل ماں کے ہو جاتی ہی خدا تعالی انکے
گمان کو رد کرتا ہے کہ وما جعل ازواجکم اللائی اور نہیں کیا ہی خدا نے جورو ان تمہاری جنکو کہ تظاہرون منہن تشبیہ دیتے ہو تم
انہیں سے امہاتکم مائیں تمہاری سو اسکی کہ مرتبہ زوجہ کا خادمہ ہونیکا ہی اور ماں مخدومہ ہوتی ہی پس یہ دونوں ایکمرتبہ میں کیونکر جمع ہو سکتی
ہیں اور تفصیل اسکی سورۂ مجادلہ میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ اور اللائی کو نافع اور یعقوب نے اللاء پڑھا ہی بدون یا کے اور تظاہرون کو عاصم
نے بضم تا اور بتخفیف ظا سے پڑھا ہے اور اہل کوفہ نے سوا عاصم کے بفتح تا اور بتخفیف ظا پڑھا ہے اور ابن عامر نے بفتح تا اور بتشدید ظا پڑھا ہی
اور باقیوں نے تظّہّرون بدون الف کے اور ظا اور ہا کے تشدید سے پڑھا ہی اور جیسے کہ ایک شخص کے پہلو میں دو دل نہیں ہو سکتے ایسے ہی یہ بھی نہیں
ہو سکتا کہ ایک شخص کسیکا بیٹا ہو اور دوسرے شخص کا بھی بیٹا ہو جاے چنانچہ فرماتا ہی کہ وما جعل اور نہیں کیا ہی خدا نے ادعیاءکم پالکوں
تمہارے کو ابناءکم بیٹے حقیقی تمہارے جو کہ اپنے نطفہ سے ہوتا ہے وہ فرزند حقیقی اور اصلی ہوتا ہے اور جو کوئی اپنے نطفہ سے نہیں ہوتا ہی اور اسکو یا اسے
کہتے ہیں کہ یہ فرزند میرا ہی تو وہ فرزند عارضی ہوتا ہی ایک شخص میں یہ دونوں کیونکر جمع ہو سکتے ہیں اور اصل اس قصہ کی حضرت صادق علیہ السلام
سے اسطرح منقول ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا ... تو انکے مال کی تجارت کے معاملات کیا کرتے تھے ایکمرتبہ بازار
عکاظ میں تشریف لیگئے وہاں زید بن حارثہ کو دیکھا کہ فروخت ہو رہا ہی اور حضرت نے اسکو دیکھا کہ عاقل اور فہیم ہی اسکو خرید کر لیا جبکہ حضرت
پیغمبر ہوے تو وہ بھی مسلمان ہو گیا اور وہ غلام حضرت کا مشہور تھا جسوقت اسکے باپ حارثہ کو خبر ہوئی تو وہ مکہ میں آیا اور وہ ایکمرد جلیل القدر تھا پہلے
حضرت ابو طالب کے پاس گیا اور کہا کہ میرا بیٹا قید ہو کر چلا گیا تھا اور میں نے سنا ہی کہ تمہارے بھتیجے کے پاس وہ ہی تو اپنے بھتیجے سے کہہ دو کہ یا تو وہ اسکو فروخت
کرے اور یا اسکا فدیہ لیوے اور یا اسکو آزاد کرے ابو طالب نے رسولخدا صلعم سے ذکر کیا حضرت نے فرمایا کہ میں نے اسکو آزاد کیا جہاں چاہے وہ چلا جاے حارثہ
کھڑا ہوا اور اسنے زید کا ہاتھ پکڑا کہ اپنے ہمراہ لیجاے اور زید سے کہا کہ اپنے شرف اور حسب میں چلکر ملجا زید نے کہا کہ میں تو رسولخدا صلعم کو ہرگز نہ چھوڑونگا حارثہ
نے کہا کہ تو چاہتا ہی اپنے حسب اور نسب کو چھوڑکر قریش کا غلام ہوتا ہی زید نے کہا کہ میں رسولخدا کو کبھی نہ چھوڑونگا جبتک کہ میں زندہ ہوں اسکا باپ غصہ ہوا اور
کہا کہ اے گروہ قریش کے تم گواہ رہو کہ میں اس سے بیزار ہوں اور یہ میرا بیٹا نہیں ہے رسولخدا نے یہ سنکر فرمایا کہ تم سب گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہی اور میں اسکا
وارث ہوں اور وہ میرا وارث ہے اس روز سے زید بن محمد کہا جاتا تھا اور رسولخدا اسکو بہت دوست رکھتے تھے اور زید کا نام رکھا تھا زید حب اور جسوقت
رسولخدا نے طرف مدینہ کے ہجرت کی تو زینب بنت جحش سے کہ حضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھی اُسکا نکاح کیا ایکمرتبہ رسولخدا زید کے گھر کسی کام کیواسطے گئے تو وہ
زید تو گھر میں نہ تھا لیکن زینب جو اسکی زوجہ تھی حجرہ میں بیٹھی ہوئی خوشبو پیستی تھی رسولخدا نے دروازہ کو کھولا تو حضرت کی نظر زینب پر جا پڑی اور وہ نہایت خوبصورت تھی آپ نے فرمایا کہ
سبحان اللہ خالق النور وتبارک اللہ احسن الخالقین یعنی پاک ہی پیدا کرنیوالا نور کا اور بزرگ ہی خدا بہتر پیدا کرنے والا سب پیدا کرنیوالوں سے اور یہ کہکر حضرت
واپس چلے آئے اور بعد اسکے زید اپنے گھر میں آیا زینب نے اسکو خبر کی کہ رسولخدا تشریف لائے تھے اور مجھکو دیکھکر فرمایا کہ سبحان اللہ خالق النور وتبارک اللہ
احسن الخالقین زید نے یہ سنکر کہا کہ تو چاہتی ہے کہ میں تجھکو طلاق دیدوں بعد اسکے رسولخدا تجھ سے نکاح کرلیں شاید حضرت کے دل میں تیری طرف کچھ اثر ہوا ہی
زینب نے کہا کہ ایسا ہو کہ تو مجھے طلاق دیوے اور پھر حضرت بھی مجھ سے نکاح نہ کریں پس زید رسولخدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ قربان آپ پر میرے والدین یا
رسولخدا مجھکو زینب نے ایسی ایسی خبر دی ہی اگر آپکی مرضی ہو تو میں اسکو طلاق دیدوں بعد اسکے حضرت اس سے نکاح کرلیں حضرت نے فرمایا کہ نہیں اور جا تو اور
خدا سے ڈر اور اپنی زوجہ کو نگاہ رکھ بعد اسکے خدا تعالی نے رسولخدا کو حکم دیا زینب سے نکاح کرنیکا بعد طلاق دینے زید کے اور ذکر اسکا اس سورۃ میں

نشانہ لعنت بنائیگا اور جب حضرت نے بموجب حکم خدا زینب سے نکاح کیا تو منافقین نے حضرت پر طعن کیا کہ ہمکو کہتا ہے کہ زوجہ پسر کی حرام ہے اور خود اپنے
پسر کی زوجہ سے نکاح کر لیا ان لوگونکے گمان باطل کو خدا تعالیٰ نے رد کیا اور فرمایا کہ خدا نے پالکو نکو بیٹا نہیں کیا ہے اور بیٹا حقیقت میں وہ
ہے کہ اپنے نطفہ سے پیدا ہو ذٰلِكُمْ یعنی ایک شخص کے دو دل ہونا اور زوجہ کا ماں ہوجانا اور پالک کا بیٹا ہوجانا قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ قول
تمہارا ہے ساتھ مونہوں تمہارے کے یہ فقط تمہاری منہ کی بات ہے کہ جسکی کوئی حقیقت نہیں ہے زبان سے اپنے جو چاہو سو کہدو وَاللّٰهُ يَقُولُ
الْحَقَّ اور خدا کہتا ہے حق و درست جو کہ مطابق واقع کے ہے وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ اور وہ دکھاتا ہے راہ راست کو اور فرمایا کہ
ادْعُوهُمْ پکارو تم ان فرزندونکو اور نسبت دو انکو لِآبَائِهِمْ واسطے باپوں انکے کہ جنکے نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں هُوَ أَقْسَطُ
عِنْدَ اللّٰهِ وہ پکارنا زیادہ راست ہے نزدیک خدا کے اور نہایت درست اور مطابق واقع ہے فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ پس اگر نہ جانو تم باپ
باپوں انکے کو کہ وہ لڑکے کن کے فرزند ہیں فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ پس بھائی تمہارے ہیں بیچ دین کے وَمَوَالِيكُمْ اور وہ دوست تمہارے
دین میں یعنی وہ برادر اور دوست تمہارے ہیں پس انکو پکارو تو کہو اے بھائی یا اے دوست میرے اور موالی کلام عرب میں چچا کے بیٹوں کے
واسطے بھی مشہور ہے وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اور نہیں ہے اوپر تمہارے گناہ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ بیچ اسکے کہ خطا کی ہے تم نے اور بھی قباحت کو
نہ جانتے تھے ممانعت سے پہلے اور زید کو ابن محمد کہتے تھے اور یا بعد وارد ہونے ممانعت کے بھولکر کہتے تھے وَلٰكِنْ اور لیکن گناہ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ
وہ چیز ہے کہ قصد کیا ہے دلوں تمہارے نے کہ عمداً کسیکو نسبت باپ سے غیر پدر کی طرف کی ہے بعد وارد ہونے ممانعت کے وَكَانَ اللّٰهُ اور
ہے خدا غَفُورًا بخشنے والا گناہ اس شخص کا کہ خطا کرے رَحِيمًا مہربان ہے اگر عمداً کہنے والا توبہ کرے کہ اسکے گناہ کو بخشدے اور اسکا عذاب
یعنی پالک کیواسطے وراثت نہیں ہے اور منقول ہے کہ جسوقت رسول محمد نے جنگ تبوک کے جانیکا ارادہ کیا تو مسلمانوں کو ہمراہ چلنے کا حکم دیا بعضے صحابہ نے کہا کہ
ہم اپنے باپ اور ماں سے اجازت جانیکی حاصل کر لیں تب آیت نازل ہوئی النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ پیغمبر زیادہ لائق اور سزاوار ہے
ساتھ مومنین کے مِنْ أَنْفُسِهِمْ نفسوں انکے سے جمیع امور دین یا دنیا کے ہو سکے کہ جو کچھ وہ فرماتے ہیں عین صلاح اور فلاح بندوں کی ہے
بخلاف نفس اپنے کے کہ حکم اسکا ایسا نہیں ہے پس واجب ہے سب مومنین پر کہ انکے نزدیک رسول محمد زیادہ دوست ہوں انکے نفسوں سے اور حکم حضرت
کا مقدم ہو غیر کے حکم پر اور حضرت نے فرمایا ہے کہ کوئی مومن نہیں ہے مگر کہ میں اولی ہوں اسکے نفس سے دنیا اور آخرت میں اور فرمایا ہے حضرت نے کہ
کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا یہانتک کہ میں زیادہ دوست ہوں اسکے نزدیک اسکے باپ اور ماں اور فرزند اور جمیع مومنین سے پس واجب ہے کہ حکم
رسول محمد کا سب آدمیوں کے حکم سے زیادہ لازم ہو وَأَزْوَاجُهُ اور بیبیاں اس حضرت کی أُمَّهَاتُهُمْ مائیں ان مومنین کی ہیں تعظیم
اور حرام ہونے کی جہت سے کہ جیسے کہ اپنی ماں حرام ہے اور تعظیم اسکی لازم ہے ایسے ہی رسول محمد صلعم کی بیبیاں ہیں جبتک کہ طاعت خدا میں باقی رہیں
اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بیبیاں رسول محمد کی حرام ہوئیں مثل ماؤں تمہاری کے ہیں اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ
کیا معنی ہے اس طلاق کے جو کہ رسول محمد نے امیر المومنین کو تفویض کی تھی فرمایا کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا کہ بیبیاں رسول محمد کی مومنین کی مائیں ہیں اور
حق تعالیٰ نے انکو خاص کیا ہے شرافت میں کہ انکو مومنین کی ماں فرمایا اور رسول محمد نے امیر المومنین سے فرمایا کہ اے ابو الحسن یہ شرف میری بیبیوں کو واسطے باقی
ہے جبتک کہ وہ طاعت خدا میں ہیں اگر وہ نافرمانبرداری خدا کی کریں بعد میرے کہ تیرے اوپر خروج کریں تب طلاق دینا تو انکو اور اس شرف سے انکو خارج کر
اور مومنین کی ماں ہونیکی شرافت سے انکو ساقط کر لینا شرافت انکی دور ہو جاویگی اور جیسے کہ بیبیاں حضرت کی مومنین کی مائیں ہیں ایسے ہی
رسول محمد صلعم سب مومنین کے باپ ہیں چنانچہ حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کہتے ہیں کہ آیت کو اس طرح پڑھا ہے کہ
وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَهُوَ أَبٌ لَهُمْ اور ثعلبی نے بھی لکھا ہے کہ وَهُوَ أَبٌ لَهُمْ نازل ہوا اور حضرت کو جو باپ کہتے ہیں تو حضرت دین میں
اور دنیا میں باپ ہیں اور اسلئے کہ ہر ایک باپ اپنی امت کا اس جہت سے کہ حیات ابدی کے حاصل ہونیکی اصل ہے کہ جسکے سبب صلاح او

فلاح دنیا اور آخرت کی ہے اور جناب رسولخدا نے فرمایا ہے کہ میں اور علی دونوں باپ ہیں اس امت کے یہی سبب ہے کہ ان کا مقصود دونوں برابر ہیں مگر یہ کہ علی بعد
نبی کے ہے اور جسوقت کہ رسولخدا باپ امت کے ہوے اور انکی بیبیاں مائیں ہوئیں تو اسی سبب سے مومنین آپس میں بھائی ہوگئے اور اسلیے خدا نے فرمایا ہے کہ
انما المومنین اخوۃ اور جسوقت کہ رسولخدا باپ ہوے اس امت کے تو بعد انکے علی باپ ہیں اس امت کے اس جہت سے کہ رسولخدا نے روز غدیر فرمایا تھا
کہ الست اولی بکم من انفسکم سبنے اسکا اقرار کیا بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس علی بھی اولی ہوے سب کے نفسوں سے
اور طاعت انکی مثل طاعت رسول واجب ہوئی اور جسوقت کہ رسولخدا کے واسطے ولایت ہوئی مومنین کی تو ایسی ہی علی کے واسطے بھی ہوئی اور
یہی جہت ہے باپ ہونے کی اور جو شخص کہ علی کی طاعت سے باہر ہوا وہ رسولخدا کی طاعت سے باہر ہوا جو حدیث کہ اوپر بالا کے **و اولوا الارحام**
اور صاحبان قرابت یعنی رشتہ دار و یگانے **بعضہم اولی ببعض** بعضا انکا سزاوار زیادہ ہے ساتھ بعضے کے کہ وارث ہوتے ہیں
فی کتاب اللہ بیچ کتاب خدا کے کہ وہ لوح محفوظ ہے یا جسکو قرآن میں نازل کیا ہے آیتیں یعنی بیچ حکم اسکے کہ جو لکھا ہوا ہے اسمیں مقدم ہیں
اور سب میں قرابت والے زیادہ سزاوار ہیں میراث کے لینے میں **من المومنین** مومنین سے باعتبار ایمان کے ہونے کے **والمہاجرین** اور
مہاجرین سے پہلے یہ دستور تھا کہ جو کوئی آپس میں ایک دوسرے کا بھائی بنتا تھا اور یا ہجرت کرتا تھا اور نصرت کرتا تھا تو وہ بھائی ہوکے اور ہجرت
کرنیکی اور نصرت کی جہت سے وارث ہوتا تھا چنانچہ سورہ انفال میں مذکور ہے اور قرابت کی جہت سے وارث نہیں ہوتا تھا خدا تعالی نے آیت اولوا الارحام
سے وہ پہلا حکم منسوخ کیا اور فرمایا کہ میراث قرابت کی جہت سے پہنچتی ہے اور قریب والے بعضا اولی ہیں بعضے سے میراث لینے میں اور اب مومنین اور
مہاجرین کو حق میں اور ہجرت کے اعتبار سے میراث نہ دینی چاہیے **الا ان تفعلوا** مگر یہ کہ کرو تم **الی اولیائکم** طرف دوستوں اپنے کے
انصار اور مہاجرین میں سے **معروفا** نیکی کہ انکے واسطے وصیت کرو اپنے مال میں سے دینے کی اگر تہائی مال میں سے زیادہ نہو اسواسطے کہ
تہائی مال سے زیادہ دینے کی وصیت جاری نہیں ہو سکتی بدون اجازت وارثوں کے اور اپنی زندگی میں جسقدر مال چاہو دوستوں کو
بخشدو اور یہ آیت و اولوا الارحام بعضہم اولی ببعض میراث کے مقدمہ میں نازل ہوئی ہے اور تاویل اسکی امامت ائمہ ہے چنانچہ امام
محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت جاری ہوئی ہے اولاد حسین میں بعد اسکے اور ہم اولی ہیں امارت میں رسولخدا کے ساتھ مومنین و مہاجرین
اور انصار سے اور اس آیت اولوا الارحام سے باطل ہوا عصبہ جیسا کہ اہلسنت کے نزدیک ہے **کان ذلک** ہے وہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا پیغمبر خدا کا
اولی ہونا اور میراث کا قرابت کی جہت سے ملنا **فی الکتاب مسطورا** بیچ کتاب کے یعنی لوح محفوظ میں یا قرآن میں لکھا گیا اور ثابت کیا
گیا ہے اور بعضے علما آیہ و اولوا الارحام کو دلیل لاتے ہیں جناب امیر المومنین کی خلافت کے واسطے لیکن بعد اسکے جو سمجھا ہے اسکی جہت سے چسپاں نہیں ہو سکتی
مگر یہ کہ کہا جاے کہ یہ آیت تاویل ہے اور سابق ہو چکی کہ جو جناب امیر کی امامت میں نازل ہوئی ہیں اور تاویل اسکی بابت ائمہ کے حق میں ہے جو کہ اوقات
سوچو تم اور اب اللہ تعالی حضرت رسولخدا صلعم کی نبوت کی تاکید میں عہد و پیمان کا ذکر کرکے فرماتا ہے کہ **و اذ اخذنا** اور یاد کرو اے
محمد صلعم جسوقت کہ پکڑا ہمنے یعنی لیا ہمنے **من النبیین** پیغمبروں سے **میثاقہم** پیمان انکا اسطرح سے کہ ہر ایک انمیں سے بشارت دیوے
اس پیغمبر کی کہ بعد اسکے آویگا اور خدا کے احکام کو لوگونتک پہنچائیں اور اسکی عبادت کیواسطے لوگونکو بلائیں اور ہر ایک پیغمبر دوسرے کی تصدیق کرے اور یہ پیمان
پیغمبروں سے بروز الست لیا تھا **و منک** اور تجھسے اے محمد صلعم **و من نوح** اور نوح سے **و ابراہیم** اور ابراہیم خلیل اللہ سے **و موسی**
اور موسی کلیم اللہ سے **و عیسی ابن مریم** اور عیسی پسر مریم سے اور تخصیص ان پیغمبروں کی بعد جمیع پیغمبروں کے ہے کہ یہ پیغمبر اولوالعزم ہیں اور فضل
سب پیغمبروں سے اور انکی شرع مشہور اور جاری ہے اور ہمارے پیغمبر کو ان سب سے پہلے ذکر کیا واسطے تعظیم اور بزرگی انحضرت کے **و اخذنا منہم** اور
پکڑا ہمنے یعنی لیا ہمنے ان پیغمبروں سے **میثاقا غلیظا** پیمان سخت اور مضبوط اور بلند مرتبہ اور عظیم الشان **لیسئل الصادقین** تاکہ
سوال کرے خدا راستگو والوں سے قیامت میں یعنی پیغمبروں سے سوال کرے **عن صدقہم** سچائی انکی سے جنہوں نے کہ خدا کے پیمان کو رسانیا

اور خدا کے پیغام لوگوں کو پہنچائے ہیں اور انسے سوال کرے کہ تمنے پیغام خدا کا اپنی امت کو پہنچایا ہی اور یہ پیغام جو پہنچایا ہی تو محض قربت اور خلوص سے
پہنچایا ہی یا ریا اور بلندی شان کیواسطے پہنچایا ہی یہ سوال انکی راستی سے ہے جسوقت کہ وہ سچ کو بیان کرینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا
ہی کہ جسوقت راستگویوں واسطے پوچھیں کہ سچ کس قصد اور کسوجہ سے اور ارادہ سے راست کہا تاکہ موافق انکی نیت کے انکو جزا دیوین تو پس جھوٹوں کا کیا حال
ہوگا اور غرض اس آیت سے ڈرانا کفار کا منظور ہے وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ اور تیار کیا ہے واسطے کافروں کے عَذَابًا أَلِيمًا عذاب دردناک
اور اب آیتیں قصہ جنگ خندق کا بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
یاد کرو تم نعمت خدا کو جو اوپر تمہارے ہے إِذْ جَاءَتْكُمْ جسوقت کہ آئے تمہارے پاس جُنُودٌ فوجیں یعنی قریش اور غطفان اور کنانہ
اور یہود اور قریظہ اور نضیر کہ قریب دس ہزار آدمی کے تھے سوار اور پیادہ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے رِيحًا ہوا کہ
انکے خیمے اکھاڑ ڈالے اور انکو پراگندہ کردیا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا اور لشکر فرشتوں کا بھیجے کہ وہ ایکہزار آدمی تھے وہ تو کافروں کو
دیکھتے تھے اور کفار انکو نہیں دیکھتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ ملائکہ ہرگز لڑے نہیں لیکن مسلمانوں کو دلیر کرتے تھے وَكَانَ اللَّهُ اور ہے خدا
بِمَا تَعْمَلُونَ ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم تدبیریں اور صلاح اور کوشش مقدمہ دین اسلام کے بَصِيرًا دیکھنے والا اور تمکو
اسکی جزا دیگا اور بیان اس قصہ جنگ خندق کا شروع ہوا ہی منقول ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے بنی نضیر کو انکے گھروں سے نکال دیا تو وہ شام
کیطرف چلے گئے اور وہ لوگ یہودی تھے اور جسوقت وہ شام کو چلے گئے تو رئیس انکے مثل سلام بن ابی الحقیق اور حیی بن اخطب اور کنانہ
بن ربیع کی بنی نضیر کی ایک جماعت کو ہمراہ لیکر مکہ میں آئے اور ابوسفیان کو کہ رئیس قریش کا تھا اور سوا اسکے اور رئیسوں کو رسول خدا صلعم سے
جنگ کرنے پر رغبت اور حرص دلائی اور کہا کہ ہم متفق ہو کر محمد کو مع انکی گروہ کے جڑ اور بنیاد سے اکھاڑ کر پھینکدیں اور رسم و دین انکی بھی فانی
ہو جائیں قریش نے کہا کہ اے گروہ یہود کی تم اہل کتاب ہو اور تمنے خوب تحقیق کیا ہی یہ کہو کہ دین ہمارا بہتر ہی یا دین محمد کا یہود نے کہا کہ دین
تمہارا بہتر ہے وہ یہ بات سنکر بہت خوش ہوا اور یہود سے عہد اور پیمان کیا کہ ہم تمہارے ہمراہ ہو کر محمد سے لڑینگے جب قریش کو انہوں نے لڑائی پر
آمادہ دیکھا تو انسے مطمئن ہو کر مکہ سے چلے آئے اور قبیلہ غطفان کے پاس گئے اور انکے پاس جاکر انکو بھی رسول خدا سے لڑنے پر حرص دلائی انہوں نے بھی انکا
کہنا قبول کیا اور مثل قریش کے لڑنے پر تیار ہوا اسیطرح عرب کے قبیلوں کو لڑائی پر آمادہ کیا اور پھر قریش کا ابوسفیان تھا اور سردار غطفان
عیینہ بن حصین تھا اور سردار بنی مرہ کا حارث بن عوف اور سردار اشجع کا مسعر بن جبلہ اور سردار بنی اسد کا طلیحہ اور سردار بنی سلیم کا
ابی اعور اور سردار ہوازن کا عامر بن طفیل یہ سب متفق ہوا اور ہم عہد ہو کر مدینہ کو روانہ ہوا اور جسوقت رسول خدا صلعم کو یہ خبر ہوئی کہ
دس ہزار آدمی یہود اور قریش وغیرہ جنگ کے ارادہ پر مدینہ کیطرف آتے ہیں حضرت مع تین ہزار آدمیوں کے اور بایک روایتیں ہے کہ مع سات سو آدمیوں کے
مدینہ سے باہر آئے اور آگے جبل سلع کے نزول فرمایا اور دشمن اوسی کے کنارہ پر ٹھہرے اور بنی غطفان ایکہزار آدمی تھے انہوں نے جدا ہی مقام کیا
اور حیی بن اخطب کعب بن اسید کے قلعہ کے نیچے جاکر ٹھہرا اور کعب اور رسول خدا میں آپسکا عہد ہو گیا تھا حیی انکے قلعہ کے دروازہ پر گیا اور کہا کہ اے
کعب دروازہ کھول تاکہ تیری قلعہ میں ہم آئیں اور تیری حمایت کریں اور رفاقت سے تجھکو بچائیں کعب نے کہا کہ تو مرد شوم ہی اور مجھمیں اور محمد میں
عہد ہو رہا ہی میں عہد کو نہیں توڑتا حیی نے اس مقدمہ میں بہت مبالغہ کیا لیکن کعب نے نہ مانا حیی نے کہا کہ اے کعب تو بڑی خست اور بخل کی جہت سے
دروازہ نہیں کھولتا ہی کہ ہم تیرے پاس آئیں تو تجھکو کھانا دینا پڑیگا تب لوگوں میں حمیت بہت ہوئی ہی اسنے غصہ ہو کر دروازہ کھولا اور جسوقت
حیی قلعہ کے اندر گیا تو کہا کہ اے کعب بہت تعجب ہے تجھسے تو گمان کرتا ہی کہ محمد ہمارا مقابلہ کریگا اور حال یہ ہی کہ تمام مکہ والے اور غطفان اور بنی کنانہ
اور بنی فزارہ اور سوا انکے اور ہم کہ اہل کتاب ہیں سب متفق ہوئی ہیں محمد سے جنگ کرنے پر اور ہم نے عہد کیا ہی کہ انکی بیخ کنی کریں تو کس واسطے متفق ہمارا
نہیں ہوتا ہی ایسی باتیں فریب کی کرکے کعب کا دل رسول خدا کیطرف سے پھیر دیا اور اسنے رسول خدا کا عہد توڑ کر حیی کے ساتھ عہد باندھا کہ اگر فرصت

ٹھہری ہو تو میں تمہارے ہمراہ قلعہ میں چلا جاؤں کہ جو کچھ تیرے واسطے ہو وہ ہمارے واسطے ہو اور جسوقت رسولخدا نے یہ خبر سنی تو سعد و معاذ وغیرہ کو روانہ کیا کہ اس امر کو تحقیق کرو اور وہاں سے دریافت کر کے یہاں آؤ اور اگر انہوں نے عہد کو توڑ ڈالا ہے تو اس امر کو ظاہر نہ کرنا کہ مومنین یہ خبر سنکر ہراساں اور شکستہ دل ہو جاویں گے اور اگر ان لوگوں نے عہد کو نہ توڑا ہو تو اسکو ظاہر کر دینا اور انہوں نے جسوقت وہاں سے واپس آ کر رسولخدا صلعم کو انکے عہد توڑنے سے اور کثرت لشکر کی بھی خبر دی حضرت نے تکبیر کہی اور مسلمانوں کو گمان ہوا کہ عہد نہیں ٹوٹا ہو ان لوگوں نے اور اس سبب سے خوشحال ہوئے لیکن بعد انکو جو خبر عہد کے توڑنے کی مشہور ہوگئی اور دشمن پہنچے اور انکے لشکر کی کثرت سنی تو مسلمانوں کو خوف ہوا رسولخدا صلعم نے انکی تسلی کر کے وعدہ فتح کا اور صحابہ سے لڑائی کے مقدمہ میں مشورہ کیا سلمان فارسی نے کہا کہ یا رسولخدا قلیل آدمی کثیر آدمیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں فرمایا کہ پھر کیا کریں سلمان نے کہا کہ ہم اپنے گرد ایک خندق کھودیں کہ ہمارے اور انکے درمیان ایک پردہ حائل ہو جاوے کہ ہمارے پاس آنا ممکن نہ ہوگا اور ہماری ولایت فارس میں یہی دستور ہے کہ جب دشمن کے لشکر کی کثرت ہوتی ہے تو خندق کھودتے ہیں جبرئیل رسولخدا پر نازل ہوا اور سلمان کی رائے کو پسند کیا اور رسولخدا نے خندق کے کھودنیکا حکم دیا اور مہاجرین اور انصار کیواسطے انکے کھودنیکی حدیں مقرر کر دیں دس دس قدم اور تیس تیس قدم ہر ایک کے ایک قوم کیواسطے اور مہاجرین اور انصار نے سلمان کی رائے کو پسند کر کے انکی بہت تعریف کی اور انصار نے کہا کہ سلمان ہم میں سے ہے اور مہاجرین نے کہا کہ سلمان ہم میں سے ہے اور رسولخدا نے فرمایا کہ سلمان ہم اہلبیت میں سے ہے اور رسولخدا نے پہلے سے کھودنا شروع کیا اور امیر المومنین مٹی انکی باہر ڈالتے تھے یہی سلسلہ یہانتک کہ رسولخدا کو عرق آگیا اور تھک گئے اور فرمایا کہ نہیں عیش مگر آخرت کا خداوندا بخش دے مہاجرین اور انصار کو جسوقت مسلمانوں نے دیکھا کہ رسولخدا خندق کے کھودنے میں مشغول ہیں تو انہوں نے کھودنے میں بہت کوشش کی اور مٹی گڑھے سے باہر نکالکر ڈالنے لگے اور دوسرے دن بھی انکے کھودنے میں مشغول ہوا اور رسولخدا مسجد فتح میں بیٹھ گئے اور مہاجرین اور انصار کھودنے میں مشغول تھے کہ خندق میں ایک بڑا پتھر بہت سخت ظاہر ہوا کہ کدال اسپر کام نہیں کرتی تھی لوگوں نے جابر کو حضرت کے پاس بھیجا جابر کہتے ہیں کہ میں رسولخدا کے پاس آیا دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہیں اور چادر سر مبارک کے نیچے رکھی ہے اور پتھر سینے پر باندھا ہوا ہے میں نے عرض کی کہ یا رسولخدا ایک پتھر خندق میں ظاہر ہوا کہ کدال اسپر کام نہیں کرتی ہے حضرت جلدی سے کھڑے ہو گئے اور وہاں تشریف لائے اور پانی طلب کیا جب پانی حاضر ہوا تو اپنا منہ اور ہاتھ دھوئے اور اپنے سر اور پاؤں کا مسح کیا اور بعد اسکے کچھ پیا اور کلی کر کے اس پتھر پر ڈالی پھر کدال ہاتھ میں لی اور پتھر پر ماری اس پتھر سے ایک بجلی سی چمکی اسکی روشنی میں ہمنے شام کے محل دیکھے بعد اسکے ایک کدال اور ماری اور پتھر سے ایک بجلی سی چمکی اسکی روشنی میں ہمنے مدائن کے محل دیکھے اور بعد اسکے ایک اور کدال پتھر پر ماری اور اس سے بجلی سی چمکی اور اسکی روشنی میں ہمنے یمن کے محل دیکھے رسولخدا نے فرمایا کہ قریب ہے کہ خدا فتح کرے ان شہروں کو اور ہمارے قبضہ میں لائے اور بعد اسکے وہ پتھر ریزہ ریزہ ہو گیا بعض صحابہ منافقین نے جو یہ خبر رسولخدا سے سنی تو کہنے لگے کہ ہمسے وعدہ شام اور یمن کے لینے کا کرتا ہے اور حال ہمارا خوف سے یہ ہے کہ واسطے رفع حاجت کے بھی ہم یہاں سے نہیں جا سکتے اور جابر کہتے ہیں کہ میں نے رسولخدا کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا دیکھا تو جانا کہ حضرت بھوکے ہیں میں نے عرض کی کہ یا رسولخدا میں آپکے واسطے کھانا لاؤں فرمایا کہ کیا ہے تیرے پاس میں نے عرض کی کہ بچہ گوسفند اور ایک صاع جو کہ جسکے قریب تین سیر کے ہوتے فرمایا کہ جا اور اسکو تیار کر میں نے اپنی زوجہ سے جا کر کہا کہ آٹا پیس اسنے آٹا پیسا اور میں نے گوسفند کو ذبح کر کے صاف کیا اور اسکو پکا کر مع روٹیوں کے تیار کیا اور حضرت کی خدمت میں گیا اور عرض کی کہ کھانا تیار ہے اور جسکو آپ چاہیں اسکو بھی طلب کیجئے جناب رسولخدا خندق کے کنارہ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے گروہ مہاجرین اور انصار کے جابر کی دعوت قبول کرو اور اسوقت وہ لشکر تین ہزار یا سات سو آدمی تھے جتنے تھے سب آئے اور میرا یہ گمان تھا کہ جابر کی دعوت قبول کرو اور میں اپنی زوجہ سے جا کر کہا کہ رسولخدا مع جمیع صحابہ کے تشریف لاتے ہیں اسنے کہا کہ تونے انکو بھی خبر کر دی ہے کہ وہ کسقدر ہے میں نے کہا کہ ہاں حضرت جانتے ہیں حضرت تشریف لائے اور دیگ کے اندر نظر کی اور فرمایا کہ گوشت اس میں سے نکالو اور کچھ اس میں رہنے دو پھر تنور پر تشریف لیگئے اور تنور میں نظر کی اور فرمایا کہ روٹیاں اس میں سے نکال لو اور کچھ اس میں رہنے دو پھر حضرت نے ایک طبق منگوایا اور اس میں روٹیاں توڑ کر چور دیں اور مجھ سے فرمایا کہ

دس دس آدمیوں کو کھلاتا جا جس کے پاس میں وہ کھانا لیگیا دس دس نے سیر ہو کر کھایا اور جس طرح کھانا تھا ویسا ہی اس میں انگلیوں کا نشان تو موجود تھا اور اس میں سے کچھ بھی کم
نہوا تھا اسیطرح سب نے کھایا دس دس کے واسطے اور مجھ سے رسول خدا نے گوسفند کا دست طلب کیا میں نے پکا ہوا نکالکر لایا اور اسیطرح دس آدمیوں نے
وہ بھی کھایا وہ کھا کر چلے گئے اور ایک دست مجھ سے اور طلب کیا میں لیگیا اسکو بھی دس آدمی کھا کر چلے گئے پھر مجھ سے دست مانگا میں لا کر حاضر کیا اور
حضرت سے میں نے پوچھا کہ گوسفند کے کتنے دست ہوتے ہیں فرمایا کہ دو میں نے کہا کہ قسم ہے خدا کی تین تو میں لا چکا ہوں فرمایا کہ اگر تو خاموش رہتا تو ایک
ایک کل آدمی کھاتے جاتے ایک میں دس دس آدمیوں کو کھلاتا تھا اور کھانے پر فقط انگلیوں کا اثر معلوم ہوتا تھا اور اس میں سے کچھ کم نہوتا تھا یہانتک
کل آدمی سیر ہو گئے اور کھانا بدستور اسیطرح موجود تھا اور میں نے اپنے ہمسایہ کے لوگوں کو بھی کھلایا اور مدت تک خود بھی کھایا اور رسول خدا نے خندق
کھود دی اور اتمام کو پہونچی اور بعد تمام ہونے خندق کے تین روز کے بعد لشکر قریش کا کہ دس ہزار تھا اور مالک بن عوف مع بنی اسد اور
غطفان اور فزارہ اور یہود بنی قریظہ وغیرہ آئے طرف مشرق کے وادی کے اوپر جا کر ٹھہرے اور ابو سفیان مع لشکر قریش جانب مغرب سے نیچے وادی کے آ اترا اور یہود قریظہ نے
بھی ان جانب کے [illegible] عہد توڑ ڈالا اور [illegible] اور کفار کے لشکر کی کثرت سے حضرت کے ہمراہیوں کو جو ضعیف الایمان اور منافق
آدمی تھے [illegible] خوف ہوا اور دہشت پیدا ہوا چنانچہ خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے اِذۡ جَآءُوۡكُمۡ یاد کرو جس وقت کہ آئے وہ لشکر تمہارے پاس مِنۡ
فَوۡقِكُمۡ اوپر تمہارے یعنی وادی کے اوپر جانب مشرق سے کہ وہ بنی غطفان تھے وَمِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡكُمۡ اور نیچے تمہارے زیر وادی سے جانب مغرب
کہ وہ قریش تھے وَاِذۡ زَاغَتِ الۡاَبۡصَارُ اور جس وقت کہ خیرہ ہو گئیں بینائیاں اور آنکھیں نہیں پہچانتی تھیں [illegible] وَبَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ
الۡحَنَاجِرَ اور پہنچے دل گلوں کو نہایت دہشت سے وَتَظُنُّوۡنَ اور گمان کرتے تھے تم اے مسلمانوں بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے الظُّنُوۡنَا
طرح طرح کے گمان یعنی مومنین ثابت اور خالص ایمان والے تو یہ گمان کرتے تھے کہ حق تعالیٰ اپنے دین کو غالب کریگا اور مومنین کو فتح دیگا اور منافق
گمان کرتے تھے کہ لشکر اسلام ان فوجوں کی تاب نہ لاکر [illegible] اور بنیاد سے اکھڑ جائیگا اور خاص ضعیف الایمان باوجود [illegible] نہایت خوف کرتے تھے
اور اہل مدینہ اور ابن عامر اور ابو بکر اور قتیبہ الظنونا کو حالت وصل اور وقف میں الف کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اہل بصرہ اور حمزہ بغیر الف کے دونوں حال میں
اور باقی حالت وقف میں الف کے ساتھ اور حالت وصل میں بدون الف کے پڑھتے ہیں فرماتا ہے خدا کہ هُنَالِكَ ابۡتُلِیَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اس جگہ
آزمائے گئے مومنین کہ ثابت قدم ڈگمگانے والوں سے جدا ہو گئے وَزُلۡزِلُوۡا اور ہلائے گئے مسلمان زِلۡزَالًا ہلایا جانا شَدِیۡدًا سخت
یعنی اپنی جگہ سے جاتی رہی عقل نامردوں کی کہتے ہیں کہ [illegible] اور [illegible] ہیں کہ پندرہ روز کفار کے لشکر نے گرد مدینہ کے توقف کیا
ہر روز خندق کے کنارہ پر آتے تھے اور طرفین سے تیر اور پتھر چلاتے تھے اور رات کو شبخون مارتے تھے اور حضرت سید عالم صلعم مع ایک جماعت اصحاب کے
انکی دفع کرنے میں مشغول ہوتے تھے اور جس وقت کار نہایت سخت ہوا تو حضرت نے [illegible] ایمان اور ثابت قدمی اصحاب کی سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ
کو کہا کہ میں اس فکر میں ہوں کہ مدینہ کو کفار سے خرید کروں تہائی میوہ مدینہ کے سے تاکہ غطفان مع قبائل کے یہاں سے پھر جائیں اور فتنہ کوتاہ
ہو تم اس مقدمہ میں کیا کہتے ہو ان دونوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر حکم خدا کا اس مقدمہ میں نازل ہوا ہے تو ہم فرمانبرداری کرتے ہیں اور جان و مال
اپنا خدا اور رسول پر فدا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اس مقدمہ میں وحی تو نازل نہیں ہوئی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کل عرب متفق انکے ہیں اور
میں چاہتا ہوں کہ انکا شر اس شہر سے دفع کروں سعد بن معاذ نے کہا کہ یا رسول اللہ ایام جاہلیت میں ہرگز اس قوم کو طمع نہ تھی کہ ہم انکو ایک دانہ بھی
انکو حصہ دیویں مگر بطریق مہمانی کے اور اب خدا تعالیٰ نے ہمکو بزرگی اسلام کی دی ہے کیونکر ہم انکو اپنا مال دیویں [illegible] ہمارے اور انکے ساتھ شمشیر [illegible]
بجز اسکے کہ سوا شمشیر کے اور کچھ نہ دیوینگے رسول خدا جس وقت ثابت قدمی انکی جانی تو خوشحال ہوا اور معلوم ہوا کہ [illegible] اور عمرو بن
عبدود قرشی مع جماعت سواروں قریش کے مثل عکرمہ بن ابی جہل اور ہبیرہ بن ابی وہب اور نوفل بن عبد اللہ اور ضرار بن خطاب کے سوار ہوا اور
واسطے جنگ کے قصد کیا اور وہ سب اپنے لشکر کے گرد جا کر پھرے اور [illegible] کنارہ اور [illegible] کہا کہ چلو اور آج لڑو کہ آج معلوم ہو کہ محمد جو کچھ کہتا ہے اور

دعویٰ کرتا ہے وہ سب بوضع ہوئیں خندق کے کنارہ پر آئے اور خندق کو دیکھا اور کہا کہ یہ ایک فریب ہے کہ عرب ایسا فریب نہیں کرتے تھے اور خندق سے ایک
تنگ راستہ سے آئیں وہ داخل ہوئے اور گھوڑے اپنے کودانے لگے امیرالمومنین مع ایک جماعت مومنین کے انکی دفع کو نکلے آئے اور عمرو بن عبدود نے گھوڑا اپنا اپنی
جماعت سے باہر نکالا اور وہ جماعت اور قوت میں مشہور تھا اور بڑا قوی اور دراز قد اور فربہ جوان تھا اور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ اونٹ پر سوار ہوا جاتا تھا
رستہ میں ایک قافلہ ملا وہ اونٹ سے نیچے اترا اور اونٹ کی سپر بنائی اور ایک کھجور کا درخت بڑا اٹھا اسکو ہتھیار حربہ بنا کر قافلہ کو لوٹ لیا اور سب کو
ہزار سوار جنگی کے برابر جانتے تھے اور سب سے بہادر عرب میں مشہور تھا اور حضرت امیرالمومنین سے مقابل ہو گئی وجہ یہ ہے کہ جسوقت وہ خندق سے گذر کر گھوڑا
کودا تو ایک نکال تو رسول خدا صلعم نے صحابہ سے کہا کہ کون شخص ہے کہ اس ملعون کے شر کو دفع کرے سب صحابہ نے اپنے سر نیچے کو جھکائے اور کسی نے جواب نہ دیا
امیرالمومنین کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں جاتا ہوں فرمایا کہ وہ عمرو ہے تو بیٹھ جا اور رسول خدا نے صحابہ کی صف بندی فرمائی اور ... آگے کھڑا
کیا تھا جسوقت عمرو آیا تو سب رسول خدا کے پیچھے ہو گئے اور حضرت کو آگے کر لیا اور ایک شخص نے حضرت کے اصحاب میں سے دوسرے شخص سے کہ اسکے پہلو میں کھڑا
تھا کہا کہ نہیں دیکھتا ہے تو کہ یہ شیطان عمرو بن عبدود ہے واللہ اسکے ہاتھ سے کوئی بھی نجات نہ پائیگا آؤ محمد کو دفع کر دیں اسکی طرف تا کہ اسکو قتل کرے اور پھر
ہم اپنی قوم میں جا ملیں اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ قد یعلم اللہ المعوقین منکم الآیہ اور عمرو نے نیزہ اپنا زمین میں گاڑ دیا اور گھوڑے کو
گرد اسکے پھراتا تھا اور لڑائی طلب کرتا تھا اور رجز پڑھتا تھا اور ملامت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کہاں ہے جنت تمہاری جسکا تم گمان کرتے ہو کہ
جو کوئی قتل کیا جاتا ہے وہ اسمیں داخل ہوگا صحابہ حضرت کے یہ سب سنتے تھے اور کچھ نہیں کہتے تھے پھر علی بن ابیطالب نے رسول خدا سے عرض کی کہ یا
رسول خدا میں جاتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ نہیں یہ عمرو ہے اور عمرو بن عبدود نے پھر طلب کیا کہ کوئی مجھسے لڑنے کو آئے اور اپنا فخر اور بہادری بیان کرتا
تھا اور مسلمانوں کی حقارت ظاہر کرتا تھا امیرالمومنین کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول خدا میں جاتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ نہیں تو بیٹھ جا پھر امیرالمومنین نے
کہا کہ اگرچہ عمرو ہو اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ دم نہ مارتے تھے اور زبانیں اپنی بند کئے بیٹھے تھے اور ... رسول خدا نے جسوقت
دیکھا کہ کوئی انمیں سے اس قابل نہیں ہے اور ڈر سے پہلے ہی مرے جاتے ہیں تو اسوقت علی کو جہاد کا حکم دیا ابو القاسم حسکانی نے لکھا ہے کہ رسول خدا نے
اپنی زرہ علی کو پہنائی اور اپنی شمشیر ذوالفقار انکو دی اور اپنا عمامہ انکے سر پر باندھا اور فرمایا کہ اے علی جا اور اپنے کام میں مشغول ہو اور جسوقت علی نے
پشت پھیری تو حضرت نے دونو ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ خداوندا تو اسکا نگہبان ہو آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے سے اور بائیں سے اور اسکے سر کے اوپر سے اور اسکے
قدموں کے نیچے سے اور حضرت علی انکے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا کہ جلدی نہ کر تیرا جواب دینے والا آ پہنچا ہے کہ وہ عاجز نہیں ہے عمرو نے کہا کہ تو کون ہے فرمایا کہ
میں علی ابن ابیطالب ہوں کہا کہ اے علی تو الٹا پھر جا میں نہیں چاہتا ہوں کہ تیرے ہاتھ سے قتل ہو اسلئے کہ مجھ میں اور تیرے باپ میں دوستی تھی امیرالمومنین
نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو میرے ہاتھ سے قتل ہو اور لیکن اے عمرو میں نے سنا کہ تو نے بارہا کہا ہے کہ اگر مجھسے کوئی دو خصلتوں میں سے ایک خصلت چاہے
تو میں اسکے واسطے قبول کروں اور میں تجھکو ایک خصلت کیطرف بلاتا ہوں کہا کہ وہ کیا ہے فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ خدا پر اور اسکے پیغمبر پر تو ایمان لا کہا کہ مجھکو اسکی
احتیاج نہیں ہے اور وہ دوسری بات کیا چاہتا ہے فرمایا کہ پیادہ ہو جا اور گھوڑے سے نیچے اتر تا کہ ہم اور تم آپس میں لڑیں کہا کہ اے علی مجھکو افسوس آتا ہے کہ تو میرے
ہاتھ سے مارا جائے الٹا پھر جا اور میری نصیحت مان امیرالمومنین نے فرمایا کہ تو نے کہاں سے جانا کہ میں تیرے ہاتھ سے مارا جاؤنگا اور تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا
غصہ ہو کر گھوڑے سے نیچے اترا اور ایک دفعہ آپس میں حملہ کیا عمرو نے آگے بڑھ کر امیرالمومنین پر تلوار چلائی حضرت علی نے سپر سر پر کی اور اسکی تلوار
سپر کو کاٹتا اور سر مبارک حضرت علی کو زخمی کیا امیرالمومنین ایک جانب کو آئے تا کہ اپنے زخم کو باندھیں اور عمرو نے گمان کیا کہ انکو
قتل کیا ہے دوسرا آدمی ہو لڑنا طلب کیا حضرت علی اپنا زخم باندھ کر پھر اسکے پاس پہنچے عمرو نے کہا کہ تو کون ہے فرمایا کہ میں وہی ہوں کہ پہلے تجھسے لڑتا تھا انکو کہ
... تھا کہ میری ضرب سے کوئی سلامت نہیں رہتا فرمایا کہ اے عمرو اب نوبت میری ہے کہا کہ لا ... حضرت علی نے اسپر حملہ کیا
... ایسا مارا کہ دونوں پاؤں اسکے ... زمین پر گر پڑا اور ... نہیں ...

اور حضرت علی علیہ السلام کود کر اسکے سینہ پر سوار ہوے اور اسکے سر کو تن سے جدا کرکے اپنے ہاتھ میں لیا اسطرح سے کہ دونو لشکر والے دیکھتا اور پھر اسکو زمین پر
ڈالدیا جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ میں امیر المومنین کے ہمراہ گیا کہ دیکھوں میں کہ حال علی کا اور عمرو کا کہ نہیں کہا تا پہنچے ہیں وہ دونو آپس میں
لپٹے اور دونو نے حملہ اور کشتی سے ایسا غبار اٹھا کہ دونو غبار میں پوشیدہ ہوگئے اور میں کچھ نہیں دیکھتا تھا اور بعد ایک عرصہ کے میں نے علی کی آواز سنی کہ فرمایا
اللہ اکبر اسوقت میں جانا کہ علی نے عمرو کو قتل کیا اور جو آدمی کہ عمرو کے ہمراہ تھے وہ سب بھاگ گئے اور نوفل بن عبداللہ کہ اسکے ہمراہ تھا اسکا گھوڑا خندق
میں گرا مسلمان اسپر پتھر مارنے لگے امیر المومنین نے سبکو دور کیا اور خندق میں جا کر اس سے لڑے اور اسکو دو ٹکڑے کیا اور جسوقت غبار میں وہ دونو پوشیدہ
ہوگئے تو منافقین نے کہا کہ علی مارا گیا جسوقت غبار رفع ہوا تو انہوں نے علی کو سلامت دیکھا اسکے سینہ پر اور عمرو کو مقتول اور حضرت علی اسکے سر کو
لیکر رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور خون حضرت علی کے سر سے جاری تھا کیونکہ ضرب لگا اور تلوار سے اسنے سر کو زخمی کیا تھا رسول خدا نے علی کو بہت پیار کیا
اور بہت تعریف کی اور فرمایا کہ لضربۃ علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین یعنی ثواب ضربت علی کا بروز جنگ خندق افضل ہے ثواب
عبادت جن اور انس سے اور اسی جگہ سے کہا ہے کہ صاحب شعر نے کہ ہو دست حیدر و ذوالفقار جسکے سبب شرک ہوا نابکار اور جسوقت رسول نے ایسا پیار حضرت
علی کی نسبت لوگوں نے دیکھا تو بہت مشتاق ہوا اور کینہ دلوں میں پیدا ہے کہ جو لوگ ایسے رسول کے سپرد ہیں کے باہر نکالا اور حسن بصری نے روایت کی ہے کہ جب
علی نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا اور اسکا سر جدا کرکے لائے اور رسول خدا کے روبرو ڈالا تو ابوبکر اور عمر بن خطاب اٹھ کر کھڑے ہوئے اور علی کے سر کو بوسہ دیا اور
بروز غدیر خم بھی عمر بن خطاب نے علی سے کہا تھا کہ تو میرا اور جمیع مومنین کا مولا ہے لیکن باوجود اسکے اپنا مطلب ہاتھ سے دیدیا اور ابوبکر بن عیاش سے
روایت کی ہے کہ علی نے ایسی ضرب لگائی کہ اسلام میں اس سے زیادہ بزرگ کوئی ضرب نہیں تھی کہ جس سے اسلام قوی ہوا یعنی وہ ضرب کہ عمرو بن عبدود کے
علی نے لگائی تھی اور ایک ضرب ایسی تھی کہ اس سے زیادہ شوم اور بد کوئی ضرب اسلام میں نہیں تھی اور وہ ضرب ابن ملجم کی تھی کہ جو علی کے لگائی تھی اور
باعث شکوہ کفر اسکے علی بن ابیطالب ہے کہ عمرو اور نوفل کو قتل کیا اور صحابہ نے علی سے کہا کہ اے علی زرہ عمرو کی تو نے کیوں نہ لی کہ قبائل
عرب میں ایسی زرہ کسیکے پاس نہ تھی فرمایا کہ نہ چاہا کہ اسکا ستر ظاہر ہو جاے اور منقول ہے کہ مشرکین نے عمرو بن عبدود کا مردہ دس ہزار دینار کو خرید کرتے
تھے رسول خدا نے نہ دیا اور فرمایا کہ میں مردہ فروش نہیں ہوں اور رسول خدا نے زبیر کو ہبیرہ بن وہب کے قتل کیلئے بھیجا زبیر نے ایسا تلوار اسکے سر پر لگائی
کہ اسکا سر پھٹ گیا اور عمر بن خطاب کو رسول خدا نے حکم دیا کہ ضرار بن خطاب سے جاکر جنگ کرے جسوقت عمر نے ضرار کا مقابلہ کیا تو عمر نے ضرار کی طرف تیر چلایا ضرار نے
کہا کہ واے تجھ پر بیٹھ جا کہ جو تجھ پر تیر چلاتا ہے لیکن میں قسم ہے خدا کی اگر تو مجھ پر تیر چلاے گا تو میں مکہ میں کسیکو زندہ نہ چھوڑونگا پس
عمر بھاگ گیا اور اسکے پیچھے ضرار پہنچا اور عمر کے سر پر نیزہ لگایا اور عمر بھاگ گیا اور مختصر یہ ہے کہ بعد قتل عمرو بن عبدود اور نوفل کے کفار کی کمر ٹوٹ گئی
اور جنگ نے درمیان غطفان اور بنی نضیر اور مشرکوں کے تفرقہ ڈالدیا اور انکی آپس میں خلافی ہوگئی اور سب اپنی راہ لئے تھے اور جب انکو
آپس کی برخلافی کا یہ ہے کہ جسوقت بنی قریظہ نے حیی بن اخطب کے کہنے سے رسول خدا کا عہد توڑ ڈالا تو رسول خدا کو اور مسلمانوں کو بہت رنج ہوا اور آدمی
رات کے وقت نعیم بن مسعود اشجعی رسول خدا کے پاس آیا اور وہ قریش کے جنگ خندق کے لئے آئے تھے پہلے ایمان لایا تھا اسنے کہا یا رسول اللہ میں تحقیق
میں ایمان لایا ہوں خدا پر اور تیری تصدیق کی ہے اور ایمان میرا کفار پر پوشیدہ ہے اور میرے ایمان لانیکو انمیں سے کوئی نہیں جانتا ہے اگر تم مجھکو
حکم دو نصرت کرونگا اور جان لڑا دونگا تو میں حاضر ہوں اور اگر آپ مجھکو حکم دیویں اسامر کا کہ میں میان یہود اور قریش کے تفرقہ ڈالدوں
اور ایک کو دوسرے سے برخلاف کروں ایسا بھی کر سکتا ہوں یہاں تک کہ یہود کی جو قلعہ سے باہر نکلیں فرمایا کہ ایسا ہی کر کہ تفرقہ انکے درمیان پڑ جاے
پیغمبر نزدیک بہت پسند آیا پس اسنے عرض کی کہ مجھکو اجازت ہو کہ آپکے حق میں جو چاہوں سو کہوں فرمایا کہ جو تیرا جی چاہے اور وہاں سے چلنے سے وہ نعیم
حق میں کلمہ بعد حضرت سے رخصت ہوکر ابو سفیان کے پاس آیا اور کہا کہ تو میری دوستی کو اپنے حق میں جانتا ہے اور میری نصیحت کو اپنے مقدمہ میں کیسی خدا اسکو
دشمن پر فتح دے کہ مجھکو خبر پہنچی ہے کہ محمد سے یہود نے موافقت کی ہے کہ تمہارے لشکر میں وہ داخل ہوں اور پھر وہ [illegible] ایسا وعدہ کیا

اور بنی قریظہ نے جو محمد کے ساتھ بدعہدی کی ہے پھر وہ بہت نادم ہوئے ہیں اور محمد کے پاس آدمی بھیجا ہے اور کہتے ہیں کہ کیا تو اس سے راضی ہوگا جب تک ہم
عرب کی قوم میں سے اشراف آدمیوں کو لاویں یعنی ہم ان میں سے لیکر تیرے پاس بھیجیں کہ تو انکو قتل کرے اور پھر ہم تیرے ہمراہ ہوکر انکو جو باقی رہے مار ڈالیں
پس کیا چاہتی ہے قریش تم انکو اپنے لشکر میں نہ آنے دینا یہانتک کہ تم ان سے بیچ آدمی انکے اشراف کے لو تاکہ وہ کوشش کریں تاکہ تم انکے مکر اور غدر سے
امن میں رہو ابو سفیان نے یہ سنکر کہا کہ توفیق خیر دے تجھکو خدا اور نیک جزا عطا کرے اور ابو سفیان نعیم کے اسلام سے واقف نہ تھا اور نہ کوئی یہودی ہی
اور بعد اسکے نعیم جلدی سے بنی قریظہ یہودیوں کے لشکر میں گیا اور کہا اے کعب تم مجھکو جانتے ہو کہ جو کچھ میری دوستی تمسے ہے اور محمد سے عداوت ہے واسطے
از راہ دوستی میں تمسے کہتا ہوں کہ مجھکو خبر معتبر پہنچی ہے کہ ابو سفیان چاہتا ہے کہ ان دونوں قوم کو جو لڑائی محمد کی قریب نہیں لکھدیں یہ اگر
انہوں نے فتح پائی تو تمام ہماری ہوگی اور اگر انکو شکست ہوئی تو لڑائی کے بعد وہ ہوگی وہ قتل کیجاوینگے پس یہ سب ہے کہ انکو بلا کر اپنے لشکر میں
داخل کرو یہانتک کہ دس آدمی انکے اشراف میں سے بطور رہن کے تم لو کہ وہ تمہارے قلعہ میں نظربند رہیں اگر انہوں نے محمد پر فتح پائی تو وہ یہاں سے حرکت نکریں جب تک کہ
اس عہد کو پورا کریں جو تمہارے اور انکے درمیان ٹھہرا ہوا ہے کہ اگر قریش بھاگ گئے اور محمد پر انکو فتح نہ ہوئی تو محمد تمسے لڑیگا اور تمکو قتل کریگا ان
یہودیوں نے سنکر کہا کہ خدا تعالی تجھکو جزاء خیر دے اے نعیم تم نے خبر دی اور ہم اپنے قلعہ میں سے نہ نکلینگے یہانتک کہ ہم انکے آدمیوں میں سے کچھ آدمی لیویں انکو اپنے
قلعہ میں بند کر کے رکھیں اور بعد اسکے غطفان کے پاس گیا اور کہا کہ اے گروہ غطفان میں تم میں سے ہوں اور تمکو از راہ دوستی نصیحت کرتا ہوں میں
پس جو کچھ کہ قریش کے واسطے کہا تھا وہ انکو بھی کہا یہ سبب تھا انکے ہونے کہ آپس میں خلاف ہوئیگا اور ایک قوم کا دوسری قوم سے مطمئن نہ ہوئیگا پس جب
دوسرا دن ہوا اور وہ شنبہ کا روز تھا اور یہود شنبہ کو کچھ کام نہیں کرتے ہیں اور ابو سفیان نے اسی شنبہ کی صبح کو شوال کے مہینہ میں سنہ پانچ ہجری میں
عکرمہ بن ابو جہل کو مع چند آدمیوں قریش کے یہودیوں کے پاس بھیجا انہوں نے جاکر بیان کیا کہ اے گروہ یہود کے ابو سفیان کہتا ہے کہ چوپائے ہمارے
ہلاک ہوئے اور ہم مقام میں نہیں رہ سکتے پس جلدی نکلو کہ محمد سے چلکر لڑیں یہود نے کہلا بھیجا کہ آجکا روز شنبہ کا ہے اور ہم شنبہ کے روز کوئی کام نہیں کرتے
ہیں اور ہم تمہارے ہمراہ ہوکر لڑائی بھی نہیں کر سکتے ہیں محمد سے یہانتک کہ تم کچھ اپنے آدمی ہمکو رہن دو کہ ہم انکو رکھیں [illegible] تو جانتے نہیں ہیں اور
ہمکو ڈر ہے کہ ہم محمد سے جاکر لڑیں ابو سفیان نے یہ سنکر کہا کہ واللہ یہ وہ امر ہے کہ جس سے نعیم نے ہمکو ڈرایا تھا ابو سفیان نے یہود کو کہلا بھیجا کہ ہم تمکو رہنا
ایک آدمی بھی نہ دینگے اگر تم چاہتے ہو محمد سے لڑو اور اگر چاہو بیٹھے رہو یہود نے کہا کہ واللہ یہ وہ امر ہے کہ جسکی نعیم نے اطلاع کی تھی اور ابو سفیان کو کہلا بھیجا کہ ہم
ہرگز نہ لڑینگے جب تک کہ تم ہمکو رہن اپنے آدمی نہ دو اور خدا تعالی نے ان دونوں کے درمیان نااتفاقی اور تفرقہ ڈالدیا اور ہر ایک اپنے اپنے [illegible] کو دوسرے
کی رائے کے برخلاف پاتا تھا اور عہد اور موافقت جو آپس میں کی تھی وہ مخالفت سے بدل ہوگئی اور خدا تعالی نے ایک ہوا نہایت سرد اور سخت انپر
بھیجی کہ وہ خاک اور سنگریزے انکے منہ پر ڈالتی تھی اور آگ کو انکے اسنے بجھا دیا اور کھانیکی دیگچے انکے الٹا کر دیا اور خیمے انکے اکھاڑ دئے اور طنابیں خیموں کی
توڑ ڈالیں اور گھوڑے انکے بھاگ گئے اور جسوقت یہ ہوا چلی تو نہایت جاڑا انپر واقع ہوا اور خوف اور ڈر انکے دلوں میں پیدا ہوا اور فرشتوں نے طرف جوانب
لشکر گاہ کے آوازیں تکبیر کی بلند کیں اور خوف ان لوگوں کو شدید ہوا کہ ہر ایک سردار قوم کا کہتا تھا کہ میرے پاس سے دور نہ ہو اور مجھکو اپنی محافظت میں
رکھو اور سب حضرت علی اور لشکر کی محافظت کرتے تھے اور خندق پار اتر کر قریش کے لشکر تک پہنچتے تھے اور انکو دیکھتے تھے اور ساری رات پھرتے تھے
جب صبح ہوتی تھی تو اپنے مقام پر آتے تھے اور رسول خدا نے جسوقت صحابہ کا بیقرار ہونا دیکھا اس سبب سے گھبرا گئے اور حصار میں بند ہوگئے تو حضرت نے دعا کی
خدا تعالی نے وہ ہوا بھیجی کہ جس سے سب کفار گھبرا گئے اور پراگندہ ہوگئے اور خوف انکے دلوں میں پیدا ہوا اور رسول خدا نے فرمایا کہ جو کوئی ان لوگوں کی خبر میرے پاس
لاوے وہ رفیق میرا جنت میں ہوگا اور اصحاب پر بھوک اور خوف غالب تھا کوئی نہ اٹھا حذیفہ کہتے ہیں کہ مجھکو رسول خدا نے بلایا میں ناچار ہوکر جواب دیا کہ
حاضر ہوا ہوں یا رسول خدا صلعم فرمایا کہ تو جا اور قوم کی خبر لا کہ انکا کیا حال ہے اور کسی سے بات نکرنا یہانتک کہ تو الٹا پھر کر میرے پاس آوے میں گیا اور دیکھا کہ ہوا
انکو زیر و زبر کر رہی ہے نہ انکا خیمہ درست ہے نہ آگ روشن ہے اور نہ انکی دیگچیاں چولہوں پر قائم ہیں پس ابو سفیان آیا اور کہا کہ اے گروہ قریش کی اپنی اپنی

اور بائیں نظر کرتے رہو کہ کون شخص تمہارے پاس بیٹھا ہے حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے یہی شروع کیا اور سیدھی جانب ایک شخص تھا میں نے اس سے
پوچھا کہ تو کون ہے کہا عمرو بن عاص اور بائیں جانب جو تھا اس سے بھی پوچھا کہ تو کون ہے کہا کہ معاویہ اور پھر ابو سفیان اپنے مقام پر الٹا چلا گیا اور کہا کہ اے
گروہ قریش کی ہم مقام میں نہیں ہیں بلکہ سفر میں ہیں اور چوپائے ہمارے ہلاک ہو گئے اور بنو قریظہ نے ہم سے دغا کی اور ہوا نے کوئی چیز ہماری
قائم اور درست نہیں رکھی اور بعد اسکے جلدی سے اونٹ پر سوار ہوا اور ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ اونٹ کے پاؤں سے رسی نہ کھولی اور اونٹ کو
ہانکا تو وہ نہ چلا تب معلوم ہوا کہ رسی اسکے پاؤں سے نہیں کھولی ہے اُسوقت حذیفہ نے چاہا کہ اس وقت اس دشمن خدا کے قتل کرنیکا اچھا موقع ہے اسکے
ایک تیر ماروں اپنے تیر کمان میں رکھا اور ارادہ کیا کہ اسکو تیر ماروں اُسوقت قول رسول صلعم کا یاد آیا فرمایا تھا کہ کسی بات میں دخل نہ کرنا تو پھرا
پھر کر حضرت کے پاس آیا اسلئے تیر کو میں نے کمان سے نکال لیا اور رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نماز میں مشغول تھے آپ نے مجھکو جو معلوم کیا اپنی
ٹانگیں کشادہ کر دیں میں اُنکے بیچ میں گھس گیا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ سے اُنکی خبر پوچھی میں نے سب حال بیان کیا اور ابو سفیان جس وقت مکہ
کو روانہ ہوا تو سب قریش اسکی رفاقت میں روانہ ہوئے اور بنی غطفان نے دیکھا کہ سب قریش بھاگ گئے ہیں وہ بھی روانہ ہوئے نصرت کا اور فتح کا ان کا
نے وقت خندق کے جو وعدہ کیا تھا وہ ظاہر ہوا اور منافق اسکے وعدہ کو جھوٹا جانتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد جو وعدے کرتا ہے سب جھوٹے ہیں
اس خبر دینا کہ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ اور یاد کرو اسوقت کو کہ کہتے تھے منافقین وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
اور وہ لوگ کہ بیچ دلوں انکے بیماری نفاق کی ہے اور اعتقاد انکا سست ہے مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ نہیں وعدہ کیا ہم سے خدا نے وَرَسُوْلُهٗٓ
اور پیغمبر اسکے نے نصرت کا اور دین اسلام کے بلند ہونیکا اور فتح شام اور یمن اور ملک کسریٰ کا اِلَّا غُرُوْرًا مگر فریب بہلا کر لوگونکو بازی
دیتے ہیں وَاِذْ قَالَتْ اور یاد کرو اسکو بھی کہ جس وقت کہا طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے انمیں سے يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ اے
اہل مدینہ یثرب نام مدینہ منورہ کا ہے یعنی اُن منافقین نے کہا کہ اے مدینہ والو لَا مُقَامَ لَكُمْ نہیں ہے جگہ ٹھیرنے کی واسطے تمہارے لشکر
میں اور یثرب نام مدینہ منورہ کا ہے اور سوا اسکے اور بھی مدینہ کے نام ہیں طیبہ اور طابہ اور دار اور سکینہ اور جابرہ اور مجبورہ اور محبہ اور محبوبہ اور
عذرا اور مرحومہ اور قاصمہ اور مبیرا اور بعضے نے مقام کو بضم میم پڑھا ہے اسم مقام یا مصدر میمی یعنی جگہ قیام کرنے کی واسطے تمہارے نہیں ہے
فَارْجِعُوْا پس پھر جاؤ تم اور چلو اپنے گھروں کی طرف جو مدینہ میں ہیں اور بعض لوگ یہ معنی کہتے ہیں کہ ایک قوم کے گھر مدینہ کے اطراف میں تھے
اُن لوگوں نے رسول خدا سے کہا کہ ہمکو اجازت دو کہ ہم اپنے گھروں کو جائیں اس واسطے کہ وہ مدینہ کے اطراف میں ہیں اور خالی پڑے ہیں ایسا نہ ہو کہ یہود انکو
منہدم کر دیں اور ایک قوم کہتی تھی کہ آؤ بھاگ چلیں اور جنگل میں چلے جائیں اور صحرائی لوگوں کے مکانوں میں پناہ پکڑیں اور جو رسول خدا نے ہم سے
وعدہ کیا تھا وہ سب باطل ہے اور صحابہ پر رسول خدا نے فرمایا کہ تم شب کو مدینہ کی نگہبانی کرو اور امیر المؤمنین لشکر کی محافظت کرتے تھے وَ
يَسْتَاْذِنُ اور اذن چاہتا تھا فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ ایک فرقہ ان منافقوں میں سے النَّبِيَّ پیغمبر سے کہ اپنے گھروں میں
جائیں اور بہانہ کرتے يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے کہ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ تحقیق گھر ہمارے خلل والے ہیں اور مدینہ کے باہر ہیں اور
استوار نہیں ہیں اور رخنے پڑے ہوئے ہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن شبخون ماریں ہمکو اجازت ہو کہ ہم وہاں جا کر انکو درست کریں حق تعالیٰ فرماتا
ہے کہ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اور حال یہ ہے کہ نہیں ہیں وہ دیواریں خلل والی بلکہ وہ خوب مضبوط ہیں اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا
فِرَارًا نہیں چاہتے ہیں وہ منافقین مگر بھاگنا لڑائی سے یعنی غرض اصلی انکی ان دیواروں کے بہانہ کرنے سے بھاگنا وَلَوْ دُخِلَتْ اور اگر داخل
کیے گئے ہوں وہ گھر عَلَيْهِمْ اوپر ان منافقوں کے یعنی وہ منافق اپنے گھروں میں داخل ہوں اور ہجوم کریں مِّنْ اَقْطَارِهَا اطراف
انکی سے کہ ایک دفعہ ہی ان گھروں میں جا پڑیں اور انکو گھیر لیں ثُمَّ سُىِٕلُوا الْفِتْنَةَ پھر سوال کیے جائیں لوگ فتنہ کو یعنی
شرک کا کہ اسی شرک پر ہو جانیکو کہیں اور مسلمانوں سے لڑنیکو لَاٰتَوْهَا البتہ دیویں وہ اُس فتنہ کو کہ انکا سوال کریں گے وہ شرک کا

اور مسلمانوں سے لڑنے پر موجود ہوں اور اہل حجاز سے لاؤ اور یہ تمہارا کو بدوں کچھ پڑھا ہو یعنی لیتے اتمیں وہ بہت فتنہ کو کہ شرک ہو جائیں وَمَا تَلَبَّثُوا
بِهَا اور نہ دیر کریں وہ ساتھ اس فتنہ کے یعنی شرک کے اختیار کرنے میں وہ دیر نکریں اِلَّا يَسِيرًا مگر تھوڑی اور یسیراً صفت ہے مصدر محذوف
کی یعنی لبثاً یسیراً یا زمان کی صفت ہے یعنی زماناً یسیراً یعنی زمانہ تھوڑا ہو تاخیر کریں بلکہ جلدی مشرک ہو جائیں اور مسلمانوں سے جنگ کرنے پر
مستعد ہوں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہ دیر کریں مگر تھوڑی دیر مدینہ میں اور بنیاد سے جاتے رہیں وَلَقَدْ كَانُوا اور البتہ تحقیق تھے وہ
بنو حارثہ اور بنو سلمہ کہ توبہ کی تھی عَاهَدُوا اللّٰهَ عہد کیا تھا انہوں نے خدا سے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے جنگ احد میں جسوقت کہ قتل ہونگی
خوف سے بھاگ گئے تھے اور بعد اسکے نادم ہو کر توبہ کی تھی اور عہد کیا تھا خدا سے کہ بعد اسکے ہرگز لَا يُوَلُّونَ الْاَدْبَارَ نہ پھیرینگے وہ پشتوں کو لڑائی سے
بلکہ سب جہاد میں وہ ثابت قدم رہینگے اور کبھی نہ بھاگینگے وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ اور ہے عہد خدا کا جو کہ انہوں نے کیا تھا مَسْئُولًا
سوال کیا گیا یعنی اس عہد کے وفا کرنے اور توڑنے سے پوچھا جائیگا اور موافق اسکی جزا دیجائیگی قُلْ کہہ تو اے محمد ان منافقوں کو اور
سست ایمان والوں کو کہ سمجھ لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ ہرگز نہ فائدہ دیگا تمکو بھاگنا اِنْ فَرَرْتُمْ اگر بھاگ گئے تم مِّنَ الْمَوْتِ موت سے
اَوِ الْقَتْلِ یا قتل سے اسواسطے کہ جسوقت میں کہ لکھا ہے موت کا آنا یا قتل ہونا ہرگز وہ ٹل نہیں سکتا ہے جہاں تم بھاگ کر جاؤگے وہیں لپیٹے
جاؤگے اور ملک الموت تمہاری جان کو قبض کریگا موافق حکم قضا کے وَاِذًا اور اسوقت یعنی جسوقت کہ تم بھاگے اور بھاگنے نے تمکو نفع بھی
پہنچایا اور تم بھاگ کر بچ رہے تو لَّا تُمَتَّعُوْنَ نہ فائدہ اٹھاؤگے تم زندہ رہکر اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑا قلیلاً صفت ہے تمتیع محذوف کی یعنی نہ
فائدہ اٹھاؤگے تم مگر فائدہ اٹھانا تھوڑا کہ آخر فنا ہے اور پیالہ شربت مرگ کا پینا قُلْ کہہ تو اے محمد ان منافقوں سے مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ
کون شخص ہے وہ کہ نگاہ رکھیگا تمکو اور بچاویگا مِّنَ اللّٰهِ حکم خدا سے اِنْ اَرَادَ بِكُمْ اگر ارادہ کرے خدا ساتھ تمہارے سُوْٓءًا برائی کا کہ تمکو تباہ یا ہلاک
کرے اَوْ اَرَادَ بِكُمْ یا ارادہ کرے ساتھ تمہارے رَحْمَةً رحمت کا یعنی نصرت کا اور تاخیر موت کا تو پھر کون ہے کہ تمکو بدی پہنچا سکے وَلَا
يَجِدُوْنَ اور نہیں پاتے ہیں وہ آدمی لَهُمْ واسطے اپنے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے وَلِيًّا کوئی دوست کہ انکو نفع پہنچاوے وَّلَا
نَصِيْرًا اور نہ مددگار کہ انکے ضرر کو دور کرے جسوقت کفار نے خندق سے پار ہو کر زور کیا تھا ایک شخص منافق نے حضرت کے ہمراہیوں میں سے
ایک یار کو کہا تھا کہ محمد بن عبد و سبکو زندہ نہ چھوڑیگا محمد کو لے کر دو کہ مارا جاوے اور ہم اپنی قوم میں ملجائیں خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل
کی کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ اور بعضے اس آیت کے نازل ہونے کی وجہ اسطرح بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد رسول خدا کا لشکر سے مدینہ میں گیا اور
اپنے برادر حقیقی کو دیکھا کہ سامان عیش طرح طرح تیار کر رکھا ہے اور شراب بینا آگے رکھی ہے اسنے کہا کہ اے بھائی تو خوشی اور راحت میں گذارتا ہے اور
رسول خدا تیر اور شمشیر کے درمیان پھرتے ہیں اسنے کہا کہ اے احمق تو یہاں بیٹھ کہ تجھکو اور تیرے یاروں کو بلا گھیرا ہے اور محمد ہرگز کبھی سلامت
نہ نکلیگا وہ مرد مدینہ سے الٹا پھرا اور بھائی سے کہا کہ میں تیرا حال کی رسول خدا کو خبر کرتا ہوں جسوقت رسول خدا کے پاس پہنچا تو جبرئیل اس سے
پہلے پہنچے اور یہ آیت لائے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ تحقیق جانتا ہے خدا الْمُعَوِّقِيْنَ منع کرنیوالوں کو نصرت پیغمبر سے مِنْكُمْ تم میں سے وَ
الْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنے والوں کو واسطے بھائیوں اپنے کے هَلُمَّ آؤ تم اِلَيْنَا طرف ہماری عیش اور راحت میں اور لڑائی کی تعب
پریشانی کا پیچھا اسکے سے دست بردار ہو اور کہتے ہیں کہ ابو سفیان اور یہودی منافقوں ضعیف الایمان کو کہتے تھے کہ تم ہمیشہ ہلاکت میں کیوں ڈالتے ہو
محمد صلعم کو چھوڑ کر چلے آؤ وہ لوگ انکے کہنے کو قبول کر کے لڑنے سے پہلو تہی کرتے تھے حقتعالیٰ نے فرمایا کہ خدا جانتا ہے منع کرنیوالوں کو محمد کی نصرت
سے اور علم اس کا شامل ہے اور اہل حجاز کے نزدیک هَلُمَّ واحد اور تثنیہ اور جمع سب کیواسطے آتا ہے وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اور نہیں آتے
ہیں وہ منافق لڑائی میں اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑی سی تھوڑی سا اور قلیلاً صفت ہے زمان محذوف کی یعنی زمانہ تھوڑا ہو سکے کہ کنارہ ہٹنا
بہانہ سے لڑائی کا لی سے اَشِحَّةً بخیل کرنیوالے ہیں وہ عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے لوٹ کے مال خرچ کرنیسے اے مسلمانوں دریغ یا حال

واقع ہوا ہے اور وہ جمع شحیح کی ہے اور معنی شحیح کے بخیل کے ہیں اور یہاں بخل سے یہ مراد ہے کہ وہ لوگ نہیں چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمہارے واسطے ہو فَاِذَا
جَآءَ الْخَوْفُ پس جس وقت آوے خوف دشمن کا اور لڑائی کا تو رَاَیْتَهُمْ دیکھے تو انکو کہ نہایت نامردی سے اور خوف سے یَنْظُرُوْنَ
اِلَیْكَ نظر کرتے ہیں وہ طرف تیری کہ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ پھرتی ہیں آنکھیں انکی چپ و راست جیسے كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ
مانند اس شخص کے کہ پوشیدہ کیجاتی ہے عقل اوپر اسکی یعنی مانند اس شخص کے کہ غشی آتی ہے اسکو مِنَ الْمَوْتِ سختیوں موت کے سے اور بیہوش
ہو جاتا ہے وہ ایسا ہی حال اُن لوگوں کا ہو جاتا ہے شدت خوف سے فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ پس جس وقت چلا جاتا ہے خوف انکا تمہاری فتح کی
جہت سے اے مومنین اور غنیمت تمہارے ہاتھ لگے تو سَلَقُوْكُمْ رنجیدہ کرتے ہیں وہ تمکو اور سخت باتیں تمکو کہتے ہیں بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ
ساتھ زبانوں تیز کے اَشِحَّةً بخیلی کرتے ہوئے عَلَى الْخَیْرِ اوپر بھلائی کے کہ وہ غنیمت ہے یعنی وقت تقسیم غنیمت کے مال غنیمت کے تمکو کہتے
ہیں اور زیادہ مال لینے کی حرص رکھتے ہیں اور بہت سخت کلامی کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ یہ لوگ وہ ہیں کہ لَمْ یُؤْمِنُوْا نہیں ایمان
لائے ہیں وہ خدا اور پیغمبر پر دل سے فَاَحْبَطَ اللّٰهُ پس نیست و نابود کر دیے خدا نے اَعْمَالَهُمْ عمل انکے سوا اسکے کہ جہاد اور سوا
اسکے اور اعمال نیک انکے واسطے ثواب نہیں ہے اگرچہ ظاہر میں بھی نیک ہوں اور اگر خالص واسطے خدا کے اور اسکی رضامندی کے واسطے بھی ہوں اور جو
انکا ایمان درست نہ ہوا تو خدا کے نزدیک وہ اعمال نہ ہونگے اور جب قبول نہ ہو تو ثواب بھی انکو نہ ہوگا وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے وہ یعنی باطل
اور نابود کرنا اعمال کا انکے عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا اور سہل آسان کہ کوئی اسکا مانع نہیں ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کے بھی اعمال
نیک بیکار ہیں جبتک کہ اسکا ایمان صحیح نہیں ہے تو ان اعمال کا کچھ فائدہ نہیں ہے یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ گمان کرتے ہیں وہ
منافقین لشکر و لشکر کفار کے کہ وہ لَمْ یَذْهَبُوْا نہیں گئے ہیں اب تک بلکہ وہ یہیں ہیں اور حال یہ ہے کہ کفار بھاگ گئے کوئی قوم
انمیں کی باقی نہیں ہے لیکن انکا خوف منافقین پر اس قدر غالب ہے کہ ان بھاگے ہوؤں کو گمان کرتے ہیں کہ وہ لڑنے کو ایسے کھڑے ہیں اس سبب سے
وہ منافقین خندق سے بھاگ کر مدینہ میں چلے جاتے ہیں اور وہاں جا کر پناہ پکڑتے ہیں اور ہر چند انکو کہا جاتا ہے کہ کفار بھاگ گئے لیکن وہ
قبول نہیں کرتے ہیں اور اپنے گھروں سے وہ باہر نہیں نکلتے ہیں وَاِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ اور اگر آویں وہ لشکر کفار کے دوسری بار تو
یَوَدُّوْا دوست رکھیں اور آرزو کریں وہ منافقین کہ لَوْ اَنَّهُمْ یہ تحقیق وہ منافقین بَادُوْنَ صحرانشین ہو جاویں
فِی الْاَعْرَابِ بیچ عربوں جنگل کے رہنے والوں کے یعنی وہ منافقین نہایت خوف اور نامردی سے آرزو کریں کہ کاش ہم مدینہ میں
نہ ہوتے بلکہ صحرا میں رہتے کہ یَسْاَلُوْنَ پوچھتے ہیں وہ ہر ایک آنے والے راہ چلنے سے عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ خبروں تمہاری سے اے مومنین
یعنی تمہارے حال کو تحقیق کرتے ہیں کہ کیونکر کسی غالب ہوئے ہیں یا مغلوب ہوئے اور تمہاری مغلوبی کا منتظر ہیں اور یعقوب نے یسالون کو یتساءلون
پڑھا ہے یعنی تشدید سین اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ اور اگر ہوں وہ بیچ تمہارے اے مومنین یعنی اگر ہمراہ تمہارے وہ خندق میں ہوں
اور مدینہ میں نہ بھاگیں اور کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو مَّا قٰتَلُوْٓا نہ لڑیں وہ اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑے اور ریا سے اپنے تعصب کے [illegible]
کو جہاد کرنے پر اور لڑائی پر صبر کرنے پر چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ بیچ رسول خدا [illegible]
کے اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ خصلت نیک اور پیشوا ہونا تمکو ایسا چاہیے کہ پیروی انکی کرو کہ تم لڑائی میں کہ ثابت قدم رہو اور سختیوں پر اس سفر کے
صبر کرو جیسے کہ وہ ثابت قدم ہیں اور صبر کیا ہے پس وہ حضرت بہت خوب پیشوا ہیں لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ واسطے اس شخص کے کہ ہو وہ کہ امید
رکھتا ہے خدا سے رحمت کی کہ انکی حال سے شامل ہو وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ اور روز آخرت سے امید رکھتا ہے یعنی اس دن کے نعمتوں کی وَذَكَرَ اللّٰهَ
كَثِیْرًا اور یاد کرتا ہے وہ خدا کو یاد کرنا بہت ساتھ زبان اور دل کے ظاہر اور پوشیدہ اور کثیرا صفت ہے مصدر محذوف کی [illegible]
لشکر [illegible] آپ نے اپنے اصحاب کو خبر دی اور فرمایا کہ انکی خبر ہو اور کثرت لشکر سے مضطرب نہ ہو کہ کام سخت ہو جاوے لیکن انجام میں فتح و ظفر تمہاری ہی [illegible]

انکی خبر دیتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ اور جس وقت دیکھا مومنین نے ہنگام جنگ خندق کے ایام میں الْاَحْزَابَ لشکروں کو یعنی کفار کے
کہ جنکے آنیکی پیغمبر نے خبر دی تھی جس وقت انہوں نے ان لشکروں کو دیکھا تو سمجھے و پہچانے قَالُوْا کہا ہٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ یہ
وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا ہمسے خدا نے اور پیغمبر اسکے نے وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اور سچ کہا تھا خدا نے اور پیغمبر اسکے نے وَمَا زَادَهُمْ اور نہ زیادہ
کیا ان مومنین کو ان لشکروں کے دیکھنے نے اِلَّآ اِيْمَانًا مگر ایمان کو خدا اور پیغمبر پر اور یاد کرنا انکے وعدوں کا وَّتَسْلِيْمًا اور فرمانبرداری خدا کی و
اسکے رسول کی کہ جسمیں اسرار سعادت و نجات کی ہی اور بعد اسکے خدا خاص کرتا ہی بعضے مومنین کو ایک خصلت کے ساتھ کہ جو … چنانچہ بیان کرتا ہی
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنین میں سے رِجَالٌ ایسے مرد ہیں کہ صَدَقُوْا سچ کہا انہوں نے مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ اس امر کو کہ عہد کیا تھا عَلَيْهِ
اسپر کہ ثابت قدم رہنا ہی لڑائیوں میں اور رضامندی خدا کی ہی اس آیت کے نزول میں لکھتے ہیں کہ حضرت حمزہ اور مصعب اور انس بن نضر وغیرہ نے کہ حضرت
کے صحابی تھے نذر کی تھی کہ جب جہاد میں ہم رسول خدا کے ہمراہ ہوں چاہیے کہ ثابت قدم ہو کر خوب لڑائی کریں اور جب تک ہم شہید نہوں آرام نہ کریں
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مومنین راست گفتار تھے عہد کریں فَمِنْهُمْ پس بعض انہیں سے مَّنْ قَضٰى وہ شخص ہی کہ ادا کیا ہی اسنے نَحْبَهٗ نذر
اپنی کو اور جہاد کر کے شہید ہوئے جیسے کہ حمزہ اور مصعب اور انس اور کہتے ہیں کہ نحب بمعنی موت کے ہی اور نذر کو نحب اسلئے کہتے ہیں کہ جیسے کہ موت لازم ہی ویسے ہی نذر کا وفا
کرنا لازم ہی پس بعض نے تو اپنی نذر کو وفا کیا وَمِنْهُمْ اور بعضے انہیں سے مَّنْ يَّنْتَظِرُ وہ شخص ہی کہ انتظار کرتا ہی شہادت کا مثل تمام مومنین
باقی کے کہ جو عہد کہ تھا صحیح رکھتے ہیں وَمَا بَدَّلُوْا اور نہیں بدلا ہی انہوں نے عہد کو تَبْدِيْلًا بدلنا کسی وجہ سے کہ منافقین نے بدل ڈالا بلکہ وہ اسپر ثابت
قدم رہے اور اپنے عہد کو وفا کیا ہی انہوں نے اور حضرت امام محمد علیہ السلام نے رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ کی تفسیر میں فرمایا کہ کبھی وہ جہاد میں سے بھاگے
نہیں ہیں پس بعض تو انہیں وہ ہیں کہ اسنے اپنی نذر کو وفا کیا کہ شہید ہو گیا جیسے کہ حمزہ اور جعفر بن ابیطالب اور بعضے انہیں سے منتظر ہی اپنی اجل کا یعنی
علی بن ابیطالب اور حضرت علی نے ایک حدیث میں فرمایا کہ اور البتہ تحقیق عہد کیا تھا خدا سے اور اسکے پیغمبر سے اور میرے چچا حمزہ اور میرے بھائی جعفر نے اور میرے
چچا کے بیٹے عبیدہ نے ایک امر پر وفا کیا ہمنے اسکو واسطے خدا کے اور رسول اسکے کے پس مقدم ہوئے مجھسے ہمراہی میرے اور میں انکے پیچھے رہ گیا واسطے ارادہ کرنے
خدا کے پس نازل کی خدا نے ہمارے مقدمہ میں یہ آیت کہ رجال صدقوا آخر آیہ تک اور فرمایا حضرت علی نے دوسری حدیث میں کہ ہمارے مقدمہ میں نازل
ہوئی ہی آیہ رجال صدقوا الخ اور واللہ میں منتظر ہوں اور میں نہیں لایا ہی کوئی بدلنا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ و کونوا مع الصادقین کی تفسیر میں
فرمایا ہی کہ کونوا مع علی بن ابیطالب یعنی ہو تم ساتھ علی بن ابیطالب کے اور آل محمد کے واسطے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہی من المؤمنین رجال صدقوا ما
عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ وہ حمزہ ابن عبد المطلب ومنہم من ینتظر وہ علی بن ابیطالب اور فرماتا ہی خدا کہ وما بدلوا تبدیلا اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ مومن دو قسم کے ہیں ایک مومن تو وہ ہی کہ سچا کیا اسنے عہد خدا کا اور اسکو وفا کیا جسطرح ہی کہ اسکی شرط تھی اور اسکی حق میں قول حق سبحانہ
کا ہی رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور یہ وہ شخص ہی کہ نہیں پہنچیں گی اسکو ہولیں دنیا کی اور نہ ہولیں آخرت کی اور یہ ان لوگوں میں سے ہی کہ شفاعت کریگا
اور شفاعت نہ کیجائیگی انکی اور ایک مومن مانند … کہ کبھی تو کج ہو جاتا ہی اور کبھی سیدھا قائم ہوتا ہی پس یہ
ان لوگوں میں سے ہی کہ پہنچیں گی اسکو ہولیں دنیا کی اور آخرت کی اور یہ ان لوگوں میں سے ہی کہ انکی شفاعت کیجائیگی اور وہ کسیکی شفاعت نکریگا اور روایات
میں لکھا ہی کہ کربلا میں اصحاب حسین علیہ السلام کے جو کوئی انمیں سے ارادہ جانیکا واسطے جہاد کے کرتا تھا تو حسین سے رخصت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ السلام علیک
یا ابن رسول اللہ پس جواب دیتے تھے انکو حسین علیک السلام اور فرماتے تھے کہ ہم بھی تیرے پیچھے آتے ہیں فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر اور وہ لوگ
اسلئے کہ اپنے عہد کو وفا کرتے تھے کہ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ تاکہ بدلا دے خدا الصّٰدِقِيْنَ راست گفتار والوں کو اور عہد کے وفا کرنیوالوں کو بِصِدْقِهِمْ ساتھ
راستی انکے یعنی ساتھ وفا کرنے عہد انکے وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اور تاکہ عذاب کرے منافقین کو اِنْ شَآءَ اگر چاہے یعنی اگر وہ نفاق پر
مریں اور دنیا میں انکو عذاب کرے اور بلا میں مبتلا کرے اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ یا توبہ قبول کرے اور پھیرے اور انکو عذاب سے نجات دیوے اگر وہ نادم

ہوکر اپنے کفر باطنی اور نفاق سے باز آئیں اور توبہ کریں اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق کہ خدا ہے غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والوں کا رَّحِیْمًا مہربان اس
شخص پر کہ جو توبہ کرکے مرے اور ابوالقاسم حسکانی نے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ آیہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ہمارے حق میں
نازل ہوئی ہے اور قسم ہے خدا کی کہ میں منتظر ہوں اپنی شہادت کا اور اکثر مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی
ہے اور ابو عبیدہ بن حارث کے جو کہ بدر میں شہید ہوا اور حمزہ کے جو کہ احد میں شہید ہوا اور جعفر بن ابیطالب کے جو کہ موتہ میں شہید ہوا اور عبیدہ اور حمزہ اور جعفر
تو اپنا عہد وفا کرگئے تھے اور امیرالمومنین منتظر تھے اور عبیدہ کا جنگ بدر میں شہید ہونا مذکور ہوگیا ہے اور حمزہ کا شہید ہونا بھی جنگ احد میں گذر گیا ہے اور جعفر
بن ابیطالب جو موتہ میں شہید ہوئے ہیں انکا قصہ اسطرح ہے کہ رسول خدا نے جعفر کو سردار لشکر کا کرکے واسطے جہاد کے روانہ کیا اور پرہیزگاری اور نگہبانی لشکر کی اور
لڑائی میں صبر کرنیکی اور بہت حصہ یاد کرنیکی وصیت کی جعفر لکھا ہے کہ خوب لڑے اور داد شجاعت کی دی اور بہت آدمی قتل کئے آخر کو ایک ملعون آیا اور ایک تلوار
انکے داہنے ہاتھ پر ماری سو ہاتھ مبارک انکا الگ ہو کر گر پڑا انہوں نے جرأت کرکے علم اپنا بائیں ہاتھ میں لے لیا اور ایک دوسرا ملعون آیا اور بایاں ہاتھ بھی انکا قطع کیا حضرت
جعفر زندگی سے ناامید ہو گئے اور منہ طرف مدینہ کے کرکے کہا السلام علیک یا رسول اللہ [illegible] سلام اور کہا میری جانب سے انکی
سلام رحمت کرنے والا [illegible] ملاقات کرنے والا ہے لیکن آنکھ کرتے ہی شہید کیا اور نیزہ انکے سینہ میں ہوا اور نیزہ پر انکو بلند کیا حضرت
نے نیزہ کی ایک ہر انکو زندہ کیا اور دونوں ہاتھ کی جگہ دو بازو دیئے پر انکو عطا کئے اور وہ نیزہ پر سے پرواز کرکے آسمان کو چلے گئے اور بہشت میں فرشتوں کی ہمراہ پرواز
کرتے پھرتے ہیں اسی سبب سے انکو جعفر طیار کہتے ہیں کہ وہ اڑتے پھرتے ہیں اب ابوعبیدہ اور حمزہ اور جعفر نے تو اپنا عہد وفا کرکے شہید ہوگئے اور علی اپنی شہادت کے منتظر تھے اور
کہتے ہیں کہ جس وقت دل تنگ ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ کیسی چیز منع کرتی ہے بدبخت تر امت کو کہ اس داڑھی میری کو خضاب خون سے کرتا ہے اور ابن ملجم
ملعون نے آپکو شہید کیا اور منقول ہے کہ جس وقت عبیدہ کو بدر میں اور حمزہ کو احد میں اور جعفر کو موتہ میں شہید کیا [illegible] نے کہا کہ خداوندا تو نے مجھکو تنہا کر دیا میرے چچا حارث
کے بیٹے ابوعبیدہ کو بدر میں شہید کیا اور میرے چچا حمزہ کو احد میں شہید کیا اور میرے چچا ابوطالب کے بیٹے جعفر کو موتہ میں شہید کیا خداوندا پس علی ابن ابیطالب
باقی ہے مجھکو تنہا نہ کر اور [illegible] پہلے [illegible] دنیا سے اٹھانا تحقیق کہ تو بہتر وارثوں سے ہے اور انکو تو [illegible] اور ولی اور اپنا خلیفہ کر غرض کہ
خداتعالیٰ نے فتح جنگ خندق کا وعدہ کیا تھا سے وغیرہ لڑائی کی اور کفار سے کہا کہ وَرَدَّ اللّٰهُ اور پھیر دیا خدا نے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے تھے یعنی ابوسفیان مع قریش کے اور [illegible] لوگوں کو وہ بھاگے کہ اپنے مقاموں کو چلے گئے اور بِغَيْظِهِمْ ساتھ غصہ اپنے کے
شکست ہوا اور مراد کو نہ پہنچے کہ غصہ میں ہوتے تھے لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا نہ پایا انہوں نے بھلائی کو یعنی نصرت اور غنیمت [illegible] وَكَفَى اللّٰهُ
اور کفایت کی خدا نے الْمُؤْمِنِيْنَ مومنین کو الْقِتَالَ لڑائی کرنے سے سبب علی بن ابیطالب کے اور مقتول ہونے عمرو کے [illegible]
پہنچنے اور زیر و زبر کردیا وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا قَوِيًّا زبردست عَزِيْزًا غالب ہر چیز پر [illegible] اور حضرت صادق
علیہ السلام فرماتے تھے کہ وکفی اللہ المومنین القتال بعلی بن ابیطالب وقتلہ عمرو بن عبدود وکان ذالک سبب ہزیمتہم اور کفایت کیا خدا نے مومنین
قتال سے سبب علی بن ابیطالب کے اور قتل سے آپکے عمرو بن عبدود کو اور تھا وہ سبب بھاگ جانے قوم کفار کے شکستہ دل ہوکر بھاگ گئے
اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود کی بھی قرأت یہی ہے کہ وکفی اللہ المومنین القتال بعلی بن ابیطالب اور منقول ہے کہ جس وقت رسول خدا جنگ
خندق سے واپس ہوئے اور مع صحابہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور بدن مبارک سے ہتیار رکھدیئے اور زینب خاتون کے حجرہ میں جاکر ہاتھ دھونے میں مشغول
ہوئے اور ابھی وضو دھویا تھا کہ جبرئیل نازل ہوئے اور ایک عمامہ ریشمی سر پر رکھے تھے اور کہا کہ یا رسول خدا ابھی ملائکہ نے اپنے ہتیار نہیں رکھے ہیں
آپ نے اپنے ہتیار کیوں رکھ دیئے خداتعالیٰ تمکو حکم کرتا ہے کہ اسی وقت بنی قریظہ پر چڑھائی کرو اور مجھے حکم ہوا ہے کہ جاؤں انکے قلعوں کی زمین ہلا ڈالوں اور رعب ڈالوں
انکے دلوں میں اور وہ لوگ خوف سے مضطرب اور پریشان ہیں اور بہت حیران ہیں اور حکم ہے کہ تم نماز عصر نہ پڑھنا مگر بنی قریظہ میں اور وہ وقت [illegible]
جس وقت کہ جبرئیل نازل ہوئے تھے پس رسول خدا صلعم دولت سرا سے برآمد ہوئے اور حارث بن نعمان حضرت کے پاس آیا حضرت نے پوچھا اے حارث کیا خبر ہے عرض کی

قربان ہوں اِس پر ماں باپ میرے یا رسول خدا دحیہ کلبی لوگوں میں آواز کرتا پھرتا ہے کہ نماز عصر کوئی نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں حضرت نے فرمایا کہ وہ جبرئیل ہیں دحیہ
کلبی کی صورت میں فرمایا کہ علی کو بلاؤ جب حضرت علی آئے تو علی سے فرمایا کہ سب میں آواز کرو کہ نماز عصر کوئی یہاں نہ پڑھے بلکہ بنی قریظہ میں
جا کر پڑھے جب حضرت علی نے آواز کی پس سب صحابہ باہر آ نکلے اور بنی قریظہ کو روانہ ہوئے اور حضرت نے اپنا علم جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام
کو عطا کیا اور لشکر کا انکو مقدمہ بنایا اور حیی بن اخطب جو کہ قریش کے جنگ خندق سے بنی قریظہ کے قلعہ میں چلا گیا تھا حضرت علی انکے قلعہ کے
نیچے آئے اور انکے قلعہ کا محاصرہ کیا کعب بن اسید قلعہ کی دیوار پر چڑھا اور سب کو مع رسول خدا کے نام سے کہنے لگا اور دشنام دہی کرنے لگا امیر المومنین علیہ السلام
وہاں سے پھر اور رسول خدا مع اصحاب امیر المومنین کے پیچھے آتے تھے تو امیر المومنین علیہ السلام آگے بڑھ کر عرض کی یا رسول خدا صلعم آپ قلعہ کے نیچے تشریف نہ لیجاویں
حضرت نے فرمایا کہ اے علی تم نے انکی کچھ باتیں سنی ہیں کہ مجھکو ناخوش معلوم ہوئیں عرض کی کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ مجھکو دیکھینگے تو ویسا کلام نہ کرینگے اور خدا انکو
ذلیل کریگا اور حضرت رسول خدا قلعہ کے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ اے بھائیو بندروں اور خوکوں کے اور پرستش کرنیوالو طاغوت کے جسوقت ہم آتے ہیں دشمنوں کی جگہ پر
تو انکی بری ہوتی ہے صبح ڈرائے گئیوں کی کہنے لگے کہ اے ابوالقاسم تم ہرگز نادان اور بدگو نہ تھے اور نہیں ہو آنحضرت نے اپنا منہ پھیر لیا اور گرد قلعہ
کے کھجور کے درخت کھڑے تھے حضرت نے ہاتھ سے انکی طرف اشارہ کیا وہ درخت متفرق ہو کر جنگل کے اندر جا کھڑے ہوئے اور بنی قریظہ کے چاہ پر حضرت نے مقام کیا
اور اصحاب آگے پیچھے پہنچتے تھے اور منزل پر اترتے تھے اور ایک جماعت بعد نماز عصر وہاں پہنچی تھی … نماز عصر انکی فوت ہو گئی اور کہتے تھے کہ ہمکو کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ
حضرت نے فرمایا تھا کہ نماز عصر کو نہ پڑھنا مگر بنی قریظہ میں اور حضرت نے لوگوں سے پوچھا کہ تمنے رستہ میں کسیکو دیکھا تھا کہا انہوں نے کہ ہاں دحیہ کلبی کو دیکھا تھا
شتر پر سوار اور چادر ریشمی اوڑھے ہوئے تھے حضرت نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھا وہ بھیجا آیا کہ انکو متزلزل کرے اور خوف انکے دلوں میں ڈالدے پس … روز تک
انکے قلعہ کا محاصرہ کیا اور بعضے کہتے ہیں پچیس روز تک یہانتک کہ وہ تنگ ہو گئے اور حیی بن اخطب نے انکو کہا کہ اے قوم دیکھو کہ بلا تم پر نازل ہوئی اور تم اپنا سو
اور مصیبت کرتی ہیں کا موجب ایک کام کرو ایک یہ کہ ہم ایمان لاویں اور انکے دین کو درست جانیں ہمکو معلوم ہو گیا ہے کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور اسکے
اوصاف ہماری توریت میں لکھے ہیں اور ہم سنتے ہیں اسکے یاروں نے کہا کہ ہم ہرگز ایمان نہ لاوینگے اور ہم اپنے دین کو نہ چھوڑینگے حیی بن اخطب نے کہا کہ اگر یہ نہیں
تو دوسرا امر یہ ہے کہ اپنی عورتوں اور فرزندوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کرو اور قلعہ سے باہر نکل کر ان سے جنگ کرو اگر فتح ہمارے نام ہوئی تو زن و فرزند ہمکو پھر
ہو جاوینگے اور اگر فتح انکو ہوئی تو ہم بدنامی اور ننگ و ناموس کا کچھ … اسکے یاروں نے کہا کہ ان بیگناہوں کو ہم کیونکر ماریں اور ہم سے کس طرح ممکن ہو کہ ہم اپنے ہاتھ سے اپنے
زن و فرزند کو ماریں ہمارا یہ … کیونکر … حیی بن اخطب نے کہا کہ تیسرا امر یہ ہے کہ آج کی شب شب شنبہ ہے اور محمد اور اسکے اصحاب جانتے ہیں کہ شب
شنبہ میں کسی کام کو ہم اختیار نہیں کرتے ہیں اس سبب سے وہ سب غافل ہونگے اور ہم بیخبری میں ان پر حملہ کریں شاید کہ کام ہمارا انجام ہو اسکے یاروں نے کہا کہ ہم شنبہ کی
ہتک حرمت ہرگز نہیں کر سکتے اور خلاف طریقہ باپ دادا کا اختیار نہیں کر سکتے کہا کہ آج کی شب ہوشیار رہو کل کو دیکھا جائیگا کہ عمل کیا ہے دوسرے روز
انہوں نے اپنا قاصد رسول خدا صلعم کے پاس بھیجا کہ ابو لبابہ کو ہمارے پاس بھیجو تاکہ کچھ باتیں ہم ان سے کریں اور کہلا بھیجا حضرت نے ابو لبابہ کو
انکے پاس بھیجدیا جب ابولبابہ انکے قلعہ میں داخل ہوا تو عورتیں اور لڑکے انکے پاس آئے اور زار زار روتے تھے اور نہایت بیقرار تھے ابولبابہ کا دل انپر نرم ہوا
ابولبابہ سے کہنے لگے کہ ہمارے واسطے کیا صلاح ہے کہ ہم محمد کے حکم پر قلعہ سے باہر آئیں کہا کہ کیا مضائقہ ہے اور ہاتھ اپنا طرف حلق کے اشارہ کیا کہ اگر باہر نکلوگے تو تمکو مار ڈالینگے
اور بعد اسکے ابولبابہ پشیمان ہو کر کہ میں نے کیوں اشارہ کیا کہ خدا اور رسول کی تو نے خیانت کی اور حضرت رسول خدا کے پاس نہ گئے اور مدینہ میں جا کر مسجد نبوی کے ستون سے
اپنا ہاتھ باندھ لیا اور کہا کہ اسکو نہ کھولونگا اپنے ہاتھوں کو جبتک کہ رسول خدا نہ کھولینگے اور رسول خدا کے پاس خبر گئی تو حضرت نے پوچھا کہ ابولبابہ کہاں ہے لوگوں نے انکا حال
بیان کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اسکے واسطے استغفار کرتا اور اب میں اسکے ہاتھوں کو نہیں کھولتا جبتک کہ خدا اسکی توبہ قبول کرے اور بعد چھ
کے خدا تعالیٰ نے توبہ انکی قبول کی اور جبرئیل صبح کے وقت نازل ہوا اور رسول خدا کو خبر دی کہ توبہ ابولبابہ کی قبول ہوئی اسوقت حضرت ام سلمہ کے حجرہ میں
رونق افروز تھے ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا کو میں نے اسوقت دیکھا کہ حضرت تبسم فرماتے ہیں عرض کی یا رسول خدا ہمیشہ دندان مبارک خندان ہوں سبب خندہ کا کیا ہے فرمایا کہ

جبرئیل آئے اور مجھکو خبر دی کہ حق تعالیٰ نے توبہ ابولبابہ کی قبول کی میں نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو انکو جا کر خوشخبری سناؤں اور یہ سورہ آیۂ حجاب سے پہلی نازل
ہوا ہے سلمیٰ ام سلمہ نے جانیکے لئے پوچھا تھا حضرت نے انکو اجازت دی وہ کہتی ہیں کہ میں حجرہ کے دروازہ پر گئی اور میں نے آواز دی کہ اے ابولبابہ بشارت ہو تجھکو کہ
خدا تعالیٰ نے توبہ تیری قبول کی اور جو لوگ کہ مسجد میں تھے جو دوڑے انہوں نے چاہا کہ ابولبابہ کے ہاتھ کھولیں ابولبابہ نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ سوائے رسول خدا کے کوئی میرے
ہاتھ کو نہ کھولے اور جس وقت حضرت واسطے نماز صبح کے مسجد میں تشریف لائے اس وقت انکے ہاتھ کھولے اور وہ ستون مشہور ہے حضرت کی مسجد میں اور ایک محل بھی انکا
لکھا ہے قبر وار مدینہ میں جا بیٹھ اس عمل کو کرتے ہیں القصہ وہ لوگ حکم رسول خدا پر قلعہ سے نیچے نہ آئے اور جب وہ بہت تنگ ہوئے تو غزال بن شمول نیچے اترا
اور حاضر ہو کر کہا کہ محمد ہمکو بھی وہ عطا کرو جو ہمارے بھائیوں بنی نضیر کو دیا گیا تھا کہ انہوں نے ہمارا شہر خالی کیا اور ہم اپنے شہر کو چھوڑ دیتے ہیں سب اسباب اور سامان خالی
کر دیں اور کوئی چیز نہ لیجئے پس شدید منع کیے فرمایا کہ میرے حکم پر باہر نکلو وہ الٹا پھر گیا اور کئی روز تک وہ قلعہ میں باقی رہے اور جب عورتیں اور لڑکوں نے تنگ کر ناک میں دم
کیا جبکہ ان پر بہت تنگی ہوئی تو ناچار ہو کر نکلے رسول خدا نے حکم کیا مردوں کی مشکیں باندھی گئیں اور وہ سات سو مرد تھے اور عورتیں اور لڑکے علیحدہ کئے گئے اور اوس کی قوم کے
آدمی کھڑے ہوئے اور رسول خدا سے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ ہمارے حلفاء اور دوست ہیں اور ہمیشہ انہوں نے ہماری نصرت کی ہے خزرج پر اور آپ نے ساتھ بنی قینقاع کے
بنی خزرج کے دوستوں کے ساتھ کیا اور عبداللہ بن ابی کو بخشدیا تھا پس اس روز رسول خدا نے انکو بخشدیا تھا اسواسطے کہ انہوں نے وعدہ رسول خدا کا توڑا تھا اور انہوں نے عہد شکنی کی تھی
عبداللہ بن ابی کی سفارش سے بنی قینقاع کو چھوڑ دیا آج ہمارے حلیفوں سے بھی درگذر کیجئے حضرت نے فرمایا کہ آیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہاری قوم میں کا ایک شخص ان کے حق میں حکم کرے انہوں نے کہا
جب انہوں نے بہت کہا تو حضرت نے فرمایا کہ تم راضی ہو کہ ایک شخص تمہاری قوم کا ان کا فیصلہ کرے انہوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا کہ سعد بن معاذ ان کا حکم کریں اور اس کا انکار نہ کرو
نے کہا کہ ہم راضی ہیں اور وہ کون شخص ہے حضرت نے فرمایا کہ سعد بن معاذ انکے لوگ نے کہا کہ ہم راضی ہیں جو چاہے کرے اور سعد اس روز مسجد میں زخمی پڑے تھے اور سعد وہ
لوگ کہتے تھے کہ اے سعد خدا سے ڈر اور اپنے دوستوں اور حلفاء کے ساتھ نیکی کر کہ انہوں نے ہماری نصرت بہت کی ہے جب ان لوگوں نے سعد سے بہت کہا تو
کہا کہ سعد کیا آدمی نہیں ہے کہ ملامت کرنیوالوں کی ملامت سے خدا کی راہ میں ترک کرے قبیلہ اوس کے جب یہ بات سنی تو کہا کہ وائے ہو قوم پر
قریظہ تمام عمر کو تباہ ہوئی اور تاراج کیگئی اور عورتیں اور لڑکے بنی قریظہ کے سعد کی طرف منہ کر کے روتے تھے اور فریاد کرتے تھے اور سعد کا خاموش رہنا
سعد بنی قریظہ سے کہا اے گروہ یہود کیا تم میرے حکم پر راضی ہو انہوں نے کہا ہاں پھر سعد نے کہا کہ جو میں ان کے حق میں حکم کروں اس پر راضی ہیں ہم اس کے
انصاف اور تیری نیکی کی امید ہے پھر سعد نے ان سے پوچھا انہوں نے وہی جواب دیا سعد نے رسول خدا کی طرف منہ کر کے عرض کی کہ کیا فرماتے ہو قربان آپ پر میرے ماں باپ
ماں اور رسول خدا حضرت نے فرمایا کہ اے سعد حکم کر انکے حق میں کہ میں تیرے حکم سے راضی ہوں سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ حکم کیا میں نے کہ انکے مرد قتل کئے جائیں اور انکی عورتیں
اور لڑکے قید کئے جائیں اور مال انکے مہاجرین اور انصار میں تقسیم کئے جائیں رسول خدا نے فرمایا کہ تحقیق تو نے حکم کیا ہے جو موافق حکم خدا کے سات آسمانوں کے اوپر ہے پس حکم فرمایا کہ ان کی
عورتوں کو پہرہ میں رکھیں اور مردوں کی مشکیں باندھیں اور عورتوں اور لڑکوں کو قید کریں اور سب مال اور ہتھیار انکے جمع کریں اور مدینہ میں لے آئیں پس ایک خندق کھودی
اور ان کے مردوں کو کہ وہ سات سو آدمی تھے حضرت کے روبرو حاضر کیا حضرت نے امیرالمومنین اور زبیر کو حکم دیا وہ دونوں ایک ایک آدمی کی گردن تلوار سے جدا
کرتے تھے اور خندق میں ڈالتے تھے جس وقت حیی بن اخطب کو لائے تو اس نے اپنی پوشاک جو کہ پہنے ہوئے تھا پارہ پارہ کر ڈالی تھی تاکہ بعد اسکے کوئی اس پوشاک کو نہ پہنے اور
حضرت نے فرمایا کہ اے فاسق کیسی دیکھی تو نے کاری گری خدا کی اپنے ساتھ کہا کہ اے محمد میں اپنے نفس کو تیری دشمنی میں ملامت نہیں کرتا ہوں لیکن جو شخص کہ
دشمنی کیوں کی لیکن خدا جسکو چاہے رسوا اور متروک کرے اور اے قوم میری یہ نوشتہ بلا ہے بنی اسرائیل پر جو مقدر ہوئی ہے اور بعد اسکے اسکو خندق کے کنارہ پر کھڑا کر کے
گردن مارا اور خندق میں ڈالدیا اور بعد اسکے کعب بن اسید کو لائے اور دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے اور وہ جوان خوبصورت اور خوش شکل تھا حضرت رسول خدا نے
اسکی طرف نظر کی اور فرمایا کہ اے کعب تجھکو کچھ فائدہ نہ بخشا ابن الحواس عالم کی وصیت نے کہ وہ شام سے تمہارے پاس آیا تھا اور کہتا تھا کہ میں تورات میں پاتا ہوں کہ
آخر زمانہ میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا کہ اسکے نکلنے اور پیدا ہونے کی جگہ تو مکہ ہوگا اور اسکی ہجرت کی جگہ یہ شہر ہوگا ... کا اور اسکا کھانا ٹکڑے
نان جو اور کھجور ہوگا اور خنداں پیشانی اور بہت قتل کرنیوالا ہوگا اور آنکھوں میں اسکی سرخی ہوگی اور اسکے شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی اور تلوار کو

اپنے شانہ پر رکھیگا نہ پیدا کریگا جسمیں کہ ملاقات کریگا سلطنت اُسکی تہا تاب نہیں گی جب یہ سنکر کہا اے محمد یہ اسطرح ہوا اگر ہووے مجھکو ولا سے نکر سے کہ ہو فتنہ
قتل سے نازی کی ہی تو البتہ میں ایمان لاتا اور تیری تصدیق کرتا ولیکن اب تو میں تیرے دین پر ہوں ابھی دین پر زندہ رہونگا اور اسی دین پر مرونگا سو اُسکو لیکے
فرمایا کہ اسکو آگے لیجا کر گردن مارو اسکو بھی قتل کیا اور خندق میں ڈال دیا یہانتک کہ سب قتل کر ڈالے اور بعد قتل کے انکا مال تقسیم کیا سوار کو دو حصے اور پیادہ کو
ایک حصہ اور خمس سے مستحقوں کو دیا اور کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے انکی عورتوں اور لڑکوں کو نجد کی طرف روانہ کیا اور وہاں انکو فروخت کر کے انکی قیمت سے ہتیار اور گھوڑے
خریدے اور حضرت کے پاس بہیجکر لائے اور سعد بن معاذ کو جنگ خندق میں ایک تیر لگا تہا رگ ہفت اندام میں اسکے زخم کے صدمہ سے انہوں نے وفات پائی سو حضرت نے
اور حضرت کے صحابہ نے انپر گریہ کیا اور فتح بنی قریظہ کی آخر ذیقعدہ سن پانچ ہجری میں ہوئی اور جنگ خندق شوال سن پانچ ہجری میں واقع ہوئی تھی بعد اسکے
وہ شمار کرنے نعمتوں اپنی کے ہے بنی قریظہ پر فتح کی خبر دیتا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ وَأَنزَلَ الَّذِينَ اور نازل کیا خدا نے اور نیچے اتارا اُن لوگوں کو کہ
ظَاهَرُوهُم مدد کی انہوں نے لشکر کی ابو سفیان و غطفان وغیرہ سے مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اہل کتاب سے کہ وہ بنی قریظہ ہیں
جنہوں نے مدد کی تھی انکی اور نیچے اتارا انکو خدا نے مِن صَيَاصِيهِمْ قلعوں انکے سے وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ اور
ڈالا بیچ دلوں انکے رعب کو پیغمبر کی طرف سے کہ فَرِيقًا ایک فرقہ کو یعنی مردوں کو تَقْتُلُونَ قتل کرتے تھے تم وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا
اور قید کرتے تھے تم ایک فرقہ کو یعنی عورتوں اور لڑکوں کو وَأَوْرَثَكُمْ اور وارث کیا خدا نے تمکو أَرْضَهُمْ زمین انکی کا زمین اور سکنی کا سکنا
وَدِيَارَهُمْ اور گھروں انکے کا اور قلعوں انکے کا وَأَمْوَالَهُمْ اور مالوں انکے کا نقد اور جنس اور مویشی کا وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا
اور اس زمین کا کہ نہیں قدم رکھا تھا تم نے اور ابتک اس زمین پر تمہارا قدم نہیں گیا ہے جیسے کہ زمین خیبر اور فارس اور روم بلکہ ہر زمین کہ مسلمانوں کے تصرف
میں آئی ہے وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا اور ہے خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا یعنی جانتا ہے کہ قادر ہے فتح شہروں پر
والحاصل اموال بنی قریظہ کا غنائم … اور منقول ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم خیبر کو فتح کر چکے ہیں اور خزانہ آل ابی الحقیق کا ہاتھ لگا تو
حضرت کی بیبیوں نے کہا کہ جو کچھ تیرے ہاتھ لگا ہے وہ ہمکو دو حضرت نے فرمایا کہ وہ تو میں نے مسلمانوں پر تقسیم کر دیا موافق حکم خدا کے یہ سنکر سب نے حضرت پر غصہ کیا اور
کہا کہ کیا تو یہ جانتا ہے کہ اگر ہمکو تو طلاق دیگا تو پہر ہماری قوم سے ہمکو کوئی شوہر نہ ملیگا پس غیرت دلائی خدا نے پیغمبر اپنے کو اور حکم کیا کہ انسے کنارہ کر
پس کنارہ کیا انسے رسول خدا صلعم نے اور وہ تھی مدت ایک مہینہ تک تمام اسی مہینے میں انتیس روز رہے یہانتک کہ بیبیوں کو حضرت سے خوف آیا اور بعضے جنہوں …
… تب یہ آیت ہوئی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر برگزیدہ قُل لِّأَزْوَاجِكَ کہہ تو واسطے بیبیوں اپنی کے إِن كُنتُنَّ
تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا اگر ہو تم چاہتی ہی زندگانی دنیا کو یعنی اسکی نعمتوں کو اور زیادہ طلب کرتی ہو دنیا کو وَزِينَتَهَا اور آرایش
دنیا کو کہ پوشاکیں نفیس اور زیور گراں قیمت تمکو چاہیے تو فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ پس آؤ تم کہ متعہ اور فائدہ دوں میں تمکو جیسے کہ طلاق
دی گئی کو دیتے ہیں جوڑا کپڑے کا اور متعہ کی تحقیق تفصیل سے سورہ بقرہ میں گزر گئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے تمام مہر ہے وَأُسَرِّحْكُنَّ اور
رخصت کروں میں تمکو سَرَاحًا جَمِيلًا رخصت کرنا اچھا کہ طلاق دوں بغیر نزاع اور جھگڑے کے جو درمیان زن و شوہر کے ہوتا ہے وَإِن
كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ اور اگر ہو تم چاہتی ہو مرضی خدا کو وَرَسُولَهُ اور رسول اسکے کو وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اور خانہ آخرت کو تو
فَإِنَّ اللَّهَ پس تحقیق خدا نے أَعَدَّ تیار کیا ہے لِلْمُحْسِنَاتِ واسطے نیکی کرنیوالیوں کے مِنكُنَّ تم میں سے جو کوئی کہ دوسرا گہر کو
اختیار کرے أَجْرًا عَظِيمًا اجر بڑا کہ مال دنیا کا اسکے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتا ہے بعد نازل ہونے اس آیت کے رسول خدا صلعم نے سب بیبیوں کو
بلا کر جمع کیا اور یہ آیت انکو پڑھ سنائی اور ان سب کو اختیار دیا جو وہ فرماویں پہلے سب سے ام سلمہ کھڑی ہوئی اور کہا کہ میں تو خدا کو اور اسکے پیغمبر کو اختیار کیا اور
بعد اسکے سب بیبیاں کھڑی ہوئیں اور سب نے کہا کہ ہمنے خدا اور رسول خدا کو اختیار کیا اور بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجی من تشاء منہن وتؤوی … اور کہا
مفسرین نے … ہیں کہ سبب اس آیت نازل ہونیکا یہ ہے کہ حضرت کی بیبیاں حضرت سے مقدور سے زیادہ کہانا اور لباس وغیرہ طلب کرتی تھیں اور رسول خدا کہانے اور پہننے کے

زیادہ کی طمع کرنی شروع کی حضرت جسکا مقدور نہیں رکھتے تھے حضرت نے موافق حکم خدا قسم کھائی کہ ایک مہینے تک انکے پاس نہ جاؤنگا بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی
اور اللہ تعالی نے سب بیبیوں کو اختیار دیا طلاق لینے کا اور رسول خدا کے پاس رہنے کا اس وقت حضرت کی نو بیبیاں تھیں عائشہ اور حفصہ اور ام حبیبہ دختر ابوسفیان
اور سودہ دختر زمعہ اور ام سلمہ دختر ابی امیہ یہ پانچ تو قریش میں سے تھیں اور صفیہ دختر حیی بن اخطب خیبریہ اور میمونہ دختر حارث ہلالی اور زینب دختر جحش اسدی
اور جویریہ دختر حارث مصطلقیہ سب نے رسول خدا صلعم کو اختیار کیا اور حضرت نے فرمایا کہ جلدی مت کرو بلکہ جاؤ اور اپنے باپوں سے اس مقدمہ میں مشورہ کرو سب نے بالاتفاق
بیان کیا کہ اس مقدمہ میں ہمکو کسیکا مشورہ نہیں چاہیئے خدا نے ہمکو اختیار دیا تھا ہمنے خدا اور رسول کو اختیار کیا اور اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی لا یحل لک النساء
اور واحدی کہ علماء اہلسنت سے ہے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلعم حفصہ کے پاس بیٹھے تھے دونوں میں گفتگو واقع
ہوئی [illegible] حفصہ [illegible] زیادہ [illegible] حضرت کو [illegible] فرمایا کہ ایک کو درمیان [illegible] مقرر کرو کہ وہ فیصلہ کرے حفصہ نے کہا کہ
ہاں [illegible] مقرر کرو رسول خدا صلعم نے عمر کو طلب کیا اور فرمایا کہ [illegible] حفصہ درمیان [illegible] پوچھا کہ تو کیا کہتی ہے [illegible] کہا کہ [illegible]
اور حق کے سوا اور کچھ نہ کہنا [illegible] ہاتھ اٹھایا [illegible] حضرت نے فرمایا کہ [illegible] حفصہ نے کہا کہ [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] تم ہی ہو [illegible] کہ جس [illegible] اگر وہ حضرت [illegible] جاتی [illegible]
[illegible] مسجد میں [illegible] تشریف لیگئے اور ایک مہینہ وہاں رہے اور بہت [illegible] پاس [illegible] دیا اور [illegible]
مہینہ تمام ہوا جبرئیل یہ آیت تخییر کی لائے اور بعد نازل ہونے آیات سابق کے بیبیوں کو خطاب کیا کہ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ اے عورتو پیغمبر کی مَنْ
یَّاْتِ جو کوئی لاوے مِنْكُنَّ تم میں سے بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ بدی ظاہر کو [illegible] ظاہر [illegible]
[illegible] نافرمانی [illegible] اور گناہ [illegible] یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ دو چند کیا جاویگا اسکو عذاب ضِعْفَیْنِ
دو برابر [illegible] عورتوں کو عذاب [illegible] کہ تم سے گناہ کا سرزد ہونا بہت برا ہے اور زیادہ [illegible] اور تمہاری فضیلت [illegible] زیادہ ہے پس
عورتیں پیغمبر [illegible] فضیلت اور مرتبہ زیادہ رکھتی ہیں [illegible] فضیلت [illegible] اور نازل ہوتی [illegible] گناہ بھی [illegible]
اور [illegible] عذاب انکا زیادہ ہو [illegible] عذاب [illegible] انبیاء [illegible]
اور عذاب بنی ہاشم کا [illegible] ثواب [illegible] عذاب [illegible] زین العابدین [illegible] روایت کی ہے [illegible]
ہو [illegible] عذاب انکا دو چند ہو [illegible] عبداللہ بن [illegible] روایت کی ہے
کہ ایک شخص نے امام زین العابدین سے کہا کہ تم اہلبیت پیغمبر ہو [illegible] حضرت [illegible] اور فرمایا کہ ہم [illegible]
[illegible] پیغمبر کی بیبیوں پر جاری کیا ہے تحقیق [illegible] دو برابر ہے اور ثواب [illegible]
واسطے دو برابر عذاب [illegible] یہ آیت تلاوت فرمائی کہ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ آخر آیت تک وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے دو چند عذاب کرنا عَلَی اللّٰهِ
یَسِیْرًا اوپر خدا کے آسان اور [illegible] زوجہ ہونا عذاب کو مانع نہیں ہے وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ اور جو کوئی کہ [illegible] فرمانبرداری کرے تم میں سے
[illegible] لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ واسطے خدا اور پیغمبر اسکے کے وَتَعْمَلْ صَالِحًا اور عمل کرے نیک نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا دینگے ہم اسکو
مَرَّتَیْنِ دو بار ایکبار تو [illegible] فرمانبرداری خدا [illegible] اور دوسری بار [illegible] خوشنودی [illegible] وَاَعْتَدْنَا لَهَا اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے اسکے
رِزْقًا كَرِیْمًا روزی بزرگ اور نیک کو بہشت میں [illegible] زیادہ اور [illegible] جنت [illegible]
اور بعد [illegible] دو چند ثواب اور عذاب [illegible] زبان [illegible] انکی فضیلت کو ظاہر کرتا ہے [illegible] فرماتا ہے یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ اے عورتو
[illegible] لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ نہیں ہو تم مانند کسی کے عورتوں [illegible] عورتوں [illegible] اِنِ
اتَّقَیْتُنَّ اگر ڈرو تم خدا سے اور فرمانبرداری کرو [illegible] زندگی [illegible] بعد [illegible] معلوم ہوا [illegible]

نہیں ہے بلکہ خدا کی اور اسکے پیغمبر کی فرمانبرداری ہے فَلَا تَخْضَعْنَ پس نرمی نہ کرو تم اور نہ پست کرو تم آواز کو بِالْقَوْلِ ساتھ بات کہنے کی یعنی
جس وقت کہ تم کسی سے بات کرو تو نرم آواز سے بات نہ کرو جیسے کہ طریقہ اور عورتوں کا ہے کہ بیگانہ مردوں کی طرف رغبت کرتے ہیں الخ جیسا کہ نصیب ہیں فَيَطْمَعَ
الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ پس طمع کرے وہ شخص کہ بیچ دل اسکے بیماری ہے بدکاری کی کہ تمہاری بات کو سنکر اسکا دل تمہاری طمع کرے اور اسکی
نہیں شائستہ ہو وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا اور کہو تم بات نیک کہ دور ہو شائبہ تہمت سے کہ آواز تمہاری نہ الخ اور نرمی سے نہ ہو جس وقت کہ تم دوسرے
سے بات کرو یہی حکم ہے مومنین کی عورتوں کو چاہیے کہ اپنی آواز نرم دوسرے مرد کو جو کہ اجنبی ہو نہ سنائیں بلکہ بے ضرورت آواز مطلق مرد بیگانہ کو نہ سنائیں
اور منقول ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی جب سے تو انکا یہ حال تھا کہ اگر کوئی انکے دروازہ پر آواز دیتا اور مرد وہ سائل ہوتا اور گھر میں نہ ہوتا تو وہ منہ پر ہاتھ اپنی
رکھ کے بڑی سختی اور مکروہ آواز سے جواب دیتی تھیں اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ اور ٹھہری رہو تم بیچ گھروں اپنے کے اور دوسری
رہو عورتو تم بغیر کسی ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکلو منقول ہے کہ سودہ زوجہ پیغمبر خدا کو لوگوں نے کہا کہ تو حج اور عمرہ کیوں نہیں ادا کرتی جیسے کہ اور لوگ
کرتے ہیں فرمایا کہ ایکبار مجھ پر واجب تھا بجا لائی اور اسکے بعد حج اور عمرہ میرا یہ ہے کہ میں اپنے گھر سے باہر نہ نکلوں چنانچہ خدا نے فرمایا ہے کہ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ اور
ارادہ میرا وہ ہے کہ پاؤں اپنا اس حجرہ سے کہ جس میں سو محمد صلعم مجھکو بٹھا گئے ہیں باہر نہ نکالوں یہانتک کہ مرجاؤں پس جنازہ ہی انکا حجرہ سے باہر نکلا اور
وہ اپنی زندگی میں حجرہ سے نہ نکلی اور اسی کلام میں انکو کنایہ ہے طرف عائشہ کے کہ انہوں نے مخالفت کی حکم خدا کی اور اونٹ پر سوار ہو کر واسطے جنگ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
کے باہر نکلی اور مقابلہ پیش آئی اور بعد اسکے خچر پر سوار ہو کر باہر نکلی اور حسن بن علی علیہما السلام کے جنازہ پر تیر لگوائی اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
کہ تحقیق یوشع بن نون وصی حضرت موسیٰ کا تھا بعد موسیٰ کے اور تین برس زندہ رہا اور صفورا بنت شعیب زوجہ موسیٰ نے یوشع سے لڑائی کی اور فوج ہمراہ لیکر انہوں نے
یوشع پر چڑھائی کی اور کہا کہ خلافت کی حقدار میں ہوں الغرض بہت قدر جنگ کی کہ انمیں بہت آدمی مارے گئے اور قریب ہے کہ دختر ابوبکر چڑھائی کرے علی پر کئی ہزار
آدمی ہمراہ لیکر میری امت کے لوگوں سے اور یہی لڑائی کریگی کہ بڑا فتنہ پڑیگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے من یات منکن بفاحشة کی تفسیر میں منقول ہے کہ
مراد فاحشہ سے خروج کرنا ہے تلوار لیکر اور قرن کو اہل مدینہ نے بفتح قاف پڑھا ہے اور باقیوں نے قاف کے کسرہ سے وَلَا تَبَرَّجْنَ اور ظاہر مت کرو تم زینت کو
تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ظاہر کرنا جاہلیت پہلے کا سا کہ وہ زمانہ کہتے ہیں داؤد اور سلیمان کا تھا کہ اس زمانہ میں عورتیں بدون سیا ہوا کپڑا پہنتی
تھیں اور عضو انکے ظاہر ہو جاتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ زمانہ حضرت ابراہیم کا تھا کہ اس زمانہ کی عورتیں اپنی لباس میں موتی ٹانکتی تھیں اور مردوں پر اپنی زینت کو
ظاہر کرتی تھیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ زمانہ ادریس سے نوح تک تھا اور بعضے کہتے ہیں آدم سے نوح تک تھا اور کہتے ہیں کہ مراد تبرج سے یہ ہے کہ عورت اپنی اوڑھنی سر پر
ڈالتی تھی اور بدن کو اس سے نہیں لپیٹتی تھی کہ سینہ اور زیور اسکا پوشیدہ ہو جاتا اور بعضے کہتے ہیں کہ جاہلیت اولیٰ سے مراد قبل اسلام ہے اور جاہلیت اخریٰ
فسق و فجور ہے اسلام میں اور جاہلیت سے پہلے خروج کرنا صفورا زوجہ حضرت موسیٰ کا ہے یوشع بن نون پر اور جاہلیت کے آخر خروج کرنا عائشہ کا ہے علی ابن ابیطالب
علیہ السلام پر وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ اور قائم کرو تم نماز کو کہ ہمیشہ پڑھتے رہو اسکو انکے وقتوں پر کہ اصل عبادت بدنی کی ہے وَآتِينَ الزَّكَاةَ اور دو تم
زکوٰۃ کو اپنی زکوٰۃ بغیر کمی کہ اصل عبادت مالی کی وہ ہے وَأَطِعْنَ اللَّهَ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی تمام حکموں میں وَرَسُولَهُ اور پیغمبر اسکے کی ہر امر میں
إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ سوا اسکے نہیں ارادہ کرتا ہے خدا لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ تاکہ لیجاوے تم سے ناپاکی کو گناہ سے أَهْلَ الْبَيْتِ
اے اہلبیت وَيُطَهِّرَكُمْ اور پاک کرے تمکو گناہوں سے تَطْهِيرًا پاک کرنا یعنی اے اہلبیت پیغمبر ارادہ الٰہی متعلق ہوا ہے اس امر پر کہ تمہارے گناہوں
اور خطاؤں کو تم سے دور کرے تاکہ صغیرہ اور کبیرہ سے تم پاک ہو جاؤ یہ آیت باجماع اہلبیت سوا محمد اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کی شان میں نازل
ہوئی ہے اور اکثر روایتیں اہلسنت کی بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ صحیح بخاری میں اور جمع بین الصحیحین میں عائشہ سے منقول ہے اور صحیح ابوداؤد اور موطا
مالک میں انس سے اور مسند احمد حنبل میں ام سلمہ سے اور تفسیر ثعلبی میں ابو سعید خدری سے اور سوا اسکے بہت کتابوں میں اہلسنت کی مذکور ہے کہ یہ آیت شان میں
علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کے نازل ہوئی ہے اور مسند احمد حنبل میں مرقوم ہے کہ عطا ابن رباح کہتا ہے کہ ام سلمہ نے فرمایا کہ ایک روز فاطمہ ہریسہ

مٹی کی ہانڈی میں کھانا پکایا تھا اور وہ کھانا پکاکر رسولخدا صلعم کے پاس لائی تھیں اور سید عالم کے گھر میں فرش تھا اسپر جس وقت فاطمہ زہرا وہ کھانا حاضر کیا تو رسولخدا
نے فرمایا کہ جا بلا لا میرے علی اور حسن اور حسین علیہم السلام کو جاکر میرے پاس لا تاکہ میرے ہمراہ یہ کھانا کھائیں جس وقت وہ حاضر ہوے تو پانچوں بزرگوں نے جمع ہو کر
وہ کھانا تناول فرمایا جبرئیل خداوند جلیل کے پاس سے یہ آیت لیکر نازل ہوے تب جناب رسولخدا نے چادر اپنی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام پر ڈالی
اور فرمایا کہ خداوندا یہ میرے اہلبیت میرے ہیں اور خاص میرے ہیں خداوندا انسے لیجا تو ناپاکی کو گناہوں کی اور جس وقت کہ یہ دعا حضرت نے کی تو میں نے کہا یا رسولخدا
میں بھی تمہارے اہلبیت میں ہوں فرمایا کہ تو بھی خیر پر ہے لیکن اہلبیت میں سے نہیں ہے اور اسیطرح جامع الاصول میں ہے جو کہ جامع صحاح ستہ کی ہے اور دوسری روایت
ام سلمہ سے ہے کہ میں نے بھی چادر کا گوشہ پکڑ کر داخل ہونا چاہا اور کہا کیا میں بھی تم میں سے ہوں رسولخدا صلعم نے چادر کو میرے ہاتھ میں سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تو
خیر پر ہے یعنی لیکن اہلبیت میں سے نہیں ہے اور ثعلبی نے عبداللہ بن جعفر طیار سے روایت کی ہے اور آخر میں اس حدیث کا یہ ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ خداوندا میرے
واسطے اہل ہوتے ہیں یہ چار اہل میرے ہیں پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی پس زینب زوجہ رسولخدا نے کہا کہ یا رسولخدا میں داخل ہو جاؤں تم میں فرمایا کہ
تو اپنی جگہ ہی تو خیر پر ہے یعنی اہلبیت میں سے نہیں ہے اور ثعلبی نے مجمع سے روایت کی ہے کہ ایک روز میں اپنی ماں کے ہمراہ عائشہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ بتاؤ تو
کہ روز جنگ جمل خروج کیا تھا تم نے اور باہر ہوئی تو حکم الٰہی ہے کہ فرمایا ہے وقرن فی بیوتکن عائشہ نے کہا کہ وہ قضا و قدر الٰہی سے تھا اور پھر پوچھا عائشہ سے
علی کے حال سے پوچھا کہا تو مجھ سے اس شخص کا حال پوچھتا ہے کہ سب آدمیوں سے زیادہ رسولخدا کو دوست تھے اور اُنکی دختر کہ شوہر جنکے تھے سب سے
زیادہ دوست رکھتے تھے اور قسم ہے خدا کی دیکھا میں نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو کہ رسولخدا صلعم نے چادر میں لیا اور انپر چادر کو سر پر ڈالا
اور فرمایا کہ خداوندا یہ اہلبیت میرے ہیں اور یگانہ میرے ہیں ناپاکی کو انسے دور کر اور پاک اور پاکیزہ کر تو آلودگی معصیت سے عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسولخدا
میں تیری اہلبیت میں سے ہوں فرمایا کہ دور رہ کہ تو میری اہلبیت میں نہیں ہے اور صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ یاد دلاتا ہوں میں
تمکو خدا کو بیچ اہلبیت اپنی کے پھر زید بن ارقم سے پوچھا کہ اہلبیت آنحضرت کے کون ہیں آیا عورتیں انکی ہیں کہا کہ نہیں قسم ہے خدا کی تحقیق عورت ہوتی ہے ہمراہ
مرد کے ایک زمانہ تک پھر طلاق دیتا ہے اسکو تو وہ عورت اپنے باپ اور قوم کے گھر چلی جاتی ہے اور اہلبیت انکے وہ ہیں جو کہ رشتہ دار اور قرابتی ہیں جنپر صدقہ
حرام ہے اور صحیح ابو داؤد اور موطا امام مالک میں ہے کہ انس نے روایت کی ہے کہ جس وقت رسولخدا صلعم واسطے نماز صبح کے نکلتے تھے تو فاطمہ کے دروازہ پر آواز دیتے تھے
بعد نازل ہونے اس آیت کے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز صبح کو ادا کرو تم اے اہلبیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یہ حال ہے روات
اہل سنت کا اور اس آیت میں انما کلمہ حصر کا ہے اور بیت سے مراد بیت نبوت اور رسالت ہے نہ خانہ ازواج اور اہلبیت رسولخدا صلعم نے تعین فرما دی کہ وہ علی
اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام ہیں اور رجس ناپاکی سے مراد ناپاکی گناہوں کی ہے چنانچہ فخر رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ لیجائے تم سے ناپاکی کو یعنی دور کرے
تم سے گناہوں کو اور پاک کرے تمکو یعنی پہنائے تمکو خلعت کرامت کا اور تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے کہ یہاں استعارہ کیا ہے واسطے گناہوں کے ناپاکی کو اور
واسطے تقوی کے تطہیر کو اور مجمل جو لغت کی کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ تطہیر کے معنی پاک کرنا ہے ہر گناہ اور بدی سے اور راغب اصفہانی نے لکھا ہے کہ تطہیر جسم
میں اور اخلاق اور افعال میں سب میں کہی جاتی ہے فرمایا خداتعالے نے وثیابک فطہر یعنی اور کپڑے اپنے کو پس پاک کر تو میل اور نجاست سے مثل گوہ اور پیشاب اور
خون سے یہاں مراد پاک کرنا جسم یا کپڑے کا نجاستوں سے ہے اور فرمایا خدا نے کہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اور ظاہر ہے کہ یہاں
ارادہ پاک کرنے کپڑے اور بدن کا نجاستوں سے نہیں ہے بلکہ یہاں پاک کرنا نفس کا ہے جسکے سبب سے مراد ازواج اور تعریف کا ہے اور لفظ اہلبیت اگرچہ عام
سب کو گھر کے شامل تھا لیکن جس وقت رسولخدا نے خاص کر دیا اور فرمایا کہ یہی اہلبیت میرے ہیں اور کوئی نہیں تب سے ان چار بزرگوں کے اور سب خارج ہو گئے اور یہی
اہلبیت میں داخل ہیں پس ثابت ہوئی اس سے عصمت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کی اگر کوئی شخص انصاف کرے لیکن بعض علما اہلسنت کی عادت
ہے کہ اہلبیت کے فضائل کے ناقص کرنے اور ضعیف کرنے اور وضع کرنے کا اس خیال سے کہ کہیں فضیلت انکی ثلثہ کی فضیلت سے زیادہ ہو جاوے لوگ کوشش کرتے ہیں کہ
یہ آیت رسولخدا صلعم کے بیبیوں کی شان میں ہے اور اہلبیت سے مراد بیبیاں حضرت کی ہیں اور حال یہ ہے کہ کوئی وجہ انکی نہیں ہے کیونکہ جب تحقیق رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ

آیت سوی عورتوں کی شان میں نازل ہوئی ہے، ایک تو یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ عکرمہ غلام ابن عباس کا بازار میں آواز دیتا پھرتا تھا کہ یہ آیت پیغمبر کی عورتوں کے
حق میں نازل ہوئی ہے اور اہلسنت کی کتابوں تقریب التہذیب وغیرہ میں نقل کی گئی ہے کہ عکرمہ خارجی اور دشمن اہلبیت علیہم السلام کا تھا پس جب اسکا ایسا حال ہے
وہ دشمن اہلبیت کا اور باوجود اسکے وہ بھلا مانس بھی نہیں ہے بلکہ وہ غلام ہے ابن عباس کا تو وہ کیونکر علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کی شان میں
اس آیت کو کہیگا اسپر تو لازم ہوگیا ہے کہ عداوت کی اور بدذاتی کی جہت سے ازواج رسول کی شان میں کہے اور دوسری روایت جو ابن عباس کی طرف
منسوب کرتے ہیں وہ بھی اسی غلام ہی نے وضع کی ہوگی کہ مخالف روایات معتبرہ کے ہے اور سوائے اسکے یہ روایات شاذہ مثل روایات صحاح ستہ مثل بخاری
اور ترمذی اور جامع الاصول کے کہ بعض کتابیں ہیں انکی روایتوں کی مخالف دوسری کتابوں کی روایتیں اہلبیت کے نزدیک بالکل معتبر نہیں ہیں لیکن تعجب ہے علماء
اہلسنت سے کہ عائشہ اور ام سلمہ اور زینب ازواج رسول اور انس اور ابوسعید خدری اور زید بن ارقم وغیرہ کہ اصحاب رسول ہیں انکی روایتوں سے چشم پوشی کرکے
ایک غلام دشمن اہلبیت کی روایت پر عمل کرتے ہیں ان لوگوں کا دستور ہے کہ اگر ایک شخص معتبر اہلبیت کی فضیلت کو بیان کرے اور دوسرا اسکے مقابلہ میں
نہایت غیر معتبر ہو اور اہلبیت سے عداوت بھی رکھتا ہو اور وہ اس روایت کا ضعیف ہونا کہے تو اسکے ضعف پر عمل ہوگا اور اسی معتبر کی روایت کا اعتبار نہ کرینگے
اور صحیح مسلم وغیرہ میں زید بن ارقم کا قول ہے کہ ازواج حضرت کی اہلبیت میں سے نہیں ہیں بلکہ اہلبیت وہ لوگ ہیں کہ صدقہ جنپر حرام تھا اور اہلبیت کا لفظ عام
ہے کہ بیٹے کو اور پوتے کو اور نواسے کو اور زوجہ کو باعتبار ظاہر کے سب کو شامل ہے اور نساءکم میں نساء کا لفظ ظاہر میں اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ مراد اس سے زوجہ
ہے اور کوئی نہیں جیسے قسم کا یہ نساءنا و نساءکم میں یا و نساء کے لفظ سے جو کہ مخصوص ازواج کیواسطے تھا اور ظاہر میں وہ ازواج ہی پر دلالت کرتا تھا یہاں حضرت کی
مراد نہیں اور وہاں بھی فاطمہ زہرا ہی مقصود ہے تو اہلبیت کے لفظ عام سے کہ گھر کے سب آدمی اس سے سمجھ میں آتے ہیں یہاں حضرت کی کیونکر ارادہ کیجائینگی
اور دیکھو ظاہر ہے کہ رسول خدا صبح کیوقت جسوقت فاطمہ زہرا کے دروازہ پر پہنچتے تو آواز دیتے کہ الصلوٰۃ اہل البیت انما یرید اللہ الآیہ پس اگر یہاں حضرت
کی اہلبیت میں احتمال ازواج کا ہوتا تو انکے دروازہ پر بھی آواز کرتے کہ الصلوٰۃ اہلبیت اور مراد رجس سے اس آیت میں تو ناپاکی ظاہری ہے یا ناپاکی گناہوں کی یا ناپاکی
ظاہری مثل پیشاب اور خون کے تو ہو نہیں سکتی اسواسطے کہ جو حضرت کی ازواج گوہ اور موت میں آلودہ تھیں کہ خدا انکو پاک کرے پس مراد اس سے ناپاکی باطنی ہے
وہ معاصی صغیرہ اور کبیرہ ہیں اور سب پاک ہونا گناہوں سے دلالت کرتا ہے معصوم ہونے پر اور ازواج کے معصوم ہونیکا کوئی قائل نہیں ہے مسلمانوں کے فرقوں میں سے
اور کیونکر معصوم ہوں وہ عورتیں کہ جو باغی ہوئی ہوں اور خروج کیا انہوں نے امام زمانہ پر اور بسبب نہ پہچاننے امام زمانہ کے جاہلیت کی موت انکو حاصل ہوئی ہو
پس ازواج کسیطرح مراد نہیں ہو سکتیں اس آیت سے اور نہیں ہیں مگر علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کہ جنسے کبھی کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا اور یہ جو کہتے
ہیں کہ آیہ تطہیر کے قبل اور بعد ازواج کا ذکر ہے تو آیہ تطہیر میں بھی وہی مراد ہونگی جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو ترتیب ان آیتوں کی موافق نزول کے نہیں ہے کہیں کی آیت
کہیں لیجاکر ڈالدی ہے اور جیسے تسلیم کیا کہ یہ آیتیں اسیطرح نازل ہوئی ہیں لیکن مجموعہ قرآن کو کہ تمام قرآن اسطرح کے آیتوں سے پر ہے یعنی ایک مطلب بیان میں
شروع ہوا اور بعد اسکے دوسرا مطلب اسکے بیچ میں شروع ہوا اور اسکے بعد پھر وہ پہلا مطلب مذکور ہوا ایسا قرآن میں بہت ہے اسیطرح یہ بھی ہے اور لیذہب عنکم میں کم کی ضمیر صریح
دلالت کرتی ہے کہ مراد اس سے ازواج نہیں ہیں اگر ازواج مراد ہوتی تو جیسے پہلی اور پچھلی آیتوں میں جمع مؤنث کی ضمیر آئی ہے یہاں بھی آتی اور یہ کہنا کہ ضمیر
کم کی بلحاظ لفظ اہل کے آئی ہے جیسا چہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ لکھتے ہیں کہ یہ نہایت ہیچ اور برخلاف تحریر جمیع مفسرین ہے سوائے کہ اکثر مفسرین اسی کم کی ضمیر سے
لاحظہ سے اہلبیت اہل عبا کو کہتے ہیں اور یہ کب ہو سکتا ہے کہ بلحاظ لفظ اہل تو جمع مذکر ہو اور مراد اس سے جمع مؤنث ہو اور آیہ اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ
علیکم اہل البیت انہ حمید مجید میں علاوہ مؤنث واحد تعجبین سے طرف علیکم جمع مذکر کے نہیں ہے اور نہ مؤنث واحد کو جمع مذکر کی صیغہ سے بیان کیا ہے بلکہ علیکم میں خطاب
طرف حضرت ابراہیم وغیرہ انکی اہلبیت کے ہے اور سارہ بھی انہیں داخل ہے لیکن سارہ انکی اہلبیت میں اسواسطے داخل ہے کہ وہ انکی خالہ کی یا چچا کی بیٹی ہے نہ زوجہ ہونیکی
جہت سے اور تعجبین میں خطاب فقط سارہ کیطرف ہے اور اس آیت سے یہی ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے کہ آیہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت پیغمبر آخرالزماں کی اہلبیت
کی شان میں تھی اور وہ آیہ اسطرح تھی کہ تعجبین من امر اللہ انہ حمید مجید لیکن جامع قرآن کو مشتبہ ہوا چنانچہ انہوں نے حضرت سارہ کے ذکر میں ڈالدیا ہے جیسے کہ ازواج

رسول خدا کے ذکر میں آیت تطہیر کو داخل کر دیا ہے ملتبس ہونیکے واسطے اور اسلئے کہ ضمیر مونث واحد کی کیونکر مطابق ہوگی ضمیر جمع مونث کو کہ مخالف فصاحت کے ہے اور
مونث واحد کو جمع مذکر کے صیغہ سے بیان کرنا کہیں نہیں آیا اور سوا اسکے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آیہ تطہیر تنہا نازل ہوئی ہے اور ان پہلی و پچھلی آیتوں کے بیچ میں
نازل نہیں ہوئی ہے جامع قرآن نے ان آیتوں کے بیچ میں اس آیت کو ڈال دیا ہے پھر ازواج سے اس آیت کو کیا تعلق ہے اور بیت سے مراد ازواج کا بیت نہیں ہو سکتا
ہے اسلئے کہ پہلی اور پچھلی آیتوں میں بیوت بصیغہ جمع کا لفظ اگر ازواج کیواسطے ہوتا تو یہاں بھی جمع کا صیغہ ہوتا تاکہ مطابق ہوتا پہلی اور پچھلی آیتوں کے بیوت میں اور
بیت سے بیت نبوت ہے نہ بیت کل ازواج اور روایات کثرت سے دلالت کرتی ہیں کہ بیت ازواج اس سے مراد نہیں ہے اور ابو القاسم حسکانی نے جابر سے روایت کی ہے
چنانچہ فرماتے ہیں جابر کہ آیہ تطہیر جس وقت رسول خدا پر نازل ہوئی تھی اس وقت حضرت کے حجرہ میں حضرت کے پاس سوائے علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کے کوئی
نتھا پس حضرت نے کہا خدایا ان پانچونکے سوا … اور یہ وقت بھی یہی اہلبیت اور ابنا ہیں ازواج نہیں … داخل … اور کثیر روایات ایسی ہیں کہ یہ آیت ان پانچونکی شان میں ہے
اور رسول خدا کے ارشاد کو ترک کر کے اپنی رائے کو دخل دینا اور اپنی طرف سے ایک مضمون ایجاد کرنا قابل … نہیں ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ آیہ تطہیر تو ازواج کے
شان میں ہے اور علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کو رسول خدا نے اپنی دعا کے وسیلہ سے داخل کیا ہے یہ قول نہایت لچر اور واہی ہے اور یہ قول … کا ہے
مخالف جمیع مفسرین کے اور دعا حضرت کی رد ہوگئی ثابت نہیں ہے … کہ … یہ میرے اہلبیت ہیں … اور کوئی … انکے واسطے جو
وعدہ کیا ہے اسکو وفا کر اور … قول … کہ … ہے وہ بھی … پر اعتراض کرتے ہیں … اور دعا حضرت کیواسطے دور کرنے نجاست کی ہے نہ
واسطے داخل کرنے ان چاروں بزرگوں کے اہلبیت میں اور ام سلمہ کو جو عبا میں داخل نہیں کیا ہے اسلئے کہ وہ اہلبیت میں نہ تھی … کہ وہ اہلبیت میں
تھی اور انکے داخل کرنے سے تحصیل حاصل کی ہوتی تھی اور یہ ہے جمیع اقارب حضرت کے اہلبیت میں داخل ہیں ورنہ سب کے واسطے دعا کی تھی بلکہ یہی چار شخص ہیں
کہ جنکو عبا میں لیا تھا اور یہی چاروں بزرگ سوائے پیغمبر کے ہیں اور کوئی اور یہاں نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ کسی چیز کا ارادہ کرے اور پھر وہ چیز نہ آئے
خدا تعالیٰ کا فرمانا لغو نہیں ہے کہ کسی چیز کو کہے میں ارادہ کرتا ہوں اور پھر اسکو نہ کرے اور سوا اسکے یہ مقام مدح کا ہے اور یہ قول لا ریب … تعظیم … اور فقط
ارادہ کرنے میں کچھ مدح اور تعظیم نہیں ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ آل عبا تو پاک تھے پاک کو خدا کیا پاک کریگا یہ امر تو ازواج کیواسطے بھی ہو سکتا ہے معلوم ہوا کہ پہلے وہ
ناپاک تھیں کہ اب خدا تعالیٰ انکو پاک کرتا ہے اور یہ لوگ یطہرکم کے معنی ہی نہیں سمجھے ہیں اسواسطے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ طہارت پر ثابت رکھے … جیسے کہ اہدنا الصراط
المستقیم ہے یعنی ثابت رکھ تو ہمکو راہ سیدھی پر اور طہارت نجاست سے بھی ہوتی ہے اور معاصی سے بھی ہوتی ہے ایک معنی ہر جگہ مراد نہیں ہو سکتے اس
مقام کو دیکھنا چاہئے کہ یہاں کونسے معنی مناسب ہیں غرض یہ ہے کہ باوجود منقول ہونے کثرت احادیث کے شان میں آل عبا کے پھر جو یہ انکار کرتے ہیں … بلکہ … ہیں
یہ فضیلت آل رسول کیواسطے ثابت نہو بلکہ ازواج کیواسطے ہو ہے ان لوگونکو کچھ فائدہ نہیں ہے بجز اسکے کہ آل رسول کی فضیلت میں شبہ پڑیں اور
عصمت انکی ثابت نہو کہ وہ دلیل ہو جائے انکی خلافت اور امامت کیواسطے اور لوگ انکو ثلثہ سے زیادہ بزرگ جاننے لگیں لیکن انکی وہی تاویلیں کرنیسے
کچھ نہیں ہوتا اور چاند پر خاک ڈالنے سے چاند پوشیدہ نہیں ہوتا ہے … اہلبیت کا ذکر ہوگا تو سب مسلمان آل عبا کو سمجھینگے نہ ازواج پیغمبر صلعم کو جتنی یہ کوشش کرتے
ہیں آل رسول کی فضائل کے چھپانے میں اسیقدر خدا انکے فضائل کو روشن کرتا ہے اور اب خدا تعالیٰ پھر ازواج پیغمبر کیطرف خطاب کرتا ہے کہ **واذکرن**
اور یاد کرو تم اے عورتو پیغمبر کی **ما یتلی فی بیوتکن** اس چیز کو کہ پڑھی جاتی ہے بیچ گھروں تمہارے سے **من آیات اللہ** آیتوں
خدا کی سے **والحکمۃ** اور حکمت کی باتوں سے یعنی وہ کتاب پڑھی جاتی ہے جو کہ شامل ہے دونو امرونکو … پیغمبر … نصیحت اور …
انکی باتوں سے نصیحت پکڑو **ان اللہ** تحقیق کہ خدا **کان لطیفا** ہے لطف کرنیوالا انکو … **خبیرا** خبردار تمہاری گفتار اور کردار
سے اور تدبیر کرنیوالا ہے اسکی کہ جس میں تمہاری صلاح ہے آوردہ لکھتے ہیں کہ اسما بنت عمیس اپنے شوہر جعفر طیار کے ہمراہ حبشہ سے مراجعت کی اور مدینہ میں آکر پیغمبر
رسول خدا صلعم کی بیبیونکے پاس آئی اور پوچھا کہ ہمارے مقدمہ میں یعنی عورتونکے حق میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے کہا کہ نہیں وہ رسول خدا کے پاس
آئی اور عرض کی کہ یا رسول خدا صلعم عورتیں بالکل ناامید ہیں اور بڑے نقصان میں ہیں حضرت نے پوچھا کہ کیوں - کہا کہ اسواسطے کہ قرآن میں جا بجا مردونکا ذکر ہے

اور عورتوں کا کسی آیت میں ذکر نہیں ہے معلوم ہوا کہ ہم شمار میں نہیں ہیں اور نہ ہماری عبادت اور طاعت مقبول ہے پس حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اِنَّ المُسلِمِینَ
تحقیق کہ فرمانبرداری کرنیوالے مرد **وَالمُسلِمَاتِ** اور فرمانبرداری کرنیوالیاں عورتیں **وَالمُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ** اور ایمان
لانیوالے مرد اور ایمان لانیوالیاں عورتیں اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے کہ جسکے ہاتھ اور زبان سے سلامت ہیں مسلمان اور مومن وہ ہے کہ
سلامت رہے ہمسایہ ایذا دینے سے اسکی اور نہیں ایمان لایا ہے مجھپر وہ شخص کہ شب کو سیر ہو کر سویا اور ہمسایہ اسکا بھوکا ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ایمان
معرفت اور عقیدہ ہے دل سے اور اقرار ہے زبان سے اور عمل ہے ارکان دین پر اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام تو وہ ہے کہ جسکے سبب سے
خون بچ رہتے ہیں اور امانت ادا کیجاتی ہے اور نکاح آپس میں جائز ہوتے ہیں اور میراث لیتے دیتے ہیں اور ایمان وہ ہے کہ جو دل میں ہے اور دوسری حدیث میں ہے
کہ ثواب ایمان پر موقوف ہے اور ایک اعرابی کی صورت میں جبرئیل رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور رسول خدا انکو نہیں پہچانتے تھے انہوں نے رسول خدا
سے پوچھا کہ یا محمد صلعم کیا ہے ایمان فرمایا کہ عقیدہ کرے تو خدا کا اور آخرت کے دن کا اور فرشتوں کا اور کتابوں کا اور پیغمبروں کا اور زندہ ہو کر اٹھنے کا
بعد مرنے کے کہا کہ سچ کہا تو نے ای محمد پس کیا ہے اسلام فرمایا کہ گواہی دے تو اسکی کہ نہیں کوئی معبود سوا خدا کے اور محمد بندہ اسکا ہے اور پیغمبر اسکا ہے قائم کر تو
نماز کو اور دے تو زکوٰۃ کو اور ماہ رمضان کے روزے رکھے تو اور بیت اللہ کا حج کرے تو کہا کہ سچ کہا تو نے اے محمد صلعم اور پھر حق تعالیٰ مرد اور عورت کا ذکر کرتا ہے
وَالقَانِتِینَ وَالقَانِتَاتِ اور ہمیشہ عبادت کرنیوالے مرد اور ہمیشہ عبادت کرنیوالیاں عورتیں **وَالصَّادِقِینَ وَالصَّادِقَاتِ**
اور راست گو مرد اور راست کہنے والیاں عورتیں برابر ہیں **وَالصَّابِرِینَ وَالصَّابِرَاتِ** اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالیاں
عورتیں طاعتوں اور عبادتوں پر اور گناہوں کے پرہیز کرنے پر **وَالخَاشِعِینَ وَالخَاشِعَاتِ** اور عاجزی کرنیوالے مرد اور عاجزی کرنیوالیاں
عورتیں خدا کے سامنے اور خدا سے ڈرنیوالے مرد اور عورتیں دل سے اور اعضا سے **وَالمُتَصَدِّقِینَ وَالمُتَصَدِّقَاتِ** اور صدقہ دینیوالے
مرد اور صدقہ دینیوالیاں عورتیں اپنے مالوں سے صدقہ واجب اور صدقہ سنت اور مستحب **وَالصَّائِمِینَ وَالصَّائِمَاتِ** اور روزہ رکھنے
والے مرد اور روزہ رکھنیوالیاں عورتیں واسطے خدا کے روزہ واجب اور سنت کے **وَالحَافِظِینَ فُرُوجَهُم وَالحَافِظَاتِ** اور نگاہ رکھنے
والے مرد ستروں اپنے کو حرام سے اور نگاہ رکھنے والیاں عورتیں **وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا** اور ذکر کرنیوالے مرد خدا کو بہت اور کثیر احصت
ذکر امقدر کی یعنی ذکر کثیرا **وَالذَّاكِرَاتِ** اور ذکر کرنیوالیاں عورتیں کثرت سے رات اور دن دل اور زبان سے **أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم** تیار کیا ہے
خدا نے واسطے انکے یعنی ان مردوں اور عورتوں کے **مَغفِرَةً** بخشش کو گناہوں کی **وَأَجرًا عَظِيمًا** اور اجر بڑے کو اور عطا ابن ابی رباح سے روایت کی ہے
کہ جو کوئی اپنے تئیں خدا کے سپرد کرے وہ داخل ہو اسکے قول میں کہ وہ ان المسلمین والمسلمات ہے اور جو کوئی اقرار کرے خدا کا اور اسکے رسول کا اور تصدیق کرے
علی بن ابیطالب کے ولایت کی اور انکی اولاد پاک کی اور دل اسکا زبان سے موافق ہو تو وہ اس قول میں داخل ہے کہ والمومنین والمومنات اور جو کوئی
فرمانبرداری کرے خدا کی فرضوں میں اور فرمانبرداری کرے پیغمبر کی سنتوں میں وہ شخص داخل ہوگا والقانتین والقانتات میں اور جو کوئی زبان کو نگاہ رکھے
دروغ سے وہ شخص داخل ہوگا والصادقین والصادقات میں اور جو کوئی صبر کرے طاعت پر اور معصیت کے پرہیز کرنے پر وہ شخص داخل ہوا ہے والصابرین والصابرات
میں اور جو کوئی نماز پڑھے اور دہنے بائیں نگاہ نہ کرے وہ داخل ہوگا والخاشعین والخاشعات میں اور جو کوئی ہفتہ میں ایک درہم صدقہ دیوے وہ شخص داخل ہوگا
والمتصدقین والمتصدقات میں اور جو کوئی ہر مہینہ میں تیرھویں چودھویں پندرھویں کو روزہ رکھے وہ داخل ہوگا والصائمین والصائمات میں اور جو کوئی اپنے
تئیں حرام کرنے سے نگاہ رکھے وہ داخل ہوگا والحافظین فروجہم میں اور جو کوئی پانچوں وقت کی نمازیں ادا کرے مع شرائط اور ارکان کے وہ داخل ہوگا والذاکرین
اللہ کثیرا والذاکرات میں اور حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سوتے ہوئے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کی پڑھے وہ داخل ہوگا والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات میں
اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے زینب بنت حجش کی جو ہمشیرزادی آپکی تھی یعنی آپکی پھوپھی کی بیٹی تھی واسطے زید بن حارثہ کے خواستگاری کی جو آزاد کیے ہوئے
آپکے تھے تو زینب پہلے تو یہ گمان کرتی تھیں کہ وہ حضرت اپنے واسطے خواستگاری کرتے ہیں قبول کیا اور جس وقت معلوم ہوا کہ زید کے واسطے چاہتے ہیں تو انکار کیا اور کہا کہ

بہت خوبصورت تھی اور حضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھی اور قریش کے زنان اشراف میں سے تھی اور کہا کہ میں کس واسطے آزاد کیے ہوئے کی زوجہ ہوں اور اسکا بھائی
عبداللہ بن جحش بھی انکی متفق ہوا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت میں ہے کہ زینب نے رسول خدا صلعم کے جواب میں کہا کہ میں اپنے نفس سے اس
میں مشورہ کروں آپ منتظر رہیں پس حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اور نہیں روا ہے واسطے کسی مومن کے یعنی عبداللہ کے
وَلَا مُؤْمِنَةٍ اور نہ واسطے کسی عورت ایمان لانیوالی کی مثل زینب کے إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ جس وقت حکم کرے خدا اور پیغمبر اسکا أَمْرًا کسی
کام کو مثل نکاح وغیرہ کے تو أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ یہ کہ ہووے واسطے انکے اختیار مِنْ أَمْرِهِمْ کام انکے سے کسی چیز میں بلکہ انکو چاہیے کہ اپنا
اختیار کو خدا اور رسول کے اختیار کے تابع کریں کیونکہ وہ جو بہتر ہے اگرچہ آیت خاص ہے سو یہ حق ہے لیکن حکم اسکا عام ہے اور اہل خدا و رسول سے [illegible]
اور باقی متابع ہیں وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور جو کوئی نافرمانبرداری کرے خدا کی اور پیغمبر اسکے کی تو فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق گمراہ
ہوا وہ ضَلَالًا مُبِينًا گمراہ ہونا ظاہر اور جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو زینب نے رسول خدا سے عرض کی کہ میرے نکاح کا اختیار آپکو ہے جسے آپکو منظور کیا
جس سے چاہو نکاح میرا کر دو رسول خدا نے زید سے زینب کا نکاح کیا اور عبداللہ بھی اس پر راضی ہوا اور کہتے ہیں کہ رسول خدا نے زید کا زینب سے نکاح کیا تو اپنے مال سے مہر اسکا
ادا کیا اور مہر میں دس دینار اور ساٹھ درہم اور چادر اور مقنعہ اور [illegible] اور پچاس [illegible] طعام کے ایک [illegible] اور تیس صاع خرما کے دیں
سے کچھ زیادہ [illegible] اور اس سے پہلے اسی سورہ میں وما جعل ادعیاءکم ابناءکم کی تفسیر میں بیان ہوا ہے حضرت صادق علیہ السلام سے منقول روایت ہے کہ
زید نے رسول خدا سے عرض کی کہ اگر آپ زینب سے نکاح کریں تو میں اسکو طلاق دیدوں حضرت نے انکار کیا اور فرمایا کہ خدا سے ڈر اور اپنی زوجہ کو اپنے پاس نگاہ رکھ
اس حال کو خدا بیان کرتا ہے کہ وَإِذْ تَقُولُ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جس وقت کہ کہتا تھا تو لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ واسطے اس شخص کے کہ انعام
کیا ہے خدا نے عَلَيْهِ اوپر اسکے کہ اسکو توفیق ایمان کی دی ہے اور تیرا خادم اور تابع اسکو کیا وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اور انعام کیا ہے تو نے بھی
اوپر اسکے کہ تو نے اسکو پرورش کیا ہے اور آزاد کیا ہے اور کہا ہے تو نے اسکو از راہ نصیحت کہ أَمْسِكْ عَلَيْكَ نگاہ رکھ تو اوپر اپنے زَوْجَكَ زوجہ
اپنی کو کہ وہ زینب ہے وَاتَّقِ اللَّهَ اور ڈر تو خدا سے زینب کے مقدمہ میں اور طلاق اسکو مت دے بلکہ اپنے پاس اسکو رکھ یہ تو نے زید سے کہا وَتُخْفِي فِي
نَفْسِكَ اور چھپاتا ہے تو بیچ نفس اور دل اپنے کے مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ جو کچھ کہ خدا ظاہر کرنیوالا ہے اسکا یعنی زینب سے نکاح کرنیکو اگر زید اسکو طلاق دیوے
تیرا جی تو چاہتا ہے وَتَخْشَى النَّاسَ اور ڈرتا ہے تو آدمیوں سے کہ وہ یہ نہ کہیں کہ انہوں نے اپنے پسر کی زوجہ سے نکاح کر لیا ہے وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ
اور خدا زیادہ لائق ہے کہ ڈرے تو اس سے جناب رسول خدا میں حیا زیادہ تھی اور آدمیوں سے زیادہ خوف کرتے تھے کہ وہ یہ نہ کہیں کہ انہوں نے اپنے فرزند کی زوجہ سے نکاح کر لیا ہے
اور پہلے ایام جاہلیت میں پالک کی زوجہ سے نکاح کرنا حرام جانتے تھے اور اس نکاح کی نسبت [illegible] آدمیوں کی طعن سے خوف کرتے تھے حضرت نے زید سے فرمایا کہ تو اپنی زوجہ کو [illegible] اور اسکو طلاق مت
دے اور سید مرتضی علم الہدی نے تنزیہ الانبیاء میں لکھا ہے کہ [illegible] پالک کو قائم مقام اولاد کے جانتے تھے [illegible] اسکے طلاق دینے کے بعد
عورتوں سے نکاح نہیں کرتے تھے پس رسول خدا نے ارادہ کیا کہ سبب نکاح کرنے کے زینب سے بعد طلاق کے بالکل اس حکم کو باطل کریں اور جاہلیت کے طریقہ کو منسوخ کریں اور
لیکن اس امر کو پوشیدہ رکھتے تھے اس خوف سے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ پیغمبر نے اپنے پسر کی زوجہ سے نکاح کر لیا اور اسواسطے زید سے فرمایا کہ تو اپنی زوجہ کو اپنے پاس نگاہ رکھ اور
خدا سے ڈر اور زینب کے مقدمہ میں اسکو طلاق مت دے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو امر کہ رسول خدا صلعم اپنے جی میں چھپاتے تھے وہ یہ تھا کہ خداتعالی نے رسول
اپنے کو خبر دی تھی کہ زینب تیری عورت ہوگی اور زید اسکو طلاق دیگا پس جس وقت زید آیا اور حضرت سے عرض کی کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ زینب کو طلاق دوں تو فرمایا
حضرت نے کہ تو اپنی زوجہ کو نگاہ رکھ اور اسکو طلاق مت دے پس حقتعالی نے فرمایا کہ تو نے کیوں کہا کہ اپنی زوجہ کو نگاہ رکھ اور حال یہ ہے کہ میں نے تجکو خبر دی ہے کہ وہ تیری
عورت ہوگی اور اب [illegible] زید سے کہ زینب کو طلاق دیگا اور رسول خدا کو اس سے نکاح کرنیکا ذکر کرتا ہے کہ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا پس جس وقت ادا کیا
زید نے زینب سے وَطَرًا حاجت کو جو اس سے رکھتا تھا نکاح کی اور مجامعت کی اور طلاق دی اسکو اور زینب نے عدت کو پورا کر لیا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد
ادا کرنے حاجت سے طلاق دینا ہے یعنی جس وقت طلاق دیدی زید نے اور زینب نے عدت کو تمام کیا تو زَوَّجْنَاكَهَا نکاح کیا ہم نے تیرا اسکے ساتھ اے محمد [illegible]

علیہم السلام کی قرأت یوں ہے جیسا ہم نے یعنی نکاح کیا تیرا محمد بن زینب سے لِکَیْ لَا یَکُوْنَ تاکہ نہ ہووے بیچ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ اوپر
مومنین کے تنگی یا کوئی گناہ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ بیچ جوروؤں لے پالکوں اپنے کے یعنی بیچ نکاح جوروؤں لے پالکوں اُنکی کے بعد طلاق کے یا بعد مر جانے
شوہروں کے اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا جس وقت کہ ادا کر لیں وے اپنی حاجت کو کہ وہ نکاح اور طلاق اور عدّہ ہے یعنی اس سبب سے تیرا نکاح ہم نے زینب سے
کیا کہ تمام مومنین تیری پیروی کریں اپنے لے پالکوں کی عورتوں سے نکاح کر لیویں اور آپس میں کچھ تردد نہ کریں اور جاہلیت کی رسم کو جسنے منسوخ کیا وَکَانَ
اَمْرُ اللّٰهِ اور ہے کام خدا کا جسکا کہ وہ ارادہ کرے مَفْعُوْلًا کیا گیا یعنی جس چیز کا کہ خدا ارادہ کرے البتہ وہ وقوع میں آتا ہے جیسے کہ نکاح زینب کا حضرت
رسالت پناہ سے اور انس بن مالک سے منقول ہے کہ جس وقت عدّہ زینب کی منقضی ہوئی تو رسول خدا نے زید سے فرمایا کہ تو جا اور زینب کی خواستگاری میری طرف سے
کر زید کہتا ہے کہ میں زینب کے پاس گیا اُس وقت وہ آٹے کو خمیر کرتی تھی جس وقت میں نے اسکو دیکھا تو میری نظر میں وہ نہایت عظیم الشان اور بلند مرتبہ معلوم
ہوئی کہ جھکا دیا اس پر نگاہ کر سکا نہ اور رسول خدا کی حرمت کی جہت سے میں نے اپنی پشت اُسکی طرف کر کے کہا کہ خوشخبری ہو تجھکو اے زینب کہ رسول خدا صلعم تیری
خواستگاری کرتے ہیں تب سنکر خوش ہوئی اور کہا کہ میں کچھ کام نہ کروں یہانتک کہ اپنے پروردگار سے اس کام میں مشورہ کر لوں پھر اٹھکر مسجد میں
گئی اور اپنے خدا سے مناجات کی حق تعالی نے وہ آیت نازل کی اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ رسول خدا بعد نازل ہونے اس آیت کے بے اجازت حاصل کئے زینب
کے گھر میں تشریف لے گئے تو زینب نے کہا کہ یا رسول اللہ بدون نکاح اور گواہ گھر میں کیونکر آئے ہو حضرت نے فرمایا خدا نے نکاح کر دیا اور جبرئیل گواہ ہے بعد اسکے زینب اس جہت
سے بیویوں پر فخر کرتی تھی اور کہتی تھی کہ خدا نے میرا نکاح پیغمبر سے کیا ہے اور تمہارا نکاح تمہارے والی کرتے ہیں اور زینب نے رسول خدا سے کہا کہ میں اور بیبیوں پر زیادہ
مرتبہ رکھتی ہوں اور میرا حق آپ پر زیادہ ہے تین چیزوں کے سبب سے ایک تو یہ کہ جد میرا اور جد تمہارا ایک ہی ہے کہ وہ عبدالمطلب ہے اور حق تعالی نے میرا نکاح
آسمان پر کیا اور جبرئیل ایلچی اور گواہ عقد کا ہوا کہ ان تین چیزوں میں کوئی تمہاری بیبیوں میں سے شریک نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ رسول خدا نے زینب کی عروسی کیواسطے
ولیمہ تیار کیا تھا اور لوگوں کو مہمان کیا اور سوا زینب کے اور کسی کی عروسی میں اپنی بیبیوں میں ولیمہ نہیں کیا اور شام تک لوگوں کو کھانا کھلایا اور بعضی مخالفین
اس قصہ کو اسطرح بیان کرتے ہیں کہ بالکل مخالف شرع کے ہے کہتے ہیں کہ رسول خدا زینب پر عاشق ہو گئے تھے جبتک کہ وہ زید کی زوجہ تھی اور پیشتر اسکے بہت
اور عصمت کے اور انبیاء ان سب سے پاک ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث میں اسطرح ہے کہ رسول خدا صلعم نے زید سے زینب کا نکاح کیا اور
وہ زید کے پاس ہی بعد اسکے آپس میں نزاع واقع ہوا اور اپنا جھگڑا رسول خدا کے پاس لائے رسول خدا کی نظر زینب پر پڑی تو نہایت تعجب کیا اور خوش
آئندہ معلوم ہوئی زید نے کہا کہ اگر حضرت حکم دیویں تو میں اسکو طلاق دیدوں اسواسطے کہ اسمیں تکبر بہت ہے اور یہ اپنی بات سے مجھکو نہایت ایذا دیتی ہے حضرت نے
فرمایا کہ خدا سے ڈر تو اسکو طلاق کیوں دیتا ہے اور اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھ اور اس سے نیکی کر بعد اسکے زید نے اسکو طلاق دی اور جب عدّہ گذر گئی تو خدا تعالی نے
اسکے نکاح کا حکم رسول خدا صلعم پر نازل کیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے عصمت انبیاء کی حدیث میں فرمایا ہے کہ قول حق تعالی کا وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ
مراد اس سے یہ ہے کہ حق تعالی نے نام اُنکی بیبیوں کے جو کہ دنیا میں ہونگی اور جو کہ آخرت میں ساتھ اپنے حبیب کے بتلا دئے تھے اور فرمایا کہ وہ مومنین کی مائیں ہیں
اور ایک کا نام اُنمیں سے زینب ہے اور وہ آج کے دن زوجہ زید بن حارثہ کی ہے پس رسول خدا نے نام اُسکا اپنے جی میں پوشیدہ رکھا اور اسکو ظاہر نہ کیا تاکہ منافقین میں سے
کوئی نہ کہے کہ اسنے ایک عورت کو کہ وہ ایک مرد کے گھر میں ہے اپنی ازواج میں سے کہا اور مومنین کی ماں ٹھہرایا اور خوف کیا منافقین کے کہنے سے سو خدا نے فرمایا کہ وَتَخْشَی
النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ یعنی خدا زیادہ لائق ہے کہ تو اس سے ڈرے اپنی حیثیت سے اور خدا نے کسیکا نہیں متولی ہوا آپکے نکاح کا اپنی خلقت میں سے مگر
وہ انکا نکاح آپ کیا خدا نے اور رسول خدا نے زینب سے چنانچہ فرمایا ہے کہ زَوَّجْنٰکَهَا اور نکاح فاطمہ کا علی سے کہ آسمان پر کیا ہے اور خدا تعالی نے اپنے علم سے جانا کہ قریب ہے کہ
منافقین حضرت کو زینب سے نکاح کرنے میں عیب لگاوینگے سو اسلئے یہ آیت نازل کی کہ مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ نہیں ہے اوپر پیغمبر کے مِنْ حَرَجٍ کوئی
تنگی اور گناہ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ بیچ اُس چیز کے کہ مقدر اور مقرر کیا ہے خدا نے واسطے اس پیغمبر کے کہ عورتوں سے لے پالکوں کی بعد ہلاک کی اس وقت کہ وہ
مر جائیں یا طلاق دیویں اور یہ خصوصیت پیغمبر کی نہیں ہے بلکہ سُنَّةَ اللّٰهِ سنت اور طریقہ مقرر کیا گیا خدا کا ہے فِی

فی الذین خلوا بیچ ان لوگوں کے گزرے ہیں انبیا میں سے من قبل پہلے اس سے اور سنة منصوب ہے مفعول مطلق ہو فعل محذوف کا یعنی سن الله سنة مراد اس سے پہلے انبیا ہیں کہ خدا تعالی نے انکی حرج کو دور کیا تھا اور امر مباح میں جن پر کچھ تنگی ہے یا لوگوں کی عورتوں سے یا اور جس قدر کہ مباح ہو تھے مثل کثرت ازواج کے داؤد کی زوجہ جیسے اور سلیمان کی تین سو زوجہ اور سات سو حرم تھیں یعنی جس وقت کہ پہلے انبیا کو کثرت ازواج کی جائز ہوئی بدون حرج کے پس محمد کہ سردار انبیا کا ہو کوئی حرج نہیں ہے اگر یہ بی بی پالک کی وجہ سے نکاح کرے وکان امر الله اور ہے حکم خدا کا قدرا مقدورا ایک حکم ادا کیا گیا اور جاری کیا گیا یقینا یعنی جو چیز کہ خدا تعالی انبیا پر نازل کرتا ہے وہ قضا و قدر ہے کہ البتہ واقع ہونے والا اس مقدار پر کہ جو موافق حکمت کے ہو اور یا انبیا گزشتہ الذین یبلغون وہ لوگ ہیں کہ پہنچاتے ہیں رسالات الله پیغام خدا کے اپنی امتوں کو اور ان خوف دیتے ویخشونہ اور ڈرتے ہیں وہ اس خدا سے ولا یخشون احدا اور نہیں ڈرتے ہیں احکام کے پہنچانے میں کسی سے الا الله سوائے خدا کے وکفی بالله حسیبا اور کافی ہے خدا کفایت کرنیوالا اور حفظ کرنے والا مقصد ڈرانیوالوں کی جو کہ ان سے ڈرتے ہیں [illegible] یا یہ کہ کافی ہے خدا حساب لینے والا [illegible] اعمال کا [illegible] چاہیے کہ اس سے ڈریں اور نہ غیر سے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اس پر کہ انبیا کو احکام کے پہنچانے میں تقیہ جائز نہیں ہے [illegible] تبلیغ احکام میں [illegible] تبلیغ احکام کے اور امور میں تقیہ کر سکتا ہے چنانچہ حضرت موسی نے کیا اور اگر کوئی کہے کہ اگر انبیا کو احکام کے پہنچانے میں تقیہ جائز نہیں ہے تو کیا معنی ہیں وتخشی الناس یعنی اور ڈرتا ہے تو آدمیوں سے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قول تبلیغ احکام سے تعلق نہیں رکھتا ہے بلکہ خوف حضرت کو منافقین کی بدگوئی کا تھا کہ وہ طعن کریں گے اور لوگوں کی بدگوئی [illegible] ہر عاقل پرہیز کرتا ہے اور یہ امر متعلق احکام خدا کے نہیں ہیں اور جس امر سے کہ حضرت ڈرتے تھے وہی بعد نکاح کے زینب کے پیش آیا کہ منافقین نے زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ یہ مرد ہم کو روکتا ہے کہ تمہارے فرزند کی جورو تم پر حرام ہے اور آپ اپنے پسر کی زوجہ سے نکاح اپنا کر لیا یعنی زید کی زوجہ اور یہ انہوں نے اس واسطے کہا کہ وہ پالک کو مثل پسر حقیقی اور صلبی کے جانتے تھے سبب [illegible] خدا نے [illegible] یہ آیت نازل کی ما کان محمد نہیں ہے محمد صلعم ابا احد من رجالکم باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے اگر باپ ہے تو فاطمہ زہرا کا ہے اور وہ مرد نہیں ہے بلکہ عورت ہے اور اگر قاسم اور ابراہیم کا باپ ہے تو وہ لڑکے تھے اور بالغ نہیں ہوئے تھے پس رجال میں داخل نہ ہوئے اور اگر بالغ بھی ہو گئے تھے تو امت کے مرد نہیں تھے بلکہ ان حضرت کے مرد [illegible] اور حسنین بھی اس وقت میں بالغ نہ ہوئے تھے اور اگر ہوتے تو وہ بھی انہیں حضرت ہی کے مرد تھے نہ امت کے مرد [illegible] اور حسنین کو حضرت نے بارہا فرمایا ہے کہ یہ دونوں بیٹے میرے ہیں اور یہ دونوں امام ہیں کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں یعنی دونوں حالت میں امام ہیں خواہ واسطے قائم ہوں یا بیٹھے ہوں [illegible] لڑائی میں جناب امیر نے محمد حنفیہ کو [illegible] کہا کہ تو بیٹا میرا ہے لوگوں نے پوچھا کہ کیا حسنین آپکے بیٹے نہیں ہیں فرمایا کہ وہ رسول خدا کے فرزند ہیں [illegible] فرمایا ہے کہ سب کی اولاد باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے لیکن اولاد فاطمہ میری طرف منسوب ہے پس یہ کہ امت کے مرد نہیں ہے انکو حضرت باپ کیونکر ہونگے ولکن رسول الله اور لیکن وہ پیغمبر خدا کا ہے اور لکن مخفف ہے لکن مثقلہ کا اور اسم اسکا محذوف ہے اور وہ ضمیر غائب کی ہے اور یہ [illegible] ہیں کہ رسول کا لفظ مرفوع ہوا اور اگر منصوب ہو تو خبر کان مقدر کی ہو یعنی ولکن کان رسول الله یعنی اور لیکن ہے وہ پیغمبر خدا کا اور امت کا جو حضرت کو باپ کہتے ہیں وہ اس جہت سے ہے کہ حضرت نصیحت اور شفقت کرنیوالے امت کے ہیں اور واجب التعظیم اور توقیر کے ہیں اور اطاعت انکی سب پر واجب ہے اور زید [illegible] امت میں تھا اور [illegible] رسول خدا میں واسطہ ولادت نہ تھا [illegible] وہ حضرت زید کے باپ نہیں ہو سکتے وہ حضرت تو پیغمبر ہیں خلق کے کہ لوگوں کی ہدایت اور نصیحت کے واسطے حکم کئے گئے ہیں وخاتم النبیین اور ہے وہ حضرت ختم کرنیوالا پیغمبروں کا کہ بعد انکے کوئی پیغمبر نہ ہوگا اور حفص نے خاتم کو فتح تا پڑھا ہے یعنی اور ہے وہ مہر پیغمبروں کی کہ بعد انکے کوئی پیغمبر نہ ہوگا اور انکی نبوت قیامت تک باقی رہیگی اور بعد انکے [illegible] کو نبوت نہ پہنچیگی اور رسول نے اپنے فرمایا ہے کہ میں خاتم الانبیا ہوں اور علی خاتم الاولیا ہے اور حضرت عیسی جو نازل ہونگے تو [illegible] ہماری شرع پر ہونگے [illegible] وکان الله اور ہے خدا بکل شیء علیما ساتھ ہر چیز کے دانا اور جاننے والا کہ کون لائق خاتم النبیین ہونے کے ہے اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ

یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی من بعدی یعنی اے علی تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے ہے یعنی جو نسبت کہ ہارون کو موسی سے تھی [illegible]

وہ تجھکو جیسے ہو مگر یہ فرق ہے کہ نہیں کوئی پیغمبر بعد تیرے اور ہارون پیغمبر بھی تھا مقصود آپ ہے یہ کہ بعد میرے پیغمبر نہیں ہے اور اگر ہوتا تو وہی تھا اسواسطے کہ جو فضائل
کہ حاصل ہیں واسطے پیغمبروں کے موجود ہیں عصمت اور علم اور شجاعت اور سخاوت اور حلم اور تمام اخلاق نیک جو رسول کے ہیں آپ میں اور کسی میں وہ اخلاق نہیں ہیں اور بعد اسکے
بندوں کو خدا تعالی حکم کرتا ہے کثرت ذکر اور تسبیح کا چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا
كَثِيْرًا یاد کرو تم خدا کو یاد کرنا بہت یعنی ہمیشہ اوقات خدا کا ذکر کرتے رہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کی ایک حد ہے
کہ آخر وہ چیز منتہی ہوتی ہے مگر ذکر خدا کا کہ اسکی کوئی حد نہیں ہے اور خدا تعالی ذکر کثیر سے راضی ہوتا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا شیعہ ہمارے وہ ہیں
جو خلوت میں ہوں تو ذکر خدا کا بہت کرتے ہیں اور تسبیح فاطمہ زہرا کی ذکر کثیر میں داخل ہے اور ذکر کثیر سے مراد یہ ہے کہ کسی وقت اسکو چھوڑے نہیں وَ
سَبِّحُوْهُ اور پاکی سے یاد کرو تم اسکو بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا صبح کو اور شام کو اسواسطے کہ نماز صبح کی اور شب کی زیادہ شاق ہوتی ہے بسبب غلبہ خواب
کے اور کہتے ہیں کہ خصوصیت ان دونوں وقتوں کی ان دو نمازوں کے ساتھ اسواسطے ہے کہ صبح اور شام کی دو ساعتوں میں حافظان نامۂ اعمال حاضر ہوتے ہیں اور دونوں
وقت تسبیح اور نماز کو نامۂ اعمال میں لکھتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک بکرة سے مراد نماز صبح کی ہے اور اصیل سے مراد نماز ظہر ہے اور نماز عصر اور مغرب اور
عشا ہے اور نماز کا نام تسبیح اسواسطے رکھا ہے کہ اسمیں خدا تعالی کی تسبیح اور تقدیس مذکور ہوتی ہے اور کہتے ہیں کہ مراد ذکر اور تسبیح سے یہ ہے کہ اسکو اسکی صفات عالی
اور اسماء حسنی سے یاد کرے اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جبرئیل پیغمبر خدا کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد صلعم کہو تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم عدد ما علم وزنة ما علم وملأ ما علم اسواسطے کہ جو کوئی اس تسبیح کو کہے حق تعالی اسکے واسطے چھ خصلتیں ثابت
کرے ایک تو یہ کہ وہ ذکر کثیر کے ذاکرین میں سے ہو اور دوسری یہ کہ وہ روز قیامت کے ذاکرین سے فضل ہو اور تیسرے یہ کہ بہشت میں ایک درخت اسکے واسطے
لگائی جاویں اور چوتھی یہ کہ گناہ اسکے اسطرح گریں کہ جیسے درخت خشک سے پتے گرتے ہیں اور پانچویں یہ کہ خدا تعالی اسپر نظر رحمت کرے اور چھٹے یہ کہ ہرگز اسکو
عذاب نہ کرے اور فرماتا ہے خدا کہ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ درود بھیجتا ہے اوپر تمہارے اے مومنین یعنی رحمت نازل کرتا ہے تمپر
وَمَلٰٓئِكَتُهٗ اور فرشتے اسکے یعنی بخشش چاہتے ہیں تمہارے واسطے اور یہ رحمت خدا کی اور بخشش چاہنا ملائکہ کا اسواسطے ہے کہ لِيُخْرِجَكُمْ تاکہ نکالے
تمکو خدا مِّنَ الظُّلُمٰتِ اندھیروں کفر اور جہالت اور معصیت سے اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی ایمان اور معرفت اور طاعت کے وَكَانَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ اور ہے خدا ساتھ مومنین کے رَحِيْمًا مہربان کہ خود بھی رحمت نازل کرتا ہے اور ملائکہ کو واسطے بخشش چاہنے کے حکم کرتا ہے زمخشری
نے لکھا ہے کہ اس آیت کے حکم سے ہر ایک مومن پر صلوة بھیج سکتے ہیں لیکن شیعوں نے جو اشعار مقرر کیا ہے کہ وہ آئمہ اثنا عشر پر صلوة بھیجتے ہیں اور انکا
ہمیشہ کیا تَحِيَّتُهُمْ تحیت انکی اسمیں اضافت مصدر کی طرف مفعول کے ہے یعنی درود خدا کا ہے ان مومنین پر يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ جسدن کہ ملاقات کریں
یعنی پہنچیں رحمت اسکی کو بعد زندہ ہونے کے قبر سے باہر نکلکے بہشت میں جانیکے بعد سَلٰمٌ سلام ہے کہ خبر دینے والا ہے ہر خوف اور آفت کی سلامتی سے
یعنی وہ ملائکہ تعظیم کیلئے انپر سلام کرے اور ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ ملک الموت جسوقت بندہ مومن کے پاس آتا ہے تو کہتا ہے کہ سلام ہو تجھکو کہ خدا تعالی تجھکو سلام
پہنچاتا ہے وَاَعَدَّ لَهُمْ اور تیار کیا ہے خدا نے واسطے انکے باوجود سلام بھیجنے کے اَجْرًا كَرِيْمًا اجر بڑا کہ وہ بہشت ہے اور نعمتیں اسکی اور بعد اسکے خطاب کرتا ہے طرف
پیغمبر کے ازروئے تعلیم کے کہ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند مرتبہ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ تحقیق ہمنے بھیجا ہے تجھکو اپنے بندوں پر شَاهِدًا گواہ کہ تو
انکے جھٹلانے اور سچا کرنے اور طاعت اور معصیت کی گواہی دیوے وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا رحمت کے ساتھ سچا کرنیوالوں کو وَّنَذِيْرًا اور ڈرانیوالا
جھٹلانیوالوں کو وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ اور بلانیوالا طرف خدا کے لوگوں کو انکی توحید اقرار اور انکی پرستش کی طرف بِاِذْنِهٖ ساتھ حکم اسکے کے وَ
سِرَاجًا مُّنِيْرًا اور چراغ روشن یعنی ہمنے تجھکو چراغ روشن بنایا ہے کہ لوگونکو تاریکی کفر اور جہالت سے باہر نکالتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا تعالی
ہمارے حضرت کو چراغ روشن اسواسطے فرمایا ہے کہ جیسے چراغ کی روشنی اندھیرے کو دور کرتی ہے ایسے ہی حضرت کے وجود نے کفر کو جہان سے نابود کر دیا اور سورج کو
روشن فرمایا ہے اسواسطے کہ اور چراغ تو کبھی روشن ہوتے ہیں اور کبھی گل اور یہ چراغ ہے کہ ہمیشہ روشن ہے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دے تو مومنین کو

اے محمد صلعم بات اللہ ساتھ انکے کہ تحقیق لَهُمْ واسطے انکے مِّنَ اللَّهِ خدا کی جانب سے فَضْلًا كَبِيرًا فضل بڑا اور بخشش نہایت ہی انکے
اعمال سے بہتر میں وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ اور تو فرمانبرداری کر تو کافروں کی اور منافقوں کی بلکہ انکی مخالفت پر ثابت
قدم رہ تو وَدَعْ أَذَاهُمْ اور چھوڑ دے تو آزار دینے انکو کو کہ خدا انکے شر کے دفع کرنیکو کافی ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ آیت جہاد
کی آیت سے منسوخ ہو وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور توکل کر تو اوپر خدا کے کہ وہ انکو عذاب میں گرفتار کریگا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا اور کافی ہے
خدا کارساز اور نگاہ رکھنے والا مومنین کا دشمنوں کے شر سے اور اب خدا تعالیٰ مومنین کی … بیان کرتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ
ایمان لائے ہو إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ جس وقت نکاح کرو تم مومن عورتوں سے ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ پھر طلاق دو تم انکو مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ
پہلے اس کے کہ مس کرو تم یعنی مجامعت کرو تم انکی کہ بعد نکاح کے انکی مجامعت کرو اور مجامعت کرنے سے پہلے انکو طلاق دو تو فَمَا لَكُمْ پس نہیں ہے
واسطے تمہارے عَلَيْهِنَّ اوپر ان عورتوں طلاق دی گئی کے مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا عدت کہ شمار کرو تم اسکو یعنی انکی عدت نہیں واسطے عدت نہیں ہے
بعد طلاق کے بدون انکے کہ وہ عدت میں بیٹھیں … شخص سے نکاح کر سکتی ہیں اور اگر عقد نکاح میں مہر کا ذکر کیا ہو تو فَمَتِّعُوهُنَّ پس متعہ دو انکو
یعنی کچھ دو ان عورتوں کو جس سے انکو فائدہ ہو اور خالی نہ رہیں سو اگر مہر انکے واسطے مقرر ہوتا تو آدھا مہر دینا ہوتا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا اگر جماع
واقع ہوتی تو بھی مہر دینا آتا مہر مثل یا جسقدر کہ عورت راضی ہو جاوے اور اس صورت میں مہر مقرر ہوا اور مجامعت سے پہلے طلاق آئی ہے پس اسکو
میں موافق اپنی حیثیت کے کچھ دینا چاہیے اور ذکر اسکا سورہ بقرہ میں ہوا ہے اور دینا متعہ کا اس عقد نکاح میں واجب ہے کہ جسمیں وقت عقد کے ذکر مہر کا نہوا ہو
ہر عقد میں وَسَرِّحُوهُنَّ اور رہا کرو تم ان عورتوں کو اور چھوڑ دو تم سَرَاحًا جَمِيلًا چھوڑ دینا اچھا بدون آزار اور ضرر پہنچانے کے اور بدون
حق … کہ انکے واسطے عدت تو ہی نہیں … اپنے گھر میں … بلکہ بعد طلاق کے … متعہ دیکر رخصت کرو کہ وہ … جاتی
ہیں … خوش … کہ یہ طلاق لیکر آئی ہیں اور … اکرم … اور … رکھتا ہے اور …
خالص … حلال بیبیوں … بخشش … اور یہی مضمون … اور اب حق تعالیٰ سرور انبیا کی طرف خطاب کرتا ہے کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے نبی
إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ تحقیق ہم نے حلال کی ہیں واسطے تیرے أَزْوَاجَكَ عورتیں تیری اللَّاتِي آتَيْتَ وہ عورتیں کہ دیا ہے تو نے ان
أُجُورَهُنَّ مہر انکے وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ اور حلال کیا ہم نے ان عورتوں کو کہ مالک ہوا ہاتھ تیرا یعنی لونڈیاں تجھپر حلال کی ہیں مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ
عَلَيْكَ ان میں سے کہ غنیمت … بخشش کی … خدا نے … اور … وَبَنَاتِ عَمِّكَ
اور حلال کی ہیں بیٹیاں چچا تیرے کی وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ اور بیٹیاں پھوپھیوں تیری کی وَبَنَاتِ خَالِكَ اور بیٹیاں ماموں تیرے کی
وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اور بیٹیاں خالاؤں تیری کی اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وہ عورتیں کہ ہجرت کی ہے انہوں نے ہمراہ تیرے اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک عورت انصار کی رسول خدا صلعم کے پاس آئی اور لباس نفیس پہنے ہوئی تھی اور کنگھی وغیرہ سے بنی سنوری آراستہ
ہوئی تھی اور رسول خدا اس وقت حفصہ کے حجرہ میں تھے سو اس وقت اس عورت نے رسول خدا سے عرض کی کہ یا رسول خدا عورت خود پیغام اپنا مرد کو نہیں دیتی ہے اور
میں ایک عورت بے شوہر ہوں کہ بہت مدت سے شوہر نہیں رکھا ہے اب … اور نہ میرا کوئی فرزند ہے اگر آپکو میری حاجت ہو تو میں اپنا نفس آپکو بخشتی اگر آپ
قبول کریں سو رسول خدا نے یہ سنکر خیر کہا اور انکے واسطے دعا کی اور پھر فرمایا کہ اے بہن انصار کی خدا تعالیٰ تمکو رسول خدا کی طرف سے جزا خیر دے کہ تمہارے مردوں نے
میری نصرت کی اور تمہاری عورتوں نے میری رغبت کی حفصہ نے یہ سنکر کہا کہ کیا کم حیا ہے تو عورت اور کیا جرات اور دلیری تیری ہے کہ تو مردوں پر
… رسول خدا نے یہ سنکر حفصہ کو کہا کہ باز رہ تو اس امر سے اے حفصہ کہ یہ عورت تجھ سے بہتر ہے کہ یہ رسول خدا کی رغبت رکھتی ہے اور تو اسکو ملامت
کرتی ہے اور اسکو اس امر میں عیب لگاتی ہے اور … نے حفصہ کی جگہ عائشہ لکھا ہے کہ انہوں نے اس عورت کو ملامت کی تھی اور رسول خدا نے اس عورت سے فرمایا کہ تو جا
خدا تعالیٰ تجھپر رحمت نازل کرے … واسطے … بہشت … کیا ہے میری رغبت کی … کہ تو نے … رکھتی ہے اور میری خوشی کی

خواہش کی ہی قریب ہے کہ آپکا تیرا پاس حکم میرا انشاء اللہ تعالیٰ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً اور حلال کیا ہمنے عورت مومنہ کو
اور امرأة باعتبار عطف کے منصوب احللنا کا ہی یعنی اور حلال کیا ہمنے واسطے تیرے اے محمد صلعم عورت مومنہ کو بدون مہر کے اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا
اگر بخشے وہ مومنہ نفس اپنا لِلنَّبِیِّ واسطے پیغمبر کے اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اگر ارادہ کرے پیغمبر اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا یہ کہ طالب نکاح کا ہو وے اُس عورت سے
خَالِصَةً لَّكَ کہ خالص ہے واسطے تیرا اے محمد صلعم اور خالصة حال واقع ہوا ہے اور تا آخر میں اسکی مبالغہ کی ہے اور غیبت طرف خطاب کے رجوع کرنا او
تکرار لانا لفظ نبی کا واسطے اشارہ خصوصیت سے کے ہی لیا سبب شرافت نبوت کے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ سوای مومنین کہ انکے واسطے جائز اور روا
نہیں ہے کہ عورت بدون مہر اور عقد کے اپنے نفس کو ہبہ کرے اور فقط ہبہ کرنے نفس سے وہ زوجہ ہو جاے مومنین کے واسطے ہرگز
درست نہیں ہے بلکہ مومنین کو واسطے صیغہ عقد ہی جو کہ واقع ہوتا ہی وقت نکاح کرنے کے اور یا مملوکہ ہونے کی جہت سے عورت حلال ہوگی اور بدون عقد اور مہر کے
فقط ہبہ کرنے اور بخشنے نفس کی جہت خاص تر ہی واسطے حلال ہوئی ہے محمد صلعم ہی کے واسطے اور مجمع البیان میں لکھا ہی کہ کہتے ہیں جسوقت
اس عورت نے رسول خدا کو اپنا نفس بخشا تو عائشہ نے کہا کہ کیا حال ہی عورتوں کا کہ اپنے نفسونکو بغیر مہر کے خرچ کرتی ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی اور جسوقت یہ
آیت نازل ہوئی تو عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم میں دیکھتی ہوں کہ تیری خواہش کے موافق بہت جلدی کرتا ہی رسول خدا نے یہ سنکر فرمایا کہ اگر تو خدا کی
فرمانبرداری کریگی تو تیری خواہش کے موافق بھی وہ بہت جلدی کرے اور اس عورت میں اختلاف ہے کہ وہ کون تھی امام زین العابدین علیہ السلام اور
ضحاک اور مقاتل سے منقول ہی کہ وہ قبیلہ بنی اسد کی تھی اور ام شریک بنت جابر اسکا نام تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ میمونہ بنت حرث تھی اور بعضے کہتے ہیں
وہ زینب بنت خزیمہ ام المساکین ایک عورت انصار میں سے تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ خولہ بنت حکیم تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ام سہل تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ
یہ ہبہ واقع نہیں ہوا اور مشہور یہ ہی کہ وہ زینب بنت خزیمہ ام المساکین سے واقع ہوا جو کہ انصار میں سے تھی اور کہتے ہیں کہ ماہ رمضان سن تین ہجری میں واقع ہوا
اور آٹھ مہینے تک حرم محترم میں وہ باقی رہی اور ربیع الآخر سن چار میں اسنے وفات پائی اور حضرت صادق علیہ السلام سے رسول خدا صلعم کی بیبیوں کے شمار میں
اس طرح سے منقول ہی کہ رسول خدا صلعم نے پندرہ عورتوں سے نکاح کیا تھا اور تیرہ عورتوں میں انمیں سے داخل ہوا اور جسوقت حضرت نے وفات پائی تو نو عورتیں
گھر میں تھیں اور وہ دو عورتیں جنپر داخل نہیں ہوئے وہ عمرہ اور شنبا تھی اور وہ تیرہ کہ جنپر داخل ہوا اول تو انمیں سے خدیجہ بنت خویلد ہے اور بعد اسکے سودہ
بنت زمعہ اور ام سلمہ کہ وہ ہند بنت امیہ ہی اور پھر عائشہ بنت ابوبکر اور حفصہ بنت عمر اور زینب بنت خزیمہ بن الحارث ام المساکین اور زینب بنت جحش
اور ام حبیبہ بنت ابوسفیان اور میمونہ بنت حارث اور زینب بنت عمیس اور جویریہ بنت حارث اور صفیہ بنت حیی بن اخطب اور خولہ بنت حکیم اور ماریہ
قبطیہ اور ریحانہ خندقیہ یہ دونوں حرم میں تھیں اور وہ نو عورتیں کہ حضرت کی وفات کے بعد باقی رہی تھیں وہ یہ ہیں ام سلمہ اور عائشہ اور حفصہ اور زینب بنت جحش
اور میمونہ بنت الحارث اور ام حبیبہ بنت ابوسفیان اور صفیہ اور جویریہ اور سودہ اور حفصہ کو طلاق دیدی تھی اور افضل انمیں سے خدیجہ بنت خویلد ہی اور بعد اسکے
ام سلمہ اور اسکے بعد میمونہ ہی اور اب خدا تعالیٰ بیان کرتا ہی کہ جو کچھ ہمنے مردوں اور عورتوں کی حقوق مقرر کیا ہی بابت نکاح کے وہ عین حکمت اور مصلحت ہے
چنانچہ فرماتا ہی قَدْ عَلِمْنَا تحقیق جانا ہی ہمنے اے محمد صلعم مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ جو کچھ کہ فرض اور مقرر کیا ہی ہمنے اوپر انکے شرط عقد کا اور نکاح
کی اور معین کرنا مہر کا اور مقرر ہونا اور تقسیم راتونکی عورتونکی گھر جانیکے واسطے اور منحصر کرنا چار عورتونکا ایک وقت کے واسطے فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ بیچ
عورتوں انکی کے وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ اور بیچ اسکی کہ مالک ہوا ہاتھ انکے یعنی لونڈیوں انکی امر کی فراخی کے واسطے اور لیکن عورتونکو بغیر مہر دینے کے تجھی پر
حلال کیا ہے اور یہ خاصہ تیرا ہی ہی لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ تاکہ نہووے اوپر تیرے تنگی اور دشواری وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا اور ہے خدا بخشنے والا
ہر عذر کا کہ پرہیز کرنا اور بچنا اس سے دشوار اور تنگی کے ساتھ ہو رَّحِيْمًا مہربان ہے کہ تنگی کی جگہ فراخی کرتا ہی اور پہلے اس سے گزر گیا ہے کہ عورتیں رسول خدا
کی حضرت سے مقدور سے زیادہ خرچ طلب کرتی تھیں اللہ تعالیٰ نے اختیار کی آیت نازل کی تھی کہ چاہو تم طلاق لیلو اے عورتو پیغمبر کی اور چاہو خدا کو
اور رسول خدا کو اختیار کرو انہوں نے خدا اور رسول کو اختیار کیا اور اب بھی خدا تعالیٰ اختیار کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۤءُ وسیل

ویتو جس عورت کو چاہے تو ان عورتوں میں سے کہ انکی پاس جانا اب مت کر **وتؤوی الیک من تشاء** اور جگہ دیو تو طرف اپنے جس عورت کو چاہے کہ تو انکی
پاس جا سب کو رہ تو یعنی تجھکو اپنی عورتوں کی پاس رہنے میں اختیار ہے جسکی پاس تو چاہے رہ اور جسکے پاس چاہے مت رہ اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس آیت سے
یہ ہے کہ جسکو چاہے طلاق دیو اور جسکو چاہے تو اپنے پاس رکھ تجھکو اختیار ہے لیکن کہتے ہیں کہ اول قول زیادہ مشہور ہے اور کہتے ہیں کہ خدا تعالی نے اختیار دیا حضرت
کو کہ انکے پاس جانیکی باری تقسیم مقرر کریں یا نہ مقرر کریں اور چاہے بعضوں کی تقسیم مقرر کر اور بعضوں کی مت کر اور نفقہ میں بھی تجھکو اختیار ہے جسکو چاہے کم دے جسکو
چاہے زیادہ اور وہ سب بیبیاں پھر بھی ہوگئیں اور یہ مرضی حق رسول خدا صلعم کی سوائی اور مومنین کی اولی و بہتر نہیں ہے اور سودہ بنت زمعہ کا
ارادہ طلاق دینے کا کیا تو وہ بھی ترک تقسیم پر راضی ہوگئی اور اپنی نوبت عائشہ کو دیدی اور کہتے ہیں کہ ڈھیل میں ڈالا اور سودہ اور جویریہ اور
میمونہ اور ام حبیبہ کو جسطرح چاہتے تھی انکی تقسیم کرتے تھے اور جگہ دی اپنی طرف عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور زینب کو انکی تقسیم برابر کرتے تھے اور
کسیکو اپنے سے کبھی بھی فضیلت نہیں دیتے تھے **ومن ابتغیت** اور جسکو کہ طلب کرے تو **ممن عزلت** ان عورتوں میں سے کہ کنارہ کیا ہے تو نے انسے
انکے پاس شب کو نہیں رہتا ہے اگر انسے کسیکو اپنے پاس بلاوے اور اپنے پاس جگہ دیو تو **فلا جناح علیک** پس نہیں گناہ ہو اوپر تیرے
اور بعضے کہتے ہیں کہ اس آیت سے یہ بھی وجہ ہوا اس سے کہ حضرت پر باقی نہیں ہے **ذلک** وہ یعنی حالت کرنا یا کنارہ کرنا انکا اور برابر کرنا
اور نزدیک اسکی وجہ سے ہے **ادنی ان تقر اعینهن** زیادہ نزدیک ہے اسکے کہ روشن ہوویں آنکھیں انکی **ولا یحزن** اور نہ
غمگین ہوں **ویرضین** اور راضی اور شاکر ہوں **بما اتیتهن کلهن** ساتھ اسکے کہ دے تو انکو سبکو یعنی جو تو نے چاہا کہ ہو
کنارہ کرنا اور جگہ دینی اور طلب بلانا تو نکال شب باشی کیوا نکو خدا کے حکم سے ہے تو وہ آزردہ نہوینگے اور فرمانبرداری کرینگے اور اگر برابر تیری
طرف سے ہوتا تو البتہ رنجیدہ ہوتیاں اور یہ گمان کرتیاں کہ تیرا میل خاطر بعضے کیطرف ہے اور بعضے کیطرف نہیں ہے **واللہ یعلم** اور خدا جانتا ہے
ما فی قلوبکم جو کچھ کہ بیچ دلوں تمہارے کے ہے راضی ہونا اور نہ راضی ہونا اور میل کرنی بعضے کی طرف سوا بعضے کے **وکان**
اللہ علیما اور ہے خدا جاننے والا دلوں کی بات کا **حلیما** برد بار کہ جلدی نہیں کرتا ہے گنہگار پر بیچ عذاب کے نہیں **لا یحل لک النساء**
من بعد نہیں حلال ہیں واسطے تیرے اے محمد عورتیں پیچھے اسکے یعنی بعد ان عورتوں کے حلال کی ہیں تیرے واسطے آیہ انا احللنا لک ازواجک
اللاتی آتیت اجورهن میں اور بنات عم وغیرہ سے کہ سوا انکے تجھپر حلال نہیں ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں حلال ہیں تیرے اوپر عورتیں بعد اسکے کہ حرام
کی گئی ہیں سورہ نسا میں اور کہتے ہیں کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں حلال ہیں واسطے تیرے یہودی اور نصرانی عورتیں **ولا ان تبدل بهن** اور نہ
یہ کہ بدل کریو تو ساتھ انکی **من ازواج** عورتوں میں سے کہ وہ یہودی یا نصرانی ہوں اسواسطے کہ نہیں لائق ہے یہودیہ اور نصرانیہ کا ام المومنین ہونا
ولو اعجبک حسنهن اگرچہ تعجب میں لاوے تجھکو حسن انکا **الا ما ملکت یمینک** مگر وہ کہ مالک ہوا ہے اسکا ہاتھ داہنا
تیرا یعنی عورتیں یہودی اور نصرانی اگر تیری باندیاں اور لونڈی تیری ہو تو وہ حلال ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے آیت ترجی من تشاء سے اور یہ
ترجی من تشاء اگرچہ ترتیب میں مقدم ہے لیکن نزول میں موخر ہے ... مثل آیہ عدہ کے اور بعد نزول اسکے آنحضرت پر حلال ہوئیں عورتیں جو کچھ کہ چاہتے تھے
کرتے تھے اور عائشہ سے منقول ہے کہ حضرت نے دنیا سے مفارقت نہیں کی یہانتک کہ حلال ہوئیں انکی عورتیں جسجسکا ارادہ کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ عرب کا
دستور تھا کہ آپس میں عورتوں کو بدلا کرتے تھے ایک شخص اپنی زوجہ کو دوسرے کو دیتا تھا اور اسکی عوض میں اسکی زوجہ کو لیتا تھا خدا تعالی نے اسکو منع فرمایا اور
بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں حلال ہیں واسطے تیرے سوا ان عورتوں کے جو تیرے پاس موجود ہیں یعنی ان نو عورتوں سے زیادہ کوئی اور عورت کرنا انکی
ساتھ کسی اور عورت کو بدل لو یعنی خدا تعالی نے نو سے زیادہ کرنیکو اور بدلنے کو منع فرمایا ہے اور ... نہیں فرمایا ہے کہ اگر کسیکو طلاق دیکر اور
کہ کر دیتے تو مضائقہ نہ تھا لیکن وقت وفات حضرت کے نو تھیں **وکان اللہ** اور ہے خدا **علی کل شیء** اوپر ہر چیز کے **رقیبا** نگہبان
پس چاہیے کہ تم اپنے حد کی حفاظت کرو اور جو کچھ کہ تمپر حلال نہیں ہے اسکو ... اور منقول ہے کہ جس وقت سے رسول خدا صلعم نے زینب سے نکاح کیا تو ساتھ

ولیمہ کا کیا اور صحابہ کو بھی اوسکے کھانیکے طلب کیا جسوقت صحابہ نے کھانا کھالیا تو باتوں میں مشغول ہوگئے اور زینب حجرہ میں ایک طرف منہ کی ہوئی بیٹھی تھی اور حضرت
جو زینب کی ہمنشینی کی خواہش رکھتے تھے چاہتے تھے کہ یہ سب آدمی اٹھکر چلے جائیں اور حضرت بسبب حیا کے کسیکو اٹھا نہیں سکتے تھے جب مجلس کو طول ہوا تو حضرت خود اٹھکر
چلے گئے اور حضرت کی پیروی سے اور آدمی بھی اٹھ گئے مگر تین آدمی اسی طرح بیٹھے ہوئے باتیں کرتے تھے اور حضرت دروازہ خانہ پر آئے اور شرم کے سبب سے عذر نہیں
کرسکتے تھے اور بہت انتظار اونکے جو خلوت ہوئی تو حضرت زینب کے پاس گئے اور انس بن مالک نے چاہا کہ زینب کے حجرہ میں جائیں حضرت نے پردہ حجرہ کے دروازہ پر
ڈالدیا اور آیہ حجاب نازل ہوئی کہ **یاایہا الذین امنوا** اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر **لا تدخلوا بیوت النبی** داخل
ہو تم گھروں میں پیغمبر کے **الا ان یؤذن لکم** مگر یہ کہ اذن دیا جائے واسطے تمہارے کہ تمکو طلب کریں **الی طعام** طرف کھانیکے سو وقت تم آئیو جاؤ
غیر ناظرین انہ جسوقت کہ نہ انتظار کرنیوالے ہو **اناہ** وقت پس کو اوسکے کہ کھانا پکتا ہو اور تم پہلے ہی سے آبیٹھو اور کھانیکی انتظار کرو جیسے ہو
کہ جسوقت تیار ہوجائیگا تو ہم نوش جان کرینگے بلکہ پکنے سے پیشتر تمکو ہرگز نہ آنا چاہیئے اور کہتے ہیں کہ ایک جماعت کی یہ عادت تھی کہ محافظت طعام کی وقت کی کرتے تھے اور جسوقت
حاضر ہوتی کا حضرت ... اسی معلوم کر لیتے تھے تو چلے آتے تھے اور بیٹھ جاتے تھے حکم ہوا کہ جسوقت جاؤ تو انتظاری اسی امر کی ... کھانا ... **ولکن اذا دعیتم**
اور لیکن جسوقت بلائے جاؤ تم واسطے کھانیکے **فادخلوا** پس داخل ہو تم **فاذا طعمتم** پس جسوقت کھانا کھالیا ہو تم **فانتشروا** پس متفرق ہوجاؤ تم اور ٹھہرو
نہیں اور ڈھیل مت کرو یہ خطاب اون لوگونکی طرف ہے کہ کھانیکی انتظاری میں ... دروازہ پر بیٹھے تھے اور یہ تو کسیکو واسطے تعلیم ہوا کہ کبھی بدون اذن
حضرت کے دروازہ پر جاکر دیر کرے اور ٹھہرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت جبریل رسول خدا کے پاس آتے تھے تو روبرو حضرت کے مثل
غلاموں کے بیٹھتے تھے اور بدون اذن حضرت کے دولتسرا میں ہرگز نہیں داخل ہوتے تھے جب ملائکہ مقربین کا یہ حال ہو تو اور آدمی بدون اذن
کیونکر جاسکیں ہم واسطے فرمایا ہے کہ بدون اذن کے خانہ رسول میں مت جاؤ اور اگر بعد اذن کے جاؤ تو نہ انتظاری کرنیوالے ہو کھانیکے وقت کی
ولا مستانسین اور نہ انس پکڑنیوالے اور جی لگا کر بیٹھنے والے ہو **لحدیث** واسطے بات کرنیکے اور لامستانسین کا عطف غیر ناظرین پر
ہے اور یہ دونوں حال واقع ہوئے ہیں **ان ذلکم** تحقیق کہ وہ ڈھیل کرنی تمہاری بعد کھانا کھانیکے اور دیر تک باتیں کرنی آپس میں **کان**
یؤذی النبی ایذا دیتا ہے پیغمبر کو بسبب تنگی مکان کے ہمراہ اوسکے گھر کے لوگونپر **فیستحی منکم** پس شرم کرتا ہے وہ تم سے کہ
تمکو کہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ **واللہ لا یستحی** اور خدا نہیں حیا کرتا ہے **من الحق** حق سے کہ تمکو بتا دیتا ہے یہ نکالدینا تمہارا حق ہے
اور خدا حق کے کہنے سے حیا نہیں کرتا ہے اوسواسطے کہ تمکو منع کیا ہے اور مجاہد سے منقول ہے کہ عائشہ کہتی ہے کہ میں رسول خدا کے ساتھ کھانا کھاتی تھی کہ ناگاہ عمر
آیا اور رسول خدا نے اوسکی دعوت کی وہ ہمارے ساتھ بیٹھکر کھانا کھانے لگا اور کھانیکے وقت عمر کی انگلی میری انگلی میں لگی سو رسول خدا کو یہ امر بہت مکروہ
معلوم ہوا اور آیت حجاب کی نازل ہوئی کہ بدون اذن رسول خدا کے گھر میں مت جاؤ کہ موجب اذیت اور کراہت رسول کا ہے **واذا**
سالتموہن اور جسوقت پوچھو تم اون زنان پیغمبر سے **متاعا** کسی فائدہ کی چیز کو مثل کپڑے یا برتن یا کھانیکے **فاسئلوہن** پس
پوچھو تم اونسے **من وراء حجاب** پیچھے پردہ کے **ذلکم** وہ سوال کرنا پس پردہ **اطہر لقلوبکم** پاکیزہ تر ہے واسطے دلوں
تمہارے کے **وقلوبہن** اور دلوں عورتونکے کہ تہمت اور وسوسہ شیطان سے محفوظ رہتی ہیں ابن عباس سے منقول ہے کہ طلحہ نے کہا کہ اگر پیغمبر خدا
دنیا سے رحلت فرمائیں تو میں عائشہ سے نکاح کروں سو ... کہ وہ ہمکو منع کرتا ہے کہ ہم اپنے چچا کی بیٹیوں سے پردہ کے پیچھے سے باتیں کریں واللہ اگر وہ مر جائیگا
تو میں عائشہ سے نکاح کرونگا اور ابو حمزہ ثمالی نے لکھا ہے کہ حضرت کے صحابہ میں سے دو شخصوں نے کہا کہ کیا محمد ہماری عورتوں سے نکاح کرے اور ہم اوسکی عورتوں سے
نکاح نکریں واللہ اگر محمد مر جائیگا تو اوسکے جوروں سے ہم نکاح کرینگے اور مراد اونکی عائشہ اور ام سلمہ سے تھی ایک تو عائشہ سے نکاح کرنا چاہتا تھا اور دوسرا
ام سلمہ سے یہ آیت نازل ہوئی فرماتا ہے خدا **وما کان لکم** اور نہیں لائق واسطے تمہارے **ان تؤذوا رسول اللہ** یہ کہ ایذا دو تم رسول خدا کو
اور جس امر کو وہ مکروہ جانتا ہے اوسکے کرنیکے تم درپے ہو **ولا ان تنکحوا** اور نہیں لائق کہ نکاح کرو تم **ازواجہ** بیبیوں اوسکی کو **من بعدہ**

پیچھے وفات انکے کے یا بعد انکے کہ طلاق دی ہو انکو اَبَدًا کبھی یعنی کبھی انکی عورتوں سے نکاح مت کرو انکی زندگی میں اگر وہ طلاق دی ہوئی ہوں اور نہ بعد انکی
وفات کے اِنَّ ذٰلِكُمْ تحقیق کہ وہ ایذا پیغمبر کی ہے انکی عورتوں سے نکاح کرنا كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ ہے نزدیک خدا کے عَظِيْمًا بڑی بات
اور گناہ بڑا اور یہ حکم شامل ہے حضرت کی سب بیبیوں کو خواہ انپر داخل ہوئے ہوں حضرت خواہ نہ داخل ہوئے ہوں اور منقول ہے کہ دو عورتوں کو حضرت نے
اپنی زندگی میں طلاق دی تھی اور بعد وفات حضرت کے دو شخصوں نے انسے نکاح کیا ایک تو مجذوم ہو گیا اور دوسرا مجنون اور منقول ہے کہ بعضے
صحابہ تھے اپنی زبان سے کہتے تھے کہ ہم بعد رسول خدا کے عائشہ سے نکاح کرینگے جیسے کہ گذرا اور بعضے اپنے دل میں پوشیدہ رکھتے تھے کہ اگر رسول خدا مر جائینگے
تو انکی زوجہ عائشہ سے ہم نکاح کرینگے لیکن زبان پر نہیں لاتے تھے حقتعالی نے فرمایا کہ اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اگر ظاہر کرو تم کسی چیز کو یعنی رسول خدا کی
بیبیوں سے نکاح کرنیکو زبان سے کہو اَوْ تُخْفُوْهُ یا پوشیدہ رکھو تم اسکو دلمیں اور زبان پر مت لاؤ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہے
بِكُلِّ شَيْءٍ ساتھ ہر چیز کے خواہ ظاہر ہو خواہ پوشیدہ عَلِيْمًا دانا اور جاننے والا اور موافق اسکے تمکو سزا دیگا اور منقول ہے کہ جسوقت آیت پردہ
کی نازل ہوئی تو باپ بھائی اور سب اقارب نے کہا کہ یا رسول خدا جسوقت یہ حکم نازل ہوا کہ عورتیں پردہ نشین ہوں تو ہمسے بھی اپنی ماں اور بہن اور بیٹی سے
پردہ کے پیچھے سے گفتگو کریں یہ آیت نازل ہوئی لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ نہیں گناہ ہے اوپر ان عورتوں کے فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ بیچ باپوں انکے
اگر انکو اپنا منہ کھولیں اور بدون پردہ انسے گفتگو کریں وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ اور نہ بیچ بیٹوں انکے کے وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ اور نہ بھائیوں
انکے کے وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ اور نہ بیٹوں بھائیوں انکے کے وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ اور نہ بیٹوں بہنوں انکے کے وَلَا
نِسَآئِهِنَّ اور نہ عورتوں انکے یعنی زنان مومنہ زنان یہود و نصاری اور بعضے کہتے ہیں کہ جمیع زنان مراد ہیں کسی عورت سے پردہ
نہیں چاہیے وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اور نہ وہ عورتیں کہ مالک ہوئے ہیں ہاتھ انکے ان عورتوں سے یعنی لونڈیوں سے بھی پردہ نہیں چاہیے
بخلاف غلاموں کہ انسے پردہ چاہیے چنانچہ سورہ نور میں گذر گیا ہے وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اے عورتو اور پردہ نگاہ رکھو عورتو
اور تمام گناہوں سے پرہیز کرو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور ہر چیز کے تمہارے قولوں اور فعلوں پر
شَهِيْدًا گواہ اور جو کچھ تمہارے دلونمیں گذرتا ہے اُس سے خبردار ہے اور اس آیت میں خدا تعالی نے چچا اور ماموں کا ذکر نہیں کیا ہے واسطے کہ
وہ بمنزلہ ماں اور باپ کے ہیں اور بعد اسکے خدا تعالی یہ آیت کو بیان کرتا ہے حضرت کے علو شان پر اور بلندی مرتبہ پر اور نہایت مہربانی
اور عنایت پر چنانچہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ تحقیق خدا اور فرشتے اسکے يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ درود بھیجتے ہیں اوپر
پیغمبر کے کہ جو برگزیدہ اور بلند مرتبہ ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر صَلُّوْا عَلَيْهِ درود بھیجو
اوپر اسکے وَسَلِّمُوْا اور سلام کہو تَسْلِيْمًا سلام کہنا یا انکی تسلیم کرو یعنی انکی فرمانبرداری کی رعایت کرتے رہو اور صلوٰۃ
جانب خدا سے رحمت مراد ہے اور جانب ملائکہ سے استغفار اور جانب مومنین سے دعا اور یہاں مراد حضرت کی شرف اور بلندی ظاہر کرنی مراد ہے
اور کہتے ہیں کہ مراد اللهم صل علی محمد سے یہ ہے کہ خداوندا تعظیم کر تو محمد کی دنیا میں اسکے دین کے بلند کرنیسے اور اسکی شریعت کے باقی رکھنے سے اور آخرت
میں انکی شفاعت قبول کرنیسے اور اولین اور آخرین پر انکے فضل کے ظاہر کرنیسے اور تمام انبیا اور مرسلین پر انکو مقدم کرنیسے اور جب

نازل ہوئی یہ آیت لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول خدا صلعم کسطرح آپ پر درود بھیجیں فرمایا کہ کہو اللهم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابرٰہیم و آل
ابرٰہیم انک حمید مجید و بارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابرٰہیم و آل ابرٰہیم انک حمید مجید اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ حقتعالی نے دو فرشتے مقرر
کئے ہیں کہ جس جگہ میرا نام لیویں اور مجھ پر درود بھیجیں وہ فرشتے کہتے ہیں کہ خدا تجھکو بخشے اور خدا اور فرشتے آمین کہیں اور اگر مجھ پر درود نہ
بھیجے تو وہ فرشتے کہیں کہ نہ بخشے تجھکو خدا اور فرشتے آمین کہیں اور حضرت امام کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ صلوات خدا اور صلوات ملائکہ اور
صلوات مومنین کیا معنی ہیں فرمایا کہ صلوات اللہ رحمت ہے خدا کی جانب سے اور صلوات ملائکہ پاکیزہ کرنا ہے انکی طرف سے اور صلوٰۃ مومنین دعا ہے انکی جانب سے

اور حضرت صادق علیہ السلام سے بھی یہی منقول ہے اور فرمایا کہ وسلموا تسلیما سے مراد یہ ہے کہ فرمانبرداری کیجئے اس امر میں کہ وارد ہوا ہے اُن سے اور کسی نے پوچھا کہ کیا ثواب
ہے اُس شخص کا کہ جو درود بھیجے پیغمبر پر فرمایا کہ نکلجاتا گناہوں سے واللہ جیسے کہ اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوتا ہے اور پوچھا کہ کیونکر درود بھیجیں ہم فرمایا کہ
صلوات اللہ وصلوات ملائکتہ وانبیائہ ورسلہ وجمیع خلقہ علی محمد وآل محمد والسلام علیہ وعلیہم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے مجلس
مامون میں فرمایا کہ البتہ تحقیق سب جانتے ہیں معاندین اور دشمن کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو کسی نے پوچھا کہ یا رسول خدا صلعم سلام کو تو ہم نے
جانا ہے پس کیونکر بھیجیں صلوٰۃ آپ پر تو فرمایا کہ کہو تم اللھم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت وبارکت علی ابرہیم وآل ابرہیم انک حمید مجید پس کہا کہ آیا
اور ... کیا آپس میں اختلاف ہے درمیان تمہارے سب نے کہا کہ نہیں پس مامون نے کہا کہ ہرگز نہیں اختلاف ہے اور سب اجماع امت کا ہے پس تم پاس
آل کے سوا اس سے زیادہ واضح کوئی شے ہے قرآن میں فرمایا کہ ہاں خبر دو تم مجھکو قول حق تعالیٰ کے یس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی
صراط مستقیم پس کون شخص مراد ہے یسین سے علما نے کہا کہ یسین محمد کا نام ہے اس میں کسیکو شک نہیں فرمایا کہ خدا نے محمد کو اور آل محمد کو ایسی بزرگی
بخشی ہے کہ اُسکے وصف کو کوئی نہیں پاسکتا ہے مگر وہ شخص جسکو خدا نے عقل دی ہو اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے سوا انبیا کے کسی پر سلام نہیں بھیجا ہے پس فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے کہ سلام علی نوح
فی العالمین اور فرمایا کہ سلام علی ابرہیم اور فرمایا کہ سلام علی موسیٰ وہارون اور یہ نہیں فرمایا کہ سلام علی آل نوح اور نہ فرمایا سلام علی آل ابرہیم اور فرمایا خدا تعالیٰ نے سلام علی آل یسین
یعنی آل محمد اور ... معتبر میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا کہ درود بھیجنا پیغمبر پر ... ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت حضرت کا ذکر کرے یا دوسرا
شخص ... پاس حضرت کا ذکر کرے اور ان پر صلوات بھیجے تو ... حضرت موسیٰ سے خدا تعالیٰ نے راز کہا اور محمد صلعم کا ذکر آیا تو فرمایا کہ ...
درود بھیج تو محمد پر تحقیق کہ میں درود بھیجتا ہوں اُسپر اور فرشتے اُسپر درود بھیجتے ہیں اور فرمایا رسول خدا صلعم نے ... کہ جو درود مجھ پر ... میں
ہر رات ... واسطے شفاعت میری اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت ذکر کیا جائے پیغمبر خدا صلعم کا پس بہت بھیجو تم درود کو اُسپر
... کہ جو کوئی ایکبار درود بھیجتا ہے پیغمبر صلعم پر خدا تعالیٰ ہزار درود بھیجتا ہے اُسپر ہزار صف میں فرشتوں کی اور کوئی باقی نہیں رہتا ہے مخلوق خدا میں سے
مگر کہ درود بھیجتا ہے اُس بندہ پر واسطے درود بھیجنے خدا کے اور فرشتوں کے پس جو کوئی نہ رغبت کرے اسمیں پس وہ جاہل اور مغرور ہے تحقیق کہ بیزار ہوا ہے اُس سے خدا
اور فرشتے اُسکے اور پیغمبر اُسکا اور اہلبیت پیغمبر کے اور فرمایا کہ ہر دعا کہ خدا سے طلب ... یہانتک کہ درود بھیجے محمد پر اور آل محمد پر اور فرمایا کہ جو کوئی
خدا کیطرف حاجت رکھتا ہو پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ درود کے اوپر محمد کے اور آل محمد کے پس سوال کرے حاجت اپنی کا پھر ختم کرے درود پر واسطے کہ
خدا تعالیٰ بزرگ ہے اس سے کہ دو نو طرف کو قبول کرے کہ وہ درود ہے اور بیچ کو ... کہ وہ حاجت ہے قبول نکرے جسوقت درود بھیجنا محمد اور آل محمد پر
اُن سے محجوب نہو اور فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ بلند کرو اپنی آوازوں کو درود کے ساتھ ... کہ وہ نفاق کو دور کرتا ہے اور فرمایا کہ کوئی چیز درود سے زیادہ
بھاری اور گراں میزان میں نہیں ہے ... کہ اعمال بندوں کی میزان میں رکھے جائینگے تو وہ میزان اوپر کو میل کریگی پس رسول خدا صلعم درود کو جو کہ رسول خدا پر
اور انکی آل پر بھیجا تھا اُسمیں رکھدینگے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جس کے روبرو میرا ذکر ہووے اور مجھ پر درود نہ بھیجے تو پس داخل ہوگا وہ آتش دوزخ
میں پس ... کریگا اُسکو خدا اپنی رحمت سے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جسکے روبرو ذکر ہو میرا اور وہ مجھپر درود بھیجنا بھول جاوے تو وہ بہشت کی راہ کو بھول
گیا اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی درود بھیجے مجھپر اور میری آل پر واسطے عظمت اور بزرگی ہمارے ... تو پیدا کرتا ہے خدا اُس درود سے ایک فرشتہ کو کہ
بازو اُسکے مشرق اور مغرب میں کھینچے ہیں اور پاؤں اُسکے ساتوں زمین میں ہیں اور گردن اُسکی زیر عرش ہوتی ہے پس فرماتا ہے اُسکو خدا کہ درود بھیج تو
میرے بندہ پر جیسا کہ درود بھیجا ہے اُسنے میرے پیغمبر پر پس وہ فرشتہ درود بھیجتا ہے اُس بندہ پر قیامت تک اور روضۃ الواعظین میں لکھا ہے کہ جو کوئی درود
بھیجے پیغمبر خدا صلعم پر دس مرتبہ تو خدا تعالیٰ ایک فرشتہ کو حکم کرتا ہے کہ اس درود کو پیغمبر کی قبر پر پہنچادے وہ فرشتہ اس درود کو قبر پیغمبر پر پہنچاتا ہے اور
کہتا ہے کہ یا رسول خدا یہ درود فلاں شخص نے ... آپ پر بھیجا ہے پس خوش ہوتے ہیں رسول خدا صلعم اور فرماتے ہیں کہ اے فرشتہ بندہ خدا کو میری طرف سے
اُس شخص کو میرا درود کے عوض میں اس درود کے پہنچا وہ فرشتہ قبر مقدس سے پھرتا ہے تو خدا تعالیٰ باوجودیکہ جانتا ہے لیکن اُس فرشتہ سے پوچھتا ہے کہ کہاں تو

آتا ہی اور کہاں کو جاتا ہی وہ فرشتہ کہتا ہی کہ خداوندا تو عالم ہی کہ میں ایک بندہ کے درود کو تیری رسول کی قبر پر پہنچا گیا تھا خدا تعالی فرماتا ہی کہ میرے
رسول نے اسکی جواب میں کیا کہا فرشتہ کہتا ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ عوض میں ہر ایک کی دس میری طرف سے اس شخص کو دس درود پہنچا اور فرمایا کہ اگر تو
ایک درود مجھپر بھیجتا تو ہمراہ میرے بہشت میں ہوتا اور جسوقت کہ تو نے دس درود بھیجے اسکی ثواب کی تو کچھ انتہا ہی نہیں ہے اللہ تعالی یہ سنکر کہتا ہی کہ میری
طرف سے اس بندہ کو رحمت پہنچا اور اس سے کہہ تو کہ اگر تو میرے حبیب پر ایک درود پہنچاتا تو میں تجھکو دوزخ میں داخل نکرتا اور جسوقت تو نے دس درود بھیجے تو
سکا کیا ذکر ہے اور پھر فرماتا ہی خدا کہ بزرگی اور تم میرے بندہ کے درود کو علیین میں اور رجوع کرو تم اسکو اوس وقت کے واسطے کہ جس وقت اسکو احتیاج ہوگی پس اللہ تعالی
ہر ایک حرف سے صلوۃ کے ایک فرشتہ کو پیدا کرتا ہی کہ اسکے تین سو ساٹھ سر ہوتے ہیں اور ہر ایک سر میں تین سو ساٹھ منہ ہوتے ہیں اور ہر ایک منہ میں
تین سو ساٹھ زبانیں ہوتی ہیں اور ہر ایک زبان میں تین سو ساٹھ بولیاں ہوتی ہیں پس ہر ایک بولی سے خدا تعالی کی وہ تسبیح اور حمد کرتا ہی اور
ثواب سبکا اس بندہ کے اعمال میں لکھا جاتا ہی آور انیس الواعظین میں لکھا ہی اور واحد بن یزید سے روایت ہی کہتا ہی کہ بیت اللہ کا ارادہ
کیا اور ہمراہ میرے ایک مرد تھا کہ وہ سفر میں میرا رفیق تھا اور ہر حال میں وہ اٹھتے اور بیٹھتے اور چلتے اور پھرتے سوا اسکے پیغمبر خدا صلعم پر درود
بھیجتا تھا پس اس سے کہا کہ ایشیخ تو سوا اسکی کوئی وظیفہ نہیں جانتا ہی کہ ہر وقت تو درود بھیجتا ہی پس اس شخص نے کہا کہ سوا درود کے اور بھی وظیفہ
بھی جانتا ہوں لیکن میں نے درود پڑھنے سے ایک امر عظیم دیکھا ہی کہ اسکی سبب سے وظائف چھوڑدی اور ہر وقت درود پڑھنے میں مشغول رہتا ہوں
میں نے اس سے کہا کہ مجھکو اس امر عظیم سے مطلع کر کہا کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ تھا سفر حجاز میں ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھکو آواز دیتا ہی
اور کہتا ہی کہ اے بندہ خدا اٹھ تو کہ باپ تیرا مر گیا اور منہ اسکا سیاہ ہوگیا میں سنکر اٹھا اور چراغ کو روشن کیا اور اسکے منہ کو دیکھا تو جیسا کہ اس
شخص نے کہا تھا ویسا ہی تھا وہ اور سیاہ رو پایا یہ دیکھکر میں بہت ڈرا اور کہا کہ بڑی رسوائی ہوئی اور اس ذلت اور خواری کو میں کس طرح پوشیدہ
کرونگا جسوقت آدمی صبح کو اسکے غسل کیواسطے حاضر ہونگے اور ایک چادر میں نے اسکے اوپر ڈالدی اور اسکے منہ کو پوشیدہ کردیا اور بعد اسکے پھر میں سوگیا
اور خواب میں میں نے چار مردوں کو دیکھا کہ بڑے سخت اور بد چہرہ اور بد صورت تھے اور میرے باپ کے نزدیک آئے عذاب کرنیکے واسطے اور ارادہ کیا کہ اسکو آگ کے
ہتوڑے سے عذاب کریں کہ اتنے میں ایک مرد نہایت حسین اور خوبصورت سبز لباس پہنے ہوئے آیا اور اسکے چہرہ کے نور سے تمام گھر روشن ہوگیا اور
اسکے بدن کی خوشبو سے سب درودیوار معطر ہوگیا اور وہ مرد بزرگ میرے باپ کے سرہانے جاکر بیٹھا اور اسکے منہ پر سے کپڑا اٹھایا اور اپنا دست مبارک
اسکے چہرہ پر پھیرا فی الفور چہرہ میرے باپ کا مثل چاند کے روشن ہوگیا اور میرے باپ سے فرمایا کہ اٹھ تو اور رنج مت کر تو اور کسی چیز سے خوف مت کر کہ ہم
اپنے دوستوں کو ضائع نہیں کرتے ہیں اور یہ فرماکر اس بزرگ نے ارادہ جانیکا کیا تو میں اسکے دامن سے لپٹ گیا اور قدموں پر اسکے گر پڑا اور خدمت میں اسکے
میں نے عرض کی کہ اے دور کرنیوالے سختیوں کے میں آپکے اسم مبارک سے مطلع نہیں ہوا فرمایا کہ میں خاتم الانبیاء محمد بن عبد اللہ ہوں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے
عرض کی کہ یا رسول خدا میری باپ کا منہ سیاہ کسواسطے ہوگیا تھا فرمایا کہ تیرا باپ ظلما سود کھایا کرتا تھا اور ہمیشہ نشہ میں رہتا تھا اور جسوقت حق تعالی کا حکم
پہنچتا تھا تو وہ خفا ہوتا تھا اور ساتھ علما کے نزاع کرتا اور صلحا سے جھگڑتا تھا اور جزا ان ہی عداوت و حسد رکھنے کی سیاہ ہونا منہ کا ہی اور پھر عرض
کی کہ یا رسول خدا آپنے اسپر کسواسطے رحم کیا اور کسواسطے اسکو عذاب سے نجات دی فرمایا کہ باپ تیرا ہمیشہ مجھپر درود بھیجتا تھا یہ سبب اسکی نجات کا جسوقت مجھکو اسکے
حال کی خبر ہوئی تو میں آیا اور اسکی رسوائی کو میں نے دور کیا اور قیامت میں اسکی شفاعت کرونگا پس وہ کہتا ہی کہ جسدن سے درود کی یہ عظمت دیکھی
سب وظائف چھوڑدئے اور درود میں مشغول رہتا ہوں اور یہ سب کی اللہ نے اپنے حبیب کے مقدمہ میں فرمایا ہی کہ جو دلالت کرتا ہی حضرت کے کمال تعظیم پر اِنَّ
الَّذِیْنَ تحقیق کہ جو لوگ کہ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ایذا دیتی ہیں خدا کو اور پیغمبر اسکے کو یعنی اظہار کرتے ہیں وہ چیز کہ ناخوشی ہی خدا
اور رسول صلعم کا جیسے کہ خدا کی زوجہ اور فرزند مقرر کرنے اور مثل کفر اور عصیان کے اور یا یہ کہ آنحضرت کو ایذا پہنچاتے ہیں یا ان کو نالائق
باتیں ان حضرت کو کہتے ہیں کہ کبھی جادوگر کہتے ہیں اور کبھی شاعر کہتے ہیں اور کبھی مجنون کہتے ہیں یا اور طرح سے حضرت کو ایذا دیتے ہیں شیطان

نہیں تھے میں حال اُنکا یہ ہے کہ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ لعنت کی ہے اُنپر خدا نے اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بیچ دنیا اور آخرت کے
وَاَعَدَّ لَهُمْ اور تیار کیا ہے واسطے اُنکے آخرت میں عَذَابًا مُّهِينًا عذاب خوار کرنیوالا ابوالقاسم حسکانی نے روایت کی ہے کہ فرمایا علی ابن ابیطالب
علیہ السلام نے کہ فرمایا مجھسے رسول خدا صلعم نے کہ اے علی جو کوئی تجھکو ستاوے یا ایذا پہنچاوے اُسنے مجھکو ایذا پہنچائی اور جسنے مجھکو ایذا پہنچائی اُسنے خدا کو ایذا پہنچائی اور جسنے خدا
کو ایذا پہنچائی اُسپر لعنت ہے خدا کی اور یہ حدیث صحیح بخاری اور مسند احمد حنبل وغیرہ میں مذکور ہے پس جس کسی نے کہ علی علیہ السلام کو ایذا پہنچائی کہ اُنکا حق غصب کیا
یا اُنسے جنگ و جدال پیش آیا اور یا اُنکو زبان سے برا کہا اور دشنام دہی کی اور دیگر لوگوں کو اُنکی دشنام دہی کا حکم کیا اُسنے ایذا دی رسول خدا صلعم کو اور جسنے ایذا دی
رسول خدا صلعم کو اُسنے ایذا دی خدا کو اور جسنے ایذا دی خدا کو وہ مستحق لعنت خدا کی تھا سوا اسکے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فاطمہ پارۂ جگر میری ہے جسنے ایذا پہنچائی اُسکو اُسنے
ایذا پہنچائی مجھکو اور جسنے ایذا پہنچائی مجھکو اُسنے ایذا پہنچائی خدا کو اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے ایذا دی
فاطمہ کو بیچ میری زندگی میں مثل اُس شخص کے ہے کہ ایذا دی اُسکو بعد مرنے میرے کے اور جسنے ایذا دی اُسکو بعد مرنے میرے کے مثل اُس شخص کے ہے کہ ایذا دی
اُسکو بیچ میری زندگی میں اور جسنے ایذا دی اُسکو اُسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو اُسنے ایذا دی خدا کو اور جسنے ایذا دی خدا کو اُسکے حق میں ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ پس جسنے ایذا دی فاطمہ کو اور اُنکا حق غصب کیا اور اُنکے حق کا کاغذ اور دستاویز کی پھاڑ ڈالی اور اُنکا گھر جلانیکو آگ لیکے گیا اور ہمراہ اُسکے
لکڑیاں لیوے گیا اُسنے ایذا دی رسول خدا صلعم کو اور جسنے ایذا دی رسول خدا کو اُسنے ایذا دی خدا کو اور جسنے ایذا دی خدا کو اُسپر لعنت ہے خدا کی اور واسطے
اُسکے عذاب ہے رسوا کرنیوالا وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہیں مومنین کو کہ اُنکو مارتے ہیں اور لوگوں میں اُنکو
رسوا کرتے ہیں اور اُنکو اُنکے وطن سے نکالکر جلا وطن کرتے ہیں وَالْمُؤْمِنٰتِ اور مومن عورتوں کو ایذا دیتے ہیں بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا
بغیر اسکے کہ کسب کیا ہے اُنہوں نے یعنی بغیر کرنے کسی خیانت کے یا جرم کے کہ جسکے سبب سے سزاوار اُسکے ہیں فَقَدِ احْتَمَلُوْا پس تحقیق اُٹھایا ہے اُنہوں نے اور لادا ہے
بُهْتَانًا بہتان کو وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا اور گناہ ظاہر کو کہتے ہیں یہ آیت بعضے منافقوں کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ وہ امیرالمومنین علیہ السلام کو نالائق
باتیں کہکر ایذا اور رنج دیتے تھے اور بعضے کہتے ہیں یہ آیت اُنکی شان میں نازل ہوئی ہے کہ وہ رات کو پھرتے تھے اور راستوں میں بیٹھتے تھے اور لوگوں کی
لونڈیوں پر جو کہ باہر نکلتی تھیں زیادتی کرتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ کہاں
ہیں میرے دوستوں کے ایذا دینے والے پس ایک قوم اُٹھیگی کہ اُنکے مونہوں پر گوشت نہوگا اُس وقت کہا جائیگا کہ یہ ہیں وہ لوگ کہ ایذا دی تھی اُنہوں نے مومنین کو
اور دشمنی کو اُنکی قائم کیا تھا اور سختی کی تھی اُنپر اُنکے دین میں بعد اُسکے حکم ہوگا کہ اُنکو دوزخ میں لیجاؤ اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ جو کوئی ذلیل جانے مومن کو
اور حقیر سمجھے اُسکو بسبب مفلسی اور ناداری اُسکی کے تو مشہور کریگا اُسکو خدا قیامت کے دن تمام خلائق میں اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے ایذا دی مومن کو اُسنے ایذا دی
مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو اُسنے ایذا دی خدا کو اور جسنے ایذا دی خدا کو وہ ملعون ہے توریت میں اور انجیل میں اور زبور میں اور قرآن میں اور دوسری حدیث میں ہے کہ اُسپر لعنت
ہے خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی رنج دیوے کسی مومن کو اور بعد اسکے تمام دنیا اُسکو دیدے تو وہ اُسکا کفارہ
نہیں ہو سکتا اور اُسکو اُسکا اجر نہ دیا جاویگا اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ عورتیں اپنے گھروں سے نکلکر مسجد میں جایا کرتی تھیں اور رسول خدا صلعم کے پیچھے نماز پڑھتی
تھیں اور جس وقت کہ رات ہوتی تھی تو نماز مغرب اور عشا اور صبح کیواسطے نکلتی تھیں اور بعضے جوان مرد اُنکی رستہ پر بیٹھتے تھے اور اُنکو آزار دیتے اور چھیڑتے تھے اور ایذا دیتے تھے
اور درپے اُنکے ہوتے تھے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند مرتبہ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ کہہ تو واسطے عورتوں اپنے کے
وَبَنٰتِكَ اور بیٹیوں اپنے کے وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور عورتوں مومنین کے یعنی ان سب عورتوں سے کہہ کہ جب وقت باہر نکلنے کے يُدْنِيْنَ
نزدیک کریں اور چھوڑ دیویں عَلَيْهِنَّ اوپر اپنے یعنی اپنے مونہوں اور بدنوں پر مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ چادروں اپنی سے کہ اپنے بدنوں کو
چادروں میں لپیٹ لیں ذٰلِكَ یہ پوشیدہ کرنا منہ اور بدن کا اَدْنٰىٓ اَنْ يُّعْرَفْنَ نزدیک تر زیادہ اُسکے ہے کہ پہچانی جائیں کہ یہ عفیفہ اور پارسا اور
آزاد ہیں بسبب اسکے وہ اوباش آدمی اُنکے پیچھے نہ ہوویں فَلَا يُؤْذَيْنَ پس نہ ایذا دی جائیں وہ عورتیں کہ اہل ریب اور بدکار مرد اُنکے درپے نہ ہوں

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا اور ہے خدا بخشنے والا گناہوں کا بعد توبہ کے رَّحِيْمًا مہربان اپنے بندوں پر کہ انکی مصلحتیں بیان کر دیتا ہے اور بعد اسکے
خدا تعالیٰ منافقوں اور زانیوں کی شان میں بیان کرتا ہے لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ البتہ اگر باز نہ آئینگے منافق لوگ مکر و فریب اور بیہودگی کے
آزار دینے سے وَالَّذِيْنَ اور وہ لوگ کہ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ بیچ دلوں انکے کے بیماری بدکاری کی ہے اور طرف فحش کے رغبت رکھتے
ہیں وَّالْمُرْجِفُوْنَ اور خبر بد اڑانیوالے فِي الْمَدِيْنَةِ بیچ مدینہ کے یعنی مسلمان جو واسطے جہاد کے روانہ ہوئے ہیں اور انکی روانگی کے بعد
انکی خبر بد اڑانیوالے کہ مسلمانوں کو تو شکست ہو گئی ہے اور وہ بھاگ گئے اور قتل ہو گئے ہیں اور یہی خبر وہ ہمیشہ اڑاتے ہیں کہ مومن جو مدینہ میں موجود ہیں
یہ خبر سنکر شکستہ دل و غمگین ہوں لیں خلاصہ یہ ہے منافقین اور زانیان و باشونگی اور خبر بد اڑانیوالوں سب کے مقدمہ میں فرمایا ہے کہ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ
البتہ مقرر کر چکے اور پیچھے لگا دینگے ہم تجھکو ساتھ انکے کہ تو انکو قتل کرے اور مجبور کرے انکو نکال کر جلاوطن کرے اور تو انکو ایسا تنگ کرے کہ وہ ناچار اور مجبور ہو کر
وطن کو ترک کریں ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ پھر ہمسائگی نہ اختیار کرینگے تیری فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا بیچ اس مدینہ کے مگر زمانہ اندک قلیلا
ہی زمان مقدر کی یعنی اگر وہ مدینہ میں سکونت بھی کرینگے تو چند روز کیونکہ وہ لوگ کہ تھوڑے ہی دنوں میں ہلاک اور تباہ ہو جاویں گے مَّلْعُوْنِيْنَ
یہ حال واقع ہوا یعنی حال انکا یہ ہے کہ لعنت کیے گئے ہیں وہ اور رحمت خدا سے دور کیے گئے ہیں اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا جہاں کہیں پائے جاویں اُخِذُوْا پکڑے
جائیں اور گرفتار کیے جائیں وَقُتِّلُوْا اور قتل کیے جائیں یعنی چاہیے کہ انکو گرفتار کریں اور قتل کریں تَقْتِيْلًا قتل کرنا خواری اور ذلت سے
کہتے ہیں کہ منافقین نے چاہا کہ اپنے نفاق کو ظاہر کریں لیکن جو وقت یہ آیت نازل ہوئی [...] اور اپنا نفاق پوشیدہ کیا سُنَّةَ اللّٰهِ مفعول مطلق ہے
فعل محذوف کا یعنی سنت کیا گیا ہے سنت کرنا خدا کا یعنی یہ طریقہ خدا کا ہے منافق لوگوں کے قتل کرنیکا اور خبر بد کے مشہور کرنیوالوں کی ہلاکت کا فِي الَّذِيْنَ
خَلَوْا بیچ ان لوگوں کے گذرے ہیں مِنْ قَبْلُ پہلے ان سے یعنی مقرر کیا ہے پہلی امتوں میں کہ انہوں نے قتل کیا جیسے منافقوں کو
الربع وَلَنْ تَجِدَ اور ہرگز نہ پاویگا تو لِسُنَّةِ اللّٰهِ واسطے سنت اور طریقہ خدا کے تَبْدِيْلًا بدل جانا یعنی خدا تعالیٰ اس قاعدہ اور طریقہ کو بدلا نہیں
کرتا ہے اور نہ کوئی اور [...] کہ خدا کا طریقہ کو بدل کرے اور کہتے ہیں کہ مشرکین ہنسی کی راہ سے سوال کرتے تھے حضرت سے [...] کہ قیامت کب
ہوگی حق تعالیٰ نے فرمایا يَسْــَٔلُكَ النَّاسُ سوال کرتے ہیں تجھسے آدمی یعنی کافر تجھسے پوچھتے ہیں عَنِ السَّاعَةِ ساعت قیامت سے کہ
کس وقت ہوگی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا سوا اسکے نہیں کہ علم قیامت کا عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے ہے اور سوا اسکے کسی پیغمبر مرسل اور
فرشتہ مقرب کو انکے وقت کی خبر نہیں ہے وَمَا يُدْرِيْكَ اور کس چیز نے بتلایا تجھکو اور آگاہ کیا یعنی تو مطلق نہیں جانتا ہے لَعَلَّ السَّاعَةَ شاید کہ
ساعت قیامت تَكُوْنُ قَرِيْبًا ہووے نزدیک پس تو ان لوگوں کی ہنسی و ٹھٹھا کرنے سے غمگین مت ہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا نے لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ
لعنت کی ہے کافروں کو جو کہ قیامت سے ہنسی کرتے ہیں وَاَعَدَّ لَهُمْ اور تیار کیا ہے واسطے انکے سَعِيْرًا آگ سوزاں خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہنیوالے ہیں بیچ اسکے اَبَدًا ہمیشہ کہ کبھی اس سے نکلنے نہ پاوینگے لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا نہ پاوینگے وہ کسی دوست اور مددگار
کو کہ وہ انکو عذاب سے نجات دلوائے اور یہ حال انکا اس روز ہوگا کہ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ جس دن پھیرے جاوینگے منہ انکے فِي النَّارِ بیچ دوزخ کے کہ
کبھی تو انکو پشت پر لٹاویں اور کبھی منہ کے بل جیسے کہ گوشت کو بھونتے وقت الٹتے پلٹتے ہیں اور یا جیسے جوش کرتے [...] کبھی تو منہ انکا اوپر ہوگا اور
کبھی نیچے جیسے کہ گوشت پاتیلی میں کبھی اوپر ہوتا ہے اور کبھی نیچے اور انکا جب یہ حال ہوگا تو يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ کہیں گے اے کاش ہم اَطَعْنَا اللّٰهَ فرمانبرداری
کرتے ہم خدا کی اسکے حکموں میں وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا اور فرمانبرداری کرتے ہم پیغمبر کی تاکہ اس عذاب میں گرفتار نہوتے وَقَالُوْا رَبَّنَآ اور
کہینگے وہ کہ اے پروردگار ہمارے اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا تحقیق ہم نے فرمانبرداری کی ہے سرداروں اپنوں کی اور سرداروں انکی اور پیشواؤں اپنوں کی
سادتنا [...] یعنی [...] فرمانبرداری کی ہے [...] اپنے کی وَكُبَرَآءَنَا اور بزرگوں اپنوں کی فَاَضَلُّوْنَا پس گمراہ کیا
انہوں نے ہمکو السَّبِيْلَا راستہ سیدھے سے [...] رَبَّنَآ اے پروردگار ہمارے اٰتِهِمْ دے انکو ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ دو چند [...]

سے کہ دیا ہے تو نے ہمکو اور سطے کہ وہ گمراہ بھی ہیں اور گمراہ کرنیوالے بھی وَالْعَنْهُمْ اور لعنت کر تو انکو لَعْنًا كَبِيرًا لعنت بڑی کہ نہایت سخت ہو کہ
پھر وہ ہرگز رجوع نہ کر سکیں اور ہمیشہ اسمیں گرفتار رہیں اور بعد اسکے خدا تعالی ان لوگوں کی طرف خطاب کرتا ہے کہ جو ایمان کو ظاہر کرتے تھے اور پوشیدہ اور باطن
میں طرح طرح کے مکر کرتے تھے تاکہ پیغمبر خدا کو اذیت پہنچائیں چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ظاہر میں لَا تَكُونُوا ع ۱۰ ۵
كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى نہ ہو تم مانند ان لوگوں کی کہ آزار دیا ہے انہوں نے موسیٰ کو کہ تم مثل انکے محمد کو آزار دینے لگو جیسے کہ انہوں نے موسیٰ کو آزار اور
رنج دیا تھا فَبَرَّأَهُ اللَّهُ پس بری اور پاک کیا اسکو خدا نے مِمَّا قَالُوا اس چیز سے کہ کہا تھا انہوں نے موسیٰ کو کہ یہ نامرد ہے اور بیان کیا ہے کہ تہمت زنا کی
اسکے سر لگوانی چاہی تھی اس عورت نے انکی پاکی کا اقرار کیا چنانچہ قصہ قارون میں اسکا ذکر ہو لیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام منقول ہے
بنی اسرائیل کہتے تھے کہ موسیٰ نامرد ہے اور جو چیز مردوں کی ہوتی ہے وہ اسکے نہیں ہے اور حضرت موسیٰ کا دستور تھا کہ جس وقت غسل کرنیکا ارادہ کرتے تھے
تو ایسی جگہ جاتے تھے کہ وہاں انکو کوئی نہ دیکھے ایک دن نہر کے کنارہ پر غسل کرتے تھے اور کپڑے اپنے پتھر پر رکھدیئے تھے خدا تعالی نے پتھر کو حکم کیا وہ کپڑے
انکے لیکر دور جا ٹھیرا اسوقت بنی اسرائیل نے موسیٰ کو برہنہ دیکھا تو جانا کہ جو کچھ ہم انکے حق میں کہتے ہیں غلط ہے اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ
موسیٰ اور ہارون پہاڑ پر چڑھے وہاں ہارون کی قضا آئی پس وہ مر گئے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تو نے اسکو مار ڈالا ہے فرشتوں کو
خدا تعالی نے حکم کیا وہ ہارون کا مردہ اٹھا لیگئے اور بنی اسرائیل کی طرف کو گذرے اور فرشتوں نے انکے مرنے کی باتیں کیں یہاں تک کہ بنی اسرائیل
جانا کہ انکو قتل نہیں کیا ہے بلکہ وہ اپنی موت سے مرے ہیں اور بعضی روایتیں ہیں کہ ہارون کو خدا تعالی نے زندہ کیا اور موسیٰ کو بری کیا اور ایک روایت ہے کہ موسیٰ بہت حیا والے تھے لوگوں کے سامنے
برہنہ نہیں ہوتے تھے اور تنہا ہو کر ایک گوشہ میں غسل کرتے تھے پس جب بنی اسرائیل نے کہا کہ یہ کچھ عیب رکھتا ہے اسلیے تنہا ہو کر غسل کرتا ہے یا تو اسکے بدن پر سفید داغ ہیں یا
اور یا اسکے بیضے بہت بڑے ہیں ایک مرتبہ موسیٰ واسطے غسل کرنیکے نہر پر گئے اور کپڑے اپنے پتھر پر رکھدیئے اور برہنہ ہو کر غسل کرنے لگے اور پتھر بحکم خدا
انکے کپڑے لیکر چلا اور موسیٰ انکے پیچھے دوڑے بنی اسرائیل نے انکو برہنہ دیکھا تو جانا کہ موسیٰ کے کوئی عیب نہیں ہے اور خدا تعالی نے انکو بری کیا
اور بعضے اس تہمت کا ذکر کرتے ہیں جو قارون نے ایک رنڈی سے دلوانی چاہی تھی اور قارون کے قصہ میں مذکور ہو گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ موسیٰ کو
انہوں نے اسطرح اذیت دی تھی کہ وہ بعد دیکھنے معجزے کے انکو جادوگر اور مجنون کہتے تھے اور انکو جھٹلاتے تھے وَكَانَ اور تھا موسیٰ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا
نزدیک خدا کے آبرو اور جاہ اور قرب والا اور مستجاب الدعوات کہ جو طلب کرتا تھا خدا تعالی قبول کرتا تھا اور اب خدا تعالی پرہیزگاری کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو تم خدا سے اسکی نافرمانی اور گناہ کرنے میں خصوصاً ایذائے رسول میں وَقُولُوا قَوْلًا
سَدِيدًا اور کہو تم بات درست اور سیدھی اور دروغ اور لغویات مت کہو يُصْلِحْ لَكُمْ درست کریگا خدا واسطے تمہارے أَعْمَالَكُمْ عملوں تمہارے کو
کہ تمکو توفیق دیوے نیک اعمال کی وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ اور بخشدیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور جو کوئی فرمانبرداری
کرے خدا کی اور پیغمبر اسکے کی جس چیز کا کہ وہ حکم کرے فَقَدْ فَازَ پس تحقیق مراد کو پہنچا وہ خیر اور خوبی کے ساتھ فَوْزًا عَظِيمًا مراد کو پہنچنا بڑا کہ
دنیا میں نیکبخت مشہور ہوا اور آخرت میں خلد بریں کا ساکن ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد فوز عظیم سے رضامندی خدا کی ہے اور قسم قسم کی بخششیں اسکی اور
فرماتا ہے خدا کہ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ تحقیق ہم نے پیش کیا ہے امانت کو کہ وہ احکام خدا کے ہیں کہ جنکے کرنے میں ثواب ہے اور نکرنے میں عذاب ہے اور بعضے
کہتے ہیں کہ وہ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور جہاد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ نگاہ رکھنا زبان کا ہے بیہودہ گوئی سے اور سوا اسکے اور قول بھی ہیں لیکن
مشہور قول اول ہے غرض یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پیش کیا ہم نے امانت کو عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اوپر آسمانوں اور زمین کے وَالْجِبَالِ اور
پہاڑوں کے بشرط ثواب اسکے بجالانیمیں اور عذاب اسکے ترک کرنے میں جسوقت کہ عقل اور فہم اور اختیار نہیں پیدا کیا تھا فَأَبَيْنَ پس انکار کیا انہوں نے
أَنْ يَحْمِلْنَهَا اس سے کہ اٹھائیں وہ اس امانت کو وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا اور خوف کیا انہوں نے اس سے باوجودیکہ بڑے بڑے جسم تھے اور نہایت عاجزی اور
زاری سے کہا انہوں نے کہ ہم تابع فرمان ہیں اس امر کے لیے کہ جسکے واسطے ہمکو تو نے پیدا کیا ہے اور عذاب کے اٹھانیکی ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں اسکے ترک

کر نہیں ہیں انکو ہم امر میں معذور رکھا اور سکو انکے کام پر چھوڑ دیا کہ جسکے لئے ہم پیدا ہوئے ہیں اور بعضونکے نزدیک مراد اُن سے اہل آسمان اور زمین اور جبال ہیں
پس اُس صورت میں معنی اُسکے یہ ہونگے کہ پیش کیا ہمنے امانت کو آسمانونکے لوگوں پر کہ وہ ملائکہ ہیں اور زمین کے باشندوں پر کہ وہ حیوانات شہری ہیں اور
پہاڑوں کے رہنے والوں پر کہ وہ حیوانات جنگلی ہیں سب نے انکار کیا خوف سے نہ مخالفت کی جہت سے **وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ** اور اٹھا لیا اس امانت کو انسان
نے باوجود ضعف اور کم طاقتی کے اور اقرار اسکی ادا کا کیا **إِنَّهُ كَانَ** تحقیق کہ وہ آدمی ہے **ظَلُومًا** ظلم کرنیوالا اپنی جان پر کہ سب بڑے جسم
والوں نے اسکے اٹھانے سے پہلو تہی کی اور اُسنے باوجود ناتوانی اور کم طاقتی کے قبول کیا اور انسان **جَهُولًا** بہت نادان اسکے انجام کا اور نہیں
جانتا کہ اس امانت کی خیانت میں عذاب ہے سماں بار امانت نتوانست کشید قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد امانت سے
عقل اور تکلیف شرع کے احکام کی ہے پس معنی آیت کے اس طرح ہونگے کہ پیش کیا ہمنے عقل اور تکلیف کو آسمان پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر انہوں نے
اسکے اٹھانے سے انکار کیا بسبب نا قابلیت رکھنے کے اور انسان نے اپنی قابلیت کی جہت سے اسکو قبول کیا اور وہ ظالم ہے بسبب غالب ہونے قوت غضبی کے اسپر
اور جاہل ہے بسبب غلبہ قوت خواہش نفس کے اور بعضے کہتے ہیں کہ آدمی نے اسکو قبول کیا کہ نظر اسکی اس امانت پر نہیں کی یہ نہ پڑی تھی نہ امانت پر اور پیش
کرنیکی لذت نے امانت کی گرانی اور ثقالت کو فراموش کر دیا اور لطف زبانی نے زبان عنایت فرمایا کہ اٹھانا آسان ہے اور نگاہ رکھنا مشکل ہے
اور جس وقت رغبت تونے امانت میری کو اٹھایا تو نے سب کے درمیان تجھکو اٹھایا اور مراد انسان سے حضرت آدم نہیں ہو سکتے ہیں کہ خدا نے انکو برگزیدہ
کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ ان اللہ اصطفی آدم اور جو کوئی برگزیدہ ہے وہ ظلوم اور جہول نہیں ہو سکتا اور بعضے روایات ائمہ معصومین علیہم السلام میں آیا ہے کہ
مراد امانت سے امامت اور ولایت ائمہ معصومین علیہم السلام کی اور انسان سے مراد غاصب انکی ہیں اس امانت کو انسان ظالم اور جاہل نے اٹھایا کہ
لِيُعَذِّبَ اللَّهُ تاکہ عذاب کرے خدا **الْمُنَافِقِينَ** منافق مردونکو **وَالْمُنَافِقَاتِ** اور منافق عورتونکو امانت میں خیانت کرنیکی جہت سے
وَالْمُشْرِكِينَ اور مشرک مردونکو **وَالْمُشْرِكَاتِ** اور مشرک عورتونکو امانت اور شرک کی جہت سے **وَيَتُوبَ اللَّهُ** اور تاکہ توبہ قبول کرے خدا **عَلَى الْمُؤْمِنِينَ**
اور ایمان لانیوالے مردونکو **وَالْمُؤْمِنَاتِ** اور ایمان لانیوالی عورتونکو بسبب حفاظت اور دیانت امانت کے **وَكَانَ اللَّهُ** اور ہے خدا **غَفُورًا** بخشنے والا
توبہ کرنیوالونکا **رَحِيمًا** مہربان کہ انکو مراد کو پہنچاتا ہے **سُورَةُ السَّبَا** یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں چوّن آیتیں ہیں اور حضرت صادق
علیہ السلام سے فرمایا ہے کہ جو کوئی دو سورۃ کو پڑھے یعنی سبا اور فاطر کو شام کو رات کے وقت تمام شب خدا کی امان میں ہو اور اگر ان دونوں کو دن کو پڑھے تو اسکو کوئی
مکروہ اس دن میں نہ پہنچے اور خوبی دنیا اور آخرت کی اسقدر دی جائے کہ جو اسکے دل میں گذری ہو اور اسکی آرزو سے سوا ہو **بِسْمِ اللَّهِ**
الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ جمیع تعریف واسطے خدا کے ہے **الَّذِي لَهُ** وہ خدا کہ واسطے اسکے ہے **مَا فِي السَّمَاوَاتِ**
وَمَا فِي الْأَرْضِ جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے سب مخلوق اور ملک اسکی ہے **وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ** اور واسطے اسکے شکر اور
تعریف ہے بیچ آخرت کے سوا اسکے نعمتیں آخرت کی بھی اسکی عطا کی ہوئی ہیں اسی طرح وہی مالک ہے اور اُنکی نعمتوں کا **وَهُوَ الْحَكِيمُ** اور وہ حکمت والا ہے کہ سب
امور اسکے موافق حکمت کے ہیں **الْخَبِيرُ** خبردار ہے سب اشیا کے باطن سے **يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ** جانتا ہے اس چیز کو کہ داخل ہوتی ہے بیچ زمین
مثل بارش کے اور خزانوں کے **وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا** اور اس چیز کو کہ جو نکلتی ہے اس سے مثل پانی اور دفینوں اور درختوں کے **وَمَا يَنْزِلُ** اور وہ چیز کہ
نازل ہوتی ہے **مِنَ السَّمَاءِ** آسمان سے اسکو بھی جانتا ہے مثل ملائکہ اور باران اور بجلی اور پتھروں کے **وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا** اور وہ چیز کہ چڑھتی ہے بیچ اسکی طرف آسمان کے جیسا
مثل ملائکہ اور اعمال اور دعاؤں اور ارواح پاک کے **وَهُوَ الرَّحِيمُ** اور وہ مہربان ہے نعمت تمام دینے پر **الْغَفُورُ** بخشنے والا ہے گناہوں کو تقصیر کرنے والوں شکر نعمت ادا کرنے میں **وَ**
قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے ہیں کہ **لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ** نہیں آویگی ہمکو قیامت **قُلْ** کہہ تو محمد **بَلَىٰ** ہاں **وَرَبِّي** قسم
پروردگار میرے کی **لَتَأْتِيَنَّكُمْ** البتہ آویگی وہ قیامت تمکو یہ وہم ان لوگوں کا کہتے تھے کہ قیامت نہیں آویگی اور ہنسی سے پوچھتے تھے کہ آنیوالی نہیں قسم کھائی کہ قیامت آ
آئیگی محقق فرمایا کہ اے محمد صلعم تو بھی قسم یاد کر کہ مجھ پروردگار کی قیامت جلدی آنیوالی ہے **عَالِمِ الْغَيْبِ** جاننے والا ہے خدا غیب کا اور حجرہ اور

سورۃ السبا ۵۴ ع ۶

کسائی نے عالم کو مجرور پڑھا ہے لیکن عالم کو علام کہتے ہیں اور باقیوں نے سوائے اہل مدینہ و شام کے عالم کو مجرور عالم ہی پڑھا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ وہ
صفت الحمد للہ کی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ وہ بدل ہے ربی سے اور اہل مدینہ اور شام نے عالم کو مرفوع پڑھا ہے خبر مبتدائے محذوف کی یعنی ہو عالم الغیب
لا یعزب عنہ نہیں دور ہوتا ہے اسکے علم سے یعنی نہیں پوشیدہ ہوتا اس سے مثقال ذرۃ برابر ذرہ کے چھوٹی سے فی السموات
بیچ آسمانوں کے ولا فی الارض اور نہ بیچ زمین کے ولا اصغر اور نہ چھوٹا من ذلک اس ذرہ سے ولا اکبر اور نہ بڑا الا فی کتاب
مبین مگر لکھا ہوا ہے بیچ کتاب روشن کے کہ وہ لوح محفوظ ہے سو واسطے کہ جو کچھ ہونے والا ہے وہ اسمیں درج ہے اور ہونا قیامت کا ضروری ہے لیجزی
الذین آمنوا تاکہ جزا دیوے خدا ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں وعملوا الصالحات اور عمل کیے ہیں انہوں نے اچھے اولئک یہ گروہ
صالحین وہ ہیں لھم مغفرۃ واسطے انکے بخشش ہے گناہوں سے ورزق کریم اور روزی بزرگ ہے کہ بدون مشقت اور منت غیر سے اور
لیجزی متعلق لایعزب کی ہے والذین سعوا اور جن لوگوں نے کوشش کی ہے فی آیاتنا بیچ آیتوں ہماری کے یعنی انکی باطل کرنے میں کوشش
کی ہے معاجزین عاجز کرنیوالے ہو کر اپنے گمان باطل میں اور بعضوں نے اسکو معجزین پڑھا ہے اور یہ حال واقع ہوا ہے یعنی ان لوگوں نے
گمان کیا ہے کہ وہ ہمکو عذاب کرنے میں عاجز کر دینگے کہ ہم انکو عذاب نہ کر سکیں گے اولئک یہ لوگ سعی کرنیوالے لھم عذاب واسطے انکے عذاب ہے
من رجز الیم بدتر عذاب دردناک سے کہ نہایت سخت ہے وہ عذاب اور فرماتا ہے خدا کہ ویری الذین اور دیکھتے ہیں یعنی جانتے ہیں وہ لوگ کہ
اوتوا العلم دیے گئے ہیں وہ علم کہتے ہیں کہ مراد ان سے اصحاب رسول ہیں اور یا مومنین اہل کتاب مثل عبد اللہ بن سلام اور کعب الاحبار وغیرہ سے اور
یا جمیع مومنین مراد ہیں اور ثعلبی نے لکھا ہے کہ وہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے تصدیق قرآن کی کی ہے غرض یہ ہے کہ جو لوگ کہ
علم دیے گئے ہیں انہوں نے جانا ہے کہ الذی انزل الیک وہ چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف تیری من ربک پروردگار تیرے کی طرف سے یعنی قرآن
ھو الحق وہی حق ہے اور راستی اور درستی ہے اور الذی مفعول اول یری کا ہے اور حق مفعول ثانی ہے اور ھو فصل کا ہے اور بعضوں نے حق کو مرفوع
پڑھا ہے ویھدی اور ہدایت کرتا ہے وہ قرآن الی صراط العزیز طرف راہ خدائے غالب کے کہ الحمید تعریف کیا گیا اور سراہا
گیا ہے سب جگہ ہیں وقال الذین کفروا اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے قریش کے لوگوں میں سے یعنی بعضوں نے انمیں سے ہنسی کی راہ سے کہا کہ
ھل ندلکم کیا رہنمائی کریں ہم تمکو علی رجل ینبئکم اوپر ایک مرد کے کہ خبر دیتا ہے وہ تمکو یعنی محمد کہتا ہے تمکو کہ اذا مزقتم جس وقت
پارہ پارہ اور ٹکڑے ٹکڑے کیے جاؤ تم کل ممزق ہر پارہ اور ٹکڑا ٹکڑا کرنا یعنی جس وقت تمہارا بدن بعد مرنے کے ریزہ ریزہ ہو جاوے اور خاک ہو کر برابر ہو جاوے تو
اس وقت انکم تحقیق تم لفی خلق جدید البتہ بیچ پیدائش نئی ہو گے یعنی بعد مرنے کے پھر سے سر نو تم پیدا ہو گے یہ کہتا ہے محمد صلعم اور بعد اسکے
از روئے انکار اور بعید جاننے کے انہوں نے کہا کہ افتری علی اللہ کذبا افتری کی اصل افتری ہے ہمزہ استفہام کا ہمزہ وصل پر داخل ہوا تو ہمزہ
وصل کا ساقط ہو گیا اور معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ کہا ان لوگوں نے کہ کیا باندھ لیا ہے اوپر خدا کے جھوٹ کو محمد نے کہ جان بوجھ کر ایسی بات کہتا ہے ام بہ جنۃ
یا ساتھ اسکے جنون ہے کہ وہ جنون اسکی زبان پر جاری کر دیتا ہے اس امر کو کہ جسوقت ہمارا بدن خاک ہو جاویں اور ہوا اس خاک کے ریزوں کو اڑا کر جہاں چاہے وہاں
لیجاوے اور وہ ریزہ ریزہ جمع ہو کر اور ہر جگہ سے آ کر اکٹھے ہوں اور انکا پھر دوبارہ ایک بدن ہو اور اسمیں روح ڈالی جاوے اور دوبارہ وہ زندہ ہو حق تعالی ان کے
رد میں فرماتا ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں بل الذین لا یومنون بلکہ وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ہیں بالآخرۃ ساتھ آخرت کے کہ اسکو ہونیکو حق
نہیں جانتے ہیں وہ لوگ فی العذاب بیچ عذاب کے آخرت میں والضلال البعید اور گمراہی بعید کے حق سے ہیں دنیا میں اور بعد اسکے
نصیحت کرتا ہے خدا کہ افلم یروا کیا نہیں دیکھتے ہیں وہ الی ما بین ایدیھم وما خلفھم طرف اس چیز کے کہ آگے انکے ہے اور طرف اس چیز کے کہ
پیچھے انکے ہے من السماء والارض آسمان اور زمین سے یعنی آگے انکے بھی آسمان اور زمین ہے اور انکے پیچھے بھی آسمان اور زمین ہے کہ ان دونوں نے
انکو گھیر رکھا ہے اور یہ لوگ ان دونوں کے بیچ میں ہیں اور ان دونوں سے نکل جانے کی قدرت نہیں رکھتے ہیں اور جب انکا ایسا حال ہے تو ان نشا اگر چاہیں ہم

ع ۹

نخسف بہم الارض دھسا دیں ہم انکو زمین میں او نسقط علیہم یا گرائیں ہم اوپر انکے کسفا من السماء ایک
ٹکڑا آسمان سے بسبب جھٹلانے انکے آیات خدا کو ان فی ذلک تحقیق کہ بیچ اس نظر کرنے آسمان اور زمین کے اور دھسا دینے کے اور آسمان سے
گرا دینے کے لایۃ البتہ نشانی نصیحت کی ہے لکل عبد منیب واسطے ہر بندہ رجوع کرنیوالے کے طرف حق کے واسطے کہ وہی جانتے ہیں تامل کرتے
ہیں ہماری قدرت کی دلیلوں میں تاکہ پہچانیں ہماری قدرت کے آثار اب خدا داؤد اور سلیمان کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ولقد
آتینا داؤد اور البتہ تحقیق دیا ہم نے داؤد کو منا فضلا نزدیک اپنے سے فضل کہ وہ نعمت نبوت کی ہے یا زبور یا توفیق عدل یا حلاوت
مناجات یا علم اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے خوش آوازی ہے اسواسطے کہ جسوقت حضرت داؤد زبور پڑھنے میں مشغول ہوتے تو پرندے اور صحرائی جانور
اپنے مقام سے باہر آکر انکی آواز کو سنتے تھے اور بیمار انکی آواز کے سننے سے اچھے ہو جاتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد فضل سے وہ ہے کہ جسکو فرماتا ہے کہ کہا ہم نے
یا جبال اے پہاڑو اوبی رجوع کرو معہ ہمراہ اسکے یعنی ہمراہ اسکے خدا کی تسبیح کرو اور کہتے ہیں تسبیح کرنا پہاڑوں کا یہ تھا کہ خدا نے
انمیں آواز پیدا کر دی تھی جیسے کہ درخت میں موسی کے واسطے پیدا کی تھی اور پہاڑوں کو حکم کیا تھا کہ جسوقت داؤد تسبیح کرے تو انکی آواز کی پیروی کرو وہ پہاڑ جواب
میں کہتے تھے اسطرح سے کہ بندہ فرمانبردار کہتا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت داؤد گناہ کی یاد میں پشیمان ہو کر استغفار کرتے تھے اور روتے تھے اور بلند گریہ کرتے تو پہاڑ نہایت چلا کر اور اندوہ سے
آواز بلند کرتے والطیر اور اے پرندو یعنی تم بھی نالہ اور آواز بلند کرو ہمراہ داؤد کے تسبیح کرنے میں اور کہتے ہیں پہاڑوں اور پرندوں کو خلائق کے مانند
کر دیا ہے کہ وہ ہماری تسبیح کریں آواز بلند اور خوش سے پس جسوقت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تھے تو پہاڑ آواز کرتے تھے انکی موافقت سے اور پرندے
انکے سر پر صف باندھ کر کھڑے ہوتے تھے اور بہ آواز دلربا انکی آواز میں آواز ملاتے تھے اور کہ آدمی حضرت داؤد کے نغمہ سے بیہوش ہو جاتے تھے اور کہتے ہیں کہ
حضرت داؤد بلباس مبدل گشت کو جو ہر طرف پھرتے تھے اور جو کوئی ملتا تھا اس سے پوچھتے تھے کہ داؤد تمہارے ساتھ کیسا ہے سب آدمی تعریف کرتے تھے اور
کہتے تھے کہ بڑا عادل ہے اور یہ بھی پوچھتے تھے کہ اگر کسی پر زیادتی ہوئی ہو اور ظلم پہنچا ہو تو اسکا تدارک کرے اسیطرح ایک شب کو جو نکلے تو خدا
نے ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں بھیجا اور داؤد نے بدستور اس سے بھی پوچھا کہ حاکم تمہارا کیسا ہے فرشتہ نے کہا کہ بہت اچھا ہے اگر اسمیں ایک خصلت نہ ہوتی
داؤد نے پوچھا کہ وہ کیا ہے کہا کہ بیت المال سے کھاتا ہے داؤد نے یہ سنکر چالیس شب روز گریہ کیا اور حقتعالی سے کسب طلب کیا اللہ تعالی نے لوہے کو انکے
نرم کیا مثل موم کے اور وہ زرہ بنا کر فروخت کرتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام سے بھی یہ قول ہے اور یعقوب اور ابو عبید بن عمیر اور اعرج نے طیر کو مرفوع
پڑھا ہے اوبی کی یا پر عطف کرکے اسطرح سے کہ اوبی انت والطیر اور یا یہ کہ جبال کے لفظ پر عطف ہے اور باقی سب قاری طیر کو منصوب پڑھتے ہیں کوئی تو
جبال کے محل پر عطف کرتا ہے کہ وہ منصوب ہے اور کوئی فضلا پر عطف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آتینا داؤد فضلا والطیر یعنی سخرنا الطیر اور کوئی الطیر کو
مفعول معہ کہتا ہے غرض یہ ہے کہ داؤد نے کسی کسب کی دعا کی خدا تعالی نے آہن انپر مثل موم نرم کر دیا انکی وہ زرہ بنا کر فروخت کرتے تھے چنانچہ
خدا تعالی فرماتا ہے کہ والنا لہ الحدید اور نرم کیا ہم نے واسطے اسکے آہن بدون آگ اور ہتوڑے کے کہ جسطرح چاہتا تھا اسکو موڑ توڑ کر جو
چاہتا تھا بنا سکتا تھا اور زرہ بنائی جسنے انکو تعلیم کی اور حکم کیا ہم نے انکو ان اعمل یہ کہ بنا تو سابغات زرہیں فراخ و تن اور کشادہ
وقدر اور اندازہ نگاہ رکھ تو فی السرد بیچ بننے زرہ کے کہ حلقے اسکے برابر ہوں اور وضع سے کی مناسب ہو اور یا یہ کہ میخیں اسکی اندازہ سے ہوں
نہ بہت باریک ہوں اور نہ موٹی اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ قول ضعیف ہے اسواسطے کہ انکو میخوں کی کیا احتیاج تھی لوہا انکے ہاتھ میں نرم ہوتا تھا جسطرح چاہتے بنا لیتے
اور کہتے ہیں کہ ہر روز ایک زرہ بناتے تھے اور چھ ہزار درہم کو فروخت کرتے تھے اور انمیں سے چار ہزار درہم راہ خدا میں دیتے تھے اور دو ہزار اپنی عیال کا خرچ
کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر روز ایک زرہ بناتے تھے اور ہزار درہم کو فروخت کرتے تھے اور تمام عمر میں تین ہزار اور ساٹھ زرہ بنائیں اور تین ہزار
ساٹھ درہم کو فروخت کیں اور بعضے کہتے ہیں کہ داؤد نے وفات پائی تھی تو ایک ہزار زرہ انکی خزانہ میں تھی اور کہا ہم نے داؤد کو اور انکی قوم کو کہ واعملوا
اور عمل کرو تم صالحا نیک کہ خالص اور قربۃ الی اللہ ہو واسطے شکر اس نعمت کے جو ہم نے تمکو دی انی بما تعملون بصیر تحقیق میں ساتھ اسکے کہ عمل کرتے ہو تم

بصیر دیکھنے والا ہوں کہ کوئی چیز مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے اور موافق عمل کے تمکو جزا دونگا اور بعد اسکے خدا نے خبر دیا ہے اپنے فضل کی جو سلیمان کو
دی تھی چنانچہ فرماتا ہے ولسلیمان اور مسخر کیا ہم نے واسطے سلیمان کے یعنی حکم میں کیا ہم نے واسطے سلیمان کے الریح ہوا کو غدوها شهر صبح کو
چلنا اسکا ایک مہینہ کی راہ تھا ورواحها شهر اور شام کو چلنا اسکا ایک مہینہ کی راہ تھا یعنی ایک رات اور دن میں دو مہینے کی راہ چلتے تھے اور کہتے
ہیں کہ صبح کو شہر تدمر سے نکلتے اور قیلولہ اصطخر شیراز میں کرتے اور شب کو کابل جاتے اور وہاں شب باشی کرتے اور تدمر ایک شہر تھا ولایت شام میں جنوں نے
انکے واسطے اسکو بنایا تھا اور کہتے ہیں کہ سلیمان ایک روز صبح کو زمین عراق سے مرو میں گئے اور قیلولہ کیا اور نماز دوسری بلخ میں پڑھی اور بلخ سے ترکستان میں
گئے اور وہاں سے چین کو گئے اور اسوقت ماچین کے کنارہ پر گئے جہاں سے آفتاب نکلتا ہے اور قندھار کی زمین تک پہنچے اور اسجگہ سے مرحبت کے کرمان میں آئے
اور طرف زمین فارس کے روانہ ہوئے اور دوسری صبح کو کسکر میں آئے اور نماز شام تدمر میں پڑھی اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان کی ایک سواری لکڑی کی
بنائی تھی کہ اسمیں ایک ہزار کوشکے تھے اور ہر کوشک میں ایک ہزار حجرے تھے کہ لشکر جن اور انسان کا اسمیں سماتا تھا اور نیچے ہر کوشک کے ایک ہزار دیو پہنچے تھے کہ اس سواری کو
اٹھاتے تھے اور اسوقت ہوا نرم ایک مہینے کی راہ لیجاتی قیلولہ کے وقت تک اور وہاں اتر کر قیلولہ کرتے تھے اور دوسری نماز کے وقت تک ایک مہینہ کی راہ لیجاتی
واسلنا له اور جاری کیا ہم نے واسطے اسکے عين القطر چشمہ تانبے کا کہ مانند پانی کے کان سے باہر نکلتا اور کہتے ہیں کہ وہ ملک یمن میں قریب
صنعا کے ایک موضع میں تھا اور کہتے ہیں کہ ایک مہینے میں تین روز وہ چشمہ جاری رہتا اور اس تانبے گداختہ سے جو کچھ چاہتے بناتے ومن الجن اور
جنوں میں سے حکم میں کیا ہم نے واسطے سلیمان کے من يعمل ان شخصوں کو کہ کام کرتے تھے وہ بين يديه آگے سلیمان کے باذن ربه
ساتھ اذن پروردگار اسکے کے ومن يزغ اور جو کوئی کہ عدول کرتا تھا منهم انمیں سے عن امرنا حکم ہمارے سے کہ جس کام کا ہم نے انکو
حکم دیا تھا اگر کوئی انمیں سے سلیمان کی خدمت میں وہ کام نہیں کرتا تھا تو نذقه چکھاتے تھے ہم اسکو من عذاب السعير عذاب آتش افروختہ سے اور
جاہو اسکے سے آخرت میں اور دنیا میں چنانچہ بعضے کہتے ہیں کہ ایک فرشتہ انپر مقرر ہوا تھا اور کوڑا آگ کا اسکے پاس تھا جو کوئی سلیمان کے حکم سے سرکشی کرتا
تھا وہ کوڑا آگ کا بنا ہوا اسکو مارتا تھا کہ وہ جل جاتا تھا اور کہتے ہیں کہ نزدیک عذاب آخرت مراد ہے يعملون له کرتے تھے یعنی بناتے تھے وہ واسطے اس
سلیمان کے ما يشاء من محاريب جو کچھ چاہتا تھا وہ بالاخانوں سے کہ نہایت دلکش اور خوشنما تھے اور کہتے ہیں کہ محاریب وہ مکان ہیں کہ جنپر
زینوں سے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ محاریب سے مراد اسجگہ مکان حرب کے یعنی لڑائی کرنیکے مکان ہیں مانند قلعوں بلند کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے
محل اور مسجدیں ہیں اور مفسرین لکھتے ہیں کہ دیووں نے جو واسطے سلیمان کے مکان بنائے تھے انمیں سے ایک بیت المقدس بھی ہے اور کیفیت اسکی بنا کی یہ ہے
کہ حقتعالی نے آل ابراہیم علیہ السلام کو برکت دی کہ وہ کثرت سے پھیلے اور جسوقت نوبت حضرت داؤد کی پہنچی تو حقتعالی نے انپر وحی کی کہ میں نے تمہارے باپ ابراہیم سے
وعدہ کیا تھا کہ میں کثرت سے تیری اولاد پیدا کرونگا کہ کوئی انکا شمار نہ کر سکیگا سو تمہیں کی اور یہ اس سبب سے تھا کہ انہوں نے اپنے فرزند کو ذبح کیا تھا ہمارے
حکم سے اور پہلے اپنا وعدہ پورا وفا کیا اور یہ نعمت تمام کی کہ اولاد انکی کثرت سے پھیلائی اور انہوں نے اس نعمت کی ناشکری کی اور میری نافرمانی اختیار
کی اور اب میں نے قسم کھائی ہے کہ تین بلاؤں میں سے ایک بلا میں مبتلا کروں یا تو تین سال قحط میں انکو مبتلا کروں یا تین مہینے دشمن کو انپر غالب کروں
اور یا تین روز انکو طاعون میں گرفتار رکھوں کہ وہ ایک قسم وبا کی ہے اور انمیں آدمی بہت مرتے ہیں داؤد علیہ السلام نے قوم کو پاس اپنے اسکی خبر کی لوگوں نے کہا کہ
ہم قحط کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور دشمنوں سے مقابلہ بھی نہیں کر سکتے ہیں لیکن موت ہمارے لئے تمہارے ہاتھ ہے ہم نے طاعون کو اختیار کیا اور غسل کر کے اور کفن پہنکر
مستعد مرنے کے ہوئے اور عورتوں اور لڑکوں کو ہمراہ لیکر صحرا کو روانہ ہوئے اور حقتعالی نے سرکشوں اور [illegible] ہوا ان پر طاعون بھیجا اور ایک روز میں اسقدر
آدمی انکے مرے کہ انکو دفن کرنے سے عاجز ہو گئے اور دوسرے روز حضرت داؤد بیت المقدس کے ٹیلے پر آئے اور منہ اپنا خاک پر رکھا اور وہ مقام خیمہ گاہ حضرت
موسی علیہ السلام کا تھا اور بنی اسرائیل سے نیکوں اور صالحوں کو بھی وہاں حاضر ہو کر تضرع اور زاری کی تب حقتعالی نے طاعون انپر سے دور کیا
اور جبرئیل نازل ہوا اور کہا کہ اے داؤد حقتعالی فرماتا ہے کہ شکر میرا زیادہ کرو اس جگہ پر کہ جہاں تمہاری دعا قبول ہوئی ہے

ایک مسجد بنائیں کہ وہ اور فرزند انکے جو کہ بعد اسکے پیدا ہونگے سو اس میں عبادت کریں جس وقت انہوں نے چاہا کہ مسجد بنائیں اسکو دنیا کے سب بنی اسرائیل میں سے انکی آرزو یہ ہوئی
کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ اس جگہ میں میرا حق ثابت ہے اور میری مرضی نہیں ہے کہ تم بدون میری اجازت کے یہاں پتھر لاکے اس میں مسجد بناؤ ان لوگوں نے کہا
اس زمین میں بہت آدمیوں کا حق ہے سب کی اجازت ہی ہو تو بھی اپنے حصے سے درگزر کر تو اس نے کہا کہ میں بہت محتاج ہوں اگر چاہو مجھ سے خرید کر لو اور جو نہیں نقصان سب
ثابت ہوگا وہ لوگ حضرت داؤد کے پاس آئے اور اسکے دعوے سے انکو خبر کی تو داؤد نے فرمایا کہ اسکو راضی کرنا چاہیے وہ لوگ گئے اور اسکی قیمت مقرر کی وہ
شخص اس قیمت پر راضی نہوا اور کہا کہ میں اس قیمت کو نہیں بیچتا انہوں نے قیمت دو چند کی اس نے اسکو بھی قبول نہ کیا یہاں تک کہ سو گونہ تک قیمت پہنچائی
اسپر بھی راضی نہوا بعد اسکے سو گائے کہے اور بعد اسکے سو اونٹ کہے لیکن وہ راضی نہوا یہاں تک قیمت اسکی یہاں تک پہنچی کہ گرد اسکے دیوار بنائیں اور اسکو چاندی سے پر کردیں
اس وقت اس شخص نے کہا کہ میں اس قیمت پر راضی ہوں اور جس وقت انکو یقین ہوا کہ یہ مسجد بنانے پر مستعد ہیں اور قربۃ الی اللہ اسکو بنانا چاہتے ہیں اس وقت
اس نے کہا کہ میں اپنے حق سے گذرا اور معاف کیا اور برابر ایک جو کے انکی قیمت سے کچھ نہیں لیتا غرض میری یہ قیمت طلب کرنے سے امتحان تمہارا تھا کہ تم امتحان میں پورے
اترے اب مسجد کو بناؤ وہ لوگ مسجد بنانے میں مشغول ہوئے اور حضرت داؤد اور صلحائی بنی اسرائیل کے اپنی پشت پر پتھر اٹھاتے تھے اور دیوار بناتے تھے یہاں تک کہ
دیوار مسجد کی آدمی کے قد کے برابر بلند ہوئی حق تعالی نے حضرت داؤد کو وحی کی کہ تیرا حصہ مسجد بنانے میں اس سے زیادہ نہیں ہے اسکو اسطرح چھوڑ دو کہ باقی کو
تیرا بیٹا بنائیگا داؤد نے بنا تمام کرنا موقوف کیا اور سب صلحائی بنی اسرائیل کے اس مسجد میں عبادت کرنے لگے اور داؤد کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی
تھی اور جس وقت ایک سو چالیس برس کی پہنچی تو انہوں نے وفات پائی اور جس وقت سلیمان اپنے باپ کے جانشین ہوئے تیرہ سال کی عمر میں باپ کی جگہ بیٹھے
تو حق تعالی نے وحی بھیجی کہ مسجد کو تمام کر حضرت سلیمان نے جنوں کو اور آدمیوں کو جمع کیا اور ہر ایک کو موافق طاقت اور قوت انکی کے ایک کام سپرد کیا
اور دیووں کو بھیجا وہ پہاڑوں میں سے پتھر سفید اور زرد اور سبز لاتے تھے اور ایک شہر انکے گرد تیار ہوا اور شہر بارہ حصے پر قسمت ہوا اور بارہ قومیں بنی اسرائیل کے
وہ بھی بارہ تھے اور جس وقت تیار ہوا بخش دیا بارہ قوموں بنی اسرائیل کی آبادی کو اور بعد اسکے مسجد بنانی شروع کی اور دیووں کو بھیجا وہ گئے اور چاندی اور
سونا اور یاقوت اور زبرجد اور دریا کے جواہر اور مشک اور عنبر اور کافور وغیرہ خوشبو چیزیں لائے اور بہت قدر کثرت سے لا کر جمع کیں کہ بے شمار کیسے علاوہ جو حساب
اور بہت جانیں اور کاریگروں کو جمع کر کے حضرت سلیمان نے حکم دیا کہ گول اور چوپہلو بناؤ اور سوراخ انکی کرو کہ سب یہ بات زیادہ سخت ہوگی اس کام کو کوئی نہ کر سکا
حضرت سلیمان نے تدبیر انکی دیووں سے پوچھی سب نے کہا کہ اس کام کو صخر جن کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے اور وہ قید میں ہے حکم ہوا کہ وہ حاضر ہو تو حضرت سلیمان
نے ایک ٹکڑا الماس کا اٹھایا اور اس پتھر پر مہر اپنی کی اور دستور تھا کہ جو کوئی دیو سرکش اس پتھر کو دیکھتا تھا اسی وقت وہ تابع ہوجاتا تھا غرض وہ فوراً سلیمان کا
اس پتھر کو صخر کے پاس لیگیا وہ اسی وقت کھڑا ہوا اور رفقا کے ہمراہ سلیمان کے پاس حاضر ہوا حضرت سلیمان نے اس سے پوچھا کہ صخر نے میری مہر کو دیکھکر راہ
میں کیا کہا تھا کہا کہ کچھ نہیں کہا تھا لیکن کبھی خندہ کرتا تھا اور صخر نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے کچھ دیکھا تھا اسلیے مجھکو خندہ آتا تھا سلیمان نے پوچھا کہ
وہ کیا تھا کہا کہ راہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ موزہ سیتے وقت یہ کہتا تھا کہ ایسا موزہ چاہتا ہوں کہ چار برس تک پہنچے اور اسکی عقل پر ہنسی آئی کہ
عمر ایک دن کی زندگی کا نہیں اور یہ چار سال کو کہتا ہے اور بعد اسکے ایک دیو کو دیکھا کہ لوگوں کو غیب کی خبر دیتا ہے اور جس جگہ وہ بیٹھا تھا وہاں خزانہ
رکھا ہے اور اسکو اسکی کچھ خبر نہیں ہے مجھکو اسپر ہنسی آئی سلیمان نے اس سے پوچھا کہ کوئی ایسی چیز ہے کہ جس سے جواہر کو سوراخ کریں کہا کہ ایک پتھر
ہے سفید کہ اسکو سامور کہتے ہیں اور الماس یعنی ہیرا بھی کہتے ہیں لیکن میں نہیں جانتا کہ کس کان میں ہے لیکن ایک صندوق سنگ سخت کا بناؤ
اور اسمیں عقاب کے بچوں کو کہ وہ ایک جانور شکاری مثل باز کے ہے رکھو اور چاروں طرف سے اسکو بند کر دو کہ اسمیں کوئی سوراخ باقی نہ رہے
کہ اسمیں بچوں کے پاس جانیکی کوئی راہ نہیں ہے تو وہ ضرور اس پتھر کو لا کر صندوق میں سوراخ کریگا ایسا ہی کیا اور عقاب اس پتھر کو لایا اور اس سے
صندوق میں سوراخ کیا اور اپنے بچوں کے پاس گیا حضرت سلیمان نے ایک جماعت جنوں کی عقاب کے ہمراہ کی وہ اس پتھر کو کثرت سے لائے سلیمان نے جواہر کو
اور پتھروں کو اس سے تراشوایا اور انمیں سوراخ کیے اور مسجد بیت المقدس کی بنائی شروع کی اور تختیاں یاقوت اور زمرد کی اور سونے کی قیمتی اور روشن اور سونا اور

چاندی کی اسکی دیواروں میں لگائی اور فرش اسکا فیروزہ کی تختیوں سے کیا اور ستون اسکے یاقوت اور زبرجد کی تختیوں سے بنائی اور چھت اسکی جواہر ملون کی
رات کے وقت وہ مسجد بقدر روشن ہوتی تھی کہ محتاج چراغ کی نہ تھی اور جبکہ وہ تعمیر تمام ہوئی تو شیاطین نے وہ تقیید کی اور ایک عجیب اسمیں
یہ تھا کہ اگر کوئی مرد صالح اور نیک اسمیں داخل ہوتا تو وہ اپنے منہ کو ان جواہر میں سفید اور روشن دیکھتا اور مرد بدکار اگر داخل ہوتا تو اپنا منہ اسمیں تاریک
اور سیاہ دیکھتا اور کہتے ہیں کہ ایک عصا آبنوس کا اسکی گوشہ میں رکھا تھا اگر پیغمبری اولاد میں سے کوئی اسپر ہاتھ ملتا تو اسکو کوئی رنج نہ پہنچتا اور اگر کوئی
جھوٹا دعوی کرتا اور کہتا کہ میں پیغمبری اولاد میں سے ہوں اور اس عصا پر ہاتھ ملتا تو ہاتھ اسکا جل جاتا اور وہاں ہزار قاری توریت بنی اسرائیل کے
عابدوں میں سے مقرر کیے کہ انمیں توریت کی تلاوت کیا کریں پانچ ہزار دن کو اور پانچ ہزار رات کو اور یہ مسجد اسی ہیئت اور صورت سے بنی ہوئی تھی یہانتک کہ زمانہ
بخت نصر کا آیا اور وہ بنی اسرائیل پر غالب ہوا اسنے تمام مسجد کو خراب کیا اور جواہر اسکے اکھاڑ کر عراق میں لیگیا جہاں وہ رہتا تھا غرض یہ کہ دیووں نے
سلیمان کے واسطے مسجد بیت المقدس کی بنائی اور سوا اسکے اور بہت مکان بنائے **وَتَمَاثِيلَ** اور تصویریں بنائیں ملائکہ اور انبیا کی تاکہ بندگان خدا
انکی عبادت اور اعمال نیک میں نظر کریں مثل انکی طاعت خدا میں مشغول ہوں اور منقول ہے کہ تصویر دو شیر کی سلیمان کے تخت کے نیچے بنائی
تھی اور صورت دو گدھ کی تخت کے اوپر اور جسوقت سلیمان چاہتے تھے کہ تخت پر سوار ہوں اسوقت وہ دونو شیر بازو اپنی بلند کرتے تھے کہ سلیمان انپر پاؤں رکھکر
اوپر جاتے تھے اور جسوقت تخت پر بیٹھتے تھے تو وہ دونو گدھ اپنے پروں سے انپر سایہ کرتے تھے اور سوا سلیمان کے اور کوئی تخت پر نہیں جاسکتا تھا اور بعد سلیمان
کے بخت نصر جسوقت بنی اسرائیل پر غالب ہوا چاہا کہ اس تخت پر سوار ہو جسوقت اسنے پاؤں اپنا اٹھایا شیر کی صورت نے ہاتھ اپنا اٹھا کر ایک پنجہ اسکے
پاؤں پر مارا کہ زخمی ہوگیا اور بخت نصر بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا لیکن یہ روایت جاندار کی تصویر بنانیکی صحیح نہیں ہے اور صحیح وہ ہے کہ جو حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قسم ہے خدا کی مراد تماثیل سے صورت مردوں اور عورتوں کی نہیں ہے بلکہ صورت درختوں و شجرہ کی تھی سوا تصویر جاندار
کے **وَجِفَانٍ** اور پیالے چوبین اور سنگین بناتے تھے وہ جن سلیمان کے واسطے **كَالْجَوَابِ** مانند حوضوں بڑے بڑے کی اسطرح کے ہزار آدمی گرد بیٹھکر اسپر
سے کھانا کھاتے تھے اور سلیمان ان برتنوں میں اپنے لشکروں کو کھانا کھلاتے تھے **وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ** اور دیگیں بلند اور بڑی بڑی بناتے تھے
پایوں پر رکھی ہوئی کہ نہایت بڑی ہونیکی جہت سے کوئی انکو ہلا نہیں سکتا تھا اور جنبش نہیں دے سکتا تھا اور پایوں سے نیچے نہیں اتار سکتا تھا اور ان دیگوں میں
کھانا پکاتے تھے اور آدمیوں کو لشکر کو کھلاتے تھے اور بارہ ہزار طباخ اور باورچی ان دیگوں میں کھانا پکاتے تھے اور خدا تعالی نے یہ نعمت بزرگ انکو دی تو
حکم کیا اس نعمت کی شکرگزاری کا چنانچہ فرمایا کہ **اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا** عمل کرو تم اے آل داؤد کی شکر کا کہ خدا تعالی کی نعمت کی عوض
میں اسکا شکر کرتے رہو کہ نعمت تمکو زیادہ ہوتی رہے کہتے ہیں کہ آل داؤد نے شب و روز کو واسطے شکرگزاری کے تقسیم کیا تھا اور ہر ساعت میں ایک شخص
انمیں سے واسطے شکر کے قائم رہتا تھا اور عبادت خدا کی کرتا رہتا تھا اور کم آدمی جو فرمانبردار خواہش نفس کے ہیں وہ شکر کرنیکی طرف رغبت کم کرتے ہیں اسواسطے
خدا تعالی نے فرمایا **وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ** اور کم ہیں بندوں میں سے میرے شکر کرنیوالے کہ ہر اوقات دل سے اور زبان سے شکرگزاری میں
اور شاکر وہی ہے کہ جو ہمیشہ شکر کرتا ہو اور یاد رہے واسطے کہ شب و روز شکر کرتا ہو لیکن پھر اپنے تئیں شکر کے ادا کرنے میں عاجز اور قاصر جانے اسلیئے کہ توفیق شکر کی بھی
ایک نعمت ہے اسکا دوسرا بھی ایک شکر چاہیئے اسیطرح شکر کی نہایت نہیں ہے پھر کیونکر اسکے حق کو ادا کر سکیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ
حضرت سلیمان نے دیووں کو حکم دیا کہ میرے واسطے ایک محل شیشہ کا بناؤ انہوں نے ایک محل شیشہ کا موجب حکم سلیمان علیہ السلام کے بنایا حضرت سلیمان اس
محل میں عصا اپنا ہاتھ میں لئے ہوئے پھرتے تھے ایک مرتبہ اس محل میں عصا پر تکیہ کیے کھڑے ہوئے اور دیووں کی طرف دیکھتے تھے کہ مسجد بنانے میں کسطرح کام کرتے
ہیں ناگاہ انکی نظر ایک مرد پر پڑی کہ وہ اس محل میں کھڑا ہے اسکو دیکھکر گھبرائے اور پوچھا کہ تو کون ہے اسنے کہا کہ میں وہ ہوں کہ رشوت قبول نہیں کرتا ہوں
اور نہ بادشاہوں سے ڈرتا ہوں میں ملک الموت ہوں اسی جگہ روح انکی قبض کی اور وہ اسیطرح عصا پر تکیہ کیے ہوئے کھڑے تھے اور جن انکو کھڑا ہوا دیکھ
سمجھکر وہ زندہ ہیں ایکسال تک تکیہ کیے ہوئے کھڑے رہے اور جن انکو زندہ جانکر انکے خوف سے کام کرتے رہے اور اللہ تعالی نے دیمک کو پیدا کیا زمین میں کہ

اُنکے عصا کی جڑ کو کھا گیا اور وہ عصا ٹوٹ گیا اور سلیمان گر پڑے تب دیو جانے کہ سلیمان مر گیا ہے اُس وقت انہوں نے کام کرنا موقوف کیا اور سب بھاگ گئے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا قَضَیْنَا پس جس وقت مقرر کیا ہم نے عَلَیْهِ الْمَوْتَ اوپر سلیمان کے موت کو اور وہ عصا پر تکیہ کئے ہوئے کھڑا تھا مَا دَلَّهُمْ نہ رہنمائی کی اُن دیووں کو عَلٰی مَوْتِهٖۤ اوپر مرنے اُسکے کے اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ مگر کیڑے زمین نے یعنی کہ وہ زمین سے پیدا ہوتا اور وہ دیمک تھا اور زمین سے نکلا وہ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ کھاتا تھا عصا اُسکو فَلَمَّا خَرَّ پس جس وقت گر پڑا سلیمان تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ جانا جنوں نے اَنْ لَّوْ كَانُوْا یہ کہ اگر ہوتے وہ جن یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ جانتے وہ غیب کو گمان جنوں کا یہ تھا کہ ہم غیب جانتے ہیں اور لوگوں پر بھی یہی ظاہر کرتے تھے حق تعالی اُنکے قول کے باطل کرنے کے واسطے فرماتا ہے کہ اگر وہ غیب جانتے تو مَا لَبِثُوْا نہ ٹھہرتے وہ ایک سال تک فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ بیچ عذاب خوار کرنے والے کے یعنی عمارت کے کام کرنے کی مشقت اور محنت اُٹھانے میں جسوقت سلیمان کو مردہ جان کر بھاگ جاتے لیکن اُنکو تو ایک سال تک جب تک کہ سلیمان عصا کے سہارے سے کھڑے رہے یہ معلوم نہ ہوا کہ سلیمان مر گئے ہیں بلکہ عصا ٹوٹنے سے سلیمان زمین پر گر پڑے تو معلوم ہوا کہ وہ مر گئے ہیں اگر پہلے ان سے معلوم ہوا کہ وہ مر گئے ہیں لیکن غیب سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں اسطرح سے منقول ہے کہ سلیمان بن داؤد نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حق تعالی نے مجھکو بادشاہی دی ایسی کہ میرے بعد کسی کو وہ لائق نہ ہوگی اور حکم میں کیا جن و انسان اور پرند اور چرند کو میرے تابع کئے اور سکھلائی مجھکو بولی پرندوں کی اور ہر ایک چیز مجھکو دی گئی باوجود اسکے کہ میں ایسی بادشاہی پا گیا ہوں لیکن ایک روز کی بھی خوشی مجھکو حاصل نہیں ہوئی چاہتا ہوں کہ کل اپنے محل میں داخل ہو کر محل کے اوپر چڑھوں اور اپنی ملکوں کی طرف نظر کروں پس میرے پاس تم محل میں کسی کو نہ آنے دینا سب نے کہا کہ بہت خوب پس دوسرے روز حضرت سلیمان عصا ہاتھ میں لیکر محل میں تشریف لے گئے اور اُسکی اوپر چڑھے اور جو جگہ کہ زیادہ بلند تھی وہاں جا کھڑے ہوئے اور عصا پر تکیہ کئے کھڑے ہوئے اور اپنے ملکوں کی طرف نظر کرتے تھے خوش ہو کر کہ ناگاہ ایک جوان خوبصورت خوش لباس پر نظر پڑی کہ محل کے کونوں میں سے ظاہر ہوا جسوقت حضرت سلیمان نے اسکو دیکھا کہا کہ تجھکو اس محل میں کسنے داخل کیا ہے میں نے تو آج ارادہ مکان کے خالی ہونیکا کیا تھا اُس جوان نے کہا کہ مجھکو اس محل میں اس محل کے پروردگار نے داخل کیا ہے اور اسکے اذن سے داخل ہوا ہوں سلیمان نے کہا کہ اسکا پروردگار مجھ سے زیادہ حقدار ہے لیکن تو کون ہے کہا کہ میں ملک الموت ہوں فرمایا کہ تو یہاں کسواسطے آیا ہے کہا کہ تیری جان قبض کرنیکے لئے فرمایا کہ جس کام کا تو حکم کیا گیا ہے اسمیں مشغول ہو خدا تعالی کو میری یہی منظور ہے اور یہی ملاقات چاہتا ہے ملک الموت نے اُنکی روح قبض کی اور وہ اسیطرح عصا پر تکیہ کئے کھڑے تھے اور بعد روح قبض ہونے کے بھی اُسیطرح عصا پر تکیہ کئے کھڑے رہے ایک مدت تک اور آدمی اُنکو دیکھتے تھے اور زندہ جانتے تھے اور آپس میں اختلاف کیا بعضے تو کہتے تھے کہ سلیمان اپنے عصا پر تکیہ کئے ہوئے مدت دراز تک کھڑا رہا اور نہ تھکا اور نہ سویا اور نہ کھایا اور نہ پیا تحقیق وہ البتہ پروردگار ہمارا ہے کہ واجب ہے ہم پر عبادت اُسکی پس چاہیے کہ ہم اُسکی عبادت کریں اور ایک قوم نے کہا کہ سلیمان جادوگر ہے کہ ہمکو اپنے تئیں عصا پر تکیہ کئے ہوئے دکھلاتا ہے اور ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا ہے کہ ہم اُسکو عصا پر تکیہ کئے ہوئے کھڑا دیکھتے ہیں اور مومنین نے کہا کہ سلیمان بندہ خدا کا ہے اور پیغمبر اُسکا امر کرتا ہے خدا اُسکے امر کو جسطرح کہ چاہتا ہے پس جسوقت لوگوں میں اختلاف ہوا تو خدا تعالی نے دیمک کو بھیجا کہ وہ سلیمان کے عصا کو اندر سے کھا گیا اور جسوقت عصا کو کھا گیا تو وہ ٹوٹ گیا اور سلیمان جو اُسکے سہارے سے کھڑے تھے وہ گر پڑے اپنے محل سے پس اور دیو نے دیمک کا شکر کیا اور یہی جہت ہے کہ جہاں دیمک ہوگی وہاں پانی اور مٹی موجود ہوگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اسطرح سے نازل نہیں ہوئی ہے کہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا بلکہ اسطرح سے نازل ہوئی کہ فلما خر تبینت الانس ان الجن لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین اور عمر حضرت سلیمان کی ایک روایت میں جناب محمد صلعم سے سات سو بارہ برس کی لکھی ہے اور اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ ترپن سال کی تھی چالیس برس بادشاہی کی اور جسوقت بادشاہ ہوئے تھے تیرہ برس کی عمر تھی اور ابتدائے سلطنت سے چار برس گزرے تو تعمیر بیت المقدس کی شروع کی اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کیونکر [illegible]

اور حال یہ ہے کہ وہ مثل آدمیوں کے تھے پیدائش میں اور کثافت جسم میں اور سلیمان بن داؤد کے وقت میں عمارتیں ایسی بڑی بڑی بناتے تھے کہ آدمی جس پر قادر نہ ہوں اور
انہوں نے بن یکیں قبا بایا کہ وہ سلیمان کی موت کے بعد کثیف جسم والے ہو گئے تھے جیسے کہ آدمی شجر میں اور انکی پیدائش کثیف تھی اور اصل میں وہ جسم لطیف رکھتے ہیں
اور دلیل انکی لطیف ہونے پر یہ ہے کہ وہ آسمان پر چڑھتے تھے چوری سے فرشتوں کا کلام سننے کیواسطے اور جسم کثیف بدون شبہہ کے ہرگز آسمان پر نہیں چڑھ سکتا ہے اور یا
کوئی اور سبب ہوا انکے واسطے اور بعد قصہ سلیمان کے اور حکم ادائے شکر کیواسطے آل داؤد کے قصہ سبا کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ قصہ دلالت کرتا ہے شکر
نہ کرنیوالوں کی بدانجامی پر اور ناشکری کی بدانجامی پر چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ البتہ بتحقیق تھی واسطے اولاد سبا بن یشجب بن یعرب
بن قحطان کے فِي مَسْكَنِهِمْ بیچ گھروں انکے کہ بلدہ مارب ولایت یمن میں تھے آيَةٌ ایک نشانی دلالت کرنیوالی خالق کے پیدا کرنے
اور اس امر پر کہ وہ بڑا قادر ہے اور جو امر عجیب تھا وہ یہ تھا کہ ہمیشہ فرزندان سبا کے مارب میں رہتے تھے یا مارب کے اطراف میں کہ ولایت یمن میں
سے ہے مقام تھا اور پہاڑوں کے درمیان تھا اور پانی کو وہ ایک جگہ میں جمع کر لیتے تھے کہ پہاڑ کے نیچے تھا اور کبھی ایسا ہوتا کہ زیادہ پانی ولایت میں جمع ہو جاتا اگر انکے
پاس میں بہا جاتا تھا اور وہ دونوں پانی بہت نقصان کرتے تھے اور ضرر پہنچاتے تھے ان لوگوں نے بلقیس سے کہ بادشاہ اس ولایت کی تھی فریاد کی اور
درخواست کی کہ ایک بند یہاں بنا دے کہ پانی آنے سے رک جاوے تو اسنے وہاں ایک بند لگا دیا سب پانی آیا اور زائد وہاں ٹھہر گیا اور تین جہاں
موریاں لگائیں اوپر نیچے بیچ اور ہر کسی موری کو کھول لیتے تھے اور پانی سے کاشتکاری اور باغوں میں پہنچاتے تھے اور جس وقت اوپر کا پانی خرچ میں آجاتا تھا
اور حاجت ہوتی تھی تو بیچ کی موری کو کھول لیتے تھے اور بعد اسکے نیچے کی موری کو اور انکے گھروں کے داہنے اور بائیں جانب کثرت سے باغ تھے چنانچہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے جَنَّتَانِ دو باغ تھے سبا والوں کے واسطے عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ داہنی جانب سے اور بائیں جانب سے اگرچہ داہنی جانب کثرت سے
باغ تھے اور ایسے ہی بائیں جانب لیکن خدا تعالیٰ نے ایک باغ داہنی جانب سے فرمایا اور ایک باغ بائیں جانب سے اسواسطے کہ داہنی جانب کے باغ ایسے پیوستہ
ہوئے تھے کہ وہ بمنزلہ ایک باغ کے تھے اور ایسے ہی بائیں جانب کے باغ لیکن گویا کہ ایک باغ داہنی جانب تھا اور ایک باغ بائیں جانب سے اسواسطے دو باغ
اور باغ فرمایا اور جنتان بدل ہے آیۃ سے اور آیۃ اسم کان کا ہے اور عن یمین وشمال صفت جنتان کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد آیۃ سے آبادی
انکی ہے کہ اسقدر کثرت سے تھی وہ کہ اگر کوئی عورت اپنے سر پر ٹوکرا رکھکر ان باغوں کے درختوں کے نیچے سے گذرتا تو بدون اسکے کہ وہ اپنے ہاتھ سے میوہ کو توڑے تمام ٹوکرا
اسکا میوہ سے بھر جاتا تھا اور منقول ہے کہ اولاد سبا کی بارہ بستیاں تھیں اور ہر ایک بستی میں ایک پیغمبر تھا کہ انکو خدا کی توحید کی طرف بلاتا تھا اور انکو
کہتا تھا کہ كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ کھاؤ تم روزی پروردگار اپنے سے کہ یہ باغ انکو تمام دیئے ہیں وَاشْكُرُوا لَهُ اور شکر کرو تم
واسطے اسکے اس نعمت کی کثرت پر اور پیشتر کہ حسین ... کہ روزی دیتا ہے بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وہ شہر پاک ہے کہ ہوا اسکی معتدل ہے کہ ہمیشہ
تندرست رہتے ہیں اور پانی اسکا شیریں اور خاک اسکی نہایت پاکیزہ ہے کہ اسمیں سانپ اور بچھو اور مچھر اور جوں اور پسو اور کھٹمل وغیرہ نہیں پیدا ہوتے اور بلدۃ
خبر مبتدا محذوف کی ہے وَرَبٌّ غَفُورٌ اور پروردگار تمہارا کہ تمکو روزی دیتا ہے اور طالب شکر کا ہے بخشنے والا ہے اس شخص کو جو کہ شکر کرے
تو یہ کہ جسوقت ان لوگوں نے اپنے پیغمبروں سے یہ سنا تو فَأَعْرَضُوا پس منہ پھیر لیا انہوں نے شکر گذاری سے اور اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اور کہا کہ
کوئی نعمت خدا کی ہمارے پاس نہیں ہے اور اگر یہ نعمت ہمکو دی ہے تو ہمکو کہہ کہ یہ نعمت ہم سے لے لے اور کہتے ہیں کہ آخر پیغمبر جو انکے پاس آئے زمانہ میں بادشاہ
ذی الاذعار کے تھا اور بعد سلیمان پیغمبر علیہ السلام کے انکو انہوں نے بہت آزار دیا حق تعالیٰ نے انکے بند کے نیچے جنگلی چوہے پیدا کیے کہ انہوں نے
اس بند میں سوراخ کر دیے اور آدھی رات کو جبکہ سب سوتے تھے وہ بند ٹوٹا اور پانی روکا ہوا انکے مکانوں اور باغوں میں آیا سب خراب کر دیا اور اکثر آدمی
اور چار پائے انکے مر گئے اور جو کچھ کہ باقی رہے وہ متفرق اور پراگندہ ہو گئے اور حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے جو ہماری شکر گذاری سے منہ پھیرا اور ہماری نعمت
کی ناشکری کی تو فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پس بھیجا ہم نے اوپر انکے سَيْلَ الْعَرِمِ رو بند سخت کا کہ جسکو بلقیس نے بنایا تھا اور بعضے
لکھتے ہیں کہ یمن میں ایک دریا تھا اور سلیمان پیغمبر نے لشکر کو حکم دیا تھا کہ دریا میں سے لوگوں کے واسطے نہریں نکالیں سو انکے شہروں تک انہوں نے ایسا

ہی کیا اور ایک بند پتھر اور چونہ کا اُنہوں نے لگا دیا کہ اُنکے شہروں میں پانی نہ پہنچے اور اُس نہر میں بہت سی موریاں بنا دی تھیں جس وقت پانی کی احتیاج
ہوتی تھی تو اُن موریوں میں سے پانی لیتے تھے اور دہنی جانب اور بائیں جانب اُنکے باغ تھے دمشق و رنگی راہ تک ایسے گنجان تھے کہ جو کوئی اُن باغوں
میں سے گذرتا تو سر پر آفتاب نہ پڑتا تھا پس جس وقت اُنہوں نے گناہ کرنے شروع کیے اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور انبیا آئے سو اُنکو منع کیا
اور اُنکو منع کرتے تھے وہ باز نہ آئے تو اللہ تعالی نے اُس بند پر جنگلی چوہے بڑے بڑے بھیجے کہ اُنہوں نے بند سب جگہ سے اُکھاڑ ڈالے اور اُکھاڑ کر پھینکدیے جس وقت
اُنہیں سے ایک قوم نے یہ حال دیکھا تو وہ اپنے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے اور جس وقت چوہوں نے تمام بند کو اُکھاڑ ڈالا تو پانی دریا کا آیا اور وہ لوگ باقی سے
اُس سے بے خبر تھے وہ پانی سب گاؤں میں پھر گیا اور شہر اُنکے ڈھا دیئے اور درخت اُنکے اُکھاڑ ڈالے اور یہی مراد ہے قول حق تعالی سے اور جس وقت وہ سب باغ
خراب ہو گئے تو خدا تعالی فرماتا ہے وبدلناہم اور بدلے میں باغوں کے اُنکو بجنتیہم ساتھ عوض دو باغوں اُنکے کے دو باغ پھیکے جنتین
دو باغوں ذواتی اکل خمط صاحبوں میوہ بد مزہ کو مثل پیلو اور پیلو کے واثل اور صاحبوں شورہ زمین کے درختوں کو یا
صاحبوں درختوں جھاؤ کے کو وشیء من سدر قلیل اور ایک کچھ درخت بیری تھوڑی تھی یعنی انکے درختوں میں
تھوڑے سے درخت بیری کے بھی تھے تاکہ یاد کریں وہ اُس بہار اُن پہلے میووں کو ذلک یہ عذاب جلدی آنیوالا جزیناہم بدلا دیا ہے
ہمنے انکو بما کفروا بسبب اسکے کہ کفر کیا اُنہوں نے اور ناشکری کی ہماری نعمت کی وھل نجازی اور نہیں جزا دیا جاتا ہے اسطرح کی
الا الکفور مگر ناشکر نہایت کفر کرنیوالا اور حفص نے نجازی متکلم کا صیغہ پڑھا ہی اور کفور کو منصوب یعنی نہیں جزا دیتے ہیں ہم مگر کفر کرنیوالیکو
اور جزا تو عام ہی مومن اور کافر کی سب کے واسطے ہے اور مجازات خاص کفار کے واسطے مستعمل ہے اور کہتے ہیں کچھ آدمی سبا کی اولاد سے جو باقی
رہ گئے تھے وہ اپنے پیغمبر کے پاس آئے اور کہا کہ ہمنے اپنے پروردگار کو پہچانا اور جانا ہمنے کہ سب نعمتیں اُسی کی طرف سے ہیں اگر پھر نعمت دیگا تو ہم
اسکی ناشکری نہ کرینگے اور ایسا شکر کرینگے کہ کسی قوم نے نہ کیا ہوگا پس اللہ تعالی نے پھر اُنکو نعمت عطا کی چنانچہ فرماتا ہے وجعلنا بینہم اور کردی
ہمنے درمیان اُن لوگوں کے وبین القری التی بارکنا فیہا اور درمیان اُن بستیوں کے برکت دی ہے ہمنے بیچ اُن بستیوں کے کہ وہ
بستیاں شام کی ہیں مثل فلسطین اور اردن اور اریحا کے اور ایلہ کے قری ظاہرۃ دیہات ظاہر متصل آباد درختوں اور نہروں سے یعنی اُن
لوگوں کے مقام سے شام کی بستیوں تک ہمنے انکے واسطے بستیاں آباد کردیں قریب قریب کہ ہر بستی سے دوسری بستی دکھلائی دیتی تھی اور ہر بستی سے دوسری
بستی ظاہر ہوتی تھی اور رستہ کے سر پر تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ مارب کہ وہ شہر سبا والوں کا تھا شام تک چار ہزار سات سو دیہات تھے وقدرنا
فیہا السیر اور اندازہ اور مقرر کیا ہمنے بیچ اُن بستیوں کے چلنے کو کہ مسافر ایک بستی میں قیلولہ کرتا تھا اور دوسری بستی میں شب باش ہوتا تھا یہانتک
کہ ملک شام کو آسانی سے پہنچ جاتا تھا اور کہا ہمنے کہ سیروا فیہا سیر کرو تم بیچ اُن بستیوں کے لیالی وایاما راتوں کو اور دنوں کو
جس وقت کہ چاہو امنین امن پانیوالے درندوں اور رہزنوں سے اور پیاس اور بھوک سے بسبب کثرت طعام کے اور کثرت میووں اور
آب شیریں کے چاہو رات کو سفر کرو اور چاہو دن کو سب وقت برابر ہیں اور کہتے ہیں کہ سبا کے لوگ جو کچھ باقی رہے تھے اُنہوں نے تجارت شروع کی اور
یمن سے شام کو جاتے تھے اور ایک بستی میں ایک پہر دن گذرے کھانا کھاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے تو دوسری بستی میں شام کا کھانا کھاتے تھے پھر
دیکھکر تونگروں کو مفلسوں نے حسد کیا کہ انمیں اور ہم میں چلنے میں کچھ فرق نہیں ہے اسواسطے کہ پیادہ اور مفلس اس راہ میں ایسے چلتے ہیں جیسے سوار اور تونگر
فقالوا پس کہا اُن تونگروں نے ربنا اے پروردگار ہمارے باعد دور کردے بین اسفارنا درمیان منزلوں سفروں ہمارے کے یعنی بیچ
میں جنگل پیدا کردے ایک منزل سے دوسری منزل تک اور بستیوں میں زیادہ فاصلہ کردے کہ آدمی بدون سواری اور توشہ کے نہ جاسکیں اور [illegible]
سو مفلسوں نے کہا کہ اگر ایسا ہوگا تو مفلس نہ جاسکیں گے مثل ہمارے اور ہم امیر فخر اور تکبر کرینگے وظلموا انفسہم اور ظلم کیا اُنہوں نے جانوں اپنی کو یہ دعا کرکے
یا ناشکری کرکے اور گناہ کرکے اور اُنکی دیہات سب صحرا ہو گئی اور آبادی کی جگہ ویرانہ بن گیا فجعلناہم پس کیا ہمنے اُنکو احادیث باتیں کہ

آدمی بعد انکے تعجب کرینگے کہیں کہ وہ لوگ آبادی و ویرانہ جاتے تھے اور یہ ایک مثل ہے بیان میں کہ بعضی سبا والونکی متفرق ہوگئیں و مزقناهم اور متفرق
کیا ہمنے انکو کل ممزق ہر متفرق کرنا یعنی نہایت متفرق کیا یہانتک کہ کوئی مارب میں رہا بعضے شام کو چلے گئے اور بعضی مکہ کو اور بعضی مدینہ کو اور بعضی بحرین اور بعضی
عمان کو ان فی ذلک تحقیق کہ بیچ اس قصہ سبا والونکے لآیات البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لکل صبار واسطے ہر صبر کرنیوالے
بلاؤں اور محنتوں پر شکور وہ شکر کرنیوالے نعمتوں کو اور کہتے ہیں سبا کے لوگ خوشحالی و فارغ البالی سے گزارہ کرتے تھے اور لیکن بسبب بے صبری اور
ناشکری کے پہنچا انکو جو کچھ پہنچا اور فرماتا ہے خدا کہ ولقد صدق اور البتہ تحقیق سچ پایا علیهم اوپر ان سبا والونکے اور کفرشیں
اوپر سب کافروں کے ابلیس ظنه اپنے گمان کو یعنی ابلیس نے گمان کیا تھا کہ اولاد آدم پر بسبب غضب اور خواہش نفس کے کہ انکی ذات میں ہے
غالب ہوونگا انکو گمراہ کرونگا تو اسکا گمان گمراہ ہونے کا انکی درست ہوا فاتبعوه پس پیروی کی انہوں نے اس ابلیس کی شرک اور گناہ کرنے میں
الا فریقا من المؤمنین مگر ایک فرقہ مومنین کا کہ وہ ابلیس کی پیروی نہیں کی وما کان له اور نہیں تھا واسطے اس ابلیس کے علیهم اوپر ان لوگوں کے من سلطان
کوئی غلبہ الا لنعلم مگر تاکہ جانیں ہم یعنی جدا کریں ہم درمیان عالم کے لوگوں کو من یؤمن اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے بالآخرۃ ساتھ آخرت
ممن هو اس شخص سے کہ وہ منها فی شک اس آخرت کے بیچ شک کے ہے یعنی اہل علم پر ظاہر ہو کہ دونوں گروہوں کے مومنین کون ہیں اور شک اور
گمان والے کون کون ہیں وربک اور پروردگار تیرا علی کل شیء اوپر ہر چیز کے حفیظ نگہبان ہے اور کوئی چیز بندوں کی قولوں اور فعلوں
میں سے اسپر پوشیدہ نہیں ہے قل کہہ تو اے محمد صلعم ان مشرکین سے کہ ادعوا الذین زعمتم پکارو تم ان لوگوں کو کہ گمان کرتے ہو تم ان کو خدا
من دون الله سوائے خدا کے اور دیکھو کہ وہ نفع کے پہنچا سکتے ہیں اور ضرر دفع کر سکتے ہیں تمہاری یا کرتے ہیں اور تمہارے پکارنے کو وہ سنتے ہیں کیونکہ تمکو جواب دینگے اور
کیونکر وہ تمہاری مدد کرینگے کہ لا یملکون نہیں مالک ہیں معبود تمہارے اور نہیں قدرت رکھتے ہیں مثقال ذرۃ برابر ذرہ کے
فی السموات بیچ آسمانوں کے ولا فی الارض اور نہ بیچ زمین کے کسی چیز کے وما لهم اور نہیں ہے واسطے ان معبودوں تمہارے کے فیهما بیچ
ان دونوں آسمان اور زمین کے من شرک کوئی شراکت اور ساجھا خدا کے ساتھ کسی چیز کے پیدا کرنے میں اور تصرف کرنے اور رکھنے میں و
وما له منهم اور نہیں ہے واسطے اس خدا کے ان معبودوں میں سے خواہ ملائکہ ہوں خواہ بت یا اور کوئی ہو معبود جعلی تمہارا اگر کوئی ان میں سے واسطے خدا کے
نہیں ہے من ظهیر مددگار سوائے اللہ سیرھیں آسمان اور زمین کے اور کفار کو جو گمان تھا کہ بت اور ملائکہ شفاعت کرینگے انکے گمان کے دفع کرنیکو فرماتا ہے
ولا تنفع الشفاعة اور نہیں فائدہ بخشتی ہے سفارش کسی کی عنده نزدیک اس خدا کے یعنی گمان شفاعت کا کہ ملائکہ اور بتوں کے ساتھ رکھتے ہو تو
وہ بھی بیفائدہ ہے اسواسطے کہ شفاعت کوئی نہیں کر سکتا ہے کسیکے واسطے الا لمن اذن له مگر واسطے اس شخص کے کہ حکم دیوے خدا واسطے اسکے کہ انکی شفاعت
کرو مومنین ہیں کہ جن ایمانداروں نے اپنی شامت نفس سے گناہ کئے ہیں اور سیاہ کہ شفاعت کرنیوالا کو پسند کرے چونکہ لیاقت شفاعت کی رکھتا ہو لیکن روز
قیامت شفاعت کرنیوالا اور جسکی شفاعت کرے وہ دونو منتظر ہونگے شفاعت کے اور ترسے ہونگے اور خوف انکے گرد انکے حتی اذا فزع عن قلوبهم
یہانتک کہ جب دفع ہو خوف ڈر گیا جاوے دلوں انکے سے اور اجازت شفاعت کی دیوے انکو قالوا کہینگے وہ کہ بعضے بعضے سے کہ ماذا قال ربکم
کیا کہا پروردگار تمہارے نے شفاعت کے مقدمہ میں قالوا الحق کہینگے وہ کہ حق اور درست فرمایا کہ مومنین کی شفاعت کرو نہ کفار اور منافقین کی
وهو العلی الکبیر اور وہ خدا بلند اور بزرگ ہے اس سے کہ انبیا اور ملائکہ بدون اسکے انکی شفاعت کسیکی کر سکیں لیکن ہمارے پیغمبر صلعم کیواسطے
قیامت سے پہلے اذن شفاعت کا حاصل ہو گیا ہے اور بعضے اس آیت کے معنی اسطرح سے کہتے ہیں کہ درمیان حضرت عیسی اور ہمارے پیغمبر کے فاصلہ پانسو
پچاس سال کا تھا اور خدا تعالی نے اس مدت میں کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا ہے اور وحی آسمان سے زمین پر نہیں آئی اور جسوقت ہمارے پیغمبر صلعم پیغمبر ہوئے تو آسمان کے
فرشتوں نے آواز وحی کی سنی اور گمان کیا کہ قیامت قائم ہوئی انکی خوف سے بیہوش ہو کر گر پڑے اور جسوقت جبرئیل انکی طرف کو گزرے تو انہوں نے سر اپنے
اٹھائے اور جبرئیل کو دیکھا تو خوف انکا دور ہوا اور آپس میں کہا کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے اور پھر آپس میں جواب دیا کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ حق و درست

فرمایا خدا نے اپنی جیسے فرشتوں کا خوف ہے یہ حال ہے تو وہ بدون اذن کسی کی شفاعت کر سکتے ہیں اور بت جو کہ پتھر یا لکڑیاں ہیں وہ کسی کی کیا شفاعت
کرینگے اور یہ بھی صورت ہے کہ قالوا میں کی ضمیر ملائکہ کی طرف پھری اور بعض کفار کی طرف پھیرتے ہیں اور معنی اسکے اسطرح سے کہتے ہیں کہ جس وقت کفار کے
دل سے خوف کو دور کرینگے آخرت میں یا مرنیکے وقت تاکہ وہ کلام ملائکہ کا سنیں اور حجت انپر لازم کیجائے تو ملائکہ انسے کہیں کہ تمہارے خدا نے کیا کہا تھا کفار کہیں
حق کہا تھا یعنی اقرار کرینگے سب احکام کا کہ جو کہ پیغمبر پر نازل کیا تھا دنیا میں یعنی اصول کا اور فروع کا سب اقرار کرینگے پھر خدا فرماتا ہے کہ قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم ان کفار سے کہ مَنْ يَرْزُقُكُمْ کون روزی دیتا ہے تمکو مِنَ السَّمٰوٰتِ آسمانوں سے مینہ برسا کر اور ستاروں کو سبب پیدا کر کے وَالْاَرْضِ
اور زمین سے یعنی نباتات پیدا کر کے اور یہ انسے ایسی بات پوچھی گئی ہے جسکا جواب ہی ان کو جو ہو یعنی وہ لوگ جواب نہیں دے سکتے ہیں خدا ہی روزی دیتا ہے لیکن بتوں سے انہی اقرار نہیں کرتے ہیں تو خود
قُلِ اللّٰهُ کہہ خدا ہی روزی دیتا ہے وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ اور بیشک ہم یا تم اور یہ سوال کا جواب کہ وہ جواب نہیں دے سکتے ہیں کہ ہم گروہ مومنین کہ روزی دینے والا خدا ہی کو جانتے ہیں اور تم گروہ کفار کہ پرستش کرتے ہیں بتوں کی
ایک جانتے ہیں اور سبکی پرستش کرتے ہیں اَوْ اِيَّاكُمْ یا تم کافر کہ پتھروں اور لکڑیوں کو پوجتے ہو اور خدا کے شریک کرتے ہو اور لَعَلٰى هُدًى البتہ
اوپر ہدایت کے ہیں اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یا بیچ گمراہی ظاہر کے یعنی ہم بیچ ہدایت کے ہیں اور تم بیچ گمراہی ظاہر کے ہو اور یہ بات ظاہر ہے کہ تم دونوں
حق پر نہیں ہو دونوں باطل پر اور یہ قول مانند کلام حق والے کے ہے کہ جھوٹے کو کہے کہ خدا تعالی جانتا ہے کہ ہم میں اور تم میں کون سچا ہے اور
کون جھوٹا ہے یا تو میں سچا ہوں اور تو جھوٹا ہے اور یا میں جھوٹا ہوں اور تو سچا ہے باوجودیکہ وہ کہنے والا جانتا ہے کہ میں ہی سچا ہوں اور یہ
مخاطب جانتا ہے کہ میں کہتا ہوں یا ظالم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کلام بطریق لف و نشر کے ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ تحقیق ہم البتہ ہدایت پر ہیں اور تم گمراہی
ظاہر پر ہو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انسے کہ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ نہ سوال کیے جاؤ گے تم عَمَّآ اَجْرَمْنَا اس سے کہ گناہ کیا ہم نے وَلَا نُسْـَٔلُ
اور نہ سوال کیے جاوینگے ہم عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اس چیز سے کہ عمل کرتے ہو تم بلکہ ہر ایک شخص اپنے عمل سے سوال کیا جاویگا اور موافق اسکے جزا پاویگا قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم انسے کہ يَجْمَعُ بَيْنَنَا جمع کریگا درمیان ہمارے رَبُّنَا پروردگار ہمارا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا پھر حکم کریگا درمیان ہمارے بِالْحَقِّ
ساتھ حق اور انصاف کے اسطرح سے کہ جو حق پر ہے اسکو بہشت میں داخل کریگا اور جو کوئی باطل پر ہے اسکو دوزخ میں داخل کریگا وَهُوَ الْفَتَّاحُ اور وہ
حکم کرنیوالا ہے سب چیزوں میں الْعَلِيْمُ جاننے والا ہے حکم کی کیفیت سے موافق حکمت کے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انسے کہ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ
دکھلاؤ تم مجھکو ان لوگوں کو اَلْحَقْتُمْ بِهٖ لاحق کیا ہے تم نے ساتھ اسکے خدا کے شُرَكَآءَ شریکوں کو یعنی مجھکو دکھلاؤ کہ کس صفت سے بتوں کو
خدا کے شریک کیے ہو عبادت میں کہ مستحق ہونا عبادت میں انکا ہو اور ضمیر به کی الذین کا ہے اور عائد موصول کی محذوف ہے اور تقدیر
اسکی الحقتموہم ہے اور شرکا حال ہے ضمیر محذوف سے كَلَّا ایسا نہیں ہے کہ بتوں میں کوئی صفت ہو جسکے سبب سے وہ مستحق عبادت ہوں اور خدا کے
شریک ہوں عبادت میں بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ بلکہ وہ خدا غالب ہے سب پر پس کون اسکا شریک ہو سکتا ہے الْحَكِيْمُ حکمت
والا ہے کہ جو کچھ کہ موافق مصلحت کے کرتا ہے اور بعد اسکے خدا تعالی آنحضرت کی نبوت کو بیان کرتا ہے کہ تیری نبوت عام ہے سب خلائق پر چنانچہ فرماتا ہے کہ
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہیں بھیجا ہمنے تجھکو اے محمد اِلَّا كَآفَّةً مگر عام اور شامل لِّلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے کل کے سب کے اور
سفید کے سب واسطے اور کافہ بمعنی مصدر ہے مثل عافیت اور عاقبت کے اور ارسلناک کی کاف سے حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ اسمیں تقدیم
اور تاخیر ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ وما ارسلناک الا للناس کافۃ یعنی اور نہیں بھیجا ہمنے تجھکو مگر واسطے آدمیوں کے سب کے اور لغت میں کافہ بمعنی مانع
آیا ہے اور کف سے مشتق ہے اور کف بمعنی باز رکھنے کے ہے یعنی باز رکھنیگا باز رکھنا واسطے آدمیوں کے بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا بہشت کی واسطے
ایمان لانیوالوں کے وَّنَذِيْرًا اور ڈرانیوالا واسطے شرک کرنیوالوں کے یہ دونوں بھی حال واقع ہوئے ہیں وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی
لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں تیری کمالوں اور فضیلتوں کو اور اپنی جہالت سے تیری مخالفت کرتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ
خدا تعالی نے محمد صلعم کو شریعتیں نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی کی عطا کیں اور کل آدمیوں پر پیغمبر کر کے بھیجا جن پر اور انسان پر اور کالے پر اور

کو ری اور عربی پر اور عجمی پر اور حضرت صادق علیہ السلام ایک دن سے پوچھا کہ خبر دو تو مجھکو پیغمبر خدا کے حال سے کہ عام سب آدمیوں کے واسطے پیغمبر تھے
کیا خدا تعالیٰ قرآن میں نہیں فرماتا ہے کہ وما ارسلناک الا کافۃ للناس یعنی اہل مشرق اور مغرب پر سب پیغمبر کر کے بھیجا تجھکو کیا رسول نے اپنی
رسالت سب کو پہنچا دی ہے اس مرد نے کہا کہ نہیں جانتا ہوں اور کہا کہ رسول خدا صلعم ہاں باہر نکلے مدینہ سے نہیں کس طرح پہنچائی انہوں
نے رسالت اہل مشرق و مغرب کو فرمایا کہ حکم کیا خدا نے جبرئیل کو پس انہوں نے زمین کو اکھاڑا اور اپنے پروں پر اٹھا کر رسول کے
روبرو کیا وہ حضرت کے سامنے مثل ہتھیلی کے تھی کہ شوق سے حضرت کل اہل مشرق اور مغرب کی طرف نظر کرتے تھے اور خدا کی توحید کے
طرف لوگوں کو بلاتے تھے اور اپنی موت سے طرف پس کوئی شہر اور گاؤں باقی نہ رہا مگر یہ کہ رسول خدا صلعم نے انکو رسالت اپنی پہنچا دی یہ
روایت اپنی ہے جیسے کہ آیہ اہلبیت پر بھی دلالت کرتی ہے کہ وہ حضرت کل آدمیوں کے پیغمبر ہیں لیکن حضرت کو سب جگہ جانا اور شہر شہر
شہر اور ملک ملک میں ضرور نہیں ہے خدا تعالیٰ نے لوگوں کو عقل دی ہے وہ خود چاہیئے کہ دین حق کو تلاش کر لیویں لیکن لوگوں کو دین کا کچھ
خیال نہیں ہے اور نہ انکی جستجو منظور ہے بلکہ دنیا کی تلاش میں جا بجا پھرتے ہیں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ
نے مجھکو پانچ خصلتیں دی ہیں کہ ہمارے سابقین میں سے وہ خصلتیں کسیکو نہیں دی ہیں اور یہ میں اپنا فخر کر کے نہیں کہتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو
شمار کر کے کہتا ہوں اور واسطے ادا کرنے انکی شکر کے کہتا ہوں ایک تو یہ ہے کہ میں پیغمبر ہوا ہوں ہر کالے اور گورے پر اور ترک اور ہند اور عرب اور عجم پر
اور دوسری یہ کہ زمین کو میرے واسطے پاک کیا ہے اور تمام زمین کو مسجد بنایا ہے جس جگہ چاہوں تیمم کروں اور نماز پڑھوں اور تیسری یہ کہ غنیمت کا مال کسیکو
ہیں اور پہلے مجھ سے کسیکو واسطے حلال نہیں کیا تھا اور چوتھے یہ کہ نصرت پائی ہے پیشے دشمنوں پر خوف کے ساتھ کہ ایک مہینہ کی راہ مجھ سے ڈر کر بھاگتے تھے اور مقابلہ
کی تاب نہیں لاتے تھے اور پانچویں یہ کہ شفاعت مجھ کو میری امت کی دی ہے کہ ہر بندہ کی میں شفاعت کروں جو کہ شرک نہیں کرتا ہے اور یہ خصوصیت اور بزرگی ہے آنحضرت
حضرت کی کہ پیغمبر ہوئے کل آدمیوں اور جنوں کے اور سوائے آنحضرت کے کوئی پیغمبر تمام جن و انس کے پیغمبر نہیں ہوا ویقولون اور کہتے ہیں وہ
کفار اپنی جہالت اور عناد اور گمراہی سے کہ متی ھذا الوعد کب ہے یہ وعدہ ثواب اور عذاب کا یا قیامت ہوگا ان کنتم صادقین
اگر تم اور پیغمبر اور مومنین اس میں سچے ہو قل کہہ اے محمد صلعم کہ لکم میعاد یوم واسطے تمہارے وعدہ ہے اس دن کا کہ جس وقت پہنچے وہ دن تو لا
تستاخرون نہ تاخیر کروگے تم عنہ اس دن سے ساعۃ ایک ساعت ولا تستقدمون اور نہ آگے بڑھو گے یعنی تم قادر
نہیں ہو کہ روز قیامت کو وقت معین اور مقرر سے پیچھے یا پہلے کر دو یا اپنی اجلوں کے دنوں کو کم یا زیادہ کر دو اور صحیح یہ ہے کہ مراد روز قیامت سے ہے
اور کہتے ہیں کہ کفار مکہ نے بعضے یہودیوں سے جو کہ ایمان لائے تھے پوچھا محمد صلعم قیامت کو جو کہتا ہے کہ وہ ہوویگی یہ درست ہے یا نہیں ان لوگوں نے کہا کہ
ہمنے تعریف انکی کتابوں میں دیکھی ہے کہ وہ پیغمبر حق ہے ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ ہم تمہاری کتابوں پر بھی ایمان نہیں رکھتے یہ آیت نازل ہوئی وقال
الذین کفروا اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے بعضے اہل کتاب جو کہ ایمان لائے تھے لن نؤمن ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم اور نہ اعتقاد کرینگے ہم
بھذا القرآن ساتھ اس قرآن کے کہ محمد پر نازل ہوا ہے ولا بالذی اور نہ ساتھ اس کتاب کے کہ بین یدیہ اسکے آگے ہے کہ وہ
توریت اور انجیل ہے اور اب اللہ تعالیٰ انکے انجام کار سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے ولو تری اور اگر دیکھے تو اے محمد صلعم اذ الظالمون
موقوفون جس وقت ظالم کہ ہوا اپنی نفسوں پر کفر کر کے کھڑے کیے جاوینگے عند ربھم نزدیک پروردگار اپنے کے واسطے حساب دینے کے تو البتہ
کار سخت اور ہول دیکھو تو کہ کیسی حیرت رجوع کریگا بعضھم الی بعض بعضا ان کا طرف بعضے کے القول بات کو کہ ایک شخص دوسرے شخص
کو الزام دیگا اور جھگڑے کی راہ سے یقول الذین استضعفوا کہیں گے وہ لوگ کہ بیچارے گنے گئے تھے اور بیوقوف تھے للذین استکبروا
ان لوگوں کے کہ سرکشی اور تکبر کیا ہو گئے اور وہ ان بیچاروں اور ناتوانوں کے پیشوا اور سردار بنے ہوئے تھے پس وہ ناتوان لوگ ان سرکشوں سے کہینگے کہ
لولا انتم اگر نہ ہوتے تم یعنی اگر تم ہمکو نہ بہکاتے لکنا مؤمنین البتہ ہوتے ہم ایمان لانیوالوں میں سے خدا اور پیغمبر پر لیکن تم نے ہمکو گمراہ کیا

ع ۳ النصف

اور ان کی بات رکھا اور جس وقت وہ سرکش ہونگے تو قال الذین استکبروا کہینگے وہ لوگ کہ سرکشی کی تھی انہوں نے از روئے انکار کے للذین
استضعفوا اون لوگوں کو کہ ناتوان اور بیچارے رہے ہیں انحن صددنٰکم کیا ہم نے باز رکھا ہے تمکو عن الھدی ہدایت سے
بعد اذ جاءکم بعد اسکے کہ آئی وہ ہدایت تمہارے پاس بل کنتم بلکہ تھے تم ہی ذات سے مجرمین گناہ کرنیوالے اور شرک کو
اختیار کرنیوالے اور ہم تمکو ہرگز نہیں روک سکتے تھے تم اپنے اختیار سے بدون ہمارے کفر اور شرک کرتے تھے وقال الذین استضعفوا اور کہینگے وہ
لوگ کہ ناتوان اور بیچارے رہے تھے للذین استکبروا واسطے ان لوگوں کے کہ سرکشی کی تھی انہوں نے کہ ہمکو نہیں روکا ہدایت سے بلکہ
روکا ہمکو بل مکر اللیل والنھار بلکہ مکر رات کا اور دن کا تمہارا ہمارے ایمان کا منع کرنیوالا تھا اذ تامروننا جس وقت کہ حکم کرتے تھے تم
ہمکو ان نکفر باللہ یہ کہ کفر کریں ہم ساتھ خدا کے ونجعل لہ اور کریں ہم واسطے اسکے اندادا شریک اور ہمسر یعنی تم ہمکو تابع اور
مطیع بنا لیتے تھے واسروا الندامۃ اور پوشیدہ رکھیں پشیمانی کو ہر ایک دوسرے کے سبب خوف اور رسوائی کے
لما راوا العذاب جس وقت کہ دیکھیں وہ عذاب کو اور یا یہ کہ وہ پشیمانی ظاہر کرینگے کہ پوشیدہ رکھنا ان لوگوں کا کچھ ہو سکا یا تھا
جس وقت کہ دیکھیں وہ عذاب کو وجعلنا الاغلال اور کریں ہم طوقوں کو فی اعناق الذین کفروا بیچ گردنوں ان لوگوں کے کہ کفر کیا ہے
انہوں نے خواہ تابع ہوں خواہ متبوع ھل یجزون کیا بدلا دیے جاوینگے یعنی نہیں بدلا دیے جاوینگے وہ الا ما کانوا یعملون مگر اسکی جزا جو تھے کہ وہ عمل کرتے اور
اسکے واسطے تسلی رسول کے فرمایا ہے کہ وما ارسلنا اور نہیں بھیجا ہم نے فی قریۃ من نذیر بیچ کسی بستی کے کوئی ڈرانیوالا یعنی کوئی پیغمبر
نہیں بھیجا ہے الا قال مترفوھا مگر یہ کہا نعمت والوں اسکے یعنی ان سرکشوں نے انا بما
ارسلتم بہ کافرون تحقیق کہ ہم ساتھ اسکے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے کفر کرنیوالے ہیں ہم تمپر ایمان نہ لاوینگے وقالوا نحن اکثر
اموالا واولادا اور کہا ان لوگوں نے کہ ہم زیادہ ہیں باعتبار مالوں اور اولاد کے یعنی ہمارے تم سے مال اور اولاد زیادہ ہیں اور اکثر
واقع ہوئے ہیں یعنی جس وقت کہ ہمارا مال اور اولاد تم سے زیادہ ہو تو ہم زیادہ لائق ہیں وما نحن بمعذبین اور
نہیں ہیں ہم عذاب کیے گئے کہ خدا نے ہمکو دنیا میں نعمتیں دی ہیں تو آخرت میں بھی ہمکو عذاب سے خوار اور ذلیل نہ کریگا اور یا یہ کہ
ہی کے منکر تھے کہ عذاب ہی نہ ہوگا اب اللہ تعالیٰ انکے گمان رد کرتا ہے کہ دنیا میں مالدار ہونا آخرت کے عذاب کو منع نہیں کرتا ہے
چنانچہ فرمایا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم انکے جواب میں کہ ان ربی تحقیق پروردگار میرا یبسط الرزق فراخ کرتا ہے روزی کو
لمن یشاء واسطے جسکے چاہتا ہے کافر ہو یا مومن موافق مشیت اور مصلحت کے نہ واسطے بزرگی اور فضیلت اسکے ویقدر اور تنگ کرتا ہے
جسکے واسطے چاہتا ہے روزی کو موافق مصلحت کے نہ واسطے ذلت اسکے ولکن اور لیکن اکثر الناس اکثر آدمی لا یعلمون
نہیں جانتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ کثرت مال اور اولاد شرافت کی جہت سے ہے وما اموالکم اور نہیں ہیں مال تمہارے
ع ٦
١٠
ولا اولادکم اور نہ فرزند تمہارے کہ تمکو عطا کیے گئے ہیں بالتی تقربکم ساتھ اس چیز کے کہ نزدیک کرے تمکو عندنا زلفی نزدیک ہمارے
قربت کو سوا اسکے کہ قربت ہماری ایمان اور اعمال نیک سے ہوتی ہے اور تمکو وہ نصیب نہیں ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ الا من امن مگر جو شخص کہ ایمان لایا
وعمل صالحا اور عمل کیے نیک اسکو ہمارا قرب حاصل ہوتا ہے نہ مال اور اولاد سے فاولئک پس گروہ جو کہ ایمان لائے ہیں اور اعمال نیک کیے
ہیں لھم جزاء الضعف واسطے انکے ہے بدلا دو چند ایک نیکی کے دس سے سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ خدا کے فضل اور عنایت سے
بما عملوا بسبب اس چیز کے کہ عمل کیا ہے انہوں نے محض اللہ کی خوشنودی کے لیے وھم فی الغرفٰت امنون اور وہ بیچ بالاخانوں
بہشت کے امن والے ہیں والذین یسعون اور جو لوگ کہ کوشش کرتے ہیں فی ایٰتنا
بیچ آیتوں ہماری کے معٰجزین عاجز کرنیوالے

کرتے ہیں قرآن کے نازل کئے جانے سے کہ ہم نازل کر سکیں اور یہ ارادہ کرتے ہیں گمان ہے وہ لوگوں کو اسکے قبول کرنے اور اس پر ایمان لانے سے عاجز کرتے ہیں اور یا
یہ کہ ہم کو عاجز کرتے ہیں اسطرح سے کہ ہمارے قبضۂ قدرت سے نکل جائیں اور یہ کہ ہمارے نبیوں کو عاجز کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ یہ لوگ کوشش کرنیوالے
قرآن اور نبی کے باطل کرنے میں فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ بیچ عذاب دوزخ کے حاضر کئے گئے ہیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اِنَّ رَبِّيْ تحقیق پروردگار
میرا يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ يَّشَاۗءُ واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ بندوں اپنے میں سے جو کہ مومن اور فرمانبردار
ہیں کمال اپنی رحمت اور عنایت مخصوص سے دیتا ہے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے روزی کو لَهٗ واسطے اسکے اپنی مصلحت سے کہ جانتا ہے تو روزی کو ایک بندہ پر فراخ
کرتا ہے اور دوسرے بار اسی پر تنگ کرتا ہے بطریق مصلحت یہ آیت ایک شخص کے واسطے ہے اور پہلی دو شخص کے واسطے تھی وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو
تم مِّنْ شَيْءٍ کسی چیز میں سے راہ خدا میں فَهُوَ پس وہ خدا يُخْلِفُهٗ عوض دیتا ہے اسکو جلدی یا دیر میں دنیا میں کہ دولت اسکی زیادہ کرتا ہے اور
یا آخرت میں ثواب اسکو عطا کرتا ہے کہ بہشت میں داخل کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ امر اپنا نازل کرتا ہے ہر
شب جمعہ کو آسمان دنیا پر اول رات سے اور ہر شب کو تہائی رات آخر میں اور آگے اسکے فرشتہ ہوتا ہے کہ وہ آواز کرتا ہے کہ کیا کوئی توبہ کرنیوالا ہے کہ توبہ
اسکی قبول ہو۔ کیا کوئی گناہوں سے بخشش چاہنے والا ہے کہ گناہ اسکے بخشے جائیں کیا کوئی سوال کرنیوالا ہے کہ اسکو دیا جائے خداوندا دے تو ہر خرچ کرنیوالے کو
راہ خدا میں عوض اور بدلا اور ہر بخیل کرنیوالے کا مال تلف اور برباد کر یہاں تک کہ طلوع کرے فجر اور جس وقت فجر ظاہر ہوتی ہے تو امر خدا کا پھر جاتا ہے طرف
عرش کے پس تقسیم کرتا ہے روزی کو درمیان بندوں کے پھر فرمایا کہ یہی مراد ہے قول حق تعالیٰ سے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ اور امیر المومنین علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کشادہ کرے ہاتھ اپنا ساتھ نیکی کے راہ خدا میں لوگوں کو دیوے جس وقت پائے خدا تعالیٰ اسکو اسکا بدلا اور عوض دیگا کہ دنیا
میں خرچ کرے اور آخرت میں بھی واسطے اسکے دو چند ثواب جمع رکھیگا اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے غلام سے فرمایا کہ آج تو نے راہ خدا
میں کچھ خرچ کیا ہے پس کہا نہیں قسم ہے خدا کی فرمایا کہ پس کہاں سے خدا عوض دیگا ہمکو اور جابر بن عبد اللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ ہر خرچ کہ
مومن کرے خدا تعالیٰ اسکا عوض دیتا ہے کہ اسکا ضامن ہوا ہے مگر جو کچھ کہ دنیا میں گناہ میں خرچ کرے کہ اسکا عوض نہ ہوگا پس چاہئے کہ بندہ عیال
کے خوف سے ہاتھ کو اپنے خرچ کرنے سے بند نہ کرے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ روزی اسکو پہنچاویگا چنانچہ فرمایا ہے کہ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور وہ
خدا بہتر روزی دینے والوں کا ہے اور فرماتا ہے کہ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کر تو اس روز کو کہ جمع کریں ہم ان کفار کو اور مراد اس سے بنو ملیح
ہیں خزاعہ میں سے کہ ملائکہ کی پرستش کرتے تھے پس بروز قیامت سب جمع کریں گے جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ پھر کہیں ہم اور حفص یقول پڑھتا
ہے غائب کا صیغہ دونوں جگہ یعنی خدا تعالیٰ سب جمع کریگا پھر کہیگا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ واسطے فرشتوں کے کہ اَهٰٓؤُلَاۗءِ کیا یہ لوگ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ
تمکو تھے وہ پرستش کرتے یہ سوال مشرکین کو ملامت کرنیکے واسطے ہے اور شفاعت ملائکہ سے انکی ناامید کرنیکے واسطے اور جس وقت ملائکہ کو یہ خطاب ہوگا تو
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ کہیں وہ کہ پاک ہے تو اس سے کہ تیرے غیر کی پرستش کریں اَنْتَ وَلِيُّنَا تو ہی والی اور معبود ہمارا اور ہم تیری بندگی
میں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ ہم اپنی پرستش کے واسطے انکو مقرر کریں اور یہ کہ تو ہی دوست ہمارا ہے مِنْ دُوْنِهِمْ سوا انکے پھر ہم کیونکر انکی
پرستش کرنے سے راضی ہوں کہ درمیان ہمارے اور انکے کوئی علاقہ دوستی کا نہیں ہے اور ایسا نہیں ہے کہ کفار ہماری پرستش کرتے ہوں بَلْ كَانُوْا
بلکہ تھے وہ کہ اپنی جہالت سے يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ عبادت کرتے تھے شیاطین کی کہ غیر خدا کی پرستش کرنی انکی فرمانبرداری تھی اور انکے بہکانے اور وسوسوں سے غیر خدا کی عبادت
کرتے تھے اور یا یہ کہ جن لوگوں نے خیال کیا تھا کہ شیاطین ہیں کہ وہ انکو ملائکہ جانتے تھے اور انکی پرستش کرتے تھے اَكْثَرُهُمْ اکثر ان آدمیوں کے بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ساتھ ان
دیووں کے ایمان لانیوالے ہیں یعنی انکی فرمانبرداری کرنیوالے ہیں فَالْيَوْمَ پس آج کے دن قیامت کا ہے اور سب جمع ہوئے خدا کہیگا کہ لَا يَمْلِكُ مالک نہیں
ہوتا ہے بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ بعض تمہارا واسطے بعض کے نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا نفع کو اور نہ ضرر کو یعنی جو کہ باطل اور جھوٹے معبود ہیں وہی پرستش کرنے
والوں کو فائدہ اور انکے غیر کو ضرر نہیں پہنچا سکتے ہیں اسواسطے کہ یہ عالم اعمال کی جزا دینے کا اور جزا دینے والا سوائے خدا کے کوئی نہیں ہے وَنَقُوْلُ اور

کہیں گے ہم اُن ظالموں کو وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا واسطے ان لوگوں کے کہ ظلم کیا ہے انہوں نے خدا کی غیر کی عبادت کرکے کہ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ چکھو تم عذاب آتش
دوزخ کا الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ وہ آتش دوزخ کہ تھے تم ساتھ اُسکے تکذیب کرتے اور جھٹلاتے اور کہتے کہ عذاب آتش دوزخ کا ہرگز نہوگا اور پھر
خدا تعالیٰ حال کفار کا بیان کرتا ہے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ اور جسوقت پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے آيَاتُنَا آیتیں ہماری جو قرآن میں ہیں بَيِّنَاتٍ
روشن اور ظاہر ہیں یہ حال واقع ہوا یعنی جسوقت محمد صلعم ان کافروں کے روبرو قرآن کی آیتیں پڑھتا ہے تو قَالُوا کہتے ہیں وہ کفار یہ سبب کہ مَا هَٰذَا
نہیں ہے محمد کہ جس کلام کو ہمیں پڑھتا ہے إِلَّا رَجُلٌ مگر ایک مرد کہ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ چاہتا ہے یہ کہ بند کرے تمکو اور باز رکھے تمکو عَمَّا كَانَ اس چیز
سے کہ تھے يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ عبادت کرتے باپ تمہارے اور آبائکم فاعل یعبد کا ہے اور اسم کان کا محذوف ہے اور تقدیر [illegible] آبائکم اور تقدیر اسکی
عما کان آبائکم یعبدون ہے وَقَالُوا اور کہا انہوں نے کہ مَا هَٰذَا نہیں ہے یہ قرآن کہ محمد ہمیں پڑھتا ہے إِلَّا إِفْكٌ مُفْتَرًى مگر جھوٹ کہ بنا لیا گیا
ہے اور خدا کی طرف منسوب کیا ہے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے کہنے لگے لِلْحَقِّ واسطے حق کے کہ وہ نبوت ہے یا
اسلام ہے یا قرآن ہے لَمَّا جَاءَهُمْ جسوقت آیا وہ حق انکے پاس إِنْ هَٰذَا نہیں ہے یہ إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ مگر جادو ظاہر اور یہ خبر دینا خدا تعالیٰ کا
کہ جو کچھ یہ کفار کہتے ہیں محض بیہودہ بات ہے اور [illegible] ہے اور دلیل انکے پاس کوئی نہیں ہے [illegible] کہتے ہیں یہ جو کچھ
فرماتا ہے کہ وَمَا آتَيْنَاهُمْ اور نہیں دی ہم نے ان کفار کو مِنْ كُتُبٍ کتابیں آسمانی [illegible] يَدْرُسُونَهَا کہ پڑھتے ہوں وہ انکو اور
انکے [illegible] قرآن یا اسلام کی یا پیغمبر آخر الزمان کی نبوت کی باطل ہونے پر وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ اور نہیں بھیجا ہم نے طرف ان کفار کے
قَبْلَكَ پہلے تجھ سے زمانہ فترت میں بعد عیسیٰ علیہ السلام مِنْ نَذِيرٍ کوئی ڈرانیوالا یعنی کوئی پیغمبر بھی انکے پاس نہیں بھیجا ہے کہ انکو اسکی
طرف شرک کے بلایا ہو اور یہ جھٹلانے کا انکو حکم دیا ہو وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور جھٹلایا ان لوگوں نے کہ پہلے انکے تھے پیغمبروں
اپنے کو جیسے کہ یہ لوگ تجھکو جھٹلاتے ہیں وَمَا بَلَغُوا اور نہیں پہنچے ہیں وہ مکہ کے لوگ مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ دسویں حصے کو اسکے کہ دیا تھا ہم نے انکو
زیادتی قوت کی اور درازی عمر کی اور کثرت مال و اولاد کی اور [illegible] نہیں پہنچے وہ لوگ پہلے دسویں حصے اسکے کہ دیا ہے ہم نے [illegible]
زمانہ کے [illegible] فَكَذَّبُوا رُسُلِي پس جھٹلایا انہوں نے پیغمبروں میرے کو فَكَيْفَ كَانَ
نَكِيرِ پس کیونکر تھا انکار کرنا میرا انپر اور ناپسند کرنا [illegible] فالناس [illegible] قوم تیری [illegible]
ڈریں ان حالوں سے کہ وہ مثل انکے ہلاک ہوجائیں [illegible] قُلْ کہہ تو [illegible]
والوں سے إِنَّمَا أَعِظُكُمْ سوائے اسکے نہیں کہ نصیحت کرتا ہوں میں تمکو بِوَاحِدَةٍ ساتھ ایک خصلت کے کہ وہ [illegible] ایک کلمہ ہے
نصیحت کرتا ہوں میں تمکو أَنْ تَقُومُوا یہ کہ اٹھو تم لِلَّهِ واسطے [illegible] مَثْنَىٰ دو دو و
فُرَادَىٰ اور ایک ایک تاکہ [illegible] ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا [illegible]
مَا بِصَاحِبِكُمْ نہیں ہے اس صاحب تمہارے کو مِنْ جِنَّةٍ کوئی جنون اور دیوانگی [illegible]
[illegible]
إِنْ هُوَ نہیں ہے وہ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ مگر ڈرانیوالا واسطے تمہارے بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ [illegible] کہ وہ عذاب آخرت کا
تاکہ اس عذاب سے نجات پاؤ ایمان لاکر اور عمل نیک کے وسیلہ سے اور بہشت میں داخل ہو قُلْ کہہ تو [illegible] مَا سَأَلْتُكُمْ [illegible] سوال کرتا
ہوں میں تم سے مِنْ أَجْرٍ مزدوری [illegible] رسالت کے [illegible] فَهُوَ لَكُمْ پس وہ واسطے تمہارے ہے [illegible]
تم سے [illegible] إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ
نہیں ہے مزدوری میری مگر اوپر خدا کے وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے گواہ [illegible]

ع ٧ ١١

خلوص میری نیت کا میرے دعوی میں او نصیحت کرنے کو بیدون طمع اجر کے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان سے کہ اِنَّ رَبِّیْ تحقیق پروردگار میرا
یَقْذِفُ بِالْحَقِّ ڈالتا ہے حق کو یعنی وحی کو بھیجتا ہے جسکے پاس چاہتا ہے اور یا یہ کہ حق کو پھیلاتا ہے عالم میں یعنی دین اسلام کو ظاہر کرتا ہے
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ جاننے والا غیبوں کا ہے کہ کوئی چیز اس پر پوشیدہ نہیں ہے قُلْ کہہ تو اے محمد کہ جَآءَ الْحَقُّ آیا ہے حق یعنی قرآن یا اسلام
یا نبوت پیغمبر آخر الزمان کی وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ اور نہیں پیدا کرتا ہے باطل یعنی ابلیس یا بت وَمَا یُعِیْدُ اور نہ اعادہ کرتا ہے کہ دوبارہ
پیدا کرے اور یا یہ کہ نہ پیدا ہوتا ہے باطل اور نہ دعوی کرتا ہے بلکہ نیست و نابود ہوتا ہے کہ وہ کفر ہے جس وقت کہ آیا حق کہ وہ دین اسلام ہے اور امام
رضا علیہ السلام اپنے آبا طاہرین سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم مکہ میں داخل ہوا اور گرد کعبہ کے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے وہ حضرت لکڑی
انکو مارتے تھے اور فرماتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ یعنی آیا حق اور گیا باطل تحقیق باطل ہے
جانے والا اور نہیں پیدا ہوتا ہے باطل اور نہ عود کرتا ہے اور یہ معنی ابن مسعود سے منقول ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد حق
تلوار ہے واسطے جہاد کے کفار سے اور مراد باطل سے ہر معبود سوا خدا کے ہے جسکی پرستش کریں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اِنْ ضَلَلْتُ اگر
گمراہ ہوں میں حق سے کہ گمان تمہارا ہے فَاِنَّمَآ اَضِلُّ پس سوا اسکے نہیں کہ گمراہ ہوتا ہوں میں عَلٰی نَفْسِیْ اوپر نفس اپنے کے یعنی
وبال گمراہی کا میرے نفس پر ہے نہ کسی غیر پر وَاِنِ اهْتَدَیْتُ اور اگر ہدایت پائی میں نے فَبِمَا یُوْحِیْٓ پس بسبب اسکے ہے کہ وحی بھیجتا ہے
اِلَیَّ رَبِّیْ طرف میرے پروردگار میرا اس واسطے کہ توفیق اور ہدایت اسکی عنایت سے ہے اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدا ہے سَمِیْعٌ سننے والا ہر ایک کی
بات کا قَرِیْبٌ نزدیک ہے سب کے حال سے یعنی وہ جانتا ہے ہدایت والا اور گمراہ اور ہدایت پانے والے کے قول اور فعل کو اور اس پر پوشیدہ نہیں اور
اخفا کرنا کسی کا اسکو فائدہ نہیں دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَوْ تَرٰٓی اور اگر دیکھے تو اے محمد صلعم کافروں کو اِذْ فَزِعُوْا جس وقت گھبرا گئے خوف سے نزدیک
مرنے کے یا وقت اٹھنے کے قبروں سے یا روز جنگ بدر تو البتہ دیکھے تو جس وقت امر ہول اور عجیب ہے اور اگر دیکھے تو امر ہولناک [illegible]
فَلَا فَوْتَ پس نہیں ہوگا کوئی فوت ہونا کہ وہ بھاگ کر کسی قلعہ میں چھپ جائیں اور عذاب سے فوت کر دیویں اپنے اور [illegible]
وَاُخِذُوْا اور پکڑے جاینگے وہ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ مکان نزدیک سے قبروں سے یا مرنے کے وقت یا جس جگہ کہ وہ ہوویں کہ خدا
قریب ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گویا میں دیکھتا ہوں طرف قائم علیہ السلام کے اور تحقیق کہ وہ [illegible]
اور آخر حدیث میں فرمایا ہے کہ پس جس وقت آئیگا وہ صحرا میں تو خروج کریگا طرف اسکی لشکر سفیان کا پس حکم کریگا خدا زمین کو کہ وہ انکو فرو لے [illegible]
اور یہی مراد ہے قول حق تعالی سے وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا اور حذیفہ بن الیمان نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فتنہ کا ذکر کیا کہ درمیان اہل مشرق
اور مغرب کے واقع ہوگا اور وہ اسی حال پر ہونگے کہ ناگاہ لشکر سفیانی خروج کریگا وادی یابس سے یہاں تک کہ جس وقت سفیان پہنچے دمشق میں
دو لشکر روانہ کریگا ایک مشرق کی طرف اور دوسرا لشکر مدینہ کی طرف یہاں تک کہ پہنچیں وہ بابل میں شہر ملعون بغداد اور تین ہزار سے زیادہ آدمیوں کو
قتل کریں اور ایک سو سے زیادہ عورتوں کو فضیحت کریں اور تین سو [illegible] بنی عباس [illegible] ویران کریں پھر متوجہ ہوں طرف
شام کی اور [illegible] لشکر کو قتل کریں کہ کوئی خبر دینے والا انمیں سے باقی نہ رہے اور [illegible] اور دوسرا لشکر
مدینہ میں آوے اور تین دن اسکو لوٹیں اور تاراج کریں پھر وہ طرف مکہ کے متوجہ ہوں یہاں تک کہ جس وقت وہ جنگل میں پہنچیں تو خدا بھیجے جبرئیل کو حکم کرے کہ جا اے جبرئیل اور
انکو ہلاک کر جبرئیل اپنا پاؤں زمین پر ماریگا کہ وہ سب آدمی زمین میں دھنس جائینگے اور کوئی انمیں سے باقی نہ رہیگا مگر دو مرد کہ ایک [illegible] خبر دیوے اور دوسرا [illegible]
[illegible] مکان قریب [illegible] امام مہدی علیہ السلام خروج کرینگے اور
اس آیت کو ثعلبی نے [illegible] وَقَالُوْٓا اور کہیں [illegible] لشکر سفیانی [illegible] وقت [illegible] کہ اٰمَنَّا بِهٖ ایمان
لائے ہم ساتھ اسکے [illegible]

وہ اُس وقت اقرار کرینگے اُس کی وحدانیت کا اور اُسپر ایمان لائیں وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ اور کہاں ہے واسطے اُنکے لینا ایمان کا مِنْ مَّكَانٍ
بَعِيْدٍ مکان دور سے کہ وہ آخرت ہے یعنی آخرت میں ایمان کیونکر لے سکتے ہیں ایمان کو دنیا سے لینا چاہیے کہ مقام ایمان کے اختیار کرنیکا دنیا میں ہے
اور عذاب کے دیکھنے کے وقت جو ایمان لاتے ہیں یہ ایمان فائدہ نہیں بخشتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مکان بعید سے مراد بہت دور اور بلند ہے جیسے کہ کوئی چیز کو بہت اونچا
سے ہاتھ اونچا کر کے نہیں لے سکتا ہے کہ محال ہے ایسی ہی عذاب کو دیکھکر ایمان لانا ہے کہ وہ قبول نہیں ہو سکتا ہے اور وہ ایمان فائدہ ہے اور مراد
دور ہونے مکان سے دور ہونا فائدہ کا ہے کہ اب ایمان میں فائدہ نہیں اور جس وقت فائدہ ہوا تو ایمان لانا اور نہ لانا دونو برابر ہیں اور بعد دیکھنے
عذاب کے انکا ایمان لانا کیونکر مقبول ہوگا وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ اور حال یہ ہے کہ تحقیق کفر کیا ہے انہوں نے ساتھ اس کے یعنی خدا کے یا محمد کے یا روز
قیامت کے مِنْ قَبْلُ پہلی اس سے ایمان لانیکے زمانہ میں وَيَقْذِفُوْنَ اور پھینکتے تھے وہ بِالْغَيْبِ ساتھ غیب کے مِنْ مَّكَانٍ
بَعِيْدٍ مکان دور سے یعنی غیب کی باتوں کو مکان دور سے پھینکتے تھے یعنی گمان کرتے تھے کہ ہرگز اُنکی خبر نہیں پاتے تھے کہ اس سے بہت دور تھے اور اسلام اُنکا
اُنکو تھا محمد صلعم کو مجنون اور جادوگر اور شاعر کہتے تھے اور قرآن پر طعن کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے نہ قیامت ہے اور
جیسے کہ گمان کرتے تھے کہ یہاں آسودگی ہے اگر قیامت ہے تو وہاں بھی ہمکو آسودگی ہوگی اور عذاب ہرگز نہ ہوگا یہ سب باتیں وہ کہتے تھے
جنکی کچھ خبر نہیں وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ اور جدائی ڈالی گئی ہوگی درمیان اُنکے وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ اور درمیان اُس چیز کے کہ خواہش
کرینگے اُس جہان میں ایمان ہمارا قبول ہو یا وقت مرنے کے یعنی اسکا ایمان کا قبول کرنا اُنسے جدا کیا گیا ہوگا اور وہ یہی آرزو کریں گے كَمَا فُعِلَ
بِاَشْيَاعِهِمْ جیسا کہ کیا گیا ہے ساتھ گروہوں اُنکی کے قوم کفار سے مِّنْ قَبْلُ پہلے اس سے کہ وہ بھی عذاب دیکھکر ایمان لائے تو انکا
قبول نہ کیا گیا اور عذاب سے اُنکو نجات نہ ملی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُنکی اصحاب فیل ہیں کہ کعبہ کو ڈھانے آئے تھے اِنَّهُمْ تحقیق وہ كَانُوْا
فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ تھے بیچ شک کے ڈالنے والے اضطراب میں اور ڈالے والے یعنی محمد صلعم کے دین کا یا آخرت میں یا عذاب کے ہونے میں
شک کرتے تھے سُوْرَةُ الْفَاطِرِ یہ سورہ مکی ہے مگر دو آیتیں کہتے ہیں کہ مکی نہیں ہیں ایک آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ آخر تک اور دوسری
ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ آخر تک اور کل آیتیں اسکی چھیالیس ہیں اور ثواب اسکا سورہ سبا میں گزر گیا ہے اور اس سورہ کو سورہ ملائکہ بھی کہتے ہیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفیں واسطے خدا کے ہیں کہ وہی سزاوار تعریف کا ہے فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ کرنیوالا فرشتوں کا رُسُلًا پیغام لیجانیوالے نبیوں کے پاس
اور یہ الہام اولیا کے پاس اور سچے خواب مومنین کے پاس اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ کہ صاحبان پروں اور بازوؤں کے ہیں وہ فرشتے کہ وہ بازو مَّثْنٰى
دو دو ہیں وَثُلٰثَ اور تین تین ہیں وَرُبٰعَ اور چار چار ہیں اور آدمی ایک صفت سے سلامتی ہے اور مثنٰی اور ثلاث اور رباع صفت
اجنحہ کی ہے اور فرق بازوؤں میں فرشتوں کے کسیکے کم ہیں اور کسیکے زیادہ ہیں یہ باعتبار مرتبوں اُنکے کے ہے اور ان پروں اور بازوؤں سے اُڑتے
ہیں اور چڑھتے ہیں اور بہشت سے آتے ہیں اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بعضے فرشتے چھ بازو رکھتے ہیں کہ دو بازو کو تو بدن پر لپیٹتے ہیں
اور دو سے اُڑتے ہیں اور دو منہ پر رکھتے ہیں حیا اور خوف خدا سے اور آیت سے معلوم ہوا کہ مراد حق تعالیٰ کی خصوصیت عدد سے نہیں ہے کہ چار سے زیادہ
نہیں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ زیادہ کرتا ہے بیچ پیدائش کے جو چاہتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلعم نے شب معراج جبرئیل کو دیکھا کہ اُنکے چھ سو بازو تھے اور ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں نے جبرئیل سے کہا کہ
میں چاہتا ہوں کہ تمکو اُس صورت پر دیکھوں جس صورت پر تمکو خدا نے پیدا کیا ہے جبرئیل نے چاندنی رات میں کہ آسمان اور زمین کو گھیر لیا
میں نے دیکھا پس بیہوش ہو گیا جس وقت ہوش میں آیا اُنکی اس قدر بڑی صورت دیکھی تھی جبرئیل نے کہا یا رسول خدا میری یہ حالت ہے آپ تعجب کرتے ہیں اور اگر
اسرافیل کی خلقت کو دیکھو تو کیا حال ہو وہ بارہ بازو رکھتا ہے کہ ایک بازو اسکا مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں اور عرش اسکی کاندھے پر ہے

اور پاؤں انکے ساتویں زمین پر ہیں اور سر انکا عرش سے گذر گیا ہے اور باوجود اسکے کبھی خوف خدا سے مانند چڑیا کے ہوجاتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ
فرمایا حضرت نے کہ خدا کا پیدا کیا ہوا ایک فرشتہ ہے کہ جسکو دردائیل کہتے ہیں اسکے سولہ ہزار بازو ہیں اور ہر بازو کے درمیان ہوا ہے اور وہ ہوا اسقدر
ہے کہ جیسے زمین سے آسمان ہے اور بعضی روایتوں میں ہے کہ بعضے فرشتے اسقدر بڑے ہیں کہ انکی آنکھوں سے انکے قطرہ میں کشتی کئی سو برس تک چلی جائے
اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جس وقت خدا تعالیٰ کسیکا نیں کو حکم کرتا ہے دنیا میں کہ یہ تسبیح ہو تا پاؤں اسکا دنیا تھا ساتویں پر اور دوسرا
پاؤں میں ساتویں اور کچھ خدا تعالیٰ کے فرشتے ہیں کہ آدھا اوپر حصہ تنی ہیں برف کا اور آدھے آگ سے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے جمع کرنیوالا برف اور آگ کے ثابت
رکھنے والا ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے ہیں کہ انکے کان سے آنکھ تک فرق پانسو برس کی راہ کا ہے اور فرشتے دیکھا
ہیں کہ زمین پہنچی ہیں اور ... عرش کی ہوا کو ... اور بعضے فرشتے ایسے ہیں کہ قیامت تک رکوع میں ہیں اور بعضے قیامت
تک سجدہ میں ہیں اور فرشتوں سے زیادہ کوئی خلقت خدا کی نہیں ہے اور ہر دن کیا ہر رات کو ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف
کرتے ہیں پھر رسول خدا صلعم کے پاس جاتے ہیں اور پھر امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس پس سلام کرتے ہیں اور پھر حسین علیہ السلام کے پاس آتے ہیں پس
قیام کرتے ہیں انکے پاس اور بوقت سحر انکے واسطے زینہ رکھا جاتا ہے اور پھر وہ کبھی نہیں لوٹتے ہیں اور پھر امیرالمومنین علیہ السلام سے کسی نے خدا تعالیٰ کی قدرت
سے سوال کیا تھا حضرت نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور خدا تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں کہ اگر ایک فرشتہ ان فرشتوں میں سے
زمین پر اترے تو زمین اسکی گنجائش نہ رکھے کہ نہایت بڑا ہے وہ اور ایسا ہی ہے کہ اسکے پر اور بازو بہت بڑے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ اگر جن اور انسان
کو تکلیف دیجائے کہ انکا وصف بیان کرو تو نہ بیان کر سکیں انکے بدنوں کے جوڑ کے نہایت دور ہونے سبب اور صورتوں کے حسن کے سبب کی
جہت سے اور کیونکر وصف بیان کرے کوئی ان فرشتوں کا کہ جنکے دونو شانوں کے درمیان سات سو برس کے راہ کا فاصلہ ہے اور بعضے
انمیں سے ایسا ہے کہ اسنے ایک بازو سے تمام دنیا کو گھیر لیا ہے اور اسکے بدن کا ذکر کیا کرے اور بعضے انمیں سے ایسے ہیں کہ آسمان انکے پیٹ کی جگہ تک
ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ قدم انکے نیچے کے ہوا پر ہیں کہ انکو قرار نہیں ہے اور ساتوں زمینیں انکے گھٹنوں تک ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ اگر
تمام پانی انکے انگوٹھے کے گڑھے میں ڈال دیجائیں تو انمیں سما جائیں اور بعضے ایسے ہیں کہ اگر کشتی انکے آنسو میں ڈالی جائے تو ہمیشہ جاری
رہے اور برکت والا ہے خدا بہت نیک پیدا کرنیوالا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد زیادہ کرنے خلقت سے عام ہے خواہ ملائکہ ہوں خواہ جن اور
انسان اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قضا اور قدر مخلوق خدا کی ہیں اور خدا زیادہ کرتا ہے پیدائش میں جو چاہتا ہے اِنَّ
اللّٰہَ تحقیق خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ہر چیز کے قادر ہے پیدائش کے زیادہ کرنے پر اور ملائکہ کے بھیجنے پر مَا یَفْتَحِ
اللّٰہُ جس چیز کو کھولتا ہے اور کشادہ کرتا ہے خدا لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے یعنی اتارتا اور بھیجتا ہے خدا مِنْ رَّحْمَۃٍ رحمت اور بخشش
اپنی میں سے جیسے نعمت اور عافیت اور صحت اور علم اور حکمت تو فَلَا مُمْسِکَ لَهَا پس نہیں کوئی بند کرنیوالا واسطے اسکے اور رحمت سے مراد بعض
تفسیر کا ہے اور ایسے ہی بارش کا حال ہے وَمَا یُمْسِکْ اور جس چیز کو روکتا ہے خدا اپنی بخشش اور رحمت میں سے واسطے مصلحت کے تو
فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ پس نہیں ہے کوئی بھیجنے والا واسطے اسکے مِنْۢ بَعْدِهٖ پیچھے اسکے کہ خدا اسکو روک رکھے وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ
خدا غالب ہے ہر چیز میں جو چاہے کشادہ کرے جو چاہے روک رکھے کوئی اسکے نزاع کرنیوالا نہیں ہے الْحَکِیْمُ صاحب حکمت والا ہے کہ کشادہ کرنا اور بند کرنا اسکا
موافق حکمت کے ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنی نعمتوں کو ذکر اور شکر کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے آدمیو اذْکُرُوْا ذکر کرو
اور یاد کرو تم زبان اور دل سے نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمت خدا کو کہ تمام کی ہے عَلَیْکُمْ اوپر تمہارے پس چاہئے کہ اقرار کرو تم اسکا اور انکے عطا کرنیوالے کی
طاعت میں مشغول ہو اور بعد اسکے اس امر کا ذکر کرتا ہے کہ جسکے سبب مستحق عبادت کا وہی ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ هَلْ مِنْ خَالِقٍ کیا ہے
کوئی پیدا کرنیوالا یعنی نہیں ہے غَیْرُ اللّٰهِ سوا خدا کے یَرْزُقُکُمْ روزی دیتا ہے تمکو مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے باران رحمت نازل کرکے

والارض اور زمین سے روزی دیگا لا الٰہ الا ھو کوئی معبود قابل پرستش کے نہیں ہے مگر وہ خدا پاک فانی تؤفکون
پس کہاں پھرے جاتے ہو تم توحید سے اور طریق حق سے طرف شرک و گمراہی کے اور کس وجہ سے تم خدا کا شریک مقرر کرتے ہو اور ابن عباس سے
منقول ہے کہ مراد اس سے اہل مکہ ہیں خدا تعالیٰ نے انکو نعمت امن کی دی ہے کہ وہ حرم محترم میں ہیں اور قتل و قید اور غارت ہونے سے
انکو محفوظ رکھا بخلاف اور عربوں کے جو کہ انکو ڈر رہتے ہیں دشمن اوپر ظلم کرنے کے پس خدا نے اس نعمت کو یاد دلایا ہے تاکہ شکر گزاری میں اسکے
مشغول ہوں اور مراد اس سے نعمت عافیت کی ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کی تسلی کرتا ہے کہ وان یکذبوک اور اگر جھٹلاتے
ہیں وہ مکہ والے تجھکو اے محمد صلعم کہ تیری نبوت کو حق نہیں کہتے ہیں فقد کذبت پس تحقیق جھٹلائے گئے ہیں رسل من قبلک
پیغمبر پہلے تجھ سے اور انہوں نے صبر کیا ہے تاکہ ثواب کمال کو پہنچیں پس تو بھی انکی پیروی کر صبر کر والی اللہ ترجع الامور اور طرف
خدا کے پھیرے جاتے ہیں سب کام اور تجھکو صبر کرنے میں اور انکو جھٹلانے پر جزا دیگا اور بعد اسکے خدا تعالیٰ لوگوں کو ڈراتا ہے دنیا پر غرور کرنے سے
یایھا الناس اے آدمیو ان وعد اللہ حق تحقیق وعدہ خدا کا قیامت میں حشر اور جزا کا حق
حق ہے اور ہرگز اسمیں خلاف نہیں ہے فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا پس چاہیے کہ نہ فریب دیوے تمکو زندگانی دنیا کی اور مغرور نہ ہو جاؤ
کہ اسکے فائدوں نے تمکو غافل کر دیں آخرت کے طلب کرنے سے اور انکو واسطے کوشش نہیں ہے ولا یغرنکم اور چاہیے کہ نہ فریب دیوے تمکو
باللہ ساتھ کرم اور بخشش اور رحم خدا کے الغرور شیطان فریب دینے والا اس طرح کہ خدا کی بخشش پر تکیہ کرکے تم گناہ کرنے لگو اور
خدا کے کرم پر بھروسہ رکھ کر حرام کے کرنے میں مشغول ہو اور اپنے دل میں ٹھہراؤ کہ خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے بخشدیگا اس گناہ کو کرو یہ وسوسہ شیطان
کا ہے کہ جو تمہارے دل میں ڈالتا ہے اور چاہیے کہ شیطان کا تو یہ کرتے ہوئے فریب نہ دیوے کہ اس طرح سے کہ تمہارے دل میں یہ وسوسہ ڈالے اور تم اپنے
دل میں کہنے لگو کہ ابھی تو جوان ہیں آئندہ کو توبہ کر لینگے اور اس خیال سے تم توبہ نہ کرو اور گناہ ہمیشہ کرتے رہو اور امید میں آئندہ کو توبہ کر لیوینگے
لیکن موت کا کیا حال معلوم ہے اگر ایکبارگی آگئی اور توبہ نصیب نہ ہوئی تو پھر گناہوں کے سبب سے گرفتار عذاب کے رہا ہو جاؤ گے پھر فرماتا ہے شیطان کا
ہی کہ عداوت اور دشمنی کی جہت سے یہ وسوسہ تمہارے دل میں ڈالتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ان الشیطان لکم عدو تحقیق
شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے قدیم سے فاتخذوہ عدوا پس پکڑو اسکو دشمن یعنی اختیار کرو تم بھی اسکو دشمن اور اس سے ڈرتے رہو ہر حال میں اور انکو
تم فریب کر ہمیشہ کو عذاب میں مبتلا کروانی چاہتے ہیں کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ شیطان سے کیونکر دشمنی کریں کہا اپنے نفس کی خواہش کی پیروی
مت کرو جو کہ مخالف شرع کے ہو اور اپنی آرزو کے مطابق مت کرو اگر شرع سے اسمیں اجازت نہ ہو اور جو کچھ کہ موافق شرع کے ہو اسکو اتباع کیجئو
کرو انما یدعوا سوائے اسکے نہیں کہ بلاتا ہے شیطان مخالف شرع کے دنیا کی طرف رغبت دلا کر حزبہ گروہ اپنے کو جو اسکی پیروی اور فرمانبرداری
اختیار کرتے ہیں لیکونوا من اصحاب السعیر تاکہ ہوویں وہ یاران دوزخ سے یعنی اہل جہنم سے پس حال ان لوگوں کا بیان کرتا ہے جنہوں نے
شیطان کی بات کو قبول کیا ہے اور فرماتا ہے کہ الذین کفروا جو لوگ کہ کافر ہوئے ہیں اور شیطان کے کہنے کو قبول کیا ہے لھم عذاب
شدید واسطے انکے عذاب ہے سخت آخرت میں والذین امنوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور شیطان کی انہوں نے مخالفت کی ہے
ع ۵ ۱۳ وعملوا الصالحات اور عمل کیے ہیں نیک انہوں نے لھم مغفرۃ واسطے انکے بخشش ہے پروردگار کی طرف سے واجر کبیر اور اجر بڑا
کہ ہمیشہ بہشت میں رہنا ہوگا اور فرماتا ہے خدا کہ افمن زین لہ کیا پس شخص کہ آراستہ کی گئی ہے واسطے اسکے سوء عملہ برائی عمل اسکی
فراٰہ حسنا پس دیکھتا ہے انکو نیک پس وہ مانند اس شخص کے ہے کہ برے عمل کو نیک نہیں دیکھتا ہے بلکہ نیک اور بدمیں فرق کرتا ہے جواب افمن زین
کا کہ محذوف ہے اور وہ لفظ یہ ہے کمن ہدی یعنی وہ شخص کہ آراستہ ہوا ہے واسطے اسکے عمل بد پس وہ اچھے عمل بد کو اچھا جانتا ہے اور باطل کو حق جانتا ہے وہ
برابر اس شخص کے نہیں ہے کہ برے عمل کو برا جانتا ہے اور اچھے کو اچھا اور یہی عقل ہے اور وہ لوگ اچھے اور برے میں فرق کرتا ہے اور بعضے لوگ ہیں جو کہ

بُری عمل کو اچھا دیکھتا تھا وہ ابوجہل تھا کہ شرک کو اور پیغمبر کی تکذیب کو اچھا جانتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہود اور نصاریٰ ہیں کہ عناد
رسول خدا کو اچھا جانتے تھے اور یا خوارج ہیں اور سوء عمل انکا تاویلیں باطل ہیں فَاِنَّ اللّٰہَ پس تحقیق خدا یُضِلُّ چھوڑ دیتا ہے گمراہی میں
پڑا ہوا مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے اور وہ شخص وہ ہے کہ بسبب بدی عناد اور انکار کے لطف الٰہی اسکی تائید نہیں کرتا ہے اور حسب خدا
اسکے حال پر چھوڑ رکھتا ہے اور اسی سبب سے وہ بُری کو اچھا اور اچھے کو برا دیکھتے ہیں وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور رہنمائی کرتا ہے
جس شخص کو چاہتا ہے اور وہ ہر شخص ہے کہ طالب حق کا ہو اور اسکی تلاش کرتا ہو اور نیک کو نیک اور بد کو بد جانتا ہے خدا تعالیٰ اسکو توفیق اور
لطف عطا کرتا ہے کہ وہ بدی کو ترک کرتا ہے اور نیک پر عمل کرتا ہے فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ پس نہ جاوے جان تیری یعنی ہلاک ہو عَلَيْهِمْ اوپر
انکے یعنی انکی گمراہی پر اور جبکہ وہ نفس بالامر کر حَسَرٰتٍ واسطے حسرتوں کے اور افسوس کے کہ انکا ایمان نہ لانے پر تو رکھتا ہے مفعول لہ
واقع ہوا ہے اور یا معنے فعل محذوف کا یعنی حسرت کرتا ہے تو بہت ہی حسرتیں کرنا طرح طرح کے بُرے فعلوں پر کہ ہر فعل انکا تقاضا افسوس
کرنیکا ہے یعنی انکے افعال پر حسرت کر اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ خدا عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ اسچیز کے کہ
کرتے ہیں وہ اور انکی ان فعلوں پر خدا انکو سزا دیگا اور اپنی توحید کی دلیل بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ الَّذِیْٓ اور خدا
وہ شخص ہے کہ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بھیجی ہوائیں فَتُثِیْرُ پس اٹھاتی ہیں وہ ہوائیں سَحَابًا بادل کو فَسُقْنٰهُ پس چلاتے ہیں ہم
اس بادل کو اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ طرف شہر مردہ کے یعنی طرف زمین خشک کے فَاَحْيَيْنَا بِهِ پس زندہ کیا ہم نے ساتھ اس پانی کے جو اس بادل سے
نازل ہوا الْاَرْضَ زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا بعد مرنے اسکے کے یعنی زمین کو بعد خشک ہوگئے کے ہم نے اس پانی سے تر و تازہ اور ہرا اور سبز کیا ہم
كَذٰلِكَ اسی طرح یعنی مثل زندہ ہونے زمین کے بعد مرنے کے النُّشُوْرُ اٹھنا ہے قبروں سے زندہ ہو کر آدمیوں کا بعد مرنیکے کہ یہ دونوں خدا کی قدرت کے
نزدیک برابر ہیں اور دونوں یکساں ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ تم مردہ زمین کے زندہ ہونیکا تو اقرار کرتے ہو اور آدمیوں کا بعد مرنے کے اقرار نہیں کرتے ہو
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ جو کوئی ہو وہ کہ ارادہ کرے اور چاہے الْعِزَّةَ عزت اور بزرگی کو تو خدا سے عزت طلب کرے فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا پس واسطے
خدا کے ہے عزت ساری اور جمیعا حال واقع ہوا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی عزت ذاتی ہے عزت حاصل ہوتی ہے اور پیغمبر اور مومنین انکی عزت سے عزت والے ہیں
سو واقعی کہ عزت انکی فرمانبرداری ہے اور ذلت انکی مخالفت ہیں اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ پروردگار عالم ہر روز کہتا ہے کہ میں ہوں
عزت والا پس جو کوئی ارادہ دنیا کی اور آخرت کی عزت کا کرے تو پس چاہیے کہ وہ عزت والے کی فرمانبرداری کرے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا
ہے کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ میں نے پانچ چیزیں پانچ چیزوں میں رکھی ہیں اور آدمی تلاش کرتے ہیں انکو دوسرے پانچ میں پس کب پاوینگے وہ یعنی
نہ پاوینگے میں نے رکھا ہے عزت کو اپنی فرمانبرداری میں اور آدمی تلاش کرتے ہیں اسکو بادشاہوں کے دروازوں میں پس کب پاوینگے وہ اور میں نے رکھا
ہے علم اور حکمت کو بھوک میں اور آدمی طلب کرتے ہیں انکو سیری میں پس کب پاوینگے وہ اور میں نے رکھا ہے راحت اور آرام کو بہشت میں اور آدمی
تلاش کرتے ہیں اسکو دنیا میں پس کب پاوینگے وہ اسکو اور میں نے رکھا ہے تونگری کو قناعت میں اور آدمی طلب کرنا چاہتے ہیں کثرت مال میں پس
کب پاوینگے وہ اسکو اور میں نے رکھی ہے رضامندی اپنی مخالفت میں خواہش نفس کی اور آدمی تلاش کرتے ہیں اسکو خواہش طبیعت میں پس کب
پاوینگے وہ اسکو اور فرمایا حضرت نے کہ خداوندا جو کوئی کہ دوست رکھے مجھکو پس روزی دے تو اسکو موافق گزارہ اور حاجت کے اور جو کوئی دشمن رکھے مجھکو پس
کثرت سے دے تو اسکو مال اور اولاد غرض حضرت کی یہ ہے کہ کثرت مال اور اولاد میں وہ خدا کو بھول جاویگا اور اس سے غافل ہو جاویگا اور ہمیشہ اپنے مال اور
اولاد کے انتظام میں رہیگا اور اس سبب سے جہنم میں داخل ہوگا اور بعد اسکے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس سے عزت حاصل ہو وہ ایمان اور نیک عمل ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ طرف اس خدا کے چڑھتا ہے کلمہ پاک یعنی قبول ہوتا ہے اسکی درگاہ میں اور کہتے ہیں کہ لفظ کلم جنس
ہے اور اسی واسطے اسکی صفت طیب آیا ہے کہ وہ مذکر ہے اور اگر وہ جمع ہوتا تو صفت اسکی طیبۃ آتی نہ طیب اور کہتے ہیں کہ لفظ الکلم جمع ہے کلمہ کی اور جو

ایسا ہو کہ آیتوں اور اسکی واحد میں فقط تا کا فرق ہو تو وہ لفظ مذکر اور مونث کے دونوں کے لئے آتا ہے سو اوّلی اسکی صفت طیب واقع ہوا کہ لفظاً مذکر ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکی تقدیر یصعد الکلم الطیب ہے اس صورت میں طیب صفت بعض کی ہوگا نہ کلم کی اور معنی یہ ہوں گے کہ یہاں قبول کرنیکے ہیں اس عمل کا اور اسکو صاحب
اور جسوقت خدا تعالی طاعت قبول کرتا ہے تو اسکو چڑھنے اور بلند ہونے سے صفت کرتے ہیں اور ہو کہ ملائکہ بنی آدم کے اعمال کو لکھتے ہیں اور جس جگہ حکم خدا کا جاتا ہے
بلند کرتے ہیں **والعمل الصالح یرفعہ** اور عمل نیک بلند کرتا ہے اس کلمہ پاک کو اور محل قبولیت کو پہنچاتا ہے اور کلمہ طیب کو کہتے ہیں کہ جمیع
ذکروں کو شامل ہے تکبیر اور تسبیح اور دعا اور قرآن کے پڑھنے کو سب کو اور رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ تسبیح اربع ہے یعنی سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر جسوقت بندہ اسکو کہتا ہے تو ملائکہ اسکو آسمان پر بلند کرتے ہیں پھر اگر وہ عمل نیک سے خالی ہو تو قبول نہیں ہوتا ہے اور
حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالی قبول نہیں کرتا ہے کسی قول کو مگر ساتھ عمل صالح کے اور عمل صالح وہ ہے کہ بہ نیت خالص ہو اور موافق حکم خدا کے ہو اور قمی نے اس آیت
میں لکھا ہے کہ مراد اس سے یہی ہے کہ کلمہ اخلاص اور اقرار کرنا ان چیزوں کا جو رسول خدا کی سرکار سے لائے ہیں فرائض ہیں اور روایت جناب امیر سے بلند کرتے ہیں
عمل صالح کو طرف خدا کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کلمہ طیب مومن کا زبان سے کہنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خلیفہ رسول اللہ
ہے اور عمل صالح دل سے اعتقاد کرنا اسکا ہے کہ یہ حق ہے خدا کی طرف سے نہیں ہے اسمیں شک اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ
واسطے ہر قول کے عمل ہے جیسے ایک شی حاصل ہوتی ہے کہ سچا کرتی ہو اسکو یا جھٹلاتی ہو پس جسوقت ابن آدم زبان سے کہے اور سچا کرے عمل اسکا
قول اسکو تو بلند کیا جاتا ہے قول اسکا بسبب عمل کے طرف خدا کے اور جسوقت بندہ کہے زبان سے اور عمل اسکا مخالف ہو اسکے کہنے کے تو رد کیا جاتا
ہے قول اسکا عمل ناپاک کیطرف اور پھینکا جاتا ہے اسکو دوزخ میں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ دوستی اہل بیت کی ہے اور اشارہ کیا ہے
اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ کیطرف اور فرمایا کہ پس جو کوئی نہ دوست رکھے ہمکو تو نہ بلند کریگا خدا اسکے عمل کو اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب
کوئی بہ نیت خالص کہے لا الہ الا اللہ تو سست ہو جاتے ہیں گناہ اسکے جیسے کہ مٹ جاتا ہے حرف پوست سے پس جسوقت دوسری مرتبہ کہے بہ نیت خالص
لا الہ الا اللہ تو پھٹ جاتے ہیں اور کھل جاتے ہیں دروازے آسمان کے اور صفیں ملائکہ کی یہانتک کہ بعضے فرشتے بعضے سے کہتا ہے کہ خشوع اور خضوع کرو تم
واسطے بزرگی حکم خدا کے پس جسوقت تیسری مرتبہ کہتا ہے بہ نیت خالص لا الہ الا اللہ تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ البتہ تیرے
کہنے والے کو میں بخشونگا جو گناہ کہ اسکا ہووے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ یعنی جسوقت کہ عمل اسکا خالص
ہووے تو بلند ہوگا قول اسکا اور کلام اسکا **والذین یمکرون السیات** اور جو لوگ کہ مکر کرتے ہیں برائیوں کا یہ مکر قریش کا ہے
نسبت رسول خدا صلعم پوشیدہ تاکہ ضرر اور سختی حضرت کو پہنچائیں اور جبکہ کفار آئے دارالندوہ میں جمع ہوکر مشورہ کیا کہ یا تو حضرت کو قید کرو اور یا
قتل کرو اور یا نکالدو شہر سے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے شرک ہے یعنی اور وہ لوگ کہ شرک کرتے ہیں ساتھ خدا کے **لہم عذاب شدید**
واسطے انکے ہے عذاب سخت آخرت میں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد اس سے ریاکار آدمی ہیں جو عذاب الیم میں گرفتار ہونگے **ومکر اولئک**
ہو یبور لفظ ہو کا اسمیں فصل کا ہے درمیان مبتدا اور خبر کے یعنی اور مکر ان لوگوں کا فاسد اور ہلاک ہوگا بخلاف جزائی مکر کے کہ خدا انکو دیگا
وہ وقوع میں آئی اور وہ قتل ہوئے اور انکا اخراج ہوا مکہ سے اور یہ کہ مکر انکا کچھ فائدہ نہ بخشے اور فاسد اور باطل ہو جائے اور اب خدا تعالی توحید کی دلیلیں
بیان کرتا ہے کہ **واللہ خلقکم** اور خدا نے پیدا کیا ہے تمکو یعنی باپ تمہارا آدم کو **من تراب** مٹی سے پس اصل تمہاری مٹی ہے کہ پہلے تمکو
مٹی سے پیدا کیا اور وہ پیدائش تمہارے باپ کی ہے **ثم من نطفۃ** پھر پیدا کیا تمکو نطفہ سے کہ وہ پیدائش آدم کے فرزندوں کی شروع ہوئی
ثم جعلکم پھر کر دیا تمکو **ازواجا** جوڑے مرد اور عورت کو باہم کرکے کہ باعث پیدا ہونے اولاد کا ہے **وما تحمل من انثی** اور
نہیں حاملہ ہوتی ہے کوئی عورت **ولا تضع** اور نہ جنے **الا بعلمہ** مگر ساتھ علم اسکے کہ وہ حمل کو اور جننے کو اور وقت اس کا اسکی خبر کی
ہوئی ہے اور جو بچہ شکم میں نر یا مادہ سب جانتا ہے **وما یعمر** اور نہیں عمر دیا جاتا ہے **من معمر** کسی عمر دیا گیا **ولا ینقص** اور نہیں

کم کیا جاتا ہے **من عمرہ** عمر اسکے سے کہ وہ عمر دیا گیا ہے غرض یہ ہے کہ عمر کا بڑھا دینا اور گھٹا دینا نہیں ہے **الا فی کتاب** مگر یہ کہ کتاب ہے
کہ وہ لوح محفوظ ہے اور اس میں سب لکھا گیا ہے اور اس سے باہر کوئی امر نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں زیادہ ہوتی ہے عمر اور نہ کم ہوتی ہے مگر وہ
لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہ اگر فرمانبرداری کریگا خدا کی فلانا فلانا وقت تک باقی رہیگا اور اگر نافرمانی کریگا تو کم کیا جائیگا اسکی عمر میں سے جو کہ مقرر ہوئی
ہے اور طرف اسیکے اشارہ کیا ہے رسول خدا صلعم نے کہ فرمایا ہے کہ صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا آباد کرتا ہے گھروں کو اور زیادہ کرتا ہے عمروں کو اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں جانتا ہوں کسی شی کو جو زیادہ کرے عمر میں مگر صلہ رحم کو یہانتک کہ ایک آدمی کی عمر مثلاً تین سال
کی ہو اور وہ صلہ رحمی کرے تو خدا تعالی تیس برس اسکی عمر میں بڑھا دے پس عمر اسکی تینتیس سال کی ہو جاوے اور بعد اسکے اسکو موت آوے اور اگر عمر
ایک آدمی کی تینتیس سال کی ہو اور وہ اپنی قرابت سے قطع کرے پس خدا تعالی تیس سال اسکی عمر سے گھٹا دے اور عمر اسکی تین برس کی رہ جاوے **ان**
ذلک تحقیق کہ وہ زیادہ اور کم کرنا عمر کا **علی اللہ یسیر** اوپر خدا کے آسان ہے چاہے زیادہ کرے عمر کو چاہے کم کرے اسکو سب قدرت ہے اور
اب اپنی قدرت کاملہ کا ذکر کرتا ہے کہ **وما یستوی البحران** اور نہیں برابر ہیں دو دریا **ھذا عذب فرات** یہ پانی شیریں
خوش مزہ ہے کہ **سائغ شرابہ** خوشگوار ہے پینا اسکا اور آسانی سے حلق سے نیچے اتر جاتا ہے **وھذا ملح اجاج** اور یہ
دوسرا پانی کھاری کڑوا ہے **ومن کل** اور ہر ایک دریا سے **تاکلون لحما طریا** کھاتے ہو تم گوشت تازہ یعنی مچھلیوں کو **و**
تستخرجون اور نکالتے ہو تم ان دریاؤں سے **حلیۃ** زیور کو یعنی موتی اور مونگا وغیرہ کہ جسکا زیور بنتا ہے تم اور زیور بنا کر **تلبسونھا**
پہنتے ہو تم اسکو یعنی عورتیں تمہاری اسکو پہنتی ہیں **وتری الفلک** اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے کشتیوں کو **فیہ** بیچ اس دریا کے
مواخر پھاڑتے ہیں آب کو چلنے سے کہ شدت سے چلتی ہیں **لتبتغوا** تاکہ طلب کرو تم **من فضلہ** فضل اس خدا کے سے روزی تجارت
کرکے **ولعلکم تشکرون** اور تاکہ تم شکر کرو اس نعمت کا **یولج الیل فی النھار** داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے مثلاً
موسم گرما میں چھوٹے ہے دن بڑھتا ہے اور موسم سرما میں چھوٹی ہے رات ہو جاتی ہے اور جو وقت کہ دن کا تھا اسمیں رات داخل ہوگئی **ویولج**
النھار فی الیل اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے مثلاً موسم سرما میں چھوٹی ہے رات بڑی ہے موسم گرما میں وقت دن ہو گیا ہے
وسخر الشمس والقمر اور حکم میں کیا آفتاب کو اور مہتاب کو **کل یجری** ہر ایک قریب سے چلتا ہے اپنے مقام پر **لاجل مسمی**
واسطے ایک مدت نام رکھی گئی کے جو کہ آگے چلنے کی واسطے مقرر ہے کہ اپنے دورہ کو تمام کریں اور یا یہ کہ قیامت تک چلیں اور پھر چلنے سے بند ہو رہیں **ذلکم اللہ**
وہ خدا کہ پیدا کیا ان چیزوں کو ہے **ربکم** پروردگار تمہارا ہے **لہ الملک** واسطے اسکے ہے بادشاہی **والذین تدعون** اور جنکو کہ
پکارتے ہو تم اور قتیبہ نے کسائی سے یدعون پڑھا ہے یا سے غائب کا صیغہ یعنی وہ جو لوگ کہ پکارتے ہیں اور پرستش کرتے ہیں **من**
دونہ سوائے اس خدا کے اور دل شل بتوں اور ستاروں کے **ما یملکون** نہیں مالک ہیں وہ بت وغیرہ **من قطمیر** مقدار پوست
تخم خرما کے جو کہ اوپر لپٹا ہوا ہوتا ہے اور وہ کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتے ہیں **ان تدعوھم** اگر پکارو تم انکو جو کہ معبود باطل تمہارے ہیں واسطے مشکل
واسطے حاصل کرنے نفع اور دور کرنے ضرر کے تو **لا یسمعوا دعاءکم** نہ سنینگے وہ پکارنے تمہارے کو واسطے کہ وہ پتھر اور لکڑی وغیرہ ہیں کیا سنینگے **و**
لو سمعوا اور اگر سنیں وہ تمہارے پکارنے کو یعنی فرض کیا لیکن **ما استجابوا لکم** نہ جواب دینگے وہ تمکو اور تمہاری مراد کو وہ پورا نہ کرینگے کہ وہ لکو
وہ نفع پہنچانے اور ضرر دور کرنے پر قدرت نہیں رکھتے ہیں اور یا یہ کہ نکو سوا اسکے وہ جواب نہ دینگے کہ وہ بیزار ہیں بسبب اسکے کہ تم انکو معبود کہتے ہو اور وہ اس
دعوے کا انکار کرتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ **ویوم القیامۃ** اور دن قیامت کے **یکفرون بشرککم** کفر کرینگے وہ معبود ساتھ شرک کرنے تمہارے کے
یعنی اقرار کرینگے وہ اس شرک سے باطل کرینگے جو تم کرتے ہو اور تمہاری پرستش کا انکار کریں اور کہیں ہم نے تمکو کب کہا تھا کہ ہماری پرستش کرو تم اور
بروز قیامت خدا تعالی انکو گویا کریگا اور وہ اپنی پرستش کرنیوالوں کو بہت ملامت کرینگے **ولا ینبئک** اور نہ خبر دیگا تجھکو تمام امور کی حقیقت سے اور

ع ۲ ۱۴

دیتی ہو خرابی اور نفع اور ضرر سو ایسے کوئی خبر نہ دیگا ولا ینبئک مثل خبیر ۝ مانند خبردار کے جو حقیقت سب کی سمجھ رکھتا ہے اور وہ خدا ہے پاک ہو کر
ہر ایک کی حقیقت سے اطلاع رکھتا ہے اور جانتا ہے یعنی خدا فرماتا ہے کہ جو کچھ تمکو خبر دی ہے وہی ہے اور بتوں کی پرستش کرنیوالوں پر سب حق ہے کہ
میں ہر امر کی خبر دیتا ہوں اور میں بہت خبردار ہوں کہ حق خبردار ہونیکا ہے اور اب خدا تعالی اپنی بے نیازی کا اور بندوں کی عاجزی اور محتاجی کا بیان
کرتا ہے کہ جس سے اسکا معبود حق ہونا اور غیروں کا باطل ہونا لازم آتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یا ایہا الناس اے آدمیو انتم الفقراء الی اللہ تم محتاج
طرف خدا کے ہو جانوں میں اور روزی میں اور رنج کے رفع ہونے میں اور بہشت کے داخل کرنے میں واللہ ہو الغنی اور خدا ہی پاک بے نیاز ہے سب کی نعمت
دینے والا الحمید ۝ سراہا گیا اپنی ذات میں اور لفظ ہو کا فصل ہے درمیان مبتدا اور خبر کے اور اب خدا تعالی اپنا غضب ظاہر کر کے بیان فرماتا ہے
ان یشا اگر چاہے یذہبکم لیجاوے تمکو یعنی اور ہلاک کر ڈالے کافروں کو ویات بخلق جدید ۝ اور لاوے خلق نئی کو یعنی
تمہارے سوا اور قوم کو پیدا کرے کہ وہ فرمانبرداری کریں وما ذلک اور نہیں ہے وہ لیجانا تمہارا اور لانا قوم دوسری کا علی اللہ بعزیز ۝
اوپر خدا کے دشوار بلکہ نہایت آسان اور اب اپنی عدل کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ولا تزر وازرۃ اور نہیں اٹھاتا ہے کوئی نفس
اٹھانیوالا وزر اخری ۝ بوجھ گناہ دوسرے کا یعنی ایک آدمی دوسرے آدمی کا گناہ اپنے ذمہ نہیں لیسکتا ہے بلکہ ہر آدمی اپنے ہی گناہ کا بوجھ
اٹھاویگا نہ دوسرے کے گناہ کا اور تزر کا فاعل وازرۃ کی ضمیر مونث کی نفس کی طرف پھرتی ہے اور اخری کا لفظ بھی مونث نفس کی صفت آیا ہے
مراد اس سے نفس ہے وان تدع مثقلۃ اور اگر بلاوے نفس بھاری یعنی بوجھل گناہوں سے دوسرے نفس کو الی حملہا طرف اٹھانے اپنے گناہوں
کے کی تو لا یحمل منہ نہ اٹھائی جاویگی اس سے شیء کوئی چیز اسکے گناہوں سے ولو کان اگرچہ ہووے وہ شخص جسکو بلاتا ہے گناہ
اٹھانیکو ذا قربی صاحب قرابت کا اور یگانگت کا مثل باپ اور ماں اور بھائی اور بیٹے ہو اور یہ کہ سب درماندہ اور عاجز حال میں قیامت ہونگے
کہتے ہیں کہ قیامت میں ماں اور باپ اپنے فرزند کو میدان حشر میں لا کر کہیں گے کہ ہم تو گناہوں کے انبار ہوں اور ماں اپنے گناہوں کو یاد کہے یا ای فرزند
تو کو حق چاہیے اور دودھ پلایا اور پرورش کرنے کا بجا لا اور ایک گناہ کو میرے اٹھا فرزند کہیگا کہ میں درماندہ ہوں اپنے ہی گناہوں میں گرفتار ہوں اور اہل
عناد اور کفار کو چھوڑنا اور وعدہ عذاب کا ذکر کرنا کچھ فائدہ نہیں کرتا ہے تو فرماتا ہے کہ انما تنذر الذین سوا اسکے نہیں کہ ڈراتا ہے
ان لوگوں کو تو اے محمد صلعم کہ یخشون ربہم ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے بالغیب ساتھ غیب کے کہ خدا ان سے غائب ہے اور انکو نہیں دیکھا
ہے اور بدون دیکھے ہوئے اس سے ڈرتے ہیں یا جسوقت لوگوں سے غائب ہوتے ہیں تنہائی میں اور پوشیدہ عبادت کرتے ہیں اور عذاب سے خوف
کرتے رہتے ہیں واقاموا الصلوۃ اور قائم کرتے ہیں نماز کو ہمیشہ پڑھتے رہتے ہیں ومن تزکی اور جو کوئی پاکیزہ اور پاک ہوتا ہے
گناہوں سے فانما یتزکی پس سوائے اسکے نہیں پاک ہوتا لنفسہ واسطے نفس اپنے کے کہ وہ پاکیزگی اسکی اسکے نفس کو فائدہ بخشیگی والی اللہ
المصیر ۝ اور طرف خدا کے ہے پھرنا سب کا اور ہر ایک جزای اعمال کی ہے پس پاکیزہ لوگوں کو عوض نیک عطا ہوگا اور فرماتا ہے کہ وما یستوی الاعمی
اور نہیں برابر ہے اندھا کہ وہ گمراہ یا جاہل ہے والبصیر ۝ اور بینا کہ وہ مومن یا عالم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ مثال ہے پروردگار عالم کی اور بتوں کی
ہے یعنی بت کہ کسی چیز کو دریافت نہیں کر سکتے ہیں اور خدا تعالی دانا اور بینا ہے سو اسلئے فرمایا کہ نہیں برابر اندھا اور بینا ولا الظلمت اور
نہ اندھیری کہ وہ باطل ہے ولا النور ۝ اور نہ روشنی کہ وہ حق ہے ولا الظل اور نہ سایہ کہ وہ ثواب ہے ولا الحرور ۝ اور نہ دھوپ یا لو
گرمی کہ وہ عذاب ہے دوزخ کا یعنی اندھا بینا کے برابر نہیں ہے اور اندھیرا روشنی کے برابر نہیں ہے اور سایہ دھوپ کی حرارت کے برابر نہیں ہے اور بعضے
کہتے ہیں کہ شب کی ہوا گرم کو حرور کہتے ہیں اور دن کی ہوا گرم کو سموم وما یستوی الاحیاء اور نہیں برابر ہیں زندے ولا الاموات ۝
اور نہ مردے یعنی مومن کہ دل انکے زندہ ہیں خدا کی معرفت سے وہ برابر کافروں کے نہیں ہیں کہ دل انکے مردہ ہیں سبب شرک کے ان اللہ یسمع تحقیق کہ
خدا سنواتا ہے رہنمائی کی باتوں کو من یشاء جسکو چاہتا ہے توفیق اور الہام عطا کرکے جو کوئی طالب حق کا ہو اور ہدایت پانیکی تلاش میں ہو نہ وہ لوگ کہ

طرح تو عناد اور سرکشی میں گرفتار ہوں با وجود دیکھنے دلیلوں اور معجزوں ظاہر کے وَمَا أَنْتَ اور نہیں ہے تو اے محمد صلعم بِمُسْمِعٍ سنانیوالا اُنکا مَنْ
فِي الْقُبُورِ ان شخصوں کو کہ بیچ قبروں کے ہیں یعنی جو لوگ کہ سخت کافر ہیں اور حق کو نہیں سنتے ہیں خدا تعالیٰ نے انکو مردے فرمایا ہے جو کہ قبروں میں
ہوتے ہیں اور یہ ہیں تمہاری غرض رسول خدا صلعم کے نا اُمید کرنیکا ہے کفار کے ایمان لانے سے یعنی جیسے کہ سنوانا مُردوں کا دشوار ہے ایسے ہی سنوانا سخن حق کا دشوار
ہے جاہلان لوگوں کو کہ اصرار کرتے ہیں کفر پر اور حق سننے سے نفع جو حاصل ہوتا ہے نہیں لیتے ہیں تو وہ گویا ایسے ہیں کہ سنتے ہی نہیں ہیں اسو اسطے فرمایا کہ وہ سننے میں
ہیں مثل مُردوں کی جو کہ قبروں میں ہیں پھر فرمایا کہ إِنْ أَنْتَ نہیں ہے تو اے محمد صلعم إِلَّا نَذِيرٌ مگر ڈرانیوالا کہ تو ہمارے عذاب سے انکو ڈراتا ہے
اور ہدایت وطلب انکی ناچار کرنا تیرے ذمہ نہیں ہے إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ تحقیق کہ ہم نے بھیجا ہے تجھکو اے محمد صلعم ساتھ دین حق کے کہ وہ اسلام ہے
بَشِيرًا وَنَذِيرًا خوشخبری دینیوالا بہشت کی مومنین کو ڈرانیوالا کافروں اور گنہگاروں کو عذاب سے اور بشیر اور نذیر حال واقع ہوے ہیں وَإِنْ
مِنْ أُمَّةٍ اور نہیں ہے کوئی امت پہلی امتوں سے إِلَّا خَلَا مگر کہ گزرا ہے درمیان انکے فِيهَا نَذِيرٌ ڈرانیوالا کہ وہ پیغمبر ہے یا وصی پیغمبر سے کہ زمانہ
حجت خدا سے خالی نہیں رہا اور بعد اسکے رسول خدا صلعم کی تسلی کے لیے فرمایا ہے وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ اور اگر جھٹلاتے ہیں وہ تجھکو اے محمد صلعم یعنی کفار قریش
تو انکی تکذیب سے تعجب مت کر اور رنج اپنی طبیعت مبارک کو مت پہنچا فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ پس تحقیق جھٹلایا ہے ان لوگوں نے کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے
انسے تھے پیغمبروں اپنے کو جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم آئے انکے پاس پیغمبر انکے بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ معجزوں کے اور دلیلوں روشن کے وَبِالزُّبُرِ اور
ساتھ نوشتوں آسمانی کے کہ وہ صحیفہ شیث اور ادریس اور ابراہیم کے تھے وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ اور ساتھ کتاب روشن کے کہ بیان کرنیوالی ہے حلال اور
حرام حکموں کی تھی مثل توریت و انجیل کے اور ان لوگوں نے انکو جھٹلایا اور ایمان انپر نہ لائے ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا پھر پکڑا میں نے ان
لوگوں کو کہ کافر ہوے اور عذاب میں انکو گرفتار کیا انکے جھٹلانیکے سبب فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ پس کیونکر تھا انکار میرا انپر اور نازل کرنا عذاب کا ع ۱۲ ۱۵
انپر اور پھر دلیلیں توحید کی بیان کرتا ہے کہ أَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا تو نے اور دیکھنے دل سے کہ أَنَّ اللَّهَ تحقیق خدا نے اپنی قدرت اور رحمت سے أَنْزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ نازل کیا ہے آسمان سے مَاءً پانی کو کہ وہ باران رحمت ہے فَأَخْرَجْنَا بِهِ پس نکالا ہمنے اپنی قدرت سے بسبب اس پانی کے ثَمَرَاتٍ
پھلوں کو مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا مختلف ہیں رنگ انکے اور قسم قسم کے ہیں مثل خرما اور انگور اور انار کے اور مختلفا صفت ثمرات کی ہے اور الوانها فاعل
مختلفا کا ہے وَمِنَ الْجِبَالِ اور پہاڑوں سے کہ پیدا کیے ہیں ہمنے ہیں جُدَدٌ رستے ہیں بِيضٌ سفید وَحُمْرٌ اور سرخ کہ مُخْتَلِفٌ
أَلْوَانُهَا مختلف ہیں رنگ انکے کہ کوئی زیادہ سرخ ہے اور کوئی کم سرخ ہے وَغَرَابِيبُ سُودٌ اور سیاہ نہایت کالے وَمِنَ النَّاسِ اور
آدمیوں سے وَالدَّوَابِّ اور زمین پر چلنے والے جانداروں سے وَالْأَنْعَامِ اور چوپایوں سے کہ سب پیدا کیے ہمارے ہیں مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ
مختلف اور طرح طرح کے ہیں رنگ انکے كَذَٰلِكَ اسی طرح ہیں جیسے کہ رنگ میووں کے اور پہاڑوں کے مختلف ہیں اور پھر فرماتا ہے کہ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ
سوا اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں خدا سے مِنْ عِبَادِهِ بندوں اسکے سے الْعُلَمَاءُ علماء سو معلوم ہوا کہ شرط خوف کی جاننا خدا کا اور واقف ہونا اسکی
صفات اور افعال کا ہے اور یہی مقام ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ میرا خوف خدا تعالی سے سب سے زیادہ ہے اور یہ فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے خدا کو زیادہ
جانتا ہے وہ خدا سے زیادہ ڈرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علما سے وہ لوگ مراد ہیں جنکا قول مطابق انکے فعل کے ہے اور جو کوئی
ایسا نہیں ہے وہ عالم نہیں ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علم خدا کا اور جاننا اسکا عمل سے ملا ہوا ہے پس جو کوئی کہ پہچانیگا خدا کو تو خوف
کریگا اس سے اور برانگیختہ کریگا اسکو خدا کا پہچاننا طرف عمل کے کہ وہ مشغول ہو طاعت خدا میں اور علما اور پیروی کرنیوالے علم کے وہ لوگ ہیں پہچانتے
ہیں خدا کو پس عمل کرتے ہیں واسطے اسکے اور رغبت کرتے ہیں طرف اسکی اور تحقیق کہ فرمایا ہے خدا نے إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ
عَزِيزٌ تحقیق کہ خدا غالب ہے بدلا لینیوالا ہے ان لوگوں سے جو کہ کفر پر اصرار کرتے ہیں اور حد سے گزرتے ہیں غَفُورٌ بخشنے والا ہے اسکو جو کہ توبہ کرے کفر
اور گناہوں سے إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ تحقیق جو لوگ کہ پڑھتے ہیں کتاب خدا کی یعنی قرآن کو اور اسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

اور قائم کرتے ہیں نماز کو یعنی ہمیشہ مع شرائط اور ارکان کے بجا لاتے ہیں وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کرتے ہیں راہ خدا میں مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اس چیز سے کہ روزی دی ہے ہم نے انکو سِرًّا پوشیدہ یعنی پوشیدہ راہ خدا میں دیتے ہیں کہ ریا سے محفوظ رہیں وَّعَلَانِيَةً اور ظاہر دیتے ہیں اور لوگوں کو بھی نیکی کی رغبت ہو اور بایں کہ صدقہ سنت کو پوشیدہ دیتے ہیں اور زکوٰۃ فرض ظاہر دیتے ہیں کہ بخیلی کی تہمت سے محفوظ رہیں اور یہ دونوں تفسیریں واقع ہوئی ہیں اور سب وہ جو کہتے ہیں يَّرْجُوْنَ امید رکھتے ہیں وہ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ سوداگری کی کہ ہرگز نہ ہلاک ہو اور نہ گھٹے اور نقصان نہ ہووے اور مراد اس سے ثواب ہے ہمیشہ کا کہ کبھی منقطع نہ ہو یعنی امید رکھتے ہیں وہ اس تجارت کی کہ کبھی اس میں نقصان نہ ہو لِيُوَفِّيَهُمْ تا کہ پورا دیوے انکو خدا اُجُوْرَهُمْ اجر انکے عملوں کے وَيَزِيْدَهُمْ اور زیادہ دیوے انکو زیادہ کرکے انکی نیکیوں کو مِّنْ فَضْلِهٖ فضل اپنے سے یعنی انکی عملوں کی نیکیوں کو زیادہ کرکے اپنے فضل و کرم سے اور زیادہ دیوے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ وہ شفاعت ہے کہ خدا تعالیٰ دیوے اس شخص کو … اور اسکے ساتھ اپنے دنیا میں نیکی کی ہو اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدا غَفُوْرٌ بخشنے والا انکے گناہوں کا شَكُوْرٌ قدر دان ہے … انکی طاعت کا اور بعضی روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں ہے کہ جو بامید ثواب قرآن کی تلاوت کرتے ہیں … خطاب کرکے فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اور وہ چیز کہ وحی کی ہم نے طرف تیری مِنَ الْكِتٰبِ کتاب سے کہ وہ قرآن ہے هُوَ الْحَقُّ وہ حق ہے کہ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ تصدیق کرنے والا اس کا جو آگے اسکے ہیں مثل توریت و انجیل کے اور مطابق ہے انکے … اور مصدقاً حال واقع ہوا ہے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌ ساتھ بندوں اپنے کے البتہ خبردار ہے کہ انکی باتوں کو جانتا ہے بَصِيْرٌ دیکھنے والا انکے ظاہر حال کو اور قرآن کی تصدیق بالذکر کرتے ہیں اسپر پوشیدہ نہیں ثُمَّ اَوْرَثْنَا پھر وارث کیا ہم نے الْكِتٰبَ کتاب یعنی قرآن کا الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا ان لوگوں کو برگزیدہ کیا ہم نے انکو مِنْ عِبَادِنَا بندوں اپنے سے … اور الذین کی طرف پھرتی ہے وہ محذوف ہے یعنی بعد اسکے کہ وحی کیا ہم نے تجھ پر قرآن کو وارث کیا ہم نے … ہو گئے بندے کہ وہ برگزیدہ ہمارے ہیں فَمِنْهُمْ پس بعضے ان بندوں سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ظالم ہے اپنی جان پر … قرآن پر عمل کم کرتے ہیں وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ اور بعضے ان سے میانہ رو ہیں کہ اکثر اوقات قرآن پر عمل کرتے ہیں وَمِنْهُمْ اور بعضے ان سے سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ آگے بڑھنے والے ہیں ساتھ نیکیوں کے کہ ہمیشہ قرآن پر عمل کرتے ہیں بِاِذْنِ اللّٰهِ بحکم خدا کے کہ توفیق عطا کرے اور یہی تفسیر لوگوں نے کی ہے اور ضمیر منہم کی الذین اصطفینا کی طرف پھرتے ہیں اور صحیح ہے کہ ظالم لنفسہ وہ شخص ہے کہ جو حق امام زمانہ کا نہ پہچانا اور مقتصد وہ ہے کہ جو حق امام زمانہ کا پہچانا ہو اور سابق بالخیرات امام ہے اور ضمیر منہم کی عباد کی طرف پھرتی ہے نہ الذین اصطفینا کی طرف کہ جو برگزیدہ ہیں ظالم لنفسہ نہیں ہو سکتے اور اسکی تفسیر میں وارد ہوا ہے روایت بیان کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سابق تو وہ ہے کہ بغیر حساب بہشت میں جائیگا اور مقتصد وہ ہے کہ جس سے تھوڑا سا حساب لیا جائیگا اور ظالم لنفسہ بعد حساب کے بہشت میں داخل ہوگا اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جو کہینگے کہ شکر ہے خدا کا کہ جس نے غم کو دور کیا اور عائشہ سے روایت بیان کرتے ہیں انسے کہا کہ کل بہشت میں جائینگے لیکن سابق تو وہ ہے کہ جو رسول خدا کے زمانہ میں گذر گیا ہے اور حضرت نے انکی بہشتی ہونیکی گواہی دی ہے اور مقتصد وہ ہے کہ جسنے ان حضرت کی چلن کی پیروی کی ہو انکے اصحاب میں یہاں تک کہ انسے جا ملا اور ظالم لنفسہ مثل میرے اور تمہارے ہے اور دوسری روایت میں عائشہ سے ہے کہ سابق وہ ہے کہ جو ہجرت سے پہلے ایمان لایا ہے اور مقتصد وہ ہے کہ جو بعد ہجرت ایمان لایا ہے اور ظالم ہم ہیں اور عمر بن خطاب سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سابق ہمارا سابق ہے اور مقتصد ہمارا ناجی ہے اور ظالم ہمارا بخشا گیا ہے اور بعضے لوگ یوں کہتے ہیں کہ ظالم وہ ہے کہ جسکا ظاہر بہتر ہو اسکے باطن سے اور مقتصد وہ ہے کہ جسکا ظاہر اور باطن یکساں ہو اور سابق وہ ہے کہ جسکا باطن بہتر ہو اسکے ظاہر سے اور سفیان ثوری نے سدی سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی صلعم سے اس آیت کی تفسیر میں سنا ہے کہ ان حضرت نے فرمایا کہ مراد الذین اصطفینا سے اور وارث الکتاب سے تیری اولاد ہیں اور یہ دنیا سے تیری اولاد و ذریت سے باہر نکلیں گی تین گروہ ہونگے ایک تو وہ کہ دنیا سے توبہ کرگئے ہیں اور دوسرے وہ کہ نیکیاں اور بدیاں انکی برابر ہیں اور تیسرے وہ کہ نیکیاں انکی گناہوں سے …

زیادہ ہوں اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ برگزیدہ اور وارث علوم ہم اہلبیت ہیں بے شبہ یہی صحیح اور حق ہے اور حق کو
وہی ہیں جانتے حقیقتوں آن کی کو اور پہچانتے وہ حلال اور حرام کو اور حکام ملک علام اور ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ میں حلقہ مسجد میں
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے تھا کہ وہ مرد عراق کے رہنے والے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اے فرزند رسول خدا ہم کو خبر کر
اس آیت کی تفسیر فرمایا کہ اے اہل عراق تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ آیت امت محمد صلعم کے حق میں نازل ہوئی ہے پس ہم پر لازم آیا کہ تمام امت محمد بہشت میں داخل ہو
جیسے کہ اول آیت سے ظاہر ہے اور اپنی حجت سے سخن آن حضرت سے سنا تو عرض کی کہ اے فرزند رسول خدا یہ آیت کن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے
فرمایا کہ واللہ ہم اہلبیت کے حق میں نازل ہوئی ہے اور تین تفسیر اسی طرح فرمایا پھر پوچھا کہ اے فرزند رسول خدا علی ابن ابیطالب کی اولاد میں ظالم لنفسہ
کون ہے فرمایا کہ جس کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں اور پھر پوچھا کہ مقتصد ان میں کون ہے فرمایا کہ جو لوگ اپنے مکانوں میں عبادت خدا میں مشغول رہا
اور تلاوت قرآن میں اپنی اوقات کو صرف کرتے ہوں یہاں تک کہ آن کو موت آوے اور پھر پوچھا کہ سابق بالخیرات کون لوگ ہیں فرمایا کہ جو
راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ راست کی طرف بلاتے ہیں جیسے کہ علی بن ابیطالب اور اولاد حسین کہ معصوم ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام
سے فرمایا کہ یہ آیت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد کے حق میں ہے لیکن نہیں داخل ہے اس میں فاطمہ زہرا کی اولاد میں سے وہ شخص کہ جس نے تلوار کھینچی اور لوگوں کو طرف
گمراہی کے بلایا یعنی جھوٹا دعوی امامت کا کیا کسی نے پوچھا کہ ظالم لنفسہ کون ہے فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھنے والا کہ نہیں پہچانتا ہے حق امام کا اور مقتصد
وہ ہے کہ حق امام کا پہچانتا ہے اور سابق بالخیرات امام ہے اور امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ یہ سب حضرت
فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد کے لوگ ہیں سابق بالخیرات امام ہے اور مقتصد امام کا پہچاننے والا ہے اور ظالم لنفسہ وہ ہے کہ جو امام کو نہیں
پہچانتا اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے یہ ہے کہ ظالم لنفسہ ہم میں سے وہ شخص ہے کہ حق امام کا نہیں پہچانتا
اور مقتصد ہم میں سے وہ ہے کہ حق امام کا پہچانتا ہے اور سابق بالخیرات وہ امام ہے اور یہ سب بخشے جاوینگے اور ایک روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے اس طرح
منقول ہے کہ یہ آیت خاص اولاد فاطمہ کے واسطے ہے لیکن جس نے تلوار کھینچی اور آدمیوں کو اپنے نفس کے واسطے بلایا طرف گمراہی کے سو وہ اولاد فاطمہ میں سے تو وہ
اس آیت میں داخل نہیں کسی نے پوچھا کہ کون شخص داخل ہے اس میں فرمایا کہ ظالم لنفسہ وہ ہے کہ نہ بلاوے آدمیوں کو طرف گمراہی کے اور نہ طرف ہدایت کے اور مقتصد ہم
اہلبیت میں سے وہ ہے کہ حق امام کا پہچانتا اور سابق بالخیرات امام ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت ہم اہلبیت کے حق میں نازل ہوئی ہے
کسی نے پوچھا کہ ظالم لنفسہ کون ہے فرمایا کہ جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں ہم اہلبیت میں سے اور مقتصد کون ہے فرمایا کہ عبادت کرنیوالا خدا کی دونو
حال میں آسودگی اور صحت میں بھی اور فقیری اور مرض میں بھی یہاں تک کہ آوے اس کو موت اور سابق بالخیرات کو پوچھا تو فرمایا کہ وہ شخص ہے کہ بلاوے لوگوں کو
طرف راہ پروردگار کے اور حکم کرے نیکی کا اور منع کرے برائی سے اور نہ ہووے واسطے گمراہوں کے مددگار اور نہ راضی ہو حکم فاسقوں سے مگر وہ شخص کہ
خوف کرے اپنے نفس اور دین پر اور نہ پاوے مددگاروں کو اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جن کے حق میں آیت ہے وہ سب آل محمد ہیں اور ظالم لنفسہ
انہیں میں سے وہ ہے کہ اقرار کرے امام کا اور مقتصد وہ ہے کہ جو امام کو پہچانتا ہے اور سابق بالخیرات امام ہے حاصل کہ مراد ان لوگوں سے اولاد فاطمہ زہرا علیہا السلام
ہیں اس طرح کی وارد ہیں بہت اور ہیں غرض اس سے یہ ہے کہ وہ سب بخشے گئے ہیں اور ثابت ہوئی اس سے امامت حضرت علی علیہ السلام کی اور اولاد فاطمہ
کی سوا کہ جو کوئی برگزیدہ اور وارث ہوا کتاب کا ہی وہی امام ہے ذٰلِكَ وہ وارث کرنا اور برگزیدہ کرنا ہے جو کہ اوپر کی آیت میں گذرا ہے هُوَ
الْفَضْلُ الْكَبِيرُ وہی فضل بڑا اور بزرگ ہے اور وہ فضل کیا ہے کہ اسکو خدا تعالی بیان کرتا ہے جَنّٰتُ عَدْنٍ بہشتیں ہیں عدن کی
اور جنات عدن فضل کی تفسیر بھی ہو سکتی ہے اور بدل بھی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ مقتصد اور سابق بالخیرات ہیں يَدْخُلُونَهَا
داخل ہوں گے ان بہشتوں میں اور ہیں کہ جناب رسول خدا محمد صلعم نے فرمایا ہے کہ سابق بالخیرات بدون حساب کے بہشت میں جاوینگے اور مقتصد سے تھوڑا سا حساب ہوگا
اور ظالم لنفسہ جو ہے وہ مقام حساب میں روکا جاویگا اور بعد اسکے بہشت میں جاویگا يُحَلَّوْنَ فِيهَا زیور پہنائے جاوینگے وہ بیچ ان بہشتوں کے

مِنْ اَسَاوِرَ کنگنوں سے مِنْ ذَهَبٍ سونے سے یعنی طلائی خالص کنگنوں سے آراستہ کیے جاینگے وہ وَّلُؤْلُؤًا اور آراستہ کیے جاینگے موتی
اور لؤلؤ کا عطف من اساور پر ہے نہ اساور پر اور کہتے ہیں کہ کنگن سونے کا معنی جڑا ہوا زیور عرب کے بادشاہوں کا تھا جیسے کہ تاج عجم کے بادشاہوں کا تھا اسواسطے
اسکے ذکر کی تخصیص ہوئی وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا اور لباس انکا بیچ ان بہشتوں کے حَرِيرٌ ریشمی ہے وَقَالُوا اور کہینگے وہ بہشتی جسوقت کہ
وہ فتح سے بچیں اور بہشت میں داخل ہوں کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ تعریف اور شکر واسطے خدا کے ہے الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ جو لے گیا ہم سے
رنج کو اِنَّ رَبَّنَا تحقیق پروردگار ہمارا لَغَفُورٌ بہت بخشنے والا گناہوں کا شَكُورٌ جزا دینے والا ہے شکر کرنیوالوں کا اور شکور سے مراد
یہ ہے کہ خدا تعالی تھوڑی طاعت کو قبول کرتا ہے اور ثواب کثیر اسکی عوض میں عطا کرتا ہے الَّذِي أَحَلَّنَا وہ خدا کہ داخل کیا اور اتارا ہمکو
دَارَ الْمُقَامَةِ خانہ ہمیشگی میں کہ پھر ہمکو وہاں سے نکالیگا اور وہ بہشت ہے کہ ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے مِنْ فَضْلِهِ فضل اپنے سے لَا يَمَسُّنَا
فِيهَا نہ پہنچیگی ہمکو بیچ اس بہشت کے نَصَبٌ کوئی رنج کھنچنے سے وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ اور نہیں پہنچیگی ہمکو بیچ اسکے
کوئی ماندگی بلکہ بالکل عیش اور سرور ہے اور نصب رنج کو کہتے ہیں کہ جو مشقت کا کام کرنے سے پہنچتا ہے اور لغوب سستی کو کہتے ہیں کہ جو کام کرنے کے بعد
پیدا ہوتی ہے منقول ہے کہ جسوقت بہشتی بہشت میں داخل ہونگے تو غلمان انکی پیشوائی کو آئینگے اور فرشتے بھی ہمراہ آتے ہوں اور ہر ایک بہشتی کے
واسطے پانچ انگوٹھیاں لائیں اور کہیں کہ خدا تعالی نے تمکو یہ تحفے بھیجے ہیں اور ان انگوٹھیوں کے نگینوں پر یہ لکھا ہوگا کہ ایک نگینے پر لکھا ہوگا سلام فادخلوها
خالدین اور دوسری پر لکھا ہوگا کہ ادخلوها بسلام آمنین اور تیسری پر لکھا ہوگا سلام علیکم بما صبرتم اور چوتھی پر لکھا ہوگا انی جزیتهم الیوم بما
صبروا انهم هم الفائزون اور پانچویں پر لکھا ہوگا کہ انا [illegible] اور جسوقت وہ اپنے مکانوں میں پہنچینگے تو کہینگے الحمد لله الذی اذهب
عنا الحزن اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت مومن بہشت میں داخل ہوگا اپنے مکانوں میں تو اسکے سرپر
تاج بادشاہی اور بخشش کا رکھا جائیگا اور پوشاک چاندی اور سونے کی پہنائی جائیگی اور اسکے تاج میں یاقوت اور موتی جڑے ہونگے اور ستر پوشاکیں بہشتی
کپڑے کی اسکو پہنائی جائینگی طرح طرح کی رنگ کی کہ سونے اور چاندی کے تاروں سے وہ بنی ہونگے اور موتی اور یاقوت سرخ انمیں ٹنکے ہونگے اور یہی مراد ہے
خدا تعالی کے قول یحلون فیها من اساور الایہ سے جب کہ بیٹھیگی وہ اپنی حور پر تخت کے اور گرد اسکے لونڈیاں انکی ہونگی اور وہ حور ستر پوشاکیں یاقوت
اور موتی اور زبرجد کی ٹکی ہوئی اور مشک اور عنبر سے رنگی ہوئی پہنی ہوئی اور اسکے سرپر تاج بزرگی کا ہوگا اور اسکے پاؤں میں جوتیاں سونے
کی اور یاقوت اور موتی انمیں ٹکے ہونگے اور تسمہ انکا یاقوت کا ہوگا جسوقت وہ حور اس بہشتی سے قریب آئے اور وہ بہشتی ارادہ اٹھنے کا کرے نہایت
شوق سے تو وہ حور اس بہشتی سے کہیگی کہ اے دوست خدا آج روز رنج اور مشقت کا نہیں ہے تو کھڑا مت ہو میں تیری واسطے ہوں اور تو میرے واسطے پس وہ دونو
آپس میں لپٹینگے اور مقدار پانسو برس کے آپس میں مشغول رہینگے کہ نہ وہ اس سے آزردہ ہوگی اور نہ وہ اس سے اور اس حور کی گردن کی طرف نظر کریگا تو ایک
گلوبند اسکے گلے میں دیکھیگا یاقوت سرخ کا اسکے وسط میں تختی ہوگی اوپر لکھا ہوگا کہ تو اے دوست خدا دوست میرا ہے اور میں ہوں دوست تیری طرف تیرے
مشتاق ہے نفس میرا اور طرف میرے مشتاق ہوا نفس تیرا بعد اسکے ہزار فرشتے بھیجیگا اسکو بہشت کے لئے کی مبارکبادی دینے اور حور سے اسکا نکاح کریں اور
باقی کی حدیث آخر میں سورۂ رعد میں سلام علیکم بما صبرتم کی تفسیر میں گذر گئی ہے اور رسول خدا صلعم کی حدیثوں میں آیا ہے کہ جسوقت اہل بہشت بہشتی آپنے
مکانوں میں [illegible] ملائکہ کہینگے کہ وہ انکو مبارکباد دینگے انکے پروردگار کی بخشش ہے یہاں تک کہ جسوقت وہ اپنے مقاموں میں ٹھہرینگے تو انکو کہا جائیگا کہ جو کچھ کہ
تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا وہ تمنے حق اور درست پایا وہ کہینگے کہ ہاں اے پروردگار ہمارے راضی ہوئے ہم تو بھی ہم سے راضی ہو تو فرمائیگا کہ سبب
میں تم سے راضی ہوں اور سبب اسکے کہ تم دوست رکھتے تھے میرے نبی کی اہلبیت کو اپنے گھر میں یعنی بہشت میں اتارا اور ملائکہ سے مصافحہ کرایا ہے تو انکو
بخشش غیر منقطع کہ نہیں انمیں کسی طرح کی بدمزگی اور اسوقت وہ کہینگے کہ الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن اور خدا تعالی کفار کے حال کے انجام
باہر بیان کرتا ہے کہ وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے اور ایمان نہیں لائے ہیں خدا پر اور پیغمبر پر لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ واسطے انکے آگ ہے دوزخ کی

لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ نہ حکم کیا جائیگا اوپر انکے مرنے کا جسوقت کہ وہ دوزخ میں داخل ہونگے فَيَمُوْتُوْا پس مرجاویں وے اور مر کر عذاب سے رہائی پاویں ایسا نہوگا بلکہ
ہمیشہ دوزخ میں زندہ رہینگے اور عذاب کھینچتے رہینگے وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ اور نہ ہلکا کیا جائیگا انسے مِّنْ عَذَابِهَا عذاب اس دوزخ کا یعنی
ہمیشہ بلکہ آگ دوزخ کی جیسی لگی تھی ویسی زیادہ انکو روشن کی جائیگی اور دہکائی جائیگی كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ جزا دیتے ہیں ہم ہر کفر
کرنیوالے ناشکر کو کہ جسنے اپنے کفر کو نہایت پہنچایا ہو وَهُمْ اور وہ یعنی کفار يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا فریاد کرینگے وہ دوزخ میں رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا
اے پروردگار ہمارے نکال تو ہمکو اس دوزخ سے اور دنیا میں ہمکو بھیج کہ نَعْمَلْ صَالِحًا عمل کریں ہم نیک غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ سوائے اسکے جو تھے
ہم کرتے دنیا میں یعنی اب جو ہمکو عذاب ہوا تو سمجھے جاکر دنیا میں اچھے عمل کرینگے بہت فریاد کرینگے تو خدا تعالیٰ انکو جواب میں کہیگا کہ
اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ کیا عمر نہیں دی تھی ہمنے تمکو دنیا میں مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ اس قدر کہ نصیحت پکڑتا اس میں مَنْ تَذَكَّرَ جو کوئی چاہتا کہ نصیحت
پکڑے وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنی پیغمبر تمہارے پاس آیا اور تمکو ڈرایا لیکن تم نے نصیحت نہ پکڑی اور حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ یہ ڈرانا ہے واسطے اٹھارہ برس کے یعنی اٹھارہ برس کے کہ آئندہ کو قابل کیجئے اور ساٹھ برس کی عمر والے سے کہا جائیگا کہ کیا تمکو عمر
حاصل نہیں ہوئی تھی کہ جسمیں تمکو قدرت تھی نصیحت پکڑنے کی اس وقت وہ یہ کلام سنینگے تو کہینگے کہ ہاں ہم گمراہ تھے اور زندگانی کے عیش اور لذت میں
پھنسے رہا اور دیکھا لیکن ہمکو سمجھ نہ آیا اسکی فرمانبرداری بندگی کی اللہ تعالیٰ انکو جواب میں فرمائیگا کہ فَذُوْقُوْا پس چکھو تم عذاب دوزخ کا فَمَا
لِلظّٰلِمِيْنَ پس نہیں ہے واسطے ظالم کرنیوالوں کے مِنْ نَّصِيْرٍ کوئی مددگار سوا اللہ کے عذاب سے انکو بچائے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا عٰلِمُ غَيْبِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جاننیوالا ہے پوشیدگی آسمانوں کا اور زمین کا اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق کہ وہ خدا جاننیوالا ہے
عالم ہے ساتھ سینوں کی باتوں کے هُوَ الَّذِيْ وہ خدا وہ شخص ہے جَعَلَكُمْ کہ کردیا ہے تمکو اے کافرو خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ خلیفہ
اور جانشین بیچ زمین کے پہلے لوگوں کا اور زمین میں تصرف اور قدرت تمکو دی کہ یہ کیسی بڑی نعمت ہے فَمَنْ كَفَرَ پس جو کوئی کفر کرے اور اس نعمت کی ناشکری
کرے فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ پس اوپر اسکے ہے کفر اسکا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور نہیں زیادہ کرتا ہے کافروں کو كُفْرُهُمْ کفر ان کا
عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا نزدیک پروردگار انکے مگر دشمنی سخت وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور نہیں زیادہ کرتا ہے کافروں کو كُفْرُهُمْ کفر انکا اِلَّا
خَسَارًا مگر ٹوٹا اور نقصان آخرت میں قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ تو کیا دیکھا ہے تمنے شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ شریکوں اپنوں کو جنکو کہ تم پکارتے ہو اور
پرستش کرتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے اَرُوْنِيْ دکھلاؤ تم مجھکو یعنی خبر دو تم مجھکو مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ کیا پیدا کیا ہے
انہوں نے زمین میں سے اَمْ لَهُمْ کیا ہے واسطے انکے شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ شراکت بیچ پیدا کرنے آسمانوں کے کہ خدا کے شریک ہوکر انہوں نے آسمانوں کو
پیدا کیا تاکہ مستحق عبادت کے ہوں اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا یا دی ہے ہمنے انکو کوئی کتاب کہ جسمیں انکی شراکت لکھی ہو فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ پس وے اوپر
دلیل اور حجت کے ہوں مِّنْهُ اس کتاب سے اور جسوقت قائم کرنا حجت کا ممکن نہوا تو پھر کس وجہ سے انکو خدا کا شریک کرتے ہو اور ایسا ہرگز نہیں ہے کہ انکے پاس
کوئی حجت ہو بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بلکہ نہیں وعدہ کرتے ہیں ظالم کرنیوالے اپنی نفسوں پر شرک کرکے یعنی نہیں وعدہ دیتا بَعْضُهُمْ بَعْضًا کہ
وہ رئیس انکے ہیں بعضًا بعضوں کو کہ وہ تابعداری کرنیوالے ہیں اور رذیل آدمی ہیں اِلَّا غُرُوْرًا مگر فریب ساتھ جسکی کچھ حقیقت نہیں ہے اور وہ
وعدہ بتوں کی شفاعت کا ہے کہ کہتے تھے کہ یہ نزدیک خدا کے ہمارے شفاعت کرینگے اور بعد اسکے خدا تعالیٰ اپنی قدرت کی عظمت اور بزرگی سے خبر دیتا ہے کہ
اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نگاہ رکھتا ہے آسمانوں کو اور زمین کو یعنی اپنی قدرت سے ان دونوں کو تھام
رکھا ہے اَنْ تَزُوْلَا نہ ہو کہ زائل ہوجاویں وہ دونوں اپنی جگہ سے اور کہتے ہیں کہ اِنْ تَزُوْلَا سے پہلے کراہت کا لفظ مقدر ہے اور وہ مضاف ہے
طرف ان تزولا کی اور مفعول لہ واقع ہوا ہے یعنی واسطے کراہت جانے انکے کہ زائل ہوجاویں وہ دونوں اور منقول ہے کہ جسوقت یہود اور نصاریٰ نے عزیر
اور عیسیٰ کو خدا تعالیٰ کا فرزند قرار دیا تو نزدیک تھا کہ آسمان اور زمین کے ٹکڑے ہوجاویں خدا تعالیٰ اس آیت میں خبر دیتا ہے کہ میں اپنی قدرت سے آسمان اور زمین کو تھام رہا ہوں

ع ۱

تاکہ زائل نہو جائیں اپنی جگہہ سے اگر نہو جائیں وَلَئِنْ زَالَتَا اور اگر زائل اور نیست ہو جائیں وہ دونو تو اِنْ اَمْسَكَهُمَا نہ تھام
سکے اُن دونوں کو مِنْ اَحَدٍ کوئی اور اُنکی جگہہ پر اُنکو تھام نہ رکھ سکے مِّنْ بَعْدِهٖ سوائے خدا کے یا بعد زائل ہونے کے اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ
وہ خدا ہے حَلِیْمًا بردبار کہ عذاب میں یہود اور نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ کے جلدی نہیں کرتا ہے غَفُوْرًا بخشنے والا ہے جو شخص کہ اُنکے قول سے
توبہ کرے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ خدا تعالیٰ عرش کو اٹھائے ہوئے ہے یا عرش خدا کو اٹھائے ہے فرمایا کہ خدا بزرگ اٹھانیوالا عرش
اور آسمانوں کا ہے اور زمین کا اور جو کچھ کہ بیچ ان دونوں کے ہے اور آسمان و زمین کے درمیان اور یہی ہے اشارہ طرف قول حق تعالیٰ کے ان اللہ یمسک السموات
والارض ان تزولا الآیہ کہتے ہیں کہ قریش کو یہ خبر پہنچی رسول خدا صلعم کے پیغمبر ہونے سے پہلے سنتے تھے کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا یہ سنکر لعنت کرتے تھے یہود
کو کہتے تھے کہ ان دو گروہ نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا قسم ہے خدا کی اگر ہمارے پاس پیغمبر آوے تو ہم ہدایت کو جانیں اور ان لوگوں سے زیادہ راہ پانیوالے ہوں اور جب وقت
پیغمبر آیا تو انہوں نے [illegible] اور [illegible] خدا تعالیٰ نے انکا حال بیان کیا وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کھائی ان کافروں نے ساتھ
خدا کے جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ بہت سخت قسمیں اپنی نہایت [illegible] کھائیں لَىِٕنْ جَآءَهُمْ اگر آوے اُنکے پاس نَذِيْرٌ
ڈرانیوالا یعنی پیغمبر لَّيَكُوْنُنَّ البتہ ہونگے وہ اَهْدٰى زیادہ راہ پانیوالے مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ایک امت [illegible] سے
[illegible] یہود اور نصاریٰ سے فَلَمَّا جَآءَهُمْ پس جس وقت آیا اُنکے پاس نَذِيْرٌ ڈرانیوالا یعنی خاتم الانبیاء مَّا زَادَهُمْ نہیں زیادہ کیا انکو انکے
آنے نے اِلَّا نُفُوْرًا مگر بھاگنا حق سے اور دور ہونا راہ راست سے اسْتِكْبَارًا فِی الْاَرْضِ واسطے تکبر کرنے کے بیچ زمین کے وَمَكْرَ السَّيِّئِ اور واسطے مکر بدی
کے اور [illegible] مفعول لہ واقع ہوا ہے اور مکر [illegible] کا عطف ہے [illegible] مفعول مطلق بھی ہو سکتا ہے [illegible] وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اور نہیں احاطہ
کرتا ہے مکر برا اِلَّا بِاَهْلِهٖ مگر ساتھ لوگوں اس کے کہ جو کوئی مکر کرتا ہے [illegible] چنانچہ کفار [illegible] ساتھ [illegible]
حضرت کو قید یا قتل یا جلا وطن [illegible] کفار [illegible] بدر میں [illegible]
اور مکر کرنیوالے [illegible] ابن عباس [illegible] کعب الاحبار [illegible]
[illegible] ابن عباس [illegible] قرآن میں اسی مضمون کی ایک آیت پائی ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی [illegible]
[illegible] فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ
پس نہیں انتظار کرتے ہیں [illegible] اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ مگر طریقہ پہلے لوگوں کا جیسے کہ پہلے لوگوں پر عذاب نازل ہوتا تھا پیغمبروں کے
جھٹلانے سے ایسا ہی اِن لوگوں پر بھی عذاب خدا کا نازل ہوگا اور یہ طریقہ خدا تعالیٰ کا ہمیشہ جاری رہا ہے [illegible] اسی طریقہ کا انتظار
کرتے ہیں فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ پس ہرگز نہ پائیگا تو [illegible] طریقہ خدا کے تَبْدِيْلًا بدل ڈالنا [illegible] عذاب کو [illegible]
بدل [illegible] وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ اور ہرگز نہ پائیگا تو طریقہ خدا کے تَحْوِيْلًا پھیر دینا [illegible] عذاب [illegible]
والوں [illegible] اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا نہیں سیر کی [illegible] فِی الْاَرْضِ بیچ زمین [illegible] شام اور یمن کی طرف فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ پس نظر کریں کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام اُن لوگوں کا کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے انکے تھے قوم عاد کی اور ثمود کی وَكَانُوْٓا
اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً اور تھے وہ زیادہ سخت ان مکہ والوں سے قوت میں [illegible] یعنی وہ لوگ قوت میں بہت سخت تھے اور بڑے
جسم والے تھے لیکن انکی قوت کسی کام نہ آئی اور باوجود اسکے عذاب کو اپنے اوپر سے دفع نہ کر سکے [illegible] وَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ اور نہیں ہے خدا ایسا کہ عاجز کرے اسکو مِنْ شَيْءٍ کوئی شے فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ بیچ آسمانوں کے اور نہ
بیچ زمین کے [illegible] توانائی [illegible] غالب ہے بلکہ خداوند عالم ایسا غالب ہے کہ جو چاہے کرے [illegible]
تحت تصرف میں [illegible] اِنَّهٗ كَانَ عَلِیْمًا تحقیق کہ وہ خدا جاننے والا ہے [illegible]

نہیں ہے قدیرًا قدرت رکھنے والا ہر چیز پر اور کوئی چیز اسکو عاجز نہیں کر سکتی ہے اور اسکی قدرت کو کسی کی قدرت نہیں پہنچتی ہے اور کیونکر برابر ہو قدرت
کسیکی اسکی قدرت سے کہ وہ پیدا کرنیوالا قدرتوں کا سب کی ہے اور مخلوق برابر خالق کے کیونکر ہوگا ولو یؤاخذ اللہ الناس اور اگر مواخذہ
کرتا خدا آدمیوں سے بما کسبوا ساتھ اس چیز کے کہ بدی میں کسب کیا ہے انہوں نے شرک اور گناہ اور ظلم کو تو ما ترک علی ظہرھا نہ چھوڑتا اوپر پشت
ان زمین کے من دابۃ کوئی زمین پر چلنے والا جاندار کیا آدمی اور کیا جن اور کیا حیوان بلکہ آدمی کی شامت گناہ سے سب ہلاک ہو جاتے اور کوئی باقی
نہ رہتا جیسے کہ حضرت نوح کے زمانہ میں لوگوں کے کفر کی شومی سے تمام جانور ہلاک ہو کر غرق ہو گئے ایک ایک جوڑا جو کہ کشتی میں تھے وہ بچ رہے پس اسوقت بھی اگر
انکو گنہگار ہونے کے گناہ میں گرفتار کریں تو سب ہلاک ہوں ولکن یؤخرھم اور لیکن ڈھیل دیتا ہے انکو الی اجل مسمی طرف ایک
مدت نام رکھی گئی کے کہ وہ قیامت ہے اور ابن ابی روایت کرتا ہے کہ ایک مرد ایک شخص کو نیکی کا حکم کرتا تھا اس شخص کا گریبان پکڑ لیا انہوں نے کہا کہ اسکو چھوڑ دو
ظالم پھر ظالم کو ضرر نہیں کرتا ہے ابو داؤد نے سنکر کہا کہ تو دروغ کہتا ہے قسم ہے خدا کی کہ جان میری جسکے قبضہ میں ہے کہ جانور اپنے آشیانہ میں ستمگر کی شومی سے
ہلاک ہو جاتا ہے اور آدمی کے سبب ظلم بنی آدم اور ابو حمزہ ثمالی بیان کرتا ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ گناہ کی شومی سے بارش نہیں برساتا ہے تاکہ سب جاندار
مرجائیں اور دوسری روایت میں ابو حمزہ ثمالی سے یہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کسی سال میں مینہ دوسرے سال سے کم نہیں
برستا ہے لیکن خدا تعالیٰ اسکی عوض میں دوسری جگہ برسا دیتا ہے اور جسوقت لوگ گناہ کرتے ہیں تو جو بارش کہ انکے واسطے مقرر ہوا تھا اس سال اسکو کسی
طرف اور پہاڑوں اور جنگلوں اور دریاؤں میں برساتا ہے اور انکی زمین میں نہیں برساتا ہے اور خدا تعالیٰ عذاب کرتا ہے جعل کو یعنی سیاہ کیڑے کو جو کہ گوبر میں
ہوتا ہے اور اسکو عذاب کرتا ہے باران نہ برسنے کے اسکے سوراخ میں جاتی ہے اور کہ جس زمین میں اسکا سوراخ ہے وہاں نہیں برساتا ہے واسطے لوگوں کے گناہ کی نحوست
سے اور اسکو عذاب سے نجات کرتا ہے کہ وہ گنہگاروں کے محلہ میں کیوں رہا باوجودیکہ نیستا ہے واسطے اسکے راہ جانے کی اور زمین میں اٹھ جانیکی بلادی کی یعنی پھر
وہاں سے کیوں نہ گیا اسواسطے اسکو عذاب کرتا ہے اور بعد اسکے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ نصیحت پکڑو تم اے عقلمندو لیکن خدا سب کو نہیں ہلاک کرتا ہے ایک وقت معین تک بلکہ تا قیامت
مہلت فاذا جاء اجلہم پس جسوقت آئیگی اجل انکی یعنی جسوقت کہ انکی ہلاکت آپہنچی تو فان اللہ کان پس تحقیق خدا ہے بعبادہ ساتھ
بندوں اپنے کے بصیرا دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ مستحق ہلاک ہونیکا کون ہے اور لائق نجات کے کون ہے اور ہر ایک کو موافق اسکے عمل کے جزا اور
سزا دیتا سورۃ یس یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں ۸۳ آیتیں ہیں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور دل قرآن کا
یس ہے اور جو کوئی دن میں اس سورہ کو تلاوت کرے تو وہ خدا تعالیٰ کی امان میں ہو اور جو کوئی شب کو تلاوت کرے پہلے اسکے کہ خواب کرے تو خدا تعالیٰ ہزار
فرشتے اسپر موکل کرے کہ اسکو شیطان سے حفاظت کریں ہر وقت تا کہ بعد اسکی جنازہ کے ہمراہ جائیں استغفار کرتے ہوئے اور اسکی ہمراہ قبر میں جائیں اور قیامت تک عبادت
میں مشغول رہیں اور ثواب اسکا اس بندہ کو بخشیں اور اسکی قبر کو کشادہ کریں جہانتک کہ نگاہ پہنچتی ہے اور ہمیشہ اسکی قبر سے نور روشن ہو اور یہانتک کہ پہنچے قیامت
تک جسوقت وہ اپنی قبر سے اٹھے تو وہ فرشتے اسکی ہمراہ ہوں اور ہنسکر اس سے باتیں کریں اور ہر ایک خبر کی اسکو خوشخبری دیں یہانتک کہ صراط اور میزان سے اسکو گذار کر
ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کے مقام پر پہنچا دیں اور اسکو اور بعد اسکے خطاب رب العزت کا اسکو پہنچے کہ اے بندے میرے جسکی تو چاہے شفاعت کر
شفاعت تیری قبول ہے جسکی تو شفاعت کرے مقبول ہے اور جو کچھ تو مجھسے چاہے طلب کر کہ تمام مقصود تیرے بخشے ہیں کہ وہ بندہ شفاعت
کرے اور جو کچھ طلب کرے وہ خدا تعالیٰ اسکو عطا کرے اور ہرگز اسکا حساب نکرے اور کسی گناہ کا اس سے مواخذہ نکرے روز قیامت کے لوگ کہیں کہ سبحان اللہ ہرگز اس بندہ نے گناہ کچھ
بھی نہیں کیا ہے تاکہ اسکا مواخذہ ہو اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی قربتاً الی اللہ اس سورہ کو پڑھے تمام گناہ اسکے بخشے جائیں اور
ثواب بارہ قرآن کے ختم کرنے کا اسکو ملے اور دوسری حدیث میں ہے کہ بائیس قرآن ختم کا ثواب اسکو دیں اور اگر بیمار کے سرہانے اس سورہ کو پڑھیں بقدر شمار ہر حرف کے
دس فرشتے اسکے پاس حاضر ہوں اور صف باندھیں یہانتک کہ روح اسکی قبض ہو اور ہمراہ جنازہ اسکی کے جائیں اور اسپر نماز پڑھیں
یہانتک کہ اسکو دفن کریں اور اسکو نگاہ کریں اور جو بیمار کہ وقت نزع کے ہیں اس سورہ کو پڑھے اور کوئی اسکے پاس پڑھے رضوان آئے اور بہشت کا پیالہ

ع ۸

بہشت کی شراب کا پیالہ آتا ہے تا کہ وہ اسکو نوش کرے اور اسکو بہشت کی خوشخبری ہو اور شراب بہشت سے وہ سیراب ہوکر مرے اور سیراب ہوکر قبر سے اٹھے اور سیراب ہی بہشت میں جائے اور حضرت صلعم نے فرمایا کہ اس سورہ کو معمّہ بھی کہتے ہیں سو اسلئے کہ اسکے پڑھنے والے کو اور سننے والے کو بہتری دنیا اور آخرت کی عام کرتی ہے اور اسکو دافعہ بھی کہتے ہیں سو اسلئے کہ اسکے پڑھنے والے سے بلائیں دنیا اور آخرت کی دفع کرتی ہے اور اسکو قاضیہ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ تمام حاجتیں پڑھنے والے کی دنیا اور آخرت کی ادا کرتی ہے اور جو اسکو ایکبار پڑھے ثواب اسکا برابر بیس حج کے ہے اور جو کوئی اسکو سنے تو مثل اس شخص کے ہو کہ جس نے ہزار دینار اپنے راہ خدا میں دیے ہوں اور جو کوئی اسکو لکھے اور دھوکر پیئے تو ہزار شفا اور ہزار نور اور ہزار برکت اور ہزار رحمت اسکے پیٹ میں داخل ہوں اور تمام بیماریاں اسکے بدن کی دفع ہوں اور حضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی اسکو مقبرہ میں پڑھے تخفیف عذاب کی اُنکے مردوں کی ہو اور بشمار اُن لوگوں کے کہ اس مقبرہ میں مدفون ہیں اسکو حسنات حاصل ہوں بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یٰسٓ ﴿۱﴾ بعض کہتے ہیں کہ یہ نام سورہ کا ہے اسکو امام کسائی نے بادغام پڑھا ہے اور باقیوں نے اظہار سے اور ابوبکر اور حمزہ اور ابن کثیر اور نافع یٰسین کی نون کو ظاہر کرتے ہیں نزدیک واو کے اور ابن عامر اور کسائی اخفا کرتے ہیں اور یٰسین نام ہے محمد صلعم کا چنانچہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یٰسین محمد صلعم کے ناموں سے ایک نام ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم کے دس نام ہیں ان میں سے پانچ ہیں کہ بارہ نام ہیں اور پانچ آیتیں قرآن میں ہیں محمد اور احمد اور عبد اللہ اور یٰسین و ن اور حضرت کی اہلبیت کو جو آل یٰسین کہتے ہیں اسکی یہی وجہ ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام کی حدیث میں مجلس مامون میں ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے پوچھا کہ خبر دو مجھکو قول خدائے تعالیٰ سے یٰسٓ والقرآن الحکیم سے کیا مراد ہے علما نے کہا کہ یٰسین محمد ہیں اسمیں کوئی شک نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یٰسین نام ہے رسول خدا صلعم کا اور معنی اسکے یہ ہیں کہ اے سننے والے وحی کے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یا سید الاولین والآخرین ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یا انسان ہیں اور بعضے کہتے ہیں یا رجل ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یا محمد ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یٰسین نام قرآن کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نام خدا کا ہے اور آیت کا قرینہ دلالت کرتا ہے کہ یہ نام رسول خدا صلعم کا ہے اور کہتے ہیں کہ کلمہ واسطے رسول خدا صلعم کے ہے کہ اے محمد تو جو الطاف سے بھیجا ہوا ہے اور جو کچھ تو کہتا ہے اپنی طرف سے کہتا ہے اور بسبب الطاف کے منسوب کیا ہے کہ اُسنے کہا ہے خدا تعالیٰ اسکے قول کو رد کرتا ہے کہ اُسنے قسم کھائی والقرآن الحکیم ﴿۲﴾ قسم ہے قرآن حکمت والے کی انک لمن المرسلین ﴿۳﴾ تحقیق کہ تو البتہ رسولوں میں سے ہے کہ خدا نے تجھکو بھیجا ہے علیٰ صراط مستقیم ﴿۴﴾ اوپر راہ سیدھی کے کہ وہ راہ دین اسلام کی ہے جیسا کہ توحید اور پاکیزگی خدا کی سب نبیوں کی بیان کی گئی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یٰسین رسول خدا کا نام ہے اور دلالت کرتا ہے اسپر قول خدا کا انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم تنزیل العزیز ﴿۵﴾ نازل کرنا غالب کا یعنی یہ قرآن نازل کیا ہوا خدا کا ہے تنزیل خبر ہے مبتدا محذوف کی اور یہ قرأت اہل حجاز اور اہل بصرہ کی ہے اسکو مرفوع پڑھا ہے اور باقیوں نے منصوب پڑھا ہے اور مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے کہتے ہیں یعنی نازل کیا گیا ہے قرآن نازل کرنا خدائے غالب قوی کا جو پادشاہی ہے الرحیم مہربان ہے مخلوق پر اور تو اے محمد صلعم بھیجا گیا ہے لوگوں کی لتنذر تاکہ ڈراوے تو عذاب خدا سے قوما ما انذر اس قوم کو کہ نہیں ڈرائے گئے باپ دادے اباؤھم ﴿۶﴾ اُنکے چونکہ نزدیک ہیں سبب دراز ہونے زمانہ کے پیغمبر سے خالی تھے فھم غافلون پس وہ لوگ غافل ہیں پیغمبر سے اور دین اسلام اور علم خدا کا جو متعلق ہوا تھا اس امر پر کہ یہ اکثر کافر ہوں گے اسلئے فرماتا ہے لقد حق القول البتہ تحقیق ثابت اور درست ہوا ہے حکم خدا کا علیٰ اکثرھم اوپر اکثر کے یعنی قول ہمارا لاملان جہنم من الجنۃ والناس اجمعین یعنی البتہ پر کرینگے ہم دوزخ کو جن اور آدمیوں سے سب پس جس وقت کہ حال ان کا ایسا ہے تو فھم لا یومنون ﴿۷﴾ پس وہ ایمان نہ لائینگے اور اپنے کفر پر باقی رہ کر دوزخ میں جائینگے اور کہتے ہیں کہ ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر پیغمبر کو نماز میں دیکھوں تو پتھر سے اسکا سر کچل ڈالوں پس ایکبار جاکر حضرت کو نماز پڑھتے دیکھا ایک پتھر بڑا سا اٹھا کر لایا اور حضرت کے نزدیک پتھر کو اوپر اٹھایا کہ سر مبارک پر گراوے ہاتھ اسکا گردن پر چپٹ گیا کہ پتھر اسکے ہاتھوں میں رہ گیا اور جب وہ اپنے یاروں کے پاس آیا تو وہ پتھر اسکے ہاتھوں سے گرا اور بنی مخزوم میں سے ایک اور شخص اسکی گروہ میں سے اٹھا اور کہا میں محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قتل کرونگا جس وقت حضرت کے نزدیک آیا تو حضرت کی قرأت سنکر اسکی آنکھیں بے نور ہوگئیں اور وہ الٹا پھر کر چلا آیا اور اپنے یاروں کو کہا مثل شیر کے تھا میرے اور اسکے درمیان حائل ہوگیا کہ وہ ہی قوم مارتا تھا اُنکے خوف سے میں گر گیا نہ جا سکا اسپر یہ آیت نازل ہوئی انا جعلنا فی اعناقھم

کر دیا ہے بیچ گردنوں انکی کے اَغْلٰلًا طوق اور گردن بند کہ ہاتھ انکے گردنوں میں طوق کیساتھ بندھے ہوئے ہیں فَهِيَ پس وہ طوق اِلَى الْاَذْقَانِ طرف ٹھوڑیوں کے
ہوتی ہیں یعنی ٹھوڑیوں تک پس وہ طوق اسطرح سے آ گئے ہیں وہ طوق کہ انکی سبب سے فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ پس وہ لوگ سر اوپر کو اٹھائے ہوئے ہیں کہ نہیں جنبش کر سکتے
سر کو اور آنکھیں انکی کھلی رہ گئی ہیں اور کہتے ہیں کہ بنی مخزوم کی قوم کے لوگوں نے بہت مشورہ کیا کہ انکے ہاتھوں سے گردن کو جدا کیا اور بنی مخزوم میں سے ایک شخص اٹھا اور
کہا کہ میں جاتا ہوں اور محمد کو ابھی پتھر سے ہلاک کروں گا جس وقت حضرت کے نزدیک گیا تو اندھا ہو گیا اور سوا حضرت کے کسی کو نہیں دیکھتا تھا لیکن حضرت کی آواز سنتا تھا اور
الٹا پھر کر چلا آیا اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ محمد کو میں نے نہیں دیکھا اگر آواز انکی سنتا رہا اور قریب بیٹھے تھے اسکو کہا گیا تو ایک شخص انمیں سے اٹھ کر چلا وہی دیکھی کہ جو قصد میں کیا
جیسا کہا تھا اور بعد اسکے پھر یہ آیت نازل ہوئی وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ اور کر دیا ہمنے آگے انکے سَدًّا ایک دیوار وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا
اور پیچھے انکے ایک دیوار فَاَغْشَيْنٰهُمْ پس ڈھانک دیا ہمنے آنکھوں کو انکی فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ پس وہ نہیں دیکھتے ہیں کسی چیز کو اور قدرت نہیں رکھتے ہیں
وہ کہ اپنے داہنے اور بائیں نظر کریں اور راہ پائیں اور پیچھے نظر ڈالیں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک روز قریش آنحضرت کے پاس آئے کہا کہ ہمنے ہرگز ایسا نہیں دیکھا کہ
کبھی صبر کیا ہو جیسا کہ ہم صبر کرتے ہیں ان امور پر کہ جو تمکو ہم سمجھتے ہیں ہمارے عقلمندوں کو بیوقوف کہتا ہے اور ہمارے باپوں کو گمراہ بتاتا ہے اور ہمارے دین پر عیب لگاتا ہے
اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا ہے اور ہمارے خداؤں کو دشنام دیا کرتا ہے اور باوجود اسکے ہمنے اسکو چھوڑ رکھا ہے اور کچھ نہیں کہتے ہیں پس ہمنے اتفاق کیا کہ جس
جگہ محمد کو دیکھیں بند پر حملہ کریں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو انکے مشورہ سے خبر ہوئی تو روتی ہوئیں اپنے باپ کے نزدیک حاضر ہوئیں حضرت صلعم نے فاطمہ کو
گریاں دیکھ کر پوچھا کہ اے جان پدر تو اسقدر کیوں روتی ہے عرض کی کہ قریش نے متفق ہو کر ارادہ کیا ہے حضرت کے مار ڈالنے کا حضرت نے فرمایا کہ تو خوف نکر مجھکو
کوئی نہیں مار سکتا اور پانی طلب کر کے وضو کیا اور نماز پڑھی اور قدم مبارک مسجد الحرام کے اندر رکھا ان لوگوں نے حضرت کی ہیبت سے آنکھ نہ کھولی اور
خوف سے حضرت کی سرنگوں بیٹھے رہے اور حضرت نے ایک مٹھی خاک کی اٹھا کر ماری جسکو وہ خاک پہنچی روز جنگ بدر وہ مارا گیا اور خدا تعالیٰ نے سب کی قطع کر کے
طمع پیغمبر کی ایمان سے یہ آیت نازل کی وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اور برابر ہے اوپر انکے ءَاَنْذَرْتَهُمْ کیا ڈراوے تو انکو اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ یا نہ ڈراوے تو انکو نہ ایمان لاوینگے وہ بسبب ازلی کفر کے اور تفسیر اس آیت کی سورہ بقرہ میں گذر گئی ہے اور ڈرانے کفار سے جو کچھ نفع حاصل
نہیں ہوتا تھا اسلئے خدا تعالیٰ نے ڈرانے کو مومنین کے ساتھ خاص کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا تُنْذِرُ سوائے اسکے نہیں کہ ڈراتا ہے تو فائدہ دینے کی وجہ سے مَنِ
اتَّبَعَ الذِّكْرَ اس شخص کو کہ پیروی کرے قرآن کی اور انکی نصیحتوں کو دل سے سنے اور اسپر اعتقاد کرے وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ اور ڈرے خدا سے
ساتھ غیب یعنی پوشیدگی اور تنہائی میں اور لوگوں سے غائب ہو کر بخلاف منافقوں کے کہ ظاہر میں کہتے تھے کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب مومنین کی نظروں سے
غائب ہو کر اپنے یاروں کے پاس جاتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے جو ہم کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انسے ٹھٹھا کرتے ہیں اور یا یہ کہ آخرت کے امور سے
ڈرتا ہے وہ جو کہ غائب ہیں اور جو آدمی کہ پیرو قرآن کا ہے اور پیغمبر کے ڈرانے سے وہ ڈرتا ہے اے محمد فَبَشِّرْهُ پس خوشخبری دے تو اسکو بِمَغْفِرَةٍ ساتھ بخشش
گناہوں کے وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ اور ثواب بزرگ کے آخرت میں کہ وہ بہشت ہے بھری ہوئی نعمتوں سے اور کہتے ہیں کہ بنی سلمہ لوگوں نے جناب سید محمد صلعم سے عرض کی کہ
گھر ہمارے دور ہیں اگر حکم ہو تو ہم مسجد کے قریب گھر بنا لیں حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں ہی میں رہو کہ تمہارے پاؤں کے نشانوں کو جو مسجد کی طرف جاتے ہو فرشتے لکھتے ہیں پس جسوقت کہ راہ
دور ہو تو ثواب اسکا زیادہ ہوگا کہ ہر قدم پر ثواب ہے اور حق تعالیٰ نے پیغمبر کی تصدیق کیواسطے یہ آیت نازل کی اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى تحقیق کہ ہم
زندہ کرینگے مردوں کو قیامت کے روز اور یا یہ کہ مردہ دلوں کو ہدایت سے ہم زندہ کرتے ہیں وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا اور لکھتے ہیں ہم جو کچھ کہ آگے بھیجا انہوں نے
اعمال نیک اور بد کہ موافق انکے ہم جزا دیویں وَاٰثَارَهُمْ اور نشانوں انکو لکھتے ہیں ہم کہ وہ انکے قدموں کے نشان ہیں جسوقت کہ وہ طرف مسجد کے جاتے ہیں
وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز کو اَحْصَيْنٰهُ شمار کیا ہے ہمنے اسکو فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ بیچ دفتر کے کہ پیشوائی ظاہر ہے سب کتابوں کا یعنی لوح محفوظ کہ اسمیں ع ۱۲ ۱۸
سب لکھا ہوا ہے جو کہ عالم میں ہوتا ہے اور کل شیء منصوب ہے بفعل مقدر سے کہ وہ احصینا ہے اور تفسیر کرتا ہے اسکی احصیناہ مذکور اور یہ قاعدہ اضمار علی شریطۃ التفسیر کا ہے
اور [illegible] اہلبیت میں اور امام مبین سے علی ابن ابی طالب ہیں اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ واللہ میں امام مبین ہوں کہ ظاہر کرتا ہوں حق کو باطل سے اور

ہوا ہو یں کا رسو لنحہ انسیو اور امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ جب آیہ و کل شیئ احصیناہ فی امام مبین رسول خدا صلعم پر نازل ہوئی تو ابو بکر اور عمر دونوں کھڑے ہو
اور کہا کہ یا رسول خدا کیا امام مبین توریت ہے فرمایا کہ نہیں ان دونوں نے کہا کہ کیا وہ انجیل ہے فرمایا کہ نہیں پھر پوچھا انہوں نے کہ کیا وہ قرآن ہے فرمایا کہ نہیں اور علی کی طرف
متوجہ ہو کر فرمایا کہ وہ یہ ہے تحقیق کہ یہ وہ امام ہے کہ خدا تعالی نے ہر چیز کا علم اس میں گھیرا ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اے گروہ آدمیوں کی ایسا کوئی علم نہیں ہے کہ
میرے پروردگار نے مجھکو تعلیم نہ کیا ہو اور میں نے وہ علم علی کو تعلیم کیا ہے اور تحقیق کہ گھیر لیا ہے خدا نے علم کو مجھ میں اور جو علم کہ میں نے سیکھا ہوں اس علم کو گھیر لیا ہے
امام المتقین میں اور ایسا کوئی علم نہیں ہے کہ علی کو میں نے نہ سکھلایا ہو اور یہ نازل ہوئی ہے آیہ اے محمد حکم کرتا ہوں اپنے حبیب کو کہ ان لوگوں کے واسطے ایک قصہ بیان کر کہ
جیسے کہ کہا لیے باوجود دیکھنے معجزوں کے ایمان نہیں لاتے بلکہ ایسا ہی انکار کیا تھا اگلے لوگوں نے بھی کہ ایمان نہ لائے پس خدا فرماتا ہے کہ واضرب لهم
مثلا اور بیان کر واسطے محمد صلعم کے واسطے ان لوگوں کے مثل کو اصحاب القریۃ یعنی بستی والوں کی اور وہ مثل ایک قصہ ہے کہ واقع ہوا تھا اور وہ نام
بستی کا انطاکیہ تھا اور وہ ایک شہر ہے ملک شام میں اور بیان کر حکم ان کا جو گذرا ہے مفسرین نے لکھا ہے یعنی خدا تعالی فرماتا ہے کہ ان لوگوں کا قصہ بیان کر کہ
اذ جاءها المرسلون جس وقت کہ آئے اس بستی میں بھیجے ہوئے یعنی اور رسول عیسی کے اور وہ قصہ اس طرح پر ہے کہ حضرت عیسی نے دو آدمی
حواریوں میں سے شہر انطاکیہ میں ہدایت کے لیے بھیجے ایک کا نام یوحنا تھا اور دوسرے کا نام صادق تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دونوں یوحنا اور پولس تھے
اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دونوں شمعون اور پولس تھے جب وہ دونوں شہر کے نزدیک پہنچے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ وہ بکریاں چراتا تھا اور اس کا نام حبیب نجار تھا
اس نے ان سے پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو کہا کہ ہم بھیجے ہوئے عیسی علیہ السلام کے ہیں اور تم کو دین کی طرف بلاتے ہیں اور بتوں کی پرستش سے منع کرتے ہیں
کہا کہ تم اپنے دعوی کے سچے ہو کوئی دلیل رکھتے ہو ان دونوں نے کہا کہ ہاں ہم بیماروں کو شفا دیتے ہیں اور مادر زاد اندھوں کو اور کوڑھیوں کو اچھا
کرتے ہیں اس بوڑھے نے کہا کہ کئی سال سے میرا فرزند بیمار ہے اور سب طبیب اس کے علاج سے عاجز ہیں اگر وہ اچھا ہو جائے تو میں عیسی علیہ السلام کا دین اختیار کروں اور
مسلمان ہو جاؤں پس وہ دونوں اس لڑکے کے سرہانے پر آئے اور دعا کی اسی وقت اس کو صحت ہو گئی اور کل مرض سے خلاصی پائی وہ مرد بیچارہ ایمان لایا اور وہ
ہو گیا اور وہ حبیب نجار ہے کہ مومن آل یاسین مشہور ہے اور وہ چھ سو برس پیشتر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لایا تھا اور وہ
بیچ ایک غار کے کہتے ہیں کہ وہ اپنا ایمان پوشیدہ رکھتا تھا اور ایک غار میں عبادت خدا کی کرتا تھا اور جس وقت یہ دونوں آدمی حضرت عیسی علیہ السلام کے
پہنچے تو اس نے اپنا ایمان ظاہر کیا القصہ خبر ان دونوں کی شہر میں مشہور ہوئی اور بہت بیماروں نے ان کے ہاتھ سے شفا پائی بادشاہ اس شہر کا جس کا نام انطیخس
رومی تھا اور وہ بت پرستی کیا کرتا تھا جس وقت ان کا حال اس نے سنا اور ان دونوں کو بلا کر کہا کہ تم کون آدمی ہو انہوں نے کہا کہ ہم رسول عیسی کے بھیجے ہوئے ہیں اور
خلقت کو گمراہی سے نکال کر راہ حق کی طرف بلاتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ علامت تمہارے حق ہونے کی کیا ہے کہا کہ ہم مادر زاد اندھوں کو اور کوڑھیوں کو دعا کر کے اچھا
کرتے ہیں اور سب بیماروں کو شفا بخشتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ ابھی چلے جاؤ کہ میں تمہاری مقدمہ میں کچھ سوچوں پس وہ بادشاہ کے پاس سے چلے گئے اور انہوں نے اپنے
دین کو ظاہر کیا لوگوں نے ان کے دین کو باطل کر کے سمجھی جو کچھ کہ تو ان دونوں کو بتخانہ میں قید کر دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دونوں دعوت کے واسطے اس شہر میں گئے وہاں کے
آدمیوں کو بادشاہ کے پاس لے جانے کے لیے ایک بار بادشاہ کو انہوں نے بازار میں دیکھا اور تکبیر کہا اور ذکر خدا کا شروع کیا بادشاہ نہایت غصہ ہو کر حکم دیا کہ
ان کو بتخانہ میں قید کرو یہ خبر حضرت عیسی کو پہنچی انہوں نے شمعون کو جو کہ سردار حواریوں کا تھا اور حضرت عیسی کے خلیفہ تھے ان دونوں کی مدد کے واسطے روانہ کیا اور
جب وہ شہر میں آیا تو بادشاہ کے مصاحبوں سے آشنائی پیدا کی اور اپنی علم اور حکمت کی جہت سے بادشاہ کے مقربوں میں ہو گیا اور اللہ تعالے نے بادشاہ کا دل اس کی
طرف مائل کیا جب آشنائی اور دوستی اس کی بادشاہ سے ہوئی حکم خدا کا ان دونوں بیچاروں کی مدد کرنے کا تھا فرماتا ہے کہ اذ ارسلنا الیهم اثنین
جس وقت بھیجا ہم نے طرف ان اہل انطاکیہ والوں کی دو آدمی کو تو فكذبوهما پس جھٹلایا انہوں نے ان دونوں کو اور قید خانہ میں کیا فعززنا بثالث پس قوت دیا ہم نے
ان دونوں کو ساتھ تیسرے کے یعنی شمعون ان دونوں کو ابو بکر نے قوت دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ شمعون کے ساتھ ان کو قوت دی وہ بادشاہ کا
مصاحب ہوا اور کہتے ہیں کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ میں آتا اور خدا تعالی کو سجدہ کرتا اور لوگ گمان کرتے کہ وہ بتوں کی پرستش کرتا ہے اور بادشاہ کو اس پر بہت اعتماد تھا

بدون انکی مشورہ کے کوئی کام نکرتا تھا اگر وہ بادشاہ سے پوچھتا اُسنے شمعون نے کہا کہ وہ دو شخص بڑا دعوی کرتے ہیں اور ساتھ ہونکو اپنی تصدیق
کرتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ ہاں شمعون نے تعجب سے کہا کہ اے بادشاہ انکو بلانا چاہیے کہ انکا کلام تعجب انگیز ہے بادشاہ نے انکو طلب کیا جس وقت انہوں نے شمعون کو
دیکھا بادشاہ کے پاس بہت خوشحال ہوے اور ویسی طرح پہچانی شمعون نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو کہا کہ ہم رسول ہیں عیسیٰ کے رسول اسپر شمعون نے پوچھا کہ تم
یہاں کس کام کو آئے ہو ان دونوں نے کہا کہ ہم اسلیے یہاں آئے ہیں تاکہ بادشاہ کو اور اسکی قوم کو بتوں کی پرستش سے منع کریں اور جسنے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اسکی
عبادت کی رغبت دلائیں شمعون نے کہا کہ تم اپنے دعوے پر کوئی دلیل رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ ہاں ہم مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو اور کل بیماروں کو خدا کے
حکم سے اچھا کرتے ہیں بادشاہ نے حکم کیا کہ ایک مادرزاد اندھے کو لاؤ لوگوں نے اسکو حاضر کیا اور ایسا اندھا تھا کہ اسکی آنکھوں کی جگہ مثل پیشانی کے صاف تھا اور کوئی
علامت آنکھوں کی نہ تھی بادشاہ نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو اسکو بینا کرو انہوں نے دعا کی … آنکھوں کی جگہ شق ہوئی اور
دو گڑھے وہاں ہو گئے اور انہوں نے دو گولیاں مٹی کی بناکر ان گڑھوں میں رکھ دیں اسی وقت وہ دو ڈیلے آنکھوں کے بن گئے اور وہ آنکھیں روشن ہوئیں اور وہ دیکھنے
لگا بادشاہ بہت متعجب ہوا شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ہم بھی ان خداؤں سے درخواست کریں وہ ایسا کردیں بادشاہ نے آہستہ سے کہا کہ اے شمعون تو نہیں جانتا ہے کہ وہ
تو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتے ہیں شمعون نے ان دونوں سے کہا کہ اگر تمہارا خدا ایسا کرسکتا ہے انہوں نے کہا کہ مردہ کو زندہ کرسکتا ہے
شمعون نے کہا کہ اگر تمہارا خدا ایسا کریگا تو ہم سب تم پر ایمان لائینگے انہوں نے کہا کہ ہمارا خدا سب چیز پر قادر ہے بادشاہ نے کہا کہ سات روز کا عرصہ ہوا کہ ایک دہقان کا
لڑکا مر گیا ہے ہم نے اسکو ابتک دفن نہیں کیا ہے کہ اسکا باپ کسی راہ سے گئے ہیں جس وقت وہ آوے تو اسکو دفن کریں اسکو تم زندہ کرو وہ لڑکے کو لائے اور بو بھی پھیل گئی تھی
اور وہ سڑ گیا تھا شمعون نے پوشیدہ دعا کی اور علانیہ وہ دونوں بھی شمعون کے پیرو خدا سے التجا کی اسی وقت وہ زندہ ہوکر کھڑا ہوگیا اور کہا کہ اے قوم خدا سے ڈرو
اور ان پر ایمان لاؤ کہ مجھکو … سات وادی … کے ساتھ … اور عذاب کیا آج کے دن آسمان کے دروازے کھولے گئے اور ایک جوان خوبصورت دیکھا
ان تینوں کی سفارش کرتا ہے لوگوں نے پوچھا کہ وہ تینوں کون ہیں کہا کہ شمعون اور یہ دونوں جو پہلے آئے تھے اور وہ جوان جو انکی سفارش کرتا تھا وہ عیسیٰ پیغمبر ہے اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس قصہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ شمعون کے شہر میں داخل ہونے سے اور لوگوں سے کہا کہ مجھکو بادشاہ کے دروازہ پر پہنچاؤ جس وقت وہ دروازہ پر
پہنچے تو وہاں کھڑے ہوکر کہا کہ میں فلاں جنگل میں عبادت کرتا تھا اور اب میں چاہتا ہوں کہ بادشاہ کے خدا کی عبادت کروں لوگوں نے انکا کلام بادشاہ تک پہنچایا
بادشاہ نے حکم دیا کہ انکو خداؤں کے مکان میں لیجاؤ وہاں انکو پہنچا دیا اور وہاں وہ دونوں بھی قید میں تھے جو کہ ان سے پہلے آئے تھے ان دونوں سے کہا کہ …
پھری ہے تو ہم ایک … اور تم … شمعون کچھ جانتے ہیں اور ایک سال تک اس بتخانہ میں شمعون رہا اسکے بعد بادشاہ کے پاس
پہنچا بادشاہ سے کہا کہ میں … خداؤں کی عبادت کرتا ہوں … اور جو حاجت میری ہے … شمعون نے کہا کہ میری کوئی حاجت …
اور لیکن دو شخص قید میں ہیں وہ کون ہیں کیا حال ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ دو مرد شہر میں آئے کہ دین … باطل کرتے تھے اور دعوی کرتے تھے کہ آسمان
خدا کا شمعون نے کہا کہ اے بادشاہ … اگر حق انکی طرف ہے تو ہم پیروی کرینگے اور اگر حق ہماری طرف ہے تو وہ دونوں ہمارے دین میں داخل ہوں بادشاہ نے
پھر ان دونوں کو طلب کیا جس وقت حاضر ہوے تو شمعون نے ان دونوں سے کہا کہ تم کیا بات ہمارے پاس لائے ہو ان دونوں نے کہا کہ ہم آئے ہیں کہ بادشاہ کو ہم بتاتے ہیں طرف
عبادت خدا کی جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور … جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جو صورت چاہتا ہے بناتا ہے اور اگاتا ہے درختوں کو اور
پھلوں کو اور نازل کیا ہے مینہ آسمان سے پانی کو شمعون نے کہا کہ تمہارا خدا بھی قدرت رکھتا ہے کہ اندھے کو بینا کرے ان دونوں نے کہا کہ ہم اس سے سوال کرینگے اگر چاہیگا تو
بینا کردیگا بادشاہ سے شمعون نے کہا کہ ایک اندھے کو لاؤ … اندھا حاضر کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ … دعا کرو کہ اسکی بینائی کو پھیر دے وہ
دونوں … اور دو رکعت نماز کی پڑھی اور دعا کی … اسکی آنکھیں کھل کر روشن ہوگئیں اور وہ آسمان کیطرف نظر کرتا تھا شمعون نے کہا کہ ایک اور اندھا لاؤ جو
حاضر ہوا شمعون نے سجدہ کیا اور سر اپنا اٹھایا تو وہ اندھا بالکل بینا ہوگیا اسوقت شمعون نے کہا کہ اے بادشاہ اگر انہوں نے بینا کیا ہے تو میں نے بھی بینا کیا ہے
حجت … مقابلہ میں … اور … ایک … اچھا کر دیا … پاؤں سے چلنے لگا اور دوسرا … اسیطرح شمعون نے اچھا کیا

اور بادشاہ نے کہا کہ وہ معجزے اُنہوں نے دکھلائے ہیں سو ہم بھی وہ معجزے دکھلا سکتے ہیں اور یہ برابر ہیں لیکن ایک شے باقی رہی ہے اگر وہ تمکو کر دکھاویں تو میں اُنکے دین میں داخل ہو جاؤنگا
اور کہا کہ وہ بادشاہ میں نے سنا ہے کہ بادشاہ کا ایک بیٹا تھا وہ مر گیا ہے اگر وہ اُسکو زندہ کر دیں تو میں اُنکے دین میں آ جاؤنگا بادشاہ نے کہا کہ میں بھی تیرے ہمراہ اُنکے
دین میں آ جاؤنگا پھر شمعون نے اُن دونو سے کہا کہ ایک امر باقی رہا اور وہ یہ ہے کہ بادشاہ کا بیٹا مر گیا ہے تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ وہ زندہ ہو جاوے وہ دونو سجدہ میں
گر پڑے اور سجدہ کو طول دیا اور بعد اُسکے سر اُنکو سجدہ سے اُٹھایا اور بادشاہ سے کہا کہ اُسکی قبر پر آدمیوں کو بھیج کہ وہ وہاں موجود ہو گیا ہے لوگ اُسکی قبر پر گئے دیکھا کہ وہ اپنی
قبر سے نکلکر اپنے سر کی خاک کو جھاڑتا ہے اُسکو لے کر بادشاہ کے پاس لائے بادشاہ نے اُسکو پہچانا اور جانا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اُس سے پوچھا کہ اے فرزند تیرا کیا حال
ہے کہا کہ میں مر گیا تھا اور دو آدمیوں کو میں نے دیکھا کہ پروردگار کے سامنے سجدہ میں گر کے میرے زندہ کرنیکا سوال کرتے ہیں حق تعالیٰ نے مجھکو زندہ کر دیا بادشاہ
نے کہا اے فرزند جب تو اُن دونو کو دیکھے تو پہچانیگا کہا کہ ہاں جس وقت دیکھونگا پہچان لونگا بادشاہ نے سب آدمی جنگل میں بھیجے اور ایک ایک آدمی کو اُسکے روبرو
کرتے تھے اُن دونو میں سے ایک شخص اُسکے روبرو آیا تو اُسنے پہچان لیا اور کہا کہ اُن دونو میں سے ایک یہ ہے اور بعد اُسکے
پھر ایک ایک کو اُسکے روبرو کرتے تھے جب وہ دوسرا اُسکے روبرو آیا تو اُسکو بھی پہچان لیا اور بعد اُسکے شمعون نے اُن دونو سے کہا کہ میں تو تمہارے خدا پر ایمان لایا
اور میں جانتا کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ حق ہے بادشاہ نے کہا کہ میں بھی تمہارے خدا پر ایمان لایا اور کتنے آدمی اُس شہر کے ایمان لائے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ لوگ ایمان
نہیں لائے اور اُن تینوں پیغمبروں کو قتل کا ارادہ کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ جو ایمان نہیں لائے وہ اُس شہر کے گروہ تھے آدمی تھے اور شمعون ساتھ اُن دونو رسولوں کے
اُنکو خدا کی طرف بلایا چنانچہ خدا نے بیان فرمایا ہے کہ **فقالوا** پس کہا اُن تینوں نے کہ **انا الیکم مرسلون** تحقیق ہم طرف تمہاری بھیجے گئے ہیں
طرف سے اور تمہاری ہدایت کیواسطے یہاں آئے ہیں بادشاہ اور اُسکی قوم ایمان لائی اور جو لوگ کہ ایمان نہیں لائے تھے اُن لوگوں نے کہا کہ **قالوا** کہا اُنہوں نے کہ
ما انتم الا بشر مثلنا نہیں ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے کہ صورت اور شکل میں اور صفات میں ہم تمہاری مثل ہیں کس چیز کی وجہ سے رسول کر کے بھیجا **وما انزل الرحمن
من شیء** اور نہیں نازل کیا ہے خدا نے کچھ کہ جسکی طرف تم ہمکو بلاتے ہو **ان انتم الا تکذبون** نہیں ہو تم مگر جھوٹ بولتے ہو تب اُن رسولوں نے بعد
سننے اس کلام کے **قالوا** کہا اُنہوں نے کہ **ربنا یعلم** پروردگار ہمارا جانتا ہے کہ **انا الیکم لمرسلون** تحقیق ہم طرف تمہاری بھیجے
گئے ہیں اور موافق اُسکے ہم معجزے دکھلاتے ہیں **وما علینا الا البلاغ المبین** اور نہیں ہے اوپر ہمارے مگر پہنچانا ظاہر اور کھول کر
سے ہم باہر ہو گئے ہیں کہ جو کچھ ہمارے ذمہ تھا وہ ہم نے پہنچا دیا اور معجزے دکھلا دیے اور اگر تم عناد اور دشمنی کی راہ سے قبول نہ کرو گے تو خدا ... **قالوا**
کہا اُنہوں نے منہ پھیر کر **انا تطیرنا بکم** تحقیق ہم فال بد لیتے ہیں ساتھ تمہارے کہ جس روز سے تم یہاں آئے ہو مینہ بند ہو گیا ہے اور
زراعت ہماری اور درخت خشک ہو گئے **لئن لم تنتہوا** البتہ اگر باز نہ آؤ گے تم اور نصیحت سے **لنرجمنکم** البتہ سنگسار کرینگے ہم تمکو **ولیمسنکم** اور
البتہ پہنچیگا تمکو **منا** ہماری طرف سے **عذاب الیم** عذاب دردناک **قالوا** کہا اُن رسولوں نے کہ **طائرکم معکم** فال بد تمہاری
تمہارے ہمراہ ہے کہ تم جو کفر اور بد کہتے ہو وہ تمہارے وبال ہے اور ہم جو خدا کی توحید کیطرف اور اُسکی عبادت کیطرف تمکو بلاتے ہیں
یہ نہایت خیر اور برکت کا کام ہے **ائن ذکرتم** کیا اگر نصیحت کیے جاتے ہو تم ہمکو فال بد جانتے ہو اور ارادہ قتل کا کرتے ہو **بل انتم قوم مسرفون**
بلکہ تم ایک قوم حد سے گزر جانیوالے ہو کفر میں یا ظلم اور گناہ کرنے میں اور ابو عمرو اور قالون نے ایک ہمزہ سے پڑھا ہے اور ابن کثیر اور یعقوب اور
نافع نے بھی ایک ہمزہ سے پڑھا ہے لیکن ہمزہ ممدودہ اور باقیوں نے دو ہمزہ سے پڑھا اور جزا اُن شرط کی محذوف ہے **وجاء من اقصا المدینۃ** اور آیا
انتہای شہر سے **رجل یسعی** ایک مرد دوڑتا ہوا یعنی حبیب نجار شہر کے کنارے سے اور اُنکا گھر شہر کے دروازہ کے قریب تھا عبادت میں مشغول رہتا جب اُسنے قوم کو
سنا کہ اُن رسولوں کو دکھ دیتی ہے تو نصیحت کرنے کو بہت جلدی سے دوڑتا ہوا آیا **قال یا قوم** کہا اے قوم میری **اتبعوا المرسلین** پیروی کرو رسولوں کی
اتبعوا من لا یسألکم اجرا پیروی کرو تم اُس شخص کی کہ نہیں چاہتا ہے تم سے اجر اور مزدوری کو پیغام پہنچانے پر **وهم مهتدون** اور وہ راہ
پائے ہوئے ہیں اُس حال میں کہ جسمیں خیر دنیا اور آخرت کی ہے اُن لوگوں نے یہ سنکر حبیب نجار سے کہا کہ کیا تو ہمارا دین چھوڑ کر اُنکا دین اختیار کرتا ہے حبیب نے کہا

جواب ان کا یہہ ہوا **وَمَا لِیَ** اور کیا ہوا واسطے میرے کہ نہ **لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ** پرستش نہیں کرتا میں اوسکی **فَطَرَنِیْ** پیدا کیا جسنے مجھکو **وَاِلَیْهِ**
تُرْجَعُوْنَ اور طرف اوسکی رجوع کرو گے تم اور پہر جاوگے تم واسطے جزاے اعمال کے **ءَاَتَّخِذُ** ڈرنا چاہیے تمکو اس سے کیا پکڑوں میں یعنی کیا اختیار کروں میں **مِنْ**
دُوْنِهٖٓ سواے اوس خدا کے **اٰلِهَةً** معبودوں کو کہ وہ بت ہیں اپنے خدا ٹھہراؤں **اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ** اگر ارادہ کرے میرا خدا **بِضُرٍّ** ساتھ
ضرر کے یعنی اگر خدا مجھکو ضرر پہنچانا چاہے تو **لَّا تُغْنِ عَنِّیْ** نہ کفایت کرے یعنی نہ دفع کرے مجھ سے **شَفَاعَتُهُمْ** سفارش ان بتوں کی **شَیْئًا** کچھ بھی
اگر خدا نے کچھ چاہا ہو کہ وہ قابل اسکی نہیں ہیں کہ کسی کی سفارش کریں اور بلا کو دفع کروائیں **وَّلَا یُنْقِذُوْنِ** اور نہ چھڑا سکیں مجھکو ضرر سے میرے بعد
کے پس میں اگر ان کی پرستش کروں کہ نہ تو ضرر کو دفع کر سکے اور نہ نفع پہنچا سکے اور ان کی عبادت کو ترک کروں کہ جس طرح کی قدرت تمام اور فائدہ نفع کے
پہنچانے اور ضرر کے دور کرنے پر ہو **اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ** تو تحقیق کہ میں البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوں کہ حق کو چھوڑ کر باطل کیطرف گیا جب قوم نے
یہہ سنا اونکی قتل کا ارادہ کیا اسنے رسولوں کیطرف متوجہ ہو کے کہا **اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ** تحقیق کہ میں ایمان لایا ہوں **بِرَبِّكُمْ** ساتھ پروردگار تمہارے کے
فَاسْمَعُوْنِ پس سنو تم مجھ سے ایمان میرے کو کل کو قیامت کے روز میرے ایمان کی تم گواہی دینا کہتے ہیں کہ جب یہ کلام اونہوں نے کہا اونکی قوم نے سنا تو وہ لوگ اوسکے دشمن ہو گئے
تھے اور وہ یہی کہتے تھے کہ خداوند میری قوم کو ہدایت کر کہتے ہیں کہ اونکو سنگسار کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ مر گئے اور بازار میں ڈالدیا انکو دفن کیا اور بعضے کہتے
ہیں کہ اونکو مار ڈالا اور خدا نے اونکو زندہ کیا اور بہشت میں لے گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ بعد قتل ان کے فرشتے ان کی روح کو بہشت میں لے گئے **قِیْلَ** کہا
یعنی ملائکہ نے اونکو کہا کہ **ادْخُلِ الْجَنَّةَ** داخل ہو تو بہشت میں اور جس وقت وہ بہشت میں داخل ہوا **قَالَ** کہا **یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ** ای کاش قوم
میری جانتی اور دانا ہوتی **بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ** ساتھ اوسکے کہ بخشش کی میرے واسطے پروردگار میرے نے یعنی جس سبب سے بخش دیا ہے مجھکو تاکہ جانیں کہ وہ ایمان لانا ہی خدا پر
اور سعی کوشش کی ہو غرض یہہ ہے کہ جیسے حالت زندگی میں وہ اپنی قوم کو نصیحت کرتے تھے ایسے ہی بعد مرنے کے بھی نصیحت کی کہ میرے بخشے جانیکی کاش انکو خبر ہو
سبب ایمان لانے کے خدا تعالیٰ نے مجھکو بخشا اور طرح طرح کی نعمتیں مجھکو بہشت میں عطا کیں **وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ** اور کر دیا مجھکو بزرگوں سے
ہیں اگر وہ میرے حال سے مطلع ہوتے تو وہ بھی ایمان لاتے اور حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ سابق امت میری کے تین آدمی ہیں ایک نے اونمیں سے کفر نہ
کیا ہے اور وہ علی ابن ابی طالب ہیں اور حبیب نجار مومن آل یٰسین اور حزقیل مومن آل فرعون ہیں یہہ تینوں صدیق ہیں اور علی افضل ان کا ہے اور ایک روایت میں
حزقیل کی جگہ سمعان بن شمعون کا نام ہے اور یہہ سب انبیا پر ایمان لائے ہیں حضرت کی نبوت سے پہلے مگر علی ابن ابی طالب کہ حضرت کے زمانہ میں سب سے پہلے ایمان لائے
اور اب حق تعالیٰ اس قوم کے ہلاک ہونیکی خبر دیتا ہے کہ **وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ** اور نہیں نازل کیا ہمنے اوپر قوم حبیب نجار کے **مِنْۢ بَعْدِهٖ** پیچھے قتل
اوسکے **مِنْ جُنْدٍ** کوئی لشکر **مِّنَ السَّمَآءِ** آسمان سے واسطے ہلاک کرنے ان لوگوں کے **وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ** اور نہیں ہیں ہم نازل کرنیوالے لشکروں کے کفار
ہلاک کرنے کے واسطے کہ ہماری حکمت اور مصلحت تقاضا نہیں کرتی ہے لشکر کے بھیجنے کو واسطے اونکے اور بدر اور حنین میں جو لشکر بھیجا تھا وہ پیغمبر کی تعظیم کے واسطے تھا اور کفار کی وہ
مقدار نہیں جسکی ہلاکت کو لشکر بھیجا جاوے **اِنْ كَانَتْ** نہ تھا عذاب انکا **اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً** مگر ایک چیخ ایک عذاب کی قسموں میں سے نہایت آسان ہے اور وہ یہہ ہے
کہ جبریل آئے اور اونکے شہر کے دروازہ کے دونوں بازو پکڑ کر ایک چیخ ماری **فَاِذَا هُمْ** پس ناگاہ وہ **خٰمِدُوْنَ** بجھے ہوئے یعنی مرے ہوئے تھے مثل آگ کے کہ ایک دفعہ
ہی بجھ جاتی ہے سب کفار ایک دم ہی ہلاک ہو گئے **یٰحَسْرَةً** ای افسوس اور پشیمانی قیامت میں **عَلَی الْعِبَادِ** اوپر بندوں کے کہ جو ہی اوقات کفر اور گناہ میں
بسر کیے اور واجب ہوا واسطے اونکے **مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ** نہیں آتا ہے اونکے پاس کوئی پیغمبر **اِلَّا كَانُوْا بِهٖ** مگر کہ تھے وہ ساتھ اوسکے **یَسْتَهْزِءُوْنَ**
ٹھٹھا کرتے اور اب حق تعالیٰ مشرکوں کو خوف دلاتا ہے کہ **اَلَمْ یَرَوْا** کیا نہیں دیکھا ہے ان کفار مکہ نے یعنی نہیں جانا کہ **كَمْ اَهْلَكْنَا** بہت ہلاک کیں ہمنے
قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ پہلے ان سے قرنوں سے یعنی زمانہ گذشتہ میں کتنی امتیں کہ ہم نے ہلاک کیں **اَنَّهُمْ** تحقیق وہ ہلاک کیے گئے لوگ **اِلَیْهِمْ** طرف ان
مکہ والوں کے **لَا یَرْجِعُوْنَ** نہیں پھرتے ہیں یعنی ہلاک ہو کر دنیا میں پھر کے نہیں آتے ہیں اور نصیحت نہیں پکڑتے ہیں کہ مثل ان لوگوں کے ہم پر بھی عذاب
نازل ہو **وَاِنْ كُلٌّ** اور نہیں ہیں کل ان کے **لَّمَّا جَمِیْعٌ** مگر جمع کیے گئے **لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ** نزدیک ہمارے حاضر کیے گئے واسطے جزاے اعمال کے

یعنی وہ پہلی امتیں ہلاک کی گئیں اور یہ کفار کہ جو پیچھے انکے پیدا ہوئے ہیں سب ان سب ہمارے حضور میں حاضر ہونگے اور موافق اپنے فعلوں کے جزا اور سزا کو پہنچیں گے اور عذاب الیم میں گرفتار ہونگے کہ ہماری قدرت کی نشانیوں میں نہ سمجھے اور تامل نہ کیا کہ ایمان لاتے اور نشانیاں ہماری توحید اور قدرت کی بہت ہیں اگر وہ تامل کریں اور یہی عقل سے کام فرماویں وَآيَةٌ لَّهُمُ اور نشانی واسطے انکے ہماری قدرت کاملہ پر انکی دوبارہ زندگی کی واسطے الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ زمین مردہ ہے یعنی خشک اور بے گیاہ کہ اس میں نہ سبزہ ہو بسبب باران کے أَحْيَيْنَاهَا زندہ کیا ہم نے اسکو وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا اور نکالا ہم نے اس میں سے حَبًّا دانہ کو یعنی غلہ کو کہ غذا انسان کی ہو فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ پس اس میں سے کھاتے ہیں وَجَعَلْنَا فِيهَا اور کیا ہم نے بیچ اسکے جَنَّاتٍ باغ مِّن نَّخِيلٍ درختوں خرما کے وَأَعْنَابٍ اور انگور کے درختوں سے اور باغ اور زراعت جو بدون پانی کے سرسبز نہیں رہتے ہیں اسواسطے فرماتا ہے وَفَجَّرْنَا فِيهَا اور جاری کئے ہم نے بیچ اسکے مِنَ الْعُيُونِ چشموں سے تاکہ باغوں اور زراعت کو پانی دیویں اور ہم نے چشمے اسلئے جاری کئے ہیں لِيَأْكُلُوا تاکہ کھاویں مِن ثَمَرِهِ میوہ اسکے سے اور قسم قسم کے رزق وَمَا عَمِلَتْهُ اور نہیں ہے کہ کام کیا ہو أَيْدِيهِمْ ہاتھوں انکے نے بلکہ ہم نے پیدا کیا ہے اور میوہ بنایا یعنی پیدا اور سبز کیا أَفَلَا يَشْكُرُونَ پس کیا شکر نہیں کرتے ہیں بعض ان نعمتوں کا اور پرستش کرتے ہیں سُبْحَانَ پاک ہے تمام عیبوں اور نقصانوں سے الَّذِي وہ شخص اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ الْأَزْوَاجَ پیدا کیا ہے اس نے جوڑوں کو كُلَّهَا سب کو مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ اس چیز سے کہ اگاتی ہے زمین قدرت خدا سے گیاہ اور درخت قسم قسم کے وَمِنْ أَنفُسِهِمْ اور نفسوں ان آدمیوں سے کہ ایک نر ہو اور ایک مادہ اور ایک گورا ہو اور ایک کالا ہو وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ اور اس چیز سے کہ نہیں جانتے ہیں وہ یعنی اور چیزیں کہ خدا تعالی نے قسم قسم کی پیدا کی ہیں کہ آدمی انکو نہیں جانتے ہیں اور وہ پہاڑوں اور صحراؤں اور دریاؤں میں ہیں وَآيَةٌ لَّهُمُ اور نشانی واسطے انکے دوسری کہ دلالت کرتی ہے قدرت خدا پر اللَّيْلُ رات ہے کہ نَسْلَخُ مِنْهُ ادھیڑتے ہیں اس سے یعنی دور کرتے ہیں اس سے النَّهَارَ دن کو یعنی روشنی کو دن کی فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ پس اس وقت وہ لوگ اندھیری میں ہوجاتے ہیں وَالشَّمْسُ اور آفتاب یعنی اور دلیل قدرت خدا کی آفتاب ہے کہ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا چلتا ہے واسطے ایک قرارگاہ کے کہ واسطے اسکے ہے یعنی ہر روز ایک معین مقام پر چلتا ہے اور آفتاب کے تین سو ساٹھ مشرق اور تین سو ساٹھ مغرب ہیں ایک سال میں ہر روز نئے مشرق سے نکلتا ہے اور نئے مغرب میں ڈوبتا ہے اور ہمیشہ حرکت اور سیر میں ہے یہاں تک کہ دنیا تمام ہوجاوے اور ٹھیرنا اسکو واسطے نہیں ہے اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا کو لَا مُسْتَقَرَّ لَهَا پڑھا ہے یعنی اسکے واسطے جگہ ٹھیرنے کی نہیں ہے کہ ہر روز چلنے ہی میں رہتا ہے ذَٰلِكَ یہ یعنی چلنا آفتاب کا ہر روز اپنی جگہ پر تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ اندازہ کرنا خدا غالب کا ہے قدرت کاملہ کو الْعَلِيمِ جاننے والا ہر شئی کا وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ اور چاند کو اندازہ کیا ہے ہم نے یعنی مقرر کی ہیں ہم نے واسطے اسکے مَنَازِلَ منزلیں یعنی واسطے منزلوں کے اور منازل کا مضاف محذوف ہے اور تقدیر اسکی ذا منازل ہے اور منزلیں اسکی اٹھائیس ہیں اور ہر روز ایک منزل میں رہتا ہے یہانتک کہ تمام ان کو طے کرے اور بڑھنا اور گھٹنا اسکا باعتبار دوری اور نزدیکی آفتاب کے ہے پس جس وقت اپنی منزلوں میں آفتاب سے دور ہوتا ہے تو اسکا نور بڑھتا ہے اور جو اس آفتاب سے نزدیک ہوتا جاتا ہے تو نور اسکا کم ہوتا جاتا ہے حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ یہانتک کہ پھر ہوجاتا ہے مانند شاخ پرانے خرمے کے یعنی جس وقت آفتاب کے نزدیک ہوتا ہے اور ہر شب بڑھتا ہے اور بعد اسکے کم ہونا شروع ہوتا ہے یہانتک کہ کم ہو ہو کے مثل شاخ خشک خرما کے پرانی اور ٹیڑھی اور باریک ہوجاتا ہے جیسا پہلے شب میں تھا اور قمی کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابوسعید مکاری کہ واقفی تھا ایک روز حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور از روے انکار اور عناد کہنے لگا کہ کیا تیرا امر یہانتک پہنچا ہے کہ تو دعوی امامت کا کرتا ہے جیسے کہ تیرا باپ کیا تھا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تیرے نور کو بجھاوے اور فقیری تیرے گھر میں داخل کرے کیا تو نہیں جانتا ہے کہ خدا تعالی نے وحی کی طرف عمران کے کہ میں بخشوں گا ایک لڑکا تجھے بخشنے والا اسکو وہ اور اندھے کو اور سفید داغ والے کو اچھا کریگا پس خدا تعالی نے عمران کو مریم بخشی اور مریم کو عیسی عطا کیا پس عیسی مریم سے ہے اور مریم عیسی سے اور عیسی اور مریم ایک شے ہیں اور میں اور میرا باپ ایک ہیں اور ان دونوں میں [illegible] فرق نہیں اور میں اپنے باپ سے ہوں اور باپ میرا مجھ سے ہے اور میں اور باپ میرا دونوں ایک شے ہیں کہ ہم میں کچھ فرق نہیں ہے [illegible]

پوچھتا ہوں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پوچھ اگرچہ تو مجھ سے قبول نکریگا اور اس کا اعتقاد نکریگا کہنے لگا کہ کیا کہتا ہوں اس شخص مدینہ میں کہ وقت مرنیکے کہے کہ جو میرا
غلام قدیم ہے وہ آزاد ہے قربۃً الی اللہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو غلام کہ چھ مہینے اسکی ملک میں رہا ہو وہ آزاد ہوگا قد آیا چھ مہینے رہنے والا
قدیم ہے اس شخص نے کہا کہ چھ مہینے والا کو تو قدیم کہاں سے کہتا ہے فرمایا کہ اس واسطے کہ خدا تعالی قرآن میں فرماتا ہے کہ والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون
القدیم اور شاخ خرما کی چھ مہینے کے عرصہ میں پہلی رات کے چاند اور آخری شب کے چاند کی شکل ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ قدیم سے مراد چھ مہینے کی مدت ہے
اس شخص نے انکار کیا اور نہ مانا اور جس وقت امام رضا علیہ السلام کے پاس سے نکلا تو اندھا ہو گیا اور تنگدست اور محتاج اس طرح کا ہوا کہ لوگوں کے دروازوں پر مانگتا
اور گدائی کرتا پھرتا تھا یہاں تک کہ دوزخ کو روانہ ہوا اور پھر خدا تعالی اپنی قدرت بیان میں فرماتا ہے کہ لا الشمس ینبغی لہا نہ آفتاب کو سزاوار ہے
واسطے اسکے ان تدرک القمر یہ کہ پا لیوے چاند کو اور اسکے مقام پر جا پہنچے سو اس لئے کہ وہ فلک چہارم پر ہے اور چاند فلک اول پر اور درمیان
دو فلکوں کے ہزار پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور یا یہ کہ آفتاب اپنی تیزی میں ماہتاب کو نہیں پہنچتا ہے کہ ماہتاب بہت زیادہ چلتا ہے آفتاب سے اس واسطے کہ
ماہتاب ایک مہینے میں بارہ برجوں کو قطع کرتا ہے اور آفتاب ایک سال میں قطع کرتا ہے اور اگر آفتاب چلنے کی سرعت میں ماہتاب کے برابر ہو تو فصلیں اپنے موقع پر
باقی نہیں اور حیوانات اور روئیدگی کو خلل پہنچے ولا اللیل سابق النہار اور نہ رات پہلی ہوتی دن کی طرح کہ رات کے بعد پھر رات آجاوے اور رات بعد دن نہ ہو
بلکہ دو تو آگے پیچھے ہیں کہ رات بعد دن کے ہے اور دن کے بعد رات ہے اور دو رات جمع نہیں ہوسکتیں کہ بیچ انکے دن نہ ہو وکل اور سب یعنی آفتاب
اور ماہتاب اور ستارے فی فلک یسبحون بیچ آسمان تیرتے ہیں یعنی آسمانوں میں سیر کرتے ہیں اور پھرتے ہیں جیسے کہ مچھلی دریا میں تیرتی ہے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دن رات سے پہلے پیدا کیا ہے اور قول حقتعالی میں ولا اللیل سابق النہار یہ ہے کہ تحقیق سابق ہوا ہے رات سے
دن اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے یہ ہے کہ پیدا کیا ہے دن پہلے رات سے اور آفتاب پہلے ماہتاب سے اور زمین پہلے آسمان سے اور مجمع البیان
میں تفسیر عیاشی سے لکھا ہے کہ اشعث بن حاتم روایت کرتا ہے کہ میں خراسان میں تھا جس وقت کہ امام رضا علیہ السلام اور فضل بن سہل اور مامون ایک
مجلس میں بیٹھے فرو میں اور دسترخوان بچھایا گیا اور اس وقت آپس میں باتیں کرتے تھے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص بنی اسرائیل میں سے مجھ سے مدینہ میں
پوچھا کہ اے فرزند رسول خدا پہلے دن پیدا ہوا ہے یا رات تم اس مقدمہ میں کیا فرماتے ہو اور انہوں نے آپس میں بہت کلام کیا لیکن علم اسکا انکے پاس نہ تھا پس فضل نے
کہا کہ اے فرزند رسول خدا اس مسئلہ کو بیان فرماؤ کہ نہایت احسان ہم پر ہوگا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن شریف سے کہوں یا حساب سے فضل نے کہا کہ حساب کی
رو سے فرمائیے فرمایا کہ لیکن حساب کی رو سے اے فضل تو نے یہ سنا ہے کہ طالع دنیا کا سرطان تھا اور ستارے اس وقت موضع شرف میں تھے پس زحل میزان میں تھا اور مشتری سرطان
میں اور شمس حمل میں اور قمر ثور میں پس یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ شمس کو حمل میں دسویں خانہ فلک کے طالع سے وسط آسمان میں یعنی یہ امر اس پر دلالت کرتا ہے کہ
آفتاب بیچ وسط آسمان میں اس وقت وسط آسمان میں تھا پس دن شب سے پہلے پیدا ہوا ہے اور لیکن قرآن میں پس حقتعالی فرماتا ہے کہ لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر
ولا اللیل سابق النہار یعنی روز سابق ہے شب سے اور پھر اپنی نعمتوں کو شمار کرتا ہے کہ وآیۃ لہم اور نشانی واسطے انکے جو کہ ہماری قدرت پر دلالت کرتی ہے
انا حملنا تحقیق کہ ہمنے اٹھایا ہے ذریتہم باپوں دادوں انکے کو مراد ذریت سے یہاں باپ دادا ہیں اور ذریت اس واسطے کہا کہ ذریت اس وقت بھی
باپوں کی صلبوں میں اور رشتوں میں تھی وہ بھی اٹھائی گئی اور اہل مدینہ اور ابن عامر اور یعقوب اور سہل نے ذریات پڑھا ہے جمع کا صیغہ یعنی اٹھایا ہمنے باپوں
انکے کو وقت طوفان کے اور بٹھایا ہمنے انکو فی الفلک المشحون بیچ کشتی بھری ہوئی کے آدمیوں سے اور حیوانات سے وخلقنا لہم اور پیدا کیا
ہمنے واسطے انکے من مثلہ مانند اس کشتی کے ما یرکبون وہ چیز کہ سوار ہوتے ہیں یعنی مثل کشتی نوح کے اور کشتیاں بنائیں انکے واسطے پیدا کیں ہم
وہ اوپر سوار ہوتے ہیں اور یا سواریوں سے مراد حیوانات ہیں مانند گھوڑوں اور اونٹوں اور خچر کے اور قول پہلا ہی ظاہر ہے وان نشا نغرقہم اور اگر
چاہیں ہم تو غرق کر دیں انکو پانی میں طوفان اور جس جگہ فلا صریخ لہم پس کوئی فریادرس نہ ہو واسطے انکے کہ غرق ہونے سے انکو نجات دیوے
ولا ہم ینقذون اور نہ وہ چھوڑائے جاویں غرق سے جس وقت کہ ہم انکا ہلاک کرنا چاہیں الا رحمۃ مگر رحمت کریں ہم اوپر رحم کرنا منا ہی

طرف ہے کہ انکو ڈوبنے سے نجات دیویں اور فائدہ دیویں ہم انکو وَمَتَاعًا اور فائدہ دینا اِلٰی حِیْنٍ ایک وقت تک کہ اجل انکی آوے اور رحمۃ مفعول مطلق
فعل محذوف کا ہے اور مفعول لہ بھی ہوسکتا ہے وَاِذَا قِیْلَ اور جسوقت کہا جاتا ہے یعنی مومنین کہتے ہیں لَهُمُ واسطے ان کافروں کے اتَّقُوْا ڈرو تم مَا بَیْنَ
اَیْدِیْکُمْ اس سے کہ آگے تمہارے ہوا ہے عذاب پہلی امتوں کا وَمَا خَلْفَکُمْ اور اس سے کہ پیچھے تمہارے ہے عذاب آخرت کا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معنی
اسکے یہ ہیں کہ ڈرو تم گناہوں سے کہ پہلے تم نے کئے ہیں اور ڈرو تم عذاب سے کہ پیچھے تمہارے ہے یعنی گناہوں پر نادم ہوا اور آئندہ گناہ نکرو لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ
تم رحم کئے جاؤ اور تمہارے گناہ ہوں درگذر کئے جاویں اور وہ کفار مومنین کی نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں اور نہ قبول کرتے ہیں وَمَا تَاْتِیْهِمْ اور نہیں آتی ہے
انکے پاس مِّنْ اٰیَةٍ کوئی نشانی مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ نشانیوں قدرت پروردگار انکے سے کہ وہ قرآن اور معجزے ہیں اِلَّا کَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ
مگر کہ ہیں وہ اس سے منہ پھیرنے والے کہ اسمیں نظر نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فقرا صحابہ نے جو کہ محتاج تھے مشرکین سے کہا کہ جو کچھ کہ تم گمان کرتے ہو کہ مال خدا کا ہمارے پاس ہے
اسمیں سے ہمکو دو انہوں نے کہا کہ اگر خدا تمہارا رازق ہے اور قادر ہے رزق دینے پر کہتا ہے کہ کہا نہ دینا واسطے بندوں کے تو وہی جانے کہ وہ کیا نہ دیتا اور جسوقت کہ تمہیں کھانا
نہ دیا تو ہم بھی تمکو نہ دیویں گے اور جب کہ خدا نے تمکو محروم رکھا تو ارادہ خدا کا یہ ہے کہ تم ہمیشہ محروم رہو اور ہم اسکے ارادہ کے برخلاف نہ کرینگے کہ کچھ دیویں پس یہ
آیت نازل ہوئی وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اور جسوقت کہا جاتا ہے واسطے ان کافروں کے اَنْفِقُوْا خرچ کرو تم محتاجوں پر مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ
اس سے کہ روزی دی ہے تمکو خدا نے مال دنیا کا تو قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کہتے ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان
لائے ہیں اَنُطْعِمُ کیا کھانا دیویں ہم مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اس شخص کو کہ اگر چاہے خدا اَطْعَمَهٗٓ کھانا دیتا اسکو اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم
اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ مگر بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو خدا کے ارادہ کے برخلاف حکم کرتے ہو اور یہ قول کفار کا محض غلط ہے اسواسطے کہ خدا نے بعضے کو
تونگر کیا ہے اور بعضے کو فقیر و تنگدست واسطے امتحان اور واسطے پہنچنے ثواب کے جہان کے اور حکم فرمایا کہ تونگر خدا کے مال سے فقیر کو دیویں پس اگر وہ خدا کا کہا کرتا اور جو
حکم خدا کرتا [illegible] اور خدا تعالی سبب کو بناتا ہے اور بیچ کے سبب پیدا کرتا ہے اپنے ارادے سے نہیں آتا اور تونگروں کو جو دیتا ہے
وہ محتاجوں کی خبر لیتے رہیں اور جسوقت کہ ان کافروں کو ڈراتے تھے تو وہ پیغمبر اور مومنین کی ہنسی کی راہ سے کہتے تھے وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں کہ مَتٰی هٰذَا
الْوَعْدُ کب ہے یہ وعدہ عذاب کا اور ظاہر ہونا قیامت کا ہمکو بتلاؤ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم راست کہنے والے تو اللّٰہ تعالی انکے جواب میں فرماتا ہے کہ
مَا یَنْظُرُوْنَ نہیں انتظار کرتے ہیں وہ کفار اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مگر چیخ ایک کا تَاْخُذُهُمْ کہ پکڑے انکو مراد اس سے پہلا صور ہے کہ جسکی چیخ سے سب فنا
ہو جائینگے اسکی چیخ کو خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ ناگہاں انکو پکڑیگی وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ جسوقت کہ وہ جھگڑتے ہونگے اپنے سودے میں اور معاملہ میں اور لینے اور
دینے میں کوئی تو خرید کرتا ہوگا اور کوئی فروخت کرتا ہوگا اور کوئی اپنے کسی اور کام میں مشغول ہوگا اور کوئی سوتا ہوگا کہ ناگہاں ایکدفعہ ہی صور پھونکا جاویگا
اور سب ہلاک ہو جائینگے فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ پس نہیں طاقت رکھینگے کہ حال میں تَوْصِیَةً وصیت کرنیکے کہ جو کوئی انکے پاس حاضر ہے اسکو وصیت کریں
وَلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ اور نہ طرف لوگوں اپنے کے اگر گھر سے باہر ہونگے تو یَرْجِعُوْنَ لوٹ کر پھر سکینگے بلکہ وہیں فنا ہو جائینگے اور بازار سے گھر میں آنے پائینگے
بلکہ لقمہ ہاتھ میں ہوگا اور ہونٹوں تک لیجا نہ سکینگے کہ ایکدفعہ ہی صور کی آواز سنکر فنا ہو جائینگے اور صور کے پھونکنے کی مطلق خبر نہوگی کہ ایکدفعہ ہی کان ع ۳ ۱۸ ۲
میں اسکی آواز آئیگی اور اسی آواز سے ہلاک ہو جائینگے حدیث میں ہے کہ دو آدمی کپڑے کے تھان کو کھول کر پھیلائینگے کہ ایک انکو فروخت کرتا ہوگا اور دوسرا
خرید کرتا ہوگا انکو لپیٹنے نہ پائینگے کہ قیامت قائم ہو جائیگی اور آدمی لقمہ کھانے کا اٹھا کر چاہیگا کہ منہ میں رکھے لیکن ہونٹوں تک نہ پہنچنے پائیگا وہ لقمہ
پہلے اسکے کہ فنا ہو جائیگا اور آدمی چاہیگا کہ اپنی مویشی کو حوض پر لیجا کر پانی پلائے لیکن پانی نہ پلانے پائیگا اور جیسی آرزو رہجائیگی وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ اور
پھونکا جاویگا بیچ صور کے یہ صور دوسرا ہے کہ جسکے پھونکنے سے سب زندہ ہونگے اور ذکر اسکا بتفصیل سے انشاء اللہ تعالی سورۂ زمر میں آئیگا اور بعضے کہتے ہیں تین صور
پھونکے جاوینگے پہلا صور نفخہ فزع ہے کہ جسمیں سب گھبرا جاوینگے اور چالیس برس بعد اسکے دوسرا صور پھونکا جاویگا فَاِذَا هُمْ پس اسوقت وہ آدمی مِّنَ
الْاَجْدَاثِ قبروں سے باہر نکل اِلٰی رَبِّهِمْ طرف حکم پروردگار اپنے کے یعنی طرف میدان قیامت کے یَنْسِلُوْنَ دوڑتے ہونگے اور جسوقت قیامت

کی دیکھینگے قَالُوْا یٰوَیْلَنَا کہینگے حسرت ہے ہمپر مَنْۢ بَعَثَنَا کسنے اٹھایا ہے ہمکو نیند سے بیدار کیا ہے ہمکو مِنْ مَّرْقَدِنَا خوابگاہ ہماری سے
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ لوگ قبروں میں سوتے ہونگے اور جسوقت اٹھینگے تو گمان کرینگے کہ ہم سوتے تھے سو وقت کہینگے حسرت ہے کہ وائے ہمپر کسنے اٹھایا ہمکو خوابگاہ
ہماری سے اور بعضے کہتے ہیں کہ جسوقت قیامت کی ہول انکو نظر آئیگی تو قبر کی ہول انکو قیامت کی ہول کے مقابلہ میں مثل خواب کے معلوم ہوگی ہوسکے کہ خدا
قبر میں انکے مقابلہ میں کچھ نہ معلوم ہوگا اور حضرت علی نے پڑھا ہے مَن کو حرف جر کا اور بعثنا کو مصدر مجرور پڑھا ہے اور جسوقت وہ کہینگے کہ ہمکو بیدار کر کے قبر سے
کسنے اٹھایا تو ملائکہ کہینگے کہ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ یہ وہ ہے کہ جو وعدہ کیا تھا خدا نے قیامت کے ہونیکا وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ اور سچ کہا تھا
پیغمبروں نے اور تم اسکا انکار کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ مسلمان انسے یہ کلمہ کہینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ خود کہینگے کہ یہ وہ ہے کہ جسکا وعدہ خدا نے کیا تھا اور پیغمبروں نے
سچ کہا تھا اور ہمنے انکو جھٹلایا اور اسکا انکار کیا اور خدا تعالیٰ انکے اٹھنے کی جلدی کی خبر دیتا ہے اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً نہوگا وہ واقع مگر
چیخ ایک کہ وہ صور دوسرا ہے اور پھونکنے کی آواز ہے سب زندہ ہو جائیں گے فَاِذَا هُمْ پس اسوقت وہ جَمِيْعٌ سب
یعنی تمام خلقت اگلی اور پچھلی لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ نزدیک ہمارے حاضر کئے جائیں گے اور سب کا حساب ہوگا اور خدا کہیگا انکو
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ پس آج کے دن نہ ظلم کیا جائیگا کوئی نفس شَيْئًا کسی چیز میں یعنی انکے اعمال میں اور جزا دینے میں کسیکے ثواب میں
کمی کیجائیگی اور نہ کسیکا عذاب بڑہایا جائیگا وَلَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دئے جاؤگے تم اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مگر جو کچھ کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں جیسے
بد کام کئے ہیں مستحق دوزخ کا ہے اور جسکے اعمال اچھے ہیں وہ بہشت میں جائیگا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ تحقیق کہ صاحب بہشت کے اس روز
فِيْ شُغُلٍ بیچ شغلوں کے فٰكِهُوْنَ مزہ پانیوالے ہیں یعنی بہشت کی نعمتوں میں مشغول ہونگے اور طرح طرح کی لذت پاینگے اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ باکرہ حوروں کے ساتھ مشغول ہونگے کہ جنکی ہو بہو پہلی رات کے چاند مانند ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ راگ کے سننے میں مشغول ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ
قسم قسم کے ثواب میں مشغول ہونگے کہ ہر قسم انمیں سے مناسب ایک عضو کے ہوگی جسکو عبادت میں مشغول کیا ہو مثلاً ادخلوہا بسلام آمنین ثواب پاؤنکا ہے کہ انکو
مسجدوں میں اور راہ طلب علم دین میں گیا ہو اور بیٹھا رہنے کا ثواب ہاتھ کا ہے کہ ان ہاتھوں نے مال کو راہ خدا میں دیا ہو اور حور عین ثواب شرمگاہ کا ہے کہ اسکو
زنا اور غلام سے محفوظ رکھا ہو اور کلوا واشربوا ہنیئا ثواب پیٹ کا ہے کہ اسکو حرام لقمہ سے بچایا ہو اور آخر دعویٰہم ثواب زبان کا ہے کہ اس سے ذکر خدا اور نصیحت میں
مشغول ہوا ہو و تلذ الاعین ثواب آنکھ کا ہے کہ اسکو نامحرم کیطرف نظر کرنے سے بچایا ہو هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ وہ بہشتی اور جورویں انکی جو کہ دنیا میں بوجہ
حلال انکے ساتھ ہمبستر ہوتے تھے اور دنیا میں باایمان گئی ہوں یا حوریں وہاں ہیں یعنی بہشتی اپنی بیبیوں کے ہمراہ فِيْ ظِلٰلٍ بیچ سایوں کے یعنی ایسے
مقاموں میں کہ ہرگز وہاں حرارت اور گرمی آفتاب کی نہوگی عَلَى الْاَرَآئِكِ اور تختوں کے کہ نہایت آراستہ اور پیراستہ ہونگے مُتَّكِـُٔوْنَ تکیہ
لگائے ہوئے ہونگے لَهُمْ فِيْهَا واسطے انکے بیچ اس بہشت کے فَاكِهَةٌ میوہ ہر قسم کا وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ واسطے انکے وہ ہے کہ جو خواہش کرینگے اور زبان
طلب کرینگے کچھ احتیاج نہوگی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جو کچھ بہشتی اپنے دل میں خواہش کرے کہانے کی یا پینے کی بدون اسکے کہ اپنی زبان سے اسکو طلب کرے
اپنے پاس حاضر پائیگا سَلٰمٌ یہ بدل ہے ما سے اور تقدیر اسکی ولہم سلام ہے یعنی واسطے انکے سلامتی ہے اور آفتوں سے برات ہے قَوْلًا یہ مفعول
مطلق ہے فعل محذوف کا یعنی کہیگا انکو خدا کہنا کہ وہ مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ پروردگار مہربان کیطرف سے ہے یعنی سلام کہیگا انکو خدا کہ وہ سلام کہنا پروردگار
مہربان کیطرف سے ہوگا اور عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ بہشتی نعمتوں میں مشغول ہوں کہ ناگاہ ایک نور روشن ہوا اور جسوقت
سر اونچا کرینگے تو انکو نور دیکھینگے آواز آویگی کہ السلام علیکم یا اہل الجنۃ اور یہ نہایت مدعا انکا ہوگا اور کہتے ہیں کہ فرشتے انکی زیارت کو آوینگے اور انکو
سلام کرینگے اسطرح سے کہ السلام علیکم من رب الرحیم اور منقول ہے کہ جسوقت بہشتی بہشت کو روانہ ہونگے کفار بھی ہمراہ انکے چلنے لگینگے اسوقت انکو خطاب
پہنچیگا کہ دور ہو وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اور جدا ہو جاؤ تم آج کے دن مومنین سے اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ اے گنہگارو کفر کرنیوالو کہ تمہارے رہنے کی جگہ
دوزخ ہے اور بعد اسکے انکو خطاب پہنچیگا اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ کیا نہیں عہد کیا تھا میں نے طرف تمہارے زبانی پیغمبروں کی اور عقل و فہم تمکو عطا کر کے يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

اے اولاد آدم کی اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ یہ کہ پرستش کرو تم شیطان کو اور اسکو کہنے پر مت چلو اور اسکے کہنے سے کفر مت اختیار کرو اِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِينٌ تحقیق کہ وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر اور تمہارے باپ کے ساتھ دشمنی اسکی ظاہر ہے اور روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی فرمانبرداری کرے
مخلوق کی اس امر میں کہ جسمیں نافرمانبرداری خالق کی ہو اور خدا کا حکم اسمیں نہ ہو تو اس شخص نے اس مخلوق کی پرستش کی ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اتخذوا
احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله یعنی اختیار کیا ان یہودیوں نے علما اپنے کو اور عابدوں اپنے کو پروردگار سوا خدا کے اور وہ یہودی اپنے علما کو خدا
نہیں جانتے تھے بلکہ جس حرام کو انہوں نے حلال کر دیا تھا اسکو حلال جانتے اور جس حلال کو انہوں نے حرام کر دیا تھا اسکو وہ حرام جانتے تھے غرض یہ کہ امر میں انکی
فرمانبرداری کرتے تھے خلاف حکم خدا کے سوا اسکے خدا نے فرمایا کہ تم انکو اپنا پروردگار جانتے ہو اسیطرح جو کوئی آدمی کسیکے کہنے پر چلے اس امر میں کہ جسمیں خدا کا حکم نہیں ہے
یعنی خدا نے اسکو منع کیا ہے اور وہ اسکے کہنے سے اسکو کرے اور جسکو خدا نے فرض کیا ہے اسکو کسیکے کہنے سے نہ کرے تو اسنے اس آدمی کی پرستش کی اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا کہ جسنے فرمانبرداری کی کسی کی خدا کے گناہ میں اسنے اسکی پرستش کی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسنے کسی کی بات کو دل لگا کر سنا کلام کہنے والے
کے تو اسکی پرستش کی پس اگر وہ کہنے والا بیان کرتا ہے خدا کی طرف سے تو اسنے پرستش کی خدا کی اور اگر وہ کہتا ہے شیطان کی طرف سے تو اسنے شیطان کی پرستش
کی پس خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے عہد نہ کیا تھا کہ شیطان کی پرستش نہ کرو وَاَنِ اعْبُدُوْنِيْ اور یہ کہ پرستش کرو تم میری هٰذَا یہ یعنی میری
پرستش کرنا اور شیطان کا کہنا ترک کرنا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ راہ سیدھی ہے کہ اسپر چلو تو جنت میں پہنچا دیتی ہے وَلَقَدْ اَضَلَّ اور البتہ تحقیق
گمراہ کیا ہے اس شیطان نے مِنْكُمْ تم میں سے آدمیوں جِبِلًّا كَثِيْرًا خلقت بہت کو اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہ تھے تم کہ عقل اپنی
کام فرماتے اور سمجھتے کہ اسنے انکو گمراہ کیا سو تم اسکی چال میں نہ پہنستے هٰذِهٖ یہ دوزخ کہ دیکھتے ہو تم جَهَنَّمُ الَّتِيْ وہ دوزخ ہے کہ دنیا میں كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
تھے تم کہ وعدہ کئے جاتے تمہیں داخل ہو نیکا اور اسکی ڈرائی جاتے اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ داخل ہو اسمیں آج کے دن ہمیشہ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے
کفر کرتے دنیا میں اور شرک کرتے خدا کے ساتھ اور تمہارا کو اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ آج کے دن مہر کرینگے ہم عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ اوپر منہوں انکے کے تاکہ جھوٹ وغیرہ
نہ کریں کہ ہمنے کفر اور شرک نہیں کیا اور پیغمبروں کو نہیں جھٹلایا وَتُكَلِّمُنَآ اور کلام کرینگے ہمسے اَيْدِيْهِمْ ہاتھ انکے وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ اور گواہی دینگے پاؤں انکے
بِمَا كَانُوْا ساتھ اسکے کہ تھے وہ دنیا میں يَكْسِبُوْنَ کسب کرتے یعنی انکے عضو انکو کہ دنیا میں جنکی شان گویائی نہیں ہے ہم انکو گویا کرینگے آخرت میں کہ
وہ عضو انکی گواہی دیویں انپر اور ابو سعید خدری نے روایت کی ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن کافروں میں ایسا نشان پیدا کریگا کہ اس نشان سے آدمی جانیں کہ یہ کافر ہیں
اور جب وہ کفار باوجود اس علامت کے انکار کرینگے فرشتے انپر گواہی دینگے اور جب انپر بھی انکار کرینگے اور کہیں کہ خداوندا یہ تیرے فرشتے ہیں کہ گواہی دیتے ہیں اور انکار پر اصرار
کرینگے انبیا گواہی دیویں اور جب انپر بھی انکار کریں تو ہمسایہ گواہی دیں اور اگر انپر بھی انکار کریں تو عضو انکے گواہی دیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ مومن
پر عضو انکے گواہی نہ دیویں اور سوائے انکے نہیں کہ گواہی دیں انکی اس شخص کہ جسکے لئے ثابت ہوا کلمہ عذاب کا اور لیکن مومن پس وہ دیا جائیگا نامہ اعمال دست راست میں
اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی دیا جائیگا نامہ اعمال اپنا دست راست میں پس وہ لوگ پڑھینگے نامہ اعمال اپنے کو اور نہ ظلم کئے جاینگے برابر تاگا دانہ خرما کے اور بعضے
کہتے ہیں کہ مومنین کے عضو انکی طاعتوں کی گواہی دینگے وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر چاہیں ہم لَطَمَسْنَا البتہ مٹا ڈالا کریں ہم عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ اوپر آنکھوں انکی کے
یعنی مٹا ڈالیں آنکھوں کا چہرہ برابر ہو فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ ڈھونڈتے پھریں رستہ کو فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ پس کیونکر دیکھیں وہ یعنی اسکو اندھا کر
وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر چاہیں ہم لَمَسَخْنٰهُمْ البتہ مسخ کردیں ہم انکو کہ انکی صورت دوسرے طرح کی کر ڈالیں ہم انکو بندر بنا دیں اور سور عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
اوپر مکان انکے کے جس جگہ کہ وہ موجود ہوں فَمَا اسْتَطَاعُوْا پس طاقت رکھیں وہ مُضِيًّا جانے کی آگے کو وَّلَا يَرْجِعُوْنَ اور نہ پہرتے
یعنی نہ آگے جاسکیں نہ پیچھے کو آویں اب خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اپنی قدرت کو جس سے مقام ہے کہ انکی قدرت کی طرف متوجہ فرماتا ہے کہ وَمَنْ
نُّعَمِّرْهُ اور جسکو کہ عمر دیتے ہیں ہم اور اسکی عمر کو دراز کرتے ہیں ہم تو نُنَكِّسْهُ الٹا کر دیتے ہیں ہم اسکو فِي الْخَلْقِ بیچ پیدائش اسکی کے کہ زیادتی بدلہ کمی کے
کمی سے بدل دیتے ہیں اور قوت کو ضعیفی اور ناتوانی سے اور جوانی اور تازگی کو بڑھاپے اور پژمردگی سے اور دانائی کو نادانی سے اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ کیا نہیں سمجھتے کہ

نہیں سمجھتے ہیں کلام اور عقل کچھ کام نہیں فرماتے ہو کہ جو کوئی ہم پر قادر ہے کیا وہ منع نہیں کر سکتا ہے اور کہتے تھے کفار کہ جو قرآن کا اسلوب نظیر اور عجیب ہے شاعر کہا تو کہنے لگے کہ
محمد صلعم شاعر ہے کہ جو اس خوب کے معنے اور روشن ہے کہتا ہے خدا تعالیٰ انکے قول کے رد میں کہتا ہے کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ اور نہیں سکھایا ہم نے محمد صلعم کو
شاعری یعنی جو کچھ کہ ہم نے نازل کیا ہے وہ قبیلہ شعر سے نہیں ہے کہ جسمیں محض تخیلات شاعرانہ ہوتے ہیں کہ اکثر انہیں رغبت دلانی اور نفرت دلانی ہوتی ہے اور واقع
میں اسکی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے کلام مقفی اور موزون ہے اور قرآن ایسا نہیں ہے وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ اور نہیں سزاوار ہے
واسطے اسکے شعر کہنا اور نظم قرآن کی لائق نہیں کتا ہے شاعری پر اور محمد صلعم شعر کہنا نہیں جانتا ہے اور منقول ہے کہ اگر وہ حضرت کوئی بیت اسکی تمثیل کے ادا کرتے تو
وزن سے منحرف ہو جاتی تھی لوگ کہتے تھے کہ یا حضرت یہ موافق وزن کے نہیں ہے تو یہی فرماتے کہ شعر کہنا کام میرا نہیں ہے اور میں شاعر نہیں ہوں اور جو کچھ کہ حضرت کے
کلام میں موافق وزن شعر کے وارد ہوا ہے وہ اتفاقی ہے بدون ارادہ کے چنانچہ فرمایا کہ انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اور صحیح تر یہ ہے کہ مراد شعر سے اس مقام میں
تخیلات شاعرانہ ہیں اور اسکی طرف اشارہ ہے کہ قرآن ایسا نہیں ہے اور کلام مقفی اور موزون میں کچھ قباحت نہیں ہے اور حضرت خود اشعار حسان کے سنتے تھے اور انکی
تعریف کرتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام اکثر شعر کہتے تھے اور مذمت اس شعر کی آئی ہے کہ جسمیں خیالات شاعرانہ ہوں اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب
رسول خدا صلعم کلام شعرا کو دشمن رکھتے تھے اور فرمایا کہ اگر شکم تمہارا چرک سے بھرا ہو تو اسکو دوست رکھتا ہوں اس سے کہ شکم تمہارا شعر سے پر ہو اس سے بھی معلوم ہوتا ہے
کہ کلام شعرا سے مراد انکے مقفی اور موزون اور قرآن مقفی اور موزون کب ہے کہ جو کفار اسکو شعر کہتے تھے بلکہ وہ قرآن کو تخیلات شاعرانہ گمان کرتے تھے اس واسطے کہتے تھے کہ
محمد صلعم شاعر ہے خدا تعالیٰ نے انکے قول کو رد کیا اور اگر حضرت نے کبھی بیت وزن سے منحرف بھی کیا تو وجہ اسکی یہ ہے کہ حضرت کی طرف وہم شاعری کا نہو اور کلام کو حضرت کے
شاعرانہ نہ کہنے لگیں سوا اسکے حضرت وزن سے منحرف کرتے ہونگے اور خدا تعالیٰ قرآن کے حق میں فرماتا ہے کہ اِنْ هُوَ نہیں ہے وہ قرآن اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت وَ
قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ اور ایک کتاب روشن ہے کہ آسانی سے اسکے معنی کو حاصل کر سکتے ہیں اور ہم نے اسکو نازل کیا ہے لِّيُنْذِرَ تاکہ ڈراوے وہ مَنْ كَانَ حَيًّا
اس شخص کو کہ ہو وے وہ زندہ یعنی مومن کہ ہو وے اسلئے کہ زندگی جاودانی ایمان کے ساتھ ہے اور کافر حکم مردہ کا رکھتا ہے بسبب تامل نہ کرنے اور غور نہ کرنے کے خدا تعالیٰ کی قدرت
کی نشانیوں میں بلکہ مردہ سے بھی زیادہ بدتر ہے اسلئے کہ مردہ اگر کچھ نفع حاصل نہیں کرتا ہے تو ضرر بھی اسکو نہیں پہنچتا ہے بخلاف کافر کے کہ بسبب اختیار کرنے دین حق کے
کمال ضرر ہے اسکو اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد زندگی سے عقل ہے یعنی تاکہ ڈراوے وہ قرآن اس شخص کو کہ عقل رکھتا ہے اور اسکو سمجھ سکتا ہے
نہ غافل اور جاہل حکم مردہ کا رکھتا ہے وَيَحِقَّ الْقَوْلُ اور ثابت اور واقع ہو وے کلمہ عذاب کا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اوپر کافروں کے کہ اسکو قبول نہیں
کرتے ہیں اور اس سے فائدہ نہیں حاصل کرتے ہیں اور اب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کی دلیلیں بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ يَرَوْا
کیا نہیں دیکھا یعنی کیا نہیں جانا انہوں نے کہ اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے واسطے انکے مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اس چیز میں سے کہ کام کیا ہاتھوں
قدرت ہماری نے بدون شراکت اور مدد وغیرہ کے اور خدا تعالیٰ نے جو فرمایا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے کیا ہے تو مراد اس سے یہی ہے کہ ہم نے خود کیا ہے اور دوسرا اسمیں
شریک نہیں ہے یہ موافق محاورہ کے فرمایا ہے کہ ہم نے خود پیدا کیا ہے بدون شریک ہونے غیر کے اَنْعَامًا چوپایوں کو مانند گھوڑے اور گوسفند اور اونٹ اور گاو
وغیرہ کے اور مسخر کیا فَهُمْ لَهَا پس وہ لوگ واسطے ان چوپایوں کے مٰلِكُوْنَ مالک ہیں کہ انمیں تصرف لاتے ہیں وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ اور مسخر کیا ہے
ہم نے ان چوپایوں کو واسطے انکے فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ پس بعضی انمیں سے سواریاں انکی ہیں مثل اسپ اور شتر اور خچر کے وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ اور بعضوں کو انمیں سے
کھاتے ہیں مثل گاو اور گوسفند کے وَلَهُمْ فِيْهَا اور واسطے انکے بیچ ان چوپایوں کے مَنَافِعُ فائدے ہیں پشم و پوست وغیرہ کے وَمَشَارِبُ اور پینے
کی چیزیں مثل دودھ اور دہی اور چھاچھ وغیرہ کے اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ کیا پس نہیں شکر کرتے ہیں وہ خدا کا کہ کس طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں اور باوجود حاصل
ہونے اتنی نعمتوں کے خدا تعالیٰ کی پرستش انہوں نے نہ کی وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور پکڑے انہوں نے یعنی اختیار کئے انہوں نے سوا خدا کے کہ پیدا کرنیوالا تمام مخلوقات کا ہے
اٰلِهَةً معبود کہ وہ کسی چیز پر قادر نہیں ہیں لَّعَلَّهُمْ تاکہ وہ یعنی باامید اسکے يُنْصَرُوْنَ نصرت کئے جاویں کہ وہ معبود انکی مدد کریں اور شفاعت کر کے
دوزخ سے چھڑا دیں حالانکہ وہ بت معبود ان کے لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ نہیں طاقت رکھتے ہیں مدد کرنے انکی کی وَهُمْ اور وہ بت سب انکے

وہم ان بتوں کو جند محضرون لشکر ہیں حاضر کیے گئے کہ شیطان ہے انکو بتوں کی نزدیک کرتا ہے یا ان کی پرستش کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ قیامت
میں بت پرست بتوں کے ہمراہ دوزخ میں حاضر کیے جاوینگے اور کہتے ہیں کہ قیامت میں بتوں کو آگے رکھینگے اور بت پرست پیچھے ہونگے جیسے کہ لشکر ہمراہ ہوتا ہے
اور سب کو ایک ساتھ دوزخ میں لیجاوینگے اور جس وقت کہ حال انکا ایسا ہوگا تو اے محمد صلعم فلا یحزنک پس چاہیے کہ غمگین نہ کرے تجھکو قولہم کہنا
انکا کہ وہ جو خدا کے شریک مقرر کرتے ہیں بتوں کو معبود کہتے ہیں اور تجھکو شاعر اور جادوگر کہتے ہیں انا نعلم تحقیق کہ ہم جانتے ہیں ما یسرون جو کچھ کہ
پوشیدہ کرتے ہیں وے کہ تجھ سے اور مومنین سے کینہ اور دشمنی رکھتے ہیں وما یعلنون اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہیں وے کہ کلمہ کفر کے اپنی زبان سے کہتے ہیں اور
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ابی بن خلف مجلس اقدس میں سرور کائنات صلعم میں حاضر ہوا اور اس مجلس میں بعضے اشراف قریش کے بھی حاضر تھے اور وہ ایک استخوان
بوسیدہ اپنے ہمراہ لایا اور اپنے ہاتھ سے ملا کہ وہ ریزہ ریزہ ہوگئی اور خاک اسکی ہوا میں اڑ گئی اور بعد اسکے کہنے لگا کہ وہ کون ہے کہ اس خاک ریزہ ریزہ کو جمع کر
اور پھر اسکو زندہ کرے سرور کائنات صلعم نے فرمایا کہ پروردگار میرا قادر ہے کہ وہ اس خاک کو جمع کر کے پھر دوبارہ زندہ کریگا اور تجھکو زندہ کر کے دوزخ میں ڈالیگا تو حق تعالی نے
آیت نازل ہوئی اولم یر الانسان کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا اور نہیں دریافت کیا آدمی نے یعنی ابی بن خلف نے انا خلقناہ تحقیق ہم نے پیدا کیا
اسکو من نطفۃ منی سے اس طرح کہ منی سے خون بستہ کیا اور خون بستہ سے گوشت بنایا اور اس میں ہڈیاں بنائیں یہاں تک کہ زندہ انسان کی صورت بنا کر اس میں روح
پھونکی اور ماں کے پیٹ میں اسکو پرورش کیا اور ماں کے شکم سے باہر نکالا اور کئی برس تک اسکی پرورش کیا اور جس وقت کہ بالغ ہوا عقل عطا کی اور گویا بنایا تو
فاذا ہو پس اس وقت وہ قیامت کے مقدمہ میں خصیم مبین جھگڑنے والا ظاہر کہ بیہودہ جھگڑتا ہے اور وہ قائل ہے کہ جو شخص قادر ہے
پیدا کرنے پر اسکی نزدیک دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے اور از راہ عناد اور تکبر سے نہیں سمجھتا ہے کہ ہم نے اسکو مقدمہ میں پیدا کیا اور دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے وضرب لنا
مثلا اور بیان کیا واسطے ہمارے مثل کو کہ کون ان خاک ریزہ ریزہ کو جمع کر کے زندہ کر سکتا ہے اور ہماری قدرت کا انکار کیا کہ مردہ کو کون زندہ کر سکتا ہے جیسا کہ سابق مذکور ہوا
ونسی خلقہ اور بھول گیا پیدائش اپنی کو کہ کس طرح ہم نے اسکو پیدا کیا اور از روئے سرکشی و عناد کے قال من یحی العظام کہا کہ کون زندہ کر سکتا ہے ہڈیوں کو
کہ انکو زندہ کر کے پہلی حالت پر پہنچا دے وہی رمیم اس وقت کہ وہ بوسیدہ ہوں حق تعالی انکے رد میں فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم اس شخص کو کہ جو دوبارہ زندہ کرنے کا
انکار کرتا ہے کہ یحییہا زندہ کرتا ہے ان ہڈیوں کو الذی وہ شخص کہ اپنی قدرت کاملہ سے انشاہا اول مرۃ پیدا کیا ہے انکو پہلی مرتبہ وہو
بکل خلق اور وہ ساتھ پیدا کرنے ہر مخلوق کے علیم دانا ہے اور جاننے والا کہ اپنے علم سے ہر چیز کو تفصیل سے جانتا ہے پیدا کیا ہے ہر ایک ٹکڑے اور ریزہ کو اسکے
جانتا تھا اور ہر ایک ریزہ کے اور ریزہ کے ملنے سے بخوبی واقف تھا پس دوسری بار اسکو کیا مشکل ہے کہ ایک ریزہ سے دوسرے ریزہ کو ملا کر جمع کرے کہ پہلے سے
جسکا علم رکھتا ہے اور اس سے زیادہ وہ اپنی قدرت کا حال بیان کرتا ہے اور عجیب پیدا کرنے کی قدرت دوبارہ زندہ کرنے پر الذی وہ شخص یعنی وہ خدا
جعل لکم پیدا کیا واسطے تمہارے من الشجر الاخضر درخت سبز سے نارا آگ کو فاذا انتم پس اس وقت تم منہ اس سے
توقدون آگ روشن کرتے ہو کہتے ہیں کہ عرب کے جنگل میں دو درخت ہوتے ہیں مرخ اور عفار جس وقت شاخ انکی ہری اور تر و تازہ دوسری شاخ پر ملتی
ہیں اس سے آگ نکلتی ہے پس جو شخص کہ قادر ہو ہری اور تر و تازہ درخت سے آگ نکالنے پر پس قدرت اسکی زیادہ ہوگی پیدا کی ہوئی چیز کو مار کر پھر اسکے پیدا
کرنے پر اور فرماتا ہے کہ اولیس الذی کیا نہیں ہے وہ شخص کہ خلق السموات والارض پیدا کیا ہے اس نے آسمانوں کو اور زمین کو اس
بزرگی کے ساتھ بقادر علی ان یخلق قدرت رکھنے والا اوپر اسکے کہ پیدا کرے یعنی جس نے ایسے بڑے بڑے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے کیا وہ
قادر نہیں ہے پھر کہ پیدا کرے مثلہم مثل انکی کو کہ بہ نسبت آسمان اور زمین کے نہایت چھوٹے اور حقیر ہیں اسکا خود جواب بتاتا ہے کہ بلی ہاں وہ
قادر ہے انکو زندہ کرنے پر وہو الخلاق العلیم اور وہ خدا بہت پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے ہر ایک کے حال کا اور پیدا ہونے کی کیفیت کا اور
کسی آلہ اور اوزار سے وہ پیدا نہیں کرتا ہے انما امرہ سوا اسکے نہیں کہ کام اسکا اذا اراد شیئا جس وقت کہ ارادہ کرے پیدا کرنے کسی چیز کو
ان یقول لہ یہ ہے کہ کہے واسطے اس چیز کے کہ کن ہو جا تو جس حکم سے فیکون پس ہو جاتی ہے مراد یہ ہے کہ جس وقت خدا تعالی جس چیز کا ارادہ کرتا ہے

اسکو کہتا ہے کن اور یہ عبارت ہے اس سے کہ جس چیز کو کہ ہو جا تو بس ہو جاتی ہے اسی وقت اور جس وقت کہ قدرت اسکی پیدا کرنے میں شبہ کی ہو تو فسبحٰن پس پاک ہے دوبارہ
زندہ کرنیکی قدرت سے نہ ہونے سے الذی وہ شخص کہ بیدہٖ بیچ ہاتھ قدرت اسکی کے ملکوت کل شیء بادشاہی ہر چیز کی ہے کہ سب کا مالک ہے وہ اور
ہر چیز کو اسنے پیدا کیا ہے اور جو کوئی کہ ایسا ہے پس اسپر دوبارہ زندہ کرنا دشوار نہیں ہے اور بعضوں نے ملکوت کو ملکہ پڑھا ہے اور معنی اسکی قدرت کی ہیں یعنی پاک ہے
وہ شخص کہ بیچ ہاتھ اسکی کے قدرت ہر چیز کی ہے والیہ ترجعون اور طرف اسکی پھیرے جاؤ گے تم واسطے جزاء اعمال کے کہ اقرار کرنیوالا اور فرمانبردار تو بہشت میں
جائیگا اور انکار کرنیوالا اور سرکش اور نافرمانبردار دوزخ کو روانہ ہوگا اور عذاب میں گرفتار ہوگا سورة الصافات یہ سورة مکی ہے اور اس میں ایکسو بیاسی ۱۸۲
آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ صافات کو ہر جمعہ کے روز پڑھیگا تو ہر آفت سے محفوظ رہیگا اور ہر بلا دنیا میں اس سے دفع ہوتی
رہیگی اور روزی اسکی دنیا میں بہت فراخ ہوگی اور شیطان اسکی بدن میں اور اسکی اولاد اور مال میں دخل نہ کریگا اور بادشاہ ظالم اسپر بدی نہ کر سکیگا اور اگر اس روز
مر جائیگا تو خدا تعالی اسکو شہید ماریگا اور شہید اٹھائیگا اور شہیدوں کے ہمراہ بہشت میں اسکا حشر ہوگا بہشت میں داخل ہوگا اور درجہ شہدا کا اسکو نامزد کرینگے اور حضرت کاظم علیہ السلام
نے فرمایا کہ اگر وقت نزع کے یہ سورہ پڑھا جائیگا تو خدا اسکی موت کی سختی کو آسان کریگا اور کہتے ہیں کہ کفار مکہ کہتے تھے ازراہ انکار اور تعجب کے کہ کیا محمد نے سب خداؤں کو ایک
خدا کر دیا خدا تعالی نے اس بات کو دفع کرنے کو اور اپنی توحید کے ثابت کرنے کو کئی چیزوں کی قسم کھائی جیسا کہ ہمیشہ سے رسم عرب کی ہے اور فرمایا بسم اللہ
الرحمن الرحیم والصّٰفّٰت صفّا قسم ہے ان گروہ کی جو صف باندھتے ہیں یعنی فرشتے کہ کھڑے ہوتے ہیں واسطے عبادت کے یا درمیان ہوا کے پر بچھا کر جیسا کہ ہے
ہے کیا حکم پہنچے کہ اسکو بجا لائیں یا قسم ہے غازیوں کی کہ جہاد میں ... یا قسم ہے ان مومنین کی کہ نماز جماعت میں صف باندھتے ہیں صفّا صف
باندھنا خاص واسطے رضامندی خدا کے فالزّٰجرٰت پس قسم ہے ان فرشتوں کی کہ منع کرتے ہیں شیاطین کو آسمان پر چڑھنے سے اور زیادہ فرشتے کہ جو ہانکتے
ہیں بادلوں کو اور یا قسم ہے نماز گزار نیوالوں کی کہ ہانکنے والے ہیں اپنی نمازوں کی کثرت سے شیاطین کو اور یا قسم ہے ان غازیوں کی کہ دفع کرتے ہیں اور جھڑکتے ہیں کافروں اور بد
کاروں کو اور منع کرتے ہیں انکو ہو سے زجرا منع کرنا خالص یا سوار خالص واسطے خوشنودی خدا کے فالتّٰلیٰت پس قسم ہے ان فرشتوں کی کہ تلاوت کرتے
ہیں ذکرا ذکر خدا کو یا تلاوت کرتے ہیں وحی کے بیچ انبیا پر یا تلاوت کرتے ہیں کتاب خدا کے یا قسم ہے ان مومنین کی کہ تلاوت کرتے ہیں قرآن کی یا قسم ہے نماز
پڑھنے والوں کی کہ نماز میں تلاوت قرآن کی کرتے ہیں اور بعضے ان سب کو ایک ہی ... عام کرتے ہیں سب قسمیں کہتے ہیں اور جواب قسموں کا یہ ہے کہ ان الٰھکم
تحقیق معبود تمہارا لواحد البتہ ایک ہے اپنی ذات اور صفات میں ربّ السمٰوٰت والارض پروردگار پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا وما
بینھما اور چیزوں کا کہ درمیان ان دونوں کے ہیں جمیع مخلوقات وربّ المشارق اور پروردگار مشرقوں کا یعنی پیدا کرنیوالا مشرقوں کے ستاروں کا ہے اور
آفتاب کے ایک سال میں تین سو ساٹھ مشرق ہیں اور ہر روز اسکے واسطے ایک مشرق نیا ہوتا ہے ان سب کا پیدا کرنیوالا خدا ہے اور مشرق کے قیاس سے مغرب بھی معلوم ہو جاتا ہے
اسواسطے انکا ذکر نہیں کیا ہے اور فرماتا ہے انّا زیّنّا السّماء الدّنیا تحقیق کہ ہمنے آراستہ کیا ہے آسمان کو نزدیک ہے زمین سے یعنی اول آسمان کو بزینۃ الکواکب
ساتھ زینت ستاروں کے آراستہ کیا ہے اور عاصم اور حمزہ نے زینت کو تنوین سے اور کوکب کو مجرور پڑھا ہے اور ابو بکر نے کوکب منصوب پڑھا ہے اور باقیوں نے زینت کو مضاف
پڑھا ہے طرف کوکب کے اور کہتے ہیں کہ شیاطین جناب رسول خدا صلعم سے پہلے آسمان پر جاتے تھے اور کلام ملائکہ کا سنتے تھے اور زمین پر آکر کاہنوں اور جادوگروں کو سناتے
اور کاہن کہتے کہ ہم غیب کی اطلاع رکھتے ہیں اور ان حرفوں کو وہ جھوٹ کے ساتھ درست کر کے لوگوں کو اپنا تابعدار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم غیب کی باتوں کو جانتے ہیں اور اس
حیلہ سے لوگوں کو گمراہ کرتے تھے حضرت رسول خدا صلعم پیدا ہوئے تو شیاطین آسمان پر جانے سے بند ہو گئے چنانچہ فرماتا ہے کہ وحفظا اور نگاہ رکھنا یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف
کا یعنی نگاہ رکھا ہمنے آسمان کو نگاہ رکھنا من کلّ شیطٰن ہر شیطان مارد سرکش اور نافرمان سے کہ لا یسّمّعون نہیں سنتے ہیں وہ
شیاطین اور سامع کی تخفیف سے اسکو تشدید سے حمزہ اور کسائی نے اور حفص نے پڑھا ہے یعنی وہ شیاطین اپنے کان نہیں لگا سکتے ہیں الی الملا الاعلی طرف گروہ بلند کے واسطے
سننے باتوں کے یعنی ملائکہ جو بعضی امور لوح محفوظ سے مطلع تھے اور آپس میں اسکا ذکر کرتے تھے اور یہ شیاطین اوپر جا کر چوری سے سن لیا کرتے تھے اب نہیں سن سکتے ہیں اور ملائکہ
کی گروہ کی طرف کان اپنے واسطے سننے باتوں کے نہیں لگا سکتے ہیں ویقذفون اور ڈالے جاتے ہیں شہاب سے ان کے یعنی ملائکہ انپر ستارے ٹوٹتے ہیں من کلّ جانب

ع ۵ ۱۴ سورة الصافات ۱۳

ہر طرف سے دُحُوْرًا ہانکے جاتے ہیں اور انکو دفع کرنے کو شیاطین سے وہ ستارے مارتے ہیں اور جو شیاطین سے مقبول الہ واقع ہوا وَلَهُمْ عَذَابٌ اور واسطے ان شیاطین کے عذاب
وَّاصِبٌ ہمیشہ عذاب ہے لازم ہونیوالا کہ کبھی موقوف نہو وے اور ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہیں اِلَّا مَنْ خَطِفَ مگر جو کوئی کہ اچک لیگیا کلام کو ملائکہ کے
الْخَطْفَةَ اچک لیجانا کہ بعضی بات کو ملائکہ سے چوری سے سنا تو فَاَتْبَعَهٗ پیچھے لگتا اسکو شِهَابٌ ثَاقِبٌ شعلہ چمکنے والا کہ اسکو سوختہ کر دیوے اور جلا دیوے
اور کہتے ہیں کہ رکانہ بن یزید منکر قیامت کا تھا اور ہمیشہ دعوی لاف کی اور قوت کا کرتا تھا اور درمیان قریش کے اسکی لاف تھی کرتا تھا کہ شجاعت اور قوت میں
ہماری قوم سے کوئی مثل نہیں ہے اسکے رد میں یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاسْتَفْتِهِمْ پس پوچھ تو اے محمد صلعم ان مشرکین سے اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا کیا وہ زیادہ سخت ہیں
پیدائش میں اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا یا وہ شخص کہ پیدا کیے ہیں جنہیں ہم نے اور پس نے لشکر وہ قوت میں ان سے بہت یا وہ کہ ان لوگوں نے با وجود اس قوت کے ہلاک کر دیا
اور عذاب میں گرفتار کیا وہ با وجود اس قوت کے اپنے سے دفع نہ کر سکے اور یہ لوگ کہ نسبت انکی نہایت ناتوان اور سست ہیں کیونکر عذاب الہی کو اپنے سے دفع کرینگے
اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے ان کو مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ مٹی چپکنے والی سے کہ وہ نہایت سست ہوتی ہے اور انکی اصل سے ہیں انکا باپ آدم اور انکی اصل
کی ہے جبکہ باپ ایسا ہے تو اولاد بھی ایسی ہی ہوگی اور انکو کم ہی قوت ہوگی اور کہ وہ قوت ہوگی کہ عذاب الہی سے دفع کریں بعضے کہتے ہیں کہ ان و محمد صلعم کا پڑھنا کہ جو
قرآن کو سنتے وہ ایمان نہ لائے اور قبول نہ کرتے اور جب وقت مشرکین سے سنا تو ابو جہل کی انکا شروع کیا حضرت نے کہا تعجب ہے کہ وہ قرآن کو سن کر ایمان
بَلْ عَجِبْتَ تو تعجب کیا ہے انکے ایمان نہ لانے سے قرآن پر وَيَسْخَرُوْنَ اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں وَاِذَا ذُكِّرُوْا اور جب نصیحت کیجاتی ہے قرآن سے لَا يَذْكُرُوْنَ
نہیں نصیحت قبول کرتے ہیں اور ہر چند انکے روبرو دلیلیں قیامت کی سمجھائی جاتی ہیں لیکن وہ انکو نہیں سمجھتے ہیں وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً اور جب دیکھتے ہیں
وہ کسی نشانی قدرت خدا کو مثل معجزہ وغیرہ کے تو يَّسْتَسْخِرُوْنَ اور ٹھٹھا کرتے ہیں اور بہت استہزا کرتے ہیں وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اور کہتے ہیں کہ
نہیں ہے یہ جو کہ ہم دیکھتے ہیں کہ چاند دو ٹکڑے ہو اور دکھلائی ہوتی ہیں اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ مگر جادو ظاہر اور انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مر جاوینگے
وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جاوینگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیاں بے گوشت اور پوست ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا تحقیق ہم البتہ اٹھائے جاوینگے دوبارہ زندہ کر کے بعد
اسکے کہ ہم خاک ہو گئے ہوں اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ کیا باپ ہمارے پہلے وہ بھی زندہ کر کے اٹھائے جاوینگے کہ بالکل خاک ہو گئے ہیں یعنی ہرگز ہم اور ہمارے باپ دوبارہ زندہ
نہونگے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان انکار کرنیوالوں قیامت کو کہ نَعَمْ ہاں تم سب زندہ ہو کر اٹھوگے اور تم اپنی وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ اور تم خوار اور ذلیل
ہو گے ہو آخرت میں اور جس وقت خدا ارادہ کریگا قیامت ہونیکا تو فَاِنَّمَا هِيَ پس سوا اسکے نہیں کہ وہ قیامت زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ایک ہانکنا ہی ایک یعنی ایک
پھونکنا ہوگی صور کی کہ اسرافیل پھونکیں گے اور وہ صور دوسری مرتبہ پھونکنا ہوگا اسرافیل کو فَاِذَا هُمْ پس اسوقت وہ زندہ ہو کر اور قبروں سے نکل کر يَنْظُرُوْنَ
نظر کرینگے قیامت کیطرف اور عذاب کیطرف کہ اسکو جھٹلاتے تھے وَقَالُوْا اور کہیں گے يٰوَيْلَنَا اے وائے ہم پر ہماری ہلاکت هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ یہ دن
جزا ہی کا ہے کہ جسکا ہمکو وعدہ کرتے تھے کہ عوض ہوگا کہ وہ اس روز قیامت کا اقرار کرینگے کہ جسکو جھٹلاتے تھے پر بہت پشیمان ہونگے اور ہر چند عاجزی کرینگے لیکن اس روز کی
عاجزی کچھ فائدہ نہ دیگی اور فرشتے انسے کہینگے کہ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہ روز حکم کا ہے یا روز جدا ہونے نیکوں کا بدوں سے یا روز جدا ہونے حق کا باطل سے
الَّذِيْ وہ دن كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ کہ تھے تم ساتھ اسکے جھٹلاتے اور یقین اسکے ہونیکا نہ کرتے تھے اور بعد اسکے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا جمع کرو تم ان لوگوں کو کہ ظلم کیا ہے انہوں نے اپنی نفسوں پر کہ کفر کرتے اور لوگوں پر زیادتی کرتے وَاَزْوَاجَهُمْ اور جمع کرو
مانند ان اور مشابہوں انکے کو اور یا عورتوں انکی کو جو کہ ہم مذہب انکی ہیں کفر میں وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ اور جنکو کہ وہ عبادت کرتے تھے
دنیا میں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے اور جس وقت وہ ایک جگہ اکٹھے ہو جاویں تو فَاهْدُوْهُمْ پس راہ دکھاؤ تم انکو اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ طرف
راہ دوزخ کی وَقِفُوْهُمْ اور کھڑا کرو تم انکو اور روک رکھو پل صراط پر اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ پہلے اسکے کہ دوزخ میں مَّسْـُٔوْلُوْنَ سوال کیے جاوینگے اپنے
اعتقادوں باطل اور اعمال بد سے اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ وہ سوال کیے جاوینگے ولایت علی بن ابیطالب سے کہ علی کو دوست رکھتے تھے یا نہیں اور شیخ طوسی
خواجہ ابو جعفر یا نہیں اور ابو سعید خدری اور سعید بن جبیر سے بھی یہی روایت ہے کہ علی کی ولایت سے سوال کیے جاوینگے اور جناب رسول خدا صلعم فرمایا کہ پانچ چیز سے سوال ہوگا

١
ع
١٢
٥

الربع

جاوی سے کہ کس کام میں اسکو برباد کیا اور بوڑھا کیا اور علم سے کہ کس چیز میں اسکو برتا اور مال سے سوال کیا جائیگا کہ کس طرح اسکو کمایا تھا اور کہاں اسکو خرچ کیا تھا اور
سوال کیا جائیگا علم سے کہ کیا عمل کیا اس سے اور سوال کیا جائیگا اہل بیت کی اور انکی اولاد کی دوستی سے اور جسوقت وہ کفار جمع
کیے جائینگے تو ملائکہ انسے کہینگے کہ مَا لَكُمْ کیا ہے واسطے تمہارے کہ لَا تَنَاصَرُونَ نہیں مدد کرتے ہو تم آپس میں یعنی ایک شخص دوسرے کو جیسا دنیا میں باہم مدد دیتے تھے
پھر جواب دینگے حق تعالیٰ ملائکہ کو کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کی قدرت نہیں رکھتا ہو بَلْ هُمُ الْيَوْمَ بلکہ وہ آج کے دن مُسْتَسْلِمُونَ
گردن جھکائے ہوئے ہیں عاجزی سے اور نہایت فرمانبردار ہیں اور یہ لوگ فرشتوں کو کچھ جواب نہ دینگے لیکن آپس میں ایک شخص دوسرے شخص کو ملامت کریگا وَأَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ اور منہ کرینگے بعض انکے عَلَىٰ بَعْضٍ اوپر بعضوں کے یعنی بعض بعضوں کی طرف متوجہ ہوکر يَتَسَاءَلُونَ سوال کرینگے آپس میں یعنی گمراہ ہونیوالے
گمراہ کرنیوالوں سے پوچھینگے کہ تم نے ہمکو کیوں گمراہ کیا تھا اور وہ انکو جواب دینگے کہ تمہارے نفسوں نے کیوں قبول کیا تھا وَقَالُوا اور کہینگے گمراہ ہونیوالے انکو
إِنَّكُمْ كُنتُمْ تحقیق تم تھے تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ آتے تھے ہمارے پاس دہنی طرف سے یعنی خیر خواہی کی جہت اور نصیحت کی راہ سے اور تم ہمکو اپنے دین کی طرف
بلاتے تھے اور پایہ کہ اپنی قوت اور غلبہ کی جہت سے تم ہمکو اپنے دین باطل کی طرف بلاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے قَالُوا کہینگے وہ گمراہ کرنیوالے رئیس انکے اور بادشاہ انکے گمراہ
کیے ہوؤں سے ایسا نہیں ہے کہ ہمنے تمکو گمراہ کیا ہو بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ بلکہ تم نہ تھے ایمان لانیوالے یعنی تم راہ راست پر نہ تھے کہ ہمنے تمکو گمراہ کر دیا ہو اور تم
خود اپنی ذات سے کافر تھے اور ہمنے تمکو اپنی طرف بلایا تھا تو تم نے خود اپنی خواہش سے انکو قبول کیا یعنی تم تھے اور اپنی گمراہی و جاہلی میں ہمارے سے بڑھکر تھے
ہمکو کسو طرح الزام نہ دو وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم اور نہ تھا واسطے ہمارے اوپر تمہارے مِّن سُلْطَانٍ کوئی غلبہ اور قوت کہ تمکو ہم زبردستی گمراہی کی طرف
بلاتے بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ بلکہ تھے تم ایک گروہ سرکشی کرنیوالے کہ اپنی خواہش سے کفر کرتے تھے پس آج کے دن ملامت کرنا خاص اپنی ذات کو چاہیے
بلکہ ہمیں ہم اور تم دونوں شریک ہیں فَحَقَّ عَلَيْنَا پس ثابت اور واجب ہوا اوپر ہمارے قَوْلُ رَبِّنَا کلمہ پروردگار ہمارے کا کہ وہ کلمہ عذاب کا ہے
إِنَّا لَذَائِقُونَ تحقیق کہ ہم البتہ چکھنے والے ہیں اسکا اور بعد اسکے اقرار کرینگے گمراہ کرنیوالے اور کہینگے فَأَغْوَيْنَاكُمْ پس گمراہ کیا ہمنے تمکو اور راہ حق
باز رکھا إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ تحقیق ہم تھے گمراہ اور طریق حق سے باہر ہو رہے تھے یعنی ہم جو گمراہ تھے تو تمکو بھی چاہا کہ مثل ہمارے گمراہ ہو جاؤ سو ہمنے تمکو گمراہ کیا
فَإِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ گمراہ اور انکے گمراہ کرنیوالے يَوْمَئِذٍ اس دن فِي الْعَذَابِ بیچ عذاب کے مُشْتَرِكُونَ شریک ہونیوالے ہیں جیسے کہ
شرک میں دونوں شریک تھے اور جھگڑا اور نزاع کرنا انکو کچھ فائدہ نہ دیگا إِنَّا كَذَٰلِكَ تحقیق کہ ہم اسی مانند عذاب کے نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ کرتے ہیں ساتھ
گنہگاروں کے إِنَّهُمْ كَانُوا تحقیق وہ مشرکین ہیں کہ تھے إِذَا قِيلَ لَهُمْ جسوقت کہا جاتا تھا واسطے انکے کہ کہو تم لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ کہ نہیں
ہے کوئی معبود سوا خدا کے يَسْتَكْبِرُونَ سرکشی اور تکبر کرتے تھے اسکے کہنے سے اور قبول نہ کرتے تھے اور ایمان نہیں لاتے تھے یعنی اسکے کہنے سے وَيَقُولُونَ
اور کہتے تھے کہ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا کیا تحقیق ہم ترک کرنیوالے ہیں معبودوں اپنے کو اور انکی پرستش کو لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ واسطے شاعر دیوانہ کے کہ
عقل اسکی جاتی رہی ہے یعنی محمد صلعم کہ شاعر اور دیوانہ ہے اسکے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کی پرستش کو ترک کرینگے خدا تعالیٰ انکو جھٹلا کر فرماتا ہے کہ محمد صلعم شاعر نہیں
ہے اور نہ وہ دیوانہ ہے بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ بلکہ لایا حق اور راستی کو خدا کی طرف سے کہ وہ دین اسلام یا قرآن ہے وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ اور تصدیق
کی ہے اسنے پیغمبروں کی جو کہ اس سے پہلے آئے تھے اور انکو سچا کہا اور درست کیا انکو جو کچھ کہ پہلے پیغمبر لائے تھے توحید خدا کی اور پرستش اسکی اور ترک کرنا اسکے سوا غیر کی
پرستش کا یہی لیکر آیا ہے اور اب خدا تعالیٰ کفار کی طرف خطاب کرتا ہے کہ إِنَّكُمْ تحقیق تم لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردناک کو
اسکا فقط سبب شرک کے اور جھٹلانے پیغمبر کے وَمَا تُجْزَوْنَ اور نہ بدلا دیے جاؤگے تم إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ مگر جو کچھ کہ تھے تم عمل کرتے یعنی یہ عذاب دوزخ کا
تمہارے کفر کی سزا ہے إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ مگر بندے خدا کے برگزیدہ کہ خالص کیے گئے ہیں کفر اور شرک سے اور فرمانبردار ہیں کہ جزا انکی بہشت ہے سو بہشتی منقطع ہوئے أُولَٰئِكَ
یہ لوگ خاص عمل والے لَهُمْ واسطے انکے ہوگی بہشت میں رِزْقٌ مَّعْلُومٌ روزی جانی گئی اور مقرر اور معلوم ہر وقت کیواسطے اور وہ فَوَاكِهُ میوے ہیں طرح طرح کے
کہ مقصود کھانا نہیں ہے انکو لذت اور مزہ پانا ہے نہ غذا کرنا اور نگاہ رکھنا اپنی صحت کا اور بدن کی ناتوانی اور سستی سے وَهُم مُّكْرَمُونَ اور وہ بہشتی عزت دیے جاوینگے

نعمتوں کی سیر کیا گئیں ہیں اور بڑی عزت اور توقیر سے ہوگی انکی اور جنات سے مخلصوں میں جو بہشت کے اوصاف بیان کئے ہیں ان میں یا ہے کہ رزق معلوم سے مراد ہے کہ تمام انکو جانتے
ہیں اس روزی کو کہ وہ اس روزی کو دوستان خدا کے پاس لائینگے اور فواکہ وہم مکرمون سے مراد یہ ہے کہ وہ بہشتی نہ خواہش کرینگے کسی شے کی بہشت میں مگر یہ کہ دیگا اور کرامت
کیجائینگے انکی ساتھ فی جنات النعیم بیچ بہشتوں نعمتوں والیوں کے اور باوجود ان نعمتوں کے علی سرر اوپر تختوں کے متقابلین روبرو
بیٹھینگے اور یہی حال واقع ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے کے مقابل ہونگے تاکہ لذت دیدار سے بھی مسرور ہوں یطاف علیھم پھرائے جائینگے اوپر انکے
یعنی انکی گرد لئے پھرینگے ملائکہ اور حوریں اور غلمان بکأس من معین پیالہ شراب بہری ہوئی پیالی سے کہ وہ شراب نشہ لانی ہے اور نہ بیہوشی لاتی ہے اور نہ درد سر لاتی ہے اور نہ
بدرنگ ہی ہے بلکہ وہ شراب بیضاء سفید ہے کہ سفیدی اسکی دودھ اور برف سے زیادہ ہے لذۃ للشاربین لذیذ اور خوش مزہ ہے واسطے پینے والوں کے اور
لذۃ معین کی صفت واقع ہوئی ہے اور لذۃ اسکی صفت واسطے مبالغہ کے ہی ہے اور یا یہ کہ لذت ہی کے معنی میں ہے اور وہ شراب ایسی ہے کہ لا فیھا نہیں ہے بیچ اس شراب کے
غول فساد اور خرابی جیسے دنیا کی شرابیں کہ ان سے عقل جاتی رہتی ہے اور بیہودہ بکنے لگتے ہیں اور سر میں درد ہوتا ہے ولا ھم عنھا اور نہ وہ لوگ
اس شراب سے ینزفون مست ہونگے اور بعضوں نے ینزفون کو بکسر زاء پڑھا ہے یعنی شراب ختم نہ ہوگی وعندھم اور نزدیک انکے
ہونگی عورتیں قاصرات الطرف نگاہ نیچی رکھنے والیاں کہ سوا اپنے شوہروں کے اور کسی پر نظر نہ کرینگی
اور شرم اور حیا اپنی نظر کو روکے ہوئے عین کشادہ چشم والیاں کہ انکی آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی نہایت کمال کو پہنچی ہوگی کہ سفیدی نہایت سفید ہوگی
اور سیاہی نہایت سیاہ ہوگی کأنھن گویا کہ وہ عورتیں صفائی اور سفیدی میں بیض مکنون انڈے ہیں چھپائے ہوئے شتر مرغ کے
کہ اپنے انڈے کو پروں میں چھپا رکھتا ہے کہ غبار سے محفوظ رہے اور میلا نہ ہو اور حرارت سے اور رنگ بدلنے سے محفوظ رہے اور اسکی صفائی میں
حوریں مثل اس کے ہونگی اور بہشتی تختوں پر بیٹھے ہونگے اور حوریں اور غلمان انکی روبرو شراب کے پیالے لئے پھرتے ہونگے اور پیالوں کو وہ پینگے اور
آپس میں باتیں کرینگے کہ جو کچھ دنیا میں انپر گذرا ہے ہر ایک اپنا حال کہیگا فاقبل پس متوجہ ہوگا بعضھم بعضھم علی بعض
اوپر بعضوں کے یعنی بعضے آدمی بعضوں کی طرف متوجہ ہوکر یتساءلون سوال کرینگے آپس میں ایک شخص دوسرے سے حال کہ خدا نے انکو کیا انعام دیا
اور کیا بخشا اور آپس میں دوستوں سے باتیں کرنے اور اپنا حال بیان کرنا اور دوسرے کی سرگذشت کو سننا بہشت کی لذتوں سے زیادہ لذت ہے قال قائل
منھم کہیگا ایک کہنے والا ان بہشتیوں میں سے اپنے یاروں سے انی تحقیق میں تھا دنیا میں کان لی قرین تھا میرا ایک ہمنشین
کہ میرے پاس بیٹھتا تھا اور وہ میرا ساتھی مجھکو ملامت کرکے یقول کہتا تھا ائنک لمن المصدقین کیا تو بھی سچ جاننے
والوں قیامت میں سے ہے ءاذا متنا کیا جب وقت مرجائینگے ہم وکنا ترابا اور ہوجائینگے ہم مٹی وعظاما اور ہڈیاں گوشت اور پوست
ریزہ ریزہ ءانا کیا تحقیق ہم اس حالت سے پھر زندہ ہوکر لمدینون البتہ جزا دیئے جائینگے کیا یہ امر اس طرح ہے کہ ہم ضرور جزا دیئے جائینگے
قال کہیگا وہ مومن اپنے یاروں سے جو کہ بہشت میں اسکی صحبت میں ہیں ھل انتم مطلعون کیا تم مطلع ہوئے یارو میرے اس رفیق کو کہ وہ دوزخ
میں کس جگہ ہے اور کس عذاب میں مبتلا ہے پس انکو کبھی دیکھا ہے وہ کہینگے کہ ہم تو نہیں دیکھا ہے اسکو کہ تیرا رفیق کون ہے پہچانتا ہے اور اسکے بعد بہشت میں ایک
کھڑکی دوزخ کی طرف اور سے کھلیگی تو دوزخ میں انکو دیکھیگا فاطلع پس مطلع ہوگا وہ مومن اور دوزخ کے لوگوں کی طرف نظر کرے فرآہ
پس دیکھے وہ اس رفیق اپنے کو فی سواء الجحیم بیچ وسط دوزخ کے یعنی دوزخ کے بیچوں بیچ اسکو دیکھے اور سخت قال کہیگا وہ مومن رفیق کو تاللہ
قسم ہے خدا کی ان کدت تحقیق کہ قریب تھا تو کہ سبب بہکانے اور گمراہ کرنے کے لتردین البتہ ہلاک کرے تو مجھکو ولولا نعمۃ ربی اور
اگر نہ ہوتی نعمت پروردگار میری کہ مجھکو ہدایت کرکے تیرے بہکانے سے محفوظ رکھا لکنت من المحضرین البتہ ہوتا میں حاضر کئے گئوں دوزخ میں
تیری کہ مثل تیرے دوزخ میں ہوتا پس جب موجود ہوتا اسی مومن اپنے اس رفیق دنیا کو ملامت کرکے کہیگا افما نحن بمیتین کیا پس نہیں ہیں ہم
کہ ہم دنیا میں سے تھے اور پھر زندہ ہوکر اور تو کہتا تھا دنیا میں کہ ہم نہیں مرینگے الا موتتنا الاولی مگر مرنا اپنا پہلا کہ دنیا میں تھا وما نحن بمعذبین اور

نہیں ہیں ہم عذاب کئے گئے یعنی جو اہل جنت کہ کہتا تھا کہ قیامت ہوگی اور پھر زندہ ہو کر عذاب ملیگا اب تو دیکھا کہ جو کہتا تھا اور کہتا تھا اسکے برخلاف نظر آیا اور اتنی
زیادہ نعمت اسکو ملی یعنی ایک یہ کلام مومنین کا ہے کہ بعضا بہشتی بعضے بہشتی سے اپنی خوشی اور نعمتوں کو ظاہر کرنیکے واسطے کہیگا کیا ہم نہیں ہیں مرنیوالے
مگر موت پہلی جو ہماری دنیا میں تھی اور نہیں ہیں ہم عذاب کئے گئے جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے ہمسے وعدہ کیا تھا اور یہ از روئے تحقیق اور یقین کے کہیگا از روئے شک
یعنی ہم انہیں نعمتوں میں ہمیشہ رہینگے اور اب سوا موت ہماری کہ وہ موت پہلی ہماری جو دنیا میں تھی اور نہ ہم عذاب کئے جاوینگے اِنَّ هٰذَا لَهُوَ البتہ یہ جو نعمت
بہشت میں پائی اور عذاب سے بچے لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ البتہ وہ مراد پانا بڑا ہے اور رستگاری بزرگ لِمِثْلِ هٰذَا واسطے مثل اس مرتبہ کے
فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ چاہئے کہ عمل کریں عمل کرنیوالے یعنی واسطے ایسی نعمتوں کے کہ بہشت میں پہنچا ہمیشہ کو رحمت کریں اور جس وقت بہشت کا اور بہشتیوں کا ذکر کیا تو کافروں
اور گنہگاروں کو ڈرانیکے واسطے فرماتا ہے کہ جو وہ لوگ کہ عقل اور فہم رکھتے ہوں اور ... میں فرق کرتے ہوں أَذٰلِكَ کیا وہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے بہشت کی نعمتیں
اور سرور اور راحت سے خَيْرٌ نُزُلًا بہتر ہے واسطے مہمانی بہشتیوں اور ضیافت میں أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ یا درخت زقوم کا کہ جسکو سینڈھ کہتے ہیں اور زقوم
واقع ہوا ہے اور زقوم ایک درخت ہے نہایت تلخ اور زہر دار اور ... بعضے کہتے ہیں کہ وہ درخت تہامہ کا ہے کہ نہایت بدمزہ ہے اور خاردار ہوتا ہے اور
بعضے کہتے ہیں کہ وہ پھل ایک درخت کا ہے کہ نہایت تلخ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکی اصل معلوم نہیں ہے اور ... کے لفظ سے معلوم ہوا کہ یہ درخت بہشتیوں کی خوراک
... دوزخیوں کی طرح طرح کے عذاب میں انکی واسطے یہی ہے جیسے کہ ذکر ہوا ہے بہشت کی نعمتوں کا واسطے بہشتیوں کا ہے جس وقت کہ
بہشت میں داخل ہوں اور سوا انکے واسطے وہ نعمتیں ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی کے دل میں گذری ہیں اور ...
کھانا ... درخت زقوم دوزخ میں ... کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ دوزخ میں ہو آگ تو ہر چیز کو جلا دیتی ہے وہ کیونکر ...
اور جو کچھ کہتا ہے ... حق تعالیٰ نے فرمایا کہ إِنَّا جَعَلْنَاهَا تحقیق ہم نے کر دیا اس درخت کو فِتْنَةً آزمائش دنیا میں لِلظَّالِمِينَ واسطے
ظالموں کے ... اور سختی عذاب کی ہوا اور نہیں جانتے کہ جو شخص قادر ہے ... آگ میں پیدا کرنے پر ... آگ میں رہتا ہے اور آگ
میں ... اور ... قادر نہیں ہے کہ آگ میں ایک درخت کو پیدا کرے کہ وہ آگ ہی کی قسم سے ہو ... اور ...
... آگ ... زنجیریں اور طوق اور سانپ اور بچھو ... دوزخ میں موجود ہیں اور آگ انکو نہیں جلا سکتی اور زقوم ... اور خرما ...
کہتے ہیں ... ابن الزبعری قریش کے اشراف کو کہا کہ محمد ہمکو زقوم سے ڈراتا ہے اور ابوجہل تھا اور ... گھر میں لایا اور ... لونڈی کو کہا کہ
خرما اور مسکہ لا ... تو لوگوں کو کہا ... کہ یہ زقوم ہے ... تب حق تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ زقوم سے مراد وہ نہیں ہے کہ تم کہتے ہو اِنَّهَا
وہ زقوم شَجَرَةٌ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ بیچ جڑ دوزخ کے یعنی دوزخ کی تہ میں وہ درخت اُگتا ہے اور شاخیں اسکی دوزخ کے
سب طبقوں میں پہنچی ہیں طَلْعُهَا میوہ اس درخت کا ایسا ہے كَأَنَّهُ گویا کہ وہ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ سر ہیں دیوؤں کے ... اور بدصورتی
اور مکروہ ہونے میں ... کہ جو چیز کہ نہایت مکروہ اور بدصورتی ہو ... تشبیہ دیا کرتے ہیں ... ان درختوں کے میووں کو مکروہ ہونیکی جہت سے
... اور بعضے کہتے ہیں ... نہایت سیاہ اور سخت ... شیاطین کہتے تھے ان ... تشبیہ دی ہے
فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا پس تحقیق وہ دوزخی کھانیوالے ہیں اس درخت سے ... فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ پس بھرنیوالے
ہیں ... نہایت بھوک ... حق تعالیٰ دوزخیوں میں بھوک کی علت پیدا کریگا ... اتنی سختی کہ ... عذاب کو بھول جائینگے اور بھوک کے
غلبہ میں مالک کے پاس ... اور ... کہ وہ دوزخ کا داروغہ ہے ... انکو میوہ درخت زقوم کا ... انکے کھانیکو دیگا وہ لوگ بھوک کی شدت میں
اپنے پیٹ ... بھر لینگے ... غالب ہوگی ... گرم کھولتا ہوا ... پینے کو دیگا چنانچہ فرماتا ہے کہ ثُمَّ إِنَّ
لَهُمْ پھر تحقیق واسطے انکے ... عَلَيْهَا اوپر اس زقوم کے لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ البتہ ملونی ہے آب گرم سے یعنی اس پانی
گرم کو ... [illegible] ... اور

جب وقت وہ پانی انکے پیٹ میں پہنچے تو تمام انتڑیاں گل کر پارہ پارہ ہو جائیں ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ پھر تحقیق جگہ پھر انکی بعد کھانے زقوم کے اور پینے پانی گرم کے
لَاِلَى الْجَحِيْمِ البتہ طرف دوزخ کی ہے اور وہ جو مستحق عذاب کے ہوئے ہیں سبب اسکے ہے کہ اِنَّهُمْ تحقیق انہوں نے اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ پایا انہوں نے
باپوں اپنوں کو ضَآلِّيْنَ گمراہ اور راہ حق سے بہکے ہوئے فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ پس وہ پر نشانیوں انکی کے یعنی اوپر راہوں انکی کے يُهْرَعُوْنَ
دوڑائے جاتے تھے بدون تامل اور تحقیق کے جو کچھ کہ انکی باپ کی راہ ہوتی تھی اسکو اختیار کرتے تھے اور اسکو حق جانتے تھے اور دریافت نکرتے تھے کہ یہ مذہب انکا واقع میں بھی
حق ہے یا نہیں اور پہلی امتوں کی حالت سے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وَلَقَدْ ضَلَّ اور البتہ تحقیق گمراہ ہو قَبْلَهُمْ پہلے انکے یعنی پہلے قریش کے اَكْثَرُ
الْاَوَّلِيْنَ اکثر پہلے لوگوں کی مانند قوم نوح اور عاد اور ثمود کے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور البتہ تحقیق بھیجے ہمنے فِيْهِمْ بیچ ان لوگوں کے مُّنْذِرِيْنَ
ڈرانیوالے یعنی پیغمبر بھیجے کہ انہوں نے عذاب خدا سے انکو ڈرایا لیکن ان لوگوں نے پیغمبروں کا کہنا قبول نہ کیا فَانْظُرْ پس نظر کر تو عبرت کی آنکھ سے كَيْفَ كَانَ کیونکر تھا
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ انجام ڈرائے گئے لوگوں کا یعنی ان لوگوں کا جنکو پیغمبروں نے ڈرایا تھا اور ان لوگوں نے کہنا پیغمبروں کا نہ مانا تھا انکی انجام کو دیکھ کہ کیسی سختی اور عذاب
اور ذلت اور رسوائی میں گرفتار ہوئے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ مگر بندے خدا کے جو کہ خالص کئے گئے ہیں کفر اور گناہوں سے اور پیغمبروں کے ڈرانے سے فائدہ مند ہوئے
تھے انکو عذاب سے نجات حاصل ہوئی اور اب انبیاء کا اور انکی امتوں کا حال تفصیل سے بیان کرتا ہے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ اور البتہ تحقیق پکارا ہمکو نوح نے یعنی
نصرت کی اور اپنی قوم کی ہلاکت کے واسطے بعد اسکے کہ انکی ایمان سے ناامید ہوا، اسکی پکار ہمنے سنا فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ پس البتہ خوب جواب دینے والے ہیں ہم کہ
ہمنے مدد کی اور اسکی قوم کو طوفان میں غرق کیا وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ اور نجات دی ہمنے اسکو اور لوگوں اسکی کو جو کہ اسکے ہمراہ کشتی میں تھے مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ اندوہ بڑے سے اور رنج عظیم سے کہ وہ غرق ہونا اور آزار دینا قوم کا ہے وَجَعَلْنَا اور کیا ہمنے بعد غرق ہونے کے ذُرِّيَّتَهٗ اولاد اسکی کو هُمُ
الْبٰقِيْنَ وہی باقی رہنے والی دنیا میں اور سب کے سب نابود ہوگئے یا یہ کہ وہ باقی سام اور حام اور یافث تھے تینوں بیٹے حضرت نوح کے اور کہتے ہیں کہ چار بیٹیاں انکی باقی رہیں
تحقیق تمام آدمی دنیا کے انکی تینوں بیٹوں کی اولاد ہیں اسواسطے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہیں اور سوا اولاد نوح کے اور جو مومنین جو غرق ہونے سے بچے تھے انکی کسی کی
اولاد نہیں رہی ہے پس آدمی نوح کے بیٹوں کی اولاد ہی کہتے ہیں کہ عرب اور فارس کے آدمی اولاد سام کی ہیں اور ترک اور یاجوج اور ماجوج یافث کی اولاد ہیں
اور سب ہندی حام کی اولاد ہیں اور بعضی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ سوا نوح کی اور آدمیوں کی بھی اولاد باقی رہی، وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ اور چھوڑا ہمنے اسپر
یہ مثل ثنا اور ذکر جمیل کے اور معنی اسکی یہ ہے کہ چھوڑا ہمنے اوپر نوح کے ذکر نیک کو فِي الْاٰخِرِيْنَ درمیان پچھلے لوگوں کے کہ نوح کے بعد پیدا ہوئے ہیں اور
انکا ذکر نیک کرتے ہیں خصوصاً امت محمد صلعم سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ سلام ہماری طرف سے اوپر نوح کے فِي الْعٰلَمِيْنَ بیچ عالم کے لوگوں کے یعنی ہمنے عالم کے
لوگوں کے درمیان نوح پر سلام کرنا باقی چھوڑا ہے کہ تمام جن اور آدمی اسپر سلام بھیجتے ہیں اور یہ انکی آزار و رنج کی جزا ہے کہ انکو پہنچی ہیں اِنَّا كَذٰلِكَ
تحقیق کہ ہم اسیطرح یعنی جیسے کہ نوح کو جزا دی ہے اسکے اعمال نیک پر کہ لوگ اسکی تعریف اور ذکر نیک کرتے ہیں ایسے ہی نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ جزا دیتے ہیں
نیکی کرنیوالوں کو اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ نوح مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ بندوں ہمارے ایمان لانیوالوں میں سے تھا اور جنہوں نے ہمکو غرق سے نجات دی اور نام
اسکا درمیان بندوں کے بلند کیا ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ پھر ڈبو دیا ہمنے اوروں کو کہ وہ کافر تھے انکی امت کے آدمی اور وہ جو ایمان لائے تھے اور انکا اتباع
حضرت ابراہیم کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ اور تحقیق کہ پیروی کرنیوالے انکی سے ہیں لَاِبْرٰهِيْمَ البتہ ابراہیم ہے کہ
اصول دین اور طریق حق اور ظلم اٹھانے کے بیچ میں نوح کا پیرو اور انکے موافق تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ شیعته کی ضمیر محمد صلعم کی طرف پھرتی ہے کہ یعنی پیروی کرنیوالوں محمد کے
البتہ ابراہیم ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے دوستوں سے فرمایا کہ مبارک ہو تمکو انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے فرمایا کہ شیعہ کہ جنکو لوگ کہتے ہیں نام ہمارا ہے جسے
ہیں فرمایا کہ کیا تمنے نہیں سنا ہے قول حقتعالیٰ کا وان من شيعته لابراهيم اور قول انکا دوسرا فاستغاثه الذي من شيعته على الذي من عدوه یعنی لڑنے والوں کی اس
شخص نے کہ گروہ ان موسیٰ کے سے تھا اوپر اس شخص کے کہ دشمنوں انکے سے تھا پس اسی قصہ کو ابراہیم کے پڑھو اور یاد کرو اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ جسوقت کہ آیا وہ ابراہیم
پروردگار اپنے کے پاس یعنی اپنے پروردگار کو حق جانا اور اسکا مطیع تھا اور کیا بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ساتھ دل سلامت کے شرک اور گناہوں سے اور حضرت صادق علیہ السلام

فرمایا ہے کہ بتلا تھا تمام ماسوی اللہ سے اور پاک تھا دنیا کی موانع اور آخرت کے علاقوں سے یعنی ابراہیم خلیل اللہ نے منہ اپنا طرف پروردگار کے کیا حقیقت کر دونو جہان کی
محبت سے خالی تھا اِذْ قَالَ جس وقت کہ کہا اُنھوں نے لِاَبِیْهِ واسطے باپ اپنے کے کہ وہ چچا انکا تھا اور ابراہیم کو اُسی نے پرورش کی تھی اس واسطے وہ انکو باپ اپنا
کہتے تھے اور نام اُسکا آذر تھا یعنی ابراہیم نے کہا وَقَوْمِهٖ اور کہا واسطے قوم اپنی کے جس وقت کہ اُنکو بتوں کی پرستش کرتے دیکھا کہ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ
کیا چیز ہے کہ پرستش کرتے ہو تم اُسکی اَئِفْکًا اٰلِهَةً کیا جھوٹ بنائے ہوئے معبودوں کو دُوْنَ اللّٰهِ سوائے خدا کے تُرِیْدُوْنَ ارادہ کرتے ہو تم
افکا مفعول تریدون کا ہے کہ بسبب اہتمام مقدم ہے اور الہۃ بدل ہے افک سے فَمَا ظَنُّكُمْ پس کیا گمان تمہارا ہے بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ساتھ پروردگار عالموں کے
یعنی سزاوار عبادت کا تو وہ ہے نہ غیر اُسکا سو اسلئے کہ جو کہ پیدا کرنیوالا عالموں کا ہے وہ مستحق عبادت کا ہے نہ غیر اُسکا چاہیئے کہ عالموں کے پروردگار کی عبادت کرو نہ اُسکے
غیر کی پس کیا ہے گمان تمہارا کہ عبادت کے مستحق کی پرستش کو ترک کرکے بتوں کی پرستش کرتے ہو اور اُنکو خدا کے شریک کرتے ہو جس وقت انہوں نے یہ دلیل سنی تو
لاجواب ہوئے اور کہا کہ کل کو ہماری عید ہے اور ہم صحرا کو جائینگے اور اچھے قسم کے کھانے ہم پکاتے ہیں اور بتوں کے روبرو رکھتے ہیں اور کل کو صحرا سے واپس آکر بتخانے میں جب
ہم آئینگے تو ان کھانوں کو بطور تبرک کے آپس میں تقسیم کرینگے تو بھی کل کو ہمارے ہمراہ جنگل کو چل اور سیر ہمارے مجمع اور انبوہ کی کر اور وہاں سے واپس ہو کر بتخانہ میں
داخل ہو تاکہ تو تجمل اور زینت اور صورت اور شکلیں بتوں کی نظر کرے اور ہم جانتے ہیں کہ جس وقت تو بتوں کا تماشا کریگا تو پھر ہمکو ملامت نہ کریگا اور اُنکی پرستش کو بُرا نہ کہیگا
حضرت ابراہیم نے یہ کلام اُنکا سنکر کچھ جواب نہ دیا دوسرے روز اُنکے چچا آذر نے اور اُنکے یاروں نے کہا کہ اے ابراہیم چل جنگل کو ہمارے ساتھ فَنَظَرَ پس نظر کی ابراہیم نے
نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ نظر کرنی بیچ ستاروں کے نہ انکے حکم نکالنے کیواسطے سو سمجھے کہ نجومی گمراہ ہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ المنجم کالکاہن والکاہن کالکافر والکافر
فی النار یعنی نجومی مثل کاہن کے ہے اور کاہن مثل کافر کے ہے اور کافر دوزخ میں ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی ایمان لایا ساتھ ستاروں کے وہ کافر ہوا بلکہ سبب
ستاروں کی طرف نظر کرنیکا یہ تھا کہ انکو تپ لرزہ آتا تھا اور نشان تپ لرزہ کے آنیکے وقت کا مقام معین ستاروں کے پہنچنے کا تھا کہ جس وقت ستارے اُسجگہ پہنچتے تو انکو لرزہ شروع
ہوتا تھا اور جس وقت اُنکو صحرا کو لیجاتے تھے وہ ستارے اُس مقام کے نزدیک پہنچتے تھے ان ستاروں پر نظر کرکے دیکھا کہ قریب پہنچے ہیں فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ پس کہا کہ تحقیق
میں بیمار ہوں یعنی بیمار ہونگا اور وقت تپ کا قریب آیا اور یا یہ کہ قوم اُنکی نجومی تھی اور ابراہیم نے ستاروں میں نظر کرکے جو کہا کہ میں بیمار ہوں تو مقصود انکا اس سے یہ تھا کہ میں
تمہارے کفر اور عناد کی جہت سے تنگ دل ہوں اور پریشان خاطر اور قوم اُنکی یہ سمجھی کہ اُنہوں نے علم نجوم سے دریافت کیا ہے کہ میں بیمار ہونگا اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے
کہ نہ تو حضرت ابراہیم بیمار تھے حقیقت میں اور نہ اُنہوں نے جھوٹ بولا اور جس وقت قوم نے ابراہیم سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ انی سقیم اُنکو گمان طاعون مرض کا ہوا اسواسطے کہ یہ مرض ان
لوگوں کو لاحق ہوا تھا اور اس سے بہت ڈرتے تھے فَتَوَلَّوْا عَنْهُ پس پھر گئے وہ اُنکی طرف سے اس بیماری کے خوف سے گمان کیا اُنہوں نے کہ اُنکی بیماری ہمکو بھی پہنچ جائے
مُدْبِرِیْنَ جس وقت کہ منہ پھیرے ہوئے تھے اُنکی طرف سے یہ حال واقع ہوا یعنی اُنکو تنہا چھوڑ کر صحرا کو روانہ ہوئے اور جس وقت وہ اپنی عیدگاہ میں پہنچے تو حضرت ابراہیم اُنکے
بتخانے میں آئے لوگوں سے چھپ کر چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے فَرَاغَ پس پوشیدہ ہو کر آیا اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ طرف معبودوں اُنکے کے یعنی طرف بتوں کی جنکی کہ وہ پرستش کرتے تھے
اور جس وقت بتخانے میں داخل ہوئے تو ان بتوں کو دیکھا کہ طرح طرح کی زینت سے آراستہ ہو رہے ہیں اور قسم قسم کے کھانے اُنکے روبرو رکھے ہیں فَقَالَ پس کہا ابراہیم نے اُن بتوں کو
ہنسی اور ملامت کی راہ سے کہ اَلَا تَاْكُلُوْنَ کیا نہیں کھاتے ہو تم ان کھانوں کو اور جس وقت جواب اُنہوں نے نہ سُنا تو دوسری بار ہنسی کی راہ سے کہا کہ مَا لَكُمْ
لَا تَنْطِقُوْنَ کیا ہے واسطے تمہارے کہ نہیں بولتے ہو تم اور مجھکو جواب نہیں دیتے ہو اور اس کلام سے اشارہ اس طرف ہے کہ یہ بت جو قسم قسم کے پتھر وغیرہ سے ہیں نہ کھاتے ہیں اور
نہ بات کرتے ہیں قابل پرستش کے نہیں ہیں اور بعد اسکے حضرت ابراہیم نے ایک تبر جو اپنے ہمراہ لائے تھے اٹھایا فَرَاغَ پس پوشیدہ کیا عَلَيْهِمْ اوپر ان بتوں کے اور وہ
سخت تھے اور مارا انکو ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ مارنا ساتھ دہنے ہاتھ کے کہ اُسکی قوت بائیں ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہے اور ضربا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور وہ متعلق ہے ساتھ اسکے
متعلق بالیمین کے یعنی حضرت ابراہیم نے اُن بتوں کو تبر مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر بڑا بت کہ وہ سونے کا تھا اور یاقوت اُسکی آنکھوں میں جڑے تھے اُسکو نہ توڑا اور وہ تبر اُس بت کے شانہ پر
رکھدیا اور جس وقت کہ قوم اُنکی عیدگاہ سے واپس پھر آئی اور بتخانہ میں گئے تو اپنے بتوں کا حال خراب دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ حال کس نے کیا ہے بعضوں نے اُنمیں سے کہا کہ یہ کام ابراہیم کا
ہے وہ ہمیشہ ہمارے معبودوں کی برائی کرتا ہے فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ پس منہ کیا اُنہوں نے طرف ابراہیم کے يَزِفُّوْنَ جس وقت کہ جلدی چلتے تھے اور دوڑتے تھے وہ اور یزفون

حال معلوم ہوا اور جھڑکا انکو بعضیم یا پڑھا اور بعضی بزرگون کی قولی کہ محقق یہ ہے کہ ابہل وہ لوگ دوڑتے ہوے حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور انکو پکڑ کر نمرود کے پاس لیگئے کہ وہ بادشاہ تھا اور نہایت ظالم لوگ تھے بعضی دین پر تھا حضرت ابراہیم سے وہ گفتگو ہوئی ہے مقدمہ میں گفتگو واقع ہوئی چنانچہ سورہ انبیا میں مذکور ہے اور بعد گفتگو کے **قَالَ** کہا ابراہیم نے کہ **اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ** کیا پرستش کرتے ہو تم انچیزوں کی کہ تراشتے ہو تم جسکو اپنے ہاتھوں سے مثل پتھر اور لکڑی وغیرہ کے یعنی کیونکر درست ہے عقل کے نزدیک کہ جسکو اپنے ہاتھ سے بنائیں اسکی پرستش کریں اور مراد وہی انہی اسی مالکیں اور وہ لوگ زیادہ اپنا تھا کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ **وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ** اور اللہ نے پیدا کیا ہے تمکو اور سبکو کہ کرتے ہو تم یعنی خدا تعالی نے تمکو بھی پیدا کیا ہے اور جسکا عمل اپنی ہاتھ سے کرتے ہو کہ تم اپنے ہاتھ سے تراش کر بناتے ہو تمکو بھی خدا نے پیدا کیا ہے یعنی تمکو اور بتونکو کہ وہ پتھر وغیرہ ہیں وہ ان کو خدا نے پیدا کیا ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ خدا نے تمکو پیدا کیا ہے اور تمہارے عمل کو یعنی ہر ایک چیز کو اسنے مسلم ہوا کہ خالق اعمال العباد اور فعال کا خدا ہے لیکن اہل سنت یہ معنی نہیں ہو سکتے اور یہ معنی نہایت باطل ہیں اسواسطے کہ وہ لوگ بتونکو پوجتے تھے انکے عمل کو یعنی انکے تراشنے کو نہیں پوجتے تھے البتہ اگر وہ لوگ تراشنے کو پرستش کرتے تو البتہ یہ معنی ہو سکتے تھے کہ خدا نے پیدا کیا ہے تمکو اور تمہارے تراشنے کو اور اس سے کچھ فائدہ نہ تھا بلکہ وہ لوگ بتونکی جو پرستش کرتے تھے ابراہیم نے فرمایا کہ خدا نے تمکو بھی پیدا کیا ہے اور جنکو تم اپنے ہاتھ سے بناتے ہو اور عبادت انکی کرتے ہو انکو بھی خدا نے پیدا کیا ہے یعنی تمکو اور بتونکو دونکو خدا نے پیدا کیا ہے جسوقت حضرت ابراہیم نے یہ گفتگو کی تو وہ لوگ کچھ جواب نہ دے سکے تو ارادہ انکے جلانے کا کیا اور آپس میں مشورہ کر کے **قَالُوا** کہا انہوں نے اور کہنے لگے کہ **ابْنُوْا لَهٗ** بناؤ واسطے جلانے ابراہیم کے **بُنْيَانًا** ایک عمارت اور لکڑیوں سے اسکو پر کر کے آگ لگا دو **فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِيْمِ** پس ڈالو تم ابراہیم کو درمیان آگ جلانیوالی کے پس انہوں نے ایک عمارت بنائی کہ طول اسکا تیس گز کا اور عرض بیس گز کا تھا اور لکڑیوں سے اسکو پر کیا اور آگ اسمیں روشن کی **فَاَرَادُوْا بِهٖ** پس ارادہ کیا انہوں نے ساتھ ابراہیم کے **كَيْدًا** مکر اور حیلہ کا انکے ہلاک کرنے میں اسطرح سے کہ اسکو اسمیں بیچ آگ کے پھینکا **فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ** پس کیا ہمنے انکو پست ہونیوالے اور ذلیل انکے مکر کو باطل کیا اور آگ کو ابراہیم پر گلزار کر دیا اور جسوقت ابراہیم آگ میں سے سلامت باہر آئے تو نمرود نے کہا کہ ہمارے شہر میں سے چلا جا اور ابراہیم کیساتھ ایمان لایا تو اسکو کہتا کہ چلا جا کہ یہ ایمان لانیکے سبب سے ابراہیم نے ارادہ ہجرت کا کیا اور مقرر کیا کہ چلا جاوے **وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ** اور کہا کہ تحقیق میں جانیوالا ہوں **اِلٰی رَبِّیْ** طرف پروردگار اپنی کے جس جگہ کہ مجھکو جانیکا حکم ہو وہاں پرستش اور قربت اسکی یعنی طرف ملک شام کے کہ اسکی عبادت میں مشغول ہوں **سَيَهْدِيْنِ** قریب ہے کہ راہ دکھاوے مجھکو خدا طرف مقصود میرے کے اور توفیق دیوے مجھکو طرف اسکی کہ جسمیں بہتری میری ہو واسطے دنیا اور آخرت میری کے اور بعد اسکے جانب شام روانہ ہوئے اور راہ میں ہاجرہ بلا ساتھ سارہ کے آئی اور سارہ نے اپنے شوہر کو وہ بخشی اور جسوقت ابراہیم کو یہ ملک ملا تو خدا سے فرزند طلب کیا اور مناجات کی اپنے پروردگار سے اور کہا کہ **رَبِّ** ای پروردگار میرے **هَبْ لِیْ** بخش تو واسطے میرے فرزند **مِنَ الصّٰلِحِيْنَ** نیکوں سے کہ میری مدد کرے وہ طاعت میں اور لوگونکو حق کیطرف بلانے میں اور دعوت میں اور غمخوار میرا ہو سفر میں اور وطن میں اور رنج میں اور سختی اور محنت میں خدا تعالی نے دعا انکی قبول کی چنانچہ فرماتا ہے کہ **فَبَشَّرْنٰهُ** پس خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو **بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ** ساتھ لڑکے بردبار کے کہ کام کرنے میں جلدی نکرے کہ جلدی سے ہر کام اسکے وقت کے پہلے کرنے لگے اور حلم اسکا اس مرتبہ تھا کہ اوائل ابتدا بلوغ میں باپ نے کہا کہ مجھکو تیرے ذبح کرنیکا حکم ہوا ہے کہا کہ جو کچھ تمکو حکم ہوا ہے وہ کرو اور کہتے ہیں کہ خدا تعالی نے سوا ابراہیم اور اسمعیل کے کسیکو حلیم نہیں فرمایا ہے اور صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اسمعیل بڑا ہے یا اسحاق کہا کہ اسمعیل اور اسحاق کی ولادت کے بشارت میں کسقدر فرق تھا فرمایا کہ پانچ برس کا اور اول بشارت جو خدا تعالی نے ابراہیم کو دی تھی وہ بشارت اسمعیل کے پیدا ہونیکی تھی چنانچہ فرمایا کہ فبشرناہ بغلام حلیم اور جسوقت حضرت اسحاق پیدا ہوے سارہ کے شکم سے اور تین برس کے ہوے تو ایکروز ابراہیم کی گود میں بیٹھے تھے اور اسمعیل آئے اور انہوں نے اسحاق کو ابراہیم کی گود سے نیچے اتارا اور خود ابراہیم کی گود میں بیٹھے اور سارہ نے اسمعیل کے اس فعل کو دیکھا تو ابراہیم سے کہا کہ ہاجرہ کا بیٹا میرے بیٹے کو تیری گود سے دور کرتا ہے اسکی جگہ پہ خود بیٹھتا ہے قسم ہے خدا کی کہ ہاجرہ اور اسکا بیٹا ایک شہر میں میرے پاس کبھی نہ رہنے پاوینگے انکو مجھسے دور کر اور حضرت ابراہیم سارہ کی بہت خاطر داری اور بزرگی کرتے تھے اسواسطے کہ وہ نبیوں کی اولادوں میں تھی اور ابراہیم کی خالہ کی بیٹی تھی پس ابراہیم پر بہت شاق ہوا اور فراق اسمعیل کا انکی بہت سخت ہوا جسوقت تھا کہ ابراہیم خواب دیکھ کر ذبح کرنیکا حکم سنا سو حج میں ہو اور شیطان نے انکو بہکایا اور فرزند کو حج کا موسم آیا تو ہاجرہ اور اسمعیل کو ہمراہ لیکر ملک شام سے مکہ کو روانہ ہوے تاکہ اسمعیل کو ذبح کریں اور خود یہ قصہ اسطرح سے ہوا کہ ہاجرہ اور اسمعیل کو حضرت ابراہیم شام سے مکہ میں لیگئے اور مکہ میں اسمعیل نے پرورش پائی یہانتک کہ تیرہ برس کی عمر کو پہنچے اور ابراہیم ہاجرہ

اور اسمٰعیل کے دیکھنے کو شام سے آیا کرتے تھے ایک مرتبہ مکہ میں اُسوقت ہوئے کہ عمر اسمٰعیل کی تیرہ برس کو پہنچی تھی اور وہ اسمٰعیل شکار سے فارغ ہو کر گھر میں آئے تو اُنکے رخساروں پر
گرد اور غبار پڑا ہوا تھا اور آفتاب کی حرارت سے چہرہ اُنکا سرخ ہو گیا تھا اور حضرت ابراہیم اُنکی سر راہ بیٹھے تھے جسوقت اسمٰعیل پر نظر کی تو رخسارہ اُنکا مثل گل کے دیکھا گیا
اور محبت پدری جوش میں آئی اور آٹھویں شب کو ماہ ذی الحجہ کے بستر پر جب آرام کیا تو خواب میں آیا کہ اے خلیل تو دعوی ہماری محبت کا کرتا ہے اور لذت فرزند کو سینے
دل میں جگہ دیتا ہے اگر ہمارا وصال چاہتا ہے تو اپنے فرزند دلبند کو ذبح کر ابراہیم یہ خواب دیکھکر وحشتناک اٹھے اور تمام روز اس خواب کی فکر میں گزرا اور دل میں اپنے کہتے تھے کہ یہ
خواب ہو سکے یا خدا کیطرف سے ہو دوسری رات بھی یہی خواب دیکھا پہلا خواب آٹھویں کو جو دیکھا تھا اسدن کو یوم ترویہ کہتے ہیں اور دوسرا خواب نویں کو جو دیکھا تھا تو پہچانا کہ یہ
خواب رحمان کیطرف سے ہے اسواسطے نویں کو یوم عرفہ کہتے ہیں اور دسویں شب کو یعنی عید قربان کی شب کو بھی خواب دیکھا یقین ابراہیم کا زیادہ ہوا اور ارادہ کیا [illegible]
کرنا چاہئے اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا نے [illegible] بیداری میں ابراہیم کو خطاب کیا تھا کہ اگر خواب میں تجھکو میں حکم کروں کہ فرزند کو اپنے تو ذبح کر [illegible] یہ دلیل سنی تو
ذی الحجہ کو صبح کیوقت ہاجرہ کو فرمایا کہ اٹھ اور اپنے فرزند کو نہلا اور اسکی آنکھوں میں سرمہ لگا اور کاکل اسکی کنگھی کر اور پوشاک [illegible]
کسی بھائی میں لیجاتا ہوں ہاجرہ نے اسمٰعیل کو نہلا کر اور پوشاک نفیس پہنا کر رخصت کیا اور کہا [illegible]
سونگھتی ہوں اور نہیں معلوم کہ [illegible] کس بھائی کے گھر میں طلب کیا ہے ابراہیم نے ہاجرہ سے کہا کہ [illegible] تماشا کریگا تو پھر ہمکو ملامت نہ کریگا اور اسکی پرستش کو [illegible] کہیگا
چھری اور رسی کا کیا کام ہے فرمایا کہ شاید [illegible] جگہ قربانی کرنی احتیاج ہو اور بدون چھری اور [illegible] کہ اے ابراہیم چل جنگل کو [illegible] ساتھ فقط پس نظر کی ابراہیم
رخصت کیا اور منی کیطرف روانہ ہوا اور ہاجرہ اُنکے پیچھے چلی جاتی تھی اور [illegible] حضرت اسمٰعیل کو راہ میں چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ [illegible]
رفتی وکافر [illegible] فلما بلغ معہ السعی پس جسوقت پہنچا ساتھ [illegible] حدیث میں ہے کہ جو کوئی ایمان لایا ساتھ ستاروں کے وہ کافر ہوا بلکہ
ابراہیم نے اسمٰعیل سے از راہ شفقت اور مہربانی کے کہ یابنی اے بیٹے میرے [illegible] مقام معین ستاروں کے پہنچنے کا تھا کہ جسوقت ستارہ اسجگہ پہنچے تو اُنکو لرزہ شروع
سختیوں کے اور اٹھانے مصیبتوں کی اور صبر کرنے بلاؤں کی ممکن نہیں ہے اور [illegible] ان ستاروں پر نظر کرکے دیکھا کہ قریب پہنچے ہیں فقال انی سقیم پس کہا تحقیق
انی اریٰ تحقیق میں دیکھتا ہوں [illegible] فی المنام [illegible] ابراہیم نے ستاروں پر نظر کرکے جو کہا کہ میں بیمار ہوں تو مقصود اُنکا اس سے یہ تھا کہ میں
[illegible] اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے بھی فرمایا
تو مقصود حضرت ابراہیم کا اس مشورہ سے یہ تھا کہ اسمٰعیل کا حال معلوم کریں کہ ان بلاؤں سخت میں صبر کرکے ثابت قدم رہیگا [illegible] کہ یہ مرض ان
حضرت اسمٰعیل نے جسوقت یہ کلام [illegible] سنا تو خوشی [illegible] اور رغبت طبع اور بطیب خاطر قال یا ابت کہا اے بابا [illegible] ہمکو بھی پہنچ جاوے
حکم کیا جاتا ہے تو [illegible] کہ یہ نہ کہا کہ مجھکو تو ذبح کر بلکہ یہ کہا کہ جو [illegible] حکم کیا جاتا ہے وہ کر اور [illegible] خواب میں [illegible] پہنچے تو حضرت ابراہیم
قریب ہے کہ پاویگا تو مجھکو ان شاء اللہ اگر چاہے خدا من الصابرین صبر کرنیوالوں [illegible] اگر میری ہزار جانیں ہوں [illegible]
کردینا حکم پہنچتا تو میں سب کو فدا کرتا [illegible] ایک جان ہے [illegible] قدرت [illegible]
سر در رہ [illegible] فلما اسلما
اور جزع فزع نکرونگا [illegible] قربان کیا تو [illegible] راہ خدا [illegible]
اور کہتے ہیں [illegible] ہاجرہ [illegible] شیطان [illegible] کہا کہ [illegible] کہ ہاجرہ کو جاکر بہکاؤں کہ بنسبت باپ کے ماں کا دل زیادہ [illegible]
ساتھ مائل ہوتا ہے اور تعلق رکھتا ہے ایک [illegible] صورت میں [illegible] ہاجرہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ہاجرہ تو جانتی ہے کہ ابراہیم اسمٰعیل کو کہاں لیجاتا ہے کہا کہ ہاں [illegible]
میں لیجاتا ہے شیطان نے کہا کہ اے غافل اسکو لیجاتا ہے ذبح کرنے [illegible] ہاجرہ نے کہا کہ [illegible] عقل تعجب [illegible] کہ تو ابلیس ہے [illegible] خلیل ہو اور بیٹا [illegible]
دل [illegible] کہ اپنے فرزند کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے یہ بات [illegible] خواب میں [illegible] خدا تعالی نے [illegible] کہا کہ [illegible] ابراہیم کا
فرزند کو [illegible] قربان [illegible] ہاجرہ نے کہا کہ خلیل ہرگز دروغ نہ کہیگا اور اگر خدا کا حکم ہے [illegible] ہاجرہ کی [illegible]

فداہین ابلیس ناامید ہوکر حضرت خلیل کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابراہیم ہزار جان اسمٰعیل کی جان پر فدا ہو جو تو چاہتا ہے کہ اسکو خون آلودہ کرے اور ناحق اسکو ذبح کرے
اس امر میں تامل کرنا چاہئے ۞ باغبانا چونکہ سرو خویش را خود برید اول نہ بیدرختی جو بار اندیشہ کن ۞ ابراہیم نے جانا کہ یہ شیطان ہے اول لاحول ولا قوۃ
الا باللہ اسکی طرف پڑھا اسکو کچھ اثر اسکا نہوا اور کہا کہ اے ابراہیم یہ خواب تیرا شیطانی ہے اور جو نہیں تو خدا تعالی کیونکر فرزند کے ناحق قتل کرنیکا حکم دیگا ابراہیم نے فرمایا کہ
تو شیطان ہے اور تجھکو میرے بہکانے پر قدرت نہیں یہ خواب رحمانی ہے اور جو کچھ کہ خدا نے مجھکو حکم دیا ہے اسمیں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں اور مجھکو سوا فرمانبرداری کے
چارہ نہیں ابلیس نے کہا کہ اے خلیل آخر تیرا دل کیونکر یاری دیگا کہ ایسے فرزند دلبند کو تو اپنے ہاتھ سے ہلاک کرے فرمایا کہ اے مردود جسوقت کہ نمرود نے مجھکو آگ میں ڈالا تھا جبرئیل نے
آکر [illegible] مجھکو چاہا کہ راہ توکل سے پھیرے [illegible] کلام تو سمجھ [illegible] ابلیس [illegible] راندہ درگاہ خدا تیری فریب میں کب آتا ہوں اگر
[illegible] ہزار فرزند ہوں اور حکم خدا کا پہنچے کہ سب کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرو تو میں تامل نہ کروں اور منقول ہے کہ جسوقت حضرت ابراہیم منیٰ میں جمرۂ اولی پر پہنچے
ابلیس [illegible] سات سنگریزے حضرت ابراہیم نے اسکو مارے اور وہاں سے جمرۂ وسطی پر آیا وہاں بھی سات کنکریاں اسکو ماریں [illegible] حضرت ابراہیم جمرۂ عقبی پر پہنچے تو
[illegible] ابلیس پیدا ہوا [illegible] ان ہر دو جمروں کو سات سات کنکر [illegible] اور جسوقت
[illegible] اسمٰعیل کے پاس آیا اور کہا کہ تم جانتے ہو کہ باپ تیرا تجھکو کہاں لیجاتا ہے کہا کہ ایک دوست کی ملاقات کو جاتا ہے
[illegible] تو ارادہ اسکا [illegible] اور کہا کہ [illegible] مجھکو خواب میں حکم دیا ہے کہ اپنے فرزند کو قربانی کر اسمٰعیل نے کہا کہ [illegible] اگر
[illegible] فالقوہ [illegible] ابلیس نے کہا کہ [illegible] برداشت کی نہیں [illegible] باپ [illegible] فرمایا کہ [illegible] اور باپ نے فرمایا
[illegible] دشمنی اپنی جان [illegible] آواز دی اور باپ [illegible] حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اے
[illegible] محروم ہوکر پھرا اور حضرت ابراہیم [illegible] اور اسمٰعیل کو [illegible] اور چھری [illegible]
باطل کیا [illegible] ابراہیم [illegible] اور جسوقت [illegible] ان ہر دو وصیتیں [illegible] قبول کرا [illegible] ہاتھ اور پاؤں [illegible]
جانا کہ [illegible] اسوقت [illegible] ارادہ [illegible] کہا کہ اے باپ [illegible]
پروردگار [illegible] حکم [illegible] ضعیف [illegible] ہاتھ اور پاؤں [illegible]
[illegible] شاید کہ وقت [illegible] ہاتھ اور پاؤں [illegible] خون میں آلودہ ہوں [illegible]
[illegible] اسوقت [illegible] ۞ وامان [illegible] خون [illegible]
[illegible] فرزند [illegible] قبول کیا اور فرمایا کہ دوسری
[illegible] اور [illegible] کہا کہ وقت قربانی [illegible] منہ میرا خاک پر رکھنا [illegible] خدا تعالی بندہ کی خواری اور زاری کو دوست رکھتا ہے اور گرد آلودہ چہرہ کی قدر [illegible]
[illegible] کہ وقت چھری [illegible] اگر نظر تیری میری آنکھوں اور رخساروں پر پڑیگی تو شفقت پدری [illegible] جوش کریگی اور تیری ثابت قدمی [illegible]
[illegible] آجائیگا اور حکم خدا میں تاخیر واقع ہوگی [illegible] چاہتا ہوں کہ منہ میرا خاک پر ہو حضرت ابراہیم [illegible] اور فرمایا کہ تیسری وصیت کیا ہے کہا کہ اے باپ
[illegible] ماں کو فرزند کے ساتھ بہت محبت ہوتی ہے جسوقت تم یہاں سے واپس ہوکر گھر کو جاؤ اور ماں میری مجھکو تمہارے ہمراہ نہ دیکھیگی تو گریہ و زاری بہت کریگی [illegible]
[illegible] پر درد [illegible] کی درخواست میری یہ ہے کہ [illegible] فراق فرزند کا مادر پر نہایت سخت اور دشوار ہوتا ہے اسکے حال پر رحم اور مہربانی فرماتے رہنا اور [illegible]
[illegible] تسلی کرتے رہنا اور میرا سلام پہنچانا اور کہنا کہ اسمٰعیل امیدوار ہے کہ اسکو بحل کرنا اور اگر کوئی تقصیر ہوئی ہو تو درگذر کرنا اور میرے فراق میں صبر کرنا کہ خدا تعالی صابروں کو دوست
[illegible] اور [illegible] بزرگوار [illegible] فرزند [illegible] خاک [illegible] اور [illegible] اسلام پہنچانا اور
[illegible] اسمٰعیل [illegible] کہتا ہے کہ [illegible] تمہاری [illegible] یاد کرنا اور [illegible] مجھکو فراموش نہ کرنا [illegible]
[illegible] یاد کرنا ابراہیم نے یہ وصیت بھی قبول کی اور دل کو مضبوط کرکے اسمٰعیل کے ہاتھ اور پاؤں باندھے اسوقت ملائکہ میں شور و غل ہوا اور نظارہ کرکے [illegible]

دونوں کو حال پر رحم آتا تھا اور کہتے تھے کہ خداوندا کیا بزرگ ہے یہ بندہ تیرا ابراہیم کہ اسکو تو نے سب سے آگے بڑھا دیا اور خوف نہ کیا اور اپنا بیٹا تیری خاطر اپنے فرزند کو قربانی کرتا ہے
اور جبکہ حکم اسکو ہوا ہے [illegible] اسکو خطاب ہوا کہ اسکو خلیل بنایا ہے فَلَمَّآ اَسْلَمَا یعنی جس وقت فرمانبرداری کی ان دونوں نے حکم خدا کی یعنی باپ نے بیٹے کو فدا کرنے پر اور بیٹا فدا
ہونے پر مستعد ہوا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ اور ڈالا ابراہیم نے اسمٰعیل کو ماتھے پیشانی کے زمین پر یعنی پیشانی کے بل اسکو زمین پر ڈالا کہ پیشانی انکی زمین پر رکھی ہوئی تھی
پیشتر [illegible] اور پشت سر کو [illegible] کیا اور چھری کو انکے گلے پر رکھ دیا اور چھری کو کھینچا اور جبرئیل نے اس چھری کو الٹ دیا اسی طرح کئی مرتبہ اتفاق ہوا کہ ابراہیم چھری کو پھیرتے تھے اور جبرئیل
اسکو الٹ دیتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ چھری کو وحی آئی کہ خبردار اسمٰعیل کا ایک بال برابر کٹنے پائے اور کہتے ہیں کہ ستر بار ابراہیم نے چھری کو اسمٰعیل کی گردن پر پھیرا
اور ایک بال کے برابر بھی چھری نے کام نہ کیا ابراہیم نے غصہ ہو کر چھری کو پھینک دیا اور چھری قدرت الٰہی سے گویا ہوئی کہ الخلیل یامرنی والجلیل ینہینی یعنی ابراہیم خلیل حکم کرتا ہے
مجھکو اور خدا جلیل منع کرتا ہے [illegible] اسمٰعیل نے کہا [illegible] کی الا [illegible] چھری نے اسمٰعیل کا گلو نہ کاٹا
اور پسند کیا [illegible] عمل ابراہیم کا قبول کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَنَادَيْنٰهُ اور ندا کی ہم نے اس ابراہیم کو اور پکارا اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ کہ اے ابراہیم [illegible] مقبول ہو گیا
حنیف کی [illegible] آواز دی کہ اے ابراہیم قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا تحقیق کہ سچا کیا تو نے خواب کو جو دیکھا تھا اور [illegible]
خواب میں دیکھا تھا کہ اپنے فرزند کو ذبح کرتا ہوں لیکن اثر خون کا ظاہر نہیں ہوتا ہے اور جس وقت بیداری میں بھی وہ صورت واقع ہوئی تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم خواب کو
سچا کیا تو نے [illegible] ہاتھ اور پاؤں کھول ڈال اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق کہ ہم ایسا ہی [illegible] ابراہیم اور اسمٰعیل کو [illegible] جزا دی کہ
انکی محنت کو خوشی سے اور انکے رنج کو راحت سے بدل دیا ہے ایسے ہی جزا دیتے ہیں [illegible] اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ تحقیق آزمائش ابراہیم کی [illegible]
البتہ وہ آزمائش ظاہر ہے [illegible] خالص [illegible] ہوتا ہے اور منقول ہے کہ جب ابراہیم اسمٰعیل کو ذبح کرنے [illegible] تسلیم [illegible] اور [illegible]
حیران تھے اور کہتے تھے کہ ابراہیم زیادہ [illegible] ہے کہ فرزند کو فدا کرتا ہے یا اسمٰعیل زیادہ [illegible] باپ کی خوشنودی [illegible] ندا آئی کہ [illegible]
بہت [illegible] زیادہ [illegible] کہ بدون گزشتہ [illegible] حساب [illegible] اسمٰعیل [illegible] جبرئیل [illegible] اور ابراہیم [illegible] خواب
سچا کیا اور [illegible] فرمانبرداری کی تو بجا لایا ابراہیم [illegible] جبرئیل [illegible] گوسفند [illegible] قربانی کے بہشت سے آئے چنانچہ فرماتا ہے خدا وَفَدَيْنٰهُ اور فدا کیا ہم نے
اس اسمٰعیل کو بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ساتھ ذبح عظیم [illegible] ذبح [illegible] اور وہ بزرگ [illegible] بدلا [illegible]
ذبح کیا اور بلند مرتبہ [illegible] وہ [illegible] اور [illegible] سایہ [illegible] اور [illegible]
تھی اور [illegible] سایہ [illegible] چنانچہ حضرت امام [illegible] علیہ السلام [illegible] اور فرمایا کہ وہ گوسفند سفید رنگ [illegible]
سال بہشت میں چرتی تھی اور [illegible] پیدا کیا تھا اور [illegible] اور حضرت جبرئیل
اس گوسفند کو حضرت ابراہیم کے پاس لائے اور کہا کہ خدا تعالیٰ [illegible] سلام [illegible] اور فرماتا ہے کہ اپنے فرزند دلبند کے ہاتھ اور پاؤں [illegible] اور اسکے عوض اس گوسفند
کے ہاتھ اور پاؤں باندھ کر قربانی کر ابراہیم نے [illegible] فرزند دلبند کے ہاتھ اور پاؤں کھولے اور فرمایا کہ اے فرزند جبرئیل سلام خداوند تعالیٰ کا تیرے واسطے لایا ہے اور کہتا ہے کہ
دوست [illegible] فرمایا ہے کہ اے اسمٰعیل [illegible] اور ہماری فرمانبرداری [illegible] جو کچھ تو چاہے [illegible] تاکہ میں قبول کروں [illegible] مطلب تیرا بر لاؤں حضرت اسمٰعیل نے ہاتھ
[illegible] دعا کو اٹھائے اور نہایت عاجزی سے دعا کی کہ خداوندا جو کوئی امت پیغمبر آخر الزمان سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اپنی زبان پر جاری کرے اسکے گناہوں کو بخشدے
جواب آیا کہ میں نے تیری دعا کو قبول کیا اور مراد تیری بر لائی اور گنہگاران امت محمد صلعم کو بخشا [illegible] از جان و دل قربان [illegible] از قربان
شدہ دعا ہائے تو ور دم مستجاب [illegible] اور [illegible] قربان [illegible] اور بعضی [illegible] ذبح عظیم [illegible] شہادت
حسین علیہ السلام [illegible] گوسفند ذبح عظیم نہیں ہو سکتی اور [illegible] کو [illegible] اور [illegible]
اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس وقت حق تعالیٰ نے گوسفند کو واسطے فدائے اسمٰعیل کے ابراہیم کے پاس بھیجا کہ اپنے فرزند کی جگہ گوسفند کو ذبح کر [illegible]
آرزو کی کاش [illegible] ہاتھ سے میرا فرزند ذبح ہوتا اور [illegible] گوسفند ذبح کرنے کا حکم نہ ہوتا [illegible] کو وہ درد ہوتا [illegible] فرزند [illegible] ہاتھ سے ذبح کرتا

ورد ہوتا ہی اور اسکی سبب سے ہیں درجات عالیات کو پہنچا اللہ تعالی نے وحی کی کہ ای ابراہیم میری مخلوقات میں سے تو زیادہ دوست کسکو رکہتا ہی کہا کہ ای پروردگار تیری
مخلوقات میں سے محمد صلعم کے برابر کسی کو دوست نہیں رکھتا ہوں پھر فرمایا کہ ای ابراہیم تو اپنی جان کو زیادہ دوست رکھتا ہی یا محمد صلعم کو کہا کہ ای پروردگار تیری عزت کی قسم
کہ اپنی جان سے زیادہ دوست رکھتا ہوں پھر فرمایا کہ ای ابراہیم فرزند تیرا تجھکو زیادہ دوست ہے یا فرزند محمد کا کہا کہ ای پروردگار تیری عزت کی قسم کہ فرزند کو انکی اپنے فرزند سے بہت
زیادہ دوست رکہتا ہوں پھر فرمایا کہ ای ابراہیم ذبح ہونا محمد کے فرزند کا ہاتھ سے دشمنوں کے ظلم سے ناحق اور بیگناہ تیرے دل کو زیادہ دردمند لاویگا یا ذبح ہونا تیرے فرزند کا تیرے
ہاتھ سے ہماری فرمانبرداری میں کہا کہ ای پروردگار تیرے بلکہ ذبح ہونا انکی فرزند کا انکے دشمنوں کے ہاتھ سے مجھکو زیادہ دردمند لاویگا فرمایا کہ ای ابراہیم ایک گروہ گمان
کریگا کہ ہم امت محمد ہیں اور بعد انکے قتل کرینگے حسین علیہ السلام فرزند محمد صلعم کو بعد انکی وفات کے ظلم اور دشمنی سے جیسے کہ ذبح کیجاتی ہی گوسفند اور اس سبب سے وہ
مستحق ہونگے میرے غضب اور عذاب کے پس ابراہیم نے زاری کی اور دل انکا دردمند ہوا پس حق تعالی نے وحی کی کہ ای ابراہیم تحقیق فدا کیا تیری زاری کو
جو تیرے فرزند اسمعیل پر تھی اگر تو ذبح کرتا اپنے ہاتھ سے ساتھ زاری تیری کے حسین پر اور انکے قتل ہونے پر اور واجب کی تیرے لئے بلند درجے اُن ثواب والوں کے جو کہ مصیبتوں پر
صبر کرتے ہیں یہ معنی ہیں قول حق تعالی کے وفدیناہ بذبح عظیم ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اور حضرت محمد صلعم نے فرمایا کہ میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں اور وہ
ایک اسمعیل ہے جسکا ذکر قرآن میں آیا ہے اور دوسرے عبداللہ بن عبدالمطلب اور جس سبب خدا تعالی نے ذبح کو اسمعیل سے دفع کیا اسی سبب دفع کیا
عبداللہ سے اور وہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلعم اور آئمہ معصومین انکی اولاد سے ہونیوالے تھے انکی وجود کی برکت سے خدا تعالی نے ذبح کو انسے دفع کیا اسی سے جاری ہوئی
سنت آدمیوں میں کہ جو اپنی اولاد کو قتل کرے اور اگر وہ امر ہوتا تو آدمیوں پر واجب ہوتا کہ اپنی اولاد کو قتل کریں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ جسکو ابراہیم ذبح کرتے
تھے وہ اسحاق تھا کہ جسوقت فرشتوں نے ابراہیم کو خوشخبری دی تھی اسحاق کی پیدا ہونیکی تو انہوں نے نذر کی تھی کہ اسکو ذبح کرونگا جب پیدا ہوا تو…
بعضے کہتے ہیں کہ خواب میں اسحاق کو ذبح کرتے دیکھا تھا نہ اسمعیل کو … اسحاق کے ذبح کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن اسحاق کا ذبح ہونا … علماء کہتے ہیں
کہ یہ بیچ ہے … کہ خدا تعالی نے پہلے ذبح کا قصہ بیان کیا ہے اور بعد اسکے اسحاق کی بشارت کا ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے وبشرناہ باسحاق نبیا من الصالحین پس
معلوم ہوا کہ ذبیح اسمعیل ہیں نہ اسحاق اور شیخ صدوق نے بھی روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ذبیح کون تھا فرمایا کہ اسمعیل اور حضرت [illegible]
کہ صاحب ذبح کون تھا فرمایا کہ اسمعیل القصہ جسوقت کہ ابراہیم امتحان میں پاک اور درست ہوئے مستحق تعریف اور مدح کے ہوئے چنانچہ فرماتا ہے وترکنا علیہ اور باقی
چھوڑی ہم نے اوپر ابراہیم کے تعریف عام فی الآخرین ۝ درمیان پچھلے آدمیوں کے جسوقت کہ وہ انکا نام لیتے ہیں یا سنتے ہیں تو انکی تعریف کرتے ہیں اور قیامت
تک انکی تعریف کرینگے خصوصاً امت پیغمبر آخرالزمان کے آدمی اور جسوقت کہ انکا ذکر ہوگا تو کہینگے کہ سلام علی ابراہیم سلام اوپر ابراہیم کے خدا کیجانب
چنانچہ تمام امت الحال تک یہی فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اور سلام مبتدا اور جار مجرور خبر اسکی اور یہ جملہ مفعول ترکنا کا ہے اور اسطرح سے سلام کا حال ہو کذلک
اسی طرح ہے کہ ابراہیم کو ہمنے بدلا دیا ہے ویسا ہی نجزی المحسنین بدلا دیتے ہیں ہم نیکی کرنیوالوں کو انہ تحقیق وہ ابراہیم من
عبادنا المؤمنین بندوں ہمارے ایمان لانیوالوں سے ہیں وبشرناہ اور خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو بعد پانچ سال کے خوشخبری اسمعیل سے باسحاق
ساتھ اسحاق کے کہ ہم انکو پیدا کرینگے سارہ کے شکم سے نبیا حال یہ کہ پیغمبر ہوگا وہ من الصالحین نیکوں میں سے نبیا حال واقع ہے اور یعنی …
نیکوں میں سے ہوگا وبارکنا علیہ اور برکت دی ہمنے اوپر ابراہیم کے وعلی اسحق اور اوپر اسحاق کے کہ قسم قسم کی بزرگیاں دنیا اور آخرت کی انکو
بخشیں اور یہ کہ انکو اولاد بہت بخشی قیامت تک ومن ذریتہما اور اولاد ان دونوں کی میں سے محسن نیکی کرنیوالا ہے ایمان لاتا ہے اور عمل نیک کرتا ہے
وظالم لنفسہ اور ظلم کرنیوالا ہے اپنے نفس پر کفر اور گناہ کرکے مبین ظاہر ہے کفر اور گناہ اسکا اور اسمیں اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ نسب … گمراہی اور
بدی … ظلم انکی اولاد کا انکو کچھ عیب اور نقصان کریگا اور فرماتا ہے ولقد مننا اور البتہ تحقیق احسان کیا ہمنے اور انعام فرمایا ہمنے علی موسی
وھارون اوپر موسی اور ہارون کے کہ وہ دونوں بھائی تھے اور احسان ظاہر کیا انکو نبوت اور رسالت کی نعمت کا … تمام … دنیا اور آخرت کی انکو
ونجیناھما اور نجات دی ہمنے ان دونوں کو وقومہما اور قوم انکی کو کہ وہ بنی اسرائیل ہیں من الکرب العظیم رنج بڑے سے یعنی فرعون کی ایذا دہی …

آزار دیتے تھے کہ بڑی سختی اور مشقت کے کام اُنسے لیتے تھے وَنَصَرْنَاهُمْ اور مدد کی ہمنے اُن سب کی فرعونیوں کے مقابلہ میں فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ پس تھے وہی
غالب ہونیوالے دشمنوں کے بعد مغلوب ہونیکے وَآتَيْنَاهُمَا اور دی ہمنے اُن دونوں کو یعنی موسیٰ اور ہارون کو الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ کتاب کہ نہایت ظاہر ہے یعنی توریت کہ
اُسمیں شرع کے احکام تھے وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اور دکھلائی ہمنے اُن دونوکو راہ سیدھی کہ وہ راہ بہشت کی ہے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا اور
باقی چھوڑا ہمنے اُن دونوکے ذکر نیک کو فِي الْآخِرِينَ ۝ درمیان پچھلے لوگوں کے خصوصاً امت محمد صلعم میں کہ وہ اُن دونوں کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں سَلَامٌ
عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ سلام اوپر موسیٰ اور ہارون کے خدا کیطرف سے إِنَّا كَذَٰلِكَ تحقیق کہ ہم ایسے ہی یعنی جیسے کہ موسیٰ اور ہارون کو بزرگ کیا ایسے ہی
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ جزا دیتے ہیں ہم نیکی کرنیوالوں کو اور دیتے ہیں اُنکو ثواب بخشش إِنَّهُمَا تحقیق وہ دونو یعنی موسیٰ اور ہارون مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ
بندوں ہمارے ایمان لانیوالوں میں سے ہیں اور حضرت الیاس حضرت ہارون کی اولاد میں سے تھے سو اللہ تعالیٰ نے بعد ذکر موسیٰ اور ہارون کے اُنکا ذکر کیا چنانچہ فرمایا کہ وَإِنَّ
إِلْيَاسَ اور تحقیق کہ الیاس بن یاسین بن فنحاص بن العیزار بن ہارون لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ البتہ رسولوں میں سے ہے کہ خدا نے اُنکو بنی اسرائیل کیطرف
ہدایت کرنیکے واسطے بھیجا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ اور خضر بھی یہی ہیں واللہ اعلم إِذْ قَالَ جسوقت کہ کہا اُن الیاس نے لِقَوْمِهِ اپنی قوم سے کہ أَلَا
تَتَّقُونَ ۝ کیا نہیں ڈرتے ہو تم عذاب خدا سے تواریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جسوقت حزقیل جو کہ حضرت موسیٰ کے خلیفہ تھے وفات پائی تو درمیان بنی اسرائیل کے بڑے
فتنے برپا ہوئے اور عہد کو اُنہوں نے توڑ ڈالا اور توریت کو ترک کیا اور شہر بابل میں ایک بادشاہ تھا کہ نام اُسکا اجب تھا اوّل تو وہ مسلمان تھا اور جورو اُسکی اپنی عورت کے بہکانے سے کہ نام
اُسکا ازبیل تھا اسلام کو چھوڑ کر بت پرست ہوگیا اور رعیت کے لوگ بھی اُسکی ہمراہ متفق ہوکر بیدین ہوگئے اور بُت کے پوجنے میں کہ نام اُسکا بعل تھا مشغول ہوئے اور کہتے ہیں کہ
وہ بت سونیکا تھا اور بیس گز لمبا تھا اور چار اُسکے منھ تھے اور اندر سے وہ خالی تھا اور چار سو آدمی اُسکی خدمت کیواسطے مقرر رکھے تھے اور وہ لوگ اُس بت کو خدا جانتے تھے اور اُسکے
خادموں کو پیغمبر کہتے تھے اور وہ بت شہر بک میں تھا سو اسی سے اُس شہر کا نام بعلبک ہوگیا اور شام کی زمین میں وہ شہر تھا اور شیطان اُس بت کے اندر داخل ہوکر لوگوں کو اُسکی پرستش
کی رغبت دلاتا تھا وہ لوگ نادان گمان کرتے تھے کہ یہ بت ہی بولتا ہے اور وہ بادشاہ کسی وقت سفر کو جاتا تو جورو اُسکی مردوں کی وضع بناکر اپنے شوہر کی جگہ بیٹھتی اور حکم
کرتی اور اُس عورت کے سات شوہر ہوچکے تھے وہ سب قتل کئے گئے تھے اور ستر فرزند اُس شوہر سے اور دوسرے شوہروں سے ظاہر کئے تھے اور ایک عابد اُسکی ہمسایہ میں ایک باغ رکھتا تھا کہ
سبب اُسکی معاش کا وہی باغ تھا اُسکی آمدنی پر وہ قناعت کرکے شکر خدا کا بجالاتا تھا اُس عورت نے اُسکے باغ کی طمع کی جسوقت اپنے شوہر کے پاس بیٹھتی تو اُس باغ کی تعریف
کرتی اور کہتی کہ اُس عابد کو قتل کرکے اُسکا باغ اپنے تصرف میں ہم لائیں اور شوہر اُسکا اُس ارادے سے اُسکو منع کرتا تھا ایک مرتبہ شوہر اُسکا کہیں کو گیا تھا اُس عورت بدذات نے اُس عابد پر
تہمت جھوٹی لگاکے مروا ڈالا اور تہمت یہ کی کہ اُسنے بادشاہ کو گالی دی تھی اُسکا گواہ کیا اُسکو قتل کرواکے اُسکا باغ اپنے تصرف میں لائی جسوقت شوہر اُسکا اُس قصہ سے واقف ہوا تو اُسنے اُس
عورت پر بہت غصہ کیا اور کہا کہ شامت اُس خون ناحق کی ہمپر پڑیگی اور بادشاہی ہمسے جاتی رہیگی حق تعالیٰ نے الیاس کو پیغمبر کرکے بھیجا اور فرمایا کہ اُس بادشاہ
سے جاکر کہو کہ بعوض اُس عابد کے اُسکا بدلہ تمسے لونگا اور تجھکو اور تیری جورو کو ظلم اور مرتد ہونیکی جہت سے قتل کرونگا اور اُسی باغ میں مار کر ڈالونگا اسطرح سے کہ کوئی تمپر رحم نہ کریگا اور تمکو دفن
نہ کریگا اور درندے تمہارے گوشت کو کھاوینگے اور ذلت سے کہا اُس حضرت الیاس اُسکے پاس گئے اور پیغام خدا کا اُسکو پہنچایا اور اُسکو ملامت کرکے کہا کہ أَتَدْعُونَ کیا پکارتے ہو تم
یعنی کیا پرستش کرتے ہو تم بَعْلًا بعل کو خدا مقرر کرکے وَتَذَرُونَ اور ترک کرتے ہو تم یعنی پرستش نہیں کرتے ہو تم أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ اچھے پیدا کرنیوالوں کو
یعنی سب صورتوں کے بنانے والوں کی اچھی صورت بنانیوالے کی پرستش ترک کرتے ہو یعنی اللَّهَ خدا کو رَبَّكُمْ پروردگار تمہارا اور پیدا کرنیوالا تمہارا وَرَبَّ
آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور پروردگار باپوں تمہارے پہلوں کا ہے اور ابن عامر اور حفص سوا شعبہ اور کسائی اور یعقوب نے اللہ کو منصوب پڑھا ہے احسن الخالقین سے بدل کرکے اور صفت
ٹھیراکر اور باقی کے قاری اللہ کو مرفوع پڑھتے ہیں مبتدا ٹھیراکر اور ربکم کو خبر اُسکی کہتے ہیں پس جسوقت خدا تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا پیدا
کرنیوالا ہے تو اُسکو چھوڑ کر اُسکی پرستش کیوں نہیں کرتے ہو وہ بادشاہ اُس کلام کو الیاس سے سنکر غصہ ہوا اور کہا کہ تو پیغمبری کے دعوی میں جھوٹا ہے اور ہم بت پرستی کے طریق میں
حق پر ہیں سو اُسی مرتبہ الیاس نے پھر اُنکو طرف حق کے بلانا شروع کیا بادشاہ نے ارادہ اُنکے قتل کا کیا الیاس نے دعا کی کہ خداوند اُس بادشاہ کو مبتلا کر کسی بلا میں کہ اُسمیں
مشغول ہو اور میری تلاش سے غافل ہوجاوے حق تعالیٰ نے دعا اُنکی قبول کی اور بادشاہ کے بیٹے کو بیمار کردیا وہ اپنے بیٹے کی بیماری میں مشغول ہوا اور بیقرار ہوکر بتوں کے پاس آیا اور چند

بیٹے کی شفا کیواسطے دعا کی لیکن کچھ فائدہ نہوا بعد اسکے بعل کے پاس آیا کہ وہ سب سے بڑا بت تھا اور ہر چند دعا کی کچھ فائدہ نہوا بعل کے خادموں نے کہا کہ شاید بعل تجھ سے خفا ہو گیا ہے کہ
دعا ہماری قبول نہیں کرتا ہے تم شام کو جاؤ اور وہاں کے خداؤں سے اپنے بیٹے کیواسطے شفا کو طلب کیجیو وہ شام کو گیا اور جسوقت پہاڑ کے دامن میں پہنچا جسجگہ کہ الیاس تھا الیاس کو
اسکی خبر ہوگئی اسیوقت وہ باہر نکل آیا اور ان لوگوں کو طرف اپنے بلایا اور فرمایا کہ بادشاہ سے کہو کہ عبادت خدا میں مشغول ہو تاکہ میں دعا کروں اور خدا تعالی اسکے بیٹے کو شفا بخشے وہ
لوگ الٹے پھر گئے اور بادشاہ سے جاکر انہوں نے بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ اسکو میرے پاس کیوں نہ بلا لائے کیا مدت سے میں اسکی تلاش میں ہوں اور ارادہ اسکے ہلاک کرنیکا رکھتا ہوں
ان لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ ہم ان پہاڑوں میں پہنچے اور سر قصد اسکو وہاں خوف ہوا کہ طاقت بات کرنیکی ہم میں نہ رہی بادشاہ نے لشکر اسطرف کو روانہ کیا ہر چند الیاس کو انہوں نے تلاش
کیا لیکن کہیں نشان اسکا نہ ملا آخر پھر چلے آئے بادشاہ نے کہا حیلے سے اسکو پکڑنا چاہیے اور پچاس آدمی ادھر کو روانہ کیے ان لوگوں نے جاکر ظاہر کیا کہ ہم مومن ہیں الیاس انکے
پاس آئے تو انکو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لائے الیاس نے دعا کی کہ خداوندا اگر یہ قصد میری ہلاکت کا رکھتے ہیں تو ان سب کو ہلاک کر اسی وقت آگ آئی اور سب جلا دیا بادشاہ نے پچاس آدمی اور
بھیجے انکو بھی جلا دیا اسیطرح پچاس آدمی کو وہ بھیجتا تھا اور آگ آنکر انکو جلا دیتی تھی یہاں تک کہ ایک ہزار آدمی کو آگ نے جلا دیا اور منقول ہے کہ اس بادشاہ کا ایک کاتب مومن
اور نیک آدمی تھا بادشاہ نے اسکو الیاس کی طرف بھیجا تاکہ الیاس کو کسی حیلہ سے گرفتار کرکے لائے جسوقت وہ وزیر پہاڑ کے نزدیک پہنچا اور آواز دی الیاس نے آواز اسکی سنا
سنی تو باہر آئے اور اسکو بغل میں لیا اور دونو بہت روئے وزیر نے کہا کہ اے الیاس اگر صلاح ہو تو میں تمہارے ہمراہ رہوں [illegible] تو میں الٹا پھر جاؤں حضرت الیاس کو
وحی آئی کہ مصلحت یہ ہے کہ وہ تمہارے ہمراہ رہے اور میں تمہارا نگہبان ہوں اور انکے شر سے تمکو محفوظ رکھونگا اور اس بادشاہ کے فرزند کی روح قبض کرتا ہوں کہ وہ اسکی [illegible]
ہو اور وہ [illegible] پہاڑ سے باہر نکلکر روانہ ہوا اور راہ میں ایک بڑھیا کے گھر میں جاکر ٹھہری کہ نام اسکا [illegible] تھا اور وہ حضرت یونس کی ماں تھی یونس الیاس کے [illegible]
انکی پکڑی اور ایک مدت باہم رہے اور بعد اسکے الیاس وہاں سے باہر آئے اور یونس مر گئے ماں انکی مضطرب ہوکر الیاس کے پاس آئی اور کہا کہ خدا سے دعا کرو کہ میرے فرزند کو زندہ کرے
الیاس نے بحکم خدا دعا کی یونس کو خدا تعالے نے زندہ کیا اور الیاس وہاں سے پھر اپنے مقام میں آئے اور دعا کی کہ خداوندا ان کافروں سے بہت تنگ آیا ہوں مجھکو ان کے ہاتھ سے
قبض کر یا سات برس ان لوگوں کو قحط میں مبتلا کر حق تعالے نے فرمایا کہ سات برس بہت ہیں کہا کہ پانچ برس کا قحط کر دے فرمایا کہ پانچ برس بھی بہت ہیں کہا کہ تین برس کا [illegible]
خطاب آیا کہ اچھا الیاس نے دعا کی خدا تعالی نے بارش کو اوپر بند کر دیا اور الیاس نے دعا کی کہ میری روزی کہاں سے ملیگی فرمایا کہ ایک جانور پیدا ہوگا وہ تجھکو روزی [illegible]
جگہ سے لاکر پہونچایا کریگا اور وہاں اسقدر قحط ہوا کہ آدمی اور چوپائے ہلاک ہونے لگے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ آخر سال میں الیاس ایک [illegible] کے دروازہ
پر پہنچے اور کہا کہ میرے پاس کچھ کھانا ہے کہا کہ قدرے آٹا اور روغن زیت موجود ہے اور [illegible] دو روٹیاں پکائیں اور روغن زیت [illegible] انکو دیں الیاس [illegible]
تناول فرماکر [illegible] دعا برکت کی [illegible] برکت [illegible] پر کر دیا اور وہاں حضرت الیسع بن اخطوب [illegible] اور انکو قحط نے ناتوان اور دبلا اور [illegible]
کر رکھا تھا الیسع کی ماں نے الیاس کو آواز دی اور [illegible] کی کہ الیسع [illegible] دعا کرکے [illegible] الیاس نے [illegible] دعا کی وہ اچھی طرح ہو گیا اور [illegible]
دونو الیاس پر ایمان لائے اور بعد اسکے الیاس [illegible] قوم [illegible] اور کہا کہ اے قوم قحط حد سے زیادہ گذر گیا ہے خدا تعالی کے ایک ہونیکا اقرار کرو اور خالص دل سے ایمان لاؤ
تاکہ اس عذاب سے نجات پاؤ ان لوگوں نے قبول نہ کیا الیاس نے فرمایا کہ اگر تم اپنا باطل اور گمراہی پر ہونا جاننا چاہتے ہو تو بتوں کو حاضر کرو اور انکے پاس جاکر [illegible] دعا
کرو اگر وہ تمہاری دعا کو قبول کریں تو تم اپنے دین [illegible] اور اگر میں دعا کروں اپنے خدا سے اور خدا میری دعا کو قبول کرے تو تم میری پیروی [illegible]
اور بتوں کو آراستہ کرکے سینہ سپری کی دعا کی اور بارش کو بتوں سے طلب کیا دعا انکی قبول نہوئی الیاس نے دعا کی اپنے خدا سے اور بارش یعنی باران رحمت کو طلب کیا فی الفور
دعا انکی قبول ہوئی اور مینہ آیا لیکن وہ لوگ اپنے [illegible] پھر گئے اور انہوں نے زیادہ انکار کیا فکذبوہ پس جھٹلایا انہوں نے الیاس کو اور خدا تعالے نے انکو [illegible]
کہیں کو چلا جا فانهم پس تحقیق کہ وہ لوگ لمحضرون البتہ حاضر کیے جاوینگے [illegible] وہ عذاب میں گرفتار ہونگے الا عباد الله المخلصين
مگر بندے خدا کے کہ خالص کیے گئے ہیں کفر اور شرک سے وہ عذاب سے محفوظ رہینگے حضرت الیاس [illegible] بحکم خداوند [illegible] چلے گئے اور [illegible]
[illegible] سواری کی [illegible] الیاس [illegible] مقام [illegible]
[illegible]

خضر جنگلوں پر موکل ہیں اور الیاس دریاؤں پر اور خضر اور الیاس ؑ ہر حج کے موسم میں عرفات میں ملاقات کرتے ہیں اور ہر سال ماہ رمضان میں بیت المقدس میں روزہ رکھا کرتے ہیں اور ایک جماعت نے آپ سے ملاقات کی ہے اور انکو دیکھتی ہے اور سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ میں آدمی کو چاہتا تھا اور بیابان و جنگل میں تھا کہ اتفاقاً بیابان کے درمیان میں پھرتا تھا کہ دیکھا ایک مرد صحرا میں کھڑا ہے میں نے پوچھا کہ تو کون ہے کچھ جواب نہ دیا دوسری بار میں نے پوچھا کچھ نہ کہا تیسری مرتبہ جو میں نے پوچھا تو کہا کہ میرا نام الیاس ہے جب میں نے الیاس کا نام سنا تو ایک خوف مجھ پر غالب ہوا اور میں اتر پڑنے لگا اس سبب کہ اپنے نفس پر ضبط نہ کر سکا اور انہوں نے کہا کہ دعا کر کہ میرا خوف دور ہو دعا کی اپنی اصلی حالت پر آگیا اور وقت دعا کے میں نے سنا کہ آٹھ نام خدا تعالیٰ کے پڑھے یا بر یا رحیم یا حنان یا منان یا حی یا قیوم اور ... پھر اپنا ہاتھ میرے شانہ پر رکھا ... سے خشکی اور ... میں نے پوچھا کہ وحی تمہارے پاس آتی ہے کہا کہ جب سے کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبر آخر الزماں کو بھیجا وحی مجھ سے منقطع ہو گئی ہے میں نے پوچھا کہ اب کتنے پیغمبر زندہ ہیں فرمایا کہ چار دو تو آسمان پر ہیں ادریس اور عیسیٰ اور دو زمین پر ہیں خضر اور میں پھر میں نے پوچھا کہ خضر کہاں ہیں کہا کہ دریا کے جزیروں میں میں نے پوچھا کہ تم انکو دیکھتے ہو کہا کہ ہاں موسم حج میں ملتا ہوں اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ درمیان اہل شام کے لڑائی ہوتی تھی میں نے پوچھا کہ تو حق پر کون تھا کہتا ہے کہا وہ ظالم ہے ... اور ... مقتول ہیں میں نے کہا کہ میں بھی اس جماعت میں تھا لیکن میں کسی سے لڑا نہیں اور اب میں نے توبہ کی ہے توبہ میری قبول ہے فرمایا کہ ہاں لیکن بعد اسکے ایسے معرکہ میں داخل نہ ہونا اور درمیان اس کلام کے دو روٹیاں ... رکھیں کہ وہ دودھ سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سفید تھیں مجھکو فرمایا کہ یہ روٹی کھا میں نے ایک روٹی کھائی اور آدھی روٹی پھر گئے سے اٹھائی نہیں معلوم کہ کسنے وہ روٹی رکھی تھی اور کسنے اٹھالی اور ایک اونٹ اس صحرا میں چرتا تھا الیاس اسکے پاس آیا اور خود بغیر کسی کے بٹھائے بیٹھ گیا الیاس اس پر سوار ہوا میں نے کہا کہ میں بھی ہمراہ چلوں کہا کہ نہیں میں نے کہا کہ میں مجرد ہوں نہ زن و فرزند کچھ نہیں رکھتا فرمایا کہ جا اور نکاح کسی عورت سے کر میں نے پوچھا کہ تجھکو میں کہاں دیکھوں فرمایا کہ جس جگہ کہ اتفاق ہو اور آنکھ سے میری پوشیدہ ہو گیا اور پھر انکو کبھی میں نے نہ دیکھا القصہ جس وقت الیاس اپنی قوم سے باہر آئے تو حق تعالیٰ نے ایک دشمن زبردست کو اس بادشاہ پر غالب کیا یہاں تک کہ اس نے اس بادشاہ اور اسکی جورو کو قتل کرکے اس باغ میں ڈالدیا اور درندوں نے جمع ہوکر انکو کھایا اور ہڈیاں انکی باقی چھوڑ دیں اور بعد اسکے یسع درمیان بنی اسرائیل کے آئے اور انکو طرف حق کے بلایا بعضے انمیں سے ایمان لائے اور وہ احکام خدا کے لوگوں کو پہنچایا کرتے تھے کہ حق تعالیٰ نے انکو اٹھا لیا وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ اور باقی چھوڑا ہمنے اوپر اسکے فِي الْآخِرِينَ ۝ درمیان پچھلے لوگوں کی تعریف اور درود کو کہ وہ کہتے ہیں سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ سلام اوپر الیاس کے کہ آخر زمانہ کے لوگ انپر سلام پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ الیاسین الیاس کا نام ہے جیسے کہ سینین سینا کا نام ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ جمع ہے الیاس کی اور مراد اس سے الیاس اور انکی پیروی کرنیوالے ہیں لیکن اس صورت میں مناسب یہ تھا کہ وہ معرف بلام ہوتا اور ابن عامر اور نافع اور رویس یعقوب نے آل یٰسین پڑھا ہے اور باقیوں نے الیاسین اور آل یٰسین کی قرأت کے موافق بعضے کہتے ہیں کہ یٰسین الیاس کے باپ کا نام ہے تاکہ مناسب ہو ما بعد اور ما قبل قصوں کے نظم کو اور اہل بیت علیہم السلام کا مذہب یہ ہے کہ یٰسین محمد کا نام ہے اور آل یٰسین سے مراد آل محمد ہے کہ وہ ائمہ علیہم السلام ہیں چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے باپ سے اور انکے باپ نے انکے باپ سے یہاں تک کہ حضرت علی سے روایت کی ہے فرمایا کہ اس آیت میں یٰسین محمد کا نام ہے اور ہم آل یٰسین ہیں اور اہلسنت کی روایتوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آل یٰسین آل محمد ہیں چنانچہ سفیان ثوری نے روایت کی ہے منصور سے اور اسنے مجاہد سے کہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا ہے لغت بنی ہاشم میں یٰسین انسان کو کہتے ہیں اور مراد انسان سے حضرت محمد صلعم ہیں اور آل یٰسین اہلبیت ہیں انکی اور سدی کہ اہلسنت کے راویوں سے ہے اسنے بھی کہا ہے کہ مراد اس سے محمد اور آل محمد ہیں اور مسیب بن نافع نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ بادشاہ اولیا علی مرتضیٰ سے سوال کیا گیا تھا اس آیت کے معنی سے فرمایا کہ یٰسین محمد ہے اور ہم آل یٰسین ہیں إِنَّا كَذَٰلِكَ تحقیق کہ ہم اسی طرح یعنی جیسے کہ اہل نیکی کے جزا میں الیاس کا نام ہمنے بلند کیا ایسے ہی نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ جزا دیتے ہیں ہم نیکی کرنیوالوں کو اور مرتبہ انکا بلند کرتے ہیں إِنَّهُ تحقیق کہ وہ الیاس مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ بندوں ہمارے ایمان لانیوالوں میں سے ہے اور اب حضرت لوط کا قصہ بیان کرتا ہے وَإِنَّ لُوطًا اور تحقیق کہ لوط بن ہاران برادر زادہ ابراہیم لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ البتہ رسولوں میں سے ہے إِذْ نَجَّيْنَاهُ یاد کرو اے محمد صلعم جس وقت کہ نجات دی ہمنے اسکو وَأَهْلَهُ اور لوگوں اسکے کو جو کہ ایمان لائے تھے أَجْمَعِينَ سب کو یعنی نجات دی ہمنے سب کو إِلَّا عَجُوزًا مگر ایک بڑھیا کو کہ وہ زوجہ لوط کی تھی اور ایمان اسنے لوط کی پیروی نہ کی تھی اور وہ اپنے کفر کی جہت سے پیچھے رہ گئی تھی فِي الْغَابِرِينَ ۝ درمیان باقی رہنے والوں عذاب کے

نصف

ع ۸ ۵ ذکر حضرت یونس

ثم دمرنا الآخرين پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو یعنی انکی قوم میں سے جو کہ کافر اور بدکار تھے وانکم اور تحقیق کہ تم اے قریش لتمرون البتہ گزرتے ہو علیہم
اوپر انکی جس وقت واسطے تجارت کے شام کو جاتے ہو مصبحين جس وقت کہ صبح کرتے ہو وبالليل اور بیچ رات کے یعنی رات اور دن انکے شہروں میں گذرتے ہو اور انکو
خراب پڑے ہوئے تم دیکھتے ہو افلا تعقلون کیا پس نہیں سمجھتے ہو تم اور عقل کو کام نہیں فرماتے ہو اور اب حضرت یونس کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وان
يونس اور تحقیق یونس بن متی لمن المرسلين ۰ البتہ رسولوں میں سے ہے کہ انکو نینوا کے لوگوں کی طرف پیغمبر کرکے بھیجا تھا اور جس وقت انکی قوم نے انکو
جھٹلایا اور ایمان نہ لائی اور عذاب کے آنے میں دیر ہوئی تو یونس شہر سے طرف دریا کے روانہ ہوئے چنانچہ ذکر اسکا مفصل سورہ یونس میں ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اے حبیب فرماتا ہے
یاد کر تو اے محمد صلعم اذ ابق جس وقت کہ بھاگا وہ یونس قوم اپنی سے اور پناہ لایا الى الفلك طرف کشتی کے المشحون کہ بھری ہوئی تھی آدمیوں اور
اسباب سے اور اباق اصل میں غلام کے آقا سے بھاگ جانے کو کہتے ہیں اور حضرت یونس بغیر اذن پروردگار کے اپنی قوم سے بھاگ گئے تھے اسواسطے ابق کا لفظ فرمایا اور بیان اسکا
یوں ہے کہ حضرت یونس کشتی میں سوار ہوئے اور کشتی جس وقت دریا کے اندر گئی تو ٹھہر گئی ملاحوں نے کہا کہ کوئی غلام بھاگا ہوا اس کشتی میں ہے اسواسطے یہ کشتی جاری نہیں
ہوتی اور عادت اس زمانہ کے لوگوں کی یہ تھی کہ جب کشتی چلنے سے بند ہو جاتی تھی تو غلام بھاگے ہوئے کو دریا میں ڈال دیتے تھے تاکہ کشتی جاری ہو حضرت یونس نے کہا کہ غلام
بھاگا ہوا میں ہی ہوں لوگوں نے کہا کہ تو غلام بھاگا ہوا ہرگز نہیں ہے سو اسکی آزادی کی اور نیک ہونے کی خبر چہرہ سے ظاہر ہے یونس نے بہت مبالغہ کیا اور کہا کہ غلام بھاگا ہوا
میں ہی ہوں اور میں اپنی شکل سے پہچانتا ہوں جس وقت یونس نے اپنے قول میں بہت مبالغہ کیا اور ان لوگوں نے انکار کیا کہ تو غلام نہیں ہے تو ان سب کی اتفاق ہوئی کہ قرعہ ڈالنا
چاہیے جسکا نام قرعہ میں نکلے اسکو دریا میں ڈالیں فساهم پس قرعہ ڈالا ان کشتی والوں کے ساتھ تین بار اور تینوں بار یہی نکلا کہ قرعہ یونس کا ہی نکلا
یونس ہی کا نام نکلتا تھا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فكان من المدحضين پس ہو گیا وہ یونس قرعہ میں ہارا جب قرعہ یونس کے نام نکلا کشتی والوں نے چاہا کہ انکو دریا
میں ڈالیں حق تعالیٰ نے مچھلی کو حکم کیا کہ یونس نے ایک بہتر امر کو ترک کیا ہے کہ بدون ہمارے اذن کے اپنی قوم میں سے چلا آیا ہے ہم چاہتے ہیں چند روز اسکو قید میں رکھیں تجھکو
چاہئے کہ اسکی نگہبانی اچھی طرح کر ایسا نہ ہو کہ کوئی زخم اسکو پہنچے اور اسکی ہڈی اعضا میں خلل آوے جیسے تیرا کھانا ہم نے اسکو نہیں بنایا ہے مچھلی نے جو حکم سنا تو کشتی کے کنارہ پر آئی اور منہ کھولا
جس سے کہ ملاح انکو دوسری طرف لیگئے وہ مچھلی ادھر بھی منہ کھولے ہوئی آئی اور وہاں سے اور طرف کو لیگئے تو وہاں بھی وہ مچھلی منہ کھولے ہوئی آئی یونس نے جانا کہ اس میں کچھ
حکمت ہے خدا پر توکل کرکے دریا میں گر پڑے فالتقمه الحوت پس لقمہ کر گئی انکو مچھلی وهو مليم اور وہ ملامت کئے ہوئے تھے اپنے نفس کا تھا سبب اسکے کہ ترک
اولی کیا کہ بدون اذن خدا کے اپنی قوم میں سے چلا آیا تھا اور وہ مچھلی یونس کو اسطرح سے محافظت کرتی تھی جیسے کہ ماں اپنے فرزند کو محافظت کرتی ہے اور حضرت یونس ذکر خدا
کرتے تھے اور وہ مچھلی پانی سے منہ اپنا باہر نکالتی تھی اور پھر پانی میں لیجاتی تھی کہ یونس سانس لیتا تھا اسطرح سے تین یا سات یا چالیس روز اور مشہور یہ ہے کہ چالیس روز
وہ مچھلی کے پیٹ میں رہے اور مچھلی نے انکو سات دریا میں پھرایا تاکہ عجائبات قدرت رب کے دیکھیں اور جس وقت دریا کی تہ میں پہنچے اور دریا کے جانوروں کی تسبیح کی آواز سنی تو
انکی موافقت سے تسبیح خدا میں مشغول ہوئے چنانچہ فرماتا ہے کہ فلولا انه پس اگر نہ ہوتا یہ کہ تحقیق وہ یونس كان من المسبحين تھا تسبیح کہنے والوں میں سے کہ
لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين مچھلی کے پیٹ میں کہتا تھا یا تسبیح مطلق کرتا تھا یعنی اگر یونس مچھلی کے پیٹ میں تسبیح خدا کی کرنے والا نہ ہوتا اور ذکر خدا کا نہ کرتا تو
للبث في بطنه البتہ دیر کرتا درمیان پیٹ اس مچھلی کے الى يوم يبعثون طرف اس دن کے کہ اٹھائے جاویں گے زندہ کرکے سب آدمی یعنی قیامت تک
مچھلی کے پیٹ میں قید رہتا لیکن کثرت تسبیح کے سبب سے انکو نجات دی فنبذناه پس ڈالا ہم نے انکو یعنی حکم کیا ہم نے مچھلی کو کہ یونس کو کنارہ پر ڈالدے بالعراء اوپر
چٹیل کے کہ وہ میدان تھا اور کوئی درخت وہاں نہ تھا وهو سقيم اور وہ یونس بیمار تھا اس وقت یعنی نہایت ناتوان تھا اور کھال انکی بوسیدہ اور شرح ہو گئی تھی و
انبتنا عليه اور اگایا ہم نے اوپر انکے یعنی انکے بدن پر شجرة من يقطين ایک درخت کدو کا کہ سایہ میں اسکے رہے آفتاب سے انکا بدن
محفوظ رکھتا تھا اور کہتے ہیں کہ تاثیر کدو کے درخت کی یہ ہے کہ مکھی اسکے پاس نہیں آتی ہے اور خدا تعالیٰ نے کدو کو اگایا کہ آفتاب سے اور مکھی سے انکو محفوظ رکھے
جناب سرور خدا صلعم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کدو کو بہت دوست رکھتے ہیں فرمایا کہ وہ درخت میرے برادر یونس کا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یونس مچھلی کے
پیٹ سے باہر آئے تو مانند مرغ کے بچہ کے تھے کہ پر گر گئے تھے اور زمین پر پڑے ہوئے تھے اور کانپتے تھے حق تعالیٰ نے ایک پہاڑی بکری کو حکم کیا کہ انکے پاس جا کر انکو دودھ پلایا کرے

۵

اور وہ اُسکے پرورش پائی اور جسطرح گوشت سمال انکی بدن کی مضبوط ہو کر جامل ہوکر آئی پہنچی تو ایکدن کسی کام کیواسطے کہیں کو چلے گئے تھے جب سو رہے پھر آئے تو وہ درخت کدو کا خشک ہو گیا تھا اُسکو
خشک دیکھکر بہت ملول ہوئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے یونس درخت خشک دیکھکر تو تنگدل ہوتا ہے اور ایک لاکھ کئی ہزار آدمیوں کی ہلاکت نہیں چاہتا اور تنگدل ہوا کہ تو عذاب کیوں نہ ہوا
کیا تھا اور میں اگر ایک لاکھ آدمیوں کو بخشوں تو تیرے نزدیک زیادہ دوست ہے یہ کہ ایک آدمی کو عذاب کروں اور تو جلدی چلا گیا تیری قوم کے آدمی ایمان لائے اور تیری
دیکھ رہے تھے اور زاری کرتے تھے اور عذاب کو اپنے سے دفع کروایا پھر یونس بحکم الٰہی اپنی قوم کیطرف واپس ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَرْسَلْنٰهُ اور بھیجا ہم نے یونس کو
دوسری بار اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ طرف سو ہزار یعنی طرف ایک لاکھ آدمی کے اَوْ یَزِیْدُوْنَ یا زیادہ تھے کہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی تھے یا ایک لاکھ تیس ہزار
یا ایک لاکھ ستر ہزار تھے اور شک یہاں اسطرح کا کلام ہے اسکے کثرت آبادی یعنی انکی کثرت اسقدر تھی کہ جو کوئی انکو دیکھتا تو کہتا کہ ایک لاکھ ہیں یا زیادہ ہیں اور یہ نہ تھا کہ
ہمسوا انکو گنتی کا علم تھا اور جانتا تھا کہ وہ کتنے ہیں اور تردد اور شبہ انکو اسکی شمار میں ہرگز نہ تھا لیکن خدا تعالیٰ نے عرب کی محاورہ کے موافق ایسا کلمہ فرمایا ہے اور حضرت
صادق علیہ السلام کی قرأت میں اَوْ کا لفظ نہیں ہے بلکہ فقط واو ہے یعنی اور بھیجا ہم نے یونس کو طرف ایک لاکھ کے اور زیادہ اور معنی اسکی بالاتر و ظاہر ہیں اور دوسری روایت میں
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد زیادہ تیس ہزار آدمی ہیں پس کل آدمی قوم یونس کے ایک لاکھ تیس ہزار تھے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حضرت یونس
کے حال میں لکھا ہے کہ یونس تین روز تک مچھلی کے پیٹ میں رہے اور ظلمات میں انکو پکارا یعنی اندھیری میں کہ ایک اندھیرا اُنکے پیٹ کا تھا اور ایک اندھیرا رات کا اور ایک اندھیرا
دریا کا اُسمیں انکو پکارا اسطرح سے کہ لا الٰه الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پس خدا تعالیٰ نے انکی دعا کو قبول کیا اور مچھلی نے انکو کنارہ پر ڈال دیا اور خدا تعالیٰ نے
درخت کدو کا انکے اوپر اگایا انکو وہ چوستے تھے اور اسکے سایہ میں بیٹھے تھے اور بال انکے گرگئے تھے اور جلد بہت باریک ہوگئی تھی اور یونس رات اور دن خدا کی تسبیح کرتے تھے جب
انکو قوت آئی تو خدا تعالیٰ نے ایک کیڑے کو بھیجا اسنے اُس کدو کی جڑ کو کھالیا وہ خشک ہوگیا پھر یونس کو بہت شاق ہوا اور اسکا نہایت رنج کیا اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ
اے یونس تو کسواسطے رنج کرتا ہے کہا کہ اے پروردگار یہ درخت کہ مجھکو نفع بخشتا تھا تو نے کیڑا بھیجا اسکو خشک کردیا کہ وہ اسکی جڑ کو کھا گیا پھر فرمایا کہ اے یونس تو درخت
کیواسطے رنج کرتا ہے کہ تو نے اسکو نہ بویا تھا اور نہ تو نے اسکو پانی دیا تھا اور نہ رنج کیا تو نے نینوا کے آدمیوں پر کہ ایک لاکھ سے زیادہ تھے اور ارادہ کیا تھا کہ ان پر عذاب
نازل ہو اور اب ایمان لائے ہیں اور ڈرتے ہیں تو انکے پاس جا پس یونس بحکم سنکر اپنی قوم کیطرف واپس ہوئے جس وقت انکے شہر نینوا کے قریب پہنچے تو شہر میں داخل ہونے سے انکو حیا
اور شرم آئی ایک چرواہا اُسکو ملا اس سے کہا کہ تو شہر میں جا اور انکی لوگوں سے جاکر کہہ کہ یونس آیا ہے اس چرواہے نے کہا کہ تو جھوٹ کہتا ہے اور جھوٹ بولنے سے تو شرم نہیں
کرتا ہے یونس تو دریا میں غرق ہوگیا ہے حضرت یونس نے دعا کی کہ خداوند اس گوسفند کو گویا کردے کہ یہ میری گواہی دیوے اور کہے کہ یونس یہی ہے دعا انکی قبول ہوئی
اور اس گوسفند نے گویا ہوکر چرواہے کے روبرو بزبان فصیح کہا کہ یونس یہی ہے وہ چرواہا گوسفند کو لیکر شہر نینوا میں گیا اور یونس کی قوم کو خبر کی وہ لوگ آئے اور اسکو گرفتار کیا
اور ارادہ کیا کہ اسکو ماریں اس گمان سے کہ یہ جھوٹ کہتا ہے یونس کہاں ہیں یونس تو غرق ہوگیا ہے چرواہے نے کہا کہ میں اپنے قول کا گواہ رکھتا ہوں ان لوگوں نے کہا کہ کون تیرا گواہ ہے کہا
یہ گوسفند میرا گواہ ہے گوسفند نے گواہی دی کہ یہ سچ کہتا ہے اور یونس کو خدا تعالیٰ نے پھر بھیجا ہے وہ لوگ باہر نکلے اور یونس کو لائے فَاٰمَنُوْا پس ایمان لائے وہ آدمی اہل شہر نینوا
کے کہ انکے ہاتھ پر انہوں نے ایمان پھر بنا لیا فَمَتَّعْنٰهُمْ پس فائدہ دیا ہم نے انکو نعمتوں اور لذتوں اور مالوں دنیا کا اِلٰی حِیْنٍ طرف ایک وقت کے یعنی موت کے وقت
تک انکو ہم نے فائدہ دیا اور اب پھر مشرکوں کو تنبیہ کرتا ہے اور انکے عقائد بد کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ ملائکہ کو خدا تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ اے محمد صلعم فَاسْتَفْتِهِمْ
پس حکم طلب کر انسے یعنی پوچھ تو ان سے بنی خزاعہ اور بنی ملیح اور بنی جہینہ سے کہ وہ ملائکہ کو دختران خدا کہتے ہیں اور انکو ملامت کرکے سوال کر کہ اَلِرَبِّکَ الْبَنَاتُ کیا
واسطے پروردگار تیرے کے اے محمد صلعم بیٹیاں ہیں وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ اور واسطے انکے پسر ہیں یعنی انسے پوچھ کہ کیا واسطے خدا کے بیٹیاں ہیں جو کہ گھٹتی چیز ہیں اور تم انسے بہت عار
اور ننگ رکھتے ہو یہانتک کہ زندہ درگور انکو کرتے ہو اور پسر جو کہ اچھی چیز ہے وہ تمہارے واسطے مقرر کئے ہیں کہ وہ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِکَةَ یا پیدا کیا ہم نے فرشتوں کو اِنَاثًا
عورتیں وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ اور وہ حاضر ہوتے تھے کس وقت پیدا کرنیکے وقت سے یہ کہ یہ حال دیکھتے اپنی آنکھ سے معلوم نہیں ہو سکتا ہے کہ جسمیں یقین کیا جاوے جسوقت
کہ وہ وقت پیدا کرنیکے ملائکہ کے حاضر نہ تھے تو کیونکر وہ انکی عورتیں ہونیکا حکم کرتے ہیں اَلَآ اِنَّهُمْ خبردار ہو کہ تحقیق وہ کفار مِّنْ اِفْکِهِمْ دروغ اور افترا اپنے سے
لَیَقُوْلُوْنَ البتہ کہتے ہیں وَلَدَ اللّٰهُ بچہ لایا ہے خدا یعنی خدا کا بچہ پیدا ہوا ہے اس سے کہ وہ ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں وَاِنَّهُمْ اور تحقیق وہ کفار اس

قول میں یہہ کہ ملائکہ خدا تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں لَكَاذِبُونَ البتہ دروغ گو ہیں أَصْطَفَى الْبَنَاتِ اسکا اول میں ہمزہ استفہام کا ہی اور اسکے بعد ہمزہ وصل ساقط
ہو گیا ہے اور معنی اسکے یہہ ہیں کہ برگزیدہ کیا ہے خدا نے بیٹیوں کو کہ جنکو تم مکروہ جانتے ہو عَلَى الْبَنِينَ اوپر بیٹوں کے کہ باعث تمہارے فخر اور ناز کا ہیں یعنی تم باوجود عاجز اور
ناقص ہونیکے پست اور کمی کی چیز کو اختیار کرتے نہیں ہو اور جو شخص سب طرح قدرت رکھتا ہے اور مالک اور حاکم ہر شی کا ہے وہ پست اور ناقص چیز کو کیونکر اختیار کریگا مَا لَكُمْ
کیا ہو گیا ہے تمہارے کَيْفَ تَحْكُمُونَ کیونکر حکم کرتے ہو تم واسطے خدا کے خلاف عقل اسکے واسطے تجویز کرتے ہو أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے
ہو تم اور نہیں سمجھتے ہو تم کہ ذات پروردگار کی جورو اور فرزند سے پاک ہے اسواسطے کہ فرزند چاہئے کہ مشابہ باپ کے ہو اور حق تعالیٰ کا کوئی مشابہ اور مانند نہیں رکہتا ہے پس فرزند
اسکا کیونکر ہوگا أَمْ لَكُمْ کیا واسطے تمہارے اسمیں سُلْطَانٌ مُبِينٌ ہے کوئی دلیل ظاہر اور کوئی حجت کہ وہ نازل ہوئی ہے تمہارے حق میں اور دلالت کرتی ہے اوپر
فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ پس لاؤ تم کتاب اپنی کو جو کہ تمہارے قصہ میں آسمان سے نازل ہوئی ہے اور اسمیں لکہا ہے کہ ملائکہ خدا تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
اگر ہو تم راستگو اپنے دعوی میں اور کہتے ہیں کہ بعضے کفار عرب مثل بنی خزاعہ کے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے طرف جن کی اور توں سے صحبت کی ہی جس سے ملائکہ پیدا ہوئے ہیں اور
مجوس کا یہہ اعتقاد ہے کہ خدا تعالیٰ اور شیطان دو بھائی ہیں یزدان خیر کا پیدا کرنیوالا اور نور کا اور فایدہ بخشنے والا حیوان کا ہے اور شیطان پیدا کرنیوالا اشرار کا اور ضرر
کرنیوالا حیوان کا ہے خدا تعالیٰ اس مقدمہ میں فرماتا ہے کہ وَجَعَلُوا اور مقرر کیا انہوں نے یعنی کفار نے بَيْنَهُ درمیان اسکے یعنی حق تعالیٰ کے وَبَيْنَ الْجِنَّةِ اور
درمیان جنوں کے کہ شیطان بہی انہیں میں سے ہے نَسَبًا ناتا اور رشتہ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اور البتہ تحقیق جانتے ہیں جن اور پری إِنَّهُمْ تحقیق وہ کافر جو کہ
کہتے ہیں ایسی کلمات کفر کے لَمُحْضَرُونَ البتہ حاضر کئے گئے ہیں دوزخ میں سُبْحَانَ اللَّهِ پاک ہے خدا عَمَّا يَصِفُونَ اس چیز سے کہ وصف
کرتے ہیں وہ کفار کہ رشتہ اور ناتا طرف اسکے منسوب کرتے ہیں اور سب کفار ایسی ہی باتیں کہتے ہیں خدا کی پاکی کے حق میں کہتے ہیں إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ
مگر بندے خدا کے جو کہ خالص اور پاک کئے گئے ہیں ایسی باتوں نالائق اور کفر اور شرک سے اور جو کلمہ کہ مناسب اور سزاوار ذات پاک حق تعالیٰ کے ہیں وہی زبان سے نکالتے ہیں اور پہر
خدا تعالیٰ تمام مشرکوں کو خطاب کرتا ہے کہ فَإِنَّكُمْ پس تحقیق تم اے کافرو وَمَا تَعْبُدُونَ اور وہ چیز کہ پرستش کرتے ہو تم اسکی مَا أَنْتُمْ نہیں ہو تم عَلَيْهِ
بِفَاتِنِينَ اوپر مفتون کرنیوالے اور فساد کرنیوالے اسکے بندوں کو بہکا کر اور گمراہ کرکے إِلَّا مَنْ هُوَ مگر اس شخص کو کہ وہ صَالِ الْجَحِيمِ داخل ہونیوالا آگ جلانیوالی
کا ہے یعنی تم اور تمہارے معبود خدا پر غالب ہو کر اسکی بندوں کو گمراہ نہیں کرسکتے ہو مگر ان لوگوں کو کہ علم الٰہی متعلق ہوا اس طرح سے کہ وہ لوگ کافر اور مرتد ہوکر دوزخ میں
جائیں اور ساتھ حاجت ... ان لوگوں کو نہیں دیکھ سکتے واسطے جو کہ ملائکہ کو پرستش کرتے تھے جبرئیل کو حکم کرتا ہے کہ ... صاحب ... بیان کر کہ ہم سب ... بندے ہیں
خدا کے اور کہہ کہ وَمَا مِنَّا اور نہیں ہے ہم میں سے کوئی إِلَّا لَهُ مگر کہ واسطے اسکے ہے عبادت کرنیکے مَقَامٌ مَعْلُومٌ ایک جگہہ معلوم و مقرر یعنی
بقدر مرتبہ ہر فرشتہ کیواسطے ایک مقام ہی عبادت کرنیکے واسطے کہ اس مقام سے آگے نہیں بڑہ سکتا ہے کہ بعضے تو ایسے ہیں کہ ہمیشہ کہڑے ہی رہتے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ
ہمیشہ رکوع میں ہیں اور بعضے ہمیشہ سجدہ میں ہیں اور اپنی اسی حالت سے دوسری حالت میں مشغول نہیں ہو سکتے ہیں پس جس وقت کہ ہمارا ایسا حال ہے تو ہم کیونکر سزاوار پرستش
کے اور پروردگار ہونیکے ہو سکتے ہیں کیونکہ کوئی ہمکو معبود اپنا مقرر کرے اور مخلوق برابر خالق کے کیونکر ہو سکتا ہے وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ اور تحقیق ہم البتہ صف باندہنے
والے ہیں طاعت اور عبادت کے مقام میں اور صف باندہے ہوئے ہیں ... واسطے عاجزی کے ہیں اور اگر معاذ اللہ کسی طرح کی سستی اور غفلت ہمسے ظاہر ہو تو باعث غضب خدا کا ہو
اور ہمیشہ کے عذاب میں ہم گرفتار ہوں وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ اور تحقیق ہم البتہ تسبیح کرنیوالے ہیں اور پاکی بیان کرنیوالے خدا کی ہیں عیبوں سے اور ان باتوں سے جو کہ
لائق اسکی ذات پاک کے نہیں ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے پیغمبر خدا اور مومنین ہیں اور یہہ کلام انہیں کا ہے یعنی ہر ایک ہم میں سے بہشت میں مقام معلوم رکہیگا بقدر اعمال
کے اور آج ہم صف باندہتے ہیں ... اور خدا کو پاکیزگی سے بیان کرتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہہ آیتیں ... معصومین علیہم السلام کی شان میں ... ہیں کفار مکہ
جناب سید محمد صلعم کے پیغمبر ہونیسے پہلے کہتے تھے کہ اگر کوئی کتاب آسمان سے نازل ہو تو ہم کفر کو ترک کرکے ایمان اختیار کریں اور جس وقت قرآن نازل ہوا کہ وہ سب کتابوں سے
زیادہ بزرگ ہے تو اس پر ایمان نہ لائے اور اپنے کفر پر قائم رہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَإِنْ كَانُوا اور تحقیق تھے وہ کفار قریش ... لَيَقُولُونَ
لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا البتہ کہتے تھے کہ اگر تحقیق ہوتی نزدیک ہمارے کوئی کتاب مِنَ الْأَوَّلِينَ پہلے لوگوں کی کتابوں کی جنس سے یعنی اگر ہمپر کوئی کتاب

نازل ہوئی جیسے پہلے لوگوں پر نازل ہوئی تو لَكُنَّا البتہ ہوتے ہم عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ بندے خدا کے خالص کئے ہوئے پس جب ان پر رسول آیا فرقان
نازل ہوا تو فَكَفَرُوْا بِهٖ پس کفر کیا انہوں نے ساتھ اس کے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ پس عنقریب ہے کہ جان لینگے انجام کو کفر اور شرک کے کہ دنیا میں خوار اور ذلیل ہوں گے
اور آخرت میں دوزخ میں جلینگے فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا اور البتہ تحقیق ہو گزری ہے بات ہماری لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ واسطے بندوں ہمارے رسولوں کے
یعنی اس بات کا حکم ہوا ہے کہ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ تحقیق وہ رسول ہمارے البتہ وہی مدد دیے گئے ہیں وَاِنَّ جُنْدَنَا اور تحقیق لشکر ہمارا
کہ مومنین ہیں لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ البتہ وہی غالب ہیں یعنی دلیل سے غالب ہیں اور نصرت میں بھی اور فضیلت میں اور اگر بعضے منقول ہے کوئی
انہیں مغلوب ہوا اور کوئی قتل ہوا بلکہ حیلہ اور مکر سے قتل ہوا سوائے اس کے اور مومنین کبھی بعد انکے غالب ہی اور منزلت کا غلبہ بعضے کا مقابلہ اور باوجود اس کے
جو کفار ایمان نہیں لائے ہیں اے محمد صلعم فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس منہ پھیر ان سے حَتّٰى حِيْنٍ ایک وقت تک کہ وہ وقت لڑائی کا ہے یعنی جنگ کا ہے
یعنی حکم ہو یعنی اس وقت تک کہ ان پر کارت کرو اور وہ وقت جنگ بدر کا ہے اور ابن عباس کہتے ہیں کہ مراد اس وقت سے موت ہے اور بعضے کہتے ہیں
روز قیامت ہے اور غرض یہ ہے کہ انکو مہلت دو اور منہ انسے پھیر وَّاَبْصِرْهُمْ اور دیکھ تو انکو کہ انکا کیا حال ہوتا ہے قتل اور اسیر دنیا میں اور آخرت میں عذاب
میں گرفتار ہوں فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ پس عنقریب ہے کہ دیکھینگے وہ تیری فتح اور نصرت کو اے محمد صلعم دنیا میں اور تیرے مرتبہ کی بلندی آخرت میں اور جب کفار
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ کو سنتے تھے کہتے کہ محمد کہتا ہے وہ کب ہوگا اور کس زمانہ میں آئے گا یہ وعدہ کرتا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ کیا عذاب
ہمارا جلدی چاہتے ہیں وہ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ پس جس وقت نازل ہو عذاب ان کے گھروں میں یعنی اگر عذاب انکے گھر میں نازل ہو تو فَسَاۤءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ
پس بری ہو جائے صبح ڈرائے گئی لوگوں کی اور کہتے ہیں کہ درمیان عرب کے قتل اور غارت کی کثرت تھی اور جو کوئی قوم کہ دوسری قوم سے قتل اور غارت کا ارادہ رکھتی تھی تو وہ
رات کو اپنی بستی سے روانہ ہوتی تھی اور صبح کے وقت کہ وقت خواب شیرین کا ہے اس قوم کی بستی کو پہنچتی تھی اور انکو غافل پا کر قتل اور غارت کرتی تھی اور کثر جو قتل اور غارت
صبح کو واقع ہوتا تھا اسی واسطے انہوں نے غارت کا نام صباح رکھا اور صبح کے سوا جو کسی اور وقت میں اتفاق قتل اور غارت کا ہوتا تو اسکو بھی صباح ہی کہتے تھے اسواسطے
خدا تعالیٰ نے بھی قتل اور غارت کو موافق انکی محاورہ کے صباح فرمایا اور خدا تعالیٰ واسطے تاکید کے مکرر فرماتا ہے کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ اور منہ پھیر ان سے اے محمد صلعم
حَتّٰى حِيْنٍ ایک وقت تک کہ وہ وقت جنگ بدر کا ہے اور روز مرگ اور عذاب دیکھنے کا روز ہے وَّاَبْصِرْ اور دیکھ تو اے محمد صلعم عذاب کو جو کہ ان پر نازل ہوگا
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ پس عنقریب ہے کہ دیکھینگے وہ اس عذاب کو اور اپنے مغلوب ہونے کو اور تیرے غالب ہونے کو اور خدا تعالیٰ اپنی پاکیزگی بیان کرتا ہے ان امور سے کہ جو کفار
خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ سُبْحٰنَ رَبِّكَ پاک ہے پروردگار تیرا رَبِّ الْعِزَّةِ پروردگار غلبہ کا عَمَّا يَصِفُوْنَ
اس چیز سے کہ وصف بیان کرتے ہیں مشرکین انکو زن و فرزند مقرر کرتے ہیں اور اپنی ذات کی پاکیزگی بیان کرنے کے بعد انبیا پر سلام بھیجتا ہے کہ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
اور سلام اوپر پیغمبروں کے کہ لوگوں کو انکا پیغام پہنچایا ہے اور مشرکوں کے ہاتھ سے آزار کھینچے ہیں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سب تعریف واسطے خدا کے
ہیں کہ پروردگار عالموں کا ہے اور تعلیم ہے خدا تعالیٰ کی بندوں کو کہ بندے اسی طرح سے سلام کریں انبیا پر اور تعریف اور حمد کریں خدا تعالیٰ کی انکی انعام کے عوض میں
اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ اس کی ثواب کی پیمائش کریں پیمانہ پورا اور کامل تو چاہیے کہ آخر کلام اس کا ہر مجلس میں سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ آخر سورہ
یعنی جس وقت کہ کسی مجلس سے اٹھے تو ان آیتوں کو پڑھے و اللہ اعلم
سورۂ صٓ یہ سورہ مکی ہے اور اس میں اٹھاسی آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
فرمایا کہ جو کوئی ہر شب جمعہ کو سورہ صٓ پڑھے تو اسکو اس قدر ثواب دنیا اور آخرت کا دیں کہ کسی کو نہ دیا ہو سوائے انبیا اور ملائکہ مقربین کے اور انکو بہشت میں لیجائیں ہمراہ اس
شخص کے کہ جو انکی ہمراہ رہتا تھا کہ خادم اس کا دنیا میں اسکی خدمت میں تھا اگرچہ وہ قابل شفاعت کے نہ ہوا ہو مگر اس سورہ کی برکت سے اسکو بھی ہمراہ اسکے اور اسکی بہشت میں لیجائیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ صٓ ہے یہ کہ صٓ سے اشارہ ہے طرف اس نام خدا کے کہ جسکا اول میں صٓ ہے مثل صانع اور صمد اور صادق
اور قسم ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف صدق محمد صلعم کے یا طرف صورت محمد صلعم کے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ صٓ ایک نام ہے خدا تعالیٰ کے ناموں سے کہ جس سے اس کی قسم
کھائی ہے اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ صٓ ایک چشمہ ہے کہ جاری ہے نیچے عرش کے اور وہ چشمہ وہ ہے کہ رسول خدا صلعم نے اس سے وضو کیا تھا جس وقت کہ معراج کو تشریف

ع ۱۲ ۵ سورۂ ص

لگی تھی اور ہر روز جبرئیل اس چشمہ میں داخل ہوتے ہیں اور غسل کرتے ہیں اور اپنے پروں کو جھاڑتے ہیں اور ہر قطرہ سے جو کہ پروں سے جھڑتا ہے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ قیامت تک
خدا کی تسبیح کرتا ہے اور حمد اور تکبیر میں مشغول رہتا ہے اور ایک روایت ہے حضرت صادق علیہ السلام سے کہ شب معراج خدا تعالی نے حضرت صلعم کو وحی کی کہ یا محمد نزدیک ہو تو
ص سے اور غسل کر تو اپنے سجدہ کرنے کی جگہوں کو اور پاک کر تو ان کو اور نماز پڑھ تو واسطے پروردگار اپنے کے پس نزدیک ہوئے حضرت صلعم ص سے اور وہ پانی ہے کہ جاری ہے عرش کے داہنے
رکن سے اور حضرت کاظم علیہ السلام کی حدیث میں ہے کہ وہ ص جس میں حضرت صلعم کو غسل کرنے کا حکم ہوا تھا وہ چشمہ ہے کہ جاری ہے عرش کے ایک رکن سے اور اس کو ماء الحیوۃ کہتے
ہیں اور وہ چشمہ وہی ہے کہ خدا نے فرمایا ہے قرآن میں ص والقرآن ذی الذکر اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ص سے یہ ہے کہ قسم ہے صمد و صادق کی یا ازل سے ابد تک اور خدائے صمد
کی ازل سے ابد تک رضا و صمدانیت کی ازل سے ابد تک یعنی معنی آیت کے یہ ہوئے کہ قسم ہے صادق کی **وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ** ۞ اور قرآن صاحب ذکر کی اور
ذکر ہے حلال کا اور حرام کا اور بیان ہے امر کا اور نہی کا اور ذکر ہے اخبار گذشتہ کا اور آئندہ کی خبروں کا اور احوال قیامت کا اور ان چیزوں کا کہ جن کی طرف بندگان
خدا محتاج ہیں امور دنیا اور آخرت میں اور جواب قسم کا محذوف ہے یعنی قرآن معجزہ ہے اور حق ہے اور پیروی اس کی اور عمل کرنا واجب ہے اور کفار جو ایمان نہیں لاتے
ہیں سو اس لیے نہیں کہ اس میں خلل اور قصور ہے **بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا** بلکہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں وہ جو ایمان نہیں لاتے قرآن پر پس ہیں **فِیْ عِزَّةٍ** بیچ تکبر اور سرکشی کے
ہیں قبول کرنے سے حق کو **وَّشِقَاقٍ** اور بیچ خلاف کے ہیں اسی واسطے ایمان نہیں لاتے اور پیغمبر کی تابعداری نہیں کرتے ہیں [illegible]
نہیں سوچتے ہیں **کَمْ اَهْلَکْنَا** بہت ہلاک کیے ہم نے **مِنْ قَبْلِهِمْ** پہلے ان کے **مِّنْ قَرْنٍ** زمانہ کے لوگوں سے [illegible]
تکبر اور بدخلاقی کے سبب پہلے ان کفار کے بہت ہلاک کیے ہیں [illegible] **فَنَادَوْا** پس پکارا انہوں نے
اور فریاد کی بیچ وقت عذاب کے دیکھ کر تاکہ ان کی فریاد کو پہنچیں اور عذاب ان سے دور کریں [illegible] **وَّلَاتَ** اور نہ تھا وہ وقت **حِیْنَ**
مَنَاصٍ وقت بھاگنے کا عذاب خدا سے اور [illegible] مناص [illegible]
پناہ لیجاوے خدا تعالی خبر دیتا ہے کہ جیسے پہلی امتوں کے آدمی وقت عذاب کے بھاگنے کی جگہ نہیں پاتے تھے ایسے ہی کفار مکہ بدر کے دن [illegible]
ہوئی ہے اور [illegible] لیس الوقت حین مناص [illegible]
[illegible] **وَعَجِبُوْا** اور تعجب کیا ان کافروں نے **اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ**
کہ آیا ان کے پاس ڈرانے والا عذاب خدا سے **مِّنْهُمْ** انہیں میں سے اور کہا کہ یہ تو مثل ہمارے آدمی ہے اور ہماری قوم کا ہے یہ کیونکر پیغمبر ہو سکتا ہے **وَقَالَ**
الْکٰفِرُوْنَ اور کہا کافروں نے کہ **هٰذَا** یہ ڈرانے والا **سٰحِرٌ** جادوگر ہے [illegible] **کَذَّابٌ** بڑا جھوٹا ہے کہ دعوی
نبوت کا کرتا ہے اور قرآن کو کہتا ہے کہ خدا کے پاس سے نازل ہوتا ہے کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت حمزہ ایمان لائے تو اسلام کو بہت قوت ہوئی اور پچیس آدمی قریش کے کہ ولید
بن مغیرہ اور ابوجہل اور ابو [illegible] اور عتبہ اور شیبہ اور نضر بن حارث و ہشام اور عاص بن وائل وغیرہ کہ یہ سب اشراف اور سردار قریش کے تھے حضرت ابوطالب کے پاس
آئے اور کہا کہ تو بہتر اور سردار ہمارا ہے [illegible] درمیان [illegible] لیاں دیتا ہے اور
ہماری عقلوں کو [illegible] ابوطالب
ان حضرت صلعم کو طلب کرکے کہا کہ [illegible]
حضرت نے فرمایا کہ اے قریش [illegible]
میں بھی تم سے ایک آرزو رکھتا ہوں کہ ایک کلمہ میں میری مدد کرو [illegible]
ہمارا [illegible]
سب [illegible]
اور [illegible]

تجھے کبھی مواخذہ اسکا کرونگا اور جسوقت قریش کو یہ کلمہ کہنا شاق ہوا کہ اُسنے سب خداؤں کو ایک خدا کر دیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ کیا کر دیا معبودوں کو
محمد نے ہمارے إِلَٰهًا وَاحِدًا معبود ایک إِنَّ هَٰذَا تحقیق یہ قول محمد کا کہ خدا ایک ہے لَشَيْءٌ عُجَابٌ البتہ ایک چیز ہی بہت تعجب لانیوالی
ہے اسلیے کہ یہ امر مخالف ہے ہمارے باپ دادوں کے عقائد کے اور تین سو ساٹھ خدا جو ہم کہتے ہیں وہ ایک شہر مکہ کا انتظام نہیں کر سکتے ہیں ایک خدا تمام عالم کے کاموں کو کیونکر
درست کریگا وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ اور چلے سردار قریش کے ابو طالب کی مجلس سے مِنْهُمْ ان میں سے اور کہتے تھے آپس میں أَنِ امْشُوا کہ
چلو تم وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ اور صبر کرو تم اوپر پرستش معبودوں اپنے کے اور اسی پر ثابت قدم رہو تم إِنَّ هَٰذَا تحقیق کہ یہ یعنی مخالفت محمد کی ہمسے اور زیادہ
ہونا اسکی جماعت کا لَشَيْءٌ البتہ ایک شے ہے زمانہ کی سختیوں اور حادثوں سے يُرَادُ ارادہ کی گئی ہے ہمارے ساتھ یعنی یہ ارادہ ہے کہ ہم پر واقع ہو اور جو کچھ ہم پر
واقع ہونیوالی ہے تو اسکا علاج ہمسے کچھ نہیں ہو سکتا اور اسکا دفع کرنا ہمسے ہرگز ممکن نہیں ہے مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا نہیں سنا ہے ہمنے اسکو جو کہ محمد کہتا ہے کہ خدا ایک ہے
اور اسکا شریک نہیں ہے فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ بیچ مذہب پچھلے کے کہ وہ مذہب ہمارے باپوں کا ہے اور یا یہ کہ مذہب عیسیٰ کا کہ آخر مذہب ہو ہے اس مذہب میں بھی یہ بات
نہیں ہے وہ بھی تین خدا کے قائل ہیں ایک خدا کے إِنْ هَٰذَا نہیں ہے یہ جو کہ محمد کہتا ہے کہ خدا ایک ہے إِلَّا اخْتِلَاقٌ مگر جھوٹ بنا لیا اپنی طرف سے اور
قریش جو اپنے تئیں زیادہ بزرگ جانتے تھے رسول خدا صلعم سے تو اس سبب سے انکار قرآن کا اور حضرت کی نبوت کا کرکے کہا کہ أَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ کیا نازل کیا گیا
اوپر اسکے قرآن مِنْ بَيْنِنَا درمیان ہمارے سے یعنی ہم جو ریاست اور بزرگی میں اس سے زیادہ ہیں ہم پر نازل ہونا قرآن کا چاہیے تھا نہ اسپر کہ وہ مرتبہ میں ہم سے کم ہے حق تعالیٰ فرماتا
ہے کہ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذِكْرِي بلکہ وہ لوگ بیچ شک کے ہیں ذکر میرے کے کہ وہ قرآن ہے اور یقین اسکا نہیں رکھتے ہیں کہ میں نے اسکو نازل کیا ہے بَلْ لَمَّا
يَذُوقُوا بلکہ نہیں چکھا ہے انہوں نے اب تک عَذَابِ عذاب میرا عذاب کے بعد یا اسکا مقدر ہے یعنی اب تک ان کفار نے عذاب میرا نہیں چکھا ہے اور اس سبب سے ہمارے منکر ہیں جسوقت کہ
عذاب میرا چکھینگے اور جسوقت دیکھیں وہ عذاب کو تو حسد انکے دلوں سے بالکل جاتا رہیگا اور اسوقت محمد کو اور قرآن کو سب کو سچا کہنے لگیں لیکن اسوقت کا اقرار کچھ فائدہ انکو نہ بخشیگا اور وہ
جو نبوت کا انکار کرتے تھے اور نبوت کیواسطے حضرت کو خاص نہیں جانتے تھے انکے جواب میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ أَمْ عِنْدَهُمْ کیا نزدیک انکے خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ
خزانے رحمت پروردگار تیرے کے ہیں الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ غالب بہت بخشنے والے کے اور جسکو چاہے انکو موافق مصلحت کے دیتا ہے مستحق جانکر نبوت کیواسطے بھی
جسکو چاہتا ہے اپنی مصلحت سے اختیار کرتا ہے اس میں کفار کو کچھ دخل نہیں ہے کہ اپنی رائے سے جسکو چاہیں نبی سمجھیں یا اپنی پسند کریں بلکہ یہ ایک نعمت اور بخشش ہے خدا کیجانب سے کہ جو کوئی
اسکا مستحق ہے اسکو عطا کرے أَمْ لَهُمْ یا واسطے انکے مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ہے وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ بیچ
کہ درمیان ان دونوں کے ہے کہ جو کچھ جسکو چاہیں بخشش کریں اور نبوت بھی جسکو چاہیں بخشدیویں اور جسوقت انکو بادشاہی ہر چیز کی اور تصرف کرنا آسمان اور زمین میں حاصل ہے تو
فَلْيَرْتَقُوا پس چاہیے کہ چڑھیں وہ فِي الْأَسْبَابِ بیچ زینوں کے اور آسمانوں پر ہو کر عرش تک چڑھ جاویں اور وہاں بیٹھ کر عالم کے انتظام میں اور جو
امور کی تدبیر میں مشغول ہوں اور جسکو چاہیں وحی بھیجا کریں اور منصب رسالت جسکو چاہیں عطا کریں لیکن یہ تو قدرت نہیں رکھتے ہیں اور باوجود اسکے کہ جُنْدٌ ایک گروہ ہیں بہت
پستی اور بے قدری میں مَا هُنَالِكَ اس جگہ یعنی بدر میں کہ مقام ہلاک ہونے انکی کا ہے مَهْزُومٌ شکست دیئے گئے ہیں اور مغلوب ہیں یہ اور وہ لوگ مِنَ الْأَحْزَابِ
انکے گروہوں سے ہیں کہ جناب رسول خدا سے وہ لڑے یعنی عنقریب جنگ بدر میں یا جنگ خندق میں جیسے وہ جمع ہو کر مقابلہ کریں اور شکست کھا کر وہاں سے بھاگیں اور تو ہی محمد ان پر
غالب ہو اور تاکید اس میں یہ ہے اور سبب جھٹلانے حضرت کے رنج جو حضرت کو ہوتا تھا اس سبب سے خدا تعالیٰ حضرت کی تسلی کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمد صلعم یہ جھٹلانا خاص تیرے واسطے
نہیں ہے بلکہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ جھٹلایا ہے پہلے ان مشرکین سے قَوْمُ نُوحٍ قوم نوح نے نوح کو وَعَادٌ اور عاد نے ہود کو وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ
اور فرعون صاحب میخوں کے نے موسیٰ اور ہارون کو اور میخوں والا فرعون کو اسواسطے کہتے ہیں کہ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت وہ کسیکو عذاب کرتا تھا تو اسکو
اوندھا منہ کے بل زمین پر لٹاتا تھا اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اسکے زمین پر پھیلا کر چاروں ہاتھ اور پاؤں میں چار میخیں ٹھونکتا تھا اور کبھی اسکو لکڑی پر لٹا کر چاروں ہاتھ اور
پاؤں میں چار میخوں سے ٹھونکتا تھا اور بعد اسکے اسکو اسی طرح زمین پر پڑا رہنے دیتا تھا یہانتک کہ وہ مر جاتا تھا اسواسطے خدا تعالیٰ نے اسکا نام فرعون ذی الاوتاد رکھا ہے اور بعضے کہتے ہیں
مراد ذو الاوتاد سے یہ ہے کہ اسکے خیمے بہت تھے سبب کثرت لشکر کے اور خیموں کی میخیں بہت تھیں اسواسطے اسکو میخوں والا فرماتا ہے وَثَمُودُ اور جھٹلایا قوم ثمود نے صالح کو

وَقَوْمُ لُوْطٍ اور قوم لوط نے لوط کو وَاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ اور صاحبوں ایکہ نے شعیب کو اور ایکہ بن کو کہتے ہیں اور وہ لوگ بن میں رہتے تھے اور ایکہ انکی
بستی کا بھی نام ہے وہ بستی ایک بن میں واقع تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ انکی بستی کا نام ایکہ ہے اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ یہ گروہ جھٹلانیوالے تھے یہ گروہ گروہ تھے
جنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا ہے یعنی یہ گروہ جھٹلانیوالے تیری امت کے نہیں گروہ ہوئے ہیں جنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا ہے اِنْ كُلٌّ نہیں تھے سب لوگ یعنی یہ لوگ
اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ مگر کہ جھٹلائے تھے پیغمبروں کو فَحَقَّ عِقَابِ پس ثابت اور لازم ہوا عذاب میرا انپر کہ انکو عذاب میں گرفتار کروں وَمَا يَنْظُرُ
هٰٓؤُلَآءِ اور نہیں انتظار کرتے ہیں کفار قریش اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک آواز کہ وہ پہلی صور کی آواز ہوا اور اس آواز سے وہ سب مر جائیں اور وہ
آواز ایسی ہے کہ مَا لَهَا نہیں ہے واسطے اسکے مِنْ فَوَاقٍ افاقہ اور مہلت کہ وہ آواز سے ہوش لینے کی اور دم لینے کی مہلت دیگی اور کہتے ہیں کہ جسوقت یہ آیت
واما من اوتی کتابہ بشمالہ نازل ہوئی تو کفار قریش نے کہا کہ محمد دعوی کرتا ہے کہ قیامت میں نامہ اعمال ہر کہ و مہ کے ہاتھ میں دیئے جاینگے بعض کے داہنے اور بعض کے بائیں ہاتھ میں اسوا سطے انہوں نے
دعا کی وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے عَجِّلْ لَّنَا جلدی کر تو واسطے ہمارے قِطَّنَا نامہ اعمال ہمارا اگر ہم کو ہے جیسا کہ ڈراتا ہے
قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ پہلے دن حساب کے یعنی جو حصہ کہ ہمارا عذاب میں ہے وہ ہمکو جلدی دے قیامت سے پہلے کی ہمکو بار بار اس سے ڈراتا ہے اور جناب
رسول خدا صلعم کی خاطر عاطر ہوئی باتیں کفار کی سنکر آزردہ ہوتی تھی خدا تعالے نے واسطے تسلی خاطر اقدس کے فرمایا کہ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ صبر کر اے
محمد صلعم اوپر اسکے کہ کہتے ہیں وہ کفار کہ تجھکو جھٹلاتے ہیں اور تیری باتوں کو سنتے ہیں یہاں تک کہ حکم جہاد کا صادر ہو وَاذْكُرْ اور یاد کر عَبْدَنَا دَاوٗدَ
بندہ ہمارے داؤد کو یعنی داؤد کے قصہ کو یاد کر کہ تھا وہ داؤد ذَا الْاَيْدِ صاحب قوت کا دین میں اور مشغول رہا دینوں کا کہتے ہیں کہ والا عبادت میں مشغول
رہتا تھا کہ اپنی قوت کو عبادت کی مشقت میں خرچ کرتا تھا کبھی ایک آدھی رات سے واسطے عبادت کے اٹھتا تھا اور ایک دن روزہ رکھتا تھا اور ایکدن نہیں رکھتا تھا اور یہ
زیادہ مشقت ہے ہر روز روزہ رکھنے سے اور بدن میں اس حضرت کے بہت زور تھا کہ لڑائی میں دشمنوں پر غالب آتا تھا اور جہاد میں قوت اسکی اس مرتبہ کی تھی کہ اگر کسی کے
میں پتھر مارتا تھا تو وہ اسکی پشت سے باہر نکل آتا تھا اور دوسرے آدمی کے وہ پتھر جا لگتا تھا تو اسکو بھی ہلاک کرتا تھا اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ تحقیق کہ وہ رجوع کرنیوالا تھا
اپنے پروردگار کی رضامندیوں کی طرف اور تمام نعمتوں سے کہ ہم نے اسکو عطا کی تھیں ایک نعمت یہ بھی تھی اِنَّا سَخَّرْنَا تحقیق ہم نے مسخر کیا ہے الْجِبَالَ مَعَهٗ
پہاڑوں کو ہمراہ اسکے کہ جس جگہ وہ جاتا تھا پہاڑ بھی ہمراہ اسکے جاتے تھے يُسَبِّحْنَ تسبیح خدا کی کرتے تھے اسکے ساتھ بِالْعَشِيِّ پچھلے پہر وَالْاِشْرَاقِ
اور دن نکلنے اور تسبیح پہاڑوں کی یا تو اسطرح ہے کہ انمیں آواز پیدا کر دی تھی اور یا پیدا کرنا زبان کا ہے کہ جس سے تسبیح حاصل ہو اور یہ قسم ہے تسبیح سنگریزوں کی جو دست مبارک سید المرسلین کے بیچ کرتے تھے
وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً اور مسخر کیا ہمنے جانوروں کو جمع کئے گئے اسکا عطف جبال پر ہے یعنی اور حکم میں کیا ہمنے پرندوں کو کہ جمع ہوتے تھے نزدیک داؤد کے صف باندھکر انکے سر پر اور اسکے ساتھ تسبیح کرتے
تھے اور محشورۃ حال واقع ہوا ہے كُلٌّ ہر ایک پہاڑوں اور پرندوں میں سے لَّهٗٓ اَوَّابٌ واسطے تسبیح داؤد کے رجوع کرنیوالے تھے یعنی جس مقام میں کہ داؤد تسبیح کرتا تھا
تمام پہاڑ اور پرند اسکی طرف رجوع کرتے تھے اور تسبیح میں مشغول ہوتے تھے وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ اور مضبوط کیا ہمنے بادشاہی اسکی کو داؤد کی کو کثرت سے لشکر اور پاسبان سے اور
دیکھتے ہیں کہ چھتیس ہزار آدمی اسکے گھر کی نگہبانی اور پاسبانی کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ مضبوطی انکی بادشاہی کی اس سبب سے تھی کہ خدا تعالے نے ایک زنجیر آسمان سے داؤد کے
محکمہ میں لٹکائی اور مدعی اور مدعا علیہ میں جو کوئی کہ حق پر ہوتا تھا اسکا ہاتھ اس زنجیر پر پہنچتا تھا اور اس دوسرے کا ہاتھ نہ پہنچتا تھا اور عکرمہ غلام ابن عباس
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ دو آدمی بنی اسرائیل سے مدعی اور مدعا علیہ داؤد کے پاس آئے اور ایک نے دوسرے پر دعوی گائے کا کیا اور مدعا علیہ نے دعوی کا انکار کیا
داؤد نے مدعی سے فرمایا کہ اپنے دعوے کے ثابت کرنے کیواسطے گواہوں کو حاضر کر مدعی نے کہا کہ میں گواہ نہیں رکھتا ہوں داؤد نے کہا آج جاؤ کل آنا کہ تمہارے مقدمہ میں غور کروں
وہ تو چلے گئے اور داؤد نے شب کو خواب میں دیکھا کہ انکو حکم ہوا کہ کل کے مدعا علیہ کو قتل کر جسوقت صبح ہوئی تو داؤد نے سبب ثابت نہ ہونے جرم کے اسکے قتل پر خواب کے
عمل میں لانے میں تامل کیا دوسری شب کو بھی داؤد کو اسکے قتل کا خواب میں حکم ہوا داؤد نے پھر بھی قتل نہ کیا اور اسکے قتل میں تامل کیا تا کہ سبب قتل کا واضح ہو پھر تیسری شب
خواب میں داؤد پر عتاب ہوا کہ کیوں تامل کرتا ہے صبح کو داؤد نے مدعا علیہ کو طلب کیا اور اسکے قتل کا حکم دیا مدعا علیہ نے کہا کہ تو مجھکو بدون ثبوت جرم کے قتل کرتا ہے
داؤد نے فرمایا کہ تین شب سے مجھکو خواب میں تیرے قتل کا حکم ہوتا ہے اور اسکا گواہ بھی ہمکو نہیں ہے اور نہ جرم کے ثابت کرنیکی ہمکو فرصت ہے مدعا علیہ نے سنکر جانا کہ البتہ تو

قتل ہوگا اس وقت اقرار کیا اور سبب قتل کا بیان کیا اور کہا کہ یا نبی اللہ میں نے اسکے باپ کو بیٹے قتل کیا ہے اور قتل کے سبب اسکی گائے کو میں اپنے قبضہ میں لایا ہوں اس پر حکم
حکم سے قتل کا اسی وقت ہوا داؤد نے اسکو قتل کا حکم دیا وہ مارا گیا اور جس وقت یہ خبر بنی اسرائیل میں مشہور ہوئی تو خوف داؤد کا انکے دلوں میں زیادہ ہوا چنانچہ فرمایا ہے اور
دیئے ہم نے اسکو وَاٰتَیْنٰهُ الْحِکْمَةَ اور دی ہم نے اسکو حکمت یعنی نبوت یا کتاب زبور یا کمال علم اور عقل اور جو کلام کہ موافق حق کے اور مطابق واقع کے ہو
وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور فیصل سمجھا بات یعنی کلام کہ حق کو باطل سے جدا کرے خواہ الا ہو اور یا یہ کہ ایسا کلام خالص کہ سننے والا آسانی سے اسکا مقصود سمجھ
جاوے اور یا وہ کلام کہ جھگڑنے والوں کا فیصلہ کرے یعنی علم جھگڑوں کے حکم کا اور مدعی اور مدعا علیہ کو حکم مناسب دینے کا اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
وہ علم لغات کا ہے کہ سب زبانیں سمجھتا تھا اور امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ گواہ اوپر مدعی کے ہے اور قسم اوپر مدعا علیہ کے اس سے مراد ہے اور جھگڑا آگے فیصل پایا ہے
اور منقول ہے کہ اوریا بن حنان کہ ایک سردار حضرت داؤد کا تھا ایک عورت کو اس نے پیغام نکاح کا دیا اور قریب تھا کہ انکا نکاح ہو جاوے لیکن اوریا نے ایک لڑائی میں جانا
ہوا کہ اس عورت کے رشتہ والوں نے اوریا کی نسبت [illegible] اور جس وقت وہ نسبت چھوٹ گئی تو حضرت داؤد نے اس عورت کو پیغام دیا اسکے ولی نے
بسبب بادشاہی اور پیغمبری داؤد کے اس پیغام کو قبول کیا اور اس وقت داؤد کی ننانوے زوجہ تھیں اسکو بھی اپنے نکاح میں لائے اور پوری ایک سو بیبیاں ہوئیں اور اوریا کو جس
وقت یہ خبر ہوئی تو بہت رنجیدہ ہوا اور داؤد نے مقدمہ میں اس بات کو ترک کیا تھا کہ داؤد کو مناسب تھا کہ اس عورت کے ولیوں کو سمجھا کر اوریا کے انکو راضی کر دیتا اور اوریا
ہی سے اس عورت کا نکاح کروا دیتا اور خود اس عورت سے نکاح نہ کرتا اور اصل میں داؤد نے کچھ گناہ نہیں کیا ہے اس واسطے کہ جس وقت وہ نسبت چھوٹ گئی تھی تو اس وقت
داؤد نے پیغام اپنا دیا تھا اور یہاں گناہ نہیں بلکہ ایک بہتر کو داؤد نے ترک کیا ہے کہ آپس میں صفائی کروا کر پھر اوریا کا نکاح نہ کروا دیا اور اسی بہتر ترک کرنے سے داؤد پر
عتاب ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس امر کی خبر دینے کو دو فرشتوں کو آدمی کی شکل میں داؤد کے پاس بھیجا کہ ایک آپس میں مدعی تھا اور دوسرا مدعا علیہ چنانچہ فرمایا ہے کہ وَهَلْ
اَتٰىكَ اور کیا آئی ہے تیرے پاس اے محمد صلعم نَبَؤُا الْخَصْمِ خبر جھگڑنے والوں کی اور لفظ خصم کا واحد اور تثنیہ اور جمع پر سب بولا جاتا ہے اسی سے خصم فرمایا کہ
[illegible] وہ فرشتے خدا تعالیٰ کی طرف سے داؤد کے پاس پہنچے وہ دن تھا داؤد کی عبادت کا دروازہ پر کھڑے ہو کر اندر جانے کی اجازت چاہی دربان نے کہا کہ آج روز عبادت کا ہے
[illegible] اور دیوار پر چڑھ کر داؤد کے پاس پہنچے اور تبیان میں لکھا ہے کہ جبرئیل اور میکائیل وہ جھگڑنے والے آدمیوں کی شکل بنکر مع ایک جماعت فرشتوں کے داؤد کے
پاس گئے [illegible] داؤد نے اپنے دنوں کو تقسیم کیا تھا ایک دن حکم جاری کرتے تھے اور ایک روز عبادت کرتے تھے اور ایک روز وعظ کرتے تھے اور ایک روز اپنے کاموں کی درستی میں مشغول ہوتے تھے اور
عبادت کے روز بالاخانہ پر رہتے تھے اور پاسبان [illegible] آدمی چاروں طرف کھڑے ہو کر آدمیوں کو اندر جانے سے منع کرتے تھے اور وہ فرشتے جس وقت کہ انکو دربانوں نے منع کیا تو
دیوار پر چڑھ کر داؤد کے پاس گئے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ کیا آئی ہے تیرے پاس اے محمد صلعم خبر جھگڑنے والوں کی اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ جس وقت کہ دیوار پر کود کر وہ جھگڑنے
والے محراب میں وہ مقام داؤد کی عبادت کا تھا اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ یہ بدل ہے اذ تسوروا المحراب سے یعنی جس وقت داخل ہوئے وہ فرشتے اوپر داؤد کے
ناگہاں اور داؤد نے انکو دیکھا فَفَزِعَ مِنْهُمْ پس ڈرا ان سے اس واسطے کہ بدون اجازت اور صورت عجیب میں اور بے وقت اور غیر راہ سے دیوار پر ہو کر جو عبادت
کا وقت تھا [illegible] مکان میں داخل ہوئے اور وہ روز بھی عبادت کا تھا جھگڑوں کے فیصلہ کا نہ تھا اور پاسبان چاروں طرف بیٹھے تھے کسی کو اندر مکان کے جانے
نہیں دیتے تھے [illegible] چلے آئے اور جس وقت کہ حضرت داؤد نے انکو آتے ہوئے نہیں دیکھا کہ ناگاہ انکے پاس وہ آ بیٹھے اور جس وقت نظر داؤد کی انپر پڑی تو ڈر گئے اور
گمان یہ ہوا کہ یہ دشمن ہیں [illegible] جس وقت خوف انکا دیکھا قَالُوْا کہا انہوں نے کہ لَا تَخَفْ نہ خوف کر تو کہ ہم تیرے دشمن نہیں بلکہ ہم
خَصْمٰنِ دو جھگڑنے والے ہیں بَغٰى بَعْضُنَا زیادتی کی ہے بعض ہمارے نے عَلٰى بَعْضٍ اوپر بعض کے اور خصمان خبر ہے نحن محذوف کی اور یہ کہنا انکا
بر سبیل فرض اور کنایہ کے ہے [illegible] دروغ لازم نہیں آتا ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ اگر بالفرض ہمارا جھگڑا آپس میں ہو اور بعض ہمارے نے بعض پر زیادتی کی ہو تو فَاحْکُمْ
بَیْنَنَا پس حکم کر تو درمیان ہمارے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے وَلَا تُشْطِطْ اور نہ ظلم کر تو حکم کرنے میں وَاهْدِنَا اور رہنمائی کر تو ہمکو اِلٰى سَوَاءِ
الصِّرَاطِ طرف سیدھی راہ کے کہ وہ راہ عدالت کی ہے حضرت داؤد نے یہ سنکر فرمایا کہ تم اپنا مقدمہ پیش کرو تاکہ موافق عدالت اور انصاف کے میں حکم کروں ایک نے اپنے
مدعی ہونے کو [illegible] بیان کیا کہ اِنَّ هٰذَا اَخِیْ یہ مرد دوسرا اخی بھائی میرا ہے دین میں یا دوستی اور صحبت میں یا شرکت میں لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ

دوسرا اسکے ننانوے دنبیہ ہیں ولی نعجۃ واحدۃ اور میرے پاس ایک ہے دنبہ ایک ہی اور یہ کہا ہم ... اور مراد اسکی اس بیان سے یہ ہے کہ اسکی تو ننانوے زوجہ ہیں اور میری
ایک ہی زوجہ ہے فقال اکفلنیہا پس کہا اُس ننانوے والے نے مجھکو کہ اکفلنیہا ... سپرد کر دے مجھکو وہ ایک ہی ... اور میری ... اسکو سپرد کر دے یعنی آپ کا بھی
مجھکو مالک کر دے کہ جو تصرف ہیں اسکو میں کروں وعزنی فی الخطاب اور غالب آیا مجھ پر اس ننانوے والے نے بیچ بات کے ... کہ میں جو عذر کرتا ہوں اُسکا یعنی اُس
عورت کی نسبت میں غالب ہو گیا کہ مجھ سے اسکی نسبت چھوٹ گئی اور اُسکا نکاح اُس سے ہو گیا ... مدعی نے یہ دعوی بیان کیا تو قال کہا داؤد نے کہ اگر تو
ان دونوں میں سچا ہے اور ... مدعا علیہ نے اقرار کیا ہے اور کہا لقد ظلمک البتہ تحقیق ظلم کیا تجھ پر تیرے بھائی شریک نے بسؤال نعجتک ساتھ مانگنے
دنبی تیری کے اور ملا دے ... الی نعاجہ طرف دنبیوں اپنی کے اور اسی طرح نصیحت فرمایا انہوں نے کہ وان کثیرا اور تحقیق بہت سے ہیں من
الخلطاء شریکوں میں سے ... لیبغی البتہ زیادتی کرتا ہے بعضہم علی بعض بعض ان کا اوپر بعض کے یعنی ... زیادہ
طلب کرتا ہے الا الذین آمنوا مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں وعملوا الصالحات اور عمل کیے انہوں نے نیک ... [illegible]
مال ... اسی طرح ... وقلیل ما ہم اور بہت تھوڑے ہیں ... [illegible]
علیہ السلام فرمایا ہے ... نماز ... اور روزہ ... [illegible]
... اور ... وظن داؤد ... [illegible]
داؤد کہ انما فتناہ سوا اسکے نہیں کہ آزمایا ہم نے اسکو ... [illegible]
فاستغفر ربہ پس بخشش چاہی اُس نے پروردگار اپنے سے ... وخر
اور گر پڑا منہ کے بل راکعا ... وأناب اور رجوع کیا داؤد نے ... پروردگار
کی طرف اور پشیمان ہوا ... [illegible]
... [illegible] ... فغفرنا لہ
پس بخش دیا ہم نے واسطے اسکے ذلک ... وان لہ اور تحقیق واسطے
داؤد کے عندنا لزلفی نزدیک ہمارے ... وحسن مآب اور ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

علیہم السلام سے حق بیان کرتے ہیں اور ایک روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے حضرت داؤد کی خطا میں اسطرح منقول ہے کہ داؤد نے گمان کیا تھا کہ میرے برابر خدا تعالیٰ نے
کوئی زیادہ عالم نہیں پیدا کیا ہے سو خدا تعالیٰ نے دو فرشتے آزمائش کیواسطے بھیجے اور جو کچھ اس آیت میں لکھا ہے وہ سب امام علیہ السلام نے فرمایا اور فرمایا کہ داؤد نے
حکم دینے میں جلدی کی اور مدعی سے یہ کہا کہ تجھپر مدعا علیہ نے ظلم کیا کہ تیری دنبی بھی اپنا چاہا ہے اور مدعی سے گواہ طلب نہ کئے اور مدعا علیہ سے نہ پوچھا کہ تو کیا کہتا ہے اور اسکو ظالم
ٹھہرایا ثبوت سے پہلے یہی خطا انکی اور بعضے کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ دونو جو کہ داؤد کے پاس اوپر سے ہو کر آئے تھے وہ حقیقت میں دو آدمی تھے اور وہ دونو فرشتے نہ تھے اور
ان دونو آدمیوں کا جھگڑا بھی حقیقت میں انہیں دونوں میں تھا سو مقدمہ میں تھا اور خوف داؤد کو اسواسطے ہوا کہ بدون اذن کے غیر راہ سے کہ جو عادت نہیں ہے وہ داؤد کے پاس آئے
اور عتاب اسواسطے ہوا کہ داؤد نے مدعا علیہ سے کچھ دریافت نہ کیا ظالم کا حکم کر دیا پہلے اس سے کہ وہ مدعا علیہ اپنا مقدمہ میں حال کہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو
کوئی گمان کرے کہ داؤد نے زوجہ اوریا سے نکاح کیا ہے میں اسکی دو حد لگاؤنگا ایک حد تو داؤد کی نبوت کیواسطے اور ایک حد اسکے اسلام کیواسطے اور اکثر واعظ بیان کرتے ہیں کہ
فرمایا ہے حضرت نے جو کوئی وہ بیان کرے داؤد کی اسطرح کہ جیسے قصہ گو بیان کرتے ہیں اسکو ایک سو ساٹھ دُرے لگاؤنگا جب داؤد نے بالکل ایسا ہی ہوا کی طرف
رجوع کی اور سوال استغفار سے الگ اور عاجزی سے کی تو خدا تعالیٰ نے منصب خلافت انکو عطا فرمایا چنانچہ فرماتا ہے کہ یَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ اے داؤد
تحقیق ہمنے کیا تجھکو خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ جانشین بیچ زمین کے یعنی ہمنے تجھکو بادشاہ زمین کا کیا اور انتظام اپنے بندوں کے امور کا تیرے سپرد کیا اور تدبیر انکی
بندوبست کی تیرے ہاتھ میں دی اور اسطرح سے کہ بادشاہ اپنے غیر کو اپنا جانشین کرتے ہیں شہروں کی تدبیر کیواسطے اسیطرح ہمنے تجھکو اپنے بندوں کی تدبیر سپرد کی فَاحْکُمْ
بَیْنَ النَّاسِ پس حکم کر تو درمیان آدمیوں کے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے اور موافق مرضی ہماری کے وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی اور نہ پیروی کر تو خواہش
نفس کی اور اگر تو پیروی خواہش نفس کی کریگا برخلاف حکم حق کے فَیُضِلَّکَ پس گمراہ کر دیگی تجھکو وہ خواہش عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا کی سے
اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوتے ہیں راہ خدا سے اور طریق حق سے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ واسطے انکے ہے
عذاب سخت بِمَا نَسُوْا بسبب اسکے کہ فراموش کیا ہے انہوں نے یَوْمَ الْحِسَابِ روز حساب کو یعنی قیامت کے دن کو وہ بھول گئے ہیں حق کی مخالفت اور
خواہش نفس کی جہت سے اور اس دن کو یاد نہ کیا کہ اس روز اعمال کی جزا ملیگی اور اگر اس دن کو یاد رکھتے تو حق کی مخالفت اور خواہش کی پیروی نہ کرتے پس پیروی
حق کی طریق عدل کا ہے اور پیروی گمراہی کی راہ باطل کی سو کہ مخالف ارادہ الٰہی کے ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ
اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمان کو اور زمین کو وَمَا بَیْنَهُمَا اور جو چیز کہ درمیان ان دونوں کے ہے بَاطِلًا بیفائدہ اور عبث کہ اس سے کچھ غرض نہ ہو اور اسکے پیدا کرنے میں
کوئی حکمت اور مصلحت نہ ہو بلکہ اسکو دلیل لاتے ہیں خدا تعالیٰ کے وجود پر اور اسکی قدرت کاملہ پر اور طرح طرح کی آسائش اور نفع ان سے حاصل ہوتے ہیں آدمیوں کو اور اس آیت سے رد ہوا
قول فرقہ جبریہ کا کہ وہ کہتے ہیں کہ باطل اور گمراہی خدا کا فعل ہے ذٰلِکَ یہ پیدا کرنا باطل اور عبث کا بدون حکمت اور مصلحت کے ظَنُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا گمان
ان لوگوں کا ہے کہ کفر کیا ہے انہوں نے فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا پس ویل ہے واسطے ان لوگوں کے کہ کفر کیا ہے انہوں نے مِنَ النَّارِ آگ سے بسبب اس گمان کے یعنی کفار
گمان کرتے ہیں کہ ہمنے آسمان اور زمین کو باطل پیدا کیا ہے اور انکے پیدا کرنے سے کوئی غرض نہیں ہے اور اس سے لازم آتا ہے کہ نیکی کرنیوالا اور فساد کرنیوالا اور پرہیزگار اور بدکار
سب برابر ہوں اور ایسا نہیں ہے اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کیا کر دیا ہے ہمنے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے
ہیں انہوں نے نیک کَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ مانند فساد کرنیوالوں کی بیچ زمین کے یعنی کیا مومنین نیک عمل کرنیوالے مانند کافروں بدکاروں کے ہیں
اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ کیا کر دیا ہے ہمنے پرہیزگاروں کو کَالْفُجَّارِ مانند بدکاروں کے یعنی ہرگز ہم مشرکوں اور کافروں کو مانند مومنین پرہیزگاروں کے نہ کرینگے
بلکہ وہ مقبول ہیں اور درجہ بلند میں ہیں اور اسواسطے کافروں کو آگ دوزخ کی ہے اور اچھا اعتقاد اسطرح کی رغبت پیروی کرنے قرآن کی سے فرماتا ہے کہ کِتٰبٌ یہ کتاب ہے اَنْزَلْنٰهُ
اِلَیْکَ نازل کیا ہے ہمنے اسکو طرف تیری مُبٰرَکٌ برکت دی گئی ہے کہ اس میں بہت فائدے کثیر ہیں جسکو ہمنے تجھپر نازل کیا ہے لِّیَدَّبَّرُوْا تاکہ غور کریں
اٰیٰتِهٖ آیتوں اسکی کو یعنی تامل کریں انکے معنی میں اور تفسیر صحیح کی موافق مراد حق تعالیٰ کے ہے اور ابو جعفر نے لیدبروا کو تا سے اور تخفیف دال سے پڑھا ہے اور باقیوں نے یا سے
اور تشدید دال سے وَلِیَتَذَکَّرَ اور تاکہ نصیحت پکڑیں اُولُوا الْاَلْبَابِ صاحب عقلوں کے کہ وہی سمجھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں اور جو لوگ ایسے نہیں

کرتے ہیں وہ بمنزلہ جاہلوں کے ہیں آگے خدا تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کے امتحان کا ذکر کیا تو اب حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ امتحان بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا
لِدَاوُدَ اور بخشا ہم نے واسطے داؤد کے سُلَيْمَانَ سلیمان کو نِعْمَ الْعَبْدُ اچھا بندہ تھا سلیمان کہ إِنَّهُ أَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا طرف
خدا کے اور ہمیشہ پھرنیوالا تھا اپنی غیبت سے پس یاد کر اے محمد صلعم قصہ اسکا کہ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ جسوقت کہ پیش کیے گئے اوپر اسکے بِالْعَشِيِّ پچھلے روز کو الصَّافِنَاتُ
گھوڑے تین پاؤں پر کھڑے ہونیوالے اور چوتھے پاؤں کے سم کا سر زمین پر رکھنیوالے الْجِيَادُ بہت اچھے بعضے کہتے ہیں کہ وہ ہزار گھوڑے تھے کہ سلیمان نے کفار دمشق و نصیبین
سے جنگ کر کے لیے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ عمالقہ سے لیے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ گھوڑے دریائی تھے اور پر رکھتے تھے جن لاے تھے تحفہ سلیمان کے واسطے لائے تھے سلیمان نوافل
کے پڑھنے سے اور وظیفہ سے چونکہ آخر روز پڑھتے تھے گھوڑوں کے دیکھنے کے سبب سے محروم رہے اور آفتاب جو دیکھا وہ غروب ہو گیا تھا تو فَقَالَ پس کہا سلیمان نے إِنِّي
أَحْبَبْتُ تحقیق میں نے دوست رکھا حُبَّ الْخَيْرِ دوستی گھوڑوں کی اور عرب گھوڑوں کو خیر کہتے ہیں اسواسطے کہ انکے ساتھ بہت خیر متعلق ہے چنانچہ رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی پر خیر اور نیکی بندھی ہوئی ہے قیامت تک اسواسطے خدا تعالیٰ نے گھوڑوں کا خیر فرمایا ہے پس حضرت سلیمان گھوڑوں کے دیکھنے میں مشغول ہوئے یہانتک کہ آخر روز
میں نوافل اور وظیفہ پڑھنے کا وقت جاتا رہا اور آفتاب غروب ہو گیا تو انہوں نے افسوس سے کہا کہ میں نے گھوڑوں کی دوستی کو زیادہ دوست رکھا عَنْ ذِكْرِ رَبِّي
ذکر پروردگار اپنے سے کہ ان کے دیکھنے میں مشغول رہا حَتَّىٰ تَوَارَتْ یہانتک کہ پوشیدہ ہوا آفتاب بِالْحِجَابِ ساتھ پردہ کے اور ضمیر توارت کی آفتاب
کیطرف پھرتی ہے کہ عشی اس پر دلالت کرتا ہے اور جو نہیں تو ضمیر کا بیان ظاہر ہے پس حضرت سلیمان نے جو نوافل اور وظیفہ سے غافل ہوئے تو
انکے تدارک کے واسطے اصحاب کیطرف منہ کر کے کہا کہ رُدُّوهَا عَلَيَّ پھیر لاؤ تم ان گھوڑوں کو اوپر میرے پس جب انکو پھیر لائے فَطَفِقَ
پس شروع کیا سلیمان نے کہ تلوار کے ہاتھ سے انکو چھوتا تھا مَسْحًا چھونا اور ہاتھ پھیرنا تلوار کا بِالسُّوقِ ساتھ پاؤں کے وَالْأَعْنَاقِ اور گردنوں کے
یعنی انکے پاؤں لیے اور انکی گردن کاٹی کہ ان سب کو راہ خدا میں قربانی کر کے تصدق کیا کفارہ اس نماز کا جو ان سے فوت ہوا تھا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ
ضمیر ردوها کی طرف آفتاب کے پھرتی ہے اور مراد ذکر سے نماز عصر ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا کہ اس آیت کی کیا تفسیر ہے فرمایا کہ تو نے
لوگوں سے کیا سنا ہے میں نے کہا کہ کعب کہتا ہے کہ سلیمان گھوڑوں کے دیکھنے میں مشغول رہا یہاں تک کہ نماز انکی فوت ہوئی اسوقت فرمایا کہ ان گھوڑوں کو پھیر لاؤ اور
چودہ گھوڑے تھے جسوقت حاضر ہوئے تو انکے پاؤں اور گردنیں کاٹنے کا حکم دیا پس قتل کروا ڈالا انکو اور اسی جرم میں خدا تعالیٰ نے چودہ روز انکی بادشاہی چھین لی
کیونکہ اپنے گھوڑوں پر ظلم کیا تھا حضرت علی نے یہ سنکر فرمایا کہ کعب جھوٹ کہتا ہے اور لیکن سلیمان ایکروز مشغول ہوئے گھوڑوں کے دیکھنے میں کہ انکا ارادہ دشمن
سے جہاد کرنیکا تھا یہانتک کہ انکے دیکھنے میں آفتاب غروب ہو گیا حضرت سلیمان نے بحکم خدا ان فرشتوں سے کہا کہ جو آفتاب پر موکل ہیں کہ آفتاب کو پھیر لاؤ جب وقت پر
آفتاب لوٹ آیا تو نماز انہوں نے ادا کی اور پیغمبر ظلم نہیں کرتے ہیں اور نہ ظلم کا حکم کرتے ہیں اسواسطے کہ وہ معصوم ہیں اور جنگ خیبر میں حضرت علی کیواسطے بھی آفتاب پھر آیا بلکہ
علی کیواسطے دو مرتبہ پھرا چنانچہ روایت سے ثابت ہوتا ہے اور اس روایت ابن عباس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان نے ان گھوڑوں کے پاؤں اور گردنیں کاٹی نہیں
تھیں بلکہ پیار سے انکے پاؤں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرا تھا اور روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اول وقت عصر کا فوت ہوا تھا نہ کل وقت اسکا اور اول وقت میں نماز پڑھنی
کیواسطے آفتاب لوٹا پھرا تھا اور مثل اس روایت امیر المومنین علیہ السلام حضرت صادق علیہ السلام سے بھی روایت ہے لیکن انہوں نے فرمایا ہے کہ مسح کرنا گردن اور پاؤں کا یہ وضو
کرنا تھا نماز پڑھنے کیواسطے اور اپنے اصحاب کو بھی حضرت سلیمان نے اسطرح مسح کرنیکا حکم دیا تھا جو نماز انکے ہمراہ انکی فوت ہوگئی تھی اور جسوقت نماز سے فارغ ہوئے
اسوقت آفتاب غروب ہو کر ستارے ظاہر ہو گئے تھے اور کہتے ہیں کہ سلیمان کی ایک سو عورتیں تھیں ایکروز اپنی مجلس میں کہا کہ آج کی رات سب عورتوں کے پاس جاؤں تاکہ خدا انکے
ان سو عورتوں سے سو بیٹے دیوے کہ راہ خدا میں وہ جہاد کریں اور انشاء اللہ نہ کہا اور جسوقت سب کے پاس گئے تو سوا ایک کے کسی کو حمل نہ رہا اور اس ایک سے حاملہ ہونیکا اور وہ بھی
بچہ مردہ جنی اور سلیمان کے تخت پر اسکو ڈالدیا اور سبب انشاء اللہ نہ کہنے کلمہ کے یہ عتاب ہوا کہ کہا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ نے سلیمان پر عتاب کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ
فَتَنَّا سُلَيْمَانَ اور البتہ تحقیق آزمایا ہم نے سلیمان کو اور امتحان اسکا کیا ہم نے وَأَلْقَيْنَا اور ڈالا ہم نے اسکی عورت کو حمل الہام کیا اور اسکے بدن پر ہم نے ڈالا
عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ اوپر تخت سلیمان کے جَسَدًا ایک بدن کہ وہ کوئی روح نہ رکھتا تھا وہ مردہ تھا اور تخت سلیمان پر جانا کہ وہ سبب کسی گناہ کے

انشاء اللہ نہ کہا تھا اسکے سبب سے تو پشیمان ہوئے ثُمَّ اَنَابَ پھر رجوع کی طرف خدا کے کہ سو گھوڑوں کے سبب سے غافل ہو گئے تو اور بھی متوجہ ہوئے اسکی طرف صرف ہو کر نماز اور دعا میں مشغول ہوئے
اور کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اس شخص کی کہ جان محمد کی اسکے دست قدرت میں ہے کہ اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو خدا تعالی اسکو ایک سو بیٹے عطا
کرتا کہ وہ سب راہ خدا میں جہاد کرتے اور اس جہت سے کہ جو ترک کیا تو خدا تعالی کا اسپر عتاب ہوا اور اس سعادت سے محروم رہے لیکن ترک کرنا کلمہ انشاء اللہ کا گناہ نہیں ہے
اور ہو سکتا ہے کہ اگرچہ سلیمان نے زبان سے وہ کلمہ نہیں کہا تھا مگر دل میں کہا ہو سوا اسکے وہ حدیث تو ضعیف ہے اور ظاہر ہے کہ انکے لئے سنت سے یہ بہتر تھا کہ اس کلمہ کو کہتا اور حضرت
صادق علیہ السلام اسکی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جس وقت سلیمان کے بیٹا پیدا ہوا تو جن اور شیاطین نے آپس میں کہا کہ اگر اسکا بیٹا زندہ رہیگا تو ہم بھی اسکو ویسی بلا میں پھنسینگے جو کہ
اسکے باپ سے پہنچی ہے حضرت سلیمان کو ان شیاطین سے خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ اسکو مار ڈالیں اس لڑکے کو وہ ہوا پر پرورش کے ایک ابر کو سپرد کر دیا اور جس وقت وہ لڑکا مر گیا تو اسکو
سلیمان کے تخت پر ڈال دیا ہے اطلاع سلیمان کے اس تنبیہ کے واسطے کہ خوف کرنا قضا سے آگے کچھ فائدہ نہیں بخشتا ہے اور عتاب سلیمان پر اسواسطے ہوا کہ انہوں نے شیاطین سے خوف کیا اور
بعضے کہتے ہیں کہ انکے تخت پر شیطان ڈال گیا تھا اور نام اسکا صخر تھا اور وہ بڑا سرکش تھا اور تمام شیاطین اسپر غالب نہیں ہو سکتے تھے اور سلیمان جس وقت پاخانہ میں
جاتے تھے تو انگشتری کو نہیں لیجاتے تھے صخر جن سلیمان کی صورت بنکر آیا اور سلیمان کی بی بی سے اس انگشتری کو لے گیا اور چالیس روز تک بادشاہی کی اور سلیمان
بھاگ گیا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ شیطان صخر ہی تھا جسنے پوچھا تھا سلیمان سے اس نے کہا کہ تم کسطرح فتنہ میں ڈالتے ہو آدمیوں کو اور انکی عقلوں کو کیونکر لیجاتے ہو کہا کہ اپنی
انگشتری مجھکو دو تاکہ تجھکو خبر دوں جس وقت سلیمان نے اسکو اپنی انگشتری دی تو اسنے اسکو دریا میں ڈال دیا جس وقت سلیمان کی بادشاہی جاتی رہی اور وہ شیطان
انکے تخت پر بیٹھا اور خدا تعالی نے اسکو منع کیا کہ سلیمان کی عورتوں کے پاس جاتا اور سلیمان کھانا مانگتا پھرتا تھا کوئی اسکو کھانا نہیں دیتا تھا یہانتک کہ
اسکو ایک عورت نے مچھلی دی جس وقت اس مچھلی کا پیٹ چیرا تو اسمیں سے انکی انگشتری نکلی خدا تعالی نے پھر اسکو بادشاہی دی اور بعضے کہتے ہیں کہ نام اس شیطان کا حبقیق تھا
اور بعضے اسکا سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالی نے سلیمان کو منع کیا تھا کہ بنی اسرائیل کے سوا کسی عورت سے نکاح نکرنا سلیمان نے سوا بنی اسرائیل کے بھی
کسی عورت سے نکاح کیا اسواسطے شیطان نے انکی بادشاہی لی اور بعضے سبب اسکا اسطور پر بیان کرتے ہیں کہ سلیمان نے ایک عورت سے حالت حیض میں صحبت کی اور اسکا
خون جاری ہوا اور سلیمان انگشتری کو رکھکر حمام میں گئے شیطان انکی انگشتری کو لے گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ سلیمان نے ایک عورت مشرکہ سے نکاح کیا اور زبردستی اسکو
جبر کرکے مسلمان کرنیکی قدرت نہیں رکھتا تھا اس عورت نے سلیمان کے گھر میں چالیس روز بت پرستی کی خدا تعالی نے چالیس روز تک اس بلا میں مبتلا کیا کہ انگشتری انکی شیطان نے
لی اور اسکی عوض بادشاہی کی یہ تینوں قول ہیں سب جاہلی ہیں اور لچر ہیں اور قابل اعتبار نہیں ہیں ہو سکتا کہ بادشاہی اور پیغمبری سلیمان کی انگشتری میں تھی اور
خدا تعالی پیغمبری کو چھین نہیں سکتا ہے اور شیطان پیغمبر کی صورت نہیں بن سکتا ہے اور پیغمبر کے تخت پر بیٹھکر اسکے بندوں پر حکمرانی نہیں کر سکتا ہے القصہ سلیمان
نے اس اولی کے ترک کرنیسے نادم ہو کر رجوع طرف پروردگار اپنے کے کی اور زبان عاجزی سے مناجات کرکے کہا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہا اے پروردگار
میرے بخش تو واسطے میرے جرم ترک اولی کو وَهَبْ لِیْ مُلْكًا اور بخش تو واسطے میرے بادشاہی کو کہ لَا یَنْبَغِیْ نہ سزاوار ہو وہ لِاَحَدٍ مِّنْ
بَعْدِیْ واسطے کسی کے پیچھے میرے کہ یہی بادشاہی معجزا میرا ہو اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق کہ تو ہی ہے بخشنے والا کہ جو کچھ چاہے عطا کرے اور اس
دعا سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت سلیمان بخیل تھے کہ انہوں نے خاص اپنے واسطے وہی بادشاہی کو طلب کیا اور دوسرے کیواسطے اسکا نہ ہونا چاہا اسواسطے کہ انبیا یہ سوال کرتے
ہیں مگر بحکم خدا کہ خدا تعالی نے انکے اسکی سوال کرنیکا اذن دیا ہو اور ہو سکتا ہے کہ خدا تعالی نے سلیمان کو خبر دی ہو کہ اگر وہ ایسی بادشاہی کا سوال کرے کہ مثل
اسکی غیر کیواسطے نہو تو یہ اسکے واسطے بہت مناسب ہے اور صلاحیت کہے امور دین اور دنیا کی اسکی غیر کیواسطے اسطرح سے سزاوار نہو اسواسطے سلیمان نے اسطرح سوال کیا
اور یا یہ کہ انہوں نے جو فرمایا کہ بعد میرے کسیکو نہو تو مراد اس سے یہ ہے کہ جن لوگوں میں پیغمبر ہو کر آیا ہوں ان میں سے کسی کو بعد میرے بادشاہی نہو اور یا یہ کہ انہوں نے سوال
ملک آخرت کا کیا ہو اور یا جو انہوں نے کہا ہے کہ بعد میرے کسیکو نہو تو مراد اس سے یہ ہے کہ بعد پہنچنے میرے کے بہشت میں پھر کوئی ایسا عمل نکرے کہ مستحق ملک بہشت کا
ہو اسواسطے کہ پھر زمانہ عمل کرنیکا باقی نہیں رہتا ہے کہ جس عمل کرنے سے بہشت میں جائے اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیا ہو سکتا ہے
کوئی پیغمبر بخیل ہو فرمایا کہ نہیں سائل نے کہا کہ کیا معنی ہیں قول حق تعالی کی کہ سلیمان نے دعا کی کہ خداوندا مجھکو ایسی بادشاہی دے کہ بعد میرے وہ کسیکے واسطے سزاوار نہو

فرمایا کہ بادشاہی دو طرح کی ہوتی ہے ایک قسم وہ غلبہ اور ظلم سے آدمیوں کو زیر کر کے لیجاتی ہے اور ایک بادشاہی وہ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام ہوتی ہے
جیسے کہ بادشاہی آل ابراہیم کی اور طالوت کی اور ذوالقرنین کی اور یہ جو آپ نے کہا ہے کہ نہ سزاوار ہو وے کسی کے لیے بعد میرے مراد اس سے یہ ہے کہ نہ سزاوار ہو وے
واسطے کسی کے پیچھے میرے یہ کہ کہے کہ وہ بادشاہی لیگئی ہے غلبہ اور قہر سے اور آدمیوں پر زبردستی کر کے پس حکم میں انکے کیا خدا تعالیٰ نے ہوا کو کہ انکے حکم سے چلتی تھی
صبح کو ایک مہینے کی راہ پہنچاتی تھی اور شام کو ایک مہینے کی راہ پہنچاتی تھی اور حکم میں انکے کیا خدا تعالیٰ نے شیاطین کو کہ عمارتیں بناتے تھے اور دریا میں غوطہ
مار کر جواہر لاتے تھے سلیمان کے واسطے اور پرندوں کی بولی انکو تعلیم کی اور زمین پر انکو قدرت دی وقت کہ ایسا حال ہوا تو آدمیوں نے انکے زمانے میں اور انکے بعد
یہ جانا کہ بادشاہی سلیمان کی ان بادشاہوں کی بادشاہی کے مشابہ نہیں ہے کہ جو آدمیوں پر ظلم اور زبردستی کر کے بادشاہ ہو جاتے ہیں جس وقت سلیمان اپنی بادشاہی
کے واسطے دعا کی تو خدا تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی چنانچہ فرماتا ہے کہ فسخرنا پس حکم میں کیا ہم نے له الريح واسطے ان سلیمان کے ہوا کو کہ تجری
بامرہ چلتی تھی ساتھ حکم انکے کے رخاء نرمی سے یہ تمیز واقع ہوئی ہے یا حال واقع ہوا ہے یعنی نرمی اور خوشی سے وہ ہوا جاتی تھی جدھر ارادہ انکا ہوتا بدون کشش کے
حیث اصاب جس جگہ کہ پہنچنا چاہتا وہ سلیمان والشیاطین اور شیاطین کو حکم میں کیا ہم نے انکے کل بناء ہر عمارت بنانے والوں کو کہ بڑے بڑے
شہر اور قلعے انکے واسطے بناتے تھے وغواص اور ہر غوطہ مارنے والے کو دریا میں کہ وہ انکے واسطے جواہر دریا سے نکال لاتے تھے اور کل بناء بدل واقع ہوا ہے شیاطین سے
وآخرین اور حکم میں کیا ہم نے سوائے انکے اور دوسروں کو کہ مقرنین نزدیک کیا گیا تھا بعضا ساتھ بعضے کے یعنی جکڑے گئے تھے وہ فی الاصفاد
بیچ زنجیروں اور بیڑیوں کے یعنی جو شیاطین کہ نرم تھے انسے کام لیتے تھے اور جو کہ سرکش تھے انکو قید کر رکھا تھا کہ انکی بدی آدمیوں کو نہ پہنچے اور خدا تعالیٰ نے یہ بادشاہی
جو سلیمان کو دی تھی کہ جسمیں خوبی دنیا اور آخرت کی دونوں تھی اسکے واسطے فرماتا ہے کہ ھذا یہ بادشاہی اس قدر کی اور مرتبہ اسکے ساتھ کہ جسکو جی چاہے عطاؤنا
بخشش ہماری ہے تجھ پر اے سلیمان فامنن پس بخش تو اسمیں جو کچھ چاہے تو اور جسکو چاہے تو او امسک یا بند کر تو کہ کسیکو نہ بخش تو یعنی اسمیں تجھ کو اختیار ہے
ارادہ اور خواہش پر موقوف ہے بغیر حساب بدون حساب کے کہ قیامت میں تجھ سے اسکا حساب لیا جاویگا جو چاہو تو بخش اور جو چاہو تو نہ بخش وان له اور تحقیق
کہ واسطے ان سلیمان کے عندنا نزدیک ہمارے لزلفی البتہ قربت اور مرتبہ ہے یعنی وہ ہمارے درگاہ کے مقربوں اور ہمارے دوستوں میں سے ہیں باوجود
ہونے بادشاہی کے کہ وہ شہنشاہ ملک دنیا کا تھا وحسن ماب اور نیک پھرنے کی جگہ ہے ہماری طرف واسطے انکے آخرت میں یعنی بلند درجے اور [illegible] خدا تعالیٰ حضرت ایوب
کے مبتلا ہونے کی اپنے حبیب کو خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ واذکر عبدنا ایوب اور یاد کر تو اے محمد صلعم بندہ ہمارے ایوب کو کہ وہ بندہ ہمارا صابر تھا بیٹا عیص کا اور
داماد یعقوب کا اور اسکی زوجہ کا نام لیّا تھا اور یا وہ داماد یوسف کا تھا اور نام انکی زوجہ کا رحمت یا رحیمہ تھا حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس بلا میں کہ
ایوب مبتلا ہوئے تھے دنیا میں وہ نعمت کی جہت سے تھی کہ خدا تعالیٰ نے انکو دنیا میں دی تھی اور انہوں نے اسکا شکر ادا کیا تھا اور ابلیس اس زمانے میں عرش تک جاتا تھا جس وقت
ایوب کے شکر کا عمل آسمان پر گیا ابلیس نے انکو دیکھ کر حسد کیا اور خدا تعالیٰ سے کہا کہ اے پروردگار ایوب جو تیرا شکر کرتا ہے یہ سبب اسکے ہے کہ انکو دنیا تو نے بہت سی دی ہے اور
اگر دنیا کی نعمتیں اسکے پاس سے جاتی رہیں تو وہ ہرگز تیرا شکر نہ کرے مجھکو تو انپر غالب کر دے انکی دنیا پر تاکہ تو جانے کہ وہ شکر تیرا ادا نہیں کرتا ہے فرمایا کہ میں نے تجھکو انکی دنیا پر غالب
کیا ابلیس نے کوئی چیز دنیا کی انکے پاس نہ چھوڑی نہ مال اور نہ فرزند اور سب کو ہلاک کیا اور ایوب خدا کا شکر ادا کرتے رہے پھر ابلیس نے کہا کہ اے پروردگار ایوب جانتا ہے کہ تو انکی
دنیا کو جو کچھ کہ تو نے لی ہے پھر تو انکو پھیر دیگا اور عطا کریگا تو مجھکو انکے بدن پر قابض کر دے تاکہ جانے تو کہ وہ تیری نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا ہے فرمایا کہ میں نے غالب کیا تجھکو انکے بدن پر
سوائے انکے دل کے اور آنکھوں اور کانوں کے ابلیس نے انکے نتھنوں میں پھونک مارا کہ وہ قسم قسم کی بیماری میں مبتلا ہو گئے لیکن پھر بھی خدا کا شکر کرتے رہے اور حدیث میں وارد
آیا ہے کہ بدن ایوب کا شیطان کی پھونک مارنے سے مثل پھوڑے کے ہو گیا اور چار ہزار کیڑے اسکے بدن میں پڑ گئے اور انکے بدن کو وہ کھاتے تھے اور بدن انکا متعفن ہو گیا اور
بدبو انمیں سے آتی تھی اور سات برس تک وہ بنی اسرائیل کے مزبلہ پر پڑے رہے لوگوں نے انکو وہاں ڈال دیا تھا اور تمام جسم انکا [illegible] انکی جھونپڑی کی بدبو [illegible]
رحمت کہ زوجہ انکی تھی اور وہ انکی خدمت میں حاضر رہتی تھی اسطرح کی روایتیں قابل اعتبار کے نہیں اسواسطے کہ شیطان ملعون راندہ درگاہ الٰہی اور دشمن خدا کا ہے اسکو خدا تعالیٰ
کے دوستوں پر غالب نہیں کرتا ہے ورنہ انکا ایسا حال کرتا ہے کہ خلقت انسے نفرت کرے اور بہتر یہ ہے کہ وہ ہدایت کیواسطے انکی ہر وقت خلقت [illegible]

پیپ انکی بدن میں کیڑے پڑ گئے تھے اور نہ اس میں بدبو آتی تھی کہ موجب نفرت کا ہو اور نہ انکی صورت بگڑی تھی چنانچہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں البتہ قسم کی سخت بیماری میں خدا نے انکا
نے انکو مبتلا کیا تھا اور کتنا ہی کوئی نہیں اٹھا اور آدمی جو انکی پاس سے بھاگ گئے تھے وہ آنحضرت کی فقیری اور محتاجگی کی جہت سے بھاگ گئے تھے نہ کہ اسی جہالت سبب سے اور قصہ انکی مبتلا ہونے کا
سورۂ انبیا میں گذر گیا ہی اور شیطان کی جو ایوب نے شکایت کی ہی کہ وہ مجھکو رنج پہنچاتا ہی تو اسکا یہ سبب تھا کہ شیطان ان کو وسوسہ ڈالتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھا ای ایوب خدا نے تیری ساتھ کیا کیا کہ تیرے
فرزند اور مال ہلاک کئے اور تجھکو بلا میں مبتلا کیا اور مقصود اسکا اس سے یہ تھا کہ ایوب اپنی مرض کی شکایت کریں سوا خدا کے ایوب نے خدا سے کہا کہ شیطان مجھکو رنج پہنچاتا ہے چنانچہ
بعد اسکے مذکور ہوگا اور کہتے ہیں کہ جسوقت ایوب بلا و رنج میں مبتلا ہوئے تھے تو ایک شخص نے انکی صحابہ میں سے کہا کہ ایوب سے کوئی امر عظیم صادر ہوا ہے کہ جس میں مرضی خدا کی نہ تھی
اسواسطے خدا اسپر رحم نہیں کرتا ہے دوسرے جوان نے کہ وہ بھی انکی صحابہ میں سے تھا اس شخص کو جواب دیا کہ تم نہیں جانتے ہو کہ وہ پیغمبر خدا ہے اور حقتعالی واسطے امتحان انکے صبر کو
طرح طرح کی بلاؤں میں مبتلا کرتا ہے تاکہ صبر انکا لوگوں پر ظاہر کرے اور واسطے گناہ کے انکو بلاؤں میں گرفتار نہیں کرتا ہے اسواسطے کہ گناہوں سے وہ پاک ہیں اس سے پہلے تو اسکو نعمت کی
کثرت سے امتحان کیا کہ انہوں نے تمام شکر کیا اور بعد اسکے بلاؤں میں اسکو گرفتار کرکے اسکا امتحان کرتا ہے تم خدا سے ڈرو اور جو کچھ تم نے کہا ہے اس سے توبہ کرو اور گمان پیغمبر حق کی
حق میں مت کرو حضرت ایوب بھی ان باتوں کو سنتے تھے اسوقت انہوں نے ہاتھ واسطے دعا کے اٹھائے اور کہا کہ خداوندا تو واقف اسرار اور پوشیدہ کو سب جانتا ہے کہ میں نے کبھی سیر ہو کر
خواب نہیں کی ہے اگر میرے اطراف و جوانب میں کوئی گرسنہ ہو اور کھانا انکو نہ دیا ہو اور ہرگز کپڑے نہیں پہنے ہیں اگر مجھکو معلوم ہوا ہو کہ فلانا برہنہ ہے اور میں نے اسکو کپڑے
نہ پہنائے ہوں اور اگر دو مرد میرے پاس جھگڑا لائے اور ایک شخص ان میں سے غصہ اور رو لڑتا ہو کر قسم کھاتا میں کفارہ اسکا اپنے پاس سے دیتا کہ اگر اسنے جھوٹی قسم کھائی ہو تو یہ
کفارہ اسکا ہوجائے اور تو جانتا ہے کہ میں نے ہرگز تیری نافرمانی نہیں کی ہے اور ہمیشہ تیری فرمانبرداری اور عبادت کرتا رہا ہوں اور غرض میری اس سے فقط رضامندی تیری ہوتی تھی
خطاب پہنچا کہ ای ایوب کس نے دوست کیا تجھکو واسطے طاعت کے اور کسنے تجھکو توفیق دی تھی ایوب نے خاک کی مٹھی زمین سے اٹھا کر اپنے منہ میں رکھی اور کہا کہ تو نے ای پروردگار میرے
جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ ای ایوب زمانہ محنت و بلا کا آخر ہو گیا ہے دعا کر تو خدا تعالی سے کہ تجھکو شفا بخشے حضرت ایوب نے ہاتھ واسطے دعا کے اٹھائے چنانچہ خدا
فرماتا ہے کہ یاد کر تو ای محمد صلعم اِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ جسوقت پکارا ایوب نے پروردگار اپنے کو أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ یہ کہ تحقیق پہنچایا مجھکو شیطان نے
بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ رنج بدن اور عذاب کہ وسوسہ دل میں ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے کیا کیا تھا کہ خدا تعالی نے تیری صحت بدن کی اور مال کی تجھسے لی اور
محنت اور سختی تجھکو پہنچائی اور یہ جو حضرت ایوب نے فرمایا کہ مجھکو رنج پہنچایا ہے یہ بے صبری کی راہ سے نہیں بلکہ اس سبب سے فرمایا تھا کہ لوگ انپر طعن کرتے تھے کہ اسنے کوئی
گناہ کیا ہے کہ جسکے سبب سے یہ مبتلا ہوا ہے وہ اس کلام کے سننے کی تاب نہ لائے اور اسطرح سے دعا کی اور یا یہ کہ شیطان نے کہا تھا کہ ای ایوب تو نے دیکھا کہ اتنی مدت تو نے خدا کی عبادت
کی اور آخر تجھکو اسی بلا میں مبتلا کیا اگر تو مجھکو ایک سجدہ کرے تو میں تجھکو اس بلا سے باہر نکالوں اور جو تیرا اسباب ہے سب کو پھر لاؤں ایوب نے اپنی خبر سے شکایت کی کہ انی
مسنی الشیطان نہ اسے رنج دیا ہے اور کہتے ہیں کہ بیماری ایوب کی جسقدر زیادہ ہوتی تھی اسیقدر وہ صبر اور شکر زیادہ کرتے تھے اور رحمت نام زوجہ انکی خدمت انکی کرتی تھی
شیطان نے ہر چند چاہا کہ انکے صبر اور شکر میں رخنہ ڈالے لیکن اسکا مکر اور حیلہ پیش نہ چل سکا انکی صحابہ نے اس پر مشورہ کیا سب نے متفق ہو کر کہا کہ تو ہمارا آقا اور سردار ہے
اور ہمارا ایک مکر اور حیلہ رکھا کہ اسکا تجھسے سیکھا ہے اور کہاں وہ حیلہ کہ جس سے تو نے آدم کو وسوسہ کیا تھا کہا کہ انکی زوجہ کو وسیلہ سے پہنچ کر اسکو وسوسے جال میں پھنسانا تھا
کہا کہ ایوب کبھی ہی کہ کیا اسنے کہا کہ خوب کہا تو نے پس وہ رحمت کی پاس آیا اور کہا کہ کچھ کھانا پکاتی ہے کہا کہ اسے کنیز خدا شوہر تیرا کہاں ہے فرمایا کہ فلانی جگہ بیمار پڑا ہے
اور مدت سے بیمار ہے شفا اسکو نہیں ملتی شیطان نے دیکھا کہ اسکو شوہر کی بیماری کا بہت رنج ہے اسوقت کہا کہ اسے رحمت تجھکو یاد نہیں آتا ہے وہ مال و جمال اور
فرزند کہ مثل اسکی کسیکی پاس نہ تھا اور طرح طرح کی باتیں کر کے رحمت کو رنج میں لایا یہانتک کہ وہ یہی باتیں سنکر رونے لگی ابلیس نے یہ سنکر کہا کہ اگر رحمت تجھکو منت
کہ میں اسکا علاج جانتا ہوں اگر میری [illegible] رحمت نے پوچھا کہ وہ کیا ہے کہا کہ اس گوسفند کو لیجا کہ وہ میرے نام کی قربانی کرے خدا اسکو اسیوقت شفا بخشیگا اور تمام
بیماریاں اسکی جاتی رہینگی رحمت اس گوسفند کو لیکر ایوب کے پاس آئی اور کہا کہ یا نبی اللہ کب تک بیمار رہو گے اور رنج میں مبتلا رہو گے ایک طبیب آیا ہے اور اسنے مجھکو علاج بتلایا ہے
اور جو کچھ بیان کیا ایوب نے کہا کہ ای افسوس [illegible] شیطان [illegible] آیا ہے کہ تجھکو بہکا کر کافر کر دے اور تو نہیں جانتی ہے کہ یہ سب دولت اور نعمت اور رنج اور محنت
خدا کی طرف سے ہے اگر چاہے نعمت دے اور اگر چاہے [illegible] شیطان نے اس مکر سے تو کچھ کام نہ کیا تب ایک اور حیلہ کیا کہ [illegible] خود طبیبوں کی شکل پر

بنکر اور ایک گھوڑے پر سوار ہو کر رحمت کے پاس آیا اور کہا کہ حال تیرے شوہر کا کیا ہے فرمایا کہ بہت رنجور اور بیمار ہے کہا کہ مجھکو تو پہچانتی ہے فرمایا کہ نہیں کہا کہ میں بادشاہ زمین کا ہوں
اور میں نے مال اور فرزند اسکا ہلاک کیا ہے اور اسکو بیمار کر ڈالا ہے واسطے کہ وہ مجھکو چھوڑ کر آسمان کے خدا کی عبادت کرتا تھا اگر تو مجھکو ایک سجدہ کرے تو تمام رنج اُس کا میں دور
کروں اور تمام مال اور فرزند تیرے پھر تجھکو دوں فرمایا کہ بدون مشورہ شوہر کے یہ کام میں نہ کرونگی کہا کہ اگر یہ کام نہیں کرتی ہے تو اپنے شوہر سے کہہ کہ کہا مانے اول میں بسم اللہ
اور بعد اسکے الحمد للہ نہ کہے تاکہ اس سے میں راضی ہو جاؤں اور اسکو شفا بخشوں رحمت ایوب کے پاس آئی اور سب حال بیان کیا ایوب یہ سنکر بہت غصہ میں ہوئے اور فرمایا کہ آج تمام روز
ابلیس کی باتوں میں رہی ہے قسم ہے کہ اگر خدا مجھکو شفا دیگا تو سو لکڑیاں تیری مارونگا اور میرے پاس سے تو چلی جا جب رحمت ایوب کے پاس سے چلی آئی تو وہ تنہا رہ گئے اور کوئی
انکے پاس نہ تھا کہ کھانا کھلاوے اور پانی پلاوے اور خدمت کرے پس ایوب نے منہ اپنا زمین پر رکھا اور کہا کہ رب انی مسنی الشیطان اور بعضے کہتے ہیں کہ ایوب اسقدر ناتوانی اور ضعف میں ہوئے کہ
واسطے نماز فرض کے کھڑے نہیں ہو سکتے تھے واسطے اسکے انہوں نے رب انی مسنی الضر چنانچہ سورۂ انبیاء میں ہے آپ نے کہا نہ واسطے شکایت اور شکوی مرض کے تاکہ مخالف ہو انا وجدناہ صابرا
اور کہتے ہیں کہ رحمت ایوب کے واسطے لوگوں کے گھروں سے کھانا مانگ کر لاتی تھی اور انکو کھلاتی تھی [illegible] لوگوں نے کہا کہ یہ عورت ایوب کی ہے [illegible] ہاتھ فروخت کر
[illegible] تجھکو کھانا دیویں رحمت نے اپنی گیسو کاٹ کر انکو دیا اور ایوب کے واسطے کھانا لے گئی ایوب نے کہا کہ یہ کہاں سے لائی [illegible] سو لکڑیاں ماردونگا
رحمت نے بیان کیا کہ تیرے واسطے کھانا مانگ کر لائی ہوں لوگوں نے مجھ سے گیسو عوض میں لئے [illegible] ایوب یہ سنکر بہت غمگین ہوئے اور [illegible] آپ بیہوش
ہو کر کہا کہ رب انی مسنی الضر چنانچہ سورۂ انبیاء میں ہے بیماری کی مدت آٹھ برس منقول ہے کہ ایوب کے پاس دو شخص [illegible] اور انسے شفا کے لئے دعا
کرو [illegible] وہ بیمار [illegible] دعا کرتے [illegible] خدا [illegible] شفا دیتا تھا لوگوں نے کہا [illegible] فرمایا کہ مجھکو شرم
آتی ہے کہ اتنی برس تک نعمت اور راحت میں گذران کی ہے اور ابھی چند روز محنت اور بیماری میں مبتلا ہوا ہوں [illegible] دعا کروں [illegible]
ایوب کو اجازت دی دعا کرنے کی انہوں نے دعا کی کہ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین چنانچہ سورۂ انبیاء میں مذکور ہے اور کہتے ہیں کہ شیطان ایوب کو [illegible]
کہ اس طرح اپنے مرض کی شکایت کرو تاکہ نام صابروں کے دفتر سے مٹ جاوے اور کہتے ہیں کہ شیطان نے [illegible] کہا تھا کہ اگر ایوب پیغمبر ہوتا تو [illegible] بلا میں مبتلا ہوتا اور لوگوں کو
انکی صحبت سے نفرت دلاتا تھا اور انکی بی بی کو وسوسہ کرتا تھا اور انکی خدمت سے منع کرتا تھا جب حال [illegible] تو انہوں نے درگاہ خدا میں فریاد کی [illegible] شیطان کی
بدی سے اور گمراہ کرنیکو دفع کرنا چاہا اور دعا کی نہ واسطے دفع کرنے اپنے مرض کے اور شکایت اپنی اولاد اور مال کے جانے کی اور حضرت [illegible] علیہ السلام نے فرمایا ہے
ایوب ساتھ بہت بلاؤں میں مبتلا رہے اور اس عرصہ میں کبھی شکایت اپنے مرض کی اور مال اور اولاد کی نہیں کی [illegible] وقت ابلیس [illegible] ہوا کہ وہ شکایت اور مرض اور رنج
کی کرے تو ایوب نے ابلیس کی شکایت خدا کی دعا انکی قبول ہوئی اور فرمایا کہ فاستجبنا له چنانچہ سورۂ انبیاء میں مذکور ہوا اور منقول ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو
بیماری کے دنوں میں حاجت پاخانہ میں جانے کی ہوئی تو رحمت [illegible] آپ کی ہاتھ پکڑ کر باہر ایک جگہ لیجاتی اور وہاں آپ کو بٹھلا کر چلی آتی اور ایک جگہ بیٹھ جاتی
جب ایوب فارغ ہوتے تو آواز دیتے وہ وہاں جاکر پھر انکو لاتی اور انکے بستر پر انکو لٹا دیتی اور [illegible] انکو شفا حاصل ہوئی موافق [illegible] کی عادت
پکڑ کر لے گئی اور اسی قدیم جگہ پر انکو بٹھلا دیا اور خود وہاں سے چلی آئی اور ایک جگہ ایوب کے آواز کی منتظر ہو کر بیٹھ گئی خدا نے ایوب کو وحی کی کہ ارکض
برجلک لات مار تو ساتھ پاؤں اپنے کے ایوب نے [illegible] زمین پر پاؤں [illegible] قدم [illegible] ظاہر ہوا ایک گرم اور دوسرا سرد جبرئیل نے کہا کہ ایوب
هذا یہ گرم چشمہ مغتسل ہے جگہ غسل کرنے کی ہے اور چشمہ دوسرا بارد و شراب سرد اور پینے کا ہے حضرت ایوب نے گرم میں غسل کیا اسقدر کہ ظاہر
مرض انکے بدن پر تھے سب جاتے رہے اور چشمہ سرد سے پانی پیا تو سب آزار باطن کی دور ہو گئیں اور اکثر کہتے ہیں کہ چشمہ تو ایک ہی ظاہر ہوا تھا لیکن وقت غسل کرنیکے گرم
معلوم ہوتا تھا اور وقت پینے کے سرد اور ایوب کی قوت اور جوانی اور حسن اور جمال پہلے سے زیادہ ہو گئی اور جبرئیل انکے واسطے بہشت سے پوشاک لائے وہ پوشاک انہوں نے پہنی
اور وہاں سے ایک ٹیلے پر جا بیٹھے اور جبرئیل سے باتیں کرنے لگے اور ایوب کی آواز [illegible] دیر ہوئی تو رحمت گھبرائی اور پریشان ہوئی کہ ایسا [illegible] انکو کچھ ہو گیا [illegible]
انکو دیکھا کہ ٹیلے پر دو شخص بیٹھے ہیں ایک چیخ مار کر روئی اور کہا کہ ایوب کو کیا ہوا [illegible] اور ایوب [illegible] جگہ کہ جہاں وہ رفع حاجت [illegible]
نہایت حسن و جمال والا بیٹھا ہے اس سے پوچھا کہ [illegible] بیمار تھا وہ کہاں گیا [illegible] پوچھا کہ وہ تیرا کون ہے کہا کہ وہ میرا شوہر ہے فرمایا کہ اگر تو دیکھے تو پہچانیگی کہا کہ [illegible] پہچانونگی

برسوں اُنکی صحبت میں رہی ہوں فرمایا کہ اُنکی صورت اور شکل کیسی تھی کہا کہ جب وہ جوان تھا وہ تو تیری شکل تھا فرمایا کہ میں ہی ہوں ایوب پس بہت خوش ہوئی اور حق تعالیٰ نے پھر احسان کیا اور ستر برس
رنج اور روگ پھر دور کیے اور حالت جوانی پھر بخشی دونوں گزرے دونوں نہ آئے تھے والکریم نہایت خوشی سے بہت روئے اور سجدہ شکر کیا اور انکی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ رنج اور الم دور
ایوب سے کیا وَوَهَبْنَا لَهُ اور بخشا ہمنے واسطے اسکے أَهْلَهُ لوگوں اسکے کو یعنی اسکی اولاد کو ہمنے زندہ کیا وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ اور مثل انکی ہمراہ انکے اور
بخشے کہ جو فرزند کہ مر گئے تھے انکو زندہ کیا اور مثل انکے رحمت کی شکر سے اور سید الخ اور احادیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انکی اہل اور مال کو دوچند کیا یعنی انکی عورت کی
عوض فرزند [illegible] ایک فرزند کے عوض دو فرزند دیے اور ایک مال کے عوض دو مال دیے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمنے ایوب کی اولاد کو
جو کہ انکی بیماری سے پہلے مر گئے تھے اور جو کچھ کہ انکے ساتھ مر گئی تھی سبکو زندہ کیا اور انکو دوچند کیا اور یہ سب ہمنے انکو بخشا رَحْمَةً مِنَّا واسطے رحمت کے
ہماری جانب سے وَذِكْرَىٰ واسطے نصیحت کے لِأُولِي الْأَلْبَابِ واسطے صاحبان عقلوں کے تا کہ صبر انجام پر نظر کرکے وقت مصیبت کے صبر کریں اور اسکو وسیلہ
فرحت اور رحمت حاصل کریں اور رحمۃ اور ذکری دونوں مفعول لہ واقع ہوئے ہیں وہبنا کے اور کہتے ہیں کہ ایوب نے بعد صحت کے سات ورتا انہی لوگوں کو کھانا کھلایا
مصیبت میں صبر کرنیکی انکو بہت تاکید کی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے تمام مال اور اولاد اور مویشی انکو دوچند دیے اور ابر بھیجا اور سفید ٹڈیاں انکے گھر پر برسائیں
سونیکی ٹڈیاں تھیں اور جس وقت ہوا کسی ٹڈی کو اڑا لے جاتی تو وہ اسکے پیچھے دوڑ کر اسکو پکڑ لیتے تھے اور ٹڈیوں میں لاکر رکھتے تھے جبرئیل نے کہا کہ اے ایوب کیا ابھی سیر نہیں ہوا ہے اور تو
سیر نہیں ہوتا ہے کہ اسکے پیچھے دوڑتا ہے کہا کہ خدا تعالیٰ کی روزی سے کون سیر ہوتا ہے اور پیٹ بھرتا ہے اور کہتے ہیں کہ ایوب نے قسم کھائی تھی کہ میں اپنی زوجہ کو سو
لکڑیاں ماروں گا بعد صحت کے انکو تردد ہوا کہ اس قسم سے کیونکر پاک ہونا چاہئے کہ قسم سے اتر جائے اور میری بی بی کو کچھ آزار نہ پہنچے حق تعالیٰ نے بہت آسانی سے ایوب
کو قسم سے پاک کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَخُذْ بِيَدِكَ اور لے تو ہاتھ میں اپنے ضِغْثًا مٹھا سو لکڑیوں کا یا سو سینکوں کا مٹھا بنا کر
فَاضْرِبْ بِهِ پس مار تو ساتھ اسکے اپنی زوجہ کو ایکبار کہ قسم سے تو پاک ہو جا وَلَا تَحْنَثْ اور نہ مخالفت کر تو قسم کی پس حضرت ایوب نے سو لکڑیوں کا ایک
ایک جھاڑو سی بنا کر ایکبار اپنی زوجہ کو ماری کہ سو لکڑیوں کا مارنا صادق آیا اور وہ قسم سو لکڑیوں کی مارنیکی انکی ذمہ سے اتر گئی اور یہ حکم آئندہ کو بھی جاری رہا
اور عبادہ کی حدیث کرتا ہے کہ سفیان ثوری نے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص جو مریض ہو اور اسنے زنا کیا ہو اور بسبب حد مارنے کے
خوف اسکی مرنیکا ہو [illegible] فرمایا کہ رسول خدا صلعم کے پاس لایا گیا کہ اسنے ایک عورت سے زنا کیا تھا حضرت صلعم نے حکم دیا کہ سو لکڑیاں
منگوائیں کی حاضر کریں جب وہ لکڑیاں آئیں تو حضرت نے انکی ایک جھاڑو سی بنا کر اسکے بدن پر ایکبار ماری اور حد شرع ادا کرنیوالی ہوئی اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ
خذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث إِنَّا وَجَدْنَاهُ تحقیق ہمنے پایا اسکو صَابِرًا صبر کرنیوالا اپنے رنجوں میں نِعْمَ الْعَبْدُ اچھا بندہ
ایوب إِنَّهُ أَوَّابٌ تحقیق کہ وہ ایوب رجوع کرنیوالا ہے ہماری درگاہ کی طرف اور بعد اسکے خدا تعالیٰ اور انبیا علیہم السلام کی نیک عادتوں کو بیان کرتا ہے
تا کہ آدمی انکی عادتوں کی پیروی کریں چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا اور یاد کر تو محمد صلعم بندوں ہمارے کو إِبْرَاهِيمَ ابراہیم خلیل کو وَإِسْحَاقَ
اور اسحاق نبی کو وَيَعْقُوبَ اور یعقوب پسر اسحاق بن ابراہیم کو أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ صاحب قوتوں کے تھے عبادت میں اور صاحب بینائیوں اور
سمجھوں کے تھے یعنی دین میں اور عمل میں اور علم میں دونوں کامل تھے اور یا یہ کہ صاحب نعمتوں کے تھے خدا کے بندوں پر کہ انکو دین کی طرف بلاتے تھے اور صاحب عقلوں کے
اور ابن کثیر نے عبادنا کو عبدنا پڑھا ہے اور یہ سب نام ہمارے بدل ہیں عبدنا سے إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ تحقیق کہ ہمنے خالص کیا ہے انکو واسطے اپنے بِخَالِصَةٍ سبب
خالص ذِكْرَى الدَّارِ ذکر کرنے دار آخرت کے یعنی ہمنے انکو خالص کیا ہے واسطے کہ وہ خالص دل آخرت کا ذکر کرتے ہیں اسلئے کہ خلوص انکا ہمت کا عقبا
میں آخرت ہی کے ذکر کے واسطے ہے اور خالصہ خلوص کے معنی میں ہے اور ذکری تذکیر کے معنی میں اور اہل مدینہ نے خالصہ کو مضاف پڑھا بدون تنوین کے وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا
اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ البتہ برگزیدہ کئے گئے نیکوں میں سے ہیں کہ ہمنے انکو نعمت نبوت کی دی ہے اور وہ ہماری درگاہ کے مقرب اور
نزدیک کئے گئے ہیں اور مصطفین بفتح فا جمع مصطفی کی ہے وَاذْكُرْ اور یاد کر تو اے محمد صلعم إِسْمَاعِيلَ اسمعیل کو کہ وہ ذبیح اللہ تھا وَالْيَسَعَ اور الیسع کو
وہ بیٹا اخطوب کا خلیفہ الیاس کا تھا نبی بنی اسرائیل سے اور آخر کو پیغمبر ہوا وَذَا الْكِفْلِ اور ذوالکفل کو کہ ابن عم یسع کا بیٹا تھا اور پیغمبر تھا کہ قتل سے بھاگ گئے کفیل ہوا تھا

اور بعضے کہتے ہیں کہ الیسع صالح کا فرزند تھا اور ہوا تھا کہ وہ ہر روز [illegible] نماز کی پڑہتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ یوشع بن نون تھا وصی حضرت موسیٰ کا اور تبیان میں لکھا ہے کہ
وہ بیٹا ایوب پیغمبر کا تھا اور نام اسکا بشر تھا اور بعد ایوب کے اہل شام پر پیغمبر ہو کر آیا تھا وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ اور ہر ایک نیکوں میں سے تھے یہ انبیاء هٰذَا
یعنی جو کچھ پیغمبروں کا ذکر ہوا ذِكْرٌ ذکر نیک ہے انکا کہ ہمیشہ بندگان خدا انکی تعریف کیا کرتے ہیں وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ اور تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے لَحُسْنَ
مَآبٍ البتہ اچھا ٹھکانا ہے پھر تفسیر کی وہ جَنَّاتِ عَدْنٍ بہشت ہیں عدن کی واسطے انکے مُّفَتَّحَةً کھولے ہوئے ہیں لَّهُمُ الْأَبْوَابُ واسطے
انکے دروازے کہ جسوقت بہشت کے دروازوں پر پہنچیں تو انکو دروازوں کے کھولنے کی حاجت نہو [illegible] جاوینگے اور جسوقت بہشتوں میں داخل ہونگے
مُتَّكِئِينَ تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر فِيهَا بیچ ان بہشتوں کے جیسے کہ بادشاہ تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں اور جنات عدن بدل ہے حسن مآب کا اور
متکئین حال واقع ہوا ہے اور یہی ہے [illegible] يَدْعُونَ فِيهَا بلاوینگے بیچ ان بہشتوں کے یعنی حکم کرینگے وہ بہشتی اپنے خادموں کو
بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ساتھ میووں بہت کے اور پینے کی چیز کے اور وہ انکے پاس لا کر حاضر کرینگے اور یا یہ کہ بلاوینگے وہ میووں کو یعنی جس وقت
وہ خواہش کرینگے میووں کی اور پینے کی چیزوں کی تو وہ خود انکے پاس حاضر ہو جاویگی بدون اسکے کہ کوئی انکو حاضر کرے وَعِنْدَهُمْ اور نزدیک ان بہشتیوں کے قَاصِرَاتُ
الطَّرْفِ عورتیں ہیں کمی کرنیوالی نگاہ کی [illegible] شوہروں کے سوا [illegible] نگاہ نہ کرینگی أَتْرَابٌ
ہم عمر کہ کوئی ان میں سے دوسری سے زیادہ عمر میں نہ ہوگی [illegible]
[illegible]
کہیں هٰذَا مَا تُوعَدُونَ یہ وہ چیز ہے کہ وعدہ کی جاتی تھی تم دنیا میں لِيَوْمِ الْحِسَابِ واسطے دن حساب کے یعنی روز جزا کے
[illegible] إِنَّ هٰذَا تحقیق یہ
لَرِزْقُنَا البتہ روزی ہماری ہے کہ خدا تعالیٰ نے [illegible] مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ نہیں ہے واسطے اسکے [illegible] تمام ہونا اور
انکو فنا اور زوال ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کلام خدا کا ہے خدا فرماتا ہے [illegible] هٰذَا
یہ خبر مبتدا محذوف کی اور یا مبتدا خبر محذوف کا ہے یعنی [illegible]
وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ اور تحقیق واسطے حد سے گذرجانیوالوں نافرمانوں کے لَشَرَّ مَآبٍ البتہ برا ٹھکانا ہے جَهَنَّمَ دوزخ ہے يَصْلَوْنَهَا داخل
ہونگے اسمیں اور آگ میں جلینگے اور آگ انکا بستر ہوگا فَبِئْسَ الْمِهَادُ پس برا بچھونا ہے وہ دوزخ [illegible] هٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ پس چاہئے کہ چکھیں
کفار حد سے گذرنیوالے اور وہ عذاب یہی ہے حَمِيمٌ پانی گرم ہے [illegible] جسوقت پاس لیجاویں [illegible] منہ کی کھال [illegible] اور جسوقت
انکو پیویں تو انکی حرارت سے انتڑیاں پارہ پارہ ہو جاویں اور حمیم خبر ہے مبتدا محذوف کی وَغَسَّاقٌ اور پانی سڑا ہوا پیپ اور زخموں کا دوزخیوں کا اور پانی
نہایت بدبو [illegible] جو زنا کرنیوالوں کی شرمگاہوں سے جاری ہوگا [illegible] غساق [illegible]
غساق [illegible] دوزخ میں [illegible] اور عذاب غساق [illegible] اگر ایک قطرہ اسکا مغرب میں [illegible] مشرق والے [illegible] نفرت کریں اور
اگر مشرق میں [illegible] تو مغرب والے [illegible] نفرت کریں وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ اور دوسرا عذاب [illegible] یعنی سوا پہلے عذاب کے اور عذاب [illegible] سختی اور
شدت میں أَزْوَاجٌ قسم قسم اور طرح طرح کے ہونگے لیکن درد اور سختی میں یکساں ہونگے [illegible] اور کہتے ہیں کہ کفار کے
پیشوا اور سردار [illegible] دوزخ میں لیجاوینگے [illegible] انکی پیروی کرنیوالوں کو [illegible] کہ یہ کون ہیں [illegible] فرشتے
کہینگے کہ هٰذَا فَوْجٌ یہ گروہ ہے مُّقْتَحِمٌ [illegible] دوزخ میں مَّعَكُمْ ہمراہ تمہارے [illegible] کہینگے کہ لَا
مَرْحَبًا بِهِمْ [illegible] کشادگی اور فراخی [illegible] دوزخ کی تنگی [illegible]
محذوف کا ہے یعنی [illegible] کشادگی [illegible] إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ تحقیق کہ وہ داخل ہونیوالے آگ دوزخ کے ہیں

اور جو وہ عشق کا ہے جیسے آنیوالی ہے جسکی سستی کی قالوا کہینگے کہ بل انتم بلکہ تم زیادہ لائق ہو کہ کہا جائے تمہارے حق میں لا مرحبا بکم تمہیں مرحبا نہو جو تم کہ
تم خود گمراہ ہوا اور ہم کو بھی تم نے گمراہ کیا انتم قدمتموہ لنا تمہیں نے مقدم کیا ہے اس عذاب کو واسطے ہمارے اور آگے بھیجا یعنی تمہیں نے ہم کو مستعد کیا ہے دین باطل اور اعمال بد کے جو
موجب عذاب کا ہے اور تمہارا گمراہ کرنا ہی ہم دوزخ میں آئے فبئس القرار پس بری ہے ٹھہرنے کی جگہ یہ دوزخ اور حدیث میں آیا ہے کہ آتش دوزخ دوزخیوں پر تنگ ہوا اور
دوزخیوں کو تنگی میں ایسی ہے مثل اسکے جیسے سر نیزہ کے کہ نیزہ کی نوک کی تنگی میں گڑ جاتا ہے اور پھر جاتا ہے اور بعد اسکے وہ لوگ انہیں سرداروں کے کہ انہوں نے انکو بہکایا تھا انکے حق میں بد دعا کرینگے اور ربنا درد
دل سے قالوا کہیں گے ربنا اے پروردگار ہمارے من قدم لنا جس نے آگے بھیجا واسطے ہمارے ھذا اس عذاب کو کہ سبب اسکا ہمیں کو آیا فزدہ پس زیادہ
کر اسکو عذابا ضعفا عذاب دوچند فی النار بیچ دوزخ کے کہ ایک عذاب انکی گمراہی ہونیکا اور دوسرا عذاب گمراہ کرنیکا اور کہتے ہیں کہ مراد اشراف قریش مثل ابو جہل
اور ولید بن مغیرہ کے ہیں مومنین کو جیسے کبھی مثل عمار اور صہیب اور بلال کے لوگ ایسا سمجھتے کہ گمراہ اور مردود ہیں اور بہشت سے اور رازق سے دوزخ میں ہیں اور جس وقت کہ کفار
دوزخ میں جائیں اور ان مومنین کو دوزخ میں نہ دیکھیں انکو وہاں تلاش کریں وقالوا اور کہیں وہ کفار آپس میں ما لنا لا نری کیا ہے واسطے ہمارے کہ نہیں
دیکھتے ہیں ہم رجالا ان مردوں کو کنا نعدھم کہ تھے ہم کہ شمار کرتے تھے ہم انکو دنیا میں من الاشرار شریروں میں سے اور انکو بہت برا سمجھتے
تھے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے اور اپنے شیعوں کی طرف خطاب کرکے کہتے تھے کہ مراد کفار کی رجال سے تم لوگ ہو کہ تمکو وہ دوزخ میں ڈھونڈینگے اور
ایسا ہی حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے اور جس وقت کہ کفار مومنین کو دوزخ میں نہ دیکھینگے تو اپنے تئیں ملامت کرکے کہیں گے اتخذناھم سخریا کیا پکڑا ہم نے انکو
ٹھٹھا دنیا میں اگر انسے ٹھٹھا کیا تو بڑی خطا کی اور اتخذناھم میں ہمزہ استفہام کا ہے اور وہ ہمزہ آیا تو ہمزہ وصل گر پڑا اور اہل بصرہ اور کوفہ نے سخریا بضم سین پڑھا
ہے اور اہل عراق اتخذناھم میں ہمزہ استفہام نہیں پڑھتے ہیں بلکہ ہمزہ وصل سے پڑھتے ہیں اور اس صورت میں صفت بعد صفت رجالا کی ہوتی ہے یعنی ہم ان کو نہیں دیکھتے ہیں کہ جنکو شمار کرتے تھے ہم
شریروں میں سے اور پکڑا تھا ہم نے انکو مسخرہ ام زاغت یا کج ہوئی ہیں عنھم الابصار دیکھنے سے بینائیاں یعنی کیا وہ موجود تو ہیں
دوزخ میں لیکن ہماری آنکھیں انکو نہیں دیکھتی ہیں کہ وہ آنکھ دیکھنے میں قصور کرتی ہیں اور منقول ہے کہ خدا تعالی مومنین کو جس وقت بہشت میں داخل کریگا اور وہ
بہشت کی لذتوں میں مشغول ہونگے اس وقت انکے حال کو کفار کو دکھلا دیگا تاکہ انکو یقین ہو کہ دوزخ میں نہیں ہیں اور رنج اور افسوس انکا زیادہ ہو ان ذلک
تحقیق کہ وہ یعنی جو کچھ کہ گزرا ایسی حال دوزخیوں کا اور گفتگو انکی لحق البتہ حق ہے اور ہے تخاصم اہل النار جھگڑنا اہل دوزخ کا یعنی ان کفار کا
اور انکے گمراہ کرنیوالوں کا آپس میں جھگڑنا جو کہ اور گزرا ہی سب حق ہے اور ہونیوالا ہے اور اب فرماتا ہے خدا اپنے حبیب کو خطاب کرکے قل کہو تم اے محمد صلعم کہ انما انا سوا ع ۲۷ ۱۲
اسکے نہیں ہیں کہ منذر ڈرانیوالا ہوں عذاب الہی سے وما من الہ اور نہیں ہے کوئی معبود کہ قابل پرستش ہو الا اللہ الواحد سوا خدا ایک
کہ وہ اپنی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں رکھتا ہے القھار قہر کرنیوالا ہے ہر چیز پر اپنی قدرت کاملہ سے رب السموت والارض پروردگار
پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا وما بینھما اور ہر چیز کا کہ درمیان ان دونوں کے ہے جن اور انسان اور حیوانات اور پہاڑ اور درخت کا سب العزیز غالب
کہ واسطے خدا ایسے ہر کہ ہر کسی پر مغلوب نہو الغفار بخشنے والا گنہگاروں کا جو کہ گناہوں سے توبہ کرتے ہیں قل کہو اے محمد صلعم اپنی امت کے لوگوں کو ھو وہ یعنی جو
کچھ کہ مذکور ہوا حال قیامت کا اور آخرت کا اور یا جو کچھ میں دعوی کرتا ہوں خدا کے ایک ہونیکا اور اپنے پیغمبر ہونیکا وہ نبؤا عظیم خبر بڑی ہے انتم تم ایسی ہے بات
اور غفلت کی سبب عنہ معرضون اس سے منہ پھیرنیوالے ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد نبأ عظیم سے امیر المومنین علیہ السلام ہیں ما کان
لی نہ تھا واسطے میرے من علم علم کچھ بالملأ الاعلی ساتھ گروہ بلند کے کہ وہ ملائکہ اور ابلیس و آدم ہے اور آسمان پر رہتے تھے اور جو کچھ انمیں
گفتگو ہوئی تھی انکو میں نہیں جانتا تھا اذ یختصمون جس وقت کہ جھگڑتے تھے وہ کہ ملائکہ کہتے تھے کہ اتجعل فیھا من یفسد فیھا اور آدم کہتا تھا کہ انبئونی باسماء ھؤلاء
اور جس وقت ابلیس کو کہا گیا کہ تو آدم کو سجدہ کر تو وہ کہتا تھا کہ انا خیر منہ میں بہتر ہوں اس سے [illegible] زیادہ [illegible] دلیل ہوگی کہ میں قصہ ملائکہ اور آدم اور ابلیس کا
بیان کرتا ہوں اسطرح سے کہ جسطرح پہلی کتابوں میں ہے حالانکہ نہ میں نے کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور نہ کسی استاد سے سنا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ قصہ بدون وحی کے حاصل نہیں
ہوا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھسے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ کس چیز میں جھگڑتے تھے ملاء اعلی میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا فرمایا کہ جھگڑا کیا انہوں نے

کفارات ہیں اور درجات ہیں لیکن کفارات تو پورا اور کامل کرنا وضو کا ہے صبح کے وقت سردی میں اور قدم رکھنا طرف جماعتوں کے اور بعد ادا کرنے ایک نماز کے دوسری نماز کا منتظر ہونا اور لیکن درجات ظاہر کرنا سلام کا ہے اور کھلانا کھانا ہے اور پڑھنا نماز کا شب کو جس وقت کہ آدمی سوتے ہیں یعنی وہ پہلی چیزیں تو گناہوں کا کفارہ ہیں اور پچھلی چیزوں سے درجے بلند ہوتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حدیث معراج کے خبر میں منقول ہے کہ رسول خدا صلعم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو جبرئیل آگے چلنے سے رہ گئے حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل ایسی جگہ مجھکو تنہا چھوڑتا ہے کہا کہ تشریف لیجاؤ آگے کو قسم ہے خدا کی اس مقام پر پہنچے ہو تم اے رسول خدا کہ مخلوقات خدا میں سے کوئی اس مقام پر نہیں پہنچا ہے اور پروردگار کے نور میں سے دیکھا اور میرے اور اسکے درمیان ایک سبحہ حائل ہوا کسی نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ سبحہ کیا چیز ہے پس اپنے منہ کو طرف زمین کے اور ہاتھ کو طرف آسمان کے اشارہ کیا اور تین بار فرمایا کہ جلال ہے اور حضرت سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھسے فرمایا کہ اے محمد میں نے کہا کہ لبیک اے پروردگار میرے فرمایا کہ کس چیز میں جھگڑا کیا ملاء اعلیٰ نے میں نے کہا کہ پاک ہے تو اے پروردگار میرے مجھکو اسکا علم نہیں اور میں نہیں جانتا ہوں حضرت فرماتے ہیں کہ پھر اس نے اپنا ہاتھ یعنی قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا کہ میں نے اسکی خنکی کو اپنے سینہ کے درمیان پایا پس فرمایا کہ نہ پوچھیگا تو مجھسے اس چیز کو کہ گزر گئی ہے اور اس چیز کو کہ باقی رہی ہے مگر تعلیم کرونگا میں تجھکو اور بتلا دونگا وہ تجھکو پس فرمایا کہ اے محمد کس چیز میں جھگڑا کیا ملاء اعلیٰ نے میں نے کہا کہ کفارات میں اور درجات میں اور حسنات میں پس فرمایا کہ اے محمد منقطع ہوا کھانا تیرا اور گزر گئی عمر تیری پس کون شخص وصی ہوگا تیرا میں نے کہا کہ اے پروردگار میرے تحقیق میں نے خلقت کو تیری آزمایا پس کسی کو میں نے نہیں پایا جو علی سے زیادہ فرمانبردار ہو میرا فرمایا کہ میرا زیادہ فرمانبردار ہے اور تیرا بھی پھر کہا کہ اے پروردگار میرے تحقیق میں نے تیری خلقت کو آزمایا زیادہ دوست رکھنے والا سوائے اسکے کسی کو نہ پایا فرمایا کہ میرا بھی زیادہ دوست ہے پس خوشخبری دے تو اسکو کہ وہ علم میرا ہے اور امام ہدایت کا اور امام میرے دوستوں کا اور نور ہے اس شخص کا کہ جو فرمانبرداری کرے میری اور وہ کلمہ کہ لازم کیا ہے میں نے اسکو متقیوں کو جو شخص کہ دوست رکھے اسکو وہ دوست رکھے مجھکو اور جو کوئی دشمن رکھے اسکو وہ دشمن رکھے مجھکو اور خاص کیا میں نے اسکو اس چیز کے ساتھ کہ کہا اے پروردگار وہ بھائی میرا ہے اور صاحب میرا اور وزیر میرا اور وارث میرا اور فرمایا کہ کہہ تو اے محمد صلعم اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ نہیں وحی کیجاتی ہے طرف میری اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا مگر یہ کہ میں نہیں ہوں مگر نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ڈرانے والا ظاہر تاکہ تمکو تاریکی گمراہی سے باہر نکالوں اور راہ ہدایت کو بیان کرتا ہوں کہ یاد کر تو اے محمد صلعم اِذْ قَالَ رَبُّكَ جس وقت کہ کہا پروردگار تیرے نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ واسطے فرشتوں کے اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں آدمی کو کہ صفات اسکی پہلے سے بیان کی تھی اور کہا تھا کہ پیدا کرونگا میں اسکو اور ضرور پیدا کرونگا میں اسکو مِّنْ طِيْنٍ مٹی سے اور مراد اس سے آدم ہیں اور فرمایا کہ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ پس جس وقت کہ درست کروں میں اسکو بنا کر وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ اور پھونکوں بیچ اسکے روح اپنی سے کہ جو میری پیدا کی ہے اور خاص کیا ہے اسکو فَقَعُوْا لَهٗ پس گر پڑو تم واسطے اسکے سٰجِدِيْنَ سجدہ کرتے ہوئے یعنی آدم کو تعظیم کا سجدہ کرو اور جس وقت خدا نے آدم کا پتلا بنا کر اسمیں روح کو پھونکا اور زندہ کیا تو فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ پس سجدہ کیا فرشتوں نے کل اسکے سب نے آدم کو اور کسی نے انکار نہ کیا اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر شیطان نے اِسْتَكْبَرَ تکبر کیا اور اپنی شان بڑا جانا اور سجدہ کرنے سے انکار کیا وَكَانَ اور تھا وہ شیطان پہلے سے اور یا ہو گیا حکم کے نہ بجا لانے سے مِنَ الْكٰفِرِيْنَ کفر کرنیوالوں میں سے کہ خدا کا کہنا نہ مانا اور جس وقت شیطان نے سجدہ کرنے سے انکار کیا تو قَالَ کہا خدا تعالیٰ نے اس سے کہ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھکو اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ اس سے کہ سجدہ کرے تو واسطے اس چیز کے کہ پیدا کیا ہے میں نے اسکو بِيَدَيَّ ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے یعنی میں نے خود اسکو پیدا کیا ہے بدون ماں اور باپ کے اور بے واسطہ کسی اور یا یہ کہ میں نے اسکو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اَسْتَكْبَرْتَ کیا تکبر کیا تو نے اور اسمیں کبھی ہمزہ استفہام کا ہے اور ہمزہ وصل ساقط ہو گیا ہے یعنی کیا بڑائی چاہتا ہے تو بغیر استحقاق کے تو نے اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ یا ہے تو بلند مرتبہ ہونیوالوں میں سے کہ وہ استحقاق بلندی کا رکھتے ہیں قَالَ کہا ابلیس نے کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ میں بہتر ہوں اس آدم سے خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ پیدا کیا تو نے مجھکو آگ سے کہ وہ لطیف اور نورانی ہے وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ اور پیدا کیا تو نے اسکو مٹی سے کہ وہ نہایت کثیف اور تاریک ہے اور جس وقت کہ آگ افضل ہوئی مٹی سے تو افضل کیونکر سجدہ کرے اپنے سے کمتر کو اور ابلیس نے اسمیں بھی غلطی کی کہ اگر اس مٹی کی نورانیت کی طرف ملاحظہ کرتا تو کبھی ایسا نہ کہتا اور ذکر اسکا سورہ اعراف میں گزر گیا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ سنکر قَالَ کہا فَاخْرُجْ مِنْهَا پس نکل

ان فرشتوں میں سے یا بہشت سے فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ پس تحقیق تو راندہ ہوا ہے رحمت سے اور کرامت ہماری سے وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اور تحقیق کہ اوپر تیرے لعنت
میری ہے اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ تا روز جزا یعنی ہمیشہ تجھ پر لعنت میری ہے اور قیامت میں لعنت اوپر چند ہوگی یعنی شیطان نے جس وقت یہ سنا تو قَالَ کہا کہ
رَبِّ اے پروردگار میرے جس وقت کہ اپنی رحمت سے تو نے مجھکو نا امید کیا ہے تو فَاَنْظِرْنِيْٓ پس مہلت دے تو مجھکو یعنی زندہ رکھ تو مجھکو اِلٰى يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ اس روز تک کہ اٹھائے جاویں مردے یعنی قیامت تک مجھکو موت مت دے قَالَ کہا خدا نے اسکے جواب میں کہ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ
پس تحقیق تو مہلت دئے گیوں میں سے ہے اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ تا روز وقت معلوم کہ وہ پھونکنا صور اول کا ہے کہ اس وقت سب مر جاوینگے اور جس وقت اسنے
وعدہ مہلت کا سنا تو قَالَ کہا کہ فَبِعِزَّتِكَ پس قسم ہے غالب ہونے تیری کی جس طرح کہ مجھ سے ہو سکیگا لَاُغْوِيَنَّهُمْ گمراہ کرونگا میں اولاد آدم کو
یعنی آدمیونکو میں گمراہ کرونگا اَجْمَعِيْنَ سب کو اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ مگر بندوں تیرے کو انمیں سے کہ الْمُخْلَصِيْنَ جو خالص کئے گئے ہیں کفر اور
گناہوں سے اور جنکے دل تجھپر ایمان لائے ہیں اور خالص تیرے ذکر میں ہیں جنپر میرا قابو نہ چلیگا مراد ان لوگوں سے انبیا اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں کہ
معصوم اور گناہوں سے پاک ہیں قَالَ کہا خدا تعالیٰ نے اسکے جواب میں کہ فَالْحَقُّ پس میں حق ہوں باطل اور یہ خبر ہے مبتدا محذوف کی اور یا یہ کہ خبر
اسکی محذوف ہے یعنی حق قسم میری ہے وَالْحَقَّ اَقُوْلُ اور حق کہتا ہوں میں اور یہ حق مفعول ہے اقول کا اور بعضے حق اول کو بھی منصوب پڑھتے ہیں فعل مضمر
اور اسے قسم کو بیان کرتا ہے کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ البتہ بھر دونگا میں دوزخ کو مِنْكَ تجھ سے جو ابلیس ہے اور سارے شیطانوں سے وَمِمَّنْ تَبِعَكَ اور ان لوگوں کو
پیروی کی ہے انہوں نے تیری مِنْهُمْ انمیں سے یعنی آدمیوں میں سے اَجْمَعِيْنَ سب یعنی جن آدمیوں نے کہ تیری پیروی کی ہے اور تیرے کہنے کو مانا ہے اور تیرے کہنے پر چلے ہیں
ان سب سے دوزخ کو بھر دونگا تیرے ہمراہ اور اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کفار مکہ کو کہ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ نہیں سوال کرتا ہوں میں
تم سے اوپر اس رسالت یعنی جو کلام خدا کے پہنچایا ہے اور راہ حق کے بتلانے پر میں تم سے طلب نہیں کرتا ہوں مِنْ اَجْرٍ کوئی اجرت اور مزدوری کہ اسکے عوض میں تم
مجھکو کچھ مال دو وَمَآ اَنَا اور نہیں ہوں میں مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ تکلف و بناوٹ کرنیوالوں سے کہ جو بیلیاقت اپنی چیز کی ہو اور ہوں کرتا میں اپنی طرف سے دعویٰ
کروں کہ میں لیاقت رسول ہونیکی رکھتا ہوں اور تم سے یوں کہوں کہ میں رسول خدا کا ہوں اور قرآن کی آیتوں کو اپنے جی سے بنا لاؤں ہرگز ہرگز نہیں ہے اِنْ هُوَ
نہیں ہے وہ قرآن اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت خدا کی جانب سے لِّلْعٰلَمِيْنَ واسطے عالم کے لوگونکو کہ جن و انسان ہیں اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ واسطے تکلف کرنیوالے کے تین علامتیں
ہیں ایک تو یہ کہ جو کوئی اس مرتبہ میں فوقیت رکھتا ہے اور بلند ہے اس سے وہ نزاع رکھتا ہے اور دوسرے یہ کہ لیتا ہے وہ چیز کو کہ جسکے لینے کی قدرت نہیں رکھتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہتا ہے
آدمیوں سے اس امر کو کہ نہیں جانتا ہے جسکو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بعضے علما وہ ہیں کہ فتوی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سے سوال کرو اور ایک حرف بھی درست نہیں
کہہ سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ نہیں دوست رکھتا ہے تکلف کرنیوالونکو پس یہ لوگ بیچ طبقہ نیچے دوزخ کے ہیں وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ اور البتہ جانوگے تم خبر اس قرآن کی یعنی سچی
اور حق ہونا اسکی باتونکا جو اسمیں کہی ہیں اسکو جانوگے تم اور اسکے صدق سے مطلع ہوگے تم بَعْدَ حِيْنٍ بعد ایک وقت کے کہ وہ وقت موت کا ہے یا روز قیامت یا وقت ظاہر ہونے
مہدی آل محمد صلعم کے سورۃ الزمر یہ سورہ مکی ہے اور پچھتر آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ زمر کو پڑھے خدا تعالیٰ اسکو بزرگی
دنیا اور آخرت کی بخشے اور غالب کرے اسکو بدون مال اور کنبہ کے آدمیوں سے سو جسکہ جو کوئی اسکو دیکھے ہیبت اسکی اسکے دل پر غالب ہو اور اسکے بدن کو دوزخ پر حرام
کرے اور ہزار شہر بہشت میں اسکے واسطے بنائے کہ ہر شہر میں ہزار محل ہوں اور ہر محل میں ہزار حوریں اور باوجود اسکے اسکے واسطے دو چشمہ جاری ہوں اور دو چشمہ جوش کرنیوالے
ہوں اور دو بہشتیں نہایت سبز ہوں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ نازل کرنا کتاب کا یعنی قرآن کا نازل کرنا
محمد صلعم پر مِنَ اللّٰهِ خدا کی جانب سے ہے الْعَزِيْزِ کہ غالب ہے تمام خلقت پر الْحَكِيْمِ حکمت والا ہے اور تنزیل الکتاب مبتدا ہے اور من اللہ
خبر اسکی ہے اور یا تنزیل الکتاب خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہذا تنزیل الکتاب اور مفعول مطلق بھی ہو سکتا ہے فعل محذوف کا اِنَّآ اَنْزَلْنَآ تحقیق ہمنے نازل کیا ہے
اِلَيْكَ الْكِتٰبَ طرف تیری کتاب کو کہ وہ قرآن ہے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے اور راستی کے نہ ساتھ باطل اور لغو کے فَاعْبُدِ اللّٰهَ پس پرستش کر تو خدا کی
مُخْلِصًا لَّهُ جبکہ خالص کرنیوالا ہو تو واسطے اسکے الدِّيْنَ دین کو شرک اور ریا سے یعنی عبادت خاص واسطے خدا کے کر بدون آمیزش کسی دوسری چیز کے یہ خطاب

سورۃ الزمر ۷۵ آیات

رسول خدا صلعم کیطرف اور پیرو انکے متبع ہیں جو لوگ ہیں **الا للہ الدین الخالص** خبردار ہو کہ واسطے خدا کے ہے دین خالص یعنی کہ اسکو عبادت کرنی چاہیے خالص اور بے شرک اور
ریا کے **والذین اتخذوا** اور وہ لوگ کہ پکڑا انہوں نے یعنی اختیار کیا انہوں نے **من دونہ اولیاء** سوائے خدا کے دوستوں کو کہ دوستی انکی اس گمان سے کہ نفع دیتی ہے
پیغمبر ہمارے ہیں مثل ملائکہ اور عیسی اور عزیر اور آفتاب اور ماہتاب اور بتوں کے اور اپنے اعتقاد باطل سے کہتے ہیں کہ **ما نعبدھم** نہیں عبادت کرتے ہیں ہم ان چیزوں کو
الا لیقربونا مگر واسطے اسکے کہ نزدیک کریں وہ معبود ہمکو **الی اللہ** طرف خدا کے **زلفی** نزدیک کرنا یعنی ہم تو اسواسطے انکی عبادت کرتے ہیں کہ یہ معبود ہمارے ہماری
شفاعت کریں اور انکی سبب سے ہم مقرب درگاہ خدا کے ہوں **ان اللہ یحکم** تحقیق خدا حکم کریگا حق اور عدل کے ساتھ **بینھم** درمیان انکے روز قیامت
فی ما ھم فیہ یختلفون بیچ اس چیز کے کہ وہ بیچ اسکے اختلاف کرتے ہیں جیسے یہود اور نصاری اور مجوس اور تمام مشرکین آپس میں خلاف کرتے ہیں اور رسول خدا کے
اور اپنے معبود کو حق جانتے ہیں پس قیامت کے روز انکے عقیدہ باطل کا حال معلوم ہو جاویگا اور سب اہل باطل کی جہت سے وہ سب دوزخ کو روانہ ہونگے اور اہل حق بہشت میں داخل ہونگے
ان اللہ تحقیق خدا **لا یھدی** نہیں راہ دکھلاتا ہے اور نہیں نکالتا ہے راہ بہشت کی یعنی بہشت کو نہیں لیجاتا ہے **من ھو** اس شخص کو کہ وہ **کاذب**
دروغگو ہے باطل معبودوں کی شفاعت کے دعوے میں **کفار** کفر کرنیوالا اور ناشکری کرنیوالا خدا کی نعمتوں کا اور نفی کی وحدت کا انکار کرتا ہے اور ساتھ تعالی ان
لوگوں کے رد میں فرماتا ہے کہ جو دعوی کرتے تھے کہ ملائکہ دختران خدا اور اہل عیسی پسر خدا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **لو اراد اللہ** اگر ارادہ کرتا خدا اس بات میں **ان یتخذ**
ولدا یہ کہ پکڑے یعنی اختیار کرے فرزند کو جیسے کہ مشرک کہنے والے دعوی کرتے ہیں اور کہتے ہیں **لاصطفی** البتہ برگزیدہ کرتا **مما یخلق** اس چیز
سے کہ پیدا کرتا ہے **ما یشاء** جو کچھ چاہتا ہے جسکو وہ چاہتا اسکو فرزندی میں اختیار کرتا اور جو کچھ ہے سب کا پیدا کیا ہوا ہے اور درمیان پیدا اور پیدا کرنیوالے کے ایک نسبت نہ
شرط ہے اور جو چیز کہ مخلوق ہے وہ مشابہ اور مانند خالق کے نہیں ہو سکتی پس **سبحانہ** پاک ہے وہ خدا فرزند اختیار کرنے سے **ھو اللہ الواحد** وہ ہے خدا اکیلا
القھار قہر کرنیوالا سب سرکشوں پر دستوں کے اور خدا حق وہی ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے **خلق السموات والارض** پیدا کیا ہے آسمانوں
اور زمین کو **بالحق** ساتھ حق کے نہ باطل اور لہو اور لعب کے واسطے بلکہ انکے پیدا کرنے میں علامتیں اسکی قدرت کاملہ کی ہیں کہ آدمی تامل کرکے انکے پیدا کرنیوالے کو پہچانیں
یکور اللیل داخل کرتا ہے رات کو **علی النھار** اوپر دن کے کہ دن کی رات ہو جاتی ہے **ویکور النھار** اور داخل کرتا ہے دن کو **علی اللیل**
اور پر رات کے کہ رات کا دن ہو جاتا ہے **وسخر الشمس والقمر** اور حکم میں کیا آفتاب کو اور ماہتاب کو کہ ایک طریق پر موافق اسکے حکم کے چلتے ہیں **کل یجری**
ہر ایک چلتا ہے اپنے سیر میں ہر ایک اپنا معین **لاجل مسمی** واسطے ایک وقت مقرر کے یعنی ایک مدت کہ وہ مدت معین انکی دورہ کی ہے اور یا یہ کہ قیامت تک چلتے ہیں اور
پھر بند ہو جاوینگے **الا ھو العزیز** خبردار ہو کہ وہ خدا غالب ہے سب چیزوں پر **الغفار** بخشنے والا ہے کہ باوجود شرک اور گناہوں کے نعمت اپنی ان سے
چھینتا نہیں ہے اور عذاب کرنے میں انکے جلدی نہیں کرتا ہے ؎ چشم بگشا که دید گوید که ساز بنده نوازی کی جرم بنده اش بر قرار پیدا کرد **خلقکم** پیدا کیا ہمکو
اے آدمیو **من نفس واحدۃ** جان ایک سے کہ وہ آدم ہے باپ تمہارا **ثم جعل منھا** پھر پیدا کیا اس ایک جان سے آدم کی پہلو سے یعنی بائیں پسلی سے
جسکو کہ اسکا پہلا نام رکھا تھی **زوجھا** جوڑا اسکا کہ وہ حوا ہے یعنی پیدا کیا جوڑا اسکا کہ اسکو عدم سے وجود میں لایا اور اسکو انس و الفت دی اور نسل کا ذریعہ کیا
وانزل لکم اور نازل کیا واسطے تمہارے یعنی پیدا کیا واسطے تمہارے اور یا یعنی آگے یہ ہے کہ نازل کیا پانی کو کہ سبب گھاس اور سبزہ کے پیدا ہونیکا ہے تاکہ چارہ حیوانات کا ہو
اور بعد اسکے پیدا کیا واسطے تمہارے **من الانعام** چوپایوں سے **ثمانیۃ ازواج** آٹھ جوڑے کہ جوڑے ہیں آپس میں ایک نر ہے اور ایک مادہ اور وہ آٹھ دو دو
ہیں ایک نر ہے اور ایک مادہ اور دو شتر ہیں ایک نر ہے اور ایک مادہ اور دو گاؤ ہیں کہ ایک نر ہے اور ایک مادہ ہے اور دو بکریاں ہیں ایک نر ہے اور ایک مادہ ہے اسی طرح
آٹھ جوڑے ہیں اور جوڑے آٹھ نہیں ہیں اور یا یہ کہ جوڑے آٹھ ہیں لیکن اس طرح پر ہونگے کہ ایک جنتا گوسفند شہری کا اور ایک جوڑا گوسفند صحرائی کا اور اسیطرح گاؤ شہری اور صحرائی اور
بکری شہری اور صحرائی اور شتر بختی اور عرابی یہ آٹھ جوڑے ہوئے اور اب آدمیوں کی پیدائش کا حال بیان فرماتا ہے **یخلقکم** پیدا کرتا ہے تمکو **فی بطون امھاتکم**
بیچ پیٹوں ماؤں تمہاری کے **خلقا من بعد خلق** پیدا کرنا بعد پیدا کرنے کے یعنی پہلے نطفہ کو خون بستہ کرتا ہے اور خون بستہ کو پارہ گوشت اور پھر اسکے بعد
فی ظلمات ثلاث بیچ اندھیروں تین کے کہ ایک اندھیرا پیٹ کا ہے اور ایک اندھیرا رحم کا کہ جس جگہ بچہ رہتا ہے اور ایک اندھیرا مشیمہ کا یعنی جھلی کا جو بچہ پر ہے

یعنی تینتی اور بعد پیدا ہوئے ہیں اسکو اسیسے جدا کرتے ہیں ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ وہ کہ جسنے یہ چیزیں پیدا کی ہیں خدا ہے پروردگار تمہارا اور پیدا کرنیوالا تمہارا اور فائدہ پہنچانیوالا
تمہاری خبر رکھنے والا اور حکم کرنیوالا ہے لَهُ الْمُلْكُ واسطے اسکے ہے بادشاہی تمام مخلوقات پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوا
اسکے فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ پس کہاں پھیرے جاتے ہو تم راہ حق سے کہ وہ توحید خدا کی ہے اور شرک کیطرف جھکتے ہو اور رغبت کرتے ہو اِنْ تَكْفُرُوْا اگر کافر ہو جاؤ تم اور
والا اور یا ناشکری اسکی نعمتوں کی کرو تم جو چاہو کرو فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ پس تحقیق کہ خدا بے پروا ہے عَنْكُمْ تمہارے ایمان سے اور شکرگزاری تمہاری سے پس
کفر اور ناشکری تمہاری اسکو ضرر نہیں کرتی ہے بلکہ ضرر اسکا تمہاری ہی جانوں پر ہے وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ اور نہیں پسند کرتا ہے خدا واسطے بندوں
اپنے کے کفر کو اور جسوقت کہ کفر پسند نہ کیا تو بندوں کے کفر کا خالق بھی نہ ہوگا اسواسطے کہ کب ہو سکتا ہے کہ جس چیز کو پسند نہ کرے اسکو پیدا کرے پس باطل ہوا قول انکا جو کہتے
ہیں کہ خالق کفر کا بھی خدا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خدا تعالی ارادہ نہیں کرتا ہے کفر کا جو بندہ سے واقع ہوتا ہے اسواسطے کہ اگر اسکا ارادہ کرتا تو جسوقت وہ بندہ سے
واقع ہوتا اسوقت بندہ کے واسطے اسکو پسند بھی کرتا اسلئے کہ جسوقت ہمارا ارادہ ہے کسی آدمی سے کفر واقع ہو تو ہم اُسسے راضی بھی ہونگے اور خدا تعالی پسند نہیں کرتا ہے واسطے بندہ کے
کفر پس ارادہ بھی نہ کریگا بندہ کے کفر کا وَاِنْ تَشْكُرُوْا اور اگر شکر کرو تم خدا کی نعمتوں کا خصوصاً ایمان کی نعمت کا تو يَرْضَهُ لَكُمْ پسند کریگا اسکو
واسطے تمہارے کہ وہ موجب زیادتی نعمت کا ہے اور یرضہ میں الف ساقط ہو گیا ہے جزا ہونیکی جہت سے اور ابو عمرو نے اسکی ہ کو ساکن پڑھا ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اور
خلف اور نافع نے اسکو مضموم پڑھا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہیں بوجھ اٹھاتا ہے کوئی بوجھ اٹھانیوالا وِّزْرَ اُخْرٰى بوجھ دوسرے نفس کا یعنی ایک آدمی
دوسرے آدمی کا گناہ نہیں اٹھا سکتا ہے اپنے ذمہ کسی دوسرے کے گناہ کے اور نہ ایک کی عوض دوسرے کو سزا ہو سکتی ہے کہ عدل کے برخلاف ہے پس جس شخص سے مواخذہ اسکے
گناہ کا ہوگا نہ دوسرے کے گناہ کا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ پھر طرف پروردگار تمہارے کے ہے جگہ پھرنے تمہاری کی واسطے جزائے اعمال کے فَيُنَبِّئُكُمْ
پس خبر دیگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ساتھ اسچیز کے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں اِنَّهٗ تحقیق وہ سبحانہ تعالی عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وہ
جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ سینوں کی باتوں کے پس اعمال تمہارے اُس پر کیونکر پوشیدہ رہینگے اور کہتے ہیں کہ عتبہ بن ربیعہ اور یا ابو حذیفہ ایک اسلام کے فنا تھے اور بعد اسکے
انہوں نے خدا کیطرف رجوع کی اور بت پرستی کو ترک کیا اور جسوقت بلا دفع ہوئی اور نعمت حاصل ہوئی تو پھر مرتد ہو گیا اور کفر اور شرک ظاہر کیا اور لوگوں کو گمراہ کرنے لگے خدا تعالی
نے یہ آیت نازل کی وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ اور جسوقت پہنچتا ہے آدمی کو یعنی عتبہ کو یا ابو حذیفہ کو ضُرٌّ کوئی ضرر مثل بیماری یا قحط یا فقیری تو دَعَا رَبَّهٗ
پکارتا ہے پروردگار اپنے کو مُنِيْبًا اِلَيْهِ کہ رجوع کرنیوالا طرف اسکی اور فریاد کرنیوالا ہے اور توبہ کرنیوالا غیر کی عبادت کو ترک کر کے اور جیسا حال واقع ہوا ثُمَّ
اِذَا خَوَّلَهٗ پھر جسوقت دی اسکو خدا نے اسکے نِعْمَةً مِّنْهُ نعمت اپنی پاس سے یعنی اُن بلاؤں کو نعمت سے بدل کیا نَسِيَ مَا كَانَ بھول گیا اس چیز کو یعنی اُس
ضرر کو کہ تھا يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ پکارتا تھا طرف اسکی خدا کو مِنْ قَبْلُ پہلے اس کے کس طرح اُس ضرر کو دور کرے وَجَعَلَ لِلّٰهِ اور کر دیئے اسنے واسطے
خدا کے اَنْدَادًا شریک لِّيُضِلَّ تا گمراہ کرے آدمیوں کو عَنْ سَبِيْلِهٖ راہ اُسکی سے یعنی خدا کی راہ سے کہ وہ دین اسلام ہے اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا کہ یہ آیت ابو الفصیل کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ جناب رسول خدا کو ساحر جانتا تھا اور جسوقت اسکو کوئی ضرر پہنچتا تھا تو خدا کیطرف رجوع کرتا تھا اور جو کچھ سو رسول خدا کو
کہتا تھا اُس سے توبہ کرتا تھا اور جسوقت اسکو کوئی نعمت مثل عافیت حاصل ہوتی تھی تو اُس توبہ کو بھول جاتا تھا اور رسول خدا کو پھر جادوگر کہنے لگتا تھا فرماتا ہے خدا کہ قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم اس کافر کو تَمَتَّعْ فائدہ اٹھا تو بِكُفْرِكَ ساتھ کفر اپنے کے قَلِيْلًا تھوڑا سا یعنی تھوڑے دنوں تک کہ وہ دن دنیا میں اور قلیلا صفت ہے مصدر
محذوف کی یعنی تمتعا قلیلا اور وہ مفعول مطلق تمتع کا ہے یعنی چند روز دنیا کے مال سے فائدہ اٹھا کہ عنقریب فنا ہونیوالا ہے اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ تحقیق
تو صاحبوں دوزخ کے سے ہے کیا پس کافر بہتر ہے اَمَّنْ هُوَ یا وہ شخص کہ وہ قَانِتٌ دعا کرنیوالا ہے نماز میں کھڑے ہو کر یا ہمیشہ عبادت کرنیوالا اٰنَآءَ الَّيْلِ
ساعتوں رات میں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے وہ شخص ہے کہ نماز تہجد پڑھنے والا کہ نماز شب میں سَاجِدًا سجدہ کرنیوالا وَّقَآئِمًا اور
کھڑا ہونیوالا شب کو عبادت خدا میں کہ کبھی سجدہ کرنیوالا اور کبھی کھڑا ہو کر ذکر خدا کرنیوالا ہے اور ساجدا اور قائما حال واقع ہوئے ہیں اور باوجود اسکے نرم نفسی اور
يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ ڈرتا ہے عذاب آخرت سے وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ اور امید رکھتا ہے رحمت پروردگار اپنے کی یعنی اسقدر تو عبادت کرتا ہے پھر بھی

خوف اور امید برابر ہے کہ دونوں کو برابر رکھتا ہے اور ایک کو دوسرے پر زیادہ نہیں رکھتا ہے اگر امید کو زیادہ رکھتا ہے تو خوف جاتا رہتا ہے اور خوف کو زیادہ رکھتا ہے تو ناامید ہو جاتا ہے اور یہ
دونوں ہی برے ہیں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے اس قدر خوف کرو کہ تم کو یہ گمان ہو کہ اگر تمام جن و انس کی نیکیاں لاؤ تو تم سے قبول نہ کریگا اور امید رکھو تو خدا سے ایسی کہ اگر
تمام روئے زمین کے لوگوں کے گناہ لیکر آؤ تو تم کو بخش دیگا قُلْ کہہ اے محمد صلعم کفار کو کہ هَلْ يَسْتَوِي کیا برابر ہیں الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وہ لوگ کہ
جانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں وحدانیت خدا کا وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ اور وہ لوگ کہ نہیں جانتے ہیں خدا ایتعالی کی وحدانیت کو بلکہ انکار اسکا کرتے ہیں اپنی کفر اور
سرکشی کی جہت سے إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ سوا اسکے نہیں کہ نصیحت پکڑتے ہیں اس سے أُولُو الْأَلْبَابِ صاحب عقلوں کے کہ جو شک اور شبہ سے خالص عقل ہیں
رکھتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ الذین یعلمون ہم ہی ہیں اور الذین لا یعلمون ہمارے دشمن ہیں حق کے اور اولو الالباب ہمارے شیعوں کی شان میں ہے
اور دوسری حدیث میں حضرت صادق سے منقول ہے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہمارا اور ہمارے شیعوں کا اور ہمارے دشمنوں کا ایک آیت میں ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا کہ هل یستوی الذین یعلمون تا آخر
منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین قنبر کو ہمراہ لیکر ایک شب کو کہیں تشریف لئے جاتے تھے ایک شخص کے دروازہ پر پہنچے ایک شخص اس آیت کو پڑھتا تھا امن هو قانت آناء اللیل ساجدا
و قائما یحذر الآخرة و یرجوا رحمة ربه قنبر کہتا ہے کہ میں اس کی قرأت اور حضرت امیر المومنین کے ساتھ چلے گئے [illegible] کہ پھر حضرت نے اسکو دیکھا اور فرمایا کہ اے قنبر تو کیوں
کھڑا ہے پس عرض کی کہ یا امیر المومنین اس کی آواز حزین اور درد ناک [illegible] فرمایا کہ اے قنبر [illegible]
باعث تعجب ہوا اور میں گھر کے دروازہ پر پریشان کہ امیر المومنین کے ہمراہ وہاں سے چلا گیا [illegible] ایک منافق کا [illegible] پوچھا کہ
یا امیر المومنین آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ منافق ہے فرمایا کہ [illegible] اور عالم [illegible]
۱ ع ۹ ۱۵ کیا ہے خطاب ہے کہ قُلْ کہہ اے محمد صلعم مومنین کو کہ خدا نے فرمایا ہے کہ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اے بندو میرے جو ایمان لائے ہو [illegible]
نبوت پر اتَّقُوا رَبَّكُمْ ڈرو تم پروردگار اپنے سے طاعت کو اسکی لازم جانو اور نافرمانبرداری سے اسکی پرہیز کرو کہ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا واسطے ان لوگوں کے
کہ نیکی کی ہے انہوں نے فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا بیچ اس دنیا کے [illegible] حَسَنَةٌ [illegible] دنیا میں [illegible]
آخرت میں ثواب [illegible] اور طاعت اور اعمال نیک بجا لائے تاکید میں فرماتا ہے کہ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ اور زمین خدا کی کشادہ ہے یعنی اگر وطن میں اعمال
خیر بجا لا نہ سکو اور طاعت و عبادت میں مشغول نہ ہو سکتے ہو اور اسلام کے [illegible] ظاہر نہ کر سکتے ہو تو چاہئے کہ وہاں سے ہجرت کرو [illegible]
اور بخوف [illegible] خدا کی عبادت میں مشغول ہو اور جو وقت کہ وطن کو چھوڑ کر دوسرے شہر میں جانا نہایت مشقت اور محنت کا تھا تو واسطے تسلی کے [illegible] فرماتا ہے
إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ سوا اسکے نہیں کہ تمام اور پورا دیا جاتا ہے صبر کرنے والوں ہجرت اور جدائی وطن پر أَجْرَهُمْ اجر اپنا بِغَيْرِ حِسَابٍ [illegible]
کثرت سے کہ جس کی انتہا نہیں ہے اور کثرت کی جہت سے اسکا حساب نہیں ہو سکتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک جماعت آویگی [illegible]
اور بہشت کے دروازہ کو جا کر کھٹکھٹائینگے [illegible] کہا جائیگا کہ تم کون ہو وہ کہینگے کہ ہم وہ ہیں کہ جو دنیا میں صبر کرتے تھے [illegible] پوچھا جائیگا کہ تم کس [illegible]
کہینگے کہ ہم صبر کرتے تھے خدا کی طاعتوں پر اور ہم صبر کرتے تھے گناہوں کے ترک پر [illegible] فرمائیگا کہ یہ سچ کہتے ہیں انکو بہشت میں داخل کرو اور یہی ہے قول خدا کا [illegible]
إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور اصبغ بن نباتہ نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن علیہ السلام بیمار ہوئے میں حضرت امیر المومنین کے ہمراہ [illegible] گیا
امیر المومنین نے فرمایا کہ کیا حال ہے اے فرزند رسول خدا کہا کہ [illegible] فرمایا کہ [illegible]
سنا ہے اپنے جد رسول خدا صلعم سے فرماتے تھے کہ اے فرزند [illegible] کہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ اسکو شجرۃ البلوی کہتے ہیں [illegible] اہل بلا [illegible]
وہاں ترازو اعمال کی کھڑی نہ کرینگے اور نامہ اعمال انکے [illegible] بلکہ ثواب [illegible] انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب اور
حضرت صادق علیہ السلام [illegible] جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی فرمایا [illegible] روز ترازو اعمال [illegible]
والوں کے اور بعد انکے جزائے اعمال [illegible]
جن لوگوں نے دنیا میں [illegible]

غازیونکی جماعت کہ دنیا میں واسطے خدا کے شہید ہوئے بہشت میں جائینگے حکم ہوگا فرشتونکو کہ بہشت کے دروازہ پر انکو روکو تب وہ جماعت دیکھینگے کہ بہشت میں بلند درجہ پر بیٹھے ہیں انکو دیکھکر
کہینگے کہ خداوندا اپنے فرزندونکو یتیم کیا اور تیری راہ میں اپنی جانونکو فدا کیا یہ کون ہیں جو ہم سے پہلے بہشت میں گئے تب خطاب آوے کہ یہ فقرا آل محمد صلعم ہیں تم تو
تمام عمر عیش میں بسر کرتے تھے اور یہ ہمیشہ فاقہ کی تلوار سے کشتہ شہادت پاتے تھے اور تم لوگ ایک دن میں شمشیر تیغ بلا و تیر آزمائش سے کشتہ ہوئے تھے اور مرتبہ شہادت کا انکے مرتبہ کو نہیں پہنچتا ہے
اور جو نہیں کیا کفار نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ تم کیوں اپنے باپ دادا کے دین کا پیرو نہیں ہوتے اور ہمارا طریقہ کے برخلاف اور تم کس واسطے پیروی اپنی قوم اشراف کی نہیں کرتا ہے اور نہیں
تابعداری کیواسطے اسکے رغبت نہیں رکھتا ہے تاکہ ہم محنت تشویش سے پاتے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ کہدے ای محمد صلعم کہ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ
تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں خدا کی جانب سے اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ یہ کہ پرستش کروں میں خدا کو مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ جسوقت کہ خالص کرنیوالا ہوں واسطے اسکے
دین کو اور شرک سے یعنی خالص اسکے واسطے عبادت کرنیوالا ہوں وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں میں لِاَنْ اَكُوْنَ واسطے اسکے کہ ہوؤں اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ پہلا فرمانبرداری کرنیوالونکا یعنی
سب سے پہلے میں فرمانبرداری کروں اور اسلام میں سب سے مقدم ہوں قُلْ کہدے اے محمد صلعم ان لوگوں سے جو چاہتے ہیں کہ تجھکو دین سے پھیر دیں اِنِّیْٓ اَخَافُ تحقیق کہ
میں ڈرتا ہوں اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ اگر نافرمانی کروں میں پروردگار اپنے کی اسطرح سے کہ دین حق کو چھوڑ کر تمہارا دین کو اختیار کروں اگر میں ایسا کروں تو ڈرتا ہوں
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ عذاب دن بڑے سے کہ وہ دن قیامت کا ہے قُلِ اللّٰهَ کہدے اے محمد صلعم کہ خدا کو اَعْبُدُ مُخْلِصًا پرستش کرتا ہوں میں جسوقت کہ
خالص کرنیوالا ہوں لَّهٗ دِیْنِیْ واسطے اسکے دین اپنے کو شرک اور کفر سے فَاعْبُدُوْا پس پرستش کرو تم اے مشرکو مَا شِئْتُمْ جس چیز کو کہ چاہو مِّنْ دُوْنِهٖ
سوائے اسکے بتوں وغیرہ کو اور یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہو گئی ہے اور مشرکوں نے بعد سننے اس کلام کے حضرت سے کہا کہ اے محمد صلعم تو نے نقصان کیا کہ ہمارا دین چھوڑا اور اختیار کیا
تازہ مذہب تو نے اختیار کیا خدا فرماتا ہے قُلْ کہدے اے محمد صلعم کہ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ تحقیق نقصان والے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہیں کہ نقصان کیا ہے انہوں نے
اَنْفُسَهُمْ جانوں اپنی کو وَاَهْلِیْهِمْ اور لوگوں اپنوں کو یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے کہ اپنی نفسوں کو دوزخ کی آگ میں جلایا اور جو کہ انکے لوگ ہیں کافر تھے اور
دوزخ میں جلائے جائینگے اَلَا ذٰلِكَ خبردار ہو کہ وہ نقصان کفار کا حقیقت میں هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ وہ نقصان ظاہر ہے کہ قیامت کے دن کسی کو پوشیدہ
نہوگا لَهُمْ واسطے انکے نقصان والوں کے مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ اوپر انکے سے سائبان ہیں آگ سے وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ اور نیچے انکے سے سائبان
ہیں آگ سے یعنی کہ جو نیچے لٹکے ہیں انکے نیچے کے طبقہ کا فرش اور بستر بھی انکی آگ ہے ذٰلِكَ وہ عذاب مذکور وہ ہے کہ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ ڈراتا ہے خدا اسکے
عِبَادَهٗ بندوں اپنے کو اپنی رحمت کی جہت سے تاکہ پرہیز کریں اور رہیں عذاب سے خوف کریں یٰعِبَادِ ای بندو میرے جسوقت کہ یہ عذاب تمہارے پیچھے لگا ہوا ہے تو
فَاتَّقُوْنِ پس ڈرو تم مجھسے اور میرے عذاب کا خوف کرو اور کہتے ہیں کہ زمانہ کفر میں زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان فارسی اور ابوذر غفاری نے زبان سے کلمہ طیبہ لا اله الا الله کہا
اور خدا کے واحد ہونے کا اقرار کیا اور اپنے باپ دادا کے مذہب سے بیزار ہوئے خدا تعالیٰ نے انکی شان میں فرمایا کہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اور وہ لوگ کہ
پرہیز کیا ہے انہوں نے شیطان سے اَنْ یَّعْبُدُوْهَا یہ کہ عبادت کریں وہ اسکی پیروی کریں یعنی شیطان کی وہ پیروی نہیں کرتے ہیں اور اسکے کہنے پر وہ نہیں چلتے ہیں بلکہ
برخلاف اسکی مرضی کے وہ کرتے ہیں شرک اور کفر کو وہ ترک کرتے ہیں وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ اور رجوع کی انہوں نے طرف خدا کے یقین کامل سے لَهُمُ الْبُشْرٰی
واسطے انکے خوشخبری ہے ثواب کی کہ پیغمبر کی زبان سے سنتے ہیں اور وقت مرنے کے سنینگے فَبَشِّرْ عِبَادِ پس خوشخبری سنا تو اے محمد صلعم بندوں میرے کو الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ
الْقَوْلَ کہ سنتے ہیں بات حق کو کہ وہ قرآن ہے فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ پس پیروی کرتے ہیں نیک یا زیادہ اچھی بات کی یعنی اسپر عمل کرتے ہیں اسکو سنکر اور جو زیادہ
نیک ہے اسکو اختیار کرتے ہیں مثلاً بخشنے قصور کو اختیار کرتے ہیں بدلہ لینے پر چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی اور راہ خدا میں پوشیدہ دینے کو اختیار کرتے ہیں
ظاہر میں دینے پر چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ اور اسیطرح ہر چیز کو اختیار کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ گروہ جو نیک چیزوں کو اختیار کرتے اور زیادہ نیک عمل کرتے ہیں
الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وہ لوگ ہیں کہ رہنمائی کی ہے انکو خدا نے طرف راہ نجات کے اس سبب سے وہ اپنے مقصود کو پہنچے ہیں وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور
وہ لوگ وہی ہیں صاحب عقلوں کے کہ اپنی عقلوں کی صفائی سے طرف حق کے راہ پاتے ہیں اور سبب ابو لہب کافر کے فرماتا ہے کہ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ کیا پس وہ
شخص کہ ثابت اور واجب ہوا اوپر اسکے کلمہ عذاب کا یعنی بات عذاب کی بسبب کفر کے اور ہاتھ میں شقی ہے کہ سزاوار بہشت کا ہو اور خدا تعالیٰ اس سے نفی ہے اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ

مَنْ فِي النَّارِ کیا پس تو ہی محمد صلعم چھڑا سکتا ہے اُس شخص کو جو دوزخ کے بیچ ہے یعنی جسپر واجب ہوا کلمہ عذاب کا کیا اُسکی دلمیں ایمان کچھ داخل کر کے تو دوزخ سے نجات کی دلوا سکتا ہے
یعنی تو اسپر قادر نہیں ہے کہ نہ قبول کرنا ایمان کا اُنکی نفس کی طرف سے ہی اور تجھپر کوئی حرج اسمین نہیں ہے کہ تجھپر تو فقط پہنچا دینا ہمارے حکام کا ہی ایمان اُنکی دلمیں داخل کرنا
اور پہلا جملہ افمن حق کا مبتدا ہی اور دوسرا جملہ افانت تنقذ کا خبر ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ آیت ابو لہب اور اُسکی بیٹے کی شان میں ہے **لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا**
لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہیں **رَبَّهُمْ** پروردگار اپنے سے اُسکی عذاب سے **لَهُمْ** واسطے اُنکے ہیں بہشت میں بسبب قبول کرنے ایمان اور طاعت کے **غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا**
غُرَفٌ بالاخانے کہ اوپر اُنکی بالاخانے ہیں **مَّبْنِيَّةٌ** بنائے گئے اور مضبوط کئے گئے کہ سب طرح کا اسباب اُنمیں ہے **تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ** جاتی ہیں نیچے
اُنکی نہریں کہ وہ لوگ بیٹھے ہیں بالاخانوں پر یہ ایمان لانیوالونکو **وَعْدَ اللَّهِ** وعدہ کرنا خدا کا کہ خدا نے وعدہ کیا تھا ایمان لانیوالونکو **لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ** نہیں خلاف کرتا ہے خدا
وعدہ کو کہ جو کچھ وعدہ کرتا ہی اُسکو پورا کرتا ہی اور وعد اللہ مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی اور ... اور روایت ہے امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت علی نے جناب رسولخدا صلعم سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ یہ بالاخانے کس چیز سے بنے ہیں فرمایا کہ اے علی اللہ تعالیٰ نے یہ بالاخانے ...
... اور یاقوت اور زبرجد اور چھتیں اُنکی سونے کی ہیں ... اور ہر بالاخانے کے ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازہ پر ایک ...
... بلند اور نرم فرش ریشمی ہیں طرح طرح کے رنگ کے ... اور مشک اور عنبر اور کافور ... اور یہی مراد ہے قول حقتعالیٰ کی وفرش مرفوعۃ
اور ابو سعید خدری نے جناب رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ جنتی بہشتی داخل ہونگے بہشت میں ... اور یہ بالاخانے ...
... کہ جیسے دری ... آسمان کی ہی اور باشندے اُنکی مثل ستاروں کی چمکتے ہونگے یعنی پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ مکان انبیا کے ہیں فرمایا کہ ...
اور اب خدا تعالیٰ اپنی توحید کی دلیلیں بیان کرتا ہے **أَلَمْ تَرَ** کیا نہیں دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے یہ استفہام اقراری ہے یعنی البتہ دیکھتا ہے تو اسکو کہ **أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ**
تحقیق خدا نے نازل کیا **مِنَ السَّمَاءِ مَاءً** آسمان کی جانب سے پانی **فَسَلَكَهُ** پس پہنچایا اُس پانی کو **يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ** چشموں میں
زمین کے مثل نہروں کے اور نالوں کے **ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ** پھر نکالتا ہی ساتھ اُس پانی کے **زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ** کھیت کہ مختلف طرح طرح کی ہیں رنگ اُسکی کوئی
سبز اور کوئی زرد اور کوئی سفید ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد الوان سے جنسیں غلہ کی ہیں مثل گندم اور ... **ثُمَّ يَهِيجُ** پھر خشک ہو جاتی ہی
زراعت بعد سبز اور تر ہونے کے **فَتَرَاهُ** پس دیکھتا ہی تو اسکو **مُصْفَرًّا** زرد ہوئی بعد تر و تازگی کے **ثُمَّ يَجْعَلُهُ** پھر کر دیتا ہے خدا اُسکو **حُطَامًا**
ریزہ ریزہ اور شکستہ **إِنَّ فِي ذَٰلِكَ** تحقیق بیچ اُسکی یعنی باران رحمت کے نازل ہونے میں اور اُس سے زراعت پیدا کرنے میں اور پھر زراعت کے سبز ہونے میں پھر خشک اور ریزہ ریزہ کرنے میں
لَذِكْرَىٰ البتہ نصیحت ہے **لِأُولِي الْأَلْبَابِ** واسطے صاحبوں عقلوں کے کہ اسمیں تامل کرکے اُسکی پیدا کرنیوالے کو پہچانیں اور اُسکی قدرت کا لکھا پہچانیں اور
جنکی عقلیں صاف نہیں ہیں بلکہ آلودہ شک اور وہم سے ہیں اور ان عجائب میں تامل نہیں کرتے ہیں تاکہ اُنکی پیدا کرنیوالے کو پہچانیں اسی سبب سے فرماتا ہی **أَفَمَن شَرَحَ**
اللَّهُ کیا پس وہ شخص کہ کشادہ کیا خدا نے **صَدْرَهُ** سینہ اُسکا یعنی فراخ کیا ہے کہ **لِلْإِسْلَامِ** واسطے قبول کرنے اسلام کے لیکن وہ شخص کہ ...
اور مجھول ظاہر ہے وسیلہ سے وہ مانند اُس شخص کے ہے کہ دل اُسکا تنگ ہے حق قبول کرنے سے بسبب سختی اور عناد اور ... اور قدرت خدا کی نشانیوں میں تامل نہ کرنے کے اور
افمن شرح اللہ مبتدا ہی اور خبر اُسکی محذوف ہے اور وہ یہ ہے کمن ضاق صدرہ یعنی کیا جسکا سینہ کشادہ وہ مانند اُس شخص کے ہے کہ سینہ اُسکا تنگ ہے ہرگز ...
اُن دونوں میں بہت فرق ہے **فَهُوَ** پس وہ جسکا سینہ اسلام قبول کرنے کیواسطے کشادہ ہے **عَلَىٰ نُورٍ** اوپر نور کے ہے یعنی ہدایت اور یقین کی **مِّن رَّبِّهِ** پروردگار
اُسکی طرف سے اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے اس آیت کو تلاوت فرمایا کہ تحقیق نور خدا کی معرفت کا مومن کے دلمیں واقع ہو تو سینہ اُسکا کھل جاتا ہے اور کشادہ ہو جاتا ہی لوگوں نے
پوچھا کہ یا رسول اللہ اسکی کوئی علامت ہے فرمایا کہ ہاں یکسو ہو جانا دار غرور سے یعنی دنیا سے جدا ہو کر طرف خدا کے متوجہ ہونا اور رجوع کرنا طرف ہمیشہ کے گھر کے یعنی طرف آخرت کے اور کام آخرت کا ...
تاکہ توشہ آخرت کا ہو اور مستعد اور تیار رہنا واسطے موت کے پہلے آنے موت کے اور منقول ہے کہ یہ آیت شان میں حضرت امیر المومنین کے نازل ہوئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نازل ہوئی ہی شان امیر حمزہ کے
ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ شان میں امیر المومنین اور عمار کے ہے اور اُسکی مابعد کی آیت ابو لہب اور اُسکی تابعداروں کی شان میں ہے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ **فَوَيْلٌ** پس خرابی اور سختی عذاب کی
ہے جہنم میں **لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم** واسطے اُن لوگوں کے کہ سخت ہو گئے ہیں دل اُنکے **مِّن ذِكْرِ اللَّهِ** یاد کرنے خدا کے سے کہ کلمہ توحید اُنکی کانوں میں جاتی ہے ...

۷
ع ۱۲
۱۴

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ یہ لوگ سنگدل خدا کی یاد کی طرف سے اُولٰٓئِكَ ہیں نصیحت انکو نہیں لگتی ہے اور نصیحت سے زیادہ سخت ہوتے ہیں دل انکے زیادہ سخت ہوتے ہیں اور جب خدا کا ذکر کرتا ہے تو اور قسوت ہوتی
ہے گمراہی ظاہر ہے یعنی انکی گمراہی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اپنی حاجت کو میری امت کے نرم دل لوگوں سے طلب
کرو کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت انکے دلوں میں رکھی ہے اور سخت دل لوگوں سے حاجت کو طلب مت کرو کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنا غضب اور غصہ انکے دلوں میں داخل کیا ہے اور دوسری
روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ خدا دوست رکھتا ہے اس شخص کو کہ ڈرانیوالا اور غمگین اور مہربان ہو اور آدمیوں کو نیکی کی تعلیم کرے اور دشمن رکھتا ہے
اس دل کو کہ غافل ہو اور بیہودہ اوقات کھیل اور لہو و لعب میں بسر کرے اور تمام شب اسکی یاد و ذکر خدا نہ کرے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے عرض کیا کہ ہم کو بہت بہت ہمارے درخواست ہماری یہ ہے کہ ہم سے باتیں زبان مبارک سے فرماؤ کہ ہم ہمارا دل بہلے اور دلوں کو فرحت اور کشادگی حاصل ہو یہ آیت نازل
ہوئی کہ اَللّٰهُ نَزَّلَ خدا نے نازل کیا ہے اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ نہایت اچھی بات کو یعنی قرآن کو كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کتاب متشابہ بعضی
بعضے سے خوبی الفاظ و معنی میں اور معجزہ ہونے پر دلالت کرنے میں کہ اس میں کسی طرح کا اختلاف نہیں کیونکہ باطل اسمیں حدیث سے مَّثَانِيَ مکرر ہے یعنی قصے اور حکم
اور نہی اور نصیحت اور وعدہ اور وعید اسمیں مکرر مذکور ہوئی ہیں اور مکرر آنا اسکا واقع ہوئی ہیں لوگ بہت بھاگتے ہیں مگر خدا ابواب اور ثواب نصیحت اور رغبت دلانے
ذکر خدا کے مکرر ہیں اور مذکور ہوں و لمیں اثر نہیں کرتے ہیں اور روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر نصیحت کو تین تین چار چار مرتبہ صحابہ کے روبرو بیان کرتے تھے اور
کوشش کرتے تھے تاکہ دلوں میں جگہ پکڑے اور مثانی کو بلحاظ کا وصف اسلئے کیا ہے کہ کتاب ایک جملہ ہے بہت سی تفصیلوں کا اور وصف دیا قرآن کا یہ کہ تَقْشَعِرُّ
مِنْهُ کانپتی ہیں اسکے سننے سے یعنی عذاب کے وعدہ جو اسمیں مذکور ہیں انکے سننے سے کانپتے ہیں جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ پوستیں ان لوگوں کی کہ
ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے اور روز قیامت کی ہول سے لرزاں ہیں ثُمَّ تَلِيْنُ پھر نرم ہوتی ہیں جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ پوستیں انکی اور دل انکے
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ طرف ذکر خدا کے یعنی جسوقت آیتیں رحمت اور مغفرت اور بخشش کی سنتے ہیں تو دل انکے نرم ہوتے ہیں اور ذکر خدا کے واسطے اور چاہتے ہیں کہ خدا کی یاد میں رہا
چاہیے اور وہ لرزہ جو انکے دلوں میں عذاب کی آیتوں کے سننے سے تھا وہ سب دور ہو جاتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی مومن ایسا ہو کہ انکی پوست
اسکا خوف خدا سے تو گناہ انکے اسطرح جھڑتے ہیں کہ جیسے پتے درخت کے جھڑتے ہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنکھ قیامت کی ہول دیکھ کر گریاں اور نالاں
ہوگی مگر تین آنکھیں کہ وہ اس روز خنداں ہونگی ایک وہ آنکھ کہ جو دنیا میں خوف خدا سے اور ایک وہ آنکھ کہ جو پست اور نیچی ہوئی ہے ان چیزوں کے دیکھنے سے کہ
جنکے دیکھنے کو خدا نے حرام کیا ہے اور ایک وہ آنکھ کہ جو بیدار رہی ہے راہ خدا میں اور منقول ہے کہ ہر چیز کا وزن و پیمانہ ہوتا ہے مگر آنسو کہ تحقیق ہے جبتا خدا اس سے آگ کے
دریاؤں کو اور اگر بندہ کسی امت میں رو دیا تو خدا اس امت پر رحم کیا ہے اس بندہ کے رونے سے خوف خدا سے اور منقول ہے کہ درمیان دوزخ اور بہشت کے گھاٹیاں ہیں نہیں
گذر سکتے ہیں انسے مگر رونے والے اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنی وداع کے خطبہ میں کہ وہ شخص کہ بہیں آنکھیں اسکی خوف خدا سے تو ہوگا واسطے اسکی ہر قطرہ اشک کی عوض میں ایک
کوہ احد کے مثل اعمال کی ترازو میں اجر اور ثواب اور ہوگا واسطے اسکے عوض میں ہر قطرہ آنکھ کے بہشت میں شہر اور محل ایسے کہ نہ دیکھی ہیں کسی آنکھ نے اور نہ سنی ہیں ایسی کسی کان نے
اور نہ گذرے ہیں دل میں کسی آدمی کے مانند انکے اور فرمایا حضرت باقر علیہ السلام نے کہ حضرت امام حسین اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عابد تھے اور سب سے زیادہ زاہد اور بزرگ تھے اور
جس وقت حج کرتے تھے تو پیدل مدینہ سے مکہ کو جاتے تھے اور سنگریزہ کبھی جمرات کو پیادہ ہو کر مارتے تھے اور کبھی پا برہنہ چلتے تھے اور یہ حال تھا ان حضرت کا کہ جسوقت موت کا
ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور جسوقت زندہ ہو کر اٹھنے کا اور حشر کے میدان میں جانے کا ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور جسوقت پل صراط پر گذرنے کا ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور جسوقت خدا کے روبرو
پیش ہونیکا ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور رو رو کر بیہوش ہو جاتے تھے اور غش ہو جاتا تھا اور جسوقت نماز کیواسطے کھڑے ہوتے تھے تو تھر تھر کانپتے تھے خوف خدا سے اور جسوقت بہشت اور
دوزخ کا ذکر ہوتا تھا تو بیقرار ہوتے تھے مانند اس شخص کے کہ جسکو سانپ یا بچھو کاٹتا ہے اور بہشت خدا سے سوال کرتے تھے اور دوزخ سے پناہ مانگتے تھے ذٰلِكَ یہ کتاب کہ جسکی
اوصاف مذکور ہوئے ہیں هُدَى اللّٰهِ راہ دکھلانا خدا کا ہے بندوں کو طرف حق کے يَهْدِيْ بِهٖ راہ دکھلاتا ہے سبب اسکے یعنی توفیق ایمان کی عنایت کرتا ہے
مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے ان لوگوں میں سے کہ تامل کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی معرفت کی دلیلوں میں وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسکو کہ گمراہی میں پڑا رہنے دیتا ہے
خدا واسطے انکی عناد اور انکار سے اور دیدہ و دانستہ معجزوں اور خدا کی قدرت کی نشانیوں کے انکار کرنے سے توفیق اسکو عطا نہیں کرتا ہے تو فَمَا لَهٗ پس نہیں واسطے اسکے مِنْ هَادٍ

کوئی رہنمائی کرنیوالا کہ انکو گمراہی سے نجات دیوے مراد اس سے کفار ہیں کہ اپنی عناد کی جہت سے خدا کی توحید کی دلیلوں کی طرف نظر نہیں کرتے ہیں اور انسے خوف دلانے کو فرماتا ہے کہ اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ
کیا پس جو شخص کہ پرہیز کرتا ہے اور بچتا ہے بِوَجْهِهٖ ساتھ منہ اپنے کے سُوْٓءَ الْعَذَابِ بری عذاب سے یعنی اپنے منہ سے اپنے تئیں بچاتا ہے اپنے منہ کو سپر کرکے ہی سا
بدن کے تھا سے کہ پہلے سے اعضا سے وہی بچاتا ہو کیونکہ اسکے ہاتھ تو اسکی گردن میں بندھے ہونگے اور پاؤں میں زنجیر ہوگی اور عذاب پہلے سب سے منہ کو ہوگا کہ یہی عذاب کے واسطے آگے ہوگا عذاب
کے دفع کرنے کو یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے بیچ شخص کیا مانند اس شخص کے ہے کہ جو عذاب سے نجات پانیوالا ہوا اور یہ خبر ہے اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ کی اور بعضے کہتے ہیں کہ
پہلے سب سے منہ کو عذاب ہوگا اور یوں ہوگا کہ الٹا منہ کے بل دوزخ میں ڈالا جاویگا وَقِیْلَ اور کہا جاویگا یعنی دوزخ کے فرشتے کہینگے لِلظّٰلِمِیْنَ واسطے
ظالموں کے یعنی جن لوگوں کہ اپنے نفسوں پر کفر کرکے ظلم کیا ہے انسے کہینگے کہ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ چکھو جو کچھ کہ تھے تم تَكْسِبُوْنَ کسب کرتے کہ کفر کرتے
اور قیامت کے روز کو جھٹلاتے تھے اور ڈرانے میں کہا مبالغہ کرکے فرماتا ہے کہ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جھٹلایا ان لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے یعنی جھٹلایا
ان لوگوں نے کہ کفار مکہ سے پہلے تھے پیغمبروں کو فَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ پس آیا انکو عذاب مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ اس جگہ سے کہ نہیں اطلاع رکھتے
وہ اور عذاب کے آنیکا انکو وہم بھی نہ تھا بلکہ امن و چین میں اپنی اوقات بسر کرتے تھے کہ اسی غفلت میں ناگہاں انپر عذاب نازل ہوا فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ
پس چکھایا انکو خدا نے رسوائی کو فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا بیچ زندگانی دنیا کے کسی کو مسخ کیا اور کسی کو زمین میں دھنسا دیا اور کسی کو قتل کیا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اور البتہ عذاب آخرت کا جو واسطے انکے تیار ہے وہ اَكْبَرُ بڑا بہت ہے دنیا کے عذاب سے کہ دنیا کا عذاب تھوڑی مدت کا اور چند روز کا تھا اور آخرت کا عذاب ہمیشہ کا ہے لَوْ كَانُوْا
یَعْلَمُوْنَ اگر ہوں کہ جانتے ہیں تاکہ پرہیز کریں کفر سے اور یا یہ کہ اگر ہوتے وہ کہ جانتے اس عذاب کو البتہ نصیحت پکڑتے اور پرہیز کرتے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ تحقیق
بیان کی ہم نے لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ واسطے آدمیوں کے بیچ اس قرآن کے مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثال کہ جسکی طرف آدمی محتاج ہیں … کے احوال …
بیان دیا نصیحت کے واسطے لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ تاکہ وہ کفار مکہ نصیحت پکڑیں اور فکر اور تامل کریں قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا قرآن ہے اور قرآن حال واقع
ہوا ہے اسو اور عربیا اسکی صفت ہے یعنی قرآن کو ہم نے عربی بانھیں نازل کیا ہے جو کہ ان کی والوں کی زبان ہے غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ کہ نہیں صاحب کجی کا وہ قرآن کہ
راہ حق سے وہ پھرا ہوا ہو بلکہ حق کی طرف وہ پہنچانیوالا ہے پس کسی طرح کا خلل اسکے معنی میں نہیں ہے اور اسکی حقیقت میں شبہ نہیں اور نازل کیا ہے ہم نے اسکو لَّعَلَّهُمْ
یَتَّقُوْنَ تاکہ وہ پرہیز کریں کفر سے اسکے معنی میں تامل اور فکر کرکے پس بت پرستوں اور خدا کے ایک جاننے والوں کی مثل بیان فرماتا ہے ضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا رَّجُلًا بیان کیا ہے خدا نے مثل آدمی کی لیکن واسطے مشرکوں کے تو یہ مثل بیان کی کہ فِیْهِ شُرَكَآءُ بیچ اسکے شریک ہیں وہ ایک … کہ وہ غلام چند
شخصوں کا ہے کہ مُتَشٰكِسُوْنَ برخلافی رکھنے والے ہیں آپس میں سب شریک بدخوئی کی جہت سے اور اسکی شرکت میں اتفاق نہیں رکھتے ہیں کہ ایک شریک اسکو
ایک کام کیواسطے کہتا ہے اور ابھی وہ کام تمام نہیں ہوا کہ دوسرا شریک اسکو دوسرے کام کو کہتا ہے پس وہ کسیکا کام پورا نہ کرسکیگا اور ان ہی سبب سے اسکی روزی نہ ہوگی اور خلاصی
بدل ہی مثال ہے اور یہ متعلق متشاکسون سے ہے اور واسطے ایک جاننے والوں کے خدا مثل فرماتا ہے کہ وَرَجُلًا سَلَمًا اور ایک کو سپرد اور خالص لِّرَجُلٍ واسطے ایک
یعنی ایسا ہی آدمی کا غلام ہے کہ وہ کام کرتا ہے اپنے مولا اور آقا کو اور جس کی کہتا ہے … کہ وہ بھی اپنی کام کو … اور دوسرے کا کام اس …
هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا کیا برابر ہیں وہ دونو غلام مشابہ اور مانند ہوں یعنی البتہ ایک دوسرے کے مانند نہ ہوگا سو اسلئے کہ ایک تو مالکوں کے نزاع اور جھگڑے کے
سبب سے ناچار اور مجبور ہوگا اور ان سے نہ ہوسکیگا کہ سب کو راضی رکھے اور دوسرا غلام شریکوں کے جھگڑے سے بچا ہوگا اور اپنے آقا کی خدمتگاری جس طرح کریگا تو آقا اسکا
اس سے راضی ہوگا اور ایسے ہی مشرکوں کا حال ہے کہ چند معبودوں کی پرستش کرتے ہیں نہیں معلوم کونسا معبود راضی ہے اور کس معبود کی خدائی پر عاجز ہے اور کس کے …
کریں جیسے کہ بندہ ایک خالص اکا توحید کا ہاں سے عبادت اپنی خدا کی کرتا ہے اور جانتا ہے کہ جسطرح سے کہ آقا کی رضا ہو اسی طرح کرنا چاہئے اور جس سے وہ ناراض ہے اس سے پرہیز کرتا ہے …
کثیر معبودوں کی پرستش کرنیوالے ہیں کب ہو سکتا ہے کسکو وہ راضی کریگا اور ابو القاسم حسکانی نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت امیر المومنین نے کہ میں مرد سلم تو رسول خدا
صلعم ہوں کہ نہیں ہے اس میں خدمتگاری سوا خدا کی اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مرد سلم … علی بن ابی طالب … اور ان کے شیعہ …
ہدایت کا جو واسطے بندوں کے ہے اس جہت سے فرماتا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف واسطے خدا کے ہے اس مثل کی جہت سے کہ یہ مثل مشرکوں کی نادانی ثابت کرکے … توحید

ہیجانی ہوا اور یا یہ کہ مستحق تعریف کا خدا ہی ہے کہ اپنا شریک کوئی نہیں رکھتا اور اپنی ذات سے تمام نعمتیں دینے والا ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر ان کے نہیں جانتے
ہیں اس مطلب کی حقیقت کو اور عناد کی یا دوئی کی جہت سے دوسرے کو شریک اسکا کرتے ہیں کہتے ہیں کہ کفار کہتے تھے کہ ہم انتظار کرتے ہیں کہ محمد مر جاوے تو اسکی محنت سے ہم
نجات پاویں تب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّكَ مَيِّتٌ تحقیق تو مرنیوالا ہے اے محمد صلعم وَاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ اور تحقیق وہ کفار بھی مرنیوالے ہیں پھر ورثہ کے واسطے ہونا اپنی
اپنی اجل کے موافق انتظار تیری موت کا اے محمد صلعم بیفائدہ ہے اسکے واسطے اور وہ کیا ہمیشہ زندہ رہینگے پھر مرنیکا جو وہ انتظار کرتے ہیں ثُمَّ اِنَّكُمْ پھر تحقیق تم اے مسلمانو
ع ۱۰ ۱۶ اور کافرو يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے عِنْدَ رَبِّكُمْ نزدیک پروردگار اپنے کے تَخْتَصِمُوْنَ جھگڑو گے تم دین امر میں یعنی کہیگا اے محمد صلعم کہ میں نے تبلیغ کیا
اور تم شرک کرتے تھے اے کافرو اور کفار عذر کرینگے کہ ہمنے اپنی رئیسوں کی پیروی کی تھی اور انہی باتوں کے سبب سے بہکے تھے اور تو کہیگا کہ میں نے کلام خدا کے تمکو پہنچایا اے کافرو اور راہ حق
کی طرف تمکو بلایا اور تمنے میرا کہنا نہ مانا اور جادوگر اور شاعر مجھکو کہا اور کافر پیشوا سرنگوں ہونگے اور کہتے ہیں کہ یہ خطاب خاص مسلمانوں کی طرف ہے اور وہی آپس میں جھگڑا کرینگے
مظلوم ظالم کی شکایت کریگا کہ اسنے مجھپر زیادتی کی اور حق کو میرے چھین لیا اور ابو العالیہ کہتا ہے کہ یہ جھگڑا خاص اہل قبلہ کے یعنی مسلمانوں کے درمیان ہوگا اور
ابن عمر کہتا کہ ہم کہا کرتے تھے کہ یہ آیت ہمارا اور اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے اور ہم کہتے تھے کہ ہم میں جھگڑا کیونکر ہوگا کہ خدا ہمارا ایک ہے
اور پیغمبر ہمارا ایک ہے اور کتاب ہماری ایک ہے یہانتک کہ دیکھا ہمنے مسلمانوں کو آپس میں لڑتے ہیں اور بعض گردن بعض کی تلوار سے کاٹتا ہے سو تب جانا کہ یہ آیت ہم مسلمانوں ہی کے
حق میں نازل ہوئی ہے اور ابو سعید خدری نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ہم بعد نازل ہونے اس آیت کے کہتے تھے کہ پروردگار ہمارا ایک ہے اور پیغمبر ہمارا ایک ہے اور
دین ہمارا ایک ہے پس یہ جھگڑا کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں واقع ہوگا پس جبکہ جنگ صفین کا روز آیا تو ہمنے کہا کہ ہاں وہی جھگڑا ہے اور بعضوں نے روز جمل اور صفین دونو
لکھے ہیں اور ثعلبی نے لکھا ہے کہ وہ جھگڑا ساتھ علی بن ابیطالب اور وہ شخص سے ہے کہ جسنے اسکا حق غصب کیا ہے اور اہلسنت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے وفات پائی
عمر نے کہا کہ پیغمبر خدا مرے نہیں ہیں اور وہ پھر آوینگے اور پیغمبر مرا نہیں ہے اور جو کوئی کہیگا کہ پیغمبر مر گیا ہے تو میں اسکو سزا دونگا جسوقت ابو بکر نے سنا تو کہا کہ تیری بات سے
نام میں ہے کوئی پیغمبر نے وفات پائی ہے اور خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ انک میت وانہم میتون ثم انکم یوم القیامۃ عند ربکم تختصمون جب ابو بکر سے سنا تو معلوم ہوا کہ حقیقت میں
پیغمبر خدا نے وفات پائی ہے اور ابو بکر سے کہا کہ گویا کہ یہ آیت میں نے کبھی سنی ہی نہ تھی اور طرفہ یہ ہے کہ باوجود واقف نہ ہونے اپنے ایسے امروں سے اور نہ مطلع ہونے آیات
خدا سے کہتے ہیں کہ قرآن عمر کی رائے کے موافق نازل ہوتا تھا فَمَنْ اَظْلَمُ پس کون زیادہ ظالم ہے مِمَّنْ كَذَبَ اس شخص سے کہ جھوٹ کہے عَلَى اللّٰهِ
اوپر خدا کے کہ اسکے شریک اور فرزند اور زوجہ مقرر کرے وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اور جھٹلاوے اور تکذیب کرے ساتھ سچ کے یعنی توحید اور قرآن راست اور حق ہے
اسکو اِذْ جَآءَهٗ جسوقت کہ آیا وہ قرآن اسکے پاس اور تامل اسکی معنی میں نہ کرے اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ کیا نہیں بیچ دوزخ کے یہ استفہام اقراری ہے
یعنی البتہ بیچ دوزخ کے مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ جگہ رہنے کی واسطے کافروں کے انکے اعتقاد باطل کی سزا میں کہ انہوں نے جھوٹ باندھا ہے خدا پر اور اسکی وحدانیت
انکار کیا ہے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور وہ شخص کہ لایا راستی اور حق کو اور راست
جانا اور تصدیق کی جسنے ساتھ اس راستی کے یہ لوگ وہی پرہیزگار ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ جو راستی اور حق ہے وہ تو قرآن ہے اور لانیوالا اسکا محمد صلعم ہے اور
تصدیق کرنیوالے اسکو مومنین ہیں یہ قول قتادہ کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ محمد صلعم لایا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو اور سب نے اسکی تصدیق کی اور طرف خلقت کے اسکو
پہنچایا یہ قول ابن عباس کا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ قول زیادہ قوی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ راستی اور حق کہ جسکو لائے ہیں وہ انبیا علیہم السلام ہیں اور تصدیق
کرنیوالے انکے پیرو ہیں اور یہ قول عطا کا ہے لیکن اسصورت میں والذی جنس ہوگی اس واسطے کہ خبر اسکی جمع ہے اور وہ اولئک ہم المتقون ہے اور ابو العالیہ کلبی کے نزدیک
جو کوئی راستی کو لایا وہ تو محمد رسول اللہ صلعم ہے اور تصدیق کرنیوالا اسکا ابو بکر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ لانیوالا راستی اور حق کا محمد رسول اللہ صلعم ہے اور تصدیق
کرنیوالا اسکا علی بن ابیطالب ہے اور یہ قول مجاہد کا ہے اور ضحاک نے اس قول کی روایت ابن عباس سے کی ہے اور یہی قول ائمہ معصومین علیہم السلام کا ہے اور منقول ہے کہ
شب معراج کو رسول خدا صلعم کو آسمان پر لیگئے اور ملائک آسمانوں کا حضرت کو دکھلایا تو حکم ہوا کہ تو جا اور جو کچھ تونے دیکھا ہے اپنی قوم کو اسکی خبر کر حضرت نے عرض کی کہ خداوندا
لوگ میری تصدیق نہ کرینگے فرمایا کہ علی تیری تصدیق کریگا اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ صدیق تین شخص ہیں حزقیل مومن آل فرعون اور حبیب نجار مومن آل یٰسین

اور علی بن ابی طالب ہیں وہ صدیق اکبر ہیں اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے صحابہ کو کسی لڑائی کیواسطے روانہ کیا اور علی کو شہر میں امیر کیا اور بعد اسکے فرمایا کہ کون ہے کہ میری سچائی کی فضیلت
قرآن سے بیان کرے تو عمار یاسر اٹھے اور کہا کہ میں بیان کرونگا یا رسول خدا فرمایا کہ بیان کر عمار نے کہا والذی جاء بالصدق وصدق بہ حضرت نے فرمایا کہ سچ کہا تو نے اے عمار اور زید بن
حسان نے روایت کی ہے کہ ابتدائے اسلام میں رسول خدا صلعم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ کیا کہتا ہے تو فرمایا کہ میں کہتا ہوں لا الہ الا اللہ وانا رسولہ یعنی خدا ایک ہے اور میں اسکا
پیغمبر ہوں میں نے عرض کی کہ آپکی ان کہنے کو کون تصدیق کرتا ہے فرمایا کہ ایک لڑکا اور عورت میری یعنی علی اور خدیجہ اور خدا فرماتا ہے کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہیں اور حق لانیوالے تھے
وہ ہیں لَهُمْ واسطے انکے بہشت میں مَا يَشَاءُونَ جو کچھ چاہینگے وہ اور آرزو کرینگے عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اپنے کے ذَلِكَ وہ
ثواب اور نعمت جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ بدلا نیکی کرنیوالوں کا ہے کہ تصدیق کرنیوالے ہیں لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ تاکہ دور کرے خدا انسے سبب برکت
نیکیوں کے أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا بدتر چیز کا کہ کیا تھا انہوں نے ایمان سے پہلے مثل شرک کے یا گناہ ہوں کہ یہ فرمانا خدا تعالی کا بطور مبالغہ کے ہے اور یہ واسطے ہے کہ وہ حضرت
صلعم معصوم ہیں وَيَجْزِيَهُمْ اور بدلا دیگا خدا انکو أَجْرَهُمْ اجر انکا بِأَحْسَنِ الَّذِي ساتھ بہتر چیز کے کہ كَانُوا يَعْمَلُونَ تھے وہ عمل
کرتے اور مراد نیک اعمال سے فرائض اور سنت اعمال ہیں اگر مباح کیے کہ ان میں کچھ ثواب نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ قبل نزول اس سورۃ کے کفار معبود اپنے کے بیان کرتے کہ نقصان پہنچاتا
حضرت کو خوف دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ تو پرہیز کر ایسا نہ ہو کہ تجھکو انکی طرف سے کوئی ضرر پہنچے پس اسکو کفایت کرنیکے لیے اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی أَلَيْسَ
اللَّهُ بِكَافٍ کیا نہیں ہے خدا کفایت کرنیوالا یعنی البتہ کفایت کرنیوالا ہے عَبْدَهُ بندہ اپنے کو یعنی رسول کو کہ وہ بندہ اسکا محمد صلعم ہے وَيُخَوِّفُونَكَ اور
خوف دلاتے ہیں تجھکو اے محمد صلعم وہ مشرکین بِالَّذِينَ ساتھ ان چیزوں کے کہ پرستش کرتے ہیں مِنْ دُونِهِ سوائے اس خدا کے اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود
ضرر پہنچاینگے اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے اور ابوجعفر نے عبدہ کو عبادہ پڑھا ہے وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ اور جسکو گمراہ کرے خدا اور توفیق نہ دے
سبب انکار اور عناد کے کہ دیدہ و دانستہ حق سے منہ پھیرا ہے اور باطل پر اصرار کرتا ہے فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ پس نہیں ہے واسطے اسکے کوئی راہ دکھلانیوالا کہ اسکو راہ
راست پر لاوے اور یہ کہ جسکو کہ خدا بہشت کی راہ گم کرے بسبب اسکے کفر اور گناہ کے اور بہشت میں اسکو نہ پہنچاوے تو کوئی نہیں ہے واسطے اسکے بہشت کی راہ بتلانیوالا
وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ اور جسکو راہ دکھلاوے خدا بطرف قصد کے سبب اسکی تامل اور فکر کی قدرت خدا کی نشانیوں میں فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ پس نہیں
ہے واسطے اسکے کوئی گمراہ کرنیوالا کہ اسکو اس راہ سے پھیرے أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ کیا نہیں ہے خدا غالب یہ استفہام تقریری ہے یعنی البتہ خدا غالب ہے مشرکوں پر اور انکا
منصوبہ رد کرنیوالا ہے ذِي انْتِقَامٍ صاحب بدلا لینے اور کینہ کھینچنے کا دوستوں اور انکار کرنیوالوں سے یہ کلام کفار قریش کے عذاب کے ذکر میں ہے اور اپنی خالقیت کا
ذکر کرتا ہے کہ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ اور البتہ اگر پوچھے تو انسے اے محمد صلعم کہ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کسنے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو تو
لَيَقُولُنَّ اللَّهُ البتہ کہینگے وہ کفار کہ خدا نے باوجود انکے انکار اور عناد کے اس بات کا اقرار کرینگے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انسے کہ أَفَرَأَيْتُمْ کیا پس
دیکھا ہے تمنے مَا تَدْعُونَ انکو کہ پکارتے ہو تم یعنی پرستش کرتے ہو تم مِنْ دُونِ اللَّهِ سوا خدا کے یعنی خبر دو تم مجھکو کہ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ
اگر ارادہ کرے مجھکو خدا بِضُرٍّ ساتھ ضرر کے کہ سختی اور آزار مجھکو پہنچاوے اور فقیری اور بیماری میں مجھکو مبتلا کرے تو هَلْ هُنَّ کیا وہ معبود تمہارے كَاشِفَاتُ
ضُرِّهِ دور کرنیوالے ہیں ضرر اسکے کو جو مجھکو پہنچایا ہے أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ یا ارادہ کرے مجھکو خدا ساتھ رحمت کے کہ نعمت اور صحت اور آسودگی مجھکو دیوے تو
هَلْ هُنَّ کیا وہ معبود تمہارے مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ بند کرنیوالے ہیں رحمت اسکی کو جیسے اور جسوقت کہ تم اقرار کرتے ہو کہ خدا خالق ہوسکا اور یہ معبود تمہارے
عاجز ہونگے کہ نہ نفع کو پہنچا سکتے ہیں اور نہ ضرر کو دفع کر سکتے ہیں پس اس صورت میں ترک کرنا خدا کی پرستش کا اور عبادت کرنی بتوں کی نہایت بیوقوفی تمہاری ہے
اور سراسر جہالت ہے کہ عقل کے خلاف کام کرتے ہو اور کہتے ہیں کہ جب حضور رسول خدا صلعم نے یہ سوال کیا تو خاموش ہوا اور کچھ جواب نہ دے سکا اور حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ کہہ تو
اے محمد صلعم ان کفار سے کہ حَسْبِيَ اللَّهُ کافی ہے مجھکو خدا نفع کا پہنچانیوالا اور ضرر کا دفع کرنیوالا عَلَيْهِ اوپر اسکے يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ توکل کرتے ہیں
توکل کرنیوالے اور اسی پر سونپتے ہیں کام اپنے کو اور رد کرتے ہیں اور ڈراتا ہے کفار کو فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان مشرکین سے کہ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا اے قوم میری کام کرو
عَلَى مَكَانَتِكُمْ اوپر طاقت اپنی کے اور جو کچھ کر سکتے ہو اپنی قدرت کے موافق کوشش کرو کہ إِنِّي عَامِلٌ تحقیق میں بھی عمل کرنیوالا ہوں موافق اپنی قدرت کے

اور محمد کی کوشش کر رہا ہوں یعنی ظاہر کرنے میں کلمہ توحید اور بلند کرنے میں اسلام کو **فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ** پس قریب ہے کہ جانو گے تم **مَنْ يَّاْتِيْهِ** اس شخص کو کہ آئیگا اسکو
عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ عذاب کہ رسوا کرے اسکو مراد اس سے عذاب جنگ بدر ہے کہ خدا تعالیٰ نے کفار کو قتل اور قید کر کے رسوا کیا **وَيَحِلُّ عَلَيْهِ** اور نازل ہوا اوپر اسکے
عَذَابٌ مُّقِيْمٌ عذاب ہمیشہ رہنے والا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے سو اسکو بھی قریب ہے کہ جانو گے تم اے کافرو **اِنَّآ اَنْزَلْنَا** تحقیق ہم نے نازل کیا ہے **عَلَيْكَ الْكِتٰبَ**
لِلنَّاسِ اوپر تیرے کتاب یعنی قرآن واسطے آدمیوں کے **بِالْحَقِّ** ساتھ حق کے تاکہ ہدایت پائیں **فَمَنِ اهْتَدٰى** پس جو کوئی کہ راہ پاوے طرف قرآن کے اور
ایمان لاوے اسکے احکام پر عمل کرے **فَلِنَفْسِهٖ** پس واسطے نفس اسکے ہے فائدہ اسکا **وَمَنْ ضَلَّ** اور جو کوئی کہ گمراہ ہووے کہ قرآن کا اعتقاد نکرے اور نہ اسکے احکام کو حق جانے
فَاِنَّمَا يَضِلُّ پس سوا اسکے نہیں کہ گمراہ ہوتا ہے وہ **عَلَيْهَا** اوپر نفس اپنے کے ضرر گمراہ ہونیکا اسکے نفس کو واسطے ہے **وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ** اور نہیں تو اے
محمد صلعم اوپر ان کفار کے نگہبان کہ ان کو ایمان لاوے تو انپر زبردستی کرے اور ایمان انکا نگاہ رکھے وہ گمراہ نہ ہو جائیں اور آگے یہ تیری قدرت سے باہر ہے اور تجھپر تو فقط پہنچا دینا
احکام کا ہے اور اپنی آیتوں کو دوبارہ زندہ کرنیکی قدرت کو بیان کرتا ہے کہ **اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ** خدا قبض کرتا ہے نفسوں کو **حِيْنَ مَوْتِهَا** وقت مرنے انکے کے جس وقت
انکی اجل آتی ہے تو زندگی کو انکی قطع کرتا ہے **وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ** اور قبض کرتا ہے اس نفس کو کہ نہیں مرا ہے **فِيْ مَنَامِهَا** بیچ سونے اپنے کے یعنی وقت سونے کے جان کو قبض کرتا ہے اسطرح
کہ اسکا تعلق اور تصرف بدن سے اٹھا لیتا ہے اور تدبیر اسکی بدن میں سے موقوف کر دیتا ہے لیکن جان کو بدن سے نکالتا نہیں ہے **فَيُمْسِكُ الَّتِيْ** پس نگاہ رکھتا ہے خدا اس نفس
کو کہ **قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ** مقرر کیا ہے اوپر اسکے مرنیکو پھر اسکو بدن کی طرف نہیں پھیرتا ہے دنیا میں **وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى** اور بھیجتا ہے دوسرے نفس کو
بدن میں کہ جس سے زندگانی ہے وقت بیداری کے **اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى** طرف ایک مدت نام رکھی گئی کے یعنی مرنیکے وقت تک اور اول کو فیمسک التی قضی کو فعل مجہول [illegible] قاف
پڑھا ہے صیغہ مجہول کا اور موت کو منصوب پڑھا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ آدمی کی بدن میں ایک روح ہے اور ایک نفس ہے اور درمیان ان دونوں کے ایک شعاع ہے
مثل شعاع آفتاب کے پس نفس وہ ہے کہ جس سے عقل اور تمیز ہے اور روح وہ چیز ہے کہ جس سے نفس اور حرکت کرتا ہے پس جس وقت آدمی سو جاتا ہے تو خدا اسکے نفس کو قبض کرتا ہے اور روح اسکی
باقی رہتی ہے کہ اسکو نہیں نکالتا ہے اور جس وقت مر جاتا ہے تو روح کو اور نفس کو دونوں کو قبض کرتا ہے پس روح نکلتی ہے تو نفس بھی نکل جاتا ہے اور نفس کے نکلنے سے روح کا نکلنا ضرور نہیں
اور ایسا ہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی آدمی نہیں سوتا ہے مگر یہ کہ نفس اسکا آسمان کو چڑھتا ہے اور روح بدن میں رہتی ہے اور درمیان روح اور نفس کے ایک شعاع
پیدا ہوتی ہے مثل شعاع آفتاب کے پس اگر حکم الٰہی تعالیٰ ہوتا ہے روح کے قبض کرنیکا تو قبول کرتی ہے روح نفس کو اور اگر حکم دیتا ہے خدا روح کے باقی رہنیکا تو قبول کرتا ہے
نفس روح کو تو قول حق تعالیٰ کا الله یتوفی الانفس حین موتها اور جس وقت نفس سونے والے کا ملاحظہ کرتا ہے آسمانوں کے
ملکوت کو جو کچھ خواب میں دیکھتا ہے اسکی تعبیر ہے اور اگر درمیان آسمان اور زمین کے دیکھتا ہے تو اسکی تعبیر نہیں ہے اور وہ خیالات شیطانی سے ہے **اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ** تحقیق
بیچ اس معرفت کے اور نگاہ رکھنے اور بھیجنے نفس کے **لَاٰيٰتٍ** البتہ نشانیاں قدرت خدا کی اور زندہ کرنے مردوں کی ہیں **لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ** واسطے اس قوم کے کہ
فکر کرتے ہیں نشانیوں قدرت خدا میں اور بغور سوچتے ہیں اور تامل کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اے فرزند آدم کے جسطرح تو سوتا ہے اسیطرح مریگا اور جسطرح تو بیدار ہوتا ہے
اسیطرح تو زندہ ہوگا اور کفار باوجود دیکھنے ان دلیلوں قدرت خدا کے دوبارہ زندہ ہونے سے انکار کرتے ہیں **اَمِ اتَّخَذُوْا** بلکہ پکڑا ہے انہوں نے یعنی مقرر کئے ہیں انہوں نے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے **شُفَعَآءَ** شفاعت کرنیوالے خدا کے نزدیک کہ انکو سفارش کر کے نجات دلوائیں **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم ان کفار مکہ سے کہ
سفارش کرینگے وہ **اَوَلَوْ كَانُوْا** کیا اگرچہ ہوئیں وہ کہ **لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا** نہ مالک ہوئیں وہ کسی چیز کو سفارش میں سے **وَّلَا يَعْقِلُوْنَ** اور نہ عقل
رکھتے ہوں اور نہ جانتے ہوں اپنی پرستش کرنیوالوں کو جس وقت کہ ایسے بیخبر ہوویں وہ کیا اسوقت بھی وہ سفارش کرینگے تمہاری کہ نہ کچھ بوجھتے ہیں اور نہ کچھ سمجھتے ہیں کہ وہ پتھر ہیں
تراشے ہوئے **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا** واسطے خدا ہی کے ہے شفاعت تمام کہ وہ مالک شفاعت کا ہے اور بدون اذن اور حکم خدا کے کوئی قدرت شفاعت
کی نہیں رکھتا ہے اور شفاعت کے سمجھنے میں دو امر چاہئیں ایک تو اذن خدا کا شفاعت کرنیوالے کو اور دوسرا یہ کہ جسکی شفاعت کرے وہ بھی قابلیت سفارش کی رکھتا ہو اور یہاں
دونوں امر گم ہیں اسواسطے کہ سفارش کرنیوالے تو بت ہیں وہ پتھر کیا سفارش کرینگے کسی کی اور ایسے کے واسطے سفارش کرنیکا حکم ہو کہ جو خدا کے نزدیک کچھ مرتبہ نہیں رکھتے ہیں اور نہ بول سکتے ہیں اور
نہ کچھ سمجھتے ہیں اور جنکی سفارش کرینگے وہ کافر ہیں اور نافرمانبردار خدا کے ہیں وہ قابلیت اسکی نہیں رکھتے ہیں کہ کوئی انکی سفارش کرے اور خدا ہی مالک شفاعت اور سب چیز کا ہے کہ

ع ۱۰

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اسکے ہے بادشاہی آسمان کی اور زمین کی ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ پھر طرف اسکی پھیرے جاؤ گے تم واسطے
جزائے اعمال کے قیامت میں یعنی بادشاہ اور مالک وہی ہے اور جبکہ خدا دنیا اور آخرت میں تو زمین کا مالک اور بادشاہ ہو تو بدون اذن اسکے کون سفارش کر سکتا
اور بیان کفار کے اعتقاد کی بدی کے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ اور جس وقت کہ ذکر کیا جاتا خدا وَحْدَهٗ تنہا اور اکیلا بدون ذکر انکے معبودوں باطل
کے اور وحدہ حال واقع ہوا ہے یعنی جب کہ کلمہ طیبہ لا اله الا الله کو سنیں کہ جس میں خدا تعالیٰ کی توحید کا بیان ہو اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ گھٹ
جاتے ہیں اور بستہ ہوتے ہیں دل اُن لوگوں کے کہ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ آخرت کے اور نہایت کبیدہ اور غصہ سے تیوری کو چڑھا لیتے ہیں وَ
اِذَا ذُکِرَ الَّذِیْنَ اور جس وقت کہ ذکر کیے جاتے ہیں وہ کہ مِنْ دُوْنِهٖ سوائے اس خدا کے ہیں یعنی انکے باطل معبودوں کا ذکر ہو تو اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ
ناگہاں وہ خوش ہوتے ہیں اس طرح سے کہ اثر سرور کا انکے چہرے پر ظاہر ہوتا ہے اور یہی حال اُن لوگوں کا ہے ... کہ جس وقت علی ابن ابیطالب اور انکی اولاد
فضائل اور برگزیدگی کا ذکر ہوتا ہے تو چہرے انکے سیاہ اور نیلے ہو جاتے ہیں اور ... فضائل ... اگر قدرت ہو ...
ہیں تو ان فضیلتوں کو رد کرتے ہیں اور طرح طرح کے عیب ... اور ... تاویلیں ... اور ...
یا فضیلت گھڑی ہوئی اور لوگوں کی بنائی ہوئی کسی کی مذکور ہو تو نہایت خوش ہوتے ہیں ... اور ... کو زیادہ کرتے ...
رسول خدا صلعم انکی عناد کی کثرت سے حیران ہوئے خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ... طرف توجہ ہو اور اس طرح دعا کر فرماتا ہے قُلِ اللّٰهُمَّ کہہ اے خدا
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے اور مالک انکے عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے
فاطر اور عالم کا نصب حرف ندا کی جہت سے ہے کہ پوشیدہ ہے یعنی اے خدا پیدا کرنیوالے آسمان اور زمین کے اور اے خدا جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اَنْتَ تَحْكُمُ تو حکم کرے گا
بَیْنَ عِبَادِكَ درمیان بندوں اپنے کے آخرت میں فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اسکے یَخْتَلِفُوْنَ اختلاف کرتے اور دین کے
مقدمہ میں پس حکم کر تو میرے اور انکے درمیان حق کے ساتھ ... ربیع بن خثیم ... حضرت امام حسین علیہ السلام کے ... اور انکے
قاتلوں پر لعنت کی اور کہا آہ قتل کیا اس شخص کو کہ جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دہن میں ... اور منہ اپنا انکے منہ سے ملتے تھے اور بعد اسکے آیت تلاوت
فرمائی کہ قل اللّٰهم فاطر السمٰوٰت والارض الآیہ اور خدا تعالیٰ کفار کو ڈراتا ہے وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور اگر تحقیق ہو واسطے ان لوگوں کے کہ ظلم کیا ہے ہیں
اپنے نفسوں پر کفر کر کے مَا فِی الْاَرْضِ جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے مال اور دولت جَمِیْعًا سب وَمِثْلَهٗ اور مانند اسکے مَعَهٗ ہمراہ اسکے اور ان
یعنی جتنا مال ہے وہ اور جتنا مال انکے پاس ہو تو لَافْتَدَوْا بِهٖ البتہ فدیہ کریں ساتھ اس مال کے یعنی اس مال کو فدا کریں اپنی نجات کے مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ
بدی عذاب کے اور سختی اسکی سے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہوگا واسطے انکے مِّنَ اللّٰهِ خدا کی جانب سے قسم قسم کے عذاب مَا لَمْ
یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ جو کچھ کہ نہ تھے وہ گمان کرتے ... ظاہر ہوں انکو عذاب ... وَبَدَا لَهُمْ
اور ظاہر ہوں واسطے انکے سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ... وَحَاقَ بِهِمْ اور احاطہ کرے گا ساتھ انکے
مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ... عذاب ... جبکہ ... کفار
فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ پس جس وقت پہنچے آدمی کو یعنی کسی کافر کو ضُرٌّ کوئی سختی مثل فقیری اور مرض کے دَعَانَا پکارتا ہے ہمکو اور درخواست کرتا ہے
ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ ... نِعْمَةً مِّنَّا ...
... قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ ...
... عَلٰی عِلْمٍ ...
... بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ ...
... وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ ...

اور بلا اور نحوست موجود نہیں ہیں قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ تحقیق کہا تھا اس کلمہ کو یعنی کلمہ اِنَّمَا اُوتِيتُهُ عَلٰى عِلْمٍ کو ان لوگوں نے کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے انکے تھے
مثل قارون کے فَمَا أَغْنٰى عَنْهُمْ پس نہ بے پروا کیا انکو عذاب سے ہونے سے مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ جو تھے وہ کسب کرتے یعنی مال و دولت
کو جمع کرتے تھے بلکہ سبب انکے عذاب کا ہوا وہ مال فَأَصَابَهُمْ پس پہنچا انکو سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا عذاب برائیوں اسچیز کا کہ کسب کیا تھا انہوں نے وَالَّذِينَ
ظَلَمُوا اور وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے انہوں نے اپنے نفسوں پر کفر کرنے سے مِنْ هٰؤُلَاءِ ان لوگوں میں سے کہ جو ہیں زمانے کے کفار میں سَيُصِيبُهُمْ قریب ہے کہ پہنچے انکو
سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا عذاب برائیوں اسچیز کا کہ کسب کیا ہے انہوں نے جیسا کہ پہلے انہوں کو پہنچا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ اور نہیں ہیں وہ کفار عاجز کرنے والے ہمکو
عذاب کرنے سے جیسا کہ کہا ہے کچھ جانیں تھیں منقول ہے کہ یہ نازل ہوئی ہے آنحضرت کے خدا تعالیٰ نے سات برس تک قحط میں مبتلا رکھا اور بڑی شے ناپاک کھا گئے
مارے گئے بعد انکے سات برس پھر ارزانی اور آسودگی انکو بخشی تاکہ جانیں کہ تنگ کرنا اور کشادہ کرنا روزی کا خدا کے اختیار میں ہے بعد اسکے فرمایا کہ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا
کیا نہ جانا انہوں نے کہ أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ تحقیق اللہ کشادہ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ يَشَاءُ واسطے جسکے چاہتا ہے بندوں میں سے محض اپنے فضل اور کرم سے
کسی میں شائبہ اور قدر اور استحقاق ہونے کی جہت سے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے روزی کو جسکے واسطے چاہتا ہے اپنی مصلحت سے نہ واسطے ذلت اور خواری بندہ کے إِنَّ فِي ذٰلِكَ
تحقیق بیچ اس کشادہ اور تنگ کرنے روزی کے لَآيَاتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے
ہیں خدا پر اور پیغمبر پر اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ دینے والا روزی کا خدا ہے اور کہتے ہیں کہ ایک جماعت مشرکوں کی کہ قتل اور زنا بہت کرتے تھے اور طرح طرح کے گناہ کرتے تھے ان لوگوں نے
جناب رسول خدا سے عرض کی کہ ہمسے بہت سے گناہ ہوئے ہیں اور تو دعوی کرتا ہے کہ جو کوئی شرک کرے اور ناحق کسیکو قتل کرے اسکو خدا تعالیٰ نہیں بخشتا ہے پس ہم ایمان
نہیں لاتے ہیں مگر اس شرط سے کہ خدا تعالیٰ ہمارے گناہوں کو بخشدے بعد مسلمان ہونے کے یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ اے محمد صلعم يَا عِبَادِيَ اے بندو میرے
الَّذِينَ أَسْرَفُوا جنہوں نے کہ زیادتی کی ہے گناہ کرنے سے عَلٰى أَنْفُسِهِمْ اوپر نفسوں اپنے کے یعنی حد سے گزر گئے ہیں گناہ کرنے میں اور بہت سخت گناہ کئے ہیں انہوں نے
لَا تَقْنَطُوا نہ ناامید ہو تم مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ رحمت خدا کی سے إِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ بخشتا ہے گناہوں کو جَمِيعًا
سب کو صغیرہ کو اور کبیرہ کو اگرچہ انکی کثرت ہو اور حد سے زیادہ ہوں إِنَّهُ تحقیق کہ وہ خدا هُوَ الْغَفُورُ وہی بخشنے والا گناہوں کا الرَّحِيمُ مہربان
ہے بندوں پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف میں اس آیت کے برابر رحمت کشادہ اور مغفرت فراخ والی کوئی آیت نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت وحشی
قاتل حمزہ کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ اس خوف سے کہ توبہ میری قبول نہ ہوگی مسلمان نہ ہوتا تھا یہ آیت نازل ہوئی وہ مسلمان ہوا اور بعد اسکے صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول خدا
یہ آیت خاص وحشی کے واسطے ہے یا سب مسلمان اس میں شریک ہیں فرمایا کہ یہ آیت عام ہے اور سب مسلمانوں کو شامل ہے لیکن اس آیت کے خاص وحشی کے اسلام کیواسطے ہونے میں کلام ہے واسطے
اسکے کہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی ہے اور وحشی اس آیت کے نازل ہونے کی کئی برس بعد مسلمان ہوا البتہ ہو سکتا ہے کہ جب اسنے یہ آیت سنی ہو تو اسکو سنکر مسلمان ہوا ہو اگرچہ بعد نزول
ہونے کی کئی برس بعد سنا ہو اور کہتے ہیں کہ زمانہ پیغمبر صلعم کے میں ایک زاہد مشہور تھا اور کثرت سے عبادت کرتا تھا وہ آدمیوں کو عذاب خدا سے بہت خوف دلاتا تھا اور رحمت سے ناامید
کرتا تھا جسوقت وہ مرا تو کہا کہ خداوند میرے نزدیک میرا کسقدر مرتبہ ہے جواب آیا کہ دوزخ ہی تیرے واسطے کہا کہ اسقدر عبادت جو میں نے کی ہے اسکا ثواب کہاں ہے فرمایا کہ تو میرے بندوں کو
میری رحمت سے ناامید کرتا تھا آج میں تجھکو اپنی رحمت سے ناامید کروں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت کو اولاد فاطمہ کے شیعوں کے حق میں نازل کیا ہے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے شیعوں سے کہ نہیں البتہ یہ ہم ہے سوائے تمہارے کوئی اور نہیں قبول کرتا ہے خدا اگر تم سے اور نہ بخشیگا گناہ مگر تمہارے یا امام ہوا فرمایا ہے کہ بدون
محبت علی کے اور انکی اولاد طاہرین کے بخشش گناہ ہونگی نہوگی اور محبت علی کی سوا اس فرقہ شیعہ کے کسی میں نہیں ہے واسطے کہ محبت انکی اسوقت ثابت ہو کہ انکے دشمنوں سے
بیزاری بھی دل میں ہو اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ انکو بھی دوست رکھیں اور انکے دشمنوں کو بھی دوست رکھے یہ دوستی انکی نہیں ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری دوستی اور
ہمارے دشمنوں کی دوستی ایک دل میں نہیں سما سکتی جیسے کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں سما سکتیں اور حدیث قدسی میں فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے کہ علی ابن ابیطالب حجت ہے میری
خلافت میری پر کہ میں نے اسکو خلیفہ اور حاکم کیا ہے واسطے ہدایت کے اور امانت دار ہے میرے علم کے خزانوں کا بہشت میں لیجاؤنگا میں اسکو کہ جو کوئی کہ اسکو دوست رکھے اگرچہ
میری نافرمانی کی ہو اور نہ لیجاؤنگا میں اسکو بہشت میں جسنے اس سے دشمنی کی اگرچہ میری فرمانبرداری کی ہو اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ خداوند تو دوست رکھ اسکو کہ

ع ۵ ۱۱ ۲

آیت امید عاصیان

جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھے تو انکو کہ جو دشمن رکھے علی کو اور خدا دشمن کی ہرگز نجات نہیں ہے اور آئمہ معصومین علیہم السلام فرمایا ہے کہ دوستی ہم اہلبیت کی گراتی ہے
گناہوں کو بندوں سے جیسے کہ گراتی ہے ہوا سخت پتوں کو درخت سے اور امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی کہ شیعہ ہمارا ہے قیامت کے دن انکو مقام حساب میں کھڑا
کریں گے اور چھپاتے انکے گناہوں سے انکو خبردار کریں گے اور جسوقت وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے تو انکے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے اور لوگوں کو وہ نیکیاں انکی دکھلاوے جسوقت وہ
دیکھیں تو تعجب کریں کہ کہیں ان بندوں سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوا اور بعد اسکے حکم ہو انکو بہشت میں داخل کرینگا اور یہی معنی ہیں قول حقتعالی کے اولئک یبدل اللہ
سیئاتہم حسنات اور صواعق محرقہ وغیرہ کتب احادیث اہلسنت میں منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ یا علی انت و شیعتک فی الجنۃ اے علی تو اور شیعہ تیرے بہشتی
ہیں اور بہشتی اپنے تئیں [illegible] دیکھکر کہ میں شیعہ ہوں یہ آیا کہ جیسے بہشتی اپنی تئیں کہے کہ میں ترکی ہوں ﴿ ۵ ﴾ اندر سے وہم نکیر و منکر [illegible] گنہگار
مراد ہیں [illegible] علی [illegible] آخر بخشش سمجھ بخشید [illegible] اور فرمایا خدا نے وَاَنِیْبُوْٓا اور رجوع کرو تم شرک اور گناہوں سے نہایت کوشش کرکے اور جو کہ تم
اِلٰی رَبِّکُمْ طرف پروردگار اپنے کے انکو واحد جانا اور طاعت کو وسیلہ سمجھو وَاَسْلِمُوْا لَهٗ اور فرمانبرداری کرو تم واسطے اسکے جس حکم کو وہ فرماوے مِنْ قَبْلِ
اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ پہلے اسکے کہ آوے تم کو عذاب ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ پھر مدد نہ کئے جاؤ تم یعنی کوئی ایسا نہو کہ تمہاری مدد کرے اور دفع کرے عذاب کو
تمسے وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ اور پیروی کرو تم بہتر اسکی کہ نازل کی گئی طرف تمہاری مِّنْ رَّبِّکُمْ پروردگار تمہارے
کی طرف کہ وہ بھی ہے مقدم رکھو سنت اور معاف کرنے کو مقدم رکھو بدلا لینے پر اور پیروی بہتر کی کرو کہ جو بہت زیادہ بہتر ہے مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ
پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب خدا کا بَغْتَةً اچانک جسکے آنیکی امید نہو وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اور تم نہ اطلاع رکھتے ہو کہ آنیکے [illegible] پیروی یا وہ مناسب
نہیں کرو اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ ایسا نہو کہ کہے نفس وقت دیکھنے عذاب کے یٰحَسْرَتٰی اے حسرت اور پشیمانی میری عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ اوپر اسکے کہ تقصیر کی
فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ بیچ جانب خدا کے یعنی اسکے حق میں اور اسکی طاعت میں اور آئمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ مراد جنب اللہ سے وہ طریقہ ہیں کہ جو پہنچاتا ہے اللہ
طرف رضا خدا کے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ ہم ہیں جنب اللہ یعنی ہم وہ طریقہ ہیں کہ جو پہنچاتا ہے اہل طاعت خدا کے تئیں جو کوئی کہ ہماری پیروی نکرے وہ کل کے
قیامت کے روز کہیگا کہ ہائے افسوس میری تقصیر کی آل محمد کے طریقہ میں اور امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کہ ہم ہیں جنب اللہ اور امام کاظم علیہ السلام فرمایا کہ جنب اللہ
امیر المومنین ہیں اور ایسے ہی جو کوئی کہ بعد انکے ہیں اوصیا میں اور یہی مقصود ہے حدیث ثقلین سے چنانچہ رسول خدا نے فرمایا کہ دو چیزیں ہیں کہ تم میں چھوڑے جاتا ہوں قرآن اور
اہلبیت اگر انہی سے چنگل مارے رکھو گے تم تو گمراہ نہوگے یعنی اگر ان دونوں کی پیروی کروگے تو گمراہ نہوگے پس جسنے کہ انکی پیروی نکی ہوگی تو وہ آج روز قیامت افسوس کریگا اور کہیگا کہ
میں انکی پیروی کیوں نکی لیکن اس روز کی پشیمانی کچھ فائدہ نہ بخشیگی اور کہیگا کہ وَاِنْ کُنْتُ اور تحقیق کہ تھا میں دنیا میں لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ البتہ
ٹھٹھا کرنیوالوں میں کتاب خدا اور رسول خدا اور آئمہ ہدی پر کہ نہ انکی پیروی کی اور کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص عالم تھا کہ وہ تمام اوقات اپنی علوم کے حاصل
کرنے میں صرف کرتا تھا ابلیس اسکے پاس آیا اور کہا کہ تو کسواسطے اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے ان مشقتوں اور محنتوں سے اور دنیا کی فائدوں اور مزوں سے تو محروم رہتا چاہیے کہ
دنیا کی لذتوں سے فائدہ مند ہو کہ دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے آئندہ کو توبہ کر لینا کہ دونوں جہان کی لذتوں سے فائدہ اٹھائے وہ شخص ابلیس کے فریب میں آگیا اور
فسق و فجور اور بدکاریوں کو اپنی شعار کیا اور جسوقت کہ لذت دنیا میں مشغول تھا اسوقت ملک الموت اسکے پاس آیا اور جسوقت اسنے آثار موت کے دیکھے تو کہا اے پشیمانی میری
اوپر اسکے کہ تقصیر کی میں نے طاعت خدا میں اور شیطان کی پیروی میں رہا اور اسی حسرت اور پشیمانی میں روح اسکی قبض ہوئی اور ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہوا خدا نے
اپنے حبیب کو خبر دی کہ ایسا نہو کہ ابلیس کے فریب میں آکر تم بھی اے لوگو آج یا نہ کرے طاعت خدا میں قصور کرو اور کل کو کہنے لگو کہ ہائے پشیمانی میری کہ میں نے جانب خدا میں قصور کیا اور اسکے
احکام پر ٹھٹھا کرنیوالا تھا اَوْ تَقُوْلَ یا کہے وہ نفس کہ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ اگر تحقیق کہ خدا رہنمائی کرتا مجھکو توفیق عطا کرکے طرف حق کے تو
لَکُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ البتہ ہوتا میں پرہیزگاروں میں سے اور شرک اور گناہ میں آلودہ نہوتا غرض یہ ہے کہ وقت مرنے کے آرزو اور عذر کریگا لیکن کچھ فائدہ
نہوگا اَوْ تَقُوْلَ یا کہیگا وہ نفس افسوس کرکے حِیْنَ تَرَی الْعَذَابَ جسوقت دیکھیگا عذاب کو لَوْ اَنَّ لِیْ کَرَّةً اگر تحقیق واسطے میرے ہو پھرنا طرف دنیا کے
فَاَکُوْنَ پس ہوتا میں مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ نیکی کرنیوالوں میں سے اور خدا اسکی قول کو رد کرکے کہیگا کہ بَلٰی قَدْ جَآءَتْکَ اٰیٰتِیْ آئیں تیرے

آچکیں میری کتابیں کہ قرآن کی آیتیں ہیں تجھکو راہ حق دکھلائی فَكَذَّبْتَ بِهَا پس تکذیب کی تو نے ساتھ ان آیتوں کے اور جھٹلایا تو وَاسْتَكْبَرْتَ
اور تکبر اور سرکشی کی تو نے انکو قبول کرنے سے اپنے انکار اور عناد اور گمراہی کو تو نے ہدایت پر اختیار کیا وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ اور تھا تو کفر کرنے والوں میں
اور خدا پر جھوٹ بنانیوالوں میں تو اس سے جیسا کہ فرمایا ہے کہ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ اور دن قیامت کے تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا دیکھیگا تو ان لوگونکو کہ جھوٹ باندھا
انہوں نے عَلَى اللَّهِ اور خدا پر جھوٹ باندھا کہ فرزند مقرر کیا اور اسکے واسطے شریک ٹھیرائے اور کہا کہ یہ ہماری سفارش کرینگے خدا کی درگاہ میں پس ان جھوٹ باندھنیوالوں کا
یہ حال ہوگا کہ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ منہ انکے کالے سیاہ ہونگے اس لئے کہ انکو دوزخمی پہچانیں تا کہ قیامت کے لوگ اس علامت سے انکو جانیں کہ یہ دوزخی ہیں أَلَيْسَ
فِي جَهَنَّمَ کیا نہیں ہے بیچ دوزخ کے مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ جگہ ٹھیرنے کی سرکشوں کے لئے یعنی تکبر کی جہت سے خدا کی اور رسول کی فرمانبرداری نہ کی
اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے وہ امام ہے کہ اپنی ذات کو طرف خدا کے منسوب کرتا ہو اور حال یہ ہے کہ خدا نے اسکو منصب امامت کا نہیں دیا اس راوی کہتا ہے کہ
میں نے پوچھا کہ اگر وہ فاطمی ہو فرمایا کہ اگرچہ وہ فاطمی ہو اور اسکے بعد پرہیزگاروں کا حال بیان کرتا ہے وَيُنَجِّي اللَّهُ اور نجات دیگا خدا الَّذِينَ اتَّقَوْا
ان لوگونکو کہ ڈرتے ہیں اور پرہیز کرتے ہیں کفر اور گناہوں سے بِمَفَازَتِهِمْ سبب نجات اور مراد پانے کے ایمان اور طاعت کی جہت سے اور اہل کوفہ نے سوائے
حفص کے مفازات پڑھا ہے جمع کا صیغہ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ نہ پہنچیگی انکو کوئی برائی اور سختی وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غمگین ہونگے نعمت اور
لذت پانے سے اور اپنی قدرت کا حال بیان کرتا ہے اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ خدا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہے وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ اور وہ اوپر ہر چیز
وَكِيلٌ نگہبان کہ اسکا دخل اور تصرف ہر چیز میں ہے لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واسطے اسکے ہیں کنجیاں خزانوں آسمانوں اور
زمین کی یعنی وہ مالک تمام امور آسمانوں اور زمین کا ہے اور اسکے غیر کو کسی طرح دخل اس میں نہیں ہے جیسے کہ کسی کے پاس کنجی خزانہ کی ہو تو وہ اسکے غیر کو اس میں دخل نہیں دیتا ہے اور
ابن عباس سے منقول ہے کہ کنجیاں روزی کی انکے پاس ہیں یعنی وہ روزی کے جسکے واسطے چاہے کھولے اور جسکے واسطے مصلحت دیکھے روزی کا تنگ کرنا تو روا رکھے
روزی اسکی بند کرے اور کہتے ہیں کہ خزانے آسمان کے باران رحمت ہے اور خزانے زمین کے روئیدگی اور کنجیاں ان خزانوں کی انکے تصرف میں ہیں جسقدر چاہیے برسائے اور جسقدر چاہے گھاس
چاہے اگائے اور حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے سنا ہے فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلعم سے پوچھا کہ کنجیاں آسمان اور زمین کی کیا ہیں فرمایا کہ

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہو الاول والآخر والظاہر والباطن لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو حی لا یموت
بیدہ الخیر وہو علی کل شیء قدیر یہ کلمے کہ جنمیں خدا تعالیٰ کی تسبیح اور حمد اور تکبیر کا بیان ہے یہ کنجیاں ہیں آسمانوں اور زمین کی خیر اور برکت کی اور جو کوئی صبح کے وقت ان
کلمونکو پڑھے اسکے واسطے خدا تعالیٰ چھ خصلتیں بخشے اول یہ کہ اسکو بلاؤں سے اور اسکے لشکر سے محفوظ رکھے اور دوسرے یہ کہ کثرت سے ثواب اسکو دے کہ وہ احد سے زیادہ ہو اور تیسرے
یہ کہ انکے نیکیوں کے درجہ کو پہنچا اور چوتھی یہ کہ حور العین کو زوجہ انکی کرے اور پانچویں یہ کہ بارہ ہزار فرشتوں کو خدا تعالیٰ حکم فرمائے کہ ان کلموں کو اس سے سنکر ایک ورق پر لکھیں
تا کہ قیامت کے دن انکی واسطے گواہی دیویں اور چھٹے یہ کہ ثواب توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن کے پڑھنے کا اسکو دیویں اور ایسا ہو کہ حج اور عمرہ مقبول اس نے کیا ہو اور
اگر اس دن میں مرے تو شہید اٹھے اور اسکے بعد کافروں کا حال خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور انکار کیا انہوں نے
بِآيَاتِ اللَّهِ ساتھ نشانیوں قدرت خدا کی أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ یہ لوگ وہی نقصان پانیوالے ہیں قیامت کے دن کہ انہوں نے بہشت کی نعمتوں
کے عوض میں عذاب دوزخ کو خرید کیا ہے اور حکم کرتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد ان مشرکوں سے کہ جو تجھکو باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہیں أَفَغَيْرَ اللَّهِ کیا پس غیر خدا کو
تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ حکم کرتے ہو تم مجھکو کہ پرستش کروں میں باوجودیکہ دلیلیں روشن اسکی توحید اور قدرت پر دلالت کرتی ہیں أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ
اے جاہلو اور نہ جاننے والو انجام کار کو اور اہل مدینہ تامرونی نون خفیفہ سے پڑھا ہے اور یا کو فتح سے اور ابن عامر نے دو نون سے تامرونني پڑھا ہے اور یا کو ساکن
اور ابن کثیر نے نون مشدد اور یا مفتوحہ سے پڑھا ہے اور باقیوں نے نون مشدد اور یائے ساکن سے پڑھا ہے اور اپنے حبیب کی طرف خطاب کرتا ہے کہ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ
اور البتہ تحقیق وحی کی گئی ہے طرف تیرے وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اور طرف ان لوگونکی کہ پہلے تجھسے تھے یعنی تجھسے پہلے جو پیغمبر تھے مثل تیرے انکی طرف بھی
وحی کی گئی ہے اور تیری طرف بھی قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ لَئِنْ أَشْرَكْتَ یعنی اگر شرک کرے تو بر سبیل فرض اگرچہ تجھسے محال ہے تو اس صورت میں

ع ۱۱

لیحبطن عملک البتہ نابود ہوجاویگا عمل تیرا ولتکونن من الخاسرین اور ہوجاویگا تو نقصان پانیوالوں سے یعنی اگر تو شرک کرے تو تیرے وقت تک ساتھ
کوئی عمل تیرا قبول نہو اور ثواب اس عمل کا تجھکو حاصل نہو پس پیروی مشرکونکی مت کرو اور انکے بہکانے سے اپنے طریق کو مت چھوڑو اس کلام میں اگرچہ خطاب حضرت کی
طرف ہے لیکن تنبیہ اپنے بندونکو کرتا ہے کہ جو کوئی شریک کرے کسی کو عبادت میں سوا خدا کے اگر غیر کو توبھی عبادت کا مستحق قرار دیگا نہوگا سواے اسکے ثواب کا حاصل ہونا موقوف
عمل پر ہے جو خالص واسطے خدا کے ہو پھر یہ کہ وہ عمل کسی کی آمیزش نہو اور مراد عمل کے حبط اور نابود ہونے سے یہ بیان ہے کہ اس عمل کے کرنیسے مستحق ثواب کا نہ ہوگا
بل اللہ فاعبد بلکہ خدا کو پس عبادت کر تو وکن من الشاکرین اور ہو تو شکر کرنیوالوں سے نعمت توحید اور عمل خالص پر وما قدروا
اللہ اور نہ بزرگی کی انہوں نے خدا کی حق قدرہ حق بزرگی اسکی کا جیسا چاہیے کہ وہ لائق بزرگی کرنیکے ہے بلکہ اسکی عبادت میں اسکے غیر کو انہوں نے
شریک کیا اور یا یہ کہ نہ تعریف کی انہوں نے اسکی جیسے کہ وہ سزاوار تعریف کا ہے اسلیے کہ انہوں نے انکار کیا اسکی قدرت کا کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا ہے اور
حق میں اسکے بیان کیا انہوں نے کہ خلقت کو اس نے عبث پیدا کیا ہے اور وہ عاجز ہے دوبارہ انکے پیدا کرنیسے والارض جمیعا اور زمین سب قبضتہ
یوم القیامۃ قبضہ میں اسکے ہے دن قیامت کے اور [illegible] حال واقع ہوا اور حال اسکا [illegible] والسموات مطویت بیمینہ اور آسمان
لپٹے ہوئے ہیں ساتھ ہاتھ قدرت اسکے کے مقصود اس سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اسکی قدرت کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتے زمین باوجود اس قدر بڑی ہونیکے اسکی ایسی ہے
کہ کسی چیز کو مٹھی میں پکڑے اور آسمان لپٹے ہوے ہیں جیسے کوئی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے لپیٹ لیوے اور اس طرح سے بیان کرنا واسطے تمثیل کے ہے اور مراد اس سے ظاہر
کرنا اسکی قدرت کا ہے اور جسوقت کہ وہ [illegible] سبحانہ پاک ہے وہ وتعالی اور بلند مرتبہ ہے عما یشرکون اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں وہ
مشرکین کہ انکے غیر کو اسکا شریک کرتے ہیں اور اب قیامت کے حال کی خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ونفخ فی الصور اور پھونکا جائیگا صور یعنی پہلا صور
جسکو اسرافیل پھونکینگے اور ذکر اسکا سورہ یس میں ہو لیا ہے فصعق پس بیہوش ہوجائیگا یعنی مرجائیگا اسکی سخت آواز کے سننے سے من فی السموات
جو کوئی کہ بیچ آسمانوں کے ہے ملائکہ وغیرہ ومن فی الارض اور جو کوئی کہ بیچ زمین کے ہے الا من شاء اللہ مگر جسکو چاہے خدا وہ اس آواز سے نہ مریگا
جیسے کہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اور حاملان عرش اور بعضے [illegible] اور شہدا اور اپنی تلواریں گلے میں ڈالے ہوے گرد عرش کے
پر بھی اس آواز سے نہ مرینگے ثم نفخ فیہ اخری پھر پھونکا جائیگا بیچ اس صور کے دوسری بار اور یہ صور دوسرا ہے کہ جس میں سب زندہ ہوجاوینگے اور کہتے ہیں کہ
درمیان دونو صوروں کے چالیس برس کا فاصلہ ہوگا جس وقت دوسرا صور پھونکا جاویگا فاذا ہم قیام تو ناگاہ وہ سب کھڑے ہوجاوینگے اور قبروں سے نکلکر
ینظرون نظر کرینگے اور دیکھینگے اپنے چاروں طرف حیران ہوکر اس وقت انتظار کرینگے کہ دیکھیں ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے اور ہمکو کیا حکم ہوتا ہے اور منقول ہے کہ حضرت
سجاد علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ درمیان دونو صوروں کے کسقدر فاصلہ ہوگا فرمایا کہ جسقدر کہ خدا چاہے اور پوچھا کسی نے کہ اے فرزند رسول خدا
کیونکر پھونکا جائیگا صور فرمایا کہ جسوقت پہلا صور پھونکا جائیگا تو اسکی کیفیت یہ ہے کہ خدا تعالی اسرافیل کو حکم کریگا وہ دنیا میں آئیگا آسمان سے اور اسکے پاس صور ہوگا
اور اسکے دو سر ہونگے ایک اوپر اور ایک نیچے اور فرق درمیان دونو سروں کے ایسا ہوگا کہ جیسے زمین و آسمان میں فرق ہے اور جسوقت ملائکہ اسرافیل کو دیکھینگے کہ
دنیا کیطرف جاتا ہے اور ہمراہ اسکے صور ہے تو کہینگے کہ خدا تعالی نے زمین اور آسمان کے باشندونکی موت کا حکم دیا ہے پس اسرافیل بیت المقدس کے حجرہ پر اتریگا اور
کعبہ کیطرف اسکا منہ ہوگا اور جسوقت زمین کے رہنے والے اسکو دیکھینگے تو کہینگے کہ خدا تعالی نے زمین کے باشندونکی موت کا حکم دیا ہے پس اسرافیل صور میں ایک پھونک ماریگا
اور اس صور میں سے آواز اس طرف سے نکلیگی جو طرف کہ زمین سے متصل ہے پس کوئی جاندار زمین پر باقی نہ رہیگا جسقدر زمین پر ہیں سب مرجاوینگے اور بعد اسکے اس طرح آواز
نکلیگی جو طرف کہ اس صور کی آسمان سے متصل ہے اور اس آواز سے جسقدر کہ جاندار آسمان پر ہیں سب مرجاوینگے مگر اسرافیل کہ وہ باقی رہیگا پس فرمائیگا خدا تعالی اسرافیل کو کہ
مرجا تو وہ بھی مرجائیگا اور دیر کرینگے سب اپنے مرنے میں جسقدر کہ خدا چاہے پھر حکم کریگا خدا تعالی آسمانوں کو پس مضطرب ہونگے اور حرکت کرینگے اور حکم کریگا پہاڑوں کو
پس روانہ ہونگے اور چلینگے اور یہ مراد ہے اس قول سے کہ یوم تمور السماء مورا وتسیر الجبال سیرا اور بدلی جاویگی زمین [illegible] کہ جسپر گناہ نہیں کیا گیا [illegible] برابر اور کھلی
ہوئی ہوگی کہ اسپر نہ پہاڑ ہونگے اور نہ درخت ہونگے جیسے کہ پہلی مرتبہ بچھائی گئی تھی اور ہوجائیگا عرش اسکا پانی پر جیسے کہ اول مرتبہ تھا اور اسکی قدرت اور عظمت کی [illegible]

خدا نے جیسا کہ ذکر کیا اسطرح ہوگا کہ سب آسمان کو طے فرمائیگا اور کہیگا کسکو واسطے ہے آج بادشاہی پھر کوئی جواب دیگا نہیں تو اپنی قدرت سے آپ ہی کہیگا کہ میرے واسطے پھر کیا خلقت ہے اور پھر کہیگا
مارڈالا میں ہی تھا خدا اُنہیں سے کوئی معبود قابل پرستش کے سوائے میرے کہ کوئی میرا شریک ہے اور نہ وزیر ہے اور میں نے اپنی دست قدرت سے خلقت کو پیدا کیا تھا اور میں ہی انکو
مارڈالا اپنی خواہش سے اور میں ہی انکو زندہ کرونگا اپنی قدرت سے اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ پس پھونکیگا خدا صور دوسری بار اور انکی ایک طرف سے جو کہ متصل آسمان ہے جتنے
باشندے آسمان اور زمین کے ہیں سب زندہ ہو جائینگے اور زندہ ہونگے حاملان عرش اور حاضر ہونگی بہشت اور دوزخ اور خلقت حساب کے لئے جمع ہوگی راوی کہتا ہے کہ میں نے امام زین العابدین
علیہ السلام کو دیکھا کہ یہ فرما کر بہت شدت سے روئے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب پہونچیگی جانیں فرمایا کہ جب پہلا صور پھونکا جائیگا تو زمین و آسمان کے باشندے سب مر جائینگے اور بعد
آسمان کے پہنچے ہوئے سب مر جائینگے اور کوئی باقی نہ رہیگا مگر ملک الموت اور حاملان عرش اور جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت خدا کے سامنے کھڑا ہوگا اس سے کہا جائیگا کہ کون
باقی رہا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ کون کون باقی رہا ہے لیکن ملک الموت سے پوچھیگا تو وہ جواب میں کہیگا کہ کوئی باقی نہیں رہا ہے مگر ملک الموت اور حاملان عرش اور
جبرئیل اور میکائیل حکم ہوگا ملک الموت کو کہ کہہ تو جبرئیل اور میکائیل کو کہ مر جائیں اسوقت فرشتے کہینگے کہ خداوندا یہ تیرے رسول اور امین ہیں کہ تیرا حکم لیکر جاتے
تھے فرمائیگا کہ میں نے سب جانداروں کے واسطے حکم مرنیکا دیا ہے اور بعد مرنے جبرئیل اور میکائیل کے پھر ملک الموت خداوند جبار کے آگے کھڑا ہوگا فرمائیگا خدا کہ اب کون
باقی رہا ہے ملک الموت عرض کریگا کہ ملک الموت اور حاملان عرش کے سوا کوئی باقی نہیں رہا ہے فرمائیگا کہ کہہ تو حاملان عرش کو کہ وہ بھی مر جائیں جسوقت کہ حاملان عرش بھی مر جائینگے تو
ملک الموت غمگین اور بدحال ہوکر آگے کھڑا ہوگا اور آنکھ اپنی اوپر کو نہ اٹھائیگا فرمائیگا خداوند تعالی اے ملک الموت کون باقی ہے عرض کریگا کہ اے پروردگار سوائے ملک الموت کے
کوئی باقی نہیں رہا ہے فرمائیگا کہ مر جا تو وہ بھی مر جائیگا اور زمین کو اور آسمانوں کو اپنی دست قدرت میں پکڑ کر فرمائیگا کہاں ہیں وہ لوگ کہ ہمراہ میرے شریک مقرر کرتے تھے اور
کہاں ہیں آج وہ لوگ کہ دوسرا معبود میرے نزدیک مقرر کرتے تھے اور خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ جس روز یہ معرکہ ہوگا وہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ جسوقت خدا خلقت کو زندہ کرکے اٹھانے کا ارادہ کریگا تو چالیس صباح مینہ برسائیگا سب بند و بال جمع ہوکر اپنی اپنی جگہ ملجائینگی اور گوشت بدن پر اگینگے اور دوسری روایت میں
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روح اپنے مکانوں میں مقیم ہونگی روح نیک آدمی کی تو روشنی اور کشادگی میں ہوگی اور روح بد آدمی کی تنگی اور تاریکی میں ہوگی اور بدن
مٹی ہو جائیگا مثل اسکے جس سے پہلے پیدا ہوا تھا اور جو چیز کہ درندوں اور جانوروں نے کھالیا ہے انکے پیٹوں سے باہر ڈالا ہے وہ مٹی میں خدا کے پاس سب محفوظ ہے اور
ہر ایک ذرہ کو جانتا ہے وہ شخص کہ جس سے پوشیدہ نہیں ہے تاریکی برابر ذرہ کے زمین کی تاریکیوں میں اور جانتا ہے گنتی کو چیزوں کی اور وزن انکا اور مٹی روح والی چیزوں کی
بمنزلہ سونے کی خاک میں ہے جسوقت خدا زندہ کرنا چاہیگا تو زمین پر مینہ برسیگا اور مٹی زمین کی مثل دہی کے بلوئی جائیگی پس مٹی آدمی کی مثل سونے کے نکل آئیگی
جیسے کہ سونا مٹی میں سے دھوکر نکالتے ہیں اور مسکہ کو شیر سے بلوکر نکالتے ہیں پس مٹی ہر بدن کی جمع ہوکر اپنے بدن میں ملجائیگی اور قدرت خدا سے جو صورت کہ پہلے تھی ہو جائیگی
اور روح اسمیں داخل ہو جائیگی وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ اور روشن ہوجائیگی زمین یعنی میدان حشر کا روشن ہوگا بِنُوْرِ رَبِّهَا ساتھ نور پروردگار اپنے کے مراد نور سے
یہاں عدل اور انصاف ہے یعنی جیسے کہ ظلم کو تاریکی کہتے ہیں ایسے ہی عدل کو نور کہتے ہیں اور یہاں سے مراد عدل کو نور کہا کہ اسمیں حق ظاہر ہو جائیگا اور یا مراد نور سے یہ ہے کہ
خدا پیدا کریگا اسدن نور اور ایک نور سے پیدا کریگا کہ اس نور سے زمین محشر کی بدون آفتاب و مہتاب کے روشن ہو جائیگی وَوُضِعَ الْكِتٰبُ اور رکھی جائیگی کتاب یعنی اعمال کی
کتابیں حساب کے واسطے رکھی جائینگی وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ اور لائے جائینگے پیغمبر واسطے دعوی پہونچانے احکام خدا کے امتوں کو اور ان امتوں پر حجت پکڑنے کے واسطے وَالشُّهَدَآءِ
اور گواہ لائے جائینگے انکے صحیح کرنے دعوی پیغمبروں اور جھٹلانے امتوں کو لوگوں کے اور مراد ان گواہوں سے ملائکہ ہیں کہ واسطے انکے مقرر ہیں انکے اعمال بد اور نیک لکھنے کیواسطے اور
یا مومنین عادل مراد ہیں اور پہلے اس سورہ بقرہ میں گذرا ہے کہ مراد انسے آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ اور حکم کیا جائیگا درمیان ان بندوں کے
ساتھ حق کے یعنی ساتھ عدل اور راستی کے وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے کہ ثواب انکا کم کیا جائے یا عذاب انکا زیادہ کیا جائے بلکہ ثواب عمل سے زیادہ
ملیگا اور عذاب موافق گناہ کے ہوگا وَوُفِّیَتْ اور پورا دیا جائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس کو مَّا عَمِلَتْ جزا اس چیز کی کہ عمل میں لایا ہے وہ نیکی یا بدی وَهُوَ
اَعْلَمُ اور وہ خدا زیادہ جاننے والا ہے اور عالم ہے بِمَا یَفْعَلُوْنَ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں وہ بندے دنیا میں اور اس پر کچھ پوشیدہ نہیں ہے اور ہر ایک کو جزا دیگا ع ۷ ۴
اس تفصیل سے کہ خدا بیان کرتا ہے وَسِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اور ہانکے جائینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہے انہوں نے ذلت اور خواری سے اِلٰى جَهَنَّمَ طرف دوزخ کے

زمرا ایک گروہ کے گروہ یہ حال واقع ہوگا یعنی ایک جماعت کے پیچھے ایک جماعت ہر جماعت کے ہمراہ دوزخ تک [illegible] حتی اذا جاؤہا
یہانتک کہ جسوقت آئیں وہ دوزخ میں فتحت ابوابہا کھولے جائیں دروازے اسکے انکو داخل ہونیکے واسطے وقال لہم خزنتہا اور کہیں واسطے
ان دوزخیوں کے نگہبان اس دوزخ کے کہ وہ فرشتے ہیں مالک اور اسکے زیر حکم جسقدر کہ فرشتے ہیں وہ ان دوزخیوں کے وقت داخل کرنیکے الم یاتکم
کیا نہیں آئے تھے رسل منکم پیغمبر تمہاری قوم میں سے کہ یتلون علیکم پڑھتے اوپر تمہارے آیات ربکم آیتیں پروردگار تمہارے
کی اور نشانیاں اسکی قدرت کی بیان کرتے جس سے تم خدا کو پہچانتے اور اسکی اطاعت کو اختیار کرتے وینذرونکم اور ڈراتے وہ تمکو لقاء یومکم
ہذا ملاقات کرنے سے اس دن تمہارے کی یعنی اس دن کی ملاقات کرنے سے ڈراتے قالوا بلی کہینگے وہ دوزخی ان فرشتوں کے جواب میں کہ ہاں ہمارے پاس
پیغمبر آئے تھے اور انہوں نے ہمکو ڈرایا بھی تھا ولکن حقت اور لیکن واجب ہوا کلمۃ العذاب یعنی حکم عذاب کا جو کہ فرمایا تھا عذاب کے واقع ہونیکا
علی الکافرین ۝ اوپر کافروں کے یعنی ہم جو باوجود [illegible] رسولوں کی تصدیق [illegible] اور ڈرانے [illegible] کے [illegible] عذاب
[illegible] اور جسوقت فرشتے یہ کلام [illegible] قیل کہا جائیگا یعنی وہ فرشتے کہینگے کہ ادخلوا ابواب جہنم داخل ہو تم دروازوں میں دوزخ
کے خالدین فیہا ہمیشہ رہنے والے ہوگئے بیچ اس دوزخ کے فبئس مثوی المتکبرین پس بری ہے جگہ [illegible] تکبر اور سرکشی
کرنیوالوں کی اور اب بہشتیوں کا حال بیان کرتا ہے کہ وسیق الذین اتقوا اور روانہ کئے جائینگے وہ لوگ کہ پرہیزگاری کی انہوں نے کفر اور گناہوں سے اور
ڈرتے ہیں وہ ربہم پروردگار اپنے سے الی الجنۃ طرف بہشت کے زمرا گروہ گروہ موافق اپنے [illegible] ایک گروہ کے [illegible] دوسرا گروہ [illegible]
سے ہمراہ [illegible] جنت میں ہر گروہ کا جسوقت ہوگذرا اور [illegible] فضل و کرم کی [illegible]
حتی اذا جاؤہا یہانتک کہ جسوقت آئینگے متقی اس بہشت میں نہایت خوشی سے اور اسکے دروازہ پہنچیں وفتحت ابوابہا اور کھولے جائیں
دروازے اسکے انکے داخل ہونیکے واسطے وقال لہم خزنتہا اور کہیں واسطے انکے نگہبان اس بہشت کے رضوان [illegible] سلام علیکم سلامتی ہے
اوپر تمہارے اور رحمت جانب خدا سے کہ بیخوف ہوئے تم طبتم پاک ہو تم دنیا میں گناہوں سے [illegible] تم [illegible] مغفرت [illegible]
پہلے داخل ہونیکے اور فتحت اور وفتحت کو دونوں کو اہل کوفہ نے تاکی تخفیف سے پڑھا ہے اور باقیوں نے تشدید سے اور واو وفتحت کی بعضے کہتے ہیں کہ زائد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
واو حالیہ ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اپنے باپ سے اور انکے باپ نے اپنے باپ سے یہانتک کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا حضرت علی نے کہ بہشت کے
آٹھ دروازے ہیں ایک دروازہ سے انبیاء داخل ہونگے اور صدیقین اور ایک دروازہ سے شہداء اور صالحین داخل ہونگے اور پانچ دروازوں سے ہمارے شیعہ اور دوست
داخل ہونگے اور میں صراط کے اوپر کھڑا ہونگا اور دعا کرتا ہونگا کہ اے پروردگار میرے سلامت رکھ تو میرے شیعوں اور دوستوں کو اور جنہوں نے میری نصرت کی ہوا [illegible]
[illegible] وہ اس شخص سے جو کہ [illegible] قول سے یا فعل سے اور ایک دروازہ سے سب مسلمان داخل ہونگے جو کہ گواہی دیتا تھا لا الہ الا اللہ کی اور انکے دلمیں برابر ذرہ کے
دشمنی ہم اہلبیت کی نہ تھی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کیطرف نیک گمان کرو اور جانو تم کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور عرض ہر دروازہ کا
چار سو برس کی راہ کا ہے ظاہرا اور ان آٹھ دروازوں سے آٹھ بہشتیں ہیں اور ہر بہشت کا عرض چار سو برس کی راہ کا ہوگا لیکن [illegible] زیادہ ہے اور اسکی حقیقت
خدا ہی جانتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت بہشتی بہشت کے دروازہ پر پہنچیں ایک درخت دیکھینگے کہ اسکے نیچے سے دو چشمے جاری ہیں [illegible]
میں غسل کریں جسوقت وہ غسل کریں تو تمام بدن انکا پاکیزہ اور لطیف ہو جائیگا اور بدن انکا پھر کبھی میلا اور چرکین نہوگا اور بال انکے پریشان
اور بکھرے ہوئے نہونگے اور دوسرے چشمہ سے انکو پانی پلائیں [illegible] دل انکا حسد اور کینہ سے اور عیبوں باطنی سے پاک اور صاف ہو جائیگا اور بعد اسکے بول [illegible]
نہو اور رنگ انکا دگرگوں نہو اور [illegible] کہ باعث دگرگوں ہونیکے ہے وہ ظاہر نہو اور [illegible] سلام علیکم طبتم [illegible] فادخلوہا
پس داخل ہو تم اس بہشت میں خالدین ۝ کہ ہمیشہ رہنے والے ہو [illegible] بہشت میں داخل ہوں [illegible]
انکی نگانے مہربان [illegible] ایک شخص [illegible] باہر آئیں اور [illegible] سلام کریں اور

جس وقت وہ محلوں میں داخل ہونگے تو دیکھینگے کہ تخت جڑاؤ طرح طرح کے جواہر لگے ہوئے ہیں اور فرش ریشمی بچھے ہوئے ہیں اور تکیے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور دیواریں اُن محلوں کی ایک
سونیکی اینٹ سے اور ایک چاندی کی اینٹ سے اور یاقوت سرخ اور موتی اور زبرجد سے چنی ہوئی ہیں اور جس وقت وہ بہشتی وہاں پہنچیں اور تختوں پر مثل بادشاہوں کی
بیٹھیں اور خوشبو انکو پہنچے تو کہیں الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ فرشتے انکو کہیں کہ تلک الجنۃ التی اورثتموہا بما کنتم تعملون
یہ وہ بہشت ہے کہ تم کو وارث بنایا گیا اسکا وَقَالُوا اور کہیں گے وہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف واسطے خدا کے ہے الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ کہ سچا کیا
ہمارے ساتھ وعدہ اپنا کو جو ہمسے کیا تھا زبانی پیغمبروں کے وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ اور وارث کیا ہمکو زمین بہشت کا کہ ہم اپنی قدرت سے اور اختیار سے نَتَبَوَّاُ جگہ
پکڑتے ہیں ہم مِنَ الْجَنَّةِ بہشت سے حَیْثُ نَشَآءُ جس جگہ کہ چاہیں ہم اس میں اشارہ ہے طرف کثرت محلوں اور مکانوں کی اور حدیث میں آیا ہے کہ
کمتر درجہ کا وہ مومن ہے کہ جسکے پاس ایک دنیا کے برابر بہشت ہوگا اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ کوئی نہیں ہے کہ جسکے واسطے بہشت میں مکان نہ ہو خواہ مومن ہو
خواہ کافر اور اگر کافر مرنے سے پہلے ایمان کو اختیار نکرے اور حالت کفر میں مر جائے تو بندہ مومن اسکے مکان کا وارث ہوتا ہے پس معنی آیت کے یہ ہیں کہ مومن وارث ہوتا ہے
مومن کو کافر کے مکان کا فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ پس اچھی ہے مزدوری کام کرنیوالوں کی اور ثواب بدلا نیک عمل کرنیوالوں کا کہ وہ بہشت کی نعمتیں ہیں ربع
وَتَرَی الْمَلٰٓئِکَةَ حَآفِّیْنَ اور دیکھیگا تو اے محمد صلعم فرشتوں کو گھیرے ہوئے مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ گرداگرد عرش سے یعنی جس وقت کہ تو آخرت میں اپنے
مقام نیک اور مرتبہ قرب کو پہنچیگا تو فرشتوں کو گرد عرش کے طواف کرتے ہوئے دیکھیگا لذت سے تکلیف کی راہ سے نہیں ہے کہ وہاں تکلیف نہیں ہے اور وہ فرشتے وقت
پھرنے گرد عرش کے یُسَبِّحُوْنَ پاکی سے یاد کرتے ہیں خدا کو وہ پاکیزگی نزدیک کی گئی ہوگی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے یعنی کہینگے وہ کہ
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور خدا تعالی کی پاکیزگی بیان کرینگے ہر عیب اور نقصان سے کہ جو لائق اسکی ذات پاک کے نہیں ہے وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ اور حکم کیا جائیگا درمیان
انکے یعنی خدا انصاف درمیان بندوں کے حکم کریگا بِالْحَقِّ ساتھ حق کے کہ جو کوئی سزاوار جس مقام کا ہے بہشت کا یا دوزخ کا وہاں انکو بھیجے وَقِیْلَ اور ع ۸ ۵
کہا جائیگا یعنی مومنین کہیں الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سب تعریفیں واسطے خدا کے ہیں پروردگار عالم کے لوگوں کا ہے واسطے حکم کرنے پر درمیان ہمارے
حق اور راستی سے کہ ہر ایک کو موافق اعمال کے مناسب مقام میں لایا سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں پچاسی آیتیں ہیں اور حٰم سات سورتیں ہیں سورۃ المؤمن
اور یہاں سے شروع ہوئی ہیں اور جمع حم کی حوامیم ہے اور منقول ہے کہ حوامیم زیور قرآن کا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر چیز کا ایک میوہ ہوتا ہے اور میوہ قرآن کا حوامیم
اور جو کوئی چاہے کہ بہشت کے باغ میں میوہ کھائے چاہیے کہ حوامیم کو پڑھے اور ایک روایت میں ہے کہ نماز شب میں پڑھے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ حوامیم ریحان قرآن
ہیں پس چاہیے کہ انکی تلاوت پر شکر خدا کا کرو واسطے اسکے کہ جو بندہ مومن کہ ان سورتوں کو پڑھے اسکے منہ میں خوشبو مشک اور عنبر کی ہو اور حق تعالی اسپر رحمت کرے اور اسکے تمام
[illegible] ہمسایوں کو اسکی تلاوت کی برکت سے رحمت میں غرق کرے اور عرش اور کرسی اور ملائکہ مقربین اسکے واسطے بخشش چاہیں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حوامیم
سات ہیں اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں کہ وہ جہنم اور حطمہ اور لظی اور سعیر اور سقر اور جحیم اور ہاویہ ہیں پس جو کوئی کہ ان سورتوں کو پڑھے ہر سورت ایک صورت
میں بنکر دوزخ کے دروازہ پر کھڑی ہو اور اسکے پڑھنے والے کو دوزخ میں نہ جانے دے اور منقول ہے کہ ہر چیز کا ایک خلاصہ ہے اور خلاصہ قرآن کا حوامیم ہیں اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی سورہ مومن کو پڑھے تین روز میں ایکبار حق تعالی اسکے تمام گناہ پہلے اور پچھلے بخشے اور تقوی اور پرہیزگاری کو اسکی لازم
کرے اور نعمتیں بہشت کی اسکو بخشش فرمائے اور اسکی آخرت کو دنیا سے بہتر کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ ابن عباس سے منقول ہے کہ حم
بزرگترین نام خدا کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جن ناموں کے اول میں حا اور میم ہے ان ناموں کا شروع ہے مثل حلیم اور حامد اور حمید اور حی اور حق اور حکیم اور حاکم اور
حفیظ اور حافظ اور حنان کے اور مثل مالک اور ملک اور مالک الملک اور مجید اور ماجد اور مبدی اور معید اور معز اور مہیمن اور منان کے اور انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ
ایکروز ایک اعرابی نے رسول خدا سے پوچھا کہ حم کیا چیز ہے کہ ہماری لغت میں نہیں ہے فرمایا کہ شروع ناموں پاک خدا کا اور سورتوں کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حا اور میم دو حرف
ہیں درمیان میں عشق اور محبت کے پس اشارہ ہے طرف اسرار کے درمیان خدا اور پیغمبر کے اور کوئی پیغمبر مرسل سوائے خاتم النبیین کے اور ملک مقرب اس سر کو نہیں جانتا ہے اور
سوائے اسکے اور قول بھی اسمیں ہیں لیکن سورہ بقرہ کے اول میں اسکی تحقیق ہو چکی ہے کہ حروف مقطعہ سے کیا مراد ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد اس سے

الحمید المجید ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ حٰمٓ نام سورہ کا ہی اور اہل کوفہ سوائے عاصم کے الف کو انکی امالہ سے پڑھتا ہی اور باقیوں نے فتح سے تَنْزِيلُ الْكِتَابِ یہ نازل کرنا
کتاب کا مِنَ اللّٰهِ جانب خدا سے ہی اور تنزیل خبر مبتدا محذوف کی ہی اور مبتدا بھی ہو سکتا ہی اور من اللہ خبر اسکی یعنی نازل کرنا کتاب کا خدا کی جانب سے ہے
الْعَزِيزِ کہ غالب ہے وہ اپنی بادشاہی میں الْعَلِيمِ جاننے والا ہر چیز کا غَافِرِ الذَّنْبِ بخشنے والا گناہ کا اس شخص کے کہ جو بندے خالص خدا اور رسول
سے عقیدہ درست رکھتا ہو اور خدا کی طاعت میں مصروف ہو وَقَابِلِ التَّوْبِ اور قبول کرنیوالا توبہ کا واسطے مومن گنہگار کے اور واسطے مشرک کے اگر شرک کو اپنی ترک
کر کے خدا اور پیغمبر پر ایمان لاوے اور توب جمع توبہ کی ہی یا مصدر ہے شَدِيدِ الْعِقَابِ سخت کرنیوالا عذاب کا واسطے اس شخص کے کہ جو ایمان لانے سے انکار کرے
اور گناہوں سے توبہ نکرے اور اس صفت کا ذکر بعد مغفرت صفت کے واسطے ہی کہ بندہ مغفرت پر تکیہ کر کے گناہوں میں مشغول نہو بلکہ چاہئے کہ امید اور خوف دونوں کو
ذِي الطَّوْلِ صاحب فضل و احسان کا اپنے بندوں پر کہ طرح طرح کی نعمتیں بخشتا ہی اور یہ سب اللہ کی صفتیں بعد واقع ہوئی ہیں اور ابن عباس سے منقول ہی کہ
خدا بخشنے والا ہی اس شخص کا کہ کہے لا الہ الا اللہ اور سخت کرنیوالا عذاب کا ہی اس شخص کو کہ جو نہ کہے لا الہ الا اللہ اور صاحب طول ہی یعنی بے نیازی میں ہی کہ
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش کے سوائے اس خدا کے کہ جس میں وہ صفات مذکورہ ہیں إِلَيْهِ الْمَصِيرُ طرف اسکے ہے پھرنا سب کا
واسطے جزائے اعمال کے کہ فرمانبردار کو تو درجات بلند عطا کرے اور نافرمانبردار کو عذاب میں گرفتار کرے اور جب یہ معلوم ہوا کہ قرآن خدا کا نازل کیا ہوا ہی تو
اسکی پیروی واجب ہی اور اسکے احکام پر عمل کرنا لازم ہے اور اس میں جھگڑا اور چون چرا کرنی حرام ہے مَا يُجَادِلُ نہیں جھگڑا کرتے ہیں فِي آيَاتِ اللّٰهِ
بیچ آیتوں خدا کی کہ وہ آیتیں خدا کی ہیں إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا مگر وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور خدا کی نعمت کا انہوں نے انکار کیا اور مراد اس جھگڑے سے وہ ہے کہ جو کفار
قرآن کی دلیلوں کے دفع کرنیکے واسطے عناد اور انکار سے جھگڑا کرتے تھے اور حق کو ڈھانا چاہتے تھے نہ وہ جھگڑا کہ جو علما اسکی معانی کی تحقیق میں کرتے ہیں اور
اس سے احکام کے نکالنے میں اور جو راہ کے دفع کرنیکے واسطے گفتگو کرتے ہیں اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہی کہ لعنت کئے گئے ہیں جھگڑا کرنیوالے دین میں زبان پر ستر
پیغمبروں کی اور جو کوئی کہ جھگڑا کرے آیات خدا میں وہ کافر ہے اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اور دوسری روایت میں یہی ہی کہ جھگڑا کرنا قرآن میں کفر ہی اس سے
بھی وہ جھگڑا باطل ہے نہ وہ جھگڑا کہ جو دین ثابت کرنیکے واسطے ہو اور عناد اور انکار لوگوں کا باوجود حاصل ہونے نشانیوں الہی کے جو انکی کفر اور انکار پر دلیل ہے تبھی
اس جہت سے فرماتا ہی کہ فَلَا يَغْرُرْكَ پس چاہئے کہ نہ فریب دیوے تجھکو اے محمد صلعم تَقَلُّبُهُمْ پھرنا ان کافروں کا فِي الْبِلَادِ بیچ شہروں کے واسطے
تجارت کے کہ جو یمن و شام کے اور یمن کے شہروں میں جاتے ہیں اور بڑے بڑے منافع حاصل کرتے ہیں اور تیری خاطر میں انکی تونگری اور مالداری کھٹکے یہ نہ گذرے کہ میں انکو یونہی
چھوڑ دونگا اور انکو چند روز کی چھوٹ دینی ہے یہ نہ جاننا چاہئے کہ میں انکو عذاب نکرونگا بلکہ یہ انکے واسطے باعث زیادتی عذاب کا ہی اور انکا یہی حال ہوگا جیسے کہ
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ جھٹلایا پہلے انکی قوم نوح کے وَالْأَحْزَابُ اور گروہوں نے مِنْ بَعْدِهِمْ پیچھے انکے پیغمبروں کو مثل قوم عاد اور ثمود کے
اور غیر انکے وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ اور قصد کیا ہر امت نے بِرَسُولِهِمْ ساتھ پیغمبر اپنے کے لِيَأْخُذُوهُ تاکہ پکڑیں اسکو اور سزا دیویں اور
قتل کریں وَجَادَلُوا اور جھگڑا کیا انہوں نے پیغمبروں سے بِالْبَاطِلِ ساتھ باطل گفتگو کے کہ تم پیغمبر نہیں ہو اور تم مثل ہمارے آدمی ہو اور فرشتوں کو
پیغمبر کر کے کیوں نہ بھیجا اور یہ جھگڑا انکا واسطے اسکے تھا پیغمبروں سے کہ لِيُدْحِضُوا بِهِ تاکہ باطل کردیں ساتھ اس باطل گفتگو کے الْحَقَّ سخن
حق کو کہ جسکی پیروی واجب ہے فَأَخَذْتُهُمْ پس پکڑ لیا میں نے ان کو جو کہ پیغمبروں کو جھٹلاتے تھے عذاب میں اور ہر امت کو ایک قسم کا عذاب یاد دیکھو تو کہ
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ پس کیونکر تھا عذاب میرا انکو اور عقاب کے بعد یائے متکلم محذوف ہی وَكَذٰلِكَ اور ایسی ہی جیسے کہ ثابت ہوا عذاب
میرا پہلی امتوں پر یوں ہی حَقَّتْ ثابت ہوا كَلِمَتُ رَبِّكَ سخن عذاب پروردگار تیرے کا عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا اوپر ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے یعنی
تیری قوم پر بھی اور تجھکو انہوں نے جھٹلایا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ واسطے اسکے کہ تحقیق وے صاحب آتش و دوزخ کے ہیں یعنی تحقیق وہ دوزخ میں ہونگے اور انہم اصل
میں لانہم ہی اور کلمۃ ربک کو اہل مدینہ اور ابن عامر نے کلمات پڑھا ہے یعنی کفار پہلی امتوں کو اور حال سب دوزخ میں جانیکا ہی اور تیری قوم نے جھٹلایا اور جھگڑا کیا تو تجھکو
کچھ نقصان نہیں ہے اور خدا کی طاعت و عبادت اور تسبیح کرنیوالے بہت ہیں الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وہ فرشتے کہ اٹھاتے ہیں عرش کو بموجب حکم خدا کے

وَمَن حَولَهٗ اور جو گرد اس عرش کے ہیں کہ ہمیشہ طواف اسکا کرتے ہیں سب یُسَبِّحُونَ پاکیزگی سے یاد کرتے ہیں اسکو اور تسبیح کرتے ہیں بِحَمدِ رَبِّهِم ساتھ
تعریف پروردگار اپنے کے وَيُؤمِنُونَ بِهٖ اور ایمان لاتے ہیں ساتھ اُس خدا کے اور اقرار کرتے ہیں اسکی وحدانیت اور قدرت اور پروردگار ہونیکا یہ کہ سب
مخلوقات پاکیزہ اور تمام ملائکہ میں برگزیدہ اور خاص ہیں اور مقربان خدا اپنی زبان سے تسبیح کہتی ہیں سو چاہئے کہ بیٹھے اور ترک عبادت کرنے ان کفار کیسے کہ بدتر خلائق
ہیں کیا نقصان نہیں اور عرش کو ابھی چار فرشتے اٹھاتے ہیں قیامت کے روز آٹھ اٹھاینگے اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حکم کرتا ہے سب فرشتوں کو کہ وہ ہر صبح و شام عرش
کے اٹھانیوالے فرشتوں کو سلام کرتے ہیں انکی تعظیم اور بزرگی کی جہت سے اور کہتے ہیں کہ پاؤں انکے اٹھانیوالوں کے ساتویں زمین میں ہیں اور سر انکے آسمانوں سے گزر گئے ہیں
اور ہاتھ انکے اطراف سے باہر نکل گئے ہیں اور عاجزی اور زاری میں مشغول رہتے ہیں اور نہایت عاجزی سے سر اپنے نیچے کئے ہوئے ہیں اور نظر اپنی ہرگز اوپر کو نہیں
کرتے ہیں اور حاملان عرش کہتے ہیں کہ سب فرشتوں سے زیادہ عاجزی کرنیوالے ہیں اور ساتویں آسمان کے فرشتے چھٹے آسمان کے فرشتوں سے زیادہ عاجزی کرتے
ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں اور چھٹے آسمان کے فرشتے پانچویں آسمان کے فرشتوں سے اور پانچویں آسمان کے فرشتے چوتھے آسمان کے فرشتوں سے اسیطرح اول آسمان تک اور حجابات میں مشغول
ہیں کہ وہ ملائکہ کے اور عرش الٰہی کے ستر ہزار حجاب ہیں اور تمام ملائکہ چھپان حجابوں کے تسبیح خدا میں مشغول ہیں اور آسمان طبقوں میں اسقدر فرشتے ہیں کہ شمار انکی
سوائے خدا تعالیٰ کے کسیکو معلوم نہیں ہے اور منہج البلاغہ میں لکھا ہے کہ بعضے فرشتے ایسے ہیں کہ ہمیشہ سجدہ میں رہتے ہیں اور رکوع نہیں کرتے زیادہ مقرب درگاہ خدا ہیں اور بعضے
ایسے ہیں کہ رکوع میں رہتے ہیں اور کبھی کھڑے نہیں ہوتے اور حاملان عرش ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ صف باندھے ہوئے ہیں اور یہ وہ ہیں کہ جو گرد عرش کے رہتے ہیں اور بعضے تسبیح
کرتے ہیں کہ ملائکہ عرش کیطرف نہیں دیکھتے ہیں اور یہ ایک لاکھ صف فرشتوں کی ہے کہ پیچھے ان فرشتوں کے ہیں کہ جو عرش کو گھیرے ہوئے ہیں اور وہ ہاتھ پر
ہاتھ دھرے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے عرش کو ایک جوہر سبز سے پیدا کیا ہے اور ایک پایہ عرش کے سے دوسرے پایہ تک اسقدر فاصلہ ہے کہ اگر پرندہ بہت تیز اڑنیوالا
دو لاکھ برس اور ایک روایت میں ہے کہ آٹھ لاکھ برس تک اڑے تو ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک پہنچے اور منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے جس وقت عرش کو پیدا کیا تو تمام فرشتوں کو
حکم پہنچا کہ اسکو اٹھاؤ اور حاملان عرش کے کاندھے پر رکھو جبرئیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ سبحان اللہ اور میکائیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ الحمد للہ اور
اسرافیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ لا الہ الا اللہ اور عزرائیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ اللہ اکبر اور عرش کو ملائکہ نے اٹھا کر حاملان عرش کے کندھے پر رکھا اور جس وقت
حاملان عرش کو اسکا بوجھ بہت بھاری معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وہ گرانی انکی نہایت سبک ہوگئی پس جو مومن بندہ کہ ان
کلموں کو پڑھا کرے تو حاملان عرش کا اور سب فرشتوں کا انکی نامہ اعمال میں لکھیں اور گرانی دنیا اور آخرت کی اسپر سبک ہو جائیگی اور رحمت خدا میں وہ غرق ہوگا اور
جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مجھکو اذن دیا ہے کہ کچھ احوال عرش کا اور انکے اٹھانیوالوں کا تم سے بیان کروں
جانو تم کہ خدا تعالیٰ نے عرش کو جوہر سبز سے پیدا کیا ہے اور اسکے سولہ لاکھ اور چھیاسٹھ ہزار سر ہیں اور ہر سر میں اسکے سولہ لاکھ اور چھیاسٹھ ہزار منہ ہیں
اور ہر منہ میں اسکے سولہ لاکھ اور چھیاسٹھ ہزار زبانیں ہیں اور ہر زبان سے وہ سولہ لاکھ اور چھیاسٹھ ہزار لغت میں تسبیح خدا کرتا ہے اور ثواب اسکا میری امت کو
بخشتا ہے اور اسقدر بڑا عرش ہے کہ خرقائیل کہ ایک فرشتہ ہے اور اسکے اسی ہزار پر ہیں اور ہر پر سے دوسرے پر تک اسی ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے انکی خاطر میں گزرا کہ
طول اور عرض عرش کا دریافت کروں خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ پروں کو میرے دو چند کردے حق تعالیٰ نے قبول کیا اور وہ ایک لاکھ اور ساٹھ ہزار برس کی راہ اڑا اور
اسی ہزار مرتبہ شکستہ ہوا اور پھر خدا تعالیٰ سے مدد چاہی خطاب پہنچا کہ اے خرقائیل اگر تو تمام عالم کے گزرجانے تک پرواز کرے تو ایک پایہ عرش میرے کا بھی تو نے
پرواز نہ کیا ہو خرقائیل نے کہا کہ سبحان ربی الاعلی وبحمدہ حق تعالیٰ نے حکم کیا میری امت کو کہ اس تسبیح کو سجدہ میں کہیں تاکہ ثواب خرقائیل کا انکو حاصل ہو
اور حاملان عرش یعنی عرش کے اٹھانیوالے فرشتے اسقدر بڑے ہیں کہ ایک کان سے دوسرے کان تک ستر ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ کوئی چیز عرش سے زیادہ خوف کرنیوالی خدا سے نہیں اور انکی تسبیح میں ایک یہ ہے کہ اعوذ باللہ من غضب اللہ و اعوذ باللہ من سخط اللہ و اعوذ باللہ من
نقمۃ اللہ اور کہتے ہیں کہ جس وقت خدا تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا تو فرشتوں کی خاطر میں گزرا کہ کوئی چیز عرش سے زیادہ بھی بڑی ہوگی حق تعالیٰ نے ایک سانپ کو
پیدا کیا کہ منہ اپنی دم سے عرش کو چاروں طرف سے بیچ میں لیلیا اور سانپ وہ عرش سے دو تہائی زیادہ تھا اور وہ ستر ہزار بازو رکھتا ہے اور ستر ہزار منہ

ذکر عرش اور حاملان عرش کی بزرگی کا ذکر

اور ہر منہ میں ستر ہزار دہن اور ہر دہن میں ستر ہزار زبان اور ہر زبان ستر ہزار لغت میں تسبیح کرتا ہی اور ثواب اسکا آل محمد کے شیعوں کو بخشتا ہی اور حاملان عرش بعد
تسبیح خدا کے مومنین کیواسطے عاقبت بخیر کو خدا سے طلب کرتے ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ ویستغفرون اور بخشش چاہتے ہیں فرشتے خدا سے للذین
امنوا واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے ہیں اور بخشش چاہنے میں انکی نہایت عاجزی سے اسطرح سے ہی کہتے ہیں ربنا اے پروردگار ہمارے وسعت
کل شیء شامل کیا ہی تو نے ہر چیز کو رحمۃ وعلما رحمت میں اور علم میں اور یہ دونو تمیز واقع ہوئے ہیں یعنی تیری رحمت اور علم تیرا سب چیز کو
پہنچا ہوا ہی فاغفر للذین تابوا پس بخش تو واسطے ان لوگوں کے کہ توبہ کی ہی انہوں نے اپنے گناہوں سے پرہیز کیا ہی واتبعوا سبیلک اور
پیروی کی ہی انہوں نے راہ تیری کی کہ وہ راہ ایمان کی ہی وقہم عذاب الجحیم اور بچا تو انکو عذاب آگ جلانیوالی سے ربنا اے پروردگار ہمارے رحم کر تو
توبہ کرنیوالوں پر وادخلہم اور داخل کر تو انکو جنات عدن بہشتوں عدن کی میں التی وہ بہشتیں کہ تو نے بسبب اپنے فضل اور کرم کے وعدتہم
وعدہ کیا ہی تو نے انکی زبانی پیغمبروں کی ومن صلح اور اس شخص کو کہ نیکی کی ہی اس نے من اباءہم باپوں انکے میں سے انکو داخل کر تو بہشت عدن کی اور گناہ
انکے بخش تو وازواجہم وذریتہم اور عورتوں انکی کو اور اولاد انکی کو داخل کر تو بہشت عدن میں کہ وہ انکے ساتھ رہیں اور سبب انکی خوشی کا اور باعث
انکی چشم کی روشنی کا اور خنکی کا ہو انک انت العزیز تحقیق کہ تو ہی ہی غالب کہ کسی سے مغلوب اور عاجز نہیں ہوتا ہی الحکیم وہ حکمت والا ہی کہ جو حکم
کرتا ہی موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہی وقہم السیات اور نگاہ رکھ تو انکو برائیوں یا عذاب سے کہ باعث انکا برائیاں اور گناہ ہیں ومن تق السیات
اور جسکو بچا لے تو عذابوں سے کہ وہ جزا انکی برائیوں کی ہیں یومئذ اسدن کہ وہ روز جزا کا ہی فقد رحمتہ پس تحقیق رحم کیا تو نے اسپر اور بخشش کی تو نے کہ
جنت میں پہنچایا اسکو اور یا یہ کہ جسکو بچایا تو نے گناہوں سے توفیق عمل کی دیکے دنیا میں تو پس رحم کیا تو نے اسپر اور یہی ہی روز جزا میں اور عذاب سے نجات بھی دی تو نے وذلک
اور وہ بچانا انکا گناہ اور عذاب سے اور داخل کرنا بہشت میں ہو الفوز العظیم وہی مراد پانا بڑا ہی کہ وہ باعث راحت اور عیش ہمیشہ کا ہی اور بعد اسکے
منکروں کے حال سے خبر دیتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ ان الذین کفروا تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور نہ ایمان لائے خدا کی بہشت اور پیغمبر کی تب ینادون
پکارے جاوینگے یعنی جسوقت کفار دوزخ میں جاوینگے تو اپنے نفسوں کو ملامت کرینگے اور اپنے نفسوں سے دشمنی کرینگے کہینگے کہ ہم کیوں نہ ایمان لائے جسوقت کہ ہمکو خدا پر ایمان لانے کو بلایا گیا
وہ کفار پکارے جاوینگے اور ملائکہ اسوقت انکو پکارینگے اور انکو اپنے نفسوں کے ساتھ دشمنی کرتے ہوئے دیکھکر کہینگے کہ لمقت اللہ البتہ دشمنی خدا کی اکبر بہت
بڑی ہی من مقتکم انفسکم دشمنی تمہاری سے نفسوں اپنے کو اذ تدعون جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم الی الایمان طرف
ایمان کے فتکفرون پس کفر کرتے تھے تم اور ایمان نہیں لاتے تھے تم اسوقت تم ایمان کیوں نہ لائے کہ خدا انکو دشمن رکھتا اور اب جو تم اپنے نفسوں سے دشمنی
کرتے ہو پس دشمنی تمہاری سے خدا کی دشمنی تمہارے ساتھ بہت بڑی ہی کہ جسوقت وہ تمکو ایمان لانیکو کہتا تھا اور تم کفر کرتے تھے قالوا ربنا کہینگے وہ کفار کہ
اے پروردگار ہمارے امتنا اثنتین مارا تو نے ہمکو دو مرتبہ ایک مرتبہ تو جبکہ دنیا میں ہمکو تو نے موت دی اور دوسری مرتبہ قبر میں انکے سوال جواب کیبعد پھر زندہ
کرکے موت دی واحییتنا اثنتین اور زندہ کیا تو نے ہمکو دو مرتبہ اول تو قبر میں اور دوسری مرتبہ قیامت کے روز اور ابن عباس کے نزدیک پہلا مارنا باپ کی
پشت میں ہی جسوقت کہ نطفہ تھے اور دوسری بار مارنا وہ ہی کہ جو دنیا میں اپنی اجل سے مرے اور پہلا زندہ کرنا دنیا میں پیدا کرنا ہی اور دوسرا زندہ کرنا قیامت کے روز کا ہی
واسطے ثواب اور عذاب کے اور بعضے کہتے ہیں کہ پہلا مارنا وہ تھا کہ اولاد آدم کو خدا تعالیٰ بروز الست انکے باپوں کی پشتوں سے باہر لایا تھا اور اقرار کروانے کے بعد پھر
انکو مار ڈالا اور دوسرا مارنا دنیا میں وقت آنے اجل کے تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ پہلا مارنا دنیا میں وقت آنے اجل کے ہوا اور دوسرا مارنا جسوقت کہ قبر میں زندہ کرکے سوال ہو
اور پہلا زندہ کرنا وقت سوال قبر کے ہوا اور دوسرا زندہ کرنا قیامت کے روز ہوگا غرض یہ ہی کہ کفار عذاب کو دیکھکر ان چیزوں کا اقرار کرینگے جنکا کہ دنیا میں انکار کرتے تھے کہ سوال قبر
نہوگا اور خدا تعالیٰ پھر زندہ کرکے نہ اٹھائیگا اور یہ بھی کہینگے کہ فاعترفنا بذنوبنا پس اقرار کیا ہمنے ساتھ گناہوں اپنے کے کہ انکی جزا میں پہلا عذاب قبر کا ہی
اور زندہ کرنا قیامت کے روز کا فہل الی خروج پس کیا ہی طرف نکلنے کی دوزخ سے من سبیل کوئی راہ کہ اب ہم ایمان لاتے ہیں اور پیغمبروں
کا اقرار کرتے ہیں ہمکو دوزخ سے نکالکر بہشت میں داخل کرنا چاہیے فرشتے انکے جواب میں کہینگے انکو کہ ذلکم یہ عذاب تمکو لازم ہی بانہ بسبب اسکے کہ تحقیق

اِذَا دُعِیَ اللّٰہُ جسوقت کہ پکارا جاتا تھا خدا وَحْدَہٗ تنہا بدون شرک جیسے کہ مسلمان کہتے تھے کہ لا الٰہ الا اللہ تو اسوقت کَفَرْتُمْ تم انکار کرتے تھے تم اور
اسکے ایک ہونیکا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا کو ایک کر دیا اور وحدہ حال واقع ہوا ہے وَاِنْ یُّشْرَکْ بِہٖ اور اگر شرک کیا جاتا تھا ساتھ
اس خدا کے کہ تمہاری رسم طریق شرک کی ہے تو تُؤْمِنُوْا ایمان لاتے تھے تم اور انکے کہنے کا اعتقاد کرتے تھے فَالْحُکْمُ لِلّٰہِ پس حکم واسطے خدا کے ہے آج کے
دن حق اور باطل کے فیصلہ کرنے میں ہو فرمانبردار کو بہشت میں داخل کیا اور تم انکے کفر کی جہت سے عذاب دوزخ میں گرفتار ہوئے اور اسوقت عذاب دیکھکر
گناہوں کا اقرار کرتے ہو اور ایمان لاتے ہو کچھ فائدہ نہیں آج خدا نے اپنی عدالت سے تمکو سزا دی ہے تمہارے جرم کی عوض میں الْعَلِیِّ بلند مرتبہ ہے وہ خدا
اس کا کوئی شریک نہیں ہو الْکَبِیْرِ بزرگ ہو کہ کوئی چیز بزرگی میں اسکی برابر نہیں ہے پس سزاوار عبادت کا وہی ہے کہ وہی ہو غیر اسکا اور اب اپنی
قدرت کو بیان کرتا ہے کہ هُوَ الَّذِیْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت کا لیسے یُرِیْکُمْ دکھلاتا ہے تمکو اٰیٰتِہٖ نشانیاں اپنی قدرت کی کہ دلالت
کرتی ہیں اسکی توحید پر وَیُنَزِّلُ لَکُمْ اور نازل کرتا ہے واسطے تمہارے مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا آسمان سے روزی کو یعنی باران رحمت کو کہ سبب روزی کا ہے اور یا
ملائکہ کو آسمان سے نازل کرتا ہے کہ وہ تدبیر روزی کی کرتے ہیں وَمَا یَتَذَکَّرُ اور نہیں نصیحت پکڑتا ہے اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ مگر وہ شخص کہ رجوع کرتا ہے طرف
خدا کے کہ انکار اور گناہ سے توبہ کرکے طاعت اور عبادت خدا میں مشغول ہوتا ہے فَادْعُوا اللّٰہَ پس پکارو تم خدا کو عبادت کرکے کہ مُخْلِصِیْنَ خالص
کرنیوالے ہو لَہُ الدِّیْنَ واسطے اسکے دین کو کہ عبادت کرنے میں کسیکو اسکا شریک نہ کرو اور نہ ریا کو انکی عبادت میں دخل دو کہ بدون شرک کے خالص واسطے اسکے
عبادت کرو وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اگرچہ مکروہ جانیں کفار اور ناخوش ہوں تمہاری خالص عبادت سے جو کہ خدا کے واسطے تم کرتے ہو رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ
وہ بلند کرنیوالا درجوں کا مخلوقات کے سبب معرفت اور طاعت کی جہت سے اور یہ خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہو رفیع الدرجات اور رفیع بمعنی رافع ہے اور ہر چند انکی
معرفت اور عبادت بہت زیادہ ہے کہ جو حق اسکا ہے وہ کسی سے ادا نہیں ہو سکتا لیکن جسقدر زیادہ ہوگی اسیقدر درجہ بلند ہوگا اور یہ ہو سکے درجہ انبیاء کے بلند
ہیں اولیاء سے اور بعد اولیاء کے بلند ہیں مومنین اور اسیطرح سب مومنین کے درجوں میں فرق ہے کہ کوئی تو اعلیٰ درجہ کا ہے اور کوئی اس سے کم کا اور کوئی اس سے بھی
کم مرتبہ کا اور یہ فرق باعتبار طاعت اور پرہیزگاری کے ہے اور یا مراد درجات سے آسمان ہیں یعنی بلند کرنیوالا آسمانوں کا ہے ایک آسمان دوسرے آسمان پر عرش تک
ذُو الْعَرْشِ صاحب عرش کا اور بادشاہی کا یُلْقِی الرُّوْحَ ڈالتا ہے روح کو یعنی روح القدس کو یا جبرئیل کو مِنْ اَمْرِہٖ حکم اپنے سے اور بعضے
کہتے ہیں کہ مراد روح سے وحی ہے اور روح اسکو اسواسطے کہا کہ دل اس سے زندہ ہوتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح یہاں نبوت ہے کہ ڈالتا ہے اسکو حکم اپنے سے عَلٰی
مَنْ یَّشَآءُ اوپر جس شخص کے کہ چاہتا ہے مِنْ عِبَادِہٖ بندوں اپنے میں سے لِیُنْذِرَ تا کہ ڈراوے وہ شخص کہ جسپر وحی یا فرشتہ نازل ہوتا ہے یَوْمَ
التَّلَاقِ دن ملاقات کرنے روحوں کو جسموں سے یا روز ملاقات کرنے اولین و آخرین کا ہے اور یا آسمان والوں اور زمین والوں کا ہے اور یا ظالموں اور
مظلوموں کا ہے اور مراد اس سے قیامت کا روز ہے یَوْمَ هُمْ جسدن کہ وہ آدمی بٰرِزُوْنَ ظاہر ہونیوالے ہونگے اور نکلنے والے قبروں سے اور کہتے ہیں کہ برہنہ
ہونگے کہ کوئی چیز انکی پوشیدہ نہوگی چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ برہنہ بدن ختنہ کئے ہوئے قبروں سے اٹھینگے لَا یَخْفٰی نہ پوشیدہ ہوگی عَلَی اللّٰہِ
اوپر خدا کے مِنْهُمْ ان آدمیوں میں سے شَیْءٌ کوئی چیز نہ بدن انکے اور نہ اعمال انکے باوجود کثرت کے کہ علم خدا کا ہر چیز کو پہنچیگا اور موافق اعمال کے
سبکو جزا دیگا اور منقول ہے کہ خدا سب روحوں کو ایک جگہ جمع کریگا اور آواز کریگا اسطرح کہ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ واسطے کس شخص کے ہے بادشاہی
آج کے دن کی اور روایات سے ثابت ہے کہ بعد صور اول کے اور پہلے صور دوسرے سے بھی اسطرح آواز کریگا اور جب کوئی جواب نہ دیگا تو خود ہی خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ لِلّٰہِ
الْوَاحِدِ واسطے خدا ایک کے کہ جو اپنی ذات میں یکتا ہے آج کے دن بادشاہی ہے الْقَهَّارِ قہر کرنیوالا اور توڑنیوالا بادشاہی سب دعوی کرنیوالوں اور
جھگڑا کرنیوالوں کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مومن اور کفار بھی اور لاند سب بھی خدا کی بادشاہی کا اقرار کرینگے اسواسطے سب متفق ہوکر کہینگے کہ خاص واسطے خدا کے ہے
بادشاہی اور اگرچہ بادشاہی ہمیشہ خدا کے واسطے ہے لیکن دنیا میں بعضے آدمی بھی بعضی امور میں بادشاہ ہوتے تھے اور اس روز سوا خدا کے کسیکو بادشاہی نہوگی اسواسطے فرمائیگا
اور فائدہ اس آواز کرنیکا ظاہر کرنا اپنی حد نہایت اور سلطنت کاملہ کا ہے اور اس روز کوئی دعوی بادشاہی کا نہ کریگا جیسا کہ بسبب ظاہر دنیا میں بعضے آدمی دعوی بادشاہی کا کرتے تھے

الیوم تجزی آج کے دن بدلا دیا جائیگا کل نفس ہر نفس بما کسبت ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کیا ہے اُسنے اور عمل کیا ہے نیک یا بد لا
ظلم الیوم نہیں ظلم ہے آج کے دن کہ نہ ثواب کسیکا کم کیا جائیگا اور نہ عذاب کسی پر زیادہ کیا جائیگا بلکہ موافق عمل کے جزا ملیگی اور نہ کسیکو دوسرے کے
گناہ میں گرفتار کرینگے اور نیکی کی بدی جزا دینگے ان اللہ تحقیق کہ خدا سریع الحساب جلد لینے والا حساب کا ہے کہ یکبارگی سب کا
حساب لیگا کسی نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا کہ ایکبارگی سب کا حساب کیونکر لیگا فرمایا کہ جیسے کہ یکبارگی سب کو روزی دیتا ہے اور ایک شخص کا
حساب دوسرے شخص کے حساب کو منع نکریگا اور منقول ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حقتعالیٰ اُس روز کہیگا کہ میں بادشاہ جزا دینے والا ہوں سزاوار
نہیں ہے کسیکو بہشتیوں اور دوزخیوں سے کہ کسی پر ظلم کیا ہو اور وہ بہشت میں یا دوزخ میں داخل ہو یہانتک کہ میں ظالم کا اُس سے بدلا لوں اور پھر اسکو
یہ آیت تلاوت فرمائی کہ الیوم تجزی کل نفس اور اب بندونکو انکے خوف دلاتا ہے کہ وانذرھم اور ڈرا اے محمد صلعم کافروں کو یوم
الآزفہ دن نزدیک آنیوالے سے یعنی قیامت کے دن کہ وہ نزدیک ہے اُس سے کافروں کو ڈرا اذ القلوب جسوقت کہ دل لوگوں کے خوف اور
دہشت سے اُنکے گلوں کے لدی الحناجر نزدیک حلقوں کے ہونگے نہ باہر نکلینگے اور نہ نیچے کو پھرینگے کاظمین کہ غم اور غصہ میں بھرے ہوئے ہونگے
اُنمیں ذرا اور یہ حال واقع ہوا ہی ما للظالمین نہیں ہے واسطے ظالموں کے جو کافر ہوں اور قیامت کے دن من حمیم کوئی یگانہ مہربان کہ عذاب
اُنسے دفع کرے ولا شفیع یطاع اور نہ سفارش کرنیوالا کہ کہا اُسکا مانا جاوے وہ یعنی ایسا شخص کہ سفارش اُسکی قبول کیجاوے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہیں کہ گناہ کرے اور بعد اُسکے وہ گناہ اسکو برا نہ معلوم ہو اور پھر نادم نہو اور تحقیق فرمایا رسول صلعم نے کہ کفایت کرتی ہے توبہ کو
ندامت اور پشیمانی بعد گناہ کے اور فرمایا کہ جس شخص کو خوش کرے نیکی اُسکی اور رنجیدہ اور پشیمان کرے بدی اُسکی پس وہ مومن ہے سو جو کوئی کہ نہ پشیمان ہو
اپنے گناہ پر کہ جو اُسنے کیا ہو تو پس وہ مومن نہیں ہے اور نہیں واجب ہے واسطے اُسکے شفاعت اور وہ ظالم ہے اور حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع
یعلم خائنۃ الاعین جانتا ہے خدا چوری سے نظر کرنی آنکھوں کی اور خائنۃ مصدر ہے مثل کاذبہ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ خائنہ صفت نظر کی ہے اسکو
مضاف کردیا ہے طرف آنکھ کے یعنی خدا جانتا ہے آنکھوں خیانت کرنیوالیوں کو جو کہ چوری سے نظر کرتے ہیں اُس چیز پر کہ جسپر نظر کرنی حرام ہے اور ابن عباس سے منقول
ہے کہ خیانت اور چوری آنکھ کی یہ ہے کہ ایک مرد درمیان ایک جماعت کے بیٹھا ہو اور کوئی عورت اُدھر سے گذرے وہ مرد اُس عورت کی طرف پوشیدگی سے نظر کرے اور
کن انکھیوں سے اُسکو دیکھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے خائنۃ الاعین کی معنی میں فرمایا ہے کہ کسی چیز کی طرف اس طرح سے نظر کرے کہ گویا کہ نہیں نظر کرتا ہے پس خدا سے
کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے وہ جانتا ہے چوری سے نظر کرنے کو وما تخفی الصدور اور اُس چیز کو کہ پوشیدہ رکھتے ہیں سینہ میں یعنی جو چیز کہ
آدمی کے دل میں ہے اسکو بھی جانتا ہے اور فرماتا ہے کہ واللہ یقضی اور خدا حکم کرتا ہے بالحق ساتھ حق کے اور راستی کے جزا دیتا ہے اعمال نیک
اور بد کا اور ظلم کسی پر نہیں کرتا ہے والذین یدعون اور وہ لوگ کہ پکارتے ہیں یعنی پرستش کرتے ہیں من دونہ سوائے اُس خدا کے یعنی بت وغیرہ کو لا
یقضون بشیء نہیں حکم کرتے ہیں ساتھ کسی چیز کے اسواسطے کہ وہ پتھر ہیں وہ کیا حکم کرینگے ان اللہ تحقیق کہ خدا ھو السمیع وہ
سننے والا ہے بندوں کی باتوں کو البصیر دیکھنے والا اُنکے فعلوں کا ہے کہ از انجملہ چوری سے نظر کرتے ہیں اور جو کچھ کہ سینوں میں پوشیدہ رکھتے ہیں اور مشرکوں کو فرماتا ہے کہ اولم یسیروا کیا
نہیں چلے پھرے ہیں وہ کفار قریش فی الارض بیچ زمین شام اور یمن کے واسطے تجارت کے فینظروا پس دیکھیں کیف کان کیونکر ہوا عاقبۃ
الذین کانوا من قبلھم انجام اُن لوگوں کا کہ تھے وہ پہلے اُنسے کہ پیغمبروں کو جھٹلاتے تھے مثل عاد اور ثمود کے کہ شہر اُنکے اُنکی راہ پر ہیں کانوا
ھم اشد منھم تھے وہ زیادہ سخت اور قوی اُن مکہ والوں سے قوۃ قوت میں وآثارا اور نشانیوں میں فی الارض بیچ زمین کے جیسے
بڑے قلعہ اور مکان اور شہر بنائے تھے اور قوۃ اور آثارا تمیز واقع ہوا ہے یعنی ایسے وے قوی اور زبردست تھے اُنکی طاقت اور نشانیاں کچھ نہیں ہو سکا جب عذاب اُنپر
نازل ہوا فاخذھم اللہ پس پکڑ لیا اُنکو خدا نے عذاب میں بذنوبھم سبب گناہوں اُنکے کے اور طرح طرح کے عذاب میں اُنکو گرفتار کرکے ہلاک کیا
وما کان لھم اور نہ تھا واسطے اُنکے من اللہ عذاب خدا سے من واق کوئی بچانیوالا کہ عذاب اُنسے دفع کرے ذلک وہ ہلاک ہونا اُنکا

ع ۱۱

بانہم کانت تاتیہم بسبب اسکے تھا کہ تحقیق تھے کہ آتے تھے انکے پاس رسلہم پیغمبر انکے بالبینات ساتھ دلیلوں اور معجزوں کے
فکفروا پس کفر کیا ان لوگوں نے اور ان پیغمبروں کا انکار کیا فاخذہم اللہ پس پکڑا انکو خدا نے عذاب میں انہ قوی تحقیق کہ وہ خدا
زبردست ہے اور ہر بات پر اسکی قدرت ہے جسکو پکڑتا ہے پکڑ لیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے شدید العقاب سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اور بعد اسکے واسطے تنبیہ مشرکوں کے قصہ
موسیٰ اور فرعون کا بیان کرتا ہے ولقد ارسلنا موسیٰ اور بہ تحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو بایاتنا ساتھ نشانیوں قدرت اپنی کے کہ وہ
نو معجزے تھے جنکا ذکر سورہ اعراف میں ہو گیا ہے یعنی ان معجزوں کے ساتھ بھیجا ہمنے موسیٰ کو وسلطان مبین اور ساتھ حجت ظاہر اور معجزہ روشن کے کہ وہ سانپ
ہوجانا عصا کا تھا یا چمکنا ید بیضا کا یا دوسری دلیلیں تو ہیں کہ کوئی ان میں ایسے کامل معجزے دیکھنے موسیٰ کو بھیجا الی فرعون طرف فرعون کے کہ
بادشاہ مصر کا تھا اور دعویٰ خدائی کا کرتا تھا اور سرکش ہو گیا تھا انکی طرف ہمنے موسیٰ کو بھیجا وھامان اور ہامان کی طرف کہ وہ وزیر فرعون کا تھا
وقارون اور قارون کی طرف کہ وہ چچیرا اور مشیر فرعون کا تھا اور عناد اور تکبر ان تینوں کا سب سے زیادہ ہوتا تھا تو واسطے اسکے ان تینوں کو ذکر میں
خاص کیا پس جس وقت موسیٰ مصر میں آئے اور انکو معجزے دکھلائے تو انہوں نے سرکشی کی راہ سے انکار کیا فقالوا پس کہا انہوں نے کہ وہ موسیٰ ساحر
جادوگر ہے اور جو کچھ کہ ہمکو خلاف عادت کے دکھلاتا ہے جادو کی قسم سے ہے کذاب دروغگو ہے اپنے دعوے میں کہ کہتا ہے کہ ایک خدا ہے اور میں اسکا رسول
ہوں اور اسنے مجھکو تمہاری طرف بھیجا ہے فلما جاءہم بالحق پس جس وقت لایا وہ انکے پاس حق کو اور دین درست اور راست کو من عندنا
نزدیک ہمارے سے تو اس وقت قالوا کہا ان لوگوں نے کہ اقتلوا قتل کرو تم ابناء الذین آمنوا معہ بیٹوں ان لوگوں کو کہ ایمان لائے
ہیں ہمراہ اسکے موسیٰ کے اور پہلی بار اسکے ذکور جو ہے کہ نجومیوں نے فرعون سے کہا تھا کہ ایک شخص بنی اسرائیل میں پیدا ہوگا کہ اسکے ہاتھ سے تیری ہلاکت ہوگی
اسنے حکم دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں جو بیٹا پیدا ہو تو اسکو مار ڈالو اور جس وقت موسیٰ مصر میں آئے تو اس وقت بھی اسکی مصاحبوں نے صلاح دی کہ بنی اسرائیل سے اگر
بیٹا پیدا ہو تو اسکو مار ڈالو تاکہ وہ بدحال ہوں اور موسیٰ کی مدد نکرنے پائیں اس سبب سے بنی اسرائیل کے لوگوں میں جس وقت بیٹا پیدا ہوتا تھا تو وہ قتل
ہوتا تھا لیکن انکو یہ خبر نہ تھی کہ وہ شخص کہ جس سے خوف تھا فرعون کی ہلاکت کا اور اسکی سلطنت کے جاتے رہنے کا وہ یہی موسیٰ ہے پس فرعون کے مصاحبوں نے
مشورہ دیا کہ بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرو جو پیدا ہوتے ہیں واستحیوا نساءہم اور زندہ رکھو تم لڑکیوں انکی کو تاکہ قبطیوں کی عورتوں کی خدمت
کریں پس جب انہوں نے ایسا کیا تو خدا تعالیٰ نے انپر خون اور مینڈکیاں اور ٹڈیاں وغیرہ بھیجیں کہ جسکا ذکر سورہ اعراف میں ہو گیا ہے اور مکر اور فریب انکا چل نہ
سکا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وما کید الکافرین اور نہیں ہے مکر کافروں کا نسبت مومنوں کے الا فی ضلال مگر بیچ گمراہی اور باطل
ہونیکے یعنی مکر انکا باطل اور برباد ہو گیا اور سعی انکی سے کوئی فائدہ انکو حاصل نہوا اور فرعون باوجودیکہ جانتا تھا کہ موسیٰ پیغمبر ہے اور اسکے
قتل کرنے سے بالکل ڈرتا تھا لیکن اسنے یہ سمجھا تھا کہ ایسا نہو کہ لوگوں پر اسکا معجزہ ظاہر ہو جائے اسلئے دلیری کر کے کہتا تھا کہ موسیٰ کو قتل کرنا چاہئے اور مصاحب اسکے
اس حرکت کو منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص نہیں ہے کہ جسکا خوف ہے بلکہ ایک جادوگر ہے وہ کیا کر سکتا ہے اور اگر تو اسکو مار ڈالیگا تو مصر کے لوگ کہینگے کہ
فرعون اسکا مقابلہ نکر سکا اور جس وقت عاجز ہوا اسکے مقابلے سے تو اسکو مار ڈالا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وقال فرعون اور کہا فرعون نے اپنی قوم سے کہ
ذرونی اقتل موسیٰ چھوڑو تم مجھکو کہ قتل کروں میں موسیٰ کو لوگوں نے کہا کہ ایسا نہو کہ وہ شکایت اپنی خدا سے کرے اور اسکی جانب سے تجھکو ضرر پہنچے
فرعون نے کہا کہ میں اسکو قتل کرونگا اگرچہ وہ شکایت میری کرے ولیدع ربہ اور چاہئے کہ پکارے وہ پروردگار اپنے کو تاکہ مجھکو ضرر پہنچائے یا مجھکو
اسکے قتل کرنے سے منع کرے اور اگر میں اسکو قتل نکروں تو انی اخاف تحقیق میں ڈرتا ہوں ان یبدل دینکم اس سے کہ بدل دیوے وہ
دین تمہارے کو اور میری پرستش سے لوگوں کو منع کرے او ان یظہر یا یہ کہ ظاہر کرے لوگوں کو اپنی طرف بلا کر اور ایک جماعت کر کے فی
الارض الفساد بیچ زمین مصر کے فساد اور فتنہ کو سو اسلئے کہ جس وقت اسکے ہمراہ بہت آدمی ہو جائینگے تو وہ میرے مقابلہ پیش آئیگا اور جس وقت
وہ لوگ فوج میں جنگ اور جدال واقع ہوگا تو یہ سبب بیکار ہونے زراعت کے اور کسب کرنا معاش کا بند ہوگا اور باعث پریشانی اور خرابی کا ہوگا اہل مصر اور

وان یظہر سیٔو الف کے پڑھتا اور ابن کثیر اور ابن عامر نے وان یظہر بفتح یا اور رفع فساد بھی پڑھا اور حفص اور یعقوب نے او ان یظہر بضم یا اور نصب فساد بھی پڑھا ہے اور باقیوں نے
اوان یظہر بفتح یا اور رفع فساد پڑھا ہے اور جس وقت خبر موسیٰ کے قتل کی مشہور ہوئی تو بنی اسرائیل انکو سنکر غمگین ہوئے اور قبطی خوش ہو گئے وَقَالَ مُوْسٰىٓ اِ
کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے کہ اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ تحقیق میں نے پناہ پکڑی ہے ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے مِّنْ كُلِّ
مُتَكَبِّرٍ بدی ہر متکبر کی کہ وہ اپنی سرکشی کے سبب سے لَّا يُؤْمِنُ نہیں ایمان لاتا ہے بِيَوْمِ الْحِسَابِ ساتھ دن حساب کے یعنی ساتھ دن
آخرت کے تاکہ انکے شر کو مجھ سے دفع کرے اور فرعون نے بہت بیادبی کی تو بنی اسرائیل بہت بیتاب ہوئے اور صبر انکا جاتا رہا وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ اور کہا ایک مرد
مومن نے مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ لوگوں فرعون میں سے کہ وہ قبطیوں میں سے تھا اور نام اسکا خرقیل تھا اور موسیٰ پر وہ ایمان لایا تھا يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ چھپاتا تھا
وہ ایمان اپنے کو فرعون سے اور اسکی گروہ کے آدمیوں سے جو کہ انکے دین پر تھے اور کہتے ہیں کہ وہ شخص مومن آل فرعون چچا کا بیٹا تھا اور ایک روایت میں امام رضا علیہ السلام
سے ہے کہ وہ فرعون کے ماموں کا بیٹا تھا اور کہتے ہیں کہ سو برس یا چھ سو برس تک اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھا تھا اور تقیہ میں وہ بسر کرتا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام
فرمایا ہے کہ تقیہ دین میرا ہے اور دین باپوں میرے کا ہے نہیں ہے دین اس شخص کا کہ واسطے اسکے تقیہ نہیں ہے اور تقیہ سپر خدا کی ہے زمین میں اس واسطے کہ مومن آل فرعون
اگر اسلام کو ظاہر کرتا تو قتل کیا جاتا اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ صدیق تین شخص ہیں مومن آل فرعون کہ نام اسکا خرقیل ہے اور مومن آل یسین کہ نام اسکا
حبیب نجار ہے اور علی بن ابیطالب اور ان تینوں نے تقیہ کیا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ قبطیوں میں سے سوا خرقیل اور آسیہ زن فرعون کے کوئی ایمان لایا
تھا اور خرقیل مومن آل فرعون نے دیکھا کہ قبطی موسیٰ کے قتل کے درپے ہیں اور روکا انکو کہ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا کیا قتل کرتے ہو تم یعنی ارادہ
مار ڈالنے کا کرتے ہو تم ایک مرد کا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّىَ اللّٰهُ اس واسطے کہ کہتا ہے وہ کہ پروردگار میرا خدا ہے نہ غیر اسکا وَقَدْ جَآءَكُمْ اور حال یہ ہے کہ
تحقیق لایا ہے وہ تمہارے پاس بِالْبَيِّنٰتِ معجزے روشن مِنْ رَّبِّكُمْ پروردگار تمہارے کے پاس سے کہ دلالت کرتے ہیں صدق اسکی پر اور ایسا
ایسے ظاہر معجزے جیسے عصا سانپ ہو جاتا ہے اور ہاتھ سفید کا مثل آفتاب کے روشن ہوتا ہے ہم تم چپ چاپ نہیں ہوتے ہو وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا اور اگر وہ دروغگو
فَعَلَيْهِ ہے پس اوپر اسکے ہے كَذِبُهٗ وبال جھوٹ اسکا اور عذاب اسکا وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا اور اگر ہے وہ راست گو اپنے دعوے میں
کہ يُّصِبْكُمْ پہنچیگا تمکو بَعْضُ الَّذِىْ يَعِدُكُمْ بعضا اس چیز کا کہ وعدہ کرتا ہے وہ تمسے یعنی وہ شے بلا کہ دنیا اور آخرت کا اور طرح طرح
عذاب کا وعدہ کرتا ہے اور اگر بالفرض وہ سب تمکو نہ پہنچے تو بیشبہ بعضا اسکا کہ وہ بلا کہ یہاں ہو وہ تو ضرور تمکو پہنچیگا اور یہ نہایت بہتر ہے الغرض فرعونیوں نے یہ نہ جانا فوق کلام
کرنیوالے مومن نے سمجھے اور سچا کاذب ہونیکو پہلے بیان کیا ہے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا لَا يَهْدِىْ نہیں راہ دکھاتا ہے یعنی توفیق نہیں دیتا ہے
طرف راہ نیک کے معجزوں کے وسیلہ بلکہ گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اس شخص کو کہ وہ حد سے گذرنیوالا كَذَّابٌ دروغگو ہے
خدا پر کے دعوے میں اور یہ ایسا نہیں کہ وہ راہ نہیں پاتا ہے اس شخص کو کہ وہ حد سے گذرنیوالا اور دروغگو ہو تو ویسے ہی ہیں یعنی اگر بالفرض موسیٰ حد سے گذرنیوالا اور دروغگو ہے
تو اسکے دعویٰ میں خدا انکو راہ راست دکھا سکیگا اور انکو رسوا کریگا پس احتیاج انکو قتل کی کیا ہے یہ تیسری دلیل خرقیل کی ہے يٰقَوْمِ اے گروہ میری
لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ واسطے تمہارے ہے بادشاہی آج کے دن کی ظٰهِرِيْنَ کہ غالب ہونیوالے ہو فِى الْاَرْضِ بیچ زمین مصر کے کہ سب آدمی تمہارے
فرمانبردار ہیں کیا بنی اسرائیل اور کیا قبطی لگے اور ظاہر ہے حال واقع ہے ہمارا فَمَنْ يَّنْصُرُنَا پس کون مدد کریگا ہماری مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ عذاب خدا کے سے
اِنْ جَآءَنَا اگر آیا ہے ہمارا یعنی موسیٰ کے قتل کرنیکے سبب سے بس چاہئے کہ انکی آزار کے درپے نہ ہو اور انکو قتل مت کرو پس جس وقت نصیحت انکا سنا تو قَالَ فِرْعَوْنُ
کہا فرعون نے خرقیل کو اور ان لوگوں کو کہ انکے پاس تھے مَآ اُرِيْكُمْ نہیں دکھلاتا ہوں تمکو اِلَّا مَآ اَرٰى مگر وہ راہ کہ دیکھتا ہوں میں مصلحت اسکی کہ موسیٰ کو قتل کیا
چاہئے اور قتل کرنا چاہئے اور میری خدائی پر معتقد رکھنا چاہئے اور میں تمہیں یہ کہتا ہوں میں بہتر دیکھتا ہوں وہی تمسے کہتا ہوں وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اور نہیں راہ
دکھلاتا ہوں تمکو اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ مگر راہ حق اور راستی کی تاکہ تم واقف اور خبردار ہو جاؤ اور فرعون نے منہ پر موسیٰ کو جو برا سے جانتا تھا جو خوف دل
جو بات کہ اپنے دل میں وہ کہتا تھا موسیٰ کے کیا ہے لیکن ظاہر میں ایسا کہتا تھا تاکہ لوگوں کو خوف اسکا ظاہر ہو اور اگر یہ ہم نہ ہوتا تو قتل کا مشورہ کاہے کو کرتا

موسیٰ ایک آدمی تھا اور مجھ کیا خوف ہے بلکہ فرعون کو یہی خوف تھا کہ ایسا نہو میری بادشاہی کو بگاڑ دے اور حزقیل نے فرعون کا کلام سنا اور انکو نصیحت کرنی شروع کی
وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ اور کہا اس شخص نے کہ ایمان لایا تھا یعنی حزقیل نے کہا کہ یٰقَوْمِ اے قوم میری اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ تحقیق
میں خوف کرتا ہوں اوپر تمہارے موسیٰ کے جھٹلانے کے سبب سے اور اسکی قتل کرنیکے باعث سے مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ مثل دن ہلاک ہونے گروہوں
گذری ہوئی کے یعنی میں خوف کرتا ہوں کہ جو عذاب کہ پہلی امتوں پر جھٹلانے اور قتل کرنیکے باعث سے نازل ہوا تھا کہیں تم بھی مثل انکے ان عذابوں میں گرفتار ہو جاؤ
مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ مثل عادت قوم نوح کے کہ طوفان جزا انکی تھا وَّعَادٍ اور مثل عادت عاد کے کہ جزا انکی ہوا سخت تھی جس سے وہ ہلاک ہوئی
وَّثَمُوْدَ اور مثل ثمود کے کہ وہ آواز سخت جبرئیل سے ہلاک ہو وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور وہ لوگ کہ پیچھے انکے تھے مثل قوم لوط اور اصحاب ایکہ وغیرہ کے
کہ سب عذاب میں گرفتار ہو کر ہلاک ہوئے یعنی عادت اور طریقہ خدا کا اسطرح جاری ہے کہ جس امت نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا یا قتل کیا ہو اسنے اسکو بیخ اور بنیاد سے اکھاڑ کر
پھینکدیا ہے اور مجھکو خوف ہے کہ اگر تم بھی ایسا کروگے مثل پہلی لوگوں کے تو عذاب میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو جاؤگے وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ اور نہیں ہے خدا کہ ارادہ کرے
ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ظلم کو واسطے بندوں کے یعنی خدا نے اوپر ظالموں کے ظلم نہیں کیا ہے کہ بدون گناہ کے انکو عذاب کیا ہو بلکہ عدالت کی انکو حق ہے کہ وہ اپنے اعمال کی
جہت سے ہلاک ہوئے تمکو بھی چاہیے کہ ظلم نکرو تاکہ عذاب سے محفوظ رہو اور اب عذاب آخرت سے ڈراتا ہے اسطرح سے کہ وَیٰقَوْمِ اور اے قوم میری اِنِّیْٓ
اَخَافُ عَلَیْکُمْ تحقیق میں خوف کرتا ہوں اوپر تمہارے یَوْمَ التَّنَادِ عذاب دن آپس میں پکارنیکے سے یعنی قیامت کے دن کہ ہر ایک
دوسرے کو فریاد کیلئے پکاریگا اور کوئی کسی کی فریاد کو نہ پہنچیگا اور یا یہ کہ ندا آویگی کہ فلانا نیک بخت ہے اور فلانا بدبخت ہے اور یا یہ کہ دوزخی بہشتیوں کو پکاریں کہ ہم پر
پانی گرادو یا جو کچھ کہ تمکو روزی دی ہے خدا نے چنانچہ سورہ اعراف میں گذرا ہے یَوْمَ تُوَلُّوْنَ جسدن کہ پھیر جاؤگے تم حساب کی جگہ سے
مُدْبِرِیْنَ پیٹھ پھیرے ہوئے یعنی بھاگ کر طرف دوزخ کے اور یا یہ کہ بھاگنے والے ہو دوزخ سے اور یہ دونوں حال واقع ہوں گے مَا لَکُمْ نہیں ہوگا واسطے تمہارے
مِّنَ اللّٰهِ عذاب خدا سے مِنْ عَاصِمٍ کوئی بچانیوالا کہ عذاب کو تمسے دفع کرے اور تمکو اپنی حمایت میں رکھے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ
جسکو کہ گمراہی میں چھوڑدے خدا اسکے عناد اور انکار کی جہت سے اور نہ تامل کرنے سے خدا کی وحدانیت کی دلیلوں میں فَمَا لَهٗ پس نہیں ہے واسطے اسکے
مِنْ هَادٍ کوئی راہ دکھلانیوالا کہ راہ راست کیطرف پہنچا دے وَلَقَدْ جَآءَکُمْ یُوْسُفُ اور البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس یوسف بن یعقوب
مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے بِالْبَیِّنٰتِ ساتھ دلیلوں روشن کی اور معجزوں ظاہر کے کہتے ہیں کہ فرعون موسیٰ کے زمانہ کا وہی فرعون یوسف کے زمانہ کا
تھا اور فرعون ایک گھوڑا قیمتی جو رکھتا تھا وہ مرگیا تھا اور یوسف کی دعا سے وہ گھوڑا زندہ ہوگیا تھا اس جہت سے فرعون یوسف پر ظاہر میں ایمان لایا تھا
اور بعد مرنے یوسف کے پھر فرعون ایمان سے پھر گیا تھا اور موسیٰ کے زمانہ تک وہ زندہ رہا تھا حزقیل کہتا ہے کہ یوسف پہلے اس سے تمہارے پاس آیا معجزہ لیکر کہ ان
معجزوں میں ایک معجزہ یہ تھا کہ گھوڑے کو اسنے زندہ کردیا تھا اور پہلی اس لڑکے شیرخوار نے انکی پاکدامنی کی گواہی دی تھی اور یعقوب کے نزدیک فرعون موسیٰ کی
فرعون یوسف کی اولاد میں تھا اس میں حزقیل اسکی حال سے خبر دیتا کہ یوسف تمہارے پاس پیغمبر ہو کر آیا فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَکٍّ پس ہمیشہ رہے تم بیچ شک کے
مِّمَّا جَآءَکُمْ بِهٖ اس چیز سے کہ لایا وہ تمہارے پاس انکو کہ وہ دلیلیں توحید کی اور احکام شرع کے تھی حَتّٰٓی اِذَا هَلَکَ یہانتک کہ جس وقت مرگیا وہ
قُلْتُمْ کہا تم نے اپنے دل میں جہت اور دلیل کے کہ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ ہرگز نہ بھیجیگا خدا مِنْۢ بَعْدِهٖ پیچھے اسکے رَسُوْلًا کوئی رسول کسی پیغمبر کو
یعنی تمنے یہ کہا کہ جس وقت یوسف کا انتقال ہوا کہ اسکی بات کو ہمنے نہ سنا تو اب کوئی ایسا نہ آئیگا کہ دعوی پیغمبری کا کرے پس اسطرح تم گمراہی میں ہو کَذٰلِکَ
ایسے ہی یعنی جیسے کہ تم شک اور حد سے گذرنیکی جہت سے گمراہی میں ہو ایسے ہی یُضِلُّ اللّٰهُ گمراہی میں پڑا رہنے دیتا ہے خدا تعالی انکی شک اور عناد اور حد سے
گذرنیکی جہت سے اور توفیق نہیں دیتا ہے مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اس شخص کو کہ وہ حد سے گذرنیوالا ہے اپنے عناد اور انکار میں مُّرْتَابٌ شک کرنیوالا ہے
معجزات ظاہر اور روشن میں جو کہ توحید خدا اور نبوت پیغمبر پر دلالت کرتے ہیں سبب اپنے وہم اور نہ تامل کرنیکی جہت سے ان معجزوں اور دلیلوں میں پس گمراہی میں پڑا رہنے
دیتا ہے خدا شک کرنیوالوں کو الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ ان لوگوں کو کہ جھگڑا کرتے ہیں بغیر دلیل کے فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بیچ نشانیوں خدا کے اور اسکی آیتوں کے

دفع کرتے ہیں اور پوشیدہ کرتے ہیں بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ بدون دلیل کے کہ آئی ہو انکے پاس بلکہ محض بیہودگی سے لوگوں کو جھگڑتے ہیں كَبُرَ بہت
بڑا ہے وہ جھگڑا کرنا مَقْتًا باعتبار دشمنی اور بغض کے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور نزدیک ان لوگوں کے کہ ایمان
لائے ہیں خدا اور رسول پر اور مقتا تمیز واقع ہوا ہے یعنی خدا بہت دشمن رکھتا ہے انکے جھگڑنے کو اور مومن بھی انکے دشمن ہیں اور انسے بیزار ہیں كَذٰلِكَ اسی طرح
یعنی جیسے کہ مہر رکھی ہے خدا نے ان لوگوں کے دلوں پر کہ وہ علامت ہے انکے کفر کی ایسے ہی يَطْبَعُ اللّٰهُ مہر رکھتا ہے خدا واسطے نشانی کفر کے عَلٰی كُلِّ
قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ اوپر ہر دل تکبر کرنیوالے سرکش کے کہ جسنے فرمانبرداری خدا کی سے سرکشی کی ہو اور غرور کرکے اپنے تئیں بلند اور بزرگ جانتا ہو تاکہ
اس علامت اور نشان سے فرشتے فرق کریں انمیں اور مومنین میں اور جس وقت خربیل نے نصیحت کو یہاں تک پہنچایا تو فرعون نے خوف کیا کہ ایسا نہو کہ یہ نصیحتیں لوگوں کو
اثر کریں لوگوں کو دوسرے امر میں مشغول کیا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون نے اپنے وزیر سے کہ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِیْ اے
ہامان بنا واسطے میرے یعنی معماروں کو تو حکم کر کہ وہ بنائیں واسطے میرے صَرْحًا ایک محل کہ وہ بہت بلند ہو لَّعَلِّیْٓ شاید کہ میں اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ
پہنچوں راہوں کو اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ راہوں آسمانوں کو اور وہ اپنے آسمانوں پر پہنچوں فَاَطَّلِعَ پس مطلع ہوں اِلٰٓی اِلٰهِ مُوْسٰی طرف
خدائے موسی کے اور دیکھوں اسکو اور انکے احوال اور اوضاع کو دریافت کروں تاکہ موسی کا دعوی معلوم ہو کہ وہ آسمان کے خدا کی خبر دیتا ہے اور فرعون کا اس کہنے سے
مقصود یہ تھا اور یا فرعون نے مرفوع پس فرعون نے ہامان کو کہا کہ تو میرے واسطے ایک محل بنا کہ میں اسپر چڑھ کر آسمانوں پر پہنچوں اور موسی کے خدا کو دیکھوں وَاِنِّیْ
لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں اس موسی کو دروغگو پیغمبری کے دعوی میں اور خدا ہونیکے دعوی میں وہ جو کہتا ہے کہ خدا آسمان کا پیدا کرنیوالا ہے
یہ گفتگو اسکی مکر کی جانب سے تھی وہ [illegible] اور نہیں تو وہ خوب جانتا تھا کہ آسمان پر جانا ممکن نہیں ہے اور فرعون نے محل کا بنانا شروع کیا اور موسی نے
اس حال سے مناجات کی خطاب آیا کہ غمگین مت ہو اور دیکھ تو کہ ہم کیا کرتے ہیں پس حق تعالی نے بعد تیار ہونیکے اس محل کو گرا دیا چنانچہ تفصیل اسکی سورۂ قصص میں گزر
گئی ہے وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ شیطان آراستہ کرتا ہے اعمال بد کو نظروں میں سب کافروں کی ایسے ہی زُیِّنَ لِفِرْعَوْنَ آراستہ کی گئی واسطے
فرعون کے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ بدی عمل اسکی وَصُدَّ اور بند کیا گیا تھا وہ یعنی شیطان نے اسکو بند کیا تھا عَنِ السَّبِیْلِ راہ حق اور سچ سے وَمَا كَیْدُ
فِرْعَوْنَ اور نہ تھا مکر فرعون کا محل کے بنانے میں لوگوں کو دھوکے میں ڈالکر اور باطل کرنے میں موسی کی دلیلوں کو اِلَّا فِیْ تَبَابٍ مگر بیچ تباہی اور
ہلاکت کے وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ اور کہا اس شخص نے کہ ایمان لایا تھا یعنی خربیل نے بعد ان فرمودن فرعون کے کہا اپنی قوم کے لوگوں کو يٰقَوْمِ
اے قوم میری اتَّبِعُوْنِ پیروی کرو تم میری اَهْدِكُمْ دکھاؤں گا میں تمکو سَبِیْلَ الرَّشَادِ راہ ہدایت کی اور طریق جو درستی کا
کہ وہ ایمان لانا ہے موسی پر اور انکو پیغمبر برحق خدا کا جاننا ہے يٰقَوْمِ اے قوم میری اور درست یہ ہے کہ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا
سوا کچھ نہیں یہ زندگانی دنیا کی مَتَاعٌ فائدہ تھوڑا ہے کہ جلد فنا ہو جائیگا اور وبال اسکا باقی رہیگا وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ اور
تحقیق کہ آخرت وہ گھر ٹھہرنے اور آرام کرنے ہمیشہ کا ہے کہ اسکو کبھی کسی طرح سے فنا اور زوال نہیں ہے تعجب ہے کہ اس گھر فانی کو اس گھر باقی پر اختیار کرتے ہو
مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً جو کوئی کہ عمل کرے برا فَلَا یُجْزٰٓی پس بدلا دیا جائیگا وہ اِلَّا مِثْلَهَا مگر مانند اسکی آخرت میں کہ زیادہ اس سے ظلم ہے اور وہ
خدا پر روا نہیں ہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کہ عمل کرے نیک مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی مرد ہو یا عورت یعنی وہ عمل کرنیوالا مرد ہو یا عورت ہو
وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور حال یہ ہے کہ وہ مومن بھی ہے فَاُولٰٓئِكَ پس لوگ مومن نیک عمل کرنیوالے ہیں یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ داخل ہونگے بہشت میں
اور بعضوں نے یدخلون کو ضمہ یا اور فتح خا سے پڑھا ہے یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا روزی دئے جائینگے وہ مومنین صالحین بیچ اس بہشت کے ہر قسم کی نعمتوں کی بِغَیْرِ
حِسَابٍ بحساب اور بے شمار پس ثواب اعمال نیک کا چند در چند ہوگا زیادہ استحقاق سے اور جس وقت فرعون کے لوگوں نے یہ کلام خربیل کا سنا تو سمجھے کہ خربیل موسی پر
ایمان لایا ہے اور فرعون کی پرستش سے دست بردار ہوا ہے سو اس وقت خربیل کو ملامت کرکے کہا کہ تجھے تعجب ہے کہ فرعون کو چھوڑ کر دوسرے شخص کی عبادت کی طرف بلاتا ہے
خربیل نے پھر انکو نصیحت کرنی شروع کی اور کہا کہ وَيٰقَوْمِ اور اے قوم میری مَا لِیْٓ کیا ہے مجھے کہ اَدْعُوْكُمْ اِلَی النَّجٰوةِ بلاتا ہوں میں تمکو

طرف نجات کے یعنی تمکو طرف ایمان اور نیکی کے بلاتا ہوں کہ وہ سبب نجات کا ہو اور ایمان لانا ساتھ خدا پر اور ساتھ اسکے پیغمبر کے ہے وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ اور بلاتے ہو تم مجھکو طرف
دوزخ کے یعنی طرف اس عمل کے کہ جو باعث ہو دوزخ میں جانیکا اور وہ یہ کہ تَدْعُونَنِي بلاتے ہو تم مجھکو لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ تاکہ کفر کروں میں ساتھ خدا کے
وَأُشْرِكَ بِهِ اور شریک کروں میں ساتھ اسکے مَا لَيْسَ لِي بِهِ نہیں ہے واسطے میرے ساتھ اسکے کہ خدا ہونیکے عِلْمٌ یعنی اسکے خدا ہونیکو میں نہیں جانتا ہوں
اور جبکہ اسکے خدا ہونیکی کوئی دلیل میرے پاس نہیں ہے پس کیونکر اسکا شریک کیونکر کروں وَأَنَا أَدْعُوكُمْ اور میں بلاتا ہوں تمکو إِلَى الْعَزِيزِ
طرف خدا غالب کے کافروں کے عذاب کرنے پر الْغَفَّارِ کہ بخشنے والا ہے گناہگاروں کا یعنی میں تمکو ایسے خدا کیطرف بلاتا ہوں کہ جسمیں سب خوبیاں ہیں اور
جو باتیں کہ خدا کیواسطے چاہئیں وہ اسمیں سب موجود ہیں علم اور قدرت اور غلبہ اور کافروں کو عذاب دینے پر وہ قادر ہے اسکا کوئی مانع نہیں ہو سکتا اور اسکے سوائے اور
کوئی ایسا نہیں ہے لَا جَرَمَ بلا شبہ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ تحقیق وہ چیز کہ بلاتے ہو تم مجھکو طرف اسکے لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ نہیں ہے واسطے
اسکے پکارنا یعنی تمہارے معبود سزاوار پکارنے اور پرستش کئے نہیں ہیں فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ بیچ دنیا کے اور نہ بیچ آخرت کے کہ انکے
پکارنے کی نفع دنیا میں کوئی پہنچے اور نہ آخرت میں انکی پکار سے کوئی چیز ہو کہ وہ لیاقت ہی نہیں رکھتے ہیں کہ پکارے جائیں اور یا یہ کہ کسیکے پکارنیکو وہ قبول ہی نہیں
کر سکتے ہیں اور نہ جواب دے سکتے ہیں دنیا میں نہ آخرت میں وَأَنَّ مَرَدَّنَا اور تحقیق پھرنا ہمارا سب کا إِلَى اللَّهِ طرف خدا کے ہے واسطے جزائے اعمال
نیک اور بد کے وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ اور تحقیق حد سے گزر جانیوالے بسبب شرک کے اور خون ناحق کرنیوالے اور سوا اسکے هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ وہ صاحب
آتش دوزخ کے ہیں اور ہمیشہ اسمیں رہنے والے ہیں فَسَتَذْكُرُونَ پس قریب ہے کہ یاد کروگے تم وقت دیکھنے عذاب کے مَا أَقُولُ لَكُمْ اس چیز کو کہ کہتا ہوں میں
واسطے تمہارے یعنی میری نصیحت کو تم بہت یاد کروگے اور جانوگے کہ وہ سچ کہتا تھا وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ اور سپرد کرتا ہوں میں کام اپنے کو طرف خدا
کے اور اسی پر توکل کرتا ہوں میں اسکے فضل اور لطف پر اعتماد کرتا ہوں تاکہ مجھکو محفوظ رکھے إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ تحقیق کہ خدا دیکھنے والا ہے اور بینا ہے
بِالْعِبَادِ ساتھ بندوں کے کہ انکی فرمانبرداری اور نافرمانبرداری سب دیکھتا ہے فَوَقَاهُ اللَّهُ پس بچایا اسکو خدا نے سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا
برائیوں سے اوس چیز کی سے کہ مکر کیا انہوں نے اوس فرعونیوں نے اور منقول ہے کہ حزقیل نے جب اپنا ایمان ظاہر کیا اور فرعون نے اسکے قتل کا حکم دیا وہ وہاں سے بھاگکر اس پہاڑ پر گیا
جو سمندر کی نواح میں تھا جا ٹھہرا اور عبادت خدا میں مشغول ہوا حقتعالی نے اسکی حفاظت کے واسطے درندوں کو مقرر کیا کہ اسکے گرد کھڑے ہو کر اسکی پاسبانی کرتے تھے
اور یہ برکت اس توکل کے تھا کہ اوس نے سب کام اپنے خدا کے سپرد کر دئے تھے اور بعض تفسیروں میں لکھا ہے کہ فرعون نے اپنے خواص کو بھیجا کہ اسکو پکڑ لاویں اور جب وہ لوگ
وہاں پہنچے تو دیکھا کہ نماز میں مشغول ہے اور درندے اسکی نگہبانی کرتے ہیں دیکھکر ہراساں ہوا اور وہاں سے الٹے پھرے اور فرعون سے حال اسکا بیان کیا فرعون نے
اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ یہ امر لوگوں کے کانوں تک پہنچے ان خبر لانیوالوں کے قتل کا حکم دیا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ اور گھیر لیا ہمراہ ہوئے ساتھ لوگوں
فرعون کے جو کہ حزقیل کے قتل کرنے پر آمادہ ہوئے تھے سُوءُ الْعَذَابِ بری عذاب کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حزقیل ان لوگوں کو بلاتا
تھا طرف توحید خدا اور نبوت موسیٰ کے اور طرف فضیلت محمد صلعم کے جمیع خلقت پر اور طرف فضیلت امیر المؤمنین کے اور انکی اولاد طاہرین کے تمام اوصیا اور انبیا پر اور
طرف بیزاری کے فرعون کی خدائی سے پس لوگوں نے فرعون سے اسکی چغلی کہائی اور کہا کہ حزقیل تیرے برخلاف لوگوں کو بلاتا ہے اور تیرے دشمنوں کی مدد کرتا ہے فرعون نے کہا کہ
وہ میرے چچا کا بیٹا ہے اور خلیفہ میرا ہے میری سلطنت پر اور ولیعہد میرا اگر اس نے یہ امر کیا ہے تو وہ لائق عذاب کے ہے میری نعمت کے کفر کرنیکے سبب سے اور اگر تم
جھوٹ کہتے ہو اور اسپر تہمت کرتے ہو تو تم مستحق عذاب کے ہوئے پس حزقیل کو لائے اور اس سے پوچھا کہ کیا تو فرعون کی خدائی کا انکار کرتا ہے اور اسکی نعمتوں کی
ناشکری کرتا ہے حزقیل نے یہ سنکر فرعون سے کہا کہ اے بادشاہ کبھی تو نے میرا جھوٹ دیکھا ہے کہا کہ نہیں اور حزقیل نے لوگوں سے پوچھا کہ کون ہے پروردگار تمہارا انہوں نے
کہا کہ یہ فرعون اور پوچھا کہ کون ہے پیدا کرنیوالا تمہارا کہا کہ یہ فرعون اور پوچھا کہ کون ہے روزی دینے والا تمہارا کہا کہ یہ فرعون حزقیل نے کہا کہ اے بادشاہ میں
تجھکو گواہ کرتا ہوں اور ہر اس شخص کو کہ تیرے پاس حاضر ہے تحقیق کہ جو پروردگار انکا ہے وہ پروردگار میرا ہے اور جو روزی دینے والا انکا ہے وہ روزی دینے والا میرا
اور جو پیدا کرنیوالا انکا ہے وہ پیدا کرنیوالا میرا ہے اور سوائے اسکے خالق کے میرا کوئی خالق اور رازق نہیں ہے اور گواہ کرتا ہوں تجھکو اے بادشاہ اور اس

شخص کو یہاں حاضر ہی کہ میں بیزار ہوں اس پروردگار اور خالق اور رازق سے کہ سوائے اُسکے پروردگار جو خالق اور رازق ہے حزقیل تو حقیقت میں خدا کو کہتا تھا
کہ وہ پروردگار خالق اور رازق ہے اور اسکے واقع میں تیرے سب کا یعنی حزقیل کا بھی اور ان لوگوں کا بھی پروردگار اور خالق اور رازق وہی خدا ہے کہ معبود حقیقی
ہے غیر اُسکا اور فرعون اور اُسکے پاس کے آدمی گمان کرتے تھے کہ یہ فرعون کو پروردگار اور خالق اور رازق کہتا ہے اور فرعون نے یہ سنکر ان لوگوں سے کہ جنہوں نے
اُسکی چغلی کھائی تھی یہ کہا کہ اے بدمردو تم بھی میرے ملک میں فساد کرنا چاہتے تھے اور میرے چچا کے بیٹے کے درمیان فتنہ برپا کرنا چاہتے تھے تم سزاوار عذاب کے ہو اور ان
سب کو مروا ڈالا اور یہی مراد ہے قول حق تعالی فوقیہ اللہ سیئات ما مکروا سے کہ انہوں نے چغلی کھائی حزقیل کی فرعون سے اور فرعون نے جو انکو مروا ڈالا یہ مراد ہے
وحاق بآل فرعون سوء العذاب سے اور فرعون نے میخوں سے مروا یا تھا کہ انکے سینوں میں ٹھکوا دی تھیں اور لوہے کی بڑی بڑی کنگھیوں سے انکے بدن کا گوشت اور
پوست چھلوایا اور نچوایا تھا ایسے ہی سخت عذابوں سے انکو قتل کروایا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد آل فرعون سے تمام پیروی کرنیوالے فرعون کے ہیں اور عذاب سے مراد
غرق ہونا دریا میں ہے دنیا میں اور آخرت میں انکے واسطے عذاب دوزخ کا ہے اور بعضی حدیث میں بھی آیا ہے کہ حزقیل کو فرعون نے مروا ڈالا تھا اور فوقیہ اللہ
سیئات ما مکروا سے مراد یہ ہے کہ فرعونیوں نے جو انکے ساتھ مکر کیا تھا اور انکو دین سے پھرانا چاہا تھا وہ اپنے دین پر پھرا اور خدا نے انکو انکے مکر سے نگاہ رکھا کہ وہ اپنے
دین پر قائم رہا النار گھیر لیا انکو آتش دوزخ نے کہ یعرضون علیہا پیش کیے جاتے ہیں وہ لوگ فرعون اور پیرو اسکے غدوا وعشیا
صبح کو اور شب کو یعنی ہمیشہ دونوں وقت آگ میں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ حال انکا شب و روز دنیا کی دوزخ میں ہے اور قیامت سے پہلے ہے کیونکہ
قیامت میں صبح اور شام نہیں ہے اور جبتک کہ قیامت نہو ان دونوں وقتوں میں جلا کرینگے اور جب قیامت ہوگی تو دوزخ میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہونگے
اور حضرت صادق علیہ السلام سے بعض اصحاب نے پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہیں ان فرعونیوں کے مقدمہ میں عرض کی کہ کہتے ہیں کہ دوزخ میں جلینگے آخرت میں اور اس سے پہلے
اس سے انکو عذاب نہیں ہے حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ سنکو نہیں کہتے کہ انکو بعد مرنے کے قیامت تک عذاب نہیں ہے اور پھر فرمایا کہ وہ آگ
دنیا میں آگ سے جلتے ہیں صبح اور شام اور آخرت کی دوزخ کے لیے کہ جسمیں وہ ہمیشہ رہینگے بعد اسکے خدا تعالی فرماتا ہے کہ ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب
اور حضرت صادق علیہ السلام نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ ارواح کفار کی آتش دوزخ پر پیش کی جاتی ہیں اور وہ ارواح کہتی ہیں کہ اے پروردگار ہمارے
قائم کر اور ہمارے واسطے قیامت کو اور جو کچھ کہ تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے بروز حشر زیادہ تر عذاب میں گرفتار کرنیکا اس وعدہ کو تو وفا کر اور پہلے اول کو ہمارے آخر تک
مت پہنچا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے مشرق میں ایک آگ پیدا کی ہے کفار کی ارواح کو اسمیں رکھیگا بعد مرنیکے اور زقوم کو وہ کھاتی
ہیں اور آب گرم پیتے ہیں شب کو اور جس وقت صبح ہوتی ہے تو وادی برہوت کیطرف جاتی ہیں اس صحرا میں کہ جسکو برہوت کہتے ہیں کہ وہ نہایت گرم ہے اور آتش دنیا
سے زیادہ اسمیں حرارت ہے اور آپس میں ملاقات کرتی ہیں اور پہچانتی ہیں اور جس وقت شام ہوتی ہے تو پھر وہیں جاتی ہیں اس آگ میں اور قیامت تک یہی حال
رہیگا اور بعضے آدمی سو رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے مرتا ہے تو وہ مکان کہ نامزد اسکے ہے بہشت میں یا دوزخ میں وہ
مکان ہر صبح کو اور شام کو اسکو دکھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آخر تیرا یہی مکان ہوگا ویوم تقوم الساعۃ اور جس دن کہ قائم ہوگی قیامت اور
روحیں انکی بدنوں میں داخل ہوں تو خدا تعالی فرشتوں کو حکم کریگا کہ ادخلوا آل فرعون داخل کرو تم لوگوں فرعون کو اشد العذاب
سخت تر عذاب میں قرأت اہل مدینہ اور اہل کوفہ کی یہ ہے کہ ادخلوا میں ہمزہ کو قطعی کہتے ہیں باب افعال سے اور باقی قاری ہمزہ وصلی کہتے ہیں تو معنی اس کے یہ ہیں
فرشتے فرعونیوں سے کہینگے کہ داخل ہو تم اے لوگو فرعون کی بہت سخت عذاب میں کہ وہ عذاب آتش دوزخ کا ہے اور اب خدا تعالی دوزخیوں کے جھگڑے کو بیان کرتا ہے کہ وہ
آپس میں جھگڑینگے اور نزاع کرینگے چنانچہ فرماتا ہے کہ واذ یتحاجون اور یاد کر تو اے محمد صلعم جس وقت کہ جھگڑا کرینگے وہ دوزخی فی النار بیچ آتش دوزخ
فیقول الضعفاء پس کہینگے ناتوان ہمارے قوم سے للذین استکبروا واسطے ان لوگوں کے کہ سرکشی کرتے تھے اور اپنے تئیں بڑا جانتے تھے کہ انا
کنا لکم تبعا تحقیق ہم تھے واسطے تمہارے تابعدار اور فرمانبردار اور جو کچھ ہم کو تم کہتے تھے شرک اور کفر کرنیکو ہم تمہارے کہنے سے وہ عمل کرتے تھے اور تمہارے کہنے پر
عمل کیا تو اس سبب سے ہم دوزخ میں داخل ہوئے اور حکم کرنیوالوں کو لازم ہے کہ اپنے محکوم اور تابعداروں کی اذیت کا دفع کریں اور تبع جمع تابع کی ہے فہل انتم

مُّغْنُونَ عَنَّا بس کیا تم دور کر سکتے ہو ہم سے نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ کچھ حصہ آگ کا یعنی تم سے ہو سکتا ہے کہ کچھ عذاب ہم سے دور کرو قَالَ
الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا کہیں گے وہ لوگ کہ سرکش ہوئے تھے اور اُن پر حکومت کرتے تھے اُنکے جواب میں کہ إِنَّا كُلٌّ فِيهَا تحقیق ہم سب ہیں دوزخ کے بیچ
ہم کیا تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں اگر ہم قدرت عذاب کے دفع کرنے کی رکھتے ہوتے تو پہلے ہم اپنی جانوں سے دفع کرتے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا نے
قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ تحقیق حکم کیا ہے درمیان بندوں اپنے کے اور ہر ایک کو جو مقام کہ اُسکے لائق تھا وہاں پہنچا دیا ہے پس عذاب کو کیونکر دفع کر سکتے
وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ اور کہیں گے وہ لوگ کہ بیچ دوزخ کے ہیں سر اُٹھا کر اور پوچھتے ہوئے لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ واسطے پاسبانوں دوزخ کے یعنی مالک
دوزخ اور فرشتوں کو جو اُسکے ساتھ ہیں ادْعُوا رَبَّكُمْ پکارو پروردگار اپنے کو يُخَفِّفْ عَنَّا تا کہ ہلکا کرے ہم سے يَوْمًا ایک روز یعنی بمقدار ایک
روز کے مِّنَ الْعَذَابِ عذاب میں سے تاکہ ہم تھوڑا آرام پاویں وہ فرشتے اُنکی یہ بات سنکر قَالُوا کہیں اُنکو ملامت کر کے أَوَلَمْ تَكُ کیا نہ تھا
وقت دنیا میں کہ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے بھیجے ہوئے خدا کے بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ دلیلوں روشن معجزوں کے جو دلالت کرتے تھے
خدا کی توحید پر اور پیغمبر کی نبوت پر اور تاء اصل تکون تھا واو تو ساکن ہو کر ساقط ہوا اور نون واسطے تخفیف کے اور ... اور
وہ لفظ قصہ کا ہے اور بعد اُسکے تفسیر اُسکی ہے پس فرشتے جب اُنسے یہ گفتگو کریں تو قَالُوا کہیں وہ دوزخی بَلَىٰ ہاں آئے تھے پیغمبر اور خدا کی طرف
ہمکو بلاتا تھا اور معجزے دکھلاتے تھے لیکن ہم نے اُنکو جھٹلایا اور کہنا اُنکا نہ مانا فرشتے یہ سنکر قَالُوا کہیں فَادْعُوا پس پکارو تم خدا کو اور اس سے تخفیف
عذاب کی چاہو لیکن ہمکو اجازت نہیں ہے کہ ہم تمہارے واسطے دعا کریں پس تم ہی دعا کرو اگرچہ جانتے ہو کہ ہمارے دعا کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے لیکن عذاب کے اُٹھانے کی طاقت نہ رکھینگے
تو فریاد و زاری کرینگے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوگا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ اور نہیں ہے پکارنا کافروں کا إِلَّا فِي ضَلَالٍ
مگر بیچ گمراہی اور برباد کرنے اور نہ قبول ہونے کے اور اب خداتعالی خبر دیتا ہے پیغمبروں اور مومنوں کی نصرت دینے سے کافروں پر چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّا
لَنَنصُرُ رُسُلَنَا تحقیق ہم البتہ نصرت کرتے ہیں اور مدد دیتے ہیں پیغمبروں اپنوں کو وَالَّذِينَ آمَنُوا اور اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کے کہ وہ کفار پر غالب ہوتے ہیں گفتگو دلیلوں اور حجتوں بیان کرنے سے اور یا جنگ کفار میں خدا اُنکی نصرت کرتا ہے
موافق مصلحت کے اور کبھی دشمن کو ہلاک کر کے مدد کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد اس سے زمانہ رجعت کا ہے کہ اُس زمانہ میں خداتعالی
نصرت کریگا اور پہلے اس کے بہت سے پیغمبر قتل کیے گئے ہیں اور آئمہ دین بھی قتل کیے گئے ہیں اور دنیا میں اُنکی کچھ نصرت نہیں ہوئی پس مراد اس سے زمانہ رجعت کا ہے
وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ اور جس دن کہ قائم ہوں گواہ اور نصرت کریں ہم اُنکی یعنی روز قیامت کہ گواہی دینگے اُس روز کافروں کے
باطل ہونے پر اور مومنوں کے حق ہونے پر اور گواہی دینے والے انبیاء ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ فرشتے لکھنے والے نامہ اعمال کے گواہی دینگے اور انبیاء گواہی
مومنین کی فرمانبرداری اور کفار کے شرک پر ہونے کی ادا کرینگے اور یا مراد ہے حضرت خاتم الانبیاء ہیں کہ مشرکین کے عناد اور کفر پر گواہی دینگے
يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ جس دن کہ نہ فائدہ دیوے ظلم کرنیوالوں کو مَعْذِرَتُهُمْ عذر کرنا اُنکا کہ وہ ہرگز قبول نہ ہوگا وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ
اور واسطے اُنکے لعنت ہے کہ وہ دوری ہے رحمت خدا سے وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ اور واسطے اُنکے ہے برا گھر یعنی وہ دوزخ ہے اور اب حضرت موسیٰ کا حال
بیان کرتا ہے کہ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو رہنمائی یعنی وہ چیز کہ جس سے راہ حق پاتے ہیں جیسے کہ معجزے اور توریت
اور احکام شرع کے وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ اور وارث کیا ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب توریت کا هُدًى وَذِكْرَىٰ وہ ہدایت
اور نصیحت ہے لِأُولِي الْأَلْبَابِ واسطے صاحبوں عقلوں کے اس واسطے کہ فائدہ اس سے وہی اٹھاتے ہیں نہ بیوقوف و جاہل اور اب خداتعالی اپنے حبیب کو
خطاب کرتا ہے کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر تو کفار کے آزار دینے پر جیسے کہ موسیٰ صبر کرتا تھا فرعون کے آزار دینے پر إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ تحقیق وعدہ خدا کا
پیغمبروں کی نصرت کرنے پر اور کفار کے ہلاک کرنے پر حَقٌّ حق اور درست ہے اور خلاف اس میں ممکن نہیں ہے وَاسْتَغْفِرْ اور بخشش چاہو تو اے محمد صلعم خدا سے
لِذَنبِكَ واسطے گناہ اپنے کے اگرچہ تجھ سے کوئی امر اولی ترک ہوا ہو اور گناہ کبیرہ یا صغیرہ اس سے مراد نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں

ع ۱۳

گناہ نہیں کرتے ہیں نہ صغیرہ اور نہ کبیرہ اور یا یہ کہ خدا کی طرف سے تعلیم ہوئی جناب کو طریقہ کی کہ اگرچہ کوئی گناہ صادر نہیں ہوا ہے لیکن ہمیشہ تمہاری کے خدا کے
روبرو آپ بھی استغفار کیا کریں تاکہ منسلک ہمیشہ مغفرت کو خدا سے طلب کرنا موجب بلندی درجات کا ہے اور خدا اجر بھی تمہاری کو بہت دوست رکھتا ہے اور یا یہ کہ
اگر تو اس طرح سے کہیگا تو تیری تقلید لوگ بھی تیری پیروی سے اسی طرح کہینگے اور اپنی بخشش چاہینگے وَسَبِّحْ اور تسبیح کر تو اے محمد صلعم بِحَمْدِ رَبِّكَ ساتھ
تعریف اور شکر پروردگار اپنے کے بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ بیچ رات کے اور صبح کے یعنی رات اور دن ہمیشہ خدا کو پاکیزگی سے یاد کر اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے
نماز پنجگانہ ہے اور جناب صادق علیہ السلام سے روایت بیان کرتے ہیں کہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھکو یاد کر بعد صبح کے ایک ساعت اور بعد عصر کے ایک ساعت تاکہ
کفایت کروں میں جو کچھ کہ مقصود تیرا ہے اور تیری حاجت کو قبول کروں اور کہتے ہیں کہ یہودی سوئے رسول خدا صلعم کے جھگڑتے تھے اور کہتے تھے کہ تو ہمارا صاحب
نہیں ہے بلکہ مسیح دجال ہمارا صاحب ہے اور جو بادشاہ تیری بادشاہی سے اور نہر پانی کی اسکے ہمراہ ہے اور اس کی اور بادشاہی ہمکو بخشیگا اور وہ ایک نشانی
ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے پس حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ تحقیق وہ لوگ کہ
جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں قدرت خدا کے بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ بدون حجت اور دلیل کے کہ آئی ہو انکے پاس کہ وہ دلالت کرتی ہو انکے
صحیح ہونے پر کہ دجال کی نبوت تو صحیح ہے اور تیری نبوت کو وہ باطل کہتے ہیں اور یا یہ کہ یہ آیت عام ہے ہر جھگڑا کرنے والے کے واسطے کہ وہ خواہ یہود ہوں یا
مشرکین کہ ہوں إِنْ فِي صُدُورِهِمْ نہیں بیچ سینوں ان کے یعنی یہود یا مشرکین کے إِلَّا كِبْرٌ مگر تکبر اور بڑی … کی
کی اور آرزو نبوت کی اپنی قوم میں کہتے ہیں مَّا هُم بِبَالِغِيهِ نہیں ہیں پہنچنے والے اس کو بلکہ حق تعالیٰ انکو ذلیل اور خوار کریگا فَاسْتَعِذْ
بِاللَّهِ پس پناہ چاہ تو ساتھ خدا کے ان کے مکر سے اور دجال کے شر اور فتنہ سے کہ وہ ایک مخلوق خدا میں سے ہے … پناہ ساتھ خدا کی چاہ تو
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ تحقیق کہ وہ ہے خدا سننے والا تیری باتوں کا الْبَصِيرُ دیکھنے والا ہے تیرے فعلوں کا اور یہ آیت خدا … جو کہ …
تھے میں مقصود انکا … انکار کرنا قیامت کا تھا … فرماتا ہے کہ لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ البتہ پیدا کرنا آسمانوں کا
اور زمین کا نزدیک تمہارے أَكْبَرُ بہت بڑا ہے مِنْ خَلْقِ النَّاسِ پیدا کرنے آدمیوں کے سے پس جو کوئی کہ قدرت رکھتا ہو … کی
چیزوں کے پیدا کرنے پر بدون موجود ہونے مادہ کے جس سے انکو بنائے البتہ وہ آدمی کو بھی دوبارہ پیدا کر سکیگا خصوصاً کہ انکی اصل اور مادہ کہ وہ مٹی
ہے اسکے پاس محفوظ اور موجود ہے وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ہیں کہ یہ آدمی کا دوبارہ پیدا
کرنا بہت آسان ہے خدا کے نزدیک اور یہ لوگ سبب جہالت اور غفلت کے اس میں تامل نہیں کرتے ہیں اور دجال کے حال میں ایسا ہے … کہ
ایک جماعت نے رسول خدا صلعم سے اسکے حال کو دریافت کیا فرمایا کہ وہ آدمی ہے اور آدمیوں سے قد میں زیادہ بلند ہے اور بدن میں بہت قوی ہے اور ایک
آنکھ رکھتا ہے اور علامت انکی ظاہر ہونے کی یہ ہے کہ آدمی انکے نکلنے سے تین برس پہلے قحط میں مبتلا ہوں گے پہلے سال میں جو کچھ بارش ہوا ہے ایک تہائی
پھیر اور جو کچھ زمین میں اگے اسمیں سے ایک تہائی نگاہ رکھی اور دوسرے سال میں دو تہائی اور تیسرے سال میں آسمان کچھ نہ برسے اور زمین کوئی
دانہ اوگے اور نہ گھاس یہاں تک کہ جانور بھوک کی شدت سے مرجائیں اور ابو امامہ نے روایت کی ہے کہ ایک روز رسول خدا صلعم خطبہ پڑھتے تھے اور اس خطبہ
میں اکثر ذکر دجال کا تھا اور آخر خطبہ فرمایا حضرت نے کہ اے لوگو زمین میں دجال کے فتنہ سے کوئی فتنہ زیادہ نہیں ہے اور خدا نے جس پیغمبر کو بھیجا ہے انکی امت کو
دجال کے فتنہ سے خوف دلایا ہے اور میں پیغمبر آخر الزمان ہوں اور تم امت آخرین ہو ممکن ہے کہ تمہارے وقت میں دجال باہر نکلے اگر میں موجود ہونگا تو انکو مغلوب
الزام دونگا اور اگر تم ہو تو کوشش کرو کہ انکو الزام دو اور جب وقت انکے نکلنے کا قریب ہے تو شام اور عراق کے دو پہاڑوں کے درمیان باہر نکلیگا اور جب پہلے
… اپنے لشکروں کو روانہ کرے اور پیغمبری کا دعوی کرے اور بعد پیغمبری کے خدائی کا دعوی کریگا اور اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا کہ الکافر
رحمۃ اللہ یعنی نا امید رحمت خدا سے اور جو مومن کہ ہو وہ پڑھیگے انکی پیشانی پر لکھے اور جادو انکے ہمراہ بہت ہوا اور اکثر آدمی انکی پیروی کریں گے جسکو خدا نے
گمراہ کیا اور ہمراہ انکے بہشت اور دوزخ ہو اور جو مومن کہ انکی دوزخ میں گرفتار ہو تو چاہیے کہ سورہ الحمد پڑھے کہ آگ انپر اثر نہ کریگی اور مدت انکی بادشاہی کی چالیس روز

ہوگی اور بعضے اُن دنوں میں سے مقابل میں چند سال کے ہونگے اور بعضے کم ایک سال سے اور بعضے مقدار چند ماہ اور بعضے برابر ایک ہفتے کے اور بعضے برابر ایک دن کے
اور بعضے برابر ایک ساعت کے اور روز آخر بقدر ہوگا کہ جتنی دیر میں چوب خشک کو آگ لگے اور دیو اسکی ہمراہ ہونگے کہ آدمیوں کی صورت میں ہونگے جن
جسکے ماں اور باپ مر گئے ہوں تو اُس سے کہیگا کہ اگر تیری ماں اور باپ کو زندہ کر دوں تو مجھے پروردگار سمجھیگا تو اقرار کریگا وہ کہیگا کہ ہاں اقرار کرونگا پس
دیو ماں باپ کی صورت ہمراہ ہیں وہ شخص اُسکی ماں اور باپ کی شکل بن جائینگے اور اُسکو کہینگے کہ اے فرزند پیروی اسکی کر کہ یہ تیرا پیدا کرنیوالا ہے اور سب شہروں کو
دجال اپنے زیر حکم کریگا مگر مکہ اور مدینہ کو اور جس وقت قصد اُسکا کریگا تو وہاں ایک فرشتہ آئیگا کہ اُسکو اس سے منع کریگا اور اُسوقت ایک زلزلہ آئیگا اور کوئی
منافق مدینہ میں نہ رہیگا سب باہر چلے آئینگے اور دجال کی پیروی کرینگے اور آدمی اس دن کو روز خلاص کہینگے ام شریک نے کہا کہ یا رسول خدا اُس روز مومن
کہاں ہونگے فرمایا کہ بیت المقدس میں پناہ لیجائینگے اور دجال اُنکا محاصرہ کریگا اور صاحب الزمان علیہ السلام آنکر ظاہر ہونگے نماز صبح کے وقت اور اقامت
کہکر اُنکے ہمراہ نماز میں مشغول ہونگے اور جسوقت نماز صبح سے فارغ ہونگے عیسیٰ آسمان سے زمین پر آئے اور صاحب الزمان کے پیچھے نماز پڑھی اور دروازہ شہر کا کہولیں اور
ہمراہ دجال کے ستر ہزار یہودی ہتیار لگائے ہوں اور جسوقت حضرت عیسیٰ شہر سے باہر آئینگے تو دجال بہاگیگا اور مسلمان اطراف مشرق میں پکڑیں اور
مار ڈالیں اور فوجیں اُسکی قلعوں میں پوشیدہ ہو جائینگی اور وہ قلعے گویا ہوکر مومنین سے کہینگے کہ دشمن تمہارا ہمارے پیچھے پوشیدہ ہوا ہے اُسکو مار ڈالو مومنین
کفار سے بدلا لیویں اور حقتعالیٰ حسد اور کینہ کو لوگوں سے مومنین کے دفع کرے کہ سب آپس میں دوست ہو جائیں اور بعد اُسکے کفار دنیا میں باقی نہ رہیں اور حضرت
صاحب الزمان علیہ السلام کے ظاہر ہونیکا حال حق الیقین وغیرہ میں تفصیل سے لکھا ہے اور اب حقتعالیٰ مومنین اور مشرکین کا ذکر کرتا ہے کہ وَمَا يَسْتَوِي
الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ اور نہیں برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا یعنی کافر کہ جاہل اور غافل ہے اور حقتعالیٰ کی توحید کی دلیلوں میں تامل نہیں کرتا ہے وہ برابر
مومن کے نہیں ہے کہ وہ عاقل ہے اور خدا کو پہچانتا ہے پس کافر اور مومن برابر نہیں ہیں وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور پیغمبر پر
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے نیک وَلَا الْمُسِيءُ اور نہ بدی کرنیوالا برابر ہے یعنی مومن نیک برابر کافر بدکار کے
نہیں ہے کہ پہلا بہشت کے بلند درجوں میں رہنے والا ہے اور دوسرا دوزخ کے طبقوں میں قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ کم ہے کہ جو نصیحت پکڑتے ہو تم اے
کافرو اور اہل کوفہ نے تتذکرون کو دو تا سے پڑھا اور باقی پہلی تا کی جگہہ یا لکھتے ہیں یعنی کم نصیحت پکڑتے ہیں کافر اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی
تذکرا قلیلا إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ تحقیق قیامت البتہ آنیوالی ہے کسیطرح سے لَّا رَيْبَ فِيهَا نہیں شبہ ہے بیچ ہونے اُسکے کہ دلیلیں
نقلی اُسکی واقع ہونے پر اور دلیلیں عقلی اُسکے ممکن ہونے پر دلالت کرتی ہیں وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی لَا يُؤْمِنُونَ نہیں یقین
کرتے ہیں قیامت کے ہونیکا اور ثواب سے عذاب کے لیے بندوں کے ایمان اور عبادت میں فرماتا ہے کہ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي اور کہا پروردگار تمہارے نے کہ پکارو
مجھکو اپنے سب مقصدوں اور حاجتوں میں أَسْتَجِبْ لَكُمْ قبول کرونگا میں واسطے تمہارے اگر مصلحت اُسکی قبول کرنے میں ہوگی کہتے ہیں کہ دعا کرنیوالے کو
چاہئے کہ دعا بشرط مصلحت کے کرے اسواسطے کہ وہ کیا جانتا ہے کہ یہ چیز واسطے اسکے مناسب ہے یا نہیں اور بعضی دعا کے قبول ہونے میں فساد اور قباحت ہے اور جو دعا کو نکر قبول ہو
کہ بعضی دعا کے قبول ہونے میں مصلحت نہیں ہے اور بندہ اُس مصلحت کو نہیں جانتا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ افضل عبادت دعا ہے اور کسی نے اُن
حضرت سے پوچھا کہ کونسی عبادت افضل ہے فرمایا کہ خدا کے نزدیک کوئی شے افضل نہیں ہے اس سے کہ سوال کریں اور طلب کریں اُس سے اُس چیز کو کہ اُسکے پاس ہے اور کوئی
چیز زیادہ دشمن نہیں ہے خدا کو اس سے کہ سرکشی اور تکبر کرے اُسکی عبادت سے اور اُس سے طلب کرے وہ چیز کہ اُسکے پاس ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ
يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي تحقیق جو لوگ کہ سرکشی کرتے ہیں عبادت سے میری یعنی کہ مجھکو وقت احتیاج کے پکارتے نہیں ہیں اور عاجزی و زاری کرکے
گناہوں کی اپنے بخشش نہیں چاہتے ہیں اسواسطے کہ مجھکو بہ وحدانیت نہیں پکارتے ہیں سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ قریب ہے کہ داخل ہونگے وہ دوزخ میں اور ابو جعفر اور
ابن کثیر نے سیدخلون کو بضم یا اور فتح خا پڑھا ہے یعنی قریب ہے کہ داخل کئے جاینگے وہ دوزخ میں دَاخِرِينَ ذلیل اور خوار ہوئے ہوئے اور یہ حال واقع ع ۱۰ ۱۱
ہوا ہے اور معاذ بن عمار نے روایت کی ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا فرماتے ہو ان دو شخص کے حق میں کہ دو نو مسجد میں جاتے ہیں اور ایک اُنمیں سے اکثر دعا مانگتا ہے اور

دعا میں مشغول ہیں اور دوسرا اکثر اوقات نماز پڑھتا ہے فرمایا کہ دونوں خوب ہیں میں نے عرض کی کہ اے فرزند رسولخدا میں چاہتا ہوں کہ یہ جانوں کہ ان دونوں میں افضل
کون ہے فرمایا کہ وہ شخص کہ کثرت دعا پڑھتا ہے کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ حقتعالی فرماتا ہے ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین اور بعد
اسکے فرمایا کہ دعا عبادت ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زیادہ دوست خدا کو سب اعمال میں دعا ہے اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ فرمایا
حضرت نے کہ اپنی حاجتوں میں خداتعالی کیطرف رجوع کرو اور بہت زاری سے دعا کرو کہ دعا مقام قرار پکڑنے عبادت کا ہے اور کوئی مومن خدا کو نہیں پکارتا مگر کہ دعا اسکی
قبول ہو دنیا میں یا آخرت میں اور اگر واسطے مصلحت کے دعا اسکی قبول نہو اور حاجت اسکی نہ برآئے تو اسکے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا جب تک کہ گناہ کا کوئی امر
نہیں نہو اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت بلا بندہ کیطرف متوجہ ہوا اور وہ دعا کرے حقتعالی جلدی اسکو دور کر دیتا ہے اور اگر دعا نکرے تو وہ بلا اسپر
نازل ہوا اور مدت دراز تک اسکو جمعیت سے ہو پس چاہیے کہ تم ہمیشہ دعا کرو اور نہایت زاری اور عاجزی سے خدا کو پکارو اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ
خداتعالی قرآن میں فرماتا ہے کہ ادعونی استجب لکم اور ہم مضطر اور بیچارہ کو دیکھتے ہیں کہ دعا کرتا ہے اور وہ قبول نہیں ہوتی ہے اور مظلوم ظالم پر نصرت چاہتا ہے اور
نصرت اسکو واسطے نہیں ملتی ہے اور خدا اسکی مدد نہیں کرتا ہے فرمایا امام علیہ السلام نے تم نہیں دعا کرتے ہو کہ قبول ہوتی ہے وہ دعا اسکی کہ ظالم ہیں دعا اسکی تو رد کی گئی ہے
اور ساتھی پھیری گئی ہے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے اور لیکن حق والا جسوقت وہ دعا کرتا ہے تو قبول کیجاتی ہے اور بلا اسکی پھیر دیجاتی ہے اور وہ دعا کیجاتی ہے اسکا ہے
کہ نہیں جانتا ہے وہ اور یا یہ کہ اسکے واسطے خدا عوض میں اسکو مطلوب کے ثواب کو جمع کرے کہ وہ اسکی حاجت روز قیامت کام آوے اور اگر وہ مومن کہ
سوال کیا ہے اسکے واسطے بہتر نہیں ہے تو وہ امر خداتعالی اسکو نہیں دیتا ہے اور مومن خدا کا اچھا سمجھتا ہے ولا اکثر ایسی چیز مانگتا ہے کہ نہیں جانتا کہ مطلب مانگنا اسکا …
یا اسکے مطلب کے نہیں چاہتا ہے اور فرماتا ہے خداتعالی کہ اللہ الذی جعل خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا واسطے تمہارے لکم الیل واسطے تمہارے رات کو
لتسکنوا فیہ تاکہ تم آرام پاؤ بیچ اسکے کاروبار کی مشقت سے والنھار مبصرا اور پیدا کیا دن کو روشن کہ ہر چیز کو اسمیں دیکھو …
کسب اور پیشہ کے کام کو آسانی سے کرو ان اللہ تحقیق کہ خدا لذو فضل البتہ صاحب فضل اور بخشش کا ہے علی الناس اوپر آدمیوں کے کہ
رات اور دن کو انکے فائدہ کیواسطے پیدا کیا ہے ولکن اکثر الناس اور لیکن اکثر آدمی لا یشکرون نہیں شکر کرتے ہیں [illegible]
اپنی جہالت سے ذلکم وہ جو کہ ایسے ہی فائدہ کی چیزوں کے پیدا کرنے سے خالص ہو گیا ہے سب شریکوں سے وہ اللہ ربکم خدا ہے پروردگار تمہارا خالق
کل شیء پیدا کرنیوالا ہے ہر چیز کا آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ انکے درمیان ہے لا الہ الا ھو نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوا اسکے
جو معبود حق ہے فانی تؤفکون پس کہاں پھیرے جاتے ہو تم پرستش اسکی سے طرف پرستش غیر کے کہ قابل پرستش نہیں ہے کذلک اسی طرح
یعنی جیسے کہ یہ لوگ دین اسلام سے پھیرے گئے ہیں ایسے ہی یؤفک پھیرے جاتے تھے الذین کانوا وہ لوگ کہ تھے اپنے بایات اللہ
ساتھ نشانیوں قدرت خدا کے یجحدون انکار کرتے اللہ الذی خدا وہ شخص ہے کہ جعل لکم الارض کر دیا واسطے تمہارے زمین کو
قرارا ٹہرنے کی جگہ والسماء بناء اور آسمان کو عمارت بلند مثل خیمہ کے زمین پر وصورکم اور صورت بنائی تمہاری فاحسن
صورکم پس اچھا بنایا صورتوں کو تمہاری اسطرح کہ انسان کی صورت سب حیوانوں سے بہتر اور خوبصورت ہے کہ سیدھا قد بنایا اور … ظاہر رکھا کہ جیسے حیوان
نہیں ہیں اور ہاتھ پاؤں انکے مناسب رکھے اور کمالات اور کاریگری اور علم کا حاصل کرنا انکی صورتوں میں رکھا ورزقکم من الطیبات اور
روزی دی تمکو پاکیزہ کھانوں سے شیرینی اور میوہ اور گوشت لذیذ ذلکم وہ جو کہ ایسے ہی احسان کرنیوالا اللہ ربکم خدا حق ہے پروردگار تمہارا
فتبارک اللہ پس بزرگ ہے خدا اور برکت والا رب العالمین پروردگار عالم کے لوگوں کا آدمیوں کا اور جنوں کا اور ملائکہ کا اور سوائے
غیر کا سوا اسکے جو ہے اسکے جسقدر مخلوقات ہیں سب محتاج اسکی ہے ھو الحی وہی ہے زندہ ہمیشہ کی زندگی کا اور سوا اسکے سب فنا ہونیوالے ہیں لا الہ الا
ھو نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش سوائے اسکے معبود حقیقی کے فادعوہ پس پکارو تم اسکو اور پرستش اسکی کرو مخلصین خالص کرنیوالے
لہ الدین واسطے اسکے دین کو شرک اور ریا کو سے آمیزش دوسری چیز کے اسکی عبادت کرو اور تحقیق میں جانتا ہوں … اور کہو تم … کی حالت میں …

الحمد للہ رب العالمین ہر تعریف سزاوار ہے واسطے خدا پروردگار عالموں کے اور کفار نے جو رسول خدا صلعم کو اپنے دین کی طرف بلایا تھا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قل
کہدو اے محمد صلعم مشرکین سے کہ انی نہیت بتحقیق میں منع کیا گیا ہوں ان اعبد الذین اس سے کہ پرستش کروں ان چیزوں کی کہ
تدعون پکارتے ہو تم اور پرستش کرتے ہو تم من دون اللہ سوائے خدا کے لما جاءنی البینات جس وقت کہ آئی ہیں میرے
پاس دلیلیں اور حجتیں روشن من ربی پروردگار میرے کے پاس سے وامرت اور حکم کیا گیا ہوں میں ان اسلم یہ کہ فرمانبرداری کروں
لرب العالمین واسطے پروردگار عالم کے تو کس طرح کہ وہ خدائی کے سزاوار ہے ہو الذی وہ خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت کاملہ سے خلقکم
پیدا کیا ہے تم کو یعنی آدم کو کہ اصل تمہاری ہے من تراب مٹی سے ثم پھر تم کو کہ فرزند آدم ہو من نطفۃ نطفہ سے یعنی آب منی سے پیدا کیا
ثم من علقۃ پھر خون بستہ سے کہ منی بعد چالیس دن کے خون بستہ ہو جاتی ہے ثم یخرجکم پھر نکالتا ہے تم کو ماں کے پیٹ سے طفلا لڑکا کر کے یہ حال
واقع ہے یعنی پیدا کرتا ہے تم کو بچہ کر کے اور روز بروز تم کو بڑھاتا جاتا ہے اور باقی رکھتا ہے ثم لتبلغوا اشدکم پھر تاکہ پہنچو تم اپنی قوت کو
جوان ہو کر اور نہایت جوانی تیس برس سے چالیس برس تک ہے ثم لتکونوا شیوخا پھر تاکہ ہو تم بوڑھے بعد چالیس برس کے رفتہ رفتہ
ومنکم من یتوفی من قبل اور بعضے تم میں وہ شخص ہے کہ روح قبض کیا جاتا ہے اس کا پہلے پیری سے ولتبلغوا اور تاکہ پہنچو
ایک ہر ایک اپنی عمر کے سن تک بڑھ کر اجلا مسمی مدت نام رکھی گئی کو کہ وہ وقت مرنے کا ہے ولعلکم تعقلون اور تاکہ سمجھو تم اپنی پیدائش
کے مختلف حالوں سے اور اس کو پہچانو ہو الذی وہ خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت سے یحیی
زندہ کرتا ہے وہ تم کو ویمیت اور مارتا ہے فاذا قضی امرا پس جو وقت کہ حکم کرے کسی امر کے تئیں یعنی اگر کسی کام کا ارادہ کرے کہ وہ ظاہر ہو جاوے
مثل زندہ کرنے کے اور مارنے کے تو فانما یقول لہ پس سوا اسکے نہیں کہتا ہے واسطے اس کے کن ہو جا تو فیکون پس ہو جاتی ہے بدون ع
ڈھیل کے اور کفار باوجود کثرت دلیلوں حدوث عالم کے جو جھگڑا کرتے تھے خدا کی قدرت کی نشانیوں میں اسواسطے ان کے خوف دلانے کو فرماتا ہے کہ الم تر کیا نہیں
دیکھتا ہے تو الی الذین یجادلون طرف ان لوگوں کی جو جھگڑا کرتے ہیں فی آیات اللہ بیچ آیتوں خدا کے کہ قرآن ہے یا یہ ہیں نشانیاں
قدرت کے کہ وہ سمجھتے ہیں انی یصرفون کہاں پھیرے جاتے ہیں وہ جھگڑا کر کے ان آیتوں سے کہ سچ جانیں الذین کذبوا وہ لوگ ہیں کہ
جھٹلایا انہوں نے اور تکذیب کی انہوں نے بالکتاب ساتھ کتاب کے کہ وہ قرآن ہے وبما ارسلنا بہ اور ساتھ اسکے کہ بھیجا ہم نے ساتھ اس کے
رسلنا پیغمبروں اپنی کو کتابیں اور حکم دین کے ہمراہ کر کے فسوف یعلمون پس قریب ہے کہ جانینگے وہ انجام جھٹلانے کا اذ الاغلال
جس وقت کہ طوق گلے کے فی اعناقہم بیچ گردنوں انکے ہونگے والسلاسل اور زنجیریں یسحبون کھینچے جاوینگے وہ اوپر منہ کے
فی الحمیم بیچ پانی کھولتے کے کہ نہایت گرم ہوگا پہلے اس پانی کا ذکر ہو لیا ہے ایسا گرم ہوگا کہ وہ جس وقت انکو منہ کے قریب لیجاوینگے تو کھال
منہ کی انکی جل کر گر پڑیگی پس اس پانی میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے ثم فی النار یسجرون پھر بیچ آتش دوزخ کے جلائے جاوینگے وہ ثم
قیل لہم پھر کہا جاویگا واسطے انکے یعنی ملائکہ انکے کہینگے ملامت کر کے کہ این ما کنتم تشرکون کہاں ہیں وہ کہ تھے تم دنیا میں اپنی گمراہی سے شریک کرتے
من دون اللہ شریک کرتے تھے سوائے خدا کے اور انکو معبود سمجھتے تھے اور دعوی کرتے تھے کہ یہ ہماری شفاعت کرینگے
درگاہ خدا میں جس وقت وہ یہ کلام سنینگے تو قالوا کہینگے وہ مشرک ضلوا عنا گم ہو گئے ہیں ہم سے نہیں معلوم کہ کہاں گئے اور یہ ذکر
اس وقت کا ہے کہ ان کے معبود ان کو نہ پہنچینگے اور وہ کہینگے کہ ہم ایسا جانتے ہیں کہ بل لم نکن ندعوا من قبل بلکہ نہ تھے ہم کہ
پکارتے تھے اور پرستش کرتے تھے پہلے اس کے دنیا میں شیئا کسی چیز کو یعنی جیسے وہ ہم سے غائب ہو گئے ہیں اور بالکل انہوں نے جو ہماری خبر نہیں لی ہے تو ایسا
حال ہو گیا ہے کہ گویا ہم کسی کو پکارتے اور پرستش ہی نہ کرتے تھے اور جو ہم پرستش کرتے تھے تو یہ تھی کہ معبود کی جانب سے کوئی فائدہ ہم کو پہنچتا اور جس وقت کہ تم پہنچے اس
سبب سے یہ ہماری خبر نہ لی تو معلوم ہوا کہ حقیقت میں وہ کچھ نہ تھے ہی نہیں اور گویا کہ ہم نے انکی عبادت ہی نہ کی تھی اور جیسے کہ خدا نے ان کو چھوڑ دیا اور ان جھگڑنے والوں کو

گمراہی میں پڑا ہوا كَذٰلِكَ یوں ہی يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ چھوڑ دیتا ہے خدا کفر کرنیوالونکو سب ذٰلِكُمْ یہ چھوڑ دینا تمہارا اسکا فرد
آج کے دن بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ بسبب اسکے ہے کہ تھے تم خوش ہوتے فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے یعنی دنیا میں بِغَيْرِ الْحَقِّ ساتھ غیر
حق کے کہ وہ بت ہیں کہ جنکی عبادت سے تم خوش ہوتے تھے وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ اور بسبب اسکے کہ تھے تم نہایت خوش ہوتے تھے ان امید پر کہ
انبیاء کو مکروہات پہنچیں اور بلاؤں میں گرفتار ہوں اور فرح اور مرح میں فرق یہ ہے کہ فرح تو کبھی وہ اچھی بھی ہوتی ہے اور باطل کے واسطے بھی اور
یہ واسطے اسکو غیر حق کے ساتھ مقید کیا اور مرح بالکل باطل کے واسطے ہوتی ہے واسطے اسکو مطلق رکھا ہے اور کہا جائیگا ان مشرکوں کو کہ اُدْخُلُوْا
اَبْوَابَ جَهَنَّمَ داخل ہو تم ای کافرو دروازوں میں دوزخ کے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہو کر بیچ اس دوزخ کے فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ پس بری ہے وہ دوزخ جگہ تکبر کرنیوالوں سرکشوں کی اور جس وقت کہ مشرکوں کے واسطے دروازے دوزخ کے تیار ہیں تو
فَاصْبِرْ پس صبر کر تو ای محمد صلعم اپنی قوم کی ایذا پر اور راہ حق پر ثابت قائم رہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ تحقیق کہ وعدہ خدا کا اپنے دوستوں کی
مدد کرنے اور دشمنوں کے عذاب اور ہلاک کرنے پر دنیا اور آخرت میں حَقٌّ حق ہے یعنی بلا شبہ کے واقع ہوگا فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ پس اگر
دکھلائیں ہم تجھکو تیری زندگی میں بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ بعض اس عذاب کا کہ وعدہ کیے ہیں ہم ان کافروں سے پس تو جزا انکی ہے
چنانچہ جنگ بدر میں واقع ہوا کہ وہ قتل اور اسیر ہوئے اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا اگر موت دیں ہم تجھکو ای محمد صلعم عذاب کے ظاہر ہونے سے پیشتر تو
فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ پس طرف ہماری پھیرے جاوینگے وہ قیامت میں واسطے جزا اعمال کے کہ ہم سے کسیطرح وہ بچ نہیں سکتے ہیں اور اِمّا میں اِنْ
شرطیہ ہے اور ما اسمیں زائد ہے واسطے تاکید کے اور فاما نرینک کی جزا محذوف ہے اور نتوفینک کی جزا فالینا یرجعون ہے آگے کہتے ہیں کہ کفار ...
صاحب سے سوال کرتے تھے کہ تو پیغمبر ہے تو چشموں کو زمین پر جاری کر دے اور طرح طرح کے میوہ کے باغ ظاہر کر دے اور سوا اسکے کی طلب کرتے تھے چنانچہ سورہ
بنی اسرائیل میں اسکا ذکر ہو چکا ہے خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے پیغمبروں کو مِنْ قَبْلِكَ
پہلے تجھسے مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ بعضے انمیں سے وہ ہیں کہ قصہ بیان کیا ہے ہمنے اوپر تیرے انکا وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ نَقْصُصْ
عَلَيْكَ اور بعضے انمیں سے وہ ہیں کہ نہیں قصہ بیان کیا ہے ہمنے اوپر تیرے انکا اور مشہور ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوئے ہیں اور حضرت علی سے روایت ہے کہ
ایک پیغمبر حبشی تھا اسکا قصہ خدا تعالی نے بیان نہیں کیا ہے وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اور نہ تھا واسطے کسی پیغمبر کے اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ
یہ کہ لاوے کسی معجزہ کو کہ اسکی نبوت کی نشانی ہو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتھ حکم خدا تعالی کے پس معجزہ دکھلانا کسی پیغمبر کے اختیار میں نہیں ہے اور یہ
اسکی قدرت میں ہے کہ جب چاہے دکھلاوے البتہ اگر خدا تعالی مصلحت جانے تو معجزہ ظاہر کر سکتا ہے اس صورت میں تجھسے معجزہ کا سوال کرنا بے محل ہے اگر مصلحت میری
اسکے ظاہر کرنیمیں نہ ہوگی تو کیونکر تو دکھلا سکتا ہے فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ پس جس وقت آوے حکم خدا کا ان معجزوں کے طلب کرنیوالوں کے عذاب کے واسطے
بعد ظاہر ہونے دلیلوں اپنی پیغمبر کے تو قُضِيَ حکم کیا جائیگا بِالْحَقِّ ساتھ حق کے درمیان مومنین اور کفار کے کہ کفار تو عذاب میں گرفتار ہوں اور
مومنین نجات پائیں وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ اور نقصان پائیں گے اس جگہ یعنی اس وقت باطل لوگ کہ جو بعد دیکھنے معجزہ ... کے
دوسرے معجزہ طلب کرتے ہیں نقصان میں ہونگے اور ہنالک اسم زمان کی جگہ مذکور ہے اور اب اللہ تعالی اپنی نعمتوں کا ذکر کرتا ہے اَللّٰهُ خدائے حق ع ۸ ۱۲
الَّذِيْ وہ شخص ہے کہ جسنے جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ پیدا کیا واسطے تمہارے چوپاؤں کو مثل گاؤ اور گوسفند اور اسپ اور شتر کے لِتَرْكَبُوْا
مِنْهَا تاکہ سوار ہو تم بعض پر انمیں سے مثل اسپ اور شتر کے وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ اور بعضے کو انمیں سے کھاتے ہو تم مثل گاؤ اور گوسفند کے اور بعضے انمیں سے کہ
انکو کھاتے بھی اور سواری بھی اسپر کرو مثل گاؤ اور شتر کے وَلَكُمْ فِيْهَا اور واسطے تمہارے بیچ ان چوپاؤں کے مَنَافِعُ فائدے ہیں سوا ... کے مثل
شیر اور پشم کے اور سوا اسکے وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا اور تاکہ پہنچو تم اوپر ان چوپاؤں کے حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ ...
... یعنی اور پیدا کیا ہے واسطے تمہارے ان چوپاؤں کو تاکہ انپر سوار ہو کر اور اپنا اسباب لاد کر جو حاجت کہ تمہارے سینوں میں ہے تجارت کی ...

بار کسی کام کو سوار ہو کے دور یا قریب شہروں کو روانہ ہوتا ہیں حاجت کو اپنی آسانی سے تم پہنچ جاؤ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ اور اوپر ان چوپاؤں کے اور کشتی
سمندر کی پس راہ پر کشتی کے کہ دریائیں ہیں تُحْمَلُونَ اٹھائے جاتے ہو تم کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے فائدہ کے واسطے اور تمہاری حاجت دور کرنے کے واسطے
دونوں مقام کی سواریاں پیدا کی ہیں اگر سوار ہو کر دریا کو اور جنگل کو وہ لوگو تمہاری سیر کرتے ہو اور اگر یہ صورت نہ ہوتی تو تمہارے واسطے سفر کرنا دریا کا
اور جنگل کا دونوں کا دشوار ہوتا وَيُرِيكُمْ اور دکھلاتا ہے تم کو خدا آيَاتِهِ نشانیاں قدرت و رحمت اپنی کی فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ پس کونسی
نشانیوں کو نشانیوں خدا میں سے تُنْكِرُونَ انکار کرتے ہو تم اور سب نہایت ظاہر ہیں کچھ قابل انکار کے جو نہیں ہیں تو اسکے کیا لاگے ڈرانے کو واسطے
فرماتا ہے أَفَلَمْ يَسِيرُوا کیا پس نہیں چلے پھرے یہ مکہ والے فِي الْأَرْضِ بیچ زمین عاد اور ثمود کے وقت تجارت شام اور یمن کے فَيَنْظُرُوا
كَيْفَ كَانَ پس دیکھیں وہ کہ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام ان لوگوں کا کہ پہلے ان کے تھے كَانُوا تھے وہ پہلی امتوں کے لوگ
أَكْثَرَ مِنْهُمْ زیادہ انکی شمار میں وَأَشَدَّ قُوَّةً اور سخت تر قوت میں اور زیادہ ہیں وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ اور نشانیوں میں بیچ زمین کے بھی
جیسے شہر اور قلعے مضبوط انہوں نے بنائے تھے اور قوۃ اور آثار دونوں تمیز واقع ہوئے ہیں پس وہ لوگ شمار میں ان لوگوں سے زیادہ تھے اور قوت میں نہایت سخت تھے
اور زمین میں انہوں نے بڑی بڑی نشانیاں بنا رکھی تھیں قلعہ اور شہر پناہ لیکن باوجود موجود ہونے ایسے سامان کے فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ پس نہ دفع کیا
انسے دور کیا عذاب کو مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ جو کچھ کہ تھے وہ کسب کرتے کہ بڑے بڑے محل اور قلعے بناتے تھے اور مال اور سپاہ جمع کرتے تھے فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ
پس جس وقت کہ آئے انکے پاس رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ پیغمبر انکے ساتھ معجزوں ظاہر کے تو فَرِحُوا خوش ہوئے وہ بِمَا عِنْدَهُمْ ساتھ اس چیز کے کہ نزدیک
انکے تھی مِنَ الْعِلْمِ قسم علم سے اور مراد انکے علم سے یا انکی عقیدے باطل ہیں عقیدہ نہ ہونیکا یعنی قیامت اور عذاب کے نہ ہونیکا کہتے تھے اور یا
انکو علم تجارتوں کا اور کسب کرنیکا خوب تھا اور عقیدہ رکھتے تھے کہ فائدہ جو حاصل نہیں کسی کو مثل ہمارے علم نہیں ہے اور یا انکو علم فلاسفہ کا تھا کہ سبب
اپنے علموں کے پیغمبروں کو حقیر جانتے تھے چنانچہ منقول ہے کہ حکمائے یونان جس وقت پیغمبر کی وحی کو سنتے تھے تو اسکو حقیر جانتے تھے اور اسکی دفع اور سبک اور بیقدر کرنے میں
کوشش کرتے تھے اور اپنے علم کی نسبت اسکو جہل جانتے تھے چنانچہ روایت ہے کہ جس وقت حضرت موسیٰ نے اپنی پیغمبری کو ظاہر کیا اور لوگوں کو طرف خدا کے بلانے لگے تو
سقراط حکیم کو لوگوں نے کہا کہ تو موسیٰ کے پاس کیوں نہیں جاتا ہے کہ علم دین انسے حاصل کرے کہا کہ ہم علم اخلاق سے آراستہ ہیں ہمکو کسی کے علم کی احتیاج نہیں ہے
پس وہ کفار اپنے علم کی جہت سے مغرور ہوئے تھے پیغمبروں کی باتوں پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر لیا انکو مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
جو تھے کہ وہ ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے تھے کہ عذاب کا جو انکار کرتے تھے اور ہنسی ٹھٹھا کرتے تھے اسمیں مبتلا ہوئے فَلَمَّا رَأَوْا پس جس وقت دیکھا انہوں نے بَأْسَنَا خوف
ہمارا کو یعنی عذاب کو جو ہمارا کو دنیا میں ہو قَالُوا آمَنَّا کہا انہوں نے کہ ایمان لائے ہم بِاللَّهِ وَحْدَهُ ساتھ خدا کے کہ اکیلا ہے وہ یہ حال واقع ہوا
وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ اور کفر کیا ہم نے ساتھ اس چیز کے کہ تھے ہم ساتھ اسکے شریک کرنیوالے کہ ان چیزوں کو خدا کا شریک کہتے تھے اور وہ بت ہیں کہ انکو شریک
کرتے تھے بادشاہت خدا میں فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ پس نہ تھا کہ فائدہ دے انکو اس وقت إِيمَانُهُمْ ایمان انکا لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا جس وقت کہ دیکھا انہوں نے عذاب
ہمارا کو اسواسطے کہ وقت دیکھنے عذاب کے تکلیف شرع کی باقی نہیں ہوتی ہے بلکہ ساقط اور دور ہو جاتی ہے اور ایمان اس وقت کا معتبر نہیں ہوتا اور مروی ہے کہ جس وقت کہ طلحہ جنگ
جمل میں زخمی ہو گیا تو حضرت علی کو کہلا بھیجا کہ میں توبہ کرتا ہوں تمہاری بیعت توڑنے سے حضرت علی نے فرمایا کہ یاس اور یاس کی توبہ قبول نہیں ہے
یعنی زندگی سے جو نا امید ہو گیا ہو اور عذاب جو دیکھا ہے تو جو کرتے ہو یہ توبہ تمہاری درگاہ خدا میں قبول نہیں ہوگی پس اسی حال میں وہ مرگیا اور مروان کے
تیر سے وہ مارا گیا تھا چنانچہ مروان نے طلحہ کو قابو میں دیکھ کر اپنے غلام سے کہا کہ اسنے عثمان کے قتل میں کوشش کی تھی ایک تیر چھیکے کہ میں اپنا عوض عثمان کے خون کا
لیتا ہوں اور یہ دونوں عائشہ کے لشکر میں تھے طلحہ بھی اور مروان بھی اور پس غلام نے مروان کو تیر دیا تو اسنے تیر مارا وہ انکی ضرب میں مارا گیا
اور قتل اسکا اہلسنت کی کتابوں میں بھی مذکور ہے چنانچہ وفیات الاعیان میں نام ابن خلکان کی کتاب میں مرقوم ہے پس وقت دیکھنے عذاب کے ایمان لانا مقبول نہیں سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي
طریقہ رکھا خدا کا ہے کہ وقت نازل ہونے عذاب کے کوئی ایمان لاوے تو ایمان اسکا قبول نہیں ہوتا ہے الَّتِي قَدْ خَلَتْ وہ طریقہ کہ تحقیق گذر چکا فِي عِبَادِهِ

ع ۹ / ۱۴

بیچ بندوں اُسکے پہلی ہوئی ہے وَخَسِرَ هُنَالِكَ اور نقصان والا ہوئی اسجگہ یعنی وقت آنے عذاب کے الْكَافِرُونَ کفر کرنیوالے [illegible]
بیشک وقت دیکھنے عذاب کے ایمان [illegible] اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ فرعون کس سبب سے غرق ہوا وہ تو ایمان لایا تھا آخر وقت میں اور توحید کا اقرار کیا تھا خدا کی وحدانیت کا
فرمایا کہ [illegible] غرق ہوا کہ وہ عذاب کو دیکھکر ایمان لایا تھا اور عذاب کو دیکھکر ایمان لانا قبول نہیں ہے اور یہ حکم خدا تعالیٰ کا ہے لوگوں پہلوں اور پچھلوں میں
چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلما رأوا بأسنا اور دونوں آیتیں تلاوت فرمائیں اور منقول ہے کہ ایک نصرانی نے ایک مسلمان عورت سے زنا کیا تھا وہ گرفتار ہوکر متوکل
بادشاہ عباسی کے پاس آیا متوکل نے چاہا کہ اسپر حد جاری کرے وہ عذاب کے خوف سے مسلمان ہو گیا یحییٰ نے کہا کہ اسکے ایمان نے اسکے شرک کو باطل کر دیا اور
کسی نے کہا کہ اسکی تین حدیں ماری جاویں اور کسی نے کچھ کہا اسی طرح ہر عالم ایک حکم دیتا تھا متوکل نے حضرت امام علی نقی کی خدمت میں لکھا امام علیہ السلام نے اسکے
جواب میں لکھا کہ اسکو زدوکوب کریں یہاں تک کہ وہ مر جائے [illegible] جواب اسکے پاس پہنچا تو اسکے علماء نے انکار کیا اور کہا کہ یہ وہ حکم ہے کہ نہ خدا کی کتاب میں
اور نہ پیغمبر کی حدیث میں [illegible] متوکل نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا حضرت نے بسم اللہ [illegible] یہ دونوں آیتیں لکھیں متوکل نے حکم دیا اسکو زدوکوب کرنے کا
ہوئی کہ وہ مر گیا سورۃ حٰمٓ السجدۃ یہ سورۃ مکی ہے اور [illegible] آیتیں ہیں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ حٰم سجدہ
پڑھے اسکے واسطے قیامت کے روز نور ہوگا برابر درازی نگاہ کے اور [illegible] خوش ہوگا اور لوگ دنیا میں اسکی مرتبہ کی آرزو کرینگے اور اسکو سورۃ فصلت
بھی کہتے ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ حٰمٓ کی تفسیر پہلی سورۃ میں گذر گئی ہے اور اگر حٰم نام اس سورۃ کا ہو تو
معنی اسکے یہ ہیں تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نازل کیا ہوا ہے خدا بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور اس صورت میں حٰم مبتدا ہے اور بعد اسکے
اسکی خبر ہے کہ تمام آدمیوں پر [illegible] اور اگر یہ نام اس سورۃ کا نہیں تو تنزیل مبتدا ہے اور کتاب [illegible] خبر [illegible]
تنزیل ہوسکتا ہے [illegible] كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ کتاب ہے تفصیل کی گئیں آیتیں اسکی [illegible] حرام [illegible] اور حلال [illegible]
اور رغبت دلانے اور ڈرانے کے بیان میں [illegible] بہشت اور دوزخ کے بیان میں اور نصیحت [illegible] قصوں کے ذکر میں [illegible] قُرْآنًا
عَرَبِيًّا قرآن عربی [illegible] عرب کی زبان میں لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
واسطے اس قوم کے کہ جانیں اسکے معنی [illegible] بَشِيرًا وَنَذِيرًا خوشخبری دینے والا [illegible] قرآن عمل کرنیوالوں کو [illegible] ڈرانیوالا ہے
ان لوگوں کو جو [illegible] ایمان نہیں لائے [illegible] یہ دونوں صفتیں ہیں قرآن کی [illegible] فَأَعْرَضَ پس منہ پھیر لیا [illegible] قبول کرنے سے
أَكْثَرُهُمْ اکثر ان لوگوں نے فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ پس وہ نہیں سنتے [illegible] وَقَالُوا
اور کہا انہوں نے قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ دل ہمارے پردوں میں ہیں مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ [illegible]
ہیں وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ اور بیچ کانوں ہمارے [illegible] وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ اور درمیان
ہمارے اور درمیان تیرے ایک پردہ ہے [illegible]
کانوں میں [illegible]
پردہ [illegible] فَاعْمَلْ پس عمل کر [illegible] إِنَّنَا عَامِلُونَ [illegible]
یا یہ کہ تو [illegible] باطل [illegible]
کہتے ہیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان کافروں [illegible] إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ [illegible]
[illegible] يُوحَىٰ
إِلَيَّ وحی کی جاتی ہے طرف میری [illegible] أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ [illegible]
فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ پس سیدھے چلو [illegible] وَاسْتَغْفِرُوهُ [illegible]

وَوَیْلٌ اور خرابی ہے اور سخت عذاب ہے لِّلْمُشْرِکِیْنَ واسطے شرک کرنیوالوں کے الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ جو کہ نہیں دیتے ہیں زکوٰۃ کو سبب
بخیلی اور بے مہری بندگان خدا کے وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ اور حال یہ ہے کہ وہ لوگ ساتھ آخرت کے وہ كٰفِرُوْنَ کفر کرنیوالے ہیں یہ آیت ظاہرا اس امر پر
دلالت کرتی ہے کہ زکوٰۃ کفار پر واجب ہے لیکن ادا کرنا انکا حالت کفر میں صحیح نہیں ہوتا ہے سبب اسکے کہ انکی نیت میں خلوص نہیں ہے اور یا مراد زکوٰۃ نہ دینے سے منع ہونا
کفار کا کلمہ توحید سے وہ یہی مراد ہے یا کلمہ توحید کہ وہ لا الٰہ الا اللہ ہے اور زکوٰۃ نفس کی پاک کرنا نفس کا شرک سے ہے انکو اپنی زبان سے نہیں کہتے ہیں اگر
وہ افضل کہیں شرک اور گناہ سے پاک کریں اور خدا پر ایمان لاویں تو انکو واسطے بہت فائدہ ہو چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان
لائے خدا اور رسول پر اور قیامت کے دن پر کہ انہوں نے جانا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے نیک ہوں اچھے لَهُمْ اَجْرٌ واسطے انکے اجر اور ثواب ہے
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ غیر احسان کے کسی آدمی کا اور بہشت اور بعضے مفسرون کے معنی مقطوع کہتے ہیں یعنی ثواب قطع کیا گیا کبھی منقطع اور فنا نہووے بلکہ ہمیشہ
ہے اور بطور زجر اور توبیخ کفار کے فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد ان کفار سے کہ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ کیا تحقیق تم کفر کرتے ہو بِالَّذِیْ خَلَقَ
الْاَرْضَ ساتھ اس شخص کے کہ پیدا کیا ہے اسنے زمین کو فِیْ یَوْمَیْنِ بیچ دو دن کے کہ وہ یکشنبہ اور دوشنبہ ہے اور منقول ہے کہ اول زمین کو یکشنبہ کے روز
پیدا کیا ہے اور دوشنبہ کو اسکو پھیلایا اور منقول ہے کہ اول زمین تو وہی جو بیت المقدس کی زمین ہے اور باقی اسکے نیچے سے پھیلائی گئی ہے اور بعضے کہتے ہیں دو دن سے مراد
مقدار دو دن کی ہے اور یا دو نوبت کہ قدر قدر دو دفعہ پیدا کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ دو دن سے مراد دو وقت ہیں ایک تو پیدائش اور ایک [illegible] پیدائش
پس خدا فرماتا ہے کہ اے محمد تو ان کفار سے کہہ کہ تم کیونکر کفر کرتے ہو اسکا کہ جسنے اپنی قدرت سے زمین کو دو روز میں پیدا کیا ہے وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا اور مقرر
کرتے ہو تم واسطے اسکے شریک ذٰلِكَ وہ زمین کا پیدا کرنیوالا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار عالم کے لوگوں کا ہے اور پیدا کرنے والا سب چیزوں کا
وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ اور پیدا کئے بیچ اس زمین کے پہاڑ بلند قائم ہونیوالے مِنْ فَوْقِهَا اوپر اس زمین کے تاکہ منافع اسکے لوگوں کو پہنچیں
وَبٰرَكَ فِیْهَا اور برکت دی بیچ اس زمین کے کہ اس میں درخت اور زراعت اور آب شیریں اور پہاڑ پیدا کئے کہ بیچ ان پہاڑوں کے کہ بہت بلند ہیں اکثر فائدہ
انہیں سے کچھ چشمے اور کانیں اور جواہر اور درخت اور پتھر ہر قسم کے انہیں سے پیدا کئے وَقَدَّرَ فِیْهَآ اَقْوَاتَهَا اور اندازہ کیں بیچ اس زمین کے روزیاں اسکی کہ
وہ کھانے ہیں بیچ اسکے باشندوں کے آدمیوں کی اور حیوانوں کی سب کی اور جس چیز کا کہ محتاج ہے جاندار کھانے کے واسطے وہ یہی زمین میں پیدا کیا فِیْٓ اَرْبَعَةِ
اَیَّامٍ بیچ چار دن کے یعنی بیچ بقیہ چار دن کے کہ وہ سہ شنبہ اور چہارشنبہ ہے یہ ایسا ہے جیسے کہ کہے کوئی کہ سیر کی میں نے دلی سے لکھنؤ تک سولہ روز میں فیض آباد
تک ستائیس روز میں یعنی [illegible] بقیہ [illegible] ہیں یہ بھی دو روز بقیہ چار دن کے ہیں یعنی دو روز میں زمین کو پیدا کیا اور دو روز میں کھانے اور روزیاں
جانداروں کی پیدا کیں اور بعضی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد چار دن سے چار وقت ہیں کہ جنہیں کھانا آدمیوں کا اور چوپاؤں کا اور پرندوں کا اور زمین کے اندر جانور
اور دریائی جانوروں کا پیدا ہوتا ہے اور وہ چار وقت چار فصلیں ہیں شتا اور ربیع اور صیف اور خریف شتا کہ ہندی میں وہ پوس اور ماگھ اور پھاگن
مہینے ہیں اس موسم میں ولایت ایران اور عرب وغیرہ میں مینہ برستا ہے اور یہاں اس مینہ کو مہاوٹ کہتے ہیں اور وہ موسم نہایت سرد ہوتا ہے اور بعد اسکے ربیع کی
ہوا اور ربیع کے مہینے ہندی میں چیت اور بیساکھ اور جیٹھ ہیں اس موسم میں گھانس اور گل بوٹا پیدا ہوتا ہے اور درختوں میں پھل لگتے ہیں اور وہ
موسم بہار کا ہوتا ہے اور بعد اس فصل کے صیف آتا ہے اور ہندی میں وہ اساڑھ اور ساون اور بھادوں ہیں اور وہ موسم بغایت گرم ہوتا ہے اور اسمیں میوہ پختہ ہوتا
ہے اور ہوا سخت ہوتی ہے اور بعد اسکے موسم خریف کا آتا ہے اور وہ ہندی میں کوار اور کاتک اور اگہن کے مہینے ہیں اس موسم میں پاکی اور صفا کرکے پھلوں کو
اور دانوں کو اٹھاتے ہیں اگر ایک ہی فصل ہوتا تو روئیدگی زمین سے نکلتی اسواسطے کہ اگر وہ سب فصل ربیع ہوتے تو پھل اور دانے پختہ نہوتے اور اگر سب فصل صیف
ہوتے تو گرمی سے ہر چیز کہ زمین میں ہے وہ سب جل جاتی اور حیوان کے واسطے کوئی روزی نہوتی اور اگر سب فصل خریف ہوتا اور پہلے اسکے ان فصلوں میں کوئی
وقت نہوتا تو کوئی شے انسان اور حیوان کے کھانیکے واسطے نہوتی اور اگر سب فصل شتا ہوتے تو ہمیشہ بارش ہوتی اور درختوں میں پھل اور زمین میں روئیدگی نہ
ظاہر ہوتی اسواسطے خدا تعالیٰ نے کھانے کی پیدائش چار وقت میں رکھی ہے شتا اور ربیع اور صیف اور خریف میں ہوا اور غلہ تو آدمی کھاتے ہیں اور گھانس اور بھوسا

چوپایاں اور ایسے ہی سب حیوانات ہیں کوئی تو کچھ کھاتا ہے اور کوئی کچھ اور حقیقت یہ ہے ان قوتوں کا نام ایام رکھا ہے یہ چار دن سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ
برابر ہیں واسطے سوال کرنیوالوں کے یعنی جو کوئی کچھ روزی اپنی خدا سے طلب کرتے ہیں ہر ایک کو ہر ایک روزی اپنی خدا سے طلب کرتا ہے خواہ زبان مقال ہو خواہ زبان
حال سے اور بعضے کہتے ہیں معنی اسکے یہ ہیں کہ چار دن کچھ زیادتی اور نقصان نہیں واسطے سوال کرنیوالوں کے واسطے جو کوئی پوچھے کہ کتنے دنوں میں
زمین کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ کہ اسکے اندر ہے اسکا اندازہ کتنے دنوں میں کیا ہے اور سواء کو ابو جعفر نے مرفوع پڑھا ہے مبتدا محذوف کی خبر قرار دیکر یعنی ہی
سواءً اور یعقوب نے کسرہ سے پڑھا ایام کی صفت قرار دیکے اور باقیوں نے منصوب پڑھا ہے مفعول مطلق فعل محذوف کا مقرر کرکے یعنی استوت سواءً اور کہتے
ہیں بعضے آدمی کہ خدا تعالیٰ نے زمین کو یکشنبہ اور دوشنبہ کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو سہ شنبہ کو اور درختوں اور پانیوں کو چہارشنبہ کو اور آسمان کو پنجشنبہ کو اور آفتاب
اور ماہتاب اور ستارہ اور ملائکہ اور آدم کو جمعہ کو ثُمَّ اسْتَوٰٓى پھر قصد کیا حق تعالیٰ نے پیدا کرنے کا اِلَى السَّمَآءِ طرف آسمان کے یعنی قدرت کاملہ
پیدا کیا بعد پیدا کرنے زمین اور ان چیزوں کے جو اسکے اوپر اور اندر ہیں وَهِيَ دُخَانٌ اور وہ آسمان دھواں تھا یعنی دھویں یا پانی کے بخارات
اور اکثر مفسرین لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے بعد پیدا کرنے زمین اور پہاڑوں اور درختوں کے عرش کے نیچے ایک جوہر پیدا کیا اور ہیبت کی نظر سے اسکی طرف
دیکھا وہ پانی ہو گیا اور پھر آگ اسپر غالب کی کہ آگ کی تپش سے وہ جوش میں آیا اور اس سے ایک بخار نکلا اسکے پانی سے پیدا کیا اور [illegible]
آسمان کو پیدا کیا بلند کرکے اور اس پانی کے جمع ہونے سے زمین کو پیدا کیا اور جس وقت آسمان اور زمین دونوں کو پیدا کیا تو فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ تو کہا اوس
آسمان کو اور واسطے اس زمین کے ائْتِيَا آؤ تم دونوں فرمانبرداری میری طرف جو کچھ میں تم کو حکم کروں طَوْعًا اَوْ كَرْهًا بخوشی یا کراہت سے واقع ہو
یہ دونوں لفظ مصدر ہیں اور قائم مقام حال کے واقع ہوئے ہیں اپنی رغبت یا ناخوشی سے جو کچھ کہ میں تمکو حکم کروں اسکو بجالاؤ اور روایت ہے کہ ابن
عباس رضی سے روایت ہے کہ آسمان کو کہا کہ چاند اور ستارے تجھ میں جو پیدا کئے ہیں انکو تو ظاہر کر دے اور زمین کو کہا کہ جو نہریں اور درخت تجھ میں ہیں انکو تو ظاہر کر دے
اور مراد اس سے ظاہر کرنا اپنی قدرت کے کمال کا ہے اور جس وقت آسمان اور زمین کو یہ حکم ہوا تو قَالَتَآ کہا ان دونوں نے اَتَيْنَا آئے ہم طَآئِعِيْنَ
فرمانبرداری کرنیوالے ہوکر اپنی رغبت سے یہ حال واقع ہوا اور کسی شخص نے سوال کیا حضرت امام رضا علیہ السلام سے [illegible] کلام
کہا ہے فرمایا کہ زمین اور آسمان نے چنانچہ فرمایا ہے کہ قالتا اتینا طائعین اور منقول ہے کہ جسوقت حق سبحانہ نے خطاب کیا تو پہلے زمین کعبہ نے جواب دیا کہ
اتینا طائعین اور بعد اسکے جو زمین کہ اسکے متصل تھی اور اسکے بعد اسکے متصل کی اسیطرح سے زمین بچھائی گئی اور اسی سبب سے کعبہ قبلہ اہل اسلام کا ہوا
فَقَضٰىهُنَّ پس بنایا اور اندازہ کیا انکو سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان فِيْ يَوْمَيْنِ دو دن میں یعنی دو وقت میں ایک پنجشنبہ کا
پہلا دن اور دوسرا آخر پنجشنبہ [illegible] حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ دو روز کہ جن میں آسمان پیدا کئے ہیں پنجشنبہ اور جمعہ ہیں اور جمعہ کو اس لیے جمعہ کہتے ہیں
کہ حق تعالیٰ نے پنجشنبہ کو آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور جمعہ کو آفتاب اور ماہتاب کو اور اسکی ساعت آخر میں آدم کو اور اسی روز میں قیامت کو قائم کریگا وَاَوْحٰى
فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا اور وحی کی بیچ ہر آسمان کے کام اسکا جو کچھ کہ اسکے پیدا کرنے سے ارادہ کیا ہے اور جو کچھ کہ اس میں ہے [illegible] تدبیریں اور مصلحتیں [illegible]
آسمان میں ملائکہ کو حکم کیا ہے ایکطرح کی عبادت کا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا اور زینت دی ہم نے آسمان دنیا کو کہ وہ آسمان اول ہے بِمَصَابِيْحَ
ساتھ چراغوں کے یعنی ساتھ ستاروں کے کہ مثل چراغوں کے وہ روشن ہیں اور اگرچہ سب ستارے آسمان اول میں نہیں ہیں لیکن آسمان اول میں سب دکھائی دیتے ہیں
اور اسی [illegible] فرمایا کہ زینت دی ہم نے آسمان نزدیک کو ساتھ چراغوں کے وَحِفْظًا اور نگاہ رکھا ہمنے نگاہ رکھنا شیاطین سے جو
ملائکہ کے کلام سننے کو اوپر جاتے تھے اور حفظ رکھا ہے [illegible] اور حفظاً مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا [illegible] علیہ السلام نے فرمایا کہ ستارے امان
ہیں واسطے آسمان کے رہنے والوں کے اور اہلبیت میری امان ہیں واسطے زمین کے رہنے والوں کے جس وقت چلے جاوینگے ستارے تو جاتے رہیں گے آسمان کے رہنے والے اور جس وقت چلے جاوینگے
اہلبیت میری دنیا سے تو چلے جاوینگے زمین کے رہنے والے [illegible] معلوم ہوا کہ قیامت تک اہلبیت رسول میں سے کوئی شخص زمین میں ہمیشہ موجود رہیگا [illegible]
موجود ہونا صاحب الزمان علیہ السلام کا زمین پر اور دنیا اہلبیت سے خالی نہیں ذٰلِكَ وہ معنی جو مذکور ہوئے [illegible] الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ

اندازہ کرنا اور پیدا کرنا خدائے غالب کا ہے کہ اپنی بادشاہی میں جو چاہے سو کرے کہ کوئی منع کرنے والا نہیں ہے الْعَلِيمِ جاننے والا ہے پیدا کرنے کی مصلحتوں کا فَإِنْ أَعْرَضُوا
پس اگر منہ پھیریں یہ کفار قریش ایمان لانے سے باوجود دیکھنے ایسی ایسی دلیلوں اور نشانیوں قدرت خدا کے تو فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ تو کہہ دے کہ ڈراتا ہوں میں تم کو صَاعِقَةً
عذاب بیہوش کرنے والے سے اور ہلاک کرنے والے سے کہ نازل ہو تم پر جلدی میں مانند بجلی گرنے والی کے ہے اور وہ عذاب بیہوش کرنے والا مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ مثل عذاب
بیہوش کرنے والے عاد اور ثمود کے ہے کہ عاد کو تو ہوائے سخت سے ہلاک کیا تھا اور ثمود جبرئیل کی چیخ سے بیہوش ہو گئے تھے اور مر گئے تھے إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ جس وقت آئے
انکے پاس پیغمبر خدا کے ہود اور صالح مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ آگے ان کے سے وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور پیچھے ان کے سے یعنی ہر طرف سے وہ پیغمبر انکے پاس آئے تھے اور
انہوں نے انکو سمجھایا اور نصیحت کی ہر ہی سے اور کبھی آتی سے اور یا مراد ان پیغمبروں سے پہلے گزر چکے اور پیغمبر کہ پچھلے انکے پاس آئے تھے اور یا یہ کہ خبریں پہلے پیغمبروں کی انکو سنتے تھے
اس طرح سے انکے پاس ہر طرح کے پیغمبر پہنچے اور انہوں نے نصیحتیں کیں یہ کہکر أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ یہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر خدائے حق کی اور نہ کسی کی عبادت میں
کسی کو شریک مت کرو قَالُوا کہا انہوں نے یعنی عاد و ثمود نے جواب میں پیغمبروں کے انکو جھٹلا کر کہ لَوْ شَاءَ رَبُّنَا اگر چاہتا پروردگار ہمارا کہ ہم ایمان لائیں اور
کسی کو اسکا شریک نہ کریں تو لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً البتہ نازل کرتا فرشتوں کو پیغمبر کرکے نہ کہ آدمیوں کو فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ پس تحقیق ہم
ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم كَافِرُونَ کفر کرنے والے ہیں یعنی انکار کرتے ہیں اسکا کیونکہ جیسے کہ ہم آدمی ہیں ایسے ہی تم آدمی ہو تمکو پیغمبری کیا بزرگی اور زیادتی ہے اور اب قصہ جدا جدا
بیان کرتا ہے کہ فَأَمَّا عَادٌ لیکن قوم عاد فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ پس سرکشی کی انہوں نے بیچ زمین کے اور بزرگ جانا انہوں نے اپنے تئیں
اوروں سے بِغَيْرِ الْحَقِّ ساتھ ناحق کے اور بدون لیاقت اور استحقاق کے اور انکا غرور محض کفر اور ظلم کی جہت سے تھا اور حضرت ہود نے جو انکو عذاب خدا سے ڈرایا
اور انہوں نے ہود کی تحقیر کی جہت سے انکی کچھ پروا نہ کی اور اپنی قوت اور تنومندی کا غرور کیا وَقَالُوا اور کہا انہوں نے کہ مَنْ أَشَدُّ مِنَّا کون ہے سخت تر ہم سے
بیچ قُوَّةً قوت میں یعنی پیغمبر واقع ہوا ہے اور منقول ہے کہ وہ بہت بڑے قد کے آدمی تھے اور قوت انمیں اس قدر تھی کہ بڑے بڑے پتھروں کو اپنے ہاتھ سے پہاڑ میں
اکھاڑ لیتے تھے اور وہ اپنی قوت پر بہت غرور کرکے کہتے تھے کہ ہمارے برابر کون ہے اور جو عذاب آویگا تو ہم اسکو بھی اپنی قوت سے دفع کرینگے خدا تعالیٰ انکے رد میں
فرماتا ہے کہ أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہ دیکھا یعنی کیا نہ جانا انہوں نے کہ أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ تحقیق خدا جسنے پیدا کیا ہے انکو هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً
وہ زیادہ سخت ہے انسے قوت میں اور قدرت میں پس وہ قدرت رکھتا ہے عذاب کے نازل کرنیکی انپر اور انکو ہلاک کرنے پر وَكَانُوا اور تھے وہ اپنے غرور سے
بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے انکار کرتے باوجود علم انکے حق ہونیکے فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پس بھیجا ہمنے اوپر ان لوگوں
عاد کی قوم کے رِيحًا صَرْصَرًا ہوا سخت کو کہ انکی سردی اور آواز سخت ہیبت ناک سے وہ ہلاک ہوئے فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ بیچ دنوں نحس کے کہ
ہیں وہ شوال کے اول دن کہ روز تھا ایک چہارشنبہ سے دوسرے چہارشنبہ تک آٹھ دن اور سات راتیں چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ سبع لیال وثمانیۃ ایام یعنی
سات راتیں اور آٹھ دن اور منقول ہے کہ عذاب ہر امت باطل پر چہارشنبہ کے روز نازل ہوتا تھا اور جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی
قوم پر مہربانی کرتا ہے تو مینہ برساتا ہے بدون ہوا کے اور جسکو ہلاک کرنا چاہتا ہے اسپر ہوا کو بھیجتا ہے بدون بارش کے جیسا کہ قوم عاد کے ساتھ کیا اور کہتے ہیں کہ پہلے
خدا تعالیٰ نے انپر مینہ کو بند کر لیا اور ہوا چلتی رہی اور بعد اسکے ہوا کو سخت کیا کہ اسنے انکو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور اہل کوفہ اور ابو جعفر اور ابن عامر نے
نحسات کو بکسر حا پڑھا ہے اور باقیوں نے بسکون حا اور نحس کے معنی شوم کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ عرب سردی کو نحس بولتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ نحسات سے مراد
حساب گرد و ریگ ہے کہ وہ لوگ غبار میں ایسے ڈوبے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو نہیں دیکھتا تھا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بھیجی ہوا سخت نحس نے انپر بھیجی لِّنُذِيقَهُمْ تاکہ
چکھاویں ہم انکو عَذَابَ الْخِزْيِ عذاب رسوائی اور خواری کا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کے یعنی باوجود قوت اور شوکت انکی کے ہمنے ان سب
دنیا میں خوار و ہلاک کیا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ اور البتہ عذاب آخرت کا رسوا کرنیوالا زیادہ ہے کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے اور اسمیں وہ بہت رسوا اور شرمندہ
ہونگے وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ اور وہ نہ نصرت کئے جائینگے اور اس روز کوئی انکی مدد نہ کریگا کہ عذاب کو انسے دفع کرے اور جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ
ابو جہل نے بعضے سرداران قریش کو جمع کیا اور کہا کہ کام محمد کا سب پر اور فریب ہے جو شخص کہ جادو اور کہانت یعنی فال گوئی اور شعر جانتا ہو انکے پاس کسی آدمی کو بھیجنا چاہیے

تاکہ وہ محمد سے گفتگو کرے اور انکی حال سے آگہی ہو اور خبر کرے عتبہ نے کہا میں سحر علم کو جانتا ہوں اور انکے پاس میں جاکر گفتگو کرتا ہوں اور جو کچھ انکی حال سے میں
اطلاع پاؤنگا تمکو خبر کرونگا یہ کہکر عتبہ حضرت سرور کائنات صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے محمد تو بہتر ہی یا ہاشم اور عبد المطلب و عبد اللہ کہ تیرے باپ دادے اچھے اور وہ
کبھی ہمارے معبودوں کو برا نہیں کہتے تھے اور تجھکو کیا ہوا کہ تو ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہی اور ہمکو تو گمراہ جانتا ہی اگر مراد تیری ریاست اور سرداری ہی تو تجھے ہمنے اپنا
سردار اور پیشوا کیا اور سب کا تجھکو حاکم کیا اور غرض تیری نکاح کرنا ہے تو قریش کی لڑکیوں میں سے جو کہ باکرہ یعنی کنواری اور بہت خوبصورت ہو اور تو اسکو
اختیار کرے تو ہم تیرے ساتھ اسکا نکاح کر دیں اور اگر مطلب تیرا مال ہے تو ہم اسقدر تجھکو زر سرخ دیویں کہ کبھی تو محتاج نہووے اور تیری دولت کو کوئی نہ پہنچے اور جناب
رسولخدا ان باتوں کو سنکر کچھ جواب نہیں دیتے تھے جس وقت اس شخص نے اس بیہودہ کلام کو تمام کیا تو حضرت صلعم نے اسکے جواب میں فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم حٰم تنزیل من الرحمن
الرحیم یہانتک کہ فاما عاد فاستکبروا فی الارض بغیر الحق الآیہ عتبہ نے حضرت کا دامن پکڑکر کہا کہ تجھکو قسم ہے اس خویشی کی جو ہم آپس میں رکھتے ہیں خاموش ہو جا حضرت رسولخدا
خاموش ہو گئے اور عتبہ وہاں سے اٹھکر اپنے گھر کو گیا اور قریش کے پاس نہ گیا ان لوگوں نے کہا کہ عتبہ کہاں گیا ہی شاید وہ اپنے دین سے پھر گیا ہو اور محمد کے دین کی طرف رغبت کی ہو
اور یا یہ کہ محمد نے اسکو کھانا اور رشوت دی ہو اور فریب میں لایا ہو وہ سب انکے گھر پر گئے اور کہا اے عتبہ تو محمد کے پاس سے آنکر ہمارے پاس نہ آیا ہمکو معلوم
ہوا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا ہی یا کھانا محمد کا کھایا یا رشوت اسکی لی ہو عتبہ نے یہ کلام انکی سنا تو غصہ ہوا اور کہا کہ مال میں تم سب سے زیادہ اور غلہ میں
سب سے غلبہ میں بڑھا ہوا ہوں میں کسی کے کھانے پر فریفتہ ہوؤں اور تم جانتے ہو کہ محمد مال نہیں رکھتا ہی پس کیونکر وہ مجھکو رشوت دیکر فریب میں لا سکیگا اور لیکن میں انکے
پاس گیا اپنی باتوں کے جواب میں وہ کلام پڑھا کہ وہ نہ شعر تھا اور نہ جادو تھا اور نہ کہانت تھی اور جو کچھ حضرت سے سنا تھا وہ ان پر پڑھا اور کہا کہ میں نے انکے دہن پر
ہاتھ رکھا اور انکو قسم دی کہ اس سے زیادہ اور نہ پڑھیں اور تم جانتے ہو کہ محمد کبھی جھوٹ نہیں کہتا ہے میں ڈرا کہ عذاب نازل ہو اور وہ باعث ہو ہماری اور تمہاری سب کی
ہلاکت کا وہ لوگ یہ سنکر ناامید ہو کر اسکے گھر سے باہر چلے آئے اور اب اللہ تعالی قوم ثمود کا حال بیان کرتا ہی کہ وَاَمَّا ثَمُوْدُ اور لیکن قوم ثمود کہ وہ حضرت
صالح کی امت کے لوگ تھے فَهَدَيْنٰهُمْ پس ہم نے راہ حق کی انکو دکھائی انکے پیغمبر کو بھیجکر اور دلیلیں اور حجتیں حق بیان کیے اور معجزہ دکھلا کر فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى
پس دوست رکھا انہوں نے نابینائی کو یعنی گمراہی کو اور کفر کو عَلَى الْهُدٰى اوپر رہنمائی کے یعنی ایمان پر مراد یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایمان کو اختیار نہ کیا اور گمراہی
کفر اور گمراہی کو ایمان سے بہتر جانکر قبول کیا فَاَخَذَتْهُمْ پس پکڑ لیا انکو صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ کڑک نے عذاب خوار کرنیوالے کی کہ وہ چیخ جبرئیل
کی تھی اسکے صدمہ سے ایک لحظہ میں وہ سب ہلاک ہو گئے بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بسبب اسچیز کے کہ تھے وہ کسب کرتے یعنی حضرت صالح کو جھٹلایا تھا اور ناقہ
صالح کو انہوں نے قتل کیا تھا وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہم نے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے اس عذاب سے وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۴ ع ۱۰ ۱۷
اور تھے وہ کہ پرہیز کرتے تھے شرک اور گناہوں سے یعنی صالح کی امت میں جو کہ مومنین اور پرہیزگار تھے انکو ہم نے جبرئیل کی آواز سے محفوظ رکھا اور بچا لیا اور وہ زندہ رہے
اور اب بعض کافروں کا حال خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اور یاد کر تو اے محمد صلعم اس دن کو کہ جمع کیے جاوینگے یعنی قیامت کے روز اَعْدَآءُ
اللّٰهِ دشمن خدا کے پہلے ان میں سے اور پچھلے ان میں سے آدمی اِلَى النَّارِ طرف آتش دوزخ کے فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ پس وہ روکے جاوینگے اور ایک جگہ کھڑے
کیے جاوینگے تا کہ پچھلے آدمی انمیں آکر ملجاویں اور بعد انکے ان سب کو روانہ کریں اکٹھا کرکے حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ جس وقت آویں وہ اس آتش دوزخ میں
شَهِدَ عَلَيْهِمْ گواہی دیں اوپر انکے سَمْعُهُمْ کان انکے جبکہ انہوں نے سنا تھا پیغمبر کو طرف دین حق کے بلاتے ہوئے اور انہوں نے اسکو قبول نہ کیا تھا
وَاَبْصَارُهُمْ اور آنکھیں انکی گواہی دینگی جو کچھ کہ انہوں نے خدا کی وحدانیت کی نشانیوں میں سے دیکھا تھا اور پیغمبر کو طرف دین حق کی بلاتے ہوئے دیکھا تھا اور
ان لوگوں نے اودھر سے منہ پھیر لیا تھا وَجُلُوْدُهُمْ اور پوست انکے یعنی اعضا انکے جو کچھ کہ بدن میں ہیں وہ گواہی دینگے بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ساتھ اسچیز کے کہ
تھے وہ عمل کرتے دنیا میں بعضے کہتے ہیں کہ پہلے سب سے دست چپ اور دست راست گواہی دینگے اور بعد انکے اور اعضا اور بعضے کہتے ہیں کہ جلود سے مراد فرج ہیں اور آدمی کا ستر
بھی گواہی دیگا وَقَالُوْا اور کہینگے وہ کفار اور گنہگار ملامت کرکے لِجُلُوْدِهِمْ واسطے اعضا اپنے کے جنہوں نے گواہی انپر دی تھی کہ لِمَ شَهِدْتُّمْ
عَلَيْنَا کسواسطے گواہی دی تم نے اوپر ہمارے کہ ہم تو تمہارے دنیا میں دوستی کرتے تھے کہ ہر آفت سے تمکو بچاتے تھے اور یہاں بھی ہم چاہتے تھے کہ عذاب سے تمکو فرصت کریں اور تم نے

خدایا ہمیں گنہگار کرواتے ہو قَالُوْا کہینگے وہ ہمارے اعضا جواب میں کہ ہمکو تم ملامت کرو اپنے اختیار سے گواہی نہیں دی ہے بلکہ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ
گویا کیا ہمکو اس خدا نے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ گویا کیا ہر چیز کو جو کہ گویا ہوئی ہے اور کلام کرتی ہے وَّهُوَ خَلَقَكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ اور اسی نے پیدا کیا ہے تمکو پہلی مرتبہ کہ جس وقت تم کچھ نہ تھے اس وقت تمکو وجود میں لایا وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اسکی پھیرے جاتے ہو کہ
وہ تمکو جزا دیتا ہے اعمال کی یعنی خدا قادر ہے تمکو گویا کرنے پر اور پیدا کرنے پر اور پھر واسطے جزای اعمال کے دوبارہ زندہ کرنے پر تو اسکے ہمارے گویا کرنے میں تعجب نہیں
اور شیخ طبرسی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیتیں ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں کہ جنکے روبرو اعمال پیش کیے جاوینگے اور وہ ان اعمال کا انکار کرینگے کہینگے کہ ہمنے
یہ اعمال نہیں کیے ہیں اس پر فرشتے کہ انکے اعمال کو لکھتے تھے وہ گواہی دینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس وقت ملائکہ گواہی دینگے تو وہ لوگ کہینگے کہ اے خدا
یہ فرشتے تیرے ہیں حق میں گواہی دیتے ہیں ہم قسم کھاتے ہیں کہ ہمنے کوئی عمل اس قسم کا نہیں کیا اور یہی مراد ہے قول حقتعالی کی یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا یَحْلِفُوْنَ
لَكُمْ یعنی جسدن کہ اٹھاویگا خدا ان سب کو زندہ کر کے تو پس قسم کھاوینگے وہ واسطے اس خدا کے جیسے کہ اب قسم کھاتے ہیں واسطے تمہارے کہ ہم ایماندار ہیں اور
غاصبان حق امیر المومنین بھی اسی میں داخل ہیں پس اس وقت خدا تعالی انکی زبانوں پر مہر کریگا اور جتنے انکے گواہی دینگی پس آنکھ تو گواہی اس چیز کی دیگی کہ جسکا دیکھنا
حرام تھا اور انہوں نے اسکو دیکھا تھا اور کان اس چیز کی گواہی دینگے کہ جسکا سننا حرام تھا اور انہوں نے اسکو سنا تھا اور ہاتھ گواہی اس چیز کی دینگے کہ جسکا پکڑنا اور چھونا حرام تھا اور
انہوں نے پکڑا تھا اور پاؤں گواہی دینگے اس چیز کی کہ جس جگہ جانا حرام تھا اور اس جگہ پاؤں سے گیا تھا اور شرمگاہ گواہی دیگی اس کی کہ جسکو حرام کیا تھا حقتعالی نے اسکی
زبان کو بھی گویا کریگا تا شہادت دیوے خدا سے کہینگے کہ وہ گواہی دیتی تھے اور خطاب کریگا انکو وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اور نہ تھے تم کہ پوشیدہ ہو جاؤ تم اَنْ
یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ اس سے کہ گواہی دیوے اوپر تمہارے یعنی تمہارے اعمال پر سَمْعُكُمْ کان تمہارے وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ اور نہ آنکھیں تمہاری وَلَا جُلُوْدُكُمْ
اور نہ چمڑے تمہارے وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اور لیکن گمان کیا تمنے اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ یہ تحقیق خدا نہیں جانتا ہے كَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ بہت سے
چیزوں کو اس سے کہ کرتے ہو تم پس بسبب اسکے تم اعمال بد کرتے تھے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یعنی ایک روز اپنے تئیں کعبہ کے پردوں میں پوشیدہ کیا تھا کہ تین آدمی آئے ایک تو
صفوان اور دو اسکے ساتھی اور تیسرا عبد یالیل ثقفی ان تینوں نے آپس میں کلام کرنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں کیا خدا سنتا ہے ایک نے کہا کہ اگر خدا بلند آواز کو
سنتا ہے تو آہستہ کو بھی سنتا ہے پس رسول خدا کو اس گفتگو سے انکی خبر کی پس یہ آیت نازل ہوئی وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ اور یہ گمان تمہارا جو کہ تمہارا ہے الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ
جو کہ گمان کیا تھا تمنے دنیا میں بِرَبِّكُمْ ساتھ پروردگار اپنے کے اَرْدٰىكُمْ ہلاک کیا تمکو اس گمان نے فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ پس ہوگئے تم
نقصان پانیوالوں میں سے اس بدگمانی کی جہت سے یہ جان کہ بندہ مومن تنہائی میں گناہ کرنے سے خوف خدا کا کم نہ کرے ظاہر میں گناہ کرنے سے بلکہ تنہائی میں خوف اسکا
زیادہ ہو تاکہ ان جماعت میں داخل نہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ مومن خدا سے اس طرح ڈرے کہ گویا دوزخ میں اسکو ڈالے ہیں اور امیدوار ایسی رکھے کہ گویا وہ بہشتیوں میں
سے ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی اور بعد اسکے فرمایا خدا تعالی بندہ کے گمان کے نزدیک ہے جو ہوتا ہے اگر گمان اسکا خیر ہے تو خیر اسکو پہنچاتا ہے اور اگر گمان اسکا بد ہے تو شر اسکو
دیتا ہے اور دوسری حدیث میں حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ آخر بندہ کا کہ حکم کیا جاویگا اسکو دوزخ میں لیجانیکا تو وہ وقت لیجانیکے خدا کی طرف متوجہ ہوگا
اور پھر کر دیکھیگا اس وقت خدا تعالی فرمائیگا کہ پھیر لاؤ اسکو پس جب اسکو الٹا پھیرینگے تو فرمائیگا کیوں متوجہ ہوا تھا طرف میرے اور تو نے پھر کر کسواسطے دیکھا تھا وہ بندہ کہیگا کہ اے
پروردگار میرے یہ گمان میرا تیری طرف نہ تھا فرمائیگا کیا گمان تھا تیرا میری طرف بندہ کہیگا کہ اے پروردگار میرے گمان میرا یہ تھا کہ تو گناہ میرے بخشیگا اور اپنی
بہشت میں مجھکو جگہ دیگا خدا تعالی یہ سنکر فرماویگا کہ اے فرشتو قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور اپنی نعمتوں کی اور بلندی مرتبہ کی کہ اس بندہ نے کبھی گمان نیک میرے ساتھ
نہیں کیا ہے اور اگر ایک ساعت بھی یہ بندہ میرے ساتھ گمان نیک کرتا تو ہرگز آتش دوزخ سے اسکو نہ ڈراتا صلہ اور انعام وہ تمہاری دروغ کا اور بہشت میں اسکو داخل کرو پھر
فرمایا رسول خدا نے کہ نہیں ہے کوئی ایسا بندہ کہ گمان نیک کرے خدا کے ساتھ مگر یہ کہ خدا موافق ہوگا اسکے گمان کے نزدیک اسکے پس یہ آیت تلاوت فرمائی وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ
فَاِنْ یَّصْبِرُوْا پس اگر صبر کریں دوزخ کے عذاب پر وہ بدبختی کرینگے اور فریاد اور واویلا کریں فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ پس آتش دوزخ جگہ ہوگی
ہمیشہ واسطے انکے اور صبر کرنا انکو کچھ فائدہ نہ دیگا اور ہمیشہ دوزخ میں رہینگے وَاِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا اور اگر رضامندی چاہیں وہ خدا کی تو فَمَا هُمْ مِّنَ

المعتبین نہیں ہیں ۔ رضامندی قبول کی گئی کہ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو جاوے اور غضب غصہ کو لیٹ دے یعنی وہ کسی سے ہرگز نہ ہوگا اور عذاب کو ان سے کبھی دفع نہ کرے گا
وقیضنا لھم اور مقرر کیا ہم نے واسطے ان مشرکوں کے قرناء مصاحبوں کو شیاطین میں سے بسبب عناد اور دیدہ و دانستہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کی طرف سے
انکار کرنے کے کہ وہ شیاطین ہمیشہ انکے پاس رہتے ہیں یعنی ہم نے انکو بسبب انکی عناد کے انکے حال پر چھوڑ دیا ہے اور توفیق اپنی ان سے اٹھالی ہے اور عوض میں نیک
ہمنشینوں اور مصاحبوں کے ہمنشین ہیں کہ وہ شیاطین ہیں انکی صحبت میں ہمیشہ مقرر کئے ہیں کہ وہ شب و روز انکے پاس رہتے ہیں فزینوا لھم پس آراستہ کر دکھلایا
انہوں نے واسطے ان کفار کے ما بین ایدیھم جو کچھ کہ آگے انکے تھا یعنی مال اور متاع دنیا اور بُری خواہش نفس کی کہ طلب دنیا میں شب و روز
سرگردان ہیں وما خلفھم اور جو کچھ کہ پیچھے انکے ہے یعنی امر آخرت کا اور انکار کرنا انکا کہ نہ زندہ ہونگے اور نہ جزا انکے اعمال کی اور نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ
یہ سب انکی خاطروں میں ڈالا وحق علیھم القول اور ثابت اور واجب ہوا اوپر انکے سخن عذاب کا فی امم قد خلت بیچ ان امتوں کے
کہ گذر چکی ہیں من قبلھم پہلے انکے من الجن والانس جن اور آدمیوں میں سے یعنی یہ لوگ گمراہی اور بدی کے اختیار کرنے میں اور
پیغمبر حق کے جھٹلانے میں پہلے ہی گروہوں کے شریک ہیں اور انہوں نے بھی انکی شعار پکڑی جیسے کہ وہ لوگ [illegible] لائق عذاب کے
ایسے ہی یہ لائق عذاب ہیں انھم کانوا خاسرین ۔ تحقیق وہ کفار نقصان پانے والے تھے کہ انہوں نے بہشت کی عوض میں دوزخ کو اختیار کیا
ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رئیس کفار کے قرآن کے مقابلہ کرنے سے عاجز ہوئے اور [illegible] اگر قرآن کو سنیں گے اور [illegible]
لائیں گے [illegible] اور کسی ہمراہ متفق ہوئے اس امر پر کہ جس وقت حضرت قرآن پڑھیں تو غل مچایا کریں کہ وہ خالی ہیچ جاتا ہے جب حضرت قرآن پڑھتے تو غل
ہوتے تو ایک جماعت انہیں سے حضرت کے قریب کھڑے ہو کر غل مچاتی اور بیہودہ باتیں بکتی اور سیٹیاں بجاتی اور تالیاں بجاتی اور شعر پڑھتی حق تعالیٰ نے یہ
آیت نازل کی وقال الذین کفروا اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے یعنی ایک دوسرے کو کہنے لگے لا تسمعوا مت سنو تم
لھذا القرآن واسطے اس قرآن کے یعنی اس کو مت سنو والغوا فیہ اور بیہودہ باتیں کرو بیچ اسکے یعنی [illegible] کے درمیان آیتوں کے
بیہودہ باتیں بلند آواز سے کرو کہ کوئی اس کو سنے نہیں لعلکم تغلبون ۔ تاکہ تم غالب ہو جاؤ اس کے پڑھنے پر اور اسکو پڑھنے سے اور اسکے سننے سے
بند کر دو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلنذیقن الذین کفروا پس ہم چکھاویں گے ان لوگوں کو کہ کفر کیا ہے انہوں نے عذابا شدیدا عذاب
سخت ولنجزینھم اور البتہ جزا دیں گے ہم انکو اسوا الذی کانوا بدتر جزا اس چیز کی کہ تھے وہ یعملون عمل کرتے بیچ جہالت اور عناد
یعنی انکو ہم بدتر جزا دیں گے انکی بدتر عمل کی جہت سے کہ وہ کفر اور شرک ہے اور ذکر کرنا بدتر عمل کا واسطے مبالغہ کے ہے
اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مراد جزا سے تو دنیا میں تھی کہ بروز جنگ بدر وہ قتل اور قید ہوئے اور بدتر عمل کا آخرت میں ہے کہ وہ ہمیشہ آگ میں جلا کریں گے ذلک وہ مذکور
جزاء اعداء اللہ جزا دشمنان خدا کی ہے کہ وہ النار آتش دوزخ ہے لھم فیھا واسطے انکے بیچ اس آتش دوزخ کے دار الخلد
گھر ہمیشہ کا ہے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ہرگز اس سے باہر نکلیں گے جزاء بدلا دیا جاویگا وہ بدلا دینا بما کانوا بسبب اسکے کہ تھے وہ بایتنا ساتھ
نشانیوں قدرت ہماری کے یا ساتھ آیتوں ہماری کے جو قرآن میں ہیں یجحدون ۔ انکار کرتے اور بیہودہ باتیں انکے درمیان کہتے تھے اور جزاء مفعول مطلق
فعل محذوف کا ہے وقال الذین کفروا اور کہیں گے وہ لوگ کہ کافر ہوئے جس وقت کہ دوزخ میں ڈالے جاویں گے ربنا اے پروردگار ہمارے ارنا الذین
دکھلا تو ہمکو ان دونوں شخصوں کو کہ اضلنا گمراہ کیا ان دونوں نے ہمکو من الجن والانس جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے یعنی ان دو شخصوں کو کہ گمراہ کرنے والے ہیں کہ
ایک شیطان جنوں میں سے اور دوسرا ان دونوں میں سے آدمی ہے خواہ رئیس ہو خواہ اور کوئی ہو کہ سبب کا ہوا ہو اور گمراہ کرنے والا ان دونوں کو دکھلا اور بعض مفسرین اسلام
روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ایک تو ابلیس ہے کہ پیشوا شیاطین کا ہے اور دوسرا قابیل ہے بیٹا آدم کا کہ گناہ قتل کا پہلا اسی سے شروع ہوا اور زمین پر کہ ہر دو رئیس نجس [illegible]
پیشوا شیطان اور آدمی کو اے خدا ہمکو دکھلا کہ اس وقت نجعلھما کریں ہم ان دونوں کو تحت اقدامنا نیچے قدموں اپنے کے اور انکو پامال کریں
اور پاؤں کے نیچے ملیں اور ریزہ ریزہ کریں کہ انکو دوزخ کے نیچے کے درجہ میں ڈالیں لیکونا من الاسفلین ۔ تاکہ ہر دو ہوویں [illegible] اور نیچے [illegible]

ع ٣

[illegible]

حال بیان کرتا ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا تحقیق وہ لوگ کہ کہا انہوں نے کہ رَبُّنَا اللّٰہُ پروردگار ہمارا خدا ہے جو کہ معبود حق ہے اور اسکی وحدانیت کا اور اسکے رسول کا اور جو کچھ رسول اسکے پاس سے لایا ہے اسکا انہوں نے اقرار اور عقیدہ کیا ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا پس ہو گئے وہ اور قائم رہے اس اقرار اور عقیدہ پر اور اس سے پھرے نہیں یہاں تک کہ وقت موت کا آ گیا منقول ہے کہ حضرت پیغمبر نے فرمایا کہ آدمی کلمہ ربنا اللہ کے قائل ہوتے ہیں اور بہت سے اس سے پھر جاتے ہیں پس جو وقت کہ مرنے کے وقت تک اس کلمہ کے اقرار پر رہا ہو تو وہ طریقۂ استقامت پر قائم ہے اور حضرت امیر المومنین سے روایت ہے کہ فرمایا فرائض کو ادا کیجئے اور اسپر قائم رہو یہاں تک کہ وقت آئے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ ای فرزند رسول خدا استقامت کیا چیز ہے فرمایا واللہ کہ استقامت وہ راہ ہے کہ جس پر تم ہو یعنی قائم رہنا اہلبیت کی پیروی پر ... اور بعضے کہتے ہیں مراد استقامت سے قائم رہنا احکام پر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مطابق ہونا گفتار کا کردار کے ساتھ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دور رہنا دنیا اور شیطان ... آخرت ... اور منقول ہے کہ ایک روز رسول خدا صلعم قرآن کی تلاوت کرتے تھے ... یا رسول خدا آپکو خوف ... رونے ... فرمایا کہ ان ... مثل تیز تلوار کے ہے اگر ... سیدھا چلا جاؤں تو نجات پاؤں اور اگر تھوڑا سا بھی ادھر ادھر ہوں ہلاک ہو جاؤں پس جو شخص کہ راہ حق پر سیدھے چلے جاتے ہیں کسی طرح اس سے نہیں پھرتے ہیں تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ نازل ہوتے ہیں ان پر فرشتے وقت مرنے کے اور وقت نکلنے کے قبروں سے یا قیامت میں اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وقت موت کے فرشتے ان مومنین کے پاس آتے ہیں اور خوشخبری دیتے ہیں اور کہتے ہیں اَلَّا تَخَافُوۡا یہ کہ نہ خوف کرو تم عذاب سے وَلَا تَحۡزَنُوۡا اور نہ غمگین ہو تم ثواب کے نہ حاصل ہونے سے اور قیامت کے ہول سے اور یا یہ کہ غمگین نہ ہو تم اپنے پس ماندگی کی طرف سے اپنی اولاد اور والدین اور زوجہ کیواسطے کہ خدا تعالیٰ کارساز انکا ہے وَاَبۡشِرُوۡا اور خوش ہو تم بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ ساتھ بہشت کے وہ بہشت کہ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ تھے تم کہ وعدہ کئے جاتے تھے زبانی پیغمبر کی نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ ہم دوست تمہارے ہیں اور مددگار تمہارے فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا بیچ زندگانی دنیا کے کہ تم کو آفتوں سے محفوظ رکھتے تھے اور بچاتے تھے اور ہم طرف راہ نیک کے ہدایت کرتے ہیں برخلاف شیاطین کے کہ وہ کفار کو گمراہ کرتے ہیں وَفِی الۡاٰخِرَۃِ اور بیچ آخرت کے دوست تمہارے ہیں کہ تمہاری سفارش کرتے رہتے ہیں اس وقت تک کہ تم بہشت میں داخل ہو اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ ہم تمہاری نگہبانی کرتے تھے دنیا میں جس طرح بلاؤں سے اور آفتوں سے اور وقت مرنے کے وسوسۂ شیطان سے اور آخرت میں عذاب کی سختیوں سے اور بہشت میں تم کو پہنچاینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی دوست ہمارا نہیں مرتا ہے مگر کہ حاضر ہوتے ہیں اسکے پاس رسول خدا اور امیر المومنین و حسن اور حسین علیہم السلام اور خوشخبری دیتے ہیں اسکو اور جو کوئی کہ ہمارا دوست نہیں ہے وہ اسکو خوفناک صورت میں دیکھتا ہے اور دلیل اسپر شعر جناب امیر کا ہے کہ جو حضرت کے دیوان میں ہے اور مضمون اسکا یہ ہے کہ فرماتے ہیں ای حارث ہمدانی جو کوئی مرتا ہے وہ وقت مرنے کے مجھکو دیکھتا ہے مومن ہو یا منافق اور وہ فرشتے کہتے ہیں ان مومنین کو وَلَکُمۡ فِیۡہَا اور واسطے تمہارے ہے بیچ اس آخرت کے مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ وہ چیز کہ خواہش کرتے ہیں نفس تمہارے لذتوں اور بزرگی کی چیزیں وَلَکُمۡ فِیۡہَا اور واسطے تمہارے ہے بیچ اس آخرت کے مَا تَدَّعُوۡنَ وہ چیز کہ دعویٰ کرو گے تم کہ یہ ہمارے واسطے ہو کوئی منع کرنیوالا نہیں ہے نُزُلًا ضیافت اور بخشش ہے ... ہر چیز کی کہ خواہش تمہارے نفس کریں ... مِّنۡ غَفُوۡرٍ خدائے بخشنے والے کی جانب سے رَّحِیۡمٍ مہربان ... بسبب مومنوں کے ... اعمال واقع ہوا ہے اور تفسیر امام میں سورۂ بقرہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مومن ہمیشہ خوف میں رہتا ہے کہ آیا انجام اسکا ... معلوم نہیں ہوتا ہے یہاں تک کہ وقت نزع کا اور ملک الموت کا حاضر ہو جاتا ہے اور ملک الموت اسکے پاس آتا ہے وہ مومن وقت بیماری کی شدت میں رنج ... اور سینہ تنگ ہوتا ہے بسبب اسکے کہ پیچھے اپنے مال اور عیال اور اولاد کو چھوڑتا ہے ... حسرت ... ہوتی ہیں ملک الموت اسکو کہتا ہے کہ کیا ہوا ... رنج کرتا ہے کہتا ہے کہ ... تو میری زندگی کو قطع کرتا ہے ملک الموت کہتا ہے کہ کیا کوئی عاقل رنج کرتا ہے ... جسکے عوض میں چند در چند لاکھوں ... کہتا ہے کہ نہیں تب ملک الموت کہتا ہے کہ اوپر کو نظر کر اور دیکھ تو کیا ہے وہاں پس مومن نظر کرتا ہے تو باغ اور محل ... دیکھتا ہے کہ سب آرزوئیں اسکے سامنے ... ہوئی اور کم معلوم ہوتی ہیں اس وقت ملک الموت اسکو کہتا ہے کہ یہ سب تیرے مکان اور باغ اور نعمتیں اور مال ہیں اور تیرے عیال اور خادم ہیں اور جو شخص کہ تیرے اہل و عیال اور اولاد نیک اور صالح یہاں تھے وہ بھی یہیں ہیں سب تیرے ساتھ تیری ہمراہ بہشت میں رہینگے کیا پس تو راضی ہوتا ہے ان چیزوں کے بدلے جو یہاں ... ہیں ... وہ مومن کہتا ہے کہ ہاں قسم ہے خدا کی میں راضی ہوں

ع ۴ ۱۸

پھر ملک الموت کہتا ہے کہ نظر کر تو پس وہ نظر کرتا ہے تو دیکھتا ہے محمد اور علی کو اور انکی اولاد طاہرین کو اعلیٰ علیین میں اسوقت ملک الموت اسکو کہتا ہے کہ دیکھتا ہے تو انکو کہ
یہ سردار تیرے اور امام تیرے ہیں جنت میں یہاں ہمنشین اور رفیق تیرے ہونگے پس کیا پسند کرتا ہے تو چاہتا ہے انکے عوض میں اسکو جو یہاں دنیا میں تو چھوڑتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہاں مجھ
خدا کی بہشت مراد قول حق تعالیٰ سے یہ ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکة ان لا تخافوا ولا تحزنوا پس جو کچھ کہ لگے تمہارے بھی یہیں
پس کارسازی کی تمنا اور رنج کرو تم انکا جو پیچھے اپنی اولاد اور عیال وغیرہ کو چھوڑتے ہو بہت جنت بہشتوں میں کہ جسکا انکی عوض ہیں اور خوش ہو تم
ان بہشتوں سے کہ جنکا تم وعدہ کئے جاتے ہو اور بعد اسکے خدا تعالیٰ ان کفار کے رد میں فرماتا ہے کہ جو کہتے تھے کہ قرآن کو مت سنو اور بیہودہ باتیں اسکی درمیان کہو چنانچہ
فرماتا ہے کہ **وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا** اور کون نیک یا اچھا بات کہنے میں **مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ** اس شخص سے کہ بلاوے طرف خدا کے لوگوں کو
اسکی عبادت کیواسطے اور فعل اسکا واقع ہوا یعنی جو شخص کہ لوگوں کو عبادت خدا کی طرف بلائے **وَعَمِلَ صَالِحًا** اور عمل کرے نیک **وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ**
الْمُسْلِمِيْنَ اور کہے کہ تحقیق میں فرمانبرداروں میں ہوں اور کہنا اسکا بہتر ہے یعنی ایسے شخص سے کون بہتر ہے یہ آیت ائمہ معصومین علیہم السلام کی شان میں ہے کہ لوگوں کو طرف
حق کے بلاتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ بلال کے حق میں ہے کہ وقت اذان کے شروع کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ آواز کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ [illegible]
کی شان میں ہے کہ وہ کام دین کے لوگوں کو تلقین کرتے ہیں اور فرماتا ہے کہ **وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ** اور نہیں برابر ہے نیکی اور بدی [illegible]
دوسرا لا زائد ہے واسطے تاکید نفی کے اور مراد حسنہ سے توحید ہے اور مراد سیئہ سے شرک ہے یعنی توحید خدا اور دین اسلام برابر نہیں ہے کفر اور شرک کے [illegible]
سے ہے کہ پہلا سو جب حاصل ہو بلند درجوں کا ہوا اور دوسرا سبب اخل ہونے دوزخ کے طبقوں کا ہے اور بایں کہ اعمال نیک اعمال بد برابر نہیں ہو سکتے اور بیان
اور معین اسکا فقرہ میں کہ جو حسنہ وہ ستی اس کی ہو اور سیئہ ذم کی ہو اور بعد اسکے تعریف حسنہ اور مذمت سیئہ کے فرماتا ہے کہ **اِدْفَعْ** دفع کر تو اے محمد سیئہ کو
یعنی بدی کو **بِالَّتِيْ** ساتھ اس خصلت کے کہ وہ **هِيَ اَحْسَنُ** وہ نیک تر یا زیادہ ہے یعنی غضب کو حلم سے اور گناہ کو بخشش سے اور کلام باطل کو کلام حق
اور بایں کہ دفع کر تو سیئہ کو ایسی حسنہ سے کہ زیادہ نیک ہو یعنی جسوقت دو حسنہ کا جمع ہو زیادہ اختیار ہو تو سیئہ کو زیادہ نیک سے دفع کر مثلاً اگر کوئی تیرے ساتھ بدی کرے تو حسنہ
سکا یہ ہے کہ اسکو بخشدے اور زیادہ نیک یہ ہے کہ اسکی عوض میں اسکے ساتھ احسان کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد حسنہ سے تقیہ ہے اور مراد سیئہ سے ظاہر کرنا
مذہب کا ہے جسوقت دفع کرے تو سیئہ کو حسنہ سے تو **فَاِذَا الَّذِيْ** پس اسوقت وہ شخص **بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ** کہ درمیان تیرے اور درمیان
اسکے دشمنی ہو **كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ** گویا کہ وہ دوست **حَمِيْمٌ** قرابتی نہایت مہربان کہ دل سے وہ تیرا یار ہو جائے **وَمَا يُلَقّٰىهَآ** اور نہیں سکھائی جاتی وہ نیک
خصلت کہ مقابل میں بدی کے نیکی کرے **اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا** مگر وہ لوگ کہ صبر کیا ہے انہوں نے بلاؤں پر اور مکروہات پر اور لوگوں کے آزار دینے پر اور بدلا نہ
انہوں نے انکی نہیں لیا ہے اور غصہ کو اپنے پی گئے ہیں **وَمَا يُلَقّٰىهَآ** اور نہیں پایا جاتا وہ خصلت نیک **اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ** مگر صاحب حصے بڑے کا خیر
میں اور نفس کی کمال میں اور خلقوں نیک میں اور ایمان کامل ہے **وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ** اور اگر پہنچے تجھکو **مِنَ الشَّيْطٰنِ** شیطان کی طرف سے
نَزْغٌ کوئی خلل اور بہانہ کہ تجھکو وسوسہ کرے اس خصلت کے ترک کرنے میں **فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ** پس پناہ ڈھونڈ تو ساتھ خدا کے اسکے شر سے **اِنَّهٗ** تحقیق کہ
وہ خدا **هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ** وہی سننے والا ہے پناہ چاہنا کا جاننے والا ہے نیت کا اور پھر قدرت کا بیان کرتا ہے **وَمِنْ اٰيٰتِهِ** اور نشانیوں قدرت
اسکی سے ہے **الَّيْلُ وَالنَّهَارُ** رات اور دن کہ ایک بعد دوسرے آتے ہیں اور ایک کسب معاش کیلئے ہے اور رات آرام کیلئے **وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ** اور
آفتاب اور ماہتاب کہ ہر ایک انہیں سے ایک تدبیر کیواسطے ہے **لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ** نہ سجدہ کرو تم واسطے آفتاب کے **وَلَا لِلْقَمَرِ** اور نہ واسطے ماہتاب
کے کہ یہ بھی مثل تمہارے مخلوقات خدا ہیں اور سجدہ کرنے کے لائق انکو نہیں ہے **وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ** اور سجدہ کرو تم واسطے خدا کے **الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ** اس ذات
پیدا کیا ہے **اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ** اگر ہو تم خاص اسکو پرستش کرتے یعنی اگر خدا کی عبادت کا قصد کرتے ہو تو اسکو سجدہ کرو نہ اسکے غیر کو
یہ سجدہ واجب ہے اور ایاہ تعبدون پر ہے اور یہی منقول ہے ائمہ معصومین علیہم السلام سے **فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا** پس اگر سرکشی کریں [illegible]
ویلیں اسکی وحدانیت کی تجھ سے انہیں ہے انکی **فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ** پس جو لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہیں وہ **يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ**

سجدہ واجب

تسبیح کرتے ہیں واسطے اسکی بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ساتھ رات کے اور دن کے برابر اسکی عبادت کرتے ہیں بلا فاصلہ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ اور وہ نہیں تھکتے ہیں
عبادت کرنے سے اور بعضوں کی نزدیک سجدہ اسی آیت پر ہے اور صحیح وہ ہے کہ جو آئمہ معصومین سے منقول ہے اور وہ اياه تعبدون پر ہے وَمِنْ آيَاتِهِ اور نشانیہائے
قدرت اسکی سے ہے أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ یہ کہ تحقیق تو دیکھتا ہے زمین کو خَاشِعَةً ذلیل و خوار ہونیوالی پژمردگی سے فَإِذَا أَنْزَلْنَا
پس جس وقت نازل کریں ہم عَلَيْهَا الْمَاءَ اوپر اسکے پانی کو یعنی بہت سا برسا اهْتَزَّتْ ہلتی ہے وہ خوشی سے وَرَبَتْ اور پھولتی ہے مانند خمیر کے تاکہ اُبھر
کر طرح طرح کی بوٹیاں نکالے اور سبزہ و آراستہ ہو جاتی ہے إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا تحقیق جس نے کہ زندہ کیا ہے اس زمین کو بعد مردہ اور پژمردہ ہو جانے کے تو وہ
لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ البتہ زندہ کرنیوالا مردوں کا ہے آخرت میں إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق وہ خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے
جو چاہتا ہے کرتا ہے زندہ کرنا اور [illegible] تنبیہ کرتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ تحقیق جو لوگ کہ کجروی کرتے ہیں راہ حق اور طریق
سیدھی سے تاویل اور طعن کے فِي آيَاتِنَا بیچ آیتوں ہماری کے وہ لوگ کجی سے چلنے والے لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا نہیں پوشیدہ ہیں اوپر ہمارے
کہ ہم جانتے ہیں اور انکی باتوں کو ہم سنتے ہیں موافق انکی فعلوں کے ہم سزا دینگے أَفَمَنْ يُلْقَىٰ فِي النَّارِ کیا پس جو شخص کہ ڈالا جاتا ہے بیچ آتش دوزخ کے
خَيْرٌ بہتر ہے أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا یا وہ شخص کہ آوے امان پانے والا آتش دوزخ سے يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے کہ یہ دونوں درجہ میں ہرگز برابر نہ ہونگے
کہ پہلا تو آتش دوزخ میں ہمیشہ جلیگا اور دوسرا بہشت میں ہی ہوئیگا اور مراد ان دونوں سے مومنین اور کفار ہیں اور ان کافروں کو تہدید فرماتا ہے کہ
اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ عمل کرو تم جو کچھ چاہو تم ہی کافرو إِنَّهُ تحقیق کہ وہ خدا بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم
دیکھنے والا ہے موافق تمہارے عمل کے تمکو جزا دیگا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کیا انہوں نے ساتھ ذکر کے یعنی ساتھ قرآن
کے کہ نہ ایمان لائے لَمَّا جَاءَهُمْ جس وقت آیا وہ قرآن انکی پاس تو بس جزا دیئے جائینگے وہ بھی کفر کی یہ خبر ان کی ہے کہ محذوف ہے وَإِنَّهُ اور
تحقیق وہ قرآن لَكِتَابٌ عَزِيزٌ البتہ کتاب ہے عزت والی نزدیک خدا کے اور کہتے ہیں قرآن اسواسطے عزیز ہے کہ کلام پروردگار عزیز کا ہے کہ بادشاہ
عزیز سے نازل کیا ہے اسکو رسول عزیز پر وہ بہت عزیز ہے کہ اسواسطے عزیز ہے کہ کوئی مثل اسکے نہیں لا سکتا یا اسواسطے کہ کلام اسکی عزیز ہیں لَا يَأْتِيهِ
الْبَاطِلُ نہیں آتا ہے اسکو باطل یعنی اسمیں دخل جھوٹ کا نہیں ہے مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ آگے اسکے سے وَلَا مِنْ خَلْفِهِ اور نہ پیچھے اسکے سے
یعنی کسی جہت سے اسمیں باطل نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اسکی خبروں گذشتہ اور آئندہ میں کسیطرح کا دروغ نہیں ہے
بلکہ جو کچھ اسمیں لکھا ہے وہ سب مطابق واقع کے ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے اس سے کوئی کتاب ایسی نہیں آئی ہے کہ اسکو باطل کر دے
اور یا یہ کہ شیطان اپنی طرف سے کچھ اسمیں کم اور زیادہ نہیں کر سکتا غرض یہ ہے کہ یہ کتاب کسی طرح کا خلل نہیں رکھتی ہے اسواسطے کہ یہ تَنْزِيلٌ نازل کرنا
مِنْ حَكِيمٍ خدا حکمت والے کی جانب سے ہے کہ جو سب مصلحتوں اور حکمتوں کو جانتا ہے حَمِيدٍ سراہا گیا ہے نعمتوں کے دینے کی جہت سے کہ ایک نعمت ان نعمتوں میں
سے قرآن ہے اور کفار جو انکار کرتے تھے تو رسول خدا صلعم کو رنج ہوتا تھا اسواسطے خدا تعالیٰ واسطے تسلی خاطر حضرت کے فرماتا ہے کہ مَا يُقَالُ لَكَ نہیں کہا جاتا واسطے تیرے
یعنی یہ کفار نہیں کہتے ہیں تجکو إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ مگر جو کچھ کہ تحقیق کہا گیا لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ واسطے پیغمبروں کے پہلے تجھ سے کہ انکو بھی انکی قوم کے
آدمی جھٹلاتے تھے اور انکا انکار کرتے تھے پس ان کفار کی باتوں پر تو رنجیدہ مت ہو کہ إِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار تیرا لَذُو مَغْفِرَةٍ البتہ صاحب
بخشش کا ہے مومنین کے واسطے کہ انہوں نے نیت خالص سے خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا ہے اور رسول حق کی نبوت سچی ہونیکا اعتقاد رکھتے ہیں وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ
اور صاحب عذاب دردناک کا ہے کفار کے واسطے کہ اور رسول حق کو اور قرآن کو جھٹلاتے ہیں اور کہتے ہیں کفار کہتے تھے کہ قرآن عجمی زبان میں یعنی عربی کے سوا دوسری
زبان میں کیوں نہیں نازل ہوا یا بعضا عربی ہوتا اور بعضا قرآن عجمی یہ آیت نازل ہوئی وَلَوْ جَعَلْنَاهُ اور اگر کرتے ہم اس قرآن کو کہ کتاب ہے مفصل
اور زیادہ بیان کے قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا قرآن عجمی سوائے زبان عرب کے تو لَقَالُوا البتہ کہتے وہ کفار عرب کہ لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ کیوں نہیں تفصیل کی گئی
آیتیں اسکی بیان کی گئی ہیں تاکہ سمجھیں ہم أَأَعْجَمِيٌّ کیا کلام عجمی ہے وَعَرَبِيٌّ اور عربی مخاطب ہے یعنی پیغمبر کہ نازل کیا گیا ہے وہ عربی ہیں اور کہتے ہیں کیونکر ہم

سمجھ سکتے کہ یہ ہماری زبان تو عربی ہے اور یہ قرآن عجمی ہے سبحان اللہ تعالیٰ نے قرآن کو انکی زبان میں نازل کیا اور انہی کی قوم میں سے پیغمبر کو بھیجا تاکہ حجت ان پر تمام ہو جاوے اور
یہ جو کہتے ہیں کہ کتاب تو عجمی ہے اور جن لوگوں پر نازل ہو وہ عربی ہوں انکی زیادتی انکار اور کفر سے ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگوں کو کہ هُوَ وہ کتاب
لِلَّذِينَ آمَنُوا واسطے ان لوگوں کے ہے کہ ایمان لائے ہیں هُدًى راہ دکھلانے والا ہے طرف بہشت کے وَشِفَاءٌ اور شفا دینے والی ہے مرضوں ظاہر و باطن
کے اور یا یہ کہ شفا دینے والی شک اور شبہ کی بیماری سے ہے وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اور جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ہیں فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ
بیچ کانوں انکے بوجھ اور تنگی ہے کہ اپنا حال بہروں کا سا کرتے ہیں اور بہوش کے کانوں سے انکو نہیں سنتے ہیں وَهُوَ اور وہ کتاب عَلَيْهِمْ عَمًى
اوپر ان کفار کے اندھی ہے یعنی پوشیدہ ہے کہ انکی آنکھوں کو دیکھنے سے اپنے تئیں اندھا کرتے ہیں یعنی انکی آیتوں سے جو فائدہ حاصل نہیں کرتے ہیں پس گویا کہ بہرا اور
اندھا ہونا انکا انکو سمجھنے اور سننے کو منع کرتا ہے أُولَٰئِكَ یہ لوگ جو کہ قرآن کے دیکھنے اور سننے سے اندھے اور بہرے ہیں يُنَادَوْنَ پکارے جاتے ہیں
ع ۱۲ ۱۹ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ مکان دور سے یعنی وہ لوگ انکے انکار اور نہ سمجھنے کی جہت سے ایسے ہیں جیسے کوئی کہ اسکو مسافت بعید اور دور سے آواز کرتا ہے اور وہ پکارا ہوا
کو دیکھتا ہے اور نہ انکی آواز کو سنتا ہے اور نہ سمجھتا ہے کہ کون پکارتا ہے پس اسکی آواز سے فائدہ نہیں ہوتا ہے سو ایسا ہی یہ پڑھنا قرآن کا انکو کچھ فائدہ نہیں دیتا ہے
اور اب حضرت سے واسطے تسلی کے فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ اور البتہ دی ہم نے موسیٰ کو کتاب یعنی توریت فَاخْتُلِفَ
فِيهِ پس اختلاف کیا گیا بیچ اسکے بعضوں نے تو اس کتاب کا اقرار کیا اور بعضوں نے نہیں کیا بلکہ جھٹلایا انکو جیسے کہ تیری قوم اے محمد صلعم قرآن میں
اختلاف کرتی ہے کہ بعضے تو اسپر ایمان لاتے ہیں اور بعضے نہیں لاتے بلکہ اسکو جھٹلاتے ہیں وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر نہ ہوتا حکم کہ پہلے گذر
گیا ہے تیری قوم کے مقدمہ میں مِنْ رَبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے کہ خدا انکو عذاب نہ کریگا جس وقت کہ تو انمیں موجود ہو اور انکا عذاب
آخرت پر منحصر رکھا ہے لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ البتہ حکم کیا جاتا درمیان انکے عذاب کا جیسے کہ اگلے کافروں کو جلدی دنیا ہی میں وَإِنَّهُمْ اور تحقیق وہ
مشرکین عرب لَفِي شَكٍّ البتہ بیچ شک کے ہیں مِنْهُ اس قرآن سے مُرِيبٍ کہ شک میں ڈالنے والا اور شبہ پیدا کرنے والا ہے یعنی شک ایسا ہے نہایت
شک ہے اور ظن غالب انکا ہے کہ قرآن جھوٹ ہے اور باطل ہے اب پکڑنے کی طور پر فرماتا ہے کہ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو کوئی کام کرے نیک فَلِنَفْسِهِ
پس واسطے نفس اسکے ہے کہ اسکا فائدہ اسکی نفس کو ہوگا وَمَنْ أَسَاءَ اور جو کوئی بد کام کرے فَعَلَيْهَا پس اوپر اسی نفس کے ہے اسکی بدی کی وَ
مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ اور نہیں ہے پروردگار تیرا ظلم کرنیوالا لِلْعَبِيدِ واسطے بندوں کے کہ موافق عمل کے جزا نہ دیوے اور ثواب کسی کی طاعت کا نہ دیوے
اور ایک شخص کے گناہ میں دوسرے کو سزا دیوے یہ ہو نہیں سکتا اور کہتے ہیں کہ کفار قریش نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ اگر تو پیغمبر سچا ہے اور عذاب کا وعدہ سچا ہے تو
کہہ کہ قیامت کب ہوگی عذاب کا وقت بتلا کہ قیامت کب ہوگی یہ آیت نازل ہوئی کہ إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ طرف اسی کے پھیرا جاتا ہے جاننا قیامت کا یعنی
سوا خدا کے اسکو کوئی نہیں جانتا کہ وہ کب ہوگی وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ اور نہیں نکلتی ہیں پھل اور میوے اور جو نسل کہ درخت پر ہوتا ہے یعنی نہیں نکلتا ہے کوئی پھل
مِنْ أَكْمَامِهَا غلافوں اپنی میں سے وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ اور نہیں حاملہ ہوتی ہے کوئی مادہ انسان اور حیوان کی وَلَا تَضَعُ اور نہ رکھتی ہے اپنا
حمل کو پیٹ سے نکالکر کسی وقت إِلَّا بِعِلْمِهِ مگر ساتھ علم اسی خدا کے کہ وہی جانتا ہے کہ دانہ کس پیٹ سے کس وقت نکلیگا اور کیسا مزہ ہوگا اور چھوٹا ہوگا
یا بڑا ہوگا اور کیسا رنگ ہوگا اور حمل میں نر ہے یا مادہ اور کس وقت وہ پیدا ہوگا ان سب کو خدا جانتا ہے اسکے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور ایسے ہی قیامت کا
علم بھی اسکو ہے اور سوائے اسکے کوئی نہیں جانتا ہے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ اور جس دن کہ پکاریگا خدا ان مشرکین کو اور سوال کریگا انکو ملامت سے کہے کہ أَيْنَ
شُرَكَائِي کہاں ہیں شریک میرے کہ جنکو تم گمان میں میرا شریک جانتے تھے قَالُوا کہینگے وہ مشرکین آذَنَّاكَ خبر دی ہم نے تجھے اب کہ مَا مِنَّا
مِنْ شَهِيدٍ نہیں کوئی ہم میں سے گواہ کہ انکے شریک ہونیکی گواہی دیوے جسوقت کہ ہم انکی بیزاری سے انکا حال دیکھا اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر قالوا کی ان شریکوں کی طرف
پھرتی ہے وہ شریک کہینگے کہ ہم میں سے کوئی انکی گواہی دینے والا نہیں کہ ہم نے انسے تبرا کیا ہے اور جبکہ وہ اسوقت انسے تبرا کیا ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہو گیا انسے
یعنی مشرکوں سے مَا كَانُوا يَدْعُونَ وہ چیز کہ تھے پکارتے اور پرستش کرتے انکو مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی قیامت سے پہلے جو دنیا میں بتوں کو پوجتے تھے انکو وہ

الجزء الخامس والعشرون

نہ دیکھینگے وَظَنُّوا اور یقین کرینگے وہ مشرکین کہ مَا لَهُمْ نہیں ہے واسطے انکے مِنْ مَّحِيصٍ کوئی جگہ بھاگنے کی عذاب سے اور ظن یہاں بمعنی یقین کے ہے اور ایسا بہت
آیا ہے اور فرمایا کہ لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ نہیں تھکتا ہے انسان کافر مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ چاہنے بھلائی سے اپنے جہان میں مثل صحت اور فراغت و
وَإِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ اور اگر پہنچتی ہے اسکو بدی مثل محتاجگی اور بیماری اور پریشانی کے تو فَيَئُوسٌ پس نا امید ہوتا ہے قَنُوطٌ بہت ناامید
کرنے والا نا امیدی کا جہت خدا سے اور دعا کے قبول ہونے سے اور ہوتا ہے بدگمان تب ہی وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ اور اگر چکھائیں ہم اسکو رَحْمَةً مِّنَّا بخشش اپنے پاس
مثل تونگری اور صحت کے مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ پیچھے سختی کے کہ پہنچی تھی اسکو مثل بیماری اور تنگدستی کے تو لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي البتہ کہے
یہ بھلائی واسطے میرے ہے یعنی میں اس کا مستحق ہوا ہوں لایق ہوں یہ بھلائی ہمیشہ میرے واسطے ہے اور کبھی یہ دور نہ ہوگی اور کہتا ہے کہ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ
اور نہیں گمان کرتا ہوں قیامت کو قَائِمَةً قائم ہونے والی یعنی قیامت نہ ہوگی وَلَئِن رُّجِعْتُ اور اگر پھرایا جاؤں میں إِلَىٰ رَبِّي طرف پروردگار
اپنے کی یعنی بالفرض اگر قیامت قائم ہو جیسے کہ تم مسلمان کہتے ہو اور مجھکو زندہ کرکے اٹھایا تو إِنَّ لِي تحقیق واسطے میرے ہے عِندَهُ نزدیک اس خدا کے
لَلْحُسْنَىٰ البتہ بہتر حالت ہوگی اس حالت سے جو آجکے دن یہاں ہے کہتا ہوں کہ دنیا میں جو استحقاق نعمتوں کا ثابت ہے آخرت میں بھی
ویسی طرح کی نعمتیں ہونگی ہی قیاس سے پس حق تعالی جواب میں فرماتا ہے کہ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا پس البتہ خبر دینگے ہم ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے
بِمَا عَمِلُوا ساتھ اسکے کہ عمل کیا ہے انہوں نے مثل شرک کے کہ جو موجب عذاب ہی کا ہے یعنی وہ تو سمجھے ہیں کہ آخرت میں بھی ہمارے واسطے نعمتیں ہونگی لیکن ہم انکو
عکس اسکا دکھلاینگے کہ انکے اعمال بد کی جزا انکو ہمیشہ دوزخ میں ملینگی وَلَنُذِيقَنَّهُم اور البتہ چکھائینگے ہم انکو مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ عذاب
سخت میں کہ ہرگز اس سے انکو نجات نہو وَإِذَا أَنْعَمْنَا اور جسوقت کہ انعام کریں ہم اور دروازہ نعمتوں کا کھولیں ہم عَلَى الْإِنسَانِ اوپر آدمی ناشکری
کرنیوالے کے تو أَعْرَضَ منہ پھیر لیتا ہے شکر کرنے سے اور اس نعمت کے غرور میں نعمت دینیوالے کو فراموش کرتا ہے وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ اور دور کرتا ہے جانب اپنی کو شکر
کرنے سے اور اقرار نہیں کرتا ہے اپنی نعمت دینیوالے کی نعمتوں کا بسبب تکبر اور سرکشی کے وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جسوقت پہنچتی ہے اسکو بدی مثل بیماری و تنگدستی کے تو
فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ پس صاحب دعا دراز کا ہے کہ ہماری درگاہ کیطرف رجوع کرکے بڑی چوڑی دعائیں اس بلا کے دفع کرنیکے واسطے کرتا ہے نہایت
عاجزی اور زاری سے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان کفار کو أَرَأَيْتُمْ کیا دیکھا تمنے یعنی اگر کچھ شعور رکھتے ہو تو خبر دو تم مجکو کہ إِن كَانَ اگر ہے وہ قرآن
واقع میں مِنْ عِندِ اللَّهِ نزدیک خدا کے سے کہ تمکو بھیجا ہوا ہو ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ پھر کفر کیا ہو تمنے ساتھ اسکے بدون تامل اور لحاظ کے اسکے معنی میں
مَنْ أَضَلُّ کون زیادہ گمراہ ہو مِمَّنْ هُوَ اس شخص سے کہ وہ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ بیچ مخالفت دور کے ہے حق سے اور راہ نجات سے یعنی تم سے
زیادہ کون گمراہ ہوگا کہ ہمیشہ تم مخالفت میں اسکی رہے ہو اور اسکو جھٹلاتے ہو اور انکار اسکا کرتے ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ ابوجہل نے جناب رسول خدا صلعم سے کہا کہ اگر تم کوئی معجزہ
دکھلاؤ کہ ہم تمکو راست گو جانیں حضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابوجہل نے کہا کہ اے قریش محمد نے تمپر جادو کیا اور نہیں تو تم اطراف سے جو مسافر آوینگے انکو پوچھکر دریافت کرو
قریش نے آدمیونکو روانہ کیا تو اطراف کے رہنیوالوں نے چاند کے ٹکڑے ہونے کی خبر دی ابوجہل نے سنکر کہا کہ یہ وہ جادو ہے کہ تمام جہان میں پہنچا ہے حق تعالی نے یہ آیت نازل
کی کہ سَنُرِيهِمْ قریب ہے کہ دکھلائیں ہم ان کفار مکہ کو آيَاتِنَا نشانیاں قدرت اپنی کی فِي الْآفَاقِ بیچ کناروں جہان کے وَفِي أَنفُسِهِمْ
اور بیچ نفسوں ان مکہ والوں کے یعنی ہم چاند کے ٹکڑے کرنے پر کفایت نہ کرینگے بلکہ مقرر اپنی قدرت کی علامتوں کو ان مکہ والوں اور نواح مکہ کے رہنیوالوں کو دکھلاینگے
حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے انکے أَنَّهُ الْحَقُّ کہ تحقیق وہ رسول ہمارا حق ہے یعنی ہم اپنی توحید اور قدرت کی دلیلیں اور علامتیں انکو دکھلاینگے
کناروں میں عالم کے اور آسمان اور زمین کے بیچ میں ہر طرف نہیں مثل آفتاب کے اور ماہتاب کے اور ستاروں کے اور پہاڑوں کے اور دریاؤں کے اور درختوں کے اور حیوانوں کے اور
انکے نفسوں میں جو کچھ عجائب اور غرائب کاریگریاں ہیں سو انکو ہم دکھلاینگے تاکہ جانیں کہ وہ حق ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نشانیاں آفاق کی تو چاند گہن اور سورج گہن
اور زلزلہ اور بارش و تغیر ہوا اور انکے نفسوں میں کبھی بھوک ہوتی اور کبھی پیاس لگنی اور کبھی سیری ہوتی اور کبھی بیماری ہوتی اور کبھی صحت ہونی اور کبھی
تونگری اور کبھی محتاجگی اور کبھی غصہ اور کبھی خرسندی اور کبھی خوف ہونا اور کبھی امن اور مثل اسکے بہت بڑی نشانیاں اسکی قدرت کی ہیں کہ جو انکی توحید پر

دلالت کرتے ہیں آیتیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی آیات کے یہ ہیں کہ دکھلاوینگے ہم انکو دلیلیں کہ دلالت کرتی ہیں محمد کی نبوت کے صحیح ہونے پر اطراف مکہ میں فتح ہونے قلعوں اور شہروں کے اور بستیوں کے آنکی نصرت کرنے سے ذوالفقار حیدر کرار سے اور بعد انکے مسلمانوں کی کہ آیات ہے جیسے کہ فتح ہونا روم کا اور چین کا اور فارس کا اور غالب آنا تھوڑے سے آدمیوں کا جماعت کثیر پر اور ناتوانوں کا زبردستوں پر اور پھیل جانا دین اسلام کا تمام دنیا میں اور مراد بالنفسہم سے فتح مکہ ہے بعد قتل اور قحط کے اور پہلے آفاق اور انفس کی آیتوں سے یہ ہے کہ تاکہ جانیں باشندے ملکوں کے کہ باوجودیکہ وہ شخص اس قدر جماعت کثیر رکھتا تھا اور ہمیشہ اسکے تھوڑے آدمی کفار کی جماعت کثیر پر غالب ہوتے تھے وہ شخص بیشک اور بدون شبہہ خدا کیجانب سے تائید اور مدد کیا گیا ہے **أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ** کیا نہیں کفایت کرتا ہے پروردگار تیرا یعنی بعد تمام اقوال کے یعنی کفایت کرتا ہے پروردگار تیرا تیرے واسطے اس امر میں **أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ** تحقیق وہ خدا اوپر ہر چیز کے گواہ ہے یعنی اگر کفار تیری نبوت کا انکار کریں تو خدا تیرا کافی ہے گواہ تیرے دعوی کے راست ہونے کا اسکی گواہی سب چیزوں پر کفایت کرتی ہے **أَلَا إِنَّهُمْ** خبردار ہو تحقیق کفار **فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ** بیچ شک کے ہیں ملاقات کرنے سے ثواب یا عذاب پروردگار اپنے سے قیامت کے روز **أَلَا إِنَّهُ** خبردار ہو تحقیق خدا **بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ** ساتھ ہر چیز کے احاطہ کرنے والا ہے علم اور قدرت کی جہت سے ہر چیز کو ظاہرا اور باطنا تفصیل کیساتھ جانتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے پس احوال اور کفار کا سب معلوم ہے موافق حال کے ہر ایک کو جزا اور سزا دیگا **سُورَةُ الشُّورَىٰ** یہ سورہ مکی ہے مگر چار آیتیں اس میں مدینہ میں نازل ہوئی ہیں انمیں سے ایک قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ہے چنانچہ ابن عباس سے منقول ہے اور اس سورہ میں تریپن آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ حمعسق کو پڑھے خدا اسکو قیامت میں اسطرح اٹھائے گا کہ اسکا منہ مثل ماہ چہار دہم کے روشن ہوگا اور اسکو اپنے سامنے کھڑا کر کے کہیگا اے بندہ میرے تو ہمیشہ حمعسق پڑھتا رہا اور تو اسکا ثواب نہیں جانتا ہے کہ کیا ہے اور اگر تو اسکا ثواب جانتا تو اسکے پڑھنے سے تو کاہلی نہ کرتا اور لیکن میں تجھکو اسکی جزا دیتا ہوں اور حکم کریگا کہ اسکو بہشت میں داخل کریں اور بہشت میں اسکے واسطے محل ہے یاقوت سرخ کا اور دروازے اور کنگرے اور درجے سب یاقوت سرخ کے ہیں اور یاقوت اور شفاف ہے کہ باطن اسکا ظاہر سے دکھلائی دیتا ہے اور ظاہر اسکا باطن سے اور اسمیں اسکے واسطے دو ہزار حوریں ہیں اور ہزار کنیزیں اور ہزار غلمان ہیں **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ** **حم عسق** حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ معنی اسکے الحکیم المثیب العالم القادر القوی ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ حروف ہیں خدا کے اسم اعظم کے جدا جدا کر کے انکو پیغمبر یا امام مرکب کرتا ہے اور جس وقت اس اسم سے خدا کو پکارتے ہیں قبول کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حم عسق نام قرآن کا ہے اور ابن جبیر سے منقول ہے کہ حا رحمن سے ہے اور میم مجید سے اور عین عالم سے اور سین قدوس سے اور قاف قاہر سے اور یا اشارہ ہے طرف حکیم اور مجید اور حلیم اور سمیع اور قدیر کے اور یا اشارہ ہے طرف صفت حلم اور مجد اور علم اور سنا اور قدرت کے اور بعضے کہتے ہیں یہ رمز ہے طرف ان چیزوں کے کہ خدا نے اپنے حبیب سید الانبیاء کو مرحمت فرمایا ہے سو حوض مراد ہے یعنی حوض کوثر کہ امت پیاسی کو اسکا پانی پلاوینگے اور میم مراد ملک ممدود کہ مشرق سے مغرب تک اسکی امت کے تصرف میں آئیگا اور عین مراد عزت ہے اور سین سے مراد سنا اشتہار ہے کہ کوئی شخص اسکی مرتبہ کی بلندی کو نہ پہنچے اور قاف سے مراد مقام محمود ہے کہ وہ قیامت میں شفاعت کبری ہوگی اور بعضے کہتے ہیں کہ حا حرب یعنی جنگ سے اشارہ ہے کہ درمیان قریش اور انکے دشمنوں کے واقع ہوا اور میم ملک بنی امیہ ہے اور عین علو یعنی بلند ہونا عباسیوں کا ہے اور سین سنا اشتہار مہدی کا ہے یعنی بلندی مہدی کی اور قاف قوت عیسی کی جو نزول کے وقت آسمان سے آئیگا اور رفاقت میں مہدی کی نصاری کو قتل کریگا اور انکی عبادت خانوں کو ڈھا دیگا اور کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عباس سے پوچھا کہ حم عسق سے کیا مراد ہے کہا کہ میں تجھکو اسکی خبر دیتا ہوں جانکہ یہ آیت ایک مرد کی شان میں ہے کہ نام اسکا عبد اللہ ہے کہ وہ بعضے نہروں پر مشرق کی نازل ہوا اور کنارہ پر نہر کے دو شہر آباد کریگا اسطرح سے کہ پانی نہر کا دونوں شہروں کے بیچ سے گذریگا اور جسوقت خدا چاہیگا کہ ملک اسکا اور ملک انکے تابعین کا برباد کرے تو ایک شب آگ بھیجیگا ایک شہر کو تمام جلا دیگا اسطرح سے کہ کوئی اثر اسکا باقی نہ رہیگا اور دوسرے روز آدمی اس شہر کے دوسرے شہر میں جاویں گے تحقیق ان دونوں شہروں کو زمین میں دھنسا دیگا اسطرح سے کہ کوئی نشان اسکا باقی نہ رہیگا پس یہی مراد ہے قول حق تعالی کی حم عسق یعنی مقدر ہوا عزم اور سنت اور قضا جانب خدا سے جدا ہونا ان دونوں شہروں کا اور یا عین اشارہ ہے طرف عدل خدا کے اور سین طرف سکون کے اور قاف طرف وقوع عذاب کے اور دلیل ان دونوں شہروں کے یعنی مقدر ہوا کہ عدل اسکے عذاب سے جلدی ان دونوں

شروع میں عذاب واقع ہوا اور سوا انکے اور اقوال بھی ہیں لیکن انکے ذکر میں کچھ فائدہ نہیں ہے كَذٰلِكَ اسی طرح یعنی جو کچھ کہ اس سورہ میں ہے یا مانند اسی کے ہی
يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وحی کرتا ہے طرف تیرے اور ابن کثیر نے بفتح حا پڑھا ہے یعنی وحی کیجاتی ہے طرف تیرے وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور طرف ان
لوگوں کے کہ پہلے تجھ سے تھے پیغمبر یعنی طرف تیرے اور طرف تمام پیغمبروں کی وحی کرتا ہے اللّٰهُ الْعَزِيْزُ خدا کہ غالب ہے تمام چیزوں پر کوئی شخص اسکو وحی کرنے سے
بند نہیں کرسکتا ہے الْحَكِيْمُ حکمت والا ہے کہ موافق حکمت کے جو شخص کہ سزاوار وحی کا ہے اسکے پاس وحی کو بھیجتا ہے کہتے ہیں اس سورہ میں جو بیان
توحید خدا کا اور قیامت کے تصدیق کرنیکا بیان ہے اس سورہ کا مضمون ہر پیغمبر پر نازل ہوا انکی زبان میں لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ واسطے اسی خدا کے ہے
جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی سب انکا مالک ہے انکی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں وَهُوَ الْعَلِيُّ اور
وہی بلند مرتبہ ہے الْعَظِيْمُ بزرگ کہ کوئی انکی بلندی اور بزرگی کو نہیں پاسکتا ہے تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہے کہ آسمان انکی عظمت اور جلال کی
ہیبت سے يَتَفَطَّرْنَ پھٹ جائیں مِنْ فَوْقِهِنَّ اوپر اپنے سے آسمان عرش سے آسمان دنیا تک وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ اور تمام فرشتے تسبیح
کرتے ہیں بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد ان فرشتوں سے حاملان عرش ہیں جو ہمیشہ
تسبیح خدا میں مشغول ہیں وَيَسْتَغْفِرُوْنَ اور بخشش چاہتے ہیں گناہوں کی درگاہ خدا میں لِمَنْ فِي الْاَرْضِ واسطے ان لوگوں کے جو بیچ زمین کے
ہیں مومنین سے گروہ شیعہ جو کہ گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ خبردار ہو کہ تحقیق خدا هُوَ الْغَفُوْرُ وہی بخشنے والا بندوں کے گناہوں کا الرَّحِيْمُ
مہربان اپنے بندوں پر کہ انکی توبہ کو قبول کرتا ہے اور اپنے فرشتوں کو حکم کیا ہے بخشش چاہنے کا مومنین کیواسطے اور اب خدا تعالیٰ کفار کا حال بیان کرتا ہے کہ
وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور جن لوگوں نے کہ پکڑے ہیں یعنی مقرر کئے ہیں مِنْ دُوْنِهٖٓ سوا اسکے اَوْلِيَآءَ دوست کہ وہ بت ہیں معبود مشرکوں کے
اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ خدا نگہبان اوپر انکے ہے اعمال اور افعال اور اقوال کو سب کو جانتا ہے پس ہر ایک کو موافق انکے اعمال کے جزا دیگا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ
اور نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِوَكِيْلٍ نگہبان یعنی تجھ پر واجب نہیں ہے کہ تو انکے اعمال اور افعال کی محافظت کرے بلکہ کفر اور عناد انکا تیری مشقت سے ہے تیرا منصب تو فقط ہمارے
احکام کا پہنچانا اور راہ حق کو بتلا دینا ہے وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ پہلے پیغمبروں کی طرف وحی کی ہے ایسے ہی اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وحی کی ہم نے
طرف تیرے قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن عربی کہ تیری قوم کی زبان میں ہے لِّتُنْذِرَ تاکہ ڈراوے تو اہل قریش ان سے کہ اُمَّ الْقُرٰى مکہ کو یعنی مکہ کے باشندوں کو
اور مکہ کو ماں شہروں کی اس واسطے فرمایا کہ وہ اصل شہروں کی ہے اور اسکے نیچے سے سب زمین بچھائی گئی ہے پس آتا ہے خدا کے ڈرانے والوں کو وَمَنْ حَوْلَهَا اور ان
لوگوں کو کہ گرد اسکے ہیں تمام دنیا کے آدمی وَتُنْذِرَ اور ڈراوے تو سب کو يَوْمَ الْجَمْعِ دن جمع ہونے سب کے یعنی قیامت سے کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ
نہیں شک بیچ اسکے اور بعد اسکے کہ خلقت حساب سے فارغ ہو تو فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ ایک فرقہ بیچ بہشت کے روانہ ہو بسبب ایمان اور طاعت اور
عبادت کے اور وہ فرقہ مومنین کا ہے وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ اور ایک فرقہ انمیں سے بیچ دوزخ کے جائیگا بسبب کفر اور گناہوں کے اور عبداللہ بن مسعود روایت کرتا ہے کہ
رسول خدا صلعم اپنے دونو ہاتھوں میں باہر تشریف لائے اور دو کتابیں اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے تھے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ یہ کتاب کیا ہے میں نے عرض کی کہ میں نہیں جانتا فرمایا کہ جو کہ میرے
دستے راست میں ہے اسمیں نام سب انکے لکھے ہیں جو بہشت میں جائینگے اور اسمیں نہ کم ہیں اور نہ زیادہ اور یہ جو میرے دستے چپ میں ہے اسمیں نام سب انکے لکھے ہیں
جو کہ دوزخ میں جائینگے اور نہ اسمیں کم ہیں اور نہ زیادہ ہیں اور یہ آیت تلاوت فرمائی فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت صلعم
نے وقت خطبہ پڑھنے کے دونو ہاتھ کی مٹھیاں بند کر کے پوچھا تھا لوگوں سے کہ میری مٹھیوں میں کیا ہے لوگوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے تو فرمایا کہ میری داہنی مٹھی میں
بہشتیوں کے نام ہیں اور بائیں مٹھی میں دوزخیوں کے نام ہیں وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا قہر اور جبر کے ساتھ ان سے چاہئے تو لَجَعَلَهُمْ البتہ کر دیتا
ان سب کو بے اختیار کرکے اُمَّةً وَّاحِدَةً گروہ ایک اسلام حق پر وَلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ اور لیکن داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے مومنین میں سے
فِيْ رَحْمَتِهٖ بیچ رحمت اپنی کے کہ وہ داخل ہونا بہشت میں ہے یعنی شرع کے احکام کی سب کو تکلیف دی ہے پس جس کسی نے کہ اپنے اختیار اور ارادہ سے ایمان لایا اور فرمانبرداری
اسنے خدا کی کی تو وہ بہشت میں داخل ہوا اور جسنے کہ اپنے اختیار سے کفر اور شرک کو قبول کیا اور فرمانبرداری خدا کی اسنے نہ کی تو وہ مستحق دوزخ کا ہوا اور اسنے اپنے نفس پر ظلم کیا

کفر کو اختیار کرے۔ وَالظّٰلِمُوْنَ اور ظالم لوگ جو اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں مَا لَهُمْ نہیں ہے واسطے انکے مِّنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کارساز انکا ہو وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہ مدد
کرنیوالا کہ عذاب کو ان سے دفع کرے اور یہ ایسا ہی ہے کہ کفار توحید کا اقرار کریں اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ بلکہ پکڑے ہیں انہوں نے سوا اُس کے اَوْلِيَاۗءَ کئی گروہ دوست
یعنی بتوں کو اور معبود انکے ہیں جنسے نفع اور ضرر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور اگر ارادہ کریں کہ کوئی ایسا دوست اختیار کریں جو وہ فائدہ انکو پہنچاوے اور ضرر کو انسے دور کرے تو فَاللّٰهُ
هُوَ الْوَلِيُّ پس خدا ہی دوست ہے ایسا کہ نفع پہنچاوے اور ضرر کو دور کرے اور سوائے اسکے اور کوئی ایسا نہیں ہے وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى اور وہی زندہ کرتا ہے مردوں کو اور یہ
قدرت نہیں ہے بتوں کو جو معبود کفار کے ہیں وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے بخلاف بتوں کے کہ وہ کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتے ہیں
نفع نہیں پہنچا سکتے ہیں اور نہ ضرر کو دور کر سکتے ہیں آگے بعد اسکے پیغمبر کی حکایت کو بیان کرتا ہے نسبت بہ مومنین یعنی جو کچھ کہ پیغمبر صلعم نے مومنین سے کہا تھا انکو بیان کرتا ہے کہ
وَمَا اخْتَلَفْتُمْ اور وہ چیز کہ اختلاف کیا ہے تم نے اے مومنین فِيْهِ بیچ اس چیز کے کہ فروع مِنْ شَيْءٍ کسی چیز سے ہو امور دین سے یا دنیا سے فَحُكْمُهٗٓ پس حکم اسکا
پھیر دیا گیا اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کے ہے یعنی قیامت کے دن خدا تعالیٰ عدالت کریگا انمیں اور انکی حقیقت کا حکم کریگا کہ حق ہے یا باطل ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ حق
والوں کو انمیں ثواب بخشیگا اور باطل پر چلنے والوں کو عذاب کریگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ متشابہ کی تاویل ہو جو تم اختلاف کرتے ہو پس اسکو پھیر دو طرف محکم کے
کتاب خدا میں ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ آپس میں جو تم نزاع اور جھگڑا کرتے ہو امور دین میں پس رجوع طرف پیغمبر کے کرو وہ انمیں حکم کرے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ خدا کہ حقیقت میں حکم کرنے والا ہے رَبِّيْ
پروردگار میرا عَلَيْهِ اوپر اسکے نہ غیر اسکے کے تَوَكَّلْتُ توکل کیا میں نے یعنی اپنے سب کام اسکو سونپ دئیے ہیں وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اور طرف اسکے رجوع کرتا ہوں سب
کاموں میں فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا جَعَلَ لَكُمْ پیدا کیا واسطے تمہارے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ نفسوں تمہارے سے یعنی تمہارے
نفسوں کی جنس سے اَزْوَاجًا جوڑے کہ انسے الفت پکڑو اور وہ عورتیں تمہاری ہیں تاکہ انسے اولاد کو حاصل کرو وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اور چارپایوں سے پیدا کیا واسطے انکے
اَزْوَاجًا جوڑے ہر قسم قسم سے کہ وہ نر اور مادہ اونٹ ہیں اور نر اور مادہ گوسفند ہیں اور نر اور مادہ گائے اور بھینس کے ہیں اور نر اور مادہ بکری کے ہیں تم انسے
فائدہ حاصل کرو يَذْرَؤُكُمْ پیدا کرتا ہے تمکو اور چارپایوں کو فِيْهِ بیچ اس چیز کے کہ ذکر کی گئی ہے پیدا کرنے جوڑوں سے اور معنی ذرء کے پیدا کرنے خلق کے ہیں
کرنے کے اور ضمیر فیہ کی طرف جعل کے پھرتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ بہت اور کثرت کرتا ہے تمکو کہ تمہارے نفسوں سے تمہارے جوڑے پیدا کئے اور چارپایوں کے جوڑے
پیدا کئے تاکہ نسل اور اولاد کثرت سے ہو لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ نہیں ہے مانند اسکی کوئی شئے نہ ذات میں نہ صفات میں کہ پیدا کرے آسمان اور زمین کو اور جوڑوں کو اور خلقت کی
کثرت کرے جو بنا کر اور اسکی مثل اور مانند کوئی نہیں اور کاف مثل پر زائد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ زائد نہیں اور مثل صفت کے معنی میں ہے وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ سننے والا ہر چیز کا
جو کہ قابل سننے کے ہے الْبَصِيْرُ دیکھنے والا ہر چیز کا ہے جو کہ قابل دیکھنے کے ہے باوجود اسکے کہ کسی کی مثل نہیں ہے یعنی باوجودیکہ کوئی چیز اسکی مشابہ اور مانند نہیں ہے
لیکن پھر دیکھتا ہے اور سنتا ہے لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اسکے کنجیاں ہیں آسمانوں کی اور زمین کی یعنی خزانہ آسمان کا کہ وہ بارش
باران ہے اور خزانہ زمین کا کہ وہ نبات ہے اور وہ سب چیزیں روزی کی ہیں سب اسکے قبضہ قدرت میں ہیں يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ
يَّشَاۗءُ واسطے جس شخص کے چاہتا ہے موافق مصلحت کے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے جسکے واسطے چاہتا ہے موافق مصلحت اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ بِكُلِّ شَيْءٍ ساتھ
ہر چیز کے خواہ کشادہ کرنا روزی کا ہو خواہ تنگ کرنا عَلِيْمٌ جاننے والا ہے روزی کے استحقاق کو کہ کس قدر ہر ایک کو چاہئے اور اصلاح انکی کس میں ہے بیان کرتا
شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ ظاہر کیا اور بیان کیا خدا نے واسطے تمہارے دین سے جسکو اختیار کرو اور راہ حق پاؤ مَا وَصّٰى بِهٖ وہ چیز کہ وصیت کی
ساتھ اسکے نُوْحًا نوح کو یعنی ان چیزوں کو تمہارے واسطے بیان کیا کہ جس دین کی وصیت نوح کو کی تھی کہ جس دین پر ثابت رہنا ہے وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
اور وہ دین کہ بھیجی گئی ہے جسکی طرف پیغمبر ای محمد صلعم وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اور وہ چیز یعنی وہ دین کہ وصیت کی ہم نے ساتھ اسکے اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى
ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یعنی خدا نے ظاہر کیا ہے اور بیان کیا ہے واسطے تمہارے سب اصول دین کے کہ وہ مشترک ہے درمیان نوح اور محمد کے اور ان پیغمبروں کے جو درمیان انکے
گئے ہوئے ہیں اور وہ اصول دین کے توحید خدا کی ہے اور اعتقاد کرنا تمام پیغمبروں کی نبوت اور انکی کتابوں کا اور روز قیامت کا اور مضمون اس وصیت کا اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ یہ کہ
قائم کرو تم دین کو کہ وہ اعتقاد کرنا ہے اصول دین کا وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ اور نہ فرقہ فرقہ ہو تم بیچ اس دین کے اور اختلاف نہ کرو انمیں كَبُرَ بڑا اور دشوار ہے

۱ ع ۹ ۲

علی المشرکین ما تدعوهم اِلَیه بھاری ہے مشرکوں پر وہ چیز کہ بلاتا ہے تو انکو طرف جس امر کے وہ توحید خدا کی ہے اور بیزاری شرک سے الله یجتبی
الیه خدا کھینچتا ہے طرف اپنے یا دین کے من یشاء جسکو چاہتا ہے اُن لوگوں میں سے کہ فرمانبرداری اُسکی کرتے ہیں اور ریاضت کہ برگزیدہ کرتا ہے انکو پیغمبری کیواسطے جسکو چاہتا ہے
سزاوار اُسکی پاکر جیسے کہ تجھکو پیغمبر کیا ویهدی اور رہنمائی کرتا ہے اور توفیق بخشتا ہے الیه طرف اُس دین حق کے من ینیب اُس شخص کو کہ رجوع کرے طرف
حق کی وما تفرقوا اور نہیں متفرق ہوئے وہ مذہبوں والے پیغمبروں کی اُمتوں کے آدمی مثل عاد اور ثمود اور آپکے اور مانند انکے یعنی یہ لوگ حق نہیں پھرے
الا من بعد ما جاءهم العلم مگر بعد اسکے کہ آیا انکے پاس علم پیغمبروں کی خبروں کا اور پیغمبروں کا علم انکو ہوا اور معجزے انکے دیکھے جو کہ دلالت کرتے ہیں اوپر پیغمبری کے
دعوی کی سچائی پر اور اسی طرح ان کتابوں نے نہیں اختلاف کیا ہے بلکہ بعد اسکے کہ انکو علم ہوا تیری نبوت کا لیکن حسد اور عناد سے انہوں نے تامل نہیں کیا اور
لیکن وہ متفرق ہوئے ہیں بغیا واسطے ظلم کے اور حد سے گزر جانیکے بینهم درمیان انکے اور یا واسطے طلب کرنے جاہ اور ریاست کے اور یا واسطے حسد پیغمبر کے اوپر دنیا
منقول واقع ہوا ولولا کلمة سبقت اور اگر نہ ہوتا کلمہ عذاب کا کہ پہلے گزر گیا ہے عذاب کی دھمکی میں من ربک پروردگار تیرے کی طرف سے
الی اجل مسمی طرف ایک وقت نام رکھی گئی کے کہ عذاب انکا قیامت پر منحصر کیا ہے لقضی بینهم البتہ حکم کیا جاتا درمیان انکے کہ انکو
بیخ کنی کیجاتی اور سبکو ہلاک کرتے وان الذین اورثوا الکتاب اور تحقیق جو لوگ کہ وارث کئے گئے ہیں کتاب کے یعنی دیئے گئے ہیں قرآن من
بعدهم پیچھے انکے یعنی پیچھے اُمتوں گزری ہوئی سے کہ وہ قوم نوح کی اور ابراہیم کی اور موسی کی اور عیسی کی ہیں بعد انکے باپ دادا قرآن انکے پاس آیا
اور یا مشرکین مراد ہیں کہ بعد یہود اور نصاری کے قرآن اُنپر نازل ہوا ہے سب لفی شک منه البتہ بیچ شک کے ہیں اُس قرآن سے یا دین حق سے یا پیغمبر
مریب کہ نہایت شک میں ڈالنے والا ہے یعنی ظن غالب انکا یہ تھا کہ قرآن یا دین حق حق نہیں ہے فلذلک پس واسطے اُس متفرق ہونے اور اختلاف کرنے
انکے کے فادع پس بلا تو اے محمد صلعم لوگونکو طرف اتفاق اور الفت کے کہ تفرقہ اور اختلاف اس سے دور ہو واستقم اور مستقیم رہ تو پہنچانے پر احکام ہمارے کے
کما امرت جیسے کہ حکم کیا گیا ہے تو ولا تتبع اهواءهم اور نہ پیروی کر تو خواہشوں انکی کی اور انکی آرزوؤں باطل کی اور منقول ہے کہ ولید بن مغیرہ نے
جناب رسالت پناہ سے کہا کہ اپنے دین سے تو پھر جا تاکہ تمام مال اپنا تجھکو بخشوں اور شیبہ بن عتبہ نے کہا کہ اگر تو اپنے دین سے پھر جا تو میں اپنی بیٹی تیرے نکاح میں دوں
حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ تو لوگوں کو حق کی طرف بلانے پر ثابت قائم رہ اور دین اسلام پر قائم رہ اور لوگوں کی خواہشوں کی پیروی مت کر وقل امنت اور
کہہ تو ایمان لایا ہوں میں بما انزل الله ساتھ اُسچیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے من کتاب جنس کتاب سے یعنی جو کتاب کہ خدا نے پہلے پیغمبروں پر اور مجھ پر نازل
کی ہے اُن کتابوں پر میں ایمان لایا ہوں اور اُن کتابوں میں حکم ہے خدا کو واحد جاننے کا اور شرک سے بیزاری کرنیکا پس میں کیونکر تمہاری پیروی کروں وامرت اور
حکم کیا گیا ہوں میں خدا کی جانب سے لاعدل کہ عدل کروں میں اور مساوات اور برابری کروں میں بینکم درمیان تمہارے کہ اعلی اور ادنی اور شریف اور
اجلاف کو سب کو خدا کی توحید کی طرف بلاؤں اور جو احکام شرع کے پہنچانے میں کوتاہی کروں اور رکھتا ہوں محمد صلعم اسلئے کہ تم اقرار کرتے ہو کہ الله ربنا وربکم
خدا پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار تمہارا اور یہ سورہ مکی فرمایا ہے وہ کہتے تھے کہ پیدا کرنیوالا خدا ہے پس اسی واسطے حکم دیا کہ کہہ تو کہ پروردگار ہمارا اور تمہارا خدا ہے
لنا اعمالنا واسطے ہمارے جزاء اعمال ہمارے کی ولکم اعمالکم اور واسطے تمہارے جزاء اعمال تمہارے کی ہے لا حجة بیننا وبینکم نہیں جھگڑا ہے
درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے اسواسطے کہ جو حق ہے وہ ظاہر ہو رہا ہے پس اگر طرف خلاف کے کوئی غیبت ہے تو یہ شورہ پشتی ہے الله یجمع بیننا خدا جمع
کریگا درمیان ہمارے قیامت کے دن اور ہمارا انصاف لیگا والیه المصیر اور طرف اسکی ہے جانا پھرنا سب خلقت کی واسطے جزائے اعمال کے کہ مومنین کو بہشت
بلند درجہ میں داخل کریگا اور باطل والونکو آتش دوزخ میں جلاویگا والذین یحاجون اور جو لوگ کہ جھگڑا کرتے ہیں پیغمبر سے اور مسلمانوں سے فی الله
بیچ دین خدا کے من بعد ما استجیب له بعد اسکے کہ قبول کر لیا گیا ہے واسطے اُس دین کے یعنی بعد اسکے کہ لوگ اسلام میں داخل ہو گئے ہیں مراد اس سے یہود اور نصاری
ہیں کہ پہلے تورات اور انجیل کی اوصاف نعت پیغمبر کی تورات اور انجیل میں دیکھکر ایمان لائے تھے اور جب حضرت پیغمبر ہو گئے حسد کی جہت ایمان نہ لائے حجتهم داحضة
باطل ہونیوالی ہو بوتگی اور گرنیوالی عند ربهم نزدیک پروردگار انکے کہ بعد واضح ہونے دلیلوں راستی نبوت کے پھر حجت اور تکرار اُنکا محض عناد اور حسد سے ہے

وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ اور اوپر ان لوگوں کے غضب ہے خدا کا اسلیے کہ وہ حق کے باطل کرنیکو در پے ہیں وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اور واسطے انکے عذاب
سخت ہے کہ وہ قیامت میں دوزخ ہے اور کہتے ہیں کہ جبکہ انکو یہ کہا گیا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہماری کتاب تمہاری کتاب سے پہلے ہے اور پیغمبر ہمارا تمہارے پیغمبر سے پہلے ہے پس ہم تم سے بہتر ہیں
اَللّٰهُ الَّذِيْٓ خدا حق وہ شخص ہے کہ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ نازل کیا ہے اسنے کتاب کو یعنی ہر ایک کتاب کو یا قرآن کو بِالْحَقِّ ساتھ حق کے یعنی ساتھ راستی
کے کہ جس چیز کی وہ خبر دیتا گذشتہ اور آئندہ کی سب سچ ہے وَالْمِيْزَانَ اور ترازو کو نازل کیا ہے یعنی شرع کے طریق کو کہ وہ حقیقی عدالت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
مراد ترازو سے یہی ترازو ہے کہ جسکا رواج دنیا میں ہے اور مراد انکی نازل کرنے سے تعلیم کرنا انکا ہے کہ وزن کرنیکی کیفیت سکھلائی تاکہ بائع اور مشتری کو نقصان نہ ہو
وَمَا يُدْرِيْكَ اور کس چیز نے جتلایا ہے تجھکو قیامت کے حال کو لَعَلَّ السَّاعَةَ شاید کہ قیامت یعنی آنا اسکا قَرِيْبٌ نزدیک ہے اور لعل کلام خدا
میں یقین کے معنی میں ہے یعنی البتہ قیامت نزدیک ہے پس پیروی کتاب خدا کی کرو اور اسکی شرع پر کہ میزان عدل ہے عمل کرو اور حکمت قیامت کے پوشیدہ رکھنے میں یہ ہے کہ
بندے ہمیشہ خوف کرتے رہیں اور ذکر خدا میں مشغول رہیں اور اگر وقت قیامت کا معلوم ہوتا تو قیامت سے پہلے گناہ کرنے میں دلیری کرتے پس اسکے بعد توبہ کرلیتے
يَسْتَعْجِلُ بِهَا جلدی کرتے ہیں ساتھ قیامت کے یعنی اوسکے آنیکی راہ سے الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ اسکے اور اسکے آنیکو
سچ نہیں جانتے ہیں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا پر اور پیغمبر پر سبب کے مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ڈرنیوالے ہیں اس قیامت
کے سبب معلوم نہ ہونے فعلوں کے انجام کے کہ دیکھیے نجات ہوگی یا نہیں وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ اور جانتے ہیں کہ تحقیق وہ قیامت حق ہے کہ ضرور آنیوالی ہے
اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ خبردار ہو کہ تحقیق وہ لوگ کہ يُمَارُوْنَ شک کرتے ہیں اور جھگڑتے ہیں فِي السَّاعَةِ بیچ قیامت کے لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ
البتہ بیچ گمراہی دور کے ہیں حق سے کیونکہ بیچ سب باتوں کی انکی آنیکے پر دلالت کرتی ہیں اور جو شخص کہ اول بار پیدا کرتا ہے کیا دوسری مرتبہ زندہ نہیں کرسکتا اَللّٰهُ
لَطِيْفٌۢ خدا مہربان ہے بِعِبَادِهٖ ساتھ بندوں اپنے کے اور یا یہ کہ دور بین اور باریک بین ہے ساتھ بھیدوں بندوں اپنے کے کہ انکے دلوں کی باتوں کو سب کو
جانتا ہے اور مراد اوسے یہ ہے کہ فائدہ پہنچانیوالا ہے بندوں کو اس وجہ سے کہ دریافت کرنا اسکا نہایت باریک ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ لطف کے معنی یہ ہیں کہ نعمتیں انکی
موافق ہوں اور شکر بندہ کا قدر کے موافق چاہیے اور متکلمین کی اصطلاح میں لطف اس فعل کو کہتے ہیں کہ بندہ اسکے سبب طاعت سے قریب ہو اور گناہ سے دور ہو وے اپنی اختیاری
جہت سے اور جو لطف کہ باعتبار طاعت کے ہو اسکو توفیق کہتے ہیں اور اگر گناہ کا منع کرنیوالا ہو اسکو عصمت کہتے ہیں اور بعضے لطیف کے معنی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ علم
اسکا گھیرنیوالا مصلحتوں کی باریکیوں کا ہو اور حکمت اسکی شامل کاموں اور نفعوں کی ہو اور یہی مقام ہے کہ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے
موافق مصلحت پوشیدہ کے پس خاص کرتا ہے ہر بندہ کو ایک قسم کی نعمت کے ساتھ کہ موافق حال اسکے ہو کہ کسیکو فرزند عطا کرتا ہے اور کسیکو تونگری بخشتا ہے اور کوئی اسکے
احسان سے خالی نہیں ہے اگرچہ مرتبوں میں نعمت و بیشی کے فرق ہو کہ کسی کو زیادہ بخشتا اور کسیکو کم وَهُوَ الْقَوِيُّ اور وہ زبردست ہے مہربانی اور لطف کرنے
الْعَزِيْزُ غالب ہے اپنے ارادہ میں کہ ہرگز مغلوب نہیں ہو سکتا ہے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ جو شخص ہو وے کہ ارادہ کرے دنیا میں حَرْثَ الْاٰخِرَةِ کھیتی
آخرت کا کہ مراد ثواب آخرت کا ہے نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ زیادہ کرینگے ہم واسطے اسکے بیچ کھیتی اوسکی کے کہ اسکو ایک کی عوض میں ستر دینگے وَمَنْ
كَانَ يُرِيْدُ اور جو شخص ہو وے کہ ارادہ کرے حَرْثَ الدُّنْيَا کھیتی دنیا کا کہ مقصود وہی اسکا حاصل ہونا نعمتہای دنیا ہے نُؤْتِهٖ مِنْهَا دینگے
ہم اسکو بیچ دنیا میں سے موافق مصلحت اور حکمت کے جسقدر کہ واسطے اسکے مقدر ہے نہ جسقدر کہ وہ چاہے وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ اور نہیں واسطے اسکے بیچ آخرت کے
مِنْ نَّصِيْبٍ کوئی حصہ ثواب میں اور کہتے ہیں کہ یہ آیت جہاد کرنیوالوں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ بعضے انمیں سے منافق تھے وہ غنیمت لینے کے ارادہ سے جہاد کو
جاتے تھے اور جو کہ مومنین خالص تھے وہ بقصد ثواب جہاد کرتے تھے پس غنیمت کے طالب ہونیوالوں کو تو وہی حصہ انکا مال غنیمت کا ملتا تھا اور آخرت کے طالب ہونیوالوں کو
غنیمت کا حصہ بھی ملتا تھا اور آخرت کا ثواب بھی ملتا تھا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی آخرت کی نیت سے کام کرے تو حق تعالیٰ دنیا میں کام اسکا اکٹھا کرے اور پریشانی
اسکی جمع کرے اور اسکے غنی کو اسکو بے پرواہ کرے اور دنیا اسکی طرف رخ کرے اور جو کوئی دنیا کی نیت سے کام کرے خدا اسکی جمعیت کو پریشان کرے اور فقیری آنکھوں کے
اسکے آگے لاوے اور دنیا میں سے اسکو کچھ نہ پہنچے مگر جو کچھ کہ واسطے اسکے مقدر ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مال اور بیٹے کھیتی دنیا کی ہیں اور عمل نیک کھیتی

آخرت کی ہو اور وہ دوسری دنیا ہی پایا ہی کہ جو کوئی ارادہ کرے کسی بات کا وہ اسکا فائدہ دنیا کو نہیں ہے واسطے اسکے کوئی حصہ آخرت میں ثواب میں اور جو کوئی ارادہ کرے
اس سے آخرت کی بہبودی کا تو دیگا اسکو خدا خوبی دنیا اور آخرت کی اور اب خدا تعالیٰ کفار کو زجر اور توبیخ کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ بلکہ واسطے ان
کافروں کے شریک ہیں یعنی شیاطین جنّ کے گناہوں کو حسین کرتے ہیں شَرَعُوا لَهُمْ پیدا کیا ہے انہوں نے واسطے ان کافروں کے اور مقرر کیا ہے یعنی انکے دلوں میں آراستہ کیا ہے ......
مِّنَ الدِّينِ باطل دین سے مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ جسکو کہ نہیں اذن دیا ہے ساتھ اسکی خدا نے مثل شرک اور انکار قیامت کے اور عمل کرنا خاص طلب دنیا کے
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ اور اگر نہ ہوتا حکم فیصلہ کا کہ سابق ہو گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے پہلے اس کے حکم دیا ہے عذاب کی تاخیر کا یعنی فیصلہ خلقت کا قیامت پر رکھا ہے
اور اہل جنت کا عذاب آخرت میں منحصر کیا ہے اگر یہ حکم پہلے سے نہ ہو لیا ہوتا تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ البتہ حکم کیا جاتا درمیان ان کافروں کے اور انکی شرک کا ضرر کیا
موافق انکے عملوں کے سزا پاتا وَإِنَّ الظَّالِمِينَ اور تحقیق جو لوگ کہ ظلم کرتے ہیں اپنی نفسوں پر کفر سے لَهُمْ واسطے انکے قیامت میں عَذَابٌ أَلِيمٌ
عذاب دردناک ہے کہ کبھی کم نہ ہو گا تَرَى الظَّالِمِينَ دیکھیگا تو اے محمد صلعم ظلم کرنیوالوں کو قیامت میں مُشْفِقِينَ ڈرتے ہوئے مِمَّا كَسَبُوا جزا بری
سے کہ کسب کیا ہے انہوں نے دنیا میں کہ قسم شرک ہے اعمال بد کیے ہیں وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ اور وہ جزا واقع ہونیوالی ہے ساتھ انکے خواہ آپ وہ ڈریں خواہ نہ ڈریں کیونکہ بہت
ڈرنا اور خوف کرنا عذاب کو دفع نہ کریگا وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کیے ہیں انہوں نے نیک فِي
رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ بیچ باغوں بہشتوں کے ہونگے اور روضہ اس زمین کو کہتے ہیں کہ خوش و سبزی سے سبز ہوا و جنت اس زمین کو کہتے ہیں کہ حسین ہو بکثرت جنت
درخت سے ہو ویسی وہ بہشتیں کہ مقام دلکش اور خوشتر ہیں ہونگے لَهُمْ واسطے انکے ان بہشتوں میں مَا يَشَاءُونَ وہ چیز ہوگی کہ چاہینگے وہ اور آرزو
کرینگے وہ عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اپنے کے کہ انکی قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے ذَلِكَ وہ یعنی جو کہ مذکور ہوا ہے بہشتوں میں داخل ہونا اور موافق اپنی خواہش کے
نعمتیں پانی هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ وہی ہے فضل بڑا اور نعمت بیشمار کہ جسکے مقابلہ میں نعمتیں دنیا فانی کی نہایت حقیر اور بے مقدار ہے ذَلِكَ یہ ثواب بڑا
الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ وہ چیز ہے کہ خوشخبری دیتا ہے خدا ساتھ اسکے عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا بندوں اپنوں کو جو کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
اور عمل کیے ہیں انہوں نے نیک اور کشاف وغیرہ تفاسیر اہلسنت میں مذکور ہے کہ ایک روز انصار اپنا فخر بیان کرتے تھے قریش اور ابن عباس اور ایک آیت ہے کہ عباس نے
انصار کو کہا کہ ہمکو تم پر بزرگی اور فضیلت ثابت ہے اور رسول خدا نے یہ سنا تو انصار کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کیا تم ذلیل نہ تھے کہ خدا تعالیٰ نے میرے واسطے
تمکو عزیز اور عزت دار کیا انصار نے کہا کہ ہاں یا رسول خدا پھر فرمایا کہ کیا تم گمراہ نہ تھے کہ خدا تعالیٰ نے میرے سبب سے تمکو راہ حق پر لایا انصار نے کہا کہ ہاں یا رسول خدا پھر فرمایا کہ جواب میرا
کیوں نہیں دیتے ہو انصار نے کہا کہ کیا کہیں یا رسول خدا فرمایا کہ میرے جواب میں بیان کرو کہ کیا تیری قوم نے تجھکو نہیں نکال دیا تھا تیرے وطن سے اور ہمنے تجھکو جگہ دی اور اپنی پناہ
میں لائے اور کیا تیری قوم نے تجھکو جھٹلایا نہ تھا اور ہمنے تجھکو سچا کیا اور پیغمبر برحق جانا اور تیری قوم نے کیا تیری نصرت سے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا اور ہمنے تیری نصرت کی اور
اسیطرح حضرت انصار کے اوصاف بیان کرتے تھے کہ وہ لوگ مؤدب ہو کر دوزانو بیٹھے اور عرض کی کہ یا رسول خدا جان اور مال ہمارا آپ پر فدا ہو جو کچھ مال ہم رکھتے ہیں
وہ خدا اور رسول کا ہے اگر اجازت فرماؤ تو ہم اپنے مالوں کو حضرت کی خاطر خدمت میں حاضر کریں تاکہ اپنی احتیاج اور ضرورت میں اسکو خرچ کرو اور اپنی خاطر پاک کو خوش کرو
اور یہ دو فارغ کرو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم مومنین کو لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا نہیں سوال کرتا ہوں میں تم سے اوپر پہنچانے احکام خدا کے مزدوری کو
إِلَّا الْمَوَدَّةَ مگر طلب کرتا ہوں میں دوستی کو فِي الْقُرْبَىٰ بیچ قریبوں اپنے کے کہ وہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور انکی اولاد طاہرین اور ائمہ معصومین ہیں چنانچہ
روایات اہلبیت علیہم السلام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دوستی انکی تمام امت پر واجب اور فرض کی ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میرے قریبوں کو دوست رکھو اور تعظیم انکی
واجب جانو اور روایات اہلسنت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مراد قربیٰ سے اس آیت میں علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام ہیں چنانچہ کشاف اور بیضاوی اور تفسیر کبیر اور مسند احمد
بن حنبل اور ثعلبی اور محمد وغیرہ میں مذکور ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول خدا وہ قریب آپکے کون ہیں کہ جنکی دوستی ہم پر واجب ہے فرمایا کہ وہ علی و فاطمہ اور حسن
حسین علیہم السلام ہیں پس دوستی انکی تمام امت پر واجب ہے اگر کوئی آدمی یہ شبہ کرے کہ یہ سورہ مکی ہے اور حسنین اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے انکی دوستی کیونکر واجب کی گئی ہوگی جواب
اس آیت کا جواب یہ ہے کہ یہ سورہ اگرچہ مکی ہے لیکن چار آیتیں اسکی مدنی ہیں اور ان چار میں ایک آیت یہی ہے چنانچہ ابن عباس اور قتادہ مفسرین اہلسنت روایت کرتے ہیں

فضیلت اہلبیت علیہم السلام از آیہ مودت فی القربیٰ

اور یہ کیونکر درست ہے کہ جو چیز موجود نہ ہو اسکا ذکر کریں چنانچہ قیامت جو موجود نہیں ہے اسکا ذکر کیا اور حضرت نے دو دفعہ ذوی القربیٰ تو اس وقت حضرت علی اور حضرت فاطمہ موجود تھے جواب اس آیت کی نسبت جو
اور حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت بروایت ابن عباس و مفسرین اہلسنت مدینہ میں ہی نازل ہوئی ہے اور اگر آیت مدینہ میں نہ ہوتی تو بقدر روایت مذکور قول نہ ہوتا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے صحابہ
ہیں انکی دوستی کرنی چاہئیے اور یہ بھی معقول ہے اسواسطے کہ آنحضرت نے صحابہ کو مخاطب کیا فرمایا کہ تم میری قرابت کی دوستی کرو اور یہ نہیں ہو سکتا کہ انکو اپنے نفسوں کی دوستی کرنے کا حکم ہوا اور
بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے ان اجری الا علی رب العالمین سے ہم کہتے ہیں کہ اگر دوستی اہلبیت کی منسوخ ہو تو اس صورت میں دشمنی انکی واجب ہوا اور دشمنی
انکی تو باطل ہے اسواسطے کہ کثرت سے روایتیں کتب اہلسنت کی انکی دوستی کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں پس معلوم ہوا کہ آیت منسوخ نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
اجر کا طلب کرنا مخالف ہے نبوت کی شان کے اور یہ کام دنیادار و نکا ہے کہ جو کچھ کام خیر میں اجر کو طلب کریں لیکن یہ عذر کہ حضرت عوض میں پہنچانے کے احکام خدا اجر
قرابت کی دوستی کو طلب کئے جواب اسکا یہ ہے کہ ہم کو کچھ معاذ اللہ نہیں ہے اسواسطے کہ یہاں اجر کا نفع اور فائدہ ان لوگوں ہی کو حاصل ہے کہ جو حضرت کے قرابت کی دوستی
کرینگے اور وہ فائدہ ثواب آخرت کا ہے پس یہ اجر مخالف شان نبوت نہ ہوگا اور شاید یہ کہیں کہ یہ جو بعض کا قول ہے کہ قتادہ اور سدی کہتے ہیں اور سعید بن جبیر نے جزم کیا
ہے کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ سوال نہیں کرتا ہوں میں تم سے کسی حکم کے پہنچانے پر اجر کو لیکن سوال کرتا ہوں میں یہ کہ دوستی کرو اپنی قرابت کی کہ تمہارے ساتھ ہے اور کہتا ہوں اسی طرح
بھی یہ روایت صحیح بخاری میں موجود ہے اور منفصل ہے کہ کوئی فرقہ قریش کا ایسا نہ تھا کہ ان حضرت کو انکے ساتھ قرابت نہ ہو وہ قرابت حضرت کی باپ دادا کی طرف سے اس قول کو
اس شخص نے پسند کیا ہے لیکن تعجب ہے کہ دوستی قرابت کی تو مخالف شان نبوت ہے اور اجر رسالت کا انکی دوستی کو مقرر کرنا کام دنیادار و نکا ہے اور اپنی دوستی کا اجر رسالت
کا ٹھیرانا اور اپنی دوستی انکو طلب کرنی مخالف شان نبوت کے نہ ہو اور یہ کام دنیادار و نکا نہ ہو ایسا نہیں کیا فرق ہے مگر یہ کہا جا کہ دوستی حضرت کے قرابت کی ...
اور یہ ہوا کہ اس آیت کو منسوخ بھی کہتے ہیں کہ اگر دوستی اہلبیت میں کچھ قصور واقع ہو تو وہ گنہگار ہوگا بلکہ کافر ادمی اس سے ...
اس آیت کو منسوخ کہتے ہیں وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً اور جو کوئی کسب نیکی کا ہو نَزِدْ لَهُ فِيهَا زیادہ کرینگے ہم واسطے اسکے بیچ اس نیکی کے حُسْنًا
نیکی کو چند در چند کرینگے ہم ثواب اس نیکی کا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق خدا بخشنے والا گناہوں کا شَكُورٌ قدردان جزا دینے والا فرمانبرداروں کی طاعت کا
زیادہ محل ہے کہ وہ تفسیر نیکی کی یہ ہے کہ ابو حمزہ ثمالی نے سدی سے روایت کی ہے کہ مراد اقتراف حسنہ سے دوستی اہلبیت علیہم السلام کی ہے اور منقول ہے کہ
حضرت امام حسن علیہ السلام خطبہ کے درمیان فرمایا کہ میں ان اہلبیت سے ہوں کہ حق تعالیٰ نے انکی دوستی ہر مسلمان پر فرض کی ہے اور یہ آیہ مودت تلاوت فرمائی اور
بعد اسکے فرمایا کہ اقتراف حسنہ دوستی ہماری ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے اور ذکر غفران اور شکر کا بعد اقتراف حسنہ کے
دلالت کرتا ہے مغفرت پر گناہوں محبان اہلبیت کی اور یہ ہوا حدیث میں وارد ہے کہ دوستی ہم اہلبیت کی گراتی ہے گناہوں کو بندوں سے جیسے کہ گرا دیتی ہے ہوا سخت
پتوں کو درختوں سے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی بندہ درمیان صفا و مروہ کے عبادت خدا کی کرے ہزار برس پھر ہزار برس ... پھر ہزار برس
عبادت کرے یہاں تک کہ مثل مشک پرانی بوسیدہ اور کہنہ ہو جاوے اور دوستی ہماری نہ پاوے تو البتہ اسکو اوندھا کرکے خدا ناک کے بل دوزخ میں ڈالیگا اور حضرت علی سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی میری عترت کو دوست نہ رکھے یا تو وہ منافق ہے اور یا وہ نطفہ حرام ہے اور یا وہ نطفہ حیض کا ہے اور منقول ہے کہ جس وقت
یہ آیت دوستی اہلبیت کے نازل ہوئی تو ایک جماعت نے کہ جو حاضر تھے ... رسول خدا پر تہمت کی کہ مراد اس شخص کی یہ ہے کہ لوگ انکی اہلبیت کے ...
ولایت تاکہ لوگ حکومت اور امامت میں فرمانبردار انکے ہوں خدا تعالیٰ نے قول انکا رد کیا اور فرمایا کہ کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ جو یہ حکم ... نے اپنی طرف سے ... بنایا
أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ کیا کہتے ہیں کہ بنا لیا ہے عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ یہ حکم ... نے خدا کی طرف منسوب کیا ہے فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ پس
اگر چاہے خدا يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ مہر کرے اوپر دل تیرے کے اور اگر چاہے قرآن کو تجھ سے بھلا دے اگر تو ادعا جھوٹ بنا سکتا کر کے لیکن وہ وقت ... کیونکر ...
جھوٹ بنانے پر ... اور اسی طرح کی یہ آیت ہے کہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ یعنی اگر جھوٹ بنا کر محمد ...
... پکڑیں ہم اسکو دست راست سے پھر کاٹیں ہم اس کی رگ گردن کی وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ اور مٹاتا ہے ... باطل کو وَيُحِقُّ الْحَقَّ
اور ثابت کرتا ہے حق کو بِكَلِمَاتِهِ ساتھ کلموں اپنے کے کہ وہ وحی ہے اور وہ یہ قرآن ہے ... إِنَّهُ تحقیق وہ خدا عَلِيمٌ

بذات الصدور جانتا ہے اللہ عالم ہے ساتھ سینوں کے اور جو کچھ کہ ان میں پوشیدہ ہے مطلع ہے یعنی تیری آل اور گمان افترا کرنیکا جو کچھ انکے سینوں میں پوشیدہ ہے
موافق عقاید انکے جزا دیگا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جس وقت خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تو بہت سے لوگ بہت پشیمان ہوئے اور حضرت کی
کے پاس حاضر ہو کر قدموں پر گرے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو سچا ہے پس انہوں نے توبہ کی اور آنحضرت پر ایمان لائے تب یہ آیت نازل ہوئی
وھو الذی اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ محض اپنے فضل اور رحمت سے یقبل التوبۃ قبول کرتا ہے توبہ کو عن عبادہ بندوں اپنے سے جس وقت کہ وہ نیت خالص
توبہ کریں ویعفوا اور عفو کرتا ہے اور گزر کرتا ہے عن السیئات گناہوں سے اور اگرچہ گناہ کبیرہ ہوں ویعلم ما یفعلون اور جانتا ہے وہ جو کچھ کہ
کرتے ہیں اور اہل کوفہ نے تفعلون پڑھا ہے ساتھ ت کے یعنی اور جانتا ہے وہ جو کچھ کہ کرتے ہو تم نیکی کو یا بدی کو اور بعد بدی کے تمہاری توبہ کو بھی جانتا ہے اور توبہ پشیمان
ہونیکو کہتے ہیں اپنے پچھلے گناہوں پر اور آئندہ ارادہ گناہ ہونیکا نہ رکھتا ہو اور توبہ کرنی گناہوں سے ہر شخص پر واجب ہے اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک صحرائی رسول خدا
کی مسجد میں آیا اور دو رکعت نماز کی پڑھی اور بعد اسکے کہا کہ اللھم انی استغفرک و اتوب الیک امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اعرابی ایسی جلدی زبان چلا کر توبہ کی
اور بخشش چاہنی یہ توبہ جھوٹونکی ہے اس نے پوچھا کہ اے امیر المومنین توبہ کے کیا معنی ہیں فرمایا کہ توبہ کی چھ شرطیں ہیں اول تو پشیمانی گذرے ہوئے
گناہوں پر اور آئندہ کو ارادہ گناہونکا نہ رکھتا ہو اور جو فرض اور واجب کہ ترک کیا ہے انکو ادا کرے اور جو حق کسی کا اپنے ذمہ رکھتا ہے اسکو واپس کرے اور گھلانا نفس کا طاعت میں
جیسے کہ اسکو پرورش اور تر و تازہ کیا ہے گناہوں میں اور چکھانا نفس کو تلخی عبادت کی جیسے کہ چکھائی ہے اسکو شیرینی گناہونکی اور گریہ کرنا بدلے ہر خندہ کے جو کہ کیا ہے اور تحقیق کہ
حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ یہ کمال ہے توبہ کا اور توبہ کافی اسقدر ہے کہ گذرے ہوئے گناہوں پر پشیمان اور نادم ہو اور آئندہ ارادہ گناہونکا نہ رکھتا ہو اور جو فرض خدا کا
یا بندہ کا اپنے ذمہ رکھتا ہے اسکو ادا کرے ویستجیب الذین امنوا اور قبول کرتا ہے دعا ان لوگونکی کہ ایمان لائے ہیں وعملوا الصالحات اور عمل کئے
انہوں نے نیک ویزیدھم اور زیادہ دیتا ہے انکو مانگنے سے بھی من فضلہ فضل اپنے سے والکافرون اور جو کفر کرنیوالے ہیں لھم واسطے انکے
عذاب شدید عذاب ہے سخت بدل اسکے کہ مومنین کو عطا کیا ہے ثواب و تفضل اور ابن عباس سے روایت ہے کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ خدا اذن شفاعت کا دیتا ہے انکو
برادران مومنین کے حق میں اور زیادہ دیتا ہے انکو فضل اپنے سے اس وجہ سے کہ شفاعت کو انکی قبول کرتا ہے حق میں برادران مومنین کے اور منقول ہے جناب رسول خدا صلعم سے کہ مراد
زیادتی سے قبول کرنا شفاعت مومن کا ہے حق میں اس شخص کے کہ وہ مستحق دوزخ کا ہوا ہو اور دنیا میں اپنی شفاعت کرنیوالے پر احسان کیا ہو اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے ویستجیب الذین
الآیہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ وہ مومن ہے کہ اپنے برادر مومن کے واسطے اسکی غیبت میں دعا کرتا ہے پس فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور خدا کہتا ہے کہ تیرے واسطے اسکا دوگنا ہے اور دو چند اسکا کہ تو نے
برادر مومن کے واسطے مانگا ہے اور تجھکو دیا اس سبب کہ تو اسکو دوست رکھتا ہے اور منقول ہے کہ جس وقت مال بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع کی غنیمت میں آیا تو بعضے
صحابہ کی خاطر میں گذرا کہ کیا خوب ہو کہ ہم تونگر ہو جائیں تاکہ فقر اور فاقہ سے ہم خلاصی پائیں اور لوگوں کو بھی احسان ہم کریں تب یہ آیت آئی ولو بسط اللہ
الرزق اور اگر کشادہ کرتا خدا روزی کو اور فراخ کرتا لعبادہ واسطے بندوں اپنے کے تو لبغوا البتہ باغی ہو جاتے وہ اور اندازہ سے باہر ہو جاتے اور سرکشی کرتے
فی الارض بیچ زمین کے کہ تکبر کرتے اور اپنی بلندی چاہتے اور فساد کرتے اور ظلم کرتے اور بعضے بعض پر غلبہ کرتا اور کثر آدمی اس حال میں ہوتے مگر تھوڑے آدمی
کہ کثرت مال انکو خلل نہیں کرتی ہے بلکہ وہ بہتر جانتے ہیں خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری اور مال کو ہر خیر میں خرچ کرتے ہیں اور بیجا مال کو ضائع نہیں کرتے ہیں لیکن جس وقت اکثر
آدمیونکا ایسا حال ہے کہ وہ کثرت مال سے ایسے ہو جاتے ہیں کہ حد سے باہر ہو جائیں پس ایسا ارادہ نہ کیا ولکن ینزل بقدر و لیکن نازل کرتا ہے روزی کو ساتھ اندازہ کے ما
یشاء جو چاہتا ہے یعنی ایک اندازہ معین کے ساتھ موافق مصلحت ہر ایک کے حال کے موافق نازل کرتا ہے انہ بعبادہ تحقیق کہ وہ خدا ساتھ بندوں اپنے کے
خبیر خبردار ہے انکے حال سے بصیر دیکھنے والا ہے صلاح کو اور فساد حال کو جسقدر کسیکو مناسب جانتا ہے اسقدر روزی دیتا ہے اور حدیث قدسی میں ہے کہ بعضے بندے میرے ایسے
ہیں کہ نہیں درست کرتی ہے انکو مگر تونگری اور اگر محتاج کر دیں انکو تو البتہ محتاجی بگاڑ دیگی انکو اور بعضے بندے میرے ایسے ہیں کہ نہیں درست کرتی ہے انکو مگر فقیری اور اگر تونگر کر دیں انکو تو
البتہ تباہ کر دیگی انکو تونگری اور یہ اسواسطے ہے کہ تحقیق میں تدبیر کرتا ہوں بندوں کی کہ میں انکو خوب جانتا ہوں اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جبرئیل نے یاد
سے کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندوں میں سے بعضے ایسے ہیں کہ درستی انکے حال کی فقیری میں ہے اور اگر انکو تونگر کر دیں تو فساد کریں اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ

انکی حال کی تونگری بہتر ہے اور اگر وہ تنگدستی میں مبتلا ہوں تو آپس کا رشتہ تباہی کی طرف مائل ہو اور ایک جماعت ایسی ہے کہ درستی انکی حال بہ تنگی ہی ہے اور اگر تندرست ہوں تو فساد
ظاہر ہو اور ایک گروہ ایسا ہے کہ بہتری انکی تندرستی میں ہے اور اگر وہ بیمار ہوں تو باعث تباہی کا ہوں اور بعضے ایسے ہیں کہ عبادت کرنیکو طلب کرتے ہیں اور اگر میں انکی خواہش کو
قبول کروں تو وہ کثرت عبادت سے تکبر میں پڑیں پھر سبب اپنی عبادت کا ہو اور عبادت پر ناز اور فخر کرنے لگیں پس فقیری اور تونگری اور بیماری اور تندرستی سب موافق مصلحت کے
ہے وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ نازل کرتا ہے مینہ کو کہ فریاد رس بندوں کا ہے خشک سالی میں اور غیث اس مینہ کو کہتے ہیں کہ جو اپنے وقت پر فائدہ بخشے
اور مطر وہ ہے کہ کبھی تو فائدہ بخشتا ہے وقت پر اور کبھی ضرر کرتا ہے وقت پر اور بے وقت پس باران رحمت کو نازل کرتا ہے مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا بعد اسکے کہ نا امید
ہوئے ہوں وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ اور پھیلاتا ہے رحمت اپنی کو کہ مینہ کی برکت سے گھاس اور درخت اور پھل اور میوہ اسکا حاصل ہوتے ہیں وَهُوَ الْوَلِيُّ
اور وہ خدا دوست اور کارساز بندوں کا ہے کہ رحمت اپنی نازل کرتا ہے بندوں کی پرورش واسطے الْحَمِيدُ تعریف کیا گیا ہے بندوں کی زبان پر اور جزا دینے والا تعریف کرنیوالوں کو
وَمِنْ آيَاتِهِ اور نشانیاں قدرت اسکی میں ہے خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمینوں کا اسواسطے کہ وہ اپنی ذات پر
دلالت کرتے ہیں اپنے بنانیوالے کے وجود پر اور اسکی قدرت اور حکمت پر وَمَا بَثَّ اور جو کچھ کہ پھیلایا ہے فِيهِمَا بیچ ان دونوں آسمانوں اور زمین کے مِنْ دَابَّةٍ
زمین پر چلنے والوں کی قسم سے پس اسکی قدرت کی نشانیوں سے ہے اور انکی پیدائش ہوئی ہے وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ اور وہ اوپر اکٹھا کرنے انکے کے میدان حشر
ع۲ میں بعد انکی مارنے کے إِذَا يَشَاءُ جس وقت چاہے قَدِيرٌ قدرت رکھنے والا اور جو مصیبت کہ انکو پہنچتی ہے فرماتا ہے کہ گنہگار عذاب میں پڑتے ہیں اور مصیبت
گناہوں سے پہنچتی ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَا أَصَابَكُمْ اور جو کچھ کہ پہنچتا ہے تمکو اے بندو مِنْ مُصِيبَةٍ مصیبت اور بلا کہ پہنچی فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ پس بسبب
اسکے ہے کہ کسب کیا ہے ہاتھوں تمہارے نے کہ تم جو گناہ ہیں اسکے سبب سے مصیبت آتی ہے اور اہل بیت اور انبیاء پر جو بلا آتی ہے وہ بسبب ترقی درجات کے ہے وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ
اور معاف کرتا ہے اور گزر کرتا ہے خدا بہت گناہوں سے اور یہ آیت مخصوص گناہگاروں کے واسطے ہے اور جو کچھ کہ بلا بے گناہوں کو پہنچتی ہے مثل انبیاء اور ائمہ معصومین اور طفلوں کے
اطفال کے یہ انکو درجے زیادہ کرنیکے واسطے ہے کہ جس قدر زیادہ قرب ہوتا ہے اسیقدر زیادہ نزول بلا ہوتا ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کوئی رگ اور جوڑ کا نہیں
اور کوئی ٹکڑا بدن کا لکڑی سے چھلتا نہیں اور کوئی پتھر پاؤں کو زخمی نہیں کرتا مگر گناہ کی جہت سے کہ آدمی نے کیا ہو اور بخشش اسکی عذاب سے زیادہ ہے اور حضرت امیر المؤمنین نے
فرمایا کہ بزرگ امید دلانے والی آیت جو رسول خدا پر نازل ہوئی ہے یہ آیت ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ بسبب گناہ کے میں مصیبت پہنچاتا ہوں اور بہت گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور وہ
خدا زیادہ کریم ہے اس سے کہ جس گناہ پر دنیا میں عذاب کیا ہو اور جس گناہ کو کہ بخشدیا ہو پھر دوبارہ اس گناہ پر آخرت میں عذاب کرے اور انحضرت پیغمبر خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ
فرمایا حضرت صلعم نے کہ جس وقت خدا بندے کے ساتھ ارادہ خیر کا کرے تو اسکو جلدی عذاب کرتا ہے دنیا میں اور جو نہیں تو عذاب اسکا آخرت پر موقوف کرتا ہے اور فرمایا ہے
خدا نے وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے خدا کے بیچ زمین کے یعنی بندے کہ اپنے اوپر مصیبت اور عذاب سے وَمَا لَكُمْ اور
نہیں واسطے تمہارے مِنْ دُونِ اللَّهِ سوائے خدا کے مِنْ وَلِيٍّ کوئی دوست کارسازی کرنیوالا دنیا میں وَلَا نَصِيرٍ اور نہ نصرت
کرنیوالا کہ آخرت میں تمسے عذاب کو دفع کرے وَمِنْ آيَاتِهِ اور نشانیوں قدرت اسکی میں سے ہیں الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ کشتیاں جاری ہونیوالی بیچ دریا کے
كَالْأَعْلَامِ مانند پہاڑوں بلند کے إِنْ يَشَأْ اگر چاہے خدا يُسْكِنِ الرِّيحَ ٹھہرا دے ہوا کو اور جو ہوا کہ چلنے سے اسکو ساکن کرے اور جس وقت ہوا کہ چلنے سے بند
کردے کہ جسکے سبب سے کشتیاں چلتی ہیں فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ پس ہو جائیں کشتیاں ٹھہری ہوئیں عَلَىٰ ظَهْرِهِ اوپر پشت دریا کے اور
ایسے آدمی لاچار ہو جائیں إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اسکے یعنی حکم میں اسکے اور جاری ہونے کشتیوں کے لَآيَاتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں
لِكُلِّ صَبَّارٍ واسطے ہر صبر کرنیوالے کے حکم خدا پر اور واسطے ہر بند کرنیوالے نفس کے تامل کرنے پر نشانیوں قدرت خدا کی میں شَكُورٍ شکر کرنیوالا خدا کی
نعمتوں کا اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایمان دو ٹکڑے ہیں ایک ٹکڑا تو صبر بلاؤں اور مصیبتوں پر اور دوسرا ٹکڑا شکر ہے خدا کی نعمتوں پر پس مرد کامل وہ
ہے جسمیں دونوں چیزیں موجود ہوں أَوْ يُوبِقْهُنَّ یا اگر چاہے ہلاک کرے ان کشتیوں کو یعنی کشتیوں کے سواروں کو غرق کرکے اور تیز ہوا سے یعنی
کشتیوں کے سوار ہونیوالوں کو ہلاک کرے بِمَا كَسَبُوا بسبب اسکے کہ کمایا انہوں نے گناہوں کو وَيَعْفُ اور معاف کرے اور درگزر کرے ہلاک کرنے سے عَنْ كَثِيرٍ

کیے انکو عفو کرے وَيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ اور تاکہ جانیں وہ لوگ کہ جھگڑا کرتے ہیں فِيْٓ اٰيٰتِنَا ہماری نشانیوں میں کہ نہیں ہے مَا لَهُمْ نہیں ہے
واسطے انکے مِّنْ مَّحِيْصٍ جگہ بھاگنے کی عقوبت نازل ہونے سے خدا کے اور یعلم کو ابن عامر اور ابن ... مدینہ نے مرفوع پڑھا ہے ... بعد جزا کے وہ جملہ شروع ہوا ہے
اور باقی سب قاریوں نے اسکو منصوب پڑھا ہے ... کہ یا تو اسکا عطف علت مقدرہ پر ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ لینتقم منہم ویعلم الذین پس عطف یعلم کا لینتقم پر ہوا اور ان
نہیں ... اور یا عطف یعلم کا جزا پر ہے اور جو کہ معطوف جزا کا ہوتا ہے وہ ... نزدیک منصوب ہوتا ہے فَمَآ اُوْتِيْتُمْ پس جو چیز کہ دیے گئے ہو تم مِّنْ
شَيْءٍ کسی شے سے جو دنیا میں ملا ہے مثل مال اور اولاد فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پس فائدہ اور زندگانی دنیا کا ہے کہ جب تک زندہ ہو اس سے فائدہ
اور خوشی ... اور بعد مرنے کے اسکو دنیا میں چھوڑ جاتا ہے اور کچھ ساتھ نہیں لے جاتا پس دنیا میں کچھ فائدہ نہیں ہے وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ پاس خدا کے ہے ثواب
آخرت کا اور نعمتیں بہشت کی خَيْرٌ وَّاَبْقٰى بہتر اور زیادہ باقی ہے کہ ہمیشہ کو رہیگا اور فائدہ اسکا کبھی کم نہ ہوگا اور وہ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
واسطے ان لوگوں کے ہے کہ ایمان لائے ہیں وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں اور سب کاموں کو خدا کے سپرد کرتے ہیں
وَالَّذِيْنَ اور واسطے ان لوگوں کے ہے يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ پرہیز کرتے ہیں گناہوں کے وَالْفَوَاحِشَ اور بدکاریوں کے وَاِذَا
مَا غَضِبُوْا هُمْ اور جس وقت غصہ میں آتے ہیں وہ ... يَغْفِرُوْنَ بخشتے ہیں اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور ہم
غضبوا ہم میں یا تو تاکید ہے اس ضمیر کی کہ جو غضبوا میں ہے ... اور یغفرون جواب ہے شرط کا اور یا یہ کہ ہم مبتدا ہے اور یغفرون اسکی خبر ہے اور کبائر الاثم کو اہل کوفہ
سوائے عاصم کے کبیر الاثم پڑھا ہے اور فواحش جمع فاحشہ کی ہے اور فاحشہ بدتر گناہ ہوتا ہے مثل شرک کے اور مانند اسکے اور بعضے زنا کو کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ فاحشہ
وہ گناہ ہے کہ جس پر حد جاری ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی پی جاوے غصہ کو جس وقت کہ وہ قدرت رکھتا ہو اسکے جاری کرنے پر تو پُر کردیگا خدا اسکے
دل کو قیامت کے روز ... اور ایمان سے اور فرمایا کہ جو کوئی مالک ہو اپنے نفس کا اور غالب ہو جس وقت رغبت کرے اور خوف کرے اور جس وقت غصہ کرے تو حرام کریگا خدا
اسکے بدن پر آتش دوزخ کو چنانچہ بہت سی حدیثیں اس میں وارد ہیں وَالَّذِيْنَ اور واسطے ان لوگوں کے ہے جو کچھ خدا کے پاس ہے اور باقی رہیگا اسْتَجَابُوْا قبول کیا انہوں نے
ایمان کو رغبت سے لِرَبِّهِمْ واسطے پروردگار اپنے کے کہتے ہیں کہ مراد اس سے انصار ہیں کہ جس وقت رسول خدا صلعم نے انکو ایمان کی طرف بلایا تو انہوں نے رغبت دل سے
انہوں نے اسکو قبول کیا اور فرمانبردار ہوئے اور بعد اسکے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کیا انہوں نے نماز کو ساتھ اسکے ارکان اور شرطوں کے انکے وقتوں میں اور رسول خدا صلعم
کی ہجرت سے پہلے وہ لوگ بے مشورہ کوئی کام نہیں کرتے تھے اور پہلے ... مشورہ سے ... ابو ایوب انصاری کے گھر میں جمع ہوکر انہوں نے اتفاق کیا ایمان لانے پر اور رسول خدا
کی نصرت کرنے پر اور انہوں نے ... رسول خدا کی نصرت کی تو وہ انصار مشہور ہوئے اور بدون مشورہ کے وہ کوئی کام نہیں کرتے تھے تو خدا تعالیٰ نے انکی تعریف فرمائی ہے وَاَمْرُهُمْ
شُوْرٰى بَيْنَهُمْ اور کام انکا مشورہ کرنا ہے درمیان انکے یعنی بے صلاح و مشورے کے کام نہیں کرتے ہیں اور ہر امر پر اپنا اتفاق کرتے ہیں وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور
اس چیز سے کہ روزی دی ہے ہم نے انکو مال مباح يُنْفِقُوْنَ خرچ کرتے ہیں راہ ہماری میں ... اور جناب رسول خدا نے فرمایا کہ بدبخت ہو وہ بندہ کہ بے مشورہ
کے کام کو شروع کرے اور فرمایا کہ کوئی مرد مشورہ نہ کرے مگر یہ کہ ہدایت کیا جاتا ہے طرف راہ نیک کے وَالَّذِيْنَ اور واسطے ان لوگوں کے ہے جو کچھ خدا کے پاس ہے کہ اِذَآ اَصَابَهُمُ
الْبَغْيُ جس وقت پہنچے انکو زیادتی اور ظلم کفار سے هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ وہ بدلا لیتے ہیں دشمنوں سے اپنے اور اپنے تئیں خوار اور ذلیل نہیں کرتے ہیں اس خوف کرکے اور
... اور وہ ... کہتے ہیں اس امر کو کہ اپنے نفس کو ذلیل ... بدلا ... اور دلیری ... پاتے ہیں کہ مومن دو قسم کے ہیں ایک قسم کے تو وہ ہیں کہ
جنکی خصلت عفو کرنا ہے اور آیہ واذا ما غضبوا ہم انکی شان میں ہے اور ایک قسم کے مومن وہ ہیں کہ اپنا بدلا دشمنوں سے لیتے ہیں انکے حق میں یہ آیت ہے اور بدلا لینے کی حد
میں ہے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ اور بدلا بدی کا سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا بدی ہے مثل اسکے نہ زیادہ اس سے یعنی اگر کوئی بدلا لیوے کسی سے تو جو اسکے ساتھ کیا ہے وہی بھی
کرسکتا اور زیادہ ... ارادہ سزا دینے کا نہ کرے اور اگر وہ کہے کہ خدا تجھکو رسوا کرے تو یہ بھی کہے کہ خدا تجھکو رسوا کرے ... دشنام ... نہیں ہے ... ظلم کی عوض ... اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد
اس سے زخم ہیں کہ جسکو ... زخم لگایا ہے وہ بھی اسی قدر زخم لگاوے نہ زیادہ اس سے اور بدلا لینے کا نام سیئہ ... رکھا ہے کہ وہ ... سیئے کے مقابلہ میں واقع ہوا ہے اور یا
... کہ وہ بدلا لینا برا معلوم ہوتا ہے اس شخص کو کہ جس سے بدلا لیا جاتا ہے فَمَنْ عَفَا پس جس شخص نے معاف کیا اور درگذر کرے زیادتی اور ظلم کرنیوالے مومن اور بدلا

دیوے اسکے وَاَصْلَحَ اور صلح اور دوستی کرے درمیان اپنے اور درمیان اپنے دشمن کے تو فَاَجْرُهٗ پس اجر اور ثواب اسکا قیامت کے دن عَلَی اللّٰهِ اوپر
خدا کے ہے جناب رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت نے کہ قیامت کے دن ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ خدا پر جس کسی کا اجر ہو وہ کھڑا ہو [illegible]
[illegible] لوگوں میں ایک جماعت اس وقت کھڑی ہووے ملائکہ انکو پوچھیں کہ خدا پر تمہارا کیا اجر ہے وہ لوگ بیان کرینگے کہ ہم وہ جماعت ہیں کہ ہمنے معاف کیا ہے ان لوگوں کو کہ
ہم پر ظلم کرتے تھے پس کہا جائیگا انکو حق ہے کہ داخل ہو تم [illegible] بہشت میں دن حساب کے اور دوسری روایت میں انحضرت سے اسطرح منقول ہے کہ فرمایا
ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا قیامت کے دن کہ جس کسی کا اجر خدا پر ہو وہ بہشت میں داخل ہو پس کہا جائیگا کہ کون ہے وہ شخص کہ جسکا اجر خدا پر ہے انکو جواب دیا جائیگا کہ
جسکا اجر خدا پر ہے وہ لوگ وہ ہیں کہ جو آدمیوں کے قصور کو معاف کرتے تھے دنیا میں وہ داخل ہونگے بہشت میں دن حساب کے اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے لازم ہے تمکو معاف کرنا [illegible] کہ معاف کرنا نہیں زیادہ کرتا ہے بندہ کو مگر عزت پس آپس میں ایک دوسرے کو معاف کرو تم کو عزیز کریگا
تمکو خدا اور غالب [illegible] کریگا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق کہ وہ خدا نہیں دوست رکھتا ظلم کرنیوالوں کو کہ وہ ابتدا ظلم کی کرتے ہیں یا بدلا لینے میں حد سے
زیادتی کرتے ہیں وَلَمَنِ انْتَصَرَ اور البتہ وہ شخص کہ بدلا لیوے ظلم کرنیوالے سے بَعْدَ ظُلْمِهٖ بعد ظلم کرنیکے اس ظالم کے تو فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ کہ بدلا لینے
والے ہیں ظلم اپنے کا مَا عَلَیْهِمْ نہیں ہے اوپر انکے مِّنْ سَبِیْلٍ کوئی راہ کہ گناہ کا [illegible]
[illegible] اِنَّمَا السَّبِیْلُ [illegible] عَلَی الَّذِیْنَ اوپر ان لوگوں کے کہ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ ظلم
کرتے ہیں آدمیوں پر بدون جرم پسندیدہ کے وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ اور زیادتی اور تعدی کرتے ہیں بیچ زمین کے [illegible] بِغَیْرِ
الْحَقِّ بدون حق کے اور بدون کسی وجہ کے بلکہ تکبر اور سرکشی کی جہت سے ظلم کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ وہ لوگ کہ ظلم کرنیوالے ہیں لَهُمْ [illegible]
عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب دردناک کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے وَلَمَنْ صَبَرَ اور البتہ جو شخص کہ صبر کرے اور ظالموں کے آزار اور اذیت [illegible]
وَغَفَرَ اور بخشدیوے ستانیوالوں کو اور قصد انکے بدلا لینے کا نہ کرے تو اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق یہ صبر کرنا اور بخشنا لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
[illegible] وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور
جس کسی کو گمراہی میں [illegible] فَمَا لَهٗ
مِنْ وَّلِیٍّ [illegible] مِّنْۢ بَعْدِهٖ [illegible]
چھوڑ دیوے [illegible] وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ [illegible] لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ [illegible]
قیامت کے [illegible] یَقُوْلُوْنَ کہینگے وہ اس وقت هَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ [illegible]
[illegible] وَتَرٰىهُمْ [illegible] یُعْرَضُوْنَ [illegible]
عَلَیْهَا اوپر آتش دوزخ کے خٰشِعِیْنَ [illegible] مِنَ الذُّلِّ خواری کی جہت سے یَنْظُرُوْنَ [illegible]
دوزخ کو مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ [illegible] وَقَالَ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْٓا اور کہینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے [illegible] اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ تحقیق نقصان پانیوالے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ [illegible]
نقصان میں [illegible] اَنْفُسَهُمْ نفسوں اپنے کو وَاَهْلِیْهِمْ اور لوگوں اپنے کو یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے [illegible]
نفسوں کو مستحق دوزخ کا کیا اور اپنی لوگوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ خبردار ہو کہ تحقیق ظلم کرنیوالے [illegible] فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ [illegible]

ع

وَمَا كَانَ لَهُمْ اور نہ ہونگے واسطے اُنکے کوئی مِّنْ اَوْلِيَاۤءَ دوست کہ وہ بچا سکیں يَنْصُرُوْنَهُمْ نصرت کریں وہ اُنکی اور عذاب الٰہی سے چھڑا کر
اُنکو نجات دلوائیں مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے یعنی سوا خدا کے کوئی اُنکا عذاب سے نہیں بچا سکتا ہے اور یہ عذاب اُنکو پہنچنا ہے وَمَنْ يُّضْلِلِ
اللّٰهُ اور جسکو گمراہ کرے خدا اور چھوڑ دے اسکو گمراہی میں بسبب اُسکے عناد اور انکار کے فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ پس نہیں ہے واسطے اُسکے کوئی راہ نجات اور رستگاری
کی اور انجام کار گمراہ ہوا … اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ قبول کرو تم واسطے پروردگار اپنے کے یعنی اُسکے حکم کو قبول کرو اُسکی وحدانیت کا اقرار کرو اور
اُسکی فرمانبرداری کرو مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ پہلے اسکے کہ آوے وہ دن لَّا مَرَدَّ لَهٗ کہ نہیں پھرنا اُسکو مِنَ اللّٰهِ جانب خدا
یعنی قیامت کا دن کہ پھر نہیں سکتا اور ٹل نہیں سکتا وہ دن بلکہ وہ دن ضرور ہونیوالا ہے واسطے کہ خدا نے اُسکے ہونیکا حکم دیا ہے پس وہ کبھی نہیں ٹل سکتا مَا
لَكُمْ نہیں ہے واسطے تمہارے مِّنْ مَّلْجَاٍ کوئی پناہ اور جگہ گریز کی يَّوْمَئِذٍ اُس دن کہ پناہ لیجاؤ اُسکی اور عذاب سے نجات پاؤ وَّمَا لَكُمْ اور نہیں
واسطے تمہارے مِّنْ نَّكِيْرٍ کچھ انکار … یعنی انکار نہیں کر سکو گے اسلئے کہ تمہارے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور تم
ان میں کسی فعل کا انکار نہ کر سکو گے … فَاِنْ اَعْرَضُوْا پس اگر منہ پھیریں یہ مشرکین … تو …
ایمان کیطرف بلاتے ہو فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ پس نہیں بھیجا ہمنے تمکو عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اوپر اُنکے نگہبان کہ زبردستی اور جبر کر کے …
اور نہیں ہے … اِنْ عَلَيْكَ نہیں ہے اوپر تیرے اِلَّا الْبَلٰغُ مگر پہنچانا حکم کا … اور جو حکم … پہنچا چکا
ادا کر چکا ہے وَاِنَّاۤ اور تحقیق ہم اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ جب چکھاتے ہیں آدمیوں کو یعنی بخشش کرتے ہیں ہم مِنَّا رَحْمَةً اپنی طرف سے رحمت
کہ وہ صحت اور تونگری ہے فَرِحَ بِهَا خوش ہوتے ہیں وہ ساتھ اُس رحمت کے وَاِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہنچے اُنکو سَيِّئَةٌ کوئی برائی بیماری
اور تنگدستی کے بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اسکے کہ آگے بھیجا ہاتھوں اُنکے نے کہ اعمال بد کر کے وہ سزاوار اُسکے ہوئے ہیں فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ
پس تحقیق آدمی اُس وقت ناشکری کرنیوالا ہے اور ہرگز تامل نہیں کرتا ہے نعمت اور عذاب کے سبب میں اور مراد انسان سے جنس انسان ہے … واسطے اُسکے ضمیر واحد
کی اور جمع کی دونو آئی ہیں اور اب خدا … بیان کرتا ہے کہ نعمت اور بلا جو کچھ ہے خدا کی مشیت اور ارادہ سے ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ خاص اللہ ہی کیلئے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی يَخْلُقُ مَا يَشَاۤءُ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ اِنَاثًا بخشتا ہے
واسطے جس شخص کے چاہتا ہے بیٹیاں نہ بیٹے وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ الذُّكُوْرَ اور بخشتا ہے واسطے جس شخص کے چاہتا ہے بیٹے نہ بیٹیاں اَوْ يُزَوِّجُهُمْ یا جوڑے
دیتا ہے اُنکو ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا بیٹے اور بیٹیاں یعنی بیٹے اور بیٹیاں دونو دیتا ہے اس طرح سے کہ ایک شکم سے دو بیٹے اور ایک شکم سے دو بیٹیاں اور ایک شکم سے ایک بیٹا
اور ایک دختر یا ایک شکم سے ایک پسر اور ایک شکم سے ایک دختر وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۤءُ اور کر دیتا ہے جسکو چاہتا ہے عَقِيْمًا بے فرزند اِنَّهٗ عَلِيْمٌ تحقیق وہ
خدا جاننے والا ہے مصلحت دینے اور نہ دینے کا قَدِيْرٌ قدرت رکھنے والا ہے بخشنے اور نہ بخشنے کی کہ سب امور اُسکے اختیار میں ہیں اور جو کچھ ہوتا ہے اُسکا ارادہ اور مشیت
سے ہوتا ہے اور بیٹیوں کا ذکر بیٹوں سے پہلے کیا باوجود شرافت بیٹوں کے سوا اسکے کہ بیٹیوں کی کثرت ہے نسبت بیٹوں کے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بڑی برکت والی وہ عورت ہے کہ
پہلے دختر جنے اور بعد اسکے پسر جیسے کہ خدا نے قرآن میں بیٹیوں کا ذکر بیٹوں سے پہلے کیا ہے اور فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ جس گھر میں بیٹیاں ہوتی ہیں اُنمیں ہر
روز بارہ برکتیں نازل ہوتی ہیں اور بارہ رحمتیں آسمان سے اور اُس گھر کی زیارت ملائکہ سے کبھی منقطع نہیں ہوتی اور بیٹیوں کے باپ کیواسطے ہر روز ایک سال کی عبادت لکھتے ہیں اور حضرت صادق نے
فرمایا بیٹیاں حسنات ہیں اور بیٹے نعمت ہیں اور ثواب حسنات کی جہت سے ملتا ہے … نعمت کی جہت سے … سوال کیا جائیگا … نعمت … اور خدا … بہشت
دیتا ہے … اور … خدا باتیں کرتا تھا اور موسیٰ اُسکو دیکھتا تھا حضرت
نے فرمایا کہ موسیٰ خدا کے کلام کو تو سنتا تھا لیکن اُسکو دیکھتا نہیں تھا یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اور نہیں ہے لائق کسی آدمی کے اَنْ يُّكَلِّمَهُ
اللّٰهُ یہ کہ کلام کرے ساتھ اُسکے خدا اس طرح کہ وہ آدمی خدا کو دیکھے بلکہ کلام خدا کا آدمی کے ساتھ نہیں ہے اِلَّا وَحْيًا مگر وحی کر کے کہ وہ کلام پوشیدہ
اور بہت سرعت سے پایا جاتا ہے کہ وہ یا تو بطور الہام کے ہوتا ہے کہ آدمی کے دل میں ڈالا جاتا ہے اور یا سوتے ہوئے خواب میں وہ کلام حاصل ہوتا ہے چنانچہ داؤد کو زبور الہام کی

اور ابراہیم کو خواب میں اسمعیل کے ذبح کا حکم دیا اَوْ یا کلام کرے خدا آدمی سے مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ پیچھے پردہ کے اس طرح کہ آواز کو تو آدمی سنے اور
لیکن کچھ نہ دکھلائی دے جیسے کہ موسیٰ سے کلام کیا اور مراد حجاب کے پیچھے ہونے سے یہ ہے کہ وہ کلام حجاب میں ہے کہ کلام سنا [illegible] مگر وہ شخص کہ جس سے ارادہ کلام
کرنے کا ہے کلام کو سنا موسیٰ ہی تھا اور مراد حجاب کے پیچھے ہونے سے یہ نہیں ہے کہ خدا حجاب کے پیچھے بیٹھا تھا اور کلام کرتا تھا اس واسطے کہ حجاب مکان محدود میں ہوتا ہے
اور خدا اس سے پاک ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ شب معراج جناب رسول خدا سے کلام کیا جیسے کہ وہ حجاب کہ ایک حجاب تو طلا سرخ خالص کا تھا اور دوسرا حجاب [illegible]
اور ستارا مروارید [illegible] ستر برس کی راہ تھی اَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا یا بھیجتا ہے خدا ایلچی پیغام پہنچانے والے کو آدمی کے پاس کہ وہ ایلچی ملائکہ
کی جنس سے ہے جیسے کہ جبرئیل کہ وہ کلام خدا کا نبی کے پاس لاتا ہے فَيُوحِيَ پس وحی پہنچاتا ہے وہ ایلچی خدا کا بھیجا ہوا آدمی کے پاس بِإِذْنِهِ
اذن اور حکم سے اپنے مَا يَشَاءُ جو کچھ کہ چاہتا ہے وہ خدا إِنَّهُ عَلِيٌّ تحقیق وہ خدا بلند ہے اور برتر ہے اس سے کہ آنکھوں سے دیکھا جاوے اور کہ دکھلائی دے [illegible]
افعال میں حَكِيمٌ حکمت والا ہے کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت کے کرتا ہے اور [illegible] کہ کوئی گمان کرے [illegible]
برا بہتان کیا وَكَذَٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ اور پیغمبروں کی طرف وحی کی ہے أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وحی کی ہم نے تیری طرف [illegible]
رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا روح کو یعنی قرآن کو کہ دلوں میں جان ڈالتا ہے [illegible] اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح سے جبرئیل [illegible]
اور [illegible] کہ جبرئیل سے بھی زیادہ بزرگ ہے اور یہی حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے اور فرمایا کہ وہ فرشتہ رسول خدا کے ہمراہ رہتا تھا اور [illegible]
تھا اور بعد رسول خدا کے وہ ائمہ معصومین علیہم السلام کے ہمراہ ہے اور [illegible] جبرئیل وہ فرشتہ رسول خدا کے پاس آیا آسمان پر نہیں گیا بلکہ ہمارے
ہمراہ رہا تاکہ [illegible] قائم ہیں [illegible] مِّنْ أَمْرِنَا حکم اپنے سے [illegible]
[illegible] مَا كُنتَ تَدْرِي نہ تھا تو کہ جانے تو پہلے وحی سے مَا الْكِتَابُ کیا ہے قرآن [illegible] نازل [illegible]
نہیں جانتا تھا وَلَا الْإِيمَانُ اور نہ ایمان کہ کیا ہے یعنی ایمان کے [illegible] اور [illegible] نہیں جانتا تھا اور [illegible]
عقلی [illegible] وسیلہ سے ایمان [illegible] کو جانتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ تو اہل ایمان کو نہیں جانتا تھا کہ کون ایمان لاویگا اور کون ایمان
نہیں لاویگا اس صورت میں مضاف ایمان کا محذوف ہے وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ اور لیکن کیا ہم نے [illegible] کتاب کو [illegible] ایمان کو کہ وہ [illegible]
نُورًا روشنی کہ نَّهْدِي بِهِ راہ دکھلاتے ہیں ہم ساتھ اس کے مَن نَّشَاءُ جس کو چاہتے ہیں ہم مِنْ عِبَادِنَا بندوں اپنے میں سے [illegible]
وہ دلیلوں [illegible] اور قدرت [illegible] وَإِنَّكَ لَتَهْدِي اور تحقیق تو [illegible] ہدایت کرتا ہے آدمی کے وسیلہ سے إِلَىٰ
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ طرف راہ سیدھی کے کہ حق کی طرف پہنچانے والی ہے صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ راہ خدا کی وہ خدا کہ واسطے اس کے ہے
مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جو کچھ ہے بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے کہ سب اس کا مال اور مخلوقات اس کی ہے أَلَا إِلَى اللَّهِ
خبردار ہو کر طرف خدا کے تَصِيرُ الْأُمُورُ پھرتے ہیں کام سب مخلوقات کے [illegible] موافق اعمال کے ہر ایک کو جزا دیگا حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ قرآن مجید کا [illegible] آگ [illegible] سب جل گیا [illegible] یہ آیت باقی رہی أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ اور بعضے
کہتے ہیں کہ ایک دفعہ قرآن جل گیا تھا مگر یہی آیت باقی رہی تھی کہ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ

سُورَةُ الزُّخْرُفِ یہ سورہ مکی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آیہ
[illegible] مسجد بیت المقدس میں نازل ہوئی ہے وقت معراج کے اور اس میں اٹھاسی یا نواسی آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
جو کوئی ہمیشہ اس سورۃ کو پڑھے خدا تعالیٰ اس کو [illegible] قیامت تک اور قیامت کے روز [illegible]
ہو کر آوے اور [illegible] خدا بہشت میں داخل کرے گا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ حم اس کے معنی [illegible] وَ
الْكِتَابِ الْمُبِينِ قسم ہے قرآن روشن کی باعتبار ظاہر اور [illegible] روشن ہے [illegible] دلالت کرنیوالی ہے
خدا کے پاس سے نازل ہونے پر اور یا باعتبار ظاہر ہونے احکام حلال و حرام اور احکام اسلام کے اور قسم یہ ہے کہ إِنَّا جَعَلْنَاهُ تحقیق کیا ہے [illegible]

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا قرآن عربی زبان میں لَّعَلَّكُمْ تاکہ تم اے اہل عرب اسکے معنی تَعْقِلُوْنَ سمجھو کہ وہ تمہاری زبان میں ہے اور اسکے مضمون میں
غور کیجیو یعنی تاکہ حاصل کرو اور اسکی فصاحت و بلاغت کو سمجھ جاؤ کہ مثل اسکی کسی بشر سے نہیں ہو سکتا ہے اور اعجاز کو دریافت کرکے پیغمبر کی
نبوت کا اقرار کرو وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ قرآن فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا بیچ اصل کتاب کے ہے کہ نزدیک ہمارے ہے یعنی لوح محفوظ کہ اصل سب
کتابوں کی ہے اور وہ ہمارے پاس اثبات ہے قرآن لَعَلِیٌّ البتہ بلند مرتبہ اور بلند قدر ہے باعتبار معجزہ ہونے کے اور زیادتی فصاحت کی اور منسوخ
کرنیوالا کتابوں کا ہے اور ہمیشہ اول سے قیامت تک حَكِیْمٌ صاحب حکمت ہے اور ظاہر کرنیوالا حق کا اور انکار کرنیوالوں کی طرف خطاب
کرتا ہے اَفَنَضْرِبُ کیا پس پھیر لیں ہم عَنْكُمُ الذِّكْرَ تمسے ذکر کو یعنی قرآن کو صَفْحًا باز رکھنا اور تمکو نہیں چھوڑ دینگے کہ ہم نصیحت
نہ کریں اور سیدھی راہ نہ دکھلا دیں [illegible] اَنْ كُنْتُمْ اس لئے کہ ہو تم قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ قوم حد سے گذرنیوالی یعنی تم اپنے کفر اور انکار
میں حد سے گذرنیوالے ہو [illegible] ہم تمہارے حال پر چھوڑ دیں [illegible] انکاری ہو یعنی ہرگز ایسا ہم نہ کرینگے اور [illegible]
[illegible] وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ اور بہت بھیجے ہیں ہم نے پیغمبر فِی الْاَوَّلِیْنَ درمیان پہلے لوگوں کے
وہ لوگ بھی [illegible] اور کفر اور جہالت اور عداوت اور انکار میں [illegible] اور انکے انکار سے [illegible] ہم نے انکو نہیں چھوڑا بلکہ [illegible]
[illegible] وَمَا یَاْتِیْهِمْ اور نہیں آتا تھا انکے پاس مِّنْ نَّبِیٍّ کوئی پیغمبر انکے پاس اِلَّا كَانُوْا بِهٖ مگر کہ
تھے وہ ساتھ اس پیغمبر کے یَسْتَهْزِءُوْنَ ٹھٹھا کرتے جیسے کہ کفار قریش تیرے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں فَاَهْلَكْنَآ پس ہلاک کیا ہم نے [illegible] اس گروہ کو
کہ تھے وہ اَشَدَّ مِنْهُمْ بہت زیادہ سخت ان کفار قریش سے بَطْشًا قوت میں [illegible] یعنی وہ لوگ کہ قوت اور دبدبہ میں ان مشرکین سے
بہت زیادہ تھے انکو [illegible] ہلاک کر ڈالا اور انکی قوت [illegible] عذاب [illegible] عاجز [illegible] پس ان مشرکین کو چاہئے کہ اپنی قوت اور شوکت پر غرور نہ کریں
وَّمَضٰى اور گذر گیا ہے قرآن میں کئی جگہ مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ قصہ پہلے لوگوں کا کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کے ساتھ کیا کیا اور ہم نے انکو کس طرح سے عذاب کیا
وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ اور البتہ اگر پوچھے تو اے محمد [illegible] ان مشرکوں کو مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو
لَیَقُوْلُنَّ البتہ کہیں گے [illegible] اقرار اور یقین کرکے خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ پیدا کیا ہے انکو خدا ہی غالب نے کہ کوئی چیز اسکو عاجز نہیں کر سکتی ہے الْعَلِیْمُ جاننے
والا ہے [illegible] خلقت کی [illegible] اس مقام میں [illegible] جہالت کی خبر دیتا ہے کہ باوجود اقرار کرنے [illegible] کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا خدا ہے اور پھر اسکی عبادت کو
ترک کرکے بتوں کی عبادت اختیار کرتے ہیں [illegible] نہایت [illegible] بیان کرتا ہے کہ خدا الَّذِیْ جَعَلَ وہ جسنے
کر دیا ہے واسطے تمہارے لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا [illegible] زمین کو بچھونا [illegible] وَّجَعَلَ لَكُمْ اور کر دیں واسطے تمہارے فِیْهَا سُبُلًا بیچ اسکے راہیں
[illegible] لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ تاکہ تم راہ پاؤ طرف شہروں کے کہ جہاں [illegible] جاتے ہو اور وہاں [illegible]
سے اور یا راہ پاؤ تم طرف [illegible] وَالَّذِیْ نَزَّلَ اور وہ ہی خدا کہ نازل کیا ہے اس نے مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ آسمان سے
پانی کو ساتھ اندازہ کے یعنی موافق حاجت [illegible] فَاَنْشَرْنَا بِهٖ
پس زندہ کیا ہم نے ساتھ اس پانی کے بَلْدَةً مَّیْتًا شہر مردہ کو یعنی زمین خشک کو [illegible] كَذٰلِكَ اسی طرح
جیسے کہ گھاس اور درخت زمین سے نکلتی ہیں اسی طرح تُخْرَجُوْنَ نکالے جاؤ گے تم زمین سے زندہ ہو کر قیامت کے دن وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ
اور وہ شخص کہ خدا کہ پیدا کیا انہی جوڑوں کو كُلَّهَا سب ان جوڑوں کو حیوانات میں نر اور مادہ کو اور سوا اسکے اور چیزوں میں ایک دوسرے کا مقابل
جیسے کہ شیریں اور تلخ اور تر اور خشک اور گرم اور سرد اور روشنی اور تاریکی اور [illegible] اور آسمان اور زمین اور بہشت اور دوزخ اور سورج اور چاند
اور سوا اسکے وَجَعَلَ لَكُمْ اور پیدا کی واسطے تمہارے مِّنَ الْفُلْكِ کشتیوں سے وَالْاَنْعَامِ اور چوپاؤں سے مَا تَرْكَبُوْنَ وہ چیز کہ سوار
ہوتے ہو تم دریا میں اور جنگل میں [illegible] لِتَسْتَوٗا تاکہ سیدھے ہو کر بیٹھو تم عَلٰى ظُهُوْرِهٖ اوپر پیٹھوں اسکی کے یعنی کہ وہ کشتیاں اور چوپائے ہیں

ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ پھر یاد کرو تم نعمت پروردگار اپنے کو اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ جس وقت بیٹھو اور درست ہو تم اوپر اس کے یعنی نعمت
پروردگار کو یاد کرکے اس کا شکر ادا کرو وَتَقُولُوا اور کہو تم اس وقت کہ سُبْحَانَ الَّذِي پاک ہے وہ شخص کہ سَخَّرَ لَنَا مسخر کیا واسطے ہمارے
اور بس میں کیا ہے هَذَا اس سواری کو کہ وہ کشتی ہے یا چارپایہ ہے وَمَا كُنَّا لَهُ اور نہیں ہیں ہم واسطے اس سواری کے مُقْرِنِينَ طاقت رکھنے والے
اگر بس میں کرینگے اور اپنے قابو میں کرنے اور چارپایہ سرکشی کرنے اور کشتی غرق ہونے سے [illegible] اور اندیشہ ان دونوں میں ہلاکت کا ہے
[illegible] موت کے [illegible] وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے لَمُنْقَلِبُونَ
لوٹ کر جانے والے ہیں [illegible] آخری سواری ہماری جنازہ ہے اور حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ جس وقت رسول خدا پائے مبارک رکاب میں رکھتے تو فرماتے الحمد للہ علی کل نعمة
سبحان الذی خلق الازواج کلها وجعل لکم من الفلک والانعام ما ترکبون [illegible] وانا الی ربنا لمنقلبون [illegible] تین تکبیر کہتے اور [illegible] سوار
ہوتے اور حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ذکر نعمت کا [illegible] الحمد للہ الذی هدانا للاسلام وعلمنا القرآن ومن علینا بمحمد صلعم
اور بعد اس کے آیہ سبحان الذی سخر لنا آخر تک [illegible] اور حضرت امام [illegible] نے فرمایا کہ اگر تو سواری کی پشت پر سوار ہو [illegible] الحمد للہ الذی سخر لنا آخر آیت تک اور امام
موسی کاظم نے فرمایا کہ اگر تو جنگل میں [illegible] سبحان الذی سخر لنا آخر آیت [illegible] سوار ہو [illegible] اور سواری
[illegible] تو اسکو کوئی آزار نہ پہنچیگا اور بعد ذکر نعمت سواری کے پھر کفار کے [illegible] فرماتا ہے کہ اگر پوچھے تو ان سے کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہینگے
خدا نے اور باوجود اس اقرار کے خدا کے واسطے فرزند مقرر کرتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے وَجَعَلُوا لَهُ اور مقرر کیا ان کافروں نے واسطے اس کے مِنْ عِبَادِهِ
جُزْءًا بندوں اس کے میں سے ایک ٹکڑا یعنی ملائکہ کو کہ بندے اس کے ہیں خدا کی بیٹیاں مقرر کیا اور فرزند باپ کا جزو ہوتا ہے [illegible] فرزند [illegible] فرمایا اور یہ
جہالت کفار کی ہے کہ باوجود اقرار کے اسکے خالق ہونیکے پھر اسکے واسطے فرزند مقرر کیا [illegible]
[illegible] إِنَّ الْإِنْسَانَ تحقیق کہ آدمی [illegible] لَكَفُورٌ مُبِينٌ [illegible]
[illegible] أَمِ اتَّخَذَ [illegible] مِمَّا يَخْلُقُ [illegible]
کرتا ہے بَنَاتٍ بیٹیاں [illegible] وَأَصْفَاكُمْ [illegible] بِالْبَنِينَ [illegible]
[illegible]
[illegible] وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ
[illegible] بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ [illegible]
[illegible] مَثَلًا [illegible]
[illegible]
ظَلَّ وَجْهُهُ [illegible] مُسْوَدًّا [illegible] وَهُوَ كَظِيمٌ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ [illegible]
[illegible]
[illegible]

خدا کی طرف نسبت کرتے ہو وَهُوَ فِي الْخِصَامِ اور وہ بیچ جھگڑے کے اور وقت گفتگو کے غَيْرُ مُبِينٍ نہ ظاہر کرنے والا حجت اور دلیل کے ہے یعنی
عورتیں وقت گفتگو کے اور بیچ اپنے جھگڑے کے کسی حجت اور دلیل کے بیان کرنے میں قادر نہیں ہو سکتی ہیں بالکل بسبب کم عقلی کے اپنی گفتگو کرتی ہیں کہ
جسمیں انکا ضرر ہو اور حجت قابل کو اپنی ہی تقریر سے غالب کرتی ہے اور یہ ضمیر مذکر کی من کے لفظ کی طرف پھرتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس آیت میں خبر دینی
نہیں ہے بلکہ بتوں سے مراد ہے کہ کفار بتوں کو زیور پہناتے اور آراستہ کرتے تھے یعنی کیا عبادت کرتے ہو تم انکی جو کہ زیور میں پرورش پاتے ہیں اور کسی حجت اور دلیل کو بیان نہیں
کر سکتے ہیں بلکہ مطلق گویا نہیں ہو سکتے ہیں اور جواب دینے سے عاجز ہیں وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ اور ٹھہرایا ان مشرکین نے فرشتوں کو جو کہ وہ
عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ بندے خدائے بخشنے والے کے ہیں إِنَاثًا بیٹیاں یعنی ملائکہ مقدسین کہ پاکیزہ بندے ہیں اور عبادت خدا کی کرتے ہیں انکو بھی جہالت سے
سمجھتے ہیں کہ بیٹیاں خدا کی ہیں أَشَهِدُوا کیا حاضر تھے وہ خَلْقَهُمْ وقت پیدائش ان فرشتوں کے کہ انکی عورتیں ہونے سے خبر دیتے ہیں پس انکی تنبیہ کے
واسطے فرماتا ہے کہ سَتُكْتَبُ قریب ہے کہ لکھی جاوے شَهَادَتُهُمْ گواہی انکی اس مقدمہ میں وَيُسْأَلُونَ اور پوچھے جاویں وہ اس سے قیامت کے دن اور
گواہی دروغ کی جہت سے انکو عذاب ہوگا نقل ہے کہ حضرت صلعم نے یہود سے پوچھا کہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ ملائکہ عورتیں ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپوں سے سنا اور گواہی
دیتے ہیں ہم کہ وہ ہرگز دروغ نہیں کہتے حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ انکی شہادت نامہ اعمال میں انکے لکھی جاوے وَقَالُوا اور کہا ان بیوقوفوں نے جھگڑنے کی
راہ سے کہ لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ اگر چاہتا خدا بخشنے والا تو مَا عَبَدْنَاهُمْ نہ پرستش کرتے ہم ان ملائکہ کو مَا لَهُمْ بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ نہیں ہے واسطے انکے
ساتھ اسکے کچھ علم اور اسکی قباحت کو وہ نہیں جانتے إِنْ هُمْ نہیں ہیں وہ اس دعوے میں إِلَّا يَخْرُصُونَ مگر اٹکل کرتے اور اپنی طرف سے تجویز
کرکے ایک بات کہتے ہیں أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ کیا دی ہے ہم نے انکو کوئی کتاب پہلے اس سے کہ جسمیں انکے دعوے کا صحیح ہونا لکھا ہو فَهُمْ بِهِ پس
وہ ساتھ اس کتاب کے جو کہ ہم نے قرآن سے پہلے بھیجی ہو مُسْتَمْسِكُونَ چنگل مارنے والے ہیں اور حجت لاتے ہوں اور یہی کتاب تو کسی کے پاس کبھی نازل نہیں ہوئی کہ
جسمیں انکے دعا کا صحیح ہونا لکھا ہو پس انکے مدعا پر نہ دلیل عقلی رکھتے ہیں نہ دلیل نقلی بَلْ بلکہ اس حال میں ہیں باپوں کی پیروی کا اقرار کرکے قَالُوا
کہا انہوں نے کہ إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا تحقیق ہم نے پایا ہے باپوں اپنوں کو عَلَىٰ أُمَّةٍ اوپر ایک مذہب اور راہ کے وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ اور
تحقیق ہم اوپر علامتوں انکی کے مُهْتَدُونَ راہ پانے والے ہیں یعنی اس دعوے میں ہم اپنے باپوں کی پیروی کرتے ہیں پس اس کی تسلی خاطر رسول کی فرماتا ہے
کہ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اور اسی طرح نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھسے اے محمد صلعم فِي قَرْيَةٍ بیچ کسی بستی کے مِنْ نَذِيرٍ کوئی ڈرانے والا
پیغمبر کہ انکو عذاب خدا سے ڈراوے إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا مگر کہا نعمت پائے ہوئے دولتمندوں اس بستی کے تکبر اور سرکشی کی راہ سے إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا
تحقیق ہم نے پایا باپوں اپنوں کو عَلَىٰ أُمَّةٍ اوپر ایک دین کے وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ اور تحقیق ہم اوپر نشانیوں انکی کے مُقْتَدُونَ پیروی کرنیوالے
ہیں اور تخصیص دولتمندوں کی اسواسطے ہے کہ وہ بسبب مشغول ہونے نعمتوں کے دلیلوں حق کی تامل اور نظر نہیں کرتے ہیں اور اپنے باپوں کی پیروی پر تکیہ کرکے دین کے
مقدمہ میں بیفکر ہو رہے ہیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اور حفص اور ابن عامر نے قال پڑھا ہے یعنی کہا محمد صلعم نے ان کافروں سے کہ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ کیا اگر لایا ہوں
تمہارے پاس بِأَهْدَىٰ زیادہ ہدایت کرنیوالا دین مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ اس سے کہ پایا ہے تم نے اوپر اسکے آبَاءَكُمْ باپوں اپنوں کو کیا اب بھی تم
انہی باپوں کے دین کی پیروی کروگے اگرچہ میرا دین تمہارے باپوں کے دین سے بہتر ہو قَالُوا کہا انہوں نے جواب میں پیغمبروں کے إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ تحقیق ہم ساتھ
اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم كَافِرُونَ منکر ہونیوالے ہیں اور تمہارے دین پر ہم کبھی ایمان نہ لاوینگے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پس بدلا لیا ہم نے یعنی کہ انکو عذاب کرکے
دنیا میں ہلاک کرکے دوزخ میں انکو چلایا فَانْظُرْ پس دیکھ تو اے دیکھنے والے کہ كَيْفَ كَانَ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ انجام جھٹلانے
والوں کا اور اے پیغمبر قوم ابراہیم کا قصہ بیان کر تاکہ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ اور یاد کر تو جس وقت کہ کہا ابراہیم نے غار سے نکلنے کے بعد لِأَبِيهِ واسطے
باپ اپنے کے کہ وہ آذر چچا انکا تھا اور بت تراش تھا پرورش انکو کیا تھا سو ہمیشہ وہ انکو باپ کہتے تھے اس واسطے حضرت ابراہیم نے کہا وَقَوْمِهِ اور قوم اپنی سے کہ جو بتوں اور
ستاروں کی عبادت میں مشغول تھے إِنَّنِي بَرَاءٌ تحقیق میں بیزار ہوں مِمَّا تَعْبُدُونَ اس چیز سے کہ پوجتے ہو تم سوائے خدا کے انکو إِلَّا الَّذِي

ع ۱۰ / ۸ الزخرف

گروہ شخص یعنی وہ خدا کہ فطرنی پیدا کیا ہے مجھکو فانہ سیھدین پس تحقیق وہ عنقریب ہدایت کریگا مجھکو راہ حق کی جیسا کہ اب تک توفیق دیا ہے کہ ثابت قدم
قائم کرنیکی وجعلہا اور کیا ہی ابراہیم نے اس کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کو یا کلمہ اننی براء مما تعبدون کو کلمۃ باقیۃ کلمہ باقی ہمیشہ رہنیوالا فی عقبہ
بیچ پیچھے اپنے کے یعنی درمیان فرزندوں اپنے کے لعلہم یرجعون تاکہ وہ اولاد انکی رجوع کریں اپنے باپ کی طرف کلمہ توحید کہنے میں اور شرک سے بیزار ہوں
حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ مراد کلمہ باقیہ سے امامت ہے کہ ابراہیم نے اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑی ہے اور ولی کہ وہ امامت کہ قیامت تک انکی اولاد میں
باقی رہیگی اور یہ امام سدی سے منقول ہے کہ مراد حضرت ابراہیم کی عقب سے آل محمد ہیں اور حضرت سجاد علیہ السلام فرمایا ہے کہ ہمارے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور
کیا ہی امامت کو حسین کی عقب میں قیامت تک اور خطبہ غدیر میں جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اے گروہ آدمیوں کے قرآن نے بتلا دیا تمکو کہ امام بعد علی کے انکی اولاد
میں سے ہیں اور میں نے بتلا دیا تمکو کہ وہ مجھسے ہیں اور ساتھ اس کے نہیں جگہ کہ خدا تعالی قرآن میں فرماتا ہے کہ وجعلہا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ اور کہا ہے میں نے کہ لن تضلوا ما ان
تمسکتم بہما یعنی ہرگز گمراہ نہوگے اگر چنگل مارو گے تم ساتھ ان دونوں کے یعنی قرآن کے اور میری اہلبیت کے کہ اگر انکی پیروی میں رہوگے تو گمراہ نہوگے اور سعید بن جبیر
سے ہیں آپ سے معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ وہ امامت ہے حسین کی عقب میں کہ انکی اولاد میں نو امام ہونگے اور ایک انمیں سے مہدی اس امت کا ہے اور
حقیقتاً اپنی امتوں کو شمار کرتا ہے جو کہ قریش کی بخشش ہیں اور فرماتا ہے کہ جنکے سبب کفر اور شرک کے انکی عذاب میں جلدی نہیں کی ہے بل متعت ہؤلاء
بلکہ فائدہ دیا ہے میں نے ان کو قریش کو وآباءہم اور باپ دادوں انکے کو کہ انکی عمریں دراز کی ہیں اور نعمتیں انکو بخشی ہیں حتی جاءہم الحق یہاں تک کہ
آیا انکے پاس قول حق کہ وہ توحید ہے یا قرآن ہے ورسول مبین اور پیغمبر ظاہر کرنیوالا کہ معجزے ظاہر کرتا تھا اور دلیلیں لاتا اور روشن توحید کی بیان
ولما جاءہم الحق اور جس وقت کہ آیا انکے پاس سخن حق تو انہوں نے انکار کیا اور سرکشی کی راہ سے قالوا ہذا کہا انہوں نے یہ قرآن کہ محمد
لایا ہے سحر جادو ہے وانا بہ اور تحقیق ہم ساتھ اسکے کافرون کفر کرنیوالے ہیں اور اسکو ہم نہیں مانتے کہ خدا کے پاس سے آیا ہے
کی اور انکو سحر کہا اور پیغمبر سے جھگڑا کیا وقالوا اور کہا انہوں نے کہ لولا نزل ہذا القرآن کیوں نہیں نازل کیا گیا یہ قرآن اگر
کہ یہ خدا کے پاس سے ہے علی رجل من القریتین اوپر ایک مرد کے دونوں بستیوں میں سے کہ وہ مکہ اور طائف ہے عظیم بزرگ کہ پاس
باعتبار مال اور خادموں اور نوکروں کے یعنی ان دونوں بستیوں میں بزرگ آدمی ہیں مثل ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ کہ مکہ میں ہیں اور عروہ بن مسعود
اور حبیب بن عمرو ثقفی وغیرہ کہ طائف میں ہیں ان میں سے کسی پر قرآن نازل ہوتا کہ صاحب مال اور ریاست و دولت ہیں پاس کہتے ہیں کہ ایسا قرآن نازل ہو
غرض کفار کی یہ تھی کہ نبوت ایک منصب بلند قدر ہے تو چاہیے کہ ایسے شخص پر نازل ہو کہ جو مال و دنیا بہت رکھتا ہو اور نوکر اور چاکر انکی بہت ہوں اور
کی حکومت رکھتا ہو اور نہیں جانتے تھے اپنی جہالت کے سبب سے کہ نبوت کے لائق وہ شخص ہے کہ جو فضائل اور کمالات اور نیک خلقوں سے آراستہ ہو اور برے
اور بد خلقوں سے پاک ہو پس حقتعالی انکے قول کا انکار کر کے فرماتا ہے کہ اہم یقسمون رحمت ربک کیا وہ تقسیم کرتے ہیں رحمت پروردگار
تیری کو یعنی محمد صلعم کہ جسکو وہ چاہیں نبوت دیویں جسکو انکا دل چاہتا اور جس طرف وہ رغبت کرتے انکو نبوت دیتے نحن قسمنا بینہم ہم نے
تقسیم کیا ہے درمیان انکے معیشتہم سبب زندگانی انکی کو کہ وہ روزی ہے فی الحیوۃ الدنیا بیچ زندگانی دنیا کے کہ وہ انکی تدبیر سے باہر ہے
عاجز ہیں پس جس وقت کہ وہ روزی کی تقسیم میں عاجز ہوں باوجودیکہ وہ انکی دنیا کی محتاجوں میں سے ہے تو امر نبوت کہ بڑی مرتبہ کا ہے انکو کیونکر دخل
اور تصرف ہو اور اپنی خواہش کے موافق جسکو چاہیں نبی کریں ورفعنا اور بلند کیا ہم نے بعضہم بعضے انکے کو فوق بعض اوپر
بعضے کے درجات درجوں میں کسیکو تونگر کیا ہے اور کسیکو محتاج اور کسیکو عالم اور کسیکو جاہل اور کسیکو غلام اور کسیکو آقا لیتخذ بعضہم بعضا تاکہ
پکڑے یعنی اختیار کریں بعضے انکے بعضے کو سخریا تابعدار اور حکم میں ہونیوالا کہ ایک شخص کو اختیار طرف دوسرے کے ہو اور مالدار محتاج کی گیری اور کام
کرنیوالا مدد انکی کرے کہ جو محتاج کام کا ہے کہ اس سبب سے آپس میں الفت ہو اور نظام عالم کا بخوبی صورت پکڑے اور ہر ایک کا کام درست ہو
اور اگر یہ امور بندوں کے سپرد ہوتے تو باعث فساد کا تھا اور نظام عالم میں خلل ہوتا پس جس وقت کہ امور دنیا میں بندوں کا ایسا حال ہے تو امر نبوت

پہنچ کیونکہ انکی سمجھ دیکھیں جنکو چاہے پیغمبر کریں یہ ہی حال ارباب نے خلافت کا ہے کہ اگر وہ منصوص ہیں تو باعث فساد کا ہی اور خلافت پیغمبر کی اسی کو ہے وہ احق
حکم خدا کا ہے اور یہ بحث خدا کے کلیہ ہے کہ امام کو امام جانتے تو بہتر ہوں یہ ہی اختلاف نہ ہوتا اور مال اسکا نہ ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ نبوت فلاں فلاں کو دیتا یہ کمال
ہی ہوتا ہے کہ مال دنیا کا کچھ قدر نہیں رکھتا ہے خدا کے نزدیک جیسا کہ کفار کے نزدیک قدر رکھتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ اگر دنیا خدا کے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو
آب کا ایک قطرہ نہ پہنچاتا اور خدا کے احکام کو مال کی طمع نہیں ہے جیسے کہ آدمیوں کو طمع ہے کہ مال کی جہت سے کسی کو پیغمبر کریں اور جسکی یہ صفت ہو تو وہ طرف مال کی نظر نہیں کرتا ہے
اور نہ کسی کے حال کی طرف بلکہ یہ مال اور حال اسکا فضل و کرم سے ہے اور خدا تعالیٰ پر کسی کا حق نہیں ہے جو کچھ چاہے موافق مصلحت کے اپنے فضل سے عنایت کرتا ہے اور یہ مناسب
نہیں ہے کہ کسی کو کوئی کچھ کہے کہ حضرت نے فلاں کو یہ فضل و کرم کیا ہے مال اور نبوت بھی اسکو عطا کیا نہیں کہہ سکتا ہے کہ اسکو کیوں تونگر کیا ہے اور صورت اسکی بری بنائی ہے اور دوسرے
کو محتاج کیا ہے اور صورت اسکی خوبصورت حسین بنائی ہے اور ایک کو شریف اور محتاج بنایا اور ایک کو کمینہ اور مالدار کیا ہے پس وہ تونگر نہیں کہہ سکتا ہے کہ میری فلاں محتاج کی
صورت کیوں نہیں بنی اور وہ خوبصورت نہیں کہہ سکتا ہے کہ میں محتاج ہوں ساتھ فلاں تونگر کا مال کیوں نہیں ہے اور وہ شریف نہیں کہہ سکتا ہے کہ میری شرافت کے ہمراہ فلاں کا مال
کیوں نہیں ہے اور نہ وہ کمینہ کہہ سکتا ہے کہ میرے مال کے ہمراہ فلاں کی شرافت کیوں نہیں ہے لیکن حکم و حکمت خدا کی ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہ حکیم ہے اپنے فعلوں میں مقرر کیا ہے
اپنے اعمال میں **ورحمت ربك** اور رحمت پروردگار تیرے کی کہ وہ نبوت ہے اور محمد صلعم اور انکی آل کے نبوت ہے اور مثل فقر و غنا اور ملک کے پہنچانا اور دخول کو
بہشت میں **خير مما يجمعون** بہتر ہے ان چیزوں سے کہ جمع کرتے ہیں کفار مال دنیا کا اور انکو بزرگی بزرگی کا جانتے ہیں اور دنیا کے مال کی مذمت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے
ولولا ان يكون الناس اور اگر نہ ہوتی یہ صورت کہ ہو جاوینگے سب آدمی **امة واحدة** گروہ ایک کفار کے کہ مسلمان بھی کافر ہو جاوینگے کہ مالدار دیکھینگے کافروں کو اور
حرص سے کافر ہو جاوینگے یہ خیال کر کے کہ مال کفر کی جہت سے ہے تو مال ایسا بیقدر ہمارے نزدیک ہے کہ **لجعلنا** البتہ کر دیتے ہم کثرت سے مال کے **لمن يكفر بالرحمن**
واسطے اس شخص کے کہ کفر کرے ساتھ خدا بخشنے والے کے **لبيوتهم** واسطے گھروں انکے کے بدلے استعمال ہو لیکن یہ نہیں کرتے ہم واسطے گھروں کے انکے **سقفا من فضة**
چھت چاندی سے **ومعارج عليها** اور زینہ کہ اوپر انکے چڑھیں **يظهرون** ظاہر ہو لیے اور ابن کثیر اور ابو عمرو اور ابو جعفر نے سقفا کو بفتح سین پڑھا ہے
ولبيوتهم اور واسطے گھروں انکے کرتے ہم چاندی سے **ابوابا وسررا** دروازے اور تخت کہ **عليها** اوپر ان تختوں کے **يتكئون** تکیہ کریں
وزخرفا اور سونے سے ہم اور عطف ہے سقفا پر ہے یا محل من فضة پر پس دنیا جو ہمارے نزدیک کچھ قدر نہیں رکھتی ہے اور ہم انکو نہایت بد جانتے ہیں اگر یہ
قباحت نہ ہوتی کہ آدمی کافروں کے پاس مال دیکھ کر بسبب حرص دنیا کی طرف کفر کے رجوع کرتے اور ایک گروہ کفار کے ہو جاتے سارے آدمی تو ہم کفار کو ان کثرت سے مال دیتے
کہ انکی کوٹھی اور دروازہ اور تخت چاندی کے ہوتے اور انکو سونے سے لپیٹ ہوتا اور طلع ہوتا اور چاندی کے زینوں سے وہ چڑھ کر ظاہر ہوتے اور تختوں چاندی کے تکیہ کرتے اور کافروں ہی کے اہل ہو لیکن مصلحت نہ تھا
کہ کافروں کو ان لیئے یہ مال نہیں دیا ہے بلکہ کافروں میں بھی محتاج اور تونگر دونوں کیے اور مسلمانوں میں بھی محتاج اور تونگر دونوں کیے اور پھر انکو کام بھیجکر آزمایا اور
صبر و رضا کا امتحان کیا چنانچہ حدیث میں وارد ہوا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے لوگوں نے اس آیت کے معنی پوچھے تو فرمایا کہ مراد اس امت محمد صلعم ہے کہ سب کافر ایک دین پر ہو
جاتے اور اگر خدا ایسا کرتا تو مومنین کو بہت رنج اور غم ہوتا **وان كل ذلك** اور نہیں ہے کل وہ چیز کہ مذکور ہوئی ہے دنیا مال کی **لما متاع**
الحيوة الدنيا مگر فائدہ زندگانی دنیا کا چند روز کا ہے **والاخرة** اور آخرت یعنی نعمت آخرت کی کہ وہ بہشت ہے **عند ربك** نزدیک پروردگار
تیرے کے **للمتقين** واسطے پرہیزگاروں کے ہے کہ کفر اور گناہوں سے بچتے ہیں اور دنیا کی لذتوں سے انہوں نے منہ پھیرا ہے اور بالکل متوجہ آخرت کے ہیں اور ع ۳ ۱۰ ۹
حضرت امام حسین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ خدا کے نزدیک کونسا عمل ہے کہ وہ افضل ہے سب اعمال سے فرمایا کہ بعد معرفت خدا کے دنیا کی دشمنی سے زیادہ کوئی عمل افضل نہیں ہے
اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہایت تعجب ہے اس شخص سے کہ عمل کرے واسطے گھر فنا ہونے والے کے اور ترک کرے ہمیشہ کے گھر کو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
ایک روز رسول خدا صلعم باہر نکلے اس وقت کہ خاطر اقدس کو ملال تھا پس ایک فرشتہ آیا اور ہمراہ اسکے کنجیاں تھیں خزانوں کی کہا کہ اے محمد صلعم یہ کنجیاں ہیں تمام
خزانوں کی پروردگار تیرا کہتا ہے کہ خزانوں کو کھول کر جسقدر تو چاہے لے کہ جو کچھ لے اس سے تیرے نزدیک ہمارے کچھ کم نہ ہو گا فرمایا کہ دنیا اس شخص کا گھر ہے کہ جسکے
واسطے گھر نہیں ہے اور دنیا کو وہ شخص جمع کرتا ہے کہ جسمیں عقل نہیں ہے اس فرشتہ نے کہا کہ قسم خدا کی جسنے تجھکو حق پر بھیجا ہے یہی کلام سنا تھا ایک فرشتہ سے

قیمت مجھکو کنجیاں دی گئیں تھیں لیکن میں نے رد فرمایا پس محمد صلعم نے اوس چیز کے روبرو بہشت کو نہ چاہیں دنیا اور آخرت پس اختیار کرے وہ ہجرت کیا اور ترک کیا دنیا کو تو اوسکے واسطے
بہشت ہے اور جو کوئی لیوے دنیا کو آخرت کے بدلے اور سبب اس کے ترک کرے تو اوسکے واسطے آتش دوزخ ہوا اور حضرت امام رضا نے فرمایا کہ روایت کی ہے امیر المومنین نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم
نے کہ ایک مرتبہ میرے پاس جبرئیل آیا اور کہا کہ اے محمد صلعم تجھکو خدا تعالیٰ بعد سلام کہتا ہے کہ اگر تو چاہے تو تیرے واسطے مکہ کے سنگریزوں کو سونا کر دوں حضرت فرماتے ہیں میں نے
اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا اور کہا کہ اے پروردگار میں سیر ہوں ایک روز اور گرسنہ رہوں ایک روز اور جب کہ سیر ہوں تو تیرا شکر کروں اور اگر بھوک لگے تو تجھ سے سوال کروں
غرض حضرت کی اس سے یہ ہے کہ مجھکو مال دنیا درکار نہیں ہے **وَمَن يَعْشُ** اور جو کوئی اندھا ہو جاتا ہے یعنی منہ پھیر لیتا ہو **عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ** ذکر خدا
بخشنے والے سے اور اسکی محبت کی دلیلوں سے غافل اور تامل کرتا ہو **نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا** مقرر کرینگے ہم واسطے اوسکے شیطان کو اور نظر لطف کی اوس پر سے اٹھا لینگے
کہ شیطان اوس پر غالب ہے **فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ** پس وہ شیطان اوسکے ساتھ ہمیشہ ہو اور ہمیشہ اوسکو بہکانے اور گمراہ کرنے میں مشغول ہے اور حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ جو
کوئی ذکر خدا سے کوتاہی کرے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے یاد خدا سے اور جو کوئی ترک کرے اپنے کو اس شخص کے جسکی فرمانبرداری کا حکم خدا نے کیا ہے تو متعین کریگا خدا واسطے اوسکے شیطان کو
پس ہوگا مصاحب اوسکا اور ایک شخص راوی حدیث سے بیان کرتا ہے کہ میری ایک جن سے دوستی تھی ایک وقت ہم مسجد میں بیٹھے تھے اس جن سے پوچھا کہ ان آدمیوں کو تو
کیونکر دیکھتا ہے اس نے کہا کہ بعض کو [illegible] دیکھتا ہوں اور بعض کو بیدار [illegible] کہا کہ [illegible] دیکھتا ہے کہا کہ [illegible]
دیکھتا ہوں ایک کے سر پر [illegible] بیٹھا ہے اوسکی آنکھوں پر [illegible] اور [illegible]

تو کہا کہ یہ شیاطین ہیں [illegible] ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فہو لہ قرین
اور عاشی اور شیطان باعتبار معنی کے جمع ہیں [illegible] **وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ** اور تحقیق شیاطین
البتہ بند کرتے ہیں [illegible] **عَنِ السَّبِيلِ** راہ حق سے **وَيَحْسَبُونَ** اور گمان کرتے ہیں [illegible] **أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ** کہ وہ راہ
پانیوالے ہیں اور اپنے گمان باطل سے ہمیشہ انکی پیروی کرتے رہتے ہیں [illegible] **حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا** یہاں تک کہ جب آئیگا
ہمارے پاس حساب کے مقام میں کھڑے ہوں قیامت کے روز [illegible]
[illegible] **قَالَ** کہیگا وہ اندھا ہوا
اپنے شیطان سے **يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ** اے کاش کہ ہوتا درمیان میرے اور درمیان تیرے **بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ** دوری مشرق اور مغرب کی تو مشرق
میں ہوتا اور میں مغرب میں کہ تجھ سے ہرگز میری ملاقات نہ ہوتی [illegible] **فَبِئْسَ الْقَرِينُ** پس برا ساتھی ہے تو [illegible]
[illegible] **وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ** اور ہرگز نہ فائدہ دیگی تمکو آج کے دن [illegible] **إِذ ظَّلَمْتُمْ** جب کہ ظلم کیا تم نے
اپنے نفسوں پر کفر اختیار کرکے **أَنَّكُمْ** تحقیق کہ تم سب **فِي الْعَذَابِ** بیچ عذاب دوزخ میں **مُشْتَرِكُونَ** شریک ہو [illegible]
[illegible] **أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ** [illegible]
سکتا ہے تو بہروں کو **أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ** یا راہ دکھلا سکتا ہے تو اندھوں کو **وَمَن كَانَ** اور اس شخص کو جو ہو **فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ** بیچ گمراہی
ظاہر کے [illegible]
بات سنوا سکتا ہے اور نہ راہ حق دکھلا سکتا ہے [illegible]
[illegible] **فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ** [illegible]
[illegible] **فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ** [illegible] **أَوْ نُرِيَنَّكَ**
[illegible] **الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ** [illegible] **فَإِنَّا عَلَيْهِم**
[illegible] **مُّقْتَدِرُونَ** [illegible]

ان حرکتوں کی کہ جو حضرت کے بعد واقع ہوئی ہیں تفتیش کی اور دانہ وہ کا پیشانی مبارک پر ظاہر ہوا اور پیشانی سے پسینہ ایسا ٹپکنے لگا کہ ویسا کبھی نہیں دیکھا تھا اور جابر بن عبداللہ روایت کی
ہے کہ میں حجۃ الوداع میں تھا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے ہماری طرف خطاب کر کے فرمایا کہ خبردار ہو کہ میں تم کو نہ پاؤں کہ میرے بعد تم مرتد ہو جاؤ اور آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارو
قسم ہے خدا کی اگر تم ایسا کرو گے اور تم نے ایسا ہی کیا تو مجھ کو اس لشکر میں پاؤ گے کہ جو تم سے جنگ کرے گا اور پھر اپنے پیچھے نگاہ کی اور امیرالمومنین علی بن ابی طالب کو دیکھا
فرمایا کہ یا علی یا علی یا علی اور دوسری روایت میں ہے کہ تین بار علی کا نام لیا پھر ہم نے دیکھا حضرت کو کہ آثار وحی کا ظاہر ہوا اور خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی
فانا منهم منتقمون بعلی بن ابی طالب اور اسی طرح تفسیر ابن ... میں ہے کہ منتقمون بعلی بن ابی طالب اور تفسیر کشاف میں ہے ... بعد اس کے اور انکار انہوں نے
زیادہ کیا تو حضرت نے ... فرمایا کہ **فَاسْتَمْسِكْ** پس چنگل مار تو اور مضبوط پکڑے رہ یعنی عمل کر تو **بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ** ساتھ اس چیز کے کہ وحی کی گئی
طرف تیری **إِنَّكَ** تحقیق تو **عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ** اوپر راہ سیدھی کے ہے کہ کسی طرح اس میں کجی نہیں ہے **وَإِنَّهُ** اور تحقیق کہ وہ وحی یعنی قرآن
لَذِكْرٌ لَكَ البتہ ذکر ہے یعنی شرف اور عزت ہے واسطے تیرے **وَلِقَوْمِكَ** اور واسطے قوم تیری کے کہ وہ قریش ہیں یا تمام امت **وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ**
اور قریب ہے کہ سوال کئے جاؤ گے اور پوچھے جاؤ گے تم اس بندہ قرآن کے حق سے اور اس کی تعظیم کرنے سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہیں قوم اس کی اور ہم
پوچھے جائیں گے اور فرمایا کہ رسول خدا صلعم اور ہم اہل ذکر ہیں اور ہم پوچھے جائیں گے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ذکر قرآن ہے اور ہم قوم اس کی ہیں ہم پوچھے جائیں گے **وَاسْأَلْ** اور
پوچھ تو اے محمد صلعم **مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ** ان لوگوں سے کہ بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے **مِنْ رُسُلِنَا** پیغمبران ہمارے ہیں سے کہ کہیں موسیٰ اور عیسیٰ ہیں اور بعضے کہتے ہیں
اس کی تقدیر یہ ہے کہ واسأل امم من ارسلنا مضاف یعنی امم کا محذوف ہے یعنی پوچھ تو مومنین اہل کتاب سے کہ وہ پیغمبروں کے تابع ہیں **أَجَعَلْنَا** کیا کیا ہم نے یعنی کیا فرمایا ہم
نے پہلی کتابوں میں **مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ** سوائے خداوند بخشنے والے کے بھی **آلِهَةً يُعْبَدُونَ** معبود کہ پرستش کیے جائیں وہ بت اور غیر بت یعنی انہیں تو پوچھ کہ
ہم نے حکم کیا ہو کسی امت میں سوائے خدا کے دوسرے کی پرستش کا اور ظاہر پہلا قول ہے کہ رسولوں سے سوال کرنے کا حکم ہے اور وہ سوال شب معراج میں ہوا چنانچہ حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام کسی نے سوال کیا اس آیت کے معنی سے کہ کیا چیز تھی کہ سوال کیا تھا اس سے محمد صلعم نے اور درمیان ان کے اور محمد اور عیسیٰ کے پانسو برس کا فاصلہ تھا
پس پڑھا اس آیت کو کہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا یعنی پاک ہے وہ شخص کہ لے گیا بندہ
اپنے کو رات کو مسجد الحرام سے طرف مسجد اقصیٰ کے کہ وہ مسجد کہ برکت دی ہم نے گرد اگرد اس کے تو تاکہ دکھلائیں ہم اس کو نشانیاں اپنی اور فرمایا امام نے کہ جو نشانیاں اپنی قدرت کی
خدا تعالیٰ نے محمد صلعم کو دکھلائی تھیں سو یہ تھی کہ اس کو شب معراج بیت المقدس کو لے گیا تھا انہیں کو جمع کیا واسطے اس کے پہلے اور پچھلے پیغمبروں اور رسولوں کو پھر حکم کیا جبرئیل کو اذان اور
اقامت کہو اور اقامت میں حی علی خیر العمل کہا بعد اس کے محمد صلعم سب انبیاء کے آگے کھڑے ہوئے اور سب کو نماز پڑھائی پس نازل کی خدا تعالیٰ نے یہ آیت واسأل من ارسلنا
الآیہ پس کہا محمد صلعم نے کہ کس چیز پر گواہی دیتے ہو تم اور کس چیز کی عبادت کرتے تھے تم سب نے کہا کہ گواہی دیتے ہیں ہم اس کی کہ نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش کے سوائے خدا کے کہ ایک ہے اور
کوئی اس کا شریک نہیں ہے اور تو پیغمبر اس کا ہے لیا ہے تو نے اوپر ہمارے عہد و پیمان اور ثعلبی کہ اہل سنت کے مفسرین میں سے ہے عبداللہ بن عباس اور
عبداللہ بن مسعود سے حدیث کرتا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جس وقت شب معراج مجھ کو آسمان پر لے گئی اور انبیاء کو جمع کیا اور میں انکے پاس بیٹھا تھا تو ایک فرشتہ آیا اور یہی کہا
کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ تو ان انبیاء سے پوچھ کہ کس چیز کے ساتھ بھیجے گئے تھے حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کس چیز پر بھیجے گئے ہو سب نے کہا کہ تیری دوستی پر اور علی بن ابی طالب
کی دوستی پر ہم بھیجے گئے ہیں اور حضرت موسیٰ کا ذکر کرتا ہے کہ **وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ** اور البتہ تحقیق بھیجا تھا ہم نے موسیٰ کو **بِآيَاتِنَا** ساتھ نشانیوں قدرت
اپنی کے وہ معجزے تھے کہ دلالت کرتے تھے اس کی پیغمبری پر بھیجا ہم نے اس کو **إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ** طرف فرعون کے اور سرداروں اس کے کہ وہ اشراف اس کی قوم
فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ پس کہا موسیٰ نے کہ تحقیق میں رسول پروردگار عالموں کا ہوں **فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا** پس جس وقت
آیا وہ ان کے پاس ساتھ نشانیوں ہماری کے ہاں ہی کہ معجزہ عصا کا اور ید بیضا کا اس نے ان کو دکھلایا اور سوائے اس کے اور بھی معجزے دکھلائے **إِذَا هُمْ** اس وقت وہ لوگ **مِنْهَا**
يَضْحَكُونَ ان معجزوں سے ہنستے تھے اپنی جہالت اور انہیں تامل نہیں کرتے تھے تاکہ اس کو فائدہ حاصل کریں **وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ** اور نہیں دکھلاتے تھے ہم
ان کو کوئی معجزہ ایک کے بعد دوسرا **إِلَّا هِيَ** مگر وہ معجزہ **أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا** بڑا زیادہ تھا مانند اس کے کہ پہلے اس سے دکھلایا تھا اخت یعنی بہن کہتے ہیں اور مراد دوسرا

سے اور زیادہ ہے یعنی جو معجزہ کہ ہم انکو دکھلاتے تھے وہ پہلے معجزے سے زیادہ بزرگ ہوتا تھا اور وہ تو معجزے تھے انکو عذاب کے لئے ذکر کرتا ہے وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ
اور پکڑا ہم نے انکو ساتھ عذاب کے کہ قحط میں انکو مبتلا کیا اور ٹڈیاں بھیجیں اور پانی خون کیا اور جوئیں اور مینڈک اور مانند انکے عذاب لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ تاکہ
وہ رجوع کریں اپنے کفر سے اور ہمارے دین کی طرف پھریں لیکن انہوں نے اپنی گمراہی کو ترک نہ کیا وَقَالُوا اور کہا انہوں نے موسیٰ سے کہ يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ اے جادوگر ادْعُ لَنَا
پکار تو واسطے ہمارے رَبَّكَ پروردگار اپنے کو بِمَا عَهِدَ عِندَكَ ساتھ اس کے کہ عہد کیا ہے تیرے نزدیک یعنی جو عہد کہ تیری دعا کو وہ قبول کرتا ہے اور جو عہد ہے ایمان لانے کا تو
وہ تیری دعا سے عذاب کو ہمارے دور کرے اگر پس دعا کی تو دور ہوگا اور کہا کہ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ تحقیق ہم البتہ راہ پانے والے ہیں یعنی اگر عذاب دفع ہوگا تو ہم ایمان لاویں گے
اور یہ انہوں نے اس واسطے کہا کہ جب انہوں نے دیکھا کہ معجزے تو ساحری سے باہر ہیں اور خدا کی طرف سے ہیں موسیٰ سے فریاد کی اور انکا دفع ہو جانا اور ساحر
لوگوں میں کامل ہوا کہ جادو کا علم انکے نزدیک بڑا بزرگ علم تھا اور ساحر صفت پسندیدہ تھا اور حضرت موسیٰ کو جادو کے علم میں کامل جانتے تھے اور ساحر جانتے تھے اور بعضے کہتے ہیں
سمجھ گئے ہوں گے انہوں نے کہا کہ اے جادوگر یعنی اے عالم اور یہ کلمہ انہوں نے تعظیم کی راہ سے کہا اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ
جب کھول کر دور کیا ہم نے ان سے عذاب کو موسیٰ کی دعا کے سبب سے إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ناگاہ وہ عہد کو توڑتے تھے یعنی جو عہد کہ کیا تھا کہ ہم ایمان لاویں گے اس کو توڑ
وہ جو عہد کہ موسیٰ سے کرتے تھے کہ ہم ایمان لاویں گے اگر یہ عذاب ہم سے دور ہو جائے گا تو دعا کر موسیٰ نے دعا کی تو عذاب ان سے دفع ہو جاتا تھا لیکن وہ ایمان نہ لاتے تھے اور
عہد کو توڑ ڈالتے تھے اور بعد اس کے پھر عذاب میں مبتلا ہوتے تھے اور اسی طرح موسیٰ سے دعا کراتے کہ عذاب سے نجات پاویں تو ایمان لاویں چنانچہ سورۂ اعراف
میں تفصیل اسکی مذکور ہو چکی اور فرعون نے جب موسیٰ کی دعا سے عذاب کا دفع ہونا دیکھا اور بزرگی اور بلندی موسیٰ کی تو ڈرا کہ ایسا نہ ہو کہ آدمی موسیٰ کی
طرف پھر جاویں اور بادشاہی میری جاتی رہے اس واسطے اپنی قوم کو جمع کیا اور اپنی بڑائی ظاہر کی اور اپنی بلندی کی اور موسیٰ کی
حقارت بیان کی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ اور آواز دی فرعون نے فِي قَوْمِهِ بیچ قوم اپنی کے قَالَ کہا
يَا قَوْمِ اے قوم میری أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ کیا نہیں ہے واسطے میرے بادشاہی مصر کی اور تمام ملک میرے حکم میں ہے
اور نہریں کہ نیل سے جاری تھیں نہر الملک اور نہر طولون اور نہر دمیاط اور نہر تنیس اور باغوں کے بیچ جاری ہوتی تھیں اپنی بادشاہی کا فخر
کیا ان نہروں پر ناز کیا اور کہا کہ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ اور یہ نہریں تَجْرِي مِن تَحْتِي جاری ہوتی ہیں نیچے محلوں میرے کے أَفَلَا
تُبْصِرُونَ کیا پس نہیں دیکھتے ہو تم عظمت اور بزرگی میری اور پستی اور ذلت موسیٰ کی أَمْ أَنَا خَيْرٌ بلکہ میں بہتر ہوں مِّنْ هَٰذَا الَّذِي اس شخص
سے کہ هُوَ مَهِينٌ وہ خوار اور بے قدر ہے وَلَا يَكَادُ يُبِينُ اور نہیں قریب ہے کہ ظاہر کرے وہ بات کو سبب لکنت زبان کے اور غرض
اس کلام سے یہ تھی کہ موسیٰ باوجودیکہ آدمی بہت اپنی بات کہتا ہے لیکن زبان اسکی صاف نہیں اور بات کو نہیں کہہ سکتا ہر آدمی کیونکر
اس پر ایمان لاوے اور وہ نبوت کا دعوی کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ موسیٰ نے دعا کی تھی تو لکنت انکی زبان سے جاتی رہی تھی لیکن فرعون نے ایسا کہا تھا
اور رسم اس زمانہ کی یہ تھی کہ جسکو اپنا پیشوا کرتے تھے تو کنگن سونے کے اسکے ہاتھ میں پہناتے تھے اور طوق سونے کا گلے میں ڈالتے تھے فرعون نے بیان
کرنے اپنی بادشاہی اور بلندی کے اور بیان حقارت موسیٰ کی اپنی قوم سے کہا کہ اگر موسیٰ خدا کا پیغمبر ہوتا تو فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ
کیوں نہیں ڈالے گئے اوپر اسکے أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ کنگن سونے کے اور وہ پہنتا أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ یا کیوں نہیں آئے ساتھ اسکے
ہمراہ اسکے فرشتے مُقْتَرِنِينَ ملے ہوئے اور نزدیک ہوتے یعنی ہمراہ موسیٰ کے فرشتے آتے کہ اسکی گواہی دیتے اور مقصود یہ تھا کہ جو بادشاہ
اپنا ایلچی کہیں کو بھیجتا ہے تو ہمراہ اسکے کچھ آدمی اور سامان کرتا ہے کہ اسکے ہمراہ ہوں اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسکو فقیر اور مفلس اپنا ایلچی کر کے
بھیجے کہ نہ وہ ہمراہ کوئی یار رکھتا ہو اور نہ مددگار اور نہ کچھ سامان اور جناب امیر المومنین علیہ السلام خطبہ میں کہ موسیٰ اور ہارون ایک دفعہ جب فرعون کے پاس
آئے تو بالوں کے جبے پہنے ہوئے تھے اور لاٹھیاں ہاتھ میں تھیں فرعون سے انہوں نے کہا کہ اگر تو ایمان لاویگا تو تیرا ملک اور بادشاہی ہمیشہ رہے گی اسے لوگوں تم تعجب نہیں کرتے
کہ اس نے کہا کہ کیا نہیں تعجب کرتے ہو اے قوم میری ان دو آدمیوں کا کہ میرے ساتھ شرط کرتے ہیں دوام بادشاہی اور عزت کا اور حال ان کا یہ ہے

اسکو حقیر ہی و خواری ہی میں اور اگر یہ سچے تھے تو یہ بھی ایلچی خدا کا کہتے ہیں ... امیر المومنین علیہ السلام کہا اگر خدا چاہتا تو ...
... اور جواہر کی کانیں کھول دیتا اور ... ہمراہ بھیجتا اور انکو قوت و شوکت ... لیکن ... ایمان لاتے یا دنیا
کی طمع ... خوف ... خدا کو ہی ایمان لاتا اور نہ خالص ... **فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ** پس خفیف یا عقل میں سبک کیا فرعون نے اپنی قوم
اپنی کو فرمانبرداری میں ... **فَاَطَاعُوْهُ** فرمانبرداری کی انہوں نے فرعون کی ... **اِنَّهُمْ كَانُوْا**
تحقیق کہ وہ لوگ تھے یعنی قبطی فرعون کی قوم ... **قَوْمًا فٰسِقِيْنَ** ایک گروہ باہر ہونیوالا حکم خدا سے اور اسکی بندگی سے **فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا** پس جب
غضب میں لائے وہ ہمکو ... **انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ** ... اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ
خدا ... غضب ... لیکن ... وہ غضب ... رضامند ... اور وہ ...
... پرورش ... رضامندی ... اور اسکے غضب ... اپنے غضب ...
... اسکی اطاعت کی طرف ... **فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ** ... زیادہ کفر کیا ...
غضب ... پس غرق کیا ہمنے انکو سب کو **فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا** پس کیا ہمنے انکو آگے جانیوالے
اور پیشوا ... **وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ** ... ع ۵ ۱۱
آیندہ کا ... **وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ** ... یعنی ...
... **مَثَلًا** ... جہنم ... ابن زبعری ...
یعنی تحقیق کہ تم اور وہ چیزیں کہ پرستش کرتے ہو تم انکو سوائے خدا کے ایندھن دوزخ کا ہو قریش اس آیت کو سنکر ... عبداللہ بن زبعری نے کہا کہ اے محمد
اور تمہارے معبود ... حکم میں شریک ہیں حضرت نے فرمایا کہ یہ تمہارے واسطے اور تمام مشرکوں کے ... خدا کے کعبہ کی
... عیسیٰ ابن مریم ... نصاری انکی پرستش کرتے ہیں اور ملائکہ کی بھی
لوگ پرستش کرتے ہیں اگر عیسیٰ اور ملائکہ دوزخ میں جائینگے تو ہم راضی ہیں ... گفتگو کو سنکر ... خوش ہوئے اور آواز بلند
... **مَثَلًا** ... بیان کیا گیا ... مشرکوں
... مثل بیان کی ... نصاری کی پرستش ... دوزخ میں جائینگے ...
نصاری ... دوزخ میں جائینگے ... ابن زبعری نے کہا تو **اِذَا قَوْمُكَ** اس وقت قوم تیری یعنی کفار قریش **مِنْهُ يَصِدُّوْنَ**
اس مثل سے ... خوش ہوکر آوازیں بلند کرتے ہیں ... **وَقَالُوْٓا** اور کہا انہوں نے **ءَاٰلِهَتُنَا** کیا معبود ہمارے **خَيْرٌ اَمْ هُوَ**
بہتر ہیں یا عیسیٰ ... وہ ایندھن دوزخ کا ہو ... **مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ** ... **اِلَّا جَدَلًا**
مگر ... **بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ** ایک گروہ ہیں جھگڑنے والے ...
... حق تعالیٰ کی ... تمہارے معبود ... کافر و دوزخ کا ایندھن ... کہ
کافروں کی زیادتی ... وہ دوزخ میں ... تمہارے معبود ... تم پرستش کرتے تھے دوزخ ... رہا نہیں ... سکتا کہ ...
... اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام میں لکھا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ
ایک روز میں ... کے پاس آیا ... قریش کی جماعت ... اور فرمایا کہ ... علی تو اس امت میں عیسیٰ
کی مثال ہے کہ ایک قوم نے ... دوست رکھا ... اور ایک قوم نے ... دشمنی کی ...
... ایک قوم ...

اتمت میں سے ایک گروہ دشمن رکھیں اور بعض محبت میں بیہودہ باتیں کہیں یہاں تک کہ ہو جاویں ایک فرقہ کا زیادتی کی جہت سے اور دوسرا فرقہ کا کمی کی جہت سے ہو یعنی ساتھ قریش کے
سنا تو ان کو بہت گراں اور ناگوار معلوم ہوا اور منکر کہا کہ اپنے چچا کے بیٹے کو ایسا کہ مشابہ کرتا ہے اور اپنی شبیہہ بناتا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ جب حضرت عیسیٰ کی مثال
دی گئی یعنی علی کو مثل عیسیٰ کے تو لوگ کہا تو میری قوم نے تجھکو لعن کیا اور کلام کو تیری صحیح نہ جانا اور خدا عالم ہے کہ ٹھٹھا کرینگے پس کہا انہوں نے کہ جب حضرت علی کی مثل
عیسیٰ کے ہوا تو معبود ہمارے بھی عیسیٰ سے بہتر ہونگے اور بیان کیا اس کلام کو مگر واسطے جھگڑا کرنے کو بلکہ وہ ایک قوم ہیں جھگڑالو اور منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے
جنگ سلاسل میں امیرالمومنین علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ قسم ہے خدا کی اگر اس امر کا خوف نہ ہوتا کہ ایک جماعت میری امت سے تیرے حق میں وہ کہیں جو عیسیٰ کے حق میں
نصاریٰ کہتی ہیں تیرے حق میں آج کے دن وہ بات کہتا کہ تو کسی قوم پر نہ گذرتا مگر کہ وہ تیرے قدموں کے نیچے کی خاک تبرک جانکر اٹھا لیتے اور شفا کے لیئے ایک جماعت
قریش نے یہ سنا تو غضبناک ہوا اور کہا کہ نہ راضی ہوا اپنے چچا کے بیٹے کی مثال میں مگر عیسیٰ بن مریم سے خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ولما ضرب ابن مریم مثلا اور سلمان فارسی سے
منقول ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلعم بیٹھے تھے اور ایک جماعت اصحاب کی بھی حضرت کے خدمت میں حاضر تھی حضرت نے فرمایا کہ اس وقت داخل ہو گا تم پر وہ شخص کہ مشابہ ہے
عیسیٰ بن مریم کے پس ہر ایک شخص حضرت کا ہمراہیوں میں سے آرزو کرتا تھا کہ وہ داخل ہو پس امیرالمومنین داخل ہوئے تو ایک منافق نے دوسرے سے کہا کہ کیا راضی نہ ہوا
محمد اس سے کہ فضیلت اور بزرگی دی ہے علی کو یہاں تک کہ مشابہ کیا اسکو عیسیٰ بن مریم سے قسم خدا کی ہمارے معبود کہ پوجتے تھے ایام جاہلیت میں بہتر ہیں پس اسوقت
یہ آیت نازل کی اللہ تعالیٰ نے اس مجلس میں آیت ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون کہ آیا یہ ہیں ان ھو الا
عبد انعمنا علیہ مگر بندہ کہ انعام کیا ہے ہمنے اوپر اسکے کہ اسکو پیغمبر کیا ہے اور بے باپ کے پیدا کیا وجعلناہ مثلا اور کیا ہم نے اسکو مثل ایک
قصہ عجیب لبنی اسرائیل واسطے بنی اسرائیل کے یعنی عیسیٰ کا بدون باپ کے پیدا ہونا ایک قصہ ہے کہ مثل جاری ہوئی ہے درمیان بنی اسرائیل کے
واسطے تنبیہ کے اپنی قدرت کاملہ پر فرماتا ہے کہ ولو نشاء اور اگر چاہیں ہم یعنی اگر ہماری حکمت اور مصلحت تقاضا کرے تو لجعلنا البتہ کر دیں ہم
منکم ملائکۃ تم سے فرشتے یعنی تمکو ہلاک کریں اور تمہارے بدلے فرشتے لاویں وہ فی الارض یخلفون کہ زمین میں جانشین ہوں تمہارے کہ
تمہارے پیچھے زمین میں وہ رہیں یعنی عیسیٰ کا پیدا ہونا اگرچہ عجیب ہے لیکن اس سے عجیب نہیں ہے کہ ہم تمکو ہلاک کریں اور تمہاری عوض فرشتے پیدا کریں یا
بدون تمہارے اور باپ کے تمکو ہی ہم فرشتے بناویں کہ بشر ہو کی بنیاد کو مثل الیس لائکہ کی بنیاد کے ایسی ہی قدرت کاملہ ہماری اور تاکہ جانو تم کہ ذات
قدیم خداے پاک کی بلندی اس سے کہ فرشتوں کو اسکی نسبت دیکر اسکی اولاد کہو وانہ اور تحقیق وہ یعنی عیسیٰ لعلم للساعۃ البتہ علم ہے واسطے قیامت کے
کے کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس سے جانا جائیگا اور آسمان سے اترنا اسکا نشان قیامت کے نزدیک ہونے کی علامتوں میں ہے منقول ہے کہ عیسیٰ بعد ظہور دجال کے
آسمان سے نازل ہونگے زمین مقدس میں نزدیک ایک منارہ سفید بالائی کوہ اور دو کپڑے مصری پہنے ہونگے اور دجال کی طلب میں وہ اندہلو ور باب کہ ایک
مقام ہے ولایت شام میں اسکے پاس پہنچے اور ہاتھ میں اسکے ایک حربہ ہوگا اس سے دجال کو ماریں اور حضرت امام علیہ السلام خروج کرینگے اور حضرت عیسیٰ سب خنزیروں کو قتل
کرینگے اور صلیب توڑینگے اور گرجا گھروں کو خراب کرینگے اور نصاریٰ کو قتل کرینگے مگر ان لوگوں کو کہ ایمان لاویں اور بیت المقدس میں آویں اور حضرت امام مہدی
سے وقت نماز صبح میں ایک روایت میں ہے کہ نماز عصر میں مشغول ہونگے اور عیسیٰ کو دیکھیں گے پس کہیں گے اور نماز پڑھا حضرت عیسیٰ نے کہ حضرت امام ہو گا
کے کہ تو اولی ہے کہ نائب صاحب الزمان کا ہے تو اور رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کیونکر ہو گا حال تمہارا جب کہ ابن مریم درمیان تمہارے نازل ہو اور امام
تمہارا تمہیں سے ہو گو امت میری ہو یعنی میری اولاد طاہرین سے ایک شخص تمہاری امامت کرے اور حضرت عیسیٰ امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں اور دینے
دا ہنے بایئں اور ہاتھ خروج کریں وہ عیسیٰ مومنین کو گروہ طور پر بنا پس معلوم ہوا کہ نازل ہونا حضرت عیسیٰ کا قیامت کے نزدیک ہونے کی علامتوں
سے ہے فلا تمترن بہا پس شک کرو تم ساتھ اس قیامت کے اور جھٹلاؤ امت کو قیامت نہیں واتبعون اور پیروی کرو تم میری اور
رسول کی فرمانبرداری کرو ھذا یعنی جسکی طرف کہ تمکو میں بلاتا ہوں صراط مستقیم راہ سیدھی ہے اور اتباع شیطان کی تم پیروی نہ کرو
ولا یصدنکم الشیطان اور چاہیئے کہ نہ باز رکھے تمکو شیطان اس راہ سے اور وسوسوں سے تمکو نہ روکے انہ تحقیق کہ وہ شیطان لکم عدو

مبین وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے اور اسی شیطان نے تمہارے باپ آدم کو بہشت سے نکلوایا اور چاہتا ہے کہ تمکو بہشت کی راہ سے روکے اور اب حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا
بیان کرتا ہے وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ اور جب آیا عیسیٰ بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ دلیلوں روشن کے کہ وہ معجزے ظاہر اور انجیل اور حکمت تھے قَالَ
کہا عیسیٰ نے امت اپنی سے قَدْ جِئْتُكُم بِالْحِكْمَةِ تحقیق لایا ہوں تمہارے پاس حکمت کہ وہ شریعت ہے کہ بڑی حکمت اور مصلحت ہے وَلِأُبَيِّنَ لَكُم
اور تاکہ بیان کروں میں واسطے تمہارے بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ بعضی وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اسکے امور دین میں سے تاکہ سب ایک راہ سیدھی پر چلو
فَاتَّقُوا اللَّهَ پس ڈرو تم عذاب خدا سے گناہ ہونے سے پرہیز کرکے وَأَطِيعُونِ اور فرمانبرداری کرو تم میری بیچ حکم میں کہ جو خدا کی طرف سے تمکو پہنچاتا ہوں
إِنَّ اللَّهَ تحقیق خدا کہ جسکی طرف سے احکام شرع کے لایا ہوں هُوَ رَبِّي وہ پروردگار میرا ہے وَرَبُّكُمْ اور پروردگار تمہارا فَاعْبُدُوهُ
پس عبادت کرو تم اسکی وحدہ سمجھ کر هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ یہ راہ سیدھی ہے جسمیں کسی طرح کی کجی نہیں ہے فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ پس
اختلاف کیا فرقوں نے کہ حضرت عیسیٰ کی متفرق ہو گئے اور بعضوں نے انکو خدا کہا اور بعضوں نے خدا کا بیٹا اور بعضوں نے ... مِن بَيْنِهِمْ درمیان اپنے ... خطا کی
کہتے تھے اور انکی پیغمبر ہوکر آیا تھا فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا پس وائے ہے ان کو کہ ظلم کیا انہوں نے اُن فرقوں میں سے مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ
عذاب اس دن کے کہ وہ دن ایک ہی عذاب کا یعنی روز قیامت هَلْ يَنظُرُونَ نہیں انتظار کرتے ہیں یہ فرقے بعد اپنے پیغمبر اور قرآن کے إِلَّا السَّاعَةَ مگر
قیامت کے أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً یہ کہ آجائے انکو ناگہاں وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ اور حالانکہ وہ اطلاع رکھتے ہوں اس آنیکی ... اور منقول ہے
امیر ... الْأَخِلَّاءُ دوستی کرنیوالے دنیا میں يَوْمَئِذٍ اس روز بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعض اُنکے بعض کے دشمن ہونگے إِلَّا الْمُتَّقِينَ
مگر پرہیزگار مومنین ہیں کہ قیامت میں بھی وہ آپس میں دوست ہونگے اسلئے کہ دوستی انکی ایمان کی جہت سے تھی وہ باقی رہیگی اور دوستی گنہگاروں کی دنیا کی جہت سے تھی
اور کفر اور گناہ ہونے ... اُن دوستی کی جہت سے عذاب میں گرفتار ہونگے پس ہر ایک دشمن دوسرے کا ہوویگا اور منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
سے ... آپنے فرمایا کہ دو مومن آپس میں دوستی کرتے ہیں اور ایک ان دونوں میں سے مرجاتا ہے تو وہاں جاکر کہے کہ فلانا میرا دوست تھا اور مجھکو تیری فرمانبرداری کا امر کرتا تھا
اور تیرے نبی کی تابعداری میں حکم کرتا تھا اور نیکی کا حکم کرتا تھا اور بدی سے منع کرتا تھا اے خدا نظر لطف کی اسپر ہمیشہ رکھیو اور جسطرح کہ مجھکو ہدایت کی ہے الٰہی تو
اسکو ہدایت پر درست رکھ اور جیسے تونے مجھپر مہربانی کی ہے ایسی ہی اسپر مہربانی کر اور کفار اور بدکار جو آپس میں دوستی کرتے ہیں اور ایک شخص ان دونوں میں سے مرجاتا ہے تو
کہے کہ خداوندا فلانا شخص مجھکو تیری عبادت سے منع کرتا تھا اور تیری نافرمانبرداری اور گناہ کی رغبت دلاتا تھا اور کہتا تھا کہ ہم زندہ ہوکر ... خدا تو
نظر مہربانی کی اسپر سے اٹھالے اور جسطرح عذاب میں اسکو گرفتار کر ۵ دنیا کی دوستی کا نہیں ہے کہ تمہارے کام آویگا ... دوستی حشر میں کام آویگی
... دشمن ہونگے جو کہ اہل سچا دوستی ہیں لیکن جو کوئی دوست ایمان کی جہت سے اور ... دوستی کی ... اپنے دوست کو وہ خالص ... وہ پارسا ہے
دنیا میں دوستی ہے یہی متقین کی ... باقی و برقرار ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو دوستی کہ دنیا میں سوا خدا کے اور کسی جہت سے تھی وہ دوستی قیامت کے
روز دشمنی ہوجاویگی اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے کہ ان حضرت نے اس آیت کو پڑھا اور اپنے دوستوں سے فرمایا کہ مراد ان متقیوں سے تم ہو اور ایک روایت میں حضرت صادق
سے ہے کہ ... دوستی پرہیزگاروں ... اگر ... تلاش ... بعد انبیاء کے
زمین پر ... ہم نے ... خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین اور گمان کرتا ہوں کہ ... دوست ... اسی لئے ... طلب ... دوست سچا ... کہ مقصود دوستی
... دنیا سے وہ دوستی نہیں کہ قیامت کے دن ... فرماویگا کہ يَا عِبَادِ اے بندو میرے لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ نہیں خوف
اوپر تمہارے الْيَوْمَ آج کے دن ... وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ اور نہ تم غمگین ہوگے ... الَّذِينَ وہ لوگ کہ
آمَنُوا بِآيَاتِنَا ایمان لائے ہیں ساتھ آیتوں ہماری کے کہ جو قرآن میں ہیں وَكَانُوا مُسْلِمِينَ اور تھے وہ فرمانبرداری کرنیوالے ... اپنے نفسوں کو ...
روایت ہے ... کہ جس وقت ... قبروں سے ... یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ... سنیں ... امید

اور بعضے آدمی اپنی طمع کو قطع کرکے رہ جاتے ہیں اور مومنوں کو آواز کرنیوالا کہیگا کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ یعنی داخل ہو جاؤ تم بہشت میں اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ اور تمہاری بیبیاں بھی تُحْبَرُوْنَ خوش کئے جاؤ گے یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ

وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ

وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ

وَاَنْتُمْ فِیْهَا

خٰلِدُوْنَ

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ لَكُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ كَثِیْرَةٌ

مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ

اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ

لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ

وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ

وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ

قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا

فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ

ام یحسبون یا گمان کرتے ہیں وہ یہ مضبوطی کرنے والے انا لا نسمع تحقیق ہم نہیں سنتے ہیں سرھم راز پوشیدہ انکا ونجوٰھم اور مشورہ ظاہر
انکا جو حق باطل کہتے ہیں تو ہم نہیں سنتے ہیں بلیٰ ہاں سنتے ہیں.. ورسلنا اور بھیجے ہوئے ہمارے یعنی نامۂ اعمال لکھنے والے لدیھم نزدیک انکے یکتبون لکھتے ہیں ہمارے
حکم سے انکے فعل و عمل کو اور حقیقت کلام یہ ہے کہ ہمارے فرشتوں پر ظاہر ہوتے ہیں کیونکر پوشیدہ ہونگے پس موافق انکے اعمال کے ہم انکو جزا دینگے اور منقول ہے کہ جو کوئی اپنے
گناہ کو آدمیوں سے پوشیدہ کرے اور خدا پر ظاہر کرے گویا سمجھتا ہے کہ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہو سکتی تو اسنے خدا کو نظر کرنیوالوں میں سست تر اور بے قدر گمان کیا اور کہتے ہیں کہ نضر بن
حارث اشراف قریش سے کعبہ کی جماعت میں بیٹھا تھا اور قرآن کی ایک آیت پر طعن کرکے ہنسی کرتا تھا اور ولید بن مغیرہ کہ مشہور ہے اسلام کی طرف مائل کرتا تھا اور صحیفۂ قرآن
کی طرف مائل تھا اُسنے کہا اے نضر تو قرآن پر ہنسی کرتا ہے قسم ہے خدا کی محمد صلعم سچا ہے اور یہ کہتا ہے حق نضر نے کہا کہ میں بھی حق کہتا ہوں محمد کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ اور میں
بھی کہتا ہوں لا الہ الا اللہ مگر اسکے ہمراہ اسقدر زیادہ کرتا ہوں کہ الملائکۃ بنات اللہ یعنی فرشتے بیٹیاں خدا کی ہیں سو محمد صلعم کو جو یہ بات گراں گذری ہوئی بہت رنجیدہ ہوئے
جبرئیل یہ آیت لائے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ فرشتے بیٹیاں خدا کی ہیں ان کان للرحمٰن ولد اگر ہووے واسطے خدا بخشنے والے کے
فرزند جیسا کہ تم گمان کرتے ہو فانا اول العابدین پس میں اول ہوں عبادت کرنیوالوں کا یعنی میں سب سے پہلے اسکی عبادت کروں اگر ثابت ہو کہ لوگوں
کے نزدیک فرزند ہیں اور سب سے زیادہ اسکی تعظیم کروں اسواسطے کہ میں پیغمبر ہوں اور پیغمبر کو لازم ہے کہ زیادہ علم رکھتا ہو اور روئے خدا کے مقدمہ میں کہ کونسی بات اسکی درست
اور کونسی درست نہیں ہے اور فرزند کی تعظیم وہ بعینہ باپ کی تعظیم ہے پس اگر تمہارے پاس کوئی دلیل ہو تو بیان کرو کہ اسکو فرزند ہے تو میں سب سے پہلے اسکی تعظیم کرونگا اور
چونکہ مجھکو یقین حاصل ہے کہ اسکو کوئی فرزند نہیں ہے تو نہ اسکو اور نہ کسی کی پرستش کرونگا کہ میں پیغمبر ہوں پروردگار عالم کا یقین جسوقت کہ تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے
تو کسواسطے کہ دوسرے شخص کی عبادت میں مشغول ہوتے ہو سبحٰن پاک ہے خدا کہ رب السمٰوٰت والارض پروردگار آسمانوں کا ہے اور
زمین کا رب العرش پروردگار عرش کا اور پیدا کرنیوالا اسکا عما یصفون اس چیز سے کہ وصف بیان کرتے ہیں کفار کہ اسکو فرزند کہتے ہیں
فذرھم پس چھوڑ دے تو اے محمد صلعم انکا ذکر اور مت انسے پھیرے کہ یخوضوا شروع کریں وہ باطل میں ویلعبوا اور بازی کریں اور مدہوش
دنیا میں مشغول ہوں حتی یلٰقوا یہانتک کہ ملاقات کریں اور دیکھیں یومھم الذی یوعدون دن اپنا کہ وہ دن کہ وعدہ کیے جاتے
ہیں ملاقات اسکی کا کہ وہ دن قیامت کا ہے جس دن کہ کفار اپنی جزا کو پہنچینگے پس جانے کہ اسکے پروردگار آسمان اور زمین ہونیکا انکار مت کرو وھو
اور وہ خدا الذی فی السماء الٰہ وہ شخص ہے کہ بیچ آسمان معبود کہ فرشتے اسکی عبادت کرتے ہیں وفی الارض الٰہ اور بیچ زمین کے معبود آدمیوں کا
اور جنوں کا کہ سب معبود ہونیکا وہی مستحق ہے وھو الحکیم اور وہ حکمت والا ہے سب کاموں میں العلیم جاننے والا ہے سب معلوموں کا وتبٰرک الذی
اور بزرگ اور برکت والا ہے وہ شخص کہ لہ ملک السمٰوٰت والارض وما بینھما واسطے اسکے بادشاہی آسمانوں کی ہے اور زمین کی اور
اس چیز کی کہ درمیان ان دونوں کے ہے یعنی حکم اسکا سب چیز پر جاری ہے وعندہ اور نزدیک اسکے ہے علم الساعۃ جاننا اس ساعت کا کہ جسمیں قیامت
ہوگی والیہ ترجعون اور طرف اسکی پھیرے جاؤگے تم اور دیکھو گے اسکی جزا و اعمال ہے اور کفار سے کہ کہتے تھے کہ اور وہ کہ انکو جو عبادت کرتے تھے با امید شفاعت کے ہمسے کہ
یہ ہماری شفاعت کرینگے خدا تعالیٰ انکو رد میں آتا ہے کہ ولا یملک اور نہ مالک ہونگے بسبب نا اور قدرت کہینگے الذین یدعون وہ لوگ کہ پکارتے ہیں
یعنی پرستش کرتے ہیں من دونہ سوائے اسکے غیر کو شفاعت کی یعنی الشفاعۃ سفارش کرنیکو یعنی نہیں لایق ہونگے وہ غیر ان کافروں کی شفاعت
کے کہ انکو شفاعت کرکے عذاب سے نجات دلاویں الا من شھد بالحق مگر جسنے کہ گواہی دی ہو ساتھ حق کے کہ خدا کو واحد جانتا ہو کہ جسکی پرستش کرتے ہیں
وھم یعلمون اور وہ جانتے ہیں دل سے کہ زبان سے گواہی دی ہے کہ خدا واحد ہے اور گواہی انکی یقین سے ہے مثل عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ کے کہ انکی کفار پرستش
کرتے ہیں یہ زبان سے اور دل سے یقین کرتے ہیں کہ خدا واحد ہے ایسی گواہی دیتے ہیں ایسی شفاعت کرینگے نہ کفار کی بلکہ مومنین کی شفاعت کرینگے اور کفار جو انکی
پرستش کرتے ہیں جیسا کہ یہاں بیزار ہیں ایسے ہی وہاں بھی بیزار ہونگے ولئن سألتھم اور البتہ اگر پوچھے تو اے محمد صلعم ان پرستش کرنیوالوں غیر خدا سے کہ من
خلقھم کسنے پیدا کیا ہے انکو تو لیقولن اللہ کہینگے کہ خدا نے پیدا کیا کہ نہایت ظاہر ہے اسکا انکار نہ کرسکینگے فانی یؤفکون پس کہاں پھیرے جاتے ہیں

عبادت خدا کے باوجود ظاہر ہونے دلیلوں وحدانیت خدا کی اور اقرار کرنے انکو خالق ہونیکی اور کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم ہر چند وحدانیت خدا کو ثابت کرتے ہیں اور شرک کے
باطل کرنیمیں دلیلیں قائم کرتے تھے لیکن کفار زیادہ عناد اور انکار کرتے تھے رسول خدا صلعم نے درگاہ خدا میں عرض کی یہ آیت آئی وَقِيلِهِ اور کہنا اسکا یعنی کہ
خدا کے ہی جاننا ہے کہنے اس رسول کا کہ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ اے پروردگار میرے تحقیق یہ لوگ مشرکین کہ قَوْمٌ ایک گروہ ہیں کہ زیادتی انکار اور عناد سے
لَا يُؤْمِنُونَ نہیں ایمان لاتے ہیں خدا کی وحدانیت پر اور قیل بمعنی قول ہے اور عاصم اور حمزہ نے قیل کو مجرور پڑھا ہے ساعۃ پر عطف کیا ہے یعنی وعنده علم قیله
اس صورت میں قیل مضاف الیہ علم کا ہوگا لیکن علم الساعۃ اس سے دور ہے اور باقیوں نے قیل کو منصوب پڑھا ہے اس صورت میں یا تو عطف سرهم پر ہے اور یا الساعۃ
کے محل پر ہے کہ وہ مفعول ہے علم مصدر کا کہ وہ الساعۃ کیطرف مضاف ہوا ہو اور یا منصوب ہے قال کے فعل سے پہلا مقدر لیکن سرهم پر جو عطف کئے ہیں وہ قبل ہے نہایت
دور ہے اور بعضے قیل کو مرفوع پڑھتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ مبتدا ہے اور خبر اسکی مابعد اسکا ہے اور وہ یہ ہے کہ یا رب ان ہؤلاء قوم لا یؤمنون فَاصْفَحْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر
تو انسے وَقُلْ سَلَامٌ اور کہہ تو کہ سلام ہے سلام رخصت کا کہ ہمارا اور تمہارا درمیان کچھ جھگڑا نہیں ہے اور نہ [illegible] ربط نہیں اور نہ جھگڑتے کچھ ہم سے
فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس جلد ہے کہ جانینگے وہ انجام کفر اور شرک کے انجام کو جسوقت کہ عذاب انپر نازل ہوگا دنیا میں بروز جنگ بدر اور آخرت میں وہ
دوزخ میں جلینگے اور یہ آیت آیہ جہاد سے منسوخ ہے سُورَةُ الدُّخَانِ یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں انسٹھ آیتیں ہیں ابی بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی فرمایا
کہ جو کوئی سورہ دخان کو پڑھے فرائض میں اور نوافل میں خدا تعالیٰ قیامت کے روز اسکو امن والوں میں اٹھاویگا اور عرش کا سایہ کریگا اور حساب آسان اسکا
کریگا اور نامہ اعمال کو دست راست میں دیگا اور دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت علیہ السلام سے پوچھا کسیو نے کہ کیونکر جانیں [illegible] شب قدر ہر سال [illegible] ہوتی ہے
فرمایا کہ جسوقت ماہ رمضان آئے تو سورہ دخان کو ہر شب سو مرتبہ تلاوت کر اور جبوقت کہ تئیسویں شب آویگی تو انشاء اللہ تعالیٰ مشاہدہ کریگا تصدیق اس کی جو کچھ کہ تو نے
سوال کیا خداوند نصیب کرے تو ہم کو تلاوت اسکی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ حٰمٓ [illegible] وَالْكِتَابِ
الْمُبِينِ قسم ہے کتاب ظاہر اور روشن کی کہ وہ قرآن شریف ہے واضح کرنیوالا احکام حلال اور حرام کا إِنَّا أَنزَلْنَاهُ تحقیق کہ ہم نے نازل کیا
اس قرآن کو فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ بیچ رات مبارک کے کہ وہ شب قدر ہے [illegible]
نازل ہوئی [illegible] اور اس شب کی برکتوں [illegible]
[illegible] اور فرشتے نازل کرتا ہے [illegible] مبارک ہے شب قدر [illegible] فضیلت [illegible] شعبان
یعنی شب پانزدہم شعبان اور اسکی فضیلت کی روایتیں بھی بہت ہیں لیکن آئمہ معصومین علیہم السلام کی روایتیں اسکی شب قدر ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور قرآن
کی آیتیں بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور دوسری آیت شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور بعد بیان برکت اس شب
کے فرماتا ہے إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ تحقیق ہم ہیں ڈرانیوالے بندوں کو قرآن کے نازل کرنیکے اس شب کہ جسکی برکتوں سے یہ ہے کہ فِيهَا يُفْرَقُ بیچ اسکے فیصلہ کیا جاتا ہے
كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ہر امر محکم کا جسمیں باطل اور کجی نہیں ہوتی اور تمام سال کے وہ احکام کہ جیسے تقسیم روزی کی اور تمام فائدے اور نقصان
دنیا کے اور اجلیں اور عمریں [illegible] جسطرح کمی اور زیادتی نہیں ہوتی اور حضرت امام کاظم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کو آسمان پر بیت المعمور میں
ایکمرتبہ تمام اور کمال کیساتھ نازل کیا اور بعد اسکے بیت المعمور سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آیت آیت اور سورہ سورہ نازل ہوئی اور اس شب کہ جسمیں نازل
ہوا یعنی شب قدر میں مقدر کیا جاتا ہے ہر امر حق اور باطل اور جو کچھ کہ اس سال میں ہوگا اور جس چیز کو چاہے اس سال میں مقدم کرے اور موخر کرے اور رکھے اور ثابت کرے ہر اجلوں کو اور
روزیوں کو اور بلاؤں کو اور مرضوں کو اور جو چاہے کم کرے اور جو چاہے زیادہ کرے اور منقول ہے کہ روزیوں کے نسخوں کو اس شب کے میکائیل کو دیتے ہیں اور بلاؤں کے [illegible]
نسخہ کو جبرئیل کو اور اعمال کے نسخہ کو اسرافیل کو اور مصیبتوں کے نسخہ کو عزرائیل کو [illegible] امر کا حکم کیا جاتا ہے أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا حکم کرتا ہے [illegible] إِنَّا
كُنَّا مُرْسِلِينَ تحقیق کہ ہم ہیں بھیجنے والے قرآن کے [illegible] کتاب [illegible] رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ [illegible]
[illegible] پروردگار تیرے کیطرف سے [illegible] إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ [illegible]

بندوں کی دعا کا الْعَلِيْمُ جاننے والا آگے متعلق ہے رحمت کا اور اسکی تفسیر میں اتفاق ہے مفسرین کا جو اشہر کا ہے اور امرا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور بعضے حال
کہتے ہیں اور رحمۃ مفعول لہ ہے اَنزَلْنَاہُ کا رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور پیدا کرنیوالا ہے وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ کہ
درمیان ان دونوں کے ہے اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ اگر ہو تم یقین کرنیوالے اگر اوپر تحقیق کسی شے کے اور وہ یہ ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود لائق پرستش
سوا اسکے يُحْيِيْ زندہ کرتا ہے بعد مرنے کے وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہے بعد زندہ ہونے کے رَبُّكُمْ پروردگار تمہارا ہے وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ
اور پروردگار باپوں تمہارے پہلوں کا اور کفار اگرچہ خدا کو پروردگار کا اقرار کرتے تھے لیکن خدا کے عالم جمیع اشیاء کا اور معبود ہونے اسکے تابع ہونے اسکے کا اقرار
نہو سکنے سے گویا انکو یقین کامل پروردگار ہونیکا اسکے نہ تھا اسلئے کہ یقین کا یہ نتیجہ ہے اسلئے فرماتا ہے کہ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ بلکہ وہ لوگ بیچ شک کے ہیں
اور جو کچھ کہ ہم نے بیان کیا ہے اور خبری ہے آگی طرف شبہ ہیں اور باوجود اسکے يَلْعَبُوْنَ کھیلتے ہیں یعنی ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں اور جسوقت نصیحت
باز نہیں آتے ہیں فَارْتَقِبْ پس انتظار کر تو واسطے انکے يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ جسدن لاوے آسمان ساتھ دھوئیں ظاہر کے يَّغْشَى
النَّاسَ ڈھانپ لیگا اور گھیر لیگا آدمیوں کو اور آدمی انکو دیکھ کر کہیں گے کہ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ یہ عذاب ہے دردناک کہ خدا نے بھیجا اور قیامت کی
علامات کی حدیث میں آتا ہے کہ اول نشانی قیامت کی دھواں ہے اور آنا عیسی کا آسمان سے اور آنا آگ کا عدن سے کہ لوگوں کو طرف محشر کے ہانکیگی
کسی نے پوچھا یا رسول اللہ دخان کیا چیز ہے حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ درمیان مشرق و مغرب کے بھر جائیگا اور چالیس دن تک رہیگا لیکن مومن
کو مثل زکام کے معلوم ہوگا اور کافر کو ایسا ہوگا جیسے کہ کوئی نشہ میں ہوتا ہے اور اسکے کانوں سے اور ناک کے نتھنوں سے اور مقعد سے باہر نکلیگا اور
حضرت علی نے فرمایا کہ دھواں آسمان سے آئیگا قیامت سے پہلے کہ داخل ہوگا کافر کے کانوں میں یہاں تک کہ ہو جائیگا سر کافر کا جیسا کہ گوسفند بھنے کا سر بھنا
ہوتا ہے اور مومن کو وہ مثل زکام کے معلوم ہوگا اور زمین مثل اس گھر کے ہو جائیگی کہ جسمیں آگ روشن کی ہو اور چالیس دن تک رہیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ
مراد دخان سے قحط ہے کہ رسول خدا کی دعا سے قریش میں آیا تھا اور شدت بھوک کی شدت سے جو دیکھتے آسمان و زمین کے دھواں سا معلوم ہوتا تھا اور انہوں نے
مردار اور ہڈیاں کھائی تھیں اور بعد اسکے ابو سفیان آئے کہ حضرت کی دعا سے قحط رفع ہوا اور جسوقت آدمی دھوئیں یا قحط میں گرفتار ہوں گے تو کہیں گے رَبَّنَا
اكْشِفْ اے پروردگار ہمارے دور کر تو عَنَّا الْعَذَابَ ہم سے عذاب کو اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ تحقیق کہ ہم ایمان لائیں گے اگر عذاب ہم سے دور ہو جائے
لیکن ایمان اس وقت کا قبول نہیں ہے کہ علامت قیامت کو دیکھکر ایمان لائیں گے اور یا یہ کہ بعد دور ہونے عذاب کے کبھی ایمان نہ لائینگے اور اپنی کفر پر ثابت قدم
رہینگے اور دوسرے قول کی موافق ہے کہ انہوں نے بعد دور ہونے عذاب کے وعدہ ایمان لانیکا کیا تھا لیکن جسوقت عذاب دور ہوا اور قحط جاتا رہا تو پھر
کفار قریش ایمان نہ لائے اور عناد اور انکار انکا پہلے سے بھی زیادہ ہوگیا خدا فرماتا ہے کہ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى کہاں سے واسطے ان کفار کے نصیحت پکڑنا وَ
قَدْ جَآءَهُمْ اور تحقیق کہ آیا ہے انکے پاس رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ پیغمبر ظاہر اور ظاہر کرنیوالا معجزوں کا اور انہوں نے اس سے نصیحت نہ پکڑی ثُمَّ
تَوَلَّوْا عَنْهُ پھر پیٹھ پھیری انہوں نے اسکے اور ایمان نہ لائے وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے حق میں اسکے مُعَلَّمٌ کہ سکھلایا گیا ہے یعنی غلام
عجمی اسکو قرآن سکھلاتا ہے اور سوا اسکے یہ کہتے تھے مَّجْنُوْنٌ دیوانہ ہے اور دماغ اسکا پراگندہ ہو گیا ہے اور کبھی اس وقت آنے وحی کے جو حضرت کو
غشی عارض ہوتا تھا انہوں نے کہا کہ یہ مجنون ہے اور جسوقت عذاب اٹھ گیا تب ہوش میں آیا خدا فرماتا ہے اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ تحقیق ہم کھولنے والے
عذاب کے ہیں اور دور کرنیوالے اسکے قَلِيْلًا تھوڑا دور کرنا یعنی بیچ چالیس روز کے اور کہا صفت ہے مصدر کی ہے اور جسوقت کہ وہ عذاب دور ہوگا تو بھی
ایمان لائیں گے پھر نہیں اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ تحقیق تم پھرنیوالے ہو طرف کفر کے یا طرف عذاب کی کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے يَوْمَ نَبْطِشُ
الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى جسدن کہ پکڑیں گے ہم پکڑنا بڑا آتش دوزخ کے عذاب سے یا قیامت کے روز اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ تحقیق ہم بدلا لینے والے ہیں اور
رسول خدا صلعم کو جو کفار کے عناد اور انکار سے بہت رنج زیادہ ہوتا تھا حق تعالی واسطے تسلی اور اذیت دور کرنے کے قصہ حضرت موسی کا اور تکلیف انکو پہنچنے کا اور غرق ہونیکی ہاتھی
اور غرق ہونا فرعونیوں کا بیان کرتا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا اور البتہ تحقیق آزمایا ہمنے اور فتنہ میں ڈالا ہے قَبْلَهُمْ پہلے ان کفار قریش کے قَوْمَ فِرْعَوْنَ

قوم فرعون کو کہ وہ قبطی تھے یعنی انکو ہمنے آزمایا روزی میں فراغت دیکے اور مہلت دیکے لیکن انہوں نے ہماری نعمتوں کا شکر نہ کیا بلکہ کفر میں اپنی زیادتی کی اور
بنی اسرائیل کو اپنی غلامی میں گرفتار کیا وَجَاءَهُمْ اور آیا انکے پاس رَسُولٌ كَرِيمٌ پیغمبر بزرگ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ وہ بلند شان
عالی مرتبہ تھا خدا کے نزدیک اور جس وقت وہ انکے پاس آیا تو انہوں نے کہا أَنْ أَدُّوا یہ کہ سپرد کرو تم إِلَيَّ طرف میری اے فرعونیو عِبَادَ اللَّهِ بندگان خدا
کو یعنی بنی اسرائیل کو کہ وہ تمہارے عذاب میں گرفتار ہیں إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ تحقیق کہ میں واسطے تمہارے پیغمبر امانتدار ہوں جس چیز کا
حکم کیا گیا ہوں خلق کی جانب وہ تمکو پہنچاؤں اپنی جانب سے ہرگز اسکو کم اور زیادہ نہ کروں بلکہ جو کچھ مجھ پر وحی پہنچی ہے وہی پہنچاؤں اور تم جانتے ہو کہ میں نے کبھی خیانت
نہیں کی ہے یعنی جب تمکو میری فرمانبرداری کرنی ہے وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ اور یہ کہ تکبر نہ کرو اور سرکشی نہ کرو اللہ پر اسکے دوستوں پر ظلم کرکے اور سرکشی
ناشکری کرکے اور انکی فرمانبرداری کرکے اور اسکے پیغمبر کا اور وحی کا انکار کرکے إِنِّي آتِيكُمْ تحقیق میں لانے والا ہوں تمہارے پاس بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ
حجت ظاہر ہووے کی ... جس وقت موسیٰ نے انکو یہ کہا تو انہوں نے ارادہ انکے قتل و سنگسار کرنے کا کیا ... حال اسکا دیکھا تو خدا تعالیٰ سے پناہ چاہی اور کہا
وَإِنِّي عُذْتُ اور تحقیق میں نے پناہ پکڑی بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے أَنْ تَرْجُمُونِ اس سے کہ سنگسار کرو تم
مجھکو یا قتل کرو یا دشنام دو یا آزار دو وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي اور اگر نہیں ایمان لاتے تم واسطے میرے ... فَاعْتَزِلُونِ
الگ رہو تم مجھسے اور اپنی نیکی اور بدی کو مجھسے دور رکھو اور مجھکو میرے حال پر چھوڑ دو اور مجھے آزار نہ دو ... حضرت موسیٰ کی نصیحت قبول نہ کیا
اور انکے ایذا دینے میں مشغول ہوئے فَدَعَا رَبَّهُ پس پکارا موسیٰ نے پروردگار اپنے کو اور کہا أَنَّ هَٰؤُلَاءِ تحقیق کہ یہ لوگ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ
ایک قوم ہیں گنہگار سخت کہ ... کفر اور شرک کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے دعا حضرت موسیٰ کی قبول کی اور حکم دیا کہ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا پس لیجا تو بندوں میرے کو راتوں رات
یعنی بنی اسرائیل کو شب کو اپنے ہمراہ مصر سے باہر لیجا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ تحقیق کہ تم پیچھا کئے گئے ہو کہ فرعون تمہارے باہر جانے کی خبر سنکر تمہارے پیچھے روانہ ہوگا
اور جس وقت موسیٰ دریا پر پہنچے تو عصا اپنا دریا پر مارا تاکہ وہ پھٹ جائے اور اس میں بارہ رستے پیدا ہوں ... بارہ قوم میں ان بارہ رستوں سے خشکی پر
نکل جائیں اور انکو ہمراہ لیکر دریا کے پار چلا جا وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اور چھوڑ دے تو دریا کو ٹھہرا ہوا اور رستہ واضح ... اپنے حال پر ... دریا کو اسی طرح ...
راہ ہو نگی اور پھر عصا نہ مارنا تاکہ قبطی ان راہوں میں داخل ہوں اور تو انکے پیچھے کا اندیشہ مت کر إِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ قبطی جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ایک لشکر ہیں
غرق کیا جانے والا دریا میں پس ... حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر شب کو ... روانہ ہوئے اور جس وقت دریا پر پہنچے تو حضرت موسیٰ نے دریا پر عصا مارا اور اسمیں
بارہ رستے ہوگئے موسیٰ اپنی بارہ قوموں کو ہمراہ لیکر دریا پار اتر گئے اور انکے پیچھے فرعون اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر انکی تلاش میں آیا جس وقت دریا پر پہنچا بارہ راہیں خشک دیکھیں
سب اپنے ہمراہیوں کے دریا میں داخل ہوا ... حق تعالیٰ نے دریا کو حکم کیا پانی ... ملکر برابر ہوگیا اس طرح ہوکر گویا
انمیں کبھی رستہ نہ تھا اور قبطی قوم کے سب آدمی غرق ہوکر دوزخ میں پہنچے اور اب حق تعالیٰ انکا حال خبر دیتا ہے کہ كَمْ تَرَكُوا بہت چھوڑے ان قبطیوں نے
مِنْ جَنَّاتٍ باغ بہت پر میوہ اور درختوں اور میوؤں کے وَعُيُونٍ اور چشمے کہ جاری تھے وَزُرُوعٍ اور کھیتیاں وَمَقَامٍ كَرِيمٍ اور مقام بزرگ کہ بڑے
بڑے محل آراستہ تھے وَنَعْمَةٍ اور نعمت طرح طرح کی كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ تھے وہ اسمیں خوش ہوتے ... كَذَٰلِكَ
اسی طرح ہمارا حکم ... وَأَوْرَثْنَاهَا اور وارث کیا ہمنے ان باغوں اور چشموں وغیرہ کا قَوْمًا آخَرِينَ قوم دوسری کو کہ وہ قوم اور
مذہب میں انکی غیر تھی اور وہ بنی اسرائیل تھے کہ خدا تعالیٰ نے انکو قبطیوں کا وارث کرکے سب چیزیں قبطیوں کی انکو دیدیں اور انکی شہروں کا انکو مالک کیا انکے ہلاک کرکے
... فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ پس نہ رویا اوپر ان قبطیوں کے السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ آسمان اور زمین ...
... آسمان اور زمین اور آفتاب ... لیکن انپر آسمان اور زمین نہ روئے ...
... ابن عباس سے منقول ہے کہ جس وقت مومن مرتا ہے تو ... زمین کی جگہ ...
... حضرت ... فرمایا ہے کہ یحییٰ بن زکریا اور حسین بن علی پر آسمان ... روئے ... کسی پر نہیں ...

روز کی کیا ہی فرمایا کہ ایک سرخی آسمان وقت طلوع کے ظاہر ہوئی تھی اور ایک سرخی غروب کے وقت ہوئی تھی اور قائم ہوئی منقول ہے کہ جب کیا گیا حسین جیسے ذبح کیا گیا یحییٰ
اور نہیں روئے ہیں آسمان و زمین مگر ان دونوں پر اور صحیح مسلم جو اہل سنت کی احادیث کی کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ یحییٰ اور حسین پر آسمان رویا اور سدی کا یہ قول ہے
منقول ہے کہ جب حسین شہید ہوئے تو آسمان نے اُن پر گریہ کیا اور گریہ اُسکا سرخی ہے اُسکے اطراف کی ہے **وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ** اور نہ تھے ڈھیل دیے گئے
مہلت دیے گئے ایک وقت سے دوسرے وقت تک بلکہ جس وقت عذاب نازل ہوا اسی وقت ہلاک ہو گئے اور جڑ اور بنیاد سے جاتے رہے **وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ** ع ۲۹ ۱۷
اور البتہ تحقیق نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو **مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ** خوار کرنیوالے عذاب سے کہ اُن پر واقع ہوتا تھا **مِنْ فِرْعَوْنَ** جانب فرعون کے
وہ اُنکے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور بہت سخت محنت اُن سے لیتا تھا اور اپنی بندگی اُن سے کروا کر قید کر رکھا تھا **إِنَّهُ كَانَ** تحقیق کہ وہ فرعون تھا **عَالِيًا** تکبر اور
سرکشی میں **مِنَ الْمُسْرِفِينَ** حد سے گزرنے والوں میں سے کفر اور گناہ میں **وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ** اور البتہ تحقیق برگزیدہ کیا ہم نے اُنکو یعنی
موسیٰ کو اور اُنکی ہمراہ کے مومنین کو **عَلَىٰ عِلْمٍ** اوپر علم کے کہ ہم جانتے تھے اور ہم کو علم پہلا تھا کہ یہ لائق برگزیدہ کرنے کے ہیں سو ہم نے اُنکو برگزیدہ کیا **عَلَى**
الْعَالَمِينَ اوپر عالم کے لوگوں میں اُنکے **وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ** اور دی ہم نے اُنکو نشانیوں قدرت اپنی میں سے **مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ**
وہ چیزیں کہ بیچ اُنکے نعمت ظاہر ہے جیسے پھٹنا دریا کا اُنکے واسطے اور سایہ کرنا ابر کا اور بھیجنا من اور سلوے کا اور اُنکا چھوٹنا فرعونیوں کے ہاتھ سے اور اسکے بعد حق تعالیٰ
پھر کفار قریش کا حال بیان کرتا ہے **إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ** تحقیق یہ لوگ قریش کے البتہ کہتے ہیں اپنی جہالت سے مومنین کے جواب میں جس وقت وہ کہتے
ہیں کہ تم بعد مرنے کے زندہ ہو گے **إِنْ هِيَ** نہیں ہے وہ مرنا **إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ** مگر مرنا ہمارا پہلا دنیا میں بعد اُسکے پھر زندگی نہ ہوگی **وَمَا نَحْنُ**
بِمُنْشَرِينَ اور نہیں ہیں ہم اُٹھائے گئے زندہ کرکے بعد مرنے کے اور اگر تم اے مسلمانو دوبارہ زندہ ہونیکا دعوی کرتے ہو تو **فَأْتُوا بِآبَائِنَا** پس لاؤ تم
باپوں ہمارے کو اور خدا سے درخواست کرو کہ وہ اُنکو زندہ کر دے **إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ** اگر ہو تم راست اور درست کہنے میں کہ خدا قادر ہے دوبارہ زندہ کرنے پر
اور کہتے ہیں کہ کہنے والا اس بات کا ابو جہل تھا سو حضرت سے کہتا تھا کہ اگر تو سچا ہے تو قصی بن کلاب جو دادا ہمارا ہے کو زندہ کر دے کہ ہم اُس سے حوال زندہ ہونے کا اور قیامت
کا دریافت کریں اور جناب سرور کائنات دلیلیں قائم کرتے تھے اور معجزے دکھلاتے تھے اور وہ کفر کی زیادتی سے نہیں مان کرتے بیجا سوال کرتے تھے سو اسکے خوف دلانے کو
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **أَهُمْ خَيْرٌ** کیا وہ قریش بہتر ہیں قوت اور شوکت اور سختی میں **أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ** یا قوم تبع کی کہ ایک لشکر تھا اُسکے ساتھ بہت **وَالَّذِينَ**
اور وہ لوگ کہ تھے **مِن قَبْلِهِمْ** پہلے اُنکے جیسے کہ قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور باوجود اُنکی قوت اور شوکت کے **أَهْلَكْنَاهُمْ** ہلاک کیا ہم نے اُنکو **إِنَّهُمْ**
كَانُوا مُجْرِمِينَ تحقیق کہ وہ لوگ تھے سخت گناہ کرنیوالے مثل کفر اور شرک کے اور قیامت کا انکار کرتے تھے اس جس وقت کہ ہم نے اُنکو باوجود اس قوت اور کثرت کے
ہلاک کیا تو قریش کہ اُنکی نہایت کم مرتبہ ہیں تو ہمارے عذاب سے کیونکر نجات پائینگے اور کہتے ہیں کہ تبع حمیری ایک بادشاہ تھا اور کنیت اُسکی ابو یعقوب تھی اور نام اُسکا اسعد
بن ملکا تھا اور لشکر بیشمار رکھتا تھا اور مشرق مغرب تک اُسنے سیر کی اور بڑے بڑے شہر اپنے قبضہ میں لایا اور سمرقند کو اُسنے منہدم کیا اور پھر اُسکو بنایا اور کثرت لشکر
اور خادموں اور تابعداروں کی جہت سے نام اُسکا تبع مشہور ہوا تھا اور کہتے ہیں کہ وہ یمن کا بادشاہ تھا اور یمن کے بادشاہوں کو تبابعہ کہتے ہیں جیسے کہ خاقان ترک
کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو کہتے ہیں اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تبع کو دشنام مت دو اس لئے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ پیغمبر
تھا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ مرد صالح اور نیک تھا اور حق تعالیٰ نے اُسکی قوم کی مذمت کی ہے اُسکی مذمت نہیں کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا تبع نے اوس
اور خزرج کی قبیلے سے کہا تھا کہ تم اسی حال پر قائم رہنا تاکہ پیغمبر آخر الزمان آوے اور اگر میں اُسکو پاؤں تو اُسکی خدمتگاری کروں اور منقول ہے کہ تبع اگر کسیکو خط لکھتا
تھا تو اُسکے اول میں لکھتا تھا کہ بسم اللہ الذی ملک برا و بحرا و ضحا و ریحا یعنی بنام خدا کہ بادشاہ ہے خشکی اور تری کا اور آفتاب کا اور ہوا کا اور منقول ہے کہ پہلے پہل
خانہ کعبہ کو لباس تبع نے پہنایا اور روایت ہے کہ پہلے تبع آتش پرست تھا اور جس وقت اُسکے بیٹے کو مدینہ میں قتل کیا تو اُسنے وہاں کے رہنے والوں پر لشکر کشی کی اور دو آدمی
بنی قریظہ میں سے کتاب والے اور ربی یہ خبر سنکر اُسکے پاس آئے اور تبع سے کہا کہ ایسا ہرگز مت کر کہ مدینہ مقام ہجرت پیغمبر آخر الزمان اور حضرت کی بہت تعریف کی وہ یہ
سنکر اُنکے قتل اور غارت سے دست بردار ہوا اور اُن دونوں کے ہاتھ پر ایمان لایا اور ایک جماعت اہل کتاب کی ہمراہ لیکر یمن کو روانہ ہوا اور ایک جماعت بنی ہدیل کی

انکو رستہ میں آ ملی اور کہا کہ ہم تجھکو ایک مکان بتلاتے ہیں کہ اس میں خزانہ ہے چاندی اور سونے اور موتیوں کا انہوں نے پوچھا کہ کہاں ہے وہ کہا کہ مکہ میں اور غرض انکی یہ قصد خانہ کعبہ کا
کرے اور ہلاک ہو جاوے انکے علما کے روبرو قصہ خزانہ کا بیان کیا انہوں نے کہا کہ اے بادشاہ ہرگز یہ ارادہ نہ کرنا کہ تمام روئے زمین میں یہی جگہہ بزرگ زیادہ ہے اور جو کوئی
اسکا قصد کرتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے تبع یہ سنکر مکہ کو روانہ ہوا اور خانہ کعبہ کو جا پہنچا اور چھ ہزار حیوان قربان کئے اور مدینے میں گیا روانہ ہوا اور ایک قوم حمیر نے انکی مخالفت کی
اور کہا کہ ہمارے دین سے پھر گیا ہے ہم تیرے ہمراہ نہیں چلتے تبع نے انکو خدا تعالیٰ کی توحید کیطرف رہنمائی کی اور ان لوگوں نے اور زیادہ عناد اور انکار کیا اور کہا کہ ہم آگ سے
آزمائش کرتے ہیں اور وہ ایک آگ تھی پہاڑ کے درے میں یعنی یمن کے پہاڑ میں ایک پہاڑ کے نیچے وہ آگ تھی جو فیصلہ کیا کرتی جسوقت آپس میں جھگڑا ہوتا تو اس آگ کے پاس جاتے
جو کوئی کہ جھوٹا ہوتا تھا وہ جلجاتا تھا اور سچے کو کچھہ اثر نہ ہوتا تھا وہ وہاں گئے اور علما اہل کتاب اپنی کتابیں لیکر اس آگ میں داخل ہوئے اور سلامت اس سے باہر نکل آئے اور
آتش پرست آگ میں داخل ہوتے ہی جلگئے اور منقول ہے کہ تبع نے ایک نامہ جناب سید عالم کو لکھا اور شامول یہودی کو سپرد کیا کہ اگر تو زندہ رہے تو جناب رسالتمآب کو
پہونچا دینا اور جو تو نہ پہونچے تو اپنی اولاد کے سپرد کریو اور وصیت کیجیو کہ حضرت کو پہونچا دیں کہتے ہیں کہ ابو ایوب انصاری فرزند شامول کی نسل میں تھا وہ نامہ اسنے حضرت کی خدمت میں
عرض کیا اور حضرت نے تین مرتبہ فرمایا کہ مرحبا برادر نیک تبع کو اور منقول ہے کہ ایمان لایا تھا اسوقت پیغمبر خدا سے پہلے حضرت کے ایمان لایا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صلعم پر اور بعضے کہتے ہیں کہ ہزار برس پہلے حضرت سے ایمان لایا تھا پیغمبری سے پہلے ایک ہزار چالیس برس تھا اور اللہ تعالیٰ قیامت کا حال بیان فرماتا ہے وَمَا
خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمانوں کو اور زمین کو وَمَا بَیْنَهُمَا اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے لٰعِبِیْنَ
بازی کرنیوالے ہوکر یہ حال واقع ہوا ہے یعنی ان سب چیزوں کو کھیل اور دل لگی کے لئے نہیں پیدا کیا ہے بلکہ انکے پیدا کرنے سے ایک نفع اور فائدہ ہے اور
اگر انکو پیدا کرنے والے ہیں پیدا کیا ہے پس کیونکر بیکار اور معطل چھوڑینگے ہم بدون ثواب و عذاب کے لوگوں کو قیامت میں مَا خَلَقْنٰهُمَآ نہیں پیدا کیا ہمنے
دونوں کو یعنی آسمان اور زمین کو اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھ حق کے اور واسطے ایک مصلحت کے کہ حق تعالیٰ نے انکو پیدا کیا ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور
لیکن اکثر انکے بسبب تامل نکرنیکے لَا یَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں کہ فعل حکیم کا خالی حکمت اور مصلحت سے نہیں ہے اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق دن
جدا ہونے حق کا باطل سے مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ وقت جمع ہونے انکے کا ہے سب کا جسدن یہ حال واقع ہوگا یعنی دن قیامت کا وقت جمع ہونے سب آدمیوں کا ہے
یَوْمَ لَا یُغْنِیْ جسدن کہ نہ دفع کریگا عذاب اور نہ دور کریگا مَوْلًى کوئی دوست عَنْ مَّوْلًى دوست سے شَیْئًا کسی چیز کو عذاب سے
وَّلَا هُمْ اور نہ وہ دوست یُنْصَرُوْنَ مدد کئے جاوینگے دوستوں کی جانب سے کہ عذاب سے نجات پاویں اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ مگر وہ
شخص کہ رحم کریگا خدا اسپر کہ اسکو بخشے اور باذن شفاعت کا اسکو حق ہوا ہے اگر وہ مومن ہو تو کفار کیواسطے شفاعت نہیں ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ
الرَّحِیْمُ تحقیق وہ غالب ہے اعدا پر اور مہربان ہے دوستوں پر کہ جو کوئی انکی فرمانبرداری کرے انکو بخشے فرماتا ہے کہ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ تحقیق درخت زقوم کا
طَعَامُ الْاَثِیْمِ کھانا گنہگار کا ہے جو کہ کفر اور شرک کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس اثیم سے ابوجہل ہے کہ اسنے کہا تھا کہ محمد ہمکو زقوم سے ڈراتا ہے زقوم کیا ہے مگر کھجور اور مکھن
اور اسکو ہم کھاتے ہیں کہ قوم یہود نہیں ہے جب ابوجہل کھجور اور مکھن منگاکر قوم سے کہا کہ زقوم یہی ہے کَالْمُهْلِ مانند تانبے پگھلے ہوئے کی یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ جوش کریگا پیٹوں میں اور اسکا ذائقہ
حنظل کی مانند تلخ ہوگا اور باقی کی بابت یعنی جوش کرنا قوم کا کَغَلْیِ الْحَمِیْمِ مانند جوش کرنے پانی گرم کے شدت حرارت سے اور پھر کہا جاویگا
جہنم کے فرشتوں کو خُذُوْهُ پکڑو اس گنہگار کو فَاعْتِلُوْهُ پس کھینچو اسکو
یعنی کھینچتے ہوئے لیجاؤ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ طرف بیچ اور وسط دوزخ کے ثُمَّ صُبُّوْا پھر ڈالو فَوْقَ رَاْسِهٖ اوپر سر اسکے مِنْ عَذَابِ
الْحَمِیْمِ عذاب آب گرم کے کہ جسکا عذاب انکو حق کیطرف سے ہے اور فرشتے اس گنہگار کافر کو ساتھ سخت کے یہ کہینگے ذُقْ چکھہ تو عذاب کو کہ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ تحقیق تو عزت والا ہے الْكَرِیْمُ بزرگوار ہے یعنی ابوجہل کہتا تھا کہ درمیان ان دونوں پہاڑوں کے
کوئی مجھہ سے زیادہ عزت والا اور بزرگ نہیں ہے سو اب فرشتے ٹھٹھے کرتے ہیں کہ تو اپنے گمان میں ایسا ہی تھا پس آج روز قیامت کہا جاویگا کہ
تو ہرگز عذاب سے نہیں چھوٹ سکتا ہے اور کسی کی طرف سے تو نہیں بچ سکتا اور کافروں سے کہا جاویگا اِنَّ هٰذَا تحقیق یہ عذاب مَا كُنْتُمْ بِهٖ جسکے ساتھ تم

ساتھ اسکے دنیا میں تمترون شک کیا کرتے تھے وہ جسکا تھا تم اور اسی پر فرمایا ہے اور اسکی حق ہونے کا ہوتا ان المتقین تحقیق پرہیزگار لوگ
ہونگے بیچ فی مقام امین جگہ امن والی کے پہونچے آفت اور محنت اور دور ہوئے سب سے اور مقام امین کے بدل کو فرمایا ہے فی جنات
بیچ بہشتوں کے باغوں بھری بیچ درختوں اور میووں کے وعیون اور چشمون جاری ہونیوالوں کے یلبسون پہنینگے پوشاک من سندس
ریشمی باریک سے مثل اسی کے واستبرق اور ریشمی گاڑھے کپڑے مثل اطلس کے متقابلین آمنے سامنے بیٹھے ہونگے تاکہ آپس میں ایک شخص دوسرے
شخص کو دیکھا کرے اور مقابل ہونا حال واقع ہوا کذلک ایسا ہی حال ہے بہشت کا اور بہشت کے رہنے والوں مومنین کا وزوجنٰہم اور زوجہ کریں گے ہم
انکے واسطے بحور عین حوروں سے کہ وہ عورتیں ہیں بہشت کی سفید رنگ اور نازک بدن ہیں اور بڑی آنکھوں والیاں کہ جنکی آنکھوں کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی
نہایت سیاہ اور کہتے ہیں کہ حوریں وہ عورتیں ہیں کہ نہایت ہی خوبصورت ہیں سفیدی انکی چہرہ کی ایسی کہ آنکھیں انکو دیکھکر حیران ہو جاتی ہیں اور صفائی انکے بدنوں کی
ایسی ہے کہ جو کوئی انہیں نظر کرے تو اپنا چہرہ انکے بدن میں دیکھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کو سات سو باکرہ کنواریاں ہونگی اور ایک ہزار غیر باکرہ
اور وہ زوجہ حور عین سے اور ہر چیز کا بہشت میں یدعون فیہا طلب کرینگے بیچ ان بہشتوں کے جو خواہش کرینگے بکل فاکہۃ
ساتھ ہر میوہ کے آمنین امن میں ہونگے لا یذوقون فیہا الموت نہ چکھینگے بیچ ان بہشتوں کے موت کو
الا الموتۃ الاولی مگر موت پہلی کو کہ وہ دنیا میں ہے اور آخرت میں انکے واسطے موت نہ ہوگی اور بعضے کہتے ہیں الا بمعنی بعد یعنی چکھینگے وہ بیچ
ان بہشتوں کے موت کو بعد موت پہلی کے جو کہ دنیا میں ہے ووقٰہم اور نگاہ رکھے گا خدا ان مومنوں کو عذاب الجحیم عذاب آگ جلانیوالی سے اور بخشش کرنا
بہشت کا پرہیزگاروں کو فضلا من ربک فضل ہے پروردگار تیرے کی طرف سے اور احسان اور کرم ہے اسکا اور فضلا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ذٰلک
وہ یعنی ہمیشہ رہنا بہشت میں قسم قسم کی نعمتوں کے اور رہا ہونا اسکے ہر صورت کی تلخی کا کہ چکھنا ہو الفوز العظیم وہی مراد پانا بڑا ہے کہ سب بلاؤں سے
رہائی پا کر حاصل کرنا جمیع مقاصد کا ہے فانما یسرناہ پس سوائے اسکے نہیں آسان کیا ہے ہمنے قرآن کو اور سہل کرکے نازل کیا ہے ہمنے اسکو بلسانک
ساتھ زبان تیری کے لعلہم یتذکرون تاکہ وہ کفار نصیحت پکڑیں اور انکی معانی کو سمجھکر تدبر کریں اور جسوقت کہ وہ کفار باوجود آسان ہونے
انکی معنی کے بھی نصیحت نہ پکڑیں فارتقب پس منتظر رہ تو اس امر کا کہ جو ان پر نازل ہوا انہم مرتقبون تحقیق کہ وہ بھی انتظار کرتے ہیں
کہ تجھکو کیا چیز پہنچے لیکن تجھکو خدا کیطرف سے نصرت اور مدد پہنچے گی اور وہ عذاب میں گرفتار ہونگے سورۃ الجاثیۃ اور سورۃ شریعت بھی اسکو کہتے
ہیں اور یہ سورۃ مکی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آیہ قل للذین آمنوا یغفروا مدینہ میں نازل ہوئی ہے اور اسمیں سینتیس ۳۷ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ
جو کوئی سورۃ جاثیہ کو پڑھے ثواب اسکا یہ ہے کہ آتش دوزخ کو نہ دیکھیگا اور نہ دوزخ کا جلانا سنیگا عوض یہ کہ وہ دوزخ میں نہ جائیگا اور ہمراہ محمد صلعم کے ہوگا
بسم اللہ الرحمن الرحیم حم اسکی تفسیر پہلے گذر گئی ہے تنزیل الکتاب نازل کرنا اس کتاب کا من اللہ خدا کی جانب
سے العزیز غالب ہے ہر چیز پر الحکیم حکمت والا ہے کہ ہر کام کو موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حم قسم ہے اور تنزیل الکتاب صفت اسکی
یعنی قسم ہے حم کی کہ یہ کتاب ہے کہ بھیجی گئی ہے خدائے غالب کی جانب سے اور جواب قسم کا یہ ہے ان فی السمٰوٰت تحقیق بیچ آسمانوں کے مثل ستاروں
اور آفتاب اور ماہتاب وغیرہ کے والارض اور بیچ زمین کے مثل پہاڑوں اور درختوں اور دریاؤں اور میووں وغیرہ کے لآیات للمؤمنین
البتہ نشانیاں ہیں واسطے ایمان لانیوالوں کے کہ وہ سب ایسی نشانیاں ہیں کہ دلالت کرتی ہیں خدا کی وحدانیت اور قدرت کاملہ پر ایمان لانیکے واسطے وفی خلقکم اور بیچ پیدا
کرنے تمہارے کے ابتدائی نطفہ سے پیدا ہونے تک کہ کبھی نطفہ کا خون بنایا اور پھر گوشت اور ہڈیاں بنائیں اور طرح طرح کی عجیب اعضا بنا کر کاریگریاں اسمیں رکھیں اور پھر
پیدا کیا اور جوان کیا اور بوڑھا کیا وما یبث اور بیچ اس چیز کے کہ بکھیرتا ہے اور پھیلاتا ہے زمین پر من دابۃ چلنے والوں قسم سے طرح طرح کی
جنس اور صورت کے جاندار سب آیات نشانیاں قدرت اور وحدانیت خدا کی ہیں لقوم یوقنون واسطے اس گروہ کے کہ یقین کرتے ہیں خدا
کے وجود واحد اور قادر ہونیکا واختلاف اللیل والنہار اور بیچ آمد و رفت رات کے اور دن کے کہ ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور بیچ

ع ۱۷ سورۃ الجاثیۃ

مختلف ہیں جو حال اُن دونوں کے روشنی اور تاریکی اور درازی اور کوتاہی میں وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ اور بیچ اُس چیز کے کہ نازل کیا ہے اللہ نے مِنَ السَّمَاءِ
آسمان سے مِنْ رِزْقٍ روزی میں سے کہ وہ باران ہے اس سبب سے کہ سبب روزی کا ہے اوسکے لئے روزی کہا ہے فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ پس زندہ کیا ساتھ
اُس پانی کے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا بعد مرنے اُسکے اور خشک ہونے کے وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ اور بیچ پھیرنے ہواؤں کے کبھی پورب کو اور کبھی پچھاں کو سب
آيَاتٌ علامتیں ہیں وحدانیت اور قدرت خدا پر لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ واسطے اُس قوم کے کہ سمجھتے ہیں یعنی عقل کو کام فرماتے ہیں ان سب چیزوں میں غور
اور نظر تامل انکو دیکھتے ہیں اور بعد دیکھنے کے انکو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ چیزیں بنائی ہوئی ہیں ضرور بنانے والا ہے سوا اُسکے کوئی اور نہیں اور وہی
خدا ہے اور کفار جو ان علامتوں کو قدرت خدا کی دیکھکر ایمان نہیں لاتے تھے اُنکی حق میں فرماتا ہے کہ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ یہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں
اور یا یہ کہ یہ آیتیں اُسکی ہیں قرآن میں کہ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ پڑھتے ہیں ہم اُنکو اوپر تیرے بِالْحَقِّ ساتھ حق اور راستی کے کہ نہ اُس میں کچھ ساتھ اور
کفار یا جو ظاہر اور واضح ہوا ایسی علامتوں کے بیان سے نہیں لاتے اور عقل سے کام نہیں لیتے فرماتا ہے کہ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ پس ساتھ کس بات کے بَعْدَ
اللَّهِ بعد سخن خدا کے کہ وہ قرآن ہے وَآيَاتِهِ اور نشانیوں اُسکی کے يُؤْمِنُونَ ایمان لاوینگے وہ اور یا یہ کہ بعد آیتوں خدا کی
ایمان لاوینگے وہ اور مقدم کیا اللہ سبحانہ کو آیات پر مقدم ہو گیا ہے اور اُنکے بعد ہے اور
لئے تو منکرین پڑھتا تا سو اور بار ہو یہ منکرون ناسمجھ وَيْلٌ اور ہے ویل ایک جگہ دوزخ میں کہ خون پیپ سے بھرا ہوا لِكُلِّ أَفَّاكٍ واسطے ہر جھوٹ
بولنے والے أَثِيمٍ گناہ سخت کرنیوالے کے کہ وہ نضر بن حارث ہے يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ سنتا ہے آیات خدا کو تُتْلَىٰ عَلَيْهِ پڑھی جاتی ہیں اوپر اسکے ثُمَّ
يُصِرُّ پھر اصرار کرتا ہے کفر اور گناہ پر مُسْتَكْبِرًا سرکشی کرنیوالا ہو کر یہ حال اسکا ہوا یعنی آیتوں کو سنکر مستکبر ہوتا ہے كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا
گویا کہ نہیں سنا ہے اُن آیتوں کو اور جس وقت کہ حال اسکا یہ ہے فَبَشِّرْهُ پس خوشخبری دے تو اسکو ای محمد بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ساتھ عذاب دکھ دینے والے
بشارت کا لفظ طرح استہزا کے ہے اس مقام میں وَإِذَا عَلِمَ اور جس وقت کہ جانتا ہے وہ مِنْ آيَاتِنَا آیتوں ہماری میں سے جو کہ ہماری کتاب میں
ہیں شَيْئًا کسی چیز کو یعنی بعد سننے کے اسکو معلوم ہو کہ یہ آیتیں قرآن کی ہیں اتَّخَذَهَا هُزُوًا پکڑتا ہے انکو یعنی ٹھٹھا کرتا ہے اُن آیتوں کو ہنسی و ٹھٹھا
مذاق جانتا ہے کہ یہ کوئی شی نہیں ہے جیسے کہ نضر بن حارث مقابلہ میں قرآن کے قصہ رستم و اسفندیار کا پڑھتا تھا أُولَٰئِكَ یہ لوگ جو ایسے ہیں لَهُمْ عَذَابٌ
مُهِينٌ واسطے اُنکے عذاب ہے خوار کرنیوالا کہ مِنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ پیچھے اُنکے دوزخ ہے اور آگے اُنکے یہ ہے کہ بولا جاتا ہے واسطے اُنکے جو کہ
سو ہی ہے اسکو وراء کہتے ہیں جو آگے ہو خواہ پیچھے ہو اور یا یہ کہ پیچھے اُنکے دوزخ ہے یعنی بعد مرگ کے دوزخ ہے وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ اور نہ دفع کریگی اُنسے
اور نہ دور کریگی مَا كَسَبُوا وہ چیز کہ کسب کی ہے انہوں نے مال اور متاع دنیا سے اور کمائی کر کے انکو جمع کیا ہے شَيْئًا کسی چیز کو عذاب سے یعنی مال اُنکا
مال اور متاع دنیا کی عذاب کو اُنسے دور نہ کر سکیگے وَلَا مَا اتَّخَذُوا اور نہ وہ کہ پکڑی ہیں انہوں نے مِنْ دُونِ اللَّهِ سوا خدا کے أَوْلِيَاءَ دوست کہ
وہ معبود اُنکے ہیں اور باُمید شفاعت اُنکی پرستش کرتے ہیں وہ بھی اُنسے عذاب کو دور نہ کر سکینگے وَلَهُمْ اور واسطے اُنکے دوزخ میں عَذَابٌ عَظِيمٌ عذاب ہے
بڑا کہ سختی اُسکی حد سے زیادہ ہے هَٰذَا یہ قرآن کہ تجھپر پڑھا ہے هُدًى راہ دکھانیوالا ہے راہ حق کا وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے
اور ایمان نہیں لائے ہیں بِآيَاتِ رَبِّهِمْ ساتھ آیتوں پروردگار اپنے کے لَهُمْ عَذَابٌ مِنْ رِجْزٍ واسطے اُنکے عذاب ہے سخت عذاب میں سے کہ
ع ١١ / ١٥ أَلِيمٌ دردناک ہے اور رجز بڑی سخت عذاب کو کہتے ہیں اور اب اپنی توحید اور قدرت کی بیان فرماتا ہے کہ اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ خدا وہ شخص ہے کہ مسخر کیا ہے
لَكُمُ الْبَحْرَ واسطے تمہارے دریا کو کہ سطح اُسکا برابر بنا دیا اور غوطہ لگانا آسان کر دیا لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ تا کہ جاری ہوویں کشتیاں بیچ اُسکے بِأَمْرِهِ ساتھ
حکم اُسکے کہ تم مال تجارت نہیں کھیر کر لیجاؤ اور فائدہ حاصل کرو اور بطریق دریا کے جلدی مسافت قطع کرو وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ اور تا کہ تلاش کرو
فضل اسکے کہ موتی اور مونگا وغیرہ جواہر اُس میں سے نکالو غوطہ لگا کر وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور تا کہ تم شکر کرو ان نعمتوں کا جو حاصل ہیں وَسَخَّرَ لَكُمْ اور
مسخر کیا ہے واسطے تمہارے مَا فِي السَّمَاوَاتِ ان چیزوں کو کہ بیچ آسمانوں کے ہیں یعنی اُنکو فائدہ تمکو پہنچانے والا کیا ہے جیسے آفتاب اور ستارے اور بادل

وَمَا فِی الْاَرْضِ اور ان چیزوں کو کہ بیچ زمین کے ہیں مثل حیوانات کے اور درختوں کے اور پہاڑوں کے جَمِیْعًا سب کو مِّنْهُ اپنی جانب سے ہر ایک
عبرت ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق بیچ اس کے کہ ذکر کی گئی چیزوں کی لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ واسطے اس
قوم کے کہ سوچتے ہیں [illegible] اسلام میں بعض مسلمان کفار کو نصیحت کرتے ایمان کی [illegible]
[illegible] اور مسلمانوں نے انکو اپنا بدلا لینا چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی
قُلْ کہدو [illegible] لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یَغْفِرُوْا بخشیں اور [illegible] بدلا لینے سے درگذر کریں لِلَّذِیْنَ
لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں امید رکھتے ہیں وہ دنوں [illegible] عذاب خدا کے [illegible] یعنی وہ دن کہ جن میں خدا تعالیٰ
[illegible] نازل کیا ہے [illegible]
[illegible] لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دے [illegible] قَوْمًا قوم کو بِمَا کَانُوْا
یَکْسِبُوْنَ بسبب اس چیز کے کہ تھے [illegible] مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو شخص عمل کرے نیک [illegible]
اور [illegible] فَلِنَفْسِهٖ پس واسطے نفس اپنے کے ہے فائدہ [illegible] وَمَنْ اَسَآءَ اور جو کوئی بدی کرے فَعَلَیْهَا پس اوپر اس
[illegible] ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ پھر طرف پروردگار اپنے کے تُرْجَعُوْنَ پھیرے جاؤگے [illegible] جزا [illegible] فائدہ اور ضرر [illegible] اور اب
بنی اسرائیل کا حال بیان کرتا ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور البتہ تحقیق دی ہم نے بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ بنی اسرائیل کو کتاب وَالْحُکْمَ اور حکمت
وَالنُّبُوَّةَ اور نبوت [illegible] بنی اسرائیل میں کثرت سے پیغمبر ہوئے [illegible]
[illegible] وَرَزَقْنٰهُمْ اور روزی دی ہم نے ان بنی اسرائیل کو مِّنَ الطَّیِّبٰتِ پاکیزہ کھانوں سے [illegible] حلال اور لذیذ تھی وَفَضَّلْنٰهُمْ اور بزرگی
دی ہم نے انکو عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اوپر عالم کے لوگوں [illegible] پادشاہ [illegible] پیدا کئے وَاٰتَیْنٰهُمْ اور دی ہم نے انکو
بَیِّنٰتٍ دلیلیں روشن مِّنَ الْاَمْرِ کار دین [illegible] معجزے [illegible] دلیلیں روشن پیغمبر آخر الزمان کے [illegible]
[illegible] اوصاف اور علامتیں [illegible] فَمَا اخْتَلَفُوْٓا پس نہیں اختلاف کیا انہوں نے [illegible] اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اس کے کہ آیا ان کو علم [illegible] بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ [illegible] درمیان اپنے کہ
[illegible] ریاست [illegible] اختلاف کیا انہوں نے [illegible] ریاست [illegible] صلعم کی انکار کر [illegible]
[illegible] اوصاف اور علامتیں محمد صلعم کی ہیں اِنَّ رَبَّکَ تحقیق پروردگار تیرا یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ حکم کریگا
درمیان انکے جزا [illegible] یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ بیچ اس چیز کے کہ تھے وہ بیچ اسکے یَخْتَلِفُوْنَ اختلاف کرتے [illegible]
انکار [illegible] ثُمَّ جَعَلْنٰکَ پھر کیا ہم نے تجھکو [illegible] بنی اسرائیل کے عَلٰی شَرِیْعَةٍ اوپر ایک طریقہ
[illegible] مِّنَ الْاَمْرِ کار دین [illegible] فَاتَّبِعْهَا پس پیروی کر [illegible] وَلَا تَتَّبِعْ اور نہ پیروی کر اَهْوَآءَ
الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ خواہشوں ان لوگوں کی [illegible] حق [illegible] اپنے نفس کی خواہشوں
[illegible]
[illegible] اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْکَ [illegible] مِنَ اللّٰهِ
[illegible] شَیْـًٔا [illegible] وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ اور تحقیق
[illegible] بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ [illegible]
[illegible] وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ [illegible]

اور خدا دوست ہے پرہیزگاروں کا یعنی ان لوگوں کا جو پرہیزگاری اور تقویٰ کرتے ہیں هٰذَا یہ قرآن یا پیری اسلام کی بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ بینائیاں ہیں آدمیوں کے لیے کہ
بہشت کی راہ ان کو دکھلاتے ہیں وَهُدًى اور دکھلانے والا دین حق کا ہے وَرَحْمَةٌ اور رحمت ہے لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ واسطے اس قوم کے کہ یقین
لاتے ہیں اور اس کا اعتقاد رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مشرکین مسلمانوں سے کہتے تھے کہ اگر قیامت کا ہونا حق ہے جیسے کہ گمان تمہارا ہے تو ہم جیسے بھی حال اور مرتبہ میں
تم سے زیادہ ہوں گے جیسے کہ ہم یہاں تم سے دولت اور نعمت میں زیادہ ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ
کیا گمان کیا ہے ان لوگوں نے کہ کسب کیا ہے انہوں نے برائیوں کو مثل کفر اور شرک کے اَنْ نَّجْعَلَهُمْ یہ کہ کریں ہم ان کو كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مانند ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں خدا اور پیغمبر پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے ہیں انہوں نے نیک یعنی مشرکین و مومنین [illegible]
[illegible] کہ ہم مومنین اور کفار کو سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ برابر زندگی ان کی اور مرنا ان کا [illegible]
[illegible] لیکن آخرت میں [illegible] گرفتار ہوں گے اور مومنین [illegible] بہشت [illegible]
[illegible] سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ [illegible]

[illegible] مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اور پیدا کیا ہے خدا نے آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق اور درستی کے [illegible]
[illegible] وَلِتُجْزٰى
كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ اور تاکہ بدلا دیا جائے ہر نفس کو ساتھ اس چیز کے کہ کسب کیا ہے [illegible]
لَا يُظْلَمُوْنَ نہ ظلم کیے جاویں گے [illegible]
[illegible]
[illegible] اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ
[illegible] وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ [illegible]
[illegible]
[illegible] عَلٰى عِلْمٍ [illegible]
[illegible] وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ [illegible] وَقَلْبِهٖ [illegible] وَجَعَلَ
عَلٰى بَصَرِهٖ اور کیا اوپر بینائی اس کے یعنی [illegible] غِشٰوَةً پردہ [illegible]
[illegible] کلام حق [illegible]
فَمَنْ يَّهْدِيْهِ پس کون شخص ہدایت کرے گا اس کو مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ [illegible]
[illegible] اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ [illegible]
[illegible]
[illegible] وَقَالُوْا [illegible]

مَا هِيَ نہیں ہے وہ زندگی اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا مگر زندگانی دنیا کی کہ جس میں ہم ہیں نَمُوتُ وَنَحْيَا مرتے ہیں ہم اور زندہ ہوتے ہیں
ہم یعنی یہ ہے ہم میں سے مرتے ہیں اور بعضے پیدا ہوتے ہیں اور یا یہ کہ پہلے ہم نطفہ تھے اور زندہ ہوتے ہیں ہم اولاد کے باقی نہیں ہے اور یا یہ کہ مرتی ہیں
روح ہماری بدن سے نکل جاتی ہے اور زندہ ہوتے ہیں ہم کہ روح ہماری پھر بدن میں داخل ہوتی ہے یعنی دنیا میں [illegible] اور علماء نے [illegible]
ہیں [illegible] وہ کفار منکر قیامت کے وَمَا يُهْلِكُنَا اور نہیں ہلاک کرتا ہے ہم کو اِلَّا الدَّهْرُ مگر زمانہ یعنی گزرنا رات دن کا اور دراز ہونا عمر
کا اور اسی طرح چلا جانا ہے [illegible] اور [illegible] ہماری روح کو [illegible] اور اسی طرح [illegible] ہم پیدا ہوتے ہیں [illegible]
نہیں اور یہ دنیا اسی طرح چلی آئی ہے اور اسی طرح ہمیشہ کو چلی جاویگی وَمَا لَهُمْ اور نہیں ہے واسطے ان کافروں منکرین قیامت کے بِذٰلِكَ ساتھ اس کلام کے
مِنْ عِلْمٍ کچھ کوئی علم [illegible] دلیل [illegible] انکار کرتے ہیں [illegible]
دلیل [illegible] اور یہ [illegible]
خدا ہی نہ گزرنا زمانہ کا اور وہ قدرت [illegible] آخرت [illegible] اِنْ هُمْ نہیں ہیں وہ اِلَّا يَظُنُّونَ مگر گمان کرتے یعنی کلام انکا
محض گمان انکا ہے کہ بدون دلیل کے [illegible]
کفار [illegible] حضرت نے فرمایا کہ [illegible]
ان [illegible] وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے اٰيٰتُنَا آیتیں ہماری کتاب کی
بَيِّنٰتٍ کہ روشن ہیں [illegible] مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ نہیں ہے دلیل ان کی
[illegible] اِلَّا اَنْ قَالُوا ائْتُوْا مگر یہ کہ کہیں وہ کہ لاؤ تم بِاٰبَآئِنَآ باپوں ہمارے کو زندہ کر کے [illegible] زندہ ہونا
[illegible] اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے [illegible] دوبارہ زندہ کریگا [illegible] کلام انکا
جہالت کی [illegible] خدا [illegible] زندہ [illegible] وقت خاص یعنی قیامت کے دن اور دنیا میں
زندہ [illegible] قُلِ
اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ خدا زندہ کرتا ہے تمکو [illegible] ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مارتا ہے تمکو دنیا میں وقت اجل کے ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ پھر جمع کریگا
تمکو [illegible] اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ نہیں شک بیچ ہونے کے اس [illegible] زندہ کریگا [illegible]
شخص قادر ہے [illegible] دوبارہ زندہ کرنے پر [illegible] و
لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں اسکو بسبب تامل نہ کرنے اور نظر نہ کرنے کی [illegible] قدرت کی
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے خدا کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی [illegible] تمام مخلوقات کا [illegible]
[illegible] قدرت دوبارہ زندہ کرنے کی [illegible] قیامت کے روز وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جس دن قائم ہوگی قیامت يَوْمَئِذٍ اس دن
يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ نقصان میں ہونگے اہل باطل [illegible] اور نقصان [illegible] بہشت [illegible] دوزخ [illegible] و
تَرٰى اور دیکھیگا تو اے محمد صلعم اس روز كُلَّ اُمَّةٍ ہر گروہ کو جَاثِيَةً زانو پر بیٹھے [illegible] حساب [illegible]
[illegible] قیامت کے روز [illegible] دنیا کی [illegible] سال کے برابر [illegible]
[illegible] كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ہر گروہ بلایا جاویگا طرف
نوشتہ [illegible] اور کہا جاویگا ان کو کہ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ آج کے دن بدلہ دئے جاؤ گے تم مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ جو کچھ
تم عمل [illegible] هٰذَا كِتٰبُنَا یہ کتاب ہماری ہے [illegible] فرشتہ کرام کاتبین [illegible] اعمال کو [illegible] يَنْطِقُ گویا ہوگا

یعنی گواہی دیتا ہے عَلَیْکُمْ اوپر تمہارے جو کچھ کہ تم نے دنیا میں کیا ہے بِالْحَقِّ ساتھ حق اور راستی کے کہ اسکی گواہی میں کسی طرح کا فرق نہیں ہے اور جو کچھ کہ تم نے
کیا ہے وہی اس میں ہے نہ اس سے کم ہے اور نہ زیادہ ہے یعنی نامۂ اعمال جو کچھ کہ انہوں نے کیا ہے سب اسے ظاہر کر دیگا اور جیسے کہ گویا بیان کرتا ہے اور بولتا ہے اِنَّا
کُنَّا نَسْتَنْسِخُ تحقیق تھے ہم کہ لکھتے تھے ہم یعنی حکم لکھنے کا ہم ملائکہ کو دیتے تھے ہم مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اسکو جو کہ تھے تم کرتے تم
دنیا میں اور ملائکہ موکلین کو نگری کی حدیث میں لکھا ہے جس وقت فرشتے ارادہ نازل ہونیکا کرتے ہیں صبح کو اور شام کو تو سرافیل عمل بندہ کا لوح
محفوظ سے نقل کرکے اور لکھکر انکو دیتا ہے پس جس وقت کہ پہونچتے ہیں صبح کو اور شام کو بندہ کا عمل ہمراہ لیکر تو سرافیل مقابلہ کرتا ہے عمل کو ان فرشتوں کے ساتھ جو لوح
محفوظ سے لکھکر دیا تھا پس بیان کیا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایسا ہی ہے جیسا لکھکر دیا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لوح محفوظ کے حاشیہ میں نون
حضرت نے نون اور قلم کو بیان کیا فرمایا کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا قلم کو ایک درخت سے کہ جنت میں ہے اور اسکو خلد کہتے ہیں اور بعد اسکے حکم کیا نہر کو کہ جنت میں
تھی کہ منجمد ہو جاوے سیاہی ہو جاوے پس ہو گئی اور وہ نہایت سفید تھی کہ برف کی سفیدی سے اسکی سفیدی زیادہ تھی اور شہد سے زیادہ شیرین تھی پس قلم کو حکم کیا کہ لکھ تو
قلم نے پوچھا کہ کیا لکھوں فرمایا کہ لکھ تو جو کچھ کہ ہوا اور جو کچھ کہ ہوگا الی یوم القیامت تک پس لکھا قلم نے ایک کاغذ میں کہ وہ چاندی سے زیادہ سفید تھی
یاقوت سے زیادہ صاف تھی جب قلم نے لکھ لیا اسکو لوح کے پاس میں لٹکا دیا اور قلم کے منہ پر مہر کر دی کہ آئندہ کو ہرگز نہ لکھیگا اور ہمیشہ کو بے نطق ہے اور وہ کتاب
لوح محفوظ ہے کہ تمام اعمال بندوں کی اسمیں لکھی ہوئی ہیں اور فرمایا حضرت نے کہ اول سب سے خدا تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا ہے اور دوات اسکو دیا تو ہزار
برس کی راہ ہے اور حکم دیا اسکو کہ لکھ تو جو کچھ کہ ہونے والا ہے یعنی نام ہر ایک اور ہر ایک کے اور تمام چیزوں کا اور جو کچھ کہ ہونے والا ہے قیامت تک
لکھیں اور لوح میں اسکو ثابت کرے اور بعد اسکے حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ہٰذَا کِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنی یہ کتاب
ہماری گواہی دیتی ہے ساتھ حق کے تحقیق کہ ہم حکم کرتے تھے کہ لکھو تم جو کچھ کہ تم عمل کرتے اور مدافق اسکے ہم تمکو جزا دینگے اور اس جزا دینے کی تفصیل بیان کرتا ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں پر خدا اور پیغمبروں کے جو کچھ کہ خدا کے پاس سے لایا ہے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے نیک فَیُدْخِلُ
ہُمْ پس داخل کریگا انکو رَبُّہُمْ پروردگار انکا فِیْ رَحْمَتِہٖ بیچ رحمت اپنی کے یعنی بہشت میں ذٰلِکَ یہ داخل ہونا رحمت خدا میں
ہُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ وہی ہے مراد کو پہونچنا ظاہر وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے ہیں تو خدا انکو کہیگا اَفَلَمْ تَکُنْ کیا پس نہ
تھے اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ آیتیں میری کہ پڑھی جاتی تھیں اوپر تمہارے کہ پیغمبر تھے انکو تم پر پڑھتے تھے فَاسْتَکْبَرْتُمْ پس تکبر کیا تم نے اور
سرکشی اور انکار کیا تم نے ایمان لانے سے وَکُنْتُمْ اور تھے تم قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ایک گروہ سخت گناہ کرنے والا کہ خدا اور پیغمبر پر ایمان نہ لائے وَاِذَا قِیْلَ
اور جس وقت کہا گیا یعنی پیغمبر نے تمہیں کہا اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ تحقیق وعدہ خدا کا حق ہے یعنی جو کچھ کہ خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت ہوگی اور حساب
اور نیکوں کو ثواب ملیگا اور بدوں کو عذاب ہوگا اور یہ سب ہونے والا ہے وَّالسَّاعَۃُ لَا رَیْبَ فِیْہَا اور قیامت نہیں ہے شک بیچ ہونے اسکے
قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ کہا تم نے کہ نہیں جانتے ہیں ہم کہ مَا السَّاعَۃُ کیا ہے قیامت اور کیا چیز ہے وہ اِنْ نَّظُنُّ نہیں گمان کرتے ہیں ہم اسکو
اِلَّا ظَنًّا مگر گمان کرنا کہ یقین سے بہت بعید ہے وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ اور نہیں ہیں ہم یقین کرنے والے کہ وہ ہوگی اور یہ اوپر کے مصدر کو
منصوب پڑھا ہے ان کے کلام پر عطف کرکے وَبَدَا لَہُمْ اور ظاہر ہوئے انکے واسطے سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا برائیاں اس چیز کی کہ کیا ہے
انہوں نے دنیا میں اپنے اعمال کی بدی کو آخرت میں خوب پہچان جاوینگے وَحَاقَ بِہِمْ اور گھیر لیویگی انکو مَّا کَانُوْا جزا اس چیز کی کہ تھے وہ
بِہٖ یَسْتَہْزِءُوْنَ ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے اور کہتے تھے کہ عذاب نہ ہوگا وَقِیْلَ اور کہا جاویگا یعنی خدا زبانی فرشتوں کے انکو کہیگا اَلْیَوْمَ نَنْسٰىکُمْ
آج کے دن چھوڑ دینگے ہم تمکو یعنی آگ میں ڈالکر پھر خبر نہ لینگے جیسے کوئی کسی کو بھول جاتا ہے اور تمکو فراموش کرینگے کَمَا نَسِیْتُمْ
جیسے کہ بھلا دیا تم نے اور یاد نہ کیا تم نے لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ہٰذَا ملاقات دن اپنے کے اس دن کو اور اس دن کا اسباب سامان نہ کیا وَمَاْوٰىکُمُ
النَّارُ اور جگہ تمہاری دوزخ ہے وَمَا لَکُمْ اور نہیں ہے واسطے تمہارے آج کے دن مِّنْ نّٰصِرِیْنَ مددگار کہ تمکو عذاب دوزخ سے بچا لے ذٰلِکُمْ

سے عذاب کا نازل ہونا تمپر ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ یہ سب اسکے ہے کہ تم اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بنایا تم نے آیتوں کو خدا کی کو جو کہ قرآن میں ہیں یا اسکی قدرت کی نشانیوں کو
هُزُوًا ٹھٹھا اور ہنستے تھے وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریب دیا تمکو زندگانی دنیا نے یعنی ہمیشہ کی زندگانی سمجھ کر کبھی آخرت کی
فکر سے غافل رہے اور سمجھا کہ بس یہی زندگانی ہے کچھ دنیا ہی ہے اور سب ہیچ ہے فَالْيَوْمَ پس آج کے دن لَا يُخْرَجُوْنَ نکالے جاوینگے وہ
مِنْهَا آتش دوزخ سے وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ اور نہ وہ رخصت دئے جاوینگے کہ عبادت اور طاعت کرکے خدا کو راضی کر دیں اور نہ
کوئی عذر انکا قبول کیا جاویگا کہ یہ وقت عبادت کا باقی نہیں رہا ہے اور نہ اب جو عبادت کرینگا وہ مقبول ہوگی جنتے اور اعمال کا ہے اور دنیا میں تھا
[illegible] اور حمد کرتا ہے [illegible] شکر گذار رہنا [illegible] بعد اسکے حمد و ذکر
کرتا ہے فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پس واسطے خدا ہی کے ہے تعریف اور شکر رَبِّ السَّمٰوٰتِ پروردگار آسمانوں کا وَرَبِّ الْاَرْضِ اور پروردگار زمین کا
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار عالموں کا یعنی جن اور انسان اور پرند اور چرند کا کہ سب کی پرورش کرتا ہے وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ اور واسطے اسکے ہی بزرگی
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانوں اور زمین کے کہ حکم اسکا سب جگہ جاری ہے پس سوا اسکے کون بزرگ ہوگا وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے
سب چیزوں پر اور کفار سے بدلا لینے پر الْحَكِيْمُ حکمت والا کہ سب کام اسکی موافق مصلحت اور حکمت کے ہیں اور حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کبریا چادر میری ہے اور عظمت چادر میری ہے یعنی جیسے کہ چادر بدن پر ہوتی ہے ویسے ہی کبریائی اور عظمت لائق ذات میری کے ہیں پس جو کوئی ان
دونوں صفتوں میں مجھسے نزاع کرے اور ان میں شریک ہونا چاہے تو میں اسکو دوزخ میں ڈالونگا سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ یہ سورہ مکی ہے مگر بعض کہتے ہیں کہ آیہ
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مدینہ میں نازل ہوئی ہے اور اس میں پینتیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز جمعہ یا ہر شب کو
سورہ احقاف کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسکو خوف دنیا اور آخرت سے محفوظ رکھیگا کہ نہ اسکو کوئی خوف دنیا میں ہوگا اور نہ آخرت میں وہ ترسناک ہو بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ اسکی تفسیر پہلے ان سورتوں میں گذر گئی ہے تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ نازل کرنا کتاب کا مِنَ اللّٰهِ جانب خدا
سے ہے کہ الْعَزِيْزِ غالب ہے سب چیزوں پر اپنی ذات اور صفات میں الْحَكِيْمِ حکمت والا ہے ہر کام میں بدون حکمت اور مصلحت کے اسکا کوئی
کام نہیں ہے مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور اس چیز کو کہ درمیان ان دونوں
کے ہے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھ حق کے اور غرض صحیح کے یعنی ان کا پیدا کرنا عبث اور بیکار نہیں ہے وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور ساتھ مدت نام رکھی
گئی کے یعنی ان چیزوں کو نہیں پیدا کیا ہے مگر ساتھ حق کے اور ایک مدت نام رکھی گئی معین تک کہ وہ قیامت ہے اور جبکہ قیامت آئیگی تو یہ سب چیزیں فنا ہو جاوینگی
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ عَمَّآ اُنْذِرُوْا اس چیز سے کہ ڈرائے گئے ہیں یعنی قیامت کے ہول سے مُعْرِضُوْنَ
منہ پھیرنے والے ہیں اور انکار کرنے والے ہیں قُلْ کہدے تو اے محمد صلعم ان انکار کرنے والوں قیامت کو اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا ہے تمنے یعنی خبر دو تم مجھکو کہ مَا
تَدْعُوْنَ وہ چیز کہ پکارتے ہو تم اور پرستش کرتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے اَرُوْنِيْ دکھلاؤ تم مجھکو کہ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ کیا پیدا کیا انہوں نے زمین سے اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ یا واسطے انکے شراکت ہے خدا سے فِي السَّمٰوٰتِ بیچ پیدا کرنے
آسمانوں کے تاکہ وہ مستحق پرستش کے ہوں یعنی رسول اور مومن بتاؤ کہ کوئی چیز انہوں نے پیدا کی ہے یا نہیں اور جب وہ نہیں پیدا کی ہے کوئی چیز تو کیونکر سزاوار
انکی پرستش کرتے ہو اِئْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ لاؤ تم میرے پاس کتاب کو جو تمہارے پاس آئی ہو مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ پہلے اس قرآن سے کہ دلالت کرتا ہو
توحید کا اور باطل کرنے والا شرک کا ہو یعنی اگر کوئی کتاب سوائے قرآن کے نازل ہوئی ہو اور مضمون اسکا یہ ہو کہ شرک کرنا چاہیے پس لاؤ تم وہ کتاب اَوْ
اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ یا کوئی نشانی علم سے ہو تمکو یا اپنی کوئی نوشتہ پہلے لوگوں کی علم کا باقی ہو اور اسمیں غیر خدا کا پرستش کرنا لکھا ہو تو اسکو حاضر کرو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اپنے دعوے میں وَمَنْ اَضَلُّ اور کون شخص زیادہ گمراہ ہے مِمَّنْ يَّدْعُوْا اس شخص سے کہ پکارتا ہے
اور پرستش کرتا ہے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ اس شخص کو کہ نہیں جواب دیتا ہے اور نہیں قبول کرتا ہے وہ لَهٗٓ

ع ۴

آیاتہا ۳۵ رکوعاتہا ۴

اُنکی اور اُنکی فریاد کو نہیں پہنچتا ہے إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تا روز قیامت یعنی اگر مشرک کی عمر دراز ہو قیامت تک اور وہ انکی عبادت کرے اور تمام عمر پکارا کرے تو
وہ ہرگز اُنکو جواب نہ دینگے اور اُنکی دعا کو قبول نہ کر سکینگے وَهُمْ اور وہ معبود بھی عَنْ دُعَائِهِمْ پکارنے ان پرستش کرنیوالوں کے غَافِلُونَ ۝ بیخبر ہیں
اور نہیں جانتے کہ ہمکو کون پکارتا ہے اور کیا کہتا ہے کہ وہ پتھر ہیں وہ کیا جانیں کہ کسکی پکار ہے وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ اور جس وقت جمع کئے جائیں آدمی میدان حشر میں
كَانُوا ہونگے وہ معبود باطل لَهُمْ واسطے ان پرستش کرنیوالوں کے أَعْدَاءً دشمن وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ اور ہونگے وہ ساتھ پرستش انکے کے
كَافِرِينَ ۝ کفر کرنیوالے یعنی خدا تعالیٰ قیامت کے روز بتوں کو گویا کریگا اور وہ اپنی پرستش کرنیوالوں سے عداوت کرینگے اور انکے شرک سے انکار کرینگے کہ ہم نے
اور نہ ہمکو کبھی ہم کسی سوا اور معبود بھی اپنی پرستش کرنیوالوں سے بیزار ہونگے اور اب مشرکوں کے حال میں فرماتا ہے کہ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ اور جس وقت پڑھی جاتی ہیں
اوپر ان مشرکین کے آيَاتُنَا آیتیں ہماری کتاب کی بَيِّنَاتٍ کہ روشن اور ظاہر ہیں اور جو نہیں پہنچتیں قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا کہتے ہیں لوگ کہ
کافر ہوئے لِلْحَقِّ واسطے حق کے لَمَّا جَاءَهُمْ جس وقت کہ آیا انکے پاس یعنی جس وقت آن پہنچا انکے پاس آیا کہ وہ حق ہے اور انکو ان کافروں نے کہا حق کو کہ
هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ یہ جادو ظاہر ہے اور اسی طرح کفار اس قرآن کو جادو کہتے تھے أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بلکہ کہتے ہیں کہ بنا لیا ہے
اسکو محمد صلعم نے اپنی جی سے اور خدا کی طرف اسکو نسبت کیا ہے قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ کہہ اے محمد کہ اگر بنا لیا ہے میں نے اسکو بس فرض کرو کہ
فرض کیا لیکن یہ بنا لیا اپنی جی سے اور خدا کی طرف اسے منسوب کیا کہ خدا نے اسکو بھیجا تو یہ بڑا سخت گناہ ہے اور جس وقت اس گناہ کی سزا میں خدا بدلہ دے تو فَلَا
تَمْلِكُونَ بس نہیں مالک ہو اور نہیں قدرت رکھتے ہو تم لِي واسطے میرے مِنَ اللَّهِ شَيْئًا خدا سے کچھ بھی یعنی کسی چیز کو بچا سکو تو میں کیونکر ایسا
بڑے گناہ کی جرأت کروں هُوَ أَعْلَمُ وہ خدا زیادہ جاننے والا اور عالم ہے بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ساتھ اسکے کہ مشغول ہوتے ہو تم
بیچ اسکے کہ طعن کرتے ہو قرآن کی آیتوں پر اور باتیں کرتے ہو کہ اسکو جادو اور جھوٹ بنایا ہوا کہتے ہو كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بس ہے وہ خدا گواہ
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ درمیان میرے اور درمیان تمہارے کہ میری کلام کی سچائی کی گواہی دیگا اور تمہارے احوال واقف ہے وَهُوَ الْغَفُورُ اور وہ بخشنے والا
اس شخص کا کہ جو کوئی کفر اور گناہوں سے توبہ کرے الرَّحِيمُ ۝ مہربان اس شخص پر کہ جو ایمان پر ثابت قائم رہے اور کفار جو آپ سے
معجزے طلب کرتے تھے اور جس چیز کا حضرت کو علم نہ تھا وہ حضرت سے دریافت کرتے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہہ اے محمد صلعم کہ مَا كُنْتُ بِدْعًا نہیں
ہوں میں نیا پیدا ہوا مِّنَ الرُّسُلِ پیغمبروں سے یعنی میں اول پیغمبر نہیں ہوں کہ سب پیغمبروں سے پہلے آیا ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بہت پیغمبر آئے ہیں
وہ بھی یہ قدرت نہیں رکھتے تھے کہ انکو طرف سے جو کچھ کہتے تھے وہی کہتا ہوں جو کچھ حکم ہے وہ کہتا ہوں اور جس چیز کا مجھکو حکم نہیں
قدرت نہیں رکھتا ہوں تم میری نبوت کا کسواسطے انکار کرتے ہو وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي اور نہیں جانتا ہوں کہ کیا کیا جائیگا ساتھ میرے
جنگ یا صلح غالب ہونا یا مغلوب ہونا وَلَا بِكُمْ اور نہ ساتھ تمہارے کیا کیا جائیگا قتل ہونا یا قید ہونا اور لیکن آخرت کے احوال کا مجھکو یقین ہے اور
خوب جانتا ہوں کہ مومن مستحق بہشت کا ہے اور کافر سزاوار آتش دوزخ کا إِنْ أَتَّبِعُ نہیں پیروی کرتا ہوں إِلَّا مَا يُوحَىٰ مگر اسکی کہ وحی کی جاتی ہے
إِلَيَّ طرف میرے اور اس سے زیادہ مجھکو علم نہیں اور نہ مجھ میں قدرت کہتا ہوں وَمَا أَنَا اور نہیں ہوں میں إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ مگر ڈرانے والا ظاہر
کہ معجزے تمکو ظاہر کرتا ہوں اپنی دعوے کی سچائی کیواسطے اور میں تمکو کوئی معجزہ دکھلا سکتا ہوں جو خدا تمکو دکھلائے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ
رسول خدا صلعم اور صحابہ مکہ میں کفار کے ہاتھ سے بہت آزار کھینچتے تھے ایک شب رسول خدا نے خواب میں دیکھا کہ ہجرت کر کے ایک زمین میں پہنچے ہیں کہ وہاں
پانی اور درخت کثرت سے ہیں جب بیدار ہوئے تو صحابہ سے یہ خواب بیان کیا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول خدا اس سعادت کو ہم کب پاوینگے اور کس وقت
وہاں پہنچینگے تاکہ کفار کے آزار سے نجات پاویں حضرت نے انکو جواب دیا اور جس وقت ظلم کفار کا حد سے زیادہ ہوا تو بہت کچھ تاخیر ہوئی اور
یہ آیت نازل ہوئی کہ کہدے اے محمد کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کب وہاں جاؤنگا اور کفار کی ایذا اور آزار سے نجات پاؤنگا
وہ زمین درختوں اور پانی کی جیسا کہ خواب میں دیکھا ہے اور اسکے انجام کو نہیں جانتا ہوں

بیان کئے وحی نازل ہو ہر وقت جو کچھ حکم ہو عمل میں لاؤ اور بعضے کہتے ہیں کہ فرما دے **قُلْ** کہو اے محمد **اَرَءَيْتُمْ** کیا دیکھا تمنے ای کافرو یعنی خبر دو تم مجھکو **اِنْ كَانَ**
اگر ہے یہ وہ قرآن **مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ** نزدیک خدا کے **وَكَفَرْتُمْ بِهٖ** اور کفر کیا ہے تمنے ساتھ اسکے کہ ایمان ساتھ اسکے نہ لائے ہو **وَشَهِدَ شَاهِدٌ**
اور گواہی دی ہو ایک گواہ نے اسکے حق ہونے پر **مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ** بنی اسرائیل میں سے کہ وہ عبد اللہ بن سلام عالم بنی اسرائیل کا ہے **عَلٰى مِثْلِهٖ** اوپر مثل
اسکے آوے کہا ہو کہ جو کچھ قرآن میں ہے مثل اسکے تعریف پیغمبر آخر الزمان کی اور اوصاف انکی اور ذکر انکی نبوت کا توریت میں بھی موجود ہے اور مثل اس قرآن کے توحید
اور ثواب و عذاب پیغمبر توریت میں مذکور ہے اور توریت قرآن کی سچائی پر **فَاٰمَنَ** پس ایمان لایا وہ گواہ توریت کا مضمون قرآن میں دیکھکر **وَاسْتَكْبَرْتُمْ** اور تکبر
اور سرکشی کی ہو تمنے ایمان لانے سے کہ نہیں قرآن پر کیا ایمان لائی ہو اور جزا اسکی محذوف ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا اس صورت میں تم اپنے نفسوں پر ظلم کرنیوالے نہیں ہوگے اور سزاوار
عذاب کے تم نہوگے یعنی بیشک تم لائق عذاب کے ہوا اور تمنے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہو **اِنَّ اللّٰهَ** تحقیق خدا **لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ** نہیں راہ
دکھاتا گروہ ظالم کرنیوالے کو جو کہ دیدہ و دانستہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں کفر کو اختیار کرکے اور حسد اور عناد کی راہ سے ایمان نہیں لاتے ہیں حق تعالیٰ انکو انکے حال پر
چھوڑ دیتا ہے کہ گمراہی میں پڑا ہوا اور توفیق ہدایت کی انسے اٹھا لیتا ہے اور بعضے مفسر روایت کرتے ہیں انس سے کہ کہا کہ جس وقت پیغمبر خدا مدینہ میں تشریف لائے تو عبد اللہ بن سلام سنکے حضرت کے
پاس آیا اور کہا اے محمد تجھسے میں تین مسئلے پوچھتا ہوں کہ جواب انکا سوا پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا ہے بیان کر کہ پہلی شرط قیامت کی کیا ہے اور پہلا کھانا کہ بہشتی
کھاوینگے کیا ہے اور فرزند جو پیدا ہوتا ہے کس سبب سے کبھی مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور کبھی مشابہ ماں کے حضرت نے فرمایا کہ ابھی جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلی علامت قیامت
کی یہ ہے کہ آگ مشرق کی جانب سے پیدا ہوگی تمام خلقت کو طرف مغرب کے لیجاویگی اور وہ کھانا کہ بہشتی کھاوینگے جگر مچھلی کا ہوگا اور اگر پانی مرد کا سابق ہو عورت کے پانی پر
تو فرزند مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور اگر پانی عورت کا سابق ہو مرد کے پانی پر تو مشابہ ماں کے ہوتا ہے عبد اللہ بن سلام نے یہ تینوں جواب سنکے حضرت سے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و
اشہد ان محمدا رسول اللہ اور کہا کہ یا رسول اللہ یہودی بہتان کرنیوالے ہیں ایسا نہو کہ مجھپر بہتان کریں اگر میرے اسلام سے مطلع ہوں تو مجھکو جاہل قرار دیویں
اور علم کا میرے انکار کریں اور مجھکو پیشوا اپنے علما کا نہ جانیں پہلے اس سے کہ میرے اسلام کی انکو خبر ہو میرا حال انسے دریافت کرو تاکہ میرے عالم ہونے کا اقرار کریں اور بعد
ظاہر ہونے میرے اسلام کے انکو کوئی عذر نہوا اور انکار کسی چیز کا نہ کریں سو حضرت نے یہودیوں کو جمع کرکے کہا کہ کیا کہتے ہو تم عبد اللہ بن سلام کے حق میں سب نے کہا کہ آقا
ہمارا اور بیٹا آقا ہمارے کا ہے اور بہتر ہمارا اور بیٹا بہتر ہمارے کا ہے اور دانا تر ہمارا اور بیٹا دانا تر ہمارے کا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ گواہی دے میری نبوت کی
اور مجھپر ایمان لاوے تو تم بھی اسکی موافقت کروگے سب نے کہا معاذ اللہ کہ وہ تجھپر ایمان لاوے عبد اللہ بن سلام نکلکے آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ
یہودیوں نے سنکر کہا کہ بدتر ہمارا ہے اور بیٹا بدتر ہمارے کا ہے اور عبد اللہ بن سلام کا عیب اور نقصان بیان کرنے لگے عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ اس سبب سے میں ڈرتا تھا
اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا ہے کہ میں نے رسول خدا سے کبھی نہیں سنا کہ کسیکو ان حضرت نے بہشتی فرمایا ہو مگر عبد اللہ بن سلام کو کہ جسکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی **وَشَهِدَ**
شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ اور کہتے ہیں کہ جس وقت جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار کہ قبیلے عرب کے ہیں ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اسد اور اشجع نے
کہا کہ اگر اسلام میں کچھ فائدہ ہوتا تو وہ ہم سے پہلے ایمان نہ لاتے بلکہ ہم ہی انسے پہلے اسلام قبول کرتے یہ آیت نازل ہوئی **وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** اور کہا
ان لوگوں نے کہ کفر کیا ہے بنی عامر وغیرہ نے **لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں **لَوْ كَانَ خَيْرًا** اگر ہوتا وہ اسلام بہتر دین اور نیک تو
مَّا سَبَقُوْنَآ نہ سبقت کرتے وہ جہینہ وغیرہ ہمسے **اِلَيْهِ** طرف اسکی اور پہلے ہمسے وہ ایمان نہ لاتے بلکہ ہم انسے زیادہ لائق تھے ایمان قبول کرنے کے اس لئے کہ عزت
ہماری انسے زیادہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت یہودیوں کی شان میں نازل ہوئی ہے بعد مسلمان ہونے عبد اللہ بن سلام کے اس صورت میں معنی آیت کے یہ ہونگے کہ یہودیوں نے
مسلمانوں سے کہا کہ اگر دین محمد کا بہتر ہوتا ہمارے دین سے تو ہمسے پہلے اس دین کو کوئی قبول نہ کرتا اس واسطے کہ ہم قوم کے بزرگ ہیں اور بعضوں کے نزدیک کہ یہ قول مشرکوں کی
شان میں ہے کہ انہوں نے حق میں فقرائے صحابہ مثل عمار اور صہیب اور ابن مسعود وغیرہ کے کہا کہ اگر اسلام بہتر ہوتا تو یہ فقیر ہمسے پہلے ایمان نہ لاتے **وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا** اور
جبکہ ہدایت نہ پائی ان یہودیوں یا مشرکوں نے **بِهٖ** ساتھ اس قرآن کے یا ساتھ نام پیغمبر کے کہ محمد لایا ہے تو **فَسَيَقُوْلُوْنَ** پس شتاب کہینگے **هٰذَآ**
اِفْكٌ قَدِيْمٌ یہ دروغ قدیم اور پرانا ہے کہ پہلے لوگ بھی ایسی ہی جھوٹی باتیں کہتے تھے پس اسی وجہ سے مشرکوں نے اور یہودیوں نے کہا کہ **وَمِنْ قَبْلِهٖ**

ع ۱۰

ذکر ایمان لانا عبد اللہ بن سلام کا

کتاب موسیٰ اور پہلے اس قرآن کے کتاب موسیٰ کی ہے یعنی توریت اِمَامًا پیشوا کہ لوگ اسکی پیروی کریں دین کے احکام میں وَرَحْمَةً اور رحمت کہ جس نے
کہ لوگ اس سے ہدایت پائیں اور موافق اسکے عمل کریں قرآن کے نازل ہونے سے پہلے بہت لوگوں نے اس سے ہدایت پائی اور بہتوں نے عبادت میں مشغول ہوئے اور یہود نے
بھی اسکے مضمون پر عمل کیا اور پیغمبر آخر الزمان کے اوصاف کو اور انکی نبوت کے مضمون کو بدل دیا اور اتار اور چھپا دو نوں حال واقع ہوئے ہیں وَهٰذَا كِتٰبٌ
اور یہ قرآن ایک کتاب ہے مُّصَدِّقٌ سچا کرنیوالا توریت کی اور سب کتابوں کی جو کہ پہلے نازل ہوئی ہیں لِّسَانًا عَرَبِيًّا زبان عربی ہو اور یہ حال واقع
ہوا ہے یعنی یہ کتاب زبان عربی میں نازل کی ہے لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا تاکہ ڈراوے وہ کتاب ان لوگوں کو کہ ظلم کیا ہے انہوں نے اپنے نفسوں پر کفر کرکے
اور اہل حجاز اور اہل عرب اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ لِیُنْذِرَ کو تا کے ساتھ پڑھا ہے یعنی تا کہ ڈراوے تو اے محمد صلعم ان لوگوں کو کہ ظلم کیا ہے انہوں نے کفر کرکے وَبُشْرٰى
اور خوشخبری دینے والا ہے بہشت کی لِلْمُحْسِنِيْنَ واسطے نیکی کرنے والوں کے جو ایمان لائے ہیں اور بشریٰ کا عطف لینذر پر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ بشریٰ مفعول مطلق
ہے بشر مقدر کا اور بعضے کہتے ہیں کہ خبر ہے مبتدا مقدر کی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا تحقیق جن لوگوں نے کہا ہے کہ رَبُّنَا اللّٰهُ پروردگار ہمارا خدا ہے
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر ثابت رہے وہ اس پر کہ توحید پر تھا وہ اور اس کے پھیرنے پر نہ تھے فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس نہیں خوف ہے اوپر انکے آخرت میں اور ان کے
پہنچنے سے دشمنوں کے ہاتھ سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اپنی مرغوب چیز کے جاتے رہنے سے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یہ لوگ
صاحبان بہشت ہیں اور رہنے والے اسکے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ اس کے یعنی بہشت کے اور خالدین حال واقع ہوا ہے یعنی وہ ایمان پر ثابت رہنے والے
ہونگے ہمیشہ بہشت میں رہنے والے ہیں بدلا دیئے جاوینگے جَزَآءًۢ بدلا دینا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے وہ عمل کرتے کہ اعمال نیک ہیں
تھے اور جزاء مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہم نے آدمی کو یعنی فرمایا ہم نے آدمی کو بِوَالِدَيْهِ
اِحْسٰنًا ساتھ والدین اپنے کے نیکی کرنا یعنی ہم نے آدمی کو حکم دیا ہے کہ وہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے اور نیکی کرنے کی تفصیل سورۃ بنی اسرائیل
میں گزر گئی ہے حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ اٹھایا اس آدمی کو ماں اسکی نے اپنے پیٹ میں كُرْهًا ساتھ مشقت کے یعنی ہو کر سہل اور جب بوجھ بھاری ہوا تو وَّوَضَعَتْهُ
كُرْهًا اور رکھا ہے یعنی جنا ہے اسکو کراہت کرنیوالی ہو کر کہ جننے میں بہت سے درد اور محنت ہوتی ہے اور دو نوں کرہًا حال واقع ہوئے ہیں وَحَمْلُهٗ
وَفِصٰلُهٗ اور مدت حمل اسکی اور چھڑانا اس آدمی کا دودھ پلانے سے یعنی ابتدائے حمل سے دودھ کا چھڑانے کے وقت تک ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا تیس
مہینے ہیں کہ کم مدت دودھ پلانے کی دو سال ہیں اور کم مدت حمل کی چھ مہینے ہیں اور برو چہ دو سال کی مدت دودھ پلانے کے ہے کہ دوسری آیت میں اسکا ذکر ہے چنانچہ
فرمایا ہے کہ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ یعنی اور مائیں دودھ پلائیں اولاد اپنی کو دو برس کامل اور جناب امیر علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے
جسوقت تیس مہینے میں سے دو برس کہ چوبیس مہینے دودھ پلانے کی نکل گئے تو چھ مہینے حمل کے باقی رہے اور چھ مہینے نہایت کم ہیں حمل سے اور اس سے کم کا بچہ
زندہ نہیں رہتا ہے اور کہتے ہیں کہ چھ مہینے کی حمل کا بچہ بھی سوائے حضرت یحییٰ اور حضرت امام حسین کے کوئی زندہ نہیں رہا ہے اور اگر کوئی ہو تو نادر ہے
مہینے تک بھی دودھ پلانا جائز ہے اور اس سے کم جائز نہیں ہے کہ بچہ بیمار ہوتا ہے اور اکیس مہینے کا اقل جائز ہے کہ اکثر مدت حمل کی نو مہینے ہیں جسوقت
تیس مہینے میں سے نو مہینے نکل گئے تو اکیس مہینے باقی رہے اور بعد چھڑانے دودھ کے آدمی غلہ وغیرہ پر پرورش پاتا ہے اور بڑا ہوتا ہے حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ
یہاں تک کہ جسوقت پہنچے اَشُدَّهٗ نہایت قوت اپنی کو اور مضبوطی عقل کو کہ وہ تینتیس برس کی عمر ہے بعضوں کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک اٹھارہ سے چالیس برس
وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اور پہنچے وہ چالیس برس کو کہ وہ نہایت داناپن کی عمر ہے اور کمال ایمان اس عمر کو پہنچے قَالَ رَبِّ کہتا ہے اے پروردگار میرے
اَوْزِعْنِيْٓ الہام کر تو مجھکو اور دل میں ڈال تو میرے اَنْ اَشْكُرَ یہ کہ شکر کروں نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ نعمت تیری کا جو کہ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ انعام کیا ہے تو نے مجھ پر
اور میرے وَعَلٰى وَالِدَيَّ اور اوپر والدین میرے کے کہ وہ نعمت اسلام اور زندگی اور قوت اور عقل وغیرہ اور فرزند ہیں کہ شکر کرنا والدین کی
ہر کہ نعمت انکی طرف بھی ہوتی ہے وَاَنْ اَعْمَلَ اور یہ کہ عمل کروں میں یعنی دل میں میرے ڈال کہ عمل کروں میں صَالِحًا تَرْضٰىهُ نیک کہ پسند کرے تو
اسکو اور اس سے راضی ہو تو وَاَصْلِحْ لِيْ اور درستی کر تو واسطے میرے یعنی اصلاح اور درستی جاری کر تو فِيْ ذُرِّيَّتِيْ بیچ اولاد میری کے

صالحین کرو کہ وہ تیری طاعت و عبادت میں مشغول ہیں تقوی اور پرہیزگاری اختیار کریں اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ تحقیق میں رجوع کی ہے طرف تیری اس
امر کہ تیری خوشنودی اسمیں نہیں ہے وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور تحقیق کہ میں حکم بردار و مطیع ہوں کہ تیری مرضی کے سوا کوئی کام نہ کروں اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ یہ گروہ ہیں کہ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ قبول کرتے ہیں ہم اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا نیکی کا کیا ہے انہوں نے یعنی جو اعمال کہ واجب اور سنت کہ
انہوں نے کئے ہیں انکو ہم قبول کرتے ہیں وَنَتَجَاوَزُ اور درگزر کرتے ہیں ہم عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ گناہوں انکے سے کہ جو کئے ہیں اور یا یہ کہ شمار کئے
گئے ہیں فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ بیچ بہشت والوں کے [illegible] اور کو کلام میں پڑھا ہے اور یا قیمت کا نصب
وَعْدَ الصِّدْقِ وعدہ کرنا سچ کا یعنی وعدہ کیا ہے خدا نے وعدہ کرنا سچ کا اعمال نیک کے قبول کرنے اور گناہوں کے درگزر کرنے کے اس طرح کا فرق اس میں
نہیں ہے اور وعد مصدر ہے مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا الَّذِیْ وہ وعدہ کہ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ تھے وہ وعدہ کئے جاتے دنیا میں چنانچہ فرمایا کہ
وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصالحات جنات تجری من تحتها الانهار اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت امام حسین علیہ السلام کی شان میں ہے
چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت حضرت فاطمہ زہرا حضرت امام حسین سے حاملہ ہوئیں جبرئیل رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور
کہا کہ قریب ہے کہ فاطمہ ایک لڑکا جنے کہ امت تیری بعد تیرے قتل کرے اسے پس جس وقت فاطمہ زہرا حاملہ ہوئیں اس حمل کو مکروہ جانا اور جب پیدا ہوئے انکو جنا
اور فرمایا کہ دنیا میں کسی ماں کو نہ دیکھا ہوگا کہ لڑکے کو وہ کراہت سے جنے لیکن حضرت فاطمہ نے کراہت سے جنا یہ سمجھکر کہ وہ قتل ہوگا اور انکے مقدمہ میں آیت
نازل ہوئی ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جبرئیل نازل ہوا اور کہا کہ ای محمد صلعم خدا تجھکو سلام کہتا ہے اور خوشخبری دیتا ہے تجھکو اس بات کی کہ میں
انکی اولاد میں امامت اور ولایت کرنے والا ہوں حضرت نے فرمایا جبرئیل سے کہ میں راضی ہوا اسکے قتل ہونے سے حضرت فاطمہ کو خوشخبری دی نہیں تھی کہ
کہ میں راضی ہوں اور کہا کہ اگر وہ اصلح لی فی ذریتی نہ کہتے تو سب اولاد انکی امام ہوتی اور کہا کہ نہیں پیا حسین نے دودھ فاطمہ کا ابتدا میں اور نہ کسی دوسری
عورت کا بلکہ رسول خدا صلعم اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں رکھتے تھے اور امام حسین اسکو چوستے دو دن یا تین دن تک کہ سیر ہو جاتے تھے پس اگا ہی گوشت اور
خون حسین کا رسول خدا کے گوشت اور خون سے اور نہیں زندہ رہا ہے چھ مہینے کا بچہ پیدا ہو کر مگر عیسی ابن مریم اور حسین ابن فاطمہ اور منقول ہے کہ عمر خطاب
نے ایک عورت کو کہ وہ چھ مہینے کا بچہ جنی تھی سنگسار کرنے کا حکم دیا امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اگر میں اس آیت خدا سے مقدمہ میں جھگڑا کروں تو منع کر سکتا ہوں
سو اسکے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وحمله وفصاله ثلثون شهرا اور فرماتا ہے کہ والوالدات یرضعن اولادهن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعة پس
جس وقت تمام کرے عورت دو برس تک دودھ پلانیکو اور تھا حمل اسکا اور دودھ پلانا تیس مہینے تو حمل اسکا چھ مہینے کا ہوگا پس چھوڑ دیا عمر نے
اس عورت کو اور یہی حکم ثابت رہا اور صحابہ اور تابعین اسی پر عمل کرتے رہے اور صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس وقت پہنچے بندہ تینتیس برس کو تو
پس تحقیق پہنچا وہ قوت اپنی کو اور جس وقت پہنچے وہ چالیس برس کو پس پہنچا وہ انتہا قوت اپنی کو اور جس وقت اکتالیس برس کو پہنچے تو قوت میں
اسکی نقصان شروع ہوا اور سزاوار ہے واسطے اسکے پچاس برس والے کے کہ وہ ایسا ہو جیسے کہ کوئی نزع میں ہوتا ہے اور خدا تعالی کافر کے صفت میں فرماتا ہے کہ
وَالَّذِیْ اور وہ شخص قَالَ لِوَالِدَیْهِ کہا اس نے واسطے والدین اپنے کے جس وقت کہ انہوں نے اسکو طرف ایمان کی رغبت دلائی کہ اُفٍّ لَّکُمَآ
اُف ہو واسطے تمہارے ای باپ اور ماں اَتَعِدٰنِنِیْٓ کیا وعدہ کرتے ہو تم دونوں مجھکو اَنْ اُخْرَجَ یہ کہ نکالا جاؤنگا میں قبر سے زندہ کرکے وَقَدْ خَلَتِ
الْقُرُوْنُ اور حال یہ ہے کہ تحقیق گزری ہیں امتیں یعنی لوگ زمانوں کے مِنْ قَبْلِیْ پہلے مجھسے اور ایک شخص بھی زندہ ہو کر نہیں پھرا اور یا یہ کہ پہلی قرنوں کے
لوگوں نے کسی کو دوبارہ زندہ ہوتے نہیں دیکھا پس کیونکر [illegible] اعتبار کروں وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ اور وہ دونوں باپ اور ماں فریاد کرتے ہیں خدا سے
تا کہ انکے فرزند کو ایمان کی راہ دکھلاوے اور یا یہ کہ خدا سے اپنی مدد چاہیں اور انکی باتوں سے اور کہتے ہیں اسکو کہ وَیْلَکَ وائے ہے واسطے تیرے یہ کیا
کہتا ہے بلکہ [illegible] اٰمِنْ ایمان لا تو اور یہ اعتقاد کر تو دوسری مرتبہ زندہ ہونے کا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ تحقیق وعدہ خدا کا حق اور راست ہے
اور ضرور واقع ہونیوالا ہے قیامت کا جو [illegible] وعدہ کیا ہے وہ بیشک ہوگی فَیَقُوْلُ پس کہے وہ آدمی جواب میں اپنے باپ اور ماں کے مَا هٰذَآ نہیں ہے یہ یعنی کچھ

تم وعدہ دیتے ہو اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ مگر قصے پہلوں کے اور جھوٹی اور باطل باتیں انکی کہ جسکی کچھ حقیقت اور اصل نہیں ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یہ گروہ وہ
لوگ ہیں حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ واجب ہوا اوپر انکے سخن عذاب کا کہ شمار کئے گئے ہیں فِیْٓ اُمَمٍ بیچ گروہوں ان کفار کے کہ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِمْ تحقیق گذر چکے پہلے انکے مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جنوں سے اور آدمیوں سے اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق وہ تھے خٰسِرِیْنَ
نقصان میں ہونیوالے کہ کفر کو اختیار کئے اور قیامت کا انکار کئے اور والدین عاق ہو کر دوزخ میں گئے اور بہشت سے دور اور محروم رہے وَلِكُلٍّ
دَرَجٰتٌ اور واسطے ہر ایک کے مومنین اور کفار سے مرتبے ہیں مِّمَّا عَمِلُوْا جزا اعمال کی ہر کسی سے انہوں نے دنیا میں کیا ہے مومنین کیواسطے بلند درجے بہشت
کے ہیں اور کفار کیواسطے طبقے دوزخ کے ہیں وَلِیُوَفِّیَهُمْ اور تا کہ پوری دیوے انکو خدا اَعْمَالَهُمْ جزا عملوں انکی کی وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ
ظلم کئے جاوینگے ثواب کم نہ ہوئیگا اور عذاب زیادہ نہ ہوگا بلکہ موافق اعمال کے ثواب انکو ملیگا اور عذاب ہوگا وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور
یاد کرو تم اس دن کو کہ پیش کئے جاوینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہے انہوں نے اور قیامت کا انکار کیا عَلَی النَّارِ اوپر آتش دوزخ کے کہ انکو دوزخ میں عذاب
کریں اور کہیں انکو اَذْهَبْتُمْ لیگئے تم یعنی خرچ کیا تم نے طَیِّبٰتِكُمْ پاکیزہ چیزوں اپنی کو فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا بیچ زندگانی اپنی دنیا کے
وَاسْتَمْتَعْتُمْ اور فائدہ اٹھایا تم نے بِهَا ساتھ ان پاکیزہ چیزوں کے اور لذت پائی تم نے دنیا کے کاموں سے اور آخرت کی پاکیزہ چیزوں اور لذتوں پر
انکو مقدم رکھا اور اختیار کیا اور آخرت کی پاکیزہ چیزوں کو ضائع کیا فَالْیَوْمَ پس آج کے دن کہ قیامت کا دن ہے تُجْزَوْنَ جزا دیئے جاؤ گے تم
عَذَابَ الْهُوْنِ عذاب رسوائی کا بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے تم تکبر کرتے فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے ہمارا اور اولیا ہمارے پر بِغَیْرِ
الْحَقِّ ساتھ ناحق کے کہ استحقاق تکبر کا تم نہیں رکھتے تھے وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝ اور بسبب اسکے کہ تھے تم بد کام کرتے
اور باہر ہونے والے تھے حکم خدا سے اور مشغول ہونا دنیا کی لذتوں میں غافل کرتا ہے آخرت سے پس کفار کو غافل کیا اور آخرت کی لذتوں سے
وہ محروم رہے اس واسطے جناب رسول خدا اور علی مرتضی نے زہد کو اختیار کیا تھا اور دنیا کی لذتوں سے پرہیز کرتے تھے ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک روز میں رسول خدا
کے حجرہ میں گیا حضرت کو دیکھا کہ ایک بوریے پر کروٹ سے لیٹے ہیں اور وہ قدر بوریے کا تھا کہ بدن مبارک پر اثر تھا اور تکیہ چمڑے کا کہ کھجور کی چھال کا
سر اقدس کے نیچے ہے میں سلام کر کے بیٹھ گیا اور عرض کی کہ یا رسول خدا تم پیغمبر خدا کے ہو اور تمام مخلوقات سے بہتر ہو باوجود اس کے اس طرح گذران کرتے ہو
اور کسری اور قیصر باوجودیکہ کافر ہیں لیکن تخت طلا اور ریشمی فرش پر بیٹھتے ہیں اور طرح طرح کی نعمتوں دنیا کی لذت حاصل کرتے ہیں فرمایا کہ وہ لوگ کہ دنیا کی
پاکیزہ چیزوں سے فائدہ پاتے ہیں وہ نعمتیں جلدی جانیوالی ہیں اور وبال انکا ان لوگوں پر رہیگا اور پاکیزہ چیزیں ہماری کہ وہ آخرت میں ہیں ہمیشہ رہینگی کبھی انکو
زوال نہیں ہے اور سدی نے روایت کی ہے کہ رسول خدا کا دستور تھا کہ جس وقت سفر کو جاتے تو سب کے بعد فاطمہ زہرا سے رخصت ہوتے تھے اور جب سفر سے پھرتے تو سب سے
پہلے فاطمہ زہرا سے ملاقات کرتے تھے ایک مرتبہ سفر سے پھرے تو فاطمہ زہرا نے چادر اپنے حجرہ کے دروازہ پر لٹکا دی تھی اور ایک روایت ہے کہ رسول خدا نے جس وقت سفر سے آئے اس
چادر کو دیکھا تو الٹے پھر گئے فاطمہ زہرا نے بہتیری انتظاری کی جب حضرت تشریف نہ لائے تو اپنے حجرہ سے نکل کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ یا رسول خدا
اپنی عادت کو کس واسطے ترک کیا اور اس سبب سے مجھکو محروم رکھا فرمایا کہ میں آیا اور تیرے دروازہ پر پردہ زینت کا دیکھا تو پھر گیا ہوں کہ یہ تجمل دنیا کی زینت کی ہے
اور میں اس سے بہت نفرت کرتا ہوں اور فرمایا کہ آل محمد کو مال دنیا سے کیا کام ہے وہ لوگ آخرت کیواسطے پیدا ہوئے ہیں اور آخرت انکے واسطے فاطمہ زہرا نے یہ سنکر وہ
پردہ اٹھا لیا اور پھر نہایت سختی اور تنگی سے گذران کی اور منقول ہے کہ رسول خدا نے امیر المومنین کو کسی جا پر بھیجا تھا اور فاطمہ زہرا بیمار تھیں رسول خدا نے اپنے
لئے یا عمران بن حصین کی خبر سے فرمایا کہ چل فاطمہ زہرا کو دیکھیں کہ کیا حال ہے انکا حضرت تشریف لیگئے اور دروازہ کو کوٹا فاطمہ زہرا نے کہا کہ کون ہے
دروازہ پر حضرت نے فرمایا کہ باپ تیرا ہی کہا کہ یا رسول خدا اندر تشریف لاؤ حضرت نے فرمایا کہ عمران بھی ساتھ ہے کہا کہ یا رسول خدا وہ کیونکر آوے کہ میرے پاس ایک چادر
پرانی ہے اگر اس سے سر ڈھکتی ہوں تو پاؤں باہر نکلجاتے ہیں اور اگر اس سے پاؤں کو ڈھکتی ہوں تو سر کھلجاتا ہے رسول خدا نے اپنی چادر کہ دوش مبارک پر تھی فاطمہ زہرا کو دی کہ
پہنکی اور فرمایا کہ اس سے اپنا بدن ڈھک عمران کہتا ہے کہ ہم فاطمہ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ فاطمہ کا رنگ [illegible] زرد ہو گیا تھا اور [illegible]

بوریے کا فرش بچھا تھا اور آپکے گھر میں سوائے اُس کے نہ تھا کہ جس سے بدن کو چھپا رکھا تھا کہ پیوند تھا رسول خدا صلعم نے پوچھا کہ اے بیٹی میری کیا حال ہے کہا کہ بیمار ہی ہوں اور
بھوک ہے اور تین روز سے کچھ کھانا نہیں کھایا ہے اور نہ کچھ میسر ہوا ہے رسول خدا یہ سنکر فاطمہ کے حال پر رونے لگا اور کہا بیٹی کچھ غم نہ کر رسول خدا نے فرمایا کہ اے فاطمہ میں نے بھی تین روز سے
کھانا نہیں کھایا ہے اور جان تو کہ میں خدا کے نزدیک تجھ سے زیادہ بزرگ ہوں اگر میں چاہتا تو مجھکو دیتا اور مجھ سے فرمایا خدا نے کہ اے حبیب میرے اگر تو چاہے تو تمام خزانے
زمین کے تیرے حکم میں کر دوں اور جدھر کو تو کہے اُدھر کو وہ خزانے پھریں پس میں نے اُنکو قبول نہ کیا اور کہا کہ اے پروردگار میرے میں چاہتا ہوں کہ پیغمبر محتاج اور فقیر ہوں کہ
ایک روز تو بھوکا رہوں اور ایک روز کھانا کھاؤں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جس وقت رسول خدا صلعم کی وفات ہوئی تھی تو اس وقت حضرت کے بدن میں
ایک کرتا تھا پانچ کہ اُس میں ... پیوند تھے اور بعضے پیوند کھجور کے چھال کے تھے اور اُن دنوں حضرت پر ستر ہزار درہم قرض تھا کہ لوگوں سے قرض لیکر فقیروں اور مساکین
راہ خدا میں دیتے تھے حضرت کی وفات کے بعد علی ابن ابیطالب نے وہ ادا کئے اور دوسری روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا کہ میں جمعہ کے دن مسجد
میں داخل ہوا امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھا کہ منبر پر کھڑے ہو خطبہ پڑھتے ہیں اور ایک لباس کہ اتنا پیوند لگے ہوئے پہنے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے اِس لباس کو
اِسقدر پیوند لگوائے ہیں کہ مجھکو اُسکے پیوند لگانیوالے سے حیا آتی ہے کیا ... واسطے علی کے اور تانگی دنیا کی اور کیونکر خوش ہوں میں اُس لذّت سے کہ فنا ہونیوالی ہے
اور اُس نعمت سے کہ باقی نہ رہیگی اور کیونکر پیٹ بھر کے کھاؤں جسوقت کہ گرد حجاز کے شکم بھوکے اور گرسنہ ہوں اور کیونکر راضی ہوں میں کہ نام میرا امیر المومنین ہو
اور مومنین کی میں شراکت نہ کروں تنگی اور سختی میں اور رنج اور محنت میں ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ سنکر میں رویا اور سب آدمی جو کہ وہاں موجود تھے رونے لگے اور
میں نے کہا کہ یا امیر المومنین کیا مضائقہ ہے اگر یہ لباس تم بدلو فرمایا کہ خدا تعالی نے عہد لیا ہے صاحبان حکم سے اس طرح سے کہ وہ حکام ہیں بہشت میں اور فقیروں کی طرح
رہیں تاکہ تونگر اُنکی پیروی کریں اور مفلسوں کو افسوس نہ ہو اور کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے پاس بطور ہدیہ کے حلوا لایا امیر المومنین نے
اُسمیں انگلی کو لگایا اور بعد اُسکے فرمایا کہ رنگ اسکا اور بو اِسکی دونوں بہت خوب ہیں لیکن معلوم نہیں کہ مزہ اِسکا کیسا ہے اور انگشت مبارک کو دھو ڈالا اور فرمایا کہ میرے
سامنے سے اِسکو اٹھا لو لوگوں نے پوچھا کہ یا امیر المومنین یہ تم پر حرام ہے فرمایا کہ نہیں اور لیکن روا نہیں ہے کہ میں سیر کروں ایک جماعت فقرا اور فاقہ میں اور میں اپنی شکم کو
حلوہ آلودہ کروں اس طرح کی روایتیں حضرت امیر المومنین کے زہد کی بہت ہیں اور اب خدا تعالی واسطے تسلی حبیب اپنے کے قصہ قوم عاد کا بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ اور یاد کر تو اے محمد صلعم بھائی عاد کے کو کہ وہ حضرت ہود پیغمبر تھے قوم عاد میں سے یعنی حال اُسکا اور اُسکی قوم کا قریش
کے روبرو بیان کر إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ جس وقت کہ ڈرایا اُنہوں نے قوم اپنی کو عذاب خدا سے اور خوف دلایا اُنکو بِالْأَحْقَافِ ساتھ احقاف کے کہ وہ ایک مقام تھا
ریگستان میں درمیان حضر موت کے کہ یمن کے ملک میں ہے دریائے عمّان کے کنارہ پر اور اُس موضع کو شحر کہتے ہیں اور احقاف جمع حقف کی ہے اور حقف ریگستان دراز اور
بلند کو کہتے ہیں اور وہاں کی باشندے سب بت پرست تھے اور حضرت ہود اُنکی واسطے آئے وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ اور تحقیق گزر چکے تھے ڈرانیوالے پیغمبر مِن بَيْنِ
يَدَيْهِ آگے اُس کے وَمِنْ خَلْفِهِ اور پیچھے اُسکے ہیں یعنی پہلے ہود سے بھی پیغمبر گزرے تھے اور اُسکے بعد بھی بہت پیغمبر ہوئے تھے اور خدا کی توحید کی طرف
لوگوں کو بلاتے تھے اور سب نے اُن لوگوں سے کہا أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ یہ کہ نہ عبادت کرو تم سوائے خدا کے کہ اُسکے سوا کوئی مستحق عبادت کا نہیں ہے
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ تحقیق میں خوف کرتا ہوں اوپر تمہارے عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ عذاب دن بڑے کے سے اور وہ دن ہی سبب شرک تمہارے کے
قَالُوا کہا اُن لوگوں نے کہ کیا تو أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا آیا ہے تو ہمارے پاس کہ پھیر دے تو ہمکو عَنْ آلِهَتِنَا معبودوں ہمارے سے اور اُنکی پرستش
سے ہمکو باز رکھے فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا پس لا تو ہمکو وہ چیز کہ وعدہ کرتا ہے تو ہمسے عذاب کے نازل ہونیکا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ اگر ہے تو
سچ کہنے والوں میں سے کہ عذاب ضرور نازل ہوگا قَالَ کہا ہود نے مجھکو کچھ علم عذاب کے نازل ہونیکے وقت کا نہیں ہے تاکہ میں جلدی اُسکو لاؤں کیونکہ إِنَّمَا الْعِلْمُ
سوا اسکے نہیں کہ علم اُسکے نازل ہونیکے وقت کا عِندَ اللَّهِ نزدیک خدا کے ہے جس وقت اُسکی مصلحت ہوگی اُسوقت نازل کریگا اور میرا کام فقط حکم کو پہنچانا ہے
وَأُبَلِّغُكُم اور پہنچاتا ہوں میں تمکو مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اُسکے وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ اور لیکن میں دیکھتا ہوں تمکو قَوْمًا
تَجْهَلُونَ ایک قوم کہ نادانی کرتے ہو تم اور نہیں جانتے ہو تم اس امر کو کہ جسمیں تمہاری نجات ہے اور جلدی طلب کرنا عذاب کا تمہاری جہالت اور نادانی سے ہے

ان لوگوں نے نصیحت قبول نہ کی اور اپنے کفر پر مضبوط رہے تو حق تعالی نے تین برس تک یا سات برس تک انپر مینہ نہ برسایا یہاں تک کہ قحط میں مبتلا ہوئے اور سوا ہود کے جو ہم قصے کہ رہا
لاؤ تاکہ مینہ برسے ایک شخص کہ قیس بن عنز نام رکہتا تھا اسنے ہنسی کی راہ سے کہا کہ ہمکو عذاب چاہئے نہ باران آخر الامر خشکی اور قحط سے تنگ آکر خانہ کعبہ کی جگہ
میں کہ اندنوں ایک پشتہ ریت کا تھا روانہ ہوئے اور مرثد کہ عاد کی رئیسوں میں سے تھا اور ہود پر ایمان لایا تھا انسے کہا کہ تمہاری دعا سے مینہ نہ برسیگا مگر جب ہود کی
فرمانبرداری کرو ان لوگوں نے انکی نصیحت کی کچھ پروا نہ کی اور انکے کہنے کو نہ مانا اور انکو ایک جگہ قید کر دیا اور اس خانہ کعبہ کی جگہ میں جاکر اپنی حاجت کیلئے
دعا کی او باران رحمت کی خواہش کی اور آفت کے دفع ہونیکے واسطے درخواست کی بادل سے آواز دی کہ ان تین ابر میں سے ایک پسند کرو انہوں نے ایک سیاہ ابر کو کہ
انہیں گمان بارش باران کا بہت تھا اختیار کیا وہ ابر پھر آتا تھا یہاں تک کہ احقاف میں پہنچا **فلما رأوہ** پس جس وقت دیکھا انہوں نے اسکو یعنی اس چیز کو کہ جسکا وعدہ کئے
گئے عذاب میں سے **عارضا** چہانیوالا کہ وہ ابر تھا کہ جانب آسمان پہیلا ہوا **مستقبل اودیتہم** رخ کرنیوالا جنگلوں انکے کا **قالوا** کہا
انہوں نے خوش ہو کر کہ **ہذا** یہ **عارض** ابر ہے **ممطرنا** مینہ دینے والا ہمکو ہود نے کہا کہ **بل ہو** بلکہ وہ **ما استعجلتم بہ**
وہ چیز ہے کہ جلدی کرتے تھے تم ساتھ اسکے کہ وہ عذاب ہے جلدی نازل ہو پس بیان کیا اس عذاب کو اس طرح سے کہ وہ **ریح** ہوا ہے **فیہا عذاب**
الیم بیچ اسکے عذاب ہے دردناک **تدمر** ہلاک کرتی ہے وہ ہوا اپنی شدت سے **کل شیء** ہر چیز کو انسان ہو یا حیوان یا سوا انکے **بامر ربہا**
ساتھ حکم پروردگار اپنے کے کہتے ہیں کہ وہ ہوا چہیموں کو اور انکو لیکے اڑا لیجاتی اور پرکو لیجاتی کہ مثل ٹڈی کے وہ اڑتے ہیں
ہمراہ لیکر باہر چلے گئے تھے اور کہتے ہیں کہ سب سے پہلا ایک شخص نے اس عذاب کو دیکھا تھا اور پہچانا کہ ایسی لوگوں نے کہا کہ
کی مشعلیں ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ہوا جس وقت آئی تو بہت خوفناک ہوا ریح فراخی کہ انکی جنگل میں سے تنگ ہو گئے اور آگ برسی سب ہلاک ہو گئے اور
منقول ہے کہ قوم عاد نے دیکھا کہ ہوا آدمیوں کو اور مویشیوں کو اڑا کر جنگل میں لیگئی اور وہ سب درمیان آسمان اور زمین اڑتے پھرتے ہیں اپنے گھروں میں
چلے گئے اور دروازے بند کر لئے اور ہوا انکے گھروں کی طرف روانہ ہوئی اور انکے گھروں کو جڑ سے اکھاڑ ڈالا اور سات شب اور آٹھ روز چلی اور ریت اڑا کر
انپر ڈالتی تھی یہاں تک کہ سب ریت میں پوشیدہ ہو گئے اور مر گئے اور بعد اسکے ریت کو اڑا لیگئی اور سب سے اڑا کر انکی لاشوں کو دریا میں ڈالدیا اور بعضے کہتے ہیں کہ انکی لاشوں کو
ریت کے نیچے سے نکالکر پہاڑ پر مارتی تھی کہ بدن انکے پارہ پارہ ہو گئے **فاصبحوا** پس ہو گئے وہ اس حالت پر کہ **لا یری** نہیں دیکھی جاتی تھی کوئی چیز
انکے شہر پر گذرتا تو نہ دیکھتا **الا مساکنہم** مگر گھر انکے کہ وہ خالی نظر آتے اور ان مسکنوں کے سوا کچھ نہ دیکھتا اور اہل قرأت لا یری کو بضم یا پڑھتے ہیں
ناسی پڑھا ہے اور الا مساکنہم کو منصوب **کذلک** اسی طرح جیسے کہ انکو عذاب کیا ہے کہ ہلاک کیا ہم ایسے ہی **نجزی القوم**
المجرمین جزا دیتے ہیں ہم قوم گنہگاروں کو جو کہ سخت گناہ کرتے ہیں مثل کفر اور شرک کے اور کہتے ہیں کہ جس وقت ابر آسمان پر نظر آتا اور
گمان مینہ برسنے کا ہوتا تھا تو رنگ حضرت کا بدل جاتا تھا اور اٹھتے اور بیٹھتے اور پھرتے تھے لوگ کہتے کہ یا رسول اللہ اسکا سبب بیقراری اور خوف کا کیا ہے
فرماتے کہ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ یہ ابر اس ابر کے مانند نہ ہو کہ جسکو قوم عاد نے کہا تھا ہذا عارض ممطرنا اور اب کفار کو ڈراتا ہے کہ **ولقد مکناہم** اور
البتہ تحقیق قدرت دی تھی ہم نے ان عادیوں کو **فیما ان مکناکم فیہ** بیچ اس چیز کے کہ نہیں قدرت دی ہے ہم نے تمکو اے کفار قریش بیچ اسکے
اور شوکت اور کثرت مال اور آسودگی حال اور درازی عمر انکی ایسی دی تھی کہ تمکو نہیں دی **وجعلنا لہم سمعا** اور کیا ہمنے واسطے انکے
کانوں کو تاکہ وہ سنیں **وابصارا** اور آنکھوں تاکہ انسے دیکھیں **وافئدۃ** اور دلوں تاکہ انسے تحقیق اور دریافت کریں حق اور باطل پہچانیں
لیکن انہوں نے ان چیزوں کو کہ پیدا کیا تھا انکو نہ پہچانا اسواسطے کہ نہ انہوں نے کان طرف سننے حق کے رکہے اور نہ آنکھوں سے انکی قدرت کی نشانیوں کو دیکھا اور نہ
دلوں سے انکی قدرت کی دلیلوں میں تامل کیا پس یہی سبب تہا کہ جس وقت عذاب انپر نازل ہوا تو **فما اغنی** پس نہ بیپرواہ کیا انکو اور دفع کیا **عنہم** انسے
سمعہم کان انکے نے **ولا ابصارہم** اور نہ آنکھوں انکی نے **ولا افئدتہم** اور نہ دلوں انکے نے **من شیء** کسی چیز کو عذاب سے
اذ کانوا جس وقت کہ تھے وہ کہ سبب اپنے عناد اور پیروی نفسوں کے خود انہوں نے **یجحدون بآیات اللہ** انکار کرتے تھے ساتھ نشانیوں خدا کے

ع ۳

انبیا کے اور معجزات کا انکار یا اُنکی قدرت کی نشانیوں وَحَاقَ بِهِمْ اور احاطہ کیا ساتھ انکے اور گھیر لیا انکو مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ جس چیز
کو تھے وہ ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے کہ عذاب پر ہنسا کرتے تھے اور جانتے تھے کہ یہ جھوٹی باتوں سے پیغمبر ڈراتے ہیں اور عذاب پھر آنیوالا نہیں ہے وَلَقَدْ
أَهْلَكْنَا اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہمنے یعنی تباہ کر ڈالا مَا حَوْلَكُمْ جو انکو گرد تمہارے ہیں مِّنَ الْقُرَىٰ بستیوں سے مثل حجر ثمود اور سدوم
وغیرہ وہ جہاں قوم لوط کی وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ اور طرح طرح سے بیان کیا تھا اور دکھلایا تھا ہمنے نشانیوں قدرت اپنی کو بستیوں والوں کو لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ تاکہ وہ پھریں اپنی کفر سے اور توبہ کریں اور سبب انکار کرنیکی ہماری نشانیوں سے جبر اور بلا دی جاتی ہے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ
پس کیوں مدد کی انکی الَّذِينَ اتَّخَذُوا انہوں نے کہ پکڑا تھا یعنی اختیار کیا تھا انہوں نے انکو مِن دُونِ اللَّهِ سوا خدا کے قُرْبَانًا واسطے نزدیکی
ہونیکے آلِهَةً معبود کہ وہ بامید شفاعت اُن بتونکی پرستش کرتے تھے اور جانتے تھے کہ یہ ہمکو خدا کی رحمت کے نزدیک کرینگے اور ہمکو بخشوائینگے اور پہلا
مفعول اتخذوا کا کہ وہ ضمیر جمع کی الذین کیطرف پھرتی ہے محذوف ہے اور دوسرا مفعول قربانا ہے اور آلہۃ اس سے بدل ہے یا عطف بیان ہے اور یا قربانا
مفعول لہ ہے اور قربانا اور آلہۃ حال بھی ہوسکتے ہیں اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ بت انکی شفاعت کریں بَلْ ضَلُّوا بلکہ گم ہوگئے وہ معبود اور کہوئے گئے
عَنْهُمْ اُن مشرکوں سے کہ وقت نازل ہونے عذاب کے کچھ فائدہ ان معبودوں نے انکو نہ پہنچایا اور عذاب کو انکے دور نہ کیا وَذَٰلِكَ اور وہ یعنی بتوں کو اختیار کرنا اور خدا
کرنا بتوں کا معبود سوائے خدا کے إِفْكُهُمْ دروغ انکا ہے اور بناوٹ انکی وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور وہ چیز ہے کہ تھے وہ جھوٹ بناتے کہ ہم انکو پرستش کرتے
تھے سوائے خدا کے کہ شفاعت کرنیوالا گمان کرکے اور مفسرین لکھتے ہیں کہ جسوقت حضرت ابو طالب نے وفات پائی تو رسول خدا بے یار و مددگار رہگئے اور مکہ سے
طرف طائف کے روانہ ہوئے تاکہ بنی ثقیف کی قوم سے مدد چاہیں جسوقت طائف میں پہنچے تو ان لوگونکی مجمع میں تشریف لیگئے اور انکے تین بیٹے عبد یالیل اور
مسعود اور حبیب اسپر عمرو کے بیٹے تھے انکی پاس جاکر دعوی نبوت کا کیا اور انہی سے حق میں طلب کی ان لوگوں نے حضرت کی نبوت کا انکار کیا ایک نے
تو انمیں سے کہا کہ کعبہ کا لباس میں پھاڑا ہو اگر خدا نے تجھکو پیغمبر کرکے بھیجا ہو اور دوسرے نے کہا کہ کیا خدا عاجز ہے کہ سوائے تیرے کسی اور کو خلقت پر بھیجے اور تیسرے نے کہا
قسم خدا کی بعد اس مجلس کے ہرگز تجھسے کلام نہ کرونگا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو اگر رسالت کو نہیں جانتے تو میرے احوال کو ہر قوم سے پوشیدہ کرو تاکہ مجھپر دلیر
نہ ہوجائیں وہ لوگ سنگ طعن کرنے لگے اور ہنسنے لگے اور نادان آدمی اور لڑکے حضرت کے پیچھے ازار دینے اور شور و غل مچانے لگے اور پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ حضرت کے
دونوں پائے مبارک کو خون آلودہ کردیا اور حضرت ایک باغ تک پہنچے جاکر ٹھہرے اور درخت خرما کے سایہ میں بیٹھ گئے اور باغ انکا عتبہ اور شیبہ کا تھا کہ ربیعہ کے بیٹے تھے حاضر تھے
وہ نادان آدمی انکو دیکھکر الٹے پھر گئے اور حضرت نے ان دونوں شخصوں کو دیکھا تو پریشان ہوئے اسواسطے کہ وہ دونوں دشمن خدا اور رسول تھے حضرت نے ہاتھ دعا
کا اٹھایا اور کہا کہ خداوندا تیری طرف شکایت کرتا ہوں اپنی ناتوانی اور بے مددگاری سے ان دونوں نے یہ حال دیکھا تو رگ قرابت کی جوش میں آئی اور
ایک طبق انگور کا غلام نصرانی کے ہاتھ حضرت کے پاس بھیجا اور وہ غلام نینوا کا رہنے والا تھا اور نام اسکا عداس تھا جب غلام نے طبق کو حضرت کے روبرو زمین پر رکھا
حضرت نے بسم اللہ کہکر کھانا انگور شروع کیا عداس نے کہا کہ اس کلمہ کو اس شہر کے باشندے نہیں کہتے ہیں تو کس شہر کا رہنے والا ہے فرمایا کہ میں مکہ کا رہنے
والا ہوں تو کہاں کا رہنے والا ہے اور دین تیرا کیا ہے غلام نے کہا کہ میں نصرانی ہوں نینوا کا رہنے والا حضرت نے فرمایا کہ وہ شہر ایک مرد صالح اور نیک کا تھا
کہ نام اسکا یونس بن متی ہے غلام نے کہا کہ تو یونس بن متی کو کیونکر جانتا ہے فرمایا کہ وہ بھائی میرا تھا اور پیغمبر خدا کا جیسے کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پھر تھوڑا سا
حال یونس کا بیان کیا عداس نے جسوقت یونس کا حال سنا تو حضرت کے منہ کیطرف دیکھنے لگا اور علامتیں راستی کی حضرت کی پیشانی سے دریافت کیں اور سجدہ شکر کا
کیا اور حضرت کے قدموں پر گر پڑا اور بوسہ دیا اور ربیعہ کے بیٹے دور سے یہ حال دیکھتے تھے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تیرے غلام کے دین کو اس نے بگاڑ دیا جسوقت
غلام انکے پاس آیا تو انہوں نے اسکو کہا کہ تجھکو کیا ہوا تھا کہ تونے سجدہ کیا اور انکے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا اور جیسے تو کبھی اسطرح پیش نہیں آیا کہا کہ یہ پیغمبر ہے خدا کا ہے اور اسکو
اسنے مجھکو ان قصوں کی خبر دی ہے کہ سوائے پیغمبر کے اسکو کوئی نہیں جانتا وہ دونوں بیٹے ربیعہ کے سنکر ہنسے اور کہا کہ اے غلام اپنے دین کو نگاہ رکھ کہ وہ فریب دینے والا ہے
اور حضرت طائف سے مکہ کو روانہ ہوئے اور رستہ میں ایک باغ میں کہ نخلہ کی منزل میں تھا مقام کیا اور شب کو نماز تہجد کیواسطے اٹھے اور تلاوت قرآن میں مشغول ہوئے اتفاقًا ایک جماعت

جنوں کی نصیحت کیسے پائینولکے رہتے ہو اور پھر گزری اور بعد سننے قرآن حضرت کے روبرو وہ ظاہر ہوئے اور ایمان لائے اکثر وہ پھر گئے پھر نہیں جا کر انکو ڈرایا اور ایمان کیطرف رغبت دلائی چنانچہ حق تعالیٰ اپنے حبیب کو انکے حال سے خبر دیتا ہے **وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْكَ** اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ پھیرا ہمنے طرف تیرے **نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ** ایک جماعت کو جنوں میں سے نفر وہ ہیں کہ کم ہوتے ہیں دس سے اور جناب امیر المومنین سے روایت ہے کہ وہ نو تھے ایک انمیں سے نصیبین کا رہنے والا تھا اور آٹھ نینوی کے رہنے والے اور ابن عباس سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ سات جن تھے شاسر اور ناصر اور قرش اور مسل اور ازدہا بیان اور عمرو اور زیعہ کہ ابلیس کا بیٹا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ شیاطین تھے لیکن اکثر مفسرین کے نزدیک وہ نو تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حکم کیا رسول خدا کو کہ جنوں کو ڈراوے اور خوف دلاوے اور قرآن کو انکے روبرو پڑھے پس حق تعالیٰ نے ایک جماعت جنوں میں سے بھیجا حضرت کیطرف اور حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ مجھکو حکم ہوا ہے کہ میں جنوں کے روبرو قرآن پڑھوں تم میں سے کون شخص میرے ہمراہ ہوگا اونہوں نے سر نیچے کر لیا عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں حضرت کی رفاقت میں ہوا اور حضرت کے ہمراہ شعب حجون پر گیا کہ مکے کے اوپر پہاڑ ہے پس رسول خدا نے ایک خط میرے گرد کھینچا اور فرمایا کہ اس خط سے قدم باہر نہ رکھنا یہانتک کہ میں تمہارے پاس آ ملوں پھر حضرت کھڑے ہو کر قرآن کو شروع کیا میں نے دیکھا کہ گدھ کی مانند پرندے آتے تھے اور اونکے پر وں کی آواز آتی تھی اور سانپ دیکھنے کی آواز جیسے سانپ ہوتے تھے اور حضرت اور میرے درمیان حائل ہو گئے اور شور اور غل ہی رسول خدا کی آواز مجھکو نہیں آتی تھی خوف مجھپر غالب ہوا اور جب رسول خدا تلاوت سے فارغ ہوئے تو وہ مانند ابر کے ٹکڑوں کے پراگندہ ہو گئے اور صبح ہوئی رسول خدا میرے پاس آئے اور فرمایا کہ سوئے تھے یا بیدار تھے میں نے کہا کہ نہیں یا رسول خدا اسوقت کون مقام سونے کا تھا کئی مرتبہ میرا ارادہ ہوا کہ حضرت پر خوف کے سبب سے چلا آؤں لیکن حضرت کا یہ فرمانا یاد آیا کہ میرے پاس نہیں آنا تھا دیکھنا ہیں پس یہ خوف ہو گیا اور فرمایا کہ اگر تم اس خط سے باہر قدم رکھتے تو مجھکو تمہاری جان کا خطرہ تھا اور فرمایا کہ تو نے کیا دیکھا میں نے کہا کہ سیاہ رنگ کے آدمی تھے جنکے لباس سفید تھے وہ جن تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ وہ نصیبین کے جن تھے کہ قرآن سننے آئے تھے اور سورۂ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھی چنانچہ خدا تعالیٰ ان جنوں کے حال کو بیان کرتا ہے کہ ہمنے انکو تیری طرف بھیجا کہ **یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ** سنتے تھے وہ قرآن **فَلَمَّا حَضَرُوْهُ** پس جسوقت کہ حاضر ہوئے وہ اس قرآن یعنی اسجگہ جاکہ قرآن پڑھا جاتا تھا اور نزدیک سننے کے **قَالُوْا** کہا انہوں نے اپنی **اَنْصِتُوْا** چپ رہو تم اور خوب اسکو متوجہ ہو کر سنو تم کہتے ہیں کہ زیادہ حرص سننے کی انکو تھی تو ایک جن دوسرے پر گرتا تھا **فَلَمَّا قُضِیَ** پس جسوقت ادا کیا گیا یعنی قراءت تمام کی گئی تو وہ جن ایمان لائے اور کچھ مسائل حضرت سے پوچھے اور حضرت نے انکو اپنی طرف سے انکی قوم میں ماموروں کر کے بھیجا کہ انکو تعلیم کریں جن کے مسائل پس جن **وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ** پھرے طرف قوم اپنی کے **مُّنْذِرِیْنَ** ڈرانے والے ہو کر یہ حال واقع ہوا اور جسوقت کہ جن حضرت کے پاس اپنی قوم میں آئے تو خدا کے عذاب سے انکو ڈرایا اور ایمان کیطرف رغبت دلائی **قَالُوْا** کہا انہوں نے اپنی قوم سے کہ **یٰقَوْمَنَآ** اے قوم ہماری **اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا** تحقیق ہمنے سنا ایک کتاب کو کہ وہ قرآن کیجانب سے **اُنْزِلَ** نازل کی گئی ہے **مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى** بعد موسیٰ کے کتاب ہے سنی ہے **مُصَدِّقًا** تصدیق اور سچا کرنیوالی ہے **لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ** اوسکے کہ آگے اوسکے ہوئی ہیں یعنی پہلی کتابوں کو اور بعضے جن ابنیا کے نزدیک نازل ہونیکی خبر نہیں رکھتے تھے منزل ہونیکے سبب انہوں نے کہا کہ من بعد موسیٰ اور عیسیٰ کا ذکر کیا اور بعضے کا حال واقف ہوا اور بعضے نے کہا کہ قرآن کی جن اپنی قوم سے بیان کرتے ہیں کہ **یَهْدِیْۤ** رہنمائی کرتی ہے وہ کتاب **اِلَى الْحَقِّ** طرف حق کے **وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ** اور طرف راہ راست کے کہ پہنچانیوالی طرف مطلوب کے ہے **یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا** اے قوم ہماری قبول کرو تم **دَاعِیَ اللّٰهِ** بلانیوالے خدا کیطرف کو کہ وہ محمد ہے اور لوگونکو طرف حق کے بلاتا ہے **وَ اٰمِنُوْا بِهٖ** اور ایمان لاؤ تم ساتھ انکی اور اونکی ہر بات کہے اوسکا یقین کرو **یَغْفِرْ لَكُمْ** بخشیگا خدا واسطے تمہارے **مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ** بعضے گناہوں تمہارے کو جو کہ حق دوسرے شخص کا نہیں ہے اسواسطے کہ وہ نہیں بخشا جاتا جبتک کہ اسکو ادا نکرے یا اوس شخص سے بخشوائے **وَیُجِرْكُمْ** اور رہائی دیگا تمکو **مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ** عذاب دردناک سے کہ واسطے کفار کے تیار کیا گیا ہے **وَمَنْ لَّا یُجِبْ** اور جو کوئی کہ نہ قبول کرے **دَاعِیَ اللّٰهِ** پکارنے والے خدا کی طرف کو کہ وہ محمد صلعم ہے اور اس سبب سے اوپر عذاب نازل ہو تو **فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ** پس نہیں ہے وہ عاجز کرنے والا خدا کا عذاب سے **فِی الْاَرْضِ**

بیچ زمین کے کہ وہ اُسکے عذاب سے بچ جاوے اور کوئی مہربانی کرنیوالا اُسکا نہیں ہے وَلَیْسَ لَهٗ اور نہیں ہیں واسطے اُسکے مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُ سوا خدا کے
دوست اور مددگار کہ عذاب کو اُس سے منع کریں اُولٰٓئِكَ یہ لوگ قبول نہ کرنیوالے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں کہ اُنکی گمراہی کسی سے پوشیدہ
نہیں ہے کہ انہوں نے اس شخص کے قبول کرنے سے انکار کیا ہے جو کہ خدا کی طرف بلاتا ہے اور قمی نے اپنی تفسیر میں ان آیتوں کے نازل ہونے کا سبب اس طرح سے لکھا ہے کہ رسول خدا
بازار عکاظ میں تشریف لیگئے اور ہمراہ حضرت کے زید بن حارثہ تھا وہاں جاکر لوگوں کو طرف اسلام کے بلانے لگے کسی نے حضرت کے کہنے کو قبول نہ کیا وہاں سے پھر کر مکہ میں چلے گئے اور
جب وادی مجنہ میں پہنچے نماز تہجد میں قرآن کی تلاوت کی اُس وقت ایک جماعت جن کا اُدھر گزر ہوا جب انہوں نے قرآن سنا بعض نے بعضے کو کہا کہ خاموش ہو جاؤ اور
سنو پھر انکو سنتے رہے جس وقت کہ حضرت انکے پڑھنے سے فارغ ہوئے تو وہ جن اپنی قوم کی طرف پھر گئے اور وہاں جاکر انکو ڈرایا اور جو کچھ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ تک لکھا ہے سب انہوں نے
بیان کیا اور رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوکر ایمان لائے اور رسول خدا نے احکام دین انکو تعلیم کئے حقتعالیٰ نے اپنے حبیب پر یہ آیتیں نازل کیں قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
تمام سورہ تک کہ اُسمیں خدا تعالیٰ نے اُنکی حکایت کو نقل کیا اور رسول خدا نے ایک شخص کو اُنمیں سے اُنپر سب کا پیشوا کیا اور وہ ہر سال رسول خدا صلعم کے پاس آیا کرتے تھے
رسول خدا نے امیر المومنین علیہ السلام کو انکی تعلیم کرنیکا حکم دیا کہ تمام جن انکو سکھلاویں بعضے اُنمیں مومن ہیں اور بعضے کافر ہیں اور بعضے ناصبی ہیں اور بعضے یہودی ہیں اور
بعضے نصرانی ہیں اور بعضے مجوسی ہیں اور جان کی اولاد ہیں امام علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ مومنین جن بہشت میں داخل ہونگے فرمایا کہ نہیں ولیکن خداتعالیٰ نے
درمیان بہشت اور دوزخ کے حظیرے بنائے ہیں اسمیں مومنین جن اور بدی کرنیوالے شیعہ رہینگے اور ان آیتوں سے ثابت ہوا کہ جیسے رسول خدا آدمیوں کے پیغمبر ہیں ویسے ہی
جنوں کے بھی پیغمبر ہوکر آئے ہیں اور سوائے ہمارے پیغمبر کے ایسا نہیں کہ دونوں گروہ پر پیغمبر ہوکر آیا ہو اور اب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا بیان کرتا ہے کہ اَوَلَمْ یَرَوْا کیا پس کیا
انہوں نے یعنی کیا نہ جانا قیامت سے انکار کرنیوالوں نے کہ اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ تحقیق خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
پیدا کیا ہے اُسنے آسمانوں اور زمین کو وَلَمْ یَعْیَ اور نہیں تھکا ہے اور سست اور رنج میں نہیں آیا بِخَلْقِهِنَّ ساتھ پیدا کرنے اُنکے بِقٰدِرٍ قدرت
رکھنیوالا عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی اوپر اسکے کہ زندہ کرے مُردوں کو اسواسطے کہ عاجزی اور نقصان کو اُسمیں دخل نہیں ہے اور بقادر کی با زائد ہے اور محل نفی میں
اُسکا داخل ہونا ہے سو اسکے کہ وہ اُن کی خبر ہی یعنی کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ تحقیق خدا جسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور اُنکے پیدا کرنے سے سست نہیں ہوا ہے
وہ قادر ہے مُردوں کو زندہ کرنے پر بَلٰۤی ہاں جو شخص کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے قَدِیْرٌ
قدرت رکھنیوالا ہے اور اب کفار کا انجام بیان کرتا ہے وَیَوْمَ یُعْرَضُ اور یاد کر تو اُس دن کو کہ پیش کئے جاوینگے الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ کہ کفر
کیا ہے انہوں نے عَلَی النَّارِ اوپر آتش دوزخ کے اور یہ لوگ کہ دوزخ آنکھ سے دیکھیں کہ اَلَیْسَ هٰذَا کیا نہیں ہے یہ عذاب بِالْحَقِّ حق اور راست اور درست
قَالُوْا بَلٰی کہینگے وہ کہ ہاں سچ اور حق ہے وَرَبِّنَا قسم ہے پروردگار ہمارے کی قَالَ کہیگا خدا زبانی مالک داروغہ دوزخ کے کہ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
پس چکھو تم عذاب کو بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ بسبب اسکے کہ تم کفر کرتے تھے اور پیغمبر کی بات کو کچھ اعتبار نہیں سمجھتے تھے اور حضرت رسول خدا کو جو کفار کے انکار کرنے اور ایمان
نہ لانے اور آزار دینے سے رنج ہوتا تھا تو واسطے تسلی خاطر اقدس رسول خدا کے حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر تو اے محمد صلعم كَمَا صَبَرَ جیسے کہ صبر کیا ہے
اُولُوا الْعَزْمِ صاحبان عزم نے اور کوشش والے مِنَ الرُّسُلِ پیغمبروں میں سے بعضے کہتے ہیں کہ مِن بیانیہ ہے اور مراد اولوالعزم سے کل پیغمبر ہیں اسواسطے
کہ سب پیغمبروں نے عزم کیا ہے کہ احکام خدا کے پہنچاوینگے اور دین حق کی ترقی کرینگے اور بعضوں کے نزدیک مِن تبعیضیہ ہے اور مراد اولوالعزم سے بعضے انبیاء ہیں اور یہی قول
حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کا ہے اور مراد اولوالعزم سے پانچ پیغمبر ہیں نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد علیہم السلام کہ یہ صاحب شرع
کہ سوائے اپنے غیر کی شرع کے ہیں اور انکو سیادت نہایت کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد علیہم السلام ہیں کسی نے پوچھا کہ
یہ اولوالعزم کیونکر ہوئے فرمایا کہ حضرت نوح ہوئے پیغمبر ایک کتاب اور شرع کے ساتھ اور جو کوئی کہ بعد نوح کے پیغمبر ہوا اُسنے نوح کی کتاب اور شرع پر عمل کیا یہانتک کہ ابراہیم خدا کا خلیل
پیغمبر ہوکر آئے ایک شرع اور صحیفوں کے ساتھ اور عزم ترک کرنے کتاب نوح کا کیا اور جو کوئی بعد ابراہیم کے پیغمبر ہوکر آیا اُسنے ابراہیم کی شرع پر عمل کیا یہانتک کہ
موسیٰ پیغمبر ہوکر آئے ایک کتاب اور شرع کے ساتھ اور عزم ترک کرنے صحیفوں ابراہیم کے کا کیا اور جو کوئی بعد موسیٰ کے پیغمبر ہوکر آیا اُسنے موسیٰ کی کتاب اور شرع پر عمل کیا دینیوالا ہے ایک جماعت

عیسیٰ پیغمبر ہو کر آیا اور کتاب اور شرع کیساتھ اور عزم ترک کیے کتاب موسیٰ کی اور شرع اسکی کا اور جو کوئی بعد عیسیٰ کے پیغمبر ہو کر آیا وہ عیسیٰ کی کتاب اور شرع پر
عمل کیا یہانتک کہ محمد صلعم پیغمبر ہو کر آیا اور کتاب اور شرع کیساتھ اور عزم ترک کیے کتاب اور شرع عیسیٰ کے پس حلال انکا حلال ہے قیامت تک اور حرام
انکا حرام ہے قیامت تک پس یہ ہیں اولو العزم پیغمبر اور دوسری روایت میں فرمایا ہے کہ سردار پیغمبروں کے پانچ ہیں اور وہی اولو العزم ہیں
اور انپر چلی ہے چکی دین کی نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد علیہم السلام اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ چھ پیغمبر ہیں اول نوح کہ قوم کے آزار پر
صبر کیا اور دوسرا ابراہیم کہ آتش نمرود پر صبر کیا اور تیسرا اسمٰعیل کہ ذبح ہونے پر صبر کیا اور چوتھا یعقوب کہ واسطے فرزند کے صبر کیا اور پانچواں یوسف کہ چاہ کے اندر گرنے اور [illegible]
ایذا اور قید پر صبر کیا اور چھٹے ایوب کہ بلا اور بیماری پر صبر کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اولو العزم وہ ہیں کہ جہاد کرنے کا حکم ہوا تھا غرض یہ کہ حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد تو مثل ان
پیغمبروں کے صبر کر تو وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ اور نہ جلدی چاہ تو واسطے ان کفار قریش کے عذاب کے نازل ہونے کو [illegible] وقت مقرر ہے تو وقت عذاب نازل ہوگا
اور [illegible] كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ گویا کہ وہ جس دن دیکھینگے مَا يُوعَدُونَ اس چیز کو کہ وعدہ کی جاتی ہے [illegible] وہ نازل ہونا
عذاب کا ہے تو جانینگے وہ کہ لَمْ يَلْبَثُوا نہیں درنگ کی دنیا میں إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ مگر ایک ساعت دن سے یعنی باوجودیکہ انکی دنیا میں
بہت مدت رہی ہوگی مگر ہول قیامت کی ایسی ہوگی اور عذاب انکا ایسا سخت ہوگا کہ [illegible] ایام انکا قلیل [illegible]
معلوم ہوگا بَلَاغٌ [illegible]
جانب سے طرف تمہاری فَهَلْ يُهْلَكُ پس ہلاک کیے جاینگے وقت نازل ہونے عذاب کے إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ مگر قوم [illegible]
حکم خدا کے اور منقول ہے کہ اگر عورت کو وضع حمل دشوار ہو تو یہ کلمے لکھکر [illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم کانہم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بلاغ فہل یہلک الا القوم الفاسقون

سورۃ محمد

سورۃ محمد ۳ یہ سورہ مدنی ہے اور اسمیں چالیس آیتیں ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ آیہ وکاین من قریۃ [illegible] نازل ہوئی تھی کہ [illegible]
مدینہ کی متوجہ ہوئے تھے اور اس سورہ کو سورۂ قتال بھی کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ محمد کو پڑھے [illegible]
نہ کرے اور شرک اور کفر سے محفوظ رہے یہانتک کہ مرجاوے اور بعد مرنے کے خدا تعالیٰ ہزار فرشتے انکی قبر پر بھیجے تاکہ [illegible] ثواب [illegible] اور
قیامت کے روز انکے پیچھے ہوں تاکہ انکو خدا کے پاس امن میں پہنچاویں اور دوسری روایت ہے کہ جو کوئی [illegible]
سورہ کو پڑھے [illegible] بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
الَّذِينَ كَفَرُوا جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے اور نہیں ایمان لائے خدا پر اور پیغمبر پر وَصَدُّوا اور بند کیا ہے انہوں نے اور باز رکھا عَن سَبِيلِ اللَّهِ
راہ خدا کی ہے کہ وہ دین اسلام ہے [illegible]
[illegible]
لوگوں کو [illegible] کہ وہ راہ خدا کی ہے أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ گم اور باطل کریگا اعمال انکو وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے
خدا اور پیغمبر پر [illegible] وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کیے انہوں نے اچھے خالص [illegible] وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ
اور ایمان لائے وہ ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے اوپر محمد صلعم [illegible] وَهُوَ اور وہ چیز کہ نازل کی گئی ہے یعنی قرآن الْحَقُّ حق
ہے اور درست ہے مِن رَّبِّهِمْ پروردگار انکے کی طرف سے كَفَّرَ عَنْهُمْ دور کریگا انسے جو کہ ایمان لائے ہیں سَيِّئَاتِهِمْ برائیاں انکی کو اور
گناہوں سے انکے درگزر کریگا [illegible] وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ اور درست کریگا حال انکو [illegible] ذَٰلِكَ وہ گمراہی
اور درست کرنا حال کا اور دور کرنا گناہوں کا بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سبب اسکے ہے کہ تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا ہے اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ پیروی کی ہے
انہوں نے باطل کی کہ وہ شیطان ہے اور یا اس چیز کی کہ قابل پیروی کے نہو وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اور تحقیق جن لوگوں نے [illegible]

نبوت کا اتَّبَعُوا الْحَقَّ پیروی کی ہے اُنہوں نے حق کی کہ وہ علی ہو یا قرآن جسکو نازل کیا گیا مِنْ رَّبِّهِمْ پروردگار اُنکی جانب سے كَذٰلِكَ یہی
یعنی اسی طریق سے يَضْرِبُ اللّٰهُ بیان کرتا ہے خدا لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے اَمْثَالَهُمْ حال اُنکے کفر کا اور ایمان کا اور کہتے ہیں کہ ضمیر ان دونو
فرقوں کیطرف پھرتی ہے جنکا ابھی ذکر ہوا یعنی خدا تعالیٰ اُن دو گروہ کو بیان کرتا ہے واسطے آدمیوں کے تاکہ حق کو باطل سے اور نیک کو بد سے جدا کریں اور بعد اسکے
خدا تعالیٰ مومنین کو کفار پر جہاد کرنیکا حکم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ کفار ایسے کفر سے باز نہیں آئے ہیں اور اپنی گمراہی پر اصرار کرتے ہیں تم اُنپر جہاد کرو فَاِذَا لَقِيْتُمُ
پس جس وقت ملاقات کرو تم اے مومنو یعنی دیکھو تم وقت لڑائی کے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُن لوگوں کو کہ کفر کیا ہے اُنہوں نے فَضَرْبَ الرِّقَابِ پس مارنا
گردنوں کا ہے اور ضرب کہ مصدر ہے منصوب ہے مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور اپنے مفعول کیطرف مضاف ہے اور تقدیر اسکی فاضربوا ضرب الرقاب ہے یعنی مار ڈالو گردنیں اُنکی
اور مراد ہے قتل کرنا یعنی قتل کرو تم کفار کو جسوقت لڑائی قائم ہو جسطرح سے کہ تم قابو پاؤ اُنپر اور مقصود قتل کرنا ہے [illegible] حَتّٰىٓ اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ
یہانتک کہ جسوقت خونریزی بہت کر دو تم اُنکو کہ لڑنیکی طاقت اُنمیں باقی نہ رہے فَشُدُّوا الْوَثَاقَ پس مضبوط کرو تم بندوں کو یعنی جسوقت اُنکو زخمی اور
بے قابو کر کے قید کرو تو اُنکی مشکیں خوب جکڑ کے باندھو کہ بھاگ نہ جائیں فَاِمَّا مَنًّا پس یا احسان کرو تم احسان کرنا بَعْدُ بعد اُس قید اور مضبوط کرنے
بندوں کے کہ اُنکو چھوڑ دو بدون عوض لینے کے وَاِمَّا فِدَآءً اور یا فدا لو تم فدا لینا یعنی کہ فدیہ لیکر اُنکو چھوڑ دو اُن دونو امرونمیں تمکو اختیار ہے اور منّا اور فداء
مفعول مطلق ہیں فعل محذوف کے یعنی تمنّون منا و تفدون فداء غرض یہ ہے کہ ان دونو امرونمیں تمکو اختیار ہے خواہ بدون عوض کے احسان کر کے
اُنکو چھوڑ دو خواہ اُنکے عوض میں فدا لیکر اُنکو چھوڑ دو اور یہ حکم تمہارا رسول کا باقی ہے حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ یہانتک کہ رکھے لڑائی یہاں حرب کا مضاف محذوف
یعنی یہانتک کہ رکھیں صاحب لڑائی کے اَوْزَارَهَا ہتیار اپنے یعنی لڑائی تمام ہو جاوے اور مسلمان ہو جاویں اسلام قبول کر لیویں اور صلح کر لیویں کہ کوئی باقی نہ رہے
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے والد بزرگوار کہتے تھے کہ جنگ کے دو حکم ہیں ایک تو یہ کہ جسوقت لڑائی قائم ہو اور ابھی ہتیار رکھے نہ گئے ہوں
اور لڑنے والے دشمن سے چھوٹے نہ ہوں تو اس صورت میں یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ جسکو قید کیا ہو اگر چاہے اُسکو گردن مارے اور اگر چاہے اُسکے ہاتھ اور پاؤں خلاف
کاٹے یعنی داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ اور یا بایاں پاؤں اور داہنا ہاتھ کاٹے اور اسکو چھوڑ دے کہ وہ اپنے خون میں لوٹکر مر جاوے اور اس صورت میں احسان کرکے
یا فدا لیکر چھوڑنا جائز نہیں ہے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ اگر کفار زخموں سے چور ہو گئے ہوں اور لڑائی موقوف ہو گئی ہو اور کفار کو قید کیا ہو تو اس صورت میں
امام کو اختیار ہے درمیان تین صورتوں کے یعنی احسان کرکے چھوڑ دینے اور عوض لیکر چھوڑ دینے کے اور اگر چاہے غلام بنا لیوے اور کہتے ہیں کہ اس صورت میں امام کو قتل کرنا جائز نہیں ہے
اور منقول ہے کہ ان دونو صورتوں میں اگر کافر اسلام قبول کرے تو کوئی امر اُسپر جاری نہیں ہو سکتا بلکہ کل امور مذکورہ اُس سے ساقط ہیں اور حکم اسکا وہی ہے جو
اور مسلمانونکا حکم ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ذٰلِكَ یہ حکم تمہارے واسطے کہ جسطرح فرمایا ہے اُسیطرح کرنا چاہیے اور اس آیت کے حکم میں درمیان علمائے اسلام
بہت اختلاف ہے لیکن جو حق ہے وہ وہی ہے جو بیان کیا گیا وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ البتہ بدلا لیتا اُن کافروں سے
زمین میں دھنسا کر اور پتھر برسا کر اور جو اسکی مانند ہو بدون اسکے کہ نوبت جنگ کی پہنچتی وَلٰكِنْ اور لیکن حکم دیتا جہاد کا اور عذاب نہیں نازل
کرتا ہے سوا اسکے کہ لِّيَبْلُوَا تاکہ آزمائے بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ بعض تمہارے کو ساتھ بعض کے اسطرح سے کہ مومنین کو تو کفار کے ساتھ آزمائے کہ وہ کفار
سے جہاد کر کے ثواب عظیم پاویں اور کفار کو مومنین سے آزمائے کہ وہ بسبب عذاب لڑائی کے کفر سے توبہ کریں اور یا یہ کہ تاکہ معلوم ہو کہ کون صابر رہا اور
کون نا صابر کہ مسلمانوں میں سے کہ رسول کو لڑائی میں چھوڑ کر اُنکی رفاقت سے بھاگ جاتا اپنی جان بچا کر اور اب جہاد کی رغبت میں فرماتا ہے کہ
وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا اور جو لوگ کہ قتل کئے گئے ہیں اور اہل بصرہ اور حفص قتلوا مجہول کا صیغہ پڑھتے ہیں اور باقی قاری قاتلوا معروف کا
صیغہ باب مفاعلہ سے پڑھتے ہیں یعنی اور جو لوگ کہ لڑتے ہیں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے فَلَنْ يُّضِلَّ پس ہرگز نہ گمراہ ضائع کریگا خدا
اَعْمَالَهُمْ اعمال اُنکے کو بلکہ جزا جہاد کی کامل اور پوری اُنکو دیویگا اس تفصیل سے کہ سَيَهْدِيْهِمْ قریب ہے کہ راہ دکھلاوے اُنکو دنیا میں طرف خیر
اور ثواب کے اور آخرت میں طرف بلند درجوں بہشت کے اور حد زیادہ ثواب عطا کرے وَيُصْلِحُ اور درست کریگا بَالَهُمْ حال اُنکا دونو جہان میں

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ اور داخل کریگا انکو بہشت میں عَرَّفَهَا لَهُمْ تعریف کی ہی اُن بہشت کی واسطے انکے دنیا میں تا کہ انکو مشتاق ہو کر اعمال نیک
بجالاویں جنکے سبب سے بہشت میں پہنچیں اور فرماتا ہی جہاد کی رغبت میں کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ
اگر مدد کروگے تم خدا کی کہ اسکے دین کی ترقی کیواسطے کافروں سے لڑوگے تو يَنْصُرْكُمْ مدد کریگا تمہاری خدا کہ کفار پر تم غالب ہو جاؤگے اور فتح پاؤگے
وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ اور ثابت اور استوار کریگا قدم تمہارے کہ تمہارے دلونکو قوت دیگا اور کفار پر تمکو دلیر کر دیگا تا کہ تمہارے قدم ڈگمگیں نہیں اور جہاد سے
تم نہ بھاگو اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہ جہاد میں سے بھاگا کرتے تھے وہ لوگ خدا کی نصرت میں نہ تھے بلکہ واسطے دکھلانے لوگونکو اور طمع غنیمت کے
حضرت رسول خدا کی ہمراہ جہاد میں جایا کرتے تھے اسواسطے کہ خدا فرماتا ہی کہ اگر تم میری نصرت کروگے تو میں تمہاری نصرت کرونگا اور تمہارے قدموں کو ثابت اور
استوار رکھونگا اور وعدہ خدا کا حق ہی کہ اسمیں خلاف کسیطرح کا نہیں ہی پس جسوقت کہ انکے قدم ثابت نہ رہے جہاد میں تو معلوم ہوا کہ وہ خدا کی نصرت
کرنیوالوں میں سے نہ تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ مدد کریگا تمہاری آخرت میں اور ثابت رکھیگا تمہارے قدموں کو پل صراط پر اور بعضے
اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ مدد کریگا تمہاری دنیا اور آخرت میں اور دونوں جہان میں تمہارے قدموں کو ثابت رکھیگا وَالَّذِينَ كَفَرُوا
اور وہ لوگ کہ کفر کیا ہی انہوں نے فَتَعْسًا لَّهُمْ پس ہلاکت ہی واسطے انکے اور یہ تعسًا منصوب ہی فعل مضمر سے اور تقدیر یوں ہی اتعسہم اللہ تعسًا
اور وہ فعل خبر ہی الذین موصول کی اور اضل کا عطف اوس فعل مقدر پر ہی یعنی ہلاک کیا انکو خدا نے ہلاک کرنا وَأَضَلَّ
أَعْمَالَهُمْ اور گم اور ناچیز کیا اعمال انکو ذَٰلِكَ یہ ہلاک کرنا اور گم کرنا اعمال کا بِأَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ تحقیق وہ لوگ كَرِهُوا
مَا أَنزَلَ اللّٰهُ اس چیز کو کہ نازل کیا خدا نے پیغمبر پر مثل قرآن اور جو کچھ کہ شرع کے احکام ہیں انکو مکروہ جانا فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ پس باطل کیا
خدا نے اعمال انکے کو اور نیست و نابود کر دیا اور جزا انکو نہ دی کیونکہ اعمال نیک کی جو جزا ہی وہ انکو نہ ملیگی اور وہ اعمال کہ خانہ کعبہ کا طواف
کرنا ہی اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد کراہت اور ناخوش ہونے سے اس آیت میں یہ ہی کہ جو کچھ خدا نے علی کی شان میں نازل کرتا تھا وہ
اسکو مکروہ جانتے تھے اسواسطے کہ خدا کا واحد جاننا اور عبادت کرنا اسکا فائدہ نہیں بخشتا ہی بدون دوستی علی کے اور فرماتا ہی کہ أَفَلَمْ يَسِيرُوا کیا پس
نہیں سیر کی ہی انہوں نے فِي الْأَرْضِ بیچ زمین یعنی عاد اور ثمود کے شہروں میں فَيَنظُرُوا پس دیکھیں وہ کہ كَيْفَ كَانَ کیونکر ہوا
عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ انجام اُن لوگوں کا کہ پہلے انکے تھے شرک کرتے تھے اور انبیا کو جھٹلاتے تھے کہ دَمَّرَ اللّٰهُ ہلاکت نازل کی خدا نے
عَلَيْهِمْ اوپر انکے اور جڑ سے اکھاڑ کر پھینکدیا وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا اور واسطے کافروں کے ہیں مانند اُن عذابوں کے جو کہ پہلے
لوگوں پر ہوئے لیکن ہمیشہ انپر عذاب سخت ہلاک کرنیوالا دنیا میں نازل نہیں کیا ہم اور عذاب انکا آخرت پر رکھا ہی بسبب اپنے فضل اور کرم کے اور
وجود کی برکت کے کہ تو جو انمیں موجود ہے اسواسطے ہم انکو عذاب نہیں بھیجتے ہیں اور ضمیر امثالہا کی ہلاکت یا عاقبت یا عقوبت کیطرف پھرتی ہی کہ دلالت کرتا ہی اسپر دمر کا لفظ
ذَٰلِكَ وہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا تھا یعنی عذاب کرنا کفار کا اور نصرت اور ثابت رکھنا مومنوں کا بِأَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہی کہ تحقیق خدا مَوْلَى
الَّذِينَ آمَنُوا دوست اور مددگار ہی ان لوگوں کا کہ ایمان لائے ہیں وَأَنَّ الْكَافِرِينَ اور تحقیق کافر جو ہیں وہ لوگ ہیں کہ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ
نہیں ہی کوئی دوست واسطے انکے کہ مدد انکی کرے اور لا مولی لہم بر خلاف اسکے والی اللہ مولیہم الحق کے نہیں ہی اسواسطے کہ اس آیت میں معنی مولی کے دوست کے
ناصر ہیں اور آیۃ مولیہم الحق میں معنی مولی کے مالک کے ہیں اور بیشک سب کا رب وہی ہی اور اب تو فرقوں کا انجام بیان کرتا ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا يُدْخِلُ
الَّذِينَ آمَنُوا داخل کریگا اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کیے ہیں انہوں نے اچھے جَنَّاتٍ بہشتوں میں کہ تَجْرِي
جاری ہیں مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ نیچے درختوں انکے سے نہریں وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہی يَتَمَتَّعُونَ فائدہ اٹھاتے
ہیں دنیا کی لذتوں سے وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ اور کھاتے ہیں جیسے کہ کھاتے ہیں چارپائے نہایت حرص سے اور انجام سے اپنے غافل ہیں وَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ اور آگ دوزخ کی جگہ رہنے کی ہی واسطے انکے یعنی عاقل کو چاہیے کہ کھانا بھوک کے وقت کھائے اور اسیقدر کہ جسمیں بدن میں قوت پیدا ہو اور عبادت خدا کی [illegible]

کہ کثرت سے کھاتا ہے اور جس قدر ہو سکتا ہے کھا کر توند بھر لیتا ہے اور ایسے ہی وہ غافل ہو رہا ہے بدن کو موٹا کرتا ہے اور خدا سے غافل ہے پس انجام انکا آتش دوزخ ہوگا
تمہارے خوف دلانیکو فرماتا ہے کہ وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اور بہت بستیاں مضاف اسکا محذوف ہے یعنی اور بہت اہل بستی کہ ھِیَ اَشَدُّ قُوَّۃً زیادہ
سخت تھی قوت میں مِّنْ قَرْیَتِکَ الَّتِیْٓ بستی تیری سے اے محمد صلعم وہ بستی کہ جس نے اَخْرَجَتْکَ نکالا تجھکو مکہ والوں نے یعنی تیری بستی سے
زیادہ قوت والی بستیوں کے آدمیوں کو اَھْلَکْنٰھُمْ ہلاک کر ڈالا ہم نے انکو عذاب نازل کرکے فَلَا نَاصِرَ لَھُمْ پس نتھا کوئی مدد کرنیوالا انکو کہ
خدا کے عذاب کو ان سے دفع کرے اور وقت ہلاکت انکی فریاد کو پہنچے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت محمد صلعم ایام ہجرت میں مکہ سے باہر نکلکر بارادہ مدینہ طرف غار ثور کے
روانہ ہوئے تو مکہ کیطرف نظر کی اور فرمایا کہ تو خدا کو پیارا ہے یعنی تو بہت زیادہ دوست ہے سب شہروں سے نزدیک میرے اور اگر کفار مجھکو منع نکرتے اور باہر نکالتے
تو ہرگز تجکو نہ چھوڑتا کہ میں باہر جاتا پس حق تعالی نے واسطے تسلی خاطر اقدس حضرت صلعم کے اور کفار کی مذمت کے فرمایا اَفَمَنْ کَانَ کیا پس جو شخص ہووے
عَلٰی بَیِّنَۃٍ اوپر دلیل واضح کے مِّنْ رَّبِّہٖ پروردگار اپنے کی طرف سے کہ وہ قرآن ہے اور سوا اسکے اور دلیلیں بھی جو واضح ہیں فرقہ حق کہا ہے
شخص کہ جو بھی دشمن دلیلیں کہتا ہے کَمَنْ زُیِّنَ مانند اس شخص کے ہے کہ آراستہ کیا گیا یعنی شیطان نے آراستہ کرکے دکھلایا لَہٗ واسطے اسکے سُوْٓءُ عَمَلِہٖ
برائی عمل اسکی کہ وہ اس عمل بد کو اچھا جانتا ہے وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ اور پیروی کی ہے انہوں نے خواہشوں اپنی کی اور ضمیر جمع کی بعد مفرد کے آنے اسکی
ہے کہ من باعتبار معنی کے واحد اور جمع پر دونو پر بولا جاتا ہے خلاصہ یہ کہ پیغمبر اور مومنین برابر کفار اور مشرکین نہیں ہو سکتے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ من زین لہ سوء عملہ واتبعوا اھواءھم منافقین ہیں کہ ہمراہ حضرت کے تھے نہ مشرکین کہ جدا تھے اب خدا تعالی بہشت کی تعریف کرتا ہے مَثَلُ الْجَنَّۃِ
صفت بہشت کی اور قصہ اسکا الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ وہ بہشت کہ وعدہ کیے گئے ہیں پرہیزگار اسکا اور بعضے کہتے ہیں کہ خبر مثل الجنۃ کی کمن ھو خالد ہے کہ
بعد اسکے مذکور ہوگا اور مثل الجنۃ کا مضاف محذوف ہے یعنی مثل اہل الجنۃ کمن ھو خالد فی النار یعنی کیا مثال اہل بہشت کی مانند اس شخص کی ہے کہ ہمیشہ رہنے والا آگ میں ہے
اور فرماتا ہے مثلا فِیْھَآ اَنْھٰرٌ بیچ اس بہشت کے نہریں ہیں مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ پانی سے کہ نہیں بدلنے والا رنگ اور بو اور مزہ اسکا بخلاف دنیا کے کہ
بدل جاتا ہے وَاَنْھٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ اور نہریں ہیں دودھ سے لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُہٗ نہیں بدلا ہے مزہ اس دودھ کا باوجود گزرنے اسقدر مدت کے بخلاف دودھ دنیا کے کہ تھوڑے
عرصہ میں بگڑ جاتا ہے وَاَنْھٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ اور نہریں ہیں شراب سے لَّذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ خوب مزہ دار ہے واسطے پینے والوں کے اور بہت لذیذ ہے اور نہ اس میں نشہ ہے اور نہ
بیہوشی اور لذۃ مصدر ہے اسم فاعل کے معنی میں ہے وَاَنْھٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی اور نہریں ہیں شہد صاف کیے گئے سے کہ نہیں ہے اس میں موم ہے اور نہ میل
کہ وہ شہد بلکہ قدرت خدا سے صاف اور ستھرا پیدا ہوا ہے وَلَھُمْ فِیْھَا اور واسطے ان پرہیزگاروں کے بیچ اس بہشت کے باوجود ان نہروں کے مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ہر قسم کے میوے
ہیں جنکی نفس خواہش کرتا ہے لذیذ اور خوشبودار وَمَغْفِرَۃٌ اور مغفرت ہے گناہوں سے مِّنْ رَّبِّھِمْ پروردگار انکی جانب سے کہ انکو سبب گناہ کے عتاب کرکے
کہتے ہیں کہ خدا تعالی تمام گناہ انکے بھلا دیگا کہ اپنے گناہ یاد کرکے رنج نہووے اور انکا عیش تلخ نہو جاوے پس جو شخص کہ ایسا ہے کہ قسم قسم کی نعمتیں اسکے واسطے
بہشت میں موجود ہو گئیں کیا وہ كَمَنْ ھُوَ خَالِدٌ مانند اس شخص کے ہے کہ ہمیشہ رہنے والا ہے فِی النَّارِ بیچ آتش دوزخ کے وَسُقُوْا اور پلائے جاویں وہ
یعنی پلائیں انکو بہشت کی شراب کے عوض مَآءً حَمِیْمًا پانی گرم کھولتا ہوا فَقَطَّعَ پس ٹکڑے پارہ پارہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیوے وہ پانی اپنی حرارت سے
اَمْعَآءَھُمْ انتڑیاں انکی کو اور ضمیر جمع کی باعتبار معنی کے طرف من کے پھرتی ہے کہ وہ جیسے کہ واسطے واحد کے آتا ہے ایسے ہی واسطے جمع کے آتا ہے اور حضرت محمد صلعم نے
فرمایا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو درخت طوبی کا دیکھا کہ اسکی جڑ میں سے ایک نہر نکلتی ہے اور اس سے چار نہریں بہتی ہیں ایک نہر پانی کی اور ایک نہر شراب کی
اور ایک نہر دودھ کی اور ایک نہر شہد کی اور کہتے ہیں کہ جناب حضرت صلعم جس وقت خطبہ پڑھتے اور منافقوں کا عیب بیان کرتے تو بعضے منافقین مسجد سے باہر نکلکر بعضی کی
راہ سے بعضے علماء صحابہ سے پوچھتے کہ اس نے اس وقت کیا کہا حق تعالی انکا حال سے خبر دیتا ہے کہ وَمِنْھُمْ اور بعضے ان منافقوں میں سے مَّنْ یَّسْتَمِعُ وہ شخص ہیں
کہ کان لگاتے ہیں اِلَیْکَ طرف تیرے اور وہی سنتے کلام تیرے کو حَتّٰٓی اِذَا خَرَجُوْا یہاں تک کہ جس وقت باہر نکلتے ہیں مِنْ عِنْدِکَ نزدیک تیرے سے تو قَالُوْا
کہتے ہیں لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ واسطے ان لوگوں کے کہ دیے گئے ہیں علم شرع کا مَاذَا قَالَ اٰنِفًا کیا کہا پیغمبر نے اس وقت اور لیکن کہنا انکا اس قصد سے پڑھا ہے

اور بہ امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ ہم سوا نیچے حضرت کے ہمراہ ہوتے تھے اور جو کچھ وحی نازل ہوتی تھی رسول خدا ہمکو اس سے مطلع کر دیتے تھے پس میں اسکو سنکر یاد کر لیتا تھا اور اپنے کان میں
رکھتا تھا اور دوسرا جو کوئی موجود ہوتا تھا وہ اسکو سنکر یاد کر لیتا تھا جس وقت ہم باہر نکلتے تو منافقین ہم سے پوچھتے کہ کیا کہا ہے محمد نے اس وقت خدا تعالیٰ ان منافقوں کے
حال خبر دیتا ہے کہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ یہ گروہ وہ لوگ ہیں کہ بسبب دنیاوی عناد اور انکار کے باوجود دیکھنے علاماتوں قدرت خدا کے طَبَعَ اللَّهُ مہر کی ہے
خدا نے عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ اوپر دلوں انکے تاکہ ملائکہ اس علامت سے انکو پہچانیں کہ یہ منافق ہیں اور ان پر لعنت کریں وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ اور پیروی کی ہوا نفسی
خواہشوں اپنی کی کہ جو کچھ انکے نفس ناپاک نے چاہا وہ کیا اور پیغمبر خدا کے فرمانکو معتبر نہ جانا وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا اور جن لوگوں نے کہ ہدایت پائی ہے مومنین ہیں
زَادَهُمْ زیادہ کرتا ہے خدا انکو هُدًى رہنمائی اور یقین اور یا یہ کہ منافقوں کا کہنا کہ اس نے ابھی کیا کہا ان مومنین کے ایمان کو زیادہ کرتا ہے اور یقین انکا زیادہ ہوتا ہے وَآتَاهُمْ
تَقْوَاهُمْ اور دیتا ہے انکو پرہیزگاری اپنی کہ انکو توفیق تقوی کی دیتا ہے فَهَلْ يَنظُرُونَ پس نہیں انتظار کرتے ہیں منافقین إِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت
أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً کہ آوے انکو ناگہاں فَقَدْ جَاءَ پس تحقیق آئی ہیں یعنی ظاہر ہوئی ہیں أَشْرَاطُهَا علامتیں اسکی جیسے پیغمبر آخر الزمان
کا آنا اور دو ٹکڑے ہو جانا چاند کا فَأَنَّىٰ لَهُمْ پس کہاں ہے واسطے انکے إِذَا جَاءَتْهُمْ جس وقت آئیگی قیامت ذِكْرَاهُمْ نصیحت پکڑنا انکا یعنی
وقت آنے قیامت کے نصیحت پکڑنا اور ایمان لانا کچھ فائدہ انکو نہ بخشیگا کہ وہ وقت ایمان لانیکا نہیں ہے بلکہ جزائے اعمال کا وقت ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک
حدیث طولانی منقول ہے قیامت کی علامتوں میں لیکن خلاصہ اسکا لکھا جاتا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قیامت کی علامتوں سے یہ ہے کہ ضائع کرینگے نماز کو
اور خواہشوں نفس کی پیروی کرینگے اور مالداروں کی تعظیم کرینگے اور دین کو دنیا کے عوض بیچینگے پس اسوقت کلیجا اولاد آدم کا جیسے کہ نمک پانی میں گھلتا ہے
گھلیگا جبکہ وہ دیکھیگا بدی کو ہوتے ہوئے اور طاقت انکی دور کرنیکی نہ رکھیگا اور حکام ظالم اور وزیر بدکار اسوقت پیدا ہونگے اور امین بے ایمان ہو جاویگا اور امانتدار
خیانت کرنیوالا امانت دار سمجھا جائیگا اور امامت اور خیانت کرنیوالا امین سمجھا جائیگا اور جھوٹے راست کو جھوٹا سمجھینگے اور راستگو کو جھوٹا اور عورتیں حکم کرینگی
اور لونڈیوں سے مشورہ ہوگا اور لڑکے ممبروں پر بیٹھینگے اور جھوٹ ظرافت اور نقل مجلس ہو جاویگا اور زکوۃ کو تاوان جانینگے اور والدین پر ظلم کرینگے اور دوست
بیزار ہونگے اور دمدار ستارہ ظاہر ہوگا اور عورت سوداگری میں اپنے شوہر کی شریک ہوگی اور باران کم ہو جاویگا اور ننگے بھوکے آدمی بادشاہ شمار کیے جاوینگے اور عزت
کرینگی چھوٹے بڑوں پر اور نہ بزرگی کرینگے بڑی کی اور نہ کنارہ کرینگے بدی کرنیوالوں سے بدن انکے آدمیوں کے ہونگے اور دل انکے شیطانوں کے سے اور اس وقت مرد مردوں پر کفایت
کرینگے اور عورتیں عورتوں پر اور مرد بھی عورتوں کی مشابہت کرینگے اور عورتیں مشابہ مردوں کی کرینگی اور زین پر گھوڑے کے سوار ہونگی جیسے کہ مرد سوار ہوتے ہیں
پس ان عورتوں پر میری امت کی لعنت ہے خدا کی اور مسجدوں کو سونے اور چاندی سے آراستہ کرینگے اور زینت کرینگے جیسے کہ یہود اور نصاریٰ کے عبادتخانہ آراستہ
ہوتے ہیں اور قرآن کی جلدیں سونے سے منقش ہونگی اور منارہ بلند کیے جاوینگے اور صفیں کثرت سے ہونگی اور دل انکے آپس میں بغض رکھتے ہونگے اور باتیں انکی مختلف طرح کی ہونگی
اور مرد میری امت کے سونے اور ریشم خالص کا لباس پہنینگے اور سود ظاہر ہو جاویگا اور رشوت قبول کرینگے اور دین کی سستی ہوگی اور دنیا کو بلند کرینگے اور طلاق کثرت
ہوگی اور حدود خدا کے قائم نہ کیے جاوینگے اور گانیوالیاں اور ساز ظاہر ہونگی اور امیر ہونیکی خواہش زیادہ ہوگی اور مشغول ہونگے اور بازی کرینگے اور بدتر آدمی امیر ہوگی
اور اسوقت حج کرینگے تونگر اور دولتمند سیر اور تماشے کیواسطے اور میانہ مرتبہ آدمی واسطے سوداگری کے اور محتاج آدمی واسطے دکھاوے اور نمود کے اور قاری لوگ واسطے ریا و سمعہ کے
دکھلانے اور سنانے کے اور ایسی قومیں ہونگی کہ سیکھینگے قرآن کو واسطے غیر خدا کے اور قرآن کو راگ میں پڑھینگے جو کہ منع ہے اور مسائل دین سیکھینگے واسطے غیر خدا کے اور اولاد
زنا کی بہت ہوگی اور پردہ نشینوں کی پردہ دری ہو جاویگی اور گناہوں کو سب کرینگے اور بد آدمی نیکوں پر غالب ہو جاوینگے اور جھوٹ ظاہر ہوگا اور جھگڑا آپس میں
رکھینگے اور ظاہر ہو فاقہ اور فخر اور تفاخر کریں اچھی قیمتی لباس سے اور بے وقت بارش ہو اور ڈھول اور ستار و خنجر باجوں کو اچھا جانیں اور نیکی کو برا سمجھیں اور نیکی کا حکم کرنیوالے
جانیں اور برائی سے منع کرنیکو برا جانیں یہانتک کہ مومن اس زمانہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہو اور تونگر کو خوف فقر ہو یہانتک کہ سائل سوال کریگا
دو جمعہ اور اسکو کوئی کچھ نہ دیگا اور جناب رسول خدا نے عبد اللہ بن سلام کے سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ علامات قیامت سے ایک یہ ہے کہ آگ مشرق سے نکلے
اور آدمیوں کو طرف مغرب کے لیجاویگی اور ایک حدیث جناب رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ حضرت نے قیامت کی علامتوں میں فرمایا کہ کلام اللہ اٹھ جاویگا اور جہل ظاہر ہوگا اور

شراب کو آدمی نوش کرینگے اور نہ ظاہر ہیں کس لیے لذیذ لگینگے اور شہد کہ پیدا ہونگی اور عطر نہیں بادہ پیدا ہونگی یہانتک کہ پچاس ہزار برس تک ... اور جسوقت کہ
سعادت اور نجات مومنین کی اور عذاب اور بدبختی مشرکین کی تو نے معلوم کر لی تو فَاعْلَمْ پس جان تو اور ثابت قدم رہ تو اس پر کہ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ تحقیق نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوا خدا معبود حق کے اور بعضے کہتے ہیں کہ فاعلم متعلق ہے اذا جاءتہم بغتۃ سے یعنی جسوقت قیامت قائم
ہوگی تب کہ اسکی ہوگی وقت حکم ثابت ہوگا سوا خدا کے کہ موجود وقت واحد ہے اور بزرگی کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْ اور بخشش طلب کر لِذَنْۢبِكَ واسطے گناہ
اپنے کی باوجود معصوم ہونیکی تاکہ لیجے اسکی نفس کی ہو اور تیری امت آدمی استغفار کرنیمیں پیروی تیری کریں اور کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ طلب عصمت
اپنی کیا ہو سے بچنا طلب کر تو خدا کہ تجھکو گناہوں سے محفوظ رکھے اور کہ رسول خدا معصوم تھے کوئی گناہ انسے صادر نہیں ہوا تھا کہ انکی بخشش چاہتے اور یا استغفار
سے یہ مراد ہے کہ سب سے قطع کرکے جناب باری کی طرف متوجہ ہو جاتو ایسا ہے کہ امر مستحب کہ ہوا ہو تو آپ استغفار کر تو اگر ذنب کے ادنیٰ ترک کے معنی میں
ہو پس اولیٰ کے ترک کی بخشش طلب کر وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور واسطے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی بخشش چاہ تو تاکہ خدا تعالیٰ
انکے گناہوں سے درگذر کرے اور حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ استغفار اور کہنا لا الٰہ الا اللہ کا بہتر عبادت کا ہی
سو اسی کہ خدا نے فرمایا ہے کہ فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ واستغفر لذنبک اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب کو حکم کیا ہے کہ تو اپنی امت سے مومنین اور مومنات
کے گناہوں کی بخشش طلب کر اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ رسول خدا خلاف حکم خدا کے کریں اور بخشش کو مومنوں کے واسطے طلب کریں اور جسوقت رسول خدا بخشش چاہیں کہ
سب کی امت کے مومنوں کے گناہ بخشے تو رسول خدا کو وہ قرب اور مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے حبیب کی دعا کو قبول نکرے پس معلوم ہوا کہ بخشش
اس امت کے واسطے ثابت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہاں خطاب سے رسول خدا کے ہی اور مراد امت ہے آدمی ہیں اور سکو خطاب کرتا ہے خدا کہ تم اپنی اور سب مومنین اور مومنات گناہوں
کی بخشش چاہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بہت استغفار کریگا تو کریگا خدا تعالیٰ واسطے اسکے ہر غم سے خوشی اور ہر تنگی سے کشادگی اور روزی دیگا
اس جگہ سے کہ وہ نہ گمان کرتا ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ استغفار مانند پتوں درخت کی ہے جسوقت درخت حرکت میں آتا ہے تو پتے اسکے گرتے ہیں ایسا
ہی استغفار ہے کہ جسوقت کوئی کرتا ہے تو گناہ اسکے گر کر چھوٹتے ہیں اور استغفار سے مراد یہ ہے کہ پھر گناہ کرے اور استغفار کرتا جاوے اور ہمراہ اسکے گناہ بھی کرتا جاوے تو
اسکا کچھ فائدہ نہیں ہے چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بخشش طلب کرنیوالا گناہوں سے اور حال یہ ہے کہ وہ گناہ بھی کرتا ہے تو گناہوں کو ٹھٹھا کرتا ہے جیسے کوئی
خدا سے ٹھٹھے کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ رغبت دلاتا ہے بندوں کو طرف طاعت کی اور ترک کرنے گناہ کے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے مُتَقَلَّبَكُمْ جگہ پھرنے
تمہارے کو دنیا میں کہ واسطے تجارت اور طلب معاش کے پھرتے ہو وَمَثْوٰىكُمْ اور جگہ رہنے تمہارے کو آخرت میں کہ بہشت میں رہوگے یا دوزخ میں پس خدا سے خوف کرو کہ ع ۲ ۸ ۴
وہ تمہارے سب احوال کو جانتا ہے اگر گناہ ہو چکے ہوں تو توبہ کرو اور توشہ سفر آخرت کا تیار رکھو اور خدا تعالیٰ شوق مومنین کا اور کراہت منافقین کی جہاد سے بیان
کرتا ہے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور کہتے ہیں وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں جہاد کی حرص کرکے لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ کیوں نہیں نازل کی گئی
کوئی سورت جہاد کی تاکہ بسبب اسکے راہ خدا میں ہم کافروں سے جنگ کریں فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ پس جسوقت بھیجی جاتی ہے سورت محکم جو تاویل
کی حاجت نہ رکھتی ہو اور معنی انکا ظاہر ہو اور انکی جہاد پر دلالت کرتے ہوں اور رسول جہاد کے اور کوئی مطلب اس سے نہ نکلتا ہو کسی وجہ سے اور وہ آیت منسوخ نہو جیسی کہ رسالت
جہاد کے حکم میں نازل ہو وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ اور ذکر کیا جاوے بیچ اسکی لڑنا کافروں سے تو رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ دیکھے تو ان لوگوں کو
کہ بیچ دلوں انکے کے بیماری نفاق اور شک کی ہے اور یا سستی ایمان کی ہے کہ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نظر کرتے ہیں طرف تیری نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ نظر
کرنا اس شخص کا سا کہ غش کیا گیا ہو اور اسکے اوپر بیہوش ہو گیا ہو وہ مِنَ الْمَوْتِ بیچ موت کے سے یعنی نامردی اور خوف سے انکا ایسا حال ہو کہ جیسے کوئی
غشی میں ہوتا ہے اور نامردی انکی چہروں سے ظاہر ہو گی اور آنکھیں انکی پھر جائیں فَاَوْلٰى لَهُمْ پس ہلاکت اور عذاب ہے واسطے انکے فاولی لہم مبتدا اور خبر ہے اور
یا یہ اولیٰ بمعنی سزاوار ہے اور اسوقت یہ لفظ لہم کے ساتھ ملکر مبتدا رہیگا اور مابعد اسکی خبر اسکی ہے یعنی پس سزاوار تر ہے واسطے انکے طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ
مَّعْرُوْفٌ فرمانبرداری حکم جہاد میں اور سکھا بات کہ ہم نے سنا اور فرمانبرداری کی نہ یہ کہ حکم خدا کو کراہت کریں اور کہیں کہ ہمنے کیا کہا ہے اور یا اگر فاولی لہم مبتدا

اور خبر ہونگے طاعۃ وقول معروف مبتدا ہوگا اور خبر اسکی محذوف ہوگی یعنی فرمانبرداری اور کہنا نیک بہتر ہے انکے لئے اور فرض جس وقت نازل ہو سورت
اور بعضے کہتے ہیں کہ طاعۃ وقول معروف نقل منافقوں کا ہے اور خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اسکی امرنا طاعۃ وقول معروف ہے یعنی کام ہمارا فرمانبرداری
اور سخن نیک ہے اور یہ قول انکا ظاہر میں تھا زبان سے اور دلمیں انکے کفر تھا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ پس جس وقت یقین ہوا امر جہاد اور لازم ہوا حکم
جہاد کا اور جواب اس شرط کا محذوف ہے اور دلالت کرتا ہے اوپر اسکے فلو صدقوا اللہ کہ بعد اسکے ہے اور وہ جواب فکذبوا ہے یعنی پس جس وقت یقین اور لازم ہوا امر جہاد
پس جھوٹ کہا انہوں نے جس چیز میں کہ وعدہ کیا تھا فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ پس اگر سچ کہتے وہ خدا سے جس چیز کہ وہ ظاہر کرتے تھے کہ ہم فرمانبرداری کرینگے حکم
جہاد میں تو لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ البتہ بہتر ہوتا واسطے انکے دنیا اور آخرت میں انکے نفاق سے اور خدا فرماتا ہے انکو کہ فَهَلْ عَسَيْتُمْ پس کیا قریب
ہو تم اے منافقو اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اگر اعراض کرو تم ایمان سے اور دیکھا کرو تم جہاد کو تو اَنْ تُفْسِدُوْا یہ کہ فساد کرو تم اور تباہی چاہو فِي الْاَرْضِ بیچ زمین
کے کہ لوگوں پر ظلم اور خونریزی کرو وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اور قطع کرو تم رشتہ داروں اپنے سے یعنی البتہ اگر تم حاکم ہو اور منہ پھیرو تم [illegible]
سبب تکبر اور کثرت مال ودولت کے زمین میں فساد کرو اور اپنے ناطوں کو قطع کرو اور بعضے بعضوں کو قتل کریں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں تھے اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ یہ منافقین وہ لوگ ہیں لَعَنَهُمُ اللّٰهُ لعنت کی ہے انپر خدا نے فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ پس بہرا کیا انکو اور اندھا کیا ہے
آنکھوں انکی کو یعنی انکو سبب انکی عناد اور انکار کے انکا حال ایسا ہو گیا ہے [illegible] خدا تعالی نے کہ وہ [illegible] قدرت خدا کی [illegible]
تامل نہیں کرتے اور اپنی تکبر اور سرکشی پر جمے ہیں اور جب حال انکا ایسا ہو گیا کہ کلام حق سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور انکار کرتے ہیں [illegible]
کر دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ خدا تعالی نے [illegible] آخرت میں [illegible] دنیا میں [illegible]
واقع ہوگا کہ بعد کان کا ذکر نہیں کیا اور اندھا آنکھوں کا [illegible] اور دل کا بھی اندھا [illegible] ذکر کیا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کیا
پس نہیں تامل کرتے اور سمجھتے ہیں وہ قرآن کو اپنے دل سے اور اسکے معنی [illegible] تاکہ ہدایت پاویں [illegible] دلالت کرتی ہے قرآن [illegible]
اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ بلکہ اوپر دلوں ان لوگوں کے جو قرآن میں تامل نہیں کرتے ہیں اَقْفَالُهَا قفل انکے ہیں کہ وہ مہر ہیں انکے دلوں پر [illegible]
نصیحت کو نہیں سنتے [illegible]
کی نبوت کا صحیح ہونا انہوں نے جان لیا تھا کہ حق ہے اور حضرت [illegible] بیان کرتے تھے [illegible]
[illegible] اور مدینہ میں تشریف لائے تو وہ حضرت سے پھر گئے [illegible] تعالی نے یہ آیت نازل کی اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا تحقیق
جو لوگ کہ مرتد ہوئے اور دین سے پھر گئے عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ اور [illegible] کافر ہو گئے لیکن یہ آیت عام ہے [illegible]
[illegible] مسلمان ہوں [illegible] مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی
واسطے انکے الْهُدٰى ہدایت [illegible] حضرت کی [illegible] اقرار کیا اور [illegible]
[illegible] اور دین اسلام ہی کو ترک کیا [illegible] الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ شیطان نے آراستہ
کیا ہے واسطے انکے عمل [illegible] معلوم ہوتا ہے وَاَمْلٰى لَهُمْ اور [illegible] آرزو [illegible]
درازی عمر کو [illegible] آرزو [illegible] جلدی عذاب [illegible] نازل نہوا لیکن [illegible]
[illegible] مسلمان [illegible] صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور [illegible] میں لکھا ہے کہ فرمایا [illegible]
[illegible] اصحاب [illegible] حوض کوثر سے [illegible] فرمائیگا [illegible]
[illegible] ذٰلِكَ [illegible]
دراز کرنا آرزو کا بِاَنَّهُمْ [illegible] قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا [illegible]

ما نزّل اللّٰہ جو چیز کہ نازل کیا ہو خدا نے کہ وہ قرآن ہے یا حکم خاص ہے فضیلت میں امیر المومنین کے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بنی امیہ ہیں کہ
انہوں نے علی کی فضیلت کو کہ وہ جانتا ہے کہ قرآن میں نازل ہوئی تھی مکروہ جانا تھا کہ ان لوگوں نے آپس میں پوشیدگی میں کہا سنطیعکم قریب ہے کہ اطاعت کریں ہم
تمہاری فی بعض الامر بعض امر میں یعنی وہ جنگ کرنا جو ہمارے پیغمبر سے ہے ہمیں ہم تمہاری مدد کرینگے اور یہ کہ عداوت اہلبیت میں انکی پاس
[illegible] ہیں تمہاری مدد کرینگے اور سوال میں کہتا ہے ہم نکلینگے واللّٰہ یعلم اور خدا جانتا ہے اسرارہم پوشیدگیوں انکی کو کہ جو کچھ وہ پوشیدہ کہتے
ہیں [illegible] فکیف پس کیسا ہوگا حال انکا اور کیا حیلہ کرینگے وہ
اذا توفتہم الملائکۃ جس وقت کہ جان قبض کریں انکی فرشتے بحکم خدا تو یضربون وجوہہم مارینگے منہوں انکے کو آگے سے وادبارہم
اور پشتوں انکی کو [illegible] اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جو کوئی گناہ پر مرتا ہے ملائکہ اسکے منہ اور پشت پر گرز
مارتے ہیں اور یہ [illegible] بیان کرتا ہے ذلک وہ مرنا اس طرح کا کہ وقت فرشتے انکو گرز مارینگے بانہم سبب اسکا یہ ہے کہ تحقیق
انہوں نے اتبعوا پیروی کی ہے ما اسخط اللّٰہ اس چیز کی کہ غضب میں لائی ہے خدا کو یعنی جس عمل سے خدا راضی نہ تھا انکو انہوں نے ترک کیا جیسے ظاہر
کرنا پیغمبر کی صفتوں کا اور اقرار کرنا محبت اہلبیت کا اسکو انہوں نے ترک کیا وکرہوا رضوانہ اور مکروہ جانا انہوں نے رضامندی اسکی کو کہ
جس عمل میں خدا راضی تھا وہ انکو ناخوش معلوم ہوا فاحبط اعمالہم پس نیست و نابود کیا خدا نے عملوں انکے کو مثل نماز اور روزہ اور صدقہ وغیرہ کے کہ
ثواب انکا انکو نہ ملیگا [illegible] ام حسب الذین آیا گمان کیا ان لوگوں نے کہ فی ع ۴
قلوبہم مرض بیچ دلوں انکے کے بیماری نفاق کی ہے ان لن یخرج اللّٰہ کہ ہرگز نہ نکالیگا خدا یعنی ظاہر نہ کریگا اضغانہم کینوں انکے کو کہ
پیغمبر اور مومنین کو [illegible] اہلبیت رسول سے کینہ رکھتے ہیں ولو نشاء لاریناکہم اور اگر چاہیں ہم البتہ دکھلا دیں ہم تمکو ان لوگوں کو
یعنی علامتیں انکی ہم پیدا کریں فلعرفتہم بسیماہم پس البتہ پہچانے تو انکو علامت انکی سے ولتعرفنہم اور البتہ پہچانے تو انکو
فی لحن القول بیچ پھیرنے بات کے جانب حق سے اور ابو سعید خدری نے روایت کی ہے کہ لحن القول دشمنی علی بن ابیطالب کی ہے اور ہم منافقین کو
علی بن ابیطالب کی دشمنی سے پہچانتے تھے [illegible] اور یہی جابر بن عبد اللّٰہ انصاری اور عبادہ بن صامت سے منقول ہے کہ ہم اپنی اولاد کو
علی بن ابیطالب کی دوستی سے امتحان کرتے تھے اور جب دیکھتے تھے کسی کو کہ علی سے دوستی نہیں رکھتا ہے جانتے تھے کہ یہ راہ راست پر نہیں اور رسول خدا نے
فرمایا کہ اے علی نہیں دوست رکھتا ہے تجھکو مگر مومن اور نہیں دشمنی رکھتا ہے تجھسے مگر منافق اور انس سے روایت ہے کہ [illegible] منافقوں سے ایک کو
[illegible] دیکھا تو ہر ایک کی پیشانی پر لکھا تھا کہ یہ منافق ہے اور [illegible] اور دوسری روایت میں انس سے منقول ہے کہ بعد نازل ہونے
اس آیت کے کوئی منافق نہ تھا مگر کہ پیغمبر خدا انکو علامت سے اور لحن قول سے پہچانتے تھے واللّٰہ یعلم اور خدا جانتا ہے اعمالکم عملوں تمہارے کو ظاہر
اور باطن کو [illegible] ولنبلونکم اور البتہ آزمائینگے ہم تمکو یعنی اگرچہ ہم سب حال کو جانتے ہیں لیکن مثل آزمانیوالوں کا سا [illegible] ہم
[illegible] حتی نعلم المجاہدین منکم یہاں تک کہ جانیں ہم جہاد کرنیوالوں کو تم میں سے والصابرین اور صبر کرنیوالوں کو جہاد کی مشقت
میں تاکہ معلوم ہو کہ کون جہاد اور صبر کرتا ہے اور کون ایسا نہیں ونبلوا اخبارکم اور آزمائیں ہم خبروں تمہاری سے
یعنی مثل آزمانیوالوں کا سا کریں ہم خبروں تمہاری سے یعنی ان خبروں کو کہ صادر ہوتی ہیں [illegible] ایمان [illegible] اور مومنین کو
دوستی [illegible] تاکہ تمہارا سچ اور جھوٹ معلوم ہو اور ابو بکر نے تینوں فعلوں کو غائب کا صیغہ پڑھا ہے اور یہی منقول ہے امام محمد باقر علیہ السلام سے یعنی البتہ
آزمائیگا خدا [illegible] جہاد کرنیوالوں کو تم میں سے اور صبر کرنیوالوں کو اور آزمائیگا خبروں تمہاری کو [illegible] ان الذین
کفروا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے وصدوا اور منع کیا انہوں نے لوگوں کو عن سبیل اللّٰہ راہ خدا کی سے کہ وہ دین اسلام ہے اور لوگوں کو
اسلام قبول کرنے نہیں دیا ہے وشاقوا الرسول اور مخالفت کی ہے انہوں نے رسول کی اور دشمنی انہوں نے کی ہے من بعد ما تبین لہم

پیچھے اس کے کہ ظاہر ہو چکی واسطے انکے الہدیٰ ہدایت اور راہ راست کہ توریت میں انہوں نے پڑھا تھا اور یہ کہ معجزات دیکھیں انہوں نے دیکھا اور وہ کفار قریش
ہیں اور رئیس قوم قریش کے اور وہ لوگوں کو راہ خدا کی بند کرتے ہیں لن یضروا اللہ ہرگز نہ ضرر پہنچا سکیں گے خدا کو شیئا کچھ بلکہ بدی انکے کفر کی
انہیں کی طرف پھرے گی وسیحبط اعمالھم اور قریب ہے کہ باطل کریگا خدا اعمال انکے کو یعنی اور بناوے گا اور انکی عبادت کی عوض میں کچھ
ثواب دیگا بسبب ترک کرنے ایمان کے اور نہ عمل کرے انکو خبر ہو نگے کہ ایمان کو لازم ہیں یا ایھا الذین آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو
اطیعوا اللہ فرمانبرداری کرو تم خدا کی جسکے کرنے کا حکم کرے یا منع کرے اسکے فرمانے کے موافق کرو واطیعوا الرسول اور فرمانبرداری
کرو تم پیغمبر کی کہ جو کچھ تمکو وہ حکم دے تو اسکے موافق کرو ولا تبطلوا اعمالکم اور نہ باطل کرو تم عملوں اپنے کو ریا کرکے اور اپنے عمل پر نازاں ہوکے اور تکبر کرکے
اور راہ خدا میں کسیکو کچھ دیکر تو اسپر احسان جتلاؤ اور نہ اسکو ایذا دو کہ ان سے بھی عمل باطل ہو جاتا ہے اور ثواب اسکا کچھ نہیں ہوتا اور نماز کی نیت کرکے پھر
ایک امر پر اسکو توڑو نہیں کہ جس امر پر اسکو توڑنے کا حکم ہے ان الذین کفروا تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا ہے وصدوا اور بند کیا انہوں نے
لوگوں کو عن سبیل اللہ راہ خدا سے کہ وہ راہ اسلام کی ہے ثم ماتوا پھر مرے وہ وھم کفار اور حال یہ کہ وہ کافر تھے تو
فلن یغفر اللہ لھم پس ہرگز نہ بخشش کریگا خدا واسطے انکے کبھی فلا تھنوا پس سستی نہ کرو تم اے مسلمانو کفار سے لڑنے میں وتدعوا اور نہ
بلاؤ تم انکو الی السلم طرف صلح کے اور انکی صلح کا طالب ہو کہ دلالت کرتا ہے عاجزی اور ناتوانی پر وانتم الاعلون اور حال یہ ہے کہ
تم بلند تر اور غالب ہو اور کفار مغلوب ہیں واللہ معکم اور خدا ہمراہ تمہارے ہے یاری اور مدد کرنے کو دشمنوں پر ولن یترکم اور ہرگز نہ
ناقص کریگا تم سے اعمالکم عملوں تمہارے کو کہ تمہارے عمل کے ثواب میں کمی کرے ایسا ہرگز نہ ہوگا بلکہ عمل سے زیادہ دیگا خدا ایک نیکی کے بدلے دس
نیکی کا ثواب بلکہ اس سے بہت زیادہ یہاں تک کہ سات سو تک دیتا ہے اور اسکے عبادت کی رغبت اور طلب آخرت میں فرماتا ہے کہ انما الحیوۃ الدنیا سوا اسکے
نہیں کہ زندگانی دنیا کی لعب بازی اور کھیل ہے ولھو اور مشغول ہونا ہے بیفائدہ چیز میں وان تؤمنوا اور اگر ایمان لاؤ تم
خدا پر اور پیغمبر پر وتتقوا اور پرہیز کرو تم گناہوں سے اور ڈرو تم خدا سے یؤتکم اجورکم دیگا تمکو جزا تمہارا ایمان اور پرہیزگاری کا
اور کامل آخرت میں ولا یسئلکم اور نہ سوال کریگا تم سے عوض اس اجر دینے کے اموالکم مالوں تمہارے کو اور یہ کہ نہیں سوال کریگا
خدا تم سے کل مالوں تمہارے کو بلکہ مال اندک کہ تمکو راہ خدا میں خرچ کرو سوال چھٹا حصہ یا پانسواں حصہ یا چالیسواں حصہ ان یسئلکموھا اگر
سوال کرے تم سے ان مالوں کل کو فیحفکم پس مبالغہ کرے طلب کرنے میں اور بہت تاکید ہو کہ سوال کرے سب کل کے طلب کرنے میں تو
تبخلوا بخیلی کرو تم اور خوشدلی سے تمکو نہ دو تم ویخرج اضغانکم اور نکالے خدا کینوں تمہارے کو یعنی ظاہر کردے کینہ تمہارا سبب اس سوال
کے کہ تمہارے جو دلوں میں ہے خدا اور رسول کی نسبت ھانتم خبردار ہو تم اے لوگو ھؤلاء تم وہ گروہ ہو کہ تدعون بلائے جاتے ہو
لتنفقوا تاکہ خرچ کرو تم فی سبیل اللہ بیچ راہ خدا کے زکوۃ کو ادا کرو اور یہ تھوڑا ہے فمنکم پس بعضے تم میں سے من یبخل بخیلی کرتا ہے تو وہ دینے میں
ومن یبخل اور جو کوئی کہ بخیلی کرے فانما یبخل عن نفسہ پس سوا اسکے نہیں بخیلی کرتا ہے جان اپنی سے کہ فائدہ کو اس سے باز رکھتا ہے نفس سے
منع کرتا ہے اور اسکے ثواب سے کہ وہ بہشت ہے اپنی جان کو محروم رکھتا ہے اور عذاب عظیم میں گرفتار کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں معنی انکے یہ ہیں کہ
بخیلی انکی اسکی نفس کی جانب ہے کہ نفس اسکا راہ خدا میں دینے کو منع کرتا ہے واللہ الغنی اور خدا بے پرواہ ہے بے نیاز ہے صدقہ اور خیرات تمہارے سے
اسکی راہ میں خرچ کرنے سے وانتم الفقراء اور تم محتاج ہو خدا کے کہ ہر چیز اور بخشش اسکی طلب کرتے ہو پس جو تم خرچ کرتے ہو اسکی راہ میں پس
ثواب عظیم اسکی عوض میں پاؤ وان تتولوا اور اگر پھر جاؤ تم ان خوبیوں یعنی ایمان اور تقوی سے یستبدل قوما
غیرکم بدل دیگا خدا ایک قوم کو کہ غیر تمہارے ہو وہ قوم اور تمکو ہلاک کرے ثم لا یکونوا پھر نہ ہونگے وہ قوم
امثالکم مانند تمہارے بلکہ بہت زیادہ فرمانبردار ہونگے

ہیں حضرت نے دست مبارک سلمان فارسی کے شانہ پر پایان پسارا اور فرمایا کہ یہ اور انکی قوم ہوگی اور قسم ہے خدا کی اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا یہاں تک کہ ثریا سے آسمان تک ہوتا تو
البتہ جماعت فارس کی انہیں میں سے اسکو حاصل کریں اور اسی طرح حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے سورۃ

الفتح

یہ سورہ مدنی ہے اور اس میں انتیس ۲۹ آیتیں ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نگاہ رکھو تم اور حفاظت کرو تم اپنے مالوں کی اور عورتوں کی اور لونڈیوں کی
جانے سے اور ضائع ہونے سے سورۂ انا فتحنا پڑھا کرو اور جانو تم کہ جو کوئی ہمیشہ سورۂ انا فتحنا کو پڑھے تو ایک آواز کرنے والا آواز کرے گا کہ تمام اہل محشر سن لیں کہ
تو میرے خاص بندوں میں سے ہے اور حکم کرے گا فرشتوں کو کہ اسکو میرے خاص بندوں میں شامل کرو اور نعمتوں کی بہشت میں اسکو
داخل کرو اور شراب مہر کی ہوئی کافوری اسکو پلاؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انا فتحنا لک فتحا مبینا

تحقیق فتح دی ہم نے واسطے تیرے فتح ظاہر اور مراد اس فتح سے فتح مکہ ہے یعنی مکہ کو فتح کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس فتح سے صلح حدیبیہ ہے کہ
مقدمہ فتح مکہ کا ہوا اور کیفیت اسکی یہ ہے کہ ہجرت کے چھٹے سال میں جناب رسول خدا صلعم نے خواب میں دیکھا ہمراہ اپنے جماعت صحابہ کے مکہ معظمہ گئے
ہیں اور طواف خانہ کعبہ کا کیا اور اعمال عمرہ کے بجا لائے ہیں حضرت نے یہ خواب اپنا صحابہ کے روبرو بیان کیا صحابہ یہ سنکر خوش ہوئے کہ تعبیر اس خواب کی اسی سال
میں واقع ہوگی اور حضرت نے سامان سفر تیار کیا اور طیار روانگی کے ہوئے اور صحابہ کو حکم روانگی کا دیا اور اسی سال ماہ ذیقعدہ کو مدینہ سے باہر نکلے اور روانہ
ہوئے اور جس وقت ذوالحلیفہ پر پہنچے تو احرام عمرہ کا باندھا اور اونٹ قربانی کا ہر ایک نے اپنے ہمراہ لیا اور رسول خدا صلعم چھیاسٹھ یا ستر اونٹ ہمراہ اپنے لیئے اور
جس وقت مشرکوں کو خبر حضرت کے تشریف لانے کی پہنچی تو انہوں نے خالد بن ولید کو مع دو سو سوار کے حضرت کے مقابلہ کو بھیجا اور رسول خدا مقام حدیبیہ پر پہنچے کہ وہ حرم
کی ایک طرف ہے اور مشرکین مکہ [illegible] جمع ہوئے اور مشرکین نے عروہ بن مسعود ثقفی کو چند آدمیوں کے ساتھ رسول خدا صلعم کے پاس بھیجا تاکہ باعث حضرت کی تشریف آوری کا
معلوم کرے اور جس وقت انکو معلوم ہوا کہ حضرت لڑنے کے واسطے نہیں آئے ہیں وہ الٹا پھر گیا اور قریش سے بیان کیا کہ وہ لڑائی کے لیئے نہیں آئے بلکہ خانہ کعبہ کی زیارت
کیواسطے آئے ہیں اور قریش جاہلیت کی حمیت سے راضی نہ ہوئے کہ رسول خدا مع اپنے صحابہ کے مکہ میں داخل ہوں کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے عثمان کو اپنی طرف سے بھیجا تاکہ قریش کو
راضی کرے قریش نے انکو قید کیا اور صحابہ میں انکا قتل ہونا مشہور ہوا اس وقت بیعت رضوان واقع ہوئی چنانچہ ذکر اسکا بعد اسکے آئیگا اور تفصیل صلح حدیبیہ کی
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے اسطرح نقل کرتے ہیں کہ سید عالم صلعم نے بقصد عمرہ مع سات سو صحابہ کے مکہ کو کوچ کیا اور جس وقت ذوالحلیفہ پر پہنچے تو احرام عمرہ کا
باندھا اور اونٹ قربانی کے ہمراہ لیئے اور اس جگہ سے ایک جاسوس بنی خزاعہ میں سے مکہ کو روانہ کیا تاکہ حال قریش کا دریافت کرے اور جس وقت کہ حضرت صلعم [illegible]
پر پہنچے کہ وہ قریب عسفان کے ہے تو وہ جاسوس آیا اور کہا کہ رئیس قریش کے مثل کعب بن لوی اور عامر بن لوی وغیرہ نے ہر قسم کے آدمیوں کو جمع کیا ہے
تاکہ تم سے جنگ کریں اور تمکو مکہ کے داخل ہونے اور زیارت خانہ کعبہ سے منع کریں رسول خدا صلعم نے بطور مشورہ کے صحابہ سے پوچھا کہ رائے تمہاری اس میں کیا ہے آیا انکو قتل
کرو یا جو کوئی اسکا ارادہ کرے [illegible] صحابہ نے عرض کی کہ رائے حضرت کی نیک ہے لیکن ہم لڑنے کے واسطے نہیں آئے ہیں بلکہ خانہ کعبہ کی زیارت کو آئے ہیں
دوسری صورت یہی بہتر ہے کہ اگر کوئی ہم سے جنگ کرنا چاہیگا تو ہم اس سے لڑینگے اور غرض رسول خدا کی اس مشورہ سے یہ تھی کہ رائے اصحاب کی معلوم کریں اور نہیں تو
حضرت رائے مبارک سے خود واقف تھے اور اس وقت صحابہ سے فرمایا کہ روانہ ہو جس وقت کہ عسفان پر پہنچے تو بشیر بن سفیان کہ مکہ سے آیا تھا حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ
یا رسول خدا قریش تمہاری دشمنی پر متفق ہوئے ہیں [illegible] اور خالد بن ولید مع ایک جماعت سواروں کے [illegible] حضرت نے فرمایا کہ اگر انکو مجھ پر
غالب ہونا [illegible] قسم ہے خدا کی اگر وہ میرے ساتھ [illegible] کریں [illegible] حضرت نے فرمایا کہ کون ہے تم میں کہ مجھکو
اس راستہ سے لیچلے کہ [illegible] راہ دشوار [illegible] حضرت نے فرمایا کہ چلو صحابہ [illegible] اور جس وقت [illegible]
اور زمین برابر [illegible] حضرت نے فرمایا کہ کہو استغفر اللہ و اتوب الیہ اصحاب نے یہ کلمہ زبان پر جاری کیا حضرت نے فرمایا کہ یہ کلمہ وہ ہے کہ بنی اسرائیل پر پیش کیا تھا
اور انہوں نے اسکو قبول نہ کیا تھا اور فرمایا کہ دست راست کو چلو پس اصحاب دست راست کو پھر گئے اور جس وقت [illegible] پر پہنچے قریب حدیبیہ کے تو ناقہ حضرت کا بیٹھ گیا
وہاں لیٹ گیا اور وہاں ایک کنواں کہ نہایت کم پانی رہتا تھا وہاں حضرت نے مقام کیا اور حضرت کے قدم کی برکت سے پانی اس کنوئیں میں کثرت سے ہو گیا اور بعد [illegible]

ورقا خزاعی ایک جماعت خزاعہ کو ہمراہ لیکر پہنچا اور کہا کہ یا رسول اللہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی نے لشکر جمع کیا ہے اور ارادہ کرتے ہیں کہ آپکو مسجد الحرام میں نجانے دیویں
حضرت نے فرمایا کہ میں کسی سے لڑنیکو نہیں آیا ہوں بلکہ قصد زیارت کا رکھتا ہوں قسم ہے خدا کی آتش جنگ باعث انکی بربادی کا ہے اگر وہ چاہیں میں انسے
صلح کروں ایک مدت معین تک کہ مجھکو انکے ساتھ کوئی جھگڑا نہو اور نہ وہ میرے درپے ہوں اگر یہ نہیں منظور ہے اسلام کو قبول کریں مناسب ہے کہ یہی دونوں باتیں ہیں
اور جو نہیں تو فراغت اور مہلت ان لوگوں کی اور اگر ایسا نکریں تو قسم ہے خدا کی میں البتہ جنگ کروں یہاں تک کہ خدا انکو فتح دیوے یا جو کچھ
حکم خدا ہو وہ جاری ہو بدیل نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور آپکا کلام انکو خبر کرتا ہوں اور دیکھوں کہ مقدمہ میں وہ کیا کہتے ہیں پس وہ قریش کے پاس جاکر
خبر کی عروہ بن مسعود ثقفی اٹھا اور قریش سے کہا کہ یہ مرد وہ بات کہتا ہے کہ جسمیں تمہاری بہتری ہے اگر اس امر کو قبول کرو تو بہتر اور میری ہے اور جو نہیں تو مجھکو انکے
پاس بھیجو تاکہ میں بھی انسے کچھ کہوں ان لوگوں نے اسکو حضرت کے پاس بھیجا اور حضرت نے جو کچھ بدیل سے کہا تھا وہی اسکو بھی فرمایا عروہ نے کہا کہ اے محمد قسم ہے خدا کی میں
تیرے گرد ایسے آدمی دیکھتا ہوں کہ وقت لڑائی کے وہ سب بھاگ جاوینگے اور تجھکو تنہا چھوڑ دینگے ابوبکر نے اسکو دشنام دی اور کہا کہ کیا ہم حضرت کو تنہا چھوڑ
کر بھاگ جاوینگے عروہ نے پوچھا کہ یہ کون آدمی ہے لوگوں نے کہا کہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہے کہا کہ اگر تو نے پہلے میرے ساتھ ایک کام نیک نکیا ہوتا کہ جسکا عوض میں نے نہیں دیا تو
البتہ میں تجھکو اس بات کا جواب دیتا اور عروہ جس وقت بات کرتا تھا ہاتھ حضرت کی ریش مبارک تک لیجاتا تھا مغیرہ بن شعبہ حضرت کے سر پر کھڑا تھا اور تلوار کمر میں لٹکائے تھا
اور سر پر خود رکھا تھا جس وقت عروہ حضرت کی ریش کیطرف ہاتھ دراز کرتا تو مغیرہ تلوار کا نوک اسکے ہاتھ پر مارتا اور کہتا کہ ہاتھ اپنا ریش مبارک سے دور رکھ قبل اسکے کہ ہاتھ تیرا
تلوار سے قطع کروں عروہ نے پوچھا کہ یہ کون آدمی ہے لوگوں نے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ ہے عروہ نے مغیرہ کو ملامت کرکے کہا کہ اے غدار تو وہ نہیں ہے کہ جس نے خیانت کی تھی اور
مغیرہ نے ایام جاہلیت میں ایک قوم کی مصاحبت کی تھی اور آخر کو مال انکا لے لیا اور انکو قتل کیا اور بعد اسکے رسول خدا کے پاس آکے مسلمان ہو گیا اور حضرت نے
فرمایا کہ میں نے تیرے اسلام کو قبول کیا اور عروہ نے دیکھا کہ اصحاب حضرت کی خدمتگاری میں مستعد ہیں اور جو کچھ حضرت حکم کرتے ہیں اسی وقت بجا لاتے ہیں اور مثل
خادموں اور چاکروں کے دست بستہ کھڑے رہتے ہیں اور نہایت خوف اور ادب سے وقت کلام کے حضرت کیطرف نگاہ نہیں کرتے ہیں اور آہستہ اور نرمی سے بات کرتے
ہیں اور جسوقت کہ حضرت وضو کرتے ہیں پانی وضو کا کہ گرتا ہے ہر ایک دوسرے سے آگے بڑھکر اسکو لیتا ہے اور اپنے منہ پر ملتا ہے جس وقت عروہ نے یہ
تعظیم اور محبت حضرت کی انکو دیکھا تو وہاں سے روانہ ہوا اور قریش سے جاکر کہا کہ اے قوم میں بہت بادشاہوں کے پاس گیا ہوں مثل قیصر روم اور کسری
فارس اور نجاشی حبشہ کے قسم ہے خدا کی کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ قوم اسکی مثل محمد کے فرمانبرداری اسکی کرتی ہو اور جو کچھ کہ فرمانبرداری اور چاکری اور
محبت اور وفاداری اصحاب کی دیکھی تھی قریش کے روبرو بیان کی اور کہا کہ ایسا بادشاہ جلیل القدر ہے وہ خود صلح کی کرتا ہے تم اسکو قبول کرو اگر دینے
کنانہ میں سے ایک نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور سلوک اصحاب کا محمد کے ساتھ دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ جا جس وقت وہ حضرت کے پاس پہنچا تو فرمایا حضرت نے اصحاب سے کہ یہ فلانا اور
فلانی قوم کا ہے جو تعظیم حج کی اور قربانی کی کرتے ہیں تو جاؤ اور اونٹ قربانی ہمراہ لیجاؤ انہوں نے ایسا ہی کیا اس نے یہ حال دیکھا تو کہا کہ سبحان اللہ ایسی قوم
خانہ خدا سے کس واسطے منع کرتے ہیں پس وہ شخص پھر گیا اور صلح کی رغبت اپنی قوم کو دلائی انہوں نے حلیس بن علقمہ کو بھیجا اور وہ ہر قوم کی جنگ آوروں کا سردار تھا
حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی عبادت کرنیوالی قوم سے ہے قربانی کو اسکے آگے لیجاؤ جسوقت قربانی کے اونٹوں کو دیکھا تو کہا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور
قریش کیطرف پھر گیا اور یہ حال انکو جاکر بیان کیا اور بعد اسکے مکرز بن حفص قریش سے اذن لیکر حضرت کے پاس آیا حضرت نے اسکو دیکھا تو فرمایا کہ یہ مرد
جو کہ فاسق اور فاجر مشہور ہے اور حضرت سے وہ شخص گفتگو کرنے لگا اور بعد اسکے سہیل بن عمرو پہنچا اور حضرت نے تفأل کی کہ کام تمہارا آسان ہو گیا اور قوم تمہاری صلح
طالب ہوئی ہے اور سہیل نے کہا کہ میں قریش کیجانب سے آیا ہوں تاکہ آپ سے صلح کرکے عہدنامہ لکھوں حضرت نے امیر المومنین کو طلب کیا اور صلح نامہ کا مضمون بیان
امیر المومنین نے موافق ارشاد حضرت کے لکھنا صلح نامہ کا شروع کیا اور اول میں انکے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا سہیل نے کہا کہ ہم رحمان کو نہیں جانتے اور یہ نوشتہ ہمارے اور
تیرے درمیان ہے اسمیں وہ چاہیے کہ جسکو ہم جانتے ہوں لکھو کہا کہ باسمک اللہم لکھو مسلمانوں نے کہا کہ ہم بسم اللہ کو ترک نہیں کرینگے حضرت نے فرمایا کہ لکھو
لکھو تو امیر المومنین نے وہی لکھا جو کہ سہیل نے کہا تھا اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ لکھ یہ وہ ہے جو صلح کی ہے محمد رسول اللہ نے سہیل نے کہا کہ اگر ہم تجھکو رسول جانتے تو

تھے جھگڑا اندر آنے سے اور خانہ کعبہ میں جانے سے منع نہ کرتے حضرتؐ نے فرمایا کہ میں رسول خدا کا ہوں اگرچہ تم مجھکو جھٹلاؤ اور فرمایا کہ اے علی رسول اللہ کا لفظ اسمیں سے مٹا ڈالو تو
نے عرض کی یا رسول اللہ ہاتھ میرا رسول کے مٹانے پر جاری نہیں ہوتا ہے کہ میں حضرتؐ کی نبوت پر ایمان لایا ہوں تو کلمہ میرے ہاتھ سے مٹ نہیں سکتا حضرتؐ نے صحیفہ کو
امیرالمومنین کے ہاتھ سے لیکر رسول کا لفظ اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور لکھا کہ ہذا ما قاضی محمد بن عبد اللہ یعنی یہ وہ ہے کہ حکم کیا محمد پسر عبد اللہ نے اور اسمیں تحریر کیا کہ دس سال تک
جانبین میں لڑائی نہو اور اس عرصہ میں محمدؐ کے صحابہ میں سے جو کوئی حج اور عمرہ کیواسطے یا تجارت کیواسطے مکہ میں آئے وہ اپنی جان اور مال سے امن میں رہے اور جو کوئی قریش کا
آدمی مدینہ میں آئے اور وہاں سے مصر اور شام کو جائے وہ بھی امن میں رہے اور جو کوئی اہل مکہ میں سے مسلمانوں کے پاس جائے تو اسکو واپس کریں اور مسلمانوں میں سے جو کوئی انکے
پاس جائے تو وہ واپس نکریں یہ شرط مسلمانوں کو بہت ناگوار اور دشوار معلوم ہوئی حضرتؐ نے فرمایا کہ اس شرط سے درگذر کرو اور جو کوئی ہم میں سے انکی جانب چلا جاوے وہ
خدا سے دور ہے اور لائق غضب الٰہی کے ہے اور جو کوئی انکا ہمارے پاس آئے ہم اسکو انکی طرف واپس دیں سوا اسکے اگر علم خدا متعلق ایمان انکے ہے تو انکو باہر نکالیگا اور کفار
کے ہاتھ سے انکو نجات دیگا اور یہ بھی اسمیں لکھا کہ جو کوئی چاہے محمدؐ کے عہد میں آجائے اور جو کوئی چاہے انکے عہد میں آجائے بنو خزاعہ اوسوقت اٹھے اور کہا کہ ہم محمدؐ کے عہد میں
ہیں اور بنو بکر نے کہا کہ ہم قریش کے عہد میں ہیں اور رسول خدا نے فرمایا کہ ہمکو اجازت دو کہ خانہ کعبہ کے طواف کو ہم روانہ ہوں سہیل نے کہا کہ اس سال زیارت
کو موقوف کرو اور مکہ میں ہمارے ہمراہ نہ جاؤ اور سال آئندہ میں ہم تین روز مکہ کو خالی کردینگے تم بدون ہتھیاروں کے مکہ میں داخل ہو اور اب تم تمہارا قربانیونکو
قربانی کے اونٹونکو ہانکتے ہوئے چلے آؤ جہانتک کہ ہم تمکو آنے دیویں اور یہی جگہ قربانی کو ذبح کرو اور وہاں سے لوٹ چلے جاؤ حضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ قربانی کے
اونٹونکو ہانکو صحابہ نے اونٹونکو ہانکا اور قریش کے آدمیوں نے درمیان اسکے انکو ٹھہرا دیا اور آگے کو جانے نہ دیا اور صلحنامہ تمام ہوا اور دونوں طرف کے گواہوں نے اپنی
مہر لگائی اور حضرتؐ نے فرمایا کہ قربانی کو یہاں ذبح کرو اور سرونکو اپنے منڈواؤ کسی نے حضرتؐ کے کہنے پر عمل نہ کیا دوسری بار حضرتؐ نے پھر فرمایا کسی نے کہنا نہ مانا حضرتؐ غضب
میں آئے اور ام سلمہ کے خیمہ میں تشریف لیگئے اور صحابہ کی نافرمانی کی ام سلمہ کو مطلع کیا ام سلمہ نے عرض کی کہ آپ کچھ نہ فرمائیں اپنے اونٹونکو خود ذبح کریں
اور اپنے سرکو منڈوائیں حضرتؐ خیمہ سے باہر نکلے اور اونٹ اپنی ذبح کئے اور سرکو منڈوایا اور صحابہ سے کچھ نہ فرمایا صحابہ نے جسوقت دیکھا کہ حضرتؐ نے خود اپنے ہاتھ سے
اونٹ ذبح کئے ہیں اسوقت سب نے اونٹ اپنے اپنے ہاتھ سے ذبح کئے اور سر منڈوائے اور بعضوں نے منڈوانے کی عوض تھوڑے بال کتر لئے اور سرکو نہ منڈوایا اور رسول خدا
کی نافرمانی کرنے سے پشیمان ہوئے حضرتؐ نے فرمایا کہ رحم کرے خدا سر کے منڈوانے والونکو لوگوں نے عرض کی یا رسول خدا بالونکے کترنے والونکو بھی پھر فرمایا کہ رحم کرے
خدا سر کے منڈوانے والونکو لوگوں نے عرض کی کہ بالونکے کترنیوالونکو پھر سر کے منڈوانے والونکے واسطے فرمایا کہ خدا انپر رحم کرے اور بالونکے کترنیوالونکے واسطے بھی لوگوں نے
پوچھا کہ یا رسول خدا حضرتؐ نے سر کے منڈوانے والونکے واسطے تین مرتبہ فرمایا کہ خدا انپر رحم کرے اور بالونکے تراشنے والونکو نہیں فرمایا مگر ایک مرتبہ فرمایا کہ سر منڈوانے والونکو
یقین تھا اور بالونکے کترنیوالونکو شک تھا اور رسول خدا مدینہ کو تشریف لیگئے اور منقول ہے کہ جسوقت یہ صلحنامہ لکھا گیا کہ اس سال مکہ میں نہ جائیں اور سال آئندہ طواف کریں
یہ صلحنامہ حضرتؐ کے اصحاب کو پسند نہ آیا علی الخصوص عمر بن الخطاب کہ رسول خدا سے کہتے تھے کہ ہم حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن باطل پر فرمایا کہ ہاں عمر نے کہا کہ تو ہمارے
دین کو ذلیل اور خوار کرتا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھسے وعدہ کیا ہے اور وعدہ میں اسکے ہرگز خلاف نہیں ہے عمر نے کہا کہ کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ ہم طواف کرینگے اور
سر منڈوائینگے اور مسجد الحرام میں داخل ہونگے حضرتؐ نے فرمایا کہ یہی اس سال کو نہیں کہا تھا بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ داخل ہو گے مسجد الحرام میں کہا تھا اور اگر اس سال میں داخل نہیں ہو
تو سال آئندہ میں داخل ہوگے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ عمر نے کہا کہ اس روز عمر کو یہ شبہہ داخل ہوا یعنی نبوت میں اپنی شک کیا اور شمس الدین
کتاب میں لکھا ہے کہ عمر نے کہا کہ قسم ہے خدا کی نہیں شک کیا میں نے جس روز سے کہ ایمان لایا ہوں مگر اسدن کہ میں نے پیغمبر سے کہا کہ یا رسول اللہ کیا تو پیغمبر خدا کا نہیں ہے
فرمایا کہ ہاں میں پیغمبر حق ہوں اور مفتاح النجوم میں لکھا ہے کہ عمر سے منقول ہے کہ وہ کہتا تھا کہ تحقیق شک کیا میں نے ایسا شک کہ جسروز سے مسلمان ہوا ہوں ایسا شک کبھی
نہیں کیا تھا اور اگر میں ستر آدمی پاتا اور ایک روایت میں ہے کہ ستر آدمی پاتا تو قریش سے جنگ کرتا اور صلح کو بگاڑ دیتا اور بعد اسکے بندوں کو آزاد کرتا اور ہمیشہ روزے رکھتا
جسوقت کہ داخل ہوا اس رنج و شک سے مدینہ میں اور کہتے ہیں کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے بہت امور عجیب ظاہر ہوئے صلح حدیبیہ اور باہر نکلنا پانی کا حضرتؐ کی انگلیوں سے
اور فتح ہونا مکہ کا اور فتح ہونا خیبر کا اور فتح پانا روم پر فارس کے اور اہل کتاب کا مشرکوں پر پس حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ فتح کی ہے ہم نے تیرے واسطے فتح ظاہر لیغفر لک اللہ

تاکہ بخشے واسطے تیرے خدا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ جو کچھ کہ مقدم ہوئے اور پہلے گزرا ہے گناہ تیرے سے وَمَا تَأَخَّرَ اور جو کچھ کہ پیچھے واقع ہوا یعنی خدا تعالیٰ نے
جہاد اور کفار سے فتح کرنے کی جہت سے کہ سبب فتح کا ہے بخشے گناہ تیرے کہ مراد گناہ سے ترک کرنا اولیٰ امر کا ہے اسواسطے کہ پیغمبر معصوم ہے اور اُس سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوتا
بس مراد گناہ سے ترک کرنا اولیٰ امر کا ہے اور یا مراد اُس کی اُمت کے گناہ ہیں اور روایت اہلبیت علیہم السلام میں ہے کہ مراد اُس گناہ سے علی بن ابیطالب کے شیعوں کے گناہ ہیں
چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم نے کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ کبھی ارادہ گناہ کا کیا لیکن خدا تعالیٰ نے علی ابن ابیطالب کے شیعوں کے گناہ رسول خدا
صلعم پر بار کرکے انکو بخشا اور بعضے علما فرماتے ہیں کہ خطاب اس آیت میں حضرت کی طرف ہے اور مراد اُس سے امت کے آدمی ہیں بس آیت کے لوگونکو خدا تعالیٰ نے گناہ
بخشا اور قرآن میں اکثر ایسی آیتیں ہیں کہ انمیں خطاب رسول خدا کی طرف ہے اور مراد امت کے آدمی ہیں اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں یوں ہی
تو فرمایا کہ مکہ کے مشرکوں کے نزدیک رسول خدا صلعم کے برابر کوئی شخص زیادہ گناہگار نہ تھا سوا اسکے کہ وہ رسول خدا کے تین سو ساٹھ بتوں کی پرستش کرتے تھے اور
جب رسول خدا نے انکی پرستش اور خدا کی توحید کیطرف ان لوگوں کو بلایا تو انکو یہ بہت بڑا معلوم ہوا اور کہا کہ [illegible] معبودوں کو ایک معبود مقرر کیا ہے [illegible] فتح
رسول خدا نے مکہ کو فتح کیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد [illegible] فتح دی تجھے فتح ظاہر تاکہ بخشے خدا [illegible] جو کچھ کہ پہلے گزرا ہے گناہ تیرا اور جو کچھ کہ
پیچھے ہوا ہے کہ مکہ کے مشرکوں کے نزدیک بسبب بلانے تیرے کے طرف توحید خدا کے پہلا اور پیچھے [illegible] کیونکہ مشرکین [illegible] ایمان لائے [illegible] اور بعضے [illegible] باہر نکل گئے
اور جو کوئی کہ مکہ میں باقی رہ گیا تھا وہ انکار توحید کا نہیں کر سکتا تھا [illegible] حضرت [illegible] کیطرف بلانے سے [illegible] اور انکے نزدیک گناہ حضرت کا بخشا گیا اسواسطے کہ
حضرت انپر غالب ہوئے بس اس گناہ کا رسول خدا سے حق تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ وہ گناہ جو تیرا مکہ کے مشرکوں کے نزدیک تھا وہ بعد فتح مکہ کے اُنکے نزدیک بخشا گیا اور بعضی
روایتوں میں بھی آئمہ معصومین علیہم السلام سے ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ تاکہ بخشے خدا گناہ تیرا پہلا اور پچھلا جو کہ مکہ والونکے نزدیک تھا [illegible]
[illegible] کہ جس وقت تونے مکہ کو فتح کیا بدون قتل کے اور نہ مواخذہ کیا تو نے اُنکی عداوت کا اور اس جہت کا کہ پہلے اُن سے [illegible] اُنہوں نے [illegible] تیرے
گناہ کو بخشدیا جو کہ اُنکے عقیدہ میں [illegible] گناہ تھا اور جو کچھ کہ اُنکی عداوت کے مقابلہ میں تیری عداوت کی تھی جبکہ اُنہوں نے [illegible] اور [illegible] علماء
ہمارے کہتے ہیں کہ ذنب کا لفظ مصدر ہے اور اضافت اسکی جیسے کہ فاعل کیطرف جائز ہے ایسے ہی مفعول کیطرف بھی جائز ہے اور یہاں اضافت [illegible] مفعول کی ہے
اور مغفرت کے معنی ازالہ اور دور کرنے کے ہیں یعنی تاکہ دور کرے خدا جو کچھ کہ پہلے گزرا ہے گناہ کرنا کافروں کا تیری ذات کے [illegible]
اور جو کچھ کہ پیچھے ہوا گناہ تیرا اُنہی کہ تجھکو مکہ میں واسطے طواف کے آنے نہ دیا اور کعبہ کی زیارت سے منع کیا [illegible] کہ مکہ فتح ہوا تو جو گناہ کہ وہ لوگ
حضرت کی نسبت کرتے تھے اور حضرت کو آزار دیتے تھے وہ سب [illegible] ہو گئے اور [illegible] علما [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] حضرت کی [illegible]
ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ تاکہ بخشے خدا واسطے تیرے گناہ تیرے جو کچھ کہ پہلے [illegible] ہیں اور بعضے کہتے ہیں جو گناہ [illegible] فتح کے [illegible] جو گناہ کہ بعد [illegible]
ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ جو گناہ کہ واقع ہوا اور جو گناہ کہ واقع ہوگا وہ بخشا جائیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ جو گناہ تیرے باپ [illegible] آدم اور حوا [illegible] بخشا
جائیگا اور جو گناہ کہ پیچھے اُس کے تیری امت سے ہوا وہ بخشا جائیگا لیکن [illegible] اور ہمارے [illegible] کچھ فرق نہیں [illegible] گناہ آدم کا [illegible]
ہمارے پیغمبر کا ہے اور فرماتا ہے حق تعالیٰ کہ وَيُتِمَّ اور تمام کرے خدا اپنے فضل و کرم تمام نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ نعمت اپنی کو اوپر تیرے [illegible]
نصرت کرکے اور قیامت تک تیری شرع کو باقی رکھ کے اور نبوت کو تجھ پر ختم کرکے اور دین اسلام [illegible] غالب کر اور آخرت [illegible] اور [illegible] بلند کرکے
اور تیری شفاعت [illegible] تیری امت کے مومنین کے حق میں قبول کرکے وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا اور دکھلاوے تجھکو راہ سیدھی احکام کے [illegible]
[illegible] قائم کرنے میں اور [illegible] ثابت رکھے تجھکو راہ سیدھی پر جو کہ بہشت کیطرف پہنچانیوالی ہے وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ اور مدد کرے تیری خدا نَصْرًا
عَزِيزًا مدد عزت والی اور غالب [illegible] کہ جس وقت رسول خدا صلعم [illegible] بعضے
نے صحابیوں سے کہا کہ یہ کیا فتح ہے کہ ہمکو بیت الحرام سے منع کیا اور ہماری قربانی کو [illegible] رسول خدا کو [illegible] خبر پہنچی تو فرمایا کہ [illegible]
[illegible] نہیں کہ جو وہ کہتا ہے بلکہ یہ فتح بہت بڑی فتح ہے اسواسطے کہ مشرکین [illegible]

اسلیے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ هُوَ الَّذِیْٓ وہ خدا وہ شخص ہے کہ اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ نازل کیا اُسنے تسکین کو فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ بیچ دلوں
مومنین کے اور وہ مومنین تھے کہ جنہوں نے رسول خدا کی مخالفت نہیں کی اور صلح کا انکار نہیں کیا اور صلح کے مقدمہ میں حضرت پر اعتراض نہیں کیا ان لوگوں کو دلوں میں
فتح ہونے کی وہ دلیلیں تھیں کہ جنکی جہت سے انکو اطمینان تھا اور سوا انکے اوروں کو تشکیک اور شبہہ تھا اور دونوں کو انکے یقین اور اطمینان حاصل تھا بلکہ فتح اور نصرت کی
طرف سے تردد میں تھے اور بعضے کہتے تھے کہ ہم مارے جاوینگے تا قائم کرے مومنین کے نصرت کی اعداء دین پر کہ جو باعث تھی انکی قدموں کے ثابت رہنے کی لِیَزْدَادُوْٓا
تاکہ زیادہ کریں وہ مومنین اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ایمان کو ساتھ ایمان اپنے کے بسبب مضبوطی عقد کے تھا اور اطمینان خاطر کے اور یقین پر یقین انکا زیادہ ہو اور ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو چیز کہ پیغمبر سب سے پہلے اپنی امت کے پاس لایا وہ توحید خدا کی تھی جس وقت لوگ توحید پر ایمان لائے اور خدا کو ایک جانا تو انکو نماز اور
زکوٰۃ کا حکم کیا اور جس وقت نماز اور زکوٰۃ پر ایمان لائے تو انکو حج اور جہاد کا حکم دیا اور اسیطرح تھی علی ابن ابی طالب کی تا ہر فرض کی ان لوگوں نے ایمان پر زیادہ
کیا یہانتک کہ انکا ایمان کامل ہو گیا [illegible] سے تازہ کیا اور اب خدا تعالیٰ جہاد کی رغبت دلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور
خاص واسطے خدا کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے کہ وہ ملائکہ اور جن اور انسان ہیں اسلیے مومنین خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد کے ساتھ قوی دل ہو کر جہاد میں
کوشش کریں کہ جسکے حکم میں لشکر آسمان اور زمین کے ہوں وہ اپنے دوستوں کو وقت لڑائی اعداء کے بے یار و مددگار نہیں چھوڑ دیتا بلکہ اگر مصلحت اور حکمت اسکی تقاضا کرے
تو وہ آسمان اور زمین کے باشندوں کو انکے کمک کے لیے بھیجتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا عَلِیْمًا جاننے والا باشندوں کی مصلحت کا حَکِیْمًا حکمت والا کہ جو کچھ
کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور یہ بھی اسکی حکمت سے ہے کہ مومنین کے دلوں میں تسکین نازل کی صلح حدیبیہ کے وسیلے سے اور فتح مکہ کے وعدہ سے لِیُدْخِلَ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تاکہ داخل کرے مومنین کو اور مومنات کو بسبب ایمان انکے کے جو بسبب مضبوطی عقد کے تھا اور اس نعمت کی شکرگذاری کے جَنّٰتٍ بہشتوں میں کہ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہیں نیچے درختوں انکے سے نہریں خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ انکے وَیُکَفِّرَ عَنْهُمْ اور
تاکہ پوشیدہ کرے انسے سَیِّاٰتِهِمْ برائیوں انکی کو وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے وہ داخل کرنا بہشتوں میں اور پوشیدہ کرنا گناہوں کا عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک
خدا کے فَوْزًا عَظِیْمًا مراد پانا بڑا سو کہ کوئی مراد اس سے بہتر نہیں ہے کہ گناہوں سے پاک ہو کر بہشت میں داخل ہو اور لام لیدخل کا انکے نزدیک متعلق
انا فتحنا کے ہے وَّیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ اور عذاب کرے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ
اور شرک کرنیوالے مردوں کو اور شرک کرنیوالی عورتوں کو الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ اور جو کہ گمان کرنے والے ہیں ساتھ خدا کے ظَنَّ السَّوْءِ گمان برا کہ خدا اپنے حبیب
کی مدد نہ کریگا عَلَیْهِمْ اوپر ان گمان کرنیوالوں کے ہے دَآئِرَةُ السَّوْءِ گردش بری کی یعنی گمان بد کہ طرف مسلمانوں کی لیجاتے ہیں وہ طرف انکی پھرنیوالا ہے
اور وہ مغلوب ہو کر ہلاک ہونگے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اور غصہ کیا خدا نے اوپر انکے وَلَعَنَهُمْ اور لعنت کی انکو اور اپنی رحمت سے انکو دور کیا
وَاَعَدَّ لَهُمْ اور تیار کیا ہے واسطے انکے جَهَنَّمَ دوزخ کو وَسَآءَتْ اور بری ہے وہ دوزخ مَصِیْرًا جگہ پھرنے کی اور فرماتا ہے واسطے خوف
دلانے کے اور واسطے تاکید کے دوسری بار کہ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے خدا کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے کہ سب انکی بلا اور
انکے زیر حکم ہیں لیکن کفار اور منافقین کے بلا لینے میں اور سزا دینے میں وہ عاجز نہوگا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا اور ہے خدا غالب حَکِیْمًا حکمت والا امر
میں جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور آیات پہلی اس سے مومنین کے ذکر سے متصل تھی کہ وعدہ نصرت اور فتح مومنین کے اور اس مقام میں مشرکین و منافقین
کے ذکر میں ہے انکو خوف دلانے اور ڈرانے کیواسطے اور اپنے حبیب کیطرف خطاب کر فرماتا ہے کہ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ تحقیق ہمنے بھیجا ہے تجھکو اے محمد صلعم کل آدمیوں
اور جنوں پر شَاهِدًا گواہ ہونیوالا انکے ایمان اور طاعت اور کفر اور فرمانبرداری پر وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا بہشتوں کی اور بلند درجوں کی ان لوگوں کو
واسطے کہ جنہوں نے تیری فرمانبرداری کی ہے سب حکموں میں وَّنَذِیْرًا اور ڈرانیوالا عذاب دردناک سے ان لوگوں کو کہ جو تیرا کہنا نہیں مانتے اور تیری بات کو
رد کرتے ہیں اور یہ خوشخبری اور ڈرانا سو واسطے اسکے ہے لِّتُؤْمِنُوْا تاکہ ایمان لاؤ تم اے بندو خدا کے اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے لیؤمنوا پڑھا ہے یا غائب کا صیغہ اور بعد اسکے
[illegible] مضارع کے ہیں انکو بھی غائب کے صیغہ پڑھا اور باقی کے قاریوں نے مخاطب کے صیغوں سے یعنی تاکہ ایمان لاؤ تم بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ساتھ خدا کے اور پیغمبر کے

وَتُعَزِّرُوْهُ اور قوت دو تم اسکو دین میں مدد میں اسکی مدد کرو وَتُوَقِّرُوْهُ اور توقیر اور بزرگی کرو تم اسکی کہ سب تعظیم اسکی فرمانبرداری کی تم وَتُسَبِّحُوْهُ
اور پاکی سے یاد کرو تم اسکو کہ نماز ادا کرو اور اسکی یاد میں رہو بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا صبح کو اور شام کو اور بعضوں کے نزدیک مراد صبح سے نماز صبح اور ظہر اور
عصر ہے اور شام سے مراد مغرب اور عشا ہے اور منقول ہے کہ رسول خدا اور مومنوں کو کفار نے مکہ میں داخل ہونے سے منع کیا اور خبر عثمان کے قتل ہونے کی حدیبیہ میں مشہور
ہوئی تو رسول خدا صلعم نے صحابہ کو ایک پیڑ کے نیچے جمع کیا اور بیعت کا حکم دیا اصحاب نے نہایت رغبت سے حضرت کے ہاتھ پر اس شرط سے بیعت کی کہ ہم
تمام عمر حضرت کی بیعت کی رعایت کرینگے اور جہاد میں سے کبھی نہ بھاگینگے نہ پھرینگے اور مومنین سچے جنہوں نے بیعت کی تھی اور خدا تعالی ان بیعت کرنے والوں سے راضی ہوا
اس بیعت کا نام بیعت رضوان ہوا اور اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ تحقیق جو لوگ کہ بیعت کرتے ہیں
تجھ سے محمد اس مقام میں اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ سوا اسکے نہیں کہ بیعت کرتے ہیں خدا سے اور انکا مقصود اس بیعت سے رضامندی خدا کی ہے اور رضامندی
اور فرمانبرداری رسول کی بمنزلہ فرمانبرداری خدا کے ہے چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جسنے فرمانبرداری کی پیغمبر کی اسنے
تحقیق کہ فرمانبرداری کی خدا کی اور فرماتا ہے کہ وقت بیعت کرنے پیغمبر کے يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ہاتھ خدا کا اوپر ہے
انکے ہاتھوں کے ہے وقت بیعت کے کیونکہ ہاتھ پیغمبر کا بحکم خدا کے اوپر انکے ہاتھوں کے تھا
رسول خدا کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ بیعت کے وقت ہاتھ انکے اوپر ہاتھوں کے تھا
ہاتھ انکا پکڑ کر بیعت لیتے تھے قول امام رضا علیہ السلام کا اور ظاہر لفظ یہ ہے کہ عہد کیا ہے
اور ابن عباس نے فرمایا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ قوت خدا کی اوپر ہے اور فائدہ بیعت کا پیغمبر کے
قوت سے عہد کے وفا کرنے میں اور جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ ہم چودہ سو آدمی تھے
اپنے علم سے جو جانتا تھا کہ بیعت کس بات پر ہے فَمَنْ نَّكَثَ پس جو کوئی
توڑے بیعت کو فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ پس سوا اسکے نہیں کہ توڑتا ہے وہ عہد کو اوپر نفس اپنے کے
ثواب آخرت سے وہ محروم ہوگا اور عذاب دردناک میں گرفتار ہوگا
حضرت عباس ٹیلہ پر چڑھ کر آواز بلند انکو پکارتے تھے کہ اے اصحاب بیعت رضوان کہاں بھاگے جاتے ہو
وَمَنْ اَوْفٰى اور جو کوئی وفا کرے عہد کو بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ
اور ضمیر علیہ کا ہ مضموم پڑھا ہے اور اسکے موافق ہے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عہد کو وفا کرے
فَسَيُؤْتِيْهِ پس قریب ہے کہ دیگا اسکو خدا اَجْرًا عَظِيْمًا اجر بڑا اور بعض نے پڑھا ہے
سے پڑھا ہے متکلم کا صیغہ یعنی پس قریب ہے کہ دینگے ہم اسکو اجر بڑا بہشت میں
تاکہ جانا کیا تو اس وقت صحرائی عربوں کو جو کہ مدینہ کے گرد رہتے تھے مثل قبیلہ اسلم اور جہینہ اور مزینہ اور غفار
انکو اپنے ساتھ چلنے کی رغبت دلائی اور فرمایا کہ غرض میری تمہارے ہمراہ چلنے سے یہ ہے کہ اگر قریش
پہنچے تو ہماری طرف بھی ایک لشکر مستعد ہو اور بعد اسکے حضرت احرام باندھکر قربانی ساتھ لے چلے
بلکہ بجا لانا عمرہ کا ہے اور صحرائی عرب قریش کی لڑائی سے خوف کرکے ساتھ جانا قبول نہ کیا
کہ یہ عنقریب قریش سے مغلوب ہوکر مقتول ہونگے اور انکے ہاتھ سے
واپس ہوکر مدینہ میں پہنچے سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ
عذر کرکے شَغَلَتْنَا مشغول کیا ہمکو اور باز رکھا ہمراہی سے اَمْوَالُنَا مالوں ہمارے نے وَاَهْلُوْنَا اور اہل ہمارے

اور فرزندوں کا ہمارے سوا ہمارے پیچھے کوئی نہ تھا کہ بعد ہمارے قائم مقام ہو اور ہمارے مالوں اور اہل و عیال کی نگہداری کرے سو اس وقت جو آپکے ساتھ چلنے کی خبر لینا ہو اس سبب سے ہم تیری
خدمت سے محروم ہوا اور ہم جو ناچار ہو کر پیچھے رہ گئے تھے تمہارے سبب سے فَاسْتَغْفِرْ لَنَا پس بخشش چاہ تو واسطے ہمارے خدا سے اس گناہ کی کہ ہم پیچھے رہ گئے پس حق
تعالیٰ انکے دل کے ارادہ کی خبر دیتا ہے کہ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ کہتے ہیں وہ لوگ پیچھے رہے ہوئے ساتھ زبانوں اپنی کے مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وہ چیز کہ
نہیں بیچ دلوں انکے یعنی یہ عذر انکا زبانی ہے سچا ہوا اور دلوں میں انکے نفاق ہے اور بخشش طلب کرنی بھی ظاہرداری ہے نہ دلوں سے جس وقت کہ حال انکا ایسا ہے تو قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم انکے عذر کے جواب میں کہ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ پس کون شخص مالک ہو واسطے تمہارے اور دفع کرے مِنَ اللَّهِ خدا سے شَيْئًا کسی
چیز کو إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اگر ارادہ کرے ساتھ تمہارے ضرر کا کہ وہ عذاب آخرت ہے یا قتل یا نقصان مال کا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا یا ارادہ کرے خدا ساتھ
تمہارے نفع کا کہ وہ ثواب ہے ہمراہی پیغمبر میں یا فتح اور نصرت اور نگہبانی مال کی اور اہل و عیال کی حاصل یہ ہے کہ اگر خدا ارادہ ضرر یا فائدہ کا کرے تمہاری نسبت تو
کوئی ایسا نہیں ہے کہ اسکو دور کر سکے پس آنا تمہارا ہمراہ پیغمبر کے ضرر کو منع نہیں کر سکتا ہے اور نہ آنا تمہارا فائدہ کا مانع ہے اور اس وقت میں پیچھے رہ جانے کا گناہ فائدہ
بخشیگا بَلْ كَانَ اللَّهُ بلکہ ہے خدا بِمَا تَعْمَلُونَ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خَبِيرًا خبردار یعنی وہ جانتا ہے کہ تمہارا پیچھے رہنا مالوں اور اہل و
عیال کی جہت سے نہ تھا بَلْ ظَنَنْتُمْ بلکہ گمان کیا تھا تم نے أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ یہ کہ ہرگز نہ پھرینگے پیغمبر اور
مومنین صحیح اور سلامت إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ طرف لوگوں اپنے کے یعنی طرف اہل و عیال اپنے کے مدینہ میں أَبَدًا کبھی کہ مشرکین انکو قتل کر ڈالینگے اور کوئی
انکے ہاتھوں سے بچکر زندہ نہ پھریگا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ اور آراستہ کیا گیا وہ گمان یعنی شیطان نے آراستہ کرکے تمکو دکھلایا قتل ہونا پیغمبر کا اور انکے اصحاب کا اور
گمان کو پختہ کر دیا اور جما دیا فِي قُلُوبِكُمْ بیچ دلوں تمہارے کے وَظَنَنْتُمْ اور گمان کیا تم نے ظَنَّ السَّوْءِ گمان بد کہ دین خدا کا باطل
ہو جائیگا وَكُنْتُمْ اور ہوئے تم بسبب اس گمان بد کے قَوْمًا بُورًا ایک گروہ ہلاک ہونیوالی کہ عذاب خدا میں گرفتار ہو جاؤ اور انکے عذاب کے مقدمہ میں
فرماتا ہے کہ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ اور جو کوئی کہ نہ ایمان لایا ساتھ خدا کے وَرَسُولِهِ اور پیغمبر اسکے کے دل سے اور اعتقاد انکے حکم کا دل سے نہ کرے
فَإِنَّا أَعْتَدْنَا پس تحقیق ہمنے تیار کیا لِلْكَافِرِينَ واسطے کافروں کے سَعِيرًا آگ جلانیوالی کہ وہ آگ دوزخ کی ہے اس سے معلوم ہوا کہ
مومن وہ ہے کہ جو خدا اور رسول پر دونو پر ایمان لاوے اور اگر ان دونو میں سے ایک پر ایمان نہ لاوے تو وہ کافر ہے اور پہلے قول کی تاکید میں فرماتا ہے کہ وَلِلَّهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے خدا کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی کہ سب کی تدبیر انکی قبضہ قدرت میں ہے يَغْفِرُ بخشتا ہے گناہ کو
لِمَنْ يَشَاءُ واسطے جس شخص کے چاہتا ہے وَيُعَذِّبُ اور عذاب کرتا ہے گناہ کی عوض میں مَنْ يَشَاءُ جسکو چاہتا ہے اور انکی رحمت
غالب ہے انکے غضب پر اسواسطے بعد اسکی رحمت کی صفت کو بیان کرتا ہے کہ وَكَانَ اللَّهُ اور ہے خدا غَفُورًا بخشنے والا توبہ کرنیوالوں کا رَحِيمًا
مہربان توبہ کرنیوالوں پر اور منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلعم نے ذی الحجہ کے مہینہ میں چھٹے برس ہجرت کے حدیبیہ سے طرف مدینہ کے کوچ کیا اور محرم کے مہینہ میں
ساتویں سال ہجرت کے واسطے مہم خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور اصحاب سے وعدہ فتح کا اور غنیمت کے حاصل ہونیکا کیا اور فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جو کوئی حدیبیہ میں
حاضر تھا وہ شخص اس جنگ کے واسطے روانہ ہو اور سوائے انکا اور کوئی شخص جانیکا ارادہ نہ کرے اور جس وقت ارادہ حضرت کا واسطے روانگی خیبر کے معلوم ہوا تو حدیبیہ سے پیچھے رہنے والوں
نے … کے واسطے کہا کہ ہم بھی تمہارے ہمراہ چلیں اور تمہارے ہمراہ ہو کر کافروں سے جنگ کریں حق تعالیٰ نے اس قضیہ کے واقع ہونے سے پہلے ہی جناب کو خبر دی کہ سَيَقُولُ
الْمُخَلَّفُونَ قریب ہے کہ کہیں پیچھے رہے ہوئے حدیبیہ سے إِذَا انْطَلَقْتُمْ جس وقت چلو تم إِلَىٰ مَغَانِمَ طرف غنیمتوں خیبر کے لِتَأْخُذُوهَا
تا کہ لو تم ان غنیمتوں کو ذَرُونَا کہ چھوڑ دو تم ہمکو یعنی وہ کہینگے کہ چھوڑ دو تم ہمکو کہ نَتَّبِعْكُمْ پیروی کریں ہم تمہاری خیبر کے چلنے میں اور تمہارے ہمراہ
چلکر لڑیں يُرِيدُونَ ارادہ کرتے ہیں پیچھے رہے ہوئے حدیبیہ سے أَنْ يُبَدِّلُوا یہ کہ بدل ڈالیں كَلَامَ اللَّهِ کلام خدا کو یعنی
بدل ڈالیں اسکے حکم کو کہ فرمایا ہے کہ حدیبیہ والوں کے سوا اس جنگ میں کوئی نہ جاوے اور غنیمت کو نہ لیوے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگوں سے کہ لَنْ تَتَّبِعُونَا ہرگز
پیروی نہ کرو گے تم ہماری یہ نفی نہی کے معنوں میں ہے یعنی ہماری پیروی مت کرو تم اور ہمارے ہمراہ نہ چلو كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ ایسی ہی کہا ہے خدا نے اور حکم دیا ہے تمہارے

ہم چلنے کو مِنْ قَبْلُ پہلے ہی سے فَسَيَقُولُونَ پس قریب ہے کہ کہیں گے ہم نہیں سمجھتے یہ بات مگر کہ خدا کا حکم نہیں ہے بلکہ تَحْسُدُونَنَا
بلکہ حسد کرتے ہو ہم سے کہ ہم تمہارے ساتھ غنیمت میں شریک نہیں ہوں حق تعالیٰ انکے کلام کو رد کرکے فرماتا ہے کہ ایسا نہیں ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں بَلْ كَانُوا لَا
يَفْقَهُونَ بلکہ ہیں وہ کہ نہیں سمجھتے ہیں إِلَّا قَلِيلًا مگر تھوڑا قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی اور تقدیر اسکی الا فقہا قلیلا ہے یعنی سمجھنا تھوڑا کہ وہ
سمجھنا انکی امور دنیا کا ہے کہ دنیا کے مالوں اور فائدوں میں انکی ہمت مصروف ہے اور آخرت کے امور میں کہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے ہرگز غور اور تامل نہیں
کرتے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ کہہ اے محمد صلعم واسطے ان پیچھے رہنے والوں کے مِنَ الْأَعْرَابِ صحرائی عربوں سے کہ
سَتُدْعَوْنَ قریب ہے کہ بلائے جاؤ تم إِلَىٰ قَوْمٍ طرف لڑائی ایک قوم کے کہ وہ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ صاحب لڑائی سخت کے
ہیں یعنی بڑے بہادر اور دلاور ہیں تُقَاتِلُونَهُمْ جنگ کرو گے تم انسے أَوْ يُسْلِمُونَ یا اسلام قبول کریں وہ یعنی ان دو امروں میں سے ایک امر ضرور
ہونے والا ہے کہ یا تو تمکو انسے لڑنا ہوگا اور یا یہ گروہ مسلمان ہو جائیں بعضوں کے نزدیک قوم صاحب لڑائی سخت ہوازن کے لوگ تھے کہ رسول خدا صلعم نے وادی حنین میں
ان سے جنگ کی تھی یہ قول سعید اور عکرمہ کا ہے اور مفسرین کی ایک جماعت اور قتادہ کے نزدیک بنی ثقیف ہیں اور بعضوں کے نزدیک اہل فارس ہیں اور بعضوں کے نزدیک
اہل روم اور بعضوں کے نزدیک اصحاب مسیلمہ کذاب اور بعضوں کے نزدیک ایک جماعت [illegible] امیر المؤمنین [illegible] لیکن یہ قول [illegible] رسول خدا کی
جنگ [illegible] اہل فارس اور اہل روم [illegible] یہ سب قول [illegible] معنی ہیں [illegible] کہ مراد بلانے والے [illegible] لڑائی قوم [illegible] جناب رسالتمآب صلعم
ہیں [illegible] کہ ان حضرت صلعم نے حنین [illegible] طلب کیا تھا [illegible] لڑائی [illegible] لوگ حنین اور طائف [illegible]
مجمع البیان میں لکھا ہے اور بعد رسول خدا کے [illegible] لڑائی [illegible] مراد لینی [illegible] ان حضرات [illegible]
نہیں [illegible] اور فرماتا ہے خدا کہ اے محمد صلعم ان لوگوں سے کہہ تو کہ فَإِنْ تُطِيعُوا پس اگر فرمانبرداری کرو گے تم اس بلانے والے کی جہاد کے اور اسکے
کہنے کو قبول کرو گے تو يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا دیگا خدا تمکو اجر نیک کہ دنیا میں غنیمت [illegible] اور آخرت میں [illegible]
ہوگی وَإِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر منہ پھیرو گے تم [illegible] طرف [illegible] كَمَا تَوَلَّيْتُمْ جیسا کہ منہ پھیر لیا تھا تم نے
اور کہنے کو نہ مانا تھا تم نے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے اور نہ قبول کیا تھا تم نے حدیبیہ کے سفر میں ہمراہ چلنے کو تو يُعَذِّبْكُمْ عذاب کریگا تمکو خدا عَذَابًا
أَلِيمًا عذاب دردناک دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور کہتے ہیں کہ یہ تاکید اور خوف لانا پیچھے رہنے والوں کا [illegible] معذوروں اور عاجزوں کے کانوں میں
پہنچا تو انہوں نے نہایت خوف کیا [illegible] حضرت سے عرض کی کہ ہم [illegible] اور عاجزی جہاد میں نہیں جا سکتے ہیں ہمارا کیا حال ہوگا یہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ
عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ نہیں ہے اوپر اندھے کے کوئی تنگی اور گناہ اگر جہاد سے بیٹھ رہے وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ اور نہیں ہے اوپر
لنگڑے کے کوئی تنگی اور مواخذہ اگر جہاد کرنے نہ جاوے وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ اور نہ اوپر بیمار کے کوئی تنگی اور گرفت ہے اگر جہاد سے [illegible]
اختیار کرے [illegible] کہ یہ لوگ معذور ہیں جہاد کرنے سے اور بعد اسکے جہاد کی تاکید میں فرماتا ہے کہ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ اور جو شخص کہ فرمانبرداری کرے خدا کی
وَرَسُولَهُ اور پیغمبر اسکے کی جہاد وغیرہ میں [illegible] تو يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ داخل کریگا اسکو خدا بہشتوں میں کہ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ جاری ہیں نیچے درختوں انکے سے نہریں وَمَنْ يَتَوَلَّ اور جو شخص کہ منہ پھیرے خدا اور رسول کے حکم سے اور جہاد وغیرہ میں انکے کہنے کو نہ مانے تو
يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا عذاب کریگا اسکو خدا عذاب دردناک اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جب رسول خدا حدیبیہ میں پہنچے تو اونٹنی حضرت کی خود
بخود چلنے سے ٹھہر گئی اور ہر چند [illegible] لیکن وہ قدم آگے کو نہ بڑھاتی تھی یہاں تک کہ وہیں بیٹھ گئی حضرت نے فرمایا کہ عادت اسکی یہ نہیں ہے [illegible]
لیکن خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے [illegible] ہاتھی کا [illegible] مکہ [illegible] اور مقام کیا [illegible] نام
[illegible] کو مکہ کی طرف بھیجا کہ وہ وہاں جا کر خبر دے کہ غرض حضرت کی یہاں آنے سے لڑائی کرنے کی نہیں ہے بلکہ [illegible]
[illegible] پیغام حضرت کا ان لوگوں کو پہنچایا ان لوگوں نے اسکے اونٹ کے پاؤں کاٹ ڈالے اور اسکو قتل کرنیکا ارادہ کیا [illegible]

ع ۲

اس قصہ سے مطلع کیا حضرت نے عمر سے فرمایا کہ تو مکہ کو جا اور صورت حال ان سے بیان کر عمر نے کہا کہ میں مکہ میں ہر گز نہ جاؤں گا میں اور بنی عدی میں کوئی باقی نہیں رہا جو میری مدد کرے
میں ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ مجھ کو قتل کریں لیکن عثمان کے خویش و اقارب وہاں موجود ہیں بہتر ہے کہ وہ پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا دیں پس حضرت نے عثمان کو ابوسفیان
وغیرہ اشراف قریش کی طرف بھیجا جب وہ مکہ کے قریب پہنچا تو ابان بن سعید کہ قبیلہ ہوازن سے تھا ان سے ملاقات ہوئی وہ اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور عثمان کو سوار کیا
اور خود ردیف بیٹھ گیا مکہ کو روانہ ہوئے جس وقت مکہ میں پہنچے تو عثمان نے پیغام حضرت کا انکو پہنچایا کہ ہم لڑنے کے واسطے نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کے طواف کرنے کو آئے
ہیں ان لوگوں نے کہا کہ ہم محمد کو مکہ میں ہرگز نہ داخل ہونے دینگے اگر تو چاہتا ہے تو طواف کر لے عثمان نے کہا کہ میں بغیر رسول اللہ کے طواف نہ کروں گا اور عثمان نے وہاں
ہونیکا ارادہ کیا تو ان کو جانے نہ دیا اور انکو قید کر دیا اور خبر عثمان کے قتل ہونیکی حضرت کو پہنچی حضرت نے اصحاب سے درخت کے نیچے بیعت لی کہ قریش سے جنگ کریں
اور لڑائی سے ہرگز منہ نہ پھیریں یا شہید ہو جائیں یا فتح کریں پس سب نے اس شرط پر بیعت کی مگر ابن قیس کہ اپنے شتر کے نیچے پوشیدہ ہو گیا اور وہ ایک مرد منافق تھا
پہلے جس نے بیعت کی وہ سنان بن وہب اسدی تھا اور مشرکوں نے رسول خدا کے وقت بیعت لینے کے درخت کے نیچے مقام کیا تھا اور ایک شاخ اس درخت کی حضرت کی پشت پر تھی
جس شاخ کو کہتے ہیں معقل بن یسار نے ہٹایا تھا اور سب اصحاب نے بیعت کی اس شرط پر کہ ہم ہرگز نہ بھاگینگے یا مارے جائینگے یا فتح کرینگے اور حضرت نے فرمایا کہ تم آج کے دن بہتر اہل
زمین کے ہو اور اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اس کی شان میں فرمایا ہے کہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ البتہ تحقیق راضی ہوا خدا عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
مومنین سے اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ جس وقت بیعت کرتے تھے وہ تجھ سے اے محمد تَحْتَ الشَّجَرَةِ درخت کے نیچے فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ پس جانا
خدا نے جو کچھ ان کے دلوں میں تھا اعتقاد خالص اور صفائی باطن سے اور حق تعالیٰ نے اس آیت میں نہ فرمایا کہ حق تعالیٰ راضی ہوا ان لوگوں سے جنہوں نے درخت کے نیچے
بیعت کی بلکہ اس طرح فرمایا کہ خدا تعالیٰ مومنین سے راضی ہوا جس وقت انہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی اس سے معلوم ہوا کہ بیعت کرنے والے سب مومنین نہ تھے بلکہ بعضے ان میں سے
منافق اور ضعیف الایمان بھی تھے پس خدا نے مومنین کو خاص کیا رضامندی میں اور اس بیعت میں شرط کی تھی کہ جہاد میں نہ بھاگینگے اور بعد اسکے ہوازن والوں
اور خیبر کے لوگوں سے جنگ میں معلوم ہوا کہ بھاگ گئے اور ضعیف الایمان یا منافق نہیں تھے کہ جن سے خدا راضی نہیں ہوا اگرچہ انہوں نے بیعت کی اور رضامندی
خدا کی اس شرط کے وفا کرنے پر موقوف تھی اور جس وقت بھاگے تو شرط کے برخلاف کیا پس رضامندی بھی خدا کی باقی نہیں رہی جو لوگ کہ نہیں بھاگے انہی سے خدا تعالیٰ البتہ راضی
رہا اور آیہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ پہلی تھی اور بعد اسکے آیہ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ تھی وقت جمع کرنے قرآن کے پہلی آیت کو پیچھے لکھا ہے چنانچہ تفسیر قمی میں لکھا ہے اور
حاصل اس آیت کے ظاہر معنی کا بدون تاویل کے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سب بیعت کرنیوالوں سے راضی نہیں ہے بلکہ ان لوگوں سے راضی ہے کہ جو ان میں سے مومنین تھے اور یہ نہیں فرمایا کہ البتہ تحقیق
راضی ہوا خدا مومنین سے اور اگر سب بیعت کرنیوالوں سے راضی ہوتا تو مومنین کے ذکر کی کیا احتیاج تھی بلکہ کہتا کہ تحقیق خدا راضی ہوا بیعت کرنیوالوں سے جن لوگوں نے کہ
نیچے درخت کے بیعت کی ہے اور ان مومنین سے بھی اسوقت راضی ہوا کہ جسوقت انہوں نے بیعت کی سو کہ فرماتا ہے کہ تحقیق خدا راضی ہوا مومنین سے جسوقت کہ بیعت کی انہوں
نے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ ہمیشہ انسے راضی ہو اگرچہ بعد اسکے وہ فی الحال بد عملیاں لائیں اور یہ امر ظاہر ہے کہ جسوقت بندہ فعل نیک عمل میں لاتا ہے تو خدا اس سے راضی
ہوتا ہے اور اگر فعل بد عمل میں لاتا ہے تو اس سے راضی نہیں ہے تا پس رضامندی بھی ہمیشہ کی ثابت نہیں ہوتی ہے بلکہ اسوقت خدا انسے راضی ہوا تھا کہ جسوقت وہ اس فعل نیک کو
عمل میں لاتے تھے اور بعد اسکے انہوں نے اگر کوئی فعل بد کیا تو خدا انسے راضی نہ ہوا اور جو کچھ انکے دلوں میں اسوقت بیعت کا عزم کرتا تھا انکو خدا نے جانا اور سبب اسکے
سکینہ کو ان پر نازل کیا اور جن لوگوں سے خدا راضی ہوا وہ لوگ ہیں کہ جنکو فتح قریب پہنچائی ہے سو وہ علی کہ فرماتا ہے کہ دیا انکو ہم نے فتح قریب اور مراد فتح قریب سے فتح خیبر ہے
اور فتح خیبر علی کے ہاتھ سے ہوئی اور یہ بھی ہے کہ ہاتھ پر واقع ہوئی ہے پس لوگ بیعت رضوان سے مراد ہیں اور شیخین بلکہ خلفائے ثلاثہ اس رضوان سے خارج ہیں کیونکہ فتح نصیب نہ ہوئی
بلکہ وہ خیبر سے بھاگ کر چلے آئے تھے فَاَنْزَلَ پس نازل کیا خدا نے السَّكِيْنَةَ تسکین اور طمانیت کو عَلَيْهِمْ اوپر ان مومنین بیعت کرنیوالوں کے صلح
کے دن جو بیعت واقع ہوئی تھی اور یہ صلح علامت تھی مسلمانوں کے غلبہ کی وَاَثَابَهُمْ اور ثواب دیا انکو اس بیعت کی عوض میں فَتْحًا قَرِيْبًا فتح قریب سے
فتح خیبر کی ہے وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً اور غنیمتیں بہت سی اسکی عوض میں اپنے فضل و کرم سے انکو وہ غنیمتیں خیبر کی تھیں يَّاْخُذُوْنَهَا لینگے وہ ان غنیمتوں کو اور
غنیمتیں بہت سی اور اسقدر مال تھے خیبر کی اور ہوازن کی کہ بعد فتح مکہ کے حنین سے لڑائی ہوازن کی تھی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا عَزِيْزًا غالب سب چیز پر

اپنے دوستوں کو اپنی مدد دیکر اور دشمنوں کو پچھاڑ کر حَكِيمًا حکمت والا کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وعدہ کیا ہے تم کو خدا نے
اور حضرت محمد صلعم مَغَانِمَ كَثِيرَةً غنیمتوں بہت کا کہ وہ غنیمتیں خیبر اور ہوازن اور فارس اور روم وغیرہ کی ہیں تَأْخُذُونَهَا لیوے تم ان غنیمتوں کو فَعَجَّلَ
لَكُمْ پس جلدی کی واسطے تمہارے خدا نے هٰذِهٖ اس کو یعنی خیبر کی غنیمت کو سب غنیمتوں سے پہلے تم کو دلا دی وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ اور
باز رکھا ہاتھوں آدمیوں کے یعنی خیبر کے اور بنی اسد اور بنی غطفان کے ہاتھوں کو باز رکھا اور بند کیا عَنْكُمْ تم سے کہ تم کو وہ آزار نہ پہنچا سکے اس طرح سے کہ خوف اور
رعب ڈالا انکے دلوں میں [illegible] مقابلہ کیا اور منقول ہے کہ جس وقت رسول خدا نے خیبر کے قلعوں کا محاصرہ کیا اور چاروں طرف سے انکو
گھیر لیا تو قبیلہ بنی اسد نے قصد کیا کہ مدینہ میں جا کر مسلمانوں کے مالوں کو لوٹ لیویں اور انکی عورتوں اور فرزندوں کو قید کریں حق تعالیٰ نے انکے دلوں میں رعب ڈالا کہ وہ اس
ارادہ سے باز رہے اور قصد مدینہ کا نہ کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ مالک بن عوف اور عیینہ بن حصن [illegible] بنی غطفان کے [illegible] خیبر والوں کی مدد کو آئے تھے حق تعالیٰ نے انکے دلوں میں
[illegible] ڈالا یہاں تک کہ وہ [illegible] پھر گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ان لوگوں سے مکہ کے لوگ ہیں یعنی خدا تعالیٰ نے مکہ والوں کے ہاتھ کو [illegible] تاکہ تم [illegible] وَلِتَكُونَ
اور تاکہ ہووے وہ غنیمت جلدی کی آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ نشانی واسطے مومنوں کے [illegible] اور وہ فتح خیبر [illegible] ہے اور
ولیکن [illegible] فضل [illegible] اور وہ [illegible] الناس [illegible] وَيَهْدِيَكُمْ اور دکھاوے تم کو
صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا راہ سیدھی یعنی ثابت کرے تم کو راہ [illegible] الہی پر [illegible]
رہو اور قصہ فتح خیبر کا اس طرح بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم [illegible] سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ
میں اپنی طرف سے خلیفہ کر کے بموجب وعدہ فتح کے ایک ہزار چار سو صحابہ اپنے ہمراہ لیکر خیبر کے قلعوں کی طرف روانہ ہوئے اور منقول ہے کہ جس وقت خیبر ظاہر ہوا آنحضرت
نے فرمایا کہ ٹھیر جاؤ سب صحابہ ٹھیر گئے اور رسول خدا صلعم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ مناجات ادا کی کہ اللهم رب السموات السبع وما اظللن ورب الارضين السبع وما اقللن
ورب الشياطين وما اضللن انا نسألك خير هذه القرية وخير اهلها وخير ما فيها ونعوذ بك من شرها وشر اهلها وشر ما فيها اور بعد اسکے فرمایا کہ [illegible]
منزل [illegible] پہنچے اور صبح کے وقت [illegible] خیبر کے قلعوں کے درمیان [illegible]
[illegible] خیبر کے آدمی قلعوں سے باہر نکلے [illegible] لیکر [illegible] لشکر اسلام کا
انکی نظر پڑا کہنے لگے کہ محمد [illegible] کا لشکر آیا [illegible] قلعوں کو بھاگے اور قلعوں میں داخل ہو کر دروازے قلعوں کے بند کیے اور حضرت نے [illegible]
فرمایا کہ خیبر خراب ہوا اور خیبر کے باشندے یہودی تھے اور لڑائی کا ارادہ کر کے انکے بڑے نامی اور شجاع آدمی قلعوں سے باہر نکلے اور [illegible] مسلمانوں کے
مقابلہ میں کھڑے ہوئے اور جب صفیں لڑائی کی دونوں طرف سے آراستہ ہوئیں مرحب یہودی کہ بڑا شجاع اور پہلوان [illegible] کا آدمی تھا اور سردار [illegible]
اور بہادروں کا تھا آگے جرات کر کے قدم آگے بڑھایا اور اپنی تعریف اور بہادری [illegible] عامر بن اکوع [illegible] مسلمانوں کے [illegible] باہر نکلا
اور مرحب کے مقابلہ میں کھڑے ہو کر اپنی بھی بہادری [illegible] شعر پڑھے اور مرحب کے [illegible] لڑنا شروع کیا [illegible]
تلوار مرحب کی عامر کے سر پر آئی عامر نے غصہ ہو کر مرحب کی پنڈلی پر تلوار لگائی لیکن تلوار چھوٹی تھی مرحب کی پنڈلی تک نہ پہنچی اور وہ تلوار اسکی [illegible]
ہو کر عامر کے زانو پر آئی اور اسکی زانو کو قطع کیا وہ اسکے صدمہ سے زمین پر گرا اور شہید ہو گیا بعضے آدمیوں نے [illegible] کہا کہ [illegible] عامر کا باطل [illegible]
عامر کا [illegible] سلمہ بن اکوع رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور کہا یا رسول خدا بعضے صحابہ کہتے ہیں کہ عامر کا [illegible] باطل ہوا فرمایا کہ وہ [illegible]
[illegible] بخشش فرمائی ہے [illegible] اسکے لوگ [illegible] مشغول ہوئے اور رسول خدا صلعم نے [illegible] ابوبکر کو دیا ابوبکر مسلمانوں کی فوج ہمراہ لیکر [illegible]
جب لڑائی شروع ہوئی تو مرحب سے ترسان اور ہراسان ہو کر [illegible] بھاگے [illegible]
[illegible] کا لشکر بھی [illegible] ابوبکر کے [illegible] خیمہ گاہ [illegible]
صحابہ کے [illegible] لڑائی ہونے لگی تو وہ بھی [illegible] ابوبکر کے [illegible] مرحب کی تلوار [illegible]

میدان کارزار سے بھاگ آئے اور تمہیں نے یہ حال کر دیا اور بعضی نے اسی طرح ذکر کیا ہے کہ نوبت بہ نوبت سب کی لڑائی کی باری تھی تا ہم ان کو فتح نہیں ہوتی تھی بلکہ اکثر بھاگ آئے حارث نے
مسلمانوں کو پامال کیا تھا اور ابوبکر اور عمر کو حارث ہی نے بھگا دیا تھا اور مرحب کی لڑائی کی تو کوئی طاقت ہی نہ رکھتا تھا سوا حیدر کرار صاحب
ذوالفقار کے کہ مرحب بڑا پہلوان دس گز کا آدمی تھا اور سنگین زرہ پہنے اور دو خود سر پر رکھے ہوئے تھا جب خیمے سے باہر نکلتا تو کوئی سامنے نہیں آ سکتا تھا آخر وہ
شخص بھی آخر خیمہ سے باہر نکلا ... اور لڑائی کی کیفیت دریافت کی انکو صورت حال بیان کی حضرت صلعم نے بہت رنجیدہ ہوئے اور فرمایا کہ کل میں

الایۃ یعنی کل یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے یعنی آپ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ کل یہ جھنڈا اس مرد کو دوں گا کہ حملہ کرنیوالا ہو بھاگنے والا
نہ ہو خدا اسکے ہاتھ پر فتح دے گا اور وہ دوست رکھتا ہے خدا اور رسول کو اور دوست رکھتے ہیں اسکو خدا اور پیغمبر اسکا الشان پھر سے وہ مرد
... کہ خدا اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں اسکی صفات ... حاضر ہوا تھا اس صفات ... تعین ... ان
صفات کا بیان کرنا کیا حاجت ہے ... حضرت نے فرمایا ... تمام صحابہ ... کہ ایسا کون شخص ہے کہ لائق ہو جھنڈا لینے کا
اور حضرت علی کو ان دنوں آشوب چشم تھا ... کہ آج کی رات اس خیال میں ... کہ صبح ہوئی تو ہر ایک
منتظر تھا کہ ... حضرت ... فرمائیں ... کی طرف ... نہیں
تھے ... ہو ... کہ حضرت نے ... فرمائیں کہ حضرت نے
... فرمایا ... اور ابوبکر ... کہ
... کہ ... اور فرمایا کہ علی ابن ابیطالب
کہاں ہیں لوگوں نے عرض کی کہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں اس سبب سے وہ خیمے سے باہر نہیں نکلتے ہیں فرمایا کہ انکو بلا لاؤ جس وقت حضرت علی حاضر ہوئے تو
حضرت نے انکو اپنے پاس بلایا اور سر انکا اپنی بغل میں لے لیا اور آب دہن مبارک اپنا علی کی آنکھوں میں لگایا اور دست مبارک اپنا انکے سر پر پھیرا اسی وقت آنکھیں انکی
روشن ہو گئیں ... اور ... یہ دعا فرمائی کہ اللہم اذہب عنہ الحر والبرد یعنی اے خدا نگاہ رکھ اسکو گرمی سے اور سردی سے حضرت امیر المومنین
فرماتے ہیں کہ جس روز سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ... کی ... کبھی گرمی اور سردی ... نہیں ... عبد الرحمن بن ابی لیلی سے
روایت ہے کہ علی گرمی کے موسم میں ... پہنتے ... اور ... کی ... اور ... سردی ... تھا
تو ... نے ... علی کے سپرد کیا اور فرمایا کہ جاؤ ... اور ... اور ... سے جنگ کرو
جاؤ امیر المومنین نے ... طرف میدان کارزار کے ... اور ... کہ ... حضرت نے فرمایا کہ ... ان لوگوں کے پاس پہنچو تو پہلے انکو
طرف اسلام کے بلاؤ ... اگر ایک شخص کو بھی تمہارے سبب سے ... مسلمان کرے تو بہتر ہے ... سرخ اونٹوں سے اور فرمایا ... خیبر والوں ...
... قلعہ ... فتح ... نام ... اس وقت ... نام میرا علی ہے ... حضرت علی ...
طرف روانہ ہوئے اور ... قلعہ ... یعنی ... آئی تو ... جس وقت حضرت علی روانہ ہوئے تو دیکھا کہ
ایک غبار ... اور ... ایک ... جس وقت ... ایک ... ہوا ... روبرو میدان کیا ... وقت
سے ... حضرت علی ... جس وقت امیر المومنین میدان جنگ میں ... حضرت علی سے ... کرنے باہر نکلا ... ہتھیار لگائے
ہوئے تھا اور ایک ... فولاد کا اسکے سر پر رکھا تھا ... حارث مرحب کا بھائی ... امیر المومنین نے حارث کو
قتل کیا تو مرحب ... اور غصہ ... حضرت علی سے ... آیا اور ... میدان میں کودا اور ... اور ... اور اپنی تعریفیں ...
اور حضرت علی ... خلاصہ ... کہ ... نام ... جب امیر المومنین کا ... تو
... کہ ... شیر ... مغلوب ... کوئی شیر کے نام

یا شیر کی خصلت سمجھتا ہوں اس نے پیٹ پھیر کر بھاگنا [illegible] لیکن غیرت جہالت کی انکو [illegible] جانے سے مانع ہوئی اور حضرت امیر المومنین سے اپنا دستہ [illegible] حضرت علی نے اس کو کہا کہ
تو مسلمان ہو جا اس نے نہ مانا اور لڑائی شروع ہوئی اور طرفین سے کچھ رد و بدل ہوئی آخر الامر امیر المومنین نے ایک تلوار اسکے سر پر ماری کہ خود سنگ اور فولاد کو کاٹ
اسکے سر اور سینہ کو چیرتی ہوئی چلی گئی یہاں تک کہ اسکے حلق تک پہنچی مرحب گر پڑا [illegible] جس وقت یہ ضرب [illegible] خود امیر المومنین کا
انکے لوگوں [illegible] یہودی بھاگے اور قلعہ میں چلے گئے دروازہ بند کر لیا امیر المومنین قلعہ کے دروازہ پر آئے ایک شخص نے قلعہ کے اوپر سے آواز دی کہ ای شخص تیرا نام کیا ہے
فرمایا کہ علی ہوں کہا کہ بلند [illegible] اور کہا کہ ای علی ہم نے کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ان امروں میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا جس کا نام [illegible] ہوگا اور وہ
چاہتے ہیں کہ ان قلعوں کے دروازہ پر پہنچے اور خدا ان قلعوں کو اسکے ہاتھ پر فتح کرے اگر تو انکو فتح کرے تو تجھکو امان ہے یا نہیں فرمایا کہ [illegible] امان [illegible] پیغمبر کی [illegible]
کہا کہ [illegible] امیر المومنین [illegible] خوشحال ہوکر دروازہ کو پکڑا اور ایسا زور [illegible] اور [illegible] ٹوٹ کر گر پڑا اور دروازہ کو
اکھاڑ کر اپنے سر پر لے گئے اور چالیس قدم [illegible] پھینک دیا اور ابو عبد اللہ حافظ [illegible] روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین نے مرحب [illegible] کی لڑائی کی تو
اس یہودی نے امیر المومنین کے سر پر تلوار ماری اور [illegible] گر پڑی امیر المومنین [illegible] اور کواڑ کو قلعہ [illegible]
بنایا اور [illegible] فتح کی اور بعد [illegible] امام محمد باقر علیہ السلام [illegible] روایت کی ہے کہ جابر [illegible]
نے بیان کیا کہ جس وقت امیر المومنین نے خیبر کا دروازہ توڑا اور [illegible] قلعہ میں داخل ہوئے [illegible]
امیر المومنین نے کواڑ کو اٹھایا اور خندق کے اندر [illegible] خندق [illegible] زیادہ تھا [illegible] جس وقت مسلمان اس پر
سوار ہو [illegible] تو وہیں خندق کے اندر [illegible] دوسرا سرا اس کا خندق کی دوسری جانب [illegible] مسلمان اس پر [illegible] قلعہ میں داخل ہوئے اور
منقول ہے کہ ابو بکر نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں بہت تعجب کرتا ہوں علی کی قوت سے کہ [illegible] اس پر سوار [illegible] اور
اور خندق [illegible] رسول خدا نے فرمایا کہ اسکے ہاتھ سے تو تعجب [illegible] اسکے پاؤں [illegible] خندق [illegible] امیر المومنین [illegible] خندق [illegible]
دیکھا کہ پاؤں انکے زمین پر نہیں ہیں بلکہ ادھر ہوا پر ہیں کہا کہ یا رسول خدا پاؤں انکے ہوا پر ہیں حضرت نے فرمایا کہ ہوا پر نہیں ہیں بلکہ جبرئیل [illegible]
پاؤں ہیں کہ جبرئیل نے انکے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھائے ہیں [illegible] جابر سے روایت کی ہے کہ چالیس آدمیوں نے [illegible] ارادہ کیا کہ [illegible] اٹھائیں [illegible]
روایت میں ہے کہ ستر آدمیوں نے چاہا کہ اس کواڑ کو اٹھائیں [illegible] اور ابو عبد اللہ [illegible] روایت کرتے ہیں امیر المومنین نے فرمایا کہ [illegible]
در کو اکھاڑا اور پل بنایا اور لوگ اس پر سے سوار ہو کر گزرے تو ایک شخص نے [illegible] کہا کہ [illegible] علی [illegible] اس نے کہا کہ قسم خدا کی
اسکی گرانی مجھکو سپر کی گرانی سے زیادہ معلوم نہیں ہوئی اور جس وقت [illegible] خندق [illegible] ستر آدمی [illegible] اور ارادہ کیا کہ
اٹھائیں [illegible] لیکن نہ اٹھا سکے اور منقول ہے کہ جس وقت امیر المومنین خیبر کو فتح کر کے اپنے خیمہ گاہ کی طرف [illegible] رسول خدا صلعم [illegible] خیبر [illegible]
کو خیبر کی [illegible] رسول خدا علی کی پیشوائی کو باہر نکلے اور علی کے پاس پہنچ کر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای علی [illegible] خدا اور رسول [illegible] امیر المومنین
[illegible] لوگوں نے پوچھا کہ ای علی [illegible] مقام خوشی کا تھا [illegible] فرمایا [illegible] خدا اور رسول [illegible]
[illegible] اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم [illegible] قلعوں کو [illegible] صحابہ [illegible]
اور سلالم قلعہ کی لڑائی کی پہنچی اور یہ آخر کا قلعہ تھا اور رسول خدا صلعم نے بارہ روز اور ایک روایت میں ہے کہ پندرہ روز اس قلعہ سے لڑائی کی یہاں تک کہ [illegible]
فتح کیا اور منقول ہے کہ پہلے قلعہ ناعم کو فتح کیا اور بعد اسکے [illegible] اور بعد اسکے یہودی [illegible] قلعہ [illegible]
بعد فتح ہوا اور مال و اسباب بہت سا مسلمانوں کے ہاتھ آیا [illegible] قلعہ [illegible] لڑائی ہوئی [illegible]
[illegible] اور وہ قلعہ بہت مضبوط اور [illegible] سلالم [illegible] قلعہ کی لڑائی [illegible]
جنگ [illegible] القصہ صحابہ ان قلعوں کی غنیمت [illegible] صفیہ دختر حیی بن اخطب [illegible]

سے کا بلال اُنکو اُن دونوں عورتوں کو اُنکے کشتوں کی طرف سے لایا جب وہ اس عورت نے اُنکے کشتوں کو دیکھا تو فریاد کرنے لگی اور رخسارہ اپنا نوچا اور خاک اپنے سر پر ڈالی رسولخدا نے فرمایا کہ دور کرو مجھ سے اس عورت شیطانہ کو اور بلال کی طرف منہ کرکے فرمایا کہ اے بلال تیرے دل میں رحم نہیں ہے کہ تو ان عورتوں کو اُنکے کشتوں کی طرف لایا اور بعد اُسکے حضرت نے صفیہ کو اپنے پاس بُلایا اور ردا مبارک اپنی اُنکے بدن پر ڈالی صحابہ نے جانا کہ رسولخدا نے اس عورت کو اپنے واسطے پسند کیا ہے اور صفیہ نے پہلے اس سے خواب میں دیکھا تھا چاند آسمان سے میری بغل میں آیا ہے اس خواب کو اُسنے اپنے شوہر سے بیان کیا کہ وہ کنانہ بن ربیع تھا اُسنے طمانچہ اُسکے رخسار پر مارا کہ نیلا ہو گیا اور کہا کہ تو چاہتی ہے کہ بادشاہ حجاز کی طرف رغبت کرتی ہے جس وقت حضرت نے صفیہ کا رخسارہ نیلا دیکھا تو فرمایا کہ اے صفیہ یہ نیل کیسا ہے تیرے رخسارہ پر کیونکر ہوا اُنہوں نے سب حال بیان کیا اور بعد اسکے اُنکے شوہر کنانہ بن ربیع کو رسولخدا کے پاس لائے اور وہ بنی النضیر کا خزانہ اپنے پاس رکھتا تھا حضرت نے اُس سے فرمایا کہ تیرے پاس جو مال ہے اُسکو حاضر کر اُسنے قبول نہ کیا فرمایا کہ اُسکو عذاب کرو یہاں تک کہ اقرار کرے ایک یہودی نے بیان کیا کہ میں نے اُسکو دیکھا ہے فلانے کھنڈر میں آتا جاتا اور رفت کرتا تھا حضرت نے حکم دیا کہ اُس کھنڈر کو کھودو جس وقت اُسکو کھودا تو بہت مال اُس میں نکلا اور سونا اُنکو اور زر اُس میں سے طلب کیا تو اُنہوں نے اقرار نہ کیا اُنکو شکنجہ میں کھینچا کچھ بھی اُنہوں نے اقرار نہ کیا اُنکو محمد بن مسلمہ کے سپرد کیا تاکہ اُن سے قصاص لیویں اپنے بھائی اور بیٹے کا کہ اُنکو قلعہ میں مار ڈالا تھا اور بعد اُسکے ابی الحقیق نے درخواست کی کہ ہم قلعہ سے نیچے آکر رسولخدا سے کچھ باتیں کریں حضرت نے اُنکو اجازت دی وہ نیچے آیا اور بعد نہایت عاجزی اور زاری کے صلح کی خون کے بخشنے پر اور عورتوں اور بچوں کے چھوڑ دینے پر اس طرح کہ تمام مال اور زمینیں اور نقد اور کپڑا اور مویشی پیغمبر رسولخدا کو دیویں سوا اُن لباسوں کے جو بدن پر ہیں حضرت نے فرمایا کہ بری ہے ذمہ خدا اور رسول کا اگر تمنے کچھ پوشیدہ کیا ہو اس امر پر صلح ہو گئی اور خیبر والوں نے کہا کہ ہم طبیب تھے اور ہمیں عمارات اور زراعت کی خوب جانتے ہیں ہمکو ہمارے حال پر چھوڑ دو کہ ہم نگہبانی مکانات کی کرینگے اور آبادی اور زراعت کیا کرینگے اور جو کچھ حاصل ہوگا آدھا ہم دیا کرینگے رسولخدا اس پر راضی ہوگئے اور فرمایا کہ اس شرط پر کہ جس وقت ہم چاہیں گے ان قلعوں سے باہر نکالدیں اور خود عمارات اور زراعت کریں اور جس وقت خبر خیبر کے قلعوں کی فتح کی فدک کے لوگوں کو پہنچی وہ رسولخدا کے پاس آئے اور امان طلب کی اور فدک کے قلعوں کو حضرت کے سپرد کیا رسولخدا نے خیبر پہنچکر موافق اُس صلح کے جس پر اہل خیبر کی صلح ہوئی تھی مسلمانوں کی فی ہوئی تھا اور جنگ کرکے اُسکو لیا تھا اور فدک خاص واسطے رسولخدا کے ہوا اسواسطے کہ بدون لڑائی کے ہاتھ آیا رسولخدا نے واسطے آرام لینے کے چند روز توقف کیا اور زینب دختر حارث کہ زوجہ سلام بن مشکم تھی اور مرحب کے بھائی کی بیٹی تھی ایک گوسفند بریاں کیے ہوئے بطور ہدیہ کے رسولخدا کے پاس لائی اور حضرت کے خادموں سے دریافت کیا کہ رسولخدا گوسفند کے کس عضو کو بہت دوست رکھتے ہیں کہا کہ دست اُسکو وہ عورت نے پوشیدہ ہوکر گوسفند کے دست کو زہر آلودہ کیا اور باقی عضوؤں کو بھی تھوڑا سا ملا دیا اور جس وقت اُس گوسفند کو رسولخدا کے پاس لائی تو ایک ٹکڑا اُسکے دست کے گوشت کا اُٹھاکر رسولخدا کو دیا حضرت نے تھوڑا سا گوشت دندان مبارک سے چبایا اور اُسکو تھوک دیا اور بشر بن براء نے تھوڑا سا گوشت اُس میں سے کھایا اور حضرت نے فرمایا کہ اس گوسفند کے شانہ نے مجھکو خبر دی ہے کہ مجھکو زہر آلودہ کیا ہے اسکو مت کھاؤ اور اُس عورت کو طلب کرکے اُس سے دریافت کیا کہ تو نے کیا ایسا زہر ملایا اُسنے اقرار کیا کہ میں نے اس واسطے کام کیا ہے تاکہ مجھکو تحقیق ہو کہ آپکا حال کیا ہے اور مجھکو تیری نبوت کا یقین زیادہ ہووے حضرت بات سنکر اُس عورت سے درگذر کیا اور بشر بن براء جو وہ گوشت زہر آلودہ کھایا تھا زہر نے اُسمیں اپنا اثر کیا وہ مر گیا اور بشر کی ماں وقت بیماری میں رسولخدا کی مرض الموت میں حضرت کی مزاج پرسی کو آئی تو فرمایا کہ اے مادر بشر تیرے بیٹے کے ہمراہ جو میں نے وہ لقمہ زہر آلودہ کھایا تھا ہمیشہ وہ اپنا اثر مجھکو دکھلاتا تھا اور اب یہ حال ہوا ہے کہ وہ میری رگ گردن کو قطع کرے اور بسبب اسی کے بعضے کہتے ہیں کہ حضرت کو شہادت بھی حاصل ہوئی کہ کوئی درجہ فضیلت کا حضرت سے باقی نہ رہے غرض خدا تعالیٰ بعد وعدہ فتح خیبر کے اور غنیمتوں کے غنیمتوں کا وعدہ اور خوشخبری آنحضرت صلعم کو دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَّاُخْرٰی اور وعدہ کیا ہے دوسری غنیمتوں کا خدا نے کہ لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا نہیں قادر ہوئے تم اوپر اُن غنیمتوں کے اب تک اے مومنین اور پایا کہ وعدہ کیا ہے تمسے اُن شہروں اور ملکوں کا کہ ابھی تم اُنپر قادر نہیں ہوئے ہو مثل مکہ اور دوسرے شہروں کی قیامت تک قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا تحقیق احاطہ کیا ہے خدا نے بعلم اُسکے اُن غنیمتوں کو اور جانا ہے کہ وہ ہاتھ آوینگی [illegible] اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد اُن غنیمتوں سے مدائن اور فارس اور روم اور شام کی غنیمتیں ہیں کہ رسولخدا صلعم خوشخبری دی تھی [illegible] جسوقت کہ قدرت رکھتے تھے فارس اور روم کی لڑائی پر اور مدائن فتح ہوا اور کہتے ہیں کہ ہوازن کی غنیمتیں

مراد ہیں کہ حنین میں اصحاب کے ہاتھ لگی تھیں ہو وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور ہر چیز کے فتح شہروں کے اور غنیمت کے ملانے پر قَدِيْرًا
قدرت رکھنے والا کہ اسکے نزدیک فتح کرنا شہروں کا اور بخشنا غنیمت کا بہت آسان ہے وَلَوْ قَاتَلَكُمُ اور اگر لڑائی کرتے تم سے حدیبیہ میں الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وہ لوگ کہ کفر کیا ہے انہوں نے مکہ کے لوگوں میں سے اور صلح نہ کرتے اور یا اگر بنی اسد اور بنی غطفان وغیرہ کہ ارادہ لوٹ اور قید کرنے عورتوں اور بچوں کا مسلمانوں کے
مدینہ میں رکھتے تھے وہ تم سے لڑائی کرتے تو لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ البتہ پھیرتے وہ پشتوں کو اور تمہارے روبرو سے بھاگ جاتے ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ پھر نہ پاتے
وہ اپنے وَلِيًّا کسی دوست کو کہ کارسازی انکی کرے اور ضرر کو انسے دفع کرے وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ کوئی مدد کرنے والا کہ انکی کمک کرے سُنَّةَ
اللّٰهِ طریقہ رکھا ہے خدا نے طریقہ رکھنا یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور تقدیر اسکی سَنَّ اللّٰهُ سُنَّتَهٗ ہے فعل کو محذوف کر کے مصدر کو اللہ کی طرف مضاف کر دیا
الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ وہ طریقہ کہ تحقیق گزرا ہے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی پہلے آنحضرت کے یہی طریقہ خدا کا اور عادت اسکی جاری ہوئی ہو گزری ہے
منصور ... ہمیشہ اسکے دوست دشمنوں پر غالب ہیں وَلَنْ تَجِدَ اور ہرگز نہ پائیگا تو لِسُنَّةِ اللّٰهِ واسطے طریقہ خدا کے ... تَبْدِيْلًا
بدلنا یعنی کوئی اسکے طریقہ اور عادت کو بدل نہیں سکتا ہے اور وہ طریقہ یہ ہے کہ جو کوئی خدا کے دوستوں کے مقابلہ میں ... کرتا ہے تو وہ خدا کے
دوستوں پر غالب نہیں ہوتا بلکہ مغلوب ہوتا ہے اور خدا کے دوست غالب ہوتے ہیں منقول ہے کہ جس وقت حضرت ... حدیبیہ میں مقام کیا تھا اسی آدمی مکہ
والوں میں سے کوہ تنعیم کی طرف سے صبح کو اترے تا کہ اصحاب کو قتل کریں اصحاب نے ان پر غالب ہو کر گرفتار کیا ... حرم میں ... واقع ہوا
خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے كَفَّ اَيْدِيَهُمْ باز رکھا ہاتھ ان کافروں کا اور
... عَنْكُمْ تم سے وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ اور ہاتھ تمہارے کو ان لوگوں سے بِبَطْنِ مَكَّةَ بیچ مکہ کے یعنی حدیبیہ میں مِنْۢ بَعْدِ
اَنْ اَظْفَرَكُمْ پیچھے اس کے کہ فتح دی تمکو اور غالب کیا عَلَيْهِمْ اوپر انکے مراد انکے وہی آدمی ہیں وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ
ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ... حکم ... جنگ کرتے ... اور باوجود اسکے کہ ... قتل نہیں کیا ... بَصِيْرًا دیکھنے والا
کہ تمکو ... اور اسکی عوض میں تمکو جزا دیگا دنیا اور آخرت میں اور بعضے اس آیت کی شان نزول یوں بیان کرتے ہیں کہ مشرکوں کے ... آدمی
حدیبیہ میں ... کہ مسلمانوں کو ... اصحاب نے خبردار ہو کر انکو گرفتار کیا ... چھوڑ دیا ...
جس وقت ... صلح کرتے تھے اور امیر المومنین علی ... صلح نامہ لکھتے تھے ...
... انکو گرفتار کیا پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ انکو آزاد کر دو ... پس چھوڑ دیا اور بعد اسکے خدا تعالیٰ ... حال بیان
کرتا ہے کہ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہی ہیں جو کہ کافر ہوئے وَصَدُّوْكُمْ اور منع کیا تمکو جانے عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سے مسجد حرام کی ... اور طواف
خانہ کعبہ سے وَالْهَدْيَ اور قربانی کو منع کیا مَعْكُوْفًا ... کہ باز رکھی گئی تھی وہ قربانی اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ کہ پہنچے وہ جگہ
اپنے کو یعنی جس جگہ کہ ... ذبح یا نحر کرتے ہیں ... انہوں نے اسکو پہنچانے نہ دیا اور وہ ستر اونٹ تھے ... اور جس وقت کہ انہوں نے منع کیا تو وہاں
انکو نحر کیا اور ... حال واقع ہوا ہے یعنی کفار نے تمکو منع کیا ہے اور تمہاری قربانیوں کو انکی قربان کی جگہ پہنچانے نہ دیا ...
ذبح کی گئی ... لیکن ہمنے اس سال میں تمکو انکی لڑائی سے منع کیا ہے ... کہ ان جماعت مومنوں کو ... ضرر ...
... فرماتا ہے کہ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ اور اگر نہ ہوتے مرد ایمان لانے والے وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ اور عورتیں ایمان لانے والیاں کہ بیچ
مکہ کے لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ نہیں جانتے تم انکو ... ایمان پر ... بسبب ... مشرکوں کے ... مرد اور عورتیں ... اپنا ایمان ...
... اور عاجزی ... قدرت ... فرماتا ہے ...
مرد اور عورتیں ... نہیں جانتے ہو اَنْ تَطَئُوْهُمْ یہ کہ پامال کرو انکو یعنی ہلاک کرو تم انکو ... لڑائی کے وقت ...
اور اس سبب فَتُصِيْبَكُمْ پس پہنچے تمکو مِّنْهُمْ انکی طرف سے یعنی انکے قتل کرنے سے مَّعَرَّةٌۢ گناہ ... اور ...

عیب لگاتے تمکو اور ملامت کرتے ہیں انکو مارنے کیلئے بِغَيْرِ عِلْمٍ بغیر علم کے یعنی تم نہیں جانتے تھے کہ انکا ایمان واقف نہوا اور بیخبری میں انکو مشرک جانکر مار ڈالو اور جواب لولا کا
محذوف ہے یعنی اگر یہ امور مذکورہ نہوتے تو البتہ ہم تمہارا ہاتھ انکو نہ روکتے اور تمہاری نصرت کرکے انکو مسلط کرتے اور لیکن اسی جہت سے تم انپر
غلبہ کرنے سے منع کئے گئے ہو لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ تاکہ داخل کرے خدا بیچ رحمت اپنی کے مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہے ان لوگوں میں سے کہ ایمان قبول
کریں وہ بعد صلح کے کہ کئے لوگ نہیں ہے اور اگر وہ قتل ہوتے تو یہ امر خیر حاصل نہوتا اور یا یہ کہ داخل کرے خدا ان مومنین مکہ کو اپنی رحمت میں بسبب
سلامت رہنے انکی کے قتل سے اور داخل کرے تمکو اپنی رحمت میں تمہارے سلامت رہنے کی جہت سے طعن کرنے اور عیب لگانے کفار کی سے بسبب قتل ہونے
مومنین کے درمیان انکی اور ان تطؤهم بدل اشتمال واقع ہوا رجال سے یعنی اگر نہوتے مرد یعنی اگر نہوتا کچل جانا پاؤں نیچے انکا اور تعلموهم میں ہم کی ضمیر
انکے بھی بدل اشتمال ہو سکتا ہے یعنی نہ جانو تم کچل جانے انکو اور فرماتا ہے خدا کہ لَوْ تَزَيَّلُوْا اگر جدا ہوتے وہ مومنین اور رہتے اور کفار میں فرق اور
جدائی ظاہر ہوتی تو لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا البتہ عذاب کرتے ہم ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے ہیں مِنْهُمْ اُن مکہ والوں میں سے عَذَابًا
اَلِيْمًا عذاب دردناک قتل اور قید اور غارت کرکے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے جناب رسولخدا سے اس آیت کے
معنی پوچھے تو فرمایا کہ بلکہ اللہ کی پشتوں میں ہیں اور انکے اصلاب نسل انکی چلیگی اُن کو ہم اپنے علم سے جانتے ہیں کہ وہ ایمان لائینگے پس اگر وہ اپنے
باپوں سے جدا اور علیحدہ ہوتے تو ہم ان کافروں کو عذاب کرتے اور کسی شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا علی قوی تھے بدن میں اور حکم خدا میں
فرمایا کہ ہاں سائل نے کہا کہ پس کیوں دفع نہ کرسکے وہ اعدا کو فرمایا کہ منع کیا علی کو قرآن کی آیت نے پوچھا کہ وہ کونسی آیت ہے فرمایا کہ لو تزیلوا لعذبنا
الذین کفروا سے علی کی قوم کی پشتوں میں امانتیں خدا کی تھیں ایمان لانیوالے آدمی پس علی انکے باپوں کو قتل نہیں کرسکتے تھے یہاں تک کہ وہ امانتیں باہر
نکلکر انسے جدا ہو جائیں پس جس وقت وہ امانتیں باہر نکلیں تو دفع کیا علی نے اور قتل کیا جسکو کہ قتل کیا اور ایسا ہی قائم ہمارا نہ ظاہر ہوگا کبھی یہاں تک کہ امانتیں
خدا کی بیچ باپوں کی پشتوں سے باہر نکلکر انسے جدا ہو جائیں پس جس وقت وہ امانتیں خدا کی باپوں کی پشتوں سے باہر نکلکر انسے جدا ہو جائیں اسوقت ظاہر ہوگا اور
قتل کریگا اور قصہ صلح حدیبیہ کا پہلے اس سورت کی اول میں تفصیل سے گزر گیا ہے اور اب خدا تعالیٰ ہمکو مجملاً بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اِذْ
جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یاد کر اے محمد صلعم جس وقت کیا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے ہیں فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ بیچ دلوں اپنے کے تعصب کو
اور اس چیز کو کہ غصہ اور غضب سے وہ دل کو افروختہ کرے اور بیان کرتا ہے کہ وہ تعصب حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ غیرت جاہلیت کے اور تعصب ہے کہ انکے
دلوں کو غصہ اور تکبر میں لایا اور سہیل نے کہا انہوں نے کہ محمد نے اور اسکے اصحاب نے ہمارے باپوں اور بھائیوں اور بیگانوں کو بدر اور احد میں قتل کیا ہے قسم
لات اور عزی کی ہم انکو اپنے مکانوں میں نہیں آنے دینگے اور یا یہ کہ یا یہ بات ہماری کہ ایمان نہیں لاتے تھے ہم بھی انکی پیغمبری پر ایمان نہ لائینگے اور یا یہ کہ بات بسم اللہ
ہمارے بسم اللہ کی قائل نہ تھے ہم کبھی اسکے قائل نہیں ہیں کہ صلحنامہ کے اول میں بسم اللہ لکھی جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ اذ جعل متعلق لعذبنا کے ہے یعنی
اگر مومنین مکہ کا سبب نہوتا تو البتہ عذاب کرتے ہم کافروں کو جس وقت کہ انہوں نے تعصب جاہلیت کو راہ دی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ متعلق صدوکم کے ہے
یعنی باز رکھا تمکو کافروں نے مسجد الحرام سے اور منع کیا جس وقت کہ کیا انہوں نے تعصب جاہلیت کو اپنے دلوں میں لیکن ہر صورت ثابت ہے کہ انہوں نے
تعصب جاہلیت کو دخل دیا تو فَاَنْزَلَ اللّٰهُ پس نازل کیا خدا نے سَكِيْنَتَهٗ تسکین اپنی کو اور اطمینان کو یعنی اس چیز کو کہ جسکے سبب سے آرام
دل اور تسلی خاطر ہو نازل کیا خدا نے عَلٰى رَسُوْلِهٖ اوپر پیغمبر اپنے کے وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور اوپر مومنین کے کہ انہوں نے لڑائی کو ترک
کیا اور صلح پر راضی ہوگئے جس وقت کہ سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزی وغیرہ راضی نہوئے کہ صلحنامہ کے اول میں بسم اللہ الرحمن الرحیم و محمد رسول اللہ
لکھا جاوے اور مومنین نے اس جہت سے چاہا کہ انسے جنگ کریں پس حق تعالیٰ نے تسکین کو انکے دلوں میں نازل کیا اور انہوں نے اس جہت سے صبر کیا اور حلم اور بردباری
ظاہر کیا اور صلح کو قبول کیا وَاَلْزَمَهُمْ اور لازم کیا خدا نے اُن مومنین کو كَلِمَةَ التَّقْوٰى کلمہ تقوی اور پرہیزگاری کا یعنی وہ کلمہ
باعث پرہیزگاری کا ہو اور کہتے ہیں کہ وہ کلمہ شہادتین ہے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مکہ والوں نے نہ چاہا کہ صلحنامہ پر وہ لکھا جاوے یا محمد رسول اللہ ہے کہ راضی

نہوئی وہ اُسکے لکہنے سے اور یہاں مراد حق سے ایمان ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ علی علم ہدایت کا ہے اور میرے دوستوں کا امام ہے اور نور ہے اُس شخص کا جو کہ فرمانبرداری
کرے میری اور وہ کلمہ ہے کہ جسکو خدا نے لازم کیا ہے متقین کو اور فرمایا کہ ہم کلمۂ تقوی کے ہیں اور راہ ہدایت کی اور امیر المومنین علیہ السلام نے خطبہ میں فرمایا کہ میں
عروۃ الوثقی اور کلمۂ تقوی ہوں اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم کلمۂ تقوی اور عروۃ الوثقی ہیں وَكَانُوٓا اور تہے مومنین اَحَقَّ بِهَا
حقدار زیادہ ساتھ اُس کلمہ کے وَاَهْلَهَا اور لائق اُسکے کہ لیاقت اُس کلمہ کی وہی رکہتے ہیں غیر اُنکے اور یا یہ کہ وہ مومنین لائق تسکین کے نازل ہونیکے
ہیں غیر اُنکے اور یا یہ کہ مکہ کے داخل ہونیکے وہی لائق ہیں اور اہل اُسکے ہیں وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ساتھ ہر چیز کے عالم
اور جاننے والا کہ ہر ایک کے باطن اور دل کی بات کو جانتا ہے اسواسطے تعصب کافروں کی حمیت جاہلیت کی ساتھ کی اور اوپر مومنوں کی تسکین نازل کی اور ع ۳ ۹ ۱۱
لازم کیا کلمۂ تقوی اُنکے کی اور پہلے اس کے گزر گیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے حدیبیہ میں جانے سے پہلے خواب میں دیکہا کہ مع صحابہ کے امن و آرام سے مکہ میں داخل ہوئے اور بال
اور بال سر کے منڈوائے ہیں اور کتروائے ہیں حضرت نے اُس خواب کو صحابہ کے روبرو بیان کیا صحابہ نے خوش ہو کر تصور کیا کہ تعبیر اُسکی اسی سال ظاہر ہوگی اور جب قصہ
حدیبیہ میں صلح کر کے واپس ہوئے اور طواف نہ کیا اور روانگی اُنکی ہوئی تو عبداللہ بن ابی وغیرہ نے جو ہمراہ رسول خدا کے تہے کہا کہ نہ سر منڈوایا اور نہ بال کتروا
اور نہ مسجد الحرام کو دیکہا پس جو خواب رسول خدا نے دیکہا تہا وہ سچ نہ ہوا اور اسیطرح عمر بن خطاب نے بہی حضرت کی خدمت میں آ کر کہا اور کہا کہ جیسا آج
شک کیا ہے ویسا پہلے اس سے کبہی نہیں کیا تہا چنانچہ پہلے اس کے مضامین اسکی عبارتیں میں گزرا رسول خدا صلعم نے اُس وقت اُن لوگوں کی تسلی کی اور فرمایا کہ میں نے
یہ نہیں کہا تہا کہ اسی سال میں مسجد الحرام کو دیکہینگے اور بال منڈوائینگے اور بیت اللہ کا طواف کرینگے حق تعالیٰ نے اس خواب کو سچا کیا اور آئندہ سال اُسکی تعبیر ظاہر
ہوئی فرماتا ہے کہ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ البتہ تحقیق سچا کیا خدا نے رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا پیغمبر اپنے کو خواب یعنی جو کچہ کہ خواب میں دکہایا تہا اُسکو
ثابت کیا بِالْحَقِّ ساتھ حق کے یعنی غرض صحیح اور حکمت کے ساتھ تاکہ جدا ہو مومن خالص کی اور ضعیف الایمان کی کہ جنکے دلوں میں بیماری
نفاق کی ہے اور جو کچہ کہ رسول خدا نے دیکہا تہا وہ راست اور درست تہا یہ خواب باطل نہ تہا اور جو کچہ کہ دیکہا تہا وہ ضرور ہوگا الّا یہ کہ اُسکا وقت معین نہ فرمایا تہا لَتَدْخُلُنَّ
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ البتہ داخل ہوگے تم مسجد الحرام میں اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہے خدا اس آیت میں خدائے تعالیٰ نے مسجد الحرام کے داخل ہونیکو واسطے
انشاء اللہ فرمایا باوجودیکہ اُسکو علم تہا اور جانتا تہا داخل ہونیکو اور یہ کلمہ وہ شخص کہتا ہے کہ جسکو اس امر کا علم نہو اور خدا جانتا تہا عالم ہے آئندہ اور گذشتہ
سب کا کلمہ یا تو واسطے تعلیم بندوں کے ہے کہ اگر کسی کام کے کرنیکو کہیں تو بعد اُسکے انشاء اللہ بہی کہیں کہ سب کام مشیت خدا پر موقوف ہیں اور بندہ کو کچہ علم نہیں اور
نتیجہ کا علم نہیں ہے اور یا واسطے یہ کلمہ فرمایا کہ داخل ہونے سے پہلے ایک سال تک نہ داخل ہونیکی شرط ٹہرا رہنے کی تہی اور اس عرصہ میں کوئی مر گیا تہا اور کوئی بیمار
ہوگیا تہا اور کوئی کہیں کو چلا گیا تہا پس معنی آیت کے یوں ہونگے کہ اگر خدا چاہتا تو تم سب مسجد الحرام میں داخل ہوتے کہ خدا جانتا تہا کہ بعضے بیمار
ہونگے اور بعضے مر جائینگے اور بعضے غائب ہو جائینگے اسواسطے فرمایا انشاء اللہ تاکہ کل کے داخل ہونے میں خلاف وعدہ کا لازم نہ آوے اور بعضے کہتے ہیں کہ کلام اُس فرشتہ کا
قول ہے کہ جس نے رسول خدا کو خواب میں کہا تہا اور یا قول پیغمبر کا ہے کہ وقت بیان کرنے خواب کے صحابہ سے فرمایا تہا اٰمِنِیْنَ امن والے ہو کر یہ حال واقع ہوا ہے
لتدخلن سے یعنی البتہ داخل ہوگے تم مسجد الحرام میں اگر چاہا خدا امن والے ہو کر دشمنوں کی ضرر سے اور بعضے کہتے ہیں کہ انشاء اللہ متعلق آمنین کی ہے یعنی داخل ہوگے تم
مسجد الحرام میں امن سے اگر چاہا خدا مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ منڈوانے والے سر اپنوں کو اور کتروانے والے بالوں کو اور یا ناخنوں کو
یعنی بعضے سر کو منڈوائینگے اور بعضے بال یا ناخن کتروائینگے اور یہ دونوں حال واقع ہونگے لَا تَخَافُوْنَ نہ خوف کرو گے کسی سے یہ حال واقع ہوا اور یا یہ کہ
جملہ اور بندہ ہر ایک کے پہلو اور پیچہے ہونے کے حکمت اور مصلحت سے غافل ہے اسواسطے فرماتا ہے کہ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا پس جانتا ہے خدا جو کچہ کہ نہیں جانتے ہو تم
مصلحت صلح حدیبیہ کی اور تاخیر عمرہ کی کہ بعد ایک سال کے واقع ہوا اور جلدی فتح خیبر کی کہ آگے اسکے تمکو اطلاع نہیں فَجَعَلَ پس کیا یعنی مقرر کیا
مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ سوائے اسکے یعنی پہلے داخل ہونے مسجد الحرام کے فَتْحًا قَرِیْبًا فتح نزدیک کہ وہ فتح خیبر کی ہے تاکہ
مومنین کے اور خوش ہوں اور کہتے ہیں کہ جس وقت رسول خدا صلعم چہٹے سال ہجرت کے ذوالقعدہ میں مکہ کے ارادہ سے مدینہ سے چلے

ہجرت کے ساتویں برس ماہ ذیقعدہ میں اصحاب کو ہمراہ لیکر احرام عمرہ کا باندھکر مکہ میں تشریف لائے اور تین روز قیام کیا اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جعفر طیار کو میمونہ عامریہ کی خواستگاری
کیواسطے اپنی بہیجا میمونہ نے کہا کہ اختیار میرے نکاح کا عباس بن عبد المطلب کو ہے اور ان دنوں میں جو کہ ان کی ام الفضل خواہر حقیقی زوجہ عباس کی تھی جعفر عباس
کے پاس گئے اور عباس نے میمونہ کو حضرت کیواسطے قبول کیا اور آنحضرت کے نکاح میں دیا اور اب اللہ تعالی ذکر فرماتا ہے کہ وعدہ فتح شہروں کے اور ادیان اور غلبہ
مسلمین کا مشرکوں پر شہرت فرماتا ہے کہ **هُوَ الَّذِي** وہ خدا وہ شخص ہے کہ **أَرْسَلَ رَسُولَهُ** بہیجا ہے پیغمبر اپنے کو کہ وہ محمد صلعم ہے **بِالْهُدَىٰ**
ساتھ رہنمائی راہ راست کے **وَدِينِ الْحَقِّ** اور دین حق کے کہ وہ اسلام ہے اور احکام اسلام کے **لِيُظْهِرَهُ** تا کہ غالب کرے خدا اس دین حق کو **عَلَى
الدِّينِ كُلِّهِ** اوپر دینوں کل اس دین حق اور ہر ایک دین کے جو دین حق کہ پہلے اس سے تھا اسکو تو منسوخ کیا اس دین نے اور جو دین کہ باطل ہے اسکی خرابی ظاہر کی
دلیلیں بیان کرکے اور یا یہ کہ اس دین کو غالب کیا سب دینوں پر مسلمانوں کا غلبہ کفار پر کرکے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تاویل اس آیت کی
اب تک ظہور میں نہیں آئی ہے اور وقت ظاہر ہونے امام مہدی علیہ السلام کے ظاہر ہوگی اور اسوقت غلبہ دین اسلام کا سب دینوں پر ہوگا کہ سوا دین اسلام کے
کوئی دین زمین پر باقی نہ رہیگا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ یعنی اور غالب و قوی کریگا واسطے ان مومنین دین
انکے جو کو پسند کیا ہے واسطے انکے اور رسول خدا نے فرمایا ہے امام مہدی کے حال میں کہ بھر دیگا وہ زمین کو عدل و داد سے بعد اسکے کہ بھری جاوے ظلم اور جور سے
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا اور کافی ہے خدا اس وقت کہ گواہ ہو رسول الٰہی کے اوپر اس کے وعدہ کیا ہے جسکا کہ دین اسلام غالب ہوگا سب دینوں پر اور یا
گواہ ہو نبوت پر اور شہیدا حال واقع ہوا ہے **مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** محمد پیغمبر خدا کا ہے جسکی گواہی خدا دی ہے وہ یہ جملہ ہے یعنی کافی ہے خدا گواہ
دینے والا اس پر کہ محمد صلعم پیغمبر خدا کا ہے **وَالَّذِينَ مَعَهُ** اور جو لوگ کہ ہمراہ آنکے ہیں اور محمد مبتدا ہے اور رسول اللہ عطف بیان ہے اور والذین معہ کا عطف
محمد پر ہے اور معطوف اور معطوف علیہ دونوں ملکے مبتدا ہیں اور اشداء اور بعد اسکے خبر انکی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ محمد مبتدا ہے اور رسول اللہ خبر اسکی ہے اور والذین معہ
مبتدا ہے اور ما بعد اسکی خبر اسکی ہے **أَشِدَّاءُ** بہت سخت ہیں یعنی محمد پیغمبر خدا کا اور وہ لوگ کہ ہمراہ انکی ہیں بہت سخت دل ہیں **عَلَى الْكُفَّارِ**
اوپر کافروں کے **رُحَمَاءُ** مہربان اور نرم دل ہیں **بَيْنَهُمْ** درمیان اپنے یعنی آپس میں کہتے ہیں کہ کفار سے انکو اسقدر نفرت تھی کہ اپنے بدنوں کو اور کپڑوں کو کفار کے
بدن اور کپڑوں سے بچاتے تھے کہ انکی کپڑے سے اور بدن سے مس نہ ہونے پائے اور آپس میں مہربانی اسقدر تھی کہ جسوقت کسی مومن کو دیکھتے تھے تو سلام کرتے
تھے اور مصافحہ اور معانقہ کرتے تھے یعنی ہاتھ ملاتے تھے اور گلے لگتے تھے اور شبہ نہیں ہے کہ ہر زمانے کے مومن کو چاہئے کہ غیر دین والے سے نفرت رکھے اور
اپنے دین والے پر مہربان ہو اور اسکو دیکھکر خوش ہو اور پاکیزہ صفت علی بن ابی طالب کے شیعوں کی ہے کہ کفار سے نفرت رکھتے ہیں اور انکے بدن اور کپڑے سے
پرہیز کرتے ہیں کہ اپنے بدن اور کپڑے سے مس نہ ہو جاوے اور انکو نجس جانتے ہیں اور آپس میں اسقدر مہربانی اور رحم ہے کہ جسوقت کسی مومن سے ملاقات ہوتی ہے تو
نہایت خوش ہوتے ہیں اور بہت مہربانی کرتے ہیں بخلاف اور مذہبوں کے کہ یہ صفت وصف انہیں ہے کفار کو تو طاہر اور پاکیزہ جانتے ہیں اور جو دین والے ہیں کہ
کفار انکو نجس جانتے ہیں اور آپس میں ایسی محبت نہیں رکھتے ہیں اور اب انکی کثرت نماز کا ذکر کرتا ہے **تَرَاهُمْ** دیکھتا ہے تو انکو اے دیکھنے والے **رُكَّعًا** رکوع
کرنیوالے **سُجَّدًا** سجدہ کرنیوالے کہ اکثر اوقات نماز میں مشغول رہتے ہیں اور بعضی اہل جماعت کہتے ہیں کہ مراد الذین معہ سے ابو بکر ہے اور اشداء علی الکفار سے
مراد عمر ہے اور رحماء بینہم سے مراد عثمان ہے اور تراہم رکعا سجدا سے مراد علی ہے لیکن یہ قول نہایت لغو ہے خواہ الذین معہ مبتدا ہو خواہ معطوف مبتدا پر
ہو اسواسطے کہ اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ابو بکر عمر ہے عثمان ہے اور یا یہ معنی ہونگے کہ محمد اور ابو بکر عمر ہیں عثمان ہیں اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ سب صحابہ
مراد ہیں یہ قول بھی درست نہیں ہوسکتا بلکہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے وفا کی قول اور بیعت سے رسول خدا کی اور ہمراہ تھے حضرت کے ہر مقام میں جہاد اور نماز میں اور غیرہ میں
اور بہت احادیث سے کہ ثابت ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذہبوا حتی یستاذنوہ یعنی سوا اسکے
نہیں ہیں مومن وہ لوگ کہ ایمان لائے وہ ساتھ خدا کے اور پیغمبر اسکے کے اور جسوقت ہوتے ہیں ہمراہ اس پیغمبر کے کسی امر جامع پر تو نہیں جاتے ہیں یہانتک کہ اذن لیویں وہ
پیغمبر سے اور بعضے وہ ہمیشہ جماعت نماز میں حاضر رہتے تھے اور جمعہ و عیدین اور جہاد میں بلکہ حضرت کو تنہا چھوڑکر چلے جاتے تھے اور نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے تو کہ خدا

فرماتا ہے کہ واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما یعنی جسوقت دیکھتے ہیں وہ خرید اور فروخت کو یا بازیچہ شغل و مشغول کو تو دوڑ کر
طرف اسکے اور چھوڑ دیتے ہیں تجھکو ایسے حال میں کہ کھڑا ہوا جماعت پڑھتا اور خطبہ میں آنحضرت حاضر نہیں رہتے تھے کہ خدا فرماتا ہے قد یعلم اللہ الذین یتسللون منکم لواذا یعنی تحقیق
خدا جانتا ہے ان لوگوں کو کہ تھوڑی تھوڑی ہو کر چلے جاتے ہیں ہم میں سے چپکے اور جہاد میں سے بھاگ جانا تو ظاہر ہے کہ احد میں سے بھاگے اور حنین میں سے بھاگے اور خدا
فرماتا ہے کہ ثم ولیتم مدبرین یعنی پس پھر گئے تم پشت کر نیوالے ہو کر جہاد سے اور پیغمبر کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان آیتوں میں جو لوگ کہ ہمراہ
اس پیغمبر کے ہیں اور ساتھ حضرت کے تو منافقین اور ضعیف الایمان اور ثبوت میں شک کر نیوالے بھی تھے پس مراد نہیں والذین معہ سے مگر وہ لوگ کہ جو ایمان کامل
رکھتے تھے اور حضرت کو تنہا چھوڑ کر جہاد میں اور نماز میں اور وعظ میں نہیں چلے جاتے تھے بدون اذن حضرت کے اور یہ ضعیف الایمان حتی کہ [illegible]
خدمت پیغمبر کو تنہا چھوڑ کر بھاگ جاتا تھا بلکہ منافقین پہنچتے تھے ابوذر کو عثمان نے جلاوطن کیا اور عمار کو مارا تا آنکہ فتق کی بیماری ہو گئی اور ابن مسعود
انکی [illegible] مر گیا اور حضرت ابوبکر و عمر [illegible] فاطمہ زہرا کا گھر جلانیکو گئے [illegible] علی اور عباس [illegible]
تھے ابوبکر کی بیعت سے انکار کئے اور عمر گیا [illegible] تاریخ عقد ابن عبدالربہ میں لکھا ہے کہ ابوبکر نے عمر کو کہا
اگر علی اور عباس بیعت میری کا انکار کریں ان دونو کو قتل کر [illegible] امیر المومنین علی کے ساتھ
[illegible] سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور [illegible] محمد بن مسلمہ انصاری اور اسامہ بن زید [illegible] اور ابوہریرہ اور
ابو دردا اور ایک جماعت نے ساتھ آنکے علی کے ہاتھ پر بیعت کی جسوقت عثمان قتل ہوا اور بعد اسکے معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور یزید کے ہاتھ پر بیعت کی [illegible]
زندگی میں اسکو پایا اور ساتھ اسکی جنگ جمل میں دونو طرف مہاجرین اور انصار تھے اور معاویہ کیساتھ ہزاروں آدمی مہاجرین اور انصار سے تھے [illegible]
اور علی کی عداوت کی وجہ سے عائشہ اور معاویہ کیطرف ہو کر مومنین کو قتل کئے [illegible] کافروں پر اور شدید مومنین پر [illegible]
اہل مومنین کہ کبھی جہاد کیا نہیں [illegible]
صحابہ مسکین جو علی کے دوست نہیں تھے اور بدون اجازت [illegible] اور اگر وقت [illegible]
[illegible] رکوع [illegible] سجود [illegible]
رحماء بینھم کا اطلاق نہیں کیونکر ہو سکتا ہے اور ان مومنین کاملین کی حق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یبتغون یعنی وہ فضلا
من اللہ فضل کو خدا سے اور زیادتی ثواب کو ورضوانا اور رضامندی کو خدا کی اور وہ رکوع اور سجدہ جو کرتے ہیں خالص [illegible]
خدا کیلئے ہیں [illegible] سیماھم علامت انکی عبادت کی فی وجوھھم منہ پر انکے ہے من اثر السجود
نشانی سجدہ [illegible] انکی پیشانیوں سے ظاہر ہوتی [illegible] حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی پیشانی سجدوں کی کثرت سے [illegible]
[illegible] ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد سیاہی [illegible] سجدہ کرنیوالوں [illegible]
چمکتا ہوگا [illegible] علامت [illegible] قیامت میں سفید اور روشن [illegible]
سجدہ کی خاک ہے کہ انکی پیشانی پر [illegible] حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ مراد [illegible] بیداری شب [illegible]
میں ذلک یہ وصف [illegible] مثلھم صفت انکی فی التوراۃ بیچ توریت کے [illegible] ومثلھم
فی الانجیل اور صفت انکی بیچ انجیل کے [illegible]
کزرع [illegible] اخرج شطأہ [illegible]
[illegible] فآزرہ [illegible] فاستغلظ [illegible] فاستوی
علی سوقہ پس سیدھا کھڑا ہوا [illegible]

يعجب الزراع تعجب میں ڈالتا ہے بونیوالونکو اپنی مضبوطی اور موٹائی اور قوی ہو جانیکی وجہ سے کہ دانہ کھیتی کا ابتدا میں سوئی کی طرح نکلکر نہایت ضعیف اور
نحیف ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ پرورش پاکر مضبوط اور قوی ہوتا ہے اور باعث تعجب بونیوالونکا ہے یہی مثل مومنین کا حال ہے یعنی رسول خدا اور صحابہ انکے
ابتداء حال میں تھے نہایت تھوڑے اور ضعف میں تھے اور بعد اسکے رفتہ رفتہ قوت پکڑ کر تمام عالم پر قوی اور غالب ہو گئے اور باعث تعجب خلقت کا ہوئے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ
تمثیل ہے آنحضرت رسول خدا کے ہے کہ ابتداء میں تنہا بے یار و مددگار تھے اور بعد اسکے بسبب اصحاب اور شاگردوں کے قوت پیدا کی پس کھیتی سے رسول خدا مراد ہیں اور شاخ سے انکی صحابہ
سے مراد ہیں کہ انہوں نے انکو قوی اور زبردست کیا جیسے کہ کھیتی ابتداء میں باریک اور سست ہوتی ہے اور بعد اسکے رفتہ رفتہ موٹی اور مضبوط ہو جاتی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ کھیتی
پیغمبر ہیں اس طرح کہ [illegible] ابتداء میں بے یار و مددگار کمال ضعف و بیچارگی میں تھے اور بعد اسکے خدا تعالی نے
انکو مومنین کی جماعت سے قوی دست اور قوی پشت کیا سو وجہ ہے کہ لوگ انکی قوت اور شوکت سے متعجب ہیں حال یہ ہے کہ خدا تعالی نے وصف مومنین کی مثال
بیان کی **لیغیظ بہم الکفار** تاکہ غصہ میں لاوے بسبب ان مومنین کے کفار کو یعنی بسبب قوت اور کثرت مومنین کے کفار کو غصہ اور غضب میں لاوے اور
وہ کفار ان مومنین کی قوت اور کثرت دیکھکر [illegible] آنکو صحابہ کیسے قوی اور کثرت سے ہو گئے اور فرماتا ہے کہ **وعد اللہ**
الذین آمنوا وعدہ کیا ہے خدا نے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے ہیں خدا اور پیغمبر پر **وعملوا الصالحات** اور عمل کیے ہیں انہوں نے نیک **منہم**
ع ٣ ١٢ انمیں سے یعنی جنکا ذکر ہوا ان مومنین میں سے انسے وعدہ کیا ہے خدا نے **مغفرۃ** بخشش کا گناہوں سے **واجرا عظیما** اور اجر بزرگ کہ وہ بہشت کی نعمتیں
ہیں اور من منہم میں وہی بیان کے ہے جیسے کہ فاجتنبوا الرجس من الاوثان میں ہے اور جناب رسول خدا صلعم سے تفسیر اس آیت کی پوچھی گئی کہ کس شخص کی شان میں نازل
ہوئی ہے فرمایا کہ جسوقت قیامت کا روز ہوگا تو ایک علم نور کا تیار ہوگا اور ایک آواز دینے والا آواز دیگا کہ چاہیے کہ کھڑا ہو سردار مومنین کا اور جو لوگ کہ
ایمان لائے ہیں وہ ہمراہ اسکے ہوں پس کھڑا ہوگا علی ابن ابیطالب اور دیگا خدا علم نور سفید کا انکے ہاتھ میں اور نیچے اس علم کے سب اولین اور سابقین ہونگے مہاجرین
اور انصار میں سے اور سوائے انکے کوئی غیر نہیں آمیزش کریگا یہاں تک کہ بیٹھیگا منبر پر کہ وہ ساتھ عزت کے نور سے ہوگا اور پیش کیے جاوینگے اسکے روبرو سب آدمی
ایک ایک شخص پس دیگا اجر انکا اور نور انکا پس جسوقت نوبت انکی آخر تک پہنچیگی تو کہا جائیگا واسطے انکے کہ پہچانا تمنے اپنا مقام اور منزل اپنی کو بہشت میں
تحقیق پروردگار تمہارا کہتا تھا کہ نزدیک میرے واسطے تمہارے بخشش اور اجر بڑا ہے یعنی بہشت پس کھڑا ہوگا علی ابن ابیطالب اور لوگ اسکے علم کے نیچے ہونگے
یہاں تک کہ داخل ہوں بہشت میں پھر وہاں سے علی منبر کیطرف [illegible] اور اسیطرح مومنین ہمیشہ انکے پیش کیے جائیں اور ہر ایک اپنا حصہ بہشت سے لیوے اور بعض مومنین کے
سورۃ الحجرات [illegible] واسطے انکی چھوڑ دی جائیں **سورۃ الحجرات** یہ سورۃ مدنی ہے مگر آیہ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی کہ ابن عباس کے نزدیک مکہ میں
نازل ہوئی ہے اور اس سورہ میں کل اٹھارہ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو ہر روز و ہر شب پڑھے تو جناب رسول خدا صلعم
کی زیارت کرنیوالوں سے ہو یعنی ثواب زیارت کا پاوے اور اس سورہ سے عم یتساءلون تک طوال یعنی دراز کہتے ہیں اور عم یتساءلون سے والضحی تک اوساط کہتے ہیں اور
والضحی سے آخر تک قصار یعنی کوتاہ کہتے ہیں **بسم اللہ الرحمن الرحیم** کہتے ہیں کہ بعض اصحاب نے قربانی روز عید نماز عید سے پہلے قربانی کو
ذبح کیا رسول خدا صلعم نے بعد نماز عید کے انکو حکم فرمایا کہ دوبارہ انکو پھر ذبح کرو اور اسوقت جبرئیل یہ آیت بسم اللہ کے ساتھ لائے کہ **یا ایہا الذین آمنوا** اے وہ لوگو
ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر **لا تقدموا** مت پیش قدم ہو اور پہل مت کرو تم کسی امر کو اور دین میں **بین یدی اللہ ورسولہ** آگے خدا کے
اور پیغمبر اسکے کے یعنی کوئی امر اور نہی عمل میں نہ لاؤ اور کوئی کام اپنے دین کے کاموں سے نہ کرو مگر بعد حکم کرنے خدا کے اور پیغمبر اسکے کی پس چاہیے کہ عمل تمہارا موافق
وحی کے ہو یا پیغمبر کے فعل کے موافق ہو اور مراد بین یدی رسول اللہ اور ذکر اللہ کا واسطے تعظیم کے ہے اور اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ خدا کے نزدیک ایک مرتبہ والا ہے
اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد اس آیت سے ممانعت ہے صحابہ کو رسول خدا سے پہلے کلام کرنے کے پس معنی آیت کے یہ ہونگے کہ اے لوگو جسوقت تم رسول خدا کی مجلس میں
بیٹھے ہو اور کوئی شخص مسئلہ حضرت سے پوچھے تو تم حضرت سے پہلے جواب مت دو اور خاموش بیٹھے رہو یہاں تک کہ پیغمبر اسکا جواب دے سائل کا اطمینان کریں اور بعضے
کہتے ہیں کہ مراد اس سے ممانعت ہے رسول خدا کے آگے ہو کر چلنے سے اور حکم ہے کہ حضرت کے پیچھے ہو کر چلو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ کسی طاعت کو انکے وقت سے پہلے مت بجا لاؤ

پیش قدمی نہ کرو یعنی بجالانا نماز کا اور روزہ اور حج کا اسکے وقت سے پہلے کہ جو خدا نے مقرر کیا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ کسی قول اور فعل میں سبقت نہ کرو اور کوئی کام بغیر حکم
کسی وقت کے مت کرو یہانتک کہ خدا اور رسول اسمیں حکم فرماویں اور مسروق سے منقول ہے کہ وہ کہتا ہی کہ یوم شک کو کہ شعبان یا رمضان میں ایام تھا انکے پاس گیا انہوں نے خادم کو
حکم دیا کہ شہد کا شربت بناکر لاوے میں نے کہا کہ میں روزہ سے ہوں حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اور روز شک کو بنیت رمضان روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور
عبد اللہ بن زبیر سے منقول ہے کہ ایک جماعت قبیلہ بنی تمیم کی رسول خدا کے پاس آئی ابو بکر نے کہا یا رسول خدا قعقاع بن معبد کو امیر کیجیے اور حضرت عمر بن خطاب
نے کہا کہ اقرع بن حابس کو امیر کیجیے [illegible] ابو بکر نے کہا کہ تو نے اس امر میں میری مخالفت چاہی عمر نے کہا کہ میں نے ارادہ مخالفت نہیں کیا بلکہ [illegible]
[illegible] کہ اقرع اوّل بات یا سنا [illegible] کی بہتر جانتا ہوں پس آواز انکی بلند ہوئی اس [illegible] حق تعالی نے یہ آیت [illegible] نازل کی
اور بعضے کہتے ہیں کہ رسول خدا نے ستر آدمی [illegible] کو بھیجا اور [illegible] سب کو قتل کیا مگر تین آدمی کہ [illegible] بھاگے اور [illegible] تو دو
آدمی بنی سلیم کے ملاقات ہوئی اور انکی بنی عامر سے نسبت [illegible] انکو مار ڈالا اور [illegible] رسول خدا کے پاس حاضر ہوکر حال بیان کیا رسول خدا نے
فرمایا کہ تم نے بہت برا کام کیا وہ دو آدمی بنی عامر [illegible] پس رسول خدا نے انکا خون بہا دیا اور یہ
آیت نازل ہوئی کہ اے مومنین اپنی طرف سے کوئی [illegible] مت کرو بلکہ [illegible] اور رسول [illegible] حکم کی کرو واتقوا اللہ اور ڈرو تم خدا سے اوپر
اور فعلوں [illegible] حکم پر مقدم کرنے سے ان اللہ سمیع تحقیق خدا سننے والا ہے باتوں تمہاری کا علیم جاننے والا ہے فعلوں تمہاری کا اور
اسکو [illegible] بدلہ دیگا اور یہ آیت دلالت کرتی ہے [illegible] حکم خدا اور رسول کا [illegible] اور کہتے ہیں کہ عطارد بن
حاجب بن زرارہ تمیمی مع بعضے شرفائے قوم اپنی کے جیسے [illegible] زبرقان بن بدر اور عمرو بن الاہتم اور قیس بن عاصم [illegible] مسجد میں آئے اور حجروں کے
پیچھے سے آواز بلند پکارے کہ اے محمد باہر آؤ حجرہ سے کہ تعریف ہماری زینت ہے اور مذمت ہماری [illegible] حضرت [illegible] آواز [illegible] باہر تشریف
لائے اور فرمایا کہ وہ خدا ہے کہ جسکی تعریف زینت ہے اور مذمت اسکی [illegible] ان لوگوں نے کہا کہ ہم آئے ہیں کہ اپنا فخر اور بزرگی بیان کریں پس حکم دیجیے کہ شاعر اور
خطیب ہمارے خوبی بیان کریں حضرت نے اجازت دی اور عطارد بن حاجب اٹھا اور یہ مضمون ادا کیا کہ شکر ہے خدا کا کہ ہمکو زمین کا بادشاہ کیا اور
جہان از فضل ہمپر کیا اور مال بہت ہمکو انعام کیا کہ اس سے ہم لوگوں کو [illegible] ہمکو بزرگ زیادہ اہل مشرق کا کیا
اور آدمیوں کو [illegible] زیادہ اور حسب اور نسب [illegible] کیا پس [illegible] کہ ہماری مثل ہوں آدمیوں میں [illegible] بیان کرے اور اگر چاہوں البتہ زیادہ
اور فضائل بیان کروں لیکن کلام کی زیادہ کرنے سے شرم آتی ہے یہ کہکر وہ بیٹھ گیا اور رسول خدا نے ثابت بن قیس بن شماس کو فرمایا کہ کھڑا ہو اور عطارد کا
جواب دے ثابت کھڑا ہوا اور اس مضمون کا خطبہ ادا کیا کہ حمد اور شکر ہے خدا کا کہ جسنے آسمان اور زمین پیدا کیا [illegible] حکم اسکا سب جگہ جاری تھا اور کوئی
چیز خالی نہیں تھی ہی مگر اسکے فضل اور احسان اور اسکے فضل اور کرم میں سے یہ ہے کہ ہمکو بادشاہ بنایا اور تمام مخلوقات میں سے [illegible] پیغمبر کو برگزیدہ کیا کہ نسب
اسکا زیادہ بزرگ ہے اور کلام سب کا راست اور درست ہے اور حسب اسکا اعلی ہے اور بعد اسکے کتاب اسپر نازل کی اور اسکو تمام مخلوقات پر امین کیا پس
برگزیدہ خدا کا ہے تمام مخلوقات پر اور جب کہ وہ پیغمبر ہوا تو بعد اسکے لوگوں کو طرف ایمان کے بلایا اور مہاجرین کہ انکی قوم کے آدمی تھے سب سے پہلے ایمان لائے اور
[illegible] زیادہ ہیں پہلے سب انکی قوم کی سو اسکے ایمان لائے ہیں ہم [illegible] ہم انصار [illegible] رسول [illegible] دین کے
میں جنگ کرتے ہیں تاکہ سب ایمان لاویں پس جو کوئی کہ خدا اور رسول خدا پر ایمان لاوے مال اور خون اسکا محفوظ ہے اور جو کوئی قبول نکرے ہم [illegible] جہاد کرتے ہیں
اور قتل کرنا اسکا ہمپر آسان ہے اور [illegible] مومنین اور مومنات کے [illegible] بخشش گناہوں کی چاہتا ہوں والسلام والاکرام اور بعد اسکے زبرقان شاعر اٹھا اور چند شعر
پڑھے اور حسان بن ثابت نے اسکا جواب [illegible] شعر میں پڑھے اور اقرع نے کہا کہ خطیب اور شاعر انکا [illegible] خطیب اور شاعر سے زیادہ فصیح ہے اور آوازیں انکی ہماری آواز سے
زیادہ بلند ہیں اور بعد اسکے اقرع نے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اور کہتے ہیں کہ اقرع ایمان لایا [illegible] پہلے ایمان لا چکا تھا اور
رسول خدا نے سب کو انعام اور خلعت دیا اور بعد اسکے خدا تعالی نے صحابہ کو منع کیا رسول خدا کے پاس آواز کو بلند کرنے سے اور تعلیم ادب کی [illegible] آواز کو

حضرت کو ایذا پہنچانا ہے گستاخی اور بے ادبی ہے سو یہاں حضرت کے آگے آواز بلند کرنا ہے فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ یَآ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو
لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ مت بلند کرو تم آوازوں اپنی کو فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اوپر آواز نبی کے یعنی وقت بات کرنے کی اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز پر
نہ بلند کرو تم کہ بلند کرنا آواز کا یا حقارت کی جہت سے ہے اور وہ کفر ہے یا لحاظ نہ کرنے ادب کی راہ سے ہے اور وہ خلاف تعظیم کے ہے اور کہتے ہیں کہ یہ آیت
ابوبکر اور عمر کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے اپنی آواز کو رسول خدا کی آواز پر بلند کیا اور اول آیت بھی اس سورت کی ان دونوں کی شان میں
نازل ہوئی ہے وَلَا تَجْہَرُوْا لَہٗ اور نہ آواز بلند کرو تم واسطے اس پیغمبر کے بِالْقَوْلِ ساتھ بات کے یعنی ان حضرت کو آواز بلند سے نہ پکارو کَجَہْرِ
بَعْضِکُمْ مانند آواز بلند ہونے بعض تمہارے کی لِبَعْضٍ واسطے بعض کے یعنی جس کو آواز بلند سے پکارتے ہو جیسے کہ تم آپس میں پکارتے ہو کہ فلاں بلکہ اپنی آوازوں کو
نیچا اور نرم کرو اور حضرت کے نزدیک جا کر ادب سے عرض کرو اور یا رسول خدا اور نام بھی حضرت کا نہ لو کہ اے محمد کہو بلکہ یا نبی اللہ اور یا رسول اللہ کہو چنانچہ کہتے
ہیں کہ ابن عباس سے اس آیت کے نازل ہونے کا سبب پوچھا کہا کہ ایک جماعت بنی عنبر میں سے کہ صحابہ نے انکے فرزند قید کئے تھے وہ لوگ مدینہ میں آئے کہ فدیہ دیکر ان کو چھڑا لیویں اور حضرت
حجرہ میں تھے پس سخت ہو کر آواز دی کہ اے محمد باہر نکل آنحضرت کو ان کی اس بانگ آواز دینے سے اذیت ہوئی خدا تعالیٰ نے انکی دلجوئی خاطر اقدس کے یہ آیت بھیجی
اے محمد حجرہ سے باہر نکل اور ان کو منع کر اور کہہ کہ مجھ کو نام لیکر مت پکارو کیونکہ اس میں تمہارے ساتھ برابری ہوتی ہے اور اس میں نہایت حجت مست نخوت کی ظاہر
ہے پس اس قول سے ہی زبان کو بند کرو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ یعنی کہ اس سبب باطل ہو جاویں عمل تمہارے ان تحبط مفعول لہ واقع ہوا ہے اور اس کا اول میں
کراہت کا لفظ کہ وہ مضاف ہے مقدر ہے اور مراد اعمال کو باطل ہونے سے یہ ہے کہ تمہارا حاصل نہ ہوگا اعمال کا وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اور تم نہ جانتے
ہو کہ اعمال تمہارے باطل ہوئے اور ثعلبی نے لکھا ہے کہ یہ آیت بنی تمیم کے آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ جس وقت وہ رسول خدا کے پاس آئے تھے تو حضرت
حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر پکارتے تھے کہ اے محمد باہر نکل اور جس وقت حضرت باہر رونق افروز ہوتے تھے تو وہ لوگ حضرت کے آگے ہو کر چلتے تھے اور
جس وقت کلام کرتے تھے تو اپنی آوازوں کو حضرت کی آواز پر بلند کرتے تھے اور بار بار کہتے تھے کہ اے محمد اس مقدمہ میں تو کیا کہتا ہے جیسے کہ آپس میں ایک
شخص دوسرے کو کہتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ بہرا تھا
جس وقت کلام کرتا تھا تو بہت بلند آواز سے بات کہتا تھا اور بلند آواز بھی تھا وہ اور رسول خدا اکثر اس کی آواز سے ایذا پاتے تھے اور منقول ہے کہ یہ آیت نازل
ہوئی تو ثابت گم ہو گیا رسول خدا نے اس کو تلاش کروایا کسی نے بیان کیا کہ وہ روتا ہے حضرت نے اس کو بلوایا اور رونے کا سبب پوچھا تو کہا کہ یا رسول خدا یہ آیت نازل
ہوئی ہے اور آواز میری بہت بلند ہے میں ڈرتا ہوں کہ عمل میرا باطل ہو جاوے حضرت نے فرمایا کہ خیر کے ساتھ زندگانی کرے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور تو بہشتیوں میں سے
ہے اور منقول ہے کہ جس وقت کوئی شخص رسول خدا کو آواز بلند سے پکارتا تو حضرت اپنی آواز کو اس کی آواز پر بلند کرتے تھے [illegible] کہ لوگ نہ کہیں کہ اس کی آواز میری آواز پر
بلند ہوئی اور اس کا عمل باطل ہو جاوے اور عبد اللہ بن زبیر کہتا ہے کہ صحابہ بعد نازل ہونے اس آیت کے حضرت کے روبرو اس قدر آہستگی سے باتیں کرتے تھے کہ رسول خدا
[illegible] مکرر دوسری بار نہ [illegible] سمجھتے تھے اور مطلق بلند کرنا آواز کا ممنوع نہیں ہے بلکہ وہ آواز کہ جس سے رسول خدا کو اذیت ہوتی تھی پس جنگ میں جو آواز
بلند کرتے وہ حضرت کو پسند اور مرغوب تھی اور حنین میں اصحاب کفار کے مقابلہ سے بھاگے تو عباس کو حکم دیا کہ بلندی پر چڑھ کر بہ آواز بلند چیخ مار کر ان کو پکار انہوں نے
موافق حکم کے چیخ مار کر صحابہ کو آواز دی کہ اے اصحاب سورۂ بقرہ اور کہاں کو جاتے ہو اور کہتے ہیں حضرت عباس کی آواز اس قدر بلند تھی کہ ایک شب کو غارت کرنے والوں نے
ہجوم کیا عباس نے آواز بلند کہا کہ یا صباحاہ حاملہ عورتوں نے اس کی آواز کی ہیبت سے اپنے پیٹوں سے بچے گرا دیے اور منقول ہے کہ ایک روز بھیڑیا گوسفند کو پکڑنا چاہتا تھا
حضرت عباس نے ایک چیخ ماری کہ اس کے پیٹ کا پھٹ گیا اور بعد اس کے وہ مر گیا اور کہتے ہیں کہ جس وقت ثابت نے آواز بلند کرنے سے توبہ کی اور کہہ چکا ہوں کہ آواز
کو اپنی پست اور نرم کیا رسول خدا کے روبرو تو یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ تحقیق جو لوگ کہ پست اور نیچا کرتے ہیں اَصْوَاتَہُمْ اپنی
آوازوں کو یعنی آہستہ بولتے ہیں عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ نزدیک رسول خدا کے ان کے ادب کا لحاظ کر کے اور ان کی تعظیم کے واسطے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ
یہ وہ لوگ ہیں کہ آزمایا ہے خدا تعالیٰ نے قُلُوْبَہُمْ دلوں ان کے کو لِلتَّقْوٰی واسطے پرہیزگاری کے جیسے کہ سونے کو آگ پر آزماتے ہیں تاکہ کھوٹ اس کا معلوم ہو جاوے لیکن امتحان

صحابہ سے اگر کوئی آواز آپکے بلند کرنے سے باز نہ آتی چنانچہ جس وقت مرض الموت میں رسول خدا صلعم نے دوات اور قلم واسطے لکھنے وصیت کے طلب کی اور عمر بن خطاب اور انکے ہمراہیوں نے
کہا کہ دوات اور قلم حضرت کو نہ دیجیے ہمکو کتاب خدا کی کفایت کرتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ … طرفین کی آوازیں بلند ہوئیں تب رسول خدا نے غصہ ہو کر فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور حضرت
کی بیماری کا بھی کچھ خیال نہ کیا اور بیمار کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے … رسول خدا نے اپنے پاس سے انکو اٹھا دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد
امتحان سے خدا کا پہچاننا ہے انکی خالص نیت کو یعنی پہچانا ہے خدا نے انکو واسطے عبادت اور پرہیزگاری کے یعنی انکے دل پاکیزہ اور خالص ہیں پرہیز کرنے والے ہیں
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ واسطے انکے بخشش ہے گناہوں کی کہ وہ بلند کرنا آواز کا ہے **وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ** اور اجر بڑا ہے واسطے انکے کہ وہ بہشت ہے … مفسرین
لکھتے ہیں کہ یہ تینوں آیتیں بنی تمیم کی جماعت کے حق میں نازل ہوئی ہیں وہ حضرت کے پاس جا کر بلند آواز سے حضرت کو بلاتے تھے اور کہتے تھے کہ اے محمد باہر نکل تو
کہ ہمارے عورتوں اور بچوں کو تیرا لشکر قید کر کے لایا ہے رسول خدا کی آواز سنتے ہی حجرہ سے باہر تشریف لائے ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے قیدیوں کو یا تو آزاد کرو یا انکا فدیہ لے لو
جبرئیل نازل ہوا اور کہا یا رسول خدا انکی بابت ایک شخص درمیان انکے اور درمیان اپنے حاکم کر کہ وہ ہم قیدیوں میں حکم کرے حضرت نے … کو حاکم کیا اور اس نے
حکم کیا کہ آدھوں کو آزاد کرو اور آدھوں کا فدیہ لو حضرت نے موافق اسکے حکم کے فرمایا کہ اسمعیل کی اولاد میں سے … عمل کیا ہو …
وہ ہیں ایک کو آزاد کرے پس اسی طرح آدھے آزاد کیے گئے اور آدھوں کا فدیہ لیا حق تعالی نے بسبب ترک کرنے ادب کے انکی مذمت میں فرمایا ہے کہ
اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ تحقیق جو لوگ کہ پکارتے ہیں تجھکو اے محمد صلعم **مِنْ وَّرَاۤءِ الْحُجُرٰتِ** پیچھے حجروں کے یعنی حجروں کے باہر سے
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ بہت انکے عقل نہیں رکھتے ہیں … واقف نہیں ہیں آداب سے …
اور ترک کرنے تیری تعظیم سے پس جو کہ مقتضی عقل کا ہے کہ وہ تیری تعظیم کو پہچانیں وہ انہوں نے نہ کیا تو مثل چوپایوں کے ہیں عقل کا کام نہ کیا … فرمایا کہ وہ عقل نہیں رکھتے ہیں
اور وہ مجنون و دیوانہ تھے کہ بالکل عقل سے خالی ہوں اور مراد حجروں سے حضرت کی بیبیوں کے حجرے ہیں ہر ایک بیوی کا ایک حجرہ علیحدہ بنا ہوا تھا اور حجرات …
فرمایا ہو سکتا ہے کہ کوئی تو کسی حجرے کے باہر آواز دیتا ہوگا اور کوئی اسکے دوسرے حجرے کے پیچھے اور حجرات کہا …
اور یہ آیت دلالت کرتی ہے حضرت کے کمال تعظیم اور بزرگی مرتبہ پر … خدا نے فرمایا کہ وہ لوگ حجروں کے باہر سے …
ایسے ہیں کہ عقل نہیں رکھتے ہیں اور مثل چوپایوں کے ہیں … بلانا … ترک کرنا اور …
رسول خدا کے … حضرت خود رونق افروز ہونگے تو بلا فائدہ … ادب … اور … حضرت کی … نہایت ہی …
خدا تعالی فرماتا ہے کہ **وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ** اور اگر تحقیق وہ لوگ … صبر کرتے اور تجھکو پکارتے نہیں … کہ باہر آتا تو
طرف انکی حجرے سے باہر نکلکر تو **لَكَانَ** البتہ ہوتا وہ صبر کرنا اور منتظر رونق افروزی تیری کے رہنا **خَيْرًا لَّهُمْ** بہتر واسطے انکے اور …
لحاظ رکھنا … کہ باعث … **وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ** اور خدا بخشنے والا ہے … مہربان ہے ۰
… اور کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے نویں سال ہجرت میں ولید بن عقبہ برادر مادری عثمان کو طرف بنی مصطلق کے …
تاکہ … زکوٰۃ … وصول کر کے لاوے اور پہلے … درمیان ولید بن عقبہ اور بنی مصطلق کے ایام جاہلیت میں …
پہنچی تو … اور محبت … اسلام کی … ولید کی پیشوائی کو … ولید نے یہ گمان کیا کہ … قتل کرنیکو …
… مدینہ کی راہ اختیار کی اور رسول خدا صلعم سے جا کر عرض کی کہ بنی مصطلق مرتد ہو گئے ہیں … انہوں نے زکوٰۃ نہ دی اور میرے قتل کرنیکا …
ارادہ کیا رسول خدا یہ سنکر غصہ ہوئے اور ارادہ انکے قتل کا کیا وہ لوگ حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم پناہ مانگتے ہیں … غضب سے … اور اسکے رسول کے …
خدا کی قسم ہم سے کوئی سرکشی واقع نہیں ہوئی ہے اور ہم … فرمانبردار اور تابعدار ہیں … عرض کیا … واقع …
رسول خدا نے انکی … کا اعتماد نہ کر کے فرمایا کہ حکم … درمیان میرے اور تمہارے … نہیں ہے یا تو تم اپنی سرکشی … نافرمانی … ورنہ …
تمہاری طرف بھیجا جاوے کہ وہ بمنزلہ جان میری کے ہے تاکہ وہ تمہیں … اور تمہاری عورتوں اور لڑکوں کو … اور بعد …

شبانہ پر لشکر فرمایا کہ وہ پھر دیکھو اور خالد بن ولید کو مع ایک جماعت کے انکی شہر میں بھیجا اور فرمایا کہ پوشیدہ انکا حال دریافت کرے جب خالد انکے قریب پہنچا تو ایک
جاسوس تحقیق حال کے واسطے بھیجا وہ جاسوس وقت نماز عصر کے انکے پاس پہنچا دیکھا کہ اذان کہتے ہیں جماعت سے نماز پڑھتے ہیں اور
طریقہ اسلام کے ادا کرتے ہیں وہ جاسوس حال دیکھکر واپس پھرا اور حقیقت حال خالد سے بیان کی خالد انکے پاس گیا اور انہوں نے بیان کیا کہ جب ولید ہمارے
پاس آیا ہم اسکی تعظیم کیواسطے اسکی پیشوائی کو باہر نکلے وہ ہمکو دیکھکر الٹا پھر گیا معلوم نہیں کیا باعث تھا اور خالد نے صدقے وصول کر کے مدینہ کو
واپس آیا اور حضرت صلعم سے حال بیان کیا یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ
اگر لاوے تمہارے پاس کوئی بدکار بدعمل اگلے خلاف بِنَبَاٍ کسی خبر کو فَتَبَیَّنُوْٓا اور امام محمد باقر علیہ السلام فَتَثَبَّتُوْا پڑھا ہے یعنی تحقیق کرو اور
تجسس کرو تم اسکی اور سچ اور جھوٹ اسکا دریافت کر لو اور اسکی خبر پر عمل نکرو اَنْ تُصِیْبُوْا ڈرو کہ پہنچاؤ تم اگر
بھیجا تم نے آزار قَوْمًا کسی قوم کو قتل کر کے یا مال انکا لوٹ کے بِجَهَالَةٍ ساتھ نادانی کے کہ انکا حال تم کو بخوبی واقف نہو اور تحقیق نہو کہ یہ
مومن ہیں یا کافر اور فرمانبردار ہیں یا سرکشی کرتے ہیں اور ایک شخص کے کہنے سے انکو کافر گمان کر کے جہاد کرو اور آزار پہنچاؤ اور حقیقت میں وہ مومن اور
فرمانبردار ہوں اگر انکو کوئی اذیت پہنچاؤ اور بعد اسکے جس وقت انکا حال واضح ہو جاوے تو فَتُصْبِحُوْا پس ہو جاؤ تم عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ اوپر جو
کیا ہے تمنے ساتھ انکے کہ انکو آزار پہنچایا ہے نٰدِمِیْنَ پشیمان ہوئے اور اپنے اس فعل پر شرمندہ ہو گئے اور پچھتاؤ گے کہ [illegible]
فعل کا [illegible] اور رنج کرتے ہو پس عاقل کو چاہیئے کہ ہر ایک شخص کی خبر دینے پر عمل نکرے جبتک کہ سچ اسکا اور جھوٹ اسکا خارج سے دریافت نکر لیوے اور یہ ولید بن عقبہ
برادر عثمان شخص ہے کہ عثمان نے اپنی خلافت میں اسکو کوفہ کا حاکم کیا تھا اور شراب بہت پیتا تھا ایک دن نشہ میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی امام بنکر اور
نماز صبح کی چار رکعت پڑھی اور بعد سلام کے لوگوں کی طرف منہ کر کے کہا اگر کہو تو اور رکعتیں زیادہ کر دوں چنانچہ یہ قصہ کتابوں میں لکھا ہے اور ان قصوں کے وقوع کا
واقع ہوا ہے اور یہ ہے اسکے مضاف کا مثل کراہت [illegible] مقدر ہے اور بجہالۃ محل حال میں ہے یعنی جاہلین آور بعضے اس آیت کی شان نزول میں ایسا کہتے ہیں
ایک شخص نے ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم حرم رسول خدا کو انکے چچا کے بیٹے سے تہمت لگائی اور وہ تہمت لگانیوالی حضرت کی بیبیوں میں سے تھی رسول خدا نے امیرالمومنین کو
حکم دیا کہ تلوار لیکے اور اسکے پاس جاوے اور اس امر کی تحقیق کرے اگر ثابت ہو تو اسکو قتل کرے امیرالمومنین تلوار لیکر اسکے پاس گئے [illegible] ماریہ کے پاس [illegible] امیرالمومنین نے
تلوار کو میان سے باہر نکالا [illegible] وہ بھاگا اور خرمے کے باغ میں پہنچا اور درخت پر چڑھ گیا امیرالمومنین بھی گئے وہ وہاں جاکر
چت لیٹ گیا اور پاؤں اپنے اوپر اٹھائے امیرالمومنین نے اسکی طرف نظر کر کے دیکھا تو وہ نامرد ہے اور علامت مردی کی نہیں رکھتا ہے امیرالمومنین واپس پھر گئے
اور رسول خدا کو اسکے حال سے مطلع کیا حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ شکر ہے خدا کا کہ وہ بدی اور بدکاری ہم اہلبیت سے پھیرتا ہے اور دور کرتا ہے آور اب خدا تعالی خوف دلاتا ہے
جھوٹ بولنے سے [illegible] وَاعْلَمُوْٓا اور جانو تم اے مومنین اَنَّ فِیْكُمْ تحقیق درمیان تمہارے رَسُوْلَ اللّٰهِ پیغمبر خدا کا ہے اور بزرگی
اور مرتبہ اسکا اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ جھوٹ اور باطل سے وہ [illegible] نکرو اور اگر کوئی خبر دروغ بیان کروگے تو خدا پیغمبر کو اسکے کذب سے مطلع
کر دیگا اور اس وقت تم رسوا ہو جاؤ گے لَوْ يُطِيْعُكُمْ اگر کہا مانے تمہارا پیغمبر اور تمہاری بات کو قبول کرے اور تمہاری رائے پر عمل کرے فِیْ كَثِیْرٍ
مِّنَ الْاَمْرِ بیچ بہت سے کاموں کے لَعَنِتُّمْ البتہ پڑ جاؤ تم رنج میں اور ہلاک ہو جاؤ تم اسواسطے کہ اکثر تمہاری گفتار اور کردار خواہش نفس اور
تعصب کی راہ سے ہے پس اگر پیغمبر تمہارا کہنا [illegible] چلے تو تمہارے واسطے ہی خرابی ہے کہ برائی اسکے انجام کی تمہاری طرف عائد ہونیوالی ہے پس چاہیئے کہ سب امور میں تم
اسکی فرمانبرداری کرو کہ دنیا اور آخرت کی دونوں کی تنگی سے رہائی پاؤ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضے مومنین ولید کی خبر کو راست جانکر رسول خدا کو بنی مصطلق کے
قتل اور لڑائی پر رغبت دلاتے تھے اور جماعت دوسری کہ متقی اور پرہیزگار تھی وہ اس بات میں جلدی نکرتی تھی اور اپنی سمجھ اس میں [illegible] سمجھتے تھے اور دور کہتے تھے اور
درنگ کرتے تھے وہ اسواسطے خدا تعالی نے ان مومنین متقین کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا نے حَبَّبَ دوست رکھا اِلَیْكُمُ
طرف تمہاری یعنی پہنچے تمہارا [illegible] پرہیزگاری کی جہت سے انہوں نے اپنی سمجھ اس بارے کہا ہے اسکی طرف سے دوست رکھا ہے الْاِیْمَانَ ایمان کو [illegible]

خدا کی ہدایت سے اور پیغمبر کی برکت سے اور تمام ان امور سے کہ جو پیغمبر خدا کی جانب سے لایا ہے **وزینہ** اور آراستہ کیا ہے اسنے ایمان کو **فی قلوبکم** بیچ دلوں
تمہارے کے یعنی قائم کیا ہے **وکرہ** اور مکروہ اور دشمن کیا ہے خدا نے **الیکم الکفر** تمہارے کفر کو **والفسوق** اور طاعت سے باہر نکلنے
والعصیان اور نافرمانی کو سرکشی کی راہ سے اور امام محمد باقر علیہ السلام اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد فسق سے دروغ ہے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے
ابطال جبر کے مذہب کے باطل ہونے پر اس لیے کہ خدا دوست رکھنے والا ہے اس چیز کو جسکو دوست نہیں رکھتا ہے اور نہ مکروہ جانیگا اس چیز کو جسکو مکروہ نہیں جانتا ہے **اولئک**
وہ گروہ یعنی وہ لوگ کہ وصف کیا ہے انکا ایمان کے ساتھ اور آراستہ کیا ہے ایمان کو انکے دلوں میں اور ساتھ ہونے اس امر پر دلیری نہیں کی ہے **هم الراشدون**
وہی ہیں راہ یافتہ یعنی طریق حق پر ثابت ہیں اور ایمان انکے دلوں میں آراستہ ہوا ہے اور کفر و فسوق و عصیان کو وہ مکروہ جانتے ہیں **فضلا من اللہ**
واسطے فضل کے خدا کی جانب سے **ونعمۃ** اور واسطے نعمت کے **واللہ علیم** اور خدا جاننے والا ہے ساتھ حال کے اور ہر ایک کی فضیلت کو دوسرے پر
اور انکی خوبیوں اور برائیوں کو بھی جانتا ہے موافق اسکے جزا دیگا **حکیم** حکمت والا ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ خبر کی تحقیق کرنے کا حکم
دیا ہے اسلیے کہ جھوٹی خبروں سے بہت فساد واقع ہوتے ہیں اور ... اور ... تمہاری مجلس میں ایک شخص ... الولید
پہنچا تو ... کیا اور ... ایک شخص ... عبداللہ بن ابی منافق ... اپنی ناک پکڑی اور کہا ... اگر ... پیشاب کی بو ...
... ادب ... عبداللہ بن رواحہ نے کہا ... اس کا ... ہے ... اور ... کی ...
پیشاب کی بو تو مشک سے بہتر ہے اور ... سے ... عبداللہ بن ابی ... اور کلام ... اور ... کیا
بھی انکے مقابلہ میں ایسا ہی کلام کیا اور لڑائی ... قوم ... اور ... جنگ ... ہوئی ...
اور ... پیغمبر صلعم کو اس قضیہ کی خبر ہوئی تو ... وہاں ... اور ... کو ... کہ ... صلح کرا دی ... آیت
نازل ہوئی **وان طائفتان** اور اگر دو گروہ **من المؤمنین** مومنین سے **اقتتلوا** جنگ کریں آپس میں **فاصلحوا بینہما**
پس صلح کرو تم درمیان ان دونوں کے اور ... اس آیت کی شان نزول
میں بیان کرتے ہیں ... تمہاری ... اور ... قوم کی ...
... کہا ... حق ... پس ... صلح ... اس ... ہم ... کر ...
... نہیں ... جنگ ... اور نوبت ... طرف ... بعض کہتے ہیں ایک عورت تمہاری
... سے جنگ ... کی ... قوم ... اور ... جنگ ... نیار ہو اور ...
طرف ... تب ... یہ آیت نازل کی اور حکم دیا کہ ... صلح ... **فان بغت** پس اگر زیادتی اور تعدی کرے **احدٰہما**
ایک ان دونو گروہ میں سے **علی الاخری** اوپر دوسرے گروہ کے اور صلح ... اور حکم خدا سے پھر جائے **فقاتلوا التی** پس جنگ کرو تم
اس گروہ سے کہ **تبغی** زیادتی اور تعدی کرے دوسرے گروہ پر **حتی تفیٓء** یہاں تک کہ پھر وہ گروہ باغی ہو ... اور تعدی کرنے **الی امر**
اللہ طرف حکم خدا کے اور فرمانبرداری کرے **فان فاءت** پس اگر پھرے وہ گروہ اپنی زیادتی سے اور فرمانبرداری اختیار کرے لڑائی کو
ترک کرے تو **فاصلحوا بینہما** پس صلح کرو تم درمیان ان دونو گروہ کے **بالعدل** ساتھ انصاف کے ان دونو
میں سے کسی کی جانب داری نہ ہو بلکہ دونو کی رعایت برابر ہو اور اول جو دونو گروہ آپس میں جنگ کرتے تھے اسواسطے دونو میں
فقط صلح کرانیکا حکم دیا اور بعد اسکے ایک گروہ جو کہ باغی تھی اس ... کا حکم دیا ... اس حالت میں ... کہ ... عدل ... اور
... میں اور بعد اسکے جو صلح واقع ہو تو ... عدل کے ساتھ مقید کیا اور رعایت عدل کی ... ہے ... اور رعایت عدل کی ...
میں ... اسکے انتظام ... دنیا اور دین ... موقوف ہے ... اسکی ... اور انکی بہتری ... حکم عدل کا دیا اور فرمایا **واقسطوا**

اور عدل کرو تم سب بیشک اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ دوست رکھتا ہے عدل کرنیوالونکو اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ تاویل اس آیت کی جنگ جمل میں واقع ہوئی ہے اور وہی آدمی اس آیت کے لوگ ہیں اور وہ آدمی وہ ہیں کہ باغی ہوئے امیر المومنین پر اور جو نکہ گیا
تھا الزام انہی اور قتل کیا انکو ہما تا کہ رجوع کریں انہوں نے طرف حکم خدا کے اور اگر رجوع کرتے تو واجب تھا علی پر موافق حکم اس آیت کے تلوار انپر نہ اٹھانا یہانتک
کہ رجوع کر لیتے وہ اور انکے کہ بیعت کی تھی انہوں نے غرضیکہ اور پھر گئے وہ اور وہی گروہ باغی ہے جیسے کہ خدا نے فرمایا ہے پس واجب تھا امیر المومنین پر یہ کہ عدل کریں
انکے بیچ وقت کہ فتح پاویں اوپر انکے جیسے کہ عدل کیا سو نخلے کیا انسے کہ والی بنکر جہاں انپر احسان کیا اور ایسی ہی امیر المومنین نے کیا اہل بصرہ کے ساتھ جسوقت کہ ظفر پائی اوپر
انکے اور جناب امیر المومنین نے فرمایا تھا بروز جنگ کہ اس آیت کے لوگوں سے لڑائی نہیں ہوئی مگر آج کے روز اور فرماتا ہے کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
سوا اسکے نہیں کہ مومنین بھائی ہیں آپس میں کہ اصل ایمان میں وہ شریک ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن بھائی مومن کا ہے باپ اور مال کی جہت سے
اسلئے کہ پیدا کیا ہے خدا نے مومنین کو بہشت کی مٹی سے تو اسواسطے کہ وہ بھائی ہیں کہ اصل انکی ایک ہے اور وہ بہشت کی مٹی ہے اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ مومن نظر
کرتا ہے طرف نور خدا کے اسواسطے کہ پیدا کیا خدا نے مومنین کو نور سے اور رنگا ہے انکو اپنی رحمت میں اور عہد لیا ہے انسے ہماری دوستی کا کہ جس وقت پہنچ جاتا ہے اپنی نفس کو پس
مومن بھائی مومن کا ہے باپ اور مال کی جانب سے کہ باپ اسکا نور ہے اور مال اسکی رحمت ہے اور اسی کیطرف نظر کرتا ہے جس سے کہ پیدا ہوا ہے اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ
مومن بھائی مومن کا ہے چاہیئے کہ نہ ظلم کرے اسپر اور نہ عیب کرے انکو اور نہ خیانت کرے انکی اور نہ ظلم کرے اسپر اور نہ اس سے وعدہ کرے تو خلاف اسکا نکرے بلکہ جو کہ وفا
کرے اور جسوقت مومن بھائی مومن کا ہے تو پس چاہیئے کہ انمیں جھگڑا واقع نہو اور اگر اتفاقًا کبھی واقع بھی ہو تو فَاَصْلِحُوْا پس صلح کرو تم بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ
درمیان دو بھائی اپنے کے یعنی ہر دو بھائیوں کے درمیان اگر وہ لڑیں کبھی یا جھگڑا کریں اور معنی انمیں کے جمع کے آئے ہیں اسواسطے کہ تاویل انکی اہل ... پس صلح
کرو تم درمیان مومنین کے کہ اگر جھگڑا انمیں واقع ہو کہ ظالم کو انمیں کے سزا کرو اور مظلوم کی مدد کرو اور یا دو شخصوں میں صلح کرنیکے واسطے فرمایا کہ جسوقت کہ انمیں صلح
لازم ہوئی تو زیادہ میں بطریق اولی لازم ہوگی اسواسطے کہ مخالفت کثیر کی انمیں زیادہ ہے اور فساد برپا کرنیوالے بہت کثیر کی مخالفت کی نسبت اسواسطے کہ دو بھائیوں کی
صلح کو فرمایا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ صدقہ کہ جسکو خدا دوست رکھتا ہے وہ صلح کرانی ہے درمیان آدمیوں کی جسوقت فساد کریں وہ اور نزدیک کرے وہ انکو
جسوقت کہ بعید ہوجاویں وہ اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جسوقت دیکھے تو درمیان دو شخصوں کے ہمارے شیعوں میں سے جھگڑا ہو کہ تو ہمارے مال سے خرچ کر کے صلح کرا
یہ بھی فرمایا کہ صلح کرنیوالا جھوٹا نہیں ہے اگر صلح کرانے میں ضرورت جھوٹ بولنے کی ہووے اور جھوٹ کہے اور یعقوب نے خود تمکو خود حکم پڑھا ہے جمع کا صیغہ اور ابن عباس نے
نے اخوانکم پڑھا ہے اور یہ بھی جمع کا صیغہ ہے اور باقیوں نے اخویکم تثنیہ کا صیغہ پڑھا ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم اللہ سے یعنی اسکے عذاب سے لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ
تاکہ تم رحم کیے جاؤ اور رحمت خدا شامل حال تمہارے ہو یعنی تقوی کی سبب سے امیدوار رحمت کے ہو اور کعب الاحبار نے کہا ہے کہ جو شخص صلح کرانے کے واسطے درمیان آدمیوں کے
مثل اسکے ہے جیسا کہ ... کرے اور رسول خدا نے وصیت کی ہے امیر المومنین کو اس سے یہ کہ چلے علی ایک میل راہ جاؤ اور بیمار کی عیادت کرو اور دو میل راہ جاؤ
اور جنازہ کے ہمراہ چلو اور تین میل راہ جاؤ دعوت کو قبول کرو اور چار میل راہ جاؤ زیارت اس شخص کی کر کہ جسکو دوست اور بھائی کہا ہے راہ خدا میں ایمان کی
جہت سے اور پانچ میل راہ جاؤ اور اندوہ رسیدہ کی خبر لے اور چھ میل راہ جاؤ اور مدد مظلوم کی کر اور لازم ہے تجھکو کہ ہمیشہ استغفار کرتا رہ اور کہتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن
شماس ہر وقت مجلس اقدس رسول خدا میں جاتا تو لوگ اسکو بہرا ہونے کی جہت سے رسول خدا کے نزدیک بٹھاتے تاکہ کلام حضرت کا بخوبی سنتا ہے ایک روز مسجد میں آیا
جسوقت کہ لوگوں نے ایک رکعت نماز صبح کی پڑھ لی تھی اور نماز میں مشغول ہوا اور جسوقت نماز سے فراغت کی تو لوگ پہلے اس سے فارغ ہو کے بیٹھے ہوئے تھے اور جگہ
نماز سے فارغ ہو ہر ایک اپنی ہی جگہہ پر بیٹھ رہتا اور ثابت اپنی نماز سے فارغ ہوکر اٹھا اور وہانسے چلا تو لوگوں کی گردنوں پر پاؤں رکھتا ہوا جاتا تھا یہانتک کہ اس جگہہ
پہنچا کہ درمیان اسکے اور رسول خدا کے ایک آدمی سے زیادہ نہ تھا اس شخص کو کہا کہ تو بیٹھ کھڑا ہو جا اور دوسری جگہہ چلا جا وہ نہ اٹھا کہا کہ تو اپنی جگہہ پر پہنچا ہے یہیں بیٹھ جا
غصہ ہو کر وہاں بیٹھ گیا اور جسوقت صبح خوب روشن ہوگئی تو ثابت نے اس مرد کیطرف غور سے دیکھا کہا کہ تو کون ہے اسنے کہا کہ میں فلاں شخص ہوں ثابت نے کہا کہ
فلانی عورت کا بیٹا اور یہ بات اسنے کہا کہ اسکی ماں ایام جاہلیت میں اسلام سے پہلے زنا اور بدکاری کے ساتھ مشہور تھی اس مرد نے یہ کلام سنکر خجالت و شرمندگی سے سر اپنا

ع ۱

بخشے کو کیا حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ چاہئے کہ ہنسی نہ کرے کوئی قوم
حقارت کی راہ سے مِّنْ قَوْمٍ کسی قوم سے یعنی کوئی شخص کسی شخص سے اس طرح ہنسی نہ کرے جس میں اسکی حقارت اور سبکی ظاہر ہوتی ہو کیونکہ سبب انکا یہ ہے
عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ شاید کہ ہوویں وہ لوگ کہ جن سے تم ہنسی کرتے ہو بہتر ان ہنسی کرنے والوں سے باعتبار درجہ اور مرتبہ کے خدا کے
نزدیک اسواسطے کہ آدمی اطلاع نہیں رکھتے ہیں اسکے باطن پر بلکہ ظاہر حال کو دیکھتے ہیں اور اسکی حقارت کرتے ہیں جو کہ بنی تمیم کے آدمی صحابہ کی ہنسی کرتے تھے
مثل عمار اور خباب اور بلال اور صہیب اور سلمان اور سالم کے انکی فقیری کی جہت سے ہنسی کیا کرتے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مومنین شاید ان کی حقارت
مت کرو کہ یہاں میں جنکو تم حقیر پاتے ہو اور تمکو کیا معلوم ہے کہ جنکا ظاہر حال کو فقیر اور حقیر دیکھا [illegible] سے ہو وہ خدا کے نزدیک بہتر ہیں اور سب
لوگوں سے جو کہ تم ہو وہ حال ہے [illegible] ثابت بن قیس [illegible] روایت کیا ہے [illegible]
[illegible] ہنسی کی راہ سے [illegible] حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی
وَلَا نِسَآءٌ اور نہ ہنسی کریں عورتیں مِّنْ نِّسَآءٍ عورتوں سے عَسٰٓی اَنْ یَّكُنَّ شاید کہ ہوویں وہ عورتیں کہ جنسے ہنسی کرتی ہو
خَیْرًا مِّنْهُنَّ بہتر ان عورتوں ہنسی کرنیوالیوں سے اور [illegible] یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی ہے [illegible]
[illegible] کہ یہ آیت صفیہ دختر حیی بن اخطب کے ساتھ ہنسی کرنے میں نازل ہوئی ہے کہ وہ [illegible]
اور حفصہ ان سے ہنسی کرتے [illegible] کہتی تھیں [illegible] کہ یہودی کی بیٹی یہودی کی [illegible] فرمایا کہ [illegible]
نہیں کہتی ہو کہ باپ میرا ہارون خدا کا پیغمبر ہے اور چچا میرا موسیٰ کلیم اللہ ہے اور شوہر میرا رسول اللہ ہے [illegible]
[illegible] کیا ہے اور یہی روایت ابن عباس سے ہے لیکن [illegible] عائشہ اور حفصہ کا نام نہیں لکھا ہے [illegible]
ہیں وَلَا تَلْمِزُوْٓا اور طعن مت کرو اور عیب مت لگاؤ تم اَنْفُسَكُمْ نفسوں اپنے کو یعنی ایک دوسرے کو [illegible]
[illegible] کسی مومن کو عیب [illegible] اور خلاف [illegible]
[illegible] محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ [illegible] اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر یہاں کوئی شخص کسی مومن [illegible]
[illegible] وہ ارادہ کرتا ہو [illegible] تاکہ [illegible] لوگوں کی نظر [illegible]
[illegible] وَلَا تَنَابَزُوْا اور نہ پکارو تم آپس میں بِالْاَلْقَابِ ساتھ القابوں کے جیسے کہ یہودی مسلمان
ہوں اور انکو کہو کہ اے یہودی یا کوئی نصرانی مسلمان ہو گیا ہو اسکو کہو کہ اے نصرانی اور ایسے ہی مومن کو کافر اور منافق اور ملحد کہنا جائز نہیں ہے
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ برا ہے نام فسق یعنی کسی کو یہودی یا نصرانی کہنا بَعْدَ الْاِیْمَانِ بعد ایمان لانیکے بہت برا ہے [illegible]
نام فسق کا مومن سے [illegible] وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ اور جو شخص نہ توبہ کرے ان [illegible] فَاُولٰٓئِكَ
پس وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہی ہیں ظلم کرنیوالے [illegible]
[illegible] اور جناب [illegible] نے فرمایا ہے کہ [illegible] مومن [illegible]
[illegible] اور فرمایا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو کہ ایمان
لائے ہو اجْتَنِبُوْا پرہیز کرو تم كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ بہت سے گمان سے کہ وہ گمان بد ہے [illegible] اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
تحقیق بعض گمان اِثْمٌ گناہ ہے یعنی [illegible] گناہ [illegible]
[illegible] وَّلَا تَجَسَّسُوْا اور تجسس [illegible] مومنین کے [illegible]
[illegible]

اور بدگمان کرو تو بد نہ کہو کسی کلام کو جو تیرے بھائی کے منہ سے نکلا ہے جب تک تو اسکی تاویل کر سکتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ولا تجسسوا یعنی تم تجسس نہ کرو
اس بات کا کہ جو کوئی تلاش کرے اپنے بھائی کے گناہوں کو اور جو کوئی تجسس کرے اسکے گناہوں کی تو تجسس کریگا خدا اسکے گناہوں کا اور جسکے گناہ کا تجسس کریگا خدا
اسکو رسوا کریگا اگرچہ درمیان اسکے گھر کے ہو اور تفسیر ثعلبی میں لکھا ہے کہ لوگوں نے عمر خطاب سے کہا کہ ابو محجن ثقفی اپنے گھر میں بیٹھکر شراب پیتا ہے عمر اٹھا اور اسکے گھر
گیا اور دیکھا کہ ایک اور شخص بھی ہمراہ اسکے بیٹھا ہے اور شراب اسکے پاس رکھی ہے ابو محجن نے کہا کہ اے عمر یہ فعل حرام تھا کہ تو نے کیا ہے اسلیے کہ خدا تعالی نے تجسس سے منع کیا اور تو نے
اسکو اختیار کیا ہے عمر نے اپنے ہمراہی سے کہا کہ یہ کیا کہتا ہے زید بن ثابت اور عبد اللہ بن ارقم نے کہا کہ سچ کہتا ہے عمر نادم ہو کر مجلس سے چلا گیا اور عبد الرحمن بن
عوف سے روایت کی ہے کہ ایک رات میں عمر کے ہمراہ تھا ہم چلتے تھے دیکھا ایک گھر میں دروازہ بند ہے تو سنا اسکے گھر میں سے آواز گانیکی آتی ہے اور چراغ روشن
دروازہ کو بند کیا تو اسکو کھولا اور ہم اندر گئے دیکھا کہ ایک مرد اور عورت بیٹھے ہیں اور عورت گانے میں مشغول ہے اور مرد کے ہاتھ میں پیالہ شراب ہے
عمر نے مرد سے پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہے کہا کہ یہ زوجہ میری ہے اور پوچھا کہ قدح میں کیا ہے کہا کہ آب شہد ہے عورت سے پوچھا کہ تو کیا گاتی تھی اس نے کہا یہ شعر
پڑھتی تھی مرد نے کہا کہ اے عمر خدا نے فرمایا ہے کہ ولا تجسسوا اور تو نے خلاف اسکے کیا اور تجسس میں مشغول ہوا تو عمر گھر سے باہر چلا گیا اور اسکے کلام کو
سنکر اس سے رجوع کی اور دوسری روایت عبد الرحمن سے منقول ہے کہتا ہے کہ میں ہمراہ عمر کے شب کو ایک گھر کے نزدیک پہنچا کہ اس میں چراغ روشن تھا
اور اس گھر میں سے آواز آتی تھی عمر نے پوچھا کہ یہ گھر کسکا ہے میں نے کہا کہ ربیعہ بن امیہ کا ہے ہم دونوں دیوار پر چڑھ گئے اور اسکے گھر میں اتر کر دیکھا کہ
وہ اپنے یاروں کے ہمراہ شراب پینے میں مشغول ہے عمر نے اسکو اس فعل سے منع کیا اور ڈرایا اس شخص نے کہا کہ اے عمر میں نے ایک فعل بد کیا ہے اور تو نے چار فعل بد کیے ہیں
اول تو یہ کہ تو نے تجسس کیا اور خدا اسکو منع کرتا ہے اور دوسرے یہ کہ گھر کے دروازہ سے ہو کر تو نہیں آیا بلکہ دیوار پر ہو کر آیا ہے اور خدا اسکو منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظہورہا اور فرماتا ہے کہ واتوا البیوت من ابوابہا اور تیسرے یہ کہ بدون اذن صاحب خانہ کے اسکے گھر میں تو داخل ہوا اور خدا اس سے منع کرتا
چنانچہ فرماتا ہے ولا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا اور چوتھے یہ کہ تو نے سلام نہیں کیا اور مخالفت کی تو نے قول خدا کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وتسلموا علی اہلہا عمر یہ
سنکر خجل ہوا اور باہر چلا گیا **ولا یغتب بعضکم** اور چاہیے کہ نہ غیبت کرے بعض تمہارا **بعضا** بعض کی یعنی آپس میں مومنین ایک شخص دوسرے کی
کی غیبت نہ کرے اور غیبت کرنا ایسا ہے جیسے اپنے بھائی مردے کا گوشت کھانا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ **ایحب احدکم** کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم میں سے
ان یاکل یہ کہ کھاوے **لحم اخیہ** گوشت بھائی اپنے کا **میتا** جس وقت مردہ ہو وہ بھائی اور یہ کہ وہ گوشت مردہ ہو **فکرہتموہ**
پس مکروہ جانتے ہو تم اسکو یعنی اگر گوشت بھائی مردہ کا تمہارے پیش کریں پس مکروہ جانو تم اسکو اور ہرگز نہ کھاؤگے پس جیسے کہ تم گوشت برادر مردہ کو مکروہ جانتے
ہو چاہیے کہ غیبت کو بھی مکروہ جانو اور اس آیت کی شان نزول میں لکھا ہے کہ ابو بکر اور عمر نے سلمان فارسی کو رسول خدا کے پاس بھیجا کہ حضرت سے کچھ کھانا لا حضرت نے سلمان کو
اسامہ بن زید کے پاس بھیجا کہ وہ حضرت کا خانسامان تھا اسامہ نے کہا کہ میرے پاس اس وقت کھانا نہیں سلمان الٹے پھر کر چلے آئے اور ابو بکر اور عمر سے بیان کیا کہ اسامہ نے
کھانا سے انکار کیا ان دونوں نے کہا کہ اسامہ نے بخل کیا اور سلمان سے کہا کہ اگر ہم تمکو چاہ پر بھیجیں تو پانی اسکا خشک ہو جائے اور بعد اسکے وہ دونوں رسول خدا صلعم کے
پاس گئے حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے کہ میں تمکو سبزی گوشت کی تمہارے دانتوں میں دیکھتا ہوں ان دونوں نے کہا کہ یا رسول خدا ہم نے تو آج گوشت نہیں کھایا ہے فرمایا کہ سلمان اور
اسامہ کا گوشت تم نے کھایا اور یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کہ کسی شخص کا اسکے پیچھے اس امر کا کہ اس میں ہے ذکر کرے اور لوگ بھی اسکو جانتے ہیں
تو وہ غیبت نہیں اور اگر نہیں جانتے تو وہ غیبت ہے اور اگر اس امر کا ذکر کرے کہ وہ امر اس میں نہیں تو وہ بہتان ہے اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ پرہیز کرو غیبت سے کہ تحقیق غیبت بدتر ہے
زنا سے اور پھر فرمایا کہ اگر آدمی توبہ کرے بعد زنا کے تو خدا قبول کرتا ہے توبہ اسکی اور غیبت کرنیوالا نہیں بخشا جاتا ہے جب تک کہ وہ شخص نہ بخشے کہ جسکی غیبت کی ہے
اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی معاملہ کرے آدمیوں سے اور ان پر ظلم نہ کرے اور باتیں کرے تو جھوٹ نہ بولے اور وعدہ کرے تو خلاف نہ کرے
پس وہ شخص ہے کہ کامل ہوئی مروت اسکی اور ظاہر ہوئی عدالت اسکی اور حرام ہوئی غیبت اسکی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے
کہ غیبت اس شخص کے حق میں کہ جو حکم خدا سے باہر ہوا اور فرمانبرداری اسکی نہیں کرتا ہے حرام نہیں ہے تاکہ آدمی اس سے پرہیز کریں لیکن مومن کی غیبت کی

خدا کا ہی حرام ہے اور جس طرح غیبت کرنی حرام ہے ایسی ہی غیبت سننا بھی حرام ہے چنانچہ احادیث میں آیا ہی اور پہلے اس ذکر ہو چکا غیبت کا وَاتَّقُوا اللّٰہَ
اور ڈرو تم خدا سے یعنی اس کے عذاب سے بسبب اجتناب کرنے غیبت کے اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ تحقیق خدا توبہ قبول کرنیوالا ہے ان لوگوں کا جو غیبت سے توبہ کرتے ہیں
رَّحِیْمٌ مہربان ہے ان لوگوں پر کہ جو توبہ کرتے ہیں اور منقول ہے تفاسیر القلوب میں کہ ایک مرد صالح اور نیک بخت کا بیان کرتا ہے کہ ایک روز میں قبرستان
میں بیٹھا تھا ایک مرد جوان بہت جلدی اور سرعت سے میرے پاس سے گذرا اس نے کہا کہ یہ آدمی بدعملی سے ہلاک ہوئے اور آدمی مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ لوگوں کو پریشان خاطر
کرتے ہیں شاید وہ لوگوں سے سوال کرتے ہونگے [illegible] آدمی نے کہا کہ لوگوں کو پریشان کرتے ہیں میں نے اس شخص سے حال پوچھا کہ یہ بات [illegible] ہے کہ میں نے خواب
میں دیکھا کہ آدمی ہیں وہ ایک جنازہ پر لٹا کر لائے ہیں اور میرے پاس لا کر چھری میرے ہاتھ میں دی اور کہا کہ گوشت اس کا کھا تو میں نے کہا کہ سبحان اللہ میں کیونکر
ایک مسلمان کا گوشت کھاؤں یا گوشت مردے کا کیونکر کھاؤں لوگوں نے کہا کہ کیا تو نے غیبت اسکی نہ کی تھی اسی لیے گوشت اسکا تجھ کو کھانا ہی پڑیگا
تو میں نے توبہ کی اور ایک سال ہو گیا قبرستان میں آ کر رہتا ہوں کہ شاید اگر وہ شخص مجھ کو معاف کرے [illegible] اس حال سے [illegible] کہا کہ
کہا کہ تو بھی [illegible] کہا کہ [illegible] اور منقول ہے [illegible] کرنا [illegible] ایک شخص
دو شخص [illegible] کہ [illegible] سے [illegible] کہ [illegible] اور بعد ان دونوں کے
آئے یہاں تک کہ ایک لشکر پر پہنچے وہاں ایک گوشت کا ٹکڑا پڑا تھا حضرت نے ان آدمیوں کو فرمایا کہ تم نے گوشت کھایا انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ
مردار کا گوشت ہم کیونکر کھائیں فرمایا کہ تم نے غیبت اسکی کی ہے اور وہ مردار ہے گوشت مردار کا کھایا ہے تم نے [illegible] اور انکی
رسول اللہ [illegible] کی ہے فرمایا کہ مجھ کو [illegible] آسمان پر لیگئے ایک جماعت کو دیکھا کہ ناخن انکے [illegible] اور [illegible] اور منہ اپنے [illegible]
ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں کہا کہ یہ وہ ہیں کہ جو دنیا میں لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور انکی غیبت کرتے تھے اور انکی آبرو [illegible] اور سننے والا غیبت کا
بھی مثل غیبت کرنیوالے کے ہے چنانچہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سننے والا غیبت کا ایک غیبت کرنیوالوں سے ہی اور منقول ہے کہ حضرت [illegible]
اپنے صحابہ سے کہا کہ اگر ہوا تمہارے لباس میں آئے اور تمہارے لباس کو تمہارے سر سے اٹھا دے تو تم کیا کرو گے کہا کہ ہم اسکو پوشیدہ کرینگے فرمایا کہ نہیں تم وہ
جماعت ہو کہ لباس کو اوپر کو اٹھا دو گے اور سر کا دو گے اور یہ تمہارا طرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی کسی کی غیبت کرے تو تم اسکو منع نہ کرو گے بلکہ [illegible] اور غیبت
کہنے پر منحصر نہیں ہے بلکہ اشارہ ہاتھ یا آنکھ سے یا سر سے بھی غیبت کی قسم ہے جسوقت کہ اس سے عیب ظاہر ہوتا ہو یا نقل کرنی کسی کی حرکت کی
کی اور بیٹھنے کی اور یا کسی پر تعریض کرنے کہ میں کسی قسم کا مال نہیں کھاتا ہوں اور ظالموں کے پاس نہیں جاتا ہوں [illegible] نہیں بیٹھتا ہوں [illegible]
لیکن یہ باتیں کہتا ہوں اور میں غیبت نہیں ہوں اور مراد اس سے یہ ہو کہ فلانا ایسا کرتا ہی اور یا یہ کہے کہ ہم شکر کرتے ہیں خدا کا کہ ہم کو پاک کیا ہے اور مقصود یہ ہو کہ فلانا
اس فعل کو کرتا ہے اور یا یہ کہ اپنے نفس کی مذمت کرے اور مقصود اس سے ظاہر کرنا دوسرے کے عیب کا ہو اور جو کوئی ظالم ہو ظلم اسکا بیان کرنا اور ظالم
اور خلاف شرع کرنیوالوں کی اور مخالفین دین کی غیبت غیبت میں داخل نہیں ہے چنانچہ پہلے اس کا بھی ذکر ہو چکا ہے اور بعضے علما کہتے ہیں کہ کوئی کسی کی غیبت کرے یا
سنے اور بعد اسکے وہ اس کام پر نادم اور پشیمان ہو تو کہے کہ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِمَنِ اغْتَبْتُہٗ وَسَمِعْتُ غِیْبَتَہٗ اس کلمہ سے اس گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے [illegible]
جس وقت رسول خدا نے مکہ فتح کیا تو بلال کو حکم دیا کہ اذان کہیں کعبہ کی اور وہ خانہ کعبہ کے کوٹھے پر گیا اور وہاں جا کر کہنے لگا اذان کہی اور بعضے آدمی انکی غیبت کرنے لگے
اسلام سے تو انکی نسب کی مذمت کی اور کہا کہ کیا محمد کے پاس کوئی نہ تھا اور آدمی جو ہے اذان کہنے کو سوائے اس سیاہ کوے کے عتاب بن اسید نے کہا کہ شکر ہے خدا کا کہ باپ
میرا زندہ نہیں ہے کہ انکی اذان سنتا اور سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر خدا چاہتا تو اسکو بدل دیتا اور ابو سفیان نے کہا کہ میں کچھ نہیں کہتا ہوں اس سے ڈر کر کہ شاید
خدا آسمان کا محمد کو خبر دے اسوقت جبرئیل نازل ہوا اور رسول خدا صلعم کو خبر دی حضرت نے ان لوگوں کو طلب کیا اور فرمایا کہ تم نے ایسا کہا تب انہوں نے اقرار کیا اور یہ آیت
نازل ہوئی یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اے آدمیو اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تم کو مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی ایک مرد اور ایک عورت سے یعنی آدم
اور حوا سے پس جس وقت کہ تم ایک باپ اور ایک ماں سے پیدا ہوئے تو تمہاری سب کی ایک اصل ہوئی اس لیے سزاوار نہیں ہے کہ تم اپنی نسب کی بڑائی اور افتخار کرو اور

دوسرے کے نسب پر طعن کرو تو نہایت بُری بات ہے اور غرض جدا جدا ہونے قوموں اور فرقوں سے یہ ہے کہ کوئی قرشی ہے اور کوئی ہاشمی ہے اور کوئی ترکی ہے اور کوئی حبشی ہے اور کوئی [illegible]
اور کوئی بنی تمیم ہے اور کوئی بنی تیم ہے اور کوئی بنی عدی ہے اور کوئی شیخ ہے اور کوئی سید ہے اور کوئی مغل ہے اور کوئی پٹھان ہے پہچان شناخت کے واسطے ہے کہ فلانا فلانی قوم کا
اور دوسرا فخر اسکو نہیں پہنچتا کہ میں فلانے قوم کا ہوں میں سب سے زیادہ بزرگ ہوں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا اور کیا ہمنے تمکو بڑی بڑی
گروہ اور قومیں وَقَبَآئِلَ اور چھوٹی چھوٹی گروہیں لِتَعَارَفُوْا تاکہ پہچانو تم آپس میں ایک شخص دوسرے شخص کو کہ یہ فلانے قوم کا ہے یہ واسطے شناخت
کے ہے نہ واسطے فخر کرنے کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد شعوب سے عجم ہیں سوا عرب کے اور مراد قبائل سے عرب ہیں پس غرض یہ ہے کہ تم متفرق ہو گئی ہو جہت سے اپنے
باپ دادا کا فخر اور ناز مت کرو کہ وہ بیکار آمد نہیں ہے اور دنیا کا فخر تو مال کی جہت سے ہے اور آخرت کا فخر اعمال کی جہت سے ہے لیکن نادان [illegible]
اور اسباب باپ دادا کا فخر کرنا تو محض نادانی ہے یہانتک کہ سید کو بھی مناسب نہیں ہے کہ اپنے باپ دادا کا فخر کرے اگرچہ غیر سید کو چاہئے کہ بسبب رعایت حرمت پیغمبر کے بزرگی کو
کرو اولاد رسول خدا صلعم اور علی مرتضیٰ ہیں سب انکی خاطرداری میں قصور نہ کرے لیکن جو ایسی نالائق ہو وہ سید کہ جو اپنے باپ دادا پر خلاف خدا کی فرمانبرداری
کرے نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اور مال لوگوں کا غصب کرے اور غیروں کے حقوق پر قابض ہو جائے اور خدا کے نزدیک تو سید ہونا کچھ فائدہ نہیں بخشتا ہے بلکہ اسکے نزدیک تو
وہ آدمی بزرگی اور فضیلت رکھتا ہے کہ جو اسکی فرمانبرداری کرے اور اعمال نیک بجا لاوے اور پرہیزگاری اختیار کرے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ تحقیق زیادہ
بزرگ تمہارا عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے اَتْقٰکُمْ پرہیزگار زیادہ تمہارا ہے اس واسطے کہ پرہیزگاری ہی سے نفس کامل اور بزرگ ہوتا ہے اور نہ باپ
دادا کی جہت سے اور ثعلبی نے لکھا ہے کہ بیچ ذکر اس شخص کے کہ جو نسب سے اپنی بڑائی اور بزرگی بیان کرتا ہے پس جسکی پرہیزگاری زیادہ ہے اسکی قربت طرف خدا کے
زیادہ ہے اور جناب امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ لوگو سو خدا تعالیٰ نے بسبب اسلام کے نخوت جاہلیت کی لیگیا اور اپنے باپ دادا کا جو فخر اور ناز کرتے تھے سو اسکو
دفع کیا ہے اور عربی ہونا باپ کی جہت سے نہیں ہے بلکہ ایک بات ہے زبان کی جو کوئی اپنی زبان میں کلام کریگا اسکو عربی کہینگے اور تم آدم سے ہو اور آدم مٹی سے ہے اور
تحقیق زیادہ بزرگ تمہارا نزدیک خدا کے وہ شخص ہے کہ پرہیزگار زیادہ ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ تحقیق خدا جاننے والا ہے تمہاری اصل اور نسب کا خَبِیْرٌ
خبردار ہے تمہارے علم اور ادب سے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت کے روز کہیگا کہ میں نے تمکو حکم دیا تھا تمنے میرے حکم کو ضائع اور برباد کیا اور اپنے نسبوں کو
تمنے بلند کیا پس آج کے دن میں اپنا نسب بلند کرونگا اور تمہارا نسب پست کرونگا کہاں ہیں پرہیزگار تحقیق کہ زیادہ بزرگ تمہارا وہ شخص ہے نزدیک خدا کے کہ جو
زیادہ پرہیزگار ہے اور امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دوزخ پیدا کی گئی ہے واسطے اس شخص کے کہ جو نافرمانی کرے خدا کی اگرچہ وہ سید قریشی ہو اور جنت پیدا
کی گئی ہے واسطے اس شخص کے جو فرمانبرداری کرے خدا کی اگرچہ وہ غلام حبشی ہو چنانچہ منقول ہے کہ ایک روز رسول خدا مدینہ کے بازار میں پھرتے تھے دیکھا کہ ایک غلام سیاہ [illegible]
حبشی کو فروخت کرتے ہیں اور وہ غلام کہتا ہے کہ جو کوئی کہ مجھکو خریدا چاہتا ہے کہ اس شرط پر خرید کرے کہ مجھکو منع نہ کرے نماز پنجگانہ کے ادا کرنے سے پیچھے رسول خدا کے [illegible]
سو اسکی کہ میں ہمیشہ پانچوں وقت کی نماز رسول خدا کے پیچھے پڑھتا ہوں ایک مرد نے اسکو اس شرط پر خرید کیا اور رسول خدا اسکو ہمیشہ نماز میں دیکھتے تھے کہ آتا ہے اور نماز
پڑھتا ہے جماعت میں اور بعد اسکے کئی روز اسکو نماز میں نہ دیکھا اسکا حال پوچھا لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول خدا وہ بیمار ہے حضرت گئے اور اسکی عیادت کو یعنی پوچھنے [illegible]
گئے اور بعد تین روز کے پھر حضرت نے اسکا حال پوچھا اسکے آقا نے عرض کی کہ یا رسول خدا وہ مر گیا ہے رسول خدا یہ سنکر اٹھے اور وہاں جا کر خود اسکی غسل اور کفن [illegible]
ہوئے اور مہاجرین اور انصار اس امر سے تعجب کیا اور حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ نسب کو کچھ دخل نہیں ہے بلکہ بزرگی اور شرافت تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہے [illegible]
اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ وہ شخص کہ خوش کرے اسکو یہ امر کہ میں زیادہ بزرگ سب آدمیوں سے ہوں تو چاہئے کہ وہ ڈرے خدا سے اور پرہیزگاری کو اختیار کرے اور حضرت جعفر
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ زیادہ پرہیزگار آدمیوں میں وہ شخص ہے کہ حق کہے خواہ اسکا فائدہ ہو اور خواہ اسکے نفس کا ضرر [illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ زیادہ بزرگ آدمیوں میں کون ہے حضرت عیسیٰ نے دو مٹھیاں خاک کی زمین سے اٹھائیں اور فرمایا کہ دونو برابر ہیں اور کسی میں [illegible]
[illegible] اصل سب کی خاک ہے پس زیادہ بزرگ وہ ہے کہ جو زیادہ پرہیزگار ہو اور تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین
[illegible] اصحاب الشمال پس میں اصحاب یمین میں سے ہوں اور بعد اسکے ان دو قسم کو تین قسم کیا اور مجھکو ان تین قسموں میں بہتر قسم میں کیا چنانچہ فرمایا فاصحاب المیمنة

وجعلنا کم شعوبا ... اصحاب الیمین و السابقون السابقون پس میں سابقون میں سے ہوں اور بعد اسکے ان تینوں قسموں کو قبائل کیا اور مجھکو ان تینوں قبیلوں میں سے بہتر
قبیلہ میں کیا چنانچہ فرمایا کہ وجعلنا کم شعوبا و قبائل پس میں اولاد آدم کا ہوں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ پرہیزگار اور بزرگ تر ہوں اور یہ بات فخر سے نہیں کہتا پروردگار
کی طرف سے کہتا ہوں پھر ان قبیلوں کو گھر کیا پس مجھکو بہتر گھر میں کیا چنانچہ فرمایا کہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا
پس میں اور اہلبیت میرے پاک اور پاکیزہ ہیں تمام گناہوں سے اور کہتے ہیں کہ ایک بڑی جماعت بنی اسد کی آئی قحط کے دنوں میں بچوں اور عیال
ہمراہ لیکر رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور کلمہ اسلام کو ظاہر کیا اور کلمہ شہادت پڑھا اور ایمان باطن میں نہیں رکھتے تھے اور مدینہ کی [illegible] اور انکی کثرت
انبوہ کی جہت سے مدینہ میں گرانی ہو گئی [illegible] اور شہر [illegible]
غلہ کا نرخ گراں کر دیا اور صبح اور شام حضرت کے پاس آتے تھے [illegible]
[illegible] آئے تھے اور ہم مع عیال و بچوں کے ساتھ آئے ہیں [illegible] قالت
الاعراب کہا عربوں نے جو قبیلہ بنی اسد سے ہیں کہ امنا ایمان لائے ہم خدا اور پیغمبر پر فرما اے محمد قل ان سے
لم تؤمنوا نہیں ایمان لائے ہو تم [illegible] کہ ایمان [illegible] ہوتا ہے [illegible] دل [illegible] زبان سے تو اقرار کرتے ہو لیکن دل سے نہیں
تمہارے زبانی اقرار کا اعتقاد نہیں ہے [illegible] ایمان [illegible]
پس تم دعوی ایمان کا مت کرو ولکن قولوا اسلمنا لیکن کہو کہ ہم اسلام لائے [illegible]
[illegible] فرمانبرداری ہے [illegible] ولما یدخل الایمان فی قلوبکم اور ابھی داخل نہیں ہوا
ایمان بیچ دلوں تمہارے کے اور حقیقت ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہوگا [illegible] ایمان [illegible] اسلام
جبکہ مومن [illegible] اسلام میں بھی داخل ہے اور جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے وہ ضرور نہیں ہے کہ مومن بھی ہوں [illegible] زبان سے اقرار کریں
[illegible] اعتقاد ہو اور مسلمان وہ ہے کہ جو زبان سے کلمہ شہادت کا اقرار کرے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اسلام [illegible] ایمان
دل سے ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام پہلے ہے ایمان سے اور اسی پر وارث ہونا اور نکاح ہونا صحیح ہے اور ثواب ایمان پر موقوف
اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ اسلام سے خون معاف ہوتا ہے اور امانت ادا کی جاتی ہے اور نکاح صحیح ہوتا ہے اور ثواب ایمان پر موقوف ہے اور فرمایا [illegible]
علیہ السلام نے کہ کبھی ہوتا ہے بندہ مسلمان پہلے اس کے کہ ہو مومن اور نہیں ہوتا ہے مومن جب تک کہ ہو مسلمان پس اسلام پہلے ایمان کے ہے اور اسلام [illegible]
ایمان کو [illegible] کوئی بندہ گناہ بڑا [illegible] گناہ کرے کہ خدا تعالی نے منع کیا ہے تو ہوگا وہ بندہ خارج ایمان سے اور
ہو جائیگا [illegible] نام ایمان کا اور ثابت رہیگا [illegible] نام اسلام کا یعنی وہ مسلمان رہیگا اور مومن نہ ہوگا پس اگر توبہ کرے اور بخشش چاہے تو پھر داخل ہو جائیگا ایمان
میں اور نہیں نکالتا ہے [illegible] مگر انکار اور حلال جاننا [illegible] کہ حلال کو کہے حرام ہے اور حرام کو کہے کہ حلال ہے اور [illegible]
تو وقت خارج ہو جائیگا اسلام اور ایمان دونوں سے اور داخل ہوگا کفر میں اور ہو جائیگا [illegible] کہ داخل ہوا احرام [illegible] داخل ہوا کعبہ میں اور [illegible]
[illegible] کیا کہ نکالا گیا کعبہ سے اور حرم [illegible] اور داخل ہوا [illegible] امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے کہ جسکی زبان اور
ہاتھ سے سلامت رہیں مسلمان اور مومن وہ ہے کہ جسکو امانت اپنی مسلمان اپنی جان اور [illegible] اور ثواب موقوف ایمان پر ہے اور فقط دعوی کرنا بغیر اعتقاد
ثواب کا فائدہ نہیں بخشتا ہے [illegible] فرماتا ہے وان تطیعوا اللہ اور اگر فرمانبرداری کرو تم خدا کی ورسولہ اور [illegible]
[illegible] اور نفاق [illegible] اعتقاد ایمان کرو تو لا یلتکم [illegible] من اعمالکم شیئا [illegible]
کچھ بلکہ ثواب تمہارے عملوں کا کامل [illegible] اور اگر [illegible] ان اللہ غفور [illegible]
فرمانبرداری کے گناہ [illegible] رحیم [illegible]

قبیلہ بنی اسد اور تجہینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ ایمان کو ظاہر کرتے تھے اپنی جان اور مال بچانے کو اور رسول خدا صلعم سے انکو جو کچھ ملتا اسکی رغبت دلاتی تھی ہمراہ چلنے کو انکار کیا حق تعالی نے فرمایا کہ عرب کے صحرائی دعوی ایمان کا کرتے ہیں حقیقت میں ایمان انکو دل میں نہیں ہے اسے محمد
انکو کہو اے محمد صلعم کہ تم دعوی اسلام کا کرو نہ ایمان کا اسوا سطے کہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر حقیقت میں ایمان لاتے تو دشمنان دین کے ساتھ جہاد کرتے
اور ایمان کی تحقیق میں فرماتا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوائے اسکے نہیں ایمان لانے والے حقیقت میں الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں
بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ساتھ خدا کے اور پیغمبر اسکے کے تحقیق خالص ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا پھر شک نہ کیا انہوں نے بعد اقرار کے اپنی وحدانیت خدا کی اور پیغمبری کی
نبوت کا اور آپ کے رسول ہونا اسکے ساتھ مطلع ہوتا ہے اور حضرت رسول خدا کی نبوت میں شک کیا تھا وہ ایمان پھر نہیں کرتے تھے اور بعضے ان میں کہتے تھے کہ
آج جیسا کہ سیدھا تھا ایسا ہی آئندہ نہیں ہوگا وہ لوگ ہمیشہ شک میں رہتے تھے لیکن یہ فرقہ جیسا پہلا تھا ایسا ہی زیادہ ہوتا پھر انکو کیوں کر فتح کا ہوگا
اور بعد اسکے بیان کرتا ہے وصف مومنوں کا کہ وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ اور جہاد کیا انہوں نے ساتھ مالوں اپنے کے کہ جہاد کرنیوالوں کو اپنے مال
خرچ کرتے وَاَنْفُسِھِمْ اور جہاد کیا انہوں نے ساتھ نفسوں اپنے کے فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بیچ راہ خدا کے اور خود بھی ساتھ کافروں کے مقابل ہوکر لڑتے تھے
اور شمشیر زنی کرتے تھے اور جہاد میں پیچھے نہیں رہے اُولٰٓئِکَ یہ لوگ جنکی صفت ہوئی ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ وہی سچے ہیں ایمان کے دعوی
میں وہ لوگ کہ اسلام کی خوشی سے دعوی ایمان کا کرتے ہیں سیاہ فوکی تلوار بیچ رہے تھے اور جہاد کو اپنے نفس پر جہاد کرنا اپنی نفس سے جہاد کرنا ہی ہے کہ اپنے نفس کی
فرمانبرداری کرے اور کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ان صحرائیوں نے قسم کھائی کہ ہمارا دل مطابق ہماری زبان کے ہے اور ظاہر ہمارا مطابق ہمارے باطن کے ہے اور
ہم سچے ہیں اور حق تعالی نے اپنے قول کے تحقیق میں آیت نازل کی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد ان لوگوں کی جماعت کو کہ وہ جھوٹا دعوی کرتے ہیں اَتُعَلِّمُوْنَ
اللّٰہَ کیا سکھلاتے ہو تم خدا کو اور تعلیم کرتے ہو تم اسکو بِدِیْنِکُمْ ساتھ دین اپنے کے اور تمکو یہ گمان ہے کہ وہ تمہارے دین کو نہیں جانتا ہے اور دلوں کی بات پر وہ مطلع
نہیں ہے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور حال یہ ہے کہ خدا جانتا ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ
بیچ زمین کے ہے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ اور خدا ساتھ ہر چیز کے عَلِیْمٌ عالم ہے اور جاننے والا ہے اور کوئی چیز اس پر پوشیدہ نہیں ہے پس تمہارے دل کا اعتقاد
اس پر کیونکر پوشیدہ ہوگا اور وہ ہرگز تمہاری خبر کرنے کا محتاج نہ ہوگا بلکہ وہ خود جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور پہلے ان سے گذر گیا ہے کہ وہ عرب ایمان کے دعوے
میں رسول خدا پر احسان رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اور عرب تجھ سے لڑائی کرتے تھے اور ہم بدون لڑائی کے تجھ پر ایمان لائے ہیں حق تعالی نے فرمایا کہ یَمُنُّوْنَ
عَلَیْکَ احسان رکھتے ہیں اوپر تیرے اے محمد صلعم اَنْ اَسْلَمُوْا یہ کہ اسلام لائے وہ اور دین قبول کیا انہوں نے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انکو
لَا تَمُنُّوْا عَلَیَّ نہ احسان رکھو تم اوپر میرے اِسْلَامَکُمْ اسلام اپنے کو بَلِ اللّٰہُ بلکہ خدا یَمُنُّ عَلَیْکُمْ احسان رکھتا ہے اوپر تمہارے اَنْ ھَدٰىکُمْ
یہ کہ راہ راست دکھلائی تمکو لِلْاِیْمَانِ واسطے ایمان کے اگر قائم رہے اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم راست گو ایمان لانے کے دعوے میں پس
تمکو خدا کا احسان کہنا چاہیے کہ تم الٹا احسان مجھ پر کہو اور لطافت اس کلام میں ہے کہ جسکو وہ عرب ایمان کہتے تھے خدا تعالی نے اس کلام میں اسکو اسلام فرمایا
اس واسطے اشارہ طرف اسکے ہے کہ جسکو وہ ایمان کہتے ہیں حق تعالی یہ ہے کہ وہ اسلام نام رکھا جاتا نہ ایمان اس کہو تو انکو اے محمد صلعم کہ احسان مت رکھو تم مجھ پر اسوجہ سے کہ
حقیقت میں وہ اسلام ہے اور ایمان نہیں ہے وہ اور اگر بالفرض وہ ایمان ہے تو خدا کا احسان ہے تم پر کہ راہ راست کھلائی تمکو اور خدا تعالی جو انکو دل کی بات سے مطلع
تھا آگاہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ تحقیق خدا جانتا ہے غَیْبَ السَّمٰوٰتِ غائب اور پوشیدہ ہوئی چیز آسمانوں کی وَالْاَرْضِ اور زمین کی
وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ اور خدا دیکھنے والا ہے اور بینا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم ظاہر کرنا ایمان کا اور پوشیدہ رکھنا دلمیں کفر کا اور
ہم انکو بعوض ان پر سے غائب کا جزا دینا ہے سُوْرَۃُ قٓ یہ سورہ مکی ہے اور اس میں پینتالیس آیتیں ہیں اور کل آیتیں اسکی مکی ہیں مگر ابن عباس سے
روایت آئی ہے کہ ولقد خلقنا السموات والارض سے وقبل الغروب تک مدنی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو ہمیشہ فرائض اور
نوافل میں پڑھے تو خدا تعالی دنیا میں اسکی روزی زیادہ کریگا اور قیامت میں نامۂ اعمال اسکو داہنے ہاتھ میں دیگا اور حساب اسپر آسانی ہوگا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ع ۸ ۱۴

ق سید مرتضیٰ علم الہدیٰ علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ اول سورہ میں حروف مقطعہ کا لانا اسواسطے ہے کہ تاکہ فرق ہو کلام شعر میں کلام نظم سے [illegible]
جانا جائے اسلئے کہ کلام انکا وہ شعر ہے اور نظم نہیں ہے اور یہ بھی کہ آن لوگوں کو کہ جو قرآن کو شعر کہتے ہیں اور ق کی تفسیر میں اختلاف ہے ابن عباس کے نزدیک ق نام ہے
خدا تعالیٰ کے ناموں میں سے اور بعضوں کے نزدیک نام شروع ہے ہر اسم کا کہ جسکے اول میں قاف ہے مثل قادر اور قدیر اور قاہر کے اور بعضے کہتے ہیں کہ ق نام ہے
طرف قرآن کے اور کچھ کہتے ہیں کہ قاف نام پہاڑ کا ہے کہ وہ تمام زمین کے گرد ہے اسکی قسم خدا تعالیٰ نے یاد کی ہے اور یہی حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور
قمی نے لکھا ہے کہ وہ تمام دنیا کے گرد ہے [illegible] اور کہتے ہیں کہ وہ پہاڑ زمرد سبز کا ہے اور کنارہ آسمان کا اسی پر ہے اور آسمان کی سبزی اسکا اثر
ہے اور دنیا میں جو زمرد ہے وہ اسی کا ہے [illegible] سکندر ذوالقرنین پاس اسکے لایا تھا اور سکندر نے [illegible] کوہ قاف [illegible] پہاڑ [illegible] پوچھا کہ [illegible]
[illegible] کوئی زمین [illegible]
[illegible] قسم [illegible] خدا تعالیٰ [illegible]
[illegible]
[illegible] اگر وہ نہ ہوتی تو تمام آدمی [illegible] قاف [illegible]
[illegible]
خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی وہ ق ہے اور ق قسم ہے [illegible] قسم کھاتا ہوں [illegible] ق والقرآن المجید [illegible]
جواب قسم کا محذوف ہے اور وہ یہ ہے کہ تحقیق تم اٹھائے جاؤگے [illegible] قرآن [illegible]
اور دلالت کرتا ہے اس پر یہ قول آئندہ بَلْ عَجِبُوٓا [illegible] أَن جَآءَهُم [illegible] مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ
[illegible] یعنی [illegible] قوم [illegible]
اور [illegible]
[illegible] فَقَالَ ٱلْكَـٰفِرُونَ
[illegible] هَـٰذَا شَىْءٌ عَجِيبٌ [illegible] أَءِذَا مِتْنَا
[illegible] وَكُنَّا تُرَابًا [illegible]
[illegible] ذَٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيدٌ [illegible]
قَدْ عَلِمْنَا [illegible] مَا تَنقُصُ ٱلْأَرْضُ مِنْهُمْ [illegible]
اور پوست اور ہڈیاں [illegible]
زندہ کرنا [illegible]
قیامت [illegible]
بدن [illegible]
[illegible] وَعِندَنَا كِتَـٰبٌ حَفِيظٌۢ [illegible]
[illegible]
کیونکہ قدرت [illegible] بَلْ كَذَّبُوا۟ بِٱلْحَقِّ [illegible]
حق کو کہ وہ قرآن ہے یا محمد ہیں لَمَّا جَآءَهُمْ [illegible] فَهُمْ فِىٓ أَمْرٍ مَّرِيجٍ [illegible]

پریشان ہیں کبھی قرآن کو جادو کہتے ہیں اور کبھی شعر اور کبھی قصہ اور پیغمبر کو کبھی مجنون کہتے ہیں اور کبھی جادوگر اور کبھی جھوٹ بنانیوالا الحاصل ایک
امر پر قرار نہیں پکڑتے ہیں اور ایک چیز پر ٹھہرا نہیں کرتے ہیں بلکہ شاخ در شاخ کھوتے ہیں آور اب حق تعالیٰ اپنی قدرت کو دوبارہ زندہ کرنے کی دلیل
بیان کرتا ہے افلم ینظروا کیا پس نہیں دیکھا ان انکار کرنیوالوں قیامت کے نے الی السماء طرف آسمان کے فوقھم اوپر انکے ہے کہ نہیں اپنی قدرت
سے کیف بنینٰھا کیونکر بنایا ہے ہم نے اسکو وزیّنّٰھا اور آراستہ کیا ہے ہم نے اسکو ستاروں سے وما لھا من فروج اور نہیں
ہیں واسطے اس آسمان کے شگاف اور سوراخ پس پیدا کرنا ایسی بڑی چیز کا اس انتظام سے بدون رخنہ اور خلل اور عیب کے دلیل صریح ہے انکی کمال قدرت
اور علم اور حکمت پر پس بلاشبہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی وہ قادر ہوگا اور جھٹلانا کافروں کا اور انکار کرنا انکا محض انکار اور عداوت ہے اور واسطے لازم کرنے
حجت کے دوسری دلیل بیان کرتا ہے والارض مددنٰھا اور زمین کو پھیلایا ہے ہم نے اوپر پانی کے والقینا فیھا اور ڈالے ہیں ہم نے بیچ اسکے
رواسی پہاڑ بلند اور مضبوط تاکہ انکی سنگینی سے زمین حرکت کرنے سے قرار پکڑے اور مثل کشتی کے الٹ نہ جاوے وانبتنا فیھا اور اگایا ہے ہم
نے بیچ اس من کل زوج ہر قسم کی روئیدگی کو بہیج بہت خوب اور تازہ کہ نظر کرنیوالوں کو خوش معلوم ہو اور انکو ہم نے پیدا کیا ہے تبصرۃ
واسطے بینائی کے کہ اہل چشم عبرت سے نظر کریں اور نصیحت پکڑیں اور انکی کمال قدرت کا اعتقاد کریں وذکرٰی اور واسطے نصیحت پانے اور یاد کرنے کے
لکل عبد منیب واسطے ہر بندہ رجوع کرنیوالے خدا کے کہ حق تعالیٰ کی کاریگریوں میں تامل کرکے اسکی طرف رجوع کرتا ہے اور تبصرۃ اور ذکرٰی
منصوب و مفعول لہ واقع ہوئے ہیں اور ایک اور دلیل بیان کرتا ہے اپنی قدرت کی ونزّلنا من السماء اور نازل کیا ہم نے آسمان سے ماءً مبٰرکا پانی
یعنی مینہہ برکت والا اور بہت فائدہ بخشنے والا فانبتنا بہٖ پس اگایا ہم نے ساتھ اس پانی کے جنّٰت باغوں کو جنمیں کثرت سے ہر قسم کے درخت ہیں وحبّ
الحصید اور دانہ روئیدگی کٹی ہوئی کو یعنی دانہ کو اس روئیدگی کے جو بوئی جاتی ہے ہم نے اگایا کہ جب وقت اسکے پکنے کا آتا ہے تو کاٹی جاتی ہے مثل گندم اور جو اور
نخود کے والنخل اور اگایا ہم نے کھجور کے درخت کو باسقٰت بلند اور کشیدہ قامت ہیں وہ کھجوریں یہ حال واقع ہوا اور ایسی ہیں وہ کھجوریں کہ
لھا طلع نضید واسطے انکے خوشے ہیں تہ بتہ اوپر تلے رکھے ہوئے اور کثرت سے فراہم کئے گئے کہ جنکے پھل بھی کثرت سے ہوں اور یہ سب کثرت سے پیدا
کئے ہیں ہم نے رزقا للعباد واسطے روزی بندوں کے یہ مفعول لہ واقع ہوا ہے یا مفعول مطلق ہے واحیینا بہٖ اور زندہ کیا ہے ہم نے ساتھ اس پانی کے
بلدۃ میتا شہر مردہ کو یعنی زمین خشک کو کہ پہلے اس سے بدون گھاس کے تھی اور اب ہری اور سبز ہو گئی روئیدگی کی کثرت سے پس جیسے کہ زمین کو زندہ
کیا ہے ہم نے پانی سے کذٰلک الخروج اسی طرح ہے نکلنا ہے قبروں سے زندہ ہوکر اور حاضر ہونا میدان قیامت میں اسواسطے کہ اگر کوئی آدمی تامل کرے
تو جانے کہ وہ بالکل مردہ ہے اور خاک کے اندر پڑا ہے تو وہ جانیگا کہ جس شخص کی ایسی قدرت ہے تو مردوں کا قبروں سے نکالنا اسپر کیا دشوار ہے اور جب کہ
رسول خدا صلعم جو کفار کے جھٹلانے سے رنجیدہ ہوتے تھے خدا تعالیٰ حضرت کی تسلی کیواسطے فرماتا ہے کذّبت قبلھم جھٹلایا ہے پہلے انکے واسطے اپنے
پیغمبر کے قوم نوح قوم نوح کی نے واصحٰب الرّس اور صاحبوں چاہ کی نے کہ اپنے پیغمبر کو انہوں نے کوئیں میں بند کر دیا تھا اور قصہ اصحاب
الرس کا سورہ فرقان میں گزر گیا ہے وثمود اور جھٹلایا ثمود کی قوم نے حضرت صالح کو وعاد اور قوم عاد نے حضرت ہود کو وفرعون اور
فرعون اور اسکی قوم نے حضرت موسیٰ اور ہارون کو واخوان لوط اور بھائیوں لوط کے نے اور بھائی لوط کے اسواسطے کہے کہ وہ لوط کے نسبتی بھائی تھے و
اصحٰب الایکۃ اور صاحبوں بن کے نے حضرت شعیب کو جھٹلایا وقوم تبّع اور قوم تبع اور قصہ قوم تبع کا سورہ دخان میں گزر گیا ہے اور باقی سب کا حال
اپنے اپنے محل پر گزر گیا اور جھٹلانا ایک پیغمبر کا ایسا ہے کہ جیسے سب پیغمبروں کو جھٹلایا اسواسطے فرماتا ہے کہ کلٌّ ہر ایک نے ان میں سے کذّب الرسل
جھٹلایا پیغمبروں کو اور جس وقت کہ جھٹلانا انکا ثابت ہوا فحقّ وعید پس واجب اور لازم ہوا وعدہ عذاب میرا یعنی جو میں نے وعدہ کیا تھا اپنے عذاب کے نازل
کرنیکا وہ عذاب انپر نازل ہوا اور یہی حال مکہ والوں کا بھی ایسا ہی ہوگا اور پہلی آیت جو گزری ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ذٰلک رجع بعید اسکے جواب میں فرماتا ہے افعیینا
کیا پس ماندہ اور عاجز ہوگئے تھے ہم بالخلق الاوّل ساتھ پیدایش پہلی کے کہ آغاز کو دوسری پیدایش سے ہم عاجز ہونگے اور لوگوں کو بعد مرنے کے پھر

زندہ نہ کر سکیں اور حال یہ ہے کہ پہلی پیدائش کا ان کافروں کو اقرار ہے کہ ہر چیز کو خدا پیدا کرتا ہے اور وہی دوسری پیدائش میں ان کو شک ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ بَلْ هُمْ
بلکہ وہ بسبب شیطان اور پیروی نفس کے شبہ اور شک میں ہیں فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ پیدائش نئی سے کہ دوبارہ زندہ ہونگا
اور فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہم نے آدمی کو وَنَعْلَمُ اور جانتے ہیں ہم مَا تُوَسْوِسُ جو کچھ کہ وسوسہ
کرتا ہے بِهِ نَفْسُهُ ساتھ اس کے نفس اس کا یعنی ہم جانتے ہیں ان باتوں کو کہ جو اس کے دل میں گزرتی ہیں اور اس کے سینہ میں پوشیدہ ہیں اور اس کلام کی دلیل
فرماتا ہے کہ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ اور ہم نزدیک تر زیادہ ہیں طرف اس کے مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی رگ گردن کی سے یعنی رگ جان اور مراد
خدا کے نزدیک ہونے سے نزدیکی اس کی علم کی ہے بندہ سے یعنی علم ہمارا بندہ سے رگ گردن سے زیادہ نزدیک ہے اور ورید وہ رگ ہے کہ گردن کی دونوں طرف
احاطہ کیا ہے اور گھیر لیا ہے اور دل سے وہ متعلق ہے کہ قطع کرنا اس کا موجب موت کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حبل الورید سے مراد نفس انسان کا ہے یعنی حق تعالی
اس سے بھی نزدیک زیادہ ہے اور حق یہ ہے کہ مراد نزدیک ہونے سے [illegible] نزدیک ہے [illegible] کہ وہ اس کی رگ جان سے زیادہ نزدیک ہے اور اس لحاظ سے
نزدیک ہونا ہمارا آدمی سے ثابت ہے إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ جس وقت لیتے ہیں دو لینے والے فرشتے کہ لکھتے ہیں نامہ اعمال بندہ کے [illegible] اس کے
اعمال اور اقوال کو لیکر نامہ اعمال میں لکھتے ہیں اور وہ دو ہیں منکر اور نکیر [illegible] وہ نیکیاں بندہ کی لکھتا ہے اور [illegible] اور وہ
بندہ کی بدیاں لکھتا ہے اور جس وقت بندہ بدی کرتا ہے تو فرشتہ بدی کا ارادہ کرتا ہے کہ بدی کو لکھے فرشتہ نیکی کا کہتا ہے کہ ابھی مت لکھ شاید کہ توبہ اور استغفار
کرے [illegible] اور سات ساعت تک فرشتہ انتظار کرتا ہے اگر اس عرصہ میں استغفار نہ کیا تو وہ فرشتہ [illegible] ایک بدی کی لکھ لیتا ہے اور [illegible]
[illegible] اسکی کہ خدا تعالی فرشتوں کی حفاظت سے بے پرواہ ہے اس لیے کہ وہ مطلع ہے ان امور پر کہ جو [illegible] پوشیدہ ہیں لیکن مقرر کرنا فرشتوں کا واسطے
لکھنے اعمال کے واسطے حکمت کے ہے اور وہ لطف ہے پروردگار کا کہ آدمی بدی کرنے سے پرہیز کرے اور نیکیوں کی طرف رغبت کرے [illegible]
واسطے لکھنے اعمال کے کہ قیامت کے روز بندوں پر حجت ہو اور ان کے نامہ اعمال ان کو دکھائے جائیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی [illegible]
لیتے ہیں وہ فرشتے لینے والے اعمال اور اقوال بندوں کو کہ ایک تو ان میں سے عَنِ الْيَمِينِ جانب راست ہے اور وہ [illegible] وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ
اور دوسرا جانب چپ کے بیٹھنے والا ہے یعنی وہ دونوں فرشتے بندہ کے [illegible] بیٹھے ہوئے ہیں کبھی اس سے دور نہیں ہوتے اور اول میں [illegible]
اور فعیل کا لفظ واحد اور متعدد دونوں کے لیے آتا ہے [illegible]
[illegible] یعنی وہ دو فرشتے [illegible] مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ نہیں نکالتا ہے منہ سے آدمی کوئی بات یعنی آدمی کچھ کلام
نہیں کہتا ہے إِلَّا لَدَيْهِ نزدیک اس کے [illegible] رَقِيبٌ عَتِيدٌ نگہبان ہے تیار کہ جس وقت اس کی بات کو نامہ اعمال میں لکھتا ہے اگر
اس نے نیکی کی ہو تو ایک کی دس لکھتا ہے اور اگر بدی کی ہو تو چھ یا سات ساعت کی مہلت دیتا ہے اگر اس عرصہ میں استغفار کیا یا کوئی نیکی کی تو وہ بدی
نہیں لکھی جاتی اور اگر ان دونوں میں سے کچھ نہیں کیا تو ایک بدی لکھی جاتی ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تحقیق جگہ بیٹھنے تیرے دو فرشتوں کی
[illegible] تیرے آگے ہیں کہ ایک فرشتہ [illegible] اور ایک [illegible] اور زبان تیری قلم ان کا ہے اور [illegible] تیرا سیاہی ان کی ہے اور وہ
جاری ہوتا ہے لایعنی باتوں میں یعنی تو بے ملاحظہ جو کچھ چاہتا ہے کہتا ہے وہ باتیں سب [illegible] کلام میں [illegible] فائدہ نہیں [illegible]
اور ان فرشتوں سے تو چھپا نہیں [illegible] باتیں کہتا ہے اور حضرت امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ دونوں فرشتے [illegible] مگر وقت قضائے حاجت
کے اور [illegible] اور حضرت رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جس وقت کہ مومن بندہ مرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ خداوندا
تو نے فلانے بندہ مومن کی روح کو قبض کیا اب ہم کہاں جائیں اور ہم کو اب کیا حکم ہے ان فرشتوں کو [illegible]
[illegible] عبادت میں مشغول ہیں تم [illegible] بندہ مومن کی [illegible] اور تسبیح اور ذکر [illegible] اور ثواب اس کا [illegible]
وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ اور لائی بیہوشی موت کی [illegible] بِالْحَقِّ [illegible]

ع ۱۵

آخرت ہے اور پہچانیگا اسکو مرنیوالا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ لائیگی بیہوشی موت کی حق کو کہ وہ موت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد حق سے یہی کھلنا ناشائستہ کاموں کا ہے کہ
وہ ثابت ہو یا بد ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے حقیقت کل نفس ذائقۃ الموت کی ہے اور مجمع البیان میں لکھا ہے کہ قرات سعید بن جبیر اور طلحہ کی وجاءت سکرۃ
الحق بالموت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے بھی یہی قرات روایت کی ہے اور اس وقت ملائکہ کہیں گے ذٰلِكَ یہ موت مَا كُنْتَ وہ چیز ہے کہ
تھا تو اپنی زندگی میں مِنْهُ تَحِيدُ ۔ اس سے مرجاتا اور بھاگتا کہ اس کو ٹوڑتا تھا اور اسکو مکروہ جانتا تھا وَنُفِخَ فِي الصُّورِ اور پھونکا جائے
بیچ صور کے دوسری مرتبہ کہ سب زندہ ہو جائیں اور اپنی قبروں سے نکلکر باہر آویں اور فرشتے کہیں کہ ذٰلِكَ یہ پھونکنا يَوْمُ الْوَعِيدِ دن ہے
وعدہ عذاب کا ہے کہ خلقت سے وعدہ عذاب کیا گیا تھا اور انکو ڈرایا گیا تھا اس دن سے تاکہ اعمال بد میں مشغول ہوں اور اس دن سے جو آئیگا ہے وَجَاءَتْ
اور آئیگا اس دن بیچ میدان قیامت میں كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس یعنی ہر شخص مَعَهَا ہمراہ اسکے ہو سَائِقٌ ایک ہانکنے والا یعنی ایک فرشتہ ہمراہ
اسکے ہو کہ اسکو حساب کی جگہ ہانکتا ہوا لیجاوے وَشَهِيدٌ اور گواہ ہو یعنی وہ فرشتہ جو اسکے اعمال نیک اور بد کی گواہی دیوے اور یہی جناب امیر المومنین علیہ السلام
نے فرمایا ہے اور آپکی تفسیر میں بطریق اہلسنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مراد سائق سے میں ہی ہوں
اور مراد شہید سے علی بن ابیطالب ہیں پس اس عبارت میں وہ چاہیے کہ طریقہ سے تھا اور انصاف کا ترک کریں اور انصاف کریں کہ علی بن ابیطالب کو مثل دیگر صحابہ کے سمجھیں کہ
مرتبہ انکا سب سے زیادہ ہے بعد رسول خدا کے اور کہا جائیگا اس کو لَقَدْ كُنْتَ البتہ تحقیق تھا تو دنیا میں فِي غَفْلَةٍ بیچ غفلت اور بیخبری مِنْ هٰذَا
اس دن سے فَكَشَفْنَا پس کھولا اور اٹھا لیا ہم نے عَنْكَ تجھ سے غِطَاءَكَ پردہ غفلت تیری کا کہ جس امر حق کو تو نہ سنتا تھا وہ تو نے ہی آنکھوں سے دیکھا اور
یقین کیا فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ پس آنکھ تیری آج کے دن بسبب دور ہونے پردہ اور حجاب کے حَدِيدٌ تیز ہے دیکھنے میں اور چیزیں کہ نہیں دیکھی تھیں تو نے قیامت کے
چیزوں کو دیکھتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد بصیرت سے بصیرت علم کی معنی میں ہیں یعنی جو چیز کہ تجھ پر پوشیدہ تھا احوال قیامت کا آج کے دن اسکا تو عالم ہوا اور ابن عباس
کے نزدیک یہ خطاب کافر سے ہے یعنی اے منکر قیامت کہ دنیا میں تو بیخبر اور غافل تھا اور ہرگز اسپر ایمان نہیں لاتا تھا اور بعضوں کے نزدیک ہر شخص کی طرف
خطاب ہے اور مطلب یہ ہے کہ کوئی نہیں ہے کہ تمام عمر آخرت میں مشغول رہا ہو اور سوائے دنیا کے اسکو آخرت سے کبھی باز رکھا ہو اور فرمایا ہے کہ وَقَالَ قَرِينُهُ اور کہیگا
ہمنشین اسکا جو موکل ہے یعنی وہ فرشتہ کہ دنیا میں گواہ ہے اسکا تھا هٰذَا یہ مَا لَدَيَّ جو کچھ کہ نزدیک میرے عَتِيدٌ تیار ہے یعنی نامہ اعمال تیرا
اور یہی حضرت باقر اور حضرت صادق علیہما السلام سے منقول ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس ہمنشین سے وہ آدمی ہے کہ جو دنیا میں اسکا یار اور ہمدم تھا اور گمراہ کرتا
تھا اور اسکو اغوا کرکے بری فعال اس سے کرواتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے شیطان ہے کہ جو دنیا میں اسکا ہمنشین تھا اور گمراہ کرتا تھا اور وہ آدمی ہمنشین یا شیطان کہیگا کہ یہ ہے
پاس تیار میں اور تیری یاد عذاب دوزخ کا کہ ہمارا ہی سبب سے گمراہ ہوا تھا پس خدا کیجانب سے سائق اور شہید کو خطاب ہوگا کہ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ ڈالو تم
بیچ دوزخ کے كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ہر کافر کہ بہت انکار کرنیوالا تھا کہتے ہیں کہ یہ خطاب دوزخ کے فرشتوں کی طرف ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہی سائق اور شہید کیطرف
اور ابو القاسم حسکانی کہ علما اہلسنت سے ہے اسی آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے اور وہ کہتا ہے کہ روایت کی ہے ابو وائل نے ابو سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ جس وقت قیامت کا دن ہوگا تو فرمائیگا خدا تعالی مجھکو اور علی کو کہ ڈالو تم دونوں دوزخ میں اس شخص کو کہ دشمن رکھتا تھا وہ تم دونوں کو اور داخل کرو تم بہشت میں
اس شخص کو کہ دوست رکھتا تھا وہ تم دونوں کو اور یہی مراد قول حق تعالی سے ہے کہ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ اور عنید وہ شخص ہے کہ جو جانے اور آگاہ حق سے اور راہ
ہدایت پاسے اور محمد بن مسلم ثقفی سے روایت کی ہے کہ شریک بن عبداللہ نے کہا کہ میں سلیمان اعمش کی عیادت کو اور اسکا مزاج پوچھنے کو گیا تھا اور اسکے
مرض الموت میں اتفاقاً ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلی اور ابن شبرمہ بھی حاضر ہوئے اور ان سب نے کہا کہ اے ابو محمد تو آخرت کے نزدیک ہے اور چاہیے کہ توبہ کرے
اور جو گناہ ہوں پشیمان ہو اور جو باطل قول ہیں کہ تو انکو نقل کرتا تھا باز آوے اور توبہ کرے تو اور بعد اسکے کہا کہ علی بن ابیطالب کی تعریف میں
اور نقل کرتا تھا اور بہت سی حدیثیں حضرت امیر علی کی شان میں روایت کرتا تھا اور لوگوں کو اس راہ سے تو بلا کت میں ڈالتا تھا اور ان کو انہوں نے کہا ہے
پس چاہیے کہ ان سب باتوں سے توبہ کرے اعمش نے جس وقت ابو حنیفہ سے یہ تقریر سنی تو اپنے فرزندوں اور یاروں سے کہا کہ مجھکو بٹھلا دو انہوں نے اسکو بٹھلا دیا اور

[illegible]

توجہ لگا دیا اتنے میں کہا کہ ای ابو حنیفہ جان تو کہ ابو شقیق ناجی نے مجھکو خبر دی ہی کہ ابو سعید خدری سے کہ وہ کہتا تھا کہ سنا ہی میں نے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ جب
قیامت کا دن ہوگا تو خطاب حق تعالیٰ کا پہنچیگا کہ ای محمد صلعم اور ای علی القیا فی جہنم دوزخ میں اس شخص کو کہ دشمن تمہارا تھا اور داخل کرو تم بہشت میں
اس شخص کو کہ وہ دوست تمہارا تھا [illegible] علی بن ابیطالب دوزخ کے کنارہ پر اور کہیگا کہ ای دوزخ پکڑ تو اسکو کہ یہ دشمن میرا ہے اور چھوڑ تو اسکو کہ
وہ میرا دوست ہے اور یہی معنی ہیں آیۂ القیا فی جہنم کل کفار عنید کے ابو حنیفہ نے جس وقت یہ کلام سنا تو اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اٹھو اس مجلس سے تا کہ بہت سی
آواز تمہارے کان میں نہ پہنچے وہ سب ایسی اٹھکر چلے گئے اور [illegible] ابن عباس [illegible] کی ہے کہ وہ کہتے تھے [illegible]
رسول خدا صلعم سے کہ ای پسر عباس تمکو چاہیئے کہ تم علی بن ابیطالب کی دوستی اور پیروی اختیار کرو کہ گویا اسکی رہنمائی ہے اور پیروی اسکی نجات ہے خدا سے
میں شریک ہو وہ بندہ روشن [illegible] فرمانبردار [illegible] اور [illegible] اسکی محبت [illegible] دشمنی رکھے اور نزاع کرے اور کینہ اسکا
دل میں رکھے اور اسکے برخلاف [illegible] قیامت کے دن کنجیاں بہشت اور دوزخ کی اسکے ہاتھ میں ہونگی [illegible] بہشت میں اسکے حکم سے
داخل ہونگے اور دوزخی دوزخ میں اسکے حکم سے [illegible] اور اسی طرح کی روایتیں اہلبیت علیہم السلام سے [illegible] علیہ السلام نے فرمایا ہی
امیر المومنین علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جس وقت جمع کریگا خدا آدمیوں کو قیامت کے دن ایک مقام میں تو ہونگا میں اور تو ای علی عرش کی
کی داہنی طرف پھر فرمائیگا خدا [illegible] القیا فی جہنم [illegible] اس شخص کو کہ وہ دشمن تمہارا تھا اور جھٹلاتا تھا تمکو دوزخ میں [illegible]
قول حضرت صادق علیہ السلام کا ہی کہ علی تقسیم کرنیوالا بہشت اور دوزخ کا ہی اور مطابق اسکے امام شافعی امام اہلسنت کے شعروں میں ہے کہ
علی حبه جنة قسیم النار والجنة وصی المصطفیٰ حقا امام الانس والجنة اور ای کفار عنید کا وصف بیان کرتا ہی خدا تعالیٰ کہ مناع للخیر بہت
منع کرنیوالا ہو واسطے خیر کے یعنی زکوٰۃ مال کی کہ اسکو خرچ نہیں کرتا ہو واجب حقوق میں [illegible] منع کرنیوالا ہی معتد [illegible]
کرنیوالا ہی خدا کی مریب بہت شک لانیوالا ہی وحدانیت خدا میں [illegible] الذی وہ شخص کہ جعل کیا اوسنے شریک کیا
مع الله الها اخر ساتھ خدا کے معبود دوسرا فالقیاہ پس ڈالو تم اسکو فی العذاب الشدید عذاب سخت میں اور [illegible]
تاکید کے آیا ہی اور کہتے ہیں کہ خطاب [illegible] دوزخ کے ہی [illegible] اور قوم کو تثنیہ کے لفظ سے خطاب [illegible]
اور بعضے ایک آدمی کو کہتے ہیں کہ قوما و خرجا اور بعضے کہتے ہیں کہ [illegible] الق الق [illegible]
اور جس وقت وہ کفار عنید دوزخ میں [illegible] گمراہ کیا تھا [illegible] گناہ [illegible]
گناہ [illegible] ہمنشین کا ہی کہ اسنے مجھکو گمراہ کیا تھا قال قرینہ کہیگا ہمنشین اسکا ربنا ای پروردگار ہمارے ما اطغیته
[illegible] نہیں لیگیا ہوں میں اسکو ولکن کان لیکن وہ تھا فی ضلال بعید گمراہی دور میں
حق سے یعنی [illegible] زبردستی اسکو گمراہ نہیں کیا ہی بلکہ وہ اپنے اختیار سے [illegible] قدرت سے گمراہ ہوا قال لا تختصموا لدی خدا فرمائیگا [illegible]
[illegible] فائدہ تمہارے واسطے نہیں ہی وقد قدمت الیکم اور تحقیق پہلے بھیج چکا ہوں میں طرف تمہارے بالوعید [illegible]
اسکو یعنی پہلے اس سے دنیا میں اپنی کتابوں [illegible] زبانی پیغمبروں کی تمکو خبر دی ہی [illegible]
سے مطلع کیا [illegible] عذاب [illegible] ما یبدل القول لدی [illegible]
قول نزدیک میرے یعنی [illegible] دنیا میں کہہ چکا [illegible]
نہیں سکتا ہی اور اسکے خلاف [illegible] دنیا میں [illegible]
خدا [illegible] گناہ بخشیگا [illegible] بدلنا قول کا لازم [illegible] بخشش [illegible] وما انا
بظلام اور نہیں ہوں میں ظلم کرنیوالا للعبید واسطے بندوں کے کہ [illegible] انکو گناہ [illegible]

یوم نقول لجهنم یاد کر تو ای محمد صلعم اس دن کو کہ کہیں گے ہم دوزخ کے اور نافع اور ابوبکر یقول پڑھتے ہیں غائب کا صیغہ یعنی کہے گا خدا
دوزخ سے کہ هل امتلأت کیا بھر گیا تو کافروں اور گنہگاروں سے وتقول اور کہے وہ دوزخ کہ هل من مزید کیا کوئی باقی
ہے ان میں سے اور بھی یعنی وہ دوزخ کہیگی اور زیادہ ڈالو حق تعالی اور کافروں کو اس میں بھیجا جائیگا پھر بھریگی اور کہتے ہیں کہ دوزخ پر جو موافق وعدہ کے
وعدہ پر کر دینے کا خدا نے کیا تھا تو بہشت فریاد کرے گی کہ خداوند تو نے دوزخ کو پر کر دیا اور مجھ کو پر نہیں کیا ہے تو وقت خدا تعالی ایک خلقت کو پیدا کرکے
بہشت کو اس سے پر کریگا حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا اچھے ہونگے وہ آدمی کہ جو انہوں نے دنیا کا غم نہیں کھایا اور بعد ذکر وعدہ عذاب کفار کے
اور گنہگاروں کو مومنین پرہیزگاروں کے وعدہ بہشت کا ذکر کرتا ہے وازلفت الجنة اور نزدیک کیا جائیگا بہشت للمتقین واسطے
پرہیزگاروں کے غیر بعید کہ نہ دور ہو یعنی پاس ہوا اور بعید کی ضمیر جنت کی طرف پھرتی ہے کہ فعیل کا وزن مذکر اور مونث کے واسطے برابر ہے
یا واسطے اس کے کہ غیر بعید حال موکدہ واقع ہوا ہے اور موصوف کا محذوف ہے یعنی شیئا غیر بعید اور یا یہ کہ جنت بتاویل بستان ہے اور کہتے ہیں کہ ازلفت کے معنی یہ ہیں
یعنی آراستہ کیا جائیگا بہشت واسطے پرہیزگاروں کے اور بعضے تفسیر غیر بعید کی اس طرح پر کرتے ہیں کہ وعدہ مومنین کا بہشت میں داخل ہونیکا دور نہیں ہے
ان سے بلکہ عنقریب داخل ہونگے وہ اور دکھلانا پرہیزگاروں کو بہشت کے منزلوں اور درجوں کا داخل ہونے سے پہلے اس واسطے ہے کہ داخل ہونے سے پہلے وہ خوشحال ہوں اور بعد اس کے
اپنے درجوں کو بہشت میں پہونچکر ملاحظہ کیا ہو تو ملائکہ انسے کہیں کہ هذا یہ ثواب عظیم کہ یہ نعمتیں بہشت کی ہیں ما توعدون وہ چیز ہے کہ وعدہ
کئے جاتے تھے تم دنیا میں پیغمبر کی زبان پر اور یا یہ کہ هذا کا اشارہ ازلفت کے مصدر کی طرف ہے یعنی نزدیک کرنا بہشت کا وہ چیز ہے کہ وعدہ کئے جاتے تھے تم
دنیا میں یہ نزدیک کرنا بہشت کا لکل اواب واسطے ہر پھرنیوالے کے شرک سے طرف توحید کے یا گناہ سے طرف طاعت کے فرمانبرداری اور کل اواب
بدل واقع ہوا ہے للمتقین سے باعادہ حرف جار اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اواب سے وہ شخص ہے کہ بہت یاد کرنیوالا خدا کا ہو تنہائی میں اور پشیمان ہونیوالا
اور توبہ کرنیوالا ہو گناہوں سے حفیظ نگاہ رکھنیوالا شرع کی حدود کا اور رعایت کرنیوالا خدا کے احکام کا من خشی الرحمن بالغیب
وہ شخص کہ ڈرتا ہے خدا سے ساتھ غیب کے کہ اسکو دیکھا نہیں ہے اور پھر ڈرتا ہے اسکا یقین کرکے اور من بدل واقع ہوا ہے اواب کا اور رحمن کے معنی رحمت کرنیوالے کے ہیں
اسواسطے رحمن کا لفظ لایا ہے کہ باوجود ڈرنے کے اسکی رحمت کی امید رکھنیوالا ہو وجاء بقلب منیب اور آتا ہے ساتھ دل رجوع کرنیوالے کے طرف طاعت کے اور
نفرت کرنیوالے گناہوں سے اور ملائکہ کہینگے انہیں لوگوں کو کہ ادخلوها داخل ہو تم اس بہشت میں اور ادخلوا کا صیغہ جمع کا من کے معنی سے ہے کہ وہ مفرد
اور جمع دونوں کے واسطے آتا ہے تو کہا کہ داخل ہو تم بہشت میں بسلام ساتھ سلامتی کے ہر بلا اور زوال سے یا یہ کہ ملائکہ تم پر سلام کریں ذلك
یہ داخل ہونیکا وقت سلامتی سے بہشت میں یوم الخلود دن ہمیشہ رہنے کا ہے کہ پھر انکے موت کبھی نہ ہوگی اور فرماتا ہے کہ جس وقت بہشتی بہشت میں
داخل ہونگے لهم واسطے انکے ہے ما یشاؤن جو کچھ چاہینگے وہ قسم قسم کی لذتیں فيها بیچ اس بہشت کے ولدينا مزيد اور نزدیک
ہمارے زیادتی ہے اس سے کہ ارادہ کریں وہ اور وہ چیزیں ہیں ہمارے پاس کہ ہرگز انکے دل میں نہ گذری ہو اور انکی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو اور انکے کانوں نے نہ سنی
ہو اور کہتے ہیں کہ مراد مزید سے بخشنا اس زیادتی کا ہے کہ جو انکے استحقاق سے زیادہ ہو اور منقول ہے کہ بادل بحکم خدا بہشتیوں کے سروں پر گذرےگا اور پکاریگا
کہ کیا برساؤں تو وہ کہیں گے کہ ہم پر حوریں زیادہ کہ جنکو خدا نے فرمایا ہے ولدينا مزيد اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے نظر کرنی ہے طرف جمال پروردگار کے
اور اب خدا تعالی پھر کافروں کا ذکر کرتا ہے کہ وكم اهلكنا اور بہت ہلاک کئے ہیں ہم نے قبلهم پہلے ان کے واسطے کہ من قرن قرن
یعنی پہلے زمانہ کے لوگوں سے کہ هم اشد منهم وہ سخت تر اور قوی تر تھے بطشا بگرفتن یعنی قوت میں اور کثرت میں مال اور اسباب وغیرہ
مثل عاد اور ثمود وغیرہ کے کہ فنقبوا پس سیاحت کی انہوں نے في البلاد بیچ شہروں کے یعنی پھرے وہ شہروں میں تجارت کرنے کو اور مال جمع
کرنے کو یا موت کے ڈر سے اور عذاب کے نازل ہونے سے هل من محيص کیا جگہ بھاگنے کی تھی انکو موت سے یا عذاب کے نازل ہونے سے
اور نصیحت تو اس میں انکو دیتا ہی ہے جو کہ عاقل اور ہوشیار ہیں نہ غافلوں اور جاہلوں کو اسواسطے فرماتا ہے کہ ان في ذلك تحقیق بیچ اسکے یعنی ان باتوں میں جو

اس سورہ میں مذکور ہوئی ہیں لَذِکْرٰی البتہ نصیحت ہے لِمَنْ کَانَ لَهٗ یعنی اس شخص کے لیے کہ ہووے واسطے اُسکے قَلْبٌ دل اہل کرنیوالا اور سمجھنیوالا نصیحت کے باتونکو کان میں رکھنیوالا اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد قلب سے عقل ہے اور یہی قول ابن عباس کا ہے اور عقل کو قلب سے تعبیر فرمایا ہے دل محل ہے عقل اور ادراک کا اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ یا وہ شخص کہ لگاوے کان نصیحت کی طرف خصوصاً وہ نصیحت کہ جو قرآن میں مذکور ہیں وَهُوَ شَهِیْدٌ اور وہ دل حاضر ہو واسطے فہم اُن نصیحتوں کے کہ جسکو سنتا ہے اور فکر اور ذکر میں مشغول ہوتا ہے تاکہ اُن معنی کو سمجھے اور جسکا دل حاضر نہیں ہوتا ہے وہ غائب کے حکم میں شمار کیا جاتا ہے اور سننا اُسکا بمنزلہ نہ سننے کے ہے بسبب حاصل نہ ہونے فائدہ کی اُس سننے سے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جو لوگ کہ بعد قرآن کے رسولخدا کی باتیں آپس میں باہر کرتے تھے کہ کیا کہا تھا ابھی سو دل اُنکا حاضر نہ تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ دل متفکر ہو [illegible] اور شہید ہو [illegible] گواہی دیوے [illegible] اُسکی جگہ [illegible] اور بعضے کہتے ہیں کہ کان لگانیوالا طرف معنی قرآن کے اس طرح چاہیے کہ گویا رسولخدا سے سنتا ہے اور [illegible] ترقی کرے [illegible] کہ جبرئیل سے سنتا ہوں اور بعد [illegible] کہ خدا سے سنتا ہوں [illegible] اور ایسے ہی چاہیے کہ [illegible] کلام [illegible] اور [illegible] روایت کرتا ہے کہ [illegible] رسولخدا کے پاس [illegible] فرمایا کہ تم میں سے کون ایسا ہے کہ دو رکعت نماز کی ادا کرے [illegible] کہ دل اُسکا [illegible] دنیا میں مشغول نہ ہووے [illegible] میں اُن دونوں [illegible] ایک [illegible] علی ابن ابیطالب [illegible] کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز کی ادا کیں [illegible] جبرئیل نازل ہوئے [illegible] اور کہا کہ یا رسول اللہ خدا حکم فرماتا ہے کہ ان دونوں [illegible] علی کو دے موافق وعدہ رسولخدا نے فرمایا [illegible] جبرئیل [illegible] علی [illegible] کہ ان دونوں [illegible] حضرت عنایت کرینگے اور [illegible] دنیا [illegible] میں نہیں [illegible] شرط [illegible] برخلاف علی نے کیا [illegible] جبرئیل نے عرض کی کہ [illegible] بہتر اور افضل راہ خدا میں [illegible] ثواب [illegible] خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی ہرگز نہ پہنچو گے تم نیکی کو یہاں تک کہ خرچ کرو تم راہ خدا میں [illegible] ثواب زیادہ [illegible] علی نے [illegible] یہ بات [illegible] اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ [illegible] محل ایمان [illegible] اور وہ حاضر ہو [illegible] موافق [illegible] باطل [illegible] خدا تعالیٰ نے چھ روز میں آسمان اور زمین پیدا کیے شنبہ کے روز عرش پر آرام لیا اور تھک کر بیٹھ رہا [illegible] خدا تعالیٰ ان کے رد میں فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو وَمَا بَیْنَهُمَا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے پہاڑ اور درخت اور دریا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ بیچ چھ دن کے کہ وہ یکشنبہ سے جمعہ تک تھے وَمَا مَسَّنَا اور نہیں مس کیا ہم کو اس پیدا کرنے میں مِنْ لُّغُوْبٍ کسی ماندگی اور تھکن نے کہ جسکے سبب سے ہم آرام لیتے اور کہتے ہیں کہ جس وقت یہودیوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے شنبہ کو آرام کیا [illegible] آسمان اور زمین بنا کر تو رسولخدا کا رنگ سرخ ہوگیا حقتعالیٰ نے بعد تسکین فرمایا کہ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ پس صبر کر تو اے محمد اوپر اس کے کہ کہتے ہیں وہ یہودی جھوٹ اور بہتان کی راہ سے [illegible] کہ جو شخص قادر ہو عالم کے پیدا کرنے پر بدون ماندگی کے [illegible] قادر ہوگا [illegible] اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت قریش کی شان میں نازل ہوئی کہ وہ انکار قیامت کا کرتے تھے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ اور تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اسکے عوض میں [illegible] نعمتوں کے کہ تجھکو عطا کی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد تسبیح سے [illegible] نماز [illegible]

ایک کنارا ہو اور یہیں افضل ہے پہلے نماز صبح قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ پہلے نکلنے آفتاب کے کہ وقت نماز صبح کا ہے وَقَبْلَ الْغُرُوبِ اور پہلے
غروب کے کہ وہ وقت نماز ظہر و عصر کا ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اور رات میں پس تسبیح کر تو اسکو کہ وقت نماز مغرب و عشا کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
تہجد کی نماز مراد ہے وَأَدْبَارَ السُّجُودِ اور پیچھے سجدوں کے یعنی تسبیح کر تو پیچھے سجدوں کے یعنی پیچھے نمازوں کے اور اہل حجاز اور حمزہ اور خلف نے ادبار کو

بکسر ہمزہ پڑھا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر صبح کو اور ہر شام کو دس مرتبہ یہ پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و ہو
علی کل شیء قدیر اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد ادبار السجود سے دو رکعت ہیں بعد نماز مغرب کے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار رکعت ہیں بعد نماز مغرب کے
اور ایک روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ مراد اس سے وتر کی رکعت ہے آخر شب کی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے نماز وتیرہ ہے کہ وہ دو رکعت بیٹھکر ہیں بعد نماز عشا کے
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد اس سے ... نماز ... اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے نوافل ہیں بعد فرائض کے اور بعضے کہتے ہیں تسبیح ہے بعد ...
خوف دلاتا ہے قیامت کے احوال سے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاسْتَمِعْ اور سن تو اے محمد ... اور مراد اس سے ... آدمی ...
امر کو کہ خبر دیتا ہوں تجھکو قیامت کے احوال سے اور وہ یہ ہے کہ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ جس دن آواز دیگا آواز دینے والا اور یوم کا مضاف محذوف ہے
اور وہ لفظ حدیث کا ہے اور وہ مفعول ہے استمع کا اور تقدیر یوں ہے کہ استمع حدیث یوم ینادی المناد یعنی اور سن قصہ اس دن کا کہ آواز دیگا آواز
دینے والا یعنی اسرافیل یا دوسرا فرشتہ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ایسی جگہ سے کہ نزدیک ہے آسمان کے اور مراد اس سے صخرہ بیت المقدس ہے کہ تمام
زمین سے بارہ میل اور ایک روایت میں اٹھارہ میل آسمان سے زیادہ نزدیک ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد مکان قریب سے یہ ہے کہ سب کانوں کی نسبت
وہ قریب ہوگا کہ وہاں سے سب جگہ آواز برابر پہنچیگی اور بعضے کہتے ہیں کہ اسرافیل اس صخرہ پر جا کر ... آواز بلند پکار کر کہیگا
اے ہڈیو پرانی گلی ہوئی اور اے جوڑو بند ٹوٹے ہوئے کہ جدا ہوئے ہو اور اے گوشتو ریزہ ریزہ ہوئے اور اے بالو بکھرے ہوئے خدا تعالیٰ تمکو حکم کرتا ہے کہ جمع ہو واسطے
فیصلہ اور جزا کے اور یہ آواز دیگا آواز دینے والا يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ جس دن سنینگے لوگ آواز سخت کو بِالْحَقِّ
ساتھ حق کے یعنی واسطے حق کے کہ وہ جزا ہے اعمال کی اور بعضے کہتے ہیں کہ صور پھونکنے والا اسرافیل ہوگا اور آواز کرنیوالا جبرئیل ہوگا اور عامل ...
... اور تقدیر ... کہ یوم یسمعون ... یعنی جس دن سنینگے آواز سخت تو نکلینگے قبروں سے چنانچہ دلالت کرتا ہے اس پر ...
یہ قول آئندہ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ یہ دن نکلنے کا ہے یعنی ... آواز ... کہ یہ دن نکلنے کا ہے قبروں سے واسطے حساب اور جزائے اعمال کے اور
فرماتا ہے خدا کہ إِنَّا نَحْنُ تحقیق کہ ہم نُحْيِي زندہ کرتے ہیں آدمیوں کو یعنی ابتداء ان کو زندگی بخشتے ہیں ہم دنیا میں وَنُمِيتُ اور مارتے
ہیں ہم دنیا میں وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ اور طرف ہماری ہے پھرنا دوسری بار واسطے جزائے اعمال کے ہم زندہ کرینگے يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ
جس دن کہ شق ہوگی زمین اور دور ہوگی عَنْهُمْ ان سے یعنی مردوں سے اور بعد پھٹنے زمین کے وہ باہر نکلیں قبروں سے سِرَاعًا جلد جلدی کرتے ہوئے اور
دوڑتے ہوئے آواز کرنیوالے کی طرف ... اور ... ذَلِكَ یہ زندہ کرنا ... طرف مقام حساب کے
حَشْرٌ جمع کرنا ہے عَلَيْنَا يَسِيرٌ اوپر ہمارے آسان باوجود ... نَحْنُ أَعْلَمُ ہم زیادہ جاننے والے ہیں اور
خوب عالم ہیں بِمَا يَقُولُونَ ساتھ اس چیز کے کہ کہتے ہیں وہ کفار کہ انکار وحدانیت اور نبوت اور قیامت کا کرتے ہیں اور نالائق باتیں
حق میں ... کہتے ہیں وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ اور نہیں ہے تو اے محمد اوپر ان کے زبردستی کرنیوالا ... ایمان لاویں کہ قہر اور جبر
کرکے انکو مومن ... صرف ... پہنچانا ہے اور انکو رغبت دلانی ہے طرف ایمان کے اور ڈرانا عذاب خدا سے فَذَكِّرْ پس نصیحت کر تو
بِالْقُرْآنِ ساتھ قرآن کے یعنی ساتھ نصیحتوں قرآن کے مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ اس شخص کو کہ ڈرے وعدہ عذاب سے ... ع ۳ ۷ ۱۷
قیامت کے روز ... جو کوئی خوف رکھتا ہے اسی کو فائدہ ہوگا اور جو لوگ کہ اپنے کفر پر اصرار کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں انکو کچھ نفع نہ
... نصیحت کرنا تیرا

سُورَۃُ الذّٰرِیٰت یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں ساٹھ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام

فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ ذاریات کو پڑھے دن کو یا رات کو خدا تعالیٰ اسکی روزی کو درست کریگا اور روزی کو بہت فراخ کریگا اور نور اسکی قبر میں
پیدا کریگا کہ قیامت تک اسکی قبر اس نور سے روشن رہے **بسم اللہ الرحمن الرحیم والذاریات** قسم ہے
پراگندہ کرنیوالیوں کی یعنی قسم ہے ہواؤں کی کہ پراگندہ اور متفرق کرتی ہیں بادلوں کو یا خاک کو یا قسم ہے ملائکہ کی کہ پراگندہ کرتے ہیں بادلوں کو
یا قسم ہے عورتوں کی جو بچے جننے والیاں ہیں کہ اولاد کو **ذروا** پراگندہ کرنے کر **فالحاملات** پس اٹھانیوالیاں ہیں **وقرا** بوجھ بھاری یا بادلوں
یا اٹھانیوالے ہیں بادلوں کو بوجہ بھاری باران کے یا ملائکہ اٹھانیوالے ہیں بوجھ بھاری بادلوں کو یا عورتوں کی اٹھانیوالیوں کی بوجھ بھاری حملوں کو **فالجاریات**
پس چلنے والیاں ہیں کشتیوں کو دریا میں **یسرا** آسانی سے یہ صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی چلنا آسان یعنی چلنے والیاں آسان **فالمقسمات امرا**
پس تقسیم کرنیوالیاں ہیں امرا حکم الہی کو یعنی ملائکہ کہ جو امور ان سے متعلق ہیں جیسے برسانا باران کا اور تقسیم کرنا بندوں کی روزی کا اور اجلوں کا کہ نازل کرتے ہیں اور حضرت
صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ابن الکوا نے سوال کیا امیر المومنین علیہ السلام سے والذاریات ذروا سے فرمایا کہ وہ ہوائیں ہیں فالحاملات وقرا بادل ہیں
اور فالجاریات یسرا کشتیاں ہیں اور فالمقسمات امرا ملائکہ ہیں اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ فالمقسمات امرا ملائکہ ہیں کہ تقسیم
کرتے ہیں روزی بنی آدم کی طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور جو کوئی سوتا ہے اس وقت وہ اپنی روزی سے محروم ہو جاتا ہے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق
علیہما السلام سے منقول ہے کہ سوائے خدا کے کسی کی قسم کھانی جائز نہیں ہے اور خدا تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی چاہے قسم کھا سکتا ہے اور بعضے کہتے
ہیں کہ چار فرشتے ہیں کہ جنکو بندوں کے کام سپرد ہیں جبرئیل تو سختی کرنے پر ہیں اور میکائیل رحم کرنے پر اور عزرائیل ارواح قبض کرنے پر اور اسرافیل صور
پھونکنے پر اور حق تعالیٰ قسم یاد کرتا ہے اپنی عجائب مصنوعات اور کاریگری کی اس امر پر کہ **انما توعدون** تحقیق وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہو تم
قیامت کا اور حساب اور جزا اور بہشت اور دوزخ کا اور ثواب کا اور اعمال قیامت کا **لصادق** البتہ سچ ہے اور اسی طرح [illegible]
وان الدین اور تحقیق جزا بروز حساب **لواقع** البتہ واقع ہونیوالی ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے **والسماء ذات الحبک** قسم ہے آسمان
صاحب راہوں کی یعنی ستاروں کی راہوں والے کی کہ جگہ چلنے ستاروں کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حبک آسمان ستاروں کا ہے یعنی وہ آسمان کہ نہایت خوبصورت ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد
راہوں سے یہ ہے کہ آسمان میں بال سے ہیں جیسے کہ پانی میں ہوا چلنے سے ہو جاتی ہیں ایسی ہی آسمان میں راہیں ہیں [illegible] اور امیر المومنین سے
حبک کے معنی پوچھے تو فرمایا کہ حسن اور زینت کے معنی ہیں اور بعضوں کے نزدیک معنی استواری اور مضبوطی کے ہیں اور حسین بن خالد نے امام رضا علیہ السلام
سے پوچھا کہ حبک کیا چیز ہے خدا تعالیٰ کے قول میں والسماء ذات الحبک فرمایا کہ محبوک الی الارض یعنی ہموار کیا گیا زمین پر اور بیچ کر امام علیہ السلام
نے انگلیاں اپنی ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالکر فرمایا کہ اسطرح سے آسمان اور زمین [illegible] حسین نے عرض کی کہ اے
فرزند رسول خدا ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے رفع السماء بغیر عمد یعنی بلند کیا آسمان کو بغیر ستون کے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ بغیر عمد ترونہا
یعنی بدون ان ستونوں کے کہ دیکھو تم انکو یعنی وہ ستون کہ جنکو تم دیکھو وہ نہیں ہیں البتہ ستون ہیں لیکن تم انکو نہیں دیکھتے ہو پھر حسین نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ
وضاحت کیجیے فرمایئے کہ کیونکر ہے تب امام علیہ السلام نے اپنا دست چپ زمین پر بچھایا اور داہنے ہاتھ کا [illegible] اسپر رکھا اور فرمایا کہ زمین مثل
دست چپ میرے کے ہے اور آسمان پہلا اسپر ایک قبہ سا مثل دست راست کے ہے اور اسطرح سے زمین دوسری آسمان اول کے اوپر ہے اور اسکے اوپر آسمان
دوسرا مثل قبہ کے اور آسمان دوسرے پر زمین تیسری اور اسکے اوپر آسمان تیسرا ہے مثل قبہ کے اور اسیطرح ساتوں زمین اور ساتوں آسمان
ہیں اور عرش رحمان کا آسمان ساتویں کے اوپر ہے اور یہی ہے قول حق تعالیٰ کا الذی خلق سبع سموات طباقا ومن الارض مثلہن یعنی وہ خدا کہ
پیدا کیے اسنے سات آسمان طبق طبق اور زمین مثل انکی کہ وہ بھی سات ہیں یتنزل الامر بینہن یعنی نازل ہوتا ہے امر درمیان انکے [illegible] اور وہی امام [illegible]
[illegible] قائم ہیں روی زمین پر اور حکم الہی ان پر نازل ہوتا ہے جو بالا سے وہ درمیان آسمانوں اور زمینوں کے ہے اور امام [illegible]
زمینیں بھاری اور پہلی آسمان [illegible] صافی نے لکھا ہے کہ گویا امام علیہ السلام نے آسمان کو زمین [illegible]

اور بعضوں نے آسمان اور زمین کی باعتبار دونوں سطحوں آسمان کہا ہے اور خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے اس امر پر کہ اِنَّكُمْ تحقیق تم اے کافرو لَفِيْ قَوْلٍ
مُّخْتَلِفٍ البتہ بیچ قول مختلف کے ہو یعنی پیغمبر کے مقدمہ میں کبھی انکو شاعر کہتے ہو اور کبھی جادوگر اور کبھی دیوانہ اور یا یہ کہ قرآن کی نسبت مختلف
کہ کبھی تو اسکے معنی کو جادو کہتے ہو اور کبھی شعر اور کبھی افترا اور کبھی قصہ اور کبھی کہتے ہو کہ شیطان سکھاتا ہے اور کبھی کہتے ہو کہ سلیمان محمد کو تعلیم
کرتا ہے اور کوئی تو اسکو سچ جانتا ہے اور کوئی اسمیں شک کرتا ہے اور کوئی انکار کرتا ہے اور جھٹلاتا ہے اور غرض انکے بیان کرنے سے یہ ہے کہ وہ کفار اس پر
تامل کریں کہ حقیقت میں ان قولوں مختلف کے محال ہیں جیسے ویسا ہوں جس کے لئے بالکل حق ہے ہوں يُؤْفَكُ عَنْهُ پھیرا جاتا ہے اس سے
ایمان محمد پر یا قرآن پر مَنْ اُفِكَ جو کوئی کہ پھیر گیا ہے کہ نہایت صرف سے ایمان نہ لاویں کہ برابر اسکے کوئی امر نہیں پھیرا جاتا ہے اور یا یہ کہ پھیرا
جاتا ہے ایمان سے وہ شخص کہ علم الٰہی میں اسکا پھیرنا مقرر ہے کہ وہ بسبب عناد اور انکار کے ایمان نہ لاویگا اور یا یہ کہ پھیرا جاتا ہے حق سے وہ شخص کہ پھیرا گیا ہے
تمام نیکیوں سے اور فرماتا ہے کہ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ قتل کئے گئے ہیں یعنی لعنت کئے گئے ہیں جھوٹ بولنے والے ان مختلف قولوں کے اور بعید
خرص والے کے معنی ہیں یعنی ہلاک ہو جائیں اپنی جی سے بنا کر کہنے والے اور خرص کے معنی اندازہ اور اٹکل کے ہیں کہ اپنے گمان سے اور اپنی رائے سے بدون دلیل
کے کہتے ہیں الَّذِيْنَ هُمْ وہ لوگ وہ ہیں اپنی جی سے ایک بات بنا کر کہتے ہیں کہ وہ فِيْ غَمْرَةٍ بیچ جہالت کے سَاهُوْنَ غافل ہیں
بیخبر ہیں احکام خدا سے اور نہایت جہالت اور کمال غفلت انکی یہ ہے کہ ہنسی کی راہ سے يَسْئَلُوْنَ سوال کرتے ہیں کہ بتلاؤ اے پیغمبر اور مومنین کہ
اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ کب ہوگا دن جزا کا کہ تم اسکو واقع ہونیکی قسم کھائی ہے اور کہا ہے کہ اِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ واقع ہوگا
روز جزا کا يَوْمَ هُمْ جس دن کہ وہ کفار عَلَى النَّارِ اوپر آتش دوزخ کے يُفْتَنُوْنَ جلائے جاوینگے اور عذاب کئے جاوینگے اور مفتون
فتن سے مشتق ہے اور وہ سونے کو آگ میں پگھلانا ہے اور وقت جلنے کے ملائکہ انسے کہیں گے کہ ذُوْقُوْا چکھو تم جلنا اپنا دوزخ میں فِتْنَتَكُمْ یہ عذاب
هٰذَا الَّذِيْ یہ چیز ہے كُنْتُمْ کہ تھے تم دنیا میں بِهٖ ساتھ اسکے تَسْتَعْجِلُوْنَ جلدی کرتے اور کہتے تھے کب ہے اگر ہو سچے
اور اب مومنین کے وعدہ کا ذکر کرتا ہے کہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق پرہیزگار لوگ شرک اور گناہ سے فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ بیچ باغوں اور چشموں
بہشت کے ہونگے اٰخِذِيْنَ جس وقت کہ لینے والے ہونگے رغبت اور خوشی اور رضامندی سے مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ جو کچھ کہ دیا ہے انکو پروردگار انکے نے کہ
انکے اعمال نیک کے عوض میں نعمتیں بہشت کی عطا فرمائیں اور درجے انکے بلند کئے اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق وہ تھے قَبْلَ ذٰلِكَ پہلے اس سے دنیا میں
مُحْسِنِيْنَ نیکی کرنے والے یا احسان کرنے والے لوگوں پر اور یہ بھی ہے کہ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ تھے وہ تھوڑا سا راتوں میں سے مَا
يَهْجَعُوْنَ سوتے تھے اور باقی شب عبادت میں مشغول رہتے تھے اور قلیلا خبر کانوا کی ہے اور ما یہجعون فاعل قلیلا کا ہے اور یا یہ کہ قلیلا صفت مصدر محذوف
کی ہے یعنی کانوا یہجعون ہجوعا قلیلا اور ما زائدہ ہے اور یہجعون خبر کانوا کی ہے یعنی وہ لوگ دنیا میں تھوڑی شب سوتے تھے اور کثیر شب عبادت کرتے تھے
جس وقت کہ اور آدمی غافل سوتے تھے اور وہ متقی شب کو خالی نہیں رہتے تھے بلکہ تہجد کے نفلیں پڑھتے تھے اور ذکر خدا میں مشغول رہتے تھے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ
ایسی رات کم ہوتی تھی کہ جسمیں وہ نوافل نہ پڑھتے تھے اور یہی حضرت صادق سے منقول ہے اور بعضے قلیلا پر وقف کرتے ہیں اور ما کو نفی کے معنی میں
لیتے ہیں اور یہ معنی انکے بیان کرتے ہیں کہ محسنین دنیا میں کم تھے اور وہ خواب نہیں لیتے تھے بلکہ تمام شب بیدار رہ کر عبادت خدا میں مشغول رہتے تھے وَبِالْاَسْحَارِ
هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور بیچ سحر کے وقتوں کے کہ وہ آخر شب ہے وہ متقی استغفار کرتے تھے اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے تھے باوجود بیداری اور عبادت کثیر
شب کے اور انکی خواب گویا کہ تمام شب گناہوں میں بسر کرتے تھے اور یہ دلیل ہے اس پر کہ انہوں نے اپنے اعمال نیک پر ناز نہیں کیا ہے اور انکو شمار میں نہیں لائے
ہیں بلکہ اس پر استغفار کیے جیسے آدمی ہیں گناہوں پر اصرار کرتے ہیں اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کی شان میں ہے کہ
نماز تہجد کے وتر میں ستر بار استغفار کرتے ہیں آخر شب میں اور قتادہ کے تفسیر میں اہل سنت میں بھی یوں بیان کیا ہے کہ سعید بن جبیر نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے کہ یہ آیت شان میں اہل بیت کے یعنی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کے نازل ہوئی ہے اور بعد اسکے کہا کہ علی وہ تھے کہ ساری رات عبادت نماز پڑھتے تھے اور

اور ایک تہائی رات شب اول میں سوتے تھے اور جبکہ سحر کا وقت ہوتا تو وہ سب استغفار کرتے اور بیٹھتے اور بہت کثرت نماز کی بھی شب میں پڑھتے تھے اور تمام کلام الٰہی
انکی ختم کرتے تھے کئی اور بعضی تفسیروں میں اور صحیح روایتوں میں آیا ہے کہ ایک روز ضرار کہ حضرت علی کے اصحاب میں تھا معاویہ کی مجلس میں جا کر تھا تو معاویہ جانتا
تھا کہ ضرار حضرت ابو تراب کے خواص اصحاب میں سے ہے تو معاویہ نے اسے کہا کہ اے ضرار ابو الحسن علی ابن ابی طالب کے حال سے کچھ بیان کیجئے اور
جو کچھ تو نے انکی خصلتیں نیک دیکھی ہیں انکا ذکر کر تا کہ میں بھی مطلع ہوں انکی نیکیوں سے ضرار نے کہا کہ اے معاویہ مجھکو اس بیان سے معاف کر معاویہ نے کہا تجھکو
ضرور بیان کرنا ہوگا اور جو کچھ تو نے انکی نیک خصلتیں دیکھی ہیں انکو ظاہر کر ضرار نے فرمایا کہ اے معاویہ جان تو اور خبردار ہو کہ میں قسم کھاتا ہوں خدائے
عز و جل کی میں نے ایک رات انکو دیکھا ہے کہ مسجد کے محراب میں کھڑے ہوئے تڑپتے تھے مثل اس شخص کی کہ جسکو سانپ نے کاٹا ہو اور سر تمام ہوا اپنی داڑھی کو
ہاتھ میں پکڑا تھا اور فرماتے تھے کہ اے دنیا میرے غیر کو فریب دے اور مجھکو تو میں نے طلاق دی ہے [illegible] تین طلاق کہ
بعد وہ عورت کہ جسکو طلاق تین ہوں حرام ہو جاتی ہے اور فرمایا حضرت نے کہ دنیا زندگانی تیری نہایت کوتاہ ہے اور امر بزرگ تیرا تھوڑا اور بیفائدہ
اور آرزو تیری حقیر ہے آہ آہ توشہ کی کمی سے اور سفر کی دوری اور وحشت راہ اور خوف آنیکا [illegible] منزل [illegible] معاویہ
شاہ مرداں کا یہ حال سنا تو رویا اور کہا کہ خدا رحم کرے ابو الحسن پر اور ضرار سے پوچھا کہ ضرار تیرا حال انکے فراق میں کیا ہے اور انکی جدائی کیونکر
گذارہ کرتا ہے ضرار نے کہا کہ اے معاویہ حال میرا فراق میں انکے ایسا ہے جیسا اس عورت کا ہو کہ جسکا بچہ اسکی بغل میں ذبح کریں پس کیا حال ہوگا اس
عورت کا اور خدا تعالیٰ انکے متقیوں کے حال میں فرماتا ہے **وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ** اور بیچ مالوں انکے **حَقٌّ** حق معلوم ہے [illegible] **لِّلسَّآئِلِ**
واسطے سائل مانگنے والے کے **وَالْمَحْرُوْمِ** اور محروم کے کہ جو سوال نہیں کرتا ہے اور نہ مانگتا ہے سبب اسکے لوگ اسکو تونگر گمان کرتے ہیں اور اس سبب سے
زکوٰۃ اور صدقہ سے محروم رہتے ہیں اور یا محروم وہ شخص ہے کہ پیشہ کرتا ہے لیکن اپنے پیشے سے کچھ کمائی نہیں کر سکتا ہے اور یا وہ شخص ہے کہ مال غنیمت میں
حصہ نہیں [illegible] غرض یہ ہے کہ متقی اپنے مال میں سائل اور غیر سائل دونوں کو دیتے ہیں اور یہ غرض بیان کرنے سے [illegible]
آدمی [illegible] بعد اسکے بطلیس ایمان لانیکی بیان کرتا ہے کہ **وَفِی الْاَرْضِ** اور بیچ زمین کے **اٰیٰتٌ** نشانیاں ہیں قدرت خدا کی اسکے وجود پر اور
واحد ہونے پر **لِّلْمُوْقِنِیْنَ** واسطے اہل یقین کرنے والوں کے جو کہ حد استدلال کو پہنچتے ہیں اور دلیلوں میں فکر کرتے ہیں [illegible] اور وہ
نشانیاں انکی قدرت کی ہیں بہت سے ایک تو خود زمین ہے کہ اسکو بچھونا بنایا ہے اور پانی پر اسکو بچھایا مخلوقات کی سکونت کے واسطے اور چشمے اس میں جاری
کیے اور کانیں اور جواہر اس میں پیدا کیے اور حیوان قسم قسم کے بدن اور شکلیں اور فعلوں کے [illegible] کہ ہر ایک کی طبیعت
علیحدہ ہے اور روئیدگی قسم قسم کی اور پھول طرح طرح کے اور ترکاریاں اور پھل اور میوے پیدا کیے کہ ہر ایک پھول کا رنگ اور بو علیحدہ ہے اور ہر
اور میوے کا مزہ اور خوشبو جدی جدی ہے اور پہاڑ اور ریگستان اور دریا اور قطعہ ہائے زمین [illegible] کہ ایک شہر [illegible] دوسرا شہر [illegible] جائیں اور
سوا اسکے اور بہت نشانیاں انکی قدرت کی زمین میں ہیں کہ جنکے لکھنے کو ایک دفتر چاہیے **وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ** اور بیچ نفسوں تمہارے بھی نشانیاں اسکی
قدرت کی ہیں کہ دلالت کرتی ہیں کمال قدرت پر بنایا عالم کے کس طرح کی پاکیزہ صورت اور حسن اور عقل اور حواس اور کمالات آدمی کو دیئے اور
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پس نہیں دیکھتے ہو تم تامل کی آنکھ سے طرف [illegible] کہ [illegible] سمجھ جاؤ [illegible] اور کمال قدرت اور
علم کی طرف راہ لیجاؤ **وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ** اور بیچ آسمان کے ہے روزی تمہاری کہ باران رحمت آسمان کی طرف سے نازل ہوتی ہے تمہاری روزی کے پیدا
کرنے کے واسطے **وَمَا تُوْعَدُوْنَ** اور وہ چیز کہ وعدہ کیے جاتے ہو تم وہ بھی آسمان پر ہے [illegible]
اور کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ تمام روزیاں تمہاری اور جو کچھ کہ وعدہ کیے گئے ہو تم سب لوح محفوظ میں لکھا ہے اور وہ جو کہ آسمان [illegible] تم روزی کا
ذکر کر کہ وہ ایسی جگہ رکھی ہے کہ کوئی آفت اسکو نہیں پہنچتی اور اسی قول کی تاکید میں فرماتا ہے کہ **فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ** پس قسم ہے پروردگار
آسمان اور زمین کی **اِنَّهٗ لَحَقٌّ** تحقیق وہ امر مذکور کہ نشانیاں قدرت خدا کی اور روزی اور وعدہ کی گئی چیزیں [illegible]

ع ۱۳ ۱۸

مثل ما انکم تنطقون یعنی مثل اسچیز کے کہ تحقیق تم باتیں کرتے ہو کہ جیسے کہ تم اپنی باتیں کرنے میں کچھ شک نہیں کرتے ہو ویسا ہی اسمیں
امر میں شک لانا شبہ نہیں ہے اور مثل کا لفظ منصوب ہے کہ حال واقع ہوا ہے ضمیر حق کا اور حمزہ اور کسائی اور ابوبکر نے مثل کو مرفوع پڑھا ہے صفت
حق کی تقدیر کر کے اور اصمعی سے روایت ہے وہ کہتا تھا کہ ایک روز بصرہ کی جامع مسجد سے چلا جاتا تھا راہ میں ایک صحرائی سے ملاقات کی کہ وہ رہزنی کرتا تھا اور
اسوقت وہ ایک شتر پر سوار تھا اور تلوار اسکے گلے میں پڑی تھی اور کمان بازو میں لگی تھی اور جسوقت نزدیک میرے آیا تو سلام کیا اور مجھسے پوچھا کہ تو کون
قبیلہ میں سے ہے میں نے کہا کہ میں بنی الاصمع کے قبیلہ میں سے ہوں کہا کہ تو بنی الاصمع کے قبیلہ میں سے نہیں ہے میں نے کہا کہ ہاں اسی قبیلہ میں سے ہوں بعد اسکے مجھسے
پوچھا کہ تو کہاں سے آتا ہے میں نے کہا کہ میں ایسی جگہ سے آتا ہوں کہ جہاں تلاوت قرآن کی اور کلام خدا کی کرتے تھے کہا کہ خدا کا کلام ہے کہ آدمی اسکو پڑھ سکتا
ہے میں نے کہا کہ ہاں کہا کہ پڑھ تو آگاہ ہوں میں نے سورۂ ذاریات پڑھی اور جس وقت میں اس آیت پر پہنچا کہ وفی السماء رزقکم وما توعدون تو مجھسے کہا کہ بس اے اصمعی مجھکو
خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا یہ کلام خدا کا ہے کہ محمد صلعم پر نازل کیا ہے میں نے کہا کہ قسم ہے مجھے خدا کی کہ جس نے محمد کو خلقت کا پیغمبر کر کے بھیجا ہے یہ
کلام خدا کا ہے کہ محمد پر نازل کیا ہے تحقیق اس نے یہ کلام سنا تو اپنے اونٹ سے نیچے اترا اور اونٹ کو اپنے ذبح کر کے پارہ پارہ کیا اور کھال میں اسکی
لپیٹ رکھی اور مجھسے کہا کہ میری مدد کر کہ اسکو محتاجوں میں تقسیم کریں اور تلوار کو توڑ کر اور کمان کو خاک میں پوشیدہ کر کے صحرا کو چلا گیا اور کہا کہ وفی السماء
رزقکم وما توعدون اور اپنے نفس کو ملامت کیا اور کہا کہ اے نفس تو بر سوال ہے اس آیت پر چھتا اور مجھکو نصیحت نہ ہوئی اور اعرابی نے ایک بار سنکر نصیحت
پکڑی پس اصمعی نے اعرابی کو دیکھا یہانتک کہ میں حج کو گیا کہ وہ طواف میں ایک شخص نے مجھکو چپکے سے آواز دی جسوقت میں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ وہی اعرابی ہے سبب
کثرت عبادت کے ناتوان ہو گیا تھا اور فقط پوست اور استخوان اسکا باقی رہ گیا تھا اور رنگ اسکا زرد ہو گیا تھا مجھکو مقام ابراہیم میں لے گیا اور کہا کہ قدرے
کلام خدا کا مجھے سنا میں نے وہ سورۂ ذاریات پڑھی یہانتک کہ اس آیت پر پہنچا کہ وفی السماء رزقکم کہا کہ پایا میں نے جو کچھ خدا نے وعدہ کیا تھا اور کہا کہ کچھ
اور بھی پڑھ پس آیت پڑھی کہ فورب السماء والارض اعرابی نے ایک نعرہ مارا اور کہا کہ کون ہے کہ خدا کو غضب میں لایا اور اسکی قسم کو قبول اور راست نہ جانا
تین مرتبہ یہ کہا اور جان اپنی حق کو تسلیم کی اور ابوسعید خدری رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی تم میں سے روزی سے بھاگے تو
روزی اسکے پیچھے چلی جاویگی اور اسکو پاویگی جیسے کہ موت اسکے پیچھے جاتی ہے اور اسکو پاتی ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ روزی دو طرح کی ہے
ایک وہ ہے کہ جسکا تو طالب ہے اور دوسری وہ ہے کہ تیری وہ طالب ہے اور جسکا کہ تو طالب ہے وہ احتمال رکھتی ہے کہ تو اسکو پاوے یا نہ پاوے اور جو روزی کہ تیری طالب ہے
ممکن نہیں ہے کہ وہ تجھکو نہ پاوے اور حکمت روزی کے طلب کرنے میں یہ ہے کہ اسکے سبب سے عالم کا انتظام ہو اور آدمی آپس میں انس پکڑیں اور یہ جو حال حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا اور قوم لوط کا ہلاک ہونیکا بیان کیا ہے واسطے خوف دلانے کفار کے ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ھل اتاک کیا آئی ہے تیرے پاس اے محمد اور کیا
یعنی کیا آئی ہے تیرے پاس حدیث ضیف ابراہیم بات مہمانوں ابراہیم کی المکرمین کہ بزرگ تھے وہ نزدیک خدا کے یا ابراہیم نے انکی خاطر
انکی خدمت کی تھی اپنی اور ضیف اصل میں مصدر ہے واسطے اسکا اطلاق واحد پر اور کثیر پر دونوں پر ہوتا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ مہمان بارہ فرشتے
تھے کہ ہلاک کرنے قوم لوط کے نازل ہوئے تھے اور پہلے حضرت ابراہیم کے پاس گئے تھے اور تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ چار تھے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور
زرقائیل اور بعضے کہتے ہیں کہ تین فرشتے تھے اور بعضے کہتے ہیں نو تھے اور دسواں انکا جبرئیل تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ فرشتے سات تھے اور انکو
انکا جبرئیل تھا اور مہمان انکو واسطے کہا کہ وہ مہمان بنکر حضرت ابراہیم کے پاس آئے تھے اور یا یہ کہ حضرت ابراہیم نے انکو مہمان گمان کیا تھا اذ دخلوا
جس وقت داخل ہوئے وہ علیہ اوپر ابراہیم فقالوا پس کہا انہوں نے کہ سلام کیا ہے تجھپر سلاما سلام کرنا قال کہا ابراہیم علیہ السلام
سلام یعنی سلام تمپر اور جسوقت ابراہیم نے انکو دیکھا اور صورت میں انکی بیگانہ صورت تھے تو جواب سلام فرمایا کہ قوم منکرون قوم اجنبی کہ میں
تمکو پہچانتا نہیں ہوں اگر تمہارا حال سے واقف نہیں ہوں اور نہیں جانتا کہ تم کون آدمی ہو اور ابراہیم نے انکو اجنبی جو جانا انکو کہا کہ بدون اجازت کے وہ گھر میں داخل
ہو گئے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ سلام کرنیکی جہت سے انکار کیا ہے واسطے کہ اس زمانہ میں سلام کرنیکا دستور نہ تھا بلکہ سلام کرنا اسلام کے زمانہ میں سنت ہوا ہے

اور ابراہیمؑ نے جس وقت ان کی عادت کو دیکھا تو فرمایا کہ تم اجنبی ہو فراغ پس چپکے گیا ابراہیم الی اھلہ طرف اہل اپنے کے یعنی اپنے گھر کے لوگوں کے پاس گیا
یعنی چپکے کہ وہ مہمان جان نہ لیں کہ کہاں جاتا ہے واسطے کہ مہماندار کے آداب میں سے یہ ہے کہ اپنے امر کو پوشیدہ کرے اور بدون اطلاع مہمان کے کھانا حاضر کرے
فجاء بعجل سمین پس لایا ابراہیمؑ بچھڑا فربہ بھنا ہوا اور منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت سارہ کے پاس گئے اور کہا کہ مہمان عزیز اور
بزرگ آئے ہیں ان کے کھانا موجود ہے کہ ان کو کھلاؤں سارہ نے کہا کہ کچھ نہیں ہے مگر ایک بچھڑا ہے کہ بیٹے کے فرزند کی ہوس میں پرورش کیا ہے اور ہاتھ
پاؤں ان کے مہندی لگائی ہے ان کی بہت تعریف کرتی ہیں اور اپنی فرزند سے رکھتی ہے وہ بچھڑا بخشا ابراہیمؑ نے ان کو ذبح کیا اور بھون کر اور ایک
طبق میں رکھ کر مہمانوں کے پاس لے گئے فقربہ الیھم پس نزدیک کیا اس بچھڑے کو طرف ان کی یعنی ان کے سامنے زمین پر رکھا اور کہا نہیں انہوں نے ہاتھ
کچھ نہ بڑھایا قال کہا ابراہیمؑ نے ان مہمانوں سے کہ الا تاکلون کیا نہیں کھاتے ہو تم پس کیا نا آشنا حضرت ابراہیمؑ کی عادت تھی کہ وقت
کھانے مہمانوں کی طرف نظر نہیں کرتے تھے کہ کھانا کھانے سے حیا اور شرم کریں اس طرف بھی نظر نہیں کرتے تھے گمان یہ تھا کہ وہ کھانے میں مشغول ہیں
سارہ نے پردہ کے پیچھے سے دیکھا کہ وہ کھانا نہیں کھاتے ہیں ابراہیمؑ کو ان کی خبر کی حضرت ابراہیمؑ نے نگاہ کی تو دیکھا کہ وہ کھانا نہیں کھاتے ہیں
فاوجس منھم پس دل میں کیا ان کی طرف سے خیفۃ خوف اور گمان کیا کہ دشمن ہیں جیسا کہ گمان دشمنی کا کسی کے بری نیت ہوتا تھا
وہ کھانا نہیں کھاتا تھا اس خیال کیا ابراہیمؑ نے کہ یہ لوگ دشمن ہیں یا مال جان کے ارادہ پر آئے ہوں انہوں نے جس وقت ابراہیمؑ کی
حالت سے اثر خوف کا معلوم کیا تو قالوا کہا انہوں نے کہ لا تخف خوف کر تو اے ابراہیم اور اندیشہ اپنی طرف کا دل سے دور کر ہم
ملائکہ ہیں اور کہتے ہیں کہ جس وقت ابراہیمؑ نے جانا کہ یہ فرشتے ہیں انہوں نے کہا کہ پہلے ان کے دل کی خبر کی کہ یہ بچھڑا ہے ان کا اور ان کی بات کو جو ان کو کیا
جبرئیلؑ نے اس بچھڑے پر اپنا پر مارا وہ اسی وقت زندہ ہو گیا اور آواز کرتا ہوا اپنی ماں کی طرف چلا گیا سارہ نے جس وقت یہ دیکھا تو یہ حال دیکھ کر تعجب کیا
اور ابراہیمؑ نے بھی تعجب کیا وبشروہ اور خوشخبری دی ان فرشتوں نے ابراہیمؑ کو بغلام ساتھ ایک لڑکے کے کہ وہ سارہ سے پیدا ہوگا علیم
علم والا ہوگا کامل ہو وہ علم میں جس وقت کہ وہ حد بلوغ کو پہنچے اور نام اسکا اسحاق ہے پس جس وقت فرشتوں نے یہ خوشخبری دی تو فاقبلت
امراتہ پس متوجہ ہوئی عورت ابراہیمؑ کی اور متوجہ ہوئی طرف گھر کے یعنی سارہ زوجہ ابراہیمؑ کی وہاں سے اپنے گھر کی طرف واقع ہوئی
فی صرۃ بیچ فریاد کے یعنی فریاد کرتی ہوئی بانسی فصکت وجھہا پس ماتھا پیٹا اپنا یعنی ہاتھ منہ پر مارا جیسے تعجب کے وقت عورتیں
ہو گئی تھی اور وقت بچہ جننے کا گذر گیا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ جس وقت ان خوشخبری کو سنا تو حیرت سے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا
پر ہاتھ مارتی تھی وقالت اور کہا سارہ نے کہ میں عجوز عقیم بڑھیا ہوں بانجھ ہوں کیونکر بچہ جنوں گی اور منقول ہے کہ سارہ کی عمر
ان دنوں میں ننانوے برس کی تھی اور اس سے پہلے کبھی نہیں جنی تھی اور حضرت ابراہیمؑ کی عمر ایک سو برس کی تھی جس وقت فرزند کی خوشخبری سنی
تعجب کیا قالوا کہا ان فرشتوں نے اتنا تعجب مت کر کذالک ایسے ہی جیسے کہ ہم نے خوشخبری دی ہے قال ربک کہا ہے
پروردگار تیرے نے اور ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے ہیں وہی کہتا ہے کہ تمہارے فرزند پیدا ہوگا انہ تحقیق وہ خدا ھو الحکیم وہی ہے حکمت والا
ہے کہ اپنی حکمت سے بڑھاپے میں فرزند پیدا کرے اور ناامیدی کے زمانہ میں حکم کرے فرزند پیدا ہونے کا العلیم جاننے والا ہے اور تمام
امروں پوشیدہ کا اور کہتے ہیں کہ جس وقت جبرئیلؑ نے سارہ کا تعجب دیکھا تو کہا اے سارہ نظر کر چھت پر جس وقت چھت پر نظر کی تو
دیکھا کہ لکڑیاں چھت کی کہ مدت سے وہ خشک تھیں سب ہری اور سبز ہو گئیں اور میوہ لگا ہو گیا اس وقت سارہ کو فرزند ہونے کی طرف سے
اطمینان حاصل ہوا اور ابراہیمؑ نے جس وقت ان مہمانوں کو جانا کہ ملائکہ ہیں جانا کہ اس شکل میں آنا ان کا بے سبب نہیں ہے یقین ہوا کہ کسی امر
عظیم کے واسطے آئے ہوں گے واسطے اس کے ابراہیمؑ نے قال کہا ابراہیمؑ نے فما خطبکم پس کیا ہے کام تمہارا ایھا المرسلون اے بھیجے
گئے قالوا کہا انہوں نے جواب میں ابراہیمؑ کے کہ انا ارسلنا تحقیق ہم بھیجے گئے ہیں الی قوم مجرمین طرف قوم گنہگاروں کے

یعنی طرف قوم کہا کے کہ کفر سخت تر گناہ ہو نکا ہی اور مراد انکی لوط ہیں یعنی ہم طرف لوط کے بھیجے گئے ہیں لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ تاکہ بھیجیں ہم اوپر انکے اور
نازل کریں بعد ہلاک کے الٹا اور زیر و زبر کرنیکے شہر انکے حِجَارَةً مِّن طِينٍ پتھر مٹی سے پختہ جو کنکر کہے جاتے ہیں مُسَوَّمَةً
جنپر نشان کئے گئے ہیں وہ پتھر عِندَ رَبِّكَ نزدیک پروردگار تیرے کے لِلْمُسْرِفِينَ واسطے حد سے گذرنیوالوں کے کفر میں اور مسومۃ
حال واقع ہوا ہے اور معنی اسکے علامت اور نشان کئے گئے کے ہیں یعنی ہر ایک پتھر پر نشان کیا گیا تھا اور لکھا گیا تھا اوپر نام اس شخص کا کہ جو اس سے
ہلاک ہوگا کہتے ہیں کہ بعد ہلاک کرنے شہر کے اوپر الٹنے اسکے شہر وغیرہ کو بھر ان لوگوں پر برسے کہ جو اس قوم کے آدمی تھے شہروں میں نہیں تھے بلکہ وہ سفر میں شہروں کے
تجارت کیلئے اور اپنی ضرورت کیواسطے گئے تھے اور جسوقت اسہم برستے جاتا کہ پرفرشتے والے ہلاک کرنے قوم لوط کے جاتے تھے تو وہاں انکا اپنے
بھائی کیطرح لوط کے پاس پہنچے رنجیدہ ہوا اور ملامت ہوا کہ وہاں لوط نے انکا کیا حال ہوگا فرشتوں نے کہا کہ انکی طرف سے ہم ہمت کرینگے اور
انکے بیٹیوں کو کچھ ضرر نہ پہنچیگا فَأَخْرَجْنَا پس باہر نکالا ہمنے مَن كَانَ فِيهَا اس شخص کو کہ ہووے بیچ ان شہروں کے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
مومنوں میں سے فَمَا وَجَدْنَا پس نہ پایا ہمنے فِيهَا بیچ ان شہروں کے غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ مگر ایک گھر مسلمانوں میں سے
کہ وہ ایک گھر لوط کا تھا اور انکی دو بیٹیوں کا اور کہتے ہیں کہ تیرہ آدمی تھے یا چھ شخص لوط کی قوم میں سے ایمان لایا تھا اور خدا تعالی نے
مومنین کو مسلمین بھی فرمایا ہے کہ جو مومن ہو وہ مسلمان بھی ہوتا ہے لیکن یہ ضرور نہیں کہ جو مسلم ہو وہ مومن بھی ہو اور بچا ان فرشتوں کو وَتَرَكْنَا
اور باقی چھوڑی ہم بعد ہلاک کرنے اس قوم کے کفار کی اور نجات دینے مومنوں کے فِيهَا بیچ ان شہروں کے آيَةً ایک نشانی عذاب کی لِّلَّذِينَ
واسطے ان لوگوں کے یعنی واسطے نصیحت پکڑنے ان لوگوں کی يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ڈرتے ہیں عذاب دردناک سے اور ڈرنیوالوں کو خاص
کیا اسلئے کہ جنکے دل سخت ہیں اور کفر کی نہایت کو پہنچے ہیں وہ ان علامات و نشان سے ہرگز نصیحت نہیں پکڑتے ہیں اور نصیحت نہیں پکڑتے ہیں اب
قصہ حضرت موسی کا اور فرعون کا اور فرعونیوں کے ہلاک ہونے کا بیان کرتا ہے وَفِي مُوسَىٰ اسکا عطف فیہا پر ہے یعنی اور چھوڑی ہمنے بیچ قصہ
موسی کے نشانی عذاب کی إِذْ أَرْسَلْنَاهُ جسوقت کہ بھیجا ہمنے اسکو إِلَىٰ فِرْعَوْنَ طرف فرعون کے اور اسکی قوم کے بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ
ساتھ حجت ظاہر کے کہ وہ اژدہا ہو جانا عصا کا تھا اور روشن ہونا ہاتھ کا تھا اور جسوقت فرعون نے یہ ظاہر معجزہ کو دیکھا تو فَتَوَلَّىٰ پس پھرگیا ایمان
لانے سے بِرُكْنِهِ ساتھ قوت اپنی کے کہ کثرت لشکر کی اور مال کی اسکو حاصل تھی اور اسکے سبب سے وہ قوی ہوا تھا مثل مکان کے کہ رکنوں اور ستونوں سے
قوی اور استوار ہوتا ہے وَقَالَ اور کہا فرعون نے موسی کو کہ وہ سَاحِرٌ جادوگر ہے کہ ہماری نظروں کو بند کرکے بہا دکھاتا ہے أَوْ مَجْنُونٌ یا
دیوانہ ہے کہ ایسے کام کے انجام کو نہیں جانتا ہے محققین کہتے ہیں کہ فرعون کا جہل اسقدر بڑھا ہوا تھا کہ اسکی جہالت نے عقل کو اسکی خارج کر دیا تھا اسواسطے کہ
ساحر کو عقل چاہیے اور ذہن درست فہم کامل اور مجنون ہونا دلالت کرتا ہے بے عقل ہونے پر اور وہ ان دونوں وصفوں کو کہ آپس میں ایک دوسرے کی
ضد اور برخلاف ہیں موسی کو طعن کرتا تھا فرماتا ہے خدا کہ فَأَخَذْنَاهُ پس پکڑا ہمنے اس فرعون کو وَجُنُودَهُ اور لشکروں اسکے کو قہر اور
غضب میں فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ پس ڈالا ہمنے انکو بیچ دریا کے اور غرق کیا وَهُوَ مُلِيمٌ وہ جسوقت کہ وہ فرعون ملامت
کرنیوالا تھا اپنے نفس کو کہ کسواسطے میں نے موسی کے کہنے کو نہ مانا اور اسپر طعن کیا اور یہی سبب ہے کہ وقت غرق ہونیکے کہا کہ آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت
به بنوا اسرائیل اور مثل قصہ موسی کی ہے یہ کہ وَفِي عَادٍ اور چھوڑی ہمنے بیچ قصہ عاد کے نشانی عذاب کی إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ جسوقت
بھیجا ہمنے اوپر انکے الرِّيحَ الْعَقِيمَ ہوا بانجھ کو کہ نسبت درختوں پہلوں کے اور بادل باراں حاملہ نہیں کرتی تھی یعنی جس ہوا میں کچھ فائدہ نہ تھا وہ
انپر بھیجی کہ انکی جڑ کو اکھاڑ کر بیخ کر دیا اور نسل کو انکی قطع کیا اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہوائیں پانچ ہیں اور ریح عقیم بھی ہے پناہ
مانگو تم ساتھ خدا کے اس ہوا کی شر سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا کے پاس لشکر ہوا کے بھی ہیں عذاب کرتا ہے انکے ساتھ اس شخص کو کہ جو کوئی
اسکی نافرمانی کرے اور وہ ہوا جو انپر بھیجی تھی وہ ایسی تھی کہ مَا تَذَرُ نہیں چھوڑتی تھی مِن شَيْءٍ کسی چیز کو أَتَتْ عَلَيْهِ کہ آتی تھی اوپر اسکے

الا جعلتہ کالرمیم مگر کر دیتی وہ اسکو مانند کہنہ اور ریزہ ریزہ کے جیسے گھانس خشک اور استخوان کہنہ اور بوسیدہ ہوتی ہے اور یہ نقل
ولی موسی کی یہ قول بھی حقتعالی کا ہے وفی ثمود اور بیچ قصہ ثمود کے نشانی عذاب کی ہے خوف کرنیوالوں کو اذ قیل لھم جب
کہا گیا واسطے انکے بعد جھٹلانے حضرت صالح کی اور قتل کرنے ناقہ کے تمتعوا کہ فائدہ اٹھاؤ تم زندگانی دنیا کی اور نفع حاصل کرو تم بھی عمر سے
حتی حین ایک وقت تک کہ وہ وقت عذاب کا تھا کہ بعد تین روز کے انپر واقع ہوا فعتوا پس سرکشی کی انہوں نے عن امر
ربھم حکم سے پروردگار اپنے کے فاخذتھم پس پکڑا انکو الصاعقة بیہوش کرنیوالی عذاب نے کہ وہ چیخ جبرئیل کی تھی اور آگ
لا کے ہوگئی وھم ینظرون اور حال یہ ہے کہ وہ دیکھتے تھے اسلئے کہ وہ عذاب دن کو نازل ہوا تھا فما استطاعوا من قیام
پس نہیں طاقت رکھی انہوں نے کھڑے ہونے کی یعنی انکو یہ قدرت نہ ہوئی کہ کھڑے ہو کر بھاگ جاویں یا اس عذاب کو دفع کریں بلکہ اپنے گھروں میں اوندھے
منہ بل گر کے ہلاک ہوگئے وما کانوا منتصرین اور نہ تھے وہ بدلا لینے والے یا آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنیوالے عذاب کے دفع کرنے میں
وقوم نوح من قبل اور قوم نوح کو پہلے ان سے فعل مقدر سے منصوب ہے اور وہ اہلکنا ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر کلام سابق اور تقدیر اسکی اہلکنا
قوم نوح من قبل ہے یعنی اور ہلاک کیا ہمنے قوم نوح کو پہلے ان گروہوں مذکورہ کے اور یا اذکر کا لفظ مقدر ہے یعنی اور یاد کر قوم نوح کو یا یاد کر تو
قوم نوح کو اور یا منصوب ہے بنزع خافض اور فی آیتیں مقدر ہے اور دلالت کرتی ہے اوپر اسکے فی عاد کی اور اہل کوفہ کی قرأت میں مجرور ہے کہ
ہیں معنی پر عطف کئے ہیں یا عاد پر عطف کئے یعنی بیچ قصہ قوم نوح کے نشانی عذاب کی ہے واسطے ان لوگوں کے کہ خوف کرتے ہیں انھم کانوا
تحقیق کہ وہ قوم نوح کے آدمی تھے وہ قوما فاسقین ایک گروہ باہر ہو جانیوالے حکم خدا سے یعنی کافر اور حد سے گذرنے والے اور اب اپنی
کمال قدرت اور نعمت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ والسماء بنینٰھا اور آسمان کو بنایا ہمنے بأید ساتھ قوت اپنی کے وانا
لموسعون اور تحقیق ہم طاقت رکھنے والے اور قادر ہیں اسکے بنانے پر اور یا یہ کہ ہم کشائش کرنیوالے ہیں اسکو کہ بہت زیادہ اور بلند بنایا ہے
اور یا یہ کہ ہم فراخ کرنیوالے ہیں روزی کو بندوں پر والارض فرشنٰھا اور زمین کو بچھایا ہمنے اوپر پانی کے اور اسکو بستر اور بچھونا بنایا فنعم
الماھدون پس اچھے بچھانیوالے ہیں ہم کہ بچھایا ہمنے اسکو واسطے فائدے بندوں کے اور انکے نفع کے نہ واسطے ذات اپنی کے کہ ہم کسی چیز کے محتاج
نہیں ہیں ومن کل شیء اور ہر چیز سے مخلوقات کی قسموں سے خلقنا زوجین پیدا کئے ہمنے دو قسم کہ ایک دوسری کا جوڑا
یا تو باعتبار شکل کے کہ مرد اور عورت یا باعتبار ہیئت اور حالت کے جیسے کہ رات اور دن اور باعتبار مخالفت ذات کے جیسے کہ روشنی اور تاریکی اور تر
اور خشک اور سوا اسکے جیسے کہ آسمان اور زمین اور دریا اور خشکی اور جن اور انسان یا اوصاف میں مخالف ہوں جیسے کہ بردباری اور قہر اور بیماری
اور صحت اور تونگری اور فقیری اور رونا اور ہنسنا اور زندگی اور موت اور خوشی اور غم حاصل یہ ہے کہ ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہے بطریق جوڑا
ہونیکے پیدا کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد جوڑا پیدا کرنے سے نر اور مادہ ہیں اور یعنی آسمان کو بلند پیدا کیا ہے اور زمین کو بچھایا ہے اور ہر چیز کے جوڑ بنائے
ہیں واسطے کہ لعلکم تذکرون تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اسکو وسیلہ ان چیزوں کے پیدا کرنیوالے کی معرفت کا بناؤ اور اسکی عبادت میں مشغول ہو
اور مقصود جو مختلف چیزوں کے پیدا کرنے سے تھا پہچانا کہ پیدا کرنیوالا ایک ہے اور عبادت اسکی ہے تو ففروا پس بھاگو تم یعنی رجوع کرو تم کفر سے الی اللہ
طرف خدا کے کہ اسکو واحد جانکر اسکی پرستش میں مشغول ہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ حج کرو تم طرف خدا کی اور یہی حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ بھاگو تم اس چیز سے کہ تمکو منع کرے طاعت خدا سے اور بالکل طرف طاعت کے متوجہ
ہو جاؤ اور بعضے کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ بھاگو تم گناہوں سے طرف اسکے انی لکم تحقیق کہ میں واسطے تمہارے منہ من عذابہ نذیر ڈرانیوالا
ہوں مبین ظاہر معجزے دکھلا کر ولا تجعلوا اور نہ مقرر کرو تم مع اللہ ہمراہ خدا کے الٰھا اٰخر معبود دوسرا انی لکم تحقیق
میں واسطے تمہارے منہ من عذاب خدا سے نذیر مبین ڈرانیوالا ظاہر ہوں کہ ظاہر ہوا ہے ڈرانا میرا کذلک اسیطرح

مِنْ اُن لوگوں کی پاس آیا ہے الَّذِیْنَ ایسے ہی ان کو کبھی مجنون کہتے ہیں کبھی تجھکو جادوگر کہتے ہیں جسطرح کہ تجھکو جھٹلاتے ہیں
سَاحِرٌ کہ آدمی تھے ان کو کہ انکی قوم نے کہ انہوں نے کہا اِلَّا قَالُوْا کوئی پیغمبر مِّنْ رَّسُوْلٍ پہلے ان کفار کے قَبْلِھِمْ
جادوگر ہے یہ جسوقت کہ معجزہ دکھلایا اَوْ مَجْنُوْنٌ یا دیوانہ ہے جسوقت کہ غیب کی خبر انکو دیتا تھا یعنی پیغمبر کے معجزہ کو تو جادو سمجھتے تھے اور باتیں
انکی دیوانوں کی سی بیان کرتے تھے اَتَوَاصَوْا بِهٖ کیا وصیت کی ہے ان پہلوں نے ان پچھلوں کو اس قول کے کہنے کی پہلے سے ایسی
متفق ہیں اور حقیقت میں وصیت نہیں کی ہے پہلوں نے ان پچھلوں کو بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ بلکہ وہ ایک گروہ ہیں حد سے گزرنے والے کفر میں
اور نافرمانی کرنے میں اور اسی کفر اور سرکشی نے ان کو مشتاق کیا فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس منہ پھیر لے تو اے محمد صلعم انسے اور ارادہ انکی سزا دینے کا اور بدلا
لینے کا ست کر جب تک کہ حکم نہ آئے فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ پس نہیں ہے تو ملامت کیا گیا ہمارے نزدیک اگر وہ ایمان نہیں لاتے کیونکہ تو نے پیغام اور رسالت کا
حق ادا کیا ہے منقول ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور سوچا اور صحابہ نے غمگین ہوئے کہ شاید وحی منقطع ہو گئی ہے اور نازل
ہو گا عذاب پس یہ آیت نازل ہوئی کہ وَّذَكِّرْ اور نصیحت کر مسلمانوں کو فَاِنَّ الذِّكْرٰى پس تحقیق نصیحت تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ
نفع پہنچاتی ہے مومنوں کو یعنی جو لوگ ایمان لانے والے ہیں اُنکو نصیحت نفع کرتی ہے اور مجاہد سے منقول ہے کہ ایک روز امیر المؤمنین
پیرھن بدن پر لپیٹ کر گھر سے باہر نکلے غمگین اور رنجیدہ اور فرمایا کہ جسوقت یہ قول فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ نازل ہوئی تو ہم میں کوئی ایسا نہ تھا کہ غمگین نہوا
وحی کے منقطع ہونے کا یقین کیا اور عذاب کے نازل ہونیکا اور جسوقت یہ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ نازل ہوئی تو ہم خوشحال ہو گئے
اور بعضے علما کہتے ہیں کہ نصیحت کرنیوالے کو چاہیے کہ نصیحت میں دس چیزوں کا ذکر کرے کہ جس سے سننے والونکو فائدہ ہو اول ذکر نعمت خدا کا تاکہ اسکا شکر ادا
کریں دوسرے ذکر ثواب کا اور بلا کا تاکہ بلا پر صبر کریں تیسرے بیان کرنا گناہوں کا تاکہ توبہ کریں چوتھے ظاہر کرنا شیطان کی
وسوسوں کا تاکہ ان سے پرہیز کریں پانچویں ذکر دنیا کے زوال کا اور اسکی بے اعتباری کا تاکہ اس سے نفرت کریں چھٹے بیان کرنا موت کا
تاکہ اس کے لیے تیار رہیں ساتویں ذکر قیامت کا تاکہ اسکے کاموں میں مشغول ہوں آٹھویں بیان کرنا دوزخ کے طبقوں کا اور عذاب کی قسموں کا تاکہ
ڈرتے رہیں نویں بیان بہشت کے درجوں کا اور انکی نعمتوں کی قسموں کا تاکہ انکی طرف رغبت کریں دسویں کلام کرنا خوف اور رجا میں یعنی کبھی خدا تعالیٰ
کی عظمت اور جلال کو اور اسکی قہر کو اور غضب کو بیان کرنا تاکہ اس سے ڈرتے رہیں اور کبھی اسکی رحمت اور مغفرت کا ذکر کرنا تاکہ امید رکھیں پس جس نصیحت میں یہ دس امر
ہونگے تو سننے والونکو اس سے بہت فائدہ ہوگا اور فیض کامل پہنچیگا پھر حق تعالیٰ انکے سبب بیان کرتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اور نہیں پیدا کیا میں نے
جنوں اور آدمیوں کو اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مگر واسطے اسکے کہ عبادت کریں وہ مجھکو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میں نے ان کو پیدا نہیں کیا ہے مگر
اسلیے کہ انکو عبادت کا حکم کروں اور دلالت کرتا ہے اس طرف اسکا یہ قول وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے
یہ فرمایا کہ نہیں پیدا کیا ہے میں نے جنوں اور آدمیوں کو مگر اسواسطے کہ اقرار کریں مجھ پر عبودیت کا اور بندہ ہونیکا اور پہچانیں انکی صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کو اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امام حسین بن علی علیہما السلام نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اے لوگو خدا تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا ہے بندوں کو مگر اسواسطے کہ پہچانیں اسکو اور جسوقت
اسکی عبادت کریں تو اسکے غیر کی عبادت سے بے پرواہ ہو جائیں ایک شخص نے ان حضرت سے کہا کہ فدا ہوں تجھ پر باپ اور ماں میری اے فرزند رسول خدا کیا ہے معرفت اللہ کی
اور پہچاننا اسکا فرمایا کہ پہچاننا ہر زمانہ کے آدمیوں کو اپنے زمانہ کے امام کا جسکی کہ اطاعت ان پر واجب ہے اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ پیدا کیا ہے انکو واسطے امر اور
نہی کے اور نہیں پیدا کیا ہے خدا نے انکو ہر حال میں عبادت کرنیکو بلکہ پیدا کیا ہے تاکہ عبادت کریں تاکہ معلوم ہو کہ کون انمیں نیکی کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ
آیت منسوخ ہے آیہ وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ سے اور بعضے کہتے ہیں کہ غرض انکی پیدا کرنیسے یہی ہے کہ تمام انسان عبادت کریں لیکن تمام حاصل نہیں ہوتا ہے
اسلیے بعضے عبادت نہیں کرتے اور خدا پیدا کرنیکا انکو وقت میں مندوب کیا ہے اس غرض کا طرف عبادت کے مبالغہ کی جہت سے ہے حقیقت میں اور بعضے جو عبادت نہیں کرتے
ہیں اسلیے انکی غرض باطل نہیں ہوتی ہے جو کہا کہ مراد عبادت سے یہ ہے کہ اپنے اختیار سے کرے نہ مجبوری اور ناچاری سے اسواسطے کہ اگر مجبوری کی جہت سے ہوتی تو

عبادت کیلئے پیدا کیا ہے تو جو شخص اسکو ترک کرتا اور غرض عبادت سے حکم کرنیکے بجا نہ لاتا وہ بندگی کا فائدہ حاصل کرتا اور کسی کی عبادت کی حاجت اسکی غرض باطل نہیں ہوتی اور
یہ نہیں کہ کوئی کسی کو ہمیشہ کیواسطے کہہ یا بنا کر کے اس کو کہ اسکے واسطے بلاتے ہیں اور وہ آئیں یا نہ آئیں نہ کہا یا تو اسکی غرض میں کچھ خرابی نہ ہوگی اور کہ کھانا
موقوف ہو دوسرے کیے فرمایا ہے اور غرض انکی عبادت کرنیکے حکم سے یہ ہے کہ انکو وسیلہ سے آخرت میں ٹھکانا دیا جاوے اور اپنی مراد کو پہنچیں یہ کہ خدا تعالیٰ
کو اس سے کچھ فائدہ حاصل ہو کیونکہ ذات اسکی بے پرواہ اور کسی چیز کی محتاج نہیں ہے اور یہی عین فضل کرم ہے سب روزی دیتا ہے خواہ عبادت میں
انکی مشغول ہوں خواہ نہ ہوں اور کسی روزی کا ارادہ نہیں رکھتا چنانچہ فرماتا ہے کہ مَآ اُرِیْدُ مِنْهُمْ نہیں چاہتا ہوں میں ان بندوں سے مِّنْ
رِّزْقٍ کسی روزی کو وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ اور نہیں چاہتا ہوں کہ کھانا دیویں مجھکو بلکہ روزی اور کھانا دینا میری صفت ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ نہیں چاہتا ہوں کہ روزی دیویں کسی میری مخلوقات میں اور اپنی نفسوں کو کیونکہ نہیں چاہتا کہ مجھکو کھانا دیویں
کیونکہ تمام خلائق خدا تعالیٰ کی عیال ہوا ہے جو کوئی اسکی عیال کو کھانا دیوے تو گویا اسکو کھانا دیا ہے اور فرمایا کہ میں روزی دینے والا ہوں
اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا هُوَ الرَّزَّاقُ وہی روزی دینے والا ہے تمام مخلوقات کا اور اسکی ذات کسی کی محتاج نہیں ہے ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ
صاحب قوت مضبوط اور قوت والا ہے اور قدرت و قوت میں کامل ہے اور عاجزی و محتاجی کو اسکی طرف ہرگز دخل نہیں ہو سکتا اور کفار
قریش با وجود کمزوری اور ضعف کے اسکی قدرت کی نشانیوں کو دیکھکر ایمان نہ لائے اور رسول خدا کو جھٹلایا اسلئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس تحقیق واسطے ان لوگوں کے ظلم کیا ہے انہوں نے اپنی نفسوں پر کفر کیساتھ اور پیغمبر کو جھٹلایا اور یہ ظلم کیا ہے انہوں نے
آل محمد کے حقوق غصب کئے انکے واسطے ذَنُوْبًا ایک حصہ عذاب کا ہے مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ مانند حصہ عذاب انکے یاروں کے جو کہ پہلی
امتوں میں گذرے ہیں کہ کفر کرنیوالے اور جھٹلانیوالے پیغمبروں کے مثل قوم نوح اور عاد اور ثمود وغیرہ کے یعنی انکو وہ عذاب ہوگا جو پہلی امتوں کا ہوا ہے اور ذنوب
اصل میں پانی سے بھرے ہوئے ڈول کو کہتے ہیں کہ جو بہت بڑا ہوتا ہے اور وہ مذکر کیا جاتا ہے اور اس پانی کے حصہ تقسیم کرتے ہیں
کہتے ہیں کہ ایک نوبت ہماری اور ایک نوبت تمہاری ہے اسواسطے حصہ کے معنی میں استعمال ہوا اور یہاں عام ان کا واقع ہوا اور کفار کہتے تھے کہ اب
سنکر کہتے تھے کہ کب یہ وعدہ آویگا اور کس وقت وعدہ پورا ہوگا مسلمانو تم عذاب کی جلدی کرتے ہو فرماتا ہے کہ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ پس نہ جلدی کریں مجھ سے
عذاب کے واقع ہونے میں کہ وہ آخرتک نہ ہوگا اور اب انکے عذاب کا بیان کرتا ہے کہ فَوَيْلٌ پس ویل ہے اور یہ کلمہ وقت واقع ہونے عذاب اور بلا کے
کہا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ ویل دوزخ کے ایک کنویں کا نام ہے بس پس ہے لِّلَّذِيْنَ واسطے ان لوگوں کے كَفَرُوْا کفر کیا ہے انہوں نے مِنْ يَّوْمِهِمُ
عذاب میں انکے سے الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ وہ دن کہ وعدہ کئے جاتے ہیں اس دن کا اور مراد اس سے روز قیامت ہے یا روز بدر سورۃ الطور
یہ سورہ مکی ہے اور اس میں انچاس آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ طور کو پڑھے خدا تعالیٰ اسکو واسطے دنیا اور آخرت کی
جمع کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ رسول خدا اس سورہ کو نماز مغرب میں پڑھتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ وَالطُّوْرِ قسم ہے
طور کی اس لفظ کے معنی زبان سریانی میں پہاڑ کے ہیں اور مراد اس سے وہ پہاڑ ہے کہ جس پر خدا تعالیٰ کا کلام حضرت موسیٰ نے سنا اور وہ مدین میں ہے یا
ارض مقدس میں اور سورۂ تین میں بھی اسکا ذکر آیا ہے کہ وہ طور سینین اور قسم کھائی اسکی ذکر کے سبب کی برکت کی ہے اور اسکے فائدہ کی کثرت
سے ہے اور ابن عباس کے نزدیک وہ پہاڑ ہے کہ جسپر گھاس وغیرہ درخت اگتے ہوں اسکو سبز جیسا کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ہر پہاڑ ہے اسکو طور
کہتے ہیں بسبب کثرت گھاس کے اور تنہا گھانس کو کہتے ہیں اور دوسرے کو نہ کہتے ہیں بسبب کثرت کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مطلق پہاڑ کو کہتے ہیں اور یہ جو
لام تعریف کا آیا ہے تو وہ خاص ہو جاتا ہے وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ اور قسم کتاب لکھی گئی کی فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بیچ کشادہ کے
وقت پڑھنے کو اور مراد اس سے قرآن شریف ہے اور بعضوں کے نزدیک مراد توریت ہے اور وہ ہر نہی کی ہے اور یا مراد لوح محفوظ کی ہے یا
مراد بندوں کے نامہ اعمال ہیں ہے اور تینوں کتاب کے واسطے تعظیم کی ہے اور یہ قرآن سے کہتے ہیں کہ جسپر لکھا ہو اور یہاں کاغذ مراد ہے کہ جسپر لکھا جاوے

والبیت المعمور اور قسم ہے گھر آباد کی کہ وہ کعبہ معظمہ ہے اور آبادی اسکی حاجیوں کی کثرت سے ہے اور وہ اول گھر ہے کہ جو زمین پر بنایا گیا واسطے
عبادت بندوں کے اور قمی نے لکھا ہے کہ بیت المعمور آسمان چہارم پر ہے اور آبادی اسکی فرشتوں سے ہے کہ ہر روز ستر ہزار ملائکہ داخل ہوتے ہیں اور پھر
اسکی طرف کبھی عود نہیں کرتے ہیں اور یہی حضرت امیر المومنین سے منقول ہے فرمایا کہ نگہبان اور خزانہ دار اسکا ایک فرشتہ ہے کہ اسکو رضوان کہتے ہیں اور وہ گھر یاقوت
سرخ کا ہے اور خدا تعالی نے اسکو حضرت آدم کے زمانہ میں زمین پر بھیجا تھا اور حضرت نوح کے طوفان کے وقت حکم دیا کہ اسکو پھر آسمان پر لیگئے اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ملائکہ کو حکم دیا کہ اسکا طواف کرو اور بعد اسکے ملائکہ کو زمین پر بھیجا اور فرمایا کہ زمین پر مثل اسکی اور مقدار میں اسکی ایک مکان بناؤ
اور حکم دیا کہ جو کوئی زمین پر ہے اسکا طواف کرے اور وہ کعبہ ہے اور منقول ہے کہ بیت المعمور کعبہ کے مقابل ہے اگر بیت المعمور سے کچھ چیز گرے کعبہ کے اوپر گرے اور
البتہ ظاہر یہ ہے کہ وہ آسمان اول پر ہے اور حدیث معراج میں ہے کہ وہ ساتویں آسمان پر ہے اور ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ بیت المعمور آسمان دنیا پر
اور آسمان چہارم پر ایک نہر ہے کہ اسکو نہر حیوان کہتے ہیں جبرئیل ہر روز وقت طلوع آفتاب اس میں داخل ہوتا ہے اور جسوقت باہر نکلتا ہے پر جھاڑتا ہے تو ستر ہزار
قطرے اسکے پروں سے گرتے ہیں اور ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور ان سب ملائکہ کو بیت المعمور میں داخل ہونیکا خدا تعالی حکم کرتا ہے پس وہ
اس وقت بیت المعمور میں داخل ہوکر نماز پڑھتے ہیں اور اسکا طواف کرتے ہیں اور یہی اتفاق ہے خدا تعالی دوسرے روز اور فرشتے پیدا کرتا ہے اور طواف اسکا اور داخل
ہونیکا حکم کرتا ہے اور پھر انکو نوبت اسکے طواف کی نہیں پہنچتی ہے والسقف المرفوع اور قسم ہے چھت بلند کی گئی ہے یعنی آسمان کی کہ وہ مانند
چھت کے ہے زمین پر اور یہ قول حضرت امیر المومنین کا ہے والبحر المسجور اور قسم ہے دریا بھڑکائے گئے کی اور بعضے کہتے ہیں کہ قسم ہے دریا افروختہ کئے گئے کی کہ مراد
دوزخ سے ہے اور منقول ہے کہ امیر المومنین نے ایک یہودی سے پوچھا کہ تمہاری کتاب میں دوزخ کس جگہ میں لکھا ہے کہا کہ دریا میں فرمایا کہ اسکو قول میں
سچا گمان کرتا ہوں اسلئے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ والبحر المسجور اور منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قیامت کے دن دریاؤں کو آتش سے پر کریں گے اور ایک روایت میں آتش کو
روشن کریں گے اور دوسری روایت میں ہے کہ سب دریاؤں کو قیامت کے روز روشن کریں گے یہانتک کہ مانند آتش سوزاں ہو جائیں گے اور بعد اسکے سب کی آگ ہوکر
بہانیکے کہ سب ایک دریا ہو جائیں گے پس اسکو دوزخ میں جاری کریں گے اور امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد بحر مسجور سے ایک دریا ہے نیچے عرش کے اور وہ دریا
اسکا مقابل سات آسمان اور زمینوں کے ہے اور پانی اسکا گاڑھا مانند منی کے ہے اور نام اسکا بحر حیوان ہے اور قیامت کے روز خدا تعالی اسکو حکم کریگا کہ چالیس صباح
وہ قبروں پر برسے اور دوسری حدیث میں ہے کہ سب خلائق اس سے زندہ ہو جائیں اور زندہ ہوکر قبروں سے باہر نکلیں پس ان سب چیزوں کی خدا تعالی قسم کھاتا ہے اس بات پر کہ
ان عذاب ربک تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا لواقع البتہ واقع ہونیوالا ہے کافروں اور گنہگاروں کو ماله نہیں ہے واسطے اس
عذاب کے من دافع کوئی دفع کرنیوالا کہ اس عذاب کو دفع کرے اور وجہ الاستدلال ان امور کی کہ جنکی قسم کھائی ہے عذاب کے واقع ہونے پر یہ ہے کہ وہ امور دلالت کرتی ہیں اسکی کمال قدرت
حکمت پر اور انکی خبر کی سچائی پر اور ... جبیر بن مطعم سے منقول ہے کہ کہا کہ میں مدینہ میں گیا تا کہ رسول خدا سے ... گفتگو کروں ... آیا اسوقت حضرت نماز
صبح میں مشغول تھے اور سورہ طور پڑھتے تھے جسوقت اس آیت پر پہنچے کہ ان عذاب ربک لواقع ... ایسا خوف ہوا کہ نہایت خوف سے دل میرا شکافتہ ہو جاتا تھا اسوقت میں نے اسلام کو
قبول کیا ... کہ مبادا عذاب نازل ہو اور میں حالت کفر میں جاؤں اور عذاب کے وقت کا بیان کرتا ہے یعنی عذاب واقع ہوگا یوم تمور السماء
جسدن کہ بیقرار ہو اور بہت حرکت کریگا آسمان مورا بیقرار ہوکر اور پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے وتسیر الجبال اور روانہ ہوں پہاڑ زمین سے
اکھڑ کر سیرا روانہ ہونا کہ مانند غبار کے پراگندہ ہوکر اڑ جائیں اور جسوقت یہ واقع ہو فویل پس وائے ہے یومئذ اس دن
للمکذبین واسطے جھٹلانیوالوں خدا اور رسول کے الذین ھم وہ لوگ کہ وہ فی خوض بیچ شروع کرنے امر باطل کے کہ وہ ... قرآن
اور جھٹلانا ہے پیغمبر کا اور انکار کرنا قیامت کا ہے اور میں وہ یلعبون بازی کرتے ہیں اور ... اسکا نہیں کرتے ہیں اور عذاب انپر واقع ہوگا یوم
یدعون جسدن کہ بلائے جائیں گے اور دفع کئے جائیں گے کمال سختی سے الی نار جہنم طرف آتش دوزخ کے دعا دفع کرنا ساتھ سختی
کے اور اسوقت انکو کہا جاوے گا ھذہ النار التی یہ آگ وہ ہے کہ کنتم بہا تھے تم ساتھ اسکی دنیا میں تکذبون تکذیب کرتے اور جھٹلاتے

اور تمہارا سرکالا کرتے تھے اور پیغمبر جو تمکو معجزہ دکھلاتا تھا تو تم اسکو جادو کہتے تھے اور کہا جائیگا أَفَسِحْرٌ هَٰذَا کیا یہ جادو ہے یہ کہ جو تم دیکھتے ہو یعنی یہ عذاب
کہ تم دیکھتے ہو کیا یہ بھی جادو ہے جیسے کہ دنیا میں تم جادو کہتے تھے کہ اسکو بھی جادو کہو أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ یا تم نہیں دیکھتے ہو اس عذاب کو
کیا اندھے ہو جیسے کہ دنیا میں اندھے تھے … دلالت کرتی ہیں کہا جائیگا انکو کہ اصْلَوْهَا داخل ہو تم اس دوزخ
میں جاؤ تم اس میں فَاصْبِرُوا پس صبر کرو تم عذاب پر أَوْ لَا تَصْبِرُوا یا نہ صبر کرو تم سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ برابر ہے اوپر تمہارے صبر کرنا
اور جزع و فزع اور فریاد اور زاری کرنا سوا دوزخ کی تمہاری … نہیں ہے اور … صبر کرنیکے … اور …
إِنَّمَا تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہیں کہ جزا دیئے جاتے ہو تم مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اسچیز کی کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں … کرتے تھے
… اور خدا تعالی متقیوں کا حال بیان کرتا ہے کہ إِنَّ الْمُتَّقِينَ تحقیق پرہیزگار … فِي جَنَّاتٍ بیچ
بہشتوں کے ہونگے وَنَعِيمٍ اور نعمت … فَاكِهِينَ مزہ پاتے ہوئے … اور خوشحال ہونگے بِمَا آتَاهُمْ
بسبب اسچیز کے کہ دیا ہے انکو … رَبُّهُمْ پروردگار انکے نے وَوَقَاهُمْ اور نگاہ رکھا انکو رَبُّهُمْ پروردگار انکے نے عَذَابَ الْجَحِيمِ عذاب
دوزخ سے اور اگر … مقصد … بہشت …
اور نگاہ رکھنا دوزخ کے عذاب سے … بہشت میں داخل ہوں … كُلُوا وَاشْرَبُوا کھاؤ اور پیو … بہشت کے کھانوں
اور پینے کی چیزوں سے هَنِيئًا خوشگوار …
… اہل کتاب میں سے رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابو القاسم تو دعوی کرتا ہے کہ بہشتی بہشت کا کھائینگے … فرمایا قسم اس
شخص کی کہ جان میری اسکے دست قدرت میں ہے … قوت سو مرد کی …
اور پینے … ایک پسینا … مشک سے زیادہ … تحلیل ہوگا …
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ بسبب اسکے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں … فضل … انعام کیا …
اعمال نیکی … مُتَّكِئِينَ حالانکہ تکیہ لگائے ہونگے … بہشت میں عَلَىٰ سُرُرٍ اوپر تختوں کے …
اور … مَصْفُوفَةٍ صف باندھے ہوئے … وَزَوَّجْنَاهُمْ اور جوڑا کردینگے ہم
انکو بِحُورٍ عِينٍ ساتھ حور عین کے … عورت کو کہتے ہیں …
اور عین کشادہ چشم کو کہتے ہیں … سیاہی آنکھ کی بہت سیاہ ہو وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
پیروی کی ہے انکی اولاد انکی نے بِإِيمَانٍ ساتھ ایمان کے … انکی اولاد … انکی پیروی …
… بہشت … اور …
… أَلْحَقْنَا بِهِمْ پہنچائینگے ہم ساتھ انکے … ذُرِّيَّتَهُمْ اولاد انکی کو … ایمان کی
… بہشت میں … اولاد … ابو … ہونگے … فرمایا …
خدا تعالی بلند کریگا اولاد مومن … درجہ … مومن …
روشن ہوتے … اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی … امیر المومنین علیہ السلام … فرمایا …
… اور بعد … آیت تلاوت فرمائی … علیہ السلام … فرمایا …
عباس … مومن … خداوند … فرزند … کہاں ہیں … اولاد …
… بہشت میں … مومن … خداوند … فضل … صلی اللہ … حکم …

اور اولاد صغیر کی جنت میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے مومنین کے لڑکوں کو حضرت ابراہیم اور سارہ کو سپرد کیا ہے پرورش کے واسطے وہ انکو ایک درخت سے غذا دیتے ہیں جو بہشت میں ہے اور انکے پستان ہیں گائے کے پستان کی طرح اور وہ محل ہیں انکو کہتے ہیں قیامت کے روز انکو لباس پاکیزہ پہنا کر اور خوشبو لگا کر بطور تحفہ کے انکو انکے باپوں کے پاس بھیجا جائیگا اور انکے ساتھ سیر کرینگے وہ بھی مثل انکے باپوں کے بہشت میں بادشاہ ہونگے اور یہ تفسیر ہے قول حق تعالیٰ کی وَالَّذِینَ
آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِإِیمَانٍ اور منقول ہے کہ اولاد صغیر کفار کی کبھی دوزخ میں نہ جائینگے بلکہ بہشت میں جائینگے اور کہتے ہیں کہ وہ یا تو غلام ہونگے بہشت والوں کے یا خدمتگار ہونگے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ بہشت کی چڑیاں بنائے جائینگے اور کہتے ہیں مراد اولاد کے لاحق ہونے سے یہ ہے کہ وہ اپنے باپوں کو دیکھینگے کہ انکے ملنے سے خوش ہونگے نہ یہ کہ انکے درجے میں ایک مکان میں ہوں کہ اس صورت میں باپوں کے درجہ کی کمی اور نقصان لازم آتا ہے اور یہ سمجھو کہ خدا تعالیٰ اولاد کے درجہ کو اگر باپ کے درجہ سے کم ہوگا تو اپنے فضل اور کرم سے بلند کریگا اور بڑھا دیگا انکی باپوں کی خوشی کیواسطے اور باپوں کے درجہ میں کچھ کمی نہ کریگا چنانچہ فرماتا ہے وَمَا أَلَتْنَاهُمْ اور نہ کم کرینگے ہم مِّنْ عَمَلِهِمْ انکے عمل سے مِّن شَیْءٍ کچھ بھی یعنی اپنے فضل اور کرم سے اولاد کے درجہ کو بلند کرکے انکے باپوں کے درجہ میں پہنچا دینگے اور باپوں کے درجے کم نہ کرینگے کُلُّ امْرِئٍ ہر مرد بالغ بِمَا کَسَبَ ساتھ اسکے کہ کسب کیا ہے عمل نیک یا بد رَهِینٌ گرو ہے اپنے عمل میں قیامت کے دن اور یہ معنی ہیں کہ اگر عمل نیک ہے تو رہائی پائیگا اور اگر بد ہے تو گرفتار عذاب ہوگا انکی عوض میں اور دوسرے کے عمل کے عوض میں کسی کو گرفتار نہ کرینگے اور عورتیں تابع مرد و نکے ہیں سو اسی مرد و نکا ذکر کیا اور عورتونکا ذکر نہ کیا اور حال دوزخ کا بیان ہو چکا ہے اب اہل بہشت کی نعمت کا ذکر کرتا ہے وَأَمْدَدْنَاهُمْ اور زیادہ کرینگے ان نعمتوں کو یعنی جو کچھ کہ انکی پاس ہے ہر روز زیادتی کرینگے ہم بِفَاکِهَةٍ ساتھ میوے کے ہر قسم کا میوہ انکو دینگے وَلَحْمٍ اور ساتھ گوشت کے سب قسموں کی گوشت انکو دینگے مِّمَّا یَشْتَهُونَ اس سے کہ خواہش کرینگے وہ اور میوہ اور گوشت کو خاص اسکا ذکر کیا کہ یہ سب اقسام میں افضل ہیں حاصل یہ ہے کہ ہم پے در پے انکو زیادہ دینگے ہر وقت یَتَنَازَعُونَ لیوینگے آپس میں فِیهَا بیچ اس بہشت کے کَأْسًا پیالہ کو شراب کے ایک شخص دیگا اور دوسرا لیگا اور بعض کہتے ہیں کہ مراد کاسہ سے خمر ہے یعنی شراب اور دلالت کرتی ہے اس پر ضمیر مونث کی جو انکی طرف پھرتی ہے قول حق تعالیٰ میں لَّا لَغْوٌ فِیهَا نہیں ہوگی بیچ اس شراب کے یعنی اس شراب کو پیکر کچھ نہیں ہوگی بیہودہ بکنے اور نہ انکو پیکر جھگڑتے ہیں وَلَا تَأْثِیمٌ اور نہ گنہگار کرنا یعنی یہ طرف گناہ کے منسوب کرنا اور پیکر ایسا کام کرنا کہ جو باعث گناہ کا ہو اور لوگ انکو گناہ کی طرف منسوب کریں جیسے کہ دنیا کی شراب پیتے ہیں اور انکو پیکر بکتے ہیں اور لڑتے اور جھگڑتے ہیں اور گالیاں بکتے ہیں اور وہ شراب ان سب عیبوں سے خالی اور پاک ہے وَیَطُوفُ عَلَیْهِمْ اور گرد پھرینگے اور پیالے بہشتیوں کے ساتھ شراب کے ہاتھوں میں لئے ہوئے گویا وہ غِلْمَانٌ لَّهُمْ خدمتگار واسطے انکے کہ وہ خوبصورت ہونگے کہ واسطے انکے خاص کئے گئے ہونگے کَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ حسن اور صفائی اور لطافت میں لُؤْلُؤٌ مَّکْنُونٌ موتی ہیں چھپائے اور پوشیدہ سیپی میں کہ ہاتھ کسی کا انتک نہیں پہنچا اور گرد و غبار سے وہ پاک اور محفوظ ہیں یعنی جیسے کہ موتی سیپی میں صاف اور سالم ہوتے ہیں اور گرد و غبار سے امن میں رہتا ہے ایسے ہی وہ غلمان ہیں اور منقول ہے کہ کسی شخص نے رسول خدا سے پوچھا کہ یا رسول اللہ خادم ایسا تو مخدوم کیسا ہوگا فرمایا کہ بزرگی مخدوم پر خادم کی ایسی ہے کہ جیسے چودھویں رات کے چاند کو ستاروں پر اور منقول ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ کم مرتبہ بہشتی اپنے خادم کو آواز دیگا تو ایک ہزار خادم انکو جواب میں کہینگے کہ لبیک لبیک یعنی حاضر ہیں ہم حاضر ہیں ہم اور منقول ہے کہ جیسے اہل بہشت غلمان سے محظوظ ہونگے ایسے ہی غلمان بھی انکی خدمت سے لذت پائینگے کہ وہاں سوائے سرور اور راحت اور آرام کے نہ رنج ہے اور نہ محنت اور تبیان میں لکھا ہے کہ لڑکے مشرکین کے غلام بہشتیوں کے ہونگے اور ایک حال انکی مدت میں ہونگے اور اولاد مومنین کی جو بالغ نہ ہوئی ہوں ہمراہ اپنے ماں باپ کے ہونگے کہ دنیا میں ہمراہ تھے بہشت میں رہینگے اور آپس میں ہمصحبت ہونگے وَأَقْبَلَ اور منہ کرینگے بَعْضُهُمْ بعض انکے عَلَىٰ بَعْضٍ اوپر بعض کے یَتَسَاءَلُونَ پوچھینگے اور سوال کرینگے یعنی ہر ایک شخص دوسرے کے حال اور اعمال کو پوچھیگا اور وہ آپس میں قَالُوا کہینگے کہ إِنَّا کُنَّا قَبْلُ تحقیق ہم تھے پہلے اس سے

فی اھلنا بیچ لوگوں اپنے کے یعنی تھے ہم دنیا میں مُشفقین ڈرنے والے عذاب دوزخ سے اس سبب سے خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے اور گناہوں سے پرہیز کرتے تھے فمنّ اللہ علینا پس احسان کیا خدا نے اوپر ہمارے اپنی رحمت سے اور توفیق طاعت کی اور گناہ سے پرہیز کرنے کی ہمکو دی ووقٰنا اور بچایا ہمکو عذاب السموم عذاب باگرم دوزخ کے سے کہ وہ مسامات میں نفوذ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سموم نام جہنم کا ہے انا کنا من قبل تحقیق کہ ہم تھے پہلے اس سے دنیا میں ندعوہ پکارتے تھے ہم اُس خدا کو اور پرستش کرتے تھے ہم اسکی خالص نیت سے اور اپنی نجات کے واسطے اُس سے دعا مانگتے تھے خدا تعالیٰ نے ہماری دعا کو قبول کیا انہ تحقیق وہ خدا ھو البرّ وہ نیکی کرنے والا ہے اپنے بندوں پر الرحیم مہربانی کرنے والا اور بعضے کہتے ہیں کہ بر بمعنی صادق الوعد ہے اور کہتے ہیں کہ ایک جماعت قریش کی کہ کفر میں لوگ میں بعد چاہتے تھے کہ حضرت کو شاعر اور جادوگر اور مجنون کہتے تھے اور بعضے کہتے تھے کہ کاہن ہے تو انکی تکذیب کرنا اور انکا منع کرنا منظور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فذکّر پس نصیحت کر تو اے محمدؐ قرآن کے ساتھ اور انکی باتوں کا غم مت کر فما انت پس نہیں ہے تو بنعمت ربک بسبب انعام کرنے پروردگار اپنے کے بکاھن خبر دینے والا کہ جن کی تعلیم سے غیب کی خبر دیتے ہیں ولا مجنون اور نہ دیوانہ ہے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں اور انکا قول اس بات کے خلاف ہے اور ظاہر ہے کیونکہ عقل اور فہم اور تمیز تیری دیکھی جاتی ہے اور مجنون عقل سے خالی ہوتا ہے ام یقولون بلکہ کہتے ہیں مشرکین شاعر شاعر ہے نتربّص بہ انتظار کرتے ہیں ہم ساتھ اسکے ریب المنون حادثہ زمانہ کا یعنی جیسے اور شاعر مر گئے ویسا ہی یہ بھی مر جائیگا قل کہہ تو اے محمدؐ ان سے جواب میں تربّصوا انتظار کرو تم میری موت کا فانی معکم پس تحقیق کہ میں بھی ہمراہ تمہارے من المتربّصین انتظار کرنے والوں میں سے ہوں تمہاری ہلاکت کا ام تأمرھم احلامھم بھٰذا کیا حکم کرتی ہیں ان کافروں کو عقلیں انکی ساتھ اس بات کے کہ کہانت کو جنون کے ساتھ ملائیں اور شعر ایک کلام ہے موزون اور مجنون کا کلام بے معنی ہوتا ہے ام ھم قوم طاغون بلکہ وہ قوم سرکش ہیں حد سے گزرنے والے ام یقولون بلکہ کہتے ہیں وہ کافر کہ تقوّلہ بنا لیا ہے محمدؐ نے قرآن کو اپنی طرف سے بل لا یؤمنون بلکہ ایمان نہیں لاتے وہ یعنی باعث انکے کفر کا یہ ہے کہ وہ قرآن کو محمدؐ کا بنایا ہوا کہتے ہیں اور یہ انکی گمراہی ہے اگر بنایا ہوا ہوتا تو دوسرا بھی ویسا بنا سکتا فلیأتوا بحدیث مثلہ پس چاہئے کہ لاویں وہ کوئی بات مثل قرآن کے فصاحت میں اور حسن بیان میں ان کانوا صادقین اگر ہیں وہ سچے اپنی اس کلام میں کہ محمدؐ نے قرآن کو بنایا ہے اور آدمی مثل اسکے کہہ سکتا ہے حالانکہ وہ لوگ فصیح اور بلیغ تھے اور محمدؐ نے کسی استاد سے کچھ سیکھا نہیں اور پڑھا لکھا نہیں پس اگر قرآن محمدؐ کا بنایا ہوا ہوتا تو چاہئے تھا کہ وہ قرآن کے مثل لا سکتے اور جب وہ عاجز ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن آدمی کا کلام نہیں ہے بلکہ خدا کا کلام ہے جسکے مثل کوئی نہیں کہہ سکتا

ع ۲۱ ۳۲

سب فصیح اور بلیغ ہیں کہ جو عاجز ہوں اور محمد کی طرف جو انکو منسوب کرتے ہیں کہ اپنی طرف سے بنایا ہے یہ انکا کذب اور بہتان ہے اور اللہ تعالیٰ حجت پکڑتا ہے انپر اسواسطے کہ
ام خلقوا من غیر شیء کیا پیدا کئے گئے ہیں وہ بدون کسی چیز کے سو کہ انکا کوئی پیدا کرنیوالا نہیں ہے اور خود بخود ہو گئے ہیں اسی واسطے
عبادت میں مشغول نہیں ہوتے ہیں یا یہ کہ وہ پیدا ہوئے ہیں کسی کام کے واسطے کہ پیدا ہونا انکا عبث اور لہو اور لعب کے واسطے ہے اور امر و نہی انپر جاری
نہیں اور حساب انکا نہو گا اور جزا انکو نہ دیجاویگی ام ھم الخالقون یا یہ کہ وہی پیدا کرنیوالے ہیں اپنی جانوں کے کہ جسکے سبب سے قرار اپنے پیدا
کرنیوالے کا نہیں کرتے ہیں اور یہ ہر دو باطل ہے کہ انکا پیدا کرنیوالا کوئی نہو اسواسطے کہ بغیر بنانیوالے کے کوئی چیز بن نہیں سکتی ہے پس قرار نہ کرنا انکا اپنے
خالق کیواسطے یہ انکی عناد اور سرکشی کی جہت سے ہے اور بعد اسکے بھی ترقی کر کے الزام کیجئے فرماتا ہے کہ ام خلقوا السموٰت والارض کیا
پیدا کیا ہے انہوں نے آسمانوں کو اور زمین کو اور یہ باطل ہی ہے بل لا یوقنون بلکہ نہیں یقین لاتے ہیں اسکا کہ پیدا کرنیوالا اسب چیزوں کا خدا ہے ام
عندھم کیا نزدیک انکے ہیں خزائن ربک خزانے رحمت پروردگار تیرے کی کہ جسکو چاہیں نبوت بخشدیں یا خزانے علم خدا کے
ہاتھ میں ہیں تاکہ جانیں کہ لائق نبوت کے منصب کے کون ہے ام ھم المصیطرون یا وہی ہیں غالب ہونیوالے سب کے اوپر اور ہر چیز کو یہی حاکم ہیں
کرنیوالے تاکہ خدا کے ملک کی تدبیر اور انتظام کریں اور ہر چیز ہی کو خواہش کے موافق رکھیں اور جسکو چاہیں نبوت دیدیں ام لھم سلم یا واسطے انکے
سیڑھی ہے کہ اس سیڑھی سے آسمان پر چڑھ کر یستمعون فیہ سنیں وہ بیچ اسکے اور کہتے ہیں کہ فی بمعنی علی ہے یعنی سنیں وہ اوپر اسکے کلام فرشتوں
کا یا آسمانوں کا کہ گفتگو کرتے ہیں اور جو کچھ کہ علوم غیب سے اوپر وحی کیجاتے ہیں تاکہ علم گذشتہ اور آئندہ کا انکو حاصل کریں اور عالم ہو جائیں محمد کے پہلے مرنے اور
اور انکے سیاہی جیسا کہ وہ کہتے ہیں فلیأت مستمعھم پس چاہیے کہ لے آوے سننے والا انکا کہ آسمان پر گیا ہو اور کلام غیب کا سنا ہو
بسلطٰن مبین کوئی حجت ظاہر اور دلیل روشن کہ اسکے سننے کی گواہ ہو ام له البنٰت یا واسطے اسکے بیٹیاں ہیں ولکم
البنون اور واسطے تمہارے بیٹے ہیں اسی کا فرماؤ یہ اشارہ طرف اسکی ہے کہ قریش نے کہا تھا کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں اور ان آیتوں میں انکی فرقوں کا احمق ہونا
بیان کرتا ہے کہ جسکی یہ رائے ہو کہ بیٹیوں کو جو کہ مرتبہ میں کم ہیں اپنے خالق کیطرف منسوب کریں اور بیٹوں کو جو کہ مرد ہیں اور عورتوں سے فضل ہیں اپنے
واسطے مقرر کرے وہ نہایت بیوقوف ہے اور عقلا میں ہرگز شمار نہیں کیا جاتا ہے چہ جائیکہ وہ آسمان پر جا کر غیب سے مطلع ہو ام تسئلھم کیا سوال
کرتا ہے تو انسے اے محمد واسطے کام پہنچانے پیام کے اجرا مزدوری کہ وہ اپنے اوپر تاوان سمجھتے ہیں فھم پس وہ من مغرم تاوان
مثقلون بوجھ آلگئے ہیں اپنے اوپر گران بار ہو رہے ہیں سبب تیری پیروی کے پشت پھیرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں ام عندھم الغیب
کیا نزدیک انکے غیب کی چیزیں لکھی ہوئی ہیں مراد اس سے لوح محفوظ ہے کہ اس میں سب غیب کی چیزیں مندرج ہیں فھم یکتبون پس وہ لکھتے ہیں
اس میں سے جو کچھ غیب کی چیزیں ہیں اور غیب سے مطلع ہوکر کہتے ہیں کہ جو کچھ محمد کہتا ہے قیامت اور دوبارہ زندہ ہونے اور حساب اور جزا کے ہو گوید
باطل اور جھوٹ ہے اور یا انہوں نے جان لیا ہے کہ محمد ہم سے پہلے مریگا ام یریدون کیدا یا کیا ارادہ کرتے ہیں وہ مکر کو تیرے مقدمہ میں
اور مراد مکر سے وہ ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا تھا رسول خدا کے قتل اور قید اور نکالنے کا اور مشورہ اسکا دار الندوہ میں کیا تھا کہ ان تینوں امر میں
سے ایک امر کیا جاوے اور خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اس مشورہ سے انکے مطلع کیا اور مکہ سے طرف مدینے کے ہجرت کرنیکا حکم دیا اور حضرت مدینہ کو تشریف لے گئے
فالذین کفروا پس جن لوگوں نے کفر کیا ہے ھم المکیدون وہی ہیں مکر کئے گئے یعنی وبال مکر اور فریب کا انکی انہیں کے جانوں پر ہے کہ
جنگ بدر میں قتل اور گرفتار ہوں ام لھم الٰہ غیر اللہ یا واسطے انکے معبود ہے سوائے خدا کے کہ وہ مدد انکی کرے اور دفع آفت کرے کہ
جو بلا انکے مکر کا ہے سبحٰن اللہ پاک ہے خدا عما یشرکون اس چیز سے کہ شریک مقرر کرتے ہیں وہ کفار اسکی ذات مقدس سے اور وہ
کفار اپنی عناد اور سرکشی سے ایمان نہیں لاتے تھے اور حضرت سے عذاب نازل ہونیکو فرماتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ اگر تو سچا ہے تو ہمارے اوپر آسمان کا
کوئی ٹکڑا گرا اور حق تعالیٰ انکے جواب میں فرماتا ہے کہ وان یروا اور اگر دیکھیں وہ کسفا من السماء ٹکڑا آسمان سے ساقطا گرنیوالا

انکی سرکشی تو **یقولوا** کہیں یہی سرکشی و عناد ہے کہ یہ آسمان کا ٹکڑا نہیں ہے بلکہ **سحاب مرکوم** بادل ہے تہ بہ تہ ملا ہوا یہ کمال سرکشی و عناد ہے کہ باوجود دیکھنے کے ان مستوں عذاب پھر بھی انکار سے تو بہ نہ کریں اور ایمان نہ لائیں تو جب حال انکا کفر میں ایسا عناد میں ایسا ہے تو **فذرھم** پس چھوڑ دو تم انکو انکے حال پر اور انکے کفر کے سزا دینے کا ارادہ مت کرو **حتی یلاقوا** یہاں تک کہ ملاقات کریں وہ یعنی دیکھیں عذاب کو **یومھم الذی فیہ** اس دن کو کہ وہ دن ہے جس میں **یصعقون** بیہوش ہو جائینگے یعنی جب آنا ہے اور پھر ہلاک ہو جاوینگے اور صعقون سے مراد اور ابن عباس نے کہا ہے کہ مراد پہلا نفخہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ دن بدر کا ہے پھر اسکا بیان کرتا ہے کہ **یوم لا یغنی عنھم** وہ دن کہ نہیں دفع کریگا **کیدھم** انکا مکر **شیئا** کسی چیز کو عذاب سے **ولا ھم ینصرون** اور نہ وہ مدد کیے جاوینگے یعنی کوئی شخص انکی مدد کر کے انکو عذاب سے بچا لیوے **وان للذین ظلموا** اور تحقیق واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کو اختیار کر کے **عذابا دون ذلک** عذاب ہے سوائے اس عذاب آخرت کے یعنی قبر میں بھی عذاب ہوگا اور جیتے جی بھی عذاب ہوگا اور یا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں اور قحط میں مبتلا ہوں **ولکن اکثرھم** اور لیکن اکثر ان کافروں کا **لا یعلمون** نہیں جانتے ہیں کہ عذاب واقع ہوگا **واصبر** اور صبر کر **لحکم ربک** واسطے حکم پروردگار اپنے کے ان کافروں کے مقدمہ میں کہ انکو مہلت دی ہے **فانک** پس تحقیق تو **باعیننا** ساتھ نگہبانی ہماری کے ہے یعنی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے تیری حفاظت کرتے ہیں **وسبح** اور پاکی بیان کر **بحمد ربک** ساتھ حمد اور شکر پروردگار اپنے کے **حین تقوم** جس وقت اٹھے تو خواب سے یا نماز کو اور مراد اس سے نماز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نماز صبح ہے **ومن اللیل** اور بعض راتوں میں **فسبحہ** پس پاکی بیان کر اور مراد اس سے نماز مغرب و عشا کی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے نماز تہجد ہے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا کہ جب آنحضرت تہجد کو اٹھتے تھے تو آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے اور پانچ آیتیں آخر سورہ آل عمران کی ان فی خلق السموات سے آخر تک پڑھتے تھے اور نماز شب کو شروع کرتے تھے **وادبار النجوم** اور نماز پڑھ وقت پیٹھ پھیرنے ستاروں کے یعنی وقت پوشیدہ ہونے ستاروں کے صبح کی روشنی سے اور جناب رسول خدا اور امیر المومنین اور امام حسن و امام محمد باقر اور امام رضا علیہم الصلوۃ والسلام سے منقول ہے کہ مراد اس سے دو رکعت نافلہ صبح کی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے نماز صبح ہے

سورۃ النجم یہ سورہ مکی ہے مگر ایک آیت الذین یجتنبون کبائر الاثم اور کل آیتیں اسکی باسٹھ ہیں آنحضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر روز یا ہر شب اس سورہ کو پڑھے تو درمیان تمام آدمیوں کے تعریف کیا گیا ہوگا اور سب آدمی اسکو دوست رکھیں اور گناہ اسکے بخشے جاویں **بسم اللہ الرحمن الرحیم والنجم اذا ھوی** قسم ہے ستارہ کی جس وقت کہ طلوع کرے یا غروب کرے **ما ضل صاحبکم** نہیں گمراہ ہوا صاحب تمہارا اے قریش وہ محمد ہے اور طریق حق سے **وما غوی** اور نہ خطا کی راستے سے اور جو سچ بات ہے وہ کہتا ہے **وما ینطق** اور نہیں بولتا ہے وہ **عن الھوی** خواہش نفس سے اور نہ وہ کلام کرتا ہے اپنی طرف سے **ان ھو الا وحی یوحی** نہیں ہے وہ بولنا مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے خدا کی طرف سے اور شان نزول اس کی ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم نماز عشا کے پڑھ کر رسول خدا کے ہمراہ بیٹھے تھے سو وقت سلام پھیرا آنحضرت نے ہماری طرف نظر کر کے فرمایا کہ آخر شب کو ایک ستارہ گریگا اور جس شخص کے گھر میں وہ ستارہ گریگا وہی شخص میرا وصی اور خلیفہ اور امام ہوگا بعد میرے پس جب قریب صبح ہوئی تو ہر ایک شخص ہم میں سے اپنے گھر میں بیٹھ گیا اور ہر ایک کو آرزو تھی کہ ستارہ اسکے گھر میں گرے

صبح اس امر کی خبر پانا س کو تھی جس وقت کہ صبح ہوئی تو ستارہ آسمان کی طرف سے تو گھر علی بن ابی طالبؑ کے گھر میں گرا رسول خدا صلعم نے علی سے فرمایا کہ اے علی قسم
اس شخص کی کہ جس نے مجھکو پیغمبر کرکے بھیجا البتہ تحقیق واجب ہوئی تیرے واسطے وصیت اور خلافت اور امامت بعد میرے پس منافقوں نے جس وقت یہ سنا تو
کہا کہ محمد گمراہ ہو گیا ہے علی کی محبت میں اور نہیں کہتا ہے اسکی شان میں مگر اپنی خواہش سے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ والنجم اذا ہوی یعنی قسم ہے ستارہ کی
جس وقت کہ گرے نہیں گمراہ ہوا صاحب تمہارا کہ وہ محمد ہے علی کی محبت میں اور نہ خطا کی ہے اس نے اور نہیں کہتا ہے اسکی شان میں اپنی خواہش نفس سے
نہیں ہے وہ مگر انکا علی کی شان میں مگر حکم جو بھیجا گیا ہے اوپر خدا کی جانب سے اور یہ روایت اتنی فرق سے اہلسنت کی کتابوں میں بھی موجود ہے چنانچہ
ابن مغازلی شافعی نے کتاب مناقب میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر تھا اور بنی
ہاشم بھی بہت سے بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک ستارہ آسمان سے زمین کی طرف آیا رسول خدا نے فرمایا جسکے گھر میں یہ ستارہ گرے وہ وصی اور جانشین میرا ہے اور
بعد اسکی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ستارہ علی بن ابی طالبؑ کے گھر میں گرا ہے لوگوں نے کہا کہ محمد علی کی محبت میں گمراہ ہو گیا ہے پس خدا تعالی نے
یہ آیت نازل کی اور بعضے مفسرین اس آیت کی شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول خدا مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ میں تشریف لائے تو
وہاں ایک مسجد بنائی اور مہاجرین جو کہ حضرت کے ہمراہ مکہ سے آئے تھے ان سب نے گرد اسکے مکان بنائے اور ہر ایک نے مسجد کی طرف اپنے گھر کا دروازہ
کھولا بعد ایک مدت کے کہ مسلمان قوی ہو گئے اور کثرت ہو گئی تو جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ مسجد کی طرف جو لوگوں کے گھر کے دروازے ہیں ان سب کو بند
کریں پہلے سب سے امیر المومنین علیہ السلام اپنا دروازہ بند کرنے پر مستعد ہوا اور رسول خدا جو انکے گھر پر گئے اور آپکو دروازہ بند کرنے پر تیار دیکھا تو
فرمایا کہ تمکو دروازہ بند کرنے کا حکم نہیں ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں جس وقت علی کا دروازہ بند نہ ہوا اور سب دروازے بند ہو گئے بعضے صحابہ
کو یہ معلوم ہوا اور یہ بات بہت گراں گذری اور منافقین نے کہا کہ محمد علی کی محبت میں گمراہ ہو گیا ہے حضرت نے لوگوں کو جمع کر کے مقام منبر پر تشریف لائے
اور فرمایا کہ خدا نے اپنی طرف سے لوگوں کے دروازے بند اور علی کا دروازہ کھلا ہوا نہیں رکھا ہے بلکہ خدا نے حکم دیا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ محمد علی کی محبت میں گمراہ
نہیں ہوا ہے اور وہ اپنی طرف سے نہیں کہتا ہے بلکہ موافق وحی کے کہتا ہے اور اہلسنت کی کتابوں میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد ستارہ سے محمد صلعم ہے کہ
شب معراج آسمان سے نیچے کو آیا اور پھر گیا اور منقول ہے کہ حضرت اوپر جانے کے بعد ابوطالب نے لوگوں سے کہا کہ محمد شام سے گم ہے اور کہیں نشان اسکا نہیں ملتا تمام
حضرت کو تلاش کیا اور امیر المومنین بھی تلاش کے لئے پھرتے تھے اور ام ہانی حجرہ میں ڈھونڈتی تھی اور کہیں انکو نہیں پاتے تھے ابوطالب نے ہتھیار لگا کر سب بنی ہاشم کو
جمع کیا اور کہا کہ اگر محمد صبح کو نہ ملا تو سب کو خواری کی مار سے قتل کرونگا جس وقت صبح قریب ہوئی تو ستارہ نہایت روشن آسمان سے اترا اور ہر ساعت
زمین سے نزدیک آتا جاتا تھا یہاں تک کہ رسول خدا کے دروازہ پر وہ ستارہ اترا جس وقت لوگوں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس ستارہ
کی حق تعالی نے قسم کھائی ہے کہ والنجم اذا ہوی اور عمرو بن جبیر نے روایت کی ہے کہ جس وقت یہ سورہ نازل ہوئی تو عتبہ بن ابی لہب نے کہا کہ قسم خدا کی البتہ آزار
پہنچاؤنگا میں محمد کو پس نزدیک حضرت کے آیا اور آپ کے پیرہن پر تھوکا اور پھاڑ ڈالا اور کہا کہ اے محمد انا کافر بالنجم اذا ہوی یعنی اے محمد میں کفر کرنیوالا ستارہ کا ہوں
جس وقت وہ اور بھی نیچے کو آئے حضرت اس سے دلتنگ ہوئے اور اسکے واسطے بددعا کی اور فرمایا اے خداوند مسلط کر اس پر اپنے درندوں میں سے ایک درندہ کو پھر غالب کے وہ اسکو کھائے
اور بعد اسکے عتبہ کفار قریش کے قافلہ کے ہمراہ واسطے تجارت کے روانہ ہوا راہ میں ایک منزل پر مقام کیا اور سمجھا ایک دیر تھا اسکے پجاری نے آواز دی کہ یہ منزل درندوں
کی ہے یہاں اپنے تئیں درندوں سے نگاہ رکھو ابولہب نے کہا کہ آج کی رات میری مدد کرو اے گروہ قریش کے سو واسطے کہ میں ڈرتا ہوں اپنے بیٹے کی طرف سے کہ محمد نے
اسکو واسطے بددعا کی ہے ان لوگوں نے اسباب جمع کئے اور اسکا انبار کیا اور عتبہ کو سلایا اور خود اسکے گرد سوئے اور اونٹوں کو اپنے گرد چاروں طرف بٹھایا جس وقت
قدرے رات گذر گئی تو ایک شیر آیا اور اونٹوں سے گذر کر ان آدمیوں کے پاس پہنچا ایک ایک آدمی کو سونگھتا تھا یہاں تک کہ ان بار کو اوپر گیا اور عتبہ کو سونگھا
عتبہ نے آواز دی کہ مجھکو محمد کے جادو نے قتل کیا اور اسی وقت شیر نے عتبہ کا سر اسکے بدن سے جدا کیا اور تمام اسکے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور بعضے ٹکڑوں کو کھا لیا پس حال کیا
اور رسول نے قصیدہ کسی دم کے آزار نہ پہنچایا اور وحی کسی کو نہ پہنچا خدا کی جانب سے رسول خدا کے پاس جبرئیل آئے چنانچہ فرماتا ہے کہ علمہ شدید القوی

سکھلایا اسکو سخت قوتوں والے نے یعنی جبرئیل کہ وہ بڑے مضبوط اور سخت قوتوں والا ہے وحی کو رسول کے پاس لایا اور ایک طرف سے اور حضرت کو وہ
وحی سکھلائی اور تعلیم کی اور قوت جبرئیل کی ایسی سخت تھی کہ قوم لوط کے شہروں کو زمین سے اکھاڑ کر اپنے پروں پر رکھا اور اس قدر آسمان قریب ان
شہروں کو لیکر پہنچے کہ آسمان کے فرشتوں نے ان شہروں کے کتوں کی آواز سنی اور بعد اسکے ان شہروں کو زمین پر الٹ دیا اور قوم ثمود کو ایک چیخ سے ہلاک کیا اور
ایسی قوت تھی کہ آسمان سے زمین پر پیغمبروں کے پاس آنا اور پھر آسمان پر جانا چشم زدن سے زیادہ جلدی کے عرصہ میں ہوتا تھا اور کہتے ہیں جبرئیل نے ارض مقدس میں
ابلیس کو دیکھا کہ حضرت عیسی سے گفتگو کرتا ہے جبرئیل نے اپنے بازو کو حرکت دی ایسی ہوا چلی تو اسکو ہند کے پہاڑ پر پھینک دیا اور جبرئیل کے
وصف میں فرمایا ہے کہ ذُو مِرَّةٍ صاحب قوت … رائے اور تیزی عقل کا اور روایت … ابن عباس کے نزدیک ذو مرۃ … معنی …
ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی دراز قد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی … مستوی ہوا وهو بالافق الاعلی … اور یہ کہ … الاعلی ہوا
بطرف آسمان کے اور … فَاسْتَوٰى پس سیدھا کھڑا ہوا وہ جبرئیل اپنی صورت اصلی پر کہ جس صورت پر پیدا ہوا ہے بدون اس
صورت کے کہ جس صورت میں ہر بار وحی کو پیغمبر خدا کے پاس لاتا تھا جیسے کہ دحیہ کلبی کی یا اسکے سوا کسی کی صورت اور منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے جبرئیل کو اصلی
صورت میں نہیں دیکھا سوا آنحضرت کے کہ دو دفعہ حضرت نے جبرئیل کو صورت اصلی میں دیکھا ایک دفعہ تو زمین پر جانب مشرق … اور بعد اسکے
دوسری دفعہ آسمان پر شب معراج کو سدرۃ المنتہی کے نزدیک پس جبرئیل نے اپنے تئیں صورت اصلی میں … حضرت کو دکھلایا وَهُوَ
بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى جس وقت کہ وہ جبرئیل بیچ کنارہ بلند کے آسمان کے تھا اور وہ … آفتاب کے … کنارہ
مشرق کے زیادہ بلند ہے اور حضرت نے جبرئیل کو دیکھا کہ مشرق مغرب تمام جگہ کو اپنے پروں سے گھیر لیا … حضرت … جبرئیل کو دیکھا تو
بیہوش ہوگئے اور جس وقت ہوش آیا تو جبرئیل کو آدمی کی صورت میں اپنے پاس بیٹھا ہوا پایا ایک ہاتھ … سینہ … اور دوسرا ہاتھ
حضرت کے شانہ پر اور حق تعالی اسکی طرف اشارہ فرمایا کہ ثُمَّ دَنَا پھر نزدیک ہوا جبرئیل پیغمبر سے … فَتَدَلّٰى پس
جھک آیا کنارہ آسمان سے طرف پیغمبر کے اور کثیر مفسرین کہتے ہیں کہ اس آیت کے لفظوں میں تقدیم اور تاخیر ہوا … ثم تدلی فدنا یعنی پھر
جھک آیا طرف پیغمبر کے پس نزدیک ہوگیا حضرت سے … کہ پہلے جھکنا ہوا اور بعد اسکے نزدیک ہونا … جبرئیل نے … لٹکایا اور
جھکا بات کرنے کو طرف پیغمبر کے پس نزدیک … کہ افق اعلی پر تھا اور یہ بھی جبرئیل کے کمال قوت پر دلالت کرتا ہے کہ … آسمان کنارہ
اپنے … حضرت کے پاس پہنچایا اور بعضے کہتے ہیں کہ دنو کے معنی قریب … ہیں اور تدلی کے معنی نازل ہونے اور بعضے دنو کو معنی قریب … تدلی کو معنی
زیادہ نزدیک ہونے کے … ہیں اگر یہ معنی انکو آئے ہوں تو تقدیم اور تاخیر کی احتیاج نہیں اور ایسا جبرئیل کے پیغمبر سے نزدیک … بیان … کہ کس قدر
نزدیک تھا چنانچہ فرمایا ہے کہ فَكَانَ پس تھا نزدیک ہونا جبرئیل کا پیغمبر سے قَابَ قَوْسَيْنِ مقدار دو کمان اَوْ اَدْنٰى یا نزدیک تر
اس سے بھی یعنی اس طرح جبرئیل پیغمبر سے نزدیک ہوا کہ اگر کوئی دیکھتا تو … یا اس سے بھی زیادہ نزدیک پایا اور … سے روایت ہے کہ … معنی
قاب قوسین کے … دو ہاتھ … قوس … کمان … بلکہ وہ چیز ہوگی کہ جس سے کسی چیز کو قیاس … تو
ہیں اور یہاں … سے ہاتھ قیاس کئے گئے ہیں اور جس وقت جبرئیل پیغمبر سے نزدیک ہوا تو فَاَوْحٰٓى پس وحی کی یعنی وحی پہنچائی جبرئیل نے اِلٰى عَبْدِهٖ
طرف بندہ اس خدا کے کی وہ بندہ اسکا محمد ہے مَآ اَوْحٰى جو کچھ کہ وحی کی اور … لله ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه
یحاسبکم به الله چنانچہ سورۃ بقرۃ کی آخر … ہے اور … ہے کہ وہ … کی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ وحی یہ تھی کہ تحقیق بہشت حرام ہوا … کہ
تو اس میں داخل ہو اور سب امتوں پر حرام ہے … کہ تیری امت داخل ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ وحی … تھی … اور بعد اسکے الم نشرح …
آیہ کی ورفعنا لک ذکرک تک اور بعضے کہتے ہیں … معنی … یعنی … بلند ہوا جبرئیل جانب آسمان … پیغمبر کو وحی تعلیم کی …
ضمیر ہو کی وهو بالافق الاعلی میں طرف پیغمبر کے پھرتی ہے یعنی سیدھا کھڑا ہوا جبرئیل جس وقت کہ پیغمبر افق اعلی پر تھا یعنی آسمان … شب معراج

اور کہتے ہیں کہ تمام ضمیریں شدید القویٰ کی ہیں یہانتک حضرت حق سبحانہ کیطرف پھرتی ہیں پس علم دیا شدید القویٰ نے یعنی خداوند قدرت والے نے جسکی جلوہ فرمایا کہ
ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور نزدیک ہوا خدا کسی طرف پیغمبر کے بلندی مرتبہ رسول خدا کی مراد ہے نزدیک ہوا خدا تعالیٰ کے اور نزدیکی اوسکی یہ کہ اپنا
اپنی حبیب کا ہی اپنی جانب سے اسکی کرامت اور شدت محبت اون حضرت کے اور جسوقت کہ کوئی چیز دوسری چیز سے بہت نزدیک ہو جاتی ہے تو عرب کہتے ہیں کہ مقدار
مقدار دو کمان کے باہم کبھی یا وہ نزدیک ہے پس رسول خدا کو جو نہایت قرب اور مرتبہ جانب خدا سے حاصل تھا اوسکو ایسا فرمایا ہے نہ کہ کسی جگہ اور مکان میں
تھا یا پیغمبر تھا نزدیک کیا خدا تعالیٰ کہ خدا تو مکان سے پاک ہے اور اسکے واسطے کوئی مکان نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں ضمیر دنی فتدلی کی پیغمبر کی طرف پھرتی ہے
اور ضمیر کان کی قرب کی طرف جو خدا سے پیغمبر کو ہوا اور پیغمبر درمیان تھا اور ضمیر اوحی کی طرف حق سبحانہ کے پھرتی ہے یعنی سب مراتب سے رسول خدا نزدیک خدا کے ہوئے اور
حضرت نے درگاہ الٰہی سے روی مرتبہ ہی مکان میں پس تدلی کیا یعنی فروتنی کی اور سر کو جھکایا یا سجدہ کیا واسطے ادا کرنے شکر اس نعمت کے کہ خدا کی قرب حاصل
ہوئی تاکہ سبب زیادتی نعمت کا ہو پس بسبب اسکے ہوا اور خدا کا مقدار دو کمان کا تھا بلکہ کمتر اون سے اور یہ کنایہ ہے تاکید قرب سے اور دو کمان جو کہا لوگوں کی اون قبل میں
بیان کیا ہے واسطے کہ عادت عرب کی یہ ہے کہ اگر عہد او پیمان کو پختہ کرنا چاہتے اور ارادہ یہ ہوتا کہ عہد میں کسی طرح کا نقصان اور خلل واقع نہو تو وہ دونو عہد باندھنے
والے اپنی اپنی کمان لیکر حاضر کرتے اور دونو کمانونکو باہم ملاتے اور دونو ایک ہی دفعہ چلہ کو کھینچتے اور دونو متفق ہو کر تیر چلاتے اور یہ عمل ایسا جانا کہ ہمارے
درمیان موافقت کلی حاصل ہو گئی ہے پس یہ آیت اشارہ طرف اوس کمال قرب و محبت خدا اور پیغمبر میں ہیگا اور یہی مضمون منہج الصادقین میں مرقوم ہے اور
حضرت سجاد علیہ السلام کسی نے پوچھا کہ کیا خدا کو مکان کے ساتھ وصف کر سکتے ہیں اور یہ بات کہ سکتے ہیں کہ جسجگہ پایا جاتا ہو کہ خدا کیواسطے کوئی مکان اور
جگہ ہے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا مرتبہ اس سے بلند ہے اور مکان اسکی ذات کیواسطے نہیں ہو سکتا اس شخص نے کہا کہ پھر خدا تعالیٰ اپنے پیغمبر کو شب کو آسمان پر لیگیا تا کہ دکھلاوے
اسکو بادشاہی آسمانونکی اور جو کچھ کہ اسکے درمیان ہے عجائب او غرائب کہ بیان خدا تعالیٰ کی اور طرح طرح کی مخلوقات اسکی جو کہ وہاں ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فرمایا کہ وہ رسول اللہ صلعم تھے کہ نزدیک ہوئے پردے نور کے اور حجابوں سے پس دیکھا آسمانونکی بادشاہی کو پھر تھیکے
پس نظر کی اپنے نیچے کیطرف اور دیکھی بادشاہی زمین کی یہانتک کہ گمان کیا حضرت نے کہ نزدیک ہیں بیچ میں مقدار دو کمان کے یا کمتر اس سے اور
اور امیر المومنین علیہ السلام فرمایا ہی کہ خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو لیگیا مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک ایک ساعت کی راہ اور آسمانونکی ملکوت میں لیگیا پچاس ہزار
برس کی راہ تہائی رات کی کمتر میں یہانتک کہ پہنچے حضرت ساق عرش تک پس نزدیک ہوئی علم سے پس حجاب بہشت سے جو لی ان حضرت کی
رفرف سبز اور نور سا لیا نور نے بینائی کو حضرت کی [illegible] اپنے پروردگار کی عظمت و جلال کو دل سے اور دیکھا اسکو آنکھوں سے پس تھا مقدار
دو کمان کا یا کمتر سوا اسکے رسول خدا امین ہی بلکہ کمتر اس سے اور مراد اس سے نہایت قرب اور نزدیک ہونا درگاہ خدا کی ہے [illegible] خدا تعالیٰ
اون چیزوں کے حضرت نے دیکھی تحقیق فرماتا ہے کہ ما کذب الفواد ما رای یعنی جھوٹ نہ کہا محمد نے جو دیکھا اون نے چیز کو دیکھا کہ جبرئیل کو اسکی
صورت اصلی میں دیکھا اور اسمیں کسی طرح کا وہم نہوا اور نہ شک اور شبہہ واقع ہوا بلکہ جبرئیل کو دیکھکر یقین کیا کہ یہ صورت جبرئیل کی ہے اور کسی دوسری چیز
کی نہیں ہے اور اگر مراد اس سے خدا کا دیکھنا ہو تو خدا تعالیٰ کو رسول خدا نے دل سے دیکھا نہ آنکھ سے کیونکہ وہ آنکھ سے دیکھنے کے قابل نہیں ہے اور حضرت
کاظم علیہ السلام فرمایا ہے کہ رسول خدا نے خدا کو دل سے دیکھا ہے کیا نہیں سنا تو نے کہ فرماتا ہے کہ نہیں جھوٹ کہا ہے محمد نے جو کچھ کہ دیکھا ہے کہ نہیں دیکھا ہے اسکو آنکھ
سے بلکہ دیکھا ہے اسکو دل سے اور حضرت امام رضا علیہ السلام فرمایا ہے کہ نہیں جھوٹ کہا محمد نے جو کچھ کہ اسکی آنکھوں نے دیکھا ہے اور بعد اسکے خبر دی کہ
لقد رای من آیات ربہ الکبری یعنی البتہ تحقیق دیکھا محمد نے نشانیوں پروردگار اپنے کو بڑی نشانیاں اسکی قدرت کی تھیں اور نشانیاں پروردگار
کی پروردگار کے سوا ہیں پس آنکھ سے خدا کا دیکھنا ثابت نہیں ہو سکتا اور اگر آنکھ سے دیکھا ہے تو خدا کی قدرت کی نشانیونکو دیکھا ہے نہ خدا کو چنانچہ
رسول خدا سے اس آیت کے معنی پوچھے تو فرمایا کہ میں نے نور کو دیکھا ہے اور اگر خدا کو دیکھا ہے تو وہ دل سے دیکھا ہے چنانچہ ابوذر کی روایت میں ہے اور بعضے صحابہ نے
حضرت سے پوچھا کہ کیا دیکھا ہے تو نے اپنے پروردگار کو فرمایا کہ دل سے دیکھا ہے اور آنکھ سے نہیں دیکھا اور ابن عباس سے مروی ہے کہ محمد نے اپنے پروردگار کو دل سے دیکھا

یعنی اپنی قدرت کی نشانیاں دکھلا کر انکا یقین بڑھایا اگرچہ یقین تو پہلے ہی تھا لیکن اسمیں ترقی ہوئی اور دل مطمئن ہوا اور ابو العالیہ سے روایت ہے کہ رسول خدا سے کسی نے پوچھا کہ
شب معراج میں تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے فرمایا کہ ایک نہر دیکھی ہے اور پیچھے نہر کے ایک حجاب دیکھا ہے اور پیچھے حجاب کے ایک نور دیکھا ہے اور سوا اسکے کچھ نہیں
دیکھا ہے اور سیوطی نے زیادہ کیا ہے کہ جو اس سے پہلے حضرت سجاد کی روایت گزری ہے کہ بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور عجائب و غرائب مخلوقات اور نشانیاں خدا
کی قدرت کی دیکھیں تفسیر امام ابو جعفر اور ہشام نے کذب کو آپ نے تشدید دال پڑھا ہے اور منقول ہے کہ جس وقت رسول خدا صلعم معراج سے تشریف لائے تو اصحاب کو
خبر دی اپنے دیکھنے کی جو کچھ دیکھا ہے اور قریش کے کافروں نے جو سنا حضرت کو جھٹلایا اور حضرت نے فرمایا اسکو معتبر نہ جانا اور جو لوگ اسکو سنتے تھے مرتد ہوئے اور حضرت نے
علامتیں بیت المقدس کی اور خبر راہ کی اور کاروان کی تو بھی حضرت نے بیان کیا چنانچہ ذکر اسکا مفصل سورہ بنی اسرائیل میں گزر گیا ہے اور ذکر قصہ
معراج اور اسکے آثار میں ... فرماتا ہے کہ افتمارونه پس کیا جھگڑتے ہو تم اسکے ساتھ قرآن میں جو سے علی ما یری اوپر اس چیز کے کہ دیکھتا
شب معراج میں نشانیاں قدرت کی عجیب و غریب مخلوقات پروردگار کا اور جبرئیل کو اپنی اصلی صورت پر ولقد رآه اور تحقیق دیکھا ہے پیغمبر نے جبرئیل کو اپنی صورت اصلی پر
نزلة اخرى ایک بار اور عند سدرة المنتهى نزدیک بہشت ... آسمان ... درخت ... ساتویں آسمان ...
ہیں اور شاخیں اور پتے اسکے تمام عالم کو گھیرے ہیں اور علم ملائکہ کا اور تمام مخلوقات کا وہاں منتہی ہوتا ہے اور ... آگے کسی کا
علم نہیں گیا ہے اور سیوطی امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتا ہے ... عرش کے نیچے ہے ... اعمال ...
نہیں جانتے اور ... آگے ... خدا کی ... نہیں جانتا ہے ...
آگے وہ نہیں جاتے اور اسکے نیچے ملائکہ اور ارواح مومنین کی ہیں ... وہاں پہنچکر ... آگے نہیں جا سکتے اور امام جعفر
علیہ السلام فرمایا ہے کہ جس وقت رسول خدا صلعم کو آسمانوں پر لے گئے اور سدرۃ المنتہی کے نزدیک پہنچے ...
دیکھا انوار عظمت پروردگار کا ... اور امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ جس وقت رسول خدا صلعم سدرۃ المنتہی
پر پہنچے تو جبرئیل آگے جانے سے رہ گئے حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل تو اسی مقام میں مجھکو چھوڑتا ہے کہا کہ یا رسول اللہ آگے کو جاؤ قسم اس کی ...
مخلوقات خدا میں سے کوئی وہاں نہیں پہنچا ہے پہلے فرمانے ہیں حضرت کہ ... دیکھا میں نے پروردگار کے نور ... حائل ہوا درمیان میرے اور
درمیان اسکے ... پوچھا کہ ... اشارہ کیا ... طرف آسمان کے اور زمین کے ... فرمایا جلال ...
اور دوسری روایت میں ہے کہ جس وقت سدرۃ المنتہی پر پہنچے تو جبرئیل ٹھہر گیا اور رسول خدا آگے کو چلے اور جبرئیل پیچھے رہ گئے ...
تحقیق یہ سدرہ جگہ میری ہے کہ خدا نے ... واسطے مقرر کی ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا ... آگے جانے کی ... سدرہ
بس رسول خدا آگے کو گئے اور جبرئیل پیچھے رہ گئے اور نام اسکا سدرۃ المنتہی اسواسطے ہوا کہ فرشتے اہل زمین لیکر سدرہ تک ...
سدرہ کے نیچے ... اعمال بندوں کے فرشتے زمین سے لیکر جاتے ہیں سدرہ پر جاکر منتہی ہوتے ہیں فرمایا امام نے ...
شاخیں اسکی جنت کے نیچے عرش کے اور گرداگرد اسکے روشن ہوا ...
... دل کو اور آنکھوں کو ... دکھلایا ... قدرت کی نشانیاں ...
دیکھا اور یہی مراد ہے ولقد رآه نزلة اخرى عند سدرة المنتهى سے اور یہی مراد ان لوگوں کی ہے ... جبرئیل کو
اور اوپر پہلی آیت میں گزر گیا ہے کہ دل کی آنکھ سے خدا کو دیکھا تھا اور فرمایا امام نے ... پروردگار کی قدرت کی بڑی
بڑی نشانیوں کو اور دل سدرہ کا سو برس کی راہ کا ہے اور ایک پتا اسکا تمام دنیا کو ...
ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ... خدا کی ... اور منقول ہے کہ تمام نہریں بہشت کی اسی کے ... عندها نزدیک
سدرہ کے جنة المأوى بہشت جگہ رہنے پرہیزگاروں کی ... آسمان ... آدم کی ...

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک جگہ ہے جہاں پہونچی ہے جبرئیل اور تمام ملائکہ کی اور صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ پیغمبروں اور شہیدوں کی جگہ ہے تو قصہ رسول خدا صلعم نے
اپنی قلب سے انکی صورت اصلی میں دیکھا یا خدا کو دل سے دیکھا اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰى جس وقت کہ ڈھانکتا تھا سدرہ کو جو کچھ کہ
ڈھانپ لیتا کہ ڈھانکتا تھا اس میں اشارہ ہے طرف تعظیم اور کثرت ڈھانکنے والے اس درخت کے کہ کوئی صفت اسکی بیان کو نہیں پہنچ سکتا ہے اور تعریف اسکی
کسی سے نہیں ہو سکتی ہے اور اسکی حقیقت کو کوئی نہیں پا سکتا ہے قشیری نے لکھا ہے کہ جس وقت اسکے اور رسول خدا کے درمیان حجاب اٹھا دیا تو نور محمدی نے سدرہ کو
ڈھانک لیا اور کہتے ہیں کہ مراد اس سے حجاب ہائے نورانی ہیں کہ [illegible] کمال [illegible] علم خدا پر اور یہی زیادہ صحیح ہے اور یا کثرت ملائکہ اس
درخت پر جمع ہوتے تھے اور عبادت خدا میں مشغول تھے چنانچہ پہلے اسکا ذکر ہو چکا اور رسول خدا کی حدیث میں ہے کہ ہر پتے پر ایک فرشتہ کھڑا ہو کر عبادت
خدا میں مشغول ہے اور منقول ہے کہ فرشتے طلائی [illegible] پوشیدہ کیا تھا اور جناب رسالت مآب صلعم باوجود دیکھنے ایسے عجائب اور غریب چیزوں کے [illegible] بلند [illegible]
کمال اور بلندی ہمت کسی چیز پر توجہ نہیں کی تھی اور دیدہ دل سے مشاہدہ جمال ذوالجلال کے کسی چیز پر نہیں لگی تھی چنانچہ فرماتا ہے کہ
مَا زَاغَ الْبَصَرُ نہ کجی کی دیدہ دل محمد نے یعنی جانب راست سے بائیں نہ گئی بلکہ اسی مقام یقین میں اپنے پروردگار کے جمال کی طرف لگی تھی
وَمَا طَغٰی اور نہ حد سے گزری وہ آنکھ کہ جو حد کہ مقرر تھی پہنچنے کی اسی حد پر ثابت قدم رہی اور اس سے آگے نہ بڑھی اور کسی طرح کا فرق کیا
لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی البتہ تحقیق دیکھا یعنی قسم ہے خدا کی کہ دیکھا محمد نے شب معراج کو نشانیوں قدرت پروردگار
اپنے سے بڑی بڑی نشانیوں کو جیسے کہ دیکھنا جبرئیل کا صورت اصلی پر کہ مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی تھی مع چھ سو پروں کے اور آثار رفرف سبز جو
وہ جامہ سبز تھا بہشت کا اور دیکھنا عرش عظیم کا اور کرسی بلند کا اور سوائے اسکے نہایت عجائب اور غریب چیزیں دلالت کرنیوالی کمال قدرت خدا پر دیکھیں
یعنے ملاحظہ فرمائی تھیں جو بڑی بڑی نشانیاں اسکی قدرت کی تھیں اور اب خدا تعالی کفار کو ملامت کرتا ہے بتوں کے پوجنے پر اور خالق کی عبادت
ترک کرنے پر چنانچہ فرماتا ہے کہ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى کیا پس دیکھا تم نے لات اور عزی کو اے کفار قریش وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى
اور منات تیسری پچھلی کو یعنی خبر دو تم مجھکو معبودوں اپنے سے کہ پرستش کرتے ہو تم انکو سوائے خدا کے اور ہمراہ اسکے ملائکہ کو پرستش کرتے ہو اور انکو خدا کی
بیٹیاں مقرر کیا ہے تم نے اور یہ دو وصف منات کے ہیں کہ انکو تیسرا اور پچھلا کہا ہے تاکید کیواسطے ہیں جیسے کہ [illegible] یعنی اڑتا ہے ساتھ دو بازو اپنے کے
اور یا یہ کہ منات ان دونوں سے مرتبہ میں بہت کم تھا اسواسطے کہ وہ لات اور عزی کی عزت اور حرمت منات سے زیادہ کرتے تھے سو اسی واسطے منات کو
پچھلا اور تیسرا فرمایا اور بعضے منات کی تاکید [illegible] لات [illegible] کرتا ہے ساتھ اور کہتے ہیں کہ کفار قریش ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں
گمان کرتے تھے اور انکی صورتوں کے بت بنا رکھے تھے اور ان بتوں کو پوجتے تھے اور انکو وہ نام بھی [illegible] نکالے تھے اللہ سے تو لات اور عزیز سے عزی اور
منان سے منات اور کہتے ہیں کہ لات کو ثقیف کی قوم کے آدمی پوجتے تھے [illegible] قریش کا بت تھا نخلہ میں [illegible] مشتق ہے معنی [illegible]
اور کفار اسکے پاس قیام کرتے تھے طواف اور پرستش کیواسطے [illegible] لات [illegible] ساتھ تشدید تا کے اور وہ ایک مرد تھا کہ [illegible] لت کر کے حاجیوں کو دیا کرتا تھا
جس وقت وہ مر گیا تو کفار اسکی قبر پر بیٹھکر اسکی عبادت میں مشغول ہوئے اور عزی مونث اعز کی ہے یعنی عزیز اور عزی ایک بت تھا کہ غطفان اسکی
پرستش کرتے تھے اور جس وقت اسلام [illegible] سے ایک شیطانہ [illegible] بال اپنے [illegible] اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایک درخت کی
عبادت کرتے تھے [illegible] کہتے ہیں کہ خالد [illegible] تلوار ماری [illegible] ہلاک ہوئی حضرت کو خبر ہوئی تو فرمایا کہ وہ عزی تھی اور بعد اسکے وہ ہرگز پرستش نہ کی جاوے گی
بعضے کہتے ہیں کہ عزی بت تھا غطفان کا کہ سعد بن ظالم نے اپنی قوم کیواسطے بنایا تھا اور [illegible] مروہ [illegible] اور منات ایک پتھر تھا [illegible] ہذیل اور
خزاعہ اسکی پرستش کرتے تھے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ بت قبیلہ ثقیف کا تھا کہ [illegible] کیا کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ لات [illegible] اور عزی [illegible] اور
منات ایک بت تھا [illegible] اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ [illegible] اور کہتے ہیں کہ کیسے لوگ پرستش انکی کرتے تھے اور مقصود [illegible]
کہ خبر دو تم مجھکو [illegible] حال [illegible] نفع اور ضرر [illegible] یا ملائکہ جو [illegible] خدا کی بیٹیاں [illegible]

عبادت کرتے ہو اسلئے کرتے تھے کہ یہ سفارش کرینگی خدا سے اور باوجود اسکے حال انکا یہ تھا کہ اگر دختر کسی کے پیدا ہوتی تھی تو اسکو مار ڈالتے تھے اور بیٹا پیدا ہو تو اسکو اپنے پاس
رکھتے تھے دختر کی تولد کو عیب جانتے اور جو کہ عیب جانتے ہو وہ اب اسکو خدا کے لیے مقرر کرتے ہیں حق تعالیٰ انکار کرتا ہے کہ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ
کیا واسطے تمہارے فرزند نر ہے اور واسطے اسکے فرزند مادہ اور بیٹے کہتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ تم اسکو شریک جانتے ہو اور بیٹیاں اسکی ٹھہراتے ہو تم بڑی غیرت کرتے ہو کہ
وہ تمہارے یہاں پیدا ہوں یعنی لات اور منات اور عزیٰ کو خدا کے شریک کرتے ہو اور خدا کا نام اپنی بیٹیوں سے تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ
ضِيزَىٰ ایک تقسیم ہے نادرست اور ظالم اور جو رستہ کہ جس میں عدالت نہیں ہے ۱۲ کہ جو کہ بہتر ہو اسکو تو اپنے واسطے ٹھہرا لیتے ہو اور جو کہ عیب ہو بیٹیاں اور لڑکی
اسکو خدا کے لیے مقرر کرتے ہو اور واسطے رد کرنے انکے قول کے خدا فرماتا ہے کہ إِنْ هِيَ نہیں ہیں وہ بت جنکو تم خدا اور شریک خدا کہتے ہو إِلَّا أَسْمَاءٌ مگر نام
چند کہ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ نام رکھ لیے تم نے وَآبَاؤُكُم اور باپوں تمہارے نے کہ وہ فقط نام ہی ہیں اور حقیقت انکی کچھ نہیں ہے
اور یہی نشانہ ہے اور خدائی کے معنی سے وہ بالکل خالی ہیں مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا نہیں نازل کی خدا نے ساتھ ان ناموں کے مِن
سُلْطَانٍ کوئی حجت اور دلیل جو انکی صحت پر ہو یعنی نام رکھنے کی صحت پر تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کہ اسکو ثابت کرکے اپنے
مخالف کو مغلوب کرو بلکہ یہ نام رکھنا محض تمہاری نفس کی خواہش ہے یہ بطلان اور فرماتا ہے کہ إِن يَتَّبِعُونَ نہیں پیروی
کرتے ہیں یہ کفار ان بتوں کی پرستش میں إِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی یعنی وہ جو ان بتوں کی پرستش کرتے ہیں تو صرف انکی شفاعت کا گمان رکھتے ہیں
ایک وہم ہے انکا بدون دلیل کے وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ اور نہیں پیروی کرتے مگر اس چیز کی کہ خواہش کرتے ہیں نفس انکے اور حق کی کچھ
چاہتی ہے وَلَقَدْ جَاءَهُم اور بتحقیق آئی ہے انکے پاس مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ پروردگار انکے کی طرف سے راہ یعنی پیغمبر یا کتاب کہ
وہ پیغمبر اور کتاب راہ حق کی بتلاتی ہے اور تمہاری خیالی باتوں کی مخالفت کرتی ہے اور شفاعت کے لیے ان بتوں کی
عبادت سوا خدا کے کسی کی ہو واجب نہیں اور بعد اسکے واسطے انکار آرزو شفاعت ان بتوں کے فرماتا ہے أَمْ لِلْإِنسَانِ کیا واسطے انسان کے ہے جو کچھ
واسطے کافر کے ہے مَا تَمَنَّىٰ جو کچھ کہ آرزو کرے یعنی نہیں ہے واسطے اسکے جو کچھ کہ آرزو کرے وہ کہ بت انکی شفاعت کریں یا یہ کہ آرزو کرتے ہیں
لئن رجعت الی ربی ان لی عندہ للحسنی یعنی البتہ اگر پھیرا جاؤں میں طرف پروردگار اپنے کے تو تحقیق واسطے میرے نزدیک اسکے البتہ نیکوئی ہے یا یہ کہ آرزو کرتے تھے
ولولا نزل هذا القرآن على رجل من القريتين عظيم اور کیوں نہیں نازل کیا گیا یہ قرآن اوپر ایک مرد کے دو شہروں میں سے یعنی مکہ اور طائف سے کہ بزرگ ہو وہ
مرد اور یا یہ کہ آرزو کرتے تھے کہ لا وتین مالا وولدا یعنی البتہ دیا جاؤں میں مال اور اولاد یعنی بہشت میں اور یہ آرزو دنیا کی ہے اہل کتاب کے اور آرزو
ع ۲۵ جو آرزو کہ وہ کرتے ہیں یہ بیہودہ ہیں اس لیے کہ نہیں ہے مالک کسی چیز کا فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ پس واسطے خدا کے ہے آخرت کا فقط وَالْأُولَىٰ اور دنیا
جو چاہے وہ اسکو بخشے اور جسکو چاہے نہ بخشے اور کسی کو اسپر حکومت نہیں ہے اور کوئی شخص مالک کسی چیز کا نہیں ہے مگر اسکی عطا سے اور اسی قول کی تاکید فرماتا ہے
وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ اور بہت سے فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ وہ مقرب بھی ہیں انکی شفاعت کی امید رکھتے ہو لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ
نہیں کچھ کام آتی ہے اور نہیں فائدہ بخشتی ہے شفاعت انکی شَيْئًا کسی چیز کو إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ مگر بعد اسکے کہ اذن دیوے
خدا شفاعت کرنے کا لِمَن يَشَاءُ واسطے جس شخص کے چاہے اور جسکو منظور ہو کہ وہ شفاعت کرے اور جسکی نسبت واسطے اس شخص کی وَيَرْضَىٰ اور پسند
کرے کہ اسکی شفاعت کو اور مصلحت اسکی شفاعت کرنے کی دیکھے پس جب کہ ملائکہ باوجود اس قرب اور بزرگی کے بدون اذن خدا کے کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے ہیں
پس بت کہ نہایت پست اور ذلیل اور خوار ہیں کیونکر لیاقت شفاعت کی اپنے عابدوں کی رکھینگے اور یہ بیان کفار کی مذمت میں فرماتا ہے کہ
إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ تحقیق جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ آخرت کے اور اعتقاد نہیں رکھتے وہ اس بات کا اور جزا کے ساتھ
لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تو نام رکھتے ہیں وہ فرشتوں کا تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ نام رکھنا مادہ کا یعنی کہتے ہیں کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں وَمَا لَهُم بِهِ
اور نہیں واسطے انکے ساتھ اسکے کہ کہتے ہیں وہ ملائکہ کو مادہ مِنْ عِلْمٍ کوئی علم اور یقین إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ نہیں پیروی کرتے

وہ کفار مگر گمان کی وَاِنَّ الظَّنَّ اور تحقیق گمان لَا یُغْنِیْ نہیں کفایت کرتا ہے اور نہیں فائدہ بخشتا مِنَ الْحَقِّ حقیقت سے
شَیْئًا کسی چیز کو سو جو کہ حق کہ وہ حقیقت امر کی ہے نہیں پایا جاتا ہے مگر علم اور یقین سے اور گمان اور وہم کا اس میں اعتبار نہیں ہے مراد حقیقت
کی حاصل نہیں ہوتی ہے اور عقائد دینی چیز ہیں یقین چاہیے اور گمان اور وہم اس میں کافی نہیں فَاَعْرِضْ پس منہ پھیر تو اے محمد عَنْ مَّنْ
تَوَلّٰی اس شخص سے کہ منہ پھیرا وہ عَنْ ذِكْرِنَا ذکر ہمارے سے کہ وہ قرآن ہے شامل ہے توحید الٰہی کو اور ایمان کی اصول کو وَلَمْ یُرِدْ
اور نہیں ارادہ کرتا ہے وہ شخص [illegible] اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا مگر زندگانی دنیا کو ذٰلِكَ وہ یعنی اختیار کرنا زندگانی دنیا کا مَبْلَغُهُمْ
نہایت پہنچنا ان کی ہے مِّنَ الْعِلْمِ علم اور دانش سے اور علم ان کا [illegible] فائدہ [illegible] لذتوں ہی میں منحصر اور سعی اور غور نہیں سمجھتے
ہیں اور آخرت کی [illegible] نہیں جانتے ہیں [illegible] اور بہت ان کی [illegible] کھانے اور پینے ہی میں مصروف ہے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق
پروردگار تیرا هُوَ اَعْلَمُ وہ خوب جاننے والا اور عالم ہے بِمَنْ ضَلَّ ساتھ اس شخص کے کہ گمراہ ہوا اور پھر گیا ہے وہ عَنْ سَبِیْلِهٖ راہ
اس کے سے [illegible] وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ عالم ہے بِمَنِ اهْتَدٰى ساتھ اس شخص کے کہ راہ پائی [illegible] اور پھر [illegible]
سب [illegible] موافق عمل کے جزا دیگا اور وہ ایمان [illegible] اور یہ ایمان [illegible] طرف ایمان [illegible] اور شفقت [illegible] سو اس کی
[illegible] تو فقط ہمارے حکم کا پہنچانا ہے [illegible] اور حکم کو ہمارے تو پہنچا [illegible]
اور [illegible] آیت منسوخ ہے [illegible] کمال قدرت اور ملک کی فراخی کو بیان کرتا ہے وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہے مَا فِی
السَّمٰوٰتِ جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے سب کا مالک اور خالق وہی ہے اور غرض ان کی پیدائش سے
عبادت اور طاعت ہے کہ ان کی عبادت میں مشغول ہیں چنانچہ فرمایا ہے کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون پس عبادت کرنے کی تکلیف دی سب کو [illegible]
لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ تاکہ جزا دیوے ان لوگوں کو کہ اَسَآءُوْا برا کیا ہے انہوں نے بِمَا عَمِلُوْا ساتھ عذاب کے [illegible] کہ عمل کیا انہوں نے
[illegible] وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا اور تاکہ جزا دیوے ان لوگوں کو کہ نیکی کی ہے انہوں نے بِالْحُسْنٰى ساتھ ثواب نیک کے
وہ [illegible] لیجزی الذین متعلق بمن ضل عن سبیلہ [illegible] وللہ ما فی السموات وما فی الارض جملہ معترضہ ہو اور انہیں نیکی
کرنے والوں کی [illegible] الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ وہ لوگ ہیں کہ پرہیز کرتے ہیں كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ بڑے بڑے گناہوں سے اور بڑا گناہ وہ ہے کہ
جس کے واسطے وعدہ عذاب کا ہے یا شرع سے اس گناہ کی ایک حد مقرر ہوئی ہے اس گناہ سے وہ پرہیز کرتے ہیں وَالْفَوَاحِشَ اور فاحشوں سے یعنی نہایت قبیح گناہ
سے [illegible] بھی پرہیز کرتے ہیں مثل زنا کہ نہایت قبیح ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ فحش مراد [illegible] اِلَّا اللَّمَمَ مگر گناہ صغیرہ کہ اگر [illegible]
وہ گناہ کبیرہ سے پرہیز کریں تو [illegible] بخشا جاتا ہے اور عذاب [illegible] اور [illegible] استثنا منقطع ہے [illegible] اور حضرت صادق علیہ السلام
فرمایا کہ [illegible] آدمی گناہ [illegible] استغفار کرے اور توبہ کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ لمم وہ گناہ ہے کہ جس پر خدا نے حد مقرر نہیں کی ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ گناہ ہے کہ [illegible] اور ارادہ اس کے کرنے کا ہو لیکن [illegible] اور بعضے کہتے ہیں مثل نظر کرنے اور بوسہ لینے کے ہے اور بعضے علما ابن عباس سے
روایت کرتے ہیں کہ لمم وہ گناہ ہے کہ جو ایام جاہلیت میں یعنی ایام کفر میں اسلام سے پہلے کیا ہو اور سبب نازل ہونے اس آیت کا اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مشرکین مسلمانوں کو
کہتے تھے کہ تم ایام جاہلیت میں بہت گناہ کرتے ہو اور اب ہم کو ان گناہوں پر عیب کرتے ہو اور ان گناہوں کی عذاب سے ڈرتے ہو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی
کہ جو گناہ کہ ایام جاہلیت میں مسلمانوں نے کیا ہے وہ بخشا گیا ہے اور پھر ان کو عذاب نہ ہوگا اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ تحقیق پروردگار تیرا فراخ
بخشش والا ہے یعنی بہت بخشنے والا ہے اور [illegible] گناہان صغیرہ کو گناہان کبیرہ سے پرہیز کرنے سے بخشتا ہے اور گناہان کبیرہ کو توبہ کرنے سے بخشتا ہے آدمی کو چاہیے کہ اس کی
رحمت اور مغفرت سے ناامید نہ ہو لیکن اس کے قہر اور غضب سے ڈرتا رہے اور رحمت پر تکیہ اور اعتماد کر کے گناہوں میں مشغول نہ ہو اور کہتے ہیں کہ بعضے آدمی سو بخدمت رسالت پناہ
میں اپنی پرہیزگاری اور تقویٰ پر بہت ناز کرتے تھے اور اپنے اعمال نیک کی لاف زنی میں بہت تھے اور اپنی نماز اور روزہ اور حج اور جہاد کی تعریف کرتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

الربع

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ وہ خدا عالم تر ہے ساتھ احوال تمہارے کے اور تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے اِذْ اَنْشَاَكُمْ جس وقت پیدا کیا تم کو مِّنَ الْاَرْضِ
زمین سے اس لیے کہ زمین سے غذا پیدا ہوتی ہے اور غذا سے نطفہ پیدا ہوتا ہے اور نطفہ سے آدمی یعنی وہ خدا ابتدائے خلقت تمہاری میں تمہارے افعال و اقوال سے مطلع تھا
وَاِذْ اَنْتُمْ اور جس وقت کہ تم اَجِنَّةٌ بچے تھے فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ بیچ پیٹوں ماؤں اپنی کے اس وقت بھی تمہارے احوال کو جانتا تھا اور تمہارا
کوئی امر پوشیدہ نہیں ہے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ پس پاکیزہ نہ کہو تم نفسوں اپنے کو یعنی اپنے اعمال و افعال کی تعریف مت کرو اور اپنی تعریف بیان کرکے مغرور
نہ ہو کیونکہ تمام اعمال نیک سے اپنے فخر اور ناز مت کرو اور اگر قصد تعریف کا ہو اور ارادہ فخر اور ناز کا ہو تو و[illegible] لیکن اپنے اعمال نیک کا ذکر کرے اور نفس
پاکیزہ کہے اس قصد سے کہ خدا تعالیٰ کی توفیق اور تائید ہے جو کچھ کہ میں کرتا ہوں [illegible] کچھ مضائقہ نہیں ہے اور نیک عمل کر کے خوش ہونا اور ذکر اپنے نیک
عمل کا واسطے شکر کے [illegible] کرنا بہت خوب ہے اور [illegible] لیکن اپنے عمل نیک پر نازاں نہ ہو کہ هُوَ اَعْلَمُ وہ خدا زیادہ جاننے
والا اور عالم تر ہے بِمَنِ اتَّقٰى ساتھ اس شخص کے کہ پرہیزگار ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ سبب اس آیت کا نازل ہونا یہ ہے کہ یہود لوگ کوئی لڑکا
مرتا تو کہتے کہ وہ صدیق ہے [illegible] فرمایا کہ [illegible] کوئی بچہ نہیں [illegible]
جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فخر نہ کرے کوئی شخص بسبب نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور عبادت کے کیونکہ خدا
خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ پرہیزگار ہے [illegible] اور حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ فرمایا کہ اپنا آپ کو [illegible] عمل کی کثرت
سے خوب [illegible] اور کل کے روز میں نے روزہ رکھا [illegible] آدمی کہ پہلے اس سے بھی آدمی [illegible] کل کی رات [illegible]
پڑھی اور دن کو روزہ رکھا اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ [illegible] رات کو سوتا رہوں اور دن کو بھی [illegible] اور [illegible]
بھی [illegible] اور دوسری [illegible] کہ فرمایا امیر المومنین نے کہ اگر خدا منع نہ کرتا نفس کی پاکیزگی [illegible] فضیلتوں اور
خوبیوں کو کہ مومنین کے دل ان کو پہچانتے اور [illegible] اور لوگوں کے کان [illegible] اور حضرت صادق سے پوچھا کہ [illegible] آدمی کو اپنی تعریف بیان کرنے
اور اپنی خوبی کو ظاہر کرے فرمایا کہ ہاں جس وقت اس کی ظاہر کرنے کی ضرورت ہو [illegible] قول حضرت یوسف کا کہ فرمایا اِجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ
حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ یعنی مقرر کر مجھ کو [illegible] بادشاہ اور خزانوں پر تحقیق کہ میں نگہبانی کرنے والا امانت دار ہوں اور ابن عباس اور سدی اور مجاہد اور مفسرین سے
منقول ہے کہ عثمان نے کچھ مال اپنا راہ خدا میں تصدق کیا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے کہ عثمان بن عفان کا برادر رضاعی تھا عثمان سے کہا کہ تو راہ
خدا میں اس قدر مال اپنا کثرت سے خرچ مت کر ایسا نہ ہو کہ فقیر ہو جائے اور نوبت تنگی اور احتیاج کی پہنچے عثمان نے کہا میرے گناہ بہت ہیں خطایا میری
کثرت سے ہیں [illegible] اور [illegible] اس کے گناہان کبیرہ [illegible] تصدق اور خیرات [illegible] کرتا ہوں کہ
ان گناہوں کا کفارہ ہو اور خدا مجھ سے راضی ہو عبداللہ بن ابی سرح نے کہا کہ [illegible] اور مال [illegible] میں تیرے گناہ اپنے ذمہ
لیتا ہوں اور بار گران اس کا اٹھا لیتا ہوں عثمان نے وہ شتر مع پالان و اسباب کے اس کو دیا اور دو گواہ اس پر مقرر کیے اور بعد اس کے عثمان راہ خدا میں خرچ کرنا موقوف
کیا اور یہ آیت عثمان کے حق میں نازل ہوئی اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ تَوَلّٰی منہ پھیرا [illegible] اور [illegible]
طرف کفار کے اور یا یہ کہ منہ پھیرا حق پہچاننے سے وَاَعْطٰی قَلِیْلًا اور دیا تھوڑا سا مال اپنا خدا کی راہ میں وَّاَکْدٰی اور بخیل ہوا
اور راہ خدا میں دینا اس کا موقوف کیا اور بخل کو اختیار کیا اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ کیا نزدیک اس کے علم غیب ہے فَهُوَ يَرٰى پس وہ دیکھتا ہے اور
جانتا ہے کہ اس کا بھائی جو اس کے گناہ اپنے ذمہ لیتا ہے سچا ہے اور ضرور دوسرے کے گناہ اپنے ذمہ لے لیگا اور [illegible]
[illegible] اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى کیا نہیں خبر دیا گیا وہ ساتھ اس چیز کے کہ صحیفوں موسیٰ میں ہے وَاِبْرٰهِيْمَ [illegible]
الَّذِيْ وَفّٰٓى وہ ابراہیم کہ وفا کیا جس نے یعنی [illegible] اور جس کا وہ حکم کیا گیا تھا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ
وابراہیم الذی وفی سے فرمایا کہ [illegible] نہیں پہنچا تھا وہ پوچھا کہ [illegible] کہ [illegible]

ع

شیئاً ولا اعوذ مع الله الٰہا آخر ولا اتخذ من دونہ اولیاء یعنی تجھ پر شرک و اسلام کو بھی تسلیم ہے کہتا تھا حاصل یہ ہیکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا اسکو خبر نہیں ہوئی کی ہیں اس
امر کی کہ جو ابرہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں ہے اور وہ الا تزر وازرۃ وزر اخریٰ ہے کہ نہیں اٹھاتا ہے کوئی نفس اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا بوجھ گناہ
دوسرے نفس کا یعنی ایک آدمی کے گناہ کا کسی سے مواخذہ نہیں ہوتا ہے جو شخص گناہ کرتا ہے اسکو اسی گناہ کی سزا ہوتی ہے نہ دوسرے کو اور منقول ہے کہ حضرت نوح کے
زمانے سے لیکر حضرت ابراہیم کے زمانے تک ان زمانے کے ظالم لوگوں کی یہ عادت تھی کہ باپ کو بیٹے کے گناہ میں اور بھائی کو بھائی کے گناہ میں اور غلام
کو آقا کے گناہ میں اسی طرح قرابت والوں کو عوض میں اسکے قاتل کے سزا دیتے تھے اور قصاص لیتے تھے اور جس وقت حق تعالیٰ نے ابراہیم کے صحیفے
نازل کئے اور انمیں بیان کیا کہ ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ تو سمجھ لیتے لوگوں کو انکے عمل بد سے منع کیا وان لیس للانسان الا
یہ بھی ہے کہ آدمی کے لئے الا ما سعیٰ مگر ثواب اسی چیز کا کہ کوشش کی اسنے یعنی جیسے کسیکو دوسرے کے گناہ میں نہیں پکڑتے ہیں ایسے ہی ثواب کسی
کا اسکے غیر کو نہیں دیتے یہ بھی کتابوں میں ابراہیم اور موسیٰ کے ہے اور جو ثواب کسی نے دوسرے کیواسطے عمل کا اچھا اسکی وجہ ہے کہ نیت کرنیوالا اور
ثواب بخشنے والا نائب حکم ہوتا ہے ... باعتبار شرع کے ... کرنیوالا اور نائب کرنیوالا اور ... عمل نائب
ثواب پاتا ہے ایسے ہی میت کو ثواب پانا ہے جو کوئی کہ واسطے اسکے نیت عمل کی کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ دوسرے کی عمل سے ثواب پہنچنے کا حکم خاص واسطے
قوم ابراہیم اور موسیٰ کے ہے اور امت محمد صلعم پیغمبر کی دوسرے کی سعی سے ثواب پاتے ہیں اور یہ بھی کتابوں میں ابراہیم اور موسیٰ کے مذکور ہے وان
سعیہ اور تحقیق کوشش اسکی یعنی آدمی عمل اپنا کر والی آسکی بھی کی یہ سوف یریٰ قریب ہے کہ دکھلایا جاویگا اپنے اعمال کے ترازو میں
جزا کے روز ثم یجزاہ پھر بدلا دیا جاوے اسی سعی کا الجزاء الاوفیٰ بدلا پورا موافق عمل کے اور الجزاء منصوب بنزع خافض ہے یعنی
بالجزاء الاوفیٰ اور مفعول مطلق بھی ہو سکتا ہے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ عبد اللہ طاہر کہ والی خراسان کا تھا اسنے حسین بن فضل کو طلب کیا
اور جسوقت وہ آیا تو اسنے کہا کہ مجھکو تین آیتیں قرآن کی نہایت مشکل معلوم ہوتی ہیں انکو حل کرنا چاہتا ہوں اول فاصبح من النادمین یعنی پس ہو گیا وہ
قابیل پشیمان ہونیوالوں میں سے حالانکہ پشیمانی گناہ کی سبب بخشش اور مغفرت کا ہے چنانچہ الندم توبۃ بھی آیا ہے تو پس کسواسطے توبہ اسکی قبول نہوئی
اور مستحق مغفرت کا کیوں نہوا اور دوسری آیت وان لیس للانسان الا ما سعیٰ ہے پس معاف مضاعف کیا چیز ہے یعنی خدا فرماتا ہے کہ
عمل سے چند در چند زیادہ بدلا دونگا اور اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بدلا موافق ہی عمل کے ملیگا اور کم یا زیادہ نہ ملیگا اور تیسری آیت کل یوم ہو فی شان
یعنی ہر دن میں وہ ایک شان میں ہے اور پیدا کرنے اور مشغول ہونے اور ثابت کرنے اور مٹانا کام ہے اور یہ مخالف ہے حدیث کے کہ جف القلم بما ہو کائن یعنی
خشک ہو گیا قلم لکھنے سے جو کچھ ہونیوالا ہے اور جو کچھ ہونیوالا تھا سب قلم لکھ چکا اب نئی چیز کوئی نہیں ہو سکتی حسین بن فضل نے جواب دیا کہ ندامت قابیل
کی ہابیل کے قتل پر نہ تھی بلکہ اسکی بدن کے اٹھا لینے پر تھی اور یا یہ کہ اس شریعت میں توبہ سبب مغفرت کی نہ تھی بلکہ یہ خاص واسطے امت محمدی کے
ہے بسبب برکت خاتم الانبیاء کے اور وان لیس للانسان الا ما سعیٰ موافق عدل کے فرمایا ہے اور اضعاف مضاعف باعتبار فضل اور کرم کے ہے اور
مراد حدیث جف القلم بما ہو کائن سے یہ ہے کہ پہلی ازل میں حکم کیا اور تقدیر کے آئندہ کو اندازہ کیا وقت اظہار کرنیگا موافق مصلحت ہر روز کے اور
ہر وقت کے اور بعد اسکے موافق انکی عمل کرتا ہے ہر وقت اور ہر ساعت قیامت تک اسی طرح کرتا جائیگا پس حدیث مخالف آیت کے نہوگی عبد اللہ طاہر
نے اس جواب کو بہت پسند کیا اور حسین بن فضل کی تعریف کی اور اسکے سر اور منہ پر بوسہ دیا اور بعضے اور طرح سے بھی جواب دیتے ہیں وان الیٰ
ربک المنتہیٰ اور تحقیق طرف پروردگار تیرے کی ہے انتہا اور رجوع تمام خلائق کی اور یہ بھی ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں ہے یعنی بعد منقطع
ہونے عمل کے خدا کی طرف پھرنا ہوگا تاکہ ہر ایک کو موافق عمل نیک اور بد کے جزا دیوے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ جیسے کہ ابتدا خلقت
کی اسکی طرف سے ہے ایسے ہی نہایت امور کی بھی اسی سے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ انتہا فکر کی طرف اسکی ہے یعنی تفکر ہر چیز کی فکر کے قدرت
رکھتی ہے لیکن جس وقت اسکی ذات تک پہنچتی ہے تو حیران ہوتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نہیں چاہئے فکر کرنا پروردگار میں اور

فرمایا ہو کہ فکر کرو تم خدا کی نعمتوں میں اور نہ فکر کرو تم ذات خدا میں اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت کلام منتہی ہو طرف خدا کے پس ٹھہر جاؤ اور
اور رو باز رہو اور پیغمبر نے فرمایا کہ اے فرزند آدم اگر کوئی پرندہ تیرا دل کھائے تو بس وہ سیر ہو جاوے اور اگر کوئی چیز بمقدار سوراخ سوئی کے تیری
آنکھ پر واقع ہو تو تیری آنکھ کی روشنی کو پوشیدہ کر دے اور تو چاہتا ہے کہ اس دل اور آنکھ سے پہچانے اور جانے ملکوت آسمان و زمین کے اور
جس وقت فکر کرنا حقیقت میں انکی مخلوقات کے دشوار ہو تو پس ذات میں انکے خالق کے بطریق اولیٰ دشوار ہوگا اور روایت ہے کہ ایک روز
پیغمبر صلعم مسجد میں تشریف لے گئے اور صحابہ سے پوچھا کہ تم کس فکر میں ہو کہا کہ ذات خدا میں ہم فکر کرتے ہیں فرمایا کہ اسکی خلقت میں فکر کرو اور
اسکی ذات میں فکر نہ کرو اسکی حقیقت کو نہ پہنچو گے اور بعد اسکے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے سات زمین کو پیدا کیا ہے اور ہر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک
پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور دل ہر آسمان کا پانسو برس کی راہ کا ہے اور ساتویں آسمان پر ایک دریا ہے کہ گہرائی اسکا ساتوں زمین [illegible]
ساتوں آسمان اور زمین کے برابر ہے اور اس دریا کے اوپر ایک فرشتہ ہے کہ پانی اس دریا کا اسکے زانو تک ہے [illegible] پیدا کیا ہے
پس تم ان عجائب میں فکر کرو اور مخلوقات خدا میں فکر کرو جو پیدا کیا ہے [illegible] اور اسکی حقیقت میں فکر مت کرو
اور بیشک پایا ہے ہم نے علی کی کتاب میں [illegible] کہ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ اور تحقیق وہی ہنساتا ہے وَاَبْكٰى اور رلاتا ہے
یعنی باعث خلق اور پیدا کرنے ہنسی اور رونے کا وہ ہے [illegible]
خوف خدا کا [illegible] ورنہ [illegible] فرمایا فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا [illegible]
[illegible] اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی آیت یہ ہیں کہ ہنساتا ہے آسمان کو [illegible] اور رلاتا ہے [illegible]
معنی یہ ہیں کہ ہنساتا ہے بہشتیوں کو بہشت میں اور رلاتا ہے دوزخیوں کو دوزخ میں [illegible]
علیہ السلام کہ [illegible] ہنسانا اور رلانا [illegible]
ہنساتا ہے اور رلاتا ہے بہار کے وقت طرح طرح کے پھولوں [illegible] اقبال [illegible] ہنساتا ہے اور [illegible]
رلاتا ہے وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ اور تحقیق وہی خدا مارتا ہے وَاَحْيَا اور جلاتا ہے یعنی [illegible]
قاتل مقتول کی بنیاد کو اور شکل کو بگاڑ دیتا ہے لیکن موت جو مقتول کو حاصل ہوتی ہے وہ خدا ہی کا فعل ہے [illegible] وقت اجل
کے اور زندہ کرتا ہے قبر میں اور قیامت میں زندہ کریگا وَاَنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ خدا ہی خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ پیدا کیا ہے آدمی سے اور سوا
انکے اور حیوانات کے دو قسم کو الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى نر کو اور مادہ کو مِنْ نُّطْفَةٍ نطفہ سے یعنی آب منی سے اِذَا تُمْنٰى
جس وقت [illegible] نر کو اور مادہ کی [illegible] اور آدم [illegible]
اول [illegible] نطفہ [illegible] دماغ میں [illegible]
میں گزر کر [illegible] وَاَنَّ عَلَيْهِ اور تحقیق
[illegible] النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى پیدا کرنا دوسرا بعد مرنے کے قیامت میں [illegible]
ذات میں نہیں ہے وَاَنَّهٗ هُوَ اور تحقیق کہ وہی خدا اَغْنٰى تونگر کر دیتا ہے [illegible] وَاَقْنٰى اور [illegible]
مال [illegible] جسکو صرف نہیں [illegible]
[illegible] وَاَنَّهٗ هُوَ اور تحقیق کہ وہ خدا رَبُّ الشِّعْرٰى [illegible]
اور وہ ایک ستارہ ہے کہ قریش اور ایک قوم عرب کی انکی پرستش کرتی تھی [illegible]
شعری [illegible]

یہ تمام ستاروں کے مخالف سمت ہے کیونکہ باعتبار طول کے پھرتا ہے اور یہ ستارہ شعریٰ عبور باعتبار عرض کے پھرتے ہیں اور حاصل اسکے ذکر کا یہ ہے کہ وہ ستارہ
مخلوق ہے کہ جسکو خدا نے پیدا کیا ہے اور مخلوق سزاوار خدائی اور پرستش نہیں ہوسکتا ہے وَاَنَّهٗ اور تحقیق اس نے اَهْلَكَ عَادًا الْاُوْلٰى
ہلاک کیا ہے قوم عاد پہلی کو کہ امت حضرت ہود کی تھی اور ایک قوم اور تھی کہ انکو ... کہتے تھے اور وہ بھی ہلاک ہوئے عاد کے گھر میں رہتے تھے اور بعد
ہلاک ہونے انکے عاد ... پہلی ... کہ بعد ... ہلاک ... آدمی تھے اور وہ
... دنیا میں ... باعتبار شرافت اور ... وَثَمُوْدَا اور قوم ثمود کو ہلاک کیا کہ حضرت صالح کی امت تھی فَمَآ اَبْقٰى پس باقی
نہ رکھا ان میں سے کسی کو ... وَقَوْمَ نُوْحٍ اور ہلاک کیا قوم نوح کو مِّنْ قَبْلُ پہلے ان عاد و ثمود کے
اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ تحقیق کہ تھے وہ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى زیادہ ظالم ... اور حد سے زیادہ گزرنے والے اور سرکش ... قوم عاد اور ثمود سے
حضرت نوح کو بہت ایذا دیتے تھے وہ اور ... انکو مارتے تھے کہ ان میں طاقت حرکت کرنے کی باقی نہیں رہتی تھی اور لوگوں کو انکی صحبت سے نفرت دلاتے تھے
اور کہتے ہیں کہ ... انکو مارتے تھے کہ وہ پتھروں کے نیچے چھپ جاتے تھے اور جبرئیل انکو پتھروں کے نیچے سے نکالتے تھے اور
نو سو پچاس برس میں تھوڑے سے لوگ ایمان لائے تھے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اور شہروں قوم لوط کو اَهْوٰى گرا دیا اسکے بعد ... کہ انکو
ہلاک کیا جبرئیل نے ... اور ... شہروں کو زمین کے اندر لیگیا بعد اسکے کہ جبرئیل نے انکو الٹ دیا تھا اور وہ چار شہر تھے ... اور سدوم
فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى پس ڈھانک لیا ان شہروں کو جو ... کہ ڈھانکا تھا اور وہ پتھر تھے کہ انکے شہروں پر برسے تھے اور کثرت سے ان شہروں
کے وہ شہر پوشیدہ ہو گئے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کی تَتَمَارٰى شک کرتا ہے تو یہ خطاب اگرچہ
رسول خدا صلعم کی طرف ہے لیکن مراد اس سے امت کے لوگ ہیں اور یہ امور ذکر کیے گئے پہلی آیتوں میں اگرچہ بظاہر عذاب ہیں اور نعمتیں وہ نہیں ہیں لیکن
اس واسطے کہ شامل ہیں ... اپنی ... بیان میں ... ہوئے ہیں وہ ... خاص ... اور جو نصیحت پکڑتے ہیں ... نہیں ... اور ...
... اور ... خاطر رسول خدا کی ... سبب ... نام ... اور محمد بن ... روایت کی ہے ... سے اور ... ابن عباس ...
رسول خدا صلعم کو حکم ہوا کہ علی بن ابیطالب کو خلیفہ مقرر کریں اور لوگوں کو مطلع کریں کہ امامت ... تو چند روز لوگوں سے پوشیدہ رکھا ... کہ جانتے تھے
کہ رئیس قریش کے اور بزرگ عرب ... اس امر کو قبول نہ کرینگے بلکہ اس سے انکار کرینگے اور حسد اور عداوت انکی اس امر کی تصدیق ... ہوگی اور یہ بھی احتمال تھا کہ اس
امر کے سبب سے کوئی تنبیہ ان حضرت کو پہنچے پس دوسری بار جبرئیل آیا اور خبر کی حضرت کو قوم کی آزار سے محفوظ رکھنے اور بچانے کی اور یہ آیت لائے
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس جس وقت حضرت نے یہ سنا تو ... کے آزار کا
... اس وقت علی بن ابیطالب کو غدیر خم میں جیسے کہ پہلے اس کی تفصیل گزر گیا ہے واسطے خلافت اور امامت کے مقرر کیا اور انکی دوستی کو سب پر
واجب اور فرض کیا اور بعد مقرر کرنے امیر المومنین کے جبرئیل نازل ہوا اور یہ آیت لائے فبای آلاء ربک تتماری پس بعد اسکے ... ڈرانے والا ... خطاب
شمار کرتا ہے کہ هٰذَا یہ پیغمبر محمد ہے نَذِيْرٌ ڈرانے والا مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى جنس ڈرانے والوں پہلوں سے جیسے کہ پہلے پیغمبر اپنی قوم کو
ڈراتے تھے ایسے ہی یہ بھی اپنی قوم کو ڈراتا ہے اور یہ بھی اپنی امت کو ... حکم کرتا ہے جو کہ پہلے پیغمبر کرتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر
پوچھی تو فرمایا کہ اللہ تعالی نے جس وقت ... میثاق ... عقل ... عطا کیے ... اپنے سامنے کھڑا کیا اور محمد کو انپر پیغمبر کر کے بھیجا اور
انکو طرف ایمان کے بلایا تو بعض ایک قوم تو ان سے ایمان لائی اور ایک قوم نے انکار کیا پس یا خدا تعالی نے کہ یہ ڈرانے والا ہے ڈرانے والوں پہلوں سے یعنی
محمد جس وقت کہ بلایا ... انکو طرف خدا کے ... روز میثاق کے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہذا کا اشارہ طرف قرآن کے ہے یعنی یہ قرآن ڈرانے والا ہے جنس کتابوں ڈرانے والی
پہلی سے ... واسطے ... اور ڈرانے کے فرماتا ہے کہ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ نزدیک آ پہنچی نزدیک ہونیوالی کہ وہ قیامت ہے لَيْسَ لَهَا نہیں ہے واسطے اس
یعنی اس کے وقت پہنچنے کو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ سوائے خدا کے کوئی نفس ظاہر کرنیوالا یعنی سوا خدا کے کوئی اسکے وقت کو ظاہر نہیں کر سکتا ہے

وہ قیامت وقت ہی آ جائیگی کہ سوائے خدا کے اسکے وقت پر کسیکو اطلاع نہیں ہے اور اسی سبب سے مشرکوں کو خطاب ہوا اور کہتا ہے کہ أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ کیا پس
اس بات سے اور اس سخن سے کہ وہ قرآن ہے تَعْجَبُونَ تعجب کرتے ہو اور ٹھٹھا کرتے ہو وَتَضْحَكُونَ اور ہنستے ہو تم اسپر اور ٹھٹھا کرتے ہو وَلَا تَبْكُونَ
اور نہیں روتے ہو تم خوف سے اس عذاب کے کہ جسکا آنا وعدہ مذکور ہے اور ان گناہوں سے جو کہ تم کیا کرتے ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد
حدیث سے وہ خبریں ہیں پہلی ہیں یعنی ان خبروں کو سنکر تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اس خوف سے کہ کبھی تم پر وہ واقع ہو جائیں وَأَنتُمْ سَامِدُونَ
اور تم بازی کرنے والے ہو اور غفلت کرنے والے ہو اور منقول ہے کہ جس وقت قرآن پڑھا جاتا تھا تو مشرکین گانا شروع کرتے تھے تا کہ لوگ اسکے سننے سے باز رہیں اور حضرت
امام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل صفہ کہ وہ [illegible] تھے اور [illegible] گریہ کی آواز بلند ہوئی اور جس وقت سنا [illegible] آواز
[illegible] رونے کی [illegible] اور [illegible] رونا شروع کیا اور رسول خدا نے فرمایا کہ دوزخ میں نہ جائیگا وہ شخص کہ خوف خدا سے دنیا میں رویا ہو اور بہشت میں
نہ جائیگا وہ شخص کہ [illegible] سوا اللہ [illegible] اور اگر تم گناہ نہ کرو تو خدا تعالیٰ ایک قوم پیدا کریگا کہ وہ گناہ کریں [illegible]
[illegible] اور بہشت [illegible] یہ آیت نازل ہوئی [illegible] رسول خدا کو [illegible] خنداں [illegible]
[illegible] گنہگاری کا عذاب [illegible] اور فرمایا ہے کہ
فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا پس سجدہ کرو تم خاص اسکو اور پرستش کرو [illegible]
اور [illegible] سجدہ کیا [illegible] سورة القمر [illegible]
آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ اقتربت کو پڑھے خدا تعالیٰ اسکو قبر سے بہشت کے ناقہ پر سوار کریگا
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ مروی ہے کہ کفار قریش نے رسول خدا سے معجزہ طلب کیا حضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور یہ آیت نازل ہوئی
اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ نزدیک آئی قیامت وَانشَقَّ الْقَمَرُ اور پھٹ گیا چاند اور قیامت کو ساعت فرمایا ہے کہ وہ ایک ساعت
کی درازی میں قائم ہو جائیگی اور چاند کا پھٹ کر دو ٹکڑے ہونا قیامت کے نزدیک ہونے کی [illegible] بعضے کہتے ہیں کہ چاند [illegible] قیامت
میں ہوگا [illegible] قول ہے [illegible] لیکن یہ قول باوجود [illegible]
ضعیف ہے [illegible] دو ٹکڑے ہونا چاند کا [illegible] متواترات سے ہے اور [illegible] صحابہ اور تابعین نے [illegible] نقل کیا مثل ابن مسعود اور انس بن مالک
اور حذیفہ بن الیمان اور ابن عمر اور ابن عباس اور جبیر بن مطعم اور روایات اہلبیت [illegible] دلالت کرتی ہیں [illegible] مفسرین کا بلکہ کل اہل اسلام [illegible]
اور [illegible] مخالف کا قول شمار میں نہیں ہے [illegible] مشہور ہونا شق قمر کا درمیان [illegible] مخالف کے قول کو [illegible] اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ مشرکین رسول خدا کی خدمت میں جمع ہوئے اور کہا کہ اگر تو سچا ہے تو چاند کو دو ٹکڑے کر دے پس [illegible] رسول خدا نے [illegible] کہ اگر میں چاند کو ٹکڑے
کر دوں تو تم ایمان لاؤ گے سب نے کہا کہ ہم ایمان لائینگے اور وہ رات چودھویں تھی کہ [illegible] چاند پورا اور کامل تھا پس رسول خدا [illegible] سوال کیا
چاند کے دو ٹکڑے ہونیکا خدا تعالیٰ نے چاند کو حضرت کے حکم میں کیا حضرت نے اپنی انگلی سے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور [illegible] آواز دی [illegible]
اور [illegible] گواہ ہو تم اور بعد اسکے کفار نے کہا کہ محمد نے ہم پر جادو کیا ہے اور منقول ہے کہ ابوجہل [illegible] ایک شب [illegible] آیا اور وہ چودھویں
شب تھی ابوجہل نے کہا کہ اے محمد [illegible] معجزہ دکھلا ورنہ سر تیرا تلوار سے قلم کرونگا حضرت نے فرمایا کیا چاہتا ہے ابوجہل نے [illegible] وہ کونسا
ہے کہ آدمی کی قدرت سے باہر ہو اور آدمی اسکو نہیں کر سکتا ہو [illegible]
اور [illegible] سوال [illegible] چاند [illegible] کہ چاند کے ٹکڑے کر دے [illegible]
نہیں اگر چاند کے ٹکڑے کرنے سے وہ عاجز ہو جائیگا تو اسکو قتل کر ابوجہل نے کہا کہ اے محمد [illegible] چاند [illegible] اپنی انگلی [illegible]
کی طرف اشارہ کیا وہ دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا تو وہیں جگہ قائم رہا اور دوسرا ٹکڑا جدا ہو کر ایک طرف جا ٹھہرا ابوجہل نے کہا کہ [illegible]

حضرت نے اشارہ کیا تو وہ دو ٹکڑے ہوگئے تب ان میں سے کتنے وہ جو یہودی تھے ایمان لائے اور ابوجہل ایمان نہ لایا اور کہا کہ ہماری آنکھوں پر جادو کیا ہے یا دو چند کرکے چاند ہمکو دو ٹکڑے دکھلائے اور یہ مسافر
جو اطراف اور جوانب سے آتے ہیں انسے ہم دریافت کرینگے کہ انہوں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے یا نہیں پس باہر کے آنیوالوں اور مسافروں سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا
کہ ہاں ہم نے فلانی شب کو چاند کے دو ٹکڑے دیکھے ہیں ابوجہل باوجود ایسے ظاہر معجزہ کے ایمان نہ لایا اور اسکو جادو ٹھیرایا اور کفار قریش نے بھی ابوجہل کی پیروی کی وہ اس
معجزہ کو جادو مقرر کیا اور سوا اسکے بہت سی حدیثیں ہیں کہ دلالت کرتی ہیں چاند کے شق ہونے پر صحابہ اور اہل بیت سے اور بعضے آدمی انکار کرکے جو کہتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا
کے زمانہ میں شق قمر ہوا تھا اور ملکوں کے آدمی بھی اسکو دیکھتے اور انپر وہ پوشیدہ کیوں رہتا یہ قول انکا نہایت بیہودہ اور ضعیف ہے اسواسطے کہ چاند ٹکڑے ہوکے دکھلانے سے
مقصود یہ تھا کہ سب ملکوں کے لوگ اسکو دیکھیں اور ہوسکتا ہے کہ اسوقت چاند اور شہروں میں چھپا ہو اور رات کے وقت یہ معجزہ واقع ہوا تھا ہوسکتا ہے کہ اسوقت اور شہر کے
آدمی سوتے ہوں اور اسلئے انکو اطلاع نہ ہوئی اور علاوہ اسکے یہ بات ہے کہ کل آدمیوں کی عادت ہے کہ وہ آسمان کی طرف اس ارادہ سے نظر نہیں کیا کرتے ہیں کہ دیکھیں آسمان پر کیا
ہوا ہے کوئی ستارہ بھی اسوقت ٹوٹتا ہے یا نہیں اور اگر کوئی ستارہ ٹوٹتا ہے اور قریب زمین کے پہنچکر روشنی ہوتا ہے تو اتفاقیہ نظر جا پڑتی ہے اور ٹکڑے ہونا چاند کا بہت
قلیل زمانہ میں تھا کہ بعد ٹکڑے ہونے کے اسیوقت کفار نے انکی طلبی پر یا سوال کیا حضرت نے اسکو ملا دیا اگر اسقدر تھوڑی سی دیر میں لوگونکی نظر آسمان پر نہ پڑی تو کیا تعجب
اور بڑا اعتراض یہود اور نصاریٰ کا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر چاند کے ٹکڑے ہوتے تو کیا اور ملکوں کے لوگ اسکو نہ دیکھتے سو جواب اسکا پہلے ہی گذر گیا ہے اور سوا اسکے
زمانہ بہت قلیل تھا اگر ہم قلیل مدت میں واقع ہونیوالی خبر نہ معلوم ہوئی تو مقام تامل نہیں ہے بلکہ پہلی امتوں کی کتابوں میں نقل ہوا ہے ایسے امر بہت دیر تک قائم رہنے
لکھے ہیں چنانچہ انجیل یعنی توریت کے صحیفہ یوشع کے دسویں باب کے بارہویں اور تیرہویں درس میں لکھا ہے کہ حضرت یوشع نے وسط آسمان پر آفتاب اور ماہتاب کے روبرو
بنی اسرائیل کے دعا مانگی اور کہا کہ اے آفتاب ٹھیرجا اور وادی ایالون میں جبعون کے برابر آفتاب ٹھیرا وسط آسمان پر ٹھیر گیا اور اڑتیسویں باب میں کتاب صحیفہ یشعیاہ کے
اڑتیسویں باب میں ہے کہ جسوقت آفتاب دس درجہ پیچھے ہٹ گیا تھا اسوقت جتنا آفتاب ہوئی پس کہنا چاہیے کہ آفتاب آٹھ پہر تک آسمان کے بیچ میں ٹھیرا
اسقدر زمانہ تک اور کوئی آدمی سوا یہود اور نصاریٰ کے اسکی خبر نہیں دیتا ہے اور اقرار اسکا نہیں کرتا ہے پس تعجب ہے اہل کتاب سے کہ تھوڑی دیر رہنے والی چیز کو بعید
کہ اگر یہ واقع ہوتی تو اور ملکوں کے لوگ بھی اسکو دیکھتے اور اسکی خبر دیتے اور جو چیز کہ زمانہ دراز تک رہی اسکو نہ کہیں کہ اگر یہ ہوتی تو اور ملکوں کے لوگ بھی اسکو دیکھتے
اور سوا اسکے یہ کیا ضرور ہے کہ جسوقت کہ ملک میں رات ہو تو اور شہروں میں بھی اسوقت رات ہو کیونکہ خط استوا کے نیچے جسوقت کہ شام ہوتی ہے تو اور ملکوں میں چوبیس گھنٹے کے دور میں
دو یا ڈیڑھ گھنٹے بلکہ اس سے زیادہ دن باقی رہتا ہے پس ہوسکتا ہے کہ جسوقت چاند کے ٹکڑے ہوئے ہوں اسوقت اور ملکوں میں دن ہو اور ہنوز چاند افق سے ظاہر نہ ہوا ہو
اور اہل تواریخ کا اس زمانہ میں حوادث آسمانی کے لکھنے کا دستور نہ تھا کہ کسوف اور خسوف اور ستاروں کے ٹوٹنے اور دمدار ستاروں کے نکلنے کو لکھتے بلکہ جیسے کہ
اور آسمانی چیزوں کو نہ لکھا ایسا ہی اسکو بھی نہ لکھا جیسے کہ آفتاب کے آٹھ پہر تک ٹھیرنے کو سوا اہل کتاب کے اور مورخوں نے نہیں لکھا ہے لیکن اہل کتاب کے نزدیک ظہور
معجزہ سے اب تک اس معجزہ کو کہتے چلے آتے ہیں اور یہ متواترات میں سے ہے کہ انکار اسکا ایسا ہی ہے جیسے بدیہی اور ضروری چیزوں کا انکار ہے اور جسوقت کفار قریش نے انکار
کیا اس معجزہ کا اور اسکو جادو ٹھیرایا تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَإِنْ يَرَوْا اور اگر دیکھتے ہیں وہ کافر آيَةً نشانی کوئی خدا کی قدرت کی نشانیوں
میں سے کہ وہ معجزہ ہے اور پیغمبر کے ہاتھ سے جاری ہوا کہ دلیل انکے دعوے کے حق ہونے کی ہے يُعْرِضُوا منہ پھیر لیتے ہیں وہ اس سے اور تامل اسمیں نہیں کرتے ہیں
حسد اور عناد کی جہت سے وَيَقُولُوا اور کہتے ہیں سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ جادو ہے ہمیشہ یعنی محمد ہمیشہ جادو کیا کرتا ہے اور وہ ایسے ہی شعبدہ کرتا ہے اور اس آیت سے معلوم
ہوتا ہے کہ پہلے اس سے بھی کفار بہت معجزے دیکھ چکے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ مستمر مرہ سے نکلا ہے کہ جو قوت اور مضبوطی کے معنی میں ہے یعنی جادو ہے محکم اور مضبوط اور یہ
آیت رد کرتی ہے ان لوگوں کے قول کو کہ جو کہتے ہیں شق قمر قیامت کے نزدیک ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ صریح فرماتا ہے کہ اگر معجزہ کو دیکھتے ہیں تو اسکا انکار کرکے جادو ٹھیراتے ہیں
اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اس معجزہ کے دنیا میں واقع ہونے پر کہ پیغمبر آخر الزمان کی پیغمبری کی دلیل ہو نہ یہ کہ آخرت میں ہو اور اگر آخرت میں یہ معجزہ ہو تو اس سے کیا فائدہ
ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا قسم ہے اس شخص کی کہ جان میری اسکی دست قدرت میں ہے کہ دیکھا میں نے کوہ حرا کو درمیان دو ٹکڑوں چاند کے اور ایسے ہی جبیر بن مطعم
نے روایت کی ہے کہ رسول خدا کے زمانہ میں چاند ٹکڑے ہوا یہانتک کہ اس پہاڑ پر دو ٹکڑے ہوا اور ستارہ ... کو حرا کے کیا پس کفار نے کہا کہ محمد نے ہمپر جادو کیا ہے ایک شخص نے

ان میں سے کہا کہ یہ تو ایک جادو ہے وہ چیز کہ جسکو لوگوں نے اطراف و جوانب میں لکھا ہو لیکن کفار انکا سحر کہتے رہے وَكَذَّبُوا اور جھٹلایا انہوں نے
وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ اور پیروی کی انہوں نے خواہش نفسوں اپنی کی کہ جو کچھ شیطان نے انکی نظر میں آراستہ کیا تھا انکو وہ اچھا جانتے تھے اگرچہ
واقع میں وہ باطل ہو وَكُلُّ أَمْرٍ اور ہر کام مُسْتَقِرٌّ ٹھہرنے والا ہے اپنی جگہ میں کہ خیر تو اپنی جگہ پکڑتی ہے اہل خیر میں اور شر اپنی جگہ پکڑتی ہے
اہل شر میں کہ ہر چیز کی ایک انتہا ہے کہ وہاں وہ جا کر ٹھہرتی ہے اور انتہا اہل ایمان کی دنیا میں تو ہدایت و نصرت ہے اور آخرت میں جنت ہے اور کافروں کی
انتہا دنیا میں تو ذلت و قتل و رسوائی ہے اور آخرت میں آتش دوزخ ہے اور [illegible] وَلَقَدْ جَاءَهُمْ اور
تحقیق آئی ہیں ان کے پاس مِنَ الْأَنْبَاءِ خبریں بیچ قرآن کے مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ وہ چیز کہ جس میں انکو باز رکھنا اور ڈرانا ہے کفر و گناہ
سے اور وہ باز رکھنا حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ حکمت ہے نہایت کو پہنچنے والی کہ کسی طرح کا خلل اس میں نہیں ہے فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ پس فائدہ نہیں دیتے ڈرانیوالے
انبیاء [illegible] ہدایت نہیں کرتے جس وقت کہ وہ انکی کلام کو نہ مانیں بلکہ انکو جھٹلاویں [illegible] جس وقت کہ حجت تمام ہو چکی [illegible]
[illegible] فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس پھر تو انکی طرف سے [illegible] يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ
جس دن کہ بلاوے بلانیوالا یعنی اسرافیل [illegible] إِلَىٰ شَيْءٍ نُكُرٍ طرف ایک چیز ناپسند کے [illegible] کہ وہ قیامت ہے
کہ اسکی ہولناکی [illegible] ایک دفعہ [illegible] اور وہ بلائی جائیگی [illegible]
[illegible] خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ جس وقت کہ نیچی ہونیوالی ہونگی آنکھیں انکی [illegible]
عذاب کو دیکھکر [illegible] يَخْرُجُونَ نکلینگے وہ مِنَ الْأَجْدَاثِ قبروں سے [illegible]
نکلینگے تو [illegible]
اور نکلینگے وہ اپنی قبروں سے اس طرح كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ ٹڈیاں ہیں بکھری ہوئی [illegible]
ہر طرف کو حیران و سرگردان پھرتی ہونگی اور کوئی علاج اور تدبیر [illegible]
نکلینگے وہ قبروں سے مُهْطِعِينَ جس وقت کہ دوڑتے ہونگے إِلَى الدَّاعِ طرف بلانیوالے کے کہ اسکی آواز کی طرف [illegible] يَقُولُ
الْكَافِرُونَ کہینگے کافر [illegible] هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ یہ دن دشوار اور سخت ہے [illegible]
انبیاء کو جھٹلانا [illegible] كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ جھٹلایا پہلے ان سے [illegible] قَوْمُ نُوحٍ قوم نوح کی [illegible]
فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا پس جھٹلایا انہوں نے بندہ ہمارے نوح کو [illegible]
ایک قوم پیدا ہوئی تو انہوں نے بھی [illegible] نوح کو جھٹلایا [illegible] وَقَالُوا مَجْنُونٌ اور کہا انہوں نے کہ
دیوانہ ہے نوح وَازْدُجِرَ اور باز رکھا گیا [illegible]
بلاتا تھا تو انکو ایذا دیتے تھے اور سنگسار کرتے [illegible]
ہو جاتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں [illegible]
جسوقت حضرت نوح انکے ایمان سے مایوس ہوئے [illegible] فَدَعَا رَبَّهُ پس پکارا اپنے پروردگار کو [illegible] أَنِّي
مَغْلُوبٌ تحقیق میں مغلوب ہوں [illegible]
اور لیکن انکا مقابلہ کرنے سے عاجز ہوں فَانْتَصِرْ پس مدد کر تو اور بدلا لے [illegible]
[illegible]
[illegible]

طوفان سے ہلاک کیا چنانچہ فرماتا ہے ففتحنا ابواب السماء یعنی پس کھولے ہم نے دروازے آسمان کے واسطے عذاب کے اور ابو جعفر اور ابن عامر اور یعقوب نے فتحنا کو تشدید
پڑھا ہے باب تفعیل سے یعنی پس کثرت سے کھولے ہم نے دروازے آسمان کے واسطے عذاب کے قوم نوح کے بماء منہمر ساتھ پانی بہت گرنے والے کے یعنی
آسمان سے پانی کا گرنا نہایت کثرت اور شدت سے تھا اور منقول ہے کہ چالیس رات دن برابر آسمان سے پانی گرتا تھا جیسے کہ دریا جاری ہوتا اور ایسا
عرصہ میں کبھی ایسا نہیں ہوا تھا وفجرنا الارض اور جاری کیا ہم نے زمین کو عیونا باعتبار چشموں کے یعنی تمیز واقع ہوا ہے یعنی چشمے زمین کے بہنے جاری
ہوئے کہ تقدیر اسکی وفجرنا عیون الارض ہے اور اس طرح مبالغہ کی راہ سے فرماتا ہے کہ گویا تمام زمین چشمہ بنکر جاری ہوئی اور تمام روئے زمین کا پانی ہوگیا فالتقی
الماء پس ملگیا پانی زمین کا آسمان کے پانی سے علی امر قد قدر اوپر ایک حال کے کہ تحقیق اندازہ کیا گیا تھا یعنی اس طرح سے کہ خدا تعالیٰ نے ازل
کے روز اندازہ اور تقدیر کی تھی اور مشیت اسکی متعلق ہوئی تھی بدون فرق کے اور یا یہ کہ آسمان سے پانی نازل ہوا اس قدر کہ جس قدر زمین سے باہر آئی اور حضرت علی
علیہ السلام فرماتا ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام کہ نہیں نازل ہوا ہے آسمان سے باران مگر کہ قطرہ کے ساتھ کہ گنے گئے ہیں لیکن بروز طوفان نوح جو پانی آسمان سے نازل
ہوا تھا اسکا شمار نہ تھا وہ حساب سے خارج تھا سوائے اسکے کہ بے پیمانہ اور وزن نازل ہوا تھا وحملناه اور اٹھایا ہم نے نوح کو یعنی سوار کیا ہم نے اسکو
مع مومنین کے جو کہ اس پر ایمان لائے تھے علی ذات الواح اوپر کشتی صاحب تختوں کے ودسر اور صاحب میخوں کے یعنی وہ کشتی تختوں اور میخوں سے بنی ہوئی تھی
ہم نے اسکو سوار کیا اور وہ کشتی تجری چلتی تھی باعیننا ساتھ نگہداشت ہماری کے یا ساتھ نگہبانی اولیا ہمارے کے کہ وہ ملائکہ تھے موکل اُس
کشتی کے اور تحقیق باعیننا کی سورہ ہود میں گذر گئی ہے حاصل یہ کہ نوح کو مع مومنین کشتی پر ہم نے سوار کیا جزاء واسطے بدلہ اور ثواب کے لمن کان
كفر واسطے اس شخص کے کہ کفر کیا گیا تھا اور وہ نوح تھا کہ اسکے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور وہ یہ ہے کہ اسکی قوم نے اسکا کفر کیا تھا اور اسکی نبوت کا انکار کیا تھا اور
انکا یا سو سے ہمیشہ انکار کیا تھا اور خدا کا کفر کیا تھا اور منقول ہے کہ سب بسبب طوفان ہلاک ہوگئے مگر عوج بن عنق کہ پانی اسکی کمر تک آیا تھا اور عوج بن عنق غلط
مشہور ہے اور صحیح یہ ہے کہ اسکے باپ کا نام عوق تھا عنق اور وہ حضرت آدم کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا اور حضرت موسیٰ کے زمانہ تک زندہ رہا اور عمر اسکی تین ہزار پانسو
برس کی ہوئی تھی حضرت موسیٰ نے اسکے ٹخنے پر عصا مارا تھا کہ اسکے صدمہ سے گر پڑا اور مر گیا اور کہتے ہیں کہ سبب اسکی نجات کا طوفان سے یہ تھا کہ وہ کشتی کی لکڑی ملک شام سے
لکڑیاں لایا تھا ولقد ترکناها اور البتہ تحقیق باقی چھوڑا ہے ہم نے اس قصہ کو کہ وہ کشتی کی صورت میں ہے ہلاکت کفار کو اور نجات مومنین کو آیة
ایک نشانی درمیان لوگوں کے کہ اس سے نصیحت پکڑیں اور کہتے ہیں کہ وہ کشتی ہمارے پیغمبر کے زمانہ تک باقی رہی تھی اور آدمی اسکو دیکھ کر نصیحت پکڑتے تھے اور اسکی لکڑیوں سے
بہت کشتیاں بنائیں فهل من مدكر پس کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے کہ اس سے نصیحت پکڑے فكيف كان پس کیونکر تھا عذابی عذاب
میرا دنیا میں کہ سب کو طوفان سے پکڑ کر ہلاک کیا ونذر اور ڈرانا میرا یا بہت ڈرانے والے میرے قوم نوح کو عذاب سے زبانی پیغمبر کے اور انکو اطلاع کرنے عذاب کے نازل ہونے
سے پہلے یا ڈرانا میرا عذاب انکے سے اس جماعت کو کہ بعد انکے ہوئی ولقد يسرنا القرآن اور البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو حسن بیان اور ظہور
دلائل میں للذكر واسطے نصیحت پکڑنے کے اور اس طرح کی تفصیلیں ہوا اور یا آسان کیا ہے حفظ کو یاد کرنے کے لفظ انکے نہایت شیریں ہیں اور
بہت عجیب اور کہ جلدی یاد ہو جاتے ہیں فهل من مدكر پس کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے کہ اس سے نصیحت پکڑے اور اس آیت کو خدا تعالیٰ نے اس سورہ میں
مکرر کئی جگہ ذکر کیا ہے تاکہ اطلاع ہو طرف اس امر کے کہ جھٹلانا ہر پیغمبر کا موجب نازل ہونے عذاب کا ہے اور سننا ہر قصہ قرآن کا موجب نصیحت پکڑنے کا اور باعث غفلت سے
بیدار ہونے کا ہے تاکہ ہر وقت بعد نسیان اور غفلت غالب نہ ہو اور یہی حال فبای آلاء ربکما تکذبان اور ویل یومئذ للمکذبین کا ہے اور اب قصہ عاد کو بیان کرتا ہے کہ
كذبت عاد جھٹلایا عاد کی قوم نے ہود پیغمبر کو فكيف كان پس کیونکر تھا عذابی عذاب میرا انکو ہوا ہلاک کرنے کو ونذر اور ڈرانا میرا
انکو عذاب سے زبانی پیغمبر کے یا انکو عذاب کرنے سے ڈرانا اس جماعت کو کہ بعد انکے تھی اور یا انکے عذاب کی تفصیل بیان کرتا ہے اپنے قول میں کہ انا ارسلنا عليهم
تحقیق کہ ہم نے بھیجا اوپر ان عادیوں کے ريحا صرصرا ہوا سخت [illegible] آواز کہ آواز اسکی نہایت ہولناک تھی اس ہوا کو ہم نے بھیجا
في يوم نحس بیچ دن نحس مستمر [illegible] ہمیشہ رہی انکی نحوست [illegible]

سات راتیں اور آٹھ دن اور کہتے ہیں کہ وہ روز چہار شنبہ کا تھا اور کہتے ہیں کہ ماہ صفر کے آخر کا چہار شنبہ تھا اور کہتے ہیں کہ اس طرح کی سخت تھی ہوا کہ تنزع الناس
اکھاڑتے تھے آدمیوں کو انکی جگہوں سے اور منقول ہے کہ وہ لوگ وقت پہنچنے آمد عذاب کے پہاڑوں کی غاروں اور گڑھوں میں جا چھپے اور ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی بغل میں ہاتھ ڈالا
اور ایک شخص دوسرے شخص سے چمٹ گیا اور زمین ہوا نے ان سب کو اٹھا لیا کہ باہر ڈال دیا اور روایت ہے کہ جس وقت ہوا نے چلنا شروع کیا تو سات آدمی جو ہم تھا دیکھے
قبیلوں میں رشتہ داروں میں کہ بہت جسیم اور فربہ تھے عمرو بن حلو اور حارث بن شداد اور ہلقان و خلجان وغیرہ نے اپنی عیال کو بھاگ کے غاروں میں پوشیدہ کیا
اور خود غار کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے تاکہ ہوا کو دفع کریں اور غاروں میں نہ جانے دیں جس وقت ہوا بہت سختی سے چلی تو ایک ایک کو غار میں سے نکال کر پھینک دیا اور
ہر ایک کو گرا کر ہاتھ مارتی تھی یہاں تک کہ سب ہلاک ہو گئے اور یہ حال تھا انکی لاشوں کا کہ کأنھم گویا کہ وہ اعجاز نخل جڑیں ہیں کھجوروں کی
منقعر جڑ سے اکھڑی ہوئی زمین پر پڑی ہوئی اور ذکر لانا صفت نخل کا اس واسطے ہے کہ لفظ نخل کا مذکر ہے اور نخل جاوید میں اعجاز یعنی کے ہیں اور
ہیں تشبیہ انکی کھجور کے جڑوں سے ہوا کہ جیسے ہوا انکے سروں کو بدن سے جدا کر دیتی تھی اور وہ بے سر کے تنے کھجوروں کے درخت میں رہ گئے ہیں اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ ہوا ایک اٹھتی تھی ان لوگوں کو مثل ... کے اور پھر ان کو زمین پر پٹکتی تھی کہ انکی گردنیں ٹوٹ کر انکے
بدن سے جدا ہو جاتے تھے فکیف کان عذابی پس کیونکر تھا عذاب میرا اور ڈرانا میرا اور کیا نام ... ان سے
اور بعض کہتے ہیں کہ پہلا تو دنیا کا عذاب ہے اور دوسرا آخرت کا عذاب ہے ولقد یسرنا القرآن اور البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو
للذکر واسطے نصیحت پکڑنے یاد و حفظ کرنے کے فھل من مدکر پس کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے کہ اس سے نصیحت پکڑے کذبت ثمود جھٹلایا ع ١ ٢٢ ٨
ثمود کی قوم نے حضرت صالح پیغمبر کو اور تکذیب کی بالنذر ساتھ ڈرانے والوں کے یعنی جس وقت کہ انکو جھٹلایا اور یہ سارا سبب تکذیب کی ... تکذیب کی
جھٹلایا اور یا تکذیب کی انہوں نے سارے رسولوں کی کیونکہ ایک رسول کا جھٹلانا گویا سب کا جھٹلانا ہے اور ان سب کی ایک ہی ہے فقالوا
ابشرا منا پس کہا انہوں نے کہ کیا آدمی کو جو ہم میں سے ہمارے جنس سے ہے واحدا اکیلا تنہا کہ ... نتبعہ پیروی کریں ہم
انکی اور بشر منصوب ہے فعل مقدر کا اور وہ فعل ہے اور تفسیر اسکی ہے کہ بعد اسکے ذکر کیا ہے اور واحدا صفت بشر کی ہے اور یہ استفہام انکاری ہے یعنی ہم
پیروی نہ کرینگے اس شخص کی کہ وہ مثل ہمارے ہے اور کوئی فضیلت نہیں رکھتا ہے پس اگر ہم پیروی اسکی کریں انا اذا تحقیق ہم اس وقت لفی ضلال
وسعر البتہ بیچ گمراہی اور آگوں جلانے والی کے ہیں اور یہ کلام حضرت صالح کا تھا کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اگر میری پیروی نہ کرو گے تو طریق حق سے گمراہ ہو گے اور
آخرت میں آتش سوزاں میں جاؤ گے ان لوگوں نے انکے کلام کو انہیں پر الٹ دیا اور کہا کہ اگر ہم انکی پیروی کرینگے تو گمراہ ہو جائینگے اور آگوں میں جائینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ ضلال
یعنی انحراف کی ہے یا بوں طریق سے اور سعر یعنی جنون یعنی اگر پیروی انکی کریں تو البتہ طریق سے ہم منحرف ہو کے دیوانے ہو جاویں اور ... کے عقل سے باہر
ہو جاویں اور سودائی ہو جاویں اور کہا ان لوگوں نے کہ ءالقی الذکر علیہ کیا ڈالا گیا ہے ذکر یعنی وحی اوپر اسکے من بیننا درمیان ہمارے سے
اور حال یہ ہے کہ درمیان ہمارے جو لوگ ہیں اولاد اور زیادہ لائق پائے جاتے ہیں بل ھو بلکہ وہ کذاب اشر دروغگو خود پسند ہے اور یہ بات ہے کہ وہ
وہ دعوی کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں اور چاہتا ہے کہ اس دعوی سے ہمارا بزرگ اور بلند مرتبہ ہو جاوے حق تعالی بطریق تہدید انکے قول کے جواب میں ارشاد فرماتا ہے کہ
سیعلمون غدا قریب ہے کہ جانینگے وہ کل کو کہ عذاب ان پر نازل ہو جائیگا قیامت کے روز اور یا بمعنی مستقبل کے ہیں ... تفسیر
جانو گے کل کو قیامت کے روز من الکذاب الاشر کہ کون دروغگو خود پسند ہے ان کو معلوم ہو گا کہ کذاب وہ ہے صالح ہیں یا وہ لوگ
نازل ہونے عذاب کے اور قصہ قوم ثمود نے صالح کو جھٹلایا اور ... معجزہ طلب کیا کہ اس پتھر میں سے اونٹنی کو نکال دو تب صالح نے دعا کی خدا تعالی نے پتھر سے اونٹنی کو نکالا اور
حضرت صالح نے انسے فرمایا کہ پانی تمہارے شہر کا ایک روز تو یہ پیوے گی اور ایک روز تم اور تمہارے چارپائے پیئینگے اور دونوں کو یہ پانی کافی ہوگا ... اونٹنی ہمیشہ پانی پی کے
اسقدر دودھ دیتی اور انکو کوئی آزار نہ دینا ہے ... انہوں نے قبول کر لیا اس وقت حق تعالی بیان فرماتا ہے کہ انا مرسلوا الناقۃ تحقیق
کہ ہم بھیجنے والے اونٹنی کے ہیں پتھر سے نکال کر جیسے کہ انہوں نے صالح سے درخواست کی تھی فتنۃ لھم واسطے آزمانے ان لوگوں کے تاکہ ظاہر ہو کہ لوگ کون ہیں ...

ہو جاوے کہ سبب انکو عذاب کا کیا تھا اور فتنہ مفعول لہ واقع ہوا ہے اور بعد نکالنے اونٹنی کے پتھر سے حضرت صالح کیطرف خطاب کیا کہ **فارتقبھم** پس انتظار کرتو
انکا اے صالح اور دیکھ تو کہ وہ اونٹنی کے ساتھ کیا کرتے ہیں **واصطبر** اور صبر کر تو انکی آزار دینے پر اور انکو عذاب کی جلدی مت کر پہلے اسکے وقت مقرر
ہوکر پہنچے **ونبئھم** اور خبر کر تو انکو اسکی کہ **ان الماء** تحقیق پانی چشمہ کا **قسمۃ بینھم** تقسیم کیا گیا ہے درمیان اونکے لوگوں کے اور
اونٹنی کے کہ ایک روز تو وہ لوگ اور انکی مویشی پیویں اور ایک روز وہ اونٹنی فقط پیوے **کل شرب** ہر حصہ پینے کا اس پانی میں سے **محتضر** حاضر کیا گیا ہے
حصہ والے کے پاس یعنی وہ لوگ اور اونٹنی اپنی نوبت کے روز حاضر ہوویں اور سب کو پانی پیاویں اور وہ دوسرے کی نوبت میں حاضر نہوویں اور وہ اونٹنی جسقدر پانی پیتی تھی اوسقدر
دودھ دیتی تھی اون لوگوں کو دودھ کی کثرت کی بہت پانیکی حاجت نہوتی تھی پانی کی جگہ اسکی دودھ کو پیتے تھے اور اس تقسیم پر بہت انکو کسی طرح کا صبر نتھا
فنادوا صاحبھم پس پکارا وہ اپنے یار کو وہ قیدار بن سالف تھا اور اوسکو پی کرنے اونٹنی کے **فتعاطی** پس لیا اس قدار نے تلوار اپنی کو اور اوس
اونٹنی کے رستہ میں ایک گھاٹی میں چھپ بیٹھا جس وقت اونٹنی اسکی طرف آئی **فعقر** پس پاؤں کاٹے اسکے اور پہلے اسکے گزر گیا ہے کہ باعث اونٹنی کے قتل ہونیکے
وہ دو عورتیں تھیں عنیزہ اور صدوق اور سبب اسکا یہ تھا کہ صدوق نے اپنا ہاتھ مصدع بن مہرج کو اور وصال کا وعدہ دیا تھا اور عنیزہ نے ایک دختر اپنی نامزد
قیدار کے کی تھی وہ دونو اونٹنی کی رستہ میں بیٹھ گئے اور جسوقت اونٹنی پانی پیکر پھری تو اول مصدع نے اسکی طرف تیر مارا کہ اس تیر سے اونٹنی کے پاؤں
ٹوٹے اور قیدار نے اپنی جگہ سے اوٹھکر اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے اور جسوقت اونٹنی زخمی ہو کر گری تو سب نے اوسکے ٹکڑے کر کے لوگوں میں تقسیم کیا اور بچہ اسکا کوہ صنو پر چڑھ
کر تین بار چلا کر روا آیا اور وہ پہاڑ پھٹ گیا اور اس میں سما گیا اور بعد تین روز کے پھر عذاب نازل ہوا **فکیف** پس کیسا سخت تھا **کان عذابی** عذاب میرا **ونذر** اور ڈرانا میرا
قوم ثمود کو **انا ارسلنا علیھم** تحقیق ہم نے بھیجا اوپر ان لوگوں کے **صیحۃ واحدۃ** ایک چیخ ایک کہ وہ آواز جبرئیل کی تھی **فکانوا** پس ہو گئے
لوگ قوم صالح کے اس آواز کے صدمہ سے **کھشیم المحتظر** مانند درخت شکستہ ریزہ ریزہ کے جیسے کوئی واسطے بنانے حظیرہ کے گھاس جمع کرتا ہے
اور جمع کرنے کی گھڑی لگاتا ہے پھر وہ سوکھی گھاس کو اسکے کھا جاتی ہے خلاصہ یہ کہ وہ بعد ہلاک ہونیکے ریزہ ریزہ اور چورا چورا ہو گئے مانند گھاس خشک کے **ولقد یسرنا**
القرآن اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو **للذکر** واسطے نصیحت پکڑنے کے یاد کرنے کے **فھل من مدکر** پس ہے کوئی نصیحت پکڑنیوالا
کہ اس سے نصیحت پکڑے **کذبت قوم لوط** جھٹلایا قوم لوط نے لوط کو اور تکذیب کی **بالنذر** ساتھ ڈرانیکے اور انکو نصیحت کی یعنی جو عذاب سے
ڈراتا تھا اسکو جھٹلایا تھا **انا ارسلنا** تحقیق ہم نے بھیجا **علیھم حاصبا** اوپر انکے پتھر برسنا کہ پھر اوپر برستے تھے یہانتک کہ ہلاک ہو گئے وہ **الا**
آل لوط مگر لوگ لوط کے جو کہ ایمان لائے تھے وہ محفوظ رہے ہم نے اس پتھر سے اور وہ لوط کی بیٹیاں تھیں اور شوہر انکے **نجیناھم** نجات
دی ہمنے انکو اس عذاب سے **بسحر** پچھلی رات وقت صبح کے اور وہ چھٹا حصہ رات کا تھا آخر شب میں کہ قوم لوط پر عذاب اسیوقت نازل ہوا اور لوط کے لوگ جو کہ
مومن تھے بچ گئے **نعمۃ من عندنا** واسطے انعام کے نزدیک ہمارے سے اور نعمۃ مفعول لہ واقع ہوا ہے **کذلک** ایسی ہی یعنی جیسا انعام کیا ہمنے لوط پر اور اسکے بیٹوں پر
نجزی جزا دیتے ہیں ہم **من شکر** اوس شخص کو کہ شکر کرے ہماری نعمتوں کا کہ وہ بھیجا ہے ہم نے اور کتاب کا ہے اور اسپر ایمان لاوے اور اسکی فرمانبرداری کو قبول
کرے **ولقد انذرھم** اور البتہ تحقیق ڈرایا لوط نے انکو **بطشتنا** سخت پکڑنے ہمارے سے عذاب سے **فتماروا** پس شک کیا انہوں نے
بالنذر ساتھ ڈرانیکے یعنی جس عذاب سے کہ ڈرایا تھا لوط نے انکو انہوں نے یقین نکیا **ولقد راودوہ** اور البتہ تحقیق طلب کیا لوط سے اوس لوطسے
عن ضیفہ مہمانوں اسکے سے یعنی اسکے مہمان جو وہ ملائکہ تھے اور جب بصورت لڑکوں کی شکل بنکر آئے تھے انکو لوط سے طلب کیا اور کہا کہ تو ان مہمانوں کو اپنے ہمارے
حوالہ کر اور لوط نے انکو وہیں سے نکار کیا اور اس امر میں بہت گفتگو درمیان ہوئی آخر کو وہ لوگ دروازہ کو توڑ کر مکان کے اندر داخل ہوئے اور جسمکان میں وہ
ملائکہ تھے وہاں چلے آئے خدا فرماتا ہے کہ **فطمسنا** پس مٹا دیا ہمنے **اعینھم** آنکھوں انکی کو کہ منہ کو انکے برابر کر دیا گویا کہ آنکھ انکے چہرہ پر کبھی نہوئی تھی کہتے ہیں کہ
جبرئیل نے پر اپنا انکے منہ پر مارا آنکھیں انکی بالکل جاتی رہیں اور نشان انکا چہرہ پر باقی نرہا پس نابینا ہو کر آئے اور حیران ہوکر پھرتے تھے اور باہر نکلے اور فریاد
کرتے تھے کہ لوط جادوگر ہے کہ قوم کو اپنے گھر میں لایا ہے اور سحر کو جادو اندھا کر دیا ہے خدا فرماتا ہے کہ کہا ہمنے انکو زبانی فرشتوں کے کہ **فذوقوا عذابی** پس چکھو تم

وَلَقَدْ صَبَّحَهُم ... نہایت سخت عذاب ہے وہ کہ چکھو تم ... لوط کی زبانی ڈراتا تھا ... اور ڈرانا میرا وَنُذُرِ عذاب میرا

اور بہ تحقیق صبح کو آیا انکو بُكْرَةً اول روز عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ٹھہرا ہوا اس واسطے کہ بعد اسکے عذاب دوزخ میں قائم ہوگا اور کہا ہم نے زبانی

فرشتوں کے فَذُوقُوا عَذَابِي پس چکھو تم عذاب میرا وَنُذُرِ اور ڈرانے میرے کو یعنی جس عذاب سے کہ لوط تم کو ڈراتا تھا ... اور وجہ تکرار

کہنے کی یہ ہے کہ پہلا تو باعتبار ... کے ہے اور دوسرا باعتبار ... کے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ اور بہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن

لِلذِّكْرِ واسطے نصیحت پکڑنے کے اور یاد ... حفظ کرنے کے فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ پس ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا ... نصیحت پکڑے وَلَقَدْ جَاءَ

اور بہ تحقیق آیا آلَ فِرْعَوْنَ لوگوں فرعون کے اور فرعون پاس النُّذُرُ ڈرانے والے ... موسیٰ اور ہارون ...

ہارون کا ... كَذَّبُوا جھٹلایا انہوں نے ... بِآيَاتِنَا كُلِّهَا ساتھ نشانیوں ہماری سب کے ...

... فَأَخَذْنَاهُمْ پس پکڑا ہم نے انکو

... أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ...

... أَكُفَّارُكُمْ ... خَيْرٌ ... مِّنْ أُولَٰئِكُمْ ...

[illegible]

... أَمْ لَكُم ... بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ...

... أَمْ يَقُولُونَ ...

نَحْنُ جَمِيعٌ ... مُّنتَصِرٌ ...

... سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ ...

... وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ...

[illegible]

... بَلِ السَّاعَةُ بلکہ قیامت مَوْعِدُهُمْ ...

... وَالسَّاعَةُ ... أَدْهَىٰ ...

وَأَمَرُّ ... إِنَّ الْمُجْرِمِينَ تحقیق گنہگار ...

فِي ضَلَالٍ ... وَسُعُرٍ ... يَوْمَ يُسْحَبُونَ ...

... فِي النَّارِ ... عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ...

... ذُوقُوا ... مَسَّ سَقَرَ ...

اور ... عدل کا حال بیان کرتا ہے ... إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ تحقیق ہم نے ہر چیز کو پیدا کیا ... بِقَدَرٍ ساتھ

اندازہ ... موافق اس اندازہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو چیز پیدا کی ہو وہ اندازہ کے ساتھ ہوا تو یہ ثابت نہیں ہوتا ہی کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا یہانتک کہ بندوں کے فعال بھی اسی نے پیدا کیے ہوں اور کل شئی منصوب
بفعل مقدر ہی کہ تفسیر کرتا ہے اسکی خلقناہ کہ بعد اسکے مذکور ہے یعنی خلقنا کل شئی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیتیں ان المجرمین خلقناہ بقدر
تک قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں اور فرمایا ہے کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہیں اور وہ فرقہ وہ ہی کہ جو کہتے ہیں کہ بندہ اپنے فعال کے صادر کرنے میں قادر مطلق ہے اور
ہر طرح سے بندہ قدرت رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو بندہ کے فعال میں کسی طرح کا تعلق اور لگاؤ نہیں ہے اور فرماتا ہی خدا کہ **وما امرنا** نہیں ہے حکم ہمارا اس چیز کے پیدا کرنے
کو کہ ہم پیدا کرنا چاہیں **الا واحدۃ** مگر ایک کلمہ کہ وہ کلمہ کن ہے یعنی جس وقت ہمنے کسی چیز کو کہا کہ ہو جا تو وہ اسی وقت بدون دیر اور ڈھیل کے ہو جاتی ہے
کلمح بالبصر مانند چشم زدن کے ساتھ آنکھ کے کہ اسمیں بھی کچھ دیر نہیں لگتی ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد اس امر سے واقع ہونا قیامت کا ہے یعنی
اگر ہم چاہیں تو قیامت ایک لحظہ میں آ جائے بلکہ اس سے بھی کم میں **ولقد اھلکنا** اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہم نے پہلے زمانوں میں **اشیاعکم**
گروہوں اور مذہبوں تمہارے کو کہ کفر اور عناد میں مثل تمہارے تھے **فھل من مدکر** پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے تاکہ انکا حال سنکر نصیحت پکڑے
وکل شیء فعلوہ اور جو چیز کہ کیا ہے انہوں نے اسکو یعنی جو کچھ کہ کیا ہے کافروں نے وہ لکھا ہوا ہے **فی الزبر** بیچ کتابوں کے یعنی انکے اعمال ناموں میں اور یا کہ جو کچھ
وہ کرتے ہیں سب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور مراد اس زبر سے کتاب لوح محفوظ ہے ہوتا اسکو زبر فرمایا جمع کا صیغہ ورنہ لوح محفوظ تو ایک چیز ہے **وکل صغیر وکبیر**
اور ہر چھوٹا اور بڑا فعل کہ بندوں سے صادر ہوا ہے اور آئندہ کو صادر ہوگا وہ سب **مستطر** لکھا ہوا ہے لوح محفوظ میں خواہ نیک ہو وہ فعل خواہ بد ہو اور موافق اسکے جزا
پاوینگے اور بعد بیان کرنے حال کفار کے متقیوں اور پرہیزگاروں کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **ان المتقین** تحقیق پرہیزگار جو ہوئے دنیا میں شرک اور کفر اور
گناہوں سے **فی جنات** بیچ بہشتوں کے ہونگے **ونھر** اور نہروں کے اور نہر کا لفظ اگرچہ مفرد آیا ہے مگر مراد اس سے جنس نہر کی ہے اور وہ دودھ اور شراب اور
شہد اور پانی کی ہونگی اور بعضے نہر کو نہار سے مشتق کرکے فراخی اور روشنی کے معنی میں کہتے ہیں یعنی پرہیزگار آدمی بہشتوں میں بیچ فراخی اور روشنی میں اور فراخی مکان میں
فی مقعد صدق بیچ مجلس حق اور راستی کے اور مکان پسندیدہ کہ جسمیں لغو اور بیہودگی اور گناہ کی طرف منسوب کرنا نہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
حق تعالیٰ نے اس مکان کو صدق فرمایا ہے اور صدق کا لفظ اسکا وصف بیان کیا ہے پس ہوئے صدق اور سچے لوگونکو انہیں کو یہی داخل ہونگا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ مکان
وہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسجگہ اپنی وعدہ کو راست کریگا جو کہ اپنے دوستوں سے کیا تھا کہ اگر تم اعمال نیک کروگے تو تمکو میں بہشت میں داخل کرونگا اس وعدہ کے موافق پرہیزگار آدمی
بہشتوں میں ہونگے **عند ملیک** نزدیک بادشاہ کے کہ پوشیدہ جمیع خلقت پر ہر چیز کا اور تمام فعل اور حکم اسکی بانسبت عاجز ہیں **مقتدر** قدرت اور قوت ع ۳ ۱۵/۱۰
رکھنے والا اسطرح سے کہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اسکی قدرت اور سلطنت سے باہر ہو پس یا وہ آن کا کونسا مرتبہ بزرگ ہوگا کہ جو انکو مرتبہ فضل اور اعلیٰ ہو اور قربت سے مراد
نزدیک ہونا خدا سے باعتبار مرتبہ کے ہے نہ باعتبار مکان پس پرہیزگار آدمی ہمیشہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہینگے کہ ہمیشہ انپر رحمت پروردگار کی نازل ہوتی رہیگی اور کہتے ہیں کہ
وہ بہشتی کہ مرتبہ انکا مرتبہ مقعد صدق سے کم ہوگا وہ ہر روز اس جگہ ایک پہر اور قرآن سنکر اور لذت پاکر پھر اپنے مکانوں کو چلے جاینگے اور منقول ہے کہ ایکروز حضرت
موسیٰ مناجات کیلئے جاتے تھے اور ایک کھنڈر کے دروازہ پہنچے تو انہیں آواز رونیکی اور آہ و نالہ کی سنی جس وقت نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک درویش برہنہ خاک پر پڑا ہوا ہے
اور ایک اینٹ اسکے سر کے نیچے رکھی ہے اور ایک کپڑے سے کہ وہ مثل ٹاٹ کے تھا اپنے ستر کو پوشیدہ کیا ہے اور سوا آگے اور پیچھے کے سب بدن اسکا برہنہ ہے اور نالہ کرتا ہے اور
نالہ میں یوں کہتا تھا حضرت موسیٰ اسکے پاس گئے دیکھا کہ وہ زمین پر پڑا ہوا کہتا ہے کہ الٰہی تو میری بیکسی اور تنہائی کو دیکھتا ہے اور میرے فقر اور فاقہ کو تو جانتا ہے حضرت موسیٰ
یہ سنکر مناجات کیلئے چلے گئے اور بعد مناجات ارادہ پھرنیکا کیا تو خطاب پہنچا پروردگار کا کہ ای موسیٰ تو نے پیغام اس فقیر کا ہمکو کیوں نہیں پہنچایا اور حال اسکا سے
کیوں نہیں عرض کیا موسیٰ نے کہا کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ وہ اپنی تنہائی اور وحشت کا ذکر کرتا تھا اور شکایت اپنے فقر اور فاقہ کی کرتا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ای موسیٰ اسکو
سلام پہنچا اور کہہ کہ تو تنہا نہیں ہے بلکہ خداوند تیرا ہمنشین ہے انا جلیس من ذکرنی اور تو فقیر نہیں ہے کہ کل ہمارا اور تیرا ہے کہ جسکی تو احتیاج رکھتا ہے موسیٰ وہاں سے اس
درویش کے پاس آئے اور اسکے سرہانے بیٹھے اور پیغام خدا کا اسکو پہنچایا اس درویش نے کہا کہ ای کلیم مجھے اسقدر صبر ہے کہ خدا میری بات کو سنے اور یہ کہا جواب مجھ کو بھیجا
اور مرگیا موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس آئے تاکہ اسکو جاکر دفن کریں جس وقت اس ویرانہ میں حضرت موسیٰ پھر آئے تو وہ اینٹ کہ اسکے زیر سر رکھی تھی اور وہ ٹکڑا ٹاٹ کا جو ستر پر رکھا تھا وہ

دو نو چیزیں تو وہاں سے جو ہیں لیکن وہ درویش اُن دونوں سے [illegible] حضرت موسیٰ نے مناجات کی کہ یا الٰہی وہ درویش کیا ہوا زمین اسکو نگل گئی یا جانور نے اسکو کھا لیا جبرئیل آیا اور
کہا کہ اے موسیٰ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا گمان بد ہمارے دوستوں کی طرف لیجاتا ہے وہ فقیر تھا کہ شیطان نے اسکو دنیا میں ڈھونڈا تو نہ پایا اور ملک الموت نے وقت
نزع تلاش کیا تو اسکی طرف کو راہ نہ لیگیا اور منکر اور نکیر نے قبر میں اسکی جستجو کی تو نہ پایا اور رضوان نے اسکو بہشت میں نہ پایا اور مالک نے اسکو دوزخ میں نہ پایا موسیٰ نے
پوچھا کہ الٰہی پھر وہ کیا ہوا فرمایا کہ وہ دوست ہمارا ہے [illegible] فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر اور ثعلبی مفسر اہلسنت نے اپنی تفسیر میں جابر سے روایت کی ہے کہ
ایک روز [illegible] مجلس میں بیٹھے تھے [illegible] اصحاب نے بہشت کا حال حضرت سے پوچھا فرمایا کہ خدا کے نزدیک ایک علم [illegible] بعد کا [illegible] ہزار برس [illegible] پیدا کیا [illegible] علم [illegible]
[illegible]
[illegible] ہدایت کی [illegible] فرمایا کہ [illegible]
مقام [illegible] کیا اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر ۔ سورۃ الرحمٰن یہ سورہ مکی ہے اور کہتے ہیں کہ کل آیتیں اسکی مکی
ہیں مگر یہ آیت یسئلہ من فی السموات والارض اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ سورہ مدنی ہے اور اسمیں کل اٹھتر آیتیں ہیں اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ [illegible]
ہر چیز کے لیے ایک عروس ہے اور عروس قرآن کی سورہ رحمٰن ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سورہ رحمٰن کا پڑھنا ترک نہ کرو [illegible]
نہیں ٹھہرتی ہے اور قیامت کے روز یہ سورہ اپنے پروردگار کے روبرو [illegible] آدمی کی شکل میں [illegible] مقام [illegible] زیادہ قریب [illegible]
ہوگی اور کہتے ہیں کہ کسکو [illegible] حاصل ہوگا وہاں [illegible] خدا کہیگا [illegible] تلاوت کیا کرتا تھا دنیا میں وہ سورہ کہیگی
فلانا اور فلانا خدا تعالیٰ ان لوگوں کے چہرے روشن [illegible] کریگا اور کہیگا کہ جسکو تو دوست رکھتی ہو اسکی شفاعت کر [illegible] شفاعت کریگی [illegible]
اسکو خدا فرمائیگا کہ میری بہشت میں ساکن ہو کر جو کچھ تیری آرزو ہو [illegible] اور دوسری روایت [illegible] امام جعفر صادق [illegible] جو کوئی سورہ
رحمٰن کو پڑھے اور بعد فبای آلاء ربکما تکذبان کے لا بشیء من آلائک رب اکذب کہے پس اگر رات کو پڑھے تو مریگا شہید اور اگر دن کو پڑھے اور پھر مریگا تو شہید مریگا اور جو شخص
سورہ رحمٰن کے پڑھنے کے اور ہر فبای آلاء ربکما تکذبان کے بعد لا بشیء من آلائک رب اکذب کہنے کی بہت تاکید اور ثواب [illegible] قرآن کا آواز بلند
ابن مسعود نے قریش کے روبرو پڑھا تھا اور کیفیت اسکی یوں ہے کہ صحابہ ایک جگہ جمع تھے کہا کہ قریش نے قرآن نہیں سنا ہے [illegible] کون ہے جو جرأت کرکے آواز بلند
روبرو قرآن پڑھے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میں پڑھونگا [illegible] مقام سے وہ اٹھا اور مقام ابراہیم میں گیا اور وہاں کھڑا ہو کر آواز بلند سورہ رحمٰن پڑھا قریش اپنے
مقامات میں بیٹھے اسکے پڑھنے کو سنکر بہت تعجب کیا اور آپس میں کہا کہ یہ کیا کہتا ہے پس چند آدمی اٹھے اور اسکو مارا [illegible] نشان [illegible]
نمایاں ہو گیا اور وہ اسیطرح پڑھتا تھا [illegible] اور صحابہ نے کہا کہ ہم [illegible] قرآن سے
پڑھنے کی [illegible] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الرحمٰن ۝ [illegible] باوجودیکہ [illegible] الرحمٰن
ہے اور خدا تعالیٰ نے اس سورہ کو اس اسم سے شروع کیا ہے تاکہ جانیں [illegible]
شامل ہے وہ رحمت اسکی تمام مخلوقات کو اور گویا کہ وہ جواب ہے کفار کے قول کا جسوقت کہ کہا گیا تھا کہ سجدہ کرو رحمٰن کو تو انہوں نے کہا کہ کیا ہے رحمٰن اسکا جواب
یہ واقع ہوا اور یہ سورہ نازل ہوا اور منقول ہے کہ جس وقت نازل ہوئی یہ آیت کہ قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے [illegible] رحمٰن [illegible]
رحمٰن ہے اسکے جواب میں کہا گیا کہ الرحمٰن وہ شخص ہے کہ علّم القرآن ۝ سکھلایا اس نے قرآن محمد کو [illegible]
محمد کو [illegible] سکھلاتے ہیں [illegible] خدا نے فرمایا کہ رحمٰن نے یعنی خدا نے [illegible] سکھلایا [illegible] قرآن محمد کو
اور سکھلانا خدا کے [illegible] آسان [illegible] قرآن [illegible] خدا تعالیٰ نے قرآن
کی تعلیم کا ذکر کیا [illegible]
خلق الانسان ۝ پیدا کیا انسان کو [illegible] ابن عباس [illegible] آدم علیہ السلام [illegible]

کہتے ہیں کہ مراد انسان سے جنس آدمی ہے علّمہ البیان ۝ سکھلایا اس آدمی کو بیان یعنی واضح کرنا اپنے ما فی الضمیر کا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ بیان اسم اعظم ہے کہ جس سے ہر چیز جانی جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ مراد انسان سے محمد صلعم ہے انکو سکھلایا بیان یعنی پیدا کیا انکو اور سکھلایا انکو بیان یعنی جو کچھ
ہوا اور جو کچھ ہوئیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ سکھلایا آدمیوں کو سب کو بیان یعنی گویائی اور خط اور کتابت و سمجھنا اور سمجھانا تاکہ جدا کرے
یہ کیا کرتا ہے اور کیا اسکو کہا جاتا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ خدا تعالی نے آدم کو پیدا کیا اور تمام اسما انکو سکھلائے اور منقول ہے کہ آدم سات لاکھ لغتیں بولتے
تھے اور جن میں سب سے زیادہ عربی تھی اور منقول ہے کہ بیان اسم اعظم ہے کہ آدم اسکے سکھانے کی وجہ سے ہر چیز کو جانا اور ان جملوں میں حرف عطف کا نہیں آیا
اسلئے کہ یہ سب جملے رحمن کی نعمت شمار کرنے کیلئے ہیں الشمس والقمر آفتاب و مہتاب چلتے ہیں آسمان پر جو ہیں بحسبان ساتھ
ایک حساب اندازہ کے کہ جو اپنی بروج اور منازل میں چلتے ہیں حساب یعنی ان میں کچھ کمی بیشی اور نقصان [illegible] جیسا کہ غفران جمع غفر کی ہے اور شہبان جمع شہاب کی ہے اور فعل یا کا
محذوف ہے اور ہر ایک کو [illegible] کلام دلالت کرتا ہے خلاصہ یہ کہ آفتاب و مہتاب ایک حساب مقرر سے چلتے ہیں کہ اس میں کسی طرح کا فرق نہیں ہوتا ہے [illegible]
دن میں طے کرتا ہے اور مہتاب ایک مہینے میں [illegible] آفتاب و مہتاب کا [illegible] پہچانی جاتی ہیں اور سال
اور ماہ اور اوقات سب انہیں سے معلوم ہوتے ہیں اور رات اور دن انکی حرکت سے ہے اور منقول ہے کہ آفتاب [illegible] فرسخ کا طول [illegible] اور مہتاب
چالیس فرسخ کا اور آفتاب کے ظاہر میں لکھا ہوا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خلق [illegible] بقدرتہ [illegible] اور باطن میں اسکی لکھا ہے کہ لا الہ الا اللہ رضاہ کلام و غضبہ کلام
یعنی مراد یہ ہے کہ کلام خدا [illegible] رحم کرے اور [illegible] موافق غصہ کرے اور عذاب یعنی خدا [illegible] رحم اور غضب اور رضا [illegible] موافق ارادہ الہی کے
اور چاند کے ظاہر میں لکھا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خالق الشمس و القمر و خلق الظلمات و النور اور باطن میں لکھا ہے کہ خلق اللہ الخیر و الشر بقدرتہ [illegible] طوبی لمن
اجری اللہ الخیر علی یدہ و ویل لمن اجری الشر علی یدہ مراد یہ ہے کہ پیدا کیا خدا نے قدرت و قوت خیر و شر کی اور آلات شر کو [illegible] خوشا حال اس شخص کا کہ لطف
الہی اسکے شامل حال ہے کہ وہ فعل خیر میں مشغول ہے اور وائے اس شخص سے کہ جسکو اسکی حال پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ [illegible] اور بعد اسکے دوسری نعمت کی طرف اشارہ
کر کے فرمایا ہے کہ والنجم اور درخت بیل اور گھاس جسکی شاخیں نہیں ہوتی ہیں والشجر اور درخت جسکی شاخیں ہوتی ہیں یسجدان
سجدہ کرتے ہیں وہ دونوں اپنے خدا کو یعنی اسکی حکم برداری کرتے ہیں اپنی رغبت اور خوشی سے اس امر میں کہ جسکے واسطے وہ پیدا ہوئے ہیں اور ہرگز اسکے حکم سے سرکشی
نہیں کرتے ہیں اور جیسے سجدہ [illegible] حکم برداری [illegible] انکا حال [illegible] اور بعضے کہتے ہیں [illegible] انکا [illegible] سجدہ
ہے کہ ہم اسکی خبر نہیں رکھتے جیسے کہ انکی تسبیح کو ہم نہیں جانتے چنانچہ خدا فرماتا ہے ولکن لا تفقہون تسبیحہم یعنی اور لیکن نہیں سمجھتے ہو تم تسبیح انکی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد
نجم سے ستارے ہیں اور سجدہ انکا طلوع کرنا انکا ہے والسماء رفعہا اور آسمان کو بلند کیا اسکو زمین سے کہ زمین سے پانسو برس کی راہ کے برابر دوری اور
فاصلہ رکھا ہے اور یہ اشارہ ہے اسکی کمال قدرت اور بلندی شان کی طرف ووضع اور رکھی درمیان آدمیوں کے المیزان ترازو کہ جس سے مقدار
کی معلوم کریں مثل ترازو اور پیمانہ اور سوا اسکی جس سے کہ مقدار شی کی معلوم ہوتی ہو اور یہ وضع عدل ہے کہ ہر ایک شخص اپنا حق پورا لیتا ہے اور نقصان کسی کے
حق کا نہ ہو اور یہ امر سبب انتظام عالم کا ہے اور اگر عدل نہ ہو اور لوگوں میں کمی بیشی ہر چیز کی ہوتی رہے تو باعث بے انتظامی اور سبب فساد کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد
میزان سے عدل ہے اور میزان یعنی عدل یعنی خدا تعالی نے حکم کیا ہے عدالت کا کل امور میں جیسے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے آسمان و زمین عدل سے قائم ہیں خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالی
ترازو رکھی ہے الا تطغوا فی المیزان ۝ اسلئے کہ حد سے نہ گذرو تم بیچ ترازو کے یعنی عدل و انصاف سے گذر نہ جاؤ تم اور راستی اور درستی کے ساتھ معاملہ
کرو تم اور ان لا تطغوا کی اول میں لام علت کا محذوف ہے یعنی لان لا تطغوا اور یہ نفی بمعنی نہی کے ہے غرض اس حکم سے یہ ہے کہ آپس میں معاملہ عدل اور انصاف کرتے رہو اور
زیادہ اپنے حق سے لو اور نہ کم کسی کو دو اور اسکے تاکید میں مکرر فرماتا ہے واقیموا الوزن اور قائم کرو تم وزن اور تولنے کو بالقسط ساتھ انصاف کے ترازو کی ڈنڈی
دونوں طرف برابر رہے [illegible] ولا تخسروا المیزان ۝ اور نہ کم کرو تم ترازو کو بلکہ برابر ہو [illegible] کہ وہ اسی لئے بنائی گئی ہے کہ [illegible]
اور [illegible] آدم عدل [illegible] اگر چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ عدل کریں [illegible] تولنے میں کمی اور زیادتی [illegible] غرض

آپس میں عدل اور انصاف ہی اور برابری ہر امر میں کمی و زیادتی کسی امر میں نہ کرو اور میزان کا لفظ مکرر کہنے سے اس کی تعظیم ہے آیات ... والارض وضعها
اور زمین کو رکھا ہے اسکو پانی پر للانام واسطے خلقت کے کہ اس پر ٹھیریں اور چلیں اور پھریں فیها فاکهة بیچ اس کے میوے ہیں والنخل اور کھجور کے
درخت ہیں ذات الاکمام صاحب غلافوں کے یعنی خوشوں والیاں ہیں اور خرما جب تک خشک نہیں ہوتا غلاف میں رہتا ہے اور وہ غلاف وہ چیز ہے کہ جس میں پھل
ہوتے ہیں ... خصوصیت سے ذکر کی اس کی فضیلت کے واسطے ہے انسان کے مشابہ ہے بہت سی باتوں میں جیسے انسان کا سر کاٹو تو مر جاتا ہے ویسے ہی کھجور کا سر کاٹو تو
خشک ہو جاتی ہے اور جیسے عورت مرد کے پاس جاتی ہے تو بچہ پیدا ہوتا ہے ویسے ہی ... نر کا مادہ پر چھڑکتے ہیں تو اچھا پھل پیدا ہوتا ہے اور جیسے آدمی کے سر پر بال ہوتے ہیں ویسے ہی اس کے
سر پر بھی مثل ... ایک چیز ہوتی ہے اور جیسے آدمی کا قد سیدھا ہوتا ہے ویسے ہی کھجور کا درخت بھی سیدھا ہوتا ہے اور ... پیدا ہوتا ہے ...
خاص ہے ... والحب اور دانہ غلہ کا ذو العصف صاحب بھس کا ...
... آدمی کھاتے ہیں ... والریحان اور ریحان خوشبودار پھول ...
... [illegible] ...
انسان کی اور حیوان کی ... فبای آلاء ربکما ... تکذبان ...
اے انسان اور جن اور انکار کرتے ہو ... [illegible] ...
ذکر نعمتوں کا ہے ... [illegible] ...
... حضرت صادق علیہ السلام ... [illegible] ...
خلق الانسان پیدا کیا انسان کو یعنی آدم کو ... من صلصال ... کالفخار ...
... وخلق الجان اور پیدا کیا جان کو ...
من مارج ... من نار ... [illegible] ...
... [illegible] ...
اور ... آدم ... [illegible] ...
... فبای آلاء ربکما ... تکذبان ...
اور ... رب المشرقین پروردگار دو مشرق کا ... [illegible] ...
... ورب المغربین اور پروردگار دو مغرب کا ... [illegible] ...
مشرقین اور مغربین ... [illegible] ...
... [illegible] ...
کی کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں فبای آلاء ربکما تکذبان ... مرج البحرین
... [illegible] ... یلتقیان ... [illegible] ...
بینهما برزخ درمیان دونوں دریاؤں کے ایک پردہ ... لا یبغیان ...
... [illegible] ... فبای آلاء ربکما
... تکذبان ... [illegible] ... اللؤلؤ
والمرجان اور مونگا ... [illegible] ...

ان دونوں کے ملنے کی جگہ سے ہو گی اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر آب باران اور آب دریا کی طرف پھرتی ہے اسواسطے کہ موتی قطرۂ باران کا حاصل ہوتا ہے اور پیدا ہوتا ہے ابن عباس نے کہا کہ آسمان اور دریائے زمین کے ساتھ تفسیر کی ہے اور یہ دونوں دریا خدا کی قدرت سے آپس میں ملے ہوئے ہیں اور درمیان انکے ایک پردہ ہے کہ دریائے آسمان کو نازل ہونے نہیں دیتا اور دریائے زمین کو اوپر جانے نہیں دیتا اور دریائے آسمان کے قطرے دریائے زمین پر گرا کرتے ہیں اور سیپیوں کے منہ میں داخل ہوتے ہیں اور چھوٹے قطروں سے چھوٹے موتی بنتے ہیں اور بڑے قطروں سے بڑے موتی اور منقول ہے کہ جس وقت مینہ برستا ہے تو سیپیاں پانی سے باہر نکل کر منہ اپنے کھول دیتی ہیں جو قطرہ باران کا انکے منہ میں گرتا ہے وہ موتی ہو جاتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ آب آسمان اور آب دریا سے موتی پیدا ہوتے ہیں جس وقت مینہ برستا ہے تو سیپیاں اپنے منہ کھول دیتی ہیں اور قطرے باران کے انکے منہ میں جا پڑتے ہیں چھوٹے قطروں سے چھوٹے موتی بنتے ہیں اور بڑے قطروں سے بڑے موتی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علیؑ اور فاطمہؑ دو دریا عمیق ہیں کہ ہر گز ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتا ہے اور نکلتے ہیں ان دونوں سے موتی کہ وہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور سلمان اور سعید بن جبیر اور سفیان ثوری سے روایت ہے کہ وہ دو دریا علیؑ اور فاطمہؑ ہیں اور برزخ محمدؐ ہے اور لؤلؤ اور مرجان حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ [illegible] ابن مسعود [illegible] اہلبیت علیہم السلام سے کہ مراد ان دو دریا سے علیؑ اور فاطمہؑ ہیں ایک دریا علم کا ہے اور دوسرا دریا حلم اور ایک دریا شجاعت کا ہے اور دوسرا دریا سخاوت اور ایک دریا وفا کا ہے دوسرا دریا حیا اور ایک دریا طہارت کا ہے اور دوسرا دریا عصمت اور برزخ درمیان ان دونوں کے محمدؐ ہیں اور لؤلؤ اور مرجان کہ ان دونوں دریائے کرم سے نکلتے ہیں حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ فرمایا ابن عباس نے کہ مراد مرج البحرین سے علاقہ زوجیت کا ہے درمیان علیؑ اور فاطمہؑ کے اور مراد برزخ سے محبت ہے کہ درمیان ان دونوں کے ہے اور وہ ہر گز منقطع نہ ہو گی اور مراد نکلنے لؤلؤ اور مرجان سے نکلنا حسنؑ اور حسینؑ کا ہے اور محمد بن جمیل نے زیاد بن منذر سے روایت کی ہے کہ ضحاک سے کہ مفسر اہلسنت ہے پوچھا گیا کہ مراد مرج البحرین یلتقیان سے کیا ہے کہا کہ مراد بحرین سے علیؑ اور فاطمہؑ ہیں اور مراد برزخ سے محمدؐ ہے اور لؤلؤ اور مرجان حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور ثعلبی نے تفسیر اپنی میں سفیان ثوری سے روایت کی ہے کہ ملیح ابو عبد الرحمن سلمی سے سنا ہے وہ کہتا تھا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا اور انس بن مالک کہتا ہے کہ پیغمبر صلعم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس وقت تم گم کرو آفتاب کو تو مہتاب کے پاس آؤ اور جس وقت تم مہتاب کو گم کرو تو زہرہ کے پاس آؤ اور جس وقت تم زہرہ کو گم کرو تو فرقدین کے پاس آؤ لوگوں نے پوچھا کہ آفتاب کیا ہے فرمایا کہ میں ہوں اور پوچھا کہ مہتاب کون ہے فرمایا کہ علیؑ ہے اور پوچھا کہ زہرہ کیا ہے فرمایا کہ فاطمہؑ زہرا ہے اور پوچھا کہ فرقدین کون ہیں فرمایا کہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور حق یہ ہے کہ جو کچھ حضرت نے فرمایا ہے اور واسطے اسکے کہ یہ پانچوں بزرگ تاریکی گمراہی سے باہر نکالنے والے اور شمع ہدایت کی روشنی کو وسیلہ ہیں اور یہ پانچوں رحمت الہی واسطے بندوں کے اور انکے ہی وسیلہ سے نجات ہو گی چنانچہ شاعر کہتا ہے کہ ؎ لی خمسۃ اطفی بہا حر الجحیم الحاطمہ ۔ المصطفی والمرتضی وابناہما والفاطمہ ۔ یعنی واسطے میرے پانچ تن ہیں کہ بجھاتا ہوں ساتھ انکے گرمی دوزخ کی سبب سے حرارت دوزخ سوزاں کی اور وہ پانچ تن مصطفیٰ اور مرتضیٰ اور بیٹے انکے حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور فاطمہؑ دختر مصطفیٰ اور لوگ کہ [illegible] الحاطمہ کہتے ہیں [illegible] درست نہیں ہو سکتی [illegible] کہ گویا کہ لفظ مذکر ہے صفت اسکی حاطمہ نہیں ہو سکتی لیکن پھر بھی اپنا اثر بخشتا ہے اور سوا ان پانچوں کے کسی نے نہ سنا اور نہ کسی کتاب میں دیکھا کہ کسی اور شخص کا وسیلہ بھی پیش ہو [illegible] اسکا نام لیکر اس امت کے لوگوں نے اور اگر نام بھی لیتے ہیں کسی اور کا تو نہیں کی اولاد بزرگوں کا نام لیتے ہیں عمر اور بکر کا کہ جو شرف کہ خدا تعالیٰ نے انکو بخشا ہے وہ ہر گز کسی کو میسر نہیں اور ایک شاعر نے کہا ہے ؎ علی اللہ فی کل الامور توکلی ۔ و بالخمس من آل العبا توسلی ۔ یعنی اوپر خدا کے ہے بیچ سب کاموں کے توکل میرا اور ساتھ پانچ آدمیوں آل عبا کے ہے توسل میرا اور ان پانچوں کا ذکر کرتا ہے کہ محمد المبعوث فینا بعدہ و فاطمۃ الزہرا و مرتضی علی یعنی محمد مبعوث کیا ہے واسطے ہدایت کے پیغمبر کر کے اور دو بیٹے اسکے کہ بعد اسکے ہیں حسنؑ اور حسینؑ اور فاطمہؑ الزہرا اور مرتضیٰ علیؑ پس خدا تعالیٰ نے یہ نعمتیں کہ عطا کی ہیں گمراہی و جہالت سے تمکو نکالتی ہیں طرف طریق حق کے تمکو کھینچتی ہیں **فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ** پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے تم جھٹلاتے ہو تم اور بعضے تفسیر کرتے ہیں کہ دو دریا خدا اور بندہ کے درمیان ہیں ایک دریا نجات کا کہ وہ قرآن ہے جس کسی نے اس پر عمل کیا وہ ہلاکت سے نجات پاتا ہے اور دوسرا دریا ہلاکت کا ہے اور وہ دنیا ہے کہ جو کوئی اسکی لذتوں میں مشغول ہو وہ ہلاک ہو گا اور برزخ ان دو کی نصیحت اور پند ہے [illegible] ہلاکت سے نجات پاتا ہے اور بعضے تفسیر کرتے ہیں کہ دو دریا دنیا اور آخرت ہیں اور برزخ انکے درمیان قبر ہے [illegible] اور بعضے تفسیر کرتے ہیں کہ مراد اس سے دریائے عقل اور دریائے نفس ہے اور برزخ لطف الہی ہے اور لؤلؤ اور مرجان توفیق و عصمت ہے اور بعضے تفسیر کرتے ہیں کہ مراد دو دریا امید رحمت کی اور خوف غضب کا ہے اور لؤلؤ اور مرجان نجات اور تقوی ہے کہ انکو باہر نکالتا ہے [illegible] اپنے ذہن کے موافق ہر ایک تفسیر کرتا ہے **وَلَهُ الْجَوَارِ** اور

خاص اسی کے لئے ہیں کشتیاں یعنی حکم الٰہی سے کشتیاں چلتی ہیں **الْمُنْشَاٰتُ** بادبان اٹھائے ہوئے **فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ** بیچ دریا کے مانند
پہاڑوں کی بلندی اور بڑائی میں اور بڑی بڑی کشتیاں ہیں جو حقیقت میں ...
... اور کبھی ہوا کو چلنے پر مقرر کیا اور پردوں والی ہیں کشتیاں جن کے بادبان ... اور کشتی کا پیدا کرنا اور دریا میں چلانا ...
... سے مسافت ... تجارت ... فائدے ہیں
ع ... **فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا** ... پس کون سی
نعمتوں کو اپنے رب کی **تُكَذِّبٰنِ ۠** جھٹلاتے ہو تم **كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا** جو شخص کہ اوپر زمین کے ہے ...
... **فَانٍ ۚۖ** فنا ہونے والا ہے یعنی انجام ہر ایک کا فنا ہونا ہے اور
... منقول ہے ... جب یہ آیت نازل ہوئی ...
کوئی شخص باقی نہ رہیگا ... **وَّیَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ** اور باقی رہے گی ذات رب تیرے کی **ذُو الْجَلٰلِ** صاحب بزرگی کا
... **وَ الْاِكْرَامِ ۚ** اور احسان ... کا ...
باقی رہیگا سوائے ذات اللہ کے اور سب کچھ فنا ہو ...
... دنیا میں ...
... کیا جاتا ہے ... **فناء** ...
... دنیا ... فانی ...
ذات خدا کا نام ... آیت ...
... وجہ ... **ذُو الْجَلٰلِ**
وَ الْاِكْرَامِ ... حضرت ... یا ذا الجلال والاکرام ...
... رسول صلی اللہ علیہ وسلم ... ذو الجلال والاکرام ...
اور ... بہشت ... فنا ہونا ...
بہشت میں ... **فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا** ... نعمتوں کو ...
مشغول ہوا ... **تُكَذِّبٰنِ** جھٹلاتے ہو تم **یَسْــٴَـلُهٗ** سوال کرتا ہے اس سے یعنی اپنی حاجت طلب کرتا ہے جو
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ کوئی کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین ... سب اس کے محتاج ہیں اور
ہر ایک ... بخشش کرتا ہے **كُلَّ یَوْمٍ** ہر دن یعنی ہر وقت **هُوَ فِیْ شَاْنٍ ۚ** وہ بیچ ایک کام کے ہے کسی چیز کو پیدا کرتا ہے اور
کسی چیز کو ناپید کرتا ہے ... منقول ہے ... رسول خدا سے پوچھا ... فرمایا ... گناہ کو ...
... اور ایک قوم کو بلند کرتا ہے اور ایک قوم کو پست ... زندہ کرتا ہے ...
اور زیادہ کرتا ہے ... نازل ہوئی ...
... اور سعید بن جبیر ... عبداللہ بن عباس ...
... کرتا ہے ...
قبول کرتا ہے ... نجات دیتا ہے ...

اور کشاف میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی پوچھے اسنے عرض کی کہ اے بادشاہ مجھکو ایک روز کی مہلت دیجئے تاکہ معنی اسکے بیان کروں بادشاہ نے کہا اچھا
مہلت دی وہ وزیر دلتنگ اور متفکر ہو کر اپنے گھر میں آیا اور اسکے غلاموں میں ایک غلام حبشی تھا اسنے اپنے آقا کو دلتنگ دیکھا تو پوچھا کہ کس چیز نے تمکو دلتنگ کیا ہے
آقا نے اسکی طرف سے منہ کو پھیر لیا اور کچھ جواب اسکو نہ دیا اس غلام نے کہا کہ اے آقا شاید کہ میری فرح اور خوشی کا سبب یہی ہو جاوے وزیر نے اس غلام سے سب
حال بیان کیا غلام نے کہا کہ تو بادشاہ کے پاس جا کر اس سے بیان کر کہ میرا ایک غلام اس آیت کی تفسیر جانتا ہے وزیر نے بادشاہ سے بیان کیا بادشاہ نے اسکو حاضر ہونیکا حکم
دیا وہ حاضر ہوا تو بادشاہ نے اس غلام سے پوچھا کہ خدا ہر روز کس کام میں ہے غلام نے عرض کی کہ اے بادشاہ شان خدا کی یہ ہے کہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے
دن کو رات میں اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور شفا دیتا ہے بیمار کو اور بیمار کرتا ہے صحیح اور سلامت کو اور محتاج کرتا ہے دولتمند کو اور
دولتمند کرتا ہے محتاج کو اور ذلیل کرتا ہے عزت دار کو اور عزت دیتا ہے ذلیل اور خوار کو بادشاہ نے سنکر کہا کہ اے غلام تو نے خوب جواب دیا اور بعد اسکے فرمایا کہ وزیر کے لباس کو
بدن سے اتار کر اس غلام کو پہناؤ اور منصب وزارت کا اس غلام کو عطا کیا غلام نے کہا کہ یہی شان پروردگار کا ہے **فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا** پس ساتھ کونسی
نعمتوں کے پروردگار اپنے کے **تُکَذِّبٰنِ** جھٹلاتے ہو تم اور انکار کرتے ہو **سَنَفْرُغُ** قریب ہے کہ فارغ ہوویں ہم سب کاموں سے اور اہل کوفہ نے سیفرغ یا کے ساتھ
کے پڑھا ہے یا سے غائب کا صیغہ یعنی فارغ ہووے گا وہ خدا سب کاموں سے **لَکُمْ** واسطے حساب تمہارے کے اور جزا تمہاری کے قیامت کے دن اور اس فراغت سے مراد
کوئی کام نہ کریگا سوا حساب اور جزا دینے بندوں کی اور یہ خدا تعالیٰ نے واسطے تنبیہ اور ڈرانے کے فرمایا ہے اور مقصود فارغ ہونا اور کام سے نہیں ہے کہ اس وقت سوا حساب اور جزا دینے
کے کوئی کام ہوگا اور ارادہ اس امر کا ہوگا نہ یہ کہ پہلے ایک چیز میں مشغول تھا اور اب فارغ اور بیکار ہو گیا ہے یعنی قریب ہے کہ قصد ثواب اور عذاب تمہارے کا کریں ہم
اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ اے دو گروہ بزرگ قدر جن اور انسان کے اور جو چیز کہ قدر اور قیمت والی ہوتی ہے اسکو عرب ثقل بولتے ہیں جیسا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا
کہ انی تارک فیکم الثقلین یعنی تحقیق میں چھوڑنے والا ہوں درمیان تمہارے دو چیز بزرگ قدر اور بلند مرتبہ کو اور وہ قرآن اور اہلبیت حضرت کے ہیں اور یہاں مراد
ثقلان سے گروہ جن اور انسان کی ہے اور وہ بہ نسبت اور حیوانات کے بلند قدر ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ثقل فرمایا ہے اسواسطے کہ وہ گرانبار ہیں
شرع کی تکالیف سے اور بعضے کہتے ہیں کہ اسواسطے فرمایا کہ وہ گرانبار ہیں گناہوں سے **فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا** پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے **تُکَذِّبٰنِ**
جھٹلاتے ہو تم باوجود اسکے کہ تمکو خبر کر دی ہے حساب اور جزا اعمال کی تاکہ آخرت کو درست کرو اور اعمال نیک ادا کر کے بہشت کی نعمتوں کے مستحق ہو جاؤ اور
ابدالآباد بہشت میں رہو **یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ** یہ کلام تفسیر ثقلان کی ہے یعنی اے گروہ جنوں کے اور آدمیوں کے **اِنِ اسْتَطَعْتُمْ**
اَنْ تَنْفُذُوْا اگر طاقت رکھتے ہو تم یہ کہ نکل جاؤ تم **مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** کناروں آسمانوں کے سے اور زمین سے تاکہ بھاگو عذاب سے یا
موت سے **فَانْفُذُوْا** پس نکل جاؤ تم اور بھاگو تم لیکن **لَا تَنْفُذُوْنَ** نہیں نکل سکتے اور بھاگ سکتے ہو تم **اِلَّا بِسُلْطٰنٍ** مگر ساتھ غلبہ اور قوت اور زور
کے اور وہ تمہارے نہیں جس جگہ کہ جاؤ گے موت تمہارے ہمراہ ہے اور عذاب سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے ہو اور کہتے ہیں کہ قیامت کے روز ملائکہ گرد اگرد اہل محشر
صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے اور فرشتے دوزخ کے باہر نکلکر چاروں طرف سے انکو گھیر لیویں مثل قلعہ آہنین کے اور آواز کرنیوالا آواز کرے کہ اے جنو اور آدمیو
یہ میدان محشر کا ہے اگر اس سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ لیکن نہیں نکل سکتے ہو کیونکہ جاہ اور راہ نکلنے کی کہاں ہے اور منقول ہے کہ قیامت کے روز ملائکہ آسمان سے نازل ہوں
اور تمام خلائق کو گھیر لیویں اور جن اور آدمی بھاگنا شروع کریں جس جگہ جاویں فرشتوں کو دیکھیں کہ احاطہ کئے ہوئے ہوں اور کوئی جگہ نہ پاویں کہ بھاگ کر وہاں سے چلے جاویں
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز حق تعالیٰ تمام بندوں کو ایک ٹیلہ پر جمع کریگا اور سات آسمانوں کے فرشتوں کو نازل ہونیکا حکم کریگا اور ہر آسمان کے
ملائکہ جنوں اور آدمیوں سے دو چند ہونگے یہاں تک کہ وہ فرشتوں کی سات صفیں درمیان میں جمع کر کے ہر صف اگلی سے دو چند ہوگی اور ان بندوں کو درمیان سے نکل جانیکی قدرت نہ ہوگی
اسوقت آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان **فَبِاَیِّ**
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے **تُکَذِّبٰنِ** جھٹلاتے ہو تم اور انکار کرتے ہو باوجودیکہ تمکو خبر کر دی ہے کہ تم عاجز ہو دنیا اور آخرت میں اور
جانو کہ سوا خدا کے کوئی تمہارا یار اور مددگار نہیں ہے پس اسکی درگاہ کیطرف متوجہ ہو جاؤ **یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا** بھیجا جائیگا اوپر تمہارے اگر شرک اور کفر کرو گے **شُوَاظٌ**

شعلہ بے خالص مِّن نَّارٍ آتش دوزخ میں سے وَّنُحَاسٌ اور دھواں سیاہ یا تانبا پگھلا ہوا کہ سر پر انکے ڈالا جائیگا اور ابن کثیر نے شواظ کے معنی
بڑھا ہوا اور نحاس کے معنی دھواں اور اکثر نے پچھلے معنی پگھلا ہوا تانبا لکھے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ نحاس پانچ نہریں ہیں پانچ سو کی مسافت کی عرش کے نیچے وہ جاری ہیں پانچ نہریں
دوزخیوں کے سر پر گرائی جاوینگی وہ نہریں [illegible] اور تین نہریں [illegible] حال ہے کہ کبھی تو شعلہ آتش سے انکو عذاب کرینگے اور کبھی دود سیاہ یا تانبا پگھلا ہوا سے
اور حمیم دوزخ میں ڈالے جاوینگے اور عذاب کیے جاوینگے فَلَا تَنْتَصِرَانِ پس بدلہ نہ لے سکو گے تم دونوں یعنی ایک شخص دوسرے شخص کی مدد نہ کرسکیگا فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا پس کونسی نعمتوں کو پروردگار اپنے کے تُكَذِّبَانِ جھٹلاتے ہو تم [illegible] عذاب دوزخ [illegible]
فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ پس جب پھٹ جاویگا آسمان [illegible] فَكَانَتْ وَرْدَةً پس ہو جاویگا آسمان مثل
گل گلاب کے اور بعضے کہتے ہیں کہ آسمان مثل [illegible]
مائل ہوتی ہوا [illegible] کہ آسمان [illegible]
رنگ [illegible] كَالدِّهَانِ مانند [illegible]
[illegible]
[illegible] آسمان [illegible] فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ پس کونسی نعمتوں کو پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم [illegible]
اور منقول ہے کہ ایک شب [illegible]
[illegible] آسمان [illegible]
کرایا [illegible] فَيَوْمَئِذٍ پس اس دن [illegible] لَّا يُسْأَلُ نہ سوال کیا جاویگا عَن ذَنبِهِ إِنسٌ
وَلَا جَانٌّ اور نہ جن یعنی یہ سوال [illegible]
ہوگی اور [illegible] سوال [illegible]
[illegible] گناہ کا سوال [illegible]
[illegible]
[illegible]
جان ہے اور اولاد جان کی [illegible] فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس
کونسی نعمتوں کو پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم [illegible] يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ
پہچانے جاوینگے [illegible] بِسِيمَاهُمْ [illegible]
کی [illegible] فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي [illegible] وَالْأَقْدَامِ [illegible]
[illegible] بال [illegible]
بال [illegible]
زمین [illegible] فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ [illegible]
[illegible]
[illegible] هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ [illegible]

اور کافر کا بڑا تقصیر ہو کہ دوزخ اور بہشت کے نہیں جب ہے یطوفون پھرینگے وہ دوزخی یا ملائکہ انکو پھرائینگے بینہا درمیان اوس دوزخ کے
وبین حمیم ان اور درمیان آب گرم کو لیتے ہوئے کہ نہایت گرم ہوا اور انکی حرارت انکو کباب کرینگے اور پیاس کے سبب پانی مانگینگے اور کچھ یعنی کسی وقت
دوزخی آتش دوزخ سے فریاد اور نالہ کرینگے اسی فریاد کی طرح پہنچینگے کہ ناگاہ کہولتے ہوئے پانی میں ڈالینگے اور انکی حرارت کی شدت سے تمام اعضا انکے جدا ہو جائینگے
اور منقول ہے کہ ایک صحرا دوزخ کے صحراؤں میں سے کہ جسمیں خون اور پیپ اور نیشوں کے زخموں سے جمع ہوئے ہیں ان دوزخیوں
کو ڈالا جائیگا اور انکو نیچے اوس کے صحراؤں میں لیجائینگے اور اوس پیپ اور خون میں انکو غرق کرینگے اور جو انکی ہڈی الگ ہو جائیگی اور پھر انکو جمع کر
صحرائے آتش میں بھیجا ہوگا اور بعضوں اور جو انکی ہلاک ہو جائینگے اور آتش سوزاں انکو عذاب کریگی پس اسطرح عذاب دوزخ میں گرفتار رہینگے فبای آلاء
ربکما تکذبان پس ساتھ کونسی نعمتوں کے پروردگار اپنے کی تم جھٹلاتے ہو کہ تمکو مطلع کر دیا عذاب سے اور ترسایا کہ کفر اور گناہوں سے پرہیز کرو اور جسوقت
آدمی کو عذاب کی کتنی ہی سختی سے ہیبت دی اور عصیان والے کو کفر اور گناہ کی دوری کر دی ہے اور طاعت کی طرف مائل کرنے والی ہو یہ بڑا لطف خدا کا ہے اور
اس سے زیادہ اونکیا لطف ہے کہ انکو طفیل سے عذاب دوزخ سے نجات ہوا اور اسکے بعد پرہیزگار والے کو خدا نے ذکر فرمایا ہوگا اور انکے وعدہ کا ذکر کیا ہے کہ ولمن
خاف اور واسطے اس شخص کے کہ خوف کیا ہو اور ڈرے مقام ربہ کھڑے ہونے سامنے پروردگار اپنے کے واسطے حساب کے اور اس سبب سے گناہوں کو
ترک کرے جنتان دو بہشت ہیں اور واسطے اسکے یعنی جو شخص کہ خدا سے خوف اور ڈر کرکے گناہوں کو ترک کرے تو انکے واسطے دو بہشت ہونگے اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جانے کہ خدا تعالیٰ نیک اور بد اعمال کو دیکھتا ہے اور باتوں کو بھی سنتا ہے اور وہ اس سبب سے گناہوں کو ترک کرے اور پرہیز کرے
تو خدا تعالیٰ اسکو دو بہشت دیگا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسکے سامنے کوئی چیز فاحشہ اور آرزو کی اور وہ پرہیز کرے اس خوف سے تو خدا تعالیٰ
دوزخ کو اوسپر حرام کریگا اور قیامت کے دن کی خوف سے انکو امن میں رکھیگا اور جو کچھ کہ وعدہ کیا ہے اپنی کتاب میں اور فرمایا کہ ولمن خاف مقام ربہ جنتان
اس وعدہ کو وفا کریگا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ دو بہشت وہ ہیں کہ ایک انمیں جنت عدن اور دوسرا جنت نعیم اور کہتے ہیں کہ دو بہشت عطا فرمایا کہ ایک انکا
انسانوں کو عطا ہوا اور دوسرا جن خائف کیواسطے ہوا کہ خطاب دونوں کی طرف ہے اور یا یہ کہ دونوں ایک شخص کو ملیں ایک تو طاعت ادا کرنے کا اور دوسرا گناہ کے ترک
کرنے کا ہوئگا اور یا یہ کہ ایک عدل کی جہت سے اور دوسرا فضل اور کرم کی جہت سے اور کہتے ہیں کہ ایک بہشت تو سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا اور بعضے
کہتے ہیں کہ ایک بہشت یاقوت سرخ کا ہے اور دوسرا زبرجد سبز کا اور خاک اوس کی کافور اور عنبر ہے اور گارا اسکا مشک ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دو نام دیگر
بہشت کے باغوں میں سے کہ ہر ایک باغ سو برس کی راہ کا ہوگا اور درمیان ان دو باغوں کے مکانات عیش اور جدید دلکش ہونگے اور کہتے ہیں کہ جب قنبر امیر المؤمنین
نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا تو لوگوں نے جناب امیر سے عرض کی کہ یا علی تم نے اس خوف کیا اور اس کو مارا انہیں کہ وہ بڑا قوی اور زبردست تھا فرمایا کہ میں نے
خوف کیا سوا خدا کسی سے وہ شخص کہ سوا اسکے کوئی دل قوی آدمی کسی سے پیش نہیں کی ہے اور ایسا ہم آدم نقل کرتے ہیں کہا کہ میں آنکھ چیر کے جاتا تھا
راہ میں دور جا پڑا اور ایک شخص کو دیکھا اپنی شکل عجیب اور صورت ہیبت ناک کہ جس سے آدمی ڈر جائے میں اس کے خوف سے پوچھا کہ تو جن ہے یا آدمی اسنے مجھکو
جواب دیا کہ کافر ہے یا مومن کہا اپنے کہ میں مومن ہوں میں نے کہا کہ تو جھوٹ کہتا ہے اگر تو مومن ہوتا تو خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرتا حاصل یہ کہ جو کوئی خدا سے
خوف کرے تو اسکو دو بہشت دیگا فبای آلاء ربکما پس ساتھ کونسی نعمتوں کے پروردگار اپنے کے تکذبان جھٹلاتے ہو تم کہ وہ دو بہشت عطا
کرتا ہے خدا خوف کرنے سے گناہوں کے پرہیز کرنیوالوں کو اور اب ان بہشتوں کا وصف بیان کرتا ہے کہ وہ بہشتیں ذواتا افنان صاحب شاخوں کی ہیں یعنی
انکے درختوں کی بہت شاخیں ہیں کہ وہ موجب پتوں اور میووں کی کثرت کا ہیں اور یا یہ کہ وہ بہشتیں طرح طرح کی نعمتوں اور درختوں والیاں ہیں
فبای آلاء ربکما پس ساتھ کونسی نعمتوں کے پروردگار اپنے کے تکذبان جھٹلاتے ہو تم کہ وہ بہشتیں کثرت کی نعمتوں اور میووں کی بندوں کو
عطا کرتا ہے فیہما بیچ ان دونوں بہشتوں کے عینان دو چشمے ہیں تجریان جاری ہیں جسجگہ کہ بہشتی ارادہ کریں اوسکے مکانوں میں
یا نیچے کے مکانوں میں کہتے ہیں کہ ایک چشمہ تسنیم اور دوسرا سلسبیل کا اور بعضے کہتے ہیں کہ چشمے آب زلال کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک آب صاف کا ہے اور دوسرا شراب کا اور کہتے ہیں کہ بہشت کے بہانے

ہے جو ہر دو نوع کے میوے نکلتے ہیں اور بعضے بیان کرتے ہیں کہ یہ دونوں بہشت سوا ان دو بہشتوں کے ہیں جو اس شخص کے واسطے ہیں کہ جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے دو چشمے خوب اچھے جاری رہتے ہوں
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے تُكَذِّبٰنِ جھٹلاتے ہو تم کیا ایسے ہی لذیذ چشمے تمہارے آرام کے لئے جاری کئے ہیں
فِيْهِمَا بیچ ان دونوں بہشتوں کے مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ ہر میوے کی قسم سے زَوْجٰنِ دو طرح کے ہیں ایک ہی شکل اور مزہ کے
اور وہ دو طرح کے ایسے ہیں ایک تو ایسا کہ مشہور ہے کہ انکو دنیا میں دیکھا ہے اور دوسرا ایسا ہے کہ مثل اسکے دنیا میں نہیں دیکھا ہے اور یہ کہا ہے ایک تر ہے اور ایک
خشک ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ دنیا کا کوئی میوہ ترش یا شیریں ایسا نہیں ہے کہ جو بہشت میں نہ ہو یہاں تک کہ حنظل یعنی اندرائن بھی وہاں موجود ہے مگر
بہشت کا حنظل شیریں ہے فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے تُكَذِّبٰنِ جھٹلاتے ہو تم کہ وہ طرح طرح کے میوے عطا فرماتا ہے
مُتَّكِـِٕيْنَ تکیہ لگائے ہوئے وہ اس حال میں واقع ہوا ہے [illegible] واسطے وہ بہشتوں میں تکیہ لگائے ہوئے بادشاہوں کی طرح ان بہشتوں میں
عَلٰى فُرُشٍ اوپر فرشوں کے بَطَاۤىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ استر انکے گاڑھے ریشم کے ہیں مثل اطلس کے جب استر کا یہ حال ہے تو ابرہ کا [illegible]
ہونا ہی معلوم نہیں کہ [illegible] کیسا ہوگا اور کیسا ہوگا [illegible]
فرش کا مسند [illegible] وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ
اور میوہ ان دونوں بہشتوں کا توڑنا دَانٍ نزدیک ہے [illegible] کھڑا اور بیٹھا اور لیٹا [illegible]
کہتے ہیں کہ تکیہ لگائے ہوئے بہشتی [illegible] اگر [illegible] کسی میوہ کی آرزو کریگا تو شاخ درخت کی اسکے پاس [illegible]
منہ میں چلا جائیگا اور اگر چاہے بیٹھا یا لیٹا ہوا اسکو ہاتھ سے توڑیگا فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار
اپنے کے جھٹلاتے ہو تم [illegible] فِيْهِنَّ بیچ ان [illegible]
[illegible] قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ [illegible]
[illegible] اور ابن عباس سے منقول ہے [illegible]
[illegible] شکر ہے خدا کا کہ مجھکو [illegible]
نامحرم کی طرف نظر نہیں کی [illegible] آخرت میں اسکی عوض [illegible] قاصرات الطرف [illegible] لَمْ يَطْمِثْهُنَّ [illegible]
[illegible] اِنْسٌ آدمیوں نے قَبْلَهُمْ پہلے ان کے وَلَا جَاۤنٌّ اور نہ جن نے [illegible]
[illegible] کسی آدمی کا ہاتھ نہیں لگا ہے [illegible]
اور یہ [illegible] ذکر جن کا [illegible] مبالغہ کے ہے جیسے کہتے ہیں [illegible] فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے
تُكَذِّبٰنِ جھٹلاتے ہو تم [illegible] پاکیزہ [illegible] كَاَنَّهُنَّ گویا کہ وہ
حوریں الْيَاقُوْتُ یاقوت ہیں سرخی میں وَالْمَرْجَانُ اور موتی ہیں سفیدی اور روشنی میں منقول ہے کہ صفائی [illegible]
[illegible] لفظ مرجان کا [illegible]
موتی کی بڑی موتی کی سفیدی و صفائی سے زیادہ ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ [illegible]
دکھلائی دیتا ہوگا جیسے کہ تاگا سفید یاقوت کی [illegible] دکھلائی دیتا ہے [illegible]
اور منقول ہے کہ دنیا کی عورتیں [illegible] فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار
اپنے کے جھٹلاتے ہو تم کہ حوریں ایسے حسن و جمال والی [illegible] هَلْ جَزَاۤءُ الْاِحْسَانِ نہیں ہے بدلا نیکی کا اِلَّا الْاِحْسَانُ مگر
احسان اور نیکی [illegible]

اور بدلا استغفار کا مغفرت ہے گناہوں کی اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہیں ہے بدلا اس شخص کا کہ کہے لا الہ الا اللہ مگر بہشت اور جناب رسول خدا صلعم نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ
کیا جانتے ہو تم کہ کیا کہتا ہے پروردگار تمہارا اصحاب نے عرض کی کہ خدا اور پیغمبر اسکا خوب جانتا ہے فرمایا کہ بیشک پروردگار تمہارا کہتا ہے کہ نہیں ہے جزا اس
شخص کی کہ جسکو بخشی توحید انعام کی ہے مگر بہشت اور لا الہ الا اللہ اور توحید سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ کہ آنحضرت لائے خدا کے یہاں سے اسپر عمل کرے اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت جاری ہوئی ہے کافر اور مومن اور نیک اور بد میں سب میں جسکے ساتھ کہ نیکی کیجائے پس چاہیے کہ وہ بدلا دیوے
نیکی کا اور نہیں ہے بدلا دینا یہ کہ تو بھی اسکے ساتھ اسیقدر نیکی کرے جسقدر کہ اسنے تیرے ساتھ کی ہے پس اگر تو بھی ویسی ہی کرے جو اسنے کیا ہے تو تجھکو فضیلت
ہوگی کیونکہ ابتدا اسی نے تیرے ساتھ نیکی کی ہے وہ نہ چاہو کہ اسکی نیکی سے زیادہ نیکی کرو اور یہ آیت مطلق ہے مومن اور کافر سب میں جاری ہوئی ہے پس بدلا نیکی کا نیکی
ہے پس مومن کا بدلا بہشت اور بدلا بدی کا بدی ہے یعنی بدلا کافر کا عذاب اور دوزخ ہے **فبای الاء ربکما تکذبان** پس ساتھ کونسی
نعمتوں پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم کہ خبر کر دی ہے کہ بدلا نیکی کا نیکی ہے اور بدلا بدی کا بدی تاکہ تم نیکی کرو کہ بہشت میں داخل ہو جاؤ **ومن**
دونہما اور سوائے ان دو بہشتوں کے کہ خوف کرنیوالوں کو وعدہ کئے ہیں **جنتان** دو بہشت ہیں خوف کرنیوالوں اور خوف نہ کرنیوالوں مکلفوں کو نیز دیا گیا ہے
تاکہ ان بہشتوں کو دیکھ کر زیادہ فرحت اور خوشی انکو حاصل ہو اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ دو بہشت چاندی کی ہیں کہ انکے مکان چاندی کے ہیں
اور برتن وہ سب کچھ ہیں اور دو ہیں پوست سونے کی کے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ فدا ہوں میں تم پر خبر دیجئے تو مجھکو کہ مرد مومن کی زوجہ مومنہ کہ
دنیا میں بھی وہ مومنہ ان بھی اسکی زوجہ ہوگی فرمایا کہ ہوگی اور محمد خدا عادل ہے اگر مرد افضل ہوگا اپنی زوجہ سے تو اسکے لئے اختیار دینگے پس اگر وہ مرد چاہیگا تو
وہ عورت اسکی زوجہ ہو جائیگی اور ایسا ہی اگر زوجہ افضل ہوگی شوہر سے تو اسکو اختیار دینگے پس اگر اپنے شوہر کو وہ اختیار کریگی تو اسکی زوجہ ہو جائیگی اور بعضوں نے کہا ہے
ایک جنت سے کہو ہو گئے کہ خدا فرماتا ہے ومن دونہما جنتان اور ایک جو ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ دو بہشت ہیں بعضے اوپر بعضوں کے اور فضیلت جنکی
اور زیادتی باعتبار فضیلت اور زیادتی عملوں کے ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ مومنین بہشت میں یعنی بعضوں کے مرتبے زیادہ ہیں
اگر ارادہ ملاقات کا کرینگے ہوسکیگی کیونکر میسر ہوگی فرمایا کہ جو کہ بلند مرتبہ ہے وہ کم مرتبہ والے کے پاس آئیگا اور جو کہ کم مرتبہ والا ہے وہ بلند مرتبہ والے کے پاس
نہ جا سکیگا کیونکہ وہ لائق اس مکان کے نہیں ہے لیکن جسوقت ارادہ ملاقات کا کرینگے تو ملسکتے ہیں کسی مقام نیک پر اور علی ابن ابراہیم نے لکھا ہے کہ حضرت
صادق علیہ السلام سے کہا کہ لوگ ہمارے کلام سے تعجب کرتے ہیں جسوقت میں کہتا ہوں کہ ایک قسم دوزخ سے نکلکر بہشت میں داخل ہوگا اور سمجھے اولیاء اللہ کے ہمراہ
جائیگی حضرت نے فرمایا کہ کیا حق تعالی فرماتا ہے ومن دونہما جنتان قسم ہے خدا کی کہ وہ ہمراہ اولیاء اللہ کے نہ ہونگے بلکہ کہا کہ وہ کافر ہونگے فرمایا کہ اگر وہ
کافر ہوتے تو بہشت میں نجات پاتے بلکہ کہا کہ اگر مومن ہوتے تو دوزخ سے نجات پاتے لیکن درمیانہ حال تھے اور حضرت کی یہ ہے کہ وہ مومنین
صالحین ہیں کہ تقوی و پرہیزگاری میں ناقص ہیں **فبای الاء ربکما تکذبان** پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم کہ بہشتوں پر بہشتیں زیادہ
کیں تاکہ انکی طرف رغبت کرکے اعمال نیک بجا لائیں اور عبادت میں کوشش کریں پھر ان دو بہشتوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ **مدہامتان** گہری سبز ہونیوالی ہیں اور
نہایت سبزی سے مائل سیاہی کی طرف ہوگئی ہیں یعنی سبز ہیں اور درختان فرمایا **فبای الاء ربکما تکذبان** پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے
جھٹلاتے ہو تم کہ بہشت باغ سبز کہ جس سے آنکھیں روشن ہوں تمکو عطا کرتا ہے **فیہما عینان** بیچ ان دو بہشتوں کی دو چشمے ہیں **نضاختان** جوش
کرنیوالے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ دو چشمے بہشت کی جڑ سے جوش کرتے ہیں مشک اور عنبر اور کافور کے ساتھ وسط دوستان خدا کے **فبای الاء ربکما**
تکذبان پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم کہ ایسے چشمے جوش کرنیوالے بخشتا ہے **فیہما فاکہۃ** بیچ ان دو بہشتوں کے میوے ہیں
بہت **ونخل** اور کھجوریں **ورمان** اور انار اور سبب اسکے کہ خرما اور انار کا ذکر علیحدہ کیا ہے اور بزرگی ان دونوں کی اور اسی طرح کہ خدا نے
دوسری جگہ فرمایا ہے وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال باوجودیکہ جبرئیل اور میکائیل بھی شامل تھے ملائکہ کے لیکن انکی فضیلت کے واسطے انکا ذکر کیا اور فضیلت ان دو میووں کی یہ ہے کہ خرما
میوہ بھی ہے اور غذا بھی ہے اور انار میوہ بھی ہے اور دوا بھی ہے اور منقول ہے کہ درخت بہشت کی شاخ کی جڑ سے سر شاخ تک میوے کے برابر اور تمام میوے

انہیں خوش ہوتی ہیں سیر ایک سورہ مثل سنبھے کے اور جس وقت توڑا دو تو اس وقت انکی جگہ دوسرا میوہ پیدا ہوگا اور ثمر انکا ہاتھ کا ہے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ
فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ شب معراج جس وقت مجھکو آسمان پر لے گئے تو بہشت میں دیکھا کہ ہر انار مثل شتر کے برابر تھا اور ایک لڑکے کو میں نے دیکھا اس سے میں نے پوچھا کہ تو
کس کے واسطے ہے کہا کہ زید بن حارثہ کے واسطے ہے [illegible] بہشت میں ایسی چیزیں ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ
وہ کسی کے دل میں گذری ہیں اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ کھجور اور انار افضل میووں کا انار ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ بس ساتھ کونسی
نعمتوں پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم کہ ایسی چیزیں بندوں کو بخشش کرتا ہے فِیْھِنَّ خَیْرٰتٌ بیچ ان چاروں باغوں کے عورتیں ہیں نیک ہیں خوبصورت اور
اور خصلتوں میں حِسَانٌ خوبصورت اور جمال البیان میں ہے کہ نیک ہیں خلق میں اور پاک ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ عورتیں مومنہ صالحہ اہل حق کی
دنیا میں [illegible] بہشت میں [illegible] کہ وہ لڑکیاں [illegible] انکی
[illegible] اور حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ ایک شخص [illegible] فرمایا کہ بہشت کی ایک
نہر کا نام ہے اور وہ نہر کوثر سے نکلتی ہے [illegible] اور اسکے دونوں طرف [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] انکا نام [illegible]
[illegible] فیھن خیرٰت حسان [illegible]
[illegible]
[illegible] فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم [illegible] اور ان چاروں [illegible]
حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ حوریں ہیں گھیری گئی اور بند کی گئی فِی الْخِیَامِ بیچ خیموں کے [illegible]
[illegible] اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ [illegible]
[illegible] چار دروازہ ہونگے اور ہر دروازہ پر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] السلام علیک یا رسول اللہ [illegible] پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون آدمی ہیں [illegible]
سلام کے [illegible] بہشت میں [illegible]
[illegible]
[illegible] فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے
جھٹلاتے ہو تم [illegible] لَمْ یَطْمِثْھُنَّ [illegible] اِنْسٌ [illegible]
[illegible] قَبْلَھُمْ وَلَا جَآنٌّ [illegible]
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم [illegible] مُتَّکِـِٕیْنَ
[illegible] عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ

اور بدلا استغفار کا مغفرت ہے گناہوں کی اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہیں ہے بدلا اس شخص کا کہ کہے لا الہ الا اللہ مگر بہشت اور جناب رسول خدا صلعم نے جس وقت یہ آیت پڑھی تو فرمایا
کیا جانتے ہو تم کہ کیا کہتا ہے پروردگار تمہارا اصحاب نے عرض کی کہ خدا اور پیغمبر اسکا خوب جانتا ہے فرمایا کہ حق تعالیٰ پروردگار تمہارا کہتا ہے کہ نہیں ہے جزا اس
شخص کی کہ جسکو میں نے توحید سے انعام کی ہے مگر بہشت اور لا الہ الا اللہ سے توحید مراد ہے کہ جو کوئی اسکو اخلاص سے کہے … اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت جاری ہوئی ہے کافر و مومن اور نیک و بد میں سب میں جسکے ساتھ کہ نیکی کیجاوے پس چاہئے کہ وہ بدلا دیوے
نیکی کا اور نہیں ہے بدلا دینا یہ کہ تو بھی اسکے ساتھ اسی قدر نیکی کرے جس قدر کہ اسنے تیرے ساتھ کی ہے پس اگر تو بھی ویسی ہی کرے جو اسنے کیا ہے تو اسکو فضیلت
ہوگی کیونکہ پہلے اسنے تیرے ساتھ نیکی کی ہے … چاہئے کہ اسکی نیکی سے زیادہ نیکی کرو اور یہ آیت مطابق ہے … جاری ہوئی ہے … لائق نیکی کا کی
… مومن کا بدلا بہشت ہے اور بدلا بدی کا بدی ہے یعنی بدلا کافر کا عذاب اور دوزخ ہے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی
نعمتوں پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم کہ خبر کردی ہے کہ بدلا نیکی کا نیکی ہے اور بدلا بدی کا بدی ہے تاکہ تم نیکی کرو کہ بہشت میں داخل ہو اور وَمِن
دُونِهِمَا اور سوائے ان دونوں بہشتوں کے کہ خوف والوں کے واسطے وعدہ کی گئی ہیں جَنَّتَانِ دو بہشتیں ہیں … واسطے … کے …
تاکہ ان بہشتوں کو دیکھکر زیادہ فرحت اور خوشی انکو حاصل ہو اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ دو بہشت چاندی کی ہیں کہ انکے مکان چاندی کے ہیں
اور یہ دو جو پہلے ہیں وہ … بہشت ایسی … ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا … خبر دو کہ مرد مومن کی …
دنیا میں بھی وہ مومنہ … اسکی … وجہ ہوگی فرمایا … خدا عادل ہے اگر مرد افضل ہوگا تو … اسکے اختیار دیگی پس اگر وہ مرد اختیار کرے گا
وہ عورت اسکی … ہو جاویگی … اور اگر … افضل ہوگی … اختیار دیگی پس اگر … اختیار کریگی تو اسکی … ہو جاویگی اور … فرمایا
ایک جنت … کہ خدا فرماتا ہے وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ اور ایک … کہ خدا فرماتا ہے کہ بعضے … اور … فضیلت …
اور زیادتی باعتبار فضیلت اور زیادتی عمل کے ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ مومنین بہشتوں میں بعضے بعضوں سے مرتبہ میں زیادہ ہیں
اگر ارادہ ملاقات کا رکھتے ہوں … کیونکر … فرمایا کہ جو کہ بلند مرتبہ کا ہے وہ کم مرتبہ والے کے پاس آسکیگا اور جو کہ کم مرتبہ والا ہے وہ بلند مرتبہ والے کے پاس
نہ جاسکیگا … کہ وہ لائق اس مکان کے نہیں ہے لیکن جسوقت ارادہ ملاقات کا کریگا تو مل سکتے ہیں کسی مقام نیک میں اور علی … حضرت
صادق علیہ السلام سے کہا کہ … کلام … تعجب … ہیں جو وقت میں کہتا ہوں کہ ایک قسم دوزخ سے نکلکر بہشت میں داخل ہونگے … اولیاء اللہ کے ہمراہ
جائینگے حضرت نے فرمایا کہ … حق تعالیٰ فرماتا ہے وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ قسم ہے خدا کی کہ وہ ہمراہ اولیاء اللہ کے … کہا کہ وہ کافر … فرمایا کہ اگر وہ
کافر … تو بہشت میں … کہا … اگر مومن … تو دوزخ … لیکن … حال … آنحضرت کی یہ ہے کہ وہ مومنین
… ہیں … فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم کہ بہشتوں پر …
… تاکہ انکی طرف رغبت کرکے اعمال نیک بجا لاویں اور … ان دونوں بہشتوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ مُدْهَامَّتَانِ گہرے سبز ہونے والی ہیں اور
نہایت سبزی سے مائل بسیاہی کے ہیں … فرمایا فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے
جھٹلاتے ہو تم … سبز … عطا کرتا ہے فِيهِمَا عَيْنَانِ بیچ ان دونوں بہشتوں کے چشمے ہیں نَضَّاخَتَانِ جوش
کرنے والے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ دو چشمے بہشت کی خبر … مشک اور عنبر اور کافور کے ساتھ … دوستان خدا کے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم کہ ایسے چشمے جوش کرنیوالے بخشتا ہے فِيهِمَا فَاكِهَةٌ بیچ ان دونوں بہشتوں کے میوے ہیں
بہت وَنَخْلٌ اور کھجوریں وَرُمَّانٌ اور انار اور … کہ … خرما اور انار کا ذکر … مرتبہ اور بزرگی ان … اور اسیطرح خدا نے
دوسری جگہ فرمایا ہے وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال کہ جبریل اور میکائیل فرشتوں میں داخل تھے لیکن انکی فضیلت کیوجہ سے انکا ذکر کیا اور فضیلت ان دو میووں کی یہ ہے کہ خرما
میوہ بھی ہے اور غذا بھی ہے اور انار میوہ بھی ہے اور دوا بھی ہے اور منقول ہے کہ درخت بہشت کے انکی شاخ کی جڑ سے سر شاخ تک میووں کے … اور … میوہ

نخلیں خشک ہوئی ہیں اور یہ ایک وہ شکل ہے کہ جو اُس وقت تو ٹوٹ گئی اور جس وقت نکلی جگہ دوسرا موجود ہو جاتا ہے اور خوشہ انگور کا بارہ ہاتھ کا ہے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ
فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ شب معراج جس وقت مجھکو آسمان پر لیگئے تو جنت میں داخل ہوا میں نے دیکھا کہ ایک نہر جاری تھی اور ایک لڑکے کو میں نے دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تو
کسکے واسطے ہے کہا کہ زید بن حارثہ کے واسطے پس جب میں آیا تو زید کو خوشخبری اسکی دی اور بہشت میں ایسی چیزیں ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ
کسی دل پر گذری ہیں اور حضرت صادق نے فرمایا کہ میوؤں میں سب سے افضل انار ہے اور میوؤں کا سردار ہے فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس اے گروہ جن و انس کونسی
نعمتوں کو پروردگار اپنے کی جھٹلاتے ہو تم کہ ایسی بخشش کرتا ہے فِیۡهِنَّ خَیۡرٰتٌ بیچ ان چاروں بہشتوں کے بہتر عورتیں ہیں اچھی خلقت والی یا نیک خصلت
اور خصلتیں حِسَانٌ خوش صورت اور جمال والیاں کہ عربی میں خلقی کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ عورتیں مومنہ صالحہ اہل حق کہ
دنیا میں تھیں اور وہ حوروں سے زیادہ خوبصورت ہیں اور تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ لڑکیاں ہیں کہ کوثر کے کنارہ سے اگتی ہیں اور اگر انمیں سے ایک کو اٹھا لیوے تو دوسری اسی وقت اسی جگہ
اگ آتی ہے اور کسی نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ ایک شخص ہم سے کہتا ہے کہ خیرات ایک نہر کا نام ہے پس فرمایا کہ خیرات بہشت کی ایک
نہر کا نام ہے اور وہ نہر کوثر سے نکلتی ہے اور کوثر ساق عرش سے نکلتی ہے اسکے کنارہ پر مکان اچھے اچھے اور انکی شاخیں [illegible] اس نہر کے کنارہ پر حوریں
اگتی ہیں جس وقت ان میں سے کوئی انکو اٹھا لیتا ہے تو دوسری اسی وقت موجود ہو جاتی ہے اور نہر کے نام پر انکا نام خیرات ہے اور جمع خیر کی خیرات ہے اور یہی مراد قول
حق تعالی سے کہ فیہن خیرات حسان یعنی جو کوئی کہ اسکا نام خیرات رکھا ہے تو مراد وہ ہے وہ مکانات اور حوریں ہیں [illegible] بہشت میں [illegible]
[illegible] آواز خوش [illegible] لیکن [illegible] کہ ہم [illegible] اور ہم ہمیشہ یہاں
رہینگی کبھی باہر نہ نکلینگی [illegible] فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبٰنِ پس اے گروہ جن و انس کونسی نعمتوں کو پروردگار اپنے کی جھٹلاتے ہو تم کہ [illegible] اور ان چاروں بہشتوں میں
حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ حوریں ہیں گوری گوری اور سیاہ آنکھوں والی فِی الۡخِیَامِ بیچ خیموں کے یعنی وہ [illegible] کا خیمہ ہوگا اور خیمے کے پردہ میں وہ
چھپی رہینگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حوریں سفید رنگ کی ہونگی [illegible] اور یاقوت کے [illegible] ہونگے اور
ہر خیمے کے چار دروازہ ہونگے اور ہر دروازہ پر ستر عورتیں [illegible]
حاجب [illegible] اور ہر روز انکو کرامت خدا کی [illegible] مومنین کو خوشخبری [illegible] مراد مقصورات
سے یہ کہ آنکھیں انکی [illegible] رسول خدا صلعم نے کہ خیمہ ایک [illegible] کا ہوگا
[illegible]
[illegible]
پہنچی کہ السلام علیک یا رسول اللہ میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون آدمی ہیں کہا کہ یہ حوریں ہیں [illegible] سلام کرنے کا اذن لیا ہے اور بعد
سلام کے انہوں نے کہا کہ ہم ہمیشہ بہشت میں رہنے والیاں ہیں کہ ہرگز یہاں سے باہر نہ نکلینگی اور ہم ناز و نعمت والیاں ہیں [illegible]
[illegible] مقصورات فی الخیام [illegible] فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اگر ایک حور [illegible]
شور [illegible] تمام پانی [illegible] شیریں ہو جاوے انکے تھوک کی شیرینی سے فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس اے گروہ کونسی نعمتوں کو پروردگار اپنے کی
جھٹلاتے ہو تم کہ ایسی [illegible] لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ نہیں چھوا ہے انکو اِنۡسٌ کسی آدمی نے اور انسے
نزدیکی نہیں کی [illegible] قَبۡلَهُمۡ پہلے ان بہشتیوں کے [illegible] وَلَا جَآنٌّ اور نہ کسی جن نے [illegible]
فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس اے گروہ کونسی نعمتوں کو پروردگار اپنے کی جھٹلاتے ہو تم کہ وہ [illegible] مُتَّکِـِٕیۡنَ
[illegible] عَلٰی رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ

اور پر فرشوں سبز کے تکیہ لگائے ہوئے اور نیکیوں نرم کے وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ اور بچھونوں قیمتی خوب اور زیبا کے اور یا کپڑوں منقش کے جن کا حسن کہ بیان میں نہ آوے کہتے ہیں کہ
رفرف جمع رفرفہ کی ہے اور رفرفہ تکیہ کو کہتے ہیں خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا جسکو گاؤ تکیہ کہتے ہیں یا کوئی قسم فرش کی ہے یا فرشہا ہے اور کہتے ہیں وہ ایک ریشمی کپڑا ہوتا ہے
اور یا معنی مجالس کے اور بعضے کہتے ہیں کہ رفرف بہشت کے سبزہ زار کو کہتے ہیں اور عبقری مسند کو کہتے ہیں اور یا ہر ایک نقشدار کو یا ریشمی کپڑے کو اور کہتے ہیں کہ
یا آہین نسبت کی ہے اور عبقر پرستان کی ایک بستی کہتے ہیں اور عرب کا قاعدہ ہے کہ جو چیز عجیب و غریب اور بہت اچھی ہوتی ہے اسکو عبقر سے منسوب کرتے ہیں اور یہ لفظ
اسم جنس ہے اور اسی لئے صفت اسکی جمع واقع ہوئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جمع عبقریہ ہے اور وہ عبقر فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ
کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم باوجود ایسی مہربانی فرماتا ہے کہ جسکی کچھ حد نہیں تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ بزرگ اور بابرکت ہے نام
پروردگار تیرے کا اسواسطے کہ وہ مستحق ہے اسکا کہ بجز اسکے کوئی دوسرا اسکا مستحق نہیں ہو سکتا ہے اور وصف کیا جاتا ہے اسکے ساتھ کہ دوسرا کوئی اسکے
ساتھ وصف نہیں کیا جاتا ہے اسواسطے کہ اسکی ذات قدیم اور باقی اور رب العالمین ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ بڑی برکت ہے نام میں تیرے پروردگار کے طلب برکت کو
ہر چیز میں اسکے نام کا ذکر کرتے ہیں اور حدیث میں ہے کہ جس کام کے اول میں خدا کا نام نہ لیا جاوے وہ ابتر ہوتا ہے اور پروردگار تیرا ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
صاحب بزرگی کا اور صاحب بزرگ کرنے کا اور کہتے ہیں کہ جلال اشارہ طرف صفت قہر کی ہے اور اکرام مراد اسکا لطف ہے سو ذو الجلال والاکرام تمام صفتوں کو
شامل ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہیں جلال خدا اور کرامت اسکی وہ کرامت کہ اکرام کیا خدا نے بندوں کو ہماری فرمانبرداری اور دوستی
کرنے سے اور جابر روایت کرتے ہیں کہ جسوقت حضرت رسول خدا صلعم نے سورہ رحمن کو لوگوں کے روبرو پڑھا تو سب خاموش رہے اور کچھ نہ کہا تو حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ
جن تم سے زیادہ نیک جواب دینے والے تھے جسوقت انکے روبرو فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پڑھا تو انھوں نے انکے جواب میں لَا بِشَيْءٍ مِنْ آلَائِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ کہا سورۃ الواقعۃ
یہ سورہ مکی ہے مگر آیہ وتجعلون رزقکم ابن عباس کے نزدیک مدنی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ثلة من الاولين اور افبهذا الحديث انتم مدهنون بھی مدینہ کو جاتے ہوئے رستہ میں
نازل ہوئی تھی اور اسکی آیتیں سو ستانوے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر شب سورۃ واقعہ کو پڑھے سونے سے پہلے کل کے دن ملاقات کریگا
حق تعالی سے تو چہرہ اسکا مثل ماہ شب چہاردہم کے ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر شب جمعہ کو یہ سورہ پڑھے تو خدا تعالی اسکو اپنا دوست رکھے اور تمام
خلائق کے نزدیک دوستی اسکی ڈالے اور ہرگز وہ فقیری کو نہ دیکھے اور محتاج نہ ہوئے اور آفتوں اور بلاؤں دنیا سے محفوظ رہے اور حضرت امیر المومنین کے رفیقوں میں سے
ہووے اور منقول ہے کہ عثمان بن عفان عبداللہ بن مسعود کے پوچھنے کو گیا کہ وہ بیمار تھا اور بیماری اسکی موت کی تھی عثمان نے اس سے پوچھا کہ کس چیز کی شکایت
رکھتا ہے کہا کہ گناہوں کی اور پھر پوچھا کیا آرزو رکھتا ہے تو کہا کہ رحمت پروردگار کی بعد اسکے کہا کہ طبیب کو بلواؤں تاکہ تیرا علاج کرے کہا کہ طبیب ہی نے مجھکو
بیمار ڈالا ہے پھر کہا کہ کچھ بخشش تجھکو دوں کہا کہ جسوقت میں محتاج تھا اسوقت تو نے بخشش کو مجھسے بند رکھا اور اب کہ مجھکو حاجت نہیں تو مجھکو دینا چاہتا ہے عثمان نے
کہا کہ تیری بیٹیوں کو بخشوں کہا کہ انکو حاجت نہیں ہے اسواسطے کہ سورۃ واقعہ انکو تعلیم کی ہے اور وہ ہمیشہ اسکی تلاوت کرتے ہیں اور میں نے رسول خدا صلعم سے سنا ہے کہ جو
کوئی ہر شب سورہ کو پڑھے ہرگز وہ فقیر اور محتاج نہ ہو بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ یاد کر جسوقت
واقع ہو واقع ہونیوالی کہ وہ قیامت ہے یعنی قیامت کہ وہ ضرور ہونیوالی ہے جسوقت کہ وہ ظاہر ہوگی لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ نہیں ہوگا واسطے
واقع ہونے اسکے کوئی نفس جھٹلانے والا اور خدا پر دروغ کی نسبت کرنیوالا کہ کہے کہ قیامت نہیں واقع ہوئی ہے جیسے کہ اب ہزاروں آدمی کہتے ہیں کہ
نہ ہوگی اور جسوقت واقع ہوگی تو سب آدمی یقین کرینگے اور کوئی انکار نہ کریگا اور وہ قیامت خَافِضَةٌ پست کرنیوالی ہے دشمنان خدا کو اور انکو کہ
جو دنیا میں بلند تھے رَافِعَةٌ بلند کرنیوالی دوستان خدا کو اور انکو کہ جو دنیا کے اعتبار سے پست و ذلیل اور خوار تھے اور یا یہ کہ نیکوں کو بلند کرنیوالی ہے اور
بدوں کو پست کرنیوالی ہے اور خافضۃ رافعۃ خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہی خافضۃ رافعۃ اور بعضوں نے ان دونوں لفظوں کو منصوب پڑھا ہے حال مقرر کرکے اور
حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت واقع ہو قیامت پست کرنیوالی تو پست کریگی دشمنان خدا کو طرف آتش دوزخ کے اور بلند کرنیوالی ہے کہ بلند کریگی دوستان
خدا کو طرف بہشت کے إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا جسوقت کہ ہلائی جائیگی زمین سخت ہلا یا جانا اسطرح ہے کہ تمام مکان اور پہاڑ کہ اوپر اسکے ہیں سب گر پڑیں

اور جس قدر آدمی کہ شہروں میں ستائے جاتے ہیں تمام آدمی قبروں کے باہر جا پڑیں اور حشر کی طرف اونٹ سے وَبُسَّتِ الْجِبَالُ اور پارہ پارہ کئے جائیں پہاڑ
بَسًّا سخت پارہ پارہ اور ریزہ ریزہ کرنا اور پایہ کہ روانہ کئے جائیں اپنی جگہ سے فَكَانَتْ هَبَاءً پس ہو جائیں وہ پہاڑ غبار مثل اس غبار کے کہ جو
دیوار کی روزن میں آفتاب کی شعاع میں دیکھا جاتا ہے مُّنْبَثًّا پراگندہ اور بکھرا ہوا اور امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہبا مانند اس گرد کے ہے جو
جو گھوڑوں کے سموں سے اٹھتی ہے وَكُنتُمْ اور ہو جاؤ گے تم اے بنی آدم سو وقت قیامت کے روز أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً قسمیں تین اور عرب کا دستور ہے کہ ایک چیز
کی کئی قسمیں اور حصے ہوں تو ان کو ازواج کہتے ہیں اب تفصیل ان قسموں کی تفسیر بیان کرتا ہے فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ پس صاحبان دست
راست کے کیا ہیں وہ صاحبان دست راست یہ کلمہ اظہار تعجب بزرگی شان کے لئے آتا ہے یعنی وہ لوگ بلند مرتبہ والے ہیں اور یہ جو فقرہ … جو وقت صفت کریں کسی شخص کا
بلندی مرتبہ اور فضیلت ہے کہ سمجھاتا ہے اور میمنہ … سے مشتق ہے اور وہ لوگ کہ جن کے حق میں یہ لفظ آیا ہے بسبب طاعت کے مبارک اور میمون ہیں اور ابن عباس سے
منقول ہے کہ وہ لوگ وہ جماعت ہیں کہ وقت نکالنے اولاد آدم کے پشت آدم سے ان کے دست راست کی جانب تھے اور یا وہ لوگ ہیں وہ کہ نامہ اعمال انکو دست راست میں
دیئے جاوینگے یا وہ گروہ ہیں وہ کہ عرش کی جانب راست ہونگے … آیا ہے کہ بہشت عرش کی جانب راست ہے اور فاصحاب المیمنۃ مبتدا اور … واقع ہوا ہے یعنی
فاصحاب المیمنۃ ما … وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ اور صاحب دست چپ کے کیا ہیں وہ صاحب دست چپ اور اصحاب المشئمۃ …
اور نحوست اور یہ وقت آیا ہے کہ … کہ ساتھ … وہ جماعت ہیں آدم کے جانب چپ کے اور یا وہ ہیں کہ جنکو نامہ اعمال دست چپ
میں دیئے جاوینگے اور یا وہ ہیں کہ جنکی جگہ عرش کی جانب چپ ہے اسواسطے کہ دوزخ عرش کی جانب چپ ہے اور
ترکیب اسکی وہی ہے جو پہلے آیت کی ہے اور اب تیسری قسم کو بیان کرتا ہے کہ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ اور آگے بڑھنے والے ایمان اور طاعت
میں سب … بعد ظاہر … بدون فصل … کے اور دوسرا السابقون یا تو خبر ہے پہلی سابقون کی اور یا تاکید ہے یعنی سابقون وہ ہیں کہ
حال انکا واضح ہے اور … مثل کلام سابق کے ما السابقون نہ کہا اور اس میں اشارہ طرف اس امر کے کہ حال سابقون کا معلوم ہے اور ظاہر ہے کہ انمیں
پوشیدگی کسی طرح کی نہیں ہے جیسے پہلی دو قسموں میں تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ آگے بڑھنے والے ایمان اور طاعت میں وہی آگے بڑھنے والے
ہیں اپنی قوم پر کثرت ثواب اور رحمت میں اور پہلے داخل ہونیوالے ہیں جنت میں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ سابق وہ آدمی ہے کہ ابتدا جوانی میں
اعمال نیک میں مشغول ہوا اور ہمیشہ بجا لاتا رہا تا آنکہ … اور … جو کہ ابتدا عمر میں مشغول ہو گناہ میں اور بعد اسکے توبہ کرے اور … وہ
ہے کہ اول عمر سے آخر تک فسق و فجور میں اپنی عمر کو بسر کرے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سابقون وہ ہیں کہ جنہوں نے سبقت کی ہو طرف پانچوں
نمازوں کے اور پہلے سب تکبیر اول میں شامل ہوں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ لوگ وہ ہیں کہ جو جہاد میں آگے بڑھتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ
سابقون وہ ہیں کہ جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہو اور بعضے کہتے ہیں سابقون وہ ہیں کہ جو سبقت کرنیوالے ہیں طرف جمع کرنے علوم اور فضائل کے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ …
ہیں … خدا تعالیٰ کے کل احکام بجا لائے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ سب اوصاف جناب امیر المومنین کے ہیں کہ وہ سب سے پہلے ایمان لائے اور … طاعت الٰہی … اور سات
برس تک حضرت رسول خدا کے ہمراہ نماز پڑھی کہ اس وقت سوا علی اور خدیجہ کے کوئی شخص … اول عمر سے آخر تک اعمال نیک بجا لائے
مشغول رہے ہیں اور جہاد میں سب سے آگے بڑھنا علی کا اور قتل ہونا کفار کا دست حق پرست علی سے تمام مسلمانوں پر ظاہر ہے اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے
میں بھی اتفاق … ہے کہ علی نے پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی بحکم خدا اور بعد اسکے کعبہ کی طرف اور جمع کرنے علوم اور فضائل کا بھی … سوا
مثل انکے کوئی نہ تھا اور کل احکام الٰہی پر بھی عمل کرنا … ثابت ہوا اس سے سابق ہونا علی کا … اور امام احمد حنبل نے اپنی مسند میں لکھا ہے کہ
صدیق یعنی سب سے پہلے تصدیق کرنیوالے تین آدمی ہیں مومن آل فرعون … اور مومن آل یاسین … اور علی … افضل
تفسیر ثعلبی میں ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا علی بن ابیطالب نے کہ میں … خدا کا ہوں … رسول الله کا … میں صدیق اکبر ہوں …
انہیں صدیق … کہے وہ جھوٹا ہے اور اکثر مفسرین … سابقون انبیاء اور … حضرت علی علیہ السلام

ہر آیت کی تفسیر میں شیخ نے ثابت کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے خلقت کو تین قسم کا پیدا کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وکنتم ازواجا ثلثۃ اور فرمایا پس سابقون انبیاء ہیں اور
خاص بندے ہیں کہ اُنکی پیدائش میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُنمیں پانچ روحیں پیدا کی ہیں ایک روح قدس یعنی روح پاک کہ جسکے سبب سے اُنکو اُنھوں نے جانا
اور مدد کی اُنکی روح ایمان کہ اس روح کے سبب سے اُنھوں نے خوف کیا خدا کا اور مدد کی اُنکی روح قوت کہ اُنکی سبب سے قادر ہوئے وہ طاعت خدا پر اور مدد کی
اُنکی روح شہوت یعنی روح خواہش کہ خواہش کی اُنھوں نے طاعت خدا کی اور ناخوش ہوا مکروہ جانا اُنھوں نے گناہ کو اور ایک اُنمیں روح مدرج ہے
کہ جسکے سبب سے وہ آدمی چلتے پھرتے ہیں اور مومنین ہیں جنکو اصحاب میمنہ کہتے ہیں اُنمیں چار روحیں پیدا کی ہیں روح ایمان کہ جسکے سبب سے اُنھوں نے
خوف کیا خدا کا اور دوسری روح قوت کہ جسکے سبب سے قوی ہوئے اور قادر ہوئے وہ طاعت خدا پر اور تیسری روح شہوت کہ جسکے سبب سے خواہش کی اُنھوں نے طاعت
خدا کی اور چوتھی روح مدرج ہے کہ جسکے سبب سے وہ آدمی چلتے ہیں اور دوسری وجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہود و نصاری اصحاب مشئمہ میں داخل ہیں
روح ایمان اُنمیں نہیں ہے سو داخل نہیں ہیں بہشت میں کہ سابقون کا مرتبہ کسی کا نہ ہوگا الٰہی کبھی مجھے بتا کہ کون لوگ ہیں وہ جو پیشوا ہیں
زمرہ سے دور ہیں اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی ہے اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ وہ علی اور
شیعہ اُنکے ہیں کہ وہ طرف جنت سبقت کرنیوالے ہیں دیکھ کر گئے ہیں کہ رحمت خدا کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پیغمبر نے اپنے بعض شیعوں کو کہا
کہ تم وہ خدا کی ہو اور سبقت کرنیوالے اور مدد گار اور حضرت کے ہو اور تم سبقت کرنیوالے پہلے اور پچھلے ہو کہ دنیا میں سبقت کرنیوالے طرف دوستی ہماری کے ہو اور آخرت
میں سبقت کرنیوالے طرف بہشت کے ہو اور یہ علی کے شیعہ سابقون میں داخل ہیں لیکن شیعہ ہونا بہت مشکل ہے اور منقول ہے کہ جسوقت کوئی سابقون میں سے
ابھی مکان بہشت میں باہر نکلیگا تو اُنکے چہرے سے اسقدر نور نمایاں ہوگا کہ بہشت کے آدمی اُنکو دیکھکر حیران و متعجب ہو جائینگے اور اُنسے پوچھینگے کہ تم
سابقون میں سے ہو اور اب خدا تعالیٰ سابقون کی وجہ اور بزرگی کی بلندی کی خبر دیتا ہے کہ **اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ** وہ سابقون نزدیک کئے گئے
ہیں خدا اور مرتبہ میں رحمت خدا سے کہ جنکی نزدیکی عرش تک ہے **فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ** بیچ بہشتوں نعمتوں کے کہ قسم قسم کی نعمتیں وہ پر ہیں پس
اُن بہشتوں میں وہ ہونگے کہ وہ **ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ** گروہ بڑا پہلے لوگوں سے یعنی پہلی اُمتوں سے آدم سے خاتم النبیین تک سابقون بہت ہیں
وَقَلِيْلٌ اور تھوڑے ہیں **مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ** ۰ پچھلے لوگوں سے یعنی اُمت محمد صلعم کے لوگوں سے اور اگرچہ سابقون پہلی اُمتوں کے ہمارے پیغمبر کی اُمت کے
سابقون سے زیادہ ہیں لیکن مجموع جنتی ہمارے پیغمبر کی اُمت کے پہلی اُمتوں کے جنتیوں سے زیادہ ہونگے اور وجہ پہلی اُمتوں کے سابقون کی بہت ہونیکی یہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس
ہزار تو انمیں پیغمبر ہی ہیں اور اُنکے اوصیا ہیں اور سوا اُنکے زیادہ معلوم نہیں کہ بندگان صالحین و مخلصین اُنمیں کسقدر ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ سابقون
اولون اور سابقون آخرون سب اُمت محمد صلعم ہی کے آدمی اس آیت میں مراد ہیں پہلی سنتیں ... اس آیت کے اسطرح سے ہونگے کہ وہ سابقون ایک
جماعت بڑی اُمت محمد صلعم کے لوگونکی ہے اور تھوڑے ہیں پچھلے لوگوں اُمت محمد صلعم میں سے اور وہ سابقون بہشت میں ہونگے **عَلٰى سُرُرٍ** اوپر تختوں کے
مَّوْضُوْنَةٍ بُنے ہوئے گئے ہیں سونیکے تاروں سے اور یاقوت اور زمرد سے اور قسم قسم کے جواہر وہ جڑاؤ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر تخت میں سو ہاتھ اونچا ہے اور سابقون
جسوقت اوپر چڑھا چاہینگے تو وہ تخت اپنے سر کو نیچے کو جھکا دینگے اور جسوقت سوار ہو جاوینگے تو پھر وہ اپنے سر کو بلند کر لیونگے پس وہ لوگ اُن تختوں پر ہونگے
مُّتَّكِـِٕيْنَ جسوقت تکیہ لگائے ہوئے ہونگے **عَلَيْهَا** اوپر اُن تختوں کے **مُتَقٰبِلِيْنَ** کہ آمنے سامنے بیٹھنے والے ہونگے یعنی سریر اور متکئین و متقابلین منسوب
حال واقع ہوئی ہیں یعنی آپس میں مقابل ہوکر بیٹھے ہونگے تاکہ ہر ایک شخص دوسرے کے دیدار کی لذت پاوے اور اُنکو دیکھکر خوش ہو اور جسوقت وہ تختوں پر بیٹھے ہونگے
يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ پھیرینگے اور چلینگے اُنکے خدمت کرنیکے واسطے **وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ** لڑکے ہمیشہ رہنے والے اُنکے پاس لڑکپن کی شکل پر خوبصورت ہو
ابدالآباد کمال تازگی اور حسن و جمال کے ساتھ کہ وہ صورت لڑکپن کی کبھی نہ بدلیگی اور حق تعالیٰ نے لڑکے واسطے خدمت کے ہونیکے مقرر کئے ہیں لڑکے
بہ نسبت دوسروں کی خدمت کرنے میں بہت اچھے معلوم ہوتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مخلدون مشتق ہے خلدہ سے کہ گوشوارہ کے معنی میں ہے یعنی وہ لڑکے گوشوارہ پہنے ہوئے
ہونگے اور جناب رسول خدا صلعم سے لوگوں نے مشرکین کے لڑکوں کا حال پوچھا فرمایا کہ وہ جنت کا خدمتگار ہونگے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لڑکے

دنیا کے لوگونکی اولاد نہیں تو انکو واسطے نیکیاں نہیں کہ عوض میں انکو ثواب آخرت ملے اور نہ انکو برائیاں ہیں کہ انکی سزا میں گرفتار عذاب ہوں لیکن وہ لڑکے
انکی خدمت کے لئے ہونگے اور پھرینگے بِاَكْوَابٍ ساتھ آبخورونکے وَاَبَارِيْقَ اور آفتابونکے اور اکواب جمع کوب کی ہے اور کوب اس پانی
پینے کے برتن کو کہتے ہیں کہ وہ نہ ٹونٹی رکھتا ہو اور نہ دستہ رکھتا ہو یکے دستے والی اور اباریق جمع ابریق کی ہے اور ابریق اس برتن کو کہتے ہیں جو ٹونٹی
اور دستہ دونو رکھتا ہو جیسے کہ آفتابہ پس لڑکے یہ ظروف لئے ہوئے گرد انکے پھرینگے وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ اور پھرینگے ساتھ پیالہ کے بھرے ہوئے
شراب سے کہ وہ نہایت صاف مثل آب زلال کے ہوگی اور اسکے پینے سے نہ درد سر ہوگا اور نہ بیہوشی ہوگی چنانچہ فرمایا ہے کہ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا نہ درد سر
کیا جائینگے اس شراب کے سبب سے وَلَا يُنْزِفُوْنَ اور نہ بیہوش اور مست کئے جائینگے اسکے پینے سے اور نہ عقل میں کچھ فرق آئیگا وَفَاكِهَةٍ اور
میوے یعنی اور طواف کرینگے اور پھرینگے گرد انکے خدمت کرتے ہوے ساتھ میوونکے مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ان میوونمیں سے کہ پسند کریں وہ بہشتی وَلَحْمِ طَيْرٍ
اور ساتھ گوشت پرندونکے کہ پاکیزہ تر ہے گوشتونسے مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ انکی خواہش کریں اور جی چاہے بہشتی خواہ بھنا ہوا خواہ جوش دیا ہوا اور
پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ سردار سب کھانونکا دنیا اور آخرت میں گوشت ہے [illegible] منقول ہے کہ اگر بہشتی کو رغبت گوشت کی
ہوگی تو خدا تعالے گوشت مرغ کا پختہ کیا ہوا پیدا کریگا [illegible] اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جو پرندہ انکو پسند ہوگا وہی
پکا ہوا انکی خواہش کے موافق حاضر ہوگا اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ بہشت میں [illegible]
اور ہر پرندے کے ستر ہزار پر ہیں [illegible]
[illegible] زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے [illegible]
[illegible] وَحُوْرٌ عِيْنٌ اور پھرینگے ساتھ انکے خدمت کو [illegible]
چشم اور سیاہ کہ سیاہی انکی آنکھ کی نہایت سیاہ ہو اور سفیدی انکی آنکھ کی نہایت سفید ہو [illegible]
[illegible] وَحُوْرٌ عِيْنٌ یعنی وہ لوگ [illegible]
[illegible] كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ مانند موتی پوشیدہ کئے گئے کے سیپ کے اندر ہیں کہ گرد اور غبار سے
[illegible] ابو امامہ سے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے
[illegible] اور عبد اللہ بن مسعود نے روایت کی ہے [illegible] بہشت [illegible]
[illegible] جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ [illegible] یا مفعول لہ ہے یا مفعول مطلق ہے یعنی [illegible] لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا نہ سنینگے وہ بیچ بہشت کے لَغْوًا بیہودہ بات کہ جسمیں کچھ فائدہ نہو وَّلَا تَاْثِيْمًا اور نہ سبب گناہ کے کرنے کو [illegible]
گناہ کی ہو جیسے کہ فحش اور دشنام [illegible] اِلَّا قِيْلًا مگر کہنا سَلٰمًا سَلٰمًا [illegible]
[illegible] اور سلاما سلاما بدل واقع ہوا ہے قیلا سے اور یا صفت ہے اور یا مفعول [illegible]
سلام کیا کرینگے [illegible] اور حسن اخلاق سے [illegible] حال بیان کرتا ہے کہ وَاَصْحٰبُ
الْيَمِيْنِ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ اور صاحب دست راست کے کیا ہیں صاحب دست راست [illegible] بزرگ اور بلند قدر
[illegible] ہونگے بہشت میں فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ بیچ سایہ درخت بیری [illegible]
بیری درخت [illegible] وَطَلْحٍ [illegible]
طلح اور بیچ درخت کیلہ مَّنْضُوْدٍ [illegible]

اور کہتے ہیں کہ کیلا بہشت کا شہد سے زیادہ شیرین ہوگا اور کبھی کہتے ہیں کہ یمن میں اور حجاز میں وہ خوشتر ہوتا ہے اور ان دو درختوں کو خاص کرکے اسواسطے ذکر کیا کہ عرب
ان درختوں سے بہت انس رکھتے تھے وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اور بیچ سایہ دراز کے ہونگے کہ آفتاب اسکا سایہ کبھی دور نہ کریگا اور ہمیشہ رہیگا وہ سایہ
اور جو چیز کہ منقطع نہ ہوسکے اسکو عرب ممدود کہتے ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ سوار تیز چلنے والا اسکے سایہ میں سو برس میں بھی اسکے سایہ سے
باہر نہ نکل سکیگا اور بہشت کے اوقات ایسے ہونگے جیسے کہ سپیدۂ سحر کی صبح ہوتی ہے کہ اسوقت سردی ہوتی ہے نہ گرمی ہوتی ہے وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ
اور بیچ پانی بہائے ہوئے کے ہونگے کہ وہ پانی جنت عدن سے دوسری جنتوں کی طرف بہتا ہے اور یا کوئی اور پانی ہو کہ خدا تعالی بہشت میں [illegible]
بہشتیوں کو پہنچائیگا اور زیادہ پانی کہ بہشت میں ہمیشہ جاری ہے اور کبھی منقطع نہو اور ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کہ ایک کھانا [illegible]
[illegible] اور حیرت بہت کرتا تھا اور اسکی [illegible] کا فرق نہ کرتا تھا [illegible] اور کہا کہ [illegible]
تیری حال سے مجھکو اطلاع نہیں ہے اور بعد کہا کہ فی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب یہ [illegible] حاصل ہوا
خدا تعالی توفیق دیوے سب مومنین کو اور انکی خدمت کی وَفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ اور بیچ میوہ بہت کے ہونگے وہ بہشتی ہر قسم کا میوہ وہاں
موجود ہوگا انکو واسطے لَّا مَقْطُوْعَةٍ نہ منقطع کئے گئے ہیں وہ بلکہ ہمیشہ ہیں اور کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے کہ وہ میوہ نہو جیسے کہ دنیا کے میوے اپنے اپنے
فصل میں ہوتے ہیں اور غیر فصل میں نہیں ہوتے وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ اور نہ منع کئے گئے ہیں وہ میوے کہ کوئی کھانے سے منع کرے اور یہ کہ مست کہا اسکو جیسے کہ
دنیا میں میووں کی حفاظت کرتے ہیں اور لوگوں کو کھانے سے منع کرتے ہیں وہاں مانعت نہیں ہے اور منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ شب معراج
جب داخل ہوا میں بہشت میں تو ایک درخت طوبی بہشت میں دیکھا کہ جڑ اسکی علی کے گھر میں تھی اور بہشت میں کوئی ایسا مکان اور محل نہ تھا کہ جس میں
اسکی شاخ نہو اور اوپر اسکی چادریں اور پوشاکوں کی کہ سندس اور استبرق سے وہ پوشاکیں بنی ہوئی ہیں اور ہر مومن کیواسطے ہزار چادریں ہونگی اور ہر ایک
چادر میں ہزار پوشاکیں ہونگی کہ ہر پوشاک دوسری پوشاک کے مخالف ہوگی اور وہ پوشاکیں طرح طرح کی رنگ کی ہونگی وہ پوشاکیں بہشتیوں کی
ہونگی کہ طوبی کے اوپر ہونگی اور درمیان میں اسکا سایہ دراز ہوگا بہشت کے عرض میں اور عرض بہشت کا آسمان اور زمین کے عرض کے برابر ہے کہ بنا کیا گیا
ہے وہ بہشت واسطے ان لوگوں کی کہ ایمان لائے ہیں خدا پر اور انبیا پر اور سایہ اسکا اسقدر دراز ہے کہ اگر سوار اسکے نیچے دو سو برس چلے تو بھی اس سے باہر نہ نکل سکیگا
اور یہی مراد ہے قول حقتعالی میں وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اور نیچے اس درخت کے اور تحت میں اسکی میوہ اور کھانے بہشتیوں کے ہیں کہ انکے گھروں میں شاخیں اسکی پہنچی ہوئی ہیں
اور ہر شاخ میں سو قسم کا میوہ ہے کہ بعض تو اس طرح کا ہے کہ دنیا میں دیکھا ہے اور بعض ایسا ہوگا کہ دیکھنے مثل اسکی دنیا میں نہ دیکھا ہے اور بعض ایسا ہے کہ
سنا ہے اور بعض ایسا ہے کہ اسکو نہیں سنا ہے اور جو میوہ کہ توڑا جائیگا اسیوقت اسکی جگہ اور موجود ہو جائیگا کہ نہ تو منقطع کیا گیا ہے وہ اور نہ ممانعت کیا گیا ہے اور حضرت
صادق علیہ السلام سے کسی نے عرض کی کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جسوقت میوہ کو توڑیں تو اسیوقت اسکی جگہ دوسرا میوہ موجود ہوجائیگا دنیا میں کوئی بھی اسکی مثال ہے کہ
ہم سمجھا فرمایا کہ جیسے چراغ ہے کہ اس ایک چراغ سے ہزاروں چراغ روشن کئے جاویں اور اسکی روشنی میں کچھ کمی نہو وَّفُرُشٍ اور بچھونے بہشتی فرش اسکے
کبھی مَّرْفُوْعَةٍ بلند کئے گئے کہ ایک پر دوسرے کے بچھونا ہو کہ بہت بلند ہو اور منقول ہے کہ بلندی اسکی تین سو برس کی ہوگی اور جسوقت
مومن ارادہ بیٹھنے کا کریگا تو وہ بچھونا جھک جائیگا اور جب مومن اوپر بیٹھ جائیگا تو پھر بلند ہو جائیگا اور بعضی روایتوں میں ہے کہ بلندی اسکی آسمان اور زمین کے بیچ تک ہے اور امیر المومنین سے
منقول ہے کہ فرش بلند کی یہ معنی ہیں کہ وہ بلند کئے گئے ہیں اس جہت سے کہ وہ تختوں پر بچھے ہوئے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ فرش سے مراد یہ ہے کہ وہ بلند قدر ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد فرش سے
عورتیں ہیں کہ بلند کی گئی ہیں اور اٹھائی گئی ہیں تختوں پر اسواسطے کہ عرب عورت کو فراش کہتے ہیں چنانچہ حدیث میں ہے کہ الولد للفراش اور دلالت کرتا ہے کہ عورتیں مراد
ہیں یہ قول آئندہ حقتعالی کا کہ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ تحقیق ہم نے پیدا کیا ان عورتوں کو اِنْشَآءً پیدا کرنا بدون ولادت کے کہ وہ ماں باپ سے
پیدا نہیں ہوئے ہیں بلکہ حقتعالی نے انکو بہشت کی نورانی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ضمیر ہن کی فرش کیطرف پھرتی ہے اور مراد فرش سے عورتیں ہیں اس قول اخیر
کے موافق اور وہ عورتیں موافق قول حضرت صادق علیہ السلام کے مومنین ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دنیا کی عورتیں ہیں کہ خدا تعالی قیامت کے دن انکو دوبارہ پیدا کریگا

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا پس کیا ہم نے ان عورتوں کو ابکارا یعنی باکرہ کہ کبھی مرد کے پاس نہ گئی ہوں اور جس وقت انکے شوہر انکے پاس جاوینگے تو انکو باکرہ پاوینگے عُرُبًا ناز کرنیوالیاں اور عاشق شوہر ہونگی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ عربی میں وہ گفتگو کرینگی اور سب کی زبان عربی ہو جاویگی اَتْرَابًا ہم عمر سب کی تینتیس سال کی عمر ہو جاویگی اور انکے شوہروں کی بھی اسیقدر عمر ہوگی اور منقول ہے کہ بہشتی بہشت میں امرد ہوکر آوینگے کہ انکے چہرہ پر بال نہونگے اور بدن انکے گورے ہونگے اور بال انکے گھونگریالے اور آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہوگا اور تینتیس برس کی عمر میں ہونگے اور حدیث میں آیا ہے کہ ہر تخت پر چالیس فرش ہونگے اور ہر فرش چالیس ہاتھ کا ہوگا اور ہر فرش پر انکی زوجہ حور عین ہوگی ناز کرنیوالی ہمسن انکی اور منقول ہے جناب سیدنا صلعم کہ وہ عورتیں وہ ہیں کہ جو دنیا میں بڑھیا ہوکر مری ہیں اور بال انکے سفید تھے اور آنکھوں میں انکی چرک لگا ہوا تھا انکو خدا تعالیٰ ہم عمر کر دیگا اسیواسطے پاس عمر کے ہونگی اور جس وقت شوہر انکے نزدیک انکے جاوینگے تو انکو باکرہ پاوینگے اور منقول ہے کہ رسول خدا نے ایک بڑھیا کو دیکھا کہ عائشہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی فرمایا یہ بڑھیا کون ہے عائشہ نے کہا کہ خالہ میری ہے حضرت نے فرمایا کہ بڑھیا بہشت میں نہ جاویگی وہ عورت یہ کلام سنکر رونے لگی اور درد و آہ کرکے چلی گئی حضرت نے فرمایا کہ انکو خبر کر دو کہ وہ اسطرح بڑھیا نہ ہوگی بلکہ سب جوان ہو جاوینگے اور بہشت میں داخل ہونگے حاصل یہ کہ خدا نے فرمایا کہ ہم نے انکو ان صفات کے ساتھ بہشت میں بنایا ہے لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ واسطے صاحبان سمت داہنے کے وہ صاحب ہیں ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ایک گروہ ہے پہلے لوگوں میں سے وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ اور ایک گروہ بڑی ہے پچھلے لوگوں میں اور ثلۃ من الاولین سے مراد اصحاب الیمین ہیں اور روایت ہے جناب سید محمد صلعم سے کہ آدم سے لیکر ہم تک ایک گروہ ہے اور ایک گروہ پہلا ہو چکا اور جو قیامت تک ایک گروہ ہوا ایک گروہ پہلا ہو چکا اور گروہ میرا تمام نہو مگر ان حبشیوں سے جو کہ صحرا میں اونٹ چراتے ہیں اور رکھتے ہیں لا اله الا الله محمد رسول الله اس واسطے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی امت کے لوگوں میں کوئی شخص ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا اور حضرت نے فرمایا کہ میں امیدوار ہوں کہ آدمی بہشتیوں میں سے تم ہوگے اور حضرت سید محمد صلعم نے فرمایا کہ بہشتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہونگی اور اسی امت کے لوگ انہیں سے اسی صفیں ہیں اور مذکور ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو گروہ میری ہی امت کے ہونگے اور عبد اللہ بن مسعود روایت کہتا ہے کہ میں ایک رات سید محمد صلعم سے باتیں کرتا تھا اور وہ حضرت پہلی امتوں کے حال سے خبر دیتے تھے جس وقت مجلس تمام ہوئی تو میں اٹھ کر اپنے گھر چلا گیا اور سب اپنے اپنے گھر چلے گئے دوسرے روز حضرت نے فرمایا کہ کل کی رات انبیاء گزرے مع انکی پیروی کرنیوالوں کے میرے سامنے کئی بعضے نبیوں کو دیکھا کہ بہت امت انکے ساتھ تھی اور بعضے کم تر اور بعضے ایسے تھے کہ تین آدمیوں سے زیادہ نہ رکھتے تھے اور بعضے ایک آدمی سے زیادہ نہ رکھتے تھے اور بعضے کے ایک آدمی بھی انکی امت کا نہ تھا اور ایک پیغمبر کو میں نے دیکھا کہ بہت سی امت کو اپنی ہمراہ لئے آتا تھا کہ انکی کثرت سے تعجب کیا میں نے عرض کی خداوندا یہ کون پیغمبر ہے کہ اسقدر آدمی اپنی امت میں رکھتا ہے خطاب آیا کہ یہ بھائی تیرا موسیٰ بن عمران ہے اور یہ ہمراہ انکی بنی اسرائیل ہیں میں نے کہا کہ خداوندا میری امت کے آدمی کہاں ہیں فرمایا کہ اپنی جانب راست دیکھ جس وقت میں نے نگاہ کی تو کوہ مکہ کی طرف دیکھا کہ جہاں تک نگاہ پہنچتی تھی آدمی ہی نظر آتے تھے میں نے عرض کی کہ خداوندا یہ کون ہیں آواز آئی کہ یہ تیری امت کے لوگ ہیں تو راضی ہوا یا نہیں میں نے کہا کہ میں راضی ہوا پھر فرمایا کہ جانب چپ کو دیکھ جس وقت میں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ آدمیوں کی کثرت سے کنارے آسمان کے پوشیدہ ہو رہے تھے میں نے پوچھا کہ خداوندا یہ کون ہیں فرمایا کہ یہ بھی تیری امت کے آدمی ہیں راضی ہوا تو کہا میں نے کہ راضی ہوا میں اور بعد اسکے فرمایا کہ درمیان انکے ستر ہزار آدمی ہیں کہ بے حساب بہشت میں جاوینگے عکاشہ بن محصن بن ابی اسد کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول خدا دعا کرو میں بھی انہیں سے ہوجاؤں حضرت نے فرمایا کہ خداوندا تو اسکو ان لوگوں میں سے کر جو کہ بے حساب بہشت میں جاوینگے پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اسنے بھی یہی عرض کی حضرت نے فرمایا کہ عکاشہ نے پہلے تجھسے درخواست کی ہے اسکو اسواسطے ملا پھر عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول خدا گمان ہمارا یہ ہے کہ وہ ستر ہزار وہ ہیں کہ جو اسلام میں پیدا ہوئے ہیں فرمایا کہ یہ نہیں ہے بلکہ وہ لوگ ہیں جو کہ داغ اور منتر نہ کریں اور خدا پر توکل کریں اور خصوصیت ان تینوں چیزوں کی یہ تھی کہ عرب نے برخلاف انکی عادت کی تھی اور بعد اسکے فرمایا کہ امیدوار ہوں کہ امت میری چہارم بہشتیوں کی ہو صحابہ نے یہ سنکر تکبیر کہی بعد اسکے فرمایا کہ امیدوار ہوں کہ آدمی بہشتیوں میں نصف ہوں یہ سنکر تکبیر کہی بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ اور صاحب دست چپ کیا ہیں صاحب دست چپ یعنی جنکو نامۂ اعمال دست چپ میں دیا جائیگا اور
عرش کی جانب چپ انکی جگہ ہے اور یہ تعجب ہے ذلت اور رسوائی کی یعنی وہ لوگ نہایت خواری میں ہونگے فِيْ سَمُوْمٍ یعنی لو کہ نہایت گرم ہے
اور دوزخ کی آگ میں سے نکلتی ہے پس ایسی سخت گرم لو میں ہونگے وَّحَمِيْمٍ اور بیچ اُس پانی کے کہ بہت گرم اور کھولتا ہوا ہے وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ
اور بیچ سایہ کے دھوئیں سے کہ نہایت گرم اور سیاہ ہوگا اور کہتے ہیں کہ جس وقت حرارت لو کی انکی بدن اور کلیجہ میں اثر کریگی تو وہ اُس گرمی کے سبب سے پناہ لیجائینگے جیسے
دنیا میں گرمی کا مارا ہوا پانی اور ظل کیطرف جاتا ہے اور جیسے وہ آگ میں جائینگے تو زیادہ ایذا پائینگے اس وقت سیاہ دھوئیں کی طرف پناہ لیجائینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ یحموم ایک پہاڑ
ہے درمیان آگ کے کہ دوزخی اسکے سایہ میں پناہ لیجائینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ آگ ہی سیاہ ہوگی کہ آگ دوزخ کی اور دوزخی اور لباس انکا اور جو کچھ ہے اس میں سب
سیاہ ہے اور وہ سایہ ہو نہیں کہ لَّا بَارِدٍ نہ ٹھنڈا مثل اور سایوں کے کہ اس کے نیچے بیٹھکر آرام لیتے ہیں وَّلَا كَرِيْمٍ اور نہ آرام بخشنے والا ہوگا وہ
انکو واسطے کہ انکے نیچے بیٹھے آرام پاویں بعد اسکے سبب بیان کرتا ہے کہ اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق وہ لوگ تھے قَبْلَ ذٰلِكَ پہلے اس سے کہ دنیا
میں تھے مُتْرَفِيْنَ نازونعمت میں کہ ہر حرام اور دنیا میں مشغول ہو رہے تھے اور نفس کی خواہش کی پیروی کرتے تھے اور گناہ ہر روز کہ جو کچھ اُنکا جی
جی چاہتا وہی کھاتے تھے اور پہنتے تھے اور حرام اور حلال میں فرق نہیں سمجھتے تھے اور انکا یہی کہنا تھا ناز و نعمت میں وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ اور
تھے وہ کہ ہمیشگی اور ہٹ کرتے تھے عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ اوپر گناہ بڑے کے کہ وہ شرک ہے اور اُس سے پشیمان نہیں ہوتے تھے اور توبہ نہیں کرتے تھے اور یہ
جھوٹی قسم کھاتے تھے کہ قیامت نہ آویگی وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اور تھے وہ کہتے بطور انکار کے اَئِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مر جائینگے ہم
وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جائینگے ہم مٹی وَّعِظَامًا اور ہڈیاں کہ گوشت اور پوست اُنسے اُتر جاوے تو اُس وقت ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا تحقیق ہم اٹھائے
جائینگے زندہ کرکے اپنی قبروں سے اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ کیا باپ ہمارے پہلے بھی اٹھائے جائینگے زندہ کرکے بعد خاک ہو جانیکے یہ نہایت تعجب ہے انکا کہنا
بھلا بعد خاک ہو جانیکے ہم بعد مرنے کے اور ہمارے باپ اور دادا کیونکر دوبارہ زندہ ہونگے خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انکے جواب میں اِنَّ
الْاَوَّلِيْنَ تحقیق کہ پہلے لوگ تمہارے باپ اور دادا وغیرہ وَالْاٰخِرِيْنَ اور تمام پچھلے تم اور سوا تمہارے لَمَجْمُوْعُوْنَ البتہ جمع کیے جائینگے اِلٰى
مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ طرف وقت مقرر کیے گئے روز معلوم کے کہ وہ روز قیامت ہے اور بعد اسکے خطاب کرتا ہے اہل مکہ وغیرہ سے کہ ثُمَّ اِنَّكُمْ پھر تحقیق تم
اے منکرو اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ اے گمراہو طریق حق سے الْمُكَذِّبُوْنَ جھٹلانے والو قیامت کے لَاٰكِلُوْنَ البتہ کھانے والے ہو تم مِنْ شَجَرٍ
درخت سے مِّنْ زَقُّوْمٍ کہ وہ زقوم ہے پہلا مِن ابتدائیہ ہے اور دوسرا بیانیہ ہے اور زقوم کی تحقیق سورۂ صافات میں گذر چکی ہے یعنی بعد زندہ کرنے کے
تمکو اس درخت میں سے کھلاویں فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا پس بھرنے والے ہو تم اس سے الْبُطُوْنَ پیٹوں کو بھوک کی شدت سے فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ
پینے والے ہو تم اوپر اسکے یعنی بعد زقوم کھانے کے مِنَ الْحَمِيْمِ اس گرم کھولتے پانی سے پیاس کی شدت میں اور کہتے ہیں کہ پہلے وہ بھوک سے عذاب کیے جاوینگے اور وہ بھوک کی شدت
میں اسی زقوم کو کھاینگے اور بعد اسکے انکو پیاس کا غلبہ ہوگا تو آب گرم انکے پیش کریگا اور پیاس کی شدت میں انکا یہ حال ہوگا کہ فَشٰرِبُوْنَ پس پینے والے ہونگے وہ
آب گرم میں سے شُرْبَ الْهِيْمِ پینا اونٹ پیاسے کا سا کہ مدت تک اسکو پانی نہ ملا ہو اور جس وقت پانی پر پہنچا ہو تو اوپر گر پڑتا ہے اور ہیم جمع اہیم اور ہیما کی ہے اور حضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ نہایت پیاسے ہونگے اور استسقا ایک بیماری ہے کہ جسمیں پیاس اسکی بجھتی نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ہیم جمع ہیام کی ہے اور ہیام ایک بیماری ہے اونٹوں کی کہ وہ پانی کو کثرت سے پیتا ہے
سب سے نہیں بجھتی اور وہ مر جاتا ہے اور اسکی کچھ باقی نہیں رہتا اور فرماتا ہے کہ هٰذَا یہ کھانا اور پینا نُزُلُهُمْ مہمانی اور پیشکش انکی ہے يَوْمَ الدِّيْنِ
بیچ دن جزا کے جیسے کہ مہمانوں کے سامنے جو کچھ کہ اس وقت موجود ہوتا ہے رکھتے ہیں اور بعد اسکے انواع و اقسام کے کھانے انکے واسطے تیار کرتے ہیں ایسے ہی ان دوزخیوں کے واسطے
وہ پہلا کھانا اور پینا بطور مہمانی کے ہے اور بعد اسکے طرح طرح کے عذاب دوزخ میں انکے واسطے ہونگے اور مہمانی کا کھانا انکے کھانیکو کہنا ہنسی کی راہ سے ہے اور اس
دوبارہ زندہ کرنیکے مقدمہ میں دلیل بیان کرتا ہے کہ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ ہمنے پیدا کیا ہے تمکو پہلے اور تمکو بھی اس کا اقرار ہے کہ ہمنے ہی تمکو پیدا کیا ہے فَلَوْلَا
تُصَدِّقُوْنَ پس کیوں نہیں راست جانتے ہو تم دوبارہ زندہ کرنیکو اور اسکا اعتبار کیوں نہیں کرتے ہو اور عقلمندوں کے نزدیک اول سے دوسری بار پیدا کرنا ظاہر ہے

جو کوئی اول پیدا کرنے پر قادر ہے تو بعد اسکو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی اسکو قدرت ہوگی اور فرماتا ہے کہ أَفَرَأَيْتُم کیا پس دیکھا تم نے مَا تُمْنُونَ وہ
چیز کہ منی ہی جو تم عورتوں کے پیٹ میں یعنی خبر دو تم مجھکو اس نطفہ سے کہ عورتوں کے پیٹ میں گراتے ہو أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ کیا تم پیدا کرتے ہو اس منی کو آدمی
کی صورت میں أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ یا ہم پیدا کرنے والے ہیں اور جبکہ اسکا تم کو اقرار ہے پس چاہیے کہ دوبارہ پیدا کرنیکو بھی سچ جانو اور اسکا اقرار کرو کہ
دوبارہ پیدا کرنا پہلے سے آسان ہے اور جیسے کہ خدا ابتدا پیدا کرنیکے بارے میں قادر ہے ایسا ہی بعد مارنے کے زندہ کرنے پر بھی قادر ہے اور فرماتا ہے نَحْنُ
قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ ہم نے مقدر اور مقرر کیا ہے بعد پیدا کرنے کے درمیان تمہارے موت اور ہر ایک کے واسطے ایک وقت اجل کا مقرر کیا ہے اور مثل
روزی کے اسکو سب پر تقسیم کیا ہے موافق مشیت کے اور ابن کثیر نے قدرنا کو تخفیف سے پڑھا ہے وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ اور نہیں ہم سبقت کیے گئے کہ کوئی ہم
پر غالب ہو ہمکو عاجز کر دے اور اپنا فائدہ کرے عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ اور اسکے کہ بدل دیویں ہم تمہارے أَمْثَالَكُمْ مانندوں تمہاری سے یعنی اگر ہم تمکو تمہارے مانند
اور مثل کے اور لوگوں سے بدلنا چاہیں تو ہرگز ہمکو کوئی عاجز نہیں کر سکتا ہے وَنُنشِئَكُمْ اور پیدا کریں ہم تمکو یعنی کوئی ہم سے سبقت نہیں کر سکے اور آگے بڑھ کے ہمکو
عاجز نہیں کر سکتا ہے اس سے کہ پیدا کریں ہم تمکو فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ بیچ اس صورت کے کہ نہیں جانتے ہو تم مثل صورت خوک اور بندر اور ریچھ کے یعنی جس
صورت میں کہ ہمکو قدرت ہے تمہارے بدل پیدا کرنے پر اور مثل تمہاری اور آدمیوں کے پیدا کرنے پر اور تمکو [illegible] پیدا کرنے پر تو دوبارہ زندہ کرنے پر
بھی ہمکو قدرت ہے وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ اور البتہ تحقیق جانا ہے تمنے پیدایش پہلی کو کہ وہ نطفہ سے خون ہو جاتا ہے
اور خون سے گوشت ہو جاتا ہے اور بعد اسکے گوشت کا ہڈیوں پر لپیٹنا اور رگوں اور پٹھوں کا پیدا ہونا ہے اور جب سب آدمی تمام ہو گئی تو بعد اسکے روح کا آنا اس
میں ہوتا ہے ان سب چیزوں کا تم اقرار کرتے ہو کہ خالق اسکے ہم ہیں فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ پس کیوں نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم اور کیوں نہیں یاد کرتے ہو تم
ہماری قدرت اور قوت کو اور اسکو کیوں نہیں دلیل لاتے ہو دوبارہ پیدا کرنے پر اس لیے کہ جو کوئی کہ پہلی پیدایش پر قادر ہو وہ دوسری پر عاجز نہ ہوگا أَفَرَأَيْتُم
کیا پس دیکھا تمنے یعنی خبر دو تم مجھکو مَّا تَحْرُثُونَ اس چیز سے کہ بوتے ہو تم تخم ریزی کرتے ہو أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ کیا تم اگاتے ہو اس تخم کو
زمین میں اور اسکو روز بروز بڑھاتے اور سبز کرتے ہو أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ یا ہم اگانے والے ہیں اس طرح سے کہ اسکو بڑھاتے ہیں اور سبز کرتے ہیں جب وقت کہ
تمکو اقرار ہے کہ ہم ہی اسکو اگاتے ہیں تو کیوں نہیں تامل کرتے کہ تمکو معلوم ہو کہ جو کوئی کہ تخم کے اگانے پر قادر ہے وہ البتہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر
ہوگا اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ نہ کہو کہ زراعت کی ہے میں نے بلکہ یوں کہو کہ حراثت کی ہے میں نے اور اسکا کہ زراعت اگانے کو کہتے ہیں اور حراثت
تخم ریزی اور بونے کو کہتے ہیں اور یعقوب نے أَأَنتُمْ پڑھا ہے ایک ہمزہ سے اور فرماتا ہے کہ لَوْ نَشَاءُ اگر چاہیں ہم اور مصلحت ہماری اقتضا کرتی ہو تو
لَجَعَلْنَاهُ البتہ کر دیویں ہم اس کھیتی کو کہ پہلے پختہ ہونے کے حُطَامًا بھوسی یعنی اسکو توڑ کر ریزہ ریزہ اسکا کر دیویں فَظَلْتُمْ پس ہو جاؤ تم
تَفَكَّهُونَ تعجب کرتے ہوئے بیچ قضیہ اور بلا کے اور فریاد کرتے ہوئے کہ کہو تم کہ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ تحقیق ہم البتہ تاوان میں گئے ہیں اور نقصان میں گئے ہیں
اور یہ کہ کیا ہلاک کئے گئے ہیں ہم بسبب ہلاک ہونے ہماری روزی کے اور ابو بکر نے أَئِنَّا پڑھا ہے بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ بلکہ ہم محروم ہیں [illegible]
اور بالکل حصے سے بے نصیب ہیں کہ اگر ہمارا حصہ ہوتا تو [illegible] نہ ہوتا اور محروم وہ ہوتا ہے کہ جسکے پاس کچھ نہ ہو اور محروم وہی
جسکے پاس کچھ نہ ہو اور ابو بکر نے أَئِنَّا لَمُغْرَمُونَ کو دو ہمزہ سے پڑھا ہے اور باقیوں نے ایک ہمزہ سے اور فرماتا ہے کہ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ
کیا پس دیکھا تمنے اس پانی کو جو پیتے ہو یعنی خبر دو تم مجھکو اس پانی سے کہ پیتے ہو تم واسطے دفع کرنے تشنگی کے اور باقی رہنے زندگی کے أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ کیا
تم اتارتے ہو اسکو مِنَ الْمُزْنِ بادل سے أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ یا ہم اتارنے والے ہیں اپنی قدرت سے اور کہتے ہیں کہ مراد مزن سے سفید بادل
ہے کہ اسکا پانی بہت شیریں اور لطیف ہوتا ہے لَوْ نَشَاءُ اگر چاہیں ہم جَعَلْنَاهُ کر دیویں ہم اس پانی کو أُجَاجًا تلخ اور شور کہ تم اسکو پی نہ سکو
تلخ اور شور ہونے کی جہت سے فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ پس کیوں نہیں شکر کرتے ہو تم خداوند کا ان نعمتوں پر اور اسکی بندگی عبادت کیوں نہیں
بجا لاتے ہو کہ اسکو شکر کہتے ہیں اور غیر کی عبادت میں سراسر ناشکری ہے اور فرماتا ہے بیچ بیان کرنے قدرت کے أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ

کیا ہیں یہ بتاؤ تم نے آگ کو کہ جسکو چقماق سے نکالتے ہو تم یعنی پس خبر دو تم مجھکو آگ سے کہ جسکو پتھر سے چقماق رگڑ کر یا درخت سے نکالتے ہو ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ
شَجَرَتَهَآ کیا تم نے پیدا کیا ہے درخت اسکا کہ وہ آگ جب روشن ہوتی ہے تو ایک درخت اور جھاڑ کی صورت معلوم ہوتی ہے اور یا یہ کہ وہ درخت مرخ
اور عفار ہے کہ جنمیں سے آگ نکلتی ہے ہرے درخت اور سبز میں سے کہ جسکا ذکر سورۂ یٰسین کی تفسیر میں ہوا ہے وہ درخت مراد ہیں پس فرماتا ہے کہ کیا تم نے پیدا
کیا ہے درخت آگ کا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِــُٔوْنَ یا ہم پیدا کرنیوالے ہیں پس چاہیے کہ اقرار کرو ہماری قدرت کا اور جسوقت کہ ہم درخت سبز سے
آگ نکالنے پر قادر ہیں تو بیشک دوبارہ زندہ کرنے پر بھی ہم قادر ہیں نَحْنُ جَعَلْنٰهَا ہمنے کیا ہے اس آگ کو تَذْكِرَةً نصیحت یعنی یاد کرانا
آتش دوزخ کا جسوقت اسکو دیکھو تو آتش دوزخ کو یاد کرو اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ ہمنے اس آگ کو نمونہ آتش دوزخ کا کیا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ
کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ یہ آگ تمہاری کہ جسکو تم روشن کرتے ہو آتش دوزخ کا حصہ ستّرھواں ہے وَّمَتَاعًا اور کر دیا ہے ہمنے اس
آگ کو فائدہ یعنی سبب فائدہ کا لِّلْمُقْوِيْنَ واسطے جنگل والوں کے یعنی واسطے مسافروں کے کہ آگ کی روشنی میں بیٹھتے ہیں اور آگ کی روشنی کی علامت سے
حال آبادی کا دریافت ہو جاتا ہے اور یا یہ کہ ہمنے آگ کو کیا ہے سبب فائدہ کا واسطے بستی والوں کے یعنی وہ جو سب آسودہ ہونگے کیونکہ آگ کی روشنی میں بیٹھتے ہیں اور موسم
سرما میں آگ سے تاپتے ہیں اور ہمیشہ اس سے کھانا پکاتے ہیں اور جسوقت ایسی نعمتیں دی ہیں تو فَسَبِّحْ پس تسبیح کر تو بِاسْمِ رَبِّكَ ساتھ نام پروردگار
اپنے کے الْعَظِيْمِ بزرگ اور بڑا ہے نام پروردگار تیرا کا اور عظیم خواہ تو صفت اسم کی ہو اور خواہ رب کی ہو دونوں درست ہیں اور مراد اس سے خدا کو
پاکی سے یاد کرنا ہے اور نام شئی کا بھی لا اِلٰہ اُس کے ہے یہ کرنا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے سبحان ربی العظیم وبحمدہ ہے اور منقول ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل
ہوئی تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اسکو اپنی رکوع میں کہو اور بعد اسکے واسطے تاکید ذکر حق ہونے قرآن کے اور بھی قیامت کے واقع ہونیکا ذکر یہی بیان کرتا ہے کہ
فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ پس نہیں قسم کھاتا ہوں ساتھ موضعوں ستاروں کی اس خبر پر کہ جو بعد اسکے مذکور ہوگی حق ہونا قرآن کا اور بزرگی اسکی اس واسطے کہ
حال اسکا بہت ظاہر ہے اسکی لیے قسم کھانیکی احتیاج نہیں ہے اور حضرت باقر اور صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ مراد مواقع النجوم سے اسکا پھینکنا ہے شیاطین کے
واسطے اور مشرکین ان ستاروں کی گردش کی جگہ کی قسم کھاتے تھے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں قسم نہیں کھاتا ہوں ستاروں کی موقعوں کے ساتھ اور بعضے کہتے ہیں کہ لا اس میں زائد ہے
اور مراد مواقع نجوم سے انکی غروب کی جگہ ہے یعنی پس قسم کھاتا ہوں ساتھ مغربوں ستاروں کے کہ وہ وقت عبادت تہجد والوں کا ہے اور وقت نازل
ہونے رحمت اور رضامندی خدا کا ہے واسطے ان موقعوں کی قسم کھائی وَاِنَّهٗ اور تحقیق وہ یعنی جس چیز پر خدا نے قسم کھائی ہے لَقَسَمٌ البتہ قسم ہے
لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ اگر جانو تم بڑی ہے اور بزرگ قدر اور عقل کے نزدیک بہت عظیم اور لو تعلمون جملہ معترضہ واقع ہوا ہے درمیان موصوف اور صفت
کے اور جواب قسم کا یہ ہے کہ اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ یعنی وہ چیز کہ محمد تمہارے روبرو پڑھتا ہے لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ البتہ قرآن ہے بزرگوار بہت نفع اور فائدہ والا
اور کثیر الخیر کہ شامل ہے معاش و معاد کی مصلحتوں کو اور یا یہ کہ بزرگ ہے خدا کے اور ملائکہ کے نزدیک اور مومنین کی نظر و نیز بعضے کہتے ہیں کہ بزرگ اس سبب
سے کہ وہ کلام خدا کا ہے اور محفوظ ہے تغیر اور تبدیل سے اور یا اس واسطے ہے کہ وہ معجزہ ہے رسول خدا کا اور یہ قرآن ثابت ہے فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ بیچ کتاب
پوشیدہ کے اور نگاہ رکھی گئی ہے ملائکہ کے غیر سے اور مراد اس سے لوح محفوظ ہے لَّا يَمَسُّهٗٓ نہیں چھوتے ہیں اس کتاب کو یعنی نہیں مطلع ہوتے ہیں اسکے مضمون سے
اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ مگر وہ لوگ کہ پاک کیے گئے ہیں گناہوں سے اور اخلاق بد سے اور کدورت طبعی سے اور اکثر مفسرین ضمیر کو قرآن کی طرف پھیرتے ہیں یعنی
نہیں چھوتے ہیں قرآن کو مگر وہ کہ پاک ہیں حدث سے کہ وضو سے یا غسل سے ہیں اور یہی حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے پس بے وضو کو
اور جنب کو اور حیض والی عورت کو اور زچہ کو غسل سے پہلی قرآن کے حرفوں کا چھونا جائز نہیں ہے اور اس صورت میں معنی نفی کے لا سے میں نہی کے ہیں اور حضرت
صادق علیہ السلام نے اپنے فرزند اسمٰعیل سے فرمایا کہ پڑھ تو قرآن کو تو کہا کہ مجھکو وضو نہیں ہے فرمایا کہ قرآن کے حرفوں کو ہاتھ مت لگا اور ورق کو ہاتھ لگا اور پڑھ اور نزدیک
ہمارے بے وضو کو پڑھنا قرآن کا جائز ہے اور مس نا قرآن کے حاشیہ کا مکروہ ہے اور باقی مسائل قرآن کے پڑھنے اور چھونے کے فقہ کی کتابوں میں ہیں تَنْزِيْلٌ نازل کیا ہوا ہے
قرآن اور یا یہ کہ خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی وہ قرآن نازل کرنا مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار عالموں کی طرف سے ہے اور کفار کہتے تھے کہ جبرئیل لاتا ہے

أَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ پس آیا اس بات کو یعنی کہ وہ قرآن ہے اَنْتُمْ تم ہی کہ والو مُدْهِنُوْنَ سستی کرنیوالے ہو اور دل سے اسپر ایمان نہیں لاتے ہو یعنی ضعیف ہو اسکے
ساتھ اور بعضے مدہنون کے معنی مکذبون کہتے ہیں یعنی جھٹلانیوالے ہو تم قرآن کے وَتَجْعَلُوْنَ اور کرتے ہو تم رِزْقَكُمْ روزی اپنی کہتے ہیں کہ شکر یہاں مضاف
اسکا محذوف ہے یعنی کرتے ہو تم شکر روزی اپنی کو یعنی جو کچھ کہ قرآن میں روزی اور حصہ تمہارا ہے اسکے شکر میں تم یہ امر کرتے ہو اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ
تحقیق تم جھٹلاتے ہو قرآن کو اور جو کچھ قرآن میں ہے تم اسکے برخلاف کہتے ہو اور ابن عباس سے اسکی تفسیر میں اسطرح منقول ہے کہ کرتے ہو تم شکر
باران کا کہ سبب تمہاری روزی کا ہے یہ کہ جھٹلاؤ تم اور کہو تم کہ خدا کیطرف سے نہیں ہے بلکہ کہو تم کہ یہ باران فلانے ستارہ کے اترنے سے ہوا اور فلانے کے چڑھنے
سے ہوا اور بعد اسکے ابن عباس نے کہا کہ سبب اسکا یہ تھا کہ رسول خدا ہمراہ اصحاب کے ایک سفر میں تھے اور راہ میں تشنگی سب پر غالب ہوئی اور پانی نہ تھا
اور رسول خدا سے شکایت کی اور کہا کہ یا رسول خدا تشنگی ہمپر غالب ہوئی ہے اور نوبت ہلاکت کی پہنچی ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں دعا کروں اور خدا تعالیٰ باران رحمت
نازل کرے تو تم کہو گے کہ فلانے ستارہ کے نکلنے سے یہ باران رحمت نازل ہوئی ہے سبھوں نے کہا کہ یا رسول خدا یہ وقت ستارہ کی تاثیر کا نہیں ہے تا کہ ہم اسکو
ستارہ کیطرف نسبت دیں پس رسول خدا نے دو رکعت نماز کی پڑھی اور دعا کی کہ ایک ہوا چلی اور بادل ظاہر ہوا اور مینہ کثرت سے برسا کہ تمام تالاب اور
جھیلیں بھر گئیں اور انہوں نے بھی برتن اور مشکیں پانی سے پر کر لئے رسول خدا نے ایک کو دیکھا کہ اپنا قدح پانی سے بھرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ باران فلانے
ستارہ کی جہت سے ہے حضرت نے فرمایا کہ میں جانتا تھا کہ بعضے تم میں سے ایسا کہینگے پس حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور منقول ہے کہ سلیمان بن عبد الملک نے
لوگوں سے کہا کہ علم نجوم کو سیکھتا تھا کہ میں اس سے بھی بے نصیب ہوں کہا کہ مجھکو اس سے منع کیا ہے اسواسطے کہ رسول خدا سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میں اپنی امت پر تین چیز کا بہت خوف کرتا ہوں ایک ظلم کرنا آئمہ ہدیٰ پر اور دوسرے جھٹلانا قضا و قدر کا اور تیسرے ایمان لانا ستاروں کا
اور فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی ایمان لایا ستاروں پر اسنے کفر کیا اور بعد اسکے منافقوں کے نفاق کو بیان کرتا ہے اور انکو خوف دلاتا ہے کہ
فَلَوْلَا پس کیوں نہیں اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ جس وقت پہنچے روح گلے کو وقت مرنے کے وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ اور تم اس وقت
تَنْظُرُوْنَ دیکھتے ہو حال اس نزع میں جو کچھ ہے اور بہت حیران ہو اور علاج اسکا نہیں کر سکتے ہو وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ اور ہم
زیادہ نزدیک ہیں باعتبار علم اور قدرت کے طرف اسکے مِنْکُمْ تم سے ای میت وارثو وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ اور لیکن نہیں دیکھتے ہو تم اگر علم نہیں
نہیں جانتے ہو کہ ہم سے نزدیک ہیں اسکے پر کیا کرنا ہے اور یا یہ کہ مراد علم اور قدرت کے نزدیک ہے یعنی نزدیک ہیں ملائکہ کا یعنی جو کہ قبض کرنیوالے ارواح کے ہیں یعنی
ملائکہ ہمارے کہ اسکی روح قبض کرنیکو حاضر ہیں تم میں سے زیادہ نزدیک ہیں فَلَوْلَا اِنْ کُنْتُمْ پس کیوں نہیں اگر ہو تم غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ
نہ جزا دیے گئے قیامت میں اور جانتے ہو کہ قیامت کے روز تمکو جزا ملیگی اور کسی عمل کی سزا تمکو نہیں ہوگی تو کیوں نہیں تَرْجِعُوْنَهَا پھیر لیتے ہو تم
اس روح کو بدن میں تمہارے جو کہ نزع میں پہنچی ہے اور روح کو اسکی بدن میں جاری کرکے پھر ویسا ہی لاتے جیسے کہ وہ پہلے تھا اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر
اگر ہو تم راست گو کہ خدا تعالیٰ تمکو یونہی چھوڑ دیگا بدون جزا دیے ہوئے اور حشر کا تم بالکل انکار کرتے ہو اور خدا کو جھٹلاتے ہو اور کہتے ہو کہ ہمکو ہمارے
فعلوں کی کچھ سزا ملیگی اور نہ ہم پھر زندہ ہونگے تو چاہئے کہ اسکو تم مرنے ہی نہ دو اور اسکی روح کو کسی بدن کیطرف الٹا پھیر لاؤ حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ روح نزع والے کی جسوقت حلقوم کو پہنچتی ہے تو اسکو محل اسکا جو کہ بہشت میں ہے دکھلائے جاتے ہیں وہ کہتا ہے کہ مجھکو دنیا کیطرف پھیر دو کہ میں اپنے
لوگوں کو خبر کروں اسکو جواب ملتا ہے کہ اب دنیا کیطرف جانا نہیں ہو سکتا اور اب خدا تعالیٰ اہل نزع والوں کی قسموں کی تفصیل بیان کرتا ہے فَاَمَّا اِنْ کَانَ
پس لیکن اگر ہے وہ نزع والا مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ نزدیک کیے گئوں درگاہ خدا سے یعنی پہلی تینوں قسموں کی سابقون میں سے ہے تو واسطے اسکے فَرَوْحٌ
راحت ہے دنیا کی تکلیفوں سے اور یا یہ کہ رحمت ہے کہ باعث زندگانی دائمی کا ہے اور بعضوں نے روح کو بضم را پڑھا ہے اور یہی قرات رسول خدا اور ابن عباس
اور امام محمد باقر اور قتادہ اور حسن اور ضحاک سے منقول ہے اور باقیوں نے بفتح را پڑھا ہے یعنی واسطے اسکے رحمت ہے اور یا باقی رہنا ہمیشہ کا کہ ہمیشہ لذت پاتا رہیگا
اور غم اور رنج سے دور رہیگا وَرَیْحَانٌ اور روزی خوش واسطے اسکے اور یا پھول بہشت کا کہ وقت نزع کے اسکے پاس لاتے ہیں کہ اسکو سونگھا کر روح لیا

مراد یہ ہے بزرگی اور کرامت اور مراد یہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ روح قبر میں پہنچتا ہے اور ریحان بہشت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ روح نکلتا ہے یا کہ وہ ہوا لطیف
اور ریحان وقت نکلنے کی ہے وَجَنَّةُ نَعِيمٍ اور بہشت ہے نعمت کا واسطے اسکے کہ طرح طرح کی نعمتیں اسمیں بھری ہوئی ہیں وَأَمَّا إِنْ كَانَ
اور لیکن اگر ہے وہ نزع کی حالت میں مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ صاحبوں دست راست سے ہو تو فَسَلَامٌ لَكَ پس سلامتی ہے تجھ کو اور کوئی ڈر
خوف و مکروہ بات کا ہو دست راست سے مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ صاحبوں دست راست سے یعنی تیرے بھائیوں کی طرف سے کہ سلام کریں یا تجھ سے خبر ہو کہ حق تعالیٰ
فرمایا ہے کہ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا اور یا یہ کہ سلامتی ہے تجھکو جانب ملائکہ سے ہے وہ شخص کہ تو صاحب یمین ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ تقدیر اسکی یہ ہے کہ انک من اصحاب
الیمین یعنی سلام ہو اوپر تیرے کیونکہ تو صاحبوں دست راست سے ہے اور مشہور یہ ہے کہ معنی آیت کی اور یہ ہے کہ سلام تجھ پر ہے محمد صلعم دست راست والوں کی جانب
سے کہ بھائی تیرے ہیں اور میں صورت سلام کی یہی معنی ہیں وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ اور لیکن اگر ہے وہ نزع والا جھٹلانیوالوں
خدا اور رسولوں کے سے اور انکار کرنیوالوں قیامت سے یعنی کہ الضَّالِّينَ گمراہ ہونیوالوں سے ہے تو فَنُزُلٌ پس مہمانی اور پیش کش اسکی
ضیافت ہے واسطے اسکے قبر میں مِنْ حَمِيمٍ آب گرم کھولتے سے دوزخ کے ہے وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ اور داخل ہونا آگ جلانیوالی میں قیامت کے دن
إِنَّ هٰذَا تحقیق کہ یہ یعنی جو کچھ کہ ان تینوں فرقوں کے حق میں کہا گیا ہے لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ البتہ وہ حق الیقین کا یعنی یہ وہ حق ہے کہ جو یقین سے
ثابت ہے کہ کسی طرح کا شبہ اسمیں نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ اضافت حق کی یقین کی طرف باوجودیکہ دونوں ایک معنی میں ہیں اسی تاکید کے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
یقین صفت ہے مقدر کی یعنی حق الامر الیقین فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ پس تسبیح کر تو ساتھ نام پروردگار اپنے کے الْعَظِيمِ بزرگ کے اس کے
شریک کی طرف سے اسکی تنزیہ کر یعنی پاکی سے یاد کر تو اسکو اسکا نام مبارک ذکر کرکے اور یا یہ کہ سبحان ربی العظیم کہہ اور یا یہ کہ نماز پڑھ تو واسطے پروردگار
اپنے کے ذکر کے ساتھ سُورَةُ الْحَدِيدِ سورہ مدنی ہے اور آیتیں اسکی انتیس ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی پانچوں سورہ
مسبح اور مسبح پڑھے سونے سے پہلی تو نہ مرے یہانتک کہ قائم ہمارے کو دیکھے یعنی مہدی علیہ السلام کو اور جب وقت دنیا سے کوچ کرے تو ہمسایہ محمد صلعم کے ہمسایہ میں ہو
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ حدید اور سورہ مجادلہ کو نماز فرض میں پڑھے تو ہرگز اسکو عذاب نہ کرے اور اسکے نفس اور مال میں نقصان
نہ پہنچے اور بیان اسکا تمام آفتوں اور خلل سے دور ہو اور پہلی سورت کو خدا نے تسبیح پر ختم کیا اور اسکو شروع کیا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
سَبَّحَ لِلّٰهِ تسبیح کرتی ہے واسطے خدا کے اور پاکی سے اسکو یاد کرتی ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے مثل ملائکہ اور آفتاب اور ماہتاب
وَالْأَرْضِ اور جو چیز کہ بیچ زمین کے ہے حیوانات اور درخت اور دریا اور پہاڑ وغیرہ حاصل یہ ہے کہ تسبیح خدا تعالیٰ کی عام ہے خواہ زبان مقال سے ہو خواہ
زبان حال سے چنانچہ فرمایا ہے کہ وان من شیء الا یسبح بحمدہ پس تسبیح صاحبان عقول کی زبان سے ہے اور تسبیح اور چیزوں کی حالیہ سے ہے اور ذکر تسبیح کا اس سورہ
میں اور سورہ حشر میں اور سورہ صف میں ماضی کے لفظ سے ہے اور سورہ جمعہ اور تغابن میں مضارع کے صیغہ کے ساتھ ہے ان میں اطلاع ہے طرف اس امر کے کہ
اور ہر زمانہ میں تسبیح چاہیے ماضی اور حال اور استقبال میں اور سورہ بنی اسرائیل میں مصدر کے لفظ سے شروع ہے یہ سب سے زیادہ بلیغ ہے واسطے کہ وہ مطلق ہے اور متحقق
تسبیح کا ہر وقت میں اور ہر شے کیواسطے ہے اسکا ظاہر ہوتا ہے وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ خدا غالب ہے ہر چیز پر الْحَكِيمُ حکمت والا ہے کہ جو کچھ کرتا ہے
موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ واسطے اسکے ہے بادشاہی آسمانوں کی وَالْأَرْضِ اور زمین کی ہے اور کوئی کہ وہ پیدا کرنیوالا ان کا
اور تصرف کرنیوالا انکا وہی ہے اور سب انکے قبضہ قدرت میں ہے يُحْيِي زندہ کریگا قیامت کے روز وَيُمِيتُ اور مارتا ہے دنیا میں وقت آنے اجل کے
موافق مصلحت کے اور صرف بادشاہی اسکی ہے کہ جو مارے اور زندہ کرے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے هُوَ
الْأَوَّلُ وہ پہلے سب عالم سے ہے کہ اسکی اول کا کوئی شروع نہیں ہے کہ کب سے ہے بلکہ یونہی چلا آیا ہے اور قدیم ہے وَالْآخِرُ وہ پیچھے سب ہے کہ سب فنا
ہو جاوینگے اور وہی باقی رہیگا اور اسکی آخر کی کچھ انتہا نہیں ہے وَالظَّاهِرُ اور ظاہر ہے وجود اسکا دلیلوں کی کثرت سے وَالْبَاطِنُ اور پوشیدہ ہے حقیقت اسکی
ذات کی عقل سے ہر عاقل کے اور امیر المومنین علیہ السلام نے خطبہ میں فرمایا ہے کہ وہ شخص ہے وہ کہ نہیں ہے واسطے اول اسکے کے نہایت اور نہ اسکی آخر کی کوئی حد ہے اور

ع ۲۲ ۱۶ سورہ ۹

وہ شخص وہ ہے کہ پوشیدہ ہو گیا سو اسکی پوشیدگی تو ایسی ہے اور ظاہر ہوا سو عقل و نظر سے ایسے کہ دیکھا جاتا ہے آثار خلقت میں اسکی تدبیر کی علامتوں کو اور منقول ہے کہ
ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ اپنے صحابہ کے بیٹھے تھے ایک ابر آیا فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے سب نے کہا کہ خدا جانتا ہے اور پیغمبر اسکا فرمایا کہ اسکو عنایت کہتے ہیں
یہ سیراب کرتا ہے زمین کو اور سبز کرتا ہے اسکو بھیجا ہے حق تعالیٰ اسکو بانب اس قوم کے کہ اسکو نہیں جانتے ہیں اور اسکی عبادت نہیں کرتے ہیں اور
شکر اسکا ادا نہیں کرتے پھر اسکے بعد فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ نیچے زمین کے اور اوپر اسکے کیا ہے لوگوں نے کہا کہ خدا اور پیغمبر اسکا خوب جانتے ہیں فرمایا کہ اوپر تمہارے آسمان
ہے اور ساتویں آسمان تک ہر ایک نیچے دوسرے کے ہے اور ہر ایک آسمان دوسرے تک پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور نیچے زمین کے زمین ہے اور ایک زمین
دوسری زمین تک پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور پھر فرمایا کہ قسم ہے اسکی کہ جان محمد کی اسکے حکم میں ہے کہ اگر تم [illegible] اوپر پکارو تو تمکو جواب دیوے
اور اگر ساتویں زمین کے نیچے پکارو تو وہ تمکو جواب دیوے اور اگر درمیان آسمان و زمین کے پکارو تو وہ تمکو جواب دیوے اور پھر اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی هو الاول
والآخر والظاهر والباطن وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ خدا ساتھ ہر چیز کے عالم ہے اور جاننے والا ہے کہ اسکے نزدیک اول اور آخر ہر چیز کا اور
ظاہر اور باطن سب ایک ہے هُوَ الَّذِي وہ شخص ہے وہ خدا کہ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ پیدا کیا ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو
فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ بیچ چھ دنوں کے اور مقدار ہر دن کی ہزار برس کی تھی اور فرمایا ہے کہ بندے اپنے کام میں جلدی نہ کیا کریں ورنہ ایک آن میں پیدا کر سکتا تھا اور فکر کا [illegible]
ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ پھر غالب ہوا اور عرش پر یا قصد کیا اسکی تدبیر کا اور اسکے جاری کرنیکا [illegible]
اور بعضے کہتے ہیں کہ عرش سے معنی بادشاہی ہے اور بعد ذکر کمال قدرت کے اور اپنے کمال علم کا ذکر کرتا ہے کہ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ جانتا ہے جو چیز کہ
داخل ہوتی ہے بیچ زمین کے جیسے کہ تخم اور مردے کے اور قطرہ باران اور خزانے اور [illegible] وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور جانتا ہے جو چیز کہ نکلتی ہے
زمین سے جیسے کہ گھاس اور روئیدگیاں اور کانیں اور چشمیں وَمَا يَنْزِلُ اور وہ چیز کہ نازل ہوتی ہے مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے اسکو بھی جانتا ہے
جیسے کہ برف اور باران اور ساوا اور ملائکہ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا اور وہ چیز کہ چڑھتی ہے بیچ آسمان کے وہ بھی اسکو معلوم ہے جیسے کہ ارواح اور اعمال بندوں کے
اور دعائیں اور ملائکہ اور بخارات بیچ اوپر کے غرض یہ ہے کہ کوئی چیز اس پر پوشیدہ نہیں ہے وَهُوَ مَعَكُمْ اور وہ ہمراہ تمہارے ہے باعتبار علم اور قدرت کے
کہ اسکا علم اور قدرت تمہارے ساتھ متعلق ہے اور منقول ہے کہ قرب اسکا جو ہے بندوں کے ہمراہ کیسا ہے [illegible] وہ تمہارے ہمراہ ہے أَيْنَ مَا كُنْتُمْ جس جگہ کہ تم
ہو کہ اسکا علم اور قدرت تمہارے کسی حال میں جدا نہیں ہیں پس تمہارا کوئی عمل اور کوئی حال اس پر پوشیدہ نہ ہوگا وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا ساتھ اس چیز
کے کہ تم کرتے ہو بَصِيرٌ بینا ہے اور دیکھنے والا ہے اور موافق اسکے جزا اور سزا دیویگا لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واسطے اسکے ہے بادشاہی
آسمانوں کی اور زمین کی وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور طرف خدا کے پھیرے جاتے ہیں تمام امور کہ انجام سب کا طرف اسکے ہے اور جو کوئی [illegible]
مالک ہو سکتا ہے آخر اسکو فنا ہے اور مالک اصلی وہی ہے يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے کہ دن کی رات بنا دی جیسے کہ موسم
سرما میں وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے کہ رات کا دن بنایا جیسے موسم گرما میں [illegible]
بندوں کے وَهُوَ عَلِيمٌ اور وہ جاننے والا ہے اور عالم ہے بِذَاتِ الصُّدُورِ ساتھ ان چیزوں کے کہ سینوں میں ہیں پوشیدہ اور [illegible] اور اسی کا
[illegible] حقیقت کہ خدا تعالیٰ [illegible]
انکار کرنیوالو آمِنُوا بِاللَّهِ ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے اور اسکی وحدانیت کا اقرار اور اعتقاد کرو وَرَسُولِهِ اور ساتھ پیغمبر اسکے ایمان لاؤ اور
اسکی نبوت کا اعتقاد کرو کہ وہ محمد ہیں وَأَنْفِقُوا اور خرچ کرو تم راہ خدا میں مِمَّا جَعَلَكُمْ اس چیز سے کہ کیا ہے خدا نے تمکو مُسْتَخْلَفِينَ جانشین
[illegible] پہلے لوگوں کے فِيهِ بیچ اسکے [illegible] کہ وہ مال ہیں دنیا کے اور پہلے لوگ [illegible] مقام [illegible]
[illegible]
[illegible]

جماعت کو پہونچیگا اور بعد تمہارے وہ ہونگے جیسے پہلے اس کی تمہارے دوسرے کو پہونچا ہے راہ خدا میں خرچ کرو اور یہ کہ یہ مال حقیقت میں تمہارا مال نہیں ہے بلکہ خدا کا مال ہے
اس مال سے کہ اسنے تمکو سپرد کیا ہے اور تمہارے تصرف میں اسکو کر دیا ہے اور تم اسکے تصرف میں مثل وکلا کے ہو خدا کیجانب سے اور جیسے کہ موکل اپنے وکیل کو کہتا ہے کہ
میرے مال کو فلانی جگہ خرچ کیجیو ایسی ہی خدا تعالی نے خرچ کرنے اور نہ خرچ کرنے کے مقام بیان کر دیئے ہیں پس اسکو تم خرچ کرو جیسے کہ حکم ہے تمکو اور غیر اسکا
خرچ کرنا بہت آسان ہے جیسے کہ اس شخص پر آسان ہوتا ہے کہ جو کسی جانب سے وکیل ہو کر خرچ کرتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے مالداروں کو
مال میں محتاجوں کا قوت اور رزق رکھا ہے اللہ تعالی بیان کرتا ہے حدیث قدسی میں کہ مال مال میرا ہے اور مالدار وکیل میرے ہیں اور محتاج آدمی عیال
میری ہیں پس جو کوئی کہ بخل کرے میرے مال میں اور میرے عیال پر یہ کہ میری عیال کو نہ دیوے تو داخل کرونگا میں اسکو آتش دوزخ میں اور اسکی کچھ پروا
نہ کرونگا لیکن یہ صدقہ واجب کا ذکر ہے مثل زکوۃ وغیرہ کے اور اچھا ایمان لانیکا اور اسکی راہ میں خرچ کرنیکا جو خدا پر ہے تو بعد حکم ایمان لانیکے اور خرچ کرنیکے فرماتا ہے کہ
فالذین آمنوا پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور رسول پر منکم تم میں سے وانفقوا اور خرچ کیا ہے انہوں نے اپنے مالوں کو راہ خدا میں زکوۃ اور
خمس ادا کیا ہے اور سوائے اسکے امر خیر میں اسکو صرف کیا ہے لھم اجر کبیر واسطے ان لوگوں کے اجر ہے بڑا کہ وہ بہشت میں بہشت کی اور بعد اسکے کفار کو زجر
اور توبیخ کرتا ہے کہ وما لکم کیا ہے واسطے تمہارے کہ کافر ہو کہ لا تؤمنون نہیں ایمان لاتے ہو تم باللہ ساتھ خدا کے کہ اسکی وحدانیت کا اعتقاد نہیں
کرتے ہو والرسول اور حال یہ ہے کہ پیغمبر بھیجا ہوا اسکا ہے یدعوکم بلاتا ہے تمکو دلیلوں اور حجتوں کے وسیلے سے لتؤمنوا بربکم تاکہ ایمان
لاؤ تم ساتھ پروردگار اپنے کے وقد اخذ میثاقکم اور تحقیق لیا ہے خدا نے پیمان تمہارا اور عہد لیا ہے تم سے ایمان لانیکا پہلے بلانے دلیلوں کے
وسیلے سے اور فکر اور تامل کرنیکی جہت سے کہ تمکو عقل عطا کی ہے اور تمہاری دلیلوں عقل کی نشانیاں کہی ہیں جو کہ ایمان کیطرف تمہیں پہنچانیوالے ہیں اور بعد
عقلی دلیلوں اور خبردار کرنیکے پیغمبر کے کوئی عذر باقی نہیں ہے پس کیا وجہ ہے کہ اگر خدا اور رسول پر ایمان نہیں لاتے ہو اور ابو عمرو نے اخذ کو بضم ہمزہ پڑھا ہے
اور میثاق کو مرفوع اور بعضے کہتے ہیں کہ میثاق سے وہ پیمان مراد ہے کہ جو پروردگار نے پشت آدم سے لیا تھا اقرار کرنیکا اپنی پروردگاری کے واسطے اور شرک
سے انکار کے واسطے حاصل یہ ہے کہ خدا تعالی نے تم سے عہد و پیمان لیا ہے ایمان لانیکا ان کنتم مومنین اگر ہو تم ایمان لانیوالے اور ایمان پر موقوف ہے
ہیں دلیلیں حق کی تو پھر کس واسطے ایمان نہیں لاتے ہو هو الذی اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ ینزل علی عبدہ نازل کرتا ہے اوپر بندہ اپنے محمد صلعم کے
آیات بینات دلیلیں روشن ایمان لانیکی کہ وہ قرآن ہے اور معجزے ظاہر ہیں لیخرجکم تاکہ نکالے تمکو خدا من الظلمات اندھیروں کفر سے
پیغمبر اور قرآن اور دلیلوں کے سبب الی النور طرف روشنی ایمان کے وان اللہ بکم اور تحقیق کہ خدا ساتھ تمہارے لرءوف البتہ مہربان
ہے رحیم رحم کرنیوالا کہ پیغمبر کو ایمان کیطرف بلانیکا حکم کرتا ہے اور فقط عقلی دلیلوں پر کفایت نہیں کرتا ہے اور خرچ کرنیکے مقدمہ میں فرماتا ہے کہ وما لکم
اور کیا ہے واسطے تمہارے اور کیا عذر ہے کہ الا تنفقوا یہ کہ نہیں خرچ کرتے ہو تم اپنے مالوں کو فی سبیل اللہ بیچ راہ خدا کے کہ سبب
انکی درگاہ کی نزدیکی حاصل ہو وللہ اور حال یہ ہے کہ واسطے خدا کے ہے میراث السموات والارض میراث آسمانوں کی اور زمین کی کہ جو کچھ
آسمانوں اور زمین میں ہے بعد فنا ہونیکے اسیکی طرف ہو جائیگا ہر چند آج کے دن بھی حقیقت میں اسیکے واسطے ہے لیکن خلائق کو بہت خدمت تصرف کرنیکی ہے اور آخر کو
سب کا تصرف جاتا رہیگا اور خدا تعالی ہی اسکا مالک رہ جائیگا پس جس وقت کہ تم جانتے ہو کہ یہ مال تمہارے پاس نہ رہیگا تو کیوں نہیں خرچ کرتے ہو کہ اسکا ثواب تمکو
ہمیشہ کے واسطے کہ وہ باقی رہے اور اسکے خرچ کرنیوالوں کی تفاوت کو بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ لا یستوی منکم نہیں برابر ہے تم میں سے من
انفق وہ شخص کہ خرچ کرے راہ خدا میں من قبل الفتح پہلے فتح مکہ سے کہ وہ وقت مسلمانوں کے زور اور قوت کے ہونے سے پہلے ہے اسواسطے کہ بعد فتح
مکہ فتح ہوا تو مسلمانوں کی کثرت ہو گئی اور لوگ فوج فوج اسلام میں داخل ہونے لگے اور حاجت کفار سے جنگ کرنیکی نہ رہی اور ضرورت ہر ایک خرچ کی فتح مکہ سے
پہلے تھی اور مسلمان اس زمانہ میں محتاج بہت تھے یا وہ تھی سو اسواسطے اس وقت کے خرچ کرنیکا ثواب زیادہ تھا پس اسلیے خدا نے فرمایا کہ نہیں برابر ہے وہ شخص کہ خرچ کرے پہلے فتح
مکہ سے وقاتل اور جنگ کرے دشمنوں سے خدا کے اور وہ شخص کہ خرچ کرے بعد فتح مکہ کے اور جنگ کرے کافروں سے بلکہ فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنیوالا اور جہاد میں جانکار

کافروں سے لڑنے والا ثواب میں زیادہ ہوا کیونکہ بعد فتح مکہ کے تو بہت مال ہاتھ آیا تھا اور فراغت ہو گئی تھی جس قدر حاجت خرچ کرنیکی باقی نہیں رہی تھی
اُولٰٓئِكَ وہ لوگ پہلے خرچ کرنیوالے مہاجرین اور انصار ہیں اَعْظَمُ دَرَجَةً بہت بزرگ زیادہ ہیں باعتبار درجہ اور مرتبہ کے مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا
ان لوگوں سے کہ خرچ کیا ہے انہوں نے مِنْۢ بَعْدُ پیچھے فتح کے سے وَقٰتَلُوْا اور جنگ کیا ہے انہوں نے وَكُلًّا اور ہر ایک کو یعنی فتح کے سے پہلے خرچ
کرنیوالے کو دونوں کو وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وعدہ کیا ہے خدا نے ثواب نیک اچھے کا کہ وہ بہشت ہے اسمیں دونو جاوینگے لیکن جو تمیں اور مرتبوں میں فرق ہے
کہ پہلے خرچ کرنیوالے کے درجے پیچھے خرچ کرنیوالے سے زیادہ ہیں اور ابن عامر نے کلا کو مرفوع پڑھا ہے اور کہتا ہے کہ مفعول فعل کا مقدم ہو تو عمل فعل کا ضعیف ہو جاتا ہے
سو ضمیر اسنے نصب کیا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خَبِيْرٌ خبردار ہے تمہارا خرچ کرنے اور لڑنے سے کہ کون خالص
نیت خالص خرچ کرتا ہے اور خالص نیت سے لڑتا ہے اور کون دکھلانے کو خرچ کرتا ہے اور کون جہاد سے بھاگتا ہے پس تم کو ویسا ہی بدلا دیگا اور یہ دونو اوصاف خرچ کرنا
اور کفار سے لڑنا بدرجہ کمال حضرت علی میں تھے وہ رسول خدا صلعم کے صحابیوں میں کسی میں نہ تھے چنانچہ آیت اور روایات سے ثابت ہوتا ہے اور راہ خدا میں
سو روپے تھے کہ اپنے پاس کچھ باقی نہ رکھا تھا یہاں تک کہ لباس بھی آپکا اور فاطمہ زہرا کے سو ٹکڑے تھے اور یہ جو مشہور تھا کہ حضرت علی کے پاس کچھ آمدنی تھی
اور ابوبکر کے پاس آمدنی زیادہ تھی بلکہ آمدنی سب صحابہ کے برابر مال غنیمت میں تھی پھر علی کو زیادہ آمدنی اور جو جاہ تھا یا جو کچھ بھی تھی کہ انکا خمس ملکر
ملتا تھا لیکن سب غنائم خرچ کر دیتے تھے اور جہاد کرنا انکا ظاہر ہے کہ کبھی جہاد میں بھاگا نہیں اور سب جنگ میں حاضر ہیں
اور ایمان بھی سب سے پہلے لائے ہیں چنانچہ پہلے اس کے گذر گیا ہے اور سوائے بنی ہاشم کے اور خدیجہ کے رسول خدا صلعم کے ساتھ تیسرا آدمی
حضرت تھے جو نماز پڑھنے والا اندر تھا اور وہ خود اپنے شعر میں فرماتے ہیں سبقتکم الی الاسلام طرا غلاما ما بلغت اوان حلمی یعنی سبقت کی ہے میں نے
تمہاری طرف اسلام کے سبب سے اسوقت کہ لڑکا تھا اور بالغ نہوا تھا لیکن تفسیر بیضاوی اور کشاف میں ہے کہ یہ آیت ابوبکر کی شان میں لکھی ہے
اور کہتے ہیں کہ اسنے خرچ کیا تھا اور پہلا ایمان لایا تھا اور قتال کے معنی لکھے ہیں کہ اسکو دکھ دیئے گئے تھے اور یہ آیت اسکی طرف اشارہ ہے کہ قریش
سے کفش کاری کی تھی اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ ہزار درم کے ساتھ سوار ہو گئے تھے پہلا اسکو قتال کی خبر دیگا اور یہ آیت خرچ کرنیکا فرماتا ہے کہ
مَنْ ذَا الَّذِيْ کون ہے وہ شخص کہ يُقْرِضُ اللّٰهَ قرض دیوے خدا کو یعنی اپنے مال کو اپنے خرچ کرے اور اسکا عوض ثواب ہے وہ خرچ کرنا گویا
قرض ہے اور جیسے کہ قرض کا ایک دن پھر آتا ہے ایسے ہی خرچ کیا عوض وہ ہمیشہ بہشت کی نعمت کے ساتھ کہ بیحد ہے لکھ دیا ہے اسکا اسلئے
خدا کو بڑا اور سچا وعدہ کا ہے قرض یعنی قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک کہ نیت خالص سے ہو اور مال حلال کو نیک جگہ میں خرچ کرے فَيُضٰعِفَهٗ پس چند
کریگا خدا اس قرض کو اور بڑھائیگا لَهٗ واسطے اسکے کہ اجر کا ایک سے دس یا سات تک سات سو تک زیادہ کرے وَلَهٗ اور واسطے اسکے اَجْرٌ كَرِيْمٌ ثواب ہے بڑا اپنی
ذات میں کہ پھر وہ چند اور زیادہ کیا جاوے اور جس وقت کہ زیادہ اور چند در چند کیا جاوے تو اسکی بزرگی کا کیا کہنا ہے بیان باہر ہے کہ وہ بہشت کی نعمت ہے
اور کہتے ہیں کہ قرض حسن یعنی جو مال کہ راہ خدا میں یا جائیگا کہ وہ مال حلال ہو اور کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ان اللہ طیب لا یقبل
الا الطیب یعنی تحقیق کہ خدا پاک ہے نہیں قبول کرتا ہے مگر پاک کو اور دوسرے یہ کہ مال نفیس کو خرچ کیا جاوے نہ مال ناقص کہ خدا تعالی فرماتا ہے ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون یعنی نہ
قصد کرو تم ناپاک کا اور ناپسند ہو جو خراب ہو اس مال میں سے کہ خرچ کرو تم اور تیسرے یہ کہ وہ مال جو راہ خدا میں دے آپ مال کو عزیز رکھتا ہو اور اپنی زندگی کی امید رکھتا ہو
جیسا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ زیادہ بزرگ صدقہ یہی ہے کہ اسکو خرچ کرے تو جس وقت کہ تندرست ہو اور تو خواہش رکھے اسکی خرچ کرنے میں بخیلی کرے اور امید ہو زندگی کی ایسا نہ ہو
اور محتاج ہو جائیگا تجھکو خوف ہو اور اسکو خرچ کرنے میں ڈھیل نہ کرے تو یہاں تک کہ روح تیری حلق کو پہنچے اور کہے تو کہ فلانے کو اس قدر مال ہے اور اس قدر فلانے کو دو اور چوتھے
اور پانچویں یہ ہے کہ پوشیدہ دیوے اور زیادہ محتاج کو دیوے سو اسکے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ ان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم یعنی اور اگر پوشیدہ کرو تم اسکو اور دو تم
محتاجوں کو تو بس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اور چھٹے یہ کہ دینے کے پیچھے اسپر احسان نہ رکھے اور ایذا نہ پہنچاوے کہ خدا تعالی فرماتا ہے لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی
یعنی نہ باطل کرو تم صدقوں اپنوں کو ساتھ احسان رکھنے کے اور ایذا پہنچانے کے ساتویں یہ کہ خالص واسطے خوشنودی خدا کے دیوے اور ساتھ عزت اور بزرگی کے دیوے

سو اگر کہ ریا نہ ہو باعتبار شرع کے اور ثواب نہیں ہوتا اور اسطرح ہیت کہ جو مال کہ راہ خدا میں دیوے گا تو چند اور بہت زیادہ اگرچہ بہت ہوئے ہو کہ مال دنیا کا متاع ہے
آخرت کی نعمتوں کو نہایت قلیل اور بیقدر سمجھو تو بہتر ہے کہ اس مال کے بہت دوست رکھتا ہو جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنی ہرگز نہ پہنچو گے تم
نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو تم اس چیز میں کہ دوست رکھتے ہو تم اور دوسرے کہ جس کسی کی طرف احتیاج بہت ہو اور اس وقت انکو خرچ کرے وہ اجر اس کا بہت نزدیک ہے خلوص سے
اور اسی مومنین کا حال روز قیامت کا بیان فرماتا ہے کہ یوم تری المؤمنین یاد کرو تو اے محمد صلعم اس دن کو کہ دیکھے تو مومنین کو اور لکھا ہے تفسیر معالم میں کہ یہ ظرف متعلق
ہے اجر عظیم کے یعنی خرچ کرنیوالونکو اجر ہے جس دن کہ دیکھے تو اسے دیکھنے والے مردوں ایمان لانیوالونکو والمؤمنات اور عورتوں ایمان لانیوالیوں کو
دوڑتا ہوگا نورھم نور ایمان انکا بین ایدیھم آگے انکے وبایمانھم اور سیدھا جانب انکی ہے کہ جب سعی
اور یہ اسلئے کہ طرف بہشت کے اور ان دونو جانبونکی خصوصیت اسوجہ سے ہے کہ نیکوں کا نامہ اعمال آگے سے اور جانب راست سے دیا جائیگا جیسے کہ بدونکو پشت کی طرف سے اور
جانب چپ سے دیا جاویگا پس نور علامت ہوگا انکی نیکی سے ہونیکا اعمال نیک کی وجہ سے اور سبب اس کے مانند برق کے گذر جاوینگے یہانتک کہ بہشت میں
جا پہنچیں اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ نور ہر شخص کا بقدر عمل کے ہوگا کسیکا نور مثل پہاڑ کے ہوگا اور کسی کا مثل کھجور کے درخت کے
اور کمتر سب سے وہ نور ہوگا کہ صرف انگوٹھے کی جگہ پر چمکے اور بعضے مومنین کا نور اس مرتبہ کو پہنچیگا کہ آتش دوزخ کو بجھاویگا اور جس وقت صراط پر گذرینگے تو
دوزخ سے آواز آئیگی کہ جلدی گذر جا اے مومن کہ تیرے نور نے میری آگ کو بجھا دیا حاصل یہ ہے کہ مومنین آگے اور جانب راست نور ہوگا اسطرح وہ جاوینگے یہانتک کہ
بہشت کے دروازہ پر پہنچیں اور جس وقت بہشت کے دروازہ پر پہنچیں ملائکہ انکا استقبال کرکے کہیں گے بشریکم الیوم خوشخبری تمہاری آج کے دن جنات
داخل ہونا ان بہشتوں میں ہے کہ تجری جاری ہیں من تحتھا الانھار نیچے درختوں انکے سے نہریں خلدین فیھا ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ
ان بہشتوں کے ذلک یہ خوشخبری بہشت کی ھو الفوز العظیم وہی ہے رستگاری بڑی اور مراد کو پہنچنا ہے اسلئے کہ اس حال میں انہوں نے
تمام ہولوں قیامت سے نجات پائی اور مقام امن میں پہنچے اور کہتے ہیں کہ مومنین جو صراط پر نور دیئے جاوینگے منافقین کو بھی اس طرح چلائیں اور جس وقت مومنین اپنا
منہ پھیر لیں تو تمام صراط روشن ہو جاوے پس منافقین آرزو کریں کہ وہ بھی روشنی میں چلیں لیکن ان تک نہ پہنچیں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یوم یقول
المنافقون یاد کرو تو اس دن کو کہ کہیں گے منافق مرد والمنافقت اور منافق عورتیں للذین امنوا واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے
ہیں یعنی وہ مومنین سے نور کو طلب کریں اور کہیں گے کہ انظرونا نظر کرو تم ہم پر اور منہ اپنے موڑ کر ہماری طرف کو دیکھو کہ نقتبس
روشنی لیں ہم یعنی روشنی لیویں من نورکم نور تمہارے سے جس وقت تم ہماری طرف دیکھو اور بعضے کہتے ہیں کہ انظرونا بمعنی انتظرونا یعنی
منافقین مومنین سے کہینگے کہ انتظار کرو تم ہمارا کہ نور کو تمہارے لیویں ہم اور یہ اسواسطے کہینگے کہ مومنین صراط پر سے مانند برق کے گذرینگے خوش رفتار گھوڑوں پر
سوار ہو کر اور منافق پیادہ ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ مومنین اور منافقین جس وقت قبروں سے باہر نکل کر چلیں تو آپس میں ملے ہوئے ہونگے اور منافقین مومنین کے نور
کی روشنی میں راہ چلتے ہونگے اور جس وقت مومنین انسے جدا ہو جائیں تو وہ بے نور رہ جاوینگے اور اس وقت مومنین سے طلب نور کریں جس وقت کہ منافقین یہ کلام کرینگے
قیل کہا جاویگا یعنی مومنین یا ملائکہ منافقین کو کہیں گے ارجعوا الٹے پھر جاؤ تم اے منافقو وراءکم پیچھے اپنے یعنی دنیا میں جس جگہ کہ
نور ملتا ہے پس ڈھونڈو تم نور کو اسجگہ سے یعنی یہ کہ قیامت میں نور کو نہیں کما سکتے ہیں بلکہ دنیا سے کمائی کر کے لاتے ہیں اور یا یہ کہ
وہاں جاؤ کہ جہاں سے یہ نور ہمارے پاس آیا ہے اور یا یہ کہ چلے جاؤ جہاں سے تم نا امید ہو کر کہ تمہارا حصہ اس نور میں نہیں ہے پس مراد مومنین کے پیچھے کو پھرنے سے اور
مومنین اور منافقین کو کہیں کہ پیچھے کو پھر کر نور کو طلب کرو تو وہ اپنے منہ کو پیچھے کو پھیر جاویں کہ نور آگے پیچھے ہے فضرب پس مارا جاویگا یعنی ملائکہ بحکم خدا
ماریں بینھم درمیان ان مومنین اور منافقین کے بسور ایک دیوار یعنی ایک دیوار بلند درمیان انکے کھڑی کریں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ
اعراف ہے کہ وہ دیوار ایسی ہوگی لہ باب واسطے اسکے دروازہ ہوگا کہ مومنین اس دروازہ سے داخل ہوں باطنہ اندر اسکا ایسا ہوگا کہ فیہ
الرحمۃ بیچ اسکے رحمت ہوگی اور وہی نزدیک اسکے بہشت ہے وظاھرہ اور باہر اسکا کہ جہاں منافقین کھڑے ہوئے ہوں گے من قبلہ

العذاب آگے اسکی عذاب ہے یعنی اسکی طرف دوزخ ہے پس منافقین جس وقت پیچھے کو دیکھیں تو وہاں نور کو نہ پاویں پھر مومنین کی طرف متوجہ ہوں لیکن درمیان اپنے اور درمیان انکے ایک دیوار دیکھیں اور دروازہ میں سے نگاہ کریں اور مومنین کو دیکھیں کہ ایک نور سے طرف بہشت کے چلے جاتے ہیں یہ دیکھکر ینادونہم آواز دینگے اور پکارینگے ان مومنین کو باواز بلند تضرع اور زاری سے کہ اے مومنین الم نکن معکم کیا نہ تھے ہم ہمراہ تمہارے دنیا میں ہمراہ تمہاری نماز پڑھتے تھے جماعت میں اور تمہاری موافقت سے روزہ رکھتے تھے ہم اور آپس میں نکاح اور مشورہ کرتے تھے ہم یہ سنکر قالوا کہینگے وہ مومنین ان منافقین کو کہ بلی ہاں ظاہر میں تم ہمارے ہمراہ تھے ولکنکم فتنتم ولیکن فتنہ میں ڈالا تمنے یعنی رنج اور ہلاکت میں ڈالا تمنے انفسکم جانوں اپنی کو بسبب نفاق کے وتربصتم اور انتظار کیا تمنے گردشوں کا اور مصیبتوں کا محمد پر اور مومنین پر کہ ان پر نازل ہوں وارتبتم اور شک کیا تمنے پیغمبر کی نبوت میں وغرتکم الامانی اور فریفتہ کیا تمکو آرزوؤں نے اور امیدوں بیہودہ اور دراز نے کہ وہ درازی عمر کی ہے اور یا امید واقع ہونے مصیبتوں کی مومنین پر پس فریب دینے سے تمکو شیطان نے حتی جاء امر اللہ یہانتک کہ آیا حکم خدا کا کہ قبض روحیں تمہاری اور وقت تمہاری موت کا آپہنچا اور یا یہ کہ حکم خدا کا پیغمبر کی نصرت اور غلبہ کے واسطے آیا کہ سب [illegible] دین اسلام سب [illegible] وغرکم باللہ اور فریب دیا تمکو خدا کے ساتھ [illegible] الغرور شیطان فریب دینے والے یعنی اسطرح کا فریب دیا شیطان نے [illegible] فالیوم پس آج کے دن لا یوخذ منکم نہ لیا جائیگا تم سے [illegible] یعنی اے منافقو [illegible] نہ لیا جائیگا فدیۃ فدیہ یعنی ایسی چیز کہ [illegible] اور عذاب سے رہائی پاؤ ایسی چیز سے نہ پاؤ گے ولا من الذین کفروا اور نہ ان لوگوں سے کہ کفر کیا ہے انہوں نے ظاہر اور باطن میں ماوئکم النار جگہ تمہاری اور انکی آتش دوزخ ہے ہی مولکم وہ آتش اولی اور بہتر تمہارا [illegible] اور لائق اور سزاوار تمہارا ہے وبئس المصیر اور بری ہے جگہ پھرنیکی وہ آتش دوزخ کہ جس میں قسم قسم کا آزار اور تکلیفیں ہیں کہتے ہیں کہ مومنین مکہ میں باوجود فقر اور فاقہ کے خدا کی طاعت میں مشغول رہتے تھے اور جس وقت مدینہ کی طرف ہجرت کی وہاں [illegible] آیا اور آسودگی حاصل ہوئی تو دولت میں مشغول ہوگئے اور وہ ذکر اور طاعت انکی باقی نہیں رہی بلکہ [illegible] ہوگیا یہ آیت نازل ہوئی کہ الم یان کیا نہیں وقت آیا ہے للذین امنوا واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں ان تخشع قلوبہم یہ کہ نرم ہوویں دل انکے لذکر اللہ واسطے یاد کرنے خدا کے یعنی وہ چیز کہ جس سے خدا یاد آوے [illegible] کا ذکر کرنا جیسے نصیحت اور موعظہ وما نزل اور واسطے اس چیز کے کہ نازل ہوئی ہے من الحق کلام حق میں سے وہ اور بعضے کہتے ہیں ذکر سے اور حق سے دونوں مراد قرآن ہو سکتا ہے کہ وہ ان دونوں صفات کا شامل ہے کہ وہ ذکر اور نصیحت بھی ہے اور حق بھی ہے اور یا یہ کہ دلوں کو خشوع اور خضوع ہو وقت ذکر خدا اور تلاوت قرآن کے اور بعضے کہتے ہیں کہ سبب اس آیت کے نازل ہونیکا یہ ہے کہ صحابہ درمیان ہنسی اور [illegible] ہونے لگا تھا سو واسطے انکی تنبیہ کو یہ آیت نازل ہوئی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ خدا تعالی نے قرآن کے نازل ہونیکی تیرہ برس بعد صحابہ میں سختی پائی اور قساوت قلبی انمیں پیدا ہوئی تو یہ آیت نازل کرکے انپر عتاب اور [illegible] کیا اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ ہمارے اسلام اور اس آیت کے نازل ہونے میں فاصلہ چار سال کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت منافقوں کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا ہے کہ ظاہر ایمان لانیوالوں کے دل نرم ہوویں اور اخلاص سے دل سے بھی اعتقاد کریں حاصل یہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کیا وقت نہیں آیا کہ دل مومن کے نرم ہوویں ولا یکونوا اور نہ ہوویں کالذین اوتوا الکتاب مانند ان لوگوں کے کہ دیئے گئے ہیں کتاب من قبل پہلے ان سے مثل یہود اور نصاری کے کہ پہلے تو دل انکے نرم تھے فطال علیہم الامد پس دراز ہوئی اوپر انکی مدت درمیان انکے اور درمیان انکے نبیوں کے یا یہ کہ زمانہ [illegible] ہوگیا فقست قلوبہم پس سخت ہوگئے دل انکے اور نرمی اور خضوع اور خشوع کا اثر انمیں کچھ باقی نہ رہا پس [illegible] مشغول ہوگئے اور [illegible] ابن مسعود سے منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہود اور [illegible] کہ انکی طبیعت [illegible] اور خوب [illegible] اور [illegible] انکی نفس کی [illegible]

موافق تھا اسکی جگہہ مسئلہ لکھدیا اور بعد اسکے کہا کہ بنی اسرائیل کی قوم کے پیش کیا تا اگر چہ کو کہا کہ قبول کریں تو تمکو قبول کریں اور اتفاق کیا کہ اسکو
حبر کے پاس لیجاؤ کہ وہ عالم اسکا تھا پس اگر وہ اسکو قبول کرے تو تم اسکو قبول کرو اور اگر قبول نکرے تو اسکو مار ڈالو حبر نے خبر پائی تو ایک ورق پر لکھ کر
اور بعضوں نے اسکے پاس جا کر ان ساختہ اور پرداختہ اسکو اسکے روبرو رکھا انہوں نے ورق کو اپنی چھاتی پر رکھا اور کہا کہ یہ کلام خدا کا ہے اور توریت
موسیٰ کی ان لوگوں نے گمان کیا کہ کتاب اس کلام پر ایمان لاتا ہے وہ شک کرتا ہے اور بعض خواص حبر کے اس امر کو جانتے تھے جب وقت مرگ اسکی پہونچا تو پیدا
ظاہر ہو گیا پس ہوئے بنی اسرائیل میں اختلاف ہوا اور بہتر فرقے انکے ہو گئے اور بہتر فرقہ حق پر تھا وہ حبر کا تابعدار رہا اور بعضے کہتے ہیں کہ اس آیت کا مضمون
اہل کتاب میں تمام ان میں سے پیغمبر ہوئے اور اس حضرت پر ایمان لائے تھے اور وقت حضرت کے انہوں نے بہت سی مدت ہوئی تو دل انکے سخت ہو گئے اور گناہوں میں ساتھ
کی انہوں نے بہت سی بدعتیں اپنی سمجھ پر ایجاد کیں ان کو پیدا کیا اور عبادات سے ہٹ گئے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ رہبانیۃ ابتدعوہا اور بہت سے ان میں سے
ہیں وکثیر منہم اور بہت آدمی انہیں سے فاسقون ۰ باہر ہونے والے ہیں حق سے اور کتاب کے حکموں کو ترک کرنے والے قساوت قلبی کی
اور بعضے بیان کرتے ہیں کہ انجام دل کی سختی کا غفلت ہے یاد خدا سے اور علامت دل کی نرمی کی متوجہ ہونا ہے طرف طاعات خدا کے اور منقول ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ سوائے ذکر خدا کے بہت باتیں مت کرو کہ تمہارے دلوں کو سخت کر دینگی اور جو دل کہ سخت ہو وہ دور ہے رحمت خدا سے اور یہ بھی فرمایا کہ
تم آدمیوں کے گناہوں کی طرف نظر مت کرو کہ تم معبود انکے نہیں ہو اور اپنے گناہوں کی طرف دیکھو کہ خدا کی بندگی میں گرفتار ہو تم اور آدمی دو قسم کے ہیں ایک
صاحب بلا اور ایک صاحب عافیت بلا والوں پر رحم کرو اور عافیت والے شکر کریں اعلموا جانو تم اے انکار کرنیوالو قیامت کے ان اللہ یحیی
الارض تحقیق خدا زندہ کرتا ہے زمین کو بعد موتہا بعد مرنے اور خشک ہونے کے اسکو سبز کرتا ہے اور یہ مثال ہے اسطرح زندہ کرنے دلوں
سخت کے ساتھ ذکر خدا کے یا تلاوت قرآن کے یعنی جیسے کہ خدا زمین مردہ کو زندہ کرتا ہے مینہ برسا کر اسی طرح سخت دلوں کو نرم اور زندہ کرتا ہے ذکر سے یا تلاوت
قرآن سے قد بینا لکم تحقیق بیان کی ہیں ہمنے واسطے تمہارے اور ظاہر کیا ہے الآیات حجتوں اور دلیلوں روشن کو لعلکم تعقلون
تاکہ سمجھو تم اور عقلوں کو اپنی کام فرماؤ تم اور ان دلیلوں سے طرف حق کے راہ لیجاؤ تم کر طاعت اور عبادت میں مشغول ہو جاؤ اور جو کچھ اہل کتاب نے کیا ہے کہ حکام
توریت کا بدل ڈالے ہیں تم ویسا نکرو اور کلام کو ہمارے حق اور درست جانو اور سمجھو اگر کرو ان المصدقین تحقیق صدقہ دینیوالے مرد والمصدقات
اور صدقہ دینیوالی عورتیں اور ابن کثیر اور ابو بکر نے بتخفیف صاد پڑھا ہے یعنی سچا جاننے والے مرد اور سچا جاننے والی عورتیں قول خدا اور پیغمبر کو واقرضوا اللہ اور
قرض دیا انہوں نے قرضا حسنا قرض نیک کہ وہ پاکیزہ اور حلال اور پیارا مال ہو اور نیت خالص سے دیا ہو یضاعف لہم زیادہ کیا جائیگا
واسطے انکے اور چند در چند کیا جائیگا ثواب اسکا ولہم اجر کریم اور واسطے انکے اجر ہے بزرگ وہ بہشت ہے والذین امنوا اور جو لوگ کہ ایمان
لائے ہیں باللہ ساتھ خدا کے ورسلہ اور پیغمبروں اسکے کے اور کبھی انکی نبوت میں شک کیا اور نہ انکی خبر کے بیان کرنے میں اور نہ انکے حکم میں شک کیا
اولئک یہ لوگ ہم الصدیقون والشہداء وہی ہیں صدیق اور شہید عند ربہم نزدیک پروردگار انکے کے اور حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے شیعوں کیطرف خطاب کر کے کہ پہچاننے والا تم میں سے مر گیا اس امر کے انتظار میں مثل شخص کے ہے کہ ہمراہ امام مہدی کے
لیکر جہاد کیا ہو اور بعد اسکے فرمایا کہ بلکہ ہمراہ رسول خدا کے جہاد کرنیوالا ہے وہ اور بعد اسکے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ بلکہ مانند اسکی ہے کہ شہید ہوا ہو وہ ہمراہ رسول خدا کے
کے خیمہ میں ان حضرت کے اور فرمایا کہ دو آیتیں تمہارے بارے میں ہیں کتاب خدا میں کہ طرف اسکی اشارہ کرتی ہیں راوی نے پوچھا کہ وہ کونسی آیت ہے فرمایا کہ والذین امنوا
باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم اور بعد اسکے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ تم صادقین اور شہدا نزدیک پروردگار اپنے کے ہو اور امیر المومنین علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ بیشک ہمارے شیعہ صدیق ہیں کہ انہوں نے ہمارے امر کی تصدیق کی اور ہمارے دوستوں کو دوست رکھا ہے اور ہمارے دشمنوں کو انہوں نے دشمن رکھا ہے
اسکے واسطے خدا فرماتا ہے کہ مومن باللہ ورسلہ ہیں یہ آیت تلاوت فرمائی اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے اور ہمارے شیعوں کے حق میں نازل ہوئی ہے
لہم اجرہم واسطے انکے اجر انکا ہے یعنی واسطے ان مومنین کے مثل اجر صدیقین و شہدا کے ہے ونورہم اور نور انکا ساتھ قیامت کے روز دیگا

ع ۲

بہشت کے رہنے والے ہیں وَالَّذِینَ کَفَرُوا اور جن لوگوں نے کفر کیا ساتھ خدا کے اور پیغمبر کے وَکَذَّبُوا بِآیَاتِنَا اور جھٹلایا انہوں نے اور تکذیب کی ہے ساتھ
آیتوں ہماری کے جو کہ محمد صلعم پر نازل کی ہیں أُولٰئِکَ یہ لوگ أَصْحَابُ الْجَحِیمِ صاحبان دوزخ کے ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہینگے اور دنیا کی حقارت بیان
کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اعْلَمُوا جانو تم اے دنیا کے طلب کرنیوالو کہ أَنَّمَا الْحَیَاةُ الدُّنْیَا سوا اس کے نہیں کہ زندگانی دنیا کی لَعِبٌ بازی لڑکوں کی ہے اور
اسکے مال کے طلب کرنے میں سوا رنج اور مشقت کے فائدہ نہیں جیسے کہ لڑکوں کی بازی کہ رنج اور تعب ہے اور فائدہ نہیں ہے وَلَهْوٌ اور مشغولی ہے کہ اس میں مشغول ہو کے
حیات آخرت کے بزرگ فائدوں سے باز رہتے ہیں وَزِینَةٌ اور آرائش ہے مثل مزیدار کھانوں اور لباسوں قیمتی کی اور محلوں بلند میں اور سواریوں چالاک میں وَ
تَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ اور فخر اور ناز کرنا ہے درمیان تمہارے آپس میں اور دولت کی بہت سی وَتَکَاثُرٌ فِی الْأَمْوَالِ اور کثرت کرنی ہے بیچ
مالوں کے وَالْأَوْلَادِ اور اولاد میں آپس میں خدا تعالی دنیا کی حقارت بیان کرتا ہے کہ وہ ایسی ہے کہ جسکی سبب سے آخرت کی سعادت حاصل نہیں ہو سکتی اور بیان
کیا کہ وہ ایک امر ہے بے فائدہ زود زوال ہے اور وہ ایک بازیچہ ہے کہ آدمی اسکے واسطے اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے ہیں جیسے کہ لڑکے بازی میں اپنی جانوں کو
مشقت میں ڈالتے ہیں بغیر منفعت فائدہ کے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جمع کرنا مال حرام کا تفاخر ہے اور تکبر کرنا دوستان خدا پر مال اور اولاد اور خادموں کے
باعث تفاخر ہے اور منقول ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے عمار یاسر سے فرمایا کہ اے عمار دنیا کے واسطے غم مت کھا کہ تمام لذتیں دنیا کی چھ چیزیں ہیں کھانا اور
پینا اور لباس اور نکاح اور سواری اور خوشبو اور سب کھانوں میں افضل شہد ہے اور وہ لعاب مکھی کا ہے اور پینے کی چیزوں میں افضل پانی ہے اور اس میں سب
حیوانات برابر ہیں اور افضل اور بہتر خوشبو میں مشک ہے اور وہ خون ہرن کا ہے اور افضل سب سواریوں کا گھوڑا ہے اور سواری اس کی ایک سبب ہے لذتوں کی حد
اور نفیس سب لباسوں میں ریشمی ہے اور ریشم کو وہ کیڑا بنتا ہے اور فائدہ نکاح کا اور غرض اس سے صحبت عورتوں کی اور وہ داخل کرنا پیشاب گاہ کا پیشاب گاہ
میں ہے اور منقول ہے کہ ایک بار رسول خدا صلعم کا گذر ہوا ایک گوسفند مردہ پر کہ وہ مردہ میں پڑی ہوئی پھول گئی تھی اور بدبو اس کی آتی تھی حضرت نے فرمایا
اسکو کوئی ایک درم کو خرید کرے صحابہ نے عرض کی کہ اسکو تو زندہ کو بھی کوئی ایک درم کو خرید نہ کرتا اور اب یہ مردہ ہے کون خریدے حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی
دنیا خدا کے نزدیک اس گوسفند مردہ سے زیادہ خوار اور بے قدر ہے اور امیر المؤمنین علیہ السلام سے کسی نے دنیا کی تعریف پوچھی تو فرمایا کہ اول میں اس کے گریہ ہے اور درمیان
میں اسکے رنج ہے اور آخر میں اسکے فنا ہے اور حق تعالی نے دنیا کی بے اعتباری اور جلدی جانے کی اس طرح مثال فرمائی کہ وہ کَمَثَلِ غَیْثٍ مانند بارش
کے ہے کہ زمین پیاسی میں برسے اور تخم کو اس میں جلدی اگاوے اور سبزہ کو ہرا بھرا اور سبز اور طراوت اور تازگی ہے أَعْجَبَ الْکُفَّارَ تعجب میں لائے خوش کرے
کفار کو نَبَاتُهُ روئیدگی اسکی کہ تعجب کفار کا زینت دنیا سے سب سے زیادہ ہے بخلاف مومن کے کہ اگر عجیب چیز دیکھے تو فکر اسکا اسکے پیدا کرنیوالے کی قدرت کی طرف جاتا ہے
اور کافر کا فکر اسکے خالق کی طرف ہرگز نہیں جاتا ہے غرض یہ کہ دنیا مثل روئیدگی کے ہے کہ پہلے سے اوس کی سبزی اور تازگی کے ساتھ ثُمَّ یَهِیجُ پھر خشک ہو جاتی ہے
کسی آفت ارضی یا سماوی سے فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا پھر دیکھتا ہے تو اس کو زرد بعد سبزی اور تازگی کے ثُمَّ یَکُونُ پھر ہو جاتی ہے وہ بعد زردی کے حُطَامًا پس
شکستہ اور ریزہ ریزہ ہو کر یعنی حال دنیا کا بھی ایسا ہی ہے چند روز تو باقی اور خرمی کے ساتھ اور آخر کو فنا ہو جاتی ہے … اور …
صاحب مال … باقی نہیں رہتا لیکن آخرت … مثال ہے بڑی بڑی امید کو … فرماتا ہے کہ وَفِی الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیدٌ اور بیچ آخرت کے عذاب سخت ہے
دشمنان خدا کو کہ جنہوں نے عمر اپنی دنیا کے طلب میں بسر کی ہے اور حق کو فراموش کر دیا ہے وَمَغْفِرَةٌ اور بخشش ہے آخرت میں مِّنَ اللَّهِ خدا کی جانب سے
مومنین گنہگاروں کو وَرِضْوَانٌ اور خوشنودی اور رضامندی ہے دوستان خدا کو سبب مشغول رہنے انکے کے طاعت اور عبادت میں وَمَا الْحَیَاةُ
الدُّنْیَا اور نہیں ہے زندگانی دنیا کی إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ مگر پونجی فریفتہ ہونیکی کہ فریب دیتی ہے اور باقی نہیں رہتی ہے اور یہ پونجی غرور کی واسطے اسکے ہے کہ جو
کوئی اسپر فریفتہ ہو اور آخرت … حاصل نہ کرے اور نفس کی لذتوں … اور واسطے … سبقت کرنے کے … حکم فرماتا ہے کہ سَابِقُوا
آگے بڑھو تم اور جلدی کرو تم إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ طرف بخشش کے یعنی طرف سببوں بخشش کے مِّن رَّبِّکُمْ پروردگار اپنے کی اور بخشش کے سبب … توبہ ہے
ادا کرنا نماز کا اور روزہ کا اور زکوٰۃ کا اور حج کا اور حاضر ہونا جماعت میں … بجا لانا … جلدی کی طرف اس کے

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا اور طرف مستحق ہونیکے بہشت کے جو چوڑائی اسکا عَرْضِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مانند چوڑائی آسمان اور زمین کے ہے اور جس وقت کہ
عرض اسکا یہ قدر ہے تو طول اسکا معلوم نہیں کہ کس مرتبہ کا ہوگا پس اسکی شکل سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہیں ہے اور منقول ہے کہ جبرئیل نے ارادہ کیا کہ
طول اسکا معلوم کرے تیس ہزار سال اڑا آخر کو تھک گیا اور خدا تعالی سے مدد چاہی اور قوت طلب کی تین مرتبہ اور ہر مرتبہ تیس ہزار
سال اڑا لیکن جانب کی خداوندا زیادہ کیا ہے جتنے یا زیادہ باقی رہا ہے ایک نے اپنے خیمہ سے آواز دی کہ اے روح اللہ کس واسطے زحمت کھینچتا ہے تو اور
ابھی تک سیر میں چوتھائی آتا ہے تو کہ مقدار تو اڑا ہے لیکن میں ایک ایسا مکان باہر نہیں نکلا ہے جبرئیل نے کہا کہ تو کون ہے کہا کہ میں ایک حور ہوں فلانے شخص کے واسطے ایسی ہوں
میں ایک مومن کے واسطے اور وہ بہشت کہ جسکا یہ قدر ہے اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تیار کیا گیا ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ ساتھ خدا کے اور پیغمبروں اسکے کے ذٰلِكَ یعنی جو کچھ وعدہ ہوا ہے مغفرت اور جنت کا فَضْلُ اللّٰهِ فضل خدا کا ہے اور کرم اسکا کہ
تھوڑے عمل کی جزا میں تفضل فرمایا اسکا اور دولت دیتا ہے اور اگر اسکے موافق جزا دے تو کہ جس قدر بندہ مستحق ہو وہ جزا باعتبار عدل کے ہے جس قدر کام کیا اسکے
موافق اپنی مزدوری پاتی اور اس کثرت ثواب جو دیتا ہے یہ محض فضل و کرم اسکا ہے اور یہ بھی اسکا فضل و کرم ہے کہ جو ہم کو توفیق دیتا ہے اعمال نیک کے بجا لانے کی کہ جسکے
سبب اس ہم کو پہنچے اور یہ مغفرت اور بخشش اور جنت یُؤْتِیْهِ دیتا ہے اسکو اپنی عنایت سے مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے مومنین میں سے اسکو اسکے استحقاق
سے زیادہ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور خدا صاحب فضل بزرگ کا ہے مومنین پر دنیا میں بھی کہ توفیق طاعت اور عبادت کی دیتا ہے اور
عقبیٰ میں بھی کہ بہشت عنایت کرتا ہے اور بعد بیان کرنے ثواب کے مصیبتوں کے تحمل کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ مَآ اَصَابَ نہیں پہنچی ہے اور نہ
پہنچے گی مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ کوئی مصیبت بیچ زمین کے مثل قحط اور گرانی اور نقصان مال اور زراعت کے وَلَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اور نہ بیچ
نفسوں تمہارے کے مثل بیماریوں اور دردوں اور رنجوں کے اور مرنے قریبوں اور دوستوں کے اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مگر ثابت ہے بیچ کتاب کے یعنی لوح محفوظ
میں لکھا گیا ہے ان سب کو مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا پہلے اسکے کہ پیدا کریں ہم ان نفسوں تمہاری کو یا زمین کو یا مصیبت کو تاکہ ملائکہ دیکھیں کہ حق
تعالی ہر امر کو قبل وقوع کے پہلے جانتا ہے اور اپنی فراست سے عالم ہے اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ ثابت کرنا مصیبت وغیرہ کا لوح محفوظ میں عَلَی اللّٰهِ اوپر
خدا کے یَسِیْرٌ آسان ہے اور مصیبتیں نازل ہونے والی اسطرح لوح محفوظ میں ثابت کرتا ہے لِّكَیْلَا تَاْسَوْا تاکہ نہ غم کرو تم عَلٰی مَا فَاتَكُمْ اوپر اس چیز کے
کہ فوت ہوئی ہے تمسے مثل مال اور صحت یا عافیت یا ارزانی کے وَلَا تَفْرَحُوْا اور نہ خوش ہو تم بِمَآ اٰتٰىكُمْ ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے تمکو خدا نے نعمت سے اور
اور ایسا ہی وسعت آئی کو واسطے مقصود کے ساتھ پڑھا ہے یعنی اور نہ خوش ہو تم ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہے تمہارے پاس سو اگر جو کوئی جانے کہ نہ تو دنیا کی غم کو قرار ہے اور نہ
اسکی خوشی کا مدار ہے تو دنیا کی مصیبت پر رنج نہ کریگا اور دنیا کی نعمتوں کے حاصل ہونے سے خوش نہ ہوگا اور فخر اور ناز نہ کریگا اور ایسا ہی اگر جانیگا کہ جو کچھ مصیبت
ہوا ہے اور جاتا رہا ہے اسکا عوض خدا پر واجب ہے کہ دنیا میں یا آخرت میں اسکو پہنچا دے اور اس سبب سے غمگین نہ ہوگا اور جانیگا کہ نعمت جو حاصل ہوئی ہے اسکا
شکر واجب ہے اور حقوق مالی ادا کرنی چاہئے پس اسکے آنے سے خوش نہ ہوگا اور جس وقت اسکو علم ہوگا کہ جو کچھ ہے سب موافق تقدیر کے ہوتا ہے سب امر اسپر
آسان ہو جائینگے اور صبر ہو جائیگا اور جو کچھ ہوتا ہے موافق اسکے کہ لوح محفوظ میں لکھا ہے اور خلق اسکا نیک ہو جائیگا سو اسکے وجود اور عدم دنیا کا جسوقت اسکے نزدیک برابر ہو جائیگا
تو حسد اور بغض اور جھگڑا کرنا خلق کے سبب دنیا کے باقی نہ رہیگا اور دنیا کے عیبوں میں سے ہیں اور دنیا کو حقیر سمجھنے لگیگا اور اسکو طالب دنیا کے ...
کبھی بسبب خوشی ہونے حصول دنیا کے اور نہ غم کرنے فوت دنیا کے اور آخرت کو بہت بزرگ جاننے لگیگا جس وقت جانیگا کہ پہنچنا سختیوں اور مصیبتوں کا باعث
حصول ثواب ابدی کا ہے اور فخر اپنا خدا کی جانب کرنے لگیگا دنیا کی جانب اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زہد قرآن کے دو کلموں میں ہے چنانچہ خدا
فرماتا ہے لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ پس جو شخص نہ غم کرے گذری ہوئی چیز پر اور نہ خوش ہو آئی ہوئی چیز پر پس تحقیق اسنے زہد کی دونوں طرفوں کو گھیر لیا اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
تمام قرآن کی ایک آیت میں ہے اور بعد اسکے یہی آیت تلاوت فرمائی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اے فرزند آدم کس واسطے غمناک ہوتا ہے کم ہونی چیز پر کہ غم تیرا اسکو پھیر نہیں لاویگا اور
کس واسطے خوش ہوتا ہے زیادتی چیز سے کہ وہ تجھ سے موت کو دفع نہیں کر سکتی ہے اور مضمون ... ہے کہ جو منع کرے ... شکر و قضائے الہی کی تسلیم کرے اور خوش نہ ہووے ... ہے کہ

جو بازرکھے شکر گذاری سے اور مطلق غم اور مطلق خوشی منع نہیں ہے اسواسطے کہ وہ انسان کی طبیعت کے لازم ہے اور اسکو کوئی دفع نہیں کرسکتا ہے اور کسی مصیبت کے
فوت ہونے سے البتہ رنج ہوگا لیکن اسکو صبر سے دفع کرے اور کسی نعمت کے حاصل ہونے سے البتہ دل خوش ہوگا لیکن اوپر شکر خدا کا ادا کرے اور غرور اور
فخر اور ناز کو اپنی طبیعت میں جگہ نہ دیوے اور دوستی مرتبہ دنیا کی اور مغرور ہونا دنیا کی ثروت پر اور خوشحال ہونا دنیا کے فائدوں سے جو سبب
تکبر کا ہے کہ جو تمام خصلتوں سے بدتر ہے اسواسطے خدا تعالی بعد اسکے فرماتا ہے کہ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ اور خدا نہیں دوست رکھتا کُلَّ مُخْتَالٍ ہر
اترانیوالے کو نعمت دنیا پر کہ فَخُوْرٍ نازاں اور تکبر کرنیوالا ہو دنیا کی نعمتوں اور مرتبوں اور مالوں پر اور محبت مال کی جو باعث ہوتی ہے بخل کا اور
اس سبب حقوق خدا کے مثل زکوۃ اور خمس وغیرہ کے ادا نہیں کرتا ہے اسواسطے فرماتا ہے کہ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں اور یہ
بدل ہے مختال سے یعنی خدا دوست نہیں رکھتا ہے ان لوگوں کو کہ باوجود دنیا داری اور محبت منافع دنیا کے بخل کرتے ہیں اور مال کو راہ خدا میں
خرچ نہیں کرتے ہیں وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ اور حکم کرتے ہیں آدمیوں کو بھی بِالْبُخْلِ ساتھ بخل کے وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جو شخص کہ
منہ پھیرے مال کے خرچ کرنے سے ان مقاموں میں کہ جہاں خرچ کرنا واجب ہے اور سمجھے کہ خدا تعالی کو حاجت ہے اور بازنہ رہے اسکے کہ دنیا کی
کوئی چیز جاتی ہے اور نہ خوشی کرے [illegible] کہ دنیا کی کوئی چیز ہاتھ لگی تو فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ خدا هُوَ الْغَنِیُّ وہ بے نیاز ہے
ان سے اور انکے خرچ کرنے سے الْحَمِیْدُ ستایا گیا اپنی ذات میں اور صفات میں کہ اوسکا منہ پھیرنا اسکو کچھ ضرر نہیں کرتا ہے اور اگر منہ پھیریں اور
مال کو خرچ کریں تو کچھ نفع نہیں کا فائدہ ہے خدا کو اور اپنے لطف کو بیان کرتا ہے کہ لَقَدْ اَرْسَلْنَا البتہ تحقیق بھیجا ہے ہم نے رُسُلَنَا
پیغمبروں اپنوں کو بِالْبَیِّنٰتِ ساتھ دلیلوں روشن اور معجزوں روشن کے کہ دلالت کرتی ہیں ہدایت اور [illegible] اور یا یہ کہ بھیجا ہے ہم نے ساتھ
معجزوں کے کہ دلالت کرتی ہیں سچائی پر انکے وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ اور نازل کیا ہے ہم نے ساتھ انکے کتاب کو کہ حق باطل سے جدا ہو جاوے
اور شامل ہوتی ہے وہ کتاب حلال اور حرام کے حکموں کو مثل توریت اور انجیل اور قرآن کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد کتاب سے اسم اعظم
ہے کہ جس سے علم ہر چیز کا جانا جاتا ہے اور ہمراہ انبیا کے وہ ہوتا تھا وَالْمِیْزَانَ اور نازل کیا ہے ہم نے ترازو کو لِیَقُوْمَ النَّاسُ تا کہ قائم ہوویں آدمی
بِالْقِسْطِ ساتھ انصاف کے حقوق میں سب برابر لیویں اور دیویں وقت معاملے کے اور منقول ہے کہ جبرئیل آسمان سے ترازو حضرت نوح کے پاس لائے تھے اور
کہا کہ اپنی قوم کو حکم کر کہ اس سے وزن کریں اور فرماتا ہے کہ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ اور نازل کیا ہے ہم نے لوہے کو اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت
آدم بہشت سے دنیا میں آئے تو تین چیزیں لوہے کی ہمراہ انکی تھیں ہتھوڑی اور آہرن اور سنڈاسی اور بعضی روایت میں ہے کہ پانچ چیزیں تھیں اور بعضی مفسر
کہتے ہیں [illegible] کہ خدا تعالی نے چار برکتیں آسمان سے زمین پر نازل کی ہیں لوہا اور آگ اور پانی اور نمک فِیْهِ بَاْسٌ
شَدِیْدٌ اوسمیں سختی ہے [illegible] کہ اس سے ہتھیار بنتے ہیں کہ جنگ میں کام آتے ہیں خواہ دشمن کے دفع کرنے کے واسطے ہوں مثل تلوار اور
نیزہ اور تیر اور خنجر کے اور [illegible] خواہ نفس کی حفاظت کے واسطے ہوں مثل زرہ اور خود اور چار آئینہ وغیرہ کے اور کئی مفسر کہتے ہیں کہ مراد اس سے
شمشیر ہے [illegible] علیہم السلام کی [illegible] ذوالفقار سے ہے کہ واسطے رسول خدا کے آسمان سے نازل ہوئی تھی اور رسول خدا نے امیر المومنین کو عنایت کی تھی
کہ اس سے وہ دشمنوں سے جہاد کرتے تھے اور بعضی روایت میں ہے کہ ذوالفقار ان بتوں میں سے تھی کہ جو بلقیس نے حضرت سلیمان کو بھیجی تھی اور وہ منبہ بن الحجاج
کے پاس تھی اور جنگ بدر میں امیر المومنین نے اسکو قتل کیا اور اس تلوار کو اس سے لیا اور ایک روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے ایک لکڑی درخت خرما کی ایک شاخ سے
لی اور امیر المومنین کو عنایت کی اور فرمایا کہ اس سے جہاد کرو اور جس وقت اسکو علی نے اپنے ہاتھ میں لیا تو وہ شمشیر ہو گئی اس تلوار سے وہ جہاد کرتے تھے دشمنان
خدا کو قتل کرتے تھے [illegible] حاصل [illegible] اور جہاد کرنا ہے دشمنوں سے وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور فائدے ہیں آدمیوں کے لئے
اس [illegible] اور [illegible] کہ [illegible] اور کتابیں نازل کی [illegible] حق باطل سے جدا ہو جاوے [illegible]
نازل کی [illegible] وزن کریں کہ لوگوں کے حقوق [illegible] اور لوہا نازل کیا تا کہ دشمنان دین [illegible] اور [illegible]

ولیعلم اللہ اور تا کہ جانے خدا من ینصرہ اس شخص کو کہ مدد کرتا ہے اسکو ورسلہ اور پیغمبروں اسکو ان ہتیاروں لوہے کے یعنی علم اسکا
متعلق ہو نصرت کرنیوالوں سے اور لیعلم کا لام متعلق انزلنا الحدید کا ہے یعنی وانزلنا الحدید لیعلم بالغیب ساتھ غیب کے یہ حال ہے ضمیر سے جو کہ ینصرہ میں ہے
یعنی تا علم خدا متعلق ہووے ان لوگوں کے ساتھ کہ جو مدد کرتے ہیں خدا اور اسکے پیغمبروں کی وقت غائب ہونے پیغمبروں کے یعنی جس وقت کہ پیغمبر حاضر نہوں اس وقت دین کی
وہ مدد کریں اور پیغمبروں کو مدد دینے میں کوشش کریں بخلاف منافقوں کے کہ وہ روبرو پیغمبروں کے تو مدد کرتے ہیں اور انکی غیبت میں وہ نہیں کرتے ہیں ان
اللہ قوی تحقیق خدا قوی اور زبردست ہے دشمنوں کے ہلاک کرنے پر عزیز غالب ہے سب پر اور محتاج کسیکی مدد کرنیکی نہیں کہ تا ہے اور حکم اسکا ع ۳
جہاد کیواسطے اسی لئے ہے تا کہ مستحق ہوں فائدہ پانے اور لائق ثواب الٰہی کے ہوویں اور حضرت نوح اور ابراہیم جو فضل کتنی بہار میں ہم ذکر کریں گے کہ پیغمبر انکی نسل سے ہیں ۱۹
اور پہلے تو پیغمبروں کا اجمالاً ذکر کیا اور اسکے بعد نوح اور ابراہیم کو ذکر میں خاص کرکے کہتا ہے کہ ولقد ارسلنا اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوحا نوح کو
قابیل کی اولاد میں وابراہیم اور ابراہیم کو نمرود کی قوم میں وجعلنا اور کیا ہمنے فی ذریتہما النبوۃ درمیان اولاد ان دونوں کے پیغمبری
بطریق وحی کے والکتاب اور کتاب کو یعنی ان دونوں کی اولاد میں ہمنے نبوت بخشی کہ کثرت سے انمیں سے پیغمبر ہوئے اور واسطے فرقوں کے کتاب انکو
دی اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ مراد کتاب سے لکھنا ہے کہ ہمنے لکھنا انکو سکھایا اور نوح اور ابراہیم کی اولاد کا حال بیان کرتا ہے کہ فمنہم پس بعضے
انہیں سے مہتد ہدایت پائے ہوئے تھے کہ وہ نبیوں پر اور انکی کتابوں پر ایمان لائے تھے وکثیر منہم اور بہت انمیں سے فاسقون خارج ہونے والے تھے
طریق حق سے ثم قفینا علی آثارہم پیچھے لائے ہم اوپر نشانوں ان انبیاؤں کے یعنی نوح اور ابراہیم اور انکی زمانے کے انبیا کے قدموں پر لائے ہم
برسلنا پیغمبروں اپنے کو یعنی نوح کے بعد ہود اور صالح کو اور ابراہیم کے بعد اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف وغیرہ کو وقفینا اور پیچھے
لائے ہم تمام ان پیغمبروں کے یعنی ختم کیا ہمنے انبیا بنی اسرائیل کو بعیسی ابن مریم ساتھ عیسیٰ بیٹے مریم کے وآتیناہ الانجیل اور دی ہمنے
اسکو انجیل یعنی عیسیٰ کو ہم سب انبیا بنی اسرائیل کے بعد لائے اور کتاب انجیل اسکو ہمنے دی وجعلنا اور کیا ہمنے یعنی رکھا ہمنے فی قلوب الذین
بیچ دلوں ان لوگوں کے کہ اتبعوہ پیروی کی ہے انہوں نے اسکی یعنی عیسیٰ کی رافۃ ورحمۃ مہربانی اور بخشش کو یعنی عیسیٰ کی پیروی کرنیوالوں کو
آپس میں بیان کیا ہے کہ ایک شخص دوسرے پر مہربانی کرتا تھا اور ثواب کی انکو رغبت دلاتی تھی جسنے اور یا یہ کہ پیدا کیا ہمنے بیچ دلوں انکے مہربانی اور
بخشش کو ورہبانیۃ اور طریقہ رہبانیت کو ابتدعوہا ایجاد کیا تھا انہوں نے اسکو اپنی طرف سے اور رہبانیت اصل میں منسوب ہے طرف رہبان کے
اور رہبان وہ شخص ہے کہ خوف کرنیوالے اور عبادت اور ریاضت میں اور پرہیزگاری کے اختیار کرنے میں نہایت کو پہنچا ہوا ہو اور انہوں نے اسمیں بہت مبالغہ کیا تھا
اور رہبانیت کا طریقہ انہوں نے اپنی طرف سے اختیار کیا تھا کہ ماکتبناہا علیہم نہیں فرض کیا تھا ہمنے اس رہبانیت کو اوپر انکے بلکہ انہوں نے خود اپنے
نفسوں پر اسکو لازم کر لیا تھا اور سبب اسکا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے بعد بعضے آدمی انکی امت کے انجیل کے احکام سے دست بردار ہوکر کافر ہو گئے اور
جو کچھ انمیں سے دین عیسوی پر باقی رہے تھے انہوں نے پہاڑوں میں جاکر رہبانیت اختیار کی اور نہایت خلوص سے عبادت خدا میں مشغول ہوئے اور بڑی مشقتوں کو
اپنے نفسوں پر گوارا کیا لذیذ کھانے اور پینے اور نکاح اور لباس سے ترک کر دیے بالوں کا لباس مثل ٹاٹ کے پہنتے تھے اور اسطرح کی ریاضت اور رہبانیت انپر فرض
نہیں ہوئی تھی اور انہوں نے بھی اس رہبانیت کو اپنے نفسوں پر لازم نہیں کیا تھا الا ابتغاء رضوان اللہ مگر واسطے طلب کرنے خوشنودی
خدا کے کہ خدا تعالیٰ اپنی عبادت اور پرہیزگاری سے ہمارے راضی ہو اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہتا ہے کہ میں ایک روز رسول خدا صلعم کے پیچھے اونٹ پر
بیٹھا تھا مجھے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ نصاریٰ نے رہبانیت کیونکر اختیار کیا تھا میں نے کہا کہ خدا اور پیغمبر اسکا خوب جانتے ہیں فرمایا کہ بعد عیسیٰ کے جبار لوگ
اور گردن کش ہوئے گناہ اور بدکاری کو ظاہر کیا اور مومنوں نے انکو ملامت کیا وہ انکا مقابلہ کرکے باز نہ ہوئے اور تین مرتبہ مومنوں نے ان پر جہاد کیا یہاں تک
کہ بہت سے مومن مارے گئے اور چند آدمی کم باقی رہ گئے تھے انہوں نے کہا کہ ہم عبادت خدا میں مشغول ہوتے ہیں یہاں تک کہ پیغمبر آخر الزمان کہ عیسیٰ نے جسکا وعدہ دیا ہے
پیغمبر ہو کر آئے اور ای ابن مسعود جو پیغمبر ہوکر آیا تو بعضے مجھ پر ایمان لائے اور بعضے انکار سے کافر ہو گئے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فما رعوہا نہ

رعایت کی اُن سے اس رہبانیت کی اور نہ نگاہ رکھا اُنہوں نے اسکو حق رعایتہا حق نگاہ رکھنی اسکے کا جیسے چاہیے تھا اور بہتر اور اچھا نگاہ اس طرح
نگاہ رکھنا چاہیے تھا بلکہ خدا کے قائل ہو کر تثلیث کے قائل ہوئے اور قرآن کو اُنہوں نے جھٹلایا اور بعضے دین عیسیٰ کو چھوڑ کر یہودی ہوئے ہیں اور مسلمان ہو گئے ہیں
پس دیا ہم نے خدا کہ فآتینا الذین آمنوا پس دیا ہم نے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں منہم اُنہیں سے انکو اجر ان کا اجرہم اجر انکا کہ
کثرت ثواب انکو عطا کیا وکثیر منہم اور بہت سے اُنہیں سے فاسقون نافرمان تکذیب کرنے والے ہیں ایمان سے اور ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول خدا
صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا کہ اے ابن مسعود وہ جماعت کہ پہلے تم سے تھی بہتر فرقے ہو گئے اور ایک فرقہ اُنہیں سے ناجی ہوا اور باقی کے ناری ہوئے اور ایک فرقہ اُنہیں
سے عیسیٰ کے دین پر سلاطین جابر ہوا اور بہت قتل ہوئے اور دوسرا فرقہ اُنہیں سے وہ تھا کہ طاقت جابروں سے لڑنے کی نہیں رکھتے تھے وہ شہروں میں جا بجا چلے گئے اور
رہبانیت کو اُنہوں نے اختیار کیا اور ان لوگوں کی حق میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ورہبانیۃ ابتدعوہا اور پھر اسکے فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر ایمان لایا اور میری پیروی
کی اُنہوں نے رہبانیت کی حق کی رعایت کی اور جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لایا وہ کافر ہوا اور فاسق ہوا اور فرمایا کہ لا رہبانیۃ فی الاسلام یعنی اسلام میں رہبانیت
نہیں ہے بلکہ رہبانیت میری امت کی ہجرت ہے اور جہاد ہے اور نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور عمرہ ہے اور جہاد ہے کہ حلال
کے بعد خطاب اہل کتاب سے جو ایمان لائے تھے یا ایہا الذین آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو پہلے پیغمبروں پر اتقوا اللہ ڈرو تم خدا سے
وآمنوا برسولہ اور ایمان لاؤ تم ساتھ پیغمبر اسکے کے کہ وہ محمد ہیں یؤتکم دیویگا تم کو خدا کفلین دو حصے من رحمتہ رحمت اور بخشش اپنی
میں سے ایک حصہ تو پہلے پیغمبروں پر ایمان لانے کی بابت اور دوسرا حصہ محمد صلعم پر ایمان لانے کے سبب ویجعل لکم اور مقرر کریگا واسطے تمہارے نورا
تمشون بہ نور کہ چلو تم ساتھ اس نور کے کہ روشنی میں پل صراط پر گزر جاؤ اور بہشت میں داخل ہو ویغفر لکم اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہوں کو اور
سابق کے کفر کو واللہ غفور اور خدا بخشنے والا ہے مومنین کو رحیم مہربان ہے اوپر ان کے بعد ایمان کے انکو بخشیگا اور تفسیر اہلبیت میں ہے کہ مراد کفلین سے
حسن اور حسین ہیں اور نور سے مراد علی ہیں یعنی ایمان لاؤ تم خدا اور رسول خدا پر تاکہ حق تعالیٰ شفاعت حسن اور حسین کی عطا فرمائے اور علی کی نور کی روشنی سے
صراط پر سے گزر جاؤ اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ رسول خدا نے جعفر طیار کو ستر سوار اسکے ہمراہ کرکے بجانب حبش نجاشی کے پاس تاکہ دین اسلام کی طرف
بلائیں جعفر اسکے پاس گئے اور طرف دین اسلام کے بلایا اور رغبت میں لائی اُسنے اسلام کو قبول کیا اور چالیس آدمی ہمراہ انکی ایمان لائے تھے اُنہوں نے نجاشی سے اذن
طلب کیا رسول خدا کی خدمت میں جانیکا نجاشی نے انکو اجازت دی اور وہ ہمراہ جعفر کے مدینہ میں آئے لیکن اسوقت مدینہ میں پہنچے کہ رسول خدا سپاہی جنگ احد کی
کر رہے تھے اور جسوقت محتاجگی اور فقیری صحابہ کی اور موجود ہونا سامان لڑائی کا اُنہوں نے دیکھا تو رسول خدا صلعم سے اذن طلب کیا اور جانیکا تاکہ حبشہ سے
مال اور اسباب لاکے مسلمانوں میں تقسیم کریں حضرت نے انکو رخصت دی اور اُنہوں نے وہاں سے مال لاکے مسلمانوں میں تقسیم کیا حق تعالیٰ نے یہ آیت انکی شان میں
نازل کی کہ الذین آتیناہم الکتاب من قبلہ ہم بہ یؤمنون الایہ اور جسوقت کفار اہل کتاب نے یہ اولئک یؤتون اجرہم مرتین کو سنا تو مسلمانوں پر فخر کیا اور کہا کہ جو کوئی ہم سے اور
تمہارے دونوں کی کتاب پر ایمان لاتا ہے تو اسکی واسطے دو اجر ہیں اور جو کوئی فقط تمہاری کتاب پر ایمان رکھے اور ہماری کتاب پر ایمان نہیں رکھتا ایک اجر ہے پس ہم تمہارے
ملیگا ایسی سبب سے ہم کو فضیلت ہے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو تم خدا سے اور محمد پر ایمان لاؤ ثابت قدم ہو تاکہ خدا
تمکو دو حصے دے کہ وعدہ کیا ہے اور مومنین اہل کتاب سے دو اجر کا اور اجر تمہارا انکی اجر سے کمتر نہ ہوگا تو انکی مثل ہوا ایمان لائیں کہ جیسے وہ پہلے
پیغمبروں پر اور خاتم المرسلین پر ایمان لائے ہیں ایسے ہی تم بھی سب پیغمبروں پر ایمان لائے ہو اور بعد اسکے فرمایا کہ لئلا یعلم اہل الکتاب الا یقدرون
آیہ نازل کی اور وہ مراد ان مخففہ مثقلہ کا ہے سو واسطے کہ علم کے بعد واقع ہوا ہے اور تقدیر یہ ہے کہ لیعلم اہل الکتاب انہم لا یقدرون یعنی خدا تعالیٰ مومنین
کو دو حصے نور اور رحمت اور مغفرت کی دیتا ہے تاکہ جانیں اہل کتاب جو کہ محمد پر ایمان نہیں لائے ہیں کہ قدرت نہیں رکھتے ہیں وہ کفار اہل کتاب علیٰ شیء پر
من فضل اللہ اور کسی چیز کے فضل خدا سے سو کہ وہ ہرگز فضل خدا کو نہیں پہنچ سکتے ہیں اسواسطے کہ پیغمبری اور کرامت اسوقت کہ جسوقت محمد پر ایمان لائے
اور وہ اس سعادت سے محروم ہیں پس ان بخششوں سے بھی محروم رہینگے وان الفضل اور تحقیق فضل و ثواب اور بید اللہ بیچ ہاتھ قدرت خدا کے ہے

يُؤْتِيهِ دیتا ہے اسکو مَنْ يَشَاءُ جسکو چاہتا ہے موافق مصلحت کے وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہے اور بعضے کہتے
ہیں کہ چوبیس آدمی ہیں کہ وہ دین یہود و نصاریٰ کا اختیار کرتے تھے لیکن پیغمبروں کے دین پر تھے وہ رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور اسلام کو قبول کیا ابوجہل
نے انہیں کہا کہ بد قوم ہو تم انہوں نے جواب میں اسکو کہا کہ یہ بات دیکھی ہے کہ ہم خدا پر ایمان لائیں حقتعالیٰ نے انکے واسطے اور مومنین اہل کتاب کے واسطے
مثل عبداللہ بن سلام کے اور ساتھ انکے یار دو حصے دو اجر بخشش فرمائی ان لوگوں نے صحابہ پر فخر کرکے کہا کہ ہم تم سے بہتر ہیں اس واسطے کہ ہمکو دو اجر
ہیں اور تمہارے واسطے ایک اجر ہے حقتعالیٰ نے یہ آیت نازل کی سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ یہ سورہ مدنی ہے اور اس میں بائیس آیتیں ہیں اور اسکے پڑھنے کا ثواب
کی حدیث سورہ حدید میں گزر گئی ہے اسکے پڑھنے کے ثواب کو کہیں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہتے ہیں کہ خولہ بنت ثعلبہ کہ انصار میں
تھی خوش خلق اور خوش رو تھی اور شوہر اسکا اوس بن صامت تھا اور خولہ کا شوہر تھا اور جسوقت خولہ نماز سے
فارغ ہوئی تو اوس نے طلب صحبت کا ہوا وہ سبب کسی بات کے راضی نہ ہوئی شوہر اسکا جو حمق تھا اسکو غصہ ہوا اسکو کہا انت علی کظہر امی یعنی تو مجھ پر
مانند پشت ماں میری کے ہے اور اسکو شرع میں ظہار کہتے ہیں اور ظہار کہتے ہیں وہ اس کلمہ کے کہنے سے وہ عورت شوہر پر حرام ہو جاتی ہے جب تک کفارہ نہ دیوے
اور کفارہ کا بیان آگے ذکر ہوگا اور ایام جاہلیت میں طلاق تھی اور ایلا یعنی صحبت نہ کرنیکی قسم کھانے سے طلاق واقع ہو جاتی تھی اور اسکے بعد اسکو پشیمان ہوا اور خولہ
سے کہا کہ گمان میرا یہ ہے کہ تو مجھ پر حرام ہو گئی خولہ نے کہا کہ اس امر کو تو رسول خدا سے جا کر پوچھ اسنے کہا کہ مجھکو حیا آتی ہے خولہ خود حضرت کی خدمت میں گئی اور اسوقت
عائشہ حضرت کا سر ملتی تھی کہا کہ یا رسول اللہ اوس بن صامت نے مجھکو اپنے نکاح میں لیا تھا جسوقت میں جوان تھی اور مالدار اور کنبہ بہت رکھتی تھی اور سب
مال میرا خورد برد کیا اور بہت فرزند مجھ سے جنا اور جوانی سے بیٹھ رہی ہوگئی اور میرے کنبہ کے لوگ مجھ سے جدا اور متفرق ہوگئے تو مجھکو اسنے مثل ماں کے
کر دیا ہے اور میں نہیں جانتی کہ فرزندوں کا کیا علاج کروں اگر انکو پاس چھوڑتی ہوں سب ضائع اور ہلاک ہو جائینگے اور اگر اپنے پاس رکھتی ہوں تو بھوکے
مر جائینگے اور اب وہ ظہار سے پشیمان ہوا اس مقدمہ میں کیا کوئی تدبیر ہے کہ پھر ہماری صحبت باہم بنی رہے فرمایا کہ تم اسپر حرام ہو گئی ہو کہا کہ یا رسول اللہ لفظ طلاق
کا واقع نہیں ہوا ہے فرمایا کہ میرا گمان یہی ہے کہ تو اسپر حرام ہو گئی ہے خولہ فرزندوں کی کثرت اور بچپن انکے سے اور جدائی اپنی سے کہ ایک مدت دراز اسکے ہمراہ رہی
تھی نہایت غمگین ہوئی اور دوسری بار حضرت سے عرض کی تو وہی جواب پایا پھر کہا کہ شکایت کرتی ہوں میں طرف خدا کے اپنی فاقہ اور تنہائی کی حضرت نے فرمایا کہ
اس مقدمہ میں حکم یہی ہے کہ تو اسپر حرام ہو گئی ہے اور حکم اس مقدمہ میں کچھ نہیں پایا ہے اور وہ یہی کہتی تھی کہ شکایت کرتی ہوں طرف خدا کے اپنی فاقہ اور تنہائی
اور پریشانی کی بیچ آخر عاجزی سے منہ طرف آسمان کے کیا اور کہا کہ خداوندا تحقیق میں شکایت کرتی ہوں طرف تیری اپنی فاقہ اور تنہائی کی پس نازل کر
اپنے پیغمبر کی زبان پر وہ حکم کہ جس میں میری خلاصی ہو اور رحمت ہووے وہ توبہ تھی اور عائشہ حضرت کے سر کو دھوتی تھی دوسری بار حضرت سے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ
میرے مقدمہ میں فکر کرنی چاہیے اور میرے حال پر رحم کرنا چاہیے عائشہ نے کہا کہ جھگڑے کو اپنے کوتاہ کرنا چاہیے کہ وحی پیغمبر پر نازل ہوئی اور علامت وحی کی یہ تھی کہ
اسوقت اونگھ حضرت پر طاری ہوتی تھی جسوقت عائشہ نے آدھا سر حضرت کا دھویا تو حضرت ہوش میں آئے اور خولہ کو حکم کیا کہ تو اپنے شوہر کو حاضر کر اور بعد اسکے
یہ چار آیتیں تلاوت فرمائیں قَدْ سَمِعَ اللَّهُ تحقیق سنا ہے خدا نے قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ کہنا اس عورت کا کہ جھگڑا کرتی تھی تجھسے بیچ مقدمہ
فِي زَوْجِهَا بیچ مقدمہ شوہر اپنے کے وَتَشْتَكِي اور شکایت کرتی تھی إِلَى اللَّهِ طرف خدا کے وَاللَّهُ يَسْمَعُ اور خدا سنتا ہے تَحَاوُرَكُمَا
سوال و جواب تمہارا یعنی بار بار کہنا خولہ کا ایسی اور سوال کرنا اور جواب دینا تیرا بیچ مقدمہ ظہار کے کہ تو کہتا تھا عورت سے کہ تو اپنے شوہر پر حرام ہے اور وہ کہتی تھی کہ ظہار
طلاق نہیں ہے إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ تحقیق خدا سننے والا ہے سب کی گفتگو کا بَصِيرٌ دیکھنے والا ہے انکے احوال کا اور منقول ہے کہ جسوقت عائشہ نے یہ
آیت سنی تو کہا کہ بزرگ ہے وہ شخص کہ سنتا ہے سب آوازوں کو اور کوئی آواز پوشیدہ نہیں ہے ایک عورت گھر کے گوشہ میں سوال اور گفتگو کرتی تھی اسطرح کہ
ہم بعضی بات کو اسکی سنتی تھے اور بعضی کو نہیں سنتی تھی اور خدا پر اسکی کوئی بات پوشیدہ نہ ہوئی اور بعد اسکے فرماتا ہے الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ جو لوگ
ظہار کرتے ہیں مِنْكُمْ تم میں سے مِنْ نِسَائِهِمْ اپنی عورتوں سے یعنی اپنی بیبیوں کو کہتے ہیں کہ تو مجھ پر مثل پیٹھ ماں میری کے ہے تو جانو وہ لوگ کہ مَا هُنَّ نہیں ہیں

عورتیں انکی اُمَّهٰتِهِمْ مائیں انکی حقیقت میں نہیں ہو سکتیں کہ انکی عورتیں اور مائیں میں فرق ہے اور اس کلمہ کے کہنے سے جورو ماں نہیں ہو جاتی اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ
نہیں ہیں مائیں انکی اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ مگر وہ عورتیں کہ جنا ہے انہوں نے انکو اور سوائے انکے اور عورتیں مائیں نہیں ہو جاتیں اور مثل ماں کے حرام نہیں ہوتیں کیونکہ
برابر نہیں ہو جاتیں مگر وہ عورتیں کہ جنکو خدا نے مثل ماؤں کے حرام کیا ہے جیسے کہ رسول خدا کی بیبیاں مومنین کی اور دودھ پلانیوالی عورتیں اور دودھ بہنیں والدہ کا اور
مائیں حقیقت میں وہ بھی نہیں ہیں لیکن ایسا کلمہ زبان پر لانا برا اور ناسزا ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وَاِنَّهُمْ اور تحقیق وہ مرد ظہار کرنیوالے لَیَقُوْلُوْنَ البتہ کہتے ہیں
مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ انکار کی گئی چیز کو یعنی نالائق بات ہے اور نہ سچی ہوئی بات نزدیک شرع کے وَزُوْرًا اور باطل کو یعنی کہتے ہیں وہ باطل بات کو
جبکہ حق کے مخالف ہے اور کسی وجہ سے سچی نہیں ہو سکتی وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ اور تحقیق خدا البتہ معاف کرنیوالا ہے گناہ کو توبہ کرنیوالوں کی اس قول سے
غَفُوْرٌ بخشنے والا ہے کفارہ کو فقط رحم سے اور حکم دیا ہے اور اسی کفارہ کے [illegible] ظہار کیا ہے وہ پھر حلال ہے اور مسائل اسکے تفصیل فقہ کی
کتابوں میں ہیں اور اب خدا تعالیٰ ظہار کے کفارہ کا ذکر فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ اور جو لوگ ظہار کرتے ہیں یعنی ماں کی مانند جانتے ہیں
مِنْ نِّسَآئِهِمْ عورتوں اپنی کو ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ پھر پھرتے ہیں لِمَا قَالُوْا واسطے اسکے کہ کہا ہے انہوں نے یعنی اس قول سے نادم
ہو کر طرف وجہ کے رجوع کریں [illegible] اپنی صحبت کرنی چاہیں تو کفارہ ہے فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ پس آزاد کرنا گردن ایک بندہ کا ہے یعنی اسکو
کفارہ میں ایک بندہ مومن آزاد کرنا ہے کہ زوجہ سے صحبت کرنی حلال ہو لیکن یہ آزاد کرنا واجب ہے مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا پہلے اس سے کہ
باہم مس کریں وہ دونوں یعنی ایک دوسرے کو [illegible] تماس میں [illegible] کلام کیا ہے اور [illegible] جماعت کرنی ہو اور
اگر کفارہ دینے سے پہلے جماعت کرے گا تو پھر دو کفارہ [illegible] جماعت میں کفارہ پڑتا جائیگا ذٰلِکُمْ یہ حکم کفارہ کا [illegible]
حکم کیا ہی تُوْعَظُوْنَ بِهٖ نصیحت کئے جاتے ہو تم ساتھ اسکے [illegible] وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا اسکو جو تم کرتے ہو خَبِیْرٌ خبردار ہے
اور [illegible] بندہ کی یا اسکی قیمت کی فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ پس جو
شخص نہ پائے بندہ کو تو فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ [illegible]
اور اگر [illegible] مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا پہلے اس سے کہ مس کریں وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کو فَمَنْ لَّمْ
یَسْتَطِعْ پس جو شخص نہ طاقت رکھے [illegible] فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا پس
[illegible] ذٰلِکَ یعنی
یہ فرض کیا [illegible] لِتُؤْمِنُوْا تاکہ ایمان لاؤ تم بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَرَسُوْلِهٖ اور پیغمبر اسکے [illegible]
[illegible] وَتِلْکَ اور یہ احکام حُدُوْدُ اللّٰهِ حدیں خدا کی ہیں [illegible] وَلِلْکٰفِرِیْنَ اور واسطے کافروں کے [illegible]
حدوں کو قبول نہیں کرتے ہیں عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اِنَّ الَّذِیْنَ [illegible] اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

مخالفت کرتے ہیں خدا کی اور پیغمبر اسکے کی اور انکے حکموں کے سوا اور حکموں پر چلتے ہیں کُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ذلیل اور خوار کیے جاینگے جیسے کہ
خوار کیے گئے ہیں وہ شخص کہ پہلے انسے تھے یعنی پہلے زمانے کے کفار کہ جو نبیوں سے عداوت رکھتے تھے وہ جیسے کہ ذلیل اور خوار ہوے ہلاک ہوے ویسے ہی یہ بھی ہلاک ہونگے
چنانچہ یہ لوگ ... جنگ خندق میں ہلاک ہوے وَقَدْ أَنزَلْنَا اور تحقیق نازل کی ہیں ہمنے آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ آیتیں روشن وہ قرآن ہے اور تمام معجزہ ہیں جو دلالت کرتی ہیں محمد کی نبوت کے حق ہونے پر وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ اور
واسطے کافروں کے عذاب ہے خوار کرنیوالا دنیا میں وہ قتل اور قید ہے يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ یاد کر اس دن کو جسدن اٹھاویگا انکو خدا قبروں سے جَمِيعًا سب کو
انکو ایسا نہو کہ کسیکو اٹھاوے اور کسیکو نہ اٹھاوے فَيُنَبِّئُهُم پس خبر دیگا انکو خدا بِمَا عَمِلُوا ساتھ اسچیز کے کہ کیا انہوں نے پس اس وقت وہ
نہایت شرمندہ ہونگے اور رسوائی کی خجالت سے آرزو کرینگے کہ جلدی دوزخ میں چلے جاویں أَحْصَاهُ اللَّهُ شمار کر لیا ہے ان عملوں کو خدا نے اور
اپنے علم سے انکو جانتا ہے اسواسطے کہ اسکے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور جو کچھ کہ انہوں نے کیا ہے انکے نامہ اعمال میں سب لکھا ہوا ہے
وَنَسُوهُ اور بھول گئے ہیں وہ لوگ ان عملوں کو وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ اور خدا اوپر ہر چیز کے احوال سے بندوں کے شَهِيدٌ حاضر
ہے کہ سب چیزوں کو جانتا ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ کیا نہ دیکھا تو نے کہ تحقیق خدا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ جانتا ہے اسچیز کو کہ بیچ آسمانوں کے ہے
ملائکہ اور ستارے اور برجیں وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جانتا ہے اسچیز کو کہ بیچ زمین کے ہے حیوانات اور درخت اور دریا اور پہاڑ وغیرہ مَا يَكُونُ
مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ نہیں ہوتا ہے مشورہ تین کا کہ وہ آپس میں اپنا راز بیان کریں ایک سے دوسرے إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ مگر وہ کہ خدا چوتھا انکا ہے کہ
انکا مشورہ انکو معلوم ہے جیسے کہ چوتھے آدمی کو معلوم ہوتا ہے اور ابو جعفر نے تکون پڑھا ہے تے کے ساتھ وَلَا خَمْسَةٍ اور نہیں ہوتا ہے مشورہ پانچ آدمیوں کا
إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ مگر یہ کہ وہ خدا چھٹا انکا ہے کہ وہ انکے بھیدوں کو جانتا ہے جیسے کہ چھٹا آدمی اگر انمیں شریک ہو کر جانتا وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ
اور نہ کمتر اس تعداد سے وَلَا أَكْثَرَ اور نہ زیادہ پانچ سے إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ مگر وہ کہ ہمراہ انکے ہے اپنے علم سے اور یعقوب نے اکثر کو مرفوع پڑھا ہے من نجوی کے
محل پر عطف کر کے ... وہ مرفوع ہوگا بسبب ابتدا کے ہمراہ ہے أَيْنَ مَا كَانُوا جہاں کہیں کہ وہ ہوویں خواہ آسمانوں میں
خواہ زمین میں ثُمَّ يُنَبِّئُهُم پھر خبر دیویگا انکو بِمَا عَمِلُوا ساتھ اسچیز کے کہ کیا انہوں نے دنیا میں يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے یعنی قیامت کے
روز انکو خبر دیگا کہ جس سے وہ رسوا ہونگے اور ان اعمال پر انکو سزا دیویگا إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تحقیق خدا ساتھ ہر چیز کے عالم ہے اور ہر شخص کے
بھیدوں کو جانتا ہے اور آسمان اور زمین میں سب کی چیزوں کو برابر جانتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ یہودی اور منافقین باہم مومنین سے الگ بیٹھ کر مشورہ
کیا کرتے تھے جس وقت کوئی لشکر جہاد میں گیا ہوتا تھا اور مسلمانوں کی طرف دیکھ کر آنکھوں سے اشارہ کرتے اور مومنین انکا یہ حال دیکھتے تو انکو گمان ہوتا کہ انکو ہمارے
قرابتیوں کی جو کہ جہاد میں گئے ہیں خبر پہنچی ہے کہ وہ یا تو قتل ہوئے ہیں اور یا بھاگ گئے ہیں یا کوئی اور آفت واقع ہوئی ہے یہ مشورہ انکا دیکھ کر مومنین کو بہت فکر ہوتا
جب یہ حال انکا مومنین دیکھتے تو رسول خدا سے شکایت کرتے اور وہ حضرت انکو منع کرتے کہ تم مومنین کے قریب بیٹھ کر مشورہ اور سرگوشی نہ کیا کرو وہ اس امر سے
باز نہ آتے خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ کیا نہیں دیکھتا ہے تو طرف ان لوگوں کے کہ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ منع کیے گئے ہیں آپس
چپکے سے اور سرگوشی کرنے سے ثُمَّ يَعُودُونَ پھر عود کرتے ہیں اور پھرتے ہیں اور رجوع کرتے ہیں لِمَا نُهُوا عَنْهُ واسطے اسچیز کے کہ منع کیے گئے ہیں وہ
اس سے یعنی انکو منع کیا جاتا ہے کہ تم مسلمانوں کے قریب بیٹھکر مشورہ نہ کیا کرو لیکن وہ باز نہیں آتے ہیں اور اسیطرح سرگوشی کرتے ہیں وَيَتَنَاجَوْنَ اور آپس میں
راز کہتے ہیں عناد اور حسد کے سبب سے بِالْإِثْمِ ساتھ گناہ کے یعنی ساتھ اسچیز کے کہ گناہ میں کر دیتی ہے وہ انکو جیسے کہ رنج دینا مومنین کو اور آزار پہنچانا انکو اور انکے
غمگین کرنے وَالْعُدْوَانِ اور راز کہتے ہیں ساتھ تعدی اور ظلم کے مومنین پر کہ وہ انکا ... ہے وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ اور مشورہ کرتے ہیں
ساتھ نافرمانی پیغمبر کے کہ مخالفت حضرت کی ہے ... آپس میں ... کہ جس وقت یہودی حضرت کی مجلس میں آتے تو حضرت کو کہتے السام علیک اور سام
کے معنی ہیں موت اور یہ حضرت کو جواب میں فرماتے کہ وعلیکم یعنی اور تمپر ... ہے اسیطرح ... یہودی رسول خدا صلعم کے پاس آئے تو ویسے ہی انہوں نے کہا

عائشہ نے یہ سنکر کہا کہ تمکو موت ہو اور درد اور غضب خدا کا اور دوری رحمت خدا سے اور نزدیکی عذاب خدا کی حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ سختی نکر بلکہ نرمی
کر [illegible] عائشہ نے کہا کہ تمنے سنا نہیں کہ یہ کیا کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تو نے سنا نہیں کہ میں نے رد کیا ہے انکے کلام کو اور انکا کلام انکو جواب یہی کافی ہے حق تعالی نے یہ
آیت نازل کی کہ وَاِذَا جَآءُوْكَ اور جب وقت آتے ہیں یہودی تیرے پاس تو حَيَّوْكَ دعا دیتے ہیں تجھکو ایسے تحیہ سے بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ
ساتھ اسکے کہ نہیں دعا دی ہے تجھکو ساتھ اسکے خدا نے یعنی وہ سلام کی جگہ تجھکو سام کہتے ہیں وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اور کہتے ہیں بیچ نفسوں اپنے کے
یعنی جی میں اپنے کہتے ہیں لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ کیوں نہیں عذاب کرتا ہے ہمکو خدا بِمَا نَقُوْلُ ساتھ اسکے کہ کہتے ہیں ہم یعنی اگر یہ پیغمبر ہوتا تو ہم جو
اسکی اہانت کرتے ہیں اس سبب سے خدا ہمکو عذاب کرتا خدا تعالی انکو جواب میں فرماتا ہے حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ کافی ہے انکو دوزخ واسطے عذاب کے
يَصْلَوْنَهَا داخل ہوویں گے اسمیں فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ پس بری ہے وہ دوزخ جگہ پھرنیکی کہ ہر قسم کے عذاب پاویں گے اب ایمانداروں کو منع
[illegible] کرتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِذَا تَنَاجَيْتُمْ جس وقت بھید کہو تم آپس میں فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ
پس بھید نکہو ساتھ گناہ کے وَالْعُدْوَانِ اور تعدی اور ظلم کے وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اور نافرمانی پیغمبر کی جیسے یہودی اور منافقین
کہتے ہیں پس ایسا نکہو تم آپس میں جیسے کہتے ہیں منافقین کہ طرف تمہارے خطاب ہے وہ لوگ کہ اقرار ایمان کا کرتے ہو اور دعوی کرتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں اور نفاق سے
جس وقت آپس میں بھید کہو تو ایسا کہو جیسے کہ مومن کہتے ہیں وَتَنَاجَوْا اور راز کہو تم بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ساتھ نیکی اور پرہیزگاری کے اور [illegible] ایسے کہ
جسمیں مومنین کی خیر ہو اور نافرمانی پیغمبر کی نہو وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے ہر کام میں الَّذِيْٓ اِلَيْهِ وہ خدا کہ طرف اسکے تُحْشَرُوْنَ
حشر کئے جاؤ گے ایکجگہ میں موافق اسکے حکم کے اور تمکو موافق تمہارے اعمال کے جزا دیگا اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ سوا اسکے نہیں کہ راز
کہنا تعدی اور نافرمانی پیغمبر کی جانب شیطان سے ہے الف لام النجوی کا عہد کا ہے [illegible] طرف اس نجوی کے کہ جسمیں گناہ اور تعدی اور نافرمانی پیغمبر کی ہو
اس نجوی کو خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ جانب شیطان سے ہے لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ غمگین کرے وہ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں وَلَيْسَ
اور نہیں ہے وہ شیطان یا وہ راز کہنے والے کہ وہ گناہ اور معصیت کا ہے بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا ضرر کرنیوالا انکا کسی شیئ کو کہ وسوسہ ڈالے
مومنین کو ضرر پہنچا سکے اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتھ حکم خدا کے اور مشیت اور مصلحت اسکی کہ اگر مصلحت خدا ہو اور انکو دشمن سے فریب کے
رنج ہو وَعَلَى اللّٰهِ اور اوپر خدا کے فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ چاہئے کہ توکل کریں مومنین اور متوجہ ہوں اپنے خدا کی طرف [illegible]
[illegible] اور منافقوں سے خوف نکریں ابن مسعود نے جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسوقت تم تین آدمی ہو تو دو آدمی
تمہیں سے تیسرے کو علیحدہ کر کے آپس میں اپنا راز نکہیں اور سرگوشی نکریں اس سبب سے کہ وہ تیسرے کو رنج ہوگا اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہوں تو مضائقہ نہیں
کہ دو آدمی آپس میں اپنا راز پوشیدہ کہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی خواب بد دیکھے تو بعد بیدار ہونیکے یہ آیت پڑھے
اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ آخر تک اور بعد اسکے کہے کہ اللہم بحق محمد وآل محمد [illegible] شر ما رأیت فی منامی اور اس خواب کو کسی کے روبرو بیان نکرے کہ خدا تعالی
اس خواب کے شر کو اس سے باز رکھیگا اور کہتے ہیں کہ مراد آیت سے خوابہای پریشان ہیں کہ آدمی [illegible] دیکھتا اور انکو وہ خوابیں مغموم کرتی ہیں اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سبب اس آیت کے نازل ہونیکا یہ ہے کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلعم نے قصد کیا ہے کہ وہ اور
فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین علیہم السلام مدینہ سے باہر نکلیں اور وہ سب انکو ہمراہ لیکر رسول خدا صلعم جانب [illegible] روانہ ہوئے اور ایک مقام پر پہنچے کہ وہاں
درخت خرما کا اور پانی تھا پس رسول خدا نے ایک گوسفند کہ اسکے کان [illegible] خرید کیا اور اسکے ذبح کرنیکا حکم دیا اسی وقت اس گوسفند کو ان بزرگوں نے
کھایا تو سب کے سب [illegible] اور فاطمہ زہرا [illegible] خواب سے بیدار ہوئیں لیکن رسول خدا صلعم سے اس خواب کو بیان نکیا اور جسوقت صبح ہوئی تو رسول خدا صلعم دراز گوش
پر سوار ہو کر تشریف لائے اور فاطمہ زہرا کو [illegible] حکم کیا کہ امیر المومنین اور حسن اور حسین علیہم السلام [illegible] مدینہ سے باہر [illegible] کہ فاطمہ علیہا السلام نے جو خواب میں
دیکھا تھا اسی وقت مدینہ کی دیوار سے باہر نکلے تو [illegible] رسول خدا جانب [illegible] روانہ ہوئے [illegible] فاطمہ [illegible] خواب [illegible]

ایک مقام پر پہنچ کر وہاں پانی اور درخت خرما تھے اور رسول خدا صلعم نے پہلے ہی کو سفر جیسا کہ فاطمہ نے خواب میں دیکھی تھی خبر دیدی اور انکو ذبح کرنے کا
حکم دیا پس وہ ذبح کی گئی اور بھونی گئی جس وقت انہوں نے ارادہ کیا کہ کھانا کھائیں تو فاطمہ اٹھ کر ایک جانب کو چلی گئیں اور رو رہی تھیں [illegible]
کھا کر مر جاؤنگے رسول خدا صلعم نے فاطمہ کو بلایا اور پوچھا کہ تو کیوں روتی ہے کہا کہ یا رسول اللہ خواب میں ایسا ایسا دیکھا ہے اور آپ نے بھی کیا جو کچھ
خواب میں دیکھا تھا میں نے [illegible] تاکہ تم کو ڈرا ہوا نہ دیکھوں پس رسول خدا کو غصہ آیا اور دو رکعت نماز کی پڑھیں اور دعا مانگی پروردگار سے تو کہا
جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ یہ شیطان ہے کہ [illegible] اس نے فاطمہ کو وہ خواب دکھلایا تھا اور مومنین کو وہ ستاتا ہے اور ایذا دیتا ہے جس سے کہ
وہ غمگین ہوتے ہیں رسول خدا صلعم نے جبرئیل کو حکم دیا وہ اسکو پکڑ لائے رسول خدا نے اس سے فرمایا کہ تو نے ہی فاطمہ کو یہ خواب دکھلایا تھا کہا کہ ہاں پس اس پر
تین مرتبہ تھوک کر اسکو تین مقام میں [illegible] پھر جبرئیل نے حضرت سے کہا کہ جب آپ کسی چیز کو خواب میں دیکھیں کہ جسکو آپ مکروہ معلوم ہوتی ہو یا مومنین میں سے کوئی کچھ دیکھے کہ جو کہ
معلوم ہوتی ہو یا مومنین کوئی دیکھے تو یہ کہے کہ اعوذ بما عاذت ملائکة الله المقربون وانبیاء الله المرسلون وعباده الصالحون من شر ما رایت من
رؤیای اور الحمد اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے اور اپنی جانب چپ کے تین مرتبہ تھوکے پس وہ خواب اسکو
ضرر نہ پہنچائیگا پس خدا تعالی نے اپنے پیغمبر پر یہ آیت نازل کی کہ انما النجوی من الشیطان آخر تک کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ نے جگہ کا تنگ کر رکھی تھی اور
اگر کسی کو بیٹھنے کا ارادہ ہوتا تھا تو اسکو اپنے پاس جگہ نہیں دیتے تھے جمعہ کے دن رسول خدا مسجد کے اندر بیٹھے تھے اور وہ جگہ زیادہ گنجائش
بیٹھنے کی نہ تھی ایک جماعت بدر کے آدمیوں کی کہ انمیں سے ایک شخص ثابت بن شماس تھا رسول خدا صلعم کی مجلس اقدس میں آئی اور دیکھا انہوں نے کہ
صحابہ گرد حضرت کے بیٹھے ہیں وہاں کھڑے ہو کر انہوں نے کہا کہ السلام علیک ایہا النبی ورحمة الله وبرکاته حضرت نے انکو سلام کا جواب دیا
بعد اسکے انہوں نے صحابہ کو سلام کیا انہوں نے بھی انکو سلام کا جواب دیا لیکن مسجد میں جگہ خالی نہ تھی وہ لوگ وہاں کھڑے رہے اور انتظار کرتے تھے کہ کوئی انکو جگہ
دیوے اور رسول خدا صلعم بدر والوں کی عزت بہت کرتے تھے جس وقت کہ انکو بیٹھنے کی جگہ نہ ملی حضرت کو رنج ہوا اور فرمایا کہ اے فلانے اور اے فلانے کھڑے ہو جاؤ
وہ لوگ کہ مہاجرین میں سے تھے [illegible] کھڑے ہوئے اور بدر کے لوگوں کو جگہ خالی کر دی منافقوں نے اس مقدمہ میں مجال پا کر زبان طعن کی
دراز کی اور کہا کہ تم کہتے ہو کہ ہمارا صاحب عادل اور منصف ہے اور حال یہ ہے کہ پہلے لوگوں کو [illegible] لوگوں کے واسطے اٹھا دیا اور یہ امر مخالف عدالت و انصاف [illegible]
[illegible] پیغمبر کی رائے کو پسند کرکے یہ آیت نازل کی یا ایہا الذین آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر اذا قیل لکم
جب کہا جاوے واسطے تمہارے کہ تفسحوا فی المجالس جگہ کشادہ کرو تم بیچ مجلسوں کے کہ ذکر خدا یا تلاوت قرآن یا وعظ یا امر خیر کی مجلس ہو [illegible]
مومنین کہیں [illegible] جس وقت تم کو کوئی دوسرا جگہ کشادہ کرنے کو کہے یا زبان سے کہے [illegible] لیکن بیٹھنا چاہتا ہو [illegible] چاہیے کہ
فافسحوا پس جگہ کشادہ کرو تم اور انکو بیٹھنے دیو یفسح الله لکم جگہ کشادہ کریگا خدا واسطے تمہارے قبروں میں یا بہشت میں یا
[illegible] اور باغ میں کشادہ کریگا اور یا یہ کہ تمہاری روزی میں کشادگی کریگا اور کہتے ہیں کہ لوگ رسول خدا کی مجلس اقدس میں بیٹھتے تھے اور اگر انمیں سے
کسی کو کسی کام کے واسطے بلایا [illegible] نہیں اٹھتے تھے [illegible] جب یہ آیت نازل ہوئی کہ واذا قیل انشزوا اور جب
کہا جاوے واسطے تمہارے [illegible] فانشزوا پس کھڑے ہو جاؤ تم [illegible] اور کہتے ہیں کہ لوگوں کو رسول خدا نے اٹھایا
تھا اور منافقین نے طعن کیا تھا حق تعالی نے انکی دفع [illegible] کے واسطے یہ آیت نازل کی کہ حکم خدا کا بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ رسول اللہ نے کیا تھا کہ اپنی مجلس میں سے
بعضے آدمیوں کو [illegible] اٹھا دیا تھا اور بعضی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ جس وقت [illegible] کہ کھڑے ہو تم [illegible] اور جلدی کرو [illegible]
[illegible] کھڑے ہو جاؤ تم اور [illegible] کھڑے ہو جاؤ اور جلدی کرو تو پس کھڑے ہو جاؤ [illegible]
[illegible] تمام اعمال [illegible] یرفع الله بلند کریگا خدا الذین آمنوا منکم ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں تم میں سے
[illegible] والذین اوتوا العلم اور بلند کریگا ان لوگوں کو [illegible]

عالم شہید سے بہتر ہوگا دَرَجٰتٍ درجے یعنی کئی درجے انکے بلند کریگا اُن لوگوں سے کہ نہیں دیئے گئے ہیں وہ علم اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ فضیلت عالم کی
شہید پر درجہ ہے اور فضیلت شہید کی عابد پر درجہ ہے اور فضیلت رسول کی تمام عالم پر درجہ ہے اور فضیلت قرآن کی سب کلاموں پر
مانند فضیلت خدا کے ہے اوپر کل مخلوقات کے اور فضیلت عالم کی تمام آدمیوں پر مانند فضیلت میری کے ہے ادنیٰ آدمی پر اور فرمایا ہے حضرت نے کہ فضیلت
عالم کی عابد پر مثل فضیلت چاند کے ہے ستاروں پر شب چہاردہم کو اور فرمایا حضرت نے کہ درمیان عالم کے اور عابد کے سو درجے کا فرق ہے اور درمیان دو
درجے کے سو برس کی راہ کا فرق ہے کہ گھوڑا تیز دوڑنے والا ستر برس تک درمیان ان دو درجوں کے دوڑے تو ایک درجہ سے دوسرے درجہ کو پہنچے اور فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ قیامت کے روز تین گروہ شفاعت کرینگے اول تو انبیا اور بعد انکے علما اور بعد انکے شہدا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے
روز خدا تعالیٰ سب آدمیوں کو ایک جگہ جمع کریگا اور ترازو رکھے جائینگے پس وزن کیا جائیگا خون شہدا کا علما کی دوات کی سیاہی کے ساتھ
پس غالب اور گراں ہوگی وہ سیاہی خون شہدا پر اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ عالم کہ جسکے علم سے فائدہ حاصل کیا جاوے وہ بہتر ستر
ہزار عابد سے ہے اور مراد علم سے دین کا علم ہے یعنی جاننا حلال اور حرام کا اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ عالم کی مجلس میں حاضر ہونا بہتر ہے ہزار رکعت [illegible]
اور فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی کسی کو علم دین سکھلاتا ہے اسکو [illegible] اور کل اہل آسمان و زمین یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں دریا میں
اور منقول ہے کہ جو کوئی علم دین سیکھنے جاتا ہے خدا تعالیٰ اسکو جنت کی راہ لیجاتا ہے اور اسکے پاؤں کے نیچے ملائکہ اپنے پر بچھاتے ہیں اور منقول ہے کہ جو کوئی
کسی کو ایک مسئلہ دین کا تعلیم کریگا خدا تعالیٰ قیامت کے دن ہزار برس کی راہ نور کی اسکی گردن میں ڈالیگا اور اگر ہزار گناہ ہونگے بخش دیگا اور [illegible]
اسکے واسطے بنائیگا اور جتنے بال کہ اسکے بدن پر ہیں انکے شمار کے موافق ثواب حج اور عمرہ کا اسکے واسطے لکھیگا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ
سلیمان بن داؤد کو اختیار دیا گیا درمیان علم اور ملک اور مال کے پس انہوں نے اختیار کیا علم کو پس [illegible] ملک اور مال بھی
انہوں نے پایا اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ بعد رسول خدا کے علی کے برابر کسی کا درجہ اور فضیلت نہیں ہے [illegible] زیادہ عالم تھے [illegible]
علی کی طرف رجوع کرتے تھے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا تعالیٰ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اور [illegible] ان سب [illegible] قول اور
سے خَبِيْرٌ خبردار اور جاننے والا ہے پس سب کو موافق عمل کے جزا دیگا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ بہت آدمی رسول خدا کے پاس آمد و رفت
رکھتے تھے اور حضرت سے بہت مسائل پوچھتے تھے اور ایسے بیہودہ سوال کرتے تھے کہ جس سے حضرت کو رنج ہوتا تھا اور آپس میں طرح طرح کی گفتگو کرتے تھے جو
باعث ملال خاطر حضرت کے ہوتے تھے اور بسبب خلق نیک اپنے کے آپ انکو منع نہ کرتے تھے اور تونگر اور آسودہ آدمی حضرت کے پاس بہت آتے تھے اور دیر تک بیٹھے
رہتے تھے اور انکی کثرت کے سبب سے صحابہ فقرا کو جگہ بیٹھنے کی نہیں ملتی تھی اور سب یہ بھی حضرت کو بہت مکروہ معلوم ہوتا تھا اور ظاہر نہیں کر سکتے تھے
حق تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے پیغمبر کو اس مشقت سے نجات بخشے اور کثرت کو قلت سے بدل دے تو یہ آیت نازل کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ جس وقت راز کہو تم پیغمبر سے فَقَدِّمُوْا پس مقدم کرو تم بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ آگے راز
کہنے اپنے کے صَدَقَةً صدقہ کو یعنی جس وقت تم پیغمبر سے راز کہو چاہئے کہ پہلے کچھ تصدق کرو اور راہ خدا میں دو اور بعد اسکے اپنا راز کہو
اس آیت میں بڑی تعظیم ہے رسول کی اور [illegible] کثرت سوال سے ہے اور فرق ہوتا درمیان مخلص اور منافق کے اور فرق معلوم ہوتا درمیان
دوست دنیا اور دوست آخرت کے اور حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ جس وقت رسول خدا صلعم سے کسی حاجت کا سوال کرو تو پہلے تصدق کرو تاکہ حاجت روائی
تمہاری جلد ہو چنانچہ اس زمانہ کے لوگوں نے نہیں کیا مگر امیر المومنین علیہ السلام نے کہ انہوں نے ایک دینار کو تصدق [illegible]
سے راز کہا ذٰلِكَ یہ صدقہ دینا آگے راز کہنے کے خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے [illegible] وَاَطْهَرُ اور [illegible]
اسکے کرنیکی [illegible] امیر المومنین علیہ السلام [illegible] یہ آیت نازل ہوئی [illegible]
[illegible] ایک دینار [illegible]

تصدق کرے جیسے عوض کی کہ یہ لوگ اسکی طاقت نہیں رکھتے ہیں پس اسکو کیا دینا چاہیے کہا کہ ایک دانہ جو یا ایک حبہ سونا چاہیے فرمایا کہ تو بیشک زاہد ہے یعنی تھوڑا دینا چاہتا ہے بہت کم پھر جسوقت
کہ حضرت نے یہ مقدار مقرر کیا تو لوگوں کو بہت دشوار معلوم ہوا اور بعضے نے تونگی کے سبب سے اور نہ تونگری کے بخل کے سبب سے سوائے حضرت علی علیہ السلام کے پاس جانا موقوف کیا اور
میں اپنے مال میں سے ایک دینار اپنے پاس رکھتا تھا اسکو میں نے دس درم کو بیچا اور ہر بار ایک درم تصدق کرتا تھا اور رسول خدا سے راز کہتا تھا اور مسائل پوچھتا تھا اور
خلوت میں علوم کے راز سے واقف ہوتا تھا اور مخالف اور موافق کی دونوں کی کتاب میں لکھا ہے کہ علی نے فرمایا کہ کتاب خدا میں ایک آیت ہے کہ مجھ سے
پہلے کسی نے اسپر عمل نہیں کیا ہے اور نہ بعد میرے کوئی اسپر عمل کریگا اور جامع الاصول میں لکھا ہے کہ صحابہ میں کسی نے اس آیت پر عمل نہیں کیا ہے سوا علی بن ابیطالب کے
اور کشاف میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ علی میں تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر مجھ میں ایک بھی انمیں سے ہوتی تو
میرے نزدیک وہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہوتی ایک تو فاطمہ زہرا کا انکے نکاح میں ہونا حالانکہ بڑے بڑے بزرگ اور نامی آدمی قریش کے انکی درخواست کرتے تھے اور
دوسرے علم دینا رسول خدا کا انکو روز جنگ خیبر اور تیسرے آیہ نجوی کہ اسپر سوا انکے کسی نے عمل نہیں کیا ہے اور مصنف
طالب حق پر ظاہر ہے کہ اختیار کرنا علی کا تصدق کرنے کو اور نجوی کو اور حضرت کی مناجات اور توجہ انکی ملاقات پر دلیل ہے
افضل ہونے علی میں تمام صحابہ سے اور بیٹھے رہنا ابوبکر اور عمر اور عثمان کا باوجود آسودگی اور تونگری کے اور ترک کرنا نجوی رسول خدا کا اور محروم رہنا اس
سعادت کبری سے دلالت کرتا ہے انکی حرص اور بخیلی پر طرف مال دنیا کے اور رغبت انکی پر طرف دنیا ناپائدار کے اور علی باوجود فقر اور فاقہ کے اس سعادت سے محروم
نہ ہوا اور تفسیر مدارک اور تفسیر زاہدی اور تفسیر بحر مواج شہاب الدین دولت آبادی میں جو بڑی معتبر کتابیں اہلسنت کی ہیں لکھا ہے کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ
فرمایا ہے کہ اس آیت پر کسی نے عمل نہیں کیا ہے مجھ سے پہلے اور نہ بعد میرے اسپر کوئی عمل کریگا میرے پاس ایک دینار تھا اسکو میں نے خرچ کیا جسوقت کہ میں جناب رسول خدا سے
راز کہتا تھا تو انمیں سے ایک درم کو تصدق کرتا تھا اور دس مسئلے میں نے رسول خدا سے پوچھے اور حضرت نے جواب انکا مجھکو دیا میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وفا کیا چیز ہے
فرمایا کہ توحید اور شہادت لا الہ الا اللہ کی پھر میں نے پوچھا کہ فساد کیا ہے فرمایا کہ کفر اور شرک ساتھ خدا تعالی کا اور بعد اسکے میں نے پوچھا کہ حق کیا ہے فرمایا کہ اسلام اور
قرآن اور ولایت یعنی خلافت جسوقت منتہی ہو تو وہ طرف تیرے اور بعد اسکے باقی کے اور مسئلے لکھے ہیں لیکن اس مقام میں غور کرنا چاہیے اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے کہ
رسول خدا فرماتے ہیں کہ حق تین چیزیں ہیں اسلام اور قرآن اور خلافت جسوقت منتہی ہو تو وہ طرف علی کے اور علی کے پاس جسوقت کہ پہنچے اور علی سے پہلے لوگوں کی
خلافت کو حق نفرمایا پس وہ باطل ٹھہری اور علی کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوئی اور اگر پہلوں کی خلافت بھی حق ہوتی تو چاروں کی خلافت کو حق فرماتے نہ
تنہا علی کی خلافت کو اور اگر ولایت یعنی دوستی ہو تو اس صورت میں بھی مطلب ثابت ہے اسواسطے کہ جسوقت علی کی دوستی حق ہوئی اور پہلوں کی دوستی باطل
ہوئی تو خلافت بھی انکی باطل ہے کہ جسوقت دوستی انکی باطل ہوئی تو خلافت انکی کیونکر حق ہوگی پس مطلب ہمارا ثابت ہوا اور سوا اسکے دوسرے مقام میں
بھی علی کا اور رسول خدا کا آپس میں راز کہنا اور فضیلت علی کی کل صحابہ پر ثابت ہے چنانچہ ملا علی قاری نے شرح مشکوۃ میں لکھا ہے کہ جابر بن عبداللہ سے
منقول ہے کہ دعا رسول اللہ علیا الی الطائف فانتجاہ فقال الناس او بعض اصحابہ لقد طال نجواہ مع ابن عمہ یعنی بلایا رسول خدا نے
علی کو طرف طائف کے پس راز کہا حضرت علی سے پس کہا آدمیوں نے یعنی منافقوں نے یا عام صحابہ نے کہ بیشک تحقیق دراز ہوا راز کہنا انکا ساتھ ابن عم انکے
کے اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کہنے والے لقد طال نجواہ مع ابن عمہ کے منافقین یا عام صحابہ تھے اور شیخ متقی نے کنز العمال میں اسی حدیث میں فقال الناس
کی جگہ فقال ابوبکر لکھا ہے پس اس نقل سے معلوم ہوا کہ کہنے والا لقد طال نجواہ مع ابن عمہ کا ابوبکر ہے اور ملا معین الدین نے اپنی تفسیر میں ابوبکر کی جگہ
عمر کا نام لکھا ہے اور ملا علی قاری جو اس سے غافل تھا سواے اسکے ناس کی تفسیر میں منافقوں یا عوام صحابہ لکھی ہیں اور جسوقت یہ حدیث موافق
کہنے ملا علی قاری کے تسلیم کیجئے تو لازم آتا ہے کہ ابوبکر اور عمر منافقین یا عام صحابہ میں سے ہیں کہ جنکو کچھ قدر اور منزلت نہ تھی رسول خدا کے نزدیک نہ صحابہ
کبار میں جیسا کہ اہلسنت سمجھتے ہیں اور ... احمد بن ہارون خراسانی نقل کرتا ہے کہ پوچھا امام علی بن موسی الرضا سے کہ صدقہ کس سبب سے حرام ہوا فرمایا کہ
اللہ تعالی نے سوال کیا ہے اسکو جانو کہ جسوقت ... صدقہ ... اپنے نبی ... اللہ تعالی نے ... صدقہ لینے سے جبکہ آلودہ گناہ ہے اور

آیۂ نجوی پر عمل فقط علی نے کیا

حضرت علی کی ... صحابہ ...

یہ آیت تلاوت فرمائی کہ یا ایہا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول الخ اور فرمایا کہ کسی نے اس آیت پر عمل نہیں کیا ہے سوائے امیر المومنین علیہ السلام کے کہ صدقہ دیا اور رسول خدا
سے راز کہا اور یہ حکم ایک روز رہا اور دوسری روایت میں ہے کہ یہ حکم ایک ساعت میں تھا اور سوائے امیر المومنین علیہ السلام کے اس ساعت میں صدقہ دیا اور بعد اسکے حق تعالیٰ نے اس
حکم کو منسوخ کیا کہ بعد اسکے آیتہ کا اور فقیروں اور تونگروں کو سبکو اجازت دی کہ بدون صدقہ دئے رسول خدا سے راز کہیں اور اول فقیروں کے حال میں فرماتا ہے کہ
فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا پس اگر نہ پاؤ تم صدقہ دینے کے واسطے کسی چیز کو تو فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ پس تحقیق خدا بخشنے والا ہے یعنی درگذر کی اس شخص کے
بدون صدقہ کے راز کہنے میں رَّحِیْمٌ مہربان کہ بندہ کو ایسی تکلیف نہیں دیتا ہے جس کی کہ وہ طاقت نہ رکھے اور اب تونگروں کو خطاب کرتا ہے غصہ سے واسطے
معاف کرنے صدقہ کے کہ ءَاَشْفَقْتُمْ کیا ڈر گئے تم فقیر ہو جانے سے اَنْ تُقَدِّمُوْا اس سے کہ مقدم کرو تم یعنی پہلے دو تم بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوٰىكُمْ نزدیک راز کہنے اپنے کے صَدَقٰتٍ صدقوں کو یعنی تم نے جو صدقہ نہ دیا اور صدقہ کے بعد راز کہنا اختیار نہ کیا تم ڈر گئے کہ مبادا ہو کہ
صدقہ دینے سے ہم فقیر ہو جائیں فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا پس جبکہ نہ کیا تم نے اس کام کو وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اور توبہ قبول کی خدا نے تمہاری اور
صدقہ دینا تمکو معاف کیا اور اس حکم میں تمکو چھوڑ دیا اور تقصیر سے تمہاری درگذر کی فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس قائم رکھو تم نماز کو ہمیشہ اسکو شروع رکھو
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو تم زکوٰۃ کو جو کہ تم پر فرض کی ہے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی اور پیغمبر اسکے کی سب حال میں
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ اور خدا خبردار ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اسکے کہ کرتے ہو تم ظاہر میں یا باطن میں موافق اسکے تمکو جزا دیگا اور اس آیت میں شرف اور
بزرگی جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ظاہر ہے اسلئے کہ خدا تعالیٰ کے علم میں گذر چکا تھا کہ اس آیت پر سوائے علی کے اور کوئی عمل نہ کریگا اور فرمانبرداری اس امر کی
دوسرے شخص میں ثابت نہوگی لہذا باعث اس آیت نجوی کے نازل ہوا اور پھر اسکو منسوخ کریگا ظاہر کرنا علی کی فضیلت کا ہوا اور کہتے ہیں کہ عادت
منافقوں کی یہ تھی کہ یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے اور مومنین کے راز اور پوشیدہ باتیں انسے کہتے تھے اور ان سب میں سے ایک شخص عبد اللہ بن نبتل تھا کہ وہ
منافق رسول خدا کے پاس اکثر نشست و برخاست رکھتا تھا اور حضرت کی باتوں کو یہود سے کہا کرتا تھا ایک روز رسول خدا صلعم اپنے حجرہ طاہرہ میں تشریف رکھتے تھے اور چند
صحابی حضرت کے پاس موجود تھے حضرت نے فرمایا کہ اس وقت تمہارے پاس وہ آدمی آئیگا کہ دل اسکا متکبر ہے اور دیکھنا اسکا ایسا ہے جیسا شیطان کی نظر سے وہ نگاہ کرتا ہے ناگاہ
ابن نبتل آیا اور وہ کبود چشم تھا حضرت نے اس سے فرمایا کہ تو اور تیرے یار کس سبب سے مجھکو گالیاں دیتے ہیں اسنے سوگند کھائی کہ نہیں دیتا اور اپنے یاروں کو لایا انہوں نے بھی سوگند
کھائی اور کہا کہ ہم ایسی بے ادبی نہیں کرتے ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا کیا نہیں دیکھا ہے تو طرف ان لوگوں کے کہ دوستی
کی انہوں نے یعنی کیا نہیں دیکھتا ہے تو طرف منافقوں کے کہ دوستی کی انہوں نے قَوْمًا اس قوم سے کہ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ غصہ کیا ہے
خدا نے اوپر انکے یعنی یہودی کہ خدا نے انپر غصہ کیا ہے اور انسے منافقین دوستی رکھتے ہیں کہ مَا هُمْ نہیں ہیں وہ منافقین مِّنْكُمْ تم میں سے وَلَا مِنْهُمْ
اور نہ انمیں سے یعنی اور نہ وہ یہود میں سے ہیں بلکہ بیچ میں ہیں جیسے کہ پہلے اس سے فرمایا ہے کہ مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ
اور قسم کھاتے ہیں اوپر جھوٹ کے کہ قسم کھا کے کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور پیغمبر کی بے ادبی نہیں کرتے ہیں وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور حال یہ ہے کہ وہ جانتے
ہیں کہ وہ منافق ہیں اور جھوٹی قسم کھاتے ہیں اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ تیار کیا ہے خدا نے واسطے ان منافقوں کے عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب
سخت کو کہ دنیا میں قتل و خواری ہے اور رسوائی ہے اور آخرت میں آتش دوزخ ہے اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ لوگ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بری
وہ چیز کہ ہیں کرتے اور عمل پر وہ اصرار کرتے ہیں اور ہمیشہ اسکو کرتے ہیں اور آخرت میں انکو عذاب کے کہا جاوے گا کہ بری ہے وہ چیز کہ تم کرتے تھے دنیا
میں کہ اسلام کو ظاہر کرتے تھے اور دلمیں کفر رکھتے تھے اور دشمنان خدا سے دوستی رکھتے تھے اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ پکڑا ان منافقوں نے قسموں اپنی کو جو جھوٹیاں
کھاتے ہیں جُنَّةً ایک سپر کہ اس سے اپنی نگاہ رکھتے ہیں اور اپنا خون اور مال کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے بچاتے ہیں فَصَدُّوْا پس باز رکھا ہے
انہوں نے لوگوں کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا کی سے کافروں کے روبرو مسلمانوں کی اہانت بیان کرکے اور مسلمانوں کو کافروں کی جہاد سے خوف دلاکے اور
کافروں کو مسلمانوں کی ملاقات سے باز رکھے اور رسول خدا کی صحبت سے منع کرکے فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ پس انکے لئے عذاب خوار کرنیوالا

۲ ع ۲

اور یہ دوسری صورت عذاب کی ہے واسطے منافقوں کے آیت میں کہ پہلے عذاب سے اشارہ طرف عذاب قبر کے ہے اور دوسرے سے اشارہ طرف عذاب آخرت کے ہے
اور کہتے ہیں کہ ایک شخص نے منافقین میں سے کہا کہ ہم بسبب مال کثیر اور اولاد متعدد اپنی کے قیامت کے روز بھی نصرت کئے ہوئے ہونگے اور عذاب میں نہ ہونگے اور عذاب
سے محفوظ رہینگے [illegible] حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ لن تغنی عنھم کفایت نہ کریگی انکو انکے قیامت کے روز اموالھم مال انکے ولا
اولادھم اور نہ اولاد انکی من اللہ عذاب میں سے شیئا کسی چیز کو اولئک یہ گروہ منافقوں کی اصحاب النار صاحب آتش
دوزخ کے ہیں ھم فیہا خالدون کہ وہ بیچ اس دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں یوم یبعثھم اللہ جمیعا یاد کر تو جس دن کہ اٹھاویگا انکو خدا تمام منافقوں کو
واسطے [illegible] فیحلفون لہ پس قسمیں کھاوینگے واسطے اسکے یعنی خدا کے آگے اپنی ایمان اور
مومن خالص ہونے کی قسمیں کھائینگے منافقین کما یحلفون لکم جیسے کہ قسمیں کھاتے ہیں وہ واسطے تمہارے او مسلمانو اور کہتے ہیں کہ ہم مثل تمہارے مسلمان ہیں
ویحسبون اور گمان کرتے ہیں انھم تحقیق وہ علی شیء اوپر ایک چیز کے ہیں یعنی گمان انکا یہ ہے کہ ان قسموں سے انکو [illegible]
فائدہ ہوگا اور وہ اپنی [illegible] جانتے ہیں [illegible] نفاق انکا انکے دلوں میں اس طرح سے مضبوط ہوا ہے کہ آخرت میں بھی [illegible]
الا خبردار ہو اے مسلمین انھم تحقیق وہ منافقین ھم الکاذبون وہی جھوٹ بولنے والے ہیں [illegible] کہ خدا
کے سامنے بھی جھوٹ بولتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں [illegible] استحوذ علیھم غالب ہوا اوپر ان منافقوں کے الشیطان شیطان اور [illegible]
انکو طرف باطل کے [illegible] فانسٰھم ذکر اللہ پس بھلا دیا انکو یاد کرنا خدا کا کہ نہ تو زبان سے یاد کرتے ہیں نہ دل سے اولئک
یہ گروہ خدا کو بھولنے والے لوگ حزب الشیطان گروہ شیطان کے ہیں اور تابعدار اسکے الا خبردار ہو اور جان تو اے بندہ خدا کہ ان
حزب الشیطان تحقیق گروہ شیطان کا ھم الخاسرون وہی نقصان والے ہیں کہ بہشت کی نعمتوں کو ہاتھ سے دیکر
ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہوئے ان الذین تحقیق جو لوگ یحادون اللہ ورسولہ مخالفت کرتے ہیں خدا کی اور پیغمبر اسکے کی
اولئک وہ لوگ [illegible] فی الاذلین بیچ زیادہ ذلیل لوگوں کے ہونگے دنیا میں اور آخرت میں یعنی زیادہ ذلیل لوگوں کی جماعت میں وہ
داخل ہیں اور کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے بعد فتح [illegible] کے کہا کہ البتہ خدا تعالی ہمکو فارس اور روم کے لینے کی بھی
توفیق دیگا [illegible] عبد اللہ بن ابی [illegible] منافقوں نے سنا تو کہا کہ گمان تمہارا ایسا ہے کہ فارس اور روم ان بستیوں کی مانند ہیں جنکو تم نے فتح کیا ہے حق تعالی
نے یہ آیت نازل کی کتب اللہ لکھا ہے خدا نے لوح محفوظ میں اور یہ حکم ثابت کیا ہے کہ لاغلبن انا ورسلی البتہ غالب ہونگا میں اور رسول
میرے [illegible] غلبہ خدا کا [illegible] اور غلبہ [illegible] اگر انکو حکم جہاد کا ہے تو لڑائی میں
[illegible] غالب ہونگے اور [illegible] تو دلیل اور حجت سے غالب کرینگے ان اللہ قوی تحقیق خدا قوت والا ہے [illegible] نصرت کرنے اور
غالب ہونے پر عزیز غالب ہے [illegible] اور کوئی اسکو منع نہیں کرسکتا ہے اور کہتے ہیں کہ ایک روز عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی سلول [illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible] پانی طلب [illegible] باقی [illegible] عبد اللہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو اجازت ہو تو یہ باقی کا پانی لیجاؤں
[illegible] اپنے باپ کو پلاؤں [illegible] دل اسکا شرک سے پاک ہو [illegible] اسکو اجازت دی وہ لیگیا اور اپنے باپ کو وہ پانی دیا انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے
عبد اللہ نے کہا کہ رسول خدا کا جھوٹا پانی ہے [illegible] دل تیرا شرک اور نفاق سے پاک ہو [illegible] کہا کہ تو اپنی ماں کا پیشاب کیوں نہیں لایا عبد اللہ نے رسول خدا
[illegible] نازل کی کہ لا تجد قوما
نہ پائیگا تو کسی قوم کو [illegible] یؤمنون باللہ والیوم الآخر ایمان لاتے ہیں وہ ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے
یوادون دوست رکھیں وہ من حاد اللہ ورسولہ اس شخص کو کہ خلاف کرے وہ ساتھ خدا کے اور رسول اسکے یعنی مومن ہرگز کافروں اور
منافقوں اور اپنے دین کے مخالفوں کو دوست نہ رکھینگے ولو کانوا اگرچہ ہوں وہ مخالف خدا اور رسول کے آباءھم باپ انکے جیسے کہ بیٹا عبد اللہ

سلام کرا اپنے باپ کو قتل کرتا تھا اَوْ اَبْنَآءَهُمْ یا بیٹے انکے جیسے کہ ابوبکر نے اپنے بیٹے عبدالرحمن کو [illegible] رسول خدا نے اپنے بیٹے سے لڑنے کو
نہ جانے دیا اَوْ اِخْوَانَهُمْ یا بھائی انکے جیسے کہ مصعب بن عمیر کہ بھائی کو اپنے جنگ احد میں اسنے قتل کیا اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ یا کنبا انکا اور
خویش و اقارب جیسے کہ امیر المومنین اور حمزہ کہ اپنے قریبوں عتبہ اور شیبہ کو انہوں نے جنگ بدر میں قتل کیا اور یہ پہلی ضمیر [illegible] کے باعتبار لفظ کے ہے یعنی
ہے اور دوسرے کی باعتبار معنی کے ہے کہ من کے واسطے واحد اور جمع کے دونوں کے آتا ہے اور خلاف رسول خدا کے عثمان نے اختیار کیا ہے مروان اور باپ حکم کو کہ جنکو
رسول خدا نے مدینہ سے نکال دیا تھا اور ابوبکر اور عمر نے بھی انکو نکالے رکھا تھا انکو قرابت کی جہت سے مدینہ میں بلا کر جگہ دی اور مال بہت بڑی آمدنی کا جو کہ سب
مومنین کا حق تھا وہ اپنے قریبوں اور یاروں دوستوں کو دیکر انکو مالا مال کر دیا خلاف تقسیم رسول خدا کے اور یہی سبب سب اصحاب ان سے برگشتہ ہوگئے تھے چنانچہ کتب
فریقین میں ثابت ہے اور خلاف رسول خدا کے [illegible] سب صحابہ [illegible] چنانچہ اہلسنت کی کتابوں میں لکھا ہے اُولٰٓئِكَ
وہ گروہ کہ جو دشمنان خدا و رسول سے دوستی نہیں رکھتے ہیں كَتَبَ لکھا ہے خدا نے یعنی ثابت کیا ہے فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ انکے دلوں میں ایمان کو یعنی الطاف اور
توفیق کے سبب سے وَاَیَّدَهُمْ اور قوت دی ہے انکو بِرُوْحٍ مِّنْهُ ساتھ روح کے اپنی جانب سے یعنی ساتھ ایسی چیز کے کہ دل انکا اس سے زندہ ہو یعنی
رحمت کے یا نصرت کے اور بعضے کہتے ہیں کہ روح سے مراد قرآن ہے اور بعضے کہتے ہیں [illegible] ایمان
[illegible] کہ وہی سبب دل کی زندگانی کا ہو اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے بھی یہی فرمایا ہے اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
جس وقت کوئی مرد زنا کرتا ہے تو روح ایمان کی اس سے جدا ہو جاتی ہے [illegible] اور امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا [illegible]
وہ روح باقی رہتی ہے اور گناہ کرتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتی ہے وَیُدْخِلُهُمْ اور داخل کریگا انکو قیامت کے روز جَنّٰتٍ بہشتوں میں تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہیں نیچے درختوں انکے سے نہریں پانی اور دودھ اور شراب کی اور شہد کی خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں
بیچ ان بہشتوں کے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوا خدا ان سے اور انکے اعمال کو پسند کیا وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی ہوئے وہ اس سے [illegible] کہ وعدہ
کیا ہے اسنے ثواب کا اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ یہ لوگ گروہ خدا کی ہیں اور دین خدا کی نصرت کرنیوالے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ خبردار ہو اور
جانو تم کہ گروہ خدا کی هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی رستگاری پانیوالے ہیں دنیا اور آخرت میں اور منقول ہے کہ داؤد پیغمبر نے مناجات میں کہا خداوندا تیرے
گروہ کون ہیں خطاب آیا کہ وہ اپنی آنکھوں کو نامحرم سے [illegible] اور [illegible] اور دل انکے خدا کے
غیر سے پاک ہے وہ گروہ میری ہیں اور عرش کے خزانہ دار ہیں سُوْرَةُ الْحَشْرِ یہ سورہ مدنی ہے اور چوبیس آیتیں ہیں اور رسول خدا
نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ حشر تلاوت کرے کوئی چیز ایسی نہ [illegible] بہشت اور دوزخ اور عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور آسمان اور زمین [illegible] اور
پرند اور [illegible] اور سورج اور چاند اور ستارے اور ملائکہ [illegible] استغفار نہ کرے اور اگر اس دن یا اس شب مرجائے تو شہید مرا ہو
اور فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی سورہ حشر کو پڑھے خدا تعالیٰ اسکے گناہ گذشتہ اور آئندہ بخشے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی [illegible]
اور حشر پڑھے [illegible] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
سَبَّحَ تسبیح کرتے ہیں اور پاکی سے تعریف کرتے ہیں لِلّٰهِ واسطے خدا کے [illegible] مَا فِی السَّمٰوٰتِ وہ چیز کہ آسمانوں میں ہے وَمَا فِی الْاَرْضِ
اور جو کچھ زمین میں ہے وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہے الْحَکِیْمُ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

واپس چلے گئے اور جب وقت حضرت کے آنے میں دیر ہوئی تو صحابہ حضرت کی طلب میں کھڑے ہوئے اور راہ کے روانہ ہوئے رستہ میں ایک شخص کو دیکھا مدینہ سے
آتا ہے اس سے احوال حضرت کا پوچھا کہا کہ راہ میں میں نے انکو دیکھا ہے کہ وہ مدینہ کو جاتے تھے پس سب مدینہ میں آئے اور حضرت نے انکو یہودیوں کے فریب سے
خبردار کیا اور محمد بن مسلمہ کو کعب بن اشرف کے قتل کا حکم دیا کہ وہ بنی نضیر کا رئیس تھا اور محمد بن مسلمہ سلکان [illegible] بنی حارث کے ہمراہ لیکر
کعب بن اشرف کی طلب میں بنی نضیر کی طرف روانہ ہوا اور پیچھے سے آپ بھی رسول خدا صلعم مدینہ سے باہر نکلکر ایک مقام میں بیٹھ گئے اسکے قتل کے انتظار میں
اور محمد بن مسلمہ اپنے رفیقوں کی ہمراہ کعب کے محل پر پہنچا اور یاروں کو قلعہ کے نیچے بٹھا کر کعب کو آواز دی کعب نے کہا کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ میں تیرا بھائی
محمد بن مسلمہ ہوں اور وہ کعب کا برادر رضاعی تھا اور محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں تیرے پاس قرض لینے آیا ہوں کہ چند درہم مجھے دے کیونکہ محمد مجھ سے صدقہ کا
مطالبہ کرتا ہے کعب نے کہا کہ یہ دن [illegible] کہا کہ تو قلعہ سے نیچے آ کہ میں رہن کو لایا ہوں اور کعب نے اسی شب ایک عورت سے نکاح کیا تھا
[illegible] کہا کہ میں [illegible] قلعہ سے نیچے جاتا ہوں [illegible] کعب قلعہ کے نیچے اترا اور محمد اس کے گلے ملا
اور [illegible] باتیں کرتے تھے [illegible] قلعہ سے آگے پیچھے [illegible] کعب کا سر [illegible] یاروں کو اپنے آواز دی اور
کعب نے غل مچایا انکی [illegible] کعب کی آواز سنکر بنی نضیر کو آواز دی وہ لوگ اپنے گھروں سے باہر دوڑے اور جب وہ اسکے [illegible] اسکو مقتول پایا
اور محمد بن مسلمہ اپنے یاروں کو ہمراہ لیکر وہاں سے بھاگ گیا اور اسکے قتل ہونیکی خبر صبح کے وقت حضرت کو پہنچائی صحابہ سنکر بہت خوش ہوئے اور حضرت نے
بنی نضیر سے لڑنے کا حکم انکو دیا اور صحابہ نے جاکر انکے قلعہ کو گھیر لیا اور حضرت نے انکو کہلا بھیجا کہ تمہارا فریب ظاہر ہو گیا ہے ہمارے لائق تم نہ تھے اور
[illegible] ہتھیار [illegible] وطن [illegible] اور انہوں نے تیاری سفر کی عبداللہ ابن ابی منافق نے انکے پاس آدمی بھیجا کہ تم اپنے [illegible]
کہیں مت جاؤ اور اپنے قلعے میں ٹھہرے رہو کہ میں دو ہزار آدمی اپنی قوم کے ہمراہ لیکر تمہاری کمک کو آتا ہوں یہودی ابن منافق کے کہنے کا بھروسا
کرکے باغی ہوگئے پھر حضرت نے [illegible] شانزدہ روز تک انکے قلعہ کا محاصرہ کیا آخر کو انہوں نے جلاوطن ہونا قبول کیا حضرت نے فرمایا کہ اس شرط سے کہ ہتھیار
اپنے [illegible] جاؤ اور جسقدر مال کہ [illegible] اونٹ پر اٹھا سکو لیجاؤ انہوں نے اس امر کو قبول کیا اور مدینہ کی نواح کو ترک کرکے اریحا اور
اذرعات کو کہ شام کے ملک میں روانہ ہوئے اور آل حقیق اور حیی بن اخطب کے لوگ خیبر والوں سے جا ملے حق تعالی نے انکے مقدمہ میں فرمایا کہ **هُوَ الَّذِي**
أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا وہ خدا وہ شخص ہے کہ نکالا اس نے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے ہیں وہ **مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ** اہل کتاب سے یعنی بنی نضیر کو
مِنْ دِيَارِهِمْ گھروں انکے سے کہ مدینہ کی نواح میں تھے **لِأَوَّلِ الْحَشْرِ** واسطے اول جمع کرنیکے یعنی یہ نکال دینا یہود کا اول حشر تھا [illegible]
شام میں [illegible] آدمیوں کا [illegible] اور ابن عباس نے [illegible] کہ پیغمبر خدا نے یہود کو فرمایا کہ نکلو تو انہوں نے پوچھا کہ
کہاں جائیں ہم فرمایا کہ طرف زمین محشر کے اور مراد اس زمین شام ہے [illegible] کہ محشر وہی زمین ہوگا پس اول حشر اسکا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حشر کے
معنی نکالدینے کے ہیں پس معنی آیت کے یہ ہوں کہ وہ اول نکالدینے کے ہوئے کہ اول نکالے گئے وہ ہیں اہل کتاب میں جزیرہ عرب سے اور بعد انکے
بھائی یہودی باقی سے نکالدئیے گئے تاکہ [illegible] جمع ہوں اور کہتے ہیں کہ معنی حشر کے نکالدینا ایک جماعت کے ہیں ایک مکان
طرف مکان دوسرے کے پس جماعت انکی عرب سے طرف شام کے نکالی گئی اور شام کی زمین میں حشر ہوگی روایت امام حسن علیہ السلام کی ہے چنانچہ فرمایا
[illegible] ایک آگ کو مشرق سے اور ایک آگ کو مغرب سے اور دو ہوائیں سخت انکے پیچھے لگادیگا اور اکٹھا کردیگا آدمیوں کو [illegible]
بیت المقدس کے [illegible] اور بعد اسکے احسان مومنین کو یاد دلاتا ہے کہ **مَا ظَنَنتُمْ** نہ گمان کیا تھا تم نے اے مومنین **أَن يَخْرُجُوا**
یہ کہ نکلیں وہ بنی نضیر **وَظَنُّوا أَنَّهُم** اور گمان کیا تھا ان یہودیوں نے کہ تحقیق وہ ایسے ہیں کہ **مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم** منع کرنیوالے ہیں ان یہودیوں کو
قلعے انکے یعنی ان یہودیوں نے گمان کیا تھا کہ قلعے ہمارے [illegible] مضبوط ہیں وہ قلعے ہم کو منع کرنیوالے ہیں **مِّنَ اللَّهِ** خدا
[illegible] سے کہ ان قلعوں میں [illegible] عذاب پہنچ سکیگا **فَأَتَاهُمُ اللَّهُ** پس آیا انکو عذاب اللہ کا **مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا** اس جگہ سے کہ نہ

گمان کرتے تھے وہ بسبب گمان مضبوطی قلعوں کے وَقَذَفَ اور ڈالا اللہ نے فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ بیچ دلوں انکے رعب کو بسبب قتل ہونے کعب کے
کہ سردار انکا تھا اور یہی سبب ہے انہوں نے جلا وطنی اختیار کی يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم ڈھاتے تھے گھر اپنے انہوں اندر سے بِأَيْدِيهِمْ ساتھ ہاتھوں
اپنوں کے مومنین سے بخل کر کے اور دوسری نکالنے اسباب کے وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ اور ساتھ ہاتھوں مومنین کے باہر ڈھاتے تھے یعنی وہ یہودی اپنے
گھروں کو اندر سے ڈھاتے تھے اور مومنین انکو باہر سے ڈھاتے تھے اور وہ اندر سے اسواسطے ڈھاتے تھے کہ انہیں سوراخ کر کے اسباب انہیں سے باہر نکالیں اور مومنین
باہر سے اسواسطے ڈھاتے تھے کہ تاکہ اندر جا کر مال اور اسباب انکا غنیمت میں لیویں اور عطف ایدی المومنین کا ایدیہم پر اسواسطے ہے کہ ڈھانا مومنین کا انکی بغض
کی جہت سے تھا پس گویا کہ انہوں نے خود مومنین کے ہاتھوں سے خراب کروایا ہے اور منقول ہے کہ جتنا ہوا اونٹ اسباب لے سکا لاد کر دف بجاتے ہوئے اور گاتے ہوئے مدینہ
بازار میں سے ہو کر وہ نکلے اور شام کی طرف کو روانہ ہوئے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ پس نصیحت پکڑو تم اے صاحبو بینا ہونے کے یعنی احوال انکا
دیکھو اور سوچو تامل کرو کہ خدا تعالیٰ نے کیونکر مومنین کو ان پر غالب کیا بدون جنگ اور لڑائی کے یہاں تک کہ وہ بسبب ہیبت اور خوف مومنین کے اپنے
گھروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے حضرت کے نبوت کے اوپر کیونکہ حضرت نے خبر دی تھی مومنین کو کہ خدا انکے مال بنی نضیر کے
بدون لڑائی کے مرحمت فرماویگا اور بعد اسکے انکے جلا وطنی کی حکمت بیان کرتا ہے وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ اور اگر نہوتی یہ بات کہ لکھا ہے
خدا نے اور فرض کیا ہے عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ اور انکے نکلنے کو یعنی اگر خدا جلا وطنی انکو نہ کرتا لَعَذَّبَهُمْ البتہ عذاب کرتا انکو فِي الدُّنْيَا بیچ
دنیا کے قتل اور قید کرنے سے جیسا کہ بنی قریظہ کے ساتھ کیا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب آگ کا ہے
پس اگر انہوں نے دنیا کی عذاب سے نجات پائی تو کیا ہو کہ عذاب آخرت تو انکے واسطے موجود ہے اس سے انکو ہرگز نجات نہو گی ذَٰلِكَ یہ جلا وطنی
اور رعب اور عذاب آخرت جو نازل ہوا انکو ہوا بِأَنَّهُمْ بسبب اسکی ہے کہ تحقیق انہوں نے شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ مخالفت کی خدا کی اور پیغمبر اسکا
کی اور انسے دشمنی کی وَمَن يُشَاقِّ اللَّهَ اور جو کوئی مخالفت کرے خدا کی تو فَإِنَّ اللَّهَ پس تحقیق خدا شَدِيدُ الْعِقَابِ
سخت کرنے والا عذاب کا ہے ہر شخص کو اور کہتے ہیں کہ وقت محاصرہ کرنے یہودیوں کے حکم الہی پہنچا کہ درختوں کو جو کہ انکی ملک میں ہیں کاٹ ڈالو سو وہ عجوہ
اور برنیہ کے درختوں کے اور عبداللہ سلام اور ابو لیلیٰ مازنی کو رسول نے انکے کاٹنے کا حکم دیا پس ابو لیلیٰ عجوہ درختوں کو کاٹتا تھا تاکہ یہودی غمگین ہوں
اور عبداللہ سلام ناقص درختوں کو کاٹتا تھا یہ خیال کر کے کہ آخر خدا نے یہ درخت مسلمانوں کی ملک میں کر دیگا پس جو بہتر ہے وہ مسلمانوں کو واسطے
چھوڑتا ہوں یہودیوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ اے محمد یہ عدل ہے کہ تو بہتر درختوں کو کاٹتا ہے اور جلاتا ہے یہ بات حضرت کو ناگوار معلوم ہوئی اور مسلمانوں
ضعیف الایمان کو یہ اندیشہ تھا کہ کاٹنا ان درختوں کا موجب فساد کا ہوگا اور انکا انہوں نے آپس میں اختلاف کیا کوئی تو کہتا تھا کہ نہ کاٹنی چاہیے بلکہ غنیمت
میں داخل ہیں اور بعضے کہتے تھے کہ کاٹنی چاہیں واسطے رنجیدہ کرنے یہودیوں کے پس اختلاف میں تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ
وہ چیز کہ کاٹا ہے تمنے برگ اور بہتر درختوں میں سے أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا یا چھوڑ دیا ہے تمنے اسکو کھڑا ہوا اوپر جڑوں اسکے کے
فَبِإِذْنِ اللَّهِ پس ساتھ حکم خدا کے ہے یعنی یہ کاٹنا درختوں کا یا کھڑا رہنا خدا کے حکم سے ہے اور لینہ یا تو لون سے مشتق ہے اور جمع اسکی الوان
یعنی قسم قسم کے خرما عجوہ اور برنیہ اور جمجوہ اور یا لین سے مشتق ہے کہ بمعنی درخت کریم ہو وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ اور تاکہ رسوا کرے بدکاروں کو
حکم خدا سے کہ وہ یہودی ہیں یعنی تم درختوں کو جو کاٹتے ہو یہ حکم خدا کا ہے اور اسواسطے کہ تاکہ رسوا کرے یہودیوں کو حکم خدا سے باہر ہو جانیوالوں کو اور کہتے ہیں کہ جب
بنی نضیر جلا وطن ہوئے تو پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلواریں انکی باقی رہ گئی تھیں انکو یہیں چھوڑ گئے اور تمام مال اور زمینیں اور درخت انکے فی
ہوئی کہ وہ مال خاص پیغمبر کا ہے پس حضرت نے ان ہتھیار وغیرہ کو جسکو چاہا بخشا اور زمینیں بعضے اصحاب کو بخشیں اور جو مال اور زمین کہ بدون لڑائی کے
ہاتھ آئے وہ مال خاص پیغمبر کا ہے اور اسی مال کو فی کہتے ہیں اور جو کہ مال غنیمت اصحاب کا ہے وہ باہم تقسیم ہوا اور مہاجرین کو دیا انصار کو نہ دیا مگر تین آدمیوں کو
ابو دجانہ کو اور سہیل بن حنیف کو اور زید بن ظہیر کو اور بنی نضیر میں سے فقط دو آدمی ایمان لائے تھے سفیان بن عمیر اور سعد بن وہب جنہوں نے اپنا مال بچا لیا

نکو انکا پیغمبر اور حق تعالیٰ نے انکی کے مقدمہ میں آیت نازل کی کہ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ اور جو کچھ کہ مال غنیمت پاہی خدا نے اور پھیر لا کے عَلٰى رَسُوْلِهٖ
اوپر پیغمبر اپنے کے مِنْهُمْ مالوں انکے سے یعنی یہ مال بنی نضیر سے پہونچا انکو بخشش ہوا کہ جو کچھ درمیان آسمان اور زمین کے ہے خاص اسی خدا کا ہے اور وہ لوگ جو پیغمبر
کے اور وصی کے دشمن ہیں جو کہ فرمانبردار اور پیرو پیغمبر کے نہیں ہیں کہ جنکا وصف حق تعالیٰ نے بیان کیا ہے تاکہ بیان ہوں کہ لوگ کہ کفار اور مشرکین غلام ہیں
ہاتھ سے وہ حق انکا ہے کہ پیغمبر اسے انکی طرف مؤمنین کے خدا نے اور بخشا اور یہی فرمایا ہے حضرت صادق علیہ السلام نے جس چیز کہ مال غنیمت خدا تعالیٰ نے اپنے
رسول کو بخشا ہے وہ تمہارے ہاتھ میں آیا ہے کہ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ پس نہیں دوڑائے ہیں تم نے عَلَيْهِ اوپر اسکے واسطے لانے اسکے مِنْ خَيْلٍ گھوڑے
وَّلَا رِكَابٍ اور نہ شتر یعنی پیادہ آئے تم وہاں اور پہنچے کہ وہ اونٹ پر سوار تھا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ دراز گوش پر سوار تھا اسی فائدہ کے
فتح میں آیا ہوا پس جنگ کسی طرح کی نہیں واقع ہوئی ہے کہ تمکو مشقت ہوئی ہو اور سبب اسکے مستحق لینے غنیمت کے ہو وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا اپنی قدرت کر کے
يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ غالب کرتا ہے پیغمبروں اپنے کو عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ اوپر جس شخص کہ چاہتا ہے سبب رعب خوف کے ان لوگوں کے تیئں غنیمت کا سبب ہو
پیغمبر جسکو وہ چاہتا ہے دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نہیں دیتا اور قسم ہے کی مثل انکے غنیمت کے نہیں ہے کہ جسکو جنگ کر کے لیتے ہیں وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور
خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے کبھی تو سبب اسباب ظاہر کے کہ وہ جنگ اور جدال ہے انکو دشمنوں پر غالب کرتا ہے اور کبھی بے سبب امر پوشیدہ کے کہ وہ ڈالنا
رعب اور خوف کا انکے دلوں میں ہے مسلمانوں کو انپر غالب کرتا ہے اور اس قسم کا حال بیان کرتا ہے کہ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ جو عطا کیا اسکے رسول کو
ترک کیا ہے کہ بنی نضیر پہلی بار اہل مدینہ کی اور معنی انکے یہ ہیں کہ جو کچھ پھیر لایا خدا اوپر پیغمبر اپنے کے مال غنیمت سے مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى بستیوں لوگوں
والوں سے کہ وہ بستیوں والے بنی نضیر تھے اور وہ مال غنیمت بنی نضیر کا فَلِلّٰهِ پس خاص واسطے خدا کے ہے وَلِلرَّسُوْلِ اور واسطے پیغمبر کے اور جو
حصہ کہ خدا کا ہے انکو بھی وہ حضرت اپنی مصلحت سے خرچ کریں وَلِذِي الْقُرْبٰى اور واسطے صاحب قرابت رسول کے ہے وہ مال چاہئے کہ
اہلبیت کو ان حضرت کے وہ مال پہنچے وَالْيَتٰمٰى اور واسطے یتیموں آل محمد کے ہے وَالْمَسٰكِيْنِ اور واسطے مسکینوں کے ہے وہ مال جو قدرت
ایک سال کے کھانے کی نہ رکھتے ہوں آل محمد سے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے مسافر کے ہے وہ مال کہ آل محمد کے لوگ جو ہوں وہ مسافر غرض ہے کہ
قریب اور یتیم اور مسکین اور مسافر سب اہلبیت رسول ہی ہوں کہ انکے واسطے ہے یہ مال اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ
ذوالقربیٰ ہیں جنکو خدا نے ارادہ کیا ہے اور اپنے رسول کے نفس کے نزدیک انکو کیا ہے کہ ذکر اپنے اور پیغمبر کے ساتھ کیا ہے پس فرمایا کہ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ
اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ہم ہیں سب خاص کئے گئے اور صدقہ میں سے یعنی زکوٰۃ میں پیغمبر نے ہمارا
واسطے حصہ مقرر نہیں کیا ہے اور وہ کہ بزرگ اور مرتبہ والا کیا ہے خدا نے پیغمبر اپنے کو اور ہمکو بھی اس سے کہ کھلاوے میل سے کہ آدمیوں کے ہاتھوں میں ہے اور حضرت
سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ ہمارے قریب اور یتیم اور مساکین اور مسافرین ہیں اور مخالفین کے علما نے کہا کل آدمیوں کے یتیم اور مسافر اور مسکین مراد لیتے ہیں
اور دوسری روایت میں سجاد علیہ السلام نے فرمایا کہ واسطے ہمارے حصہ قریبوں اور رفقاء کا ہے اور باقیوں میں سب آدمیوں کے ہمراہ ہم شریک ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ ہم وہ قوم ہیں کہ فرض کی ہے خدا تعالیٰ نے فرمانبرداری ہماری لوگوں پر اور ہمارا ہے مال فی کا کہ خاص کیا گیا ہے اور جنگ نکالا ہے کہ وہ
مال ہے پاکیزہ اور خوب اور فوائد غنیمت کی ہے اور دوسری قسم اسی طریق سے نظیر اور مال اسی طرح کا ہے اور ایک قسم مال زکوٰۃ کہ وہ بنی ہاشم پر حرام ہے اور ایک مال وہ
ہے کہ جو کفار سے لشکر کشی کر کے زور سے لیتے ہیں اسی میں خمس بنی ہاشم کو پہونچتا ہے اور باقی کا جہاد کرنے والوں کے واسطے اور ذکر اسکا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ کی آیت میں
گذر گیا ہے اور ایک مال وہ ہے کہ جو کفار سے بدون لڑائی کے ہاتھ لگتا ہے اور وہ خاص پیغمبر کے واسطے ہے زندگی میں انکی اور بعد انکے خلیفہ حق کے واسطے ہے اور وہ
جسطرح چاہیں اسکو خرچ کریں اور مستحق مال فی کا اور خمس کا بنی ہاشم ہیں اولاد ابوطالب اور عباس ہیں اور حق انکا خمس میں جس قدر کہ رسول خدا انکی زندگی میں
انکو دیا تھا اور سیدی ابوبکر نے اپنی خلافت میں کیا تھا لیکن عمر نے اپنی خلافت کے آخر زمانہ میں حق قرابتی امیر المؤمنین اور اولاد عباس کو عمر کو نہ دیا اور بیان کیا ہے
خدا کہ ایسا اس مال فی کو کیوں کیا ہے واسطے اسکے كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً تاکہ نہ ہووے گردش مال فی دست بدست آنے والا بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ درمیان

تو لوگ جو تم میں سے کہ اپنی قوت اور غلبہ سے اپنے حق سے زیادہ وہ لیویں اور محتاج جو کہ تھوڑا وہ لیویں اور بادیہ کہ انکو محروم رکھیں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا
پہلے زمانہ رسول کے ہوا اور خطاب اس آیت میں طرف مومنین کے ہے سوائے پیغمبر اور اہلبیت علیہم السلام کے وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ اور جو کچھ دیوے تم کو پیغمبر
مال فی اور غنیمت میں سے فَخُذُوهُ کہ لیں تم اسکو کہ وہ حق تمہارا ہے وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ اور وہ چیز کہ منع کیا ہے تم کو اس سے فَانْتَهُوا پس
باز رہو تم اوس سے کہ قریب ہے حلال اور یہ حکم عام ہے کہ جو کچھ پیغمبر فرماتا ہو وہ کیا جاوے اور جس کام کو منع کرے اسکو ہرگز مت کرو وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے
رسول کی مخالفت میں إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے مخالفوں کو حکم پیغمبر کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کسی نبی کو نہ دیا ہے بخشش [illegible] پیغمبر آخر الزمان کو [illegible] فرمایا ہے کہ سلیمان کو تو یہی فرمایا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ
یعنی بخش تو یا اہتمام رکھ [illegible] حساب ہے اور ہمارے حضرت کو فرمایا کہ ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا اور اس آیت میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ قسمت
کی پیغمبر کے ہاتھ میں ہے اور بعد اسکے آئمہ معصومین کے ہاتھ میں [illegible] بنی نضیر کے مال تقسیم کو مسلمانوں میں اور بنی نضیر والوں نے [illegible] کہ انکو انکا حال چھوڑ
دیا اور بنی نضیر اور بنی قینقاع کو جلا وطن کیا اور بنی قریظہ کو قتل کیا اور انکی عورتوں اور لڑکوں کو لونڈی اور غلام بنایا اور انکی مالوں کو مسلمانوں میں تقسیم کیا
موافق مصلحت کے لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ واسطے فقرا مہاجرین کے ہے بدل واقع ہوا ذوی القربیٰ کا اور [illegible] اور پیغمبر کے وہ مال
فی اور [illegible] فقرا مہاجرین کے کہ وہ ذوی القربیٰ اور یتیم اور مساکین اور ابن سبیل ہیں [illegible] خدا تعالیٰ نے انکی تعظیم کیا [illegible] خارج
کیا ہے اور [illegible] عطف [illegible] اور مہاجرین وہ لوگ ہیں کہ اپنی گھروں سے [illegible] ہوئے اور وہ الَّذِينَ أُخْرِجُوا
وہ لوگ ہیں کہ نکالے گئے ہیں مِنْ دِيَارِهِمْ گھروں اپنے سے کہ مکہ ہے وَأَمْوَالِهِمْ اور مالوں اپنے سے کہ مال انکو وہاں رہ گئے اور وہ مال انکو
اٹھانے نہ دیا اور وہ فقرا مہاجرین ایسے ہیں کہ يَبْتَغُونَ طلب کرتے ہیں وہ سبب ہجرت کے فَضْلًا مِنَ اللَّهِ [illegible] وَرِضْوَانًا اور
رضامندی خدا کی یعنی ہجرت انکی واسطے سوداگری اور دنیا کی کسی غرض کے واسطے نہیں ہے بلکہ واسطے خوشنودی اور رضامندی خدا کے ہے وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ اور مدد
کرتے ہیں وہ دین خدا کی اپنی مالوں اور جانوں سے وَرَسُولَهُ اور پیغمبر کے ہر مقام میں أُولَئِكَ یہ گروہ مہاجروں کی هُمُ الصَّادِقُونَ
وہی ہیں سچے قول میں اور فعل میں اور منقول ہے کہ مہاجرین میں سے ایک مرد تھا کہ شکم اپنی پر پتھر باندھتا تھا اور جاڑوں میں [illegible] گڑھا کھودتا اور اسکے اندر
بیٹھتا تھا [illegible] اور جس وقت کہ حال انکا ایسا ہوا تو رسول خدا نے مال بنی نضیر کا مہاجرین پر تقسیم کیا اور انصار سے تین آدمیوں کو کہ بہت محتاج تھے چنانچہ
مذکور ہوچکا ہے اور انصار کے حق میں فرمایا ہے کہ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ اور وہ لوگ [illegible] جگہ پکڑی ہے انہوں نے [illegible] گھر کہ وہ مدینہ
وَالْإِيمَانَ اور [illegible] ایمان خدا اور پیغمبر یعنی مدینہ اور ایمان کو جگہ وطن کی اور جگہ [illegible] اپنی کیا ہے انہوں نے اور مراد [illegible] انصار [illegible]
اور بعضے کہتے ہیں کہ ایمان پہلے فعل [illegible] مضاف [illegible] محذوف ہے یعنی جگہ پکڑی ہے انہوں نے [illegible] کہ وہ مدینہ ہے اور خالص کیا ہے انہوں نے ایمان کو اور
[illegible] تصدیق کی ہے انہوں نے اور بعضے کہتے ہیں کہ تقدیر اسکی تبوؤا دار الهجرة و دار الایمان ہے اور دار ہجرت اور دار ایمان نام مدینہ منورہ کا ہے اور
بعضے کہتے ہیں کہ ایمان نام مدینہ کا ہے اور رسول خدا صلعم نے نام اسکا ایمان رکھا ہے حاصل یہ کہ مدینہ میں ساکن ہوئے ہیں مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے ان مہاجرین
اور [illegible] کہ ایمان لائے ہیں وہ پہلے ہجرت مہاجرین کے اور پہلے آنے انکے مدینہ میں اور بعضے کہتے ہیں کہ [illegible] اصحاب [illegible] ہیں اور وہ [illegible] آدمی [illegible] مدینہ کے
جا کر انہوں نے رسول خدا سے بیعت کی تھی [illegible] ہر شخص [illegible] کی تعریف میں فرماتا ہے کہ يُحِبُّونَ دوست رکھتے ہیں وہ مَنْ
هَاجَرَ إِلَيْهِمْ اوس شخص کو کہ ہجرت کرے طرف انکی کہ اپنے شہر کو چھوڑ کر انکی شہر میں جا رہے [illegible] جگہ دیتے ہیں وہ انکو اپنی شہر میں اور اپنی مال سے انکی مدد کرتے ہیں
اور بعضے کہتے ہیں کہ يحبون خبر ہے والذين تبوؤا الدار کی لیکن [illegible] عطف [illegible] مہاجرین پر نہوگا بلکہ [illegible] ہوگا وَلَا يَجِدُونَ فِي
صُدُورِهِمْ اور نہیں پاتے ہیں وہ انصار سینوں اپنے کے حَاجَةً احتیاج کو مِمَّا أُوتُوا اوس چیز سے کہ دی گئی ہے وہ مہاجرین [illegible] بنی نضیر
اور انصار کو وہ مال نہیں دیا گیا ہے اور [illegible] وہ کچھ حسد نہیں کرتے ہیں [illegible] رسول خدا نے وہ مال تقسیم کیا [illegible]

انصار کو طلب کیا اور جو احسان انہوں نے مہاجرین کے ساتھ کیے تھے انکا ذکر کیا اور فرمایا کہ ای گروہ انصار کی اگر تم چاہتے ہو تو مال بنی نضیر کا تم میں تقسیم کروں اور گروہ مہاجرین کا پہلے قرار پر تمہارے گھروں میں ساکن رہیں اور اگر چاہتے ہو تو تمام مال مہاجرین پر تقسیم کروں کہ وہ تمہارے گھروں سے باہر نکل کر اپنی معاش کی تدبیر میں مشغول ہوں جب حضرت نے کلام اپنا تمام کیا تو سعد بن عبادہ نے کہا کہ یا رسول اللہ خاطر ہماری یہ چاہتی ہے کہ مال کو مہاجرین پر تقسیم کر اور وہ بدستور ہمارے گھروں میں ساکن رہیں کہ دوستی اور برکت ہمارے گھروں میں مہاجرین کے سبب سے ہے پس حضرت نے انکے حق میں دعا فرمائی اور حق تعالی نے انکی شان میں فرمایا کہ وَيُؤْثِرُونَ اور اختیار کرتے ہیں وہ انصار مہاجرین کو اور مقدم رکھتے ہیں عَلٰی أَنْفُسِهِمْ اوپر نفسوں اپنے کے یعنی گھر اور منزلیں اور مکان اپنے اور مال اپنے مہاجرین کو دیتے ہیں خالی کرکے وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور اگرچہ ہو ساتھ انکے احتیاج اور فقیری لیکن مہاجرین کو باوجود احتیاج کے اپنے نفسوں پر مقدم رکھتے ہیں اور ایثار اسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص کو ایک چیز کی طرف بہت احتیاج ہو اور وہ چیز اپنے پاس موجود ہو اور دوسرے کو دیکھے کہ یہ بھی محتاج ہے اس چیز کا جو اپنے پاس ہے پس اپنی احتیاج کو تو ملاحظہ نہیں دے اور دوسرے کو وہ چیز دیدے تو کہ وہ دوسرا اپنی احتیاج کو اس سے رفع کرے چنانچہ ابو القاسم قشیری نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک روز علی نے فاطمہ سے کہا کہ تیرے پاس کوئی چیز ہے چاشت کے کھانے کے واسطے کہا کہ قسم اس شخص کی کہ جسنے میرے باپ کو پیغمبر کیا ہے کہ کہا کی قسم سے میرے پاس کچھ نہیں ہے تاکہ میں لاؤں اور اپنے فرزندوں کے نفس پر تجھکو اختیار کروں علی نے فرمایا پھر مجھکو کیوں نہیں کہتی ہیں کہ میں کہیں سے کچھ لاؤں فاطمہ نے کہا کہ مجھکو حیا آتی ہے کہ میں تمکو تکلیف دوں اس چیز کی کہ جسکی تجھکو قدرت نہ ہو حضرت علی نکلکر گھر سے باہر نکلے خدا پر اعتماد کرکے اور ایک دینار کسی سے قرض لیا اور ہاتھ میں وہ دینار لیے ہوئے جاتے تھے تاکہ کچھ اپنے عیال کیواسطے کھانا خرید کریں ناگہاں مقداد کو دیکھا کہ شدت گرمی میں چلے آتے ہیں اور آفتاب کی حرارت سے چہرا انکا سرخ ہو رہا ہے اور صورت بدل گئی ہے حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد کیا باعث ہوا ایسی گرمی میں گھر سے باہر نکلنے کا کہا کہ ای ابو الحسن مجھسے اسوقت کچھ پوچھو نہیں اور رہنے دو فرمایا کہ ای برادر تجھکو حلال نہیں ہے کہ تو اپنا حال مجھسے پوشیدہ رکھے کہا کہ یا علی کیا کہوں میں جسوقت نکلے اور عیال میرے شدت گرسنگی سے روتے ہیں مجھسے حال انکا دیکھا نہ گیا اور میں گھبرا کر رنجیدہ اور مغموم اپنے گھر سے باہر نکلا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا زمین مجھکو نہیں اٹھاتی ہے یہ حال اور قصہ میرا حضرت نے سنا تو اسقدر روئے مقداد کے حال پر کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی اور فرمایا کہ جسنے تجھکو نکالا ہے اسی نے مجھکو نکالا ہے یعنی جیسے کہ اہل و عیال کی بھوک نے تجھکو نکالا ہے ایسے ہی میرے اہل و عیال کے فاقہ نے مجھکو گھر سے باہر نکالا ہے اور فرمایا کہ ایک دینار میں قرض لایا ہوں تو اسکو لیجا کہ اپنی نفس پر میں تیرے نفس کو اختیار کرتا ہوں وہ دینار مقداد کو دیکر خالی ہاتھ اپنے گھر کو چلے آئے پس خدا تعالی نے بعوض اس ایثار اور بخشش کے اہلبیت رسول کیواسطے بہشت سے کھانا بھیجا اور عبد اللہ بن مسعود نے روایت کی ہے کہ ایک شب حضرت نماز مغرب اور عشا سے فارغ ہوکر مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک مرد صفوف کے درمیان سے اٹھا اور کہا کہ ای مہاجرین و انصار میں ایک مرد غریب ہوں اور مجھکو کسی چیز کی قدرت نہیں ہے مجھکو کھانا کھلاؤ رسول خدا نے فرمایا کہ ای مسعود دیکھ کہ کوئی کس حالت میں ہے کہ دل کو میرے تو نے غمگین کردیا اور فرمایا کہ حجرہ میں ایک تو سمجھ کہ ایک قوم کے درمیان ہو اور سو میں وہ لوگ نماز پڑھیں اور دوسرے قرآن کی وہ گھر میں کھڑا ہوا اور آدمی انکے تلاوت انکی نکریں تفسیر سمجھا کہ درمیان ایک جماعت کے ہو اور لوگ اس جماعت سے مسائل دین کے حق کو پوچھتے ہوں اور پوچھنے والے اسکا تو نکا آدمی کہ درمیان کنارے کے قسم ہو اور نیز انکی طرف اصحاب کے منہ کرکے فرمایا کہ کون ہے اس محتاج کی حاجت کو روا کرے تاکہ فردوس اعلی میں اسکو جگہ دوں پس حضرت علی کھڑے ہوئے اور اس سائل کا ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ کے حجرہ میں لائے اور فاطمہ سے فرمایا کہ ای دختر رسول خدا اس مہمان کے کام میں نظر کر حضرت فاطمہ نے کہا کہ ای پسر عم کھانا بہت تھوڑا ہے حسن اور حسین بھوکے ہیں اور تو روزہ دار ہے اور وہ کھانا ایک آدمی کی خوراک سے زیادہ کا نہیں ہے فرمایا کہ اس کھانے کو حاضر کر وہ فاطمہ زہرا وہ کھانا حضرت علی کے آگے لائیں حضرت علی نے وہ کھانا مہمان کے روبرو رکھا اور اپنے جی میں کہا کہ اگر میں اس کھانے میں سے کھاؤنگا تو مہمان بھوکا رہجائیگا اور اگر میں کھانے میں سے نہ کھاؤنگا تو مہمان کو خجالت ہوگی پس ہاتھ اپنا طرف چراغ کے بڑھایا اور اس مہمان کو بہلاوا کھلایا کہ گویا چراغ کو درست کرتے ہیں اور اسکو گل کردیا اور فاطمہ سے فرمایا کہ اسکے روشن کرنے میں کچھ دیر کر تاکہ مہمان کھانے سے فارغ ہوجائے اور خود ہمراہ مہمان اپنے دہن مبارک کو کھانا کھانے والوں کی طرح ہلاتے تھے تاکہ مہمان جانے کہ یہ بھی کھانا کھاتے ہیں جس وقت کھانے سے

ذکر ایثار حضرت علی و حضرت فاطمہ علیہا السلام

فارغ ہوئے تو فاطمہؑ نے پھر چراغ کو روشن کیا کہ لائی تو وہ کھانا اسی طرح بدستور جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی رکھا ہوا تھا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اے پروردگار [illegible] تو نے
کسو نے کچھ نہیں کھایا کہا کہ میں سیر ہو گیا ہوں پس حضرت علیؑ نے اور فاطمہؑ زہرا اور حسنؑ و حسینؑ اور فضہ اور ہمسایوں نے سیر ہو کر اس کھانے میں سے کھایا اور
پھر وہ باقی تھا دوسرے روز علیؑ رسولخداؐ کے پاس گئے تو رسولخداؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ کل کی رات کیونکر گزاری کہا کہ خیر و خوبی سے اور چراغ کا گل کر دینا
اور خالی منہ ہلانا اور کھانے میں برکت ہونی یہ سب رسولخداؐ نے بیان کیا حضرت علیؑ نے پوچھا کہ یا رسولخداؐ حضرت کو کس نے خبر دی ہے فرمایا کہ جبرئیلؑ میرے
پاس آیا اور سب حال انکا بیان کیا اور یہ آیت لایا کہ ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ اور یہ روایت کو قاسم بن کلیب نے کہ اہلسنت کے راویوں میں سے
ہے اور طرح سے بیان کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ہے اس آیت میں کچھ فرق ہی اور منقول ہے کہ ایکروز علیؑ نے ایک جماعت کو دیکھا انسے پوچھا کہ تم کون ہو
انہوں نے کہا کہ ہم توکل کرنیوالے ہیں حضرت علیؑ نے پوچھا کہ تمہارا توکل کس طرح ہے کہا کہ جس وقت ہم کھانا پاتے ہیں کھاتے ہیں اور جس وقت نہیں پاتے ہیں صبر کرتے
ہیں فرمایا کہ یہ فعل کتوں کا ہی ان لوگوں نے پوچھا کہ یا امیر المؤمنینؑ پھر توکل کیا ہے فرمایا کہ جیسے کہ ہم کرتے ہیں کہ جس وقت کچھ نہ پائیں شکر کریں اور جس وقت پائیں
اپنے نفسوں پر دوسروں کے نفسوں کو اختیار کریں اور ساتھ حق سبحانہ تعالی کی طرف سخاوت کے رغبت دلاتا ہی اور فرماتا ہی کہ ومن یوق اور جو کوئی کہ نگاہ رکھا جاوے
شح نفسہ بخل نفس اپنے سے یعنی اپنے نفس کو بخل سے [illegible] اور نگاہ رکھا اور بخل سے اپنے نفس کو سلامت رکھے یہانتک کہ اسکی فرمانبرداری نہ
کرے اور اسکے برخلاف راہ خدا کے دینے میں بخل نہ کرے فاولئک ہم المفلحون پس وہ لوگ وہی رستگاری پانیوالے ہیں اور مراد شح سے [illegible] اور
حضرت صادقؑ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شح بخل سے زیادہ سخت ہی واسطے کہ بخیل تو اسچیز سے بخل کرتا ہی جو اسکے پاس ہی اور شحیح وہ شخص ہی کہ جو بخل کرے اس چیز پر
جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے اور جو کچھ اسکے پاس ہے یہانتک کہ نہیں چاہتا ہی لوگوں کے ہاتھوں میں کوئی چیز دیکھے مگر آرزو کرتا ہے کہ یہ سب میرے پاس آجاوے اور میرا ہی مال
ہو جاوے خواہ بوجہ حلال خواہ بوجہ حرام اور قناعت نہیں کرتا ہی اسپر کہ جو خدا تعالی نے دیا ہی اور منقول ہی کہ جو کوئی [illegible] خدا نے جسکے منع کیا ہی اور
جسکے دینے کا خدا نے حکم کیا ہی اسکو بند نکرے وہ شخص بخل کرنیوالا اپنے نفس کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ شح نفس کا لینا مال حرام کا ہی اور منع کرنا زکوۃ کا اور
رسولخداؐ سے روایت کی ہی کہ جو کوئی زکوۃ دیوے اور مہمان کو کھانا کھلاوے اور [illegible] وہ شخص شح نفس سے پاک ہو جاوے [illegible]
سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ بچو تم شح سے واسطے کہ پہلے جو آدمی آگے تمہارے ہلاک ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ [illegible] شح اور ایمان
مومن کے دل میں جمع نہیں ہوتے یعنی جس وقت کہ حق و [illegible] حلال جانے [illegible] حلال اور درست جانے اور کہتے ہیں کہ [illegible]
کیا چیز آدمی کی [illegible] زیادہ [illegible] کہا کہ [illegible] بخل [illegible]
نہو اور ابحال ان لوگوں کا بیان کرتا ہی مومنین میں سے کہ بعد صحابہ کے ہیں قیامت تک چنانچہ فرماتا ہی کہ والذین جاؤ اور وہ لوگ کہ
آئے وہ یعنی آتے ہیں من بعدہم پیچھے ان مہاجرین اور انصار کے یقولون کہتے ہیں وہ عاجزی سے ربنا اغفر لنا اے پروردگار
ہمارے بخش تو واسطے ہمارے گناہوں ہمارے کو ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور بخش تو واسطے بھائیوں دینی ہمارے کے وہ لوگ کہ سبقت
کی ہی انہوں نے ہمسے ساتھ ایمان کے [illegible] وہ ایمان لائے ہیں اور ایمان خالص ہی وہ مرگئے ہیں ولا تجعل اور نکر یعنی نہ رکھ فی قلوبنا
غلا بیچ دلوں ہمارے کے کینا اور حسد کو للذین امنوا واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یعنی ہمکو اپنے فضل و کرم سے ارادہ بد کا [illegible]
ہم مومنین کے حق میں کچھ نہ کہیں اور انکی طرف بدی اپنے دل میں نہ لاویں ربنا انک رؤف رحیم اے پروردگار ہمارے تو مہربان بخشنے والا ہے

ہماری دعا کو قبول کر اور ہمکو مومنین سابقین کے زمرہ میں داخل کر اور چاہنا چاہئے کہ بعض [illegible] ارادہ کرنا مومنین [illegible] باعتبار ایمان کے [illegible]
[illegible] فسق کے اور اب خدا تعالی ابن ابی وغیرہ منافقین کا حال بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ الم تر کیا نہ دیکھا تو نے اے محمدؐ الی الذین
نافقوا طرف ان لوگوں کے کہ منافق ہوئے ہیں جیسے عبد اللہ بن ابی اور [illegible] رفاعہ وغیرہ کہ بنی نضیر کو انہوں نے پیغام بھیجا تھا کہ [illegible]
سے لڑائی ہووی تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور وہ اگر غالب ہو کر تمکو نکالدینگا تو ہم بھی نکل جاوینگے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ یقولون کہتے ہیں [illegible]

لِاِخْوَانِهِمُ واسطے بھائیوں اپنے کے یعنی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اہل کتاب میں سے کہ وہ یہودی ہیں
یہ کہتے ہیں وہ منافق ان یہودیوں سے کہ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ البتہ اگر نکالے جاؤگے تم اپنے گھروں سے تو لَنَخْرُجَنَّ البتہ نکلیں گے ہم مَعَکُمْ تمہارے ہمراہ
تمہاری دوستی میں تمہاری وَلَا نُطِیْعُ اور نہ فرمانبرداری کرینگے ہم فِیْکُمْ بیچ مقدمہ تمہارے کے اَحَدًا کسی کی اگر محمد ہم سے لڑنے کو کہیگا تو ہم تم سے
نہ پھرینگے اَبَدًا کبھی وَاِنْ قُوْتِلْتُمْ اور اگر جنگ کی جاوے تم سے یعنی مسلمان تم سے لڑیں تو لَنَنْصُرَنَّکُمْ البتہ مدد کرینگے ہم تمہاری وَاللّٰهُ
یَشْهَدُ اور خدا گواہی دیتا ہے کہ اِنَّهُمْ تحقیق وہ لَکٰذِبُوْنَ البتہ جھوٹ کہنے والے ہیں اس مقدمہ میں کہ وہ ان وعدوں کو یہودیوں کے وفا
نہ کرینگے جیسے کہ خدا فرماتا ہے لَئِنْ اُخْرِجُوْا البتہ اگر نکالے جاویں یہودی اپنے گھروں سے تو لَا یَخْرُجُوْنَ نہ نکلینگے وہ منافقین مَعَهُمْ
ہمراہ انکے اور موافقت انکی ہرگز نہ کرینگے وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا اور البتہ اگر لڑائی کی جاوے یہودیوں سے یعنی مسلمان یہود سے لڑیں لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ
نہ مدد کرینگے وہ منافقین ان یہودیوں کی وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ اور البتہ اگر مدد کریں منافقین ان یہود کی برسبیل فرض تو لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ
البتہ پھیرینگے وہ پیٹھیں اپنی کو اور بھاگ جائینگے ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ پھر نہ مدد کیے جائینگے یہودی منافقوں سے کہ بھاگنے کے بعد اسواسطے کہ جب
نصرت کرنیوالے بھاگ گئے تو وہ کیونکر منصور اور فتحمند ہوسکینگے بلکہ قتل و اسیر ہونگے اور اب مومنین کی طرف خطاب ہوتا ہے لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً البتہ تم اے
مومنین بہت سخت ہو خوف ڈالنے میں فِیْ صُدُوْرِهِمْ بیچ سینوں انکے کے مِّنَ اللّٰهِ خدا سے یعنی تمہارا خوف اے مومنین منافقین کے سینوں میں
خدا کی طرف سے زیادہ ہے اور رہبت تمہاری واقع ہوئی ہے یعنی ایسے ہیں جیسے کہ منافقین ڈرتے ہیں تم سے خدا سے نہیں ڈرتے ذٰلِكَ وہ خوف تمہارا منافقوں کو
بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق منافقین قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ وہ قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے ہیں رب کی کو اور اسکے عذاب کے تئیں ورنہ آپ بہت ڈرتے
اور تم سے نہ ڈرتے لَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ نہ جنگ کرینگے تم سے منافقین اور یہودی جَمِیْعًا سب وقت کہ اکٹھے ہو کر ایک ہوں وہ لوگ اِلَّا فِیْ قُرًی
مُّحَصَّنَةٍ مگر بیچ بستیوں مضبوط کی گئی کے خندق اور برجوں سے کہ بڑی ہوں اور وہ قلعے ہوں اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ یا پیچھے دیواروں کے یعنی پھر وہ دشمن
لڑیں اور وہ جو سامنے نہ لڑینگے یہ انکی نامردی کی جہت سے نہیں ہے بلکہ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ جنگ انکی درمیان انکے آپس میں شَدِیْدٌ سخت ہے یعنی جب وہ
آپس میں لڑتے ہیں تو ہر ایک ان میں سے بہت سختی اور شدت کرتا ہے لیکن تمہارے مقابلہ میں وہ نہیں ہوسکتے کہ تمہارا رعب خدا نے انکے دلوں میں ڈال دیا ہے اور انکا تو
تمہارے مقابلہ میں نامرد اور عزت والا ہے تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا گمان کرتا ہے تو انکو اکٹھے اور جانتا ہے تو کہ منافقین اور یہود ایک اور متفق ہیں وَقُلُوْبُهُمْ شَتّٰی
اور حال یہ ہے کہ دل انکے پراگندہ ہیں بسبب اختلاف اعتقاد و نیت اور رایوں کے ذٰلِكَ وہ اختلاف اور کثرت باہمی اور حسد ہے انکے بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے کہ
تحقیق وہ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ایک قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے ہیں اور عقل کو اپنی دخل نہیں دیتے ہیں کہ انکو معلوم ہو کہ ہمارا اور سب کا کیا نتیجہ ہے اور پراگندگی دل کی
شکستگی ہی ہو تو انکو اور اب فرماتا ہے کہ مثال یہودیوں کی مثل قریش ہیں كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مانند ان لوگوں کے ہیں کہ پہلے انکے تھے
قَرِیْبًا بیچ زمانہ نزدیک کے ذَاقُوْا چکھا انہوں نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ بد انجامی امر اپنی کو یعنی اپنے کفر کے وبال کو اور
مراد انکی مشرکین قریش ہیں کہ جو پہلے انکے بدر میں مارے گئے اور قیدی ہوئے انہوں نے عذاب چکھا اور کمثل خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اسکی
مثلهم کمثل الذین ہے اور قریبًا منصوب ہے کانوا محذوف سے اور کہتے ہیں کہ مراد ان لوگوں سے بنی قینقاع ہیں جس وقت کہ بدر سے پھرے تو رسول نے انکو حکم کیا کہ اپنے
گھروں سے نکل جائیں اسلئے کہ رسول خدا سے جو انہوں نے عہد کیا تھا وہ توڑ ڈالا اور عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ تم نکلو نہیں میں محمد کے پاس جاکر
تمہاری سفارش کرونگا اور یا یہ کہ تمہارے پاس قلعے میں آکر تمہاری مدد کرونگا اور جس وقت وہ قلعہ میں گئے تو عبد اللہ بن ابی نے انکی مدد نہ کی اور لاچار انکو نکلنا پڑا
اور جلا وطن ہوئے وَلَهُمْ اور واسطے انکے باوجود خواری جلا وطنی ہونے کے عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب دردناک ہے آخرت میں اور مثال منافقوں کی
یہودیوں کے ساتھ بیچ فریب دینے اور نصرت کے وعدہ کرنے اور پھر انکے خلاف کرنے میں كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ مانند شیطان کے ہے کہ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ
جس وقت کہا واسطے آدمی کے کہ کافر ہو کہ میں تیرا مددگار اور مصاحب ہوں فَلَمَّا كَفَرَ پھر جس وقت کفر کیا آدمی نے قَالَ کہا شیطان نے کہ اِنِّیْ

اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ تحقیق میں بیزار ہوں تجھ سے اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ تحقیق میں ڈرتا ہوں خدا سے رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ پروردگار عالموں کا ہے
سو جانو کہ خدا تعالیٰ قیامت کے روز شیطان پر عذاب کریگا عذاب ہیں اور مراد شیطان سے ابلیس ہے اور انسان سے مراد ابوجہل ہے اور وہ یوں کہ جس وقت وہ بدر میں گیا
تو ابلیس سراقہ کی صورت میں کہ وہ رئیس بنی کنانہ کا تھا بنکر آیا اور ابوجہل سے کہا کہ ای ابوالحکم خوف مت کر کہ کوئی آدمی تم پر غالب نہ ہوگا اور جس وقت بدر میں پہنچے تو
ابلیس نے دیکھا کہ ملائکہ مسلمانوں کی مدد کو آئے ہیں آسمان سے نازل ہوتے ہیں دیکھکر بھاگا اور کہا کہ تجھ سے بیزار ہوں اور ابن عباس اور ابن مسعود روایت
کرتے ہیں کہ مراد شیطان سے ابلیس ہے کہ وہ ابلیس کا چیلا تھا اور مراد انسان سے برصیصا عابد ہے کہ بنی اسرائیل میں سے تھا ابلیس کی صومعت میں یعنی
آیت کے یہ ہوئے کہ مثل منافقوں کی یہودیوں کو فریب دینے میں مانند ابلیس کے ہے کہ برصیصا کو کہا کہ کافر ہو جا تو میں تیری مدد کرونگا اور جس وقت برصیصا کافر
ہو گیا تو ابلیس نے کہا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اور یہ قصہ مفصل اسطرح ہے کہ برصیصا ایک زاہد تھا فترت میں یعنی بیچ حضرت عیسیٰ اور ہمارے پیغمبر کے وہ زاہد
اپنی صومعہ میں عبادت خدا کی کرتا تھا ایسا کہ ستر برس عبادت کی اور ابلیس نے چاہا کہ اسکو گمراہ کرے لیکن وہ ابلیس کے بہکانے میں نہ آیا ابلیس
ناچار ہو کر شیاطین جو کہ اسکی تابع تھے جمع کیا اور برصیصا کے مقدمہ میں انسے مشورہ کیا ایک نے کہا کہ میں اسکو گمراہ کرونگا اور یہ وہی [illegible]
چاہتا تھا کہ اغوا کروں جبرئیل نے اسکے سر پر مار کر ہند کے جزیرہ میں ڈالدیا القصہ ابلیس نے لباس اہل زہد کا پہنکر برصیصا کے عبادتخانہ کے قریب آ کر
پہنچا اور آواز دی برصیصا جو اپنی نماز میں مشغول تھا اسطرف متوجہ نہ ہوا ابلیس بھی اسکے حجرہ کے سامنے نماز پڑھنے میں مشغول ہوا اور بظاہر
باظہار نفاق کے خشوع و خضوع ادا کرتا تھا برصیصا نے جس وقت اسکا یہ حال دیکھا تو آواز دی کہ اے بندہ خدا تجھکو کیا حاجت ہے کہ جس وقت مجھکو آواز
دی تھی میں اسوقت نماز میں مشغول تھا اور تیری کیا حاجت ہے کہا کہ درخواست میری یہ ہے کہ تیرے پاس رہوں تاکہ تیری خصلتوں میں سے کچھ میں بھی اپنی
خصلتوں میں اختیار کروں اور علم تجھ سے سیکھوں برصیصا نے انکار کیا اور ابلیس نے بہت تضرع اور زاری کی اور [illegible]
آخر کو برصیصا نے اجازت دی ابلیس نے اسکے حجرہ میں داخل ہو کر نہایت ریاضت عبادت میں ظاہر کی اور مشکل مشکل عبادتیں لایا برصیصا [illegible]
آیا تھا برصیصا اسکی شدت اور ریاضت اور کثرت عبادت کو دیکھکر حیرت کرتا تھا اور وہ ہر روز اپنی ریاضت عبادت زیادہ کرتا تھا اور برصیصا
کے دل میں محبت اسکی ترقی پکڑتی تھی یہانتک کہ ایک سال گزرا ابلیس نے کہا کہ ای زاہد میرا ایک یار ہے کہ عبادت میں مجھ سے زیادہ ہے اور ریاضت اور شدت
اسکی عبادت میں نہایت مرتبہ کو پہنچی ہوئی ہے چاہتا ہوں کہ اسکے پاس جاؤں اور چند روز اسکی خدمت میں حاضر رہکر ریاضت میں مشغول ہوں برصیصا
اسکی جدائی تو بہت شاق اور دشوار تھی لیکن جانتا تھا کہ یہاں سے جانا ضرور ہے ناچار ہو کر اسکو اجازت دی اور ابلیس نے رخصت کے وقت برصیصا کو کہا کہ میں تجھکو ایک
اسم ایسا سکھلاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اسکی برکت سے بیماروں کو شفا بخشتا اور بلا گرفتاروں کو نجات دیتا ہے اور دیوانوں کو عاقل کر دیتا ہے برصیصا نے کہا کہ میں ڈرتا
ہوں کہ اگر آدمی اس سے مطلع ہونگے تو کثرت سے اپنی بیماروں کو لیکر آئینگے اور عبادت میں میری فتور آ جاویگی اور اوقات میری انکی طرف صرف ہونگی
ابلیس نے کہا کہ یہ ہم جانتے ہیں کہ سکھلانا چاہئے کہ ایک وقت ایسا ہوگا کہ تجھکو اسکی طرف احتیاج ہوگی ابلیس نے وہ دعا برصیصا کو تعلیم کر کے رخصت ہوا اور ابلیس
جا کر کہا کہ اب [illegible] برصیصا کے گمراہ کرنے کا [illegible] اور شہر میں جا کر ایک آدمی کو لپیٹ لیا کہ وہ بیہوش ہو گیا اور بعد اسکے طبیب کی صورت بنکر آیا اور کہا کہ
علاج اسکا سوائے دعا برصیصا کے نہیں ہے اسلئے اس شخص کو برصیصا کے حجرہ کے دروازہ پر لائے اور لوگوں نے رو رو کر تضرع اور زاری کی آخر وہی دعا برصیصا نے پڑھی
اپنا ہاتھ اس شخص کے سر پر پھیرا وہ اچھا ہو گیا اور اسطرح بہت آدمی کہ جنکے سر پر آتا تھا اور برصیصا انکو اچھا کر دیتا تھا اس آدمی کے ساتھ یہی اتفاق ہوا اور یہ
خبر دور دراز تک مشہور ہو گئی اور ایک روز ابلیس نے بادشاہ کی دختر کو لپیٹ لیا کہ وہ بادشاہ تو مر گیا تھا اور تین بھائی اسکے زندہ تھے [illegible] برصیصا کے پاس لیگئے اور برصیصا جو
لوگوں کی [illegible] اسکے حجرہ کے دروازہ پر [illegible] بادشاہ کے بیٹوں نے کہا کہ ہماری بہن کو [illegible]
تیرے پاس ہے اور وہ اسکو تنہا حجرہ میں چھوڑ گئے برصیصا نے اسکو دعا کی تو دیکھا کہ ایک عورت نہایت خوبصورت بے مثال جمال والی ہے اسکے پاس گیا اور پھر وہی ابلیس کی تعلیم کی [illegible]
تو پھر سر پر ابلیس نے ہاتھ اسکے گلے پر سے اٹھا لیا وہ ہوش میں آ گئی اور دوسری بار ابلیس نے پھر اسکا گلا پکڑا وہ بیہوش ہو گئی اور پھر برصیصا نے دعا پڑھی اور

کئی مرتبہ بہائی ہی ایسا ہوا اور اسکی بیہوشی کی حالت میں ابلیس نے برصیصا کو سکہلا دیا کہ یہ لڑکی جس وقت بیہوش ہو اور نہایت خوبصورت ہے اگر اسکے ساتھ تو اسوقت
صحبت کریگا تو کسیکو خبر نہوگی برصیصا نے اسکو سوتے ہوئے پا کر اس لڑکی سے اپنا منہ کالا کیا اور وہ لڑکی اس سے حاملہ ہو گئی اور ابلیس ایک شخص کی صورت بنکر اسکے
پاس آیا اور برصیصا کو کہا کہ تو نے یہ کیا فعل بد اور حرکت نالائق کی اور تو نے اپنی تمام ریاضت و عبادت برباد کی اور بدنام کیا برصیصا نے نہایت اسی کہا کہ اب
مجھے اس میں کوئی تدبیر کرنی چاہیے ابلیس نے کہا کہ یہ راز پوشیدہ نہوگا جبتک کہ تو اسکو قتل نکریگا اور جس وقت اسکے بہائی پوچھیں اور آکر دیکہیں تو کہنا کہ اپنے مصلے کے نیچے اسکو قتل کر کے دفن کر دے
برصیصا نے اپنی جان کے خوف سے اسکو قتل کیا اور خاک میں اسکو دفن کر دیا اور ابلیس نے اس عورت کی چادر کا گوشہ اس خاک سے باہر نکال دیا اور جس وقت بہائی اس
لڑکی کے آئے اور اپنی بہن کو برصیصا سے پوچھا تو کہا کہ اسکو دیو لیگئے اور ان شخصوں کو جو اس سے نیک اعتقاد تھا اسکے کہنے کو قبول کرکے چلے گئے اور دوسری شب ابلیس
نے بڑے بہائی کے خواب میں جا کر کہا کہ برصیصا نے تیری بہن کے ساتھ ایسا ایسا کیا جس وقت بیدار ہوا تو اپنے جی میں ٹہرایا کہ یہ خواب شیطانی ہے اور دوسری شب
منجھلے بہائی کے خواب میں جا کر یہی کہا اسنے بھی بعد بیدار ہونے کے خواب شیطانی مقرر کیا اور تیسری شب چھوٹے بہائی کے خواب میں جا کر یہی حال بیان کیا جو
کچھ کہ بڑے بہائی سے بیان کیا تھا اور چوتھے روز تینوں بہائی ایک جگہ اکٹھے ہو کر بیٹھے تھے اور اپنی بہن کا ذکر کرتے تھے چھوٹے بہائی نے کہا کہ میں نے ایسا ایسا خواب
میں دیکھا ہے منجھلے بہائی نے کہا کہ میں نے بھی ایسا دیکھا ہے بڑے نے کہا کہ واللہ میں نے بھی دیکھا ہے پس وے تینوں برصیصا کے پاس گئے اور کہا کہ ہماری بہن کے ساتھ تو نے
کیا کیا اسنے کہا کہ میں نے کچھ نہیں کیا ہے کہ دیو اسکو لیگئے ان تینوں نے کہا کہ برصیصا ایسی بات کہنا زاہد سے دور ہے جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے وہ وہاں سے چلے گئے اور دوسری
شب ابلیس پھر انکے خواب میں آیا اور وہی حال بیان کیا اور کہا کہ جاؤ بہن تمہاری فلانی جگہ خاک میں مدفون ہے اور اسکی چادر کا گوشہ خاک سے باہر نکلا ہوا ہے
جس وقت بیدار ہوئے تو وہاں گئے اور اسکے مصلے کے نیچے جا کر دیکھا تو گوشہ چادر کا باہر نکلا ہوا تھا اس جگہ کو کھودا تو وہاں سے وہ عورت نکلی اور برصیصا کو گرفتار کرکے لیگئے
تاکہ اسکو سولی پر چڑہائیں ابلیس نے اسکے پیش ہو کر کہا کہ تو نے کچھ کام نہ کیا کہ اگر وہ سولی پر چڑہایا جائیگا تو کفارہ اسکے گناہ کا ہو جائیگا ابلیس نے کہا کہ میں ابھی اسکا کام تمام کرتا
ہوں اور اسکو کافر کرکے مارتا ہوں پس پہلی صورت میں ہو کر برصیصا کے پاس آیا اور کہا کہ میں وہ عابد ہوں کہ تجھکو فلانی دعا سکہلائی تہی اور تو نے یہ کیا کام کیا کہ
سب عبادت اپنی برباد کی اس مصیبت میں بھی ایک چیز تجھکو تعلیم کرتا ہوں تاکہ تو اس بلا سے نجات پائے برصیصا نے کہا کہ وہ کیا ہے کہا کہ مجھکو سجدہ کر تاکہ میں ایک
دعا سے تجھکو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کردوں اور تو انکے ہاتھ سے بھاگ جا اور جس وقت بھاگ جاوے تو توبہ کر لینا برصیصا نے ابلیس کو سجدہ کیا اور ابلیس نے کہا کہ میں تجھسے
بیزار ہوں پس سولی پر اسکو چڑہا دیا اور ایک روایت میں ہے کہ جس وقت سولی پر چڑہایا تو اسوقت ابلیس اسکے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ہی تجھکو اس بلا میں گرفتار کیا ہے اگر
میری فرمانبرداری کریگا تو تجھکو اس بلا سے رہائی دوں کہا کہ میں تیرا فرمانبردار ہوں ابلیس نے کہا کہ مجھکو ایک سجدہ کر کہا کہ سولی پر کیونکر سجدہ کروں ابلیس نے کہا کہ اسوقت
اشارہ سے کرنا کفایت کرتا ہے برصیصا نے سولی پر اشارہ سے ابلیس کو سجدہ کیا اور کافر ہو گیا اور بعد اسکے ابلیس نے کہا کہ میں تجھسے بیزار ہوں اسیوقت وہ عابد کافر ہو کر
مر گیا اور ستر برس کی عبادت اسکی برباد گئی اور دوسری روایت میں قصہ اسطرح سے مذکور ہے کہ برصیصا ایک عابد اور زاہد تھا اور دنیا سے اسنے کنارہ کیا
کیا تھا اور ملائکہ نے اسکی عبادت کی کثرت سے تعجب کیا اور ابلیس نے اسکے ساتھ فریب کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ ابلیس نے فریب کیا اور ایک عابد کی صورت میں ہو کر برصیصا کے حجرہ
کے دروازہ پر آیا اور برصیصا نے پوچھا کہ تو کون ہے کہا کہ میں ایک شخص خدا کی بندگی کرنیوالا ہوں چاہتا ہوں کہ تیری ہمراہ میں بھی عبادت کروں برصیصا نے اسکو بلا لیا اور
ابلیس نے اسقدر عبادت کی کہ تین روز تک کہانا نہ کہایا اور نہ ایک ساعت سویا اور جس وقت برصیصا نے ریاضت ابلیس کی دیکھی تو بہت تعجب کیا اور ابلیس سے کہا کہ میں نے
ایک بڑا گناہ کیا ہے جس وقت اس گناہ سے شرمندگی میں کرتا ہوں تو بسبب ندامت کے نہ کچھ کہاتا ہوں نہ پیتا ہوں اور نہ سوتا ہوں برصیصا نے کہا کہ میں بھی چاہتا ہوں کہ
تیری مثل ہو جاؤں گناہ کرکے تاکہ خوب طرح سے عبادت کو بجا لاؤں گناہ کو یاد کرکے کہا کہ پہلے گناہ کر اور بعد اسکے توبہ کر تاکہ عبادت کی حلاوت تجھکو حاصل ہو اسلئے کہ
خدا غفور رحیم ہے گناہ کو بخش دیگا برصیصا نے پوچھا کہ کونسا گناہ کروں ابلیس نے کہا کہ زنا کر برصیصا نے کہا کہ زنا نہ کرونگا کہا کہ نشہ کی چیز پی کہا کہ وہ بہتان
ہے برصیصا نے کہا کہ نشہ کی چیز کو میں کہاں سے لاؤں کہا کہ فلانی بستی میں جا وہاں وہ چیز ملیگی برصیصا اسی بستی میں گیا اور دیکھا کہ عورت
نہایت خوبصورت شراب بیچتی ہے اس سے شراب خرید کر کے نوش کی اور جس وقت عقل اسکی جاتی رہی تو اس عورت سے زنا کیا اور وہ عورت شوہر دار تھی جس وقت شوہر اسکا آن پہنچا

پاس آیا تو برصیصا نے اسکو قتل کیا اور اسی آدمی کی صورت میں شکل دار ہو کر حاکم کے پاس گیا اور اسکو خبر کی انکے حال کی حاکم نے برصیصا کو طلب کیا اور
چالیس دُرّے شراب پینے کے جرم میں اسکو مارے اور سو زنا کے جرم میں مارے اور بعد اسکے قصاص کے واسطے اسکو سولی پر لٹکایا ابلیس اپنی پہلی صورت پر
آیا اور برصیصا سے کہا کیا حال ہے تیرا اے برصیصا کہا نہ اس شخص کی کہ جو اس میں تکلیف کہنے پر چلا ابلیس نے کہا کہ میں تیرے گمراہ کرنے میں دو سو بیس برس سے کوشش کرتا تھا یہاں تک کہ
تجھکو سولی پر دیکھا اور اب اگر تو اپنی نجات اس بلا سے چاہتا ہے تو میں تجھکو چھڑا سکتا ہوں کہا کہ یہی چاہتا ہوں کہ مجھکو خلاصی ہو جاوے ابلیس نے کہا کہ
مجھکو سجدہ کر کہا کہ کیونکر سجدہ کروں سولی پر ابلیس نے کہا کہ اشارہ سے کر پس برصیصا نے ابلیس کو اشارہ سے سجدہ کیا اور کافر ہو گیا فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا
پس ہے انجام ان دونوں کا یعنی شیطان کا اور اس انسان کا منافقوں اور یہودوں اور کافروں میں سے أَنَّهُمَا یہ کہ تحقیق وہ دونوں فِي النَّارِ
آتش دوزخ کے ہونگے خَالِدَيْنِ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے اور خالدین حال واقع ہوا ہے وَذَٰلِكَ اور وہ یعنی ہمیشہ دوزخ میں رہنا جَزَاءُ
الظَّالِمِينَ بدلا ظلم کرنیوالوں کا ہے یعنی جانوں پر ستم کرنیوالوں کا ہے کفر کر کے یا راہ حق سے گمراہی کر کے پس مومنین کو نصیحت کرتا ہے کہ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللَّهَ ڈرو تم عذاب خدا سے کہ اسکے حکموں کو بجا لاؤ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ اور چاہئے کہ دیکھے نفس
مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ جو کچھ آگے بھیجا ہے واسطے کل کے دن کے یعنی واسطے روز قیامت کے کہ وہ عمل صالح ہے یا عمل بد ہے اگر عمل نیک ہے تو نجات
دینے والا ہے اور اگر عمل بد ہے تو ہلاک کرنیوالا ہے پس اگر طاعت اور نیکیاں کی ہیں تو انکی شکر گزاری کرے اور اگر وہ برائیاں اور گناہ ہیں تو انسے توبہ کرے پشیمان ہو
وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے یہ قول تاکید ہے پہلے قول کی اور بعضے کہتے ہیں کہ پہلا اتقوا توبہ کے لئے ہے گناہوں گذشتہ سے اور دوسرا اتقوا بازرہنے کے لئے ہے
گناہوں سے آئندہ کو یا یہ کہ پہلا اتقوا واجبات کے ادا کرنے کو ہے اور دوسرا ترک کرنے محرمات کے لئے ہے إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ تحقیق خدا خبردار ہے بِمَا تَعْمَلُونَ ساتھ اسکے کہ تم کرتے ہو
اگر اسکے حکم کے خلاف کرو گے تو عذاب میں گرفتار ہو گے وَلَا تَكُونُوا اور نہ ہو تم اے مومنین كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ مانند ان لوگوں کے کہ
بھول گئے خدا کو یعنی اسکے حکموں کو ترک کر دیا مراد اس سے یہود اور منافقین اور مشرکین ہیں مطلق احکام خدا کے انہوں نے پروا نہیں کی ہے فَأَنسَاهُمْ پس بھلا دیا
خدا نے انکو أَنفُسَهُمْ نفسوں انکے کو یہاں تک کہ نہیں سنتے ہیں اس بات کو کہ نفع بخشے انکے نفسوں کو اور نہیں لیتے ہیں وہ اس کام کو کہ خلاصی کرے انکے نفسوں کو
اور چونکہ زمانہ کفر اور گناہ میں خدا کو فراموش کیا سبب غفلت کے باوجود ظاہر ہونے دلیلوں فرمانبرداری حق سبحانہ کے تو خدا تعالیٰ نے توبہ کو بھی انکو بھلا دیا اور
حال پر انکو چھوڑ دیا أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ یہ لوگ وہی ہیں باہر ہونے والے حکم خدا سے اور بعد اسکے لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرتا ہے کہ لَا يَسْتَوِي
نہیں برابر ہیں نزدیک خدا کے أَصْحَابُ النَّارِ صاحب آتش دوزخ کے کہ غفلت میں بسر کرکے مستحق دوزخ کے ہوئے وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ اور صاحب
بہشت کے کہ خدا کی فرمانبرداری کر کے مستحق بہشت کے ہوئے أَصْحَابُ الْجَنَّةِ صاحب بہشت کے یعنی جو بہشتی ہیں هُمُ الْفَائِزُونَ وہ
وہی رستگاری پانیوالے اور مراد کو پہنچنے والے ہیں اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا کہ صاحبان جنت وہ ہیں کہ
جنہوں نے میری فرمانبرداری کی ہے اور بعد میرے علی بن ابیطالب کو تسلیم کیا ہے اور اسکی خلافت کا اقرار کیا ہے اور صاحبان النار وہ ہیں جنہوں نے انکار کیا خلافت کا
اور عہد کو توڑ ڈالا اور جنگ کی بعد میرے اس سے اور اب قرآن کی تعظیم اور توقیر کو بیان کرتا ہے کہ لَوْ أَنزَلْنَا اگر نازل کرتے ہم هَٰذَا الْقُرْآنَ اس
قرآن کو عَلَىٰ جَبَلٍ اوپر پہاڑ کے بطریق مثل لَّرَأَيْتَهُ البتہ دیکھتا تو اسکو خَاشِعًا عاجزی کرنے والا مُّتَصَدِّعًا پھٹنے والا مِّنْ
خَشْيَةِ اللَّهِ خوف خدا کے سے اور ہیبت وعدہ عذاب کے سے جو اس میں ہے باوجود اسقدر سختی اور بڑائی ہونے کے اور کافروں کے دلوں پر اسکا کچھ اثر ظاہر نہیں
ہوتا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی آیت یہ ہیں کہ اگر ہم قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے بعد اسکے کہ ہم اسکو سمجھ اور دریافت عطا کرتے تو وہ پارہ پارہ ہو جاتا وَتِلْكَ
الْأَمْثَالُ اور یہ مثالیں کہ جو بیچ قرآن میں مذکور ہوئی ہیں نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ بیان کرتے ہیں ہم انکو واسطے لوگوں کے لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ
تاکہ وہ سوچیں اور سوال کریں روز قیامت کے عذاب میں اور اب اپنی پروردگاری اور رحیمی بیان کرتا ہے کہ هُوَ اللَّهُ وہ کہ جسنے قرآن کو بھیجا خدا ہے
الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وہ خدا کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اسکے کہ مستحق عبادت کا ہو عَالِمُ الْغَيْبِ جاننے والا پوشیدہ کا وَالشَّهَادَةِ

۲ ع ۷ ۵

ظاہر کا یعنی جاننے والا ہے ظاہر اور پوشیدہ کا کہ ہر کوئی امر چھپا ہوا نہیں ہے رہا تھا کہ وہ کسی سبب لوگوں سے چھپا تھا اور معدوم اور موجود کوئی امر پوشیدہ نہیں اور امام
محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غیب وہ امر ہے کہ نہیں ہوا ہے اور شہادت وہ ہے کہ جو ہو لیا ہے ھو الرحمن وہی ہے بہت بخشنے والا کہ رحمت عام اسکی نے دنیا
میں جمیع مخلوقات کو گھیر لیا ہے الرحیم بڑا بخشنے والا ہے کہ رحمت خاص اسکی بخشش اور کرم ہے آخرت میں مومنین کو اور واسطے تاکید کے مکرر فرماتا ہے ھو
الله الذی وہی خدا وہ شخص ہے کہ لا الہ الا ھو نہیں ہے کوئی معبود سوا اسکے کہ مستحق عبادت کا ہو الملک بادشاہ ہے کہ تمام آسمان اور
زمین اور جو کچھ کہ درمیان انکے ہے سب ملک اسکی ہے اور سب اسکے حکم اور تصرف میں ہے جسطرح چاہے اپنا دخل کرے کوئی اسکا منع کرنیوالا نہیں ہے القدوس
نہایت پاک اور پاکیزہ ہے تمام عیبوں اور نقصانوں سے اور بری ہے شرک اور آفت اور اولاد و صفات جسمی سے السلام سلامت ہے عیب اور قباحت اور
عاجزی اور خلل سے المؤمن امن دینے والا بندوں کا عذاب اور ظلم سے المھیمن نگہبان اور حافظ ہر چیز کا العزیز غالب ہے ہر حکم میں کہ کوئی اسکو
مغلوب نہیں کر سکتا اور برابری اسکی کوئی نہیں کر سکتا الجبار زبردست ہے اور عظیم الشان اپنی ملک اور سلطنت میں کہ مشیت اسکی ہر چیز میں جاری ہے اور
مشیت کسی کی اسپر جاری نہیں ہو سکتی یا درست کرنیوالا ہے احوال خلق کا اور اسکو پروا نہیں ہے کسی امر کی جو ہو لیا ہے اور سب امر کہ نہیں ہوا ہے
المتکبر نہایت بزرگی والا اور بلند مرتبہ ہے کہ تمام چیزیں آگے اسکے حقیر ہیں سبحن الله پاک ہے خدا عما یشرکون اس چیز سے کہ شریک
کرتے ہیں اسکا شریک کرنیوالے اسلئے کہ دلیلوں سے ثابت ہوا ہے کہ کوئی اسکا شریک نہیں ہے ھو الله الخالق وہ خدا پیدا کرنیوالا ہے ہر چیز کا موافق مشیت کے
الباری پیدا کرنیوالا اور ظاہر کرنیوالا اور عدم سے وجود میں لانیوالا ہے ہر چیز کا المصور صورت بنانیوالا مخلوقات کی طرح طرح سے کہ ہر چیز اپنی صورت
میں دوسری چیز سے ہرگز نہیں مل سکتی لہ الاسماء الحسنی واسطے اسی خدا ہی کے ہیں نام نیک کہ شرع اور عقل کے نزدیک پسندیدہ گئے ہیں جیسے کہ
رحمن و رحیم اور غفور اور قدیر اور علیم اور حلیم وغیرہ یسبح له پاکی سے یاد کرتی ہے اور تسبیح کرتی ہے واسطے اسکے ہے ما فی السموت والارض ع ۳
وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے وھو العزیز اور وہی ہے غالب اپنے حکم میں کوئی چیز اسکو مغلوب نہیں کر سکتی الحکیم حکمت والا ہے اپنے قول اور
فعل میں کہ جو کچھ کرے موافق حکمت اور مصلحت کے کرے ہے اس سورت کی تفسیر میں اسما حسنی خدا تعالی کے مذکور ہیں اور منقول ہے کہ اسم اعظم ان ناموں میں ہے
اور حضرت صادق علیہ السلام امیر المومنین سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ الله تعالی کے کل ننانوے نام ہیں جو کوئی انکو یاد کرے اور ان ناموں
سے خدا کا ذکر کرے تو بہشت میں داخل ہوگا لیکن چاہیئے کہ ان ناموں کے معنی کو سمجھے اور ابو امامہ نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی سورہ حشر کی
آخر کو پڑھے شب کو یا روز کو اور اسی دن وہ مرجائے تو خدا تعالی بہشت اسپر واجب کرے ہے اور معقل بن یسار نے روایت کی ہے کہ جو کوئی صبح کو تین بار کہے کہ اعوذ بالله
من الشیطان الرجیم اور تین آیتیں سورہ حشر کی آخر کی پڑھے حق تعالی ستر ہزار فرشتے اسپر موکل کرے تاکہ اسکو جمیع آفات سے نگاہ رکھیں اور درود بھیجیں رات
تک اور اگر روز کو مرجائے تو شہید مرا ہوا اور اگر اسی طرح شب کو پڑھے تو بھی یہی ثمرہ رکھتا ہے اور انس نے روایت کی ہے رسول خدا سے کہ جو کوئی لو انزلنا ھذا القرآن سے آخر
سورہ تک پڑھے اور اسی شب کو مرجائے تو شہید مرا ہو سورۃ الممتحنۃ اور اس سورہ کو سورہ مودۃ بھی کہتے ہیں یہ سورہ مدنی ہے اور اس میں تیرہ آیتیں ہیں
اور حضرت علی بن الحسین نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ ممتحنہ فرضوں یا نوافل میں پڑھے خدا تعالی اسکے دل کو ایمان سے امتحان کرے اور اسکی آنکھوں کو روشن کرے
اور درویشی اور دیوانگی ہرگز اسکی اولاد میں نہ آئی گی بسم الله الرحمن الرحیم یایھا الذین امنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا
اور پیغمبر پر لا تتخذوا نہ پکڑو اور نہ مقرر کرو تم عدوی وعدوکم دشمنوں میرے کو اور دشمنوں اپنے کو اولیاء دوست اور اپنی ہمنشین مت
رکھو اور قصہ مقرر کرنا ہے اور اسکا واقعہ اور شیخ بردہ لوگ بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چھٹے سال ہجرت کے اور بعد دو برس کے جنگ بدر کے رسول خدا نے پوشیدہ
ارادہ مکہ کا کیا تھا سارہ کنیز عمرو بن صیفی کی کہ مکہ میں رہتی تھی مکہ سے مدینہ میں آئی رسول خدا نے اس سے پوچھا کہ تو مسلمان ہوکے یہاں آئی ہے کہا کہ نہیں پوچھا کہ
واسطے ہجرت کے یہاں آئی ہے کہا کہ نہیں بلکہ میں محتاج ہوکر آئی ہوں کہ مجھکو کھانا اور کپڑا دو حضرت نے فرمایا کہ مکہ والوں سے کیوں نہیں طلب کیا کہا کہ بعد جنگ بدر کے
کسی کو میری کوئی پرواہ نہیں حضرت نے فرزندان عبد المطلب کو فرمایا کہ اسکو کچھ دو انہوں نے کپڑا اور دینار اور زاد راہ اور سواری اسکو دی اور بعد

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ

حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس وہ آئی اور کچھ طلب کیا انہوں نے مکہ والوں کو خط لکھا کہ رسول خدا قصد تمہارا رکھتا ہے ہتھیار اپنے درست کر رکھو اور قلعہ بنا رکھو وہ
خط اسکو دیکر رخصت کیا سارہ نے وہ خط اس سے لیکر اپنے بالوں میں چھپا کر رکھ لیا اور طرف مکہ کے روانہ ہوئی اور جبرئیل نے رسول خدا کو اس سے خبر دی رسول خدا
نے حضرت امیر المومنین کو مع مقداد اور عمار کے طرف مکہ کے روانہ کیا اور فرمایا کہ راہ میں ایک عورت کے پاس خط ہے لیکر یہاں آؤ وہ سوار ہو کر مکہ کی طرف وا
ہوئے اور راہ میں اس عورت کو پایا خط کو اس سے طلب کیا اس نے انکار کیا اسباب اسکا دیکھا نہ پایا واپس آنے کا ارادہ کیا امیر المومنین نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ
پیغمبر خدا ہرگز دروغ نہیں فرماتے پس تلوار کھینچکر اس عورت کے پاس آئے اور فرمایا کہ اگر خط تو نہ دیگی تو میں تجھکو مار ڈالونگا وہ عورت ڈری اور کہا کہ تم منہ اپنا
پھیر لو تاکہ میں خط کو نکالوں انکو دوں اس نے اپنے سر میں سے وہ خط نکال کر انکو دیا حضرت علی اس خط کو لیکر مدینہ کو روانہ ہوئے اور رسول خدا کو وہ خط دیا رسول خدا
منبر پر تشریف لیگئے اور خط پڑھا اور فرمایا کہ ایک شخص نے تم میں سے مکہ والوں کو خط لکھا ہے تاکہ انکو ہمارے قصد سے خبردار کرے اگر وہ شخص اٹھے اور اقرار کرے تو بہتر
ورنہ میں اسکو رسوا کرونگا حضرت نے دو دفعہ فرمایا لیکن کسی نے جواب نہ دیا تیسری مرتبہ حاطب اٹھا اور کہا کہ یا رسول خدا میں نے لکھا ہے وہ خدا کی قسم
ہے کہ بعد اسلام نفاق کبھی نہ تھا اور نہ شک کچھ ہوا لیکن مکہ میں میرے رشتہ دار ہیں انکا لحاظ کیا کہ میری حمایت کریں [illegible] فرمایا کہ اسکو مسجد سے باہر
نکال دو لوگ اسکو دھکے دیکر باہر لے گئے تھے اور وہ رسول خدا کی طرف دیکھتا تھا اسلئے کہ رحم کریں جب وہ مسجد سے باہر پہنچا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکو یہاں لاؤ
جس وقت وہ آیا تو حضرت نے اسکی تقصیر معاف کی اور حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اے مومنین اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست مت پکڑو تلقون الیہم
یعنی رسم و راہ رکھتے ہو تم الیہم طرف ان دشمنوں کے بالمودۃ ساتھ دوستی کے یا سبب دوستی کے باتیں کہتے ہو وقد کفروا اور حال یہ ہے کہ
تحقیق کفر کیا ہے انہوں نے بما جاءکم من الحق ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہے تمہارے پاس حق سے کہ وہ قرآن ہے یا دین اسلام اس وقت کہ
انہوں نے حق سے کفر کیا ہو تو تمکو انسے دوستی کرنی نہ چاہئے اگرچہ وہ تمہارے رشتہ دار ہوں اور حال ان کفار کا یہ ہے کہ یخرجون الرسول [illegible]
ہیں پیغمبر کو وایاکم اور تمکو کہ ان تؤمنوا اس سبب سے کہ ایمان لائے ہو تم باللہ ربکم ساتھ اللہ پروردگار اپنے کے یعنی اس سبب ایمان
انہوں نے تمکو مکہ سے نکالا ہے پس انکو تم ہرگز دوست مت پکڑو ان کنتم خرجتم اگر ہو تم کہ نکلے ہو تم اپنے وطن سے جہادا فی سبیلی
واسطے جہاد کے بیچ راہ میری کے وابتغاء مرضاتی اور واسطے طلب کے مرضی میری کے اور جہاد اور ابتغاء دو مفعول لہ واقع ہوئے ہیں تسرون
الیہم بالمودۃ پوشیدہ کرتے ہو تم طرف ان دشمنوں کے دوستی کو یعنی جاکر کسیکو تمہاری دوستی کی خبر ہوگی وانا اعلم اور میں خوب
جانتا ہوں اور زیادہ عالم ہوں بما اخفیتم ساتھ اس چیز کے کہ پوشیدہ کی ہے تم نے دوستی دشمنان خدا کی وما اعلنتم اور جو کچھ کہ ظاہر کیا تم نے
عذر کرنا کہ وہ ہمارے کنبہ کے آدمی تھے اسواسطے انکو لکھا تھا لیکن میں اپنے رسول کو مطلع کر دیتا ہوں اور بعضے کہتے ہیں کہ اعلم [illegible]
میں زائد ہے یعنی اور جانتا ہوں میں اسچیز کو کہ پوشیدہ کرتے ہو اور اسچیز کو کہ ظاہر کرتے ہو تم ومن یفعلہ اور جو شخص کرے اس کام کو کہ پوشیدہ انکو خبر بھیجے
اپنی دوستی کی منکم تم میں سے فقد ضل پس تحقیق گمراہ ہوا وہ سواء السبیل سیدھی راہ سے اور خطا کی اسنے اور یہ خطاب حاطب [illegible]
بدر میں تھا اور فرماتا ہے کہ ان یثقفوکم اگر پاویں وہ تمکو [illegible] یکونوا لکم اعداء ہوویں وہ تمہارے دشمن
اعداء دشمن ویبسطوا اور کشادہ کریں وہ الیکم طرف تمہارے ایدیہم ہاتھ اپنے والسنتہم اور زبانیں اپنی بالسوء ساتھ برائی
یعنی ساتھ مارنے اور گالیاں دینے کے وودوا اور دوست رکھتے ہیں وہ لو تکفرون اگر کافر ہو تم جیسے کہ وہ کافر ہیں پس جس وقت کہ حال انکا ایسا ہو
اس صورت میں انکو [illegible] دوستی کرنی بڑی خطا ہے لن تنفعکم ہرگز نفع نہ دیں گے تمکو ارحامکم رشتہ دار تمہارے ولا اولادکم اور نہ فرزند
تمہارے اور انکی دوستی سے کیا فائدہ ہے کہ یوم القیامۃ دن قیامت کے یفصل بینکم جدائی کریگا درمیان تمہارے یعنی جدا کریگا تمکو تمہاری اولاد اور
رشتہ داروں سے [illegible] کافر ہونگے تو دوزخ میں بھیجیگا اور مومنوں کو بہشت میں پس جو لوگ کہ [illegible]
انکی رعایت تم کس واسطے کرتے ہو واللہ بما تعملون اور خدا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دوستی یا دشمنی بصیر دیکھنے والا ہے [illegible]

قد کانت لکم تحقیق کہ ہے واسطے تمہارے اے مسلمانو کافروں کی دوستی چھوڑنے میں اُنسے بیزاری کرنے میں اسوۃ حسنۃ پیروی نیک اور
خصلت پسندیدہ کہ پیروی جسکی کرنی چاہیے فی ابراہیم بیچ ابراہیم کے والذین معہ اور ان لوگوں کی کہ ہمراہ انکے تھے ایمان لانے میں اور بعضے کہتے
ہیں مراد ان لوگوں سے کہ ہمراہ ابراہیم کے تھے پیغمبر ہیں یعنی پیغمبر کہ تابعدار انکے تھے اذ قالوا لقومہم جس وقت کہا انہوں نے واسطے قوم اپنی کے
جو پرستش کرتی تھی انا برآؤا تحقیق کہ ہم بیزار ہیں منکم تم سے ومما تعبدون اور تمہارے معبودوں سے کہ پرستش کرتے ہو تم من دون
اللہ سوائے خدا کے اور اگر ما مصدریہ ہو تو معنی آیت کے یہ ہیں کہ ہم بیزار ہیں تم سے اور پرستش کرنی تمہاری سے کفرنا بکم کفر کیا ہم نے ساتھ تمہارے کے
یعنی تمہارے دین پر اور تمہارے معبودوں پر ہم ایمان نہیں لائے ہیں اور ہم انکار کرنیوالے ہیں تمہارے دین اور معبودوں کے وبدا بیننا وبینکم اور
ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے العداوۃ والبغضاء دشمنی اور بغض ابدا ہمیشہ حتی تؤمنوا یہانتک کہ ایمان لاؤ تم
باللہ وحدہ ساتھ خدا اکیلے کے یعنی جبتک کہ تم ایمان خدا پر نہیں لاتے ہو تو تم میں اور ہم میں ہمیشہ عداوت رہیگی الا قول ابراہیم مگر قول ابراہیم کا
پس اسمیں پیروی نہ چاہیے یعنی پیروی کرو تم دین ابراہیم کی ہر چیز میں مگر اس قول ابراہیم میں کہ انہوں نے کہا تھا لابیہ واسطے باپ آزر کے
لاستغفرن لک البتہ بخشش چاہونگا میں واسطے تیرے یعنی سب امور میں ابراہیم کی پیروی کرو مگر ابراہیم کے استغفار کرنے میں واسطے باپ کے کہ تم اور
باپ یا رشتہ دار کافر کے واسطے استغفار نہ کرو اور انکے واسطے بخشش نہ چاہو اور جو کہ ابراہیم نے موافق وعدہ کے اپنے باپ آزر کے کہ حقیقت میں وہ باپ اسکا نہ تھا
بخشش چاہی تھی اور باپ انکو وہ [illegible] کہتے تھے کہ اسنے پرورش ابراہیم کی کی تھی اور کسیکو یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے باپ کافر کیواسطے بخشش چاہے اور ابراہیم
اگرچہ وعدہ بخشش چاہنے کا اس سے کیا تھا لیکن یہ بھی کہدیا تھا وما املک لک من اللہ من شیء اور نہیں مالک ہوں میں واسطے تیرے
عذاب خدا سے کسی چیز کو کہ عذاب تجھ سے دفع کرسکوں فقط استغفار ہی تیرے واسطے کرونگا اور جسوقت حضرت ابراہیم نے اور انکے اصحاب نے اپنی قوم سے تبرا کیا تو متوجہ
اپنا طرف پروردگار کے کرکے عاجزی سے کہا کہ ربنا اے پروردگار ہمارے علیک توکلنا اوپر تیرے توکل کیا ہمنے اور تجھ پر اعتماد کیا ہمنے اور
خلقت سے قطع کرکے تیری طرف متوجہ ہوئے ہم والیک انبنا اور طرف تیرے رجوع کی ہمنے تیری فرمانبرداری کیساتھ والیک المصیر اور طرف
تیری کے ہے پھر جانا سب کا آخرت میں اور یہ کلام متصل ہے استثنا سے یا قبل کے ساتھ اور بعضے کہتے ہیں یہ کلام دعا کا ابراہیم کا نہیں ہے بلکہ حق تعالی
مسلمانوں کو حکم کرتا ہے جب منع کیا دوستی کفار سے کہ جسوقت تمنے علاقہ دوستی کفار کا قطع کردیا تو کہو کہ اے پروردگار ہمارے تجھی پر توکل کیا
ہمنے اور طرف تیری ہی رجوع کی ہمنے اور اسی طرح یہ قول ہے کہ ربنا اے پروردگار ہمارے لا تجعلنا نہ کر تو ہمکو فتنۃ آزمائش
للذین کفروا واسطے ان لوگوں کے کہ کفر کیا ہے انہوں نے یعنی انکو ہمپر غالب مت کر اور ہمکو انکے زیر دست کر کہ ہمکو وہ دین حق سے فتنہ میں
ڈالیں اور دین سے پھیر دیویں اور فتنہ میں اسطرح ڈالیں کہ ہمکو طرح طرح کے سخت عذاب میں گرفتار کریں کہ جن عذابوں کو ہم اٹھا نہ سکیں اور آزار
اور تکلیف کرکے اپنے دین میں لائیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پہلے مومن نہیں ہوتا تھا مگر محتاج اور کافر نہیں ہوتا تھا مگر تونگر
یہانتک کہ ابراہیم پیغمبر نے اور انہوں نے دعا کی کہ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا پس کیے خدا نے مومنوں میں تونگر اور محتاج اور کافروں میں بھی تونگر
اور محتاج اور دعا کی ابراہیم نے کہ واغفر لنا ربنا اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے جو کچھ ہم سے تیری اطاعت میں قصور کیا ہے انک انت
العزیز تحقیق کہ تو غالب ہے اپنے حکم میں نہیں [illegible] کوئی اسکو [illegible] الحکیم حکمت والا اور دانا ہے تو اپنے کام میں [illegible] لقد کان
لکم البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے اے مسلمانو فیہم بیچ انکے یعنی بیچ ابراہیم کے اور قوم انکی کے اسوۃ حسنۃ خصلت نیک کہ پیروی
انکی کرنی چاہیے لمن کان یرجوا اللہ واسطے اس شخص کے کہ امید رکھتا ہے یعنی یہ پیروی ابراہیم کی ثابت ہے اس شخص کے واسطے کہ امید ثواب
خدا کی رکھتا ہو والیوم الآخر اور بدلے کو دن آخرت کے اور یہ کلام دلالت کرتا ہے اس پر کہ مومن کو ضرور اور لازم ہے ترک کرنا ابراہیم کی
پیروی کا اور ترک کرنا اسکا باعث بدی عقیدہ کا ہے اور اسی واسطے بعد اسکے فرماتا ہے کہ ومن یتول اور جو شخص کہ منہ پھیرلے ابراہیم کی پیروی سے اور

دشمنان خدا سے دوستی رکھے فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ پس تحقیق خدا وہی بے پروا ہے اور اسکی نصرت سے اسواسطے کہ وہ خود دین کی نصرت کرنیوالا ہے
اور اسکو احتیاج کسیکے نصرت کی نہیں ہے الْحَمِيْدُ تعریف کیا گیا ہے اپنی ذات میں بدون تعریف کرنے کسی غیر کے تمام نعمتوں میں پس منہ پھیرنا لوگوں کا
اسکی طرف سے ضرر اسکو نہیں پہنچتا ہے بلکہ ضرر اسکا منہ پھیرنیوالے ہی کیطرف پھرنیوالا ہے اور ابراہیم کی پیروی کے حکم کو خدا تعالیٰ نے مکرر واسطے زیادتی
رغبت کے بیان کیا ہے اور منقول ہے کہ بعد نازل ہونے ان آیتوں کے مومنین نے والدین اور اقارب مشرکین سے دوستی کو چھوڑ کر بلکہ پیچھے دل سے انکے ساتھ
اور عداوت ظاہر کرنے لگے اور حقتعالیٰ نے جو ترک کرنا انکی دوستی کا اور ظاہر کرنا انکی دشمنی کا مومنین سے بحال سے پایا تو انپر رحم کیا اور وعدہ دوستی
کا انسے کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ قریب ہے خدا کہ پیدا کرے بَيْنَكُمْ درمیان تمہارے وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
عَادَيْتُمْ اور درمیان ان لوگوں کہ دشمن رکھے تم نے مِّنْهُمْ ان کفار مکہ میں سے کہ یگانے تمہارے ہیں مَّوَدَّةً دوستی کو یعنی یہ
کہ خدا تمہارے اور تمہارے یگانوں کے درمیان دوستی کو پیدا کریگا اور ایسا ہی ہوا کہ بعد فتح مکہ کے انکے یگانے مسلمان ہوگئے اور آپس میں پھر دوستی پیدا ہوئی بعد
دشمنی کے اور ابو سفیان جو سرغنہ قریش تھا مسلمان ہوگیا اور رسول خدا نے ام حبیبہ دختر ابو سفیان سے نکاح کیا وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ اور خدا قدرت رکھنے والا
ہے تغیر پر پس قادر ہے اسپر کہ دشمنی کو دوستی سے بدل دے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہے اس شخص کو کہ دوستی کی ہے اس نے مشرکین سے پہلے رَّحِيْمٌ
مہربان ہے اور بخشنے والا اس شخص کو کہ مسلمان ہوگیا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ قوم خزاعہ اور بنو مدلج اور آنحضرت کے درمیان عہد و پیمان تھا
اور انہوں نے عہد کیا تھا کہ ہم قصد مسلمانوں کا نہ کرینگے اور دشمنان دین کی مدد نہ کرینگے اور وہ لوگ اپنے عہد پر ثابت قدم رہے اور مسلمانوں کا قصد انہوں نے نکیا
اور دشمنان دین کی حمایت کی حقتعالیٰ نے انکے مقدمہ میں فرمایا کہ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ نہیں منع کرتا ہے خدا تمکو اے مومنین عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ
يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ ان لوگوں سے کہ نہیں لڑے ہیں وہ تمسے بیچ مقدمہ دین کے اور نہ بسبب دین کے وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ اور نہیں نکالا ہے انہوں نے تمکو
مِّنْ دِيَارِكُمْ گھروں تمہارے سے اَنْ تَبَرُّوْهُمْ یہ کہ نیکی کرو تم انسے یعنی خدا منع نہیں کرتا ہے تمکو اس سے کہ نیکی کرو تم ان لوگوں سے کہ وہ تمہارے مقدمہ میں
لڑے نہیں ہیں اور نہ انہوں نے تمکو تمہارے گھروں سے نکالا ہے یعنی خدا تعالیٰ تمکو منع نہیں کرتا ہے اس سے کہ نیکی کرو تم انسے وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اور عدل اور انصاف کرو طرف انکی
اور ظلم انپر نہ کرو تاکہ انکو رغبت طرف اسلام کے ہو بلکہ نیکی اور احسان ظاہر کرتے رہو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ تحقیق خدا دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو اور کہتے ہیں کہ
قتیلہ دختر عبد العزیٰ کہ مشرکہ تھی تحفہ اور ہدیہ اپنی دختر اسماء بنت ابو بکر کے پاس لائی تھی اسنے اسکو قبول نکیا اور نہ پاس آنیکا اذن اسکو دیا
حقتعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور رسول خدا نے اسکے آنیکا حکم دیا اور ہدیہ اسکا قبول کیا اور اسکے ساتھ نیکی کی اور کفار سے نیکی کرنی حرام نہیں ہے خواہ ان سے عہد ہو یا
رکھتا ہو خواہ نہیں لیکن زکوۃ اور فطرہ انکو نہیں دے سکتے ہیں اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ سوا اسکے نہیں منع کرتا ہے تمکو خدا عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ
فِي الدِّيْنِ ان لوگوں سے کہ لڑائی کی ہے انہوں نے تمسے بیچ مقدمہ دین کے وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اور نکالا ہے انہوں نے تمکو گھروں
تمہارے سے وَظَاهَرُوْا اور ہم پشت ہوئے ہیں اور مدد کی ہے انہوں نے دشمنوں کی عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اوپر نکالنے تمہارے کے اَنْ تَوَلَّوْهُمْ یہ کہ
دوستی کرو تم انسے یعنی منع کیا ہے تمکو دوستی کرنے سے ان لوگوں کی سے اور مراد انسے کفار مکہ ہیں بعضے تو مسلمانوں سے لڑے تھے اور بعضوں نے نکالنے میں
کوشش کی تھی اور بعضوں نے نکالنے والوں کی مدد کی تھی وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ اور جو کوئی دوستی کریگا انسے فَاُولٰٓئِكَ پس یہ لوگ دوستی کرنیوالے
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہی ظالم ہیں کہ دوستی کو غیر محل دوستی رکھتے ہیں اور بسبب اسکے مستحق عذاب دنیا کے ہوگئے ہیں اسواسطے کہ دوستی خدا سے اور اسکے
دوستوں سے چاہیے نہ انکے غیر سے اور کہتے ہیں کہ جس وقت حدیبیہ میں صلح واقع ہوئی تو صلح کی شرطوں میں سے یہ شرط بھی تھی کہ جو مسلمان مکہ سے مدینہ کو جاوے
رسول خدا اسکو کفار کے پاس واپس دیں اور جو مسلمان مدینہ سے مکہ کو جاوے تو قریش واپس نکریں سو حضرت بموجب وعدہ حدیبیہ میں تھے کہ ایک جماعت مسلمین کی
مکہ سے بھاگ کر رسول خدا کے پاس آئی اور ان لوگوں میں سبیعہ دختر حارث بھی تھی وہ حدیبیہ میں آئی اور مسلمان ہوگئی اور اسکے بعد شوہر اسکا مسافر مخزومی آیا
اور حضرت سے کہا کہ میری زوجہ کو واپس دو کہ شرط صلح کی اسیطرح تھی کہ جو کوئی ہم میں سے تیرے پاس آوے تو اسکو واپس کرے وہیں جبریل آئے اور کہا کہ شرط مردوں کی ہے نہ عورتوں کی

پہ عورتوں کے واسطے اور مومنین کو طرف کفار کے پھیر لانا جائز نہیں ہے یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِذَا جَآءَكُمُ
الْمُؤْمِنٰتُ جس وقت کہ آئیں تمہارے پاس عورتیں ایمان لانیوالیاں ظاہر کرنیوالیاں ایمان کی مُهٰجِرٰتٍ ہجرت کرنیوالیاں کفر سے
طرف ایمان کے جیسا کہ واقع ہوا یعنی جس وقت مومنین عورتیں ہجرت کر کے کفر سے طرف ایمان کے آئیں فَامْتَحِنُوْهُنَّ پس آزماؤ تم انکو اسطرح سے کہ انکو قسم
دلاؤ کہ وہ شوہر کی دشمنی کے سبب نکل نہیں آئی ہیں اور غیر مرد کی دوستی کے سبب آنا انکا نہیں ہوا ہے اور کسی غرض دنیا کی جہت سے نہیں آئی ہیں بلکہ خاص واسطے دوستی
خدا اور رسول محمد اور مسلمان ہونے کے واسطے آئی ہیں اور یہ امتحان کے پہلے انکا مومنات نام رکھا کہ انہوں نے تصدیق کی تھی زبان سے اور کلمہ شہادت پڑھتی تھی
اور مخالف ایمان کے کوئی امر ان سے ظاہر نہیں ہوتا تھا اَللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا زیادہ جاننے والا اور عالم ہے بِاِیْمَانِهِنَّ ساتھ ایمان ان عورتوں کے اسواسطے کہ وہ
دل کی باتوں کو جانتا ہے اور مسلمانوں کو تو آزمانا ہی انکا کفایت کرتا ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ شرع کے احکام ظاہر پر ہیں اور وقت ان عورتوں کو قسم دیوینگے تو ان کو
انکے ایمان کا لحاظ کریں فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ پس اگر جانو تم ان عورتوں کو بسبب غلبہ گمان اور ظن قوی کے مُؤْمِنٰتٍ ایمان والیاں
فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ پس مت پھیرو تم انکو اِلَى الْكُفَّارِ طرف کفار کے کہ وہ شوہر انکے ہیں اسواسطے کہ لَا هُنَّ نہ وہ عورتیں حِلٌّ لَّهُمْ حلال
ہیں واسطے ان کفار کے وَلَا هُمْ اور نہ وہ مرد کافر یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ حلال ہیں واسطے ان عورتوں کے اسواسطے کہ عورتیں بسبب اسلام کے شوہروں کی امن میں
نہیں ہیں اس سے کہ شوہر انکو بہکا کر گمراہ کردیں اور پھر لانا انکا دیا مطابق ہے اور واسطے مبالغہ کے اور پایا کہ پہلا اسی حاصل ہو فرقت کے درمیان
ان دونوں کے اور دوسرا اسی منع کرتا ہے کہ پھر ان میں ملاپ نہیں ہوسکتا جبتک کہ عورت مومنہ ہے اور شوہر اسکا کافر ہے اور کہتے ہیں بعد اسکی یہ دستور
ہوگیا تھا کہ جس وقت کوئی عورت مشرکین کی مسلمانوں میں چلی آتی تو اسکو آزماتے تھے اسطرح کہ اسکو کہتے تھے کہ تو قسم کھا کہ تو نہیں آئی ہے شوہر کی عداوت
کی جہت سے یہاں نہیں آئی ہے … کسی مسلمان کی محبت اور دوستی کے واسطے اسلام کی دوستی ہی نے تجھے یہاں پہنچایا ہے اور جس وقت وہ قسم کھاتی اور اسلام اسکا قبول کرتے تھے اور
وہ عورت اپنے شوہر کا مہر جو کچھ کہ اسکے مرد کافر نے دیا تھا پھر اس شوہر کافر کو واپس دی جاتی تھی اور کوئی مسلمان نکاح کر لیتا تھا اور یہی آیت الامتحان ہے اس امر پر کہ
جب مسلمان نکاح کر … بغیر طلاق اور بغیر … عدت کے … اور خارج سے عورت … کہ نکاح کرنا جائز نہیں ہے بلکہ …
پرہیز کرنا لازم ہے اور مہر … اسکو خدا فرماتا ہے کہ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا اور دو تم ان شوہروں کو مومن عورتوں کے جو کہ کافر ہیں جو کچھ کہ مہر کی
انہوں نے بابت خرچ کیا اور پہنچایا ہے انہوں نے … اور یہ حکم اس وقت صلح کے تھا جبکہ حضرت نے یہ شرط کی تھی کہ جو کوئی عورت ہماری تمہارے
پاس پہنچے اور … تو ہماری طرف انکو واپس دو اور اگر وہ مسلمان ہوجاوے اور شوہر کہیں ہوتو اسکی شوہر کو جو کچھ بابت مہر کے خرچ کیا ہے اسکو پھیر
دیا ہے وہ اسکو واپس کردی جاوے اور حضرت نے اسی شرط پر … سبیعہ کو جسکا کہ شوہر … قسم دلوائی اور اسکے شوہر … کو مہر …
دیا تھا وہ شوہر کو واپس کردیا اور بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہیں گناہ ہے اوپر تمہارے اے مومنین اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ یہ کہ نکاح
کرو تم ان عورتوں سے جو کہ … اسلام … نکاح انکا انکے شوہروں کفار سے منقطع ہوگیا ہے اور ٹوٹ گیا ہے بسبب مسلمان ہوجانے ان عورتوں کے
پس انکو جائز ہے کہ تم انکو اپنے نکاح میں لاؤ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ جس وقت کہ دو تم ان عورتوں کو اُجُوْرَهُنَّ مہر انکی اور مہر کو اجر اسواسطے کہا کہ وہ مہر
عورت کے فائدہ حاصل کرنے کی اجرت ہے اور اس آیت میں اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ جو کچھ شوہروں نے اپنی عورتوں کو دیا ہے وہ سب قائم مقام مہر کے نہیں ہے اور بعد
نازل ہونے اس آیت کے کئی عورتیں … مدینہ میں آئیں اور مسلمان ہوگئیں اور ان عورتوں سے مسلمانوں نے نکاح کیا اور جو عورت آتی تھی اور مسلمان ہوجاتی تھی
اور پہلا اسکا شوہر اسکو طلب کرتا تھا حضرت اسکو واپس نہیں دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ شرط مردوں کے واپس کرنیکی ہے نہ عورتوں کے واپس کرنیکی اور عورتوں میں یہ حکم جاری
نہ ہونیکی وجہ یہ تھی کہ عورت اپنے شوہر کافر پر حرام تھی اور واسطے مخالفت کفر اور ایمان فرمایا ہے کہ وَلَا تُمْسِكُوْا اور نہ پکڑو تم بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ ساتھ
نکاحوں عورتوں کافر نیوالیوں کی یعنی اے مومنین درمیان تمہارے اور کفار کے علاقہ زوجیت کا نہ ہووے اور جیسے کہ عورت مومنہ مرد کافر سے نکاح نہ کرے ایسے ہی مرد
مومن عورت کافرہ سے نکاح نہ کرے کہ حرام ہے اور نکاح کا نام عصمت اسواسطے ہوا کہ عورت اسکو مرد کی عصمت اور حبالہ میں ہوتی ہے اور عصمت منع کو کہتے ہیں اور اس

کلام میں الف لام ہے اس امر پر کہ عورت کافرہ سے عقد کرنا جائز نہیں ہے خواہ بت پرست ہو خواہ یہود و نصاریٰ ہو یہ مسئلہ ہے اور حکم عام ہے کفر کرنیوالی عورتوں کے
سوالی اور حضرت امام باقر علیہ السلام اسکی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس مومن کے پاس عورت کافرہ ہو چاہیے کہ وہ اسکو مسلمان ہونیکی دعوت دے پس اگر قبول کرے وہ تو
وہ زوجہ ہوگی ہے اور اگر انکار کرے تو وہ بری ہے اس سے کہ وہ زوجہ اسکی نہیں ہے اس واسطے کہ خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے اسکے نکاح کے ساتھ چنگل مارنے سے
اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ نہیں سزاوار ہے نکاح اہل کتاب کا کسی نے پوچھا کہ کہاں ہے حرام ہونا اسکا فرمایا کہ ولا تمسکوا بعصم الکوافر اور بعد نازل ہونے اس
آیت کے جس مومن کی زوجہ کہ کافرہ تھی اور جس نے اسلام کو قبول نہ کیا تو اس مومن نے اس عورت کو اپنے سے علیحدہ کیا واسئلوا اور مانگو تم اے مومنین کفار سے
ما انفقتم جو کچھ کہ خرچ کیا ہے تم نے مہروں میں یعنی جس وقت تمہاری عورتیں کافرہ ہو گئی ہوں اور کفار میں جا ملی ہوں تو جو مہر کہ تم نے انکو دیا ہے وہ مہر کفار سے
طلب کرو اور اگر وہ انکو منع کریں ولیسئلوا اور چاہیے کہ مانگ لیویں وہ کفار ہے ما انفقوا جو کچھ کہ خرچ کیا ہے انہوں نے اپنی جوروؤں کی مہر میں
وہ عورتیں کہ ہجرت کرکے انکے پاس سے تمہارے پاس آئی ہیں اور مسلمان ہو گئی ہیں ذلکم یہ یعنی جو کچھ مذکور ہوا اس آیت میں حکم اللہ حکم خدا
کا ہے یحکم بینکم حکم کرتا ہے درمیان تمہارے واللہ علیم اور خدا جاننے والا تمہاری مصلحتوں کا حکیم حکمت والا ہے جو حکم کرتا ہے ساتھ حکمت کے
کا ہے اور کہتے ہیں کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے مومنین نے مہر ان عورتوں کا کہ جو ہجرت کرکے انکے پاس آئی تھیں انکے شوہروں کافروں کو واپس کیا اور جو عورتیں کہ
مرتد ہو کر مومنین کے پاس سے کفار کے پاس چلی گئی تھیں کفار نے انکا مہر مومنین کو واپس نہیں کیا تب یہ آیت نازل ہوئی وان فاتکم اور اگر فوت ہو جاوے
تمہارے شیء من ازواجکم کوئی چیز عورتوں تمہاری سے الی الکفار طرف کافروں کے یعنی کوئی عورت تمہاری عورتوں سے
مرتد ہو کر کافروں میں جا ملی اور مہر اسکا تمہارے ہاتھ نہ آیا فعاقبتم پس جہاد کرو اور لو گے تم مال ان کا مال غنیمت پس جسوقت کہ تم ان کفار [illegible]
تمہارے ہاتھ آیا ہے اسمیں سے انکے شوہروں کا مہر ادا کرو اور یہ کہ نوبت ادا کرنیکی بعد اسکے تک ہو کہ [illegible] اسکے کسی نکاح کرے [illegible]
کوئی عورت تمہارے پاس فاتوا الذین ذهبت پس دو تم ان لوگوں کو کہ چلی گئی ہیں ازواجهم عورتیں انکی کفار میں [illegible]
سے نہیں پایا ہے [illegible] مثل ما انفقوا مثل اسکے کہ خرچ کیا ہے انہوں نے مہروں میں ہجرت کرنیوالی عورتوں کی اور اگر کافر شوہر ان [illegible]
مسلمان کی عورت کافر ہو کر کسی کافر کے پاس چلی جاوے اور جس کافر کو اسکا شوہر کیا ہے تو اسکے پہلے شوہر مسلمان کا مہر دیا ہو [illegible] کافرہ ہجرت کرکے
مسلمانوں میں چلی گئی ہو اور ایک مسلمان کو [illegible] کافر کو دیدیوے بلکہ اس مسلمان کو دیوے کہ جسکی عورت
مرتد ہو کر کافر کے پاس چلی گئی ہے اور اس کافر [illegible] مسلمان کو مہر واپس کیا تھا واتقوا اللہ اور ڈرو تم خدا سے الذی انتم به خدا کہ تم ساتھ اسکے
مومنون ایمان لائے ہو [illegible] اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جو عورتیں مومنین کی مرتد ہو کر کفار
میں جا ملی تھیں ایک تو حکم دختر ابوسفیان کہ زوجہ عیاض بن شداد فہری کی تھی اور دوسری فاطمہ دختر امیہ کہ زوجہ عمر بن خطاب کی تھی [illegible] اور مہر کا
کیا تو وہ مکہ میں [illegible] اور تیسری [illegible] دختر عقبہ کہ زوجہ شماس کی تھی اور چوتھی عبدہ دختر عبد العزی کہ زوجہ [illegible] کی تھی اور پانچویں [illegible] دختر
ابوجہل کہ زوجہ ہشام بن عاص کی تھی اور چھٹی ام کلثوم دختر جرول کہ وہ بھی زوجہ عمر کی تھی پس [illegible] نے مال غنیمت سے انکے شوہروں کو [illegible] اور مہر
ہجرت کرنیوالی عورت مسلمان کا اگر حرام چیز ہوگی مانند خوک اور شراب [illegible] تو وہ انکے شوہروں کو واپس کیا جاویگا اور شوہر [illegible] اگر کوئی
کافر ہو جاوے اور دوسرا مسلمان ہے تو نکاح انکا اسوقت ٹوٹ جاتا ہے اور محتاج طلاق کی نہیں ہے [illegible] اگر اس [illegible] شوہر سے [illegible] اور اگر صحبت کی
تھی تو وہ عورت عدہ میں بیٹھی رہیگی اور اگر شوہر [illegible] اگر مسلمان ہو جاوے [illegible] اور وہ [illegible]
ہو گئی اور اگر زوجہ عدہ میں تھی کہ وہ مسلمان ہو گیا تو وہ سزاوار اس عورت کی ہے اور اگر زوجہ مرتد ہو گئی اور [illegible] نکاح باطل
ہے اور مہر بھی کچھ نہ دیا جاویگا اور اگر صحبت واقع ہوئی تو جو شخص کہ کافر [illegible] اپنی زوجہ کو [illegible]
ہیں کہ جب حضرت رسول خدا صلعم نے مکہ کو فتح کیا تو کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور وہاں کہ مردوں کی بیعت لی اور [illegible] عورتوں [illegible] بیعت کی

حق تعالیٰ اپنے حبیب کو طریقہ انکی بیعت کا تعلیم کرتا ہے کہ یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ اے پیغمبر علیہ السلام إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ جس وقت آئیں تیرے پاس
ایمان لانیوالی عورتیں کہ یُبَایِعْنَكَ بیعت کریں وہ تجھ سے عَلَىٰ أَن لَّا یُشْرِكْنَ اس بات پر کہ نہ شریک کریں وہ بِاللَّهِ شَیْئًا ساتھ خدا کے
کسی چیز کو بتوں میں سے یا اور چیزوں میں سے وَلَا یَسْرِقْنَ اور نہ چوری کریں وہ شوہروں کے اور غیروں کے مال میں وَلَا یَزْنِینَ اور نہ زنا کریں
وَلَا یَقْتُلْنَ اور نہ قتل کریں وہ أَوْلَادَهُنَّ اولاد اپنی کو یعنی دختروں کو کہ وہ زندہ انکو خاک میں دفن کر دیتے تھے اور یا جو بچہ پیٹ
میں ہو اسکو گرا دیں وَلَا یَأْتِینَ بِبُهْتَانٍ اور نہ لائیں وہ بہتان کہ یَفْتَرِینَهُ جھوٹ بنا لیویں وہ اسکو بَیْنَ أَیْدِیهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ
درمیان ہاتھوں اپنے کے اور پاؤں اپنے کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ کسی غیر کے لڑکے کو چونکہ شوہروں کے سر لگا دیں اور کہیں کہ یہ شوہر کا جنا ہوا ہے اور یہ کنایہ اس فرزند
سے ہوا ہے کہ پیٹ کہ جس میں اسکو رکھتے ہیں درمیان دونوں ہاتھوں کے ہوتا ہے اور فرج کہ جس سے اسکو باہر نکالتی ہیں درمیان دونوں پاؤں کے ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ
بچہ حرام کا نہ جنیں اور اس حرام کے بچے کو چونکہ شوہروں کی طرف منسوب نہ کریں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے تہمت نہ لگانی کسی شوہردار پارسا عورتوں کو ہے
اور غیروں کی اولاد خاوندوں کے سر لگانی وَلَا یَعْصِینَكَ اور نہ نافرمانی کریں وہ تیری اے محمد صلعم فِی مَعْرُوفٍ بیچ نیک کام کے کہ تو انکو حکم
کرے اور معروف ہر نیک کام کو کہتے ہیں خواہ واجب ہو خواہ سنت ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ مرد غیر محرم کے ہمراہ تنہائی میں نہ بیٹھیں
اور کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ نوحہ نہ کریں اور کپڑے بدن کے نہ پھاڑیں اور بال سر کے نہ نوچیں اور منہ نہ چھیلیں اور شعر نہ پڑھیں اور زبان درازی شوہروں سے
نہ کریں اور نامحرموں سے باتیں نہ کریں پس جس وقت کہ وہ عورتیں اس شرط پر تجھ سے بیعت کرنی چاہیں اے محمد صلعم فَبَایِعْهُنَّ پس بیعت کر تو
انسے اور ضامن انکے ثواب کا ہو اگر وہ اپنے عہد کو وفا کریں اور حضرت صادق علیہ السلام کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے قدح پانی کا طلب کیا اور اپنا
ہاتھ اس پانی میں ڈالا اور پھر اس میں سے نکالا اور بعد اسکے ان عورتوں کو حکم دیا انہوں نے اپنے ہاتھ پانی میں ڈالے اس طرح سے انسے بیعت لی اور ہاتھ اپنا ان عورتوں کے
ہاتھوں سے مس نہیں کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اس طرح سے بیعت انسے لی کہ حضرت نے کپڑا اپنے ہاتھ پر لپیٹا اور بعد اسکے انسے بیعت لی اور بعضے کہتے ہیں کہ اس طرح سے بیعت لی کہ
حضرت نے ایک کپڑا درمیان آپ کے اور درمیان ان عورتوں کے ڈالا اور ایک سرا اسکا اپنے ہاتھ میں پکڑا اور دوسرا سرا اسکا انکے ہاتھ میں دیا اس طرح سے بیعت لی اور
انکے ہاتھوں کو چھوا نہیں اور روایت میں ہے کہ حضرت نے عمر ابن الخطاب کو فرمایا کہ آنحضرت کی طرف سے بیعت انسے لی وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ اور
بخشش چاہ تو اے محمد صلعم ان عورتوں کے واسطے خدا سے جو کچھ کہ انہوں نے حالت کفر میں کیا ہے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے ان آدمیوں کے
گناہوں کو جو کہ بیعت کریں رَّحِیمٌ مہربان ہے کہ توفیق توبہ اور ایمان کی انکو دی کہتے ہیں کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے رسول خدا نے عورتوں سے فرمایا کہ
ابایعکن علی ان لا تشرکن باللہ یعنی بیعت کرتا ہوں میں تمسے اوپر اس شرط کے کہ نہ شریک کرو تم ساتھ خدا کے کسی کو ہند دختر عتبہ کہ زوجہ ابوسفیان کی تھی عورتوں کے
درمیان کھڑی تھی اور نقاب چہرہ پر اپنے ڈالا تھا اس خوف سے کہ پہچان لیں رسول خدا مجھ کو یہ ارشاد سنکر کہنے لگی کہ یا رسول خدا بیعت لیتے ہیں جو کچھ کہ
چیز کہ لیتے ہو وہ مردوں سے نہیں لی کہ مردوں سے فقط اسلام اور جہاد پر بیعت لی ہے اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ ولا تسرقن یعنی اور نہ چوری کرو تم ہند نے
کہا کہ ابوسفیان ایک مرد بخیل ہے اور میں نے اسکے مال میں سے بہت مال لیا ہے بدون اسکی اجازت کے نہیں جانتی ہوں کہ حلال ہے وہ مال مجھ پر یا حرام ابوسفیان نے
کہا کہ جو کچھ کہ تو نے لیا ہے اور جو کچھ کہ تو لیویگی سب تجھ پر حلال ہے رسول خدا ہنسے اور ہند کو حضرت نے پہچانا اور فرمایا کہ تو ہند ہے کہا کہ ہاں رسول خدا جو کچھ گزرا ہے
اسکو معاف کر کہ خدا تجھ سے معاف کرے اور مقصود اسکو تیرے برائی یہ سب تھی کہ اسنے روز جنگ احد جگر حضرت حمزہ کا اپنے دانتوں کے نیچے رکھکر چبایا تھا اس
قصہ کو سنا کر ایک تھی اور بعد اسکے فرمایا کہ ولا تزنین یعنی اور نہ زنا کرو تم ہند نے کہا کہ کیا عورت آزاد زنا کرتی ہے عمر درمیان صحابہ کے کھڑا تھا یہ کلام سنکر
ہنسا اس سبب سے کہ اسلام سے پہلے عمر کے اور ہند کے درمیان آشنائی تھی اور اسکے ساتھ یہ فعل کیا تھا اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ ولا تقتلن اولادکن یعنی اور نہ
قتل کرو تم اولاد اپنی کو ہند نے کہا کہ ہم انکو پرورش کرتے تھے بچپن میں اور جس وقت جوان ہوئے ہیں انکو تو قتل کرتا ہے اور یہ اسی واسطے کہا کہ جنگ بدر میں اسکا بیٹا
حنظلہ بن ابی سفیان امیر المومنین کے ہاتھ سے قتل ہوا تھا رسول خدا یہ سنکر مسکرائے اور عمر ہنسا اسقدر کہ اپنی پیٹھ کے بل گر پڑا اور بعد اسکے فرمایا حضرت نے ولا تأتین

بہتان تفترینہ بین ایدیہن وارجلہن یعنی اور نہ لاؤ تم بہتان کہ جھوٹ بناؤ تم انکو درمیان ہاتھوں اپنے کے اور پاؤں اپنے کے مقصد کہا کہ بہتان امر برا ہے اور تو ہمکو حکم
نہیں کرتا ہے مگر بنا ہی حق کا اور بنا عادتوں کا اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ ولا یعصینک فی معروف یعنی اور نہ نافرمانبرداری کرو تم ساتھ نیک کام کے مقصد نے کہا کہ بجا
لائینگے کہ ہم یہاں اسواسطے حاضر نہیں ہوئی ہیں کہ تیری نافرمانی کریں اور جو کچھ تو فرمائے اسکے برخلاف کریں پس سب نے قبول کئے ان شرطوں بیعت کی اور رسول خدا نے انکے
حق میں دعائے خیر کی اور کہتے ہیں کہ بعضے مسلمان محتاج یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے اور مسلمانوں کی خبر انکو پہنچاتے تھے اور اسکی عوض میں انسے میوے اور کھانا لیتے تھے
حقتعالی نے ان امر سے انکو منع کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین امنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر لا تتولوا نہ دوستی کرو
اور نہ دوست رکھو تم قوما غضب اللہ علیہم اس قوم کو کہ غضب کیا ہے خدا نے اوپر انکے یعنی یہودیوں سے دوستی مت کرو قد یئسوا تحقیق کہ
ناامید ہوئے ہیں وہ من الآخرۃ ثواب آخرت سے بسبب عناد کے اور ترک کرنے ایمان اور نصرت پیغمبر کے اور چونکہ حضرت کے اوصاف کو جو کچھ توریت میں
ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ پیغمبر حق ہے اور پھر اسپر ایمان نہیں لاتے ہیں عناد کی جہت سے اسواسطے انکے لئے ثواب حاصل نہوگا اس ناامید ہوئے وہ اس کما یئس
الکفار جیسے کہ ناامید ہوئے ہیں کفار من اصحاب القبور صاحبان قبروں کے یعنی گوروں میں دفن ہوئے ہیں اس ناامید ہوئے ہیں کہ وہ آخرت میں [illegible]
نہ اٹھینگے اور یا یہ کہ وہ پھر دنیا میں رجوع نکرینگے اور یا یہ کہ انکی خبر کچھ پہنچی ہے ناامید ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ جار مجرور بیان ہے کفار کا یعنی یہودی ناامید ہیں ثواب
آخرت سے جیسے کہ کفار کہ قبروں میں ہیں بعد مرنیکے اور اپنی آنکھ سے انہوں نے بعد مرنیکے انجام بد اپنا دیکھا ہے اور اپنی خرابی کا انکو یقین ہوگیا ہے اور آخرت
کی نعمتوں سے بالکل ناامید ہوگئے ہیں ایسے ہی یہودی ثواب آخرت سے ناامید ہیں سورۃ الصف یہ سورہ مدنی ہے اور اسمیں چودہ آیتیں ہیں اور
اس سورہ کو سورہ حواریون اور سورہ عیسی بھی کہتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ صف کو فرائض اور نوافل میں پڑھیگا
خدا تعالی اسکو قیامت کے روز ملائکہ اور انبیا کے صف میں جگہ دیوے بسم اللہ الرحمن الرحیم سبح للہ پاکی بیان کیا
اور تسبیح کی واسطے خدا کے ما فی السموات وما فی الارض ان چیزوں نے کہ بیچ آسمانوں کے ہیں اور ان چیزوں نے کہ بیچ زمین کے ہیں و
ہو العزیز اور وہ غالب ہے اپنے حکم میں کہ کسی چیز سے مغلوب نہیں ہوسکتا اور نہ کوئی اسکے حکم کا منع کرنیوالا ہے الحکیم حکمت والا کہ کوئی
فعل اسکا خالی حکمت اور مصلحت سے نہیں ہے کہتے ہیں کہ ایک جماعت صحابہ نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول خدا اگر ہمکو معلوم ہو کہ کونسا عمل خدا کے
نزدیک زیادہ دوست ہے تو البتہ ہم اپنی جان اور مال کو خرچ کریں حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ
چنانچہ بعد اسکے یہ آیت انکو معلوم ہوگئی اور جنگ احد کے روز اپنے کہنے پر عمل نکیا جہاد میں سے وہ بھاگ گئے اور پیغمبر خدا کو تنہا معرکہ جنگ میں چھوڑ دیا
اور کچھ پروا انکی نہ کی یہانتک کہ دندان مبارک حضرت کے شہید ہوئے حقتعالی نے انکی ملامت کی اور واسطے زجر اور تنبیہ انکی کے یہ آیت نازل کی
چنانچہ فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین امنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لم تقولون کس واسطے کہتے ہو تم ما لا تفعلون سو بات کہ
نہیں کرتے ہو تم کبر مقتا بڑی بات ہے باعتبار دشمنی اور غضب خدا کے عند اللہ نزدیک خدا کے ان تقولوا ما لا تفعلون یہ کہ کہو جو کہ نکرو تم
اور مقاتل کہتے ہیں واقعہ [illegible] اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وعدہ مومن کا اپنے بھائی مومن سے ایک نذر ہے کہ جسمیں کفارہ نہیں ہے لیکن جو کوئی خلاف کریگا
اس عہد کا تو خلاف کریگا خدا کا اور اسکی دشمنی اور غضب کے در پے ہوا اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے کہ یا ایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون
اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت اگرچہ واسطے سبب خاص کے نازل ہوئی ہے لیکن حکم اسکا عام ہے کہ جو کوئی ایک بات کہے اور اسکو نہ کرے وہ اس میں داخل ہے
بعض علما کہتے ہیں [illegible] مثل اسکی سورہ بقرہ میں ہے کہ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم یعنی کیا
حکم کرتے ہو تم آدمیوں کو ساتھ نیکی کے اور بھولتے ہو تم نفسوں اپنے کو [illegible]
[illegible] اس آیت کی شان نزول میں بیان کیا ہے [illegible]
جہاد بدر میں ہم ثابت قدم رہینگے اور ہرگز نہ بھاگینگے [illegible] جنگ کا وقت آیا اور کفار سے مقابلہ ہوا تو وہ بھاگ گئے حقتعالی نے اس آیت میں انکی ملامت کی

اور اب حق تعالیٰ جہاد کی رغبت دلاتا ہے اور بیان فرماتا ہے کہ جس عمل نیک کی صحابہ نے خواہش کی تھی اور پوچھا تھا وہ یہی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ
تحقیق خدا يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو جو جنگ کرتے ہیں فِي سَبِيلِهِ بیچ راہ اس کی کے صَفًّا
صف باندھ کر اور یہ مصدر ہے بمعنی اسم فاعل و حال واقع ہوا ہے اور تقدیر اس کی صافین ہے یعنی صف باندھنے والے ہیں مقابلہ میں دشمنوں کے
كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ گویا کہ وہ ایک بنیاد مضبوط سیسہ پلائی گئی ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ خدا نے
بندوں کو خبر دی کہ جو جہاد میں ثابت قدم رہتا اور اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا مثل دیوار کے وقت لڑائی کے اور معنی محبت خدا کے
بندہ کے ساتھ یعنی ثواب کا اور بلند کرنا درجوں کا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا جس وقت علی بن ابی طالب صف باندھتے تھے جہاد میں مثل
بنیاد مضبوط کے ہوتے تھے حق تعالیٰ نے انکی شان میں یہ آیت نازل کی یعنی امیر المومنین جس وقت صف جنگ میں کھڑا ہوتا تھا تو گویا صف
کی مثل بنیاد مضبوط کی تھی دوسری روایت ضحاک سے بیان کیا ہے کہ ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ جماعت کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں تعریف
اس جماعت کی کی ہے اور انکی محبت کو ظاہر کیا ہے وہ علی بن ابی طالب و حمزہ و عبیدہ بن حارث و مقداد [illegible] ہیں اور کلبی نے ابو صالح سے
روایت کی ہے کہ یہ آیت شان میں علی بن ابی طالب و حمزہ و عبیدہ اور سہل بن حنیف و حارث بن صمہ اور ابودجانہ کے نازل ہوئی ہے اور
ہر صورت سے امیر المومنین ممدوح اور محبوب خدا تعالیٰ کے ہیں اور حدیث رسول خدا کی جنگ خیبر میں لأعطين الراية غدا رجلا كرارا غير فرار يحب الله و
رسوله ويحبه الله ورسوله اسپر دلالت کرتی ہے پس معلوم ہوا کہ امیر المومنین ہیں اور پیشوا [illegible] اور سردار [illegible] جو جہاد
میں ثابت قدم رہے اور کبھی بھاگے نہیں وہ لوگ کہ جو رسول خدا کو تنہا چھوڑ کر جہاد میں سے بھاگ جاتے تھے اور کبھی انکو ان آیتوں سے غیرت نہ آئی تھی [illegible]
[illegible] اور حضرت امیر المومنین نے خطبہ میں فرمایا کہ آگاہ ہو تم [illegible] مومنین کو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ان الله
يحب الذين يقاتلون في سبيله صفا کیا جانتے ہو [illegible] سبیل الله [illegible] کہ لوگ [illegible]
صبر کریں اور بعد اس کے خدا تعالیٰ موسیٰ [illegible] ثابت قدم [illegible] بیان کرتا ہے واسطے تسلی رسول خدا کے وَإِذْ قَالَ
مُوسَىٰ اور یاد کر جس وقت کہا موسیٰ نے لِقَوْمِهِ واسطے قوم اپنی کے کہ وہ بنی اسرائیل تھے يَا قَوْمِ اے قوم میری لِمَ
تُؤْذُونَنِي کس واسطے آزار دیتے ہو مجھ کو [illegible]
[illegible]
[illegible] اور کبھی [illegible] خدا کا دیکھنا چاہتے
تھے اور کبھی گوسالہ پرستی کرتے [illegible] موسیٰ نے فرمایا [illegible] وَقَد تَّعْلَمُونَ اور حال یہ ہے کہ تحقیق جانتے
ہو تم بیقین أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ تحقیق میں بھیجا ہوا خدا کا ہوں طرف تمہاری معجزوں کے ساتھ کہ جو دلالت کرتی ہیں میری
صدق [illegible] اور میری نبوت [illegible] عزت اور تعظیم کریں اور [illegible] حکم کو سر اور آنکھوں پر
رکھیں [illegible] لیکن انہوں نے [illegible] اور اپنی گمراہی اور جہالت [illegible]
اور [illegible] فَلَمَّا زَاغُوا پس جس وقت کجی کی انہوں نے [illegible] قبول [illegible] أَزَاغَ
اللَّهُ [illegible] قُلُوبَهُمْ دلوں انکے کو [illegible] توفیق اور لطف [illegible]
اپنی گمراہی [illegible] وَاللَّهُ لَا يَهْدِي اور خدا راہ [illegible] الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ
قوم بدکاروں کو [illegible] وَإِذْ
قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اور یاد کر جس وقت کہا عیسیٰ [illegible] يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اے اولاد یعقوب کی إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ

البتہ تحقیق میں بھیجا ہوا خدا کا ہوں طرف تمہاری معجزوں کے ساتھ جو دلالت کرتی ہیں میری نبوت کے صحیح ہونے پر اور یہاں یا بنی اسرائیل فرمایا اور یا قوم
نہ فرمایا ہو اس لئے کہ عیسیٰ کو بنی اسرائیل کے ساتھ نسبت نہ تھی کہ یا قوم فرماتے بلکہ عیسیٰ نے یہ کہا کہ میں خدا کا بھیجا ہوا تمہاری طرف آیا ہوں مُصَدِّقًا سچا کرنے والا ہو کر لِمَا بَیْنَ یَدَیَّ
واسطے اس کے کہ میرے آگے ہے مِنَ التَّوْرٰىةِ کتاب توریت سے جو موسیٰ پر نازل ہوئی وَمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا ہو کر آیا ہوں بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ
ساتھ پیغمبر کے کہ آئیگا شرع کامل لیکر مِنْۢ بَعْدِی پیچھے میرے اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ کہ نام اسکا احمد ہے یعنی وہ بہ نسبت اور پیغمبروں کے زیادہ تعریف
کیا گیا ہے اس واسطے کہ خداوند نے اسکو سب مخلوقات سے فضل اور بہتر کیا ہے اور انجیل یوحنا کے چودہویں باب میں ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اگر تم مجھے عزیز
جانتے ہو تو میرے حکموں کو یاد رکھو میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا وہ تمکو دوسرا وکیل دیگا جو کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی فارقلیط روح صدق جسے دنیا
قبول نہیں کر سکتی کیونکہ اسے نہیں دیکھتی نہ جانتی … اور پندرہویں باب میں ہے کہ جب وہ وکیل شافع جسے میں باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح صدق کہ باپ سے
نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور سولہویں باب میں ہے کہ فرمایا حضرت عیسیٰ نے … کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو
فارقلیط تمہارے پاس نہ آئیگا لیکن میں اگر جاؤں تو اسکو تمہارے پاس بھیجدونگا اور جب وہ آئیگا تو جہان کو تنبیہ کریگا اور الزام دیگا سبب گناہ کے کیونکہ
مجھ پر ایمان نہ لائے اور سبب حکم اور جزا کے کیونکہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمسے کہوں لیکن اب تم انکی برداشت
نہیں کر سکتے لیکن جب فارقلیط یعنی روح صدق آئیگا تو تمکو ساری سچائی کی چیزیں بتلائیگا اور وہ میری ستائش کریگا اسلئے کہ وہ میری چیزوں سے پائیگا اور تمکو کہیگا
سب چیزیں جو کہ باپ کی ہیں میری ہیں اسی لئے میں نے کہا کہ وہ میری چیزوں سے لیگا اور تمکو کہیگا تمام ہوئی عبارت انجیل کی اور اب تک …
یہ دوسرا وکیل جسکی عیسیٰ نے خبر دی محمد صلعم ہیں اور فرمایا کہ وہ ابد تک رہیگا … کہ اسکی شرع اور دین قیامت تک رہیگا اور بعد اسکے کوئی پیغمبر نہ ہوگا
اور فرمایا کہ دنیا اسکو قبول نہیں کر سکتی یعنی … جو میں دنیا کے نادانوں سے کرتا ہوں وہ یہودی ہیں وہ نہیں مانتے ہیں کیونکہ وہ فارقلیط کو … نہیں
پہچانتے … اچھا نہیں جانتے لیکن تم جو میرے … ہو … بتلانے سے جانتے ہو اور فرمایا کہ میرے لئے وہ گواہی دیگا یعنی … پیغمبر …
بتلائیگا اور تمام … صحیفوں میں بھی اور قرآن میں … حضرت نے … فرمایا کہ میرا جانا ہی سود مند ہے … اسکو فائدہ پہنچ گیا اور دین
کامل ہو گیا اور تعلیم کو … بیان کیا … سے فائدہ … اور … انکو قتل کریں … فارقلیط
جہاد کا حکم لیکر آئیگا اور وہ … سزا دیگا اور فرمایا کہ جہان کو تنبیہ کریگا اور الزام دیگا سبب گناہ ہی کے کیونکہ وہ مجھ پر ایمان لائے سو ہمارے حضرت نے … کیا اور کفار کو
زیر … اور فرمایا کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے سو ہمارے حضرت کے برابر کون ہوا … حکم ہوا خدا کا … وہ ادا کیا اور …
یہ فارقلیط کہ جسکو روح صدق اور روح قدس کہا وہ پیغمبر … جو باپ … سے نکلا اور … میں آکر … اور نزول … جو حواری …
ایک کمرہ میں جمع تھے ناگاہ چنگاریاں سی آسمان سے … گریں وہ چنگاریاں نہ تھیں بلکہ وہ روح قدس تھا کہ حواریوں …
اور … تمام … اور بولیوں سے واقف ہو گئے اور … لگے … وہ فارقلیط روح القدس …
… بعد عیسیٰ کے کوئی شخص اس قسم کا ظاہر نہیں ہوا … خلق کو … عیسیٰ کی …
… اور وہ آئندہ کی خبریں بتلاوے اور عیسیٰ کی ستائش کرے … الزام دیگا اور جہان
… اور عدالت جاری کرے سوائے ہمارے پیغمبر کے … معلوم ہوا کہ روح صدق اور روح قدس اور فارقلیط …
پیغمبر ہیں … جسکو نصاریٰ … خدا … روح قدس کہتے ہیں … وہ ایک ہی چیز … کہ نہ …
اسکی ذات … اور نہ اسکے … ایسے ہیں … ذات … عیسیٰ ہوں اور موافق ارشاد عیسیٰ …
توبیخ کیا اور نہ الزام دیا اور نہ عیسیٰ کی … کوئی بات کہی اور نہ … عدالت کی اور نہ … سچائی کی چیزیں … عیسیٰ کی ستائش …
عیسیٰ کی … کوئی چیز … اور حقیقت … حواریوں … چنگاریوں کی صورت نازل ہوا تھا

اس سبب سے انجیل کی آیات سے مراد کئی یعنی مسیح ان فیض کی بہت بڑی شے کہ مستفیض کا روحانی اور مقدس ہونا ہے اگر روح قدس کی بابت ہو سکتا ہے لیکن اسکو فارقلیط سمجھنا اولی ہے ہو سکتا ہے کہ وہ یوم الدار کے بعد پھر نہ رہا اور اب نصرانیوں کے پاس سوا روح بازی کے کچھ نہیں ہے اور اگر فارقلیط انہی فیض کو روح مقدس مانا جاوے جو کہ حواریین پر یوم الدار میں نازل ہوا تھا تو لازم آتا کہ نصرانیوں کے پادری اور پاپ بھی مثل حواریوں کے کشف اور کرامتوں پر قادر ہو جائیں لیکن وہ ہرگز قادر نہیں ہیں پس معلوم ہوا کہ فارقلیط اس فیض کو نہیں کہا اور نہ ہی یہ بتلائیں کہ وہ فارقلیط کہ جو ابدی تھا وہ کہاں چلا گیا اور کیوں فانی ہو گیا کہ اسکا کوئی اثر بھی ظاہر نہیں ہے اور اسکی فیض کی بابت یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ جہان کی تجرید و توبیخ کریگا اور الزام دیگا سو ظاہر ہے کہ انہوں نے تو عیسیٰ کے فرمانے کے موجب بھی یہ کام کبھی نہیں کیا اور عیسیٰ نے انکو جہان کا سردار فرمایا تھا سو انہوں نے کچھ درستی عدالت کی اور نہ کچھ نظام عالم کا کیا وہ کیونکر سردار ہو سکتا ہے پس ثابت ہوا کہ جہان کے سردار سے ہمارے پیغمبر ہیں جنہوں نے عدل کا حکم جاری کیا اور نصاریٰ جب اس مقام میں حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس جہان کے سردار سے مراد شیطان ہے سو یہ اس لئے کہتے ہیں کہ انجیل میں خدا کو اس جہان کا سردار کہیں نہیں کہا اور نہ مغایرت ثابت ہو جاتی اور اگر غور اور انصاف سے دیکھو تو یہ تاویل درست نہیں ہو سکتی ہے اس لئے کہ یہاں کلام دو شخصوں میں نہیں ہے شیطان کا ذکر یہاں کو ڈرا اور علاوہ اسکے شیطان کا کہا تھا کہ اب جو حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ وہ آتا ہے وہ تو عیسیٰ کے عہد میں موجود تھا اور انجیل میں لکھا ہے کہ اسنے عیسیٰ سے باتیں کیں اور عیسیٰ کو آزمایا اور اگر یہ مراد ہو کہ وہ غالب ہوا چاہتا ہے یہ بھی درست نہیں ہو سکتا ہے اس لئے کہ عیسیٰ فرماتے ہیں کہ میرا جانا تمہارے واسطے بہتر ہے پس جس وقت عیسیٰ کے جانے کے بعد اسکا غلبہ ہوا تو عیسیٰ کا جانا نا مسعود کیسے ہوا بلکہ مضر ہوا اور اگر ہم فرض کریں کہ وہی اس جہان کا سردار ہے اور یہ ایک جملہ معترضہ ہے جو درمیان میں آ گیا ہے لیکن جسکو تم فارقلیط اور روح صدق کہتے ہو وہ محمد صلعم ہیں وہ تیسرا خدا بھی ہرگز نہیں ہے اس لئے کہ اسنے جہان کو توبیخ نہیں کیا اور عدالت کی اور انجیل میں لکھا ہے کہ وہ اپنی نہ کہیگا اور یہی قرآن میں بھی ہے کہ وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنی محمد اپنی جی سے نہیں کہتا ہے بلکہ جو کچھ اسکو پیغام دیا جاتا ہے وہی کہتا ہے اور اگر مراد فارقلیط سے وہ فرد ثانی ہو تو اسکا محتاج ہونا لازم آوے اس لئے کہ جب وہ دوسرے کی سنے اور محتاج خدا نہیں ہو سکتا اور فارقلیط یونانی لفظ ہے اور معنی اسکے شفاعت کرنیوالا اور تسلی اور بزرگ کیا ہوا ہے اور یہ سب معنی ہمارے پیغمبر پر صادق آتے ہیں اور محمد اور بزرگ کیا ہوا دونوں ہم معنی مترادف ہیں اور اگر نصاریٰ کہیں کہ اس میں نام کی تبدیل ہے تو اسکا بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے اس لئے کہ عیسیٰ کے نام کی بھی تبدیل ہے اور خود نصاریٰ کہتے ہیں کہ پہلی کتاب میں عیسیٰ کا نام عمانوایل یعنی خدا ہمارے ساتھ ہے لکھا ہے اسی طرح عیسیٰ کے نام میں تبدیل ہوئی اسی طرح ہمارے حضرت کے نام میں تبدیل ہے اور خدا اسکا ساتھ ہونا یعنی حضرت عیسیٰ کے لئے خاص نہ تھا چنانچہ پیدائش کے انتالیسویں باب میں ہے کہ خدا یوسف کے ساتھ تھا اور بعض نصاریٰ اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ بشارت محمد کے لئے نہیں ہو سکتی اس لئے کہ عیسیٰ نے فرمایا تھا کہ میں باپ سے درخواست کرونگا کہ تمہارے واسطے ایک اور بھیجیگا کہ وہ تمہارا تسلی دینے والا ہو اور ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے اور محمد عیسیٰ کے چھ سو برس بعد پیدا ہوا اور اس عرصہ میں عیسیٰ کے شاگرد سب مر گئے تھے سو وہ حواریوں کو تسلی دینے والا نہیں ہو سکتا ہم کہتے ہیں کہ یہ خطاب عیسیٰ کا سب نصاریٰ کی طرف ہے اس میں خصوصیت کسی مخاطب کی نہیں ہے اور اگر وقت خطاب سے تمہارے یہی حواریین ہیں تو کوئی بات نہیں اسکا مضائقہ نہیں ہے اس لئے کہ اگر حواریین موجود نہ تھے تابعین تو موجود تھے انکا موجود ہونا بھی بمنزلہ موجودگی حواریین کے ہے اور سولہویں آیت میں انجیل کی ہے کہ عیسیٰ نے فرمایا کہ اور میں باپ سے تمہارے اور ہر ایک ایماندار کے لئے جو تمہاری منادی سے مجھ پر ایمان لائینگے سفارش کرونگا بات کہی ہے وہ یاد دلاویگا پس معلوم ہوا کہ تسلی دینے والا خاص شاگردوں کے لئے نہیں ہے بلکہ جو لوگ انکی منادی سے ایمان لائینگے ضرور ہے کہ انکو بھی تسلی دے اور اگر حضرت عیسیٰ انکے ہمراہ حواریین کو فرمایا ہے لیکن تسلی ان لوگوں ہی کو ہوا چاہئے جو کہ ایمان میں سست اور متزلزل ہیں اور حواریین ایمان میں کامل تھے انکو احتیاج تسلی کی کیا تھی اور حضرت عیسیٰ کہہ گئے وہ جانتے تھے کہ بعد اسکے فارقلیط کہ مراد محمد ہیں بالضرور آئیگا اور لوگوں کو جو کہ عیسوی مذہب ہیں تسلی دیگا اور ایسا ہی ہوا کہ جو کہ ہمارے پیغمبر کے زمانہ میں عیسوی مذہب کا تھا اور ہمارے پیغمبر کو اسنے برحق جانا انکو تسلی بخشی اور وہ جناب ہمیشہ ہمارے ہمراہ ہیں کہ دین اسکا ابدی ہے اور شرع انکی قیامت تک سب کے ساتھ ہے اور قیامت تک سب کے ساتھ رہیگی کہ وہ حضرت خاتم النبیین ہیں اور بعض نصرانی کہتے ہیں کہ پھر جب ان کا نام تسلی دینے والا تو اس نظر سے محمد

کسی طرح تسلی نہیں ہو اور الا ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بھی تو تسلی نہیں ہے کیونکہ عکس لکو نہیں بل جلّ قوالدی او ظلم او جبر کے ساتھ تلوار کے زور سے اسلام کو مذہب کو جاری کیا یہاں تک کہ
تلوار ہی کو بہشت کی کنجی ٹھہرایا ہم کہتے ہیں کہ محمد کے نیک اخلاق اور رحم دلی اور بردباری اور بیواؤں اور یتیموں پر رحم کرنا اور ہر مومن کو تسلی بخشنی متواترات
سے ہے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور اگر کوئی نصرانی ایسی متواتر امر کا انکار کریگا تو یہودی بدرجہ اولی عیسیٰ کے متواترات کا انکار کرینگے لیکن وہ نفس کے انکار سے
متواتر میں فرق نہیں ہو سکتا اور ظلم اور جبر کو جو ہمارے پیغمبر کی طرف منسوب کرنا کمال تعصب ہے اور جہاد کا نام ظلم رکھنا بڑی بے انصافی ہے ایسی نصاریٰ کی ہی ہے کہ جہاد
بموجب حکم خدا کے تھا نہ ہی اور ظلم خلاف حکم خدا کی ہے تو یہ اور نہیں سمجھتے کہ خدا کی مرضی کے جو کام علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں ایک ہی کے احکام کا قیاس دوسری کے احکام پر
نہیں ہو سکتا حضرت ابراہیم کو حکم ہوا کہ تو اپنے فرزند اسمٰعیل کو ذبح کر اور یہ حکم کسی پیغمبر کو نہیں ہوا یعنی دوسرے پیغمبر کو حکم نہیں ہوا کا تھا جیسے حضرت موسیٰ کو یعنے کو حکم تھا کہ جہاد کرے
جیسے کہ حضرت موسیٰ چنانچہ سفر گنتی کے اکتیسویں باب میں ہے کہ موسیٰ نے فیناس کو سفر … بارہ ہزار اسرائیلیوں کے ساتھ مدیانیوں کے مقابلہ کو بھیجا انہوں
نے سارے مرد مدیانیوں کو قتل کیا اور انکا مال و متاع اور مواشی سب لوٹ لیا اور انکی بستیوں کو گھروں کو جلا دیا اور صحیفہ یوشع کے آٹھویں باب میں لکھا ہے کہ
یوشع نے بحکم خدا تیس ہزار آدمی ہمراہ لیکر عی پر چڑھائی کی اور وہاں کے لوگوں کو تیغ کیا اور سب مقتول بارہ ہزار تھے اور سفر استثنا کے بیسویں باب میں ہے کہ
موسیٰ کے حکم سے یوشع نے عمالقہ کو شکست دی اور … بیسویں باب میں ہے کہ جب تو لڑائی کیلئے کسی شہر کے نزدیک جاوے تو پہلے صلح کا پیغام دے اگر وہ
صلح کو قبول کریں تو سب خراج دیں اور نہیں تو ہر ایک مرد کو قتل کر مگر عورتوں اور لڑکوں کو اور مال اور مواشی کو لوٹ لے اور یہی حال ہمارے پیغمبر کا ہے کہ
وہ پہلے تو لوگوں سے ایمان کا طالب ہوتے تھے اور اگر وہ معجزہ طلب کرتے تھے تو انکو معجزہ دکھلاتے تھے اور اگر وہ معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے تھے تو
وہ حضرت بموجب حکم خدا واسطے ایمان کے ان پر جہاد کرتے تھے اور اگر جہاد کرنا ظلم کہا جاوے تو چاہیے کہ سب انبیاء کو جنکو حکم جہاد کا تھا ظالم ہووے اور
جہاد کرنیسے اور خدا تعالیٰ نے قوم نوح کو مع چرند اور پرند غرق کر دیا چنانچہ پیدائش کے ساتویں باب میں ہے پس چاہیے کہ اس صورت میں بھی خدا کو
ظالم کہنے لگو اور بعضے نصاریٰ کہتے ہیں کہ محمد کو روح قدس نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اگر روح قدس تو نادیدنی شے ہے اور خدا کی روح کہلاتی ہے
جسکی تاثیر ولیہر … نہ کہ جسم … روح القدس روح پاک کہتے ہیں اور روح صدق راستی کی روح کو کہتے ہیں …
صادق آتی ہیں اور یہ ضرور نہیں کہ وہ نادیدنی شے ہو اور حضرت عیسیٰ کو روح اللہ کہتے ہیں اور حال یہ ہے کہ وہ نادیدنی شے نہ تھی بلکہ انکا …
تھا اور اگر روح قدس نادیدنی شے ہو تو یہ کیونکر صادق آوے موافق ارشاد حضرت عیسیٰ کے کہ وہ تمکو سب چیزیں سکھلائیگا اور سب باتیں جو کچھ میں نے تمکو
کہی ہیں یاد دلاویگا بھلا کہیں نادیدنی شے بھی جسکا تعلق کہ دل سے ہو وہ کچھ سکھلا سکتی ہے اور یاد دلا سکتی ہے اور حضرت عیسیٰ نے فرمایا تھا کہ وہ جہان کو تنبیہ کریگا اور الزام
دیویگا اب انصاف کرنا چاہیے کہ نادیدنی شے تو تنبیہ کر سکتی ہے اور کسکو الہام دیسکتی ہے اور تم جو کہتے ہو کہ حواریوں نے محمد کو نہیں دیکھا تو جس صورت میں روح
قدس نادیدنی شے ہوئی تو حواریوں نے اسکو بھی نہیں دیکھا تخصیص محمد کی نہ دیکھنے کی کیا ہوئی اور تاثیر … سکتا ہے …
کیا احتیاج تھی حالانکہ روح قدس … فارقلیط سوا محمد صلعم کے دوسرا شخص نہیں ہو سکتا اور وہی اور بہت دلیلیں اس میں ہیں …
سے مراد لینی تعصب کی راہ سے ہے اور جو کچھ کہ قرآن میں ہے کہ عیسیٰ نے خوشخبری ہمارے پیغمبر کے آنے کی دی کہ نام مبارک جسکا احمد ہے …
ہر اور وہ … تو فرقہ ہے آدمی جو کچھ چاہے حق اور ناحق کہتا چلا جاوے اور یہ خوشخبری دینی حضرت عیسیٰ کی یہ بھی ایک معجزہ حضرت عیسیٰ کا ہے کہ جس
انکی خوشخبری دی تھی وہ پیغمبر ظاہر ہوا موافق خبر دینے کے **فلما جاءھم** پس جس وقت کہ آیا انکے پاس احمد **بالبینٰت** ساتھ دلیلوں روشن اور معجزوں
ظاہر کے تو **قالوا** کہا ان عیسائیوں نے کہ **ھذا** یعنی جو کچھ کہ ہمکو دکھلاتا ہے محمد **سحر مبین** جادو ہے ظاہر کہ اسکا جادو ہونا کسی …
اور بعضے کہتے ہیں کہ جا کی ضمیر عیسیٰ کی طرف پھرتی ہے یعنی جس وقت کہ آیا انکے پاس عیسیٰ معجزہ روشن لیکر مثل زندہ کرنے مردوں کے اور اچھا کرنے اندھے مادرزاد کے
… کے تو لوگوں نے کہا یہ جادو ہے **و من اظلم** اور کون زیادہ ظالم ہے **ممن افتریٰ** اس شخص سے کہ باندھے **علی اللہ** اوپر اللہ کے
الکذب جھوٹ کو یعنی اسکے پیغمبر کو جھٹلاوے اور معجزوں کو سحر بتاوے اور کہے کہ خدا کا پیغمبر نہیں ہے جادوگر ہے **وھو یدعیٰ الی الاسلام** حالانکہ بلایا جاتا ہے

جھوٹ باندھنے والا إِلَى الْإِسْلَامِ طرف اسلام کے یعنی پیغمبر انکو طرف اسلام کے بلاتا ہے جس میں بہتری دنیا اور آخرت کی اور رستگاری ہے عذاب سے لیکن وہ بسبب
اپنی جہالت کے پیغمبر کو جھٹلاتا ہے اور دیدہ و دانستہ عذاب کو اختیار کرتا ہے پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي اور خدا نہیں دکھلاتا ہے راہ حق
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ قوم ظلم کرنیوالوں کو اور انکو انکے حال پر چھوڑ دیتا ہے بسبب انکے عناد کے اور دیدہ و دانستہ انکار کرنیکی وجہ سے اور بعضے کہتے ہیں کہ نضر بن حارث نے
کہا کہ قیامت کے روز لات اور عزیٰ میری شفاعت کرینگی خدا سے اور شفاعت انکی قبول ہوگی حق تعالیٰ نے انکے قول کے رد کرنیمیں یہ آیت نازل کی کہ کون شخص
زیادہ ظالم ہے اس شخص سے کہ خدا پر جھوٹ بناتا ہے کہ خدا انکی شفاعت کو قبول کریگا کفار کیونکر اور کہتے ہیں ایک روز رسول خدا صلعم کو وحی آنے میں دیر ہوئی کعب بن اشرف یہودی نے کہا کہ جو خبر
ہونیکو تھی ہو گئی اور وہ یہ ہے کہ محمد کے خدا نے انکے نور کو بجھا دیا اور کام انکا انجام کو پہنچا یہ بات سنکر حضرت کو رنج ہوا جبرئیل امین واسطے دور کرنے ملال خاطر اقدس رسول خدا
کے یہ آیت لائے يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا ارادہ کرتے ہیں کہ بجھا دیویں وہ کفار نُورَ اللَّهِ نور خدا کو بِأَفْوَاهِهِمْ ساتھ منہوں اپنے کے یعنی طعن کرنے اور
ٹھٹھا و ماشہ بات کہکر کہ شعر اور جادو ہے تو یہ بجھانے نور کے ہیں یعنی حال انکا اس بجھانے میں مثل اس شخص کے ہے کہ اپنے منہ سے پھونک مارکر آفتاب کے نور کو بجھایا چاہے وَاللَّهُ
مُتِمُّ نُورِهِ اور خدا تمام کرنیوالا نور اپنے کا ہے اور ابن کثیر اور اہل کوفہ نے سوا ابوبکر کے متم کو مضاف پڑھا ہے اور نور کو مجرور پڑھا ہے اور باقیوں
نے بغیر اضافت کے متم کو تنوین سے اور نور کو منصوب پڑھا ہے یعنی ظاہر کرنیوالا ہے دین و شرع سید المرسلین کو ظاہر کرنیکا اسلام قیامت تک باقی رہیگی وَلَوْ
كَرِهَ الْكَافِرُونَ اگرچہ مکروہ جانیں کافر اسکی تمامی کو اور اسکی کراہت کرنیکو اس میں کچھ اثر نہیں ہے هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ وہ خدا وہ
شخص ہے کہ بھیجا ہے رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ پیغمبر اپنے کو ساتھ ہدایت کے کہ وہ معجزہ اور قرآن ہے وَدِينِ الْحَقِّ اور ساتھ دین حق کے کہ وہ دین اسلام
لِيُظْهِرَهُ تاکہ غالب کرے اس دین کو عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ اوپر دین کل اس کے یعنی سب دینوں پر اسکو غالب کرے وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
اگرچہ مکروہ جانیں مشرکین و معاندین اسکے غالب ہونیکو اور اس دین میں توحید خالص ہے کہ دیگر دینوں میں ایسی توحید نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ ع ۱ ۹
وقت نازل ہونے عیسیٰ کے آسمان سے اور ظاہر ہونے مہدی آل محمد کے وفا ہوگا کہ تمام زمین اسلام کو قبول کریگی اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بلند ہونا
کلمہ اسلام کا اور غالب ہونا اسکا اس زمانہ کے بعد ہوگا اور قسم ہے اس شخص کی کہ جان میری اسکی قدرت میں ہے کہ دین اسلام کو غالب کرے سب دینوں پر
یہانتک کہ باقی نہ رہیگی کوئی بستی مگر کہ صبح کو اور شام کو آواز لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ کی نہ آوے اور بعد اسکے رسول خدا کے قول کے قبول ہونیکو فرماتا ہے کہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو هَلْ أَدُلُّكُمْ کیا رہنمائی کروں میں تمکو عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ اوپر ایسی سوداگری کے کہ
نجات دیوے وہ تمکو مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ عذاب دردناک سے کہ وہ آگ دوزخ کی ہے اور وہ سوداگری نجات دینے والی یہ ہے کہ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے اور پیغمبر اسکے وَتُجَاهِدُونَ اور جہاد کرو تم کافروں سے یہ امر بصورت خبر ہے یعنی ایمان لاؤ تم خدا اور رسول پر
اور جہاد کرو تم کافروں سے فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ راہ خدا کے اسکے دین کے بلند کرنے اور جاری کرنیمیں بِأَمْوَالِكُمْ ساتھ مالوں اپنے کے کہ جہاد
کرنیوالوں کو کھانے اور سواری اور ہتھیاروں میں اپنے مالونکو خرچ کرو وَأَنْفُسِكُمْ اور ساتھ جانوں اپنی کے جہاد کرو تم کہ کفار کے مقابلہ میں ہو کر انکے
راہ خدا میں لڑو اور ابن عباس سے روایت ہے کہ بعضے صحابہ نے کہا کہ بہتر عمل کو ہم جانیں تو بہت کوشش کریں اسمیں اور اپنے نفس اور مال کو اسمیں خرچ کریں یہ آیت
نازل ہوئی کہ هل ادلکم علی تجارة تنجیکم اور بایک مدت کے اسکی تفسیر نہ بیان ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ کاش ہم جانتے کہ بیان اسکا کیا ہے حق تعالیٰ
نے یہ آیت نازل کی کہ تؤمنون باللہ و رسولہ ذَٰلِكُمْ یہ یعنی جو کچھ کہ ذکر ہوا ایمان اور جہاد خَيْرٌ لَكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے دنیا و فائدہ کے
معاملوں سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم کہ جانتے ہو حقیقت تجارت کی یعنی اگر تم جانتے ہو ایمان اور جہاد کی بہتری کو اور عمل کرتے ہو کہ اسکا
کچھ پہنچا ہوا نہیں ہمیشہ کے فائدہ کی طرف تو چاہئیے کہ اسکو اختیار کرو [illegible] يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ بخشیگا خدا واسطے تمہارے گناہ تمہارے یعنی
ایمان لاؤ اور جہاد کرو کہ خدا تمہارے گناہ بخشے وَيُدْخِلْكُمْ اور داخل کریگا تمکو قیامت کے روز جَنَّاتٍ تَجْرِي بہشتوں میں کہ جاری ہیں
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ نیچے درختوں انکے سے نہریں وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً اور داخل کریگا تمکو مکانوں پاکیزہ میں کہ وہ مکان واقع ہیں فی

جَنّٰتِ عَدْنٍ ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں ذٰلِكَ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا بخشش اور داخل کرنا بہشت میں الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ رستگاری ہے بڑی
پہنچنا ہے مراد کو جو کچھ کہ دنیا کے آدمی اس کو فوز عظیم سمجھتے ہیں کہ دنیا میں ہمیشہ باقی رہنا اور حکومت کرنی اور دنیا کی لذتیں پانی اور کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم سے
مساکن طیبہ کو پوچھا تھا کہ وہ کیا ہے فرمایا کہ ایک مکان ہے بہشت میں کہ وہ ایک محل ہے کہ اس میں ستر گھر یاقوت سرخ کے ہیں اور ہر گھر میں ستر خانہ زمرد سبز کے ہیں
اور ہر خانہ میں ستر تخت ہیں اور ہر تخت پر ستر فرش ہیں طرح طرح کے رنگ کے اور ہر فرش پر ایک عورت بیٹھی ہے اور ہر خانہ میں ستر دسترخوان ہیں اور ہر
دسترخوان پر ستر قسم کا کھانا ہے اور ہر خانہ میں ایک غلام اور ایک کنیز ہے خدا تعالی مومن کو وہ قوت دیوے گا کہ سب سے [illegible] کھانا کھا
اور یہ بڑی نعمت ہے آخرت میں وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا اور نعمت دوسری کہ دوست رکھتے ہو تم اس کو اور سایہ کہ تجارت دوسری کہ دوست رکھتے ہو تم اس کو وہ
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ نصرت ہے خدا کی طرف سے قریش پر اور فتح نزدیک کہ وہ فتح مکہ ہے یا فتح فارس اور روم اور بعضے کہتے ہیں کہ جمیع
فتوح مراد ہیں جو کہ اسلام میں واقع ہوئی ہیں وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور خوشخبری دے اے محمد صلعم مومنین کو ان دونوں نعمتوں کی کہ وہ ثواب اور
مغفرت ہے آخرت میں اور نصرت و فتح ہے دنیا میں یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ ہو تم انصار [illegible]
خدا کے یعنی اس کے دین کی مدد کرنے والے ہو [illegible] راہ خدا میں [illegible] اور نصرت کو [illegible] قبول کرو اور [illegible]
تیار ہو جاؤ كَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ جیسے کہ کہا تھا عیسی بیٹے مریم نے لِلْحَوَارِیّٖنَ واسطے حواریوں کے کہ وہ [illegible]
تھے اور سب سے زیادہ بزرگ تھے ان سے حضرت عیسی نے کہا مَنْ اَنْصَارِیْٓ کون ہیں مددگار میرے [illegible] اِلَی اللّٰهِ
طرف خدا کے یعنی طرف نصرت کے [illegible] قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ کہا حواریوں نے [illegible] نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم مددگار [illegible] دین
خدا میں [illegible] مسلمانوں [illegible] ہماری نصرت [illegible] کون ہیں [illegible]
نے کہا تھا کہ ہم ہیں نصرت کرنے والے اور حواری [illegible] بارہ آدمی تھے برگزیدہ اور خالص اصحاب [illegible] سورۂ آل عمران [illegible]
کے آسمان پر اٹھ گئے نصرت دین کی اور خلقت کو طرف دین خدا کے بلاتے تھے فَاٰمَنَتْ پس ایمان لائی [illegible]
[illegible] طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ایک گروہ بنی اسرائیل سے وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ اور کفر کیا ایک گروہ نے
[illegible] خدا کا فرزند تھا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت عیسی آسمان پر گئے تو بنی اسرائیل تین فرقے ہو گئے ایک فرقہ نے کہا کہ وہ خدا تھا آسمان پر
چلا گیا اور ایک جماعت نے کہا کہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور ایک گروہ نے کہا جو کہ مسلمان تھے کہ وہ بندہ خدا کا اور پیغمبر اس کا تھا پس جنگ و جدال ان میں واقع
ہوا اور وہ دو فرقے کافر غالب ہوئے یہاں تک کہ حضرت خاتم الانبیاء مبعوث ہوئے اور وہ فرقہ مومن ان حضرت پر ایمان لایا اور اس سبب سے ان کو قوت پائی اور
ان دو فرقوں پر غالب ہوئے چنانچہ خدا فرماتا ہے فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس قوت دی ہم نے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے [illegible]
[illegible] عَلٰی عَدُوِّهِمْ اور پر دشمنوں ان کے [illegible] خدا اور فرزند [illegible] فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ پس ہو گئے وہ
غالب یا [illegible] ان کافروں پر [illegible] حجت اور دلیل [illegible] حجت ان لوگوں کی کہ عیسی پر ایمان لائے تھے ظاہر ہوئی
[illegible] تصدیق کرنے سے سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ یہ سورہ مدنی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مکی ہے اور [illegible] آیتیں ہیں اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ لازم ہے [illegible] شخص پر کہ جو ہمارا شیعہ ہے یہ کہ شب جمعہ کو یہ سورہ اور سورہ سبح اسم ربک [illegible]
[illegible] پس جو [illegible] عمل کرے [illegible] رسول خدا کا [illegible] عمل کیا ہو اور جزا اس عمل کی خدا بہشت ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یُسَبِّحُ لِلّٰهِ تسبیح کرتی ہے واسطے خدا کے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے وَمَا فِی الْاَرْضِ اور وہ چیز کہ [illegible]
اور تسبیح کبھی بصورت ماضی آتی ہے اور کبھی بصورت مضارع [illegible] طرف ہمیشہ پاکی [illegible]
[illegible] الْمَلِكِ بادشاہ ہے خدا کہ ہمیشہ ہے بادشاہی اس کی الْقُدُّوْسِ پاک ہے سب [illegible] الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ [illegible]

حکمت والا ہی کہ کوئی اسکا فعل خالی مصلحت سے نہیں هُوَ الَّذِي بَعَثَ وہ خدا وہ شخص ہے کہ بھیجا فِي الْأُمِّيِّينَ درمیان ناخواندوں کے
اور نہ لکھنے والوں کے رَسُولًا مِّنْهُمْ پیغمبر کو انہیں میں سے یعنی جس طرح کہ وہ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے ایسا ہی نہ پڑھا اور لکھا ہوا پیغمبر انہیں میں بھیجا تاکہ تہمت نہ لگاویں
یہ اور اگر لکھا پڑھا ہوتا تو کہتے کہ اسکو معلم نے تعلیم کیا ہی اور پہلی خبریں اسکو سکھلائی ہیں اور یا اُمّی میں نسبت کی ہی یعنی منسوب طرف اُمّت عرب کے کہ نہ
لکھنا جانتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ اُمّی طرف اُمّ القریٰ کے منسوب ہے اور اُمّ القریٰ مکہ کا نام ہی اور یا منسوب ہے طرف اُمّ الکتاب کے کہ وہ قرآن ہی اور
پہلا قول زیادہ مشہور ہے اور کہتے ہیں کہ اُمّی ہونا حضرت کا اس حیثیت سے ہے کہ پہلی کتابوں میں لکھا ہی کہ خاتم الانبیاء اُمّی ہوگا اور حضرت شعیا کی کتاب میں ہے کہ فرمایا
خدا تعالیٰ نے کہ میں پیغمبر اُمّی بھیجونگا درمیان اُمّیوں کے اور اسی پیغمبری کو ختم کرونگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اُمّیین انکو اسواسطے کہتے ہیں کہ وہ
لکھتے تو تھے لیکن انکے پاس کوئی کتاب خدا کی جانب سے نہیں آئی تھی اور نہ کوئی پیغمبر آیا تھا سو انکو خدا نے اُمّیین فرمایا يَتْلُو عَلَيْهِمْ پڑھتا ہے
وہ پیغمبر اُمّی اوپر ان اُمّیوں کے آيَاتِهِ آیتیں اُسکی جو کہ قرآن میں ہیں وَيُزَكِّيهِمْ اور پاک کرتا ہے انکو کفر کی نجاست سے اور ناپاک اعتقاد اور
بد خلقوں سے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ اور سکھلاتا ہی انکو قرآن وَالْحِكْمَةَ اور حکمت کہ وہ حکم کام شرع کے ہیں اور علوم دین با وجود اُمّی ہونے کے
کہ کسی سے کوئی سبق پڑھا تھا اور نہ لکھنا سیکھا تھا اور یہ دلیل صحیح ہی اس امر کی کہ جو کچھ کہتا تھا حق ہی کہتا تھا سو اُسکے بغیر پڑھے لکھے ہی بلکہ کبھی پڑھے ہوئے
ہوئے کو بھی طاقت نہیں ہے کہ ایک شخص تنہا ایسے احکام موافق عقل سلیم کے جنمیں صلاح دنیا اور آخرت کی ہو اپنی طرف سے بنا سکے پس جو کچھ وہ حضرت
کہتے تھے وحی خدا سے کہتے تھے نہ اپنی طرف سے. نگار من که بمکتب نرفت وخط ننوشت + بغمزه مسئله آموز صد مدرس شد + وَإِن كَانُوا اور تحقیق کہ
تھے وہ لوگ کہ اب قرآن پڑھتے ہیں اور پاک ہیں مِن قَبْلُ پہلے اس کے یعنی محمد کے پیغمبر ہونے سے پہلے تھے وہ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ البتہ بیچ
گمراہی ظاہر کے کہ وہ شرک ہے اور جاہلیت کی دین کی پیروی کرتے تھے اور ان کانوا میں اِن مخففہ مثقلہ کا ہی کہ لام تاکید کا جو کہ لفی میں ہے اُسپر دلالت
کرتا ہی وَآخَرِينَ مِنْهُمْ اور درمیان دوسروں کے اُمّی کے اُسکا عطف امیین پر ہے یعنی پیغمبر کو بھیجا بیچ ناخواندوں کے انہیں کے اور درمیان دوسرے لوگوں کے
انہیں سے کہ ابھی لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ نہیں لاحق ہوئے ہیں وہ ساتھ انکے لیکن لاحق ہونگے بعد اسکے اور انکے بعد آئینگے اور مراد ان لوگوں سے جو کہ بعد کو
آئینگے تابعین ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ان لوگوں سے ہی کہ بعد رسول خدا کے قیامت تک ہونگے اور یہی مشہور ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ وہ عجم کے لوگ ہیں اور جو کہ زبان عرب کو نہیں جانتے ہیں اور رسول خدا کے بعد نازل ہوئی یہ آیت لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول خدا وہ کون لوگ ہونگے
حضرت نے دست مبارک اپنا سلمان فارسی کے شانہ پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بستہ ہو تو اسکو لیوینگے اس قوم کے آدمی یعنی فارس کے باشندے
اور عبدالرحمن لیلیٰ نے روایت کی ہی ایک شخص سے رسول خدا کے اصحاب میں سے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایسا دیکھا ہی کہ میں جاتا ہوں اور سیاہ
گوسفند میرے پیچھے آتی ہیں اور ان سیاہ گوسفندوں کے پیچھے خاکی رنگ کی گوسفندیں آتی ہیں اور انکی پیروی کرتی ہیں حضرت علی سے پوچھا کہ تعبیر
اسکی کیا ہو کہا کہ تعبیر اسکی میں جانتا ہوں عرب تیرے حکم میں ہو جاینگے اور بعد اسکے عجم بھی تیری فرمانبرداری قبول کرینگے اور اسلام میں داخل ہونگے
حضرت نے فرمایا کہ یہی تعبیر جبریل نے مجھسے کہی تھی اور سہل ساعدی نے روایت کی ہی کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میری امت کے پشتوں میں مرد اور عورتیں ہونگی کہ وہ
بہشت میں بے حساب داخل ہونگی اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور وہ خدا غالب سب
چیزوں پر حکمت والا ہی کہ موافق مصلحت کے کام کرتا ہی ذَٰلِكَ یہ بھیجنا پیغمبر کے لوگوں پر فَضْلُ اللَّهِ فضل خدا کا ہی اور زیادتی نعمت کی
يُؤْتِيهِ دیتا ہی اسکو فضل و کرم سے مَن يَشَاءُ جسکو چاہتا ہی اپنے بندوں میں سے موافق حکمت اور مصلحت کے جسکو کہ لائق اسکے دیکھتا وَاللَّهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہی کہ نعمت دنیا اور آخرت کی جسکی مقابلہ میں حقیر ہے اور محمد بن عمر نے ہشام بن سالم سے روایت کی
مسلمانوں کی فقرا اور محتاج آدمی رسول خدا کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول خدا دولتمندوں کے پاس مال ہے وہ اسکو راہ خدا میں دیتے ہیں اور ہمکو مقدور نہیں
اور وہ حج کرتے ہیں اور ہمکو اسکی طاقت نہیں ہے اور وہ غلاموں کو آزاد کرتے ہیں اور ہم کوئی غلام نہیں رکھتے حضرت نے فرمایا کہ سو بار الله اکبر کہو یہ بندہ آزاد کرنے سے

فضل ہے اور جو کوئی سو بار الحمد للہ کہے تو بہتر ہے سو گھوڑوں سے جو زین اور لگام سمیت راہ خدا میں انکو دیوے اور جو کوئی سو بار لا الہ الا اللہ کہے تو بہتر ہے تمام
آدمیوں کے عمل میں مگر یہ کہ کسی اور شخص کا لا الہ الا اللہ کہنا اسکے لا الہ الا اللہ کہنے سے زیادہ ہو پس وہ یہ سنکر اس عمل میں مشغول ہوگئے اور جس وقت خبر
تونگروں کو پہنچی تو وہ بھی اس عمل میں مشغول ہوئے تاکہ ثواب مالی اور بدنی دونوں حاصل کریں فقرا نے جس وقت یہ حال دیکھا تو پھر حضرت سے جا کر شکایت
کی کہ جو کچھ حضرت نے ہمارے واسطے فرمایا تھا یہ بھی وہ تونگر کرنے لگے اور وہ بھی یاد ہی انکو ہے پس حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم اور اسکے بعد حق تعالی یہودی علما کی مذمت بیان کرتا ہے بسبب پوشیدہ کرنے اوصاف خاتم الانبیا کے جو کچھ کہ توریت میں لکھے ہیں چنانچہ
فرماتا ہے کہ مثل الذین حملوا التورٰیۃ مثال ان لوگوں کی کہ لادے گئے ہیں توریت کو یعنی حکم ہوا انکو کہ توریت کو سیکھو اور پڑھو اور اسپر عمل کرو
پس اسکو یاد کرکے وہ اٹھا لیا [illegible] ثم لم یحملوھا پھر نہ اٹھایا انہوں نے اس توریت کو جیسے کہ حق اسکے اٹھانے کا تھا اور جو کہ
انہوں نے فقط اسکے اٹھانے پر کفایت کی کہ اسکو پڑھا اور یاد کیا لیکن جو کچھ کہ اسمیں لکھا ہوا تھا اس سے فائدہ حاصل نہ کیا اور اسکی آیتوں پر عمل نہ کیا وہ ظاہر
کرتا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان کے اوصاف کا تھا اور خبر اسکی آنیکی تھی کمثل الحمار مانند مثل گدھے کے ہے یحمل اسفارا جو اٹھاتا ہے کتابوں کو یعنی انکے
اٹھانے میں رنج کھینچتے ہیں اور نہیں جانتے کہ جو کچھ اٹھایا ہے اسمیں کیا ہے اور ایسا ہی حال اس شخص کا ہے کہ جو کوئی قرآن کو پڑھے اور یاد کرے اور اسپر عمل نہ کرے
اور ایسے ہی جو کوئی مسائل دین کو سیکھے اور اسپر عمل نہ کرے بئس مثل القوم بری ہے مثل ان لوگوں کی الذین کذبوا جنہوں نے جھٹلایا اور
تکذیب کی بایات اللہ ساتھ آیتوں خدا کی کہ دلالت کرتی ہیں اوپر خاتم الانبیا کی نبوت کے اور وہ یہود ہیں اور مراد آیتوں سے توریت و قرآن ہے واللہ
لا یہدی اور خدا نہیں دکھلاتا ہے راہ نجات کی القوم الظالمین گروہ ستمگاروں کو جو خدا سے عناد کرتے ہیں [illegible] جنہوں نے ظلم
کیا ہے اور راہ حق سے گذر گئے ہیں یعنی خدا نے انکو انکے حال پر چھوڑ دیا اور اپنے الطاف سے انکو محروم رکھا بسبب اسکے کہ وہ از راہ عناد و دیدہ و دانستہ طریق حق سے
انکار کرتے ہیں اور یا یہ کہ آخرت میں انکو بہشت کی طرف راہ نہ دکھلاویگا اور کہتے ہیں کہ جب محمد نے یہودیوں کو خط لکھا کہ تم مسلمان ہو جاؤ اور میری نبوت کا
اقرار کرو ان یہودیوں نے خیبر کے یہودیوں کو لکھا کہ ہمکو محمد اپنے دین کی طرف بلاتا ہے اگر تم اسکی پیروی بار رہنما ہو تو ہمکو اطلاع کرو کہ ہم تمہارے ساتھ
متفق الکلمہ ہیں یہودیوں نے انکو جواب میں لکھا اور اپنے کفر اور سرکشی کو ظاہر کیا کہ نبوت ہمکو اور ہمکو محمد سے زیادہ لائق ہے کہ ہم قوم موسیٰ کلیم اللہ کی ہیں اور ہم بیٹے
خدا کے اور دوست اسکے ہیں عربی آدمی پر ہم کیونکر ایمان لاویں جسکی قوم میں کبھی نبوت نہیں ہوئی پس حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ قل یا ایہا الذین
ھادوا کہہ تو اے محمد صلعم کہ اے وہ لوگو کہ یہودی ہوئے ہو ان زعمتم اگر گمان کرتے ہو تم انکم اولیاء للہ یہ کہ تحقیق تم دوست ہو خدا کے
من دون الناس سوائے آدمیوں دوسروں کے جو کہ ایمان لائے ہیں فتمنوا الموت پس آرزو کرو تم مرنیکی ان کنتم صادقین
اگر ہو تم سچے خدا کی دوستی میں تاکہ بعد مرنیکے اس قید خانہ رنج اور بلا سے رستگاری پاکر اس مقام پر پہنچو کہ جو خدا نے اپنے دوستوں کے واسطے مقرر کیا ہے اور توریت میں لکھا ہے کہ
جو خدا کے دوست ہیں وہ مرنیکی آرزو کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جو کہ خدا کا دوست ہوگا وہ آخرت کے گھر کا مشتاق ہوگا اور جیسے کہ جو حرف کہ کہا ہے جناب امیر المؤمنین
علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں پروا ابو طالب کے بیٹے کو کہ موت اسپر واقع ہو یا وہ موت پر واقع ہوں لیکن وہ یہودی اس دعوی میں جھوٹے تھے خدا تعالی انکو
سے خبر دیتا ہے کہ ولا یتمنونہ ابدا اور نہ آرزو کرینگے وہ اس موت کی کبھی بما قدمت ایدیہم بسبب اسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں انکے نے اعمال
انہوں نے کئے ہیں جیسے کہ بدلنا توریت کے حکموں کا اور اوصاف سید المرسلین کے چھپانے کا اور ایسے ہی کفر کے اعمال سے انکو یقین ہے کہ بعد مرنیکے عذاب
میں گرفتار ہونگے واللہ علیم اور خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے بالظالمین ساتھ ظلم کرنیوالوں کے اپنے نفسوں پر بسبب کفر اور اعمال بد کے پس انکو عذاب
ابدی میں مبتلا کریگا اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے یہودیوں سے فرمایا کہ قسم ہے اس شخص کی کہ جان میری جسکے دست قدرت میں ہے اگر کوئی تم میں آرزو مرنیکی کرے
مگر یہ کہ موت اسپر واقع ہو اور کہنے لگے [illegible] آرزو موت کی نہ کی پس اگر حضرت کی نبوت کے حق ہونیکا انکو یقین نہ ہوتا تو وہ آرزو مرنیکی کرتے اور [illegible]
کہ اگر آرزو کرینگے تو مر کر عذاب میں گرفتار ہونگے [illegible] معجزوں میں سے ہے کہ خبر دی حضرت نے کہ وہ تمنا موت کی نہ کرینگے اور ایسا ہی ہوا

قل کہہ اے محمد ان الموت الذی تحقیق موت وہ موت کہ تفرون منہ بھاگتے ہو تم اس سے فانہ ملاقیکم پس تحقیق وہ تمہیں ملنے والی ہے
تمکو اور اس سے وہ ملاقات کریگی اور تمکو فنا کریگی اور بھاگنا تمکو کچھ فائدہ نہ دیگا ثم تردون پس پھر جاؤگے تم الی عالم الغیب والشہادۃ
طرف جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے فینبئکم پس خبر دیگا تمکو بما کنتم تعملون ساتھ اسچیز کے کہ ہو تم عمل کرتے اور موافق اسکے تمکو جزا دیگا اور اب
مومنین کو حکم عبادت اور طاعت کا کرتا ہے جو کہ پہنچانیوالی ہے طرف نعمتوں آخرت کے یا ایہا الذین آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو شرع
محمدی کے ساتھ اذا نودی للصلوۃ جسوقت کہ آواز دیجائے یعنی اذان کہی جاوے من یوم الجمعۃ دن جمعہ کے سے واسطے نماز جمعہ کے
فاسعوا الی ذکر اللہ پس دوڑو تم طرف ذکر خدا کے کہ وہ نماز جمعہ ہے یا خطبہ جمعہ کا ہے کہ جس میں ذکر خدا کا ہے وذروا البیع اور چھوڑو تم
خرید اور فروخت کو بعد سننے اذان کے ذلکم یہ دوڑنا طرف ذکر خدا کے اور ترک کرنا خرید اور فروخت کا خیر لکم بہتر ہے واسطے تمہارے معاملوں
سے اسواسطے کہ دوڑنا طرف ذکر خدا کے ہمیشہ کا فائدہ بخشتا ہے اور معاملہ کرنے میں چند روز کا فائدہ ہے ان کنتم تعلمون اگر ہو تم جانتے فائدہ اور
ضرر کو اور یہ شخص نفع اپنی مسلمانوں کا اور نماز جمعہ کی واجب ہے ہر بالغ اور عاقل پر اور عورت اور مسافر اور مریض اور اندھے اور لنگڑے اور نہایت بڈھے
اور نابالغ اور دیوانہ پر واجب نہیں ہے اور غلام پر بھی واجب نہیں ہے لیکن نماز جمعہ جماعت سے ہوتی ہے اور بدون جماعت کے نہیں ہوتی اور نماز جمعہ پڑھنا واسطے
پیشنماز عادل کے چاہئے اور بعد اذان نماز جمعہ کے خرید اور فروخت کرنا حرام ہے اور اگر نماز جمعہ کی مقرر ہو جاوے تو ظہر روز جمعہ زوال کے سفر کرنا حرام ہے جبتک کہ نماز جمعہ کی
نہ ہو لیوے اور بعد طلوع صبح کے ظہر سے پہلے سفر کرنا مکروہ ہے اور جو شخص کہ نماز جمعہ دو فرسخ دور رہتا ہے یا کم اس سے تو اسپر بھی جمعہ واجب ہے اور غسل کرنا روز جمعہ سنت موکدہ ہے
اور پاکیزہ پوشاک اور لباس نفیس پہننا جمعہ کے روز اور خوشبو لگانی بھی سنت ہے اور تمام مسائل نماز جمعہ کے فقہ کی کتابوں میں لکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ پہلے
نماز جمعہ سوا اسکے جو صحابہ نے ہمراہ ادا کی تھی وہ اسطرح تھی کہ جسوقت کہ آپ ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو قبا میں جاکر اترے کہ وہ مدینہ سے ایک فرسخ
دور ہے اور جس روز قبا میں تشریف لائے تو وہ روز دوشنبہ کا تھا اور بارھویں تاریخ ربیع الاول کی تھی اور اسجگہ واسطے بنی عمرو بن عوف کی مسجد بنائی اور تا
پنجشنبہ وہاں رہے اور مسجد کو تمام کیا اور جمعہ کو صبح کے وقت مدینہ کو روانہ ہوئے اور جسوقت وادی بنی سالم بن عوف میں پہنچے تو وقت نماز جمعہ کا آیا اور فرمایا
کہ مسجد کی صورت بناؤ پس اسجگہ خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ ادا کی اور بعضے علما کہتے ہیں کہ یہودی اسلام میں تین چیزوں سے بہت فخر کرتے تھے خدا تعالی نے سب ان
اور فخر انکا توڑ دیا اول تو یہ کہ وہ کہتے تھے کہ ہم بیٹے خدا کے ہیں اور دوست اسکے حقتعالی نے جھٹلایا کہ اگر تم خدا کو دوست کہتے ہو تو فتمنوا الموت ان کنتم
صادقین آرزو اور دوسرے یہ کہ یہودیوں نے کہا کہ ہم اہل کتاب ہیں اور عرب اہل کتاب نہیں ہیں حقتعالی نے انکو گدھے کی ساتھ تشبیہ دی چنانچہ فرماتا ہے کہ
کمثل الحمار یحمل اسفارا اور تیسرے یہ کہ یہودیوں نے کہا کہ ہمارا روز ایک ہے عید کی واسطے کہ وہ روز شنبہ ہے اور مسلمانوں کی واسطے کوئی دن نہیں ہے حقتعالی نے
مسلمانوں کو جمعہ کا روز بخشا اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ روز جمعہ کا سردار سب روزوں کا ہے نیکیاں کرنی اسمیں چند در چند ثواب رکھتی ہیں اور درجے بلند ہوتے
ہیں اور دعائیں اس روز قبول ہوتی ہیں اور سختیاں اس روز دور ہوتی ہیں اور بڑی حاجتیں اس روز روا ہوتی ہیں اور وہ روز آدمی کا ہے اور اس روز خدا
تعالی گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور جسنے اس روز دعا کی اور اسکے حق اور حرمت کو جانا تو خدا تعالی اسکو دوزخ سے آزاد کریگا اور جو کوئی اس روز
یا اسکی شب کو مریگا تو وہ شہید مریگا اور امن میں زندہ ہوکر اٹھیگا اور جسنے کہ خفیف جانا اسکی حرمت کو اور ضائع کیا اسکے حق کو تو سزاوار ہے خدا پر کہ
داخل کرے اسکو دوزخ میں مگر یہ کہ توبہ کرے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی ہر شب جمعہ کو عرش سے پکارتا ہے اول شب سے آخر تک کہ کوئی
نہیں جو دعا کرتا ہے بندہ مومن واسطے دنیا اور دین اپنے کے پہلے طلوع فجر سے کہ قبول کروں میں اسکو اور کیوں نہیں توبہ کرتا ہے بندہ مومن اپنے گناہوں سے پہلے طلوع
فجر سے کہ قبول کروں میں اسکی توبہ کو اور جس مومن کی روزی تنگ ہے وہ کیوں نہیں سوال کرتا ہے روزی کے زیادہ ہونیکا پہلے صبح سے کہ فراخ کروں میں
اسکی روزی کو اور مومن بیمار کیوں نہیں سوال کرتا ہے جیسے اپنی شفا کا پہلے صبح سے کہ صحت بخشوں میں اسکو اور کیوں نہیں سوال کرتا ہے جیسے بندہ مومن قیدی کہ
رہائی دوں میں اسکو اور کیوں نہیں سوال کرتا ہے جیسے بندہ مومن مظلوم پس واگذاشتیں اسکی اور وہ ہمیشہ یہی ندا کرتا ہے صبح تک اور امام سلیمان سے منقول ہے

روایت کی ہے فرمایا رسولؐ نے کہ خدا تعالی ہر جمعہ کو چھ لاکھ بندوں دوزخ سے آزاد کرتا ہے کہ سب لائق عذاب کے ہوئے ہیں اور انس نے روایت کی ہے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ ہر روز جمعہ کا خدا کے نزدیک سب دنوں سے بہتر ہے اور بہشتی اسکو روز مزید کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ یا رسول خدا روز مزید کیا چیز ہے فرمایا کہ بہشت میں ایک صحرا ہے بہت وسیع اور فراخ کہ خاک اسکی مشک سے زیادہ خوشبو رکھتی ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے جمعہ کے روز خدا تعالی حکم کرتا ہے کہ کرسی طلائی وہاں رکھی جاتی ہے اور پیغمبران خدا اوپر بیٹھتے ہیں اور صدیق اور مومنین اسکے گرد بیٹھتے ہیں خطاب پہنچے اسکو جانب خدا سے کہ اے بندو میرے جو حاجت کہ رکھتے ہو طلب کرو وہ کہتے ہیں خداوندا ہم تیری رضامندی چاہتے ہیں خطاب آتا ہے فرمایا کہ میں راضی ہوا ہوں پھر ندا آوے کہ حاجت اپنی عرض کرو پس ہر کوئی کہ حاجت رکھتا ہو طلب کرے اور خدا تعالی قبول کرے کہ جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی ہو اور نہ کسی کان نے سنی ہو اور نہ کسی دل میں گزری ہو اور بعد اسکی ہر ایک اپنے مقام کو چلا جاوے دو سفید موتی کا ایک دروازہ ہے … اور ایک دانہ ہے کہ کسی پیغمبر مرسل اور فرشتہ مقرب نے نہ دیکھا ہوا اور جمعہ کے روز خدا تعالی انکو خطاب کرے گویا ہو وہ کہتا ہے تحقیق رستگاری پائی امت محمدی کی مومنین کہ جو خدا کی عبادت میں مشغول ہیں اور فرائض ادا کرتے ہیں پس فرشتہ کہ میری قبر پر ہے اور مجھکو خوشخبری دی کہ خدا جمعہ کے دن تین مرتبہ تیری امت پر نظر کرتا ہے اور ہر نظر میں ایک ہزار گناہگاروں کو بخشتا ہے اور عیون الاخبار رسولؐ سے روایت کی ہے کہ خدا تعالی نے کل ایام سے جمعہ کے دن بزرگی دی ہے اور ماہ رمضان کو سب مہینوں پر اور جمعہ کو سب دنوں پر جو کوئی کہ جمعہ کو مرے خدا تعالی اسکے نامہ اعمال میں شہید کا ثواب لکھتا ہے اور قبر کے فتنہ سے وہ محفوظ ہوا اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کہ روز جمعہ کا ہو تو ملائکہ جمعہ کی نماز کی جلدی کرتے جاتے ہیں اور سونے کی قلم ہوتی ہیں اور چاندی کی کتابیں اور جو مسجد میں پہلے جاتا ہو اسکا ثواب لکھتے ہیں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جمعہ کا روز آتا ہے تو خدا تعالی حکم کرتا ہے بیت المعمور کے دروازہ پر منبر رکھا جاتا ہے اور ملائکہ اسکے گرد حاضر ہوتے ہیں پس جبرئیل نماز کی اذان کہتا ہے اور میکائیل امامت کرتا ہے اور ملائکہ اسکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں جس وقت فارغ ہوں تو جبرئیل کہے کہ ثواب اپنی اذان کا امت محمد کو بخشا اور میکائیل کہے کہ ثواب امامت کا میں نے امت محمد کو دیا اور ملائکہ کہیں کہ ثواب اپنی نماز کا ہم نے محمد کی امت کو بخشا خدا تعالی فرمائے کہ میں زیادہ سخی ہوں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ امت محمد کی میں نے انکو تمام بخشا پس وہ وہاں سے چلے جاتے ہیں دوسرے جمعہ تک اور دوسری حدیث ابن عباس سے ہے کہ بہشت میں ایک شہر ہے کہ نام اسکا طیبہ اور سارا حسن اور بزرگی کی یاد دلاتی اور حوروں پیدا کی ہیں جیسے چاند کو ستاروں پر اور جمعہ کا روز ہوتا ہے تو حوریں بلی اور جواہر کی کرسیاں رکھتی ہیں اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہتی ہیں یہاں تک کہ آدمی نماز عصر سے فارغ ہوں اور ان حوروں کی تسبیح کرنے کے درمیان عرش کے نیچے سے ایک نور ظاہر ہوتا ہے لوگ پوچھیں کہ اے رضوان یہ نور کیسا ہے رضوان کہے کہ طیبہ آتی ہے ناگاہ طیبہ ظاہر ہو کہ ستر ہزار حوریں اسکی جانب راست … ہوئی ہوں اور ستر ہزار حوریں جانب چپ … ہوں اور ستر ہزار اسکے آگے آگے انگیٹھیاں اٹھائے ہوں اور ستر ہزار حوریں اسکے پیچھے پیچھے اسکے گیسو اٹھائے ہوئے ہوں اور طیبہ وہاں آ کر اپنے تخت پر بیٹھے اور آواز سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کی بلند کرے اور جس وقت نمازی نماز عصر سے فارغ ہوں … لباس کو … اسکو کہیں کہ … اگر دنیا کے لوگ تیرے حسن سے مطلع ہوں تو تیرے شوق میں انکی روحیں انکے بدنوں سے مفارقت کر جائیں اور اسکے … تجھکو خدا نے کسکے واسطے پیدا کیا ہے وہ کہے کہ مجھکو خدا نے اس شخص کے واسطے پیدا کیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی نماز کو پہلے سب کے جاوے اور پیچھے سب کے آوے اور بعضے علما کہتے ہیں کہ جمعہ کے دس نام ہیں یوم المولود … یوم المزید اور یوم الفضل اور یوم البرکۃ اور یوم الرحمۃ اور یوم الاجابۃ اور یوم العید اور یوم العتق اور یوم الغفران اور یوم الحمد اور یوم المجمع … اور نماز جمعہ … حکم کیا ہے کہ خرید اور فروخت چھوڑ کر نماز جمعہ میں حاضر ہو اور ارشاد فرمایا کہ فاذا قضیت الصلوۃ یعنی جس وقت ادا کیجاوے نماز جمعہ تو فانتشروا پس پھیل جاؤ تم اور بکھر جاؤ فی الارض بیچ زمین کے واسطے سوداگری اور معاملوں اپنے کے اور پیدا کرنے روزی اپنی کے یعنی اگر چاہو تم تو بعد نماز جمعہ کے واسطے خرید و فروخت اور دوسرے معاملوں کے کرنے کو زمین میں چلو پھرو وابتغوا من فضل اللہ اور طلب کرو تم فضل خدا سے اپنی روزی کو معاملوں کے وسیلوں سے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ نماز جمعہ کو دن پڑھو اور زمین پر واسطے طلب روزی کے منتشر ہو … اور بعضے کہتے ہیں کہ

زمین پر پھیلنے سے مراد مجلس علماء میں جانا اور بیمار کی عیادت کو جانا اور جنازوں میں حاضر ہونا اور برادر مومن کی ملاقات کو جانا ہے اور شیخ نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
کہ ہم دنیا کے طلب کرنے کے واسطے حکم نہیں دئیے گئے ہیں بعد نماز جمعہ کے بلکہ بیمار کی عیادت کے واسطے اور جنازوں پر حاضر ہونے کے واسطے اور برادر مومن کی زیارت کے واسطے
اور بعضے طلب علم کو کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام کی حدیث میں طلب رزق مراد ہے اور دوسری حدیث میں حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ میں رزق کی
طلب کرتا ہوں اور اس میں کوشش کرتا ہوں اور خدائے تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ وجہ حلال سے مجھ کو دیوے اور
اسکے حلال ہونے کی وجہ مجھ کو دکھلا دے اور منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندوں کو حکم فرمایا ہے روزی کے طلب کرنے کے واسطے اور آیت پڑھی فاذا قضیت الصلوۃ
فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ اور بعد اسکے فرمایا کہ جو کوئی کہ گھر میں بیٹھکر دروازہ کو بند کرے اور گھر میں بیٹھا ہوا کہے کہ مجھ کو روزی دے
وہ ان تین آدمیوں میں سے ہوگا ایک تو یہ کہ اپنی زوجہ کیواسطے بددعا کرے پس خدا تعالیٰ اسکی دعا کو قبول نہ کریگا اسواسطے کہ طلاق عورت کی اسکے ہاتھ میں ہے
وہ کیوں نہیں طلاق دیتا ہے اور دوسرا وہ شخص کہ جو کسی کو قرض دیوے اور گواہ اوپر مقرر نہ کرے اور وہ اسکا انکار کر جاوے اور وہ دینے والا اسکے واسطے بددعا کرے
اسکی دعا بھی قبول نہ ہوگی اسواسطے کہ موافق حکم کے اسنے نہیں کیا اور تیسرا وہ شخص کہ مال کو لیکر گھر میں بیٹھتا ہے اور اس سے سوداگری کر کے فائدہ
حاصل نہیں کرتا ہے اور چند روز میں اسکو خورد برد کر جاتا ہے اور بعد اسکے خدا سے روزی کو طلب کرے تو اسکی بھی دعا قبول نہ ہوگی اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے
فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ اور یاد کرو خدا کو کہ جہان سے پیدا ہوا اور اسکی نعمتوں کا شکر کرو اسکی طاعت کے کثیرا
بہت یہ صفت مصدر محذوف کی ہے اور تقدیر اسکی ذکراً کثیراً ہے یعنی یاد کرنا بہت ہر حال میں اور ہر وقت میں نہ فقط نماز کے وقت میں لعلکم
تفلحون تاکہ تم رستگاری پاؤ اسواسطے کہ نماز جمعہ میں حاضر ہونا اور روزی کی طلب کرنا اور کثر اوقات اسکے ذکر میں مشغول رہنا موجب رستگاری دنیا
اور آخرت کا ہے اور کثر اوقات کے ذکر کا حکم کرنے سے مقصود یہ ہے کہ بندے ہر حال میں دنیا کے طلب کرنے میں مشغول نہ رہیں اور خدا سے غافل نہ ہو جائیں اور جناب
رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کہ بہ نیت خالص فکر خدا کا بازار میں کرے جس وقت کہ اور آدمی غافل ہوں اور خرید و فروخت میں مشغول ہوں حق تعالیٰ
واسطے اسکے ہزار حسنہ لکھے اور قیامت میں اسکو بخشے اور نوازش فرمائے اسطرح سے کہ کسی کے خاطر پر پیدا نہ گزرا ہو اور منقول ہے کہ ایک روز رسول خدا خطبہ پڑھتے
تھے ناگاہ کاروان دحیہ کلبی کا شام سے پہنچا روغن زیت لیکر اور ان دنوں مدینہ میں گرانی اور قحط بہت سخت تھا اور دستور مدینہ میں تھا کہ
قافلہ سلامت پہنچتا تھا تو طبل شادی کا بجاتے تھے اور ہاتھ پر ہاتھ مارتے تھے جس وقت آواز طبل کی اور ہاتھ پر ہاتھ مارنیکی لوگوں کے کانوں میں
پہنچی تو رسول خدا کو مسجد میں چھوڑ کر واسطے خبر پانے غلہ وغیرہ کے مسجد سے باہر دوڑے اور بقیع میں پہنچکر کاروان کی طرف روانہ ہوئے اور سواے بارہ آدمیوں کے
حضرت کے پاس کوئی نہ رہا سو حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اس شخص کی کہ جان محمد کی جسکے قبضہ قدرت میں ہے اگر سب کے سب باہر چلے جاتے اور کوئی تم
میں سے باقی نہ رہتا تو اس صحرا سے آگ روانہ ہوتی اور سب کو جلا دیتی اور اسوقت یہ آیت نازل ہوئی واذا رأوا اور جس وقت دیکھتے ہیں تجارۃ
سوداگری کو او لھوا یا کھیل اور بازی کو کہ وہ بجانا طبل کا اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا تھا انفضوا الیہا متفرق ہو کر جاتے ہیں طرف اسکی اور چھوڑتے ہیں تجھ کو
وترکوک قائما اور چھوڑتے ہیں تجھ کو کھڑا ہوا منبر پر اور دوسری روایت میں شان نزول کی یہ ہے کہ رسول خدا صلعم نماز جمعہ کو پڑھتے تھے اور کاروان
سوداگری کا شہر میں داخل ہوا اور آگے اسکے کاروان کے لوگ دف بجاتے تھے اور سرنا اور باجے بجاتے تھے رسول خدا کے پیچھے جو آدمی کہ نماز پڑھتے تھے
حضرت کی نماز میں چھوڑ کر وہ جماعت میں سے اس کاروان کے دیکھنے کو بھاگ گئے اور جابر سے روایت ہے کہ کاروان مدینہ میں آیا اور ہم رسول خدا کے پیچھے نماز پڑھتے
تھے بس لوگ نماز میں سے رسول خدا کو چھوڑ کر اس قافلہ کی طرف چلے گئے اور بارہ آدمیوں کے سوا حضرت کے پیچھے کوئی باقی نہ رہا اور ایک انمیں میں بھی ان بارہ میں تھا
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تم سب چلے جاتے تو قسم ہے خدا کی کہ اس صحرا میں سے آگ روانہ ہوتی اور تم سب کو جلا دیتی اور متفرق جانے سے مراد یہ ہے کہ
کوئی تو طبلوں کا تماشا دیکھنے اور اسکی آواز سننے کو دوڑا تھا اور کوئی غلہ خریدنے کو بھاگا تھا اور ابن کیسان سے منقول ہے کہ گیارہ آدمی جماعت میں باقی رہ گئے تھے
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ آٹھ آدمی باقی رہ گئے تھے اور قتادہ سے منقول ہے کہ یہ حرکت انسے تین دفعہ وقوع میں آئی اور تینوں مرتبہ جمعہ کا دن تھا اور جس وقت

یہی حرکت لہو و لعب ہوئی تو خدا نے پیغمبر سے فرمایا کہ قُلْ کہدو اے محمد اپنے صحابہ سے کہ مَا عِنْدَ اللّٰهِ جو کچھ نزدیک خدا کے ہے ثواب نماز جمعہ کا اور خطبہ کا
اور پیغمبر کی خدمت میں حاضر رہنا خَیْرٌ بہتر ہے اور فائدہ مند ہے مِّنَ اللَّهْوِ بازی سے یعنی طبل کے سننے سے وَمِنَ التِّجَارَةِ اور سوداگری سے
اور اسکے فائدہ سے سمجھے کہ فائدے ثواب کے ہمیشہ ہیں اور فائدے معاملوں کے چند روزہ ہیں اور یہ خیالی ہیں کہ معاملہ میں فائدہ ہو کبھی اور نہ کبھی ہو اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خیر من اللھو ومن التجارۃ ان لوگوں کے واسطے نازل ہوا کہ جو قبل عید ... اور پیغمبر کو اکیلا نماز میں کھڑا چھوڑ گئے تھے اور حضرت امام
رضا علیہ السلام اسکو خیر من اللھو ومن التجارۃ پڑھتے تھے اور وہ بھی اسکو پیغمبر کا ارشاد کہتے تھے وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور خدا بہتر روزی
دینے والوں کا ہے پس اسی پر توکل کرو اور روزی اسی سے طلب کرو کہ وہ تمکو روزی پہونچائیگا اور کہتے ہیں کہ ایک شخص نے بغداد کے بادشاہوں میں سے
بہلول دانا کو کہا کہ تو چاہتا ہے کہ تیری ہر روز کی روزی مقرر کر دوں تاکہ تو فارغ البال ہو جا بہلول نے جواب دیا کہ میں ایسا
ہی کرتا اگر چند عیب نہ ہوتے اول یہ کہ تو نہیں جانتا ہے کہ مجھکو کیا چاہئے اور دوسرا یہ کہ تو نہیں جانتا کہ مجھکو کب چاہئے اور تیسرا یہ کہ تو نہیں جانتا کہ
مجھکو کس قدر چاہئے اور حق تعالیٰ کہ میری روزی کا ضامن ہے وہ ان سب باتوں کو جانتا ہے اور تو شاید کسی بات پر خفا ہو
کر میری روزی کو بند کرے اور خدا تعالیٰ گناہ کے سبب روزی بند نہیں کرتا ہے سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ یہ سورہ مدنی ہے ... آیتیں
ہیں اور ثواب اسکے پڑھنے کا اس سورہ میں ... ہو گیا ہے اور ابی بن کعب نے پیغمبر سے روایت کی ہے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے وہ نفاق سے
بری ہے اور منافقوں کے شر سے محفوظ ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ اس سورہ کی شان نزول یہ ہے
لکھتے ہیں کہ پانچویں سال ہجرت کے بنی المصطلق نے رسول خدا سے لڑائی کی اتفاق کیا اور پیشوا انکا حارث بن ضرار تھا پس پیغمبر ...
جس وقت پیغمبر کو یہ خبر پہونچی تو ہمراہ صحابہ کے مدینہ سے باہر نکلے اور کنارہ پانی پر ... پہونچے ... لڑائی شروع کی اور بعضے
انمیں سے مارے گئے اور بعضے بھاگ گئے اور مسلمانوں نے انکی عورتوں اور لڑکوں کو قید کیا اور مال انکا غنیمت میں لیا ... اتفاقاً
ایک مسلمان پہونچا اور ... جہجاہ کہ غلام عمر بن خطاب کا تھا اور گھوڑا ... کا کھینچتا
تھا پانی پر پہونچا اور ... کی جہت سے ... ہو گئی ... جھگڑا واقع ہوا اور ... آواز دی کہ اے
گروہ انصار کی اور جہجاہ نے آواز دی کہ اے گروہ مہاجرین پس ایک شخص محتاج کہ جعال نام رکھتا تھا اور مہاجرین میں سے تھا جہجاہ کی مدد کو کھڑا ہوا
عبداللہ بن ابی منافق نے دیکھا کہ وہ جہجاہ کی کمک کیلئے آیا ہے تو ہنسی کی ... اسکو کہا کہ ... غصہ ہو کر کہا کہ کیا سبب ہے ...
... واقع ہوتا ہے اور سخت باتیں ... عبداللہ کو کہیں عبداللہ نے کہا کہ صبر کر ... اور ... ایسا حال کر دیں کہ تو سب ...
اور مجھکو یاد ہے ... اور عبداللہ کے نزدیک ایک جماعت کھڑی تھی انکی قوم میں سے اور انمیں زید بن ارقم بھی تھا اور ان
دنوں میں وہ جوان تھا عبداللہ نے کہا کہ یہ سب ہماری جانب سے ہے کہ ہم نے اپنا کھانا دستر خوان کا ... ایسے آدمیوں کو ...
جھگڑنے کو نہ ... قسم ہے خدا کی ہماری اور انکی مثل نہیں ہے مگر ... اس شعر میں کہا ہے کہ موٹا کر تو اپنے کتے کو تاکہ وہ تجھکو کھائے
اور قسم ہے خدا کی اگر ہم مدینہ کو پھر جائینگے تو زیادہ عزت دار ہمارا زیادہ ذلیل کو باہر نکال دیگا مراد اس ملعون کی زیادہ عزت والا سے تو اپنی ذات
اور زیادہ ذلیل سے مراد رسول خدا ... زید بن ارقم یہ کلام سنکر غصہ ہوا اور کہا ... تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں اور محمد عزت دار ہے خدا کیطرف سے
خدا کی ... زید بن ارقم نے رسول خدا کی خدمت میں ... کیا
... رسول خدا ... حکم ... کہ ... عبداللہ ... ان کی تعلق ...
... اور عبداللہ بن ابی کو بلا کر حضرت نے پوچھا تو اسنے قسمیں کھائیں ... گواہی ... خدا ...
... عبداللہ نے ... اور رسول خدا سے کہا کہ زید ابھی لڑکا ہے ... اور کہا کہ ...

منہ جھوٹ نہیں کہا ہے لیکن منظور یہ تھا کہ دفع ہو فتنہ کے وہاں سے کوچ کرنیکا حکم کیا اسید بن حضیر نے کہا کہ یا رسول خدا کیا سبب ہے کہ اس وقت کوچ کیا حضرت
نے فرمایا کہ کیا تمنے نہیں سنا ہے جو کچھ تمہارے صاحب نے کہا ہے کہ جب مدینہ میں پہنچینگے تو زیادہ عزت والا زیادہ ذلیل کو باہر نکالدیگا اسید نے کہا کہ یا رسول خدا اگر تو
چاہیے تو مجھکو نکالدے اور آپ رسول خدا اسکے ساتھ نرمی کرو واللہ اگر آپ اس وقت مدینہ میں تشریف نہ لاتا تو قوم اسکی واسطے اسکے تاج جڑاؤ بناتی تاکہ اسکے سر پر رکھکر
بادشاہ بنائیں لیکن جب آپ تشریف لائے تو اسکا ارادہ دگرگون ہوگیا اور اعتقاد اسکا یہ ہے کہ آپ اسکی بادشاہی کا مانع ہوا ہے اور عبداللہ بیٹا عبداللہ بن ابی کا حضرت
کے روبرو آیا اور عرض کی کہ اگر حکم ہو تو میں اپنے باپ کو مار ڈالوں حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تو جا اور اسکے ساتھ نرمی کر اور اسکی خاطرداری کر جبتک
وہ ہمارے ہمراہ ہے اور حضرت نے وہاں سے کوچ کیا اور تمام روز و شب چلے اور دوسرے روز پہر دن چڑھے جس وقت کہ آفتاب گرم ہوا تو سب ماندہ ہوگئے
اور بیٹھ گئے اور بعد نماز ظہر کے وہاں سے چلے اور صبح کے وقت نقاء پر پہنچے قریب بقیع کے اور کنارہ پر آب حجاز کے مقام کیا اور جب وہ بار بستہ کھولے
ہوا سخت چلی کہ سب اس سے خوفناک ہوئے اور اونٹ حضرت کی سواری کا اس شب گم ہوگیا اور حضرت نے فرمایا کہ باعث اس ہوا چلنے کا یہ ہے کہ
ایک شخص بڑی آدمیوں میں سے مدینہ میں وفات کی ہے پوچھا کہ وہ کون ہے یا رسول خدا فرمایا کہ رفاعہ اور وہ ایک شخص منافقوں میں سے تھا ایک شخص نے
منافقوں میں سے یہ سنکر کہا کہ تعجب ہے محمد سے کہ خبر دیتا ہے کہ مدینہ میں حادثہ ہوا اور اونٹ اسکا گم ہوگیا ہے اسکی خبر نہیں اس وقت جبرئیل نازل ہوا اور اسکو
منافق کے کلام سے حضرت کو مطلع کیا اور اونٹ کا پتہ بتلادیا کہ فلانی جگہ ہے حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ میں غیب کا علم نہیں کہتا ہوں لیکن حق تعالی نے
اس منافق کے کلام سے اور اس اونٹ کی جگہ سے مجھکو خبر کی ہے لوگوں نے پوچھا کہ وہ اونٹ کہاں ہے فرمایا کہ فلانی جگہ درخت کی شاخ میں اسکی
مہار اٹکی ہے بعضے آدمی وہاں پہنچے اور جسطرح حضرت نے فرمایا تھا اسیطرح اسکو پایا اور اسکو وہاں سے لائے وہ منافق ایمان لایا اور جس وقت مدینہ کو
پہنچے تو تابوت رفاعہ کا دیکھا کہ بنی قینقاع اسکو اٹھاکر بقیع میں لائے تاکہ اسکو وہاں دفن کریں اور جس وقت سپاہ حضرت کی وادی عقیق میں پہنچی عبداللہ
پسر عبداللہ ابی وہاں ٹھہر گیا اور جس وقت اسکا باپ اونٹ پر وہاں آیا تو اسکو وہاں ٹھہرا دیا اور اسکی ہاتھ پر اپنا پاؤں رکھدیا اور کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ تجھکو
مدینہ میں جانے نہ دونگا جبتک کہ رسول خدا حکم نہ دیویں تاکہ جانے تو کہ زیادہ ذلیل تو ہے اور زیادہ عزت والا رسول خدا ہے عبداللہ ابی نے شکایت اپنے بیٹے کی
رسول خدا کے پاس کہلا بھیجی رسول خدا نے اسکے بیٹے کے پاس آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ باپ کو ایذا مت دے اور اسکو چھوڑ دے کہ وہ مدینہ کو جائے بیٹے نے اس
کہا کہ رسول خدا کا حکم یہ ہے اب تجھکو چھوڑتا ہوں اور کہتے ہیں اسکے بیٹے نے کہا کہ کہہ تو عزت واسطے خدا کے ہے اور واسطے رسول خدا کے اور واسطے مومنین کے اور
اگر نہ کہیگا تو تجھکو مار ڈالونگا عبداللہ ابی نے جو اسکی بہت کد دیکھی کہا کہ اشہد ان العزۃ للّٰہ ولرسولہ وللمومنین جس وقت رسول خدا کو خبر ہوئی تو
اسکے بیٹے کو طلب کیا اور فرمایا کہ جزاک اللہ عن رسولہ وعن المومنین خیرا اور عبداللہ ابی مدینہ میں آیا تو بیمار ہوگیا اور دو تین روز کے بعد مر گیا اور زید
بن ارقم مدینہ میں آیا تو لوگ اسکی ملامت کرنے سے کہتے تھے کہ عبداللہ ابی کے مقدمہ میں جھوٹ کہا ہے غمگین اور رنجیدہ ہوکر اپنے گھر میں بیٹھ رہا حق تعالی
نے واسطے سچا کرنے زید بن ارقم کے اور جھوٹا کرنے عبداللہ بن ابی کے رسول خدا کی طرف خطاب کیا کہ جس وقت آتے ہیں تیرے پاس منافقین اے محمد صلعم تو
قَالُوا نَشْهَدُ کہتے ہیں وہ کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ اِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ تحقیق تو البتہ پیغمبر خدا کا ہے اور ہم منافق نہیں ہیں اور یہ گواہی
ہماری زبان اور دل سے دونوں سے ہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اِنَّكَ لَرَسُولُهٗ تحقیق تو البتہ پیغمبر اسکا ہے واسطے
اسکے تجھکو بھیجا وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اور خدا گواہی دیتا ہے کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ تحقیق منافقین البتہ جھوٹ کہنے والے ہیں
اپنی گواہی میں اسواسطے کہ زبان سے وہ کہتے تھے کہ تو پیغمبر خدا کا ہے اور دل میں انکے یہ عقیدہ نہ تھا پس جو وہ گواہی دیتے ہیں کہ دل ہمارا محمد کو پیغمبر ہونیکا اعتقاد
رکھتا ہے سو یہ جھوٹ ہے اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ پکڑا ہے ان منافقوں نے قسموں اپنی کو کہ جھوٹی قسمیں تیری پیغمبری کے معتقد ہونے پر کھاتے ہیں
جُنَّةً ایک سپر یعنی جھوٹی قسمیں کھانیکو اپنے واسطے سپر بنایا ہے مسلمانوں کی طرف سے آزار اور تکلیف پہنچنے سے تاکہ قسموں کے وسیلہ سے قتل اور قید
ہونے سے محفوظ رہیں فَصَدُّوْا پس بند کیا انہوں نے اور باز رکھا لوگوں کو شبہہ میں ڈالکر عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا کے کہ وہ طریق اسلام ہے

لوگوں کو بحر و بر و باطل اور گمراہی کی باتیں کہہ کر رسول خدا کے پاس جانے سے انکو باز رکھا کہ وہ کلمات حق سنکر ایمان لاتے اِنَّهُمْ سَآءَ تحقیق کہ وہ لوگ بری
اور بد عمل ہے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وہ چیز کہ وہ کیے ہیں کفر کا دل میں رکھنا اور ایمان کا ظاہر کرنا اور لوگوں کو راہ خدا سے بند کرنا ذٰلِكَ یہ
قول انکا کہ گواہ ہیں انکی بدی پر اور جھوٹا ایمان ظاہر کرنا بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ ایمان لائے زبان سے اور ظاہر میں اپنے تئیں مسلمان کر کے
دکھلایا کہ کلمہ شہادت کا اپنی زبان سے اقرار کیا ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کفر کیا انہوں نے دل سے کہ بعد اسکے کفر انکا ظاہر ہو گیا کفر کی باتیں کہنے سے اور نفاق انکا
کھل گیا فَطُبِعَ پس مہر رکھی گئی عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اوپر دلوں انکے کہ بلا انکے ہیں علامت سے انہیں اور مومنین میں فرق کریں اور یا یہ کہ خدا نے
انکی کفر پر عادت کرنے اور عناد اور دیدہ و دانستہ انکار کرنے کی جہت سے انکو انکے حال پر چھوڑ دیا ہے اور لطف اور توفیق کو انسے باز رکھا پس حال انکا
ایسا ہی ہو گیا گویا کہ انکے دلوں پر مہر لگی ہے کہ وہ کچھ نہیں سوچتے اور حق کی دلیلوں میں تامل نہیں کرتے ہیں فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ پس وہ
نہیں سمجھتے ہیں ایمان کی حقیقت کو اور نہیں جانتے ہیں اسکی صحت کو اس واسطے کہ عناد کو ترک نہیں کرتے ہیں اور حق کے دلیلوں کو سوچتے نہیں ہیں اور رکھتے
ہیں ابن ابی خوبصورت اور شیریں سخن اور فصیح زبان تھا پس رسول خدا کے پاس جاتا تھا فصاحت کا اظہار کرتا تھا اور یا جماعت منافقوں کی
کہ سوا بھی مثل اسکے یا قریب اسکے تھے اور رسول خدا انکی صورتوں اور کلام فصیح انکے سے بہت تعجب کرتے تھے حق تعالی نے خطاب فرمایا کہ
وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ اور جس وقت کہ دیکھتا ہے تو ان منافقوں کو اے محمد تُعْجِبُكَ تعجب میں ڈالتی ہیں تجھ کو اَجْسَامُهُمْ جسم انکے قد اور اور
خوبصورت ہونیکی جہت سے وَاِنْ يَّقُوْلُوْا اور اگر بات کہیں وہ تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ کان رکھتا ہے تو واسطے بات انکی کے اور اسکو
کان لگا کر تو سنتا ہے بسبب انکی فصاحت اور شیرینی سخن کی اور اس سبب سے وہ اپنے تئیں ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور انکی کہنیکا اعتبار کرتا ہے
كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ نہ سمجھتے ہیں اور نہ تامل کرتے ہیں خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ لکڑیاں ہیں خشک تکیہ دی گئی دیوار سے یعنی [illegible]
ہیں خالی علم اور فکر سے اور کوری ہیں ایمان اور خیر سے اور ذکر مسندہ کا انکے بے فائدہ ہونیکی واسطے ہے اور مسندہ ان لکڑیوں کو کہتے ہیں
جنکو دیوار پر ڈال دیتی ہیں کہ وہ یونہی بے فائدہ پڑی رہتی ہیں اور اگر چھت انکی دیوار اور [illegible] رکھ کر بناتے ہیں تو انہیں فائدہ ہوتا ہے لیکن
انکو مسندہ نہیں کہتے ابو عمرو اور کسائی نے خُشْبٌ کو بسکون شین پڑھا ہے يَحْسَبُوْنَ گمان کرتے ہیں وہ كُلَّ صَيْحَةٍ ہر آواز کو کہ
سنتے ہیں وہ واقع ہونیوالی عَلَيْهِمْ اوپر انکے یعنی انکی نامردی اور خوف اس مرتبہ کو پہنچا ہے کہ جو آواز کہ وہ سنتے ہیں گمان کرتے ہیں کہ
اوپر ہمارے ہی ضرر اور ہلاکت کیواسطے ہے اور یا یہ کہ جس وقت کوئی آواز سنتے ہیں تو گمان انکا یہ ہو کہ کوئی آیت نازل ہوئی ہے کہ جس میں حال انکا [illegible]
اور نفاق کی جہت سے پیغمبر اور مومنین روبرو رسوا ہوویں هُمُ الْعَدُوُّ وہ دشمن کامل ہیں پیغمبر اور مومنین کے فَاحْذَرْهُمْ پس ڈر تو انکے
سے اے محمد اور انکی ظاہر حال پر مطمئن مت ہو قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ہلاک کرے انکو خدا اور لعنت کرے اوپر انکے اور انکو دنیا اور آخرت میں رسوا کرے
یہ دعا بد ہے انکے واسطے اور تعلیم ہے مومنین کیواسطے کہ دشمنان دین کیواسطے وہ بد دعا کریں اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ کیونکر پھر جاتے ہیں وہ طریق
حق سے باوجود کثرت دلیلوں کے حق کے دکھلانیوالی بھی اور یہ تعجب ہے انکی جہالت اور گمراہی اور بعضے کہتے ہیں کہ یؤفکون مشتق افک سے بھی
دروغ ہے یعنی کیونکر دروغ کہتے ہیں اور منقول ہے کہ پہلے نازل ہونے ان آیتوں سے رسول خدا نے زید بن ارقم کو بلایا اور فرمایا کہ اے زید شاید تو
سبب عداوت کے کہ تیرے اور ابن ابی کے درمیان ہے تو نے یہ باتیں انکی طرف منسوب کی ہوں کہا کہ ایسا نہیں ہے یا رسول خدا پھر فرمایا کہ اے زید شاید تو
اسکے کہنے کو نہ سمجھا ہو اور کچھ کا کچھ سمجھا ہو اور تو نے انکو اس طرح سمجھا ہو برخلاف اسکے کہنے کے کہا کہ یا رسول خدا ایسا نہیں بلکہ جو اسنے کہا تھا میں نے اسی طرح
سمجھا ہوں اور جو کچھ میں نے عرض کیا ہے وہی اسنے کہا ہے اور جس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں تو رسول خدا نے زید کے پیچھے [illegible] کان پکڑا اور کان انکا
[illegible] اٹھایا اور فرمایا کہ اے لڑکے تیرے منہ نے سچ کہا تھا اور تیرے کان نے خوب سنا تھا اور دل نے تیرے اسکو اچھا یاد کیا تھا اور خدا نے قرآن میں تیری تصدیق
کیا ہے [illegible] کہ تو نے کہا تھا اور دوسری روایات میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ [illegible] کان کو [illegible]

جب نازل ہوئیں ان آیتوں کے ابن ابی کی قوم نے اسکو کہا کہ یہ آیتیں تیری مذمت میں نازل ہوئی ہیں محمد کے پاس تو جا تاکہ تیرے واسطے محمد بخشش چاہے اور
اس منافق نے تکبر سے سر اپنا پھیر لیا اور کہا کہ تم نے مجھکو کہا تھا کہ تو ایمان لا میں ایمان لایا اور پھر مجھکو تکلیف دی کہ زکوٰۃ بھی دے میں نے زکوٰۃ بھی دی اب
یہی باقی رہا ہے کہ محمد کو سجدہ کرنا چاہیے یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اور جس وقت کہا جاتا ہے واسطے ان منافقوں کے کہ آؤ تم یعنی ابن ابی
وغیرہ منافقین کو کہیں کہ آؤ تم تاکہ بخشش چاہے یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ بخشش چاہے واسطے تمہارے رَسُوْلُ اللّٰہِ پیغمبر خدا کا لَوَّوْا رُءُوْسَھُمْ پھیرتے ہیں منافقین سر اپنے کو
جیسے کوئی تکبر سے سر پھیرتا ہے وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ اور دیکھا تو انکو کہ روگردانی کرتے ہیں بخشش چاہنے سے وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ اور وہ تکبر
کرنے والے ہیں بخشش چاہنے سے نزدیک پیغمبر کے تاکہ بخشش چاہے سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ برابر اور یکساں ہیں اوپر انکے خواہ اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ کیا بخشش چاہے تو واسطے انکے
اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ یا نہ بخشش چاہے تو واسطے انکے کہ وہ ہمیشہ بخشش چاہنے سے اور استغفرت کی ہمزہ پر فتح ہے کہ وہ ہمزہ استفہام کا ہے اور ہمزہ وصلی اسکا ساقط ہوا ہے
اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ خواہ تو انکے واسطے بخشش چاہے یا نہ چاہے لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ ہرگز نہ بخشیگا خدا واسطے انکے بسبب مضبوطی انکی کے نفاق پر اور عناد پر اور بعضے کہتے ہیں یہ سورۃ
بعد [illegible] ظاہر حال انکے موافق نفاق کے [illegible] پس اِنَّ اللّٰہَ تحقیق خدا لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ
نہیں ہدایت کرتا ہے قوم باہر ہونے والوں کو حکم خدا سے یعنی توفیق اور لطف انکو عطا نہیں کرتا ہے بسبب انکی زیادتی عناد کے اور انکو حال پر چھوڑ دیتا ہے
اور یا یہ کہ آخرت میں انکو بہشت کی راہ نہ دکھلائیگا ھُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ یہ منافقین وہ لوگ ہیں کہ کہتے ہیں انصار کو کہ لَا تُنْفِقُوْا نہ خرچ
کرو تم عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اوپر ان لوگوں کے کہ نزدیک رسول خدا کے ہیں یعنی انکو کھانا اور لباس مت دو حَتّٰی یَنْفَضُّوْا یہاں تک کہ
متفرق ہو جاویں وہ تنگی اور بھوک کی جہت سے وَلِلّٰہِ اور حال یہ ہے کہ خاص واسطے خدا کے ہیں خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خزانے
آسمانوں اور زمین کے یعنی کنجیاں روزی کی جو آسمان اور زمین سے بندہ کو پہنچتی ہیں اسکی دست قدرت میں ہیں موافق حکمت اور مصلحت کے جسکو چاہے
روزی دیتا ہے اگرچہ وہ خرچ کرنے سے مہاجرین کے انکار کریں اور جسکو چاہے تونگری سے محروم رکھتا ہے تاکہ فقیری اور صبر کی جہت سے وہ ثواب کو حاصل کرے وَلٰکِنَّ
الْمُنٰفِقِیْنَ اور لیکن منافقین بسبب جہالت اور گمراہی کے لَا یَفْقَھُوْنَ نہیں سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں روزی دینے والا خدا ہے نہ آدمی یَقُوْلُوْنَ کہتے
ہیں وہ منافقین ابن ابی اور پیروی کرنے والے اسکے لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ البتہ اگر پھر گئے ہم طرف مدینہ کے اس غزوہ سے تو لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ البتہ
نکالیگا عزت دار زیادہ مِنْھَا الْاَذَلَّ اس سے زیادہ ذلیل یا وہ کو مراد ابن ابی کی عزت دار سے اپنا نفس ہے اور مراد ذلیل سے اشرف مخلوقات افضل
پیغمبر حق تعالی انکے قول کو رد کرتا ہے کہ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ اور خاص واسطے خدا کے ہے عزت کہ جو بالاتر ہے اور کبریائی اسکا ہے وَلِرَسُوْلِہٖ اور واسطے پیغمبر اسکے کہ
عزت نبوت اور شفاعت کی اور بلند ہونے دین کی ہے جہت سے وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ اور واسطے ایمان لانے والوں کے ہے عزت ایمان اور طاعت کی اور
ہمیشہ بہشت میں رہنے کی ہے ذلت شیطان کو اور اسکی پیروی کرنے والے کافروں اور منافقوں کو جو کہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ
فرمایا اللہ تعالی نے میں نے پانچ چیزوں کو پانچ جگہ رکھا ہے اور آدمی اسکے غیر میں طلب کرتے ہیں پس کہاں پاوینگے وہ میں نے عزت کو اپنی طاعت
میں رکھا ہے اور آدمی اسکو طلب کرتے ہیں بادشاہوں کے دروازوں سے پس کہاں پاوینگے وہ اسکو اور میں نے رکھا ہے علم اور حکمت کو بھوک میں اور آدمی
طلب کرتے ہیں اسکو سیری میں پس کہاں پاوینگے وہ اسکو اور میں نے رکھا ہے راحت کو جنت میں اور آدمی طلب کرتے ہیں اسکو دنیا میں پس کہاں پاوینگے وہ
اور میں نے رکھا ہے تونگری کو قناعت میں اور آدمی طلب کرتے ہیں اسکو کثرت مال میں پس کہاں پاوینگے وہ اور میں نے اپنی رضامندی کو رکھا ہے خواہش
نفس کی مخالفت میں اور آدمی طلب کرتے ہیں اسکو خواہش نفس میں پس کہاں پاوینگے وہ اسکو اور فرمایا کہ خداوندا جو کوئی کہ مجھکو دوست رکھے پس روزی
دے تو اسکو بقدر حاجت اور موافق گزارے کے اور جو کوئی کہ دشمن رکھے مجھکو پس کثرت مال اور اولاد دے تو اسکو اور حقیقت میں عزت خدا کے واسطے ہے اور
رسول اور مومنین کے جو عزت ہے وہ فیضان خدا کا ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمیشہ فرماتے تھے کہ مانند میرے کون ہے کہ پروردگار عزت کا معبود
میرا اور مانند میرے کون ہے کہ الہی تو پروردگار میرا ہے وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ اور لیکن منافقین سیاہ دل لَا یَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں

عزت کی حقیقت کو اور اپنی گمراہی اور جہالت سے عزت کو اپنے واسطے سمجھتے ہیں اب آگے مومنین کی طرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تُلْهِكُمْ مشغول کرے تمکو تدبیر اور انتظام مال اور اولاد کا یعنی نہ غافل کریں تمکو اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ مال تمہارے
اور نہ فرزند تمہارے عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذکر خدا کے سے کہ اوس کی ہی اٹھانے اور رکھنے اور محافظت میں ہو اور انکی انتظام میں خدا کو بھول جاؤ اور نماز کو ترک
کردو اور اسکی نعمتوں کا شکر نکرو اور بلاؤں پر صبر نکرو اور اسکی قضا پر راضی نہو اور قرآن کی تلاوت کو چھوڑ دو اور انکے انتظام میں واجبات کو ترک و ادا
حرام امور کو اختیار کرو اسلیے کہ تقاضا ایمان کا یہ ہے کہ خدا کی دوستی انکی دوستی پر غالب ہو وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کرے یہ کام کہ مال
اور اولاد کی دوستی میں خدا سے غافل ہوجائے فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہی نقصان پانیوالے ہیں کہ نعمت دائمی کو برباد
کرکے حقیر اور فانی چیز کو اختیار کیا وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو تم راہ خدا میں مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ اس چیز میں سے کہ جو روزی دی ہے تمکو مراد یہ کہ نکالو
اور حقوق واجبہ یعنی جو حقوق خدا کے کہ دنیا میں تمکو واجب ہیں مثل زکوٰۃ وغیرہ کے انکو ادا کرو مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ پہلے اس سے کہ آوے اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
کسیکو تم میں سے موت کہ علامتیں اسکی ظاہر ہوں اور آثار مرگ معلوم ہوں فَيَقُوْلَ پس کہے وہ شخص کہ نزدیک مرنے کے ہے رَبِّ اے پروردگار میرے
اور یقول کا نصب بسبب فا کے امر کے بعد آنیکی جہت سے ہی کہ بعد فا کے ان ناصبہ مقدر ہے یعنی کہنے لگے موت کے آثار دیکھکر کہ اے پروردگار میرے لَوْلَآ
اَخَّرْتَنِیْۤ کیوں نہیں مہلت دی تو نے مجھکو اور کیوں ڈھیل دیکر تاخیر نہ کی تو نے مجھکو مرنے میں اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ طرف ایک مدت نزدیک کے یعنی
اسقدر تھوڑی مدت تک کہ جس میں حقوق خدا کو ادا کرسکتا اور تیری مرضی کی ہوتی فَاَصَّدَّقَ پس تصدق کرتا میں تمام حقوق
واجبہ کو ادا کرتا میں پس اسقدر مہلت تو مجھکو دے کہ تیری راہ میں اپنے مال سے تصدق کروں اور حقوق واجبہ کو ادا کروں وَاَكُنْ مِّنَ
الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور ہوجاؤں میں نیکوں میں سے سبب اس تدارک ما فات اور فاصدق منصوب ہے کہ اسمیں بعد فا کے ان مقدر
ہے کہ بعد طلب کے یہ فا واقع ہوا ہے اور تقدیر اسکی فان اصدق ہے یعنی مہلت دے مجھکو پس تصدق کروں میں اور اکن مجزوم ہے اور اسکی واو
ساقط ہوگئی ہے اور مجزوم ہوا ہے کہ اسکا عطف فاصدق کے فا پر ہے اسکی بالعدیہ ہے اور فاصدق محل جزم میں ہے
سے شرط مقدر کا اور سوال کرنا لولا کے لفظ سے شرط کے ذکر کرنے سے پیدا ہوگیا ہے کہ شرط مذکور نہیں ہے اور تقدیر اسکی اصل ان اخرتنی
فاصدق ہے یعنی مہلت دی تو مجھکو پس تحقیق تو اگر مہلت دیگا تو مجھکو تو میں تصدق کرونگا اور ابو عمرو نے اکون منصوب پڑھا ہے فاصدق پر
عطف کرکے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ آیت زکوٰۃ کے منع کرنیوالوں کے حق میں نازل ہوئی ہے اور بعد اسکے فرمایا کہ تصدق کرو تم پہلے اس سے کہ
سلطان مرگ تم پر نازل ہو جس وقت توبہ قبول نہوگی اور کوئی عمل فائدہ نہ بخشیگا اور دوسری آیت میں آیا کہ کونسی چیز تمکو منع کرتی ہے
وقت مال رکھنے کے زکوٰۃ دینے کو اور وقت قدرت رکھنے کے حج کرنیکو یہاں تک کہ تمکو موت پہنچے اور وقت مرنے کے دنیا کی طرف پھرنیکی درخواست کرنے لگو
اور اس وقت وہ درخواست قبول نہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے بھی یہی منقول ہے اور اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جسوقت کسیکو موت کا وقت آتا ہے
اور پردہ اسکی آنکھوں سے اٹھایا جاتا ہے تو وہ دیکھتا ہے اوسوقت کہتا ہے کہ اے ملک الموت ایک دن کی مجھکو مہلت دے کہ میں اپنے پروردگار سے عذر کروں
اور توبہ کروں اور توشہ آخرت کا واسطے اپنے تیار کروں ملک الموت اسکے جواب میں کہتا ہے کہ دن تیرے سب گزر گئے بعد اسکے وہ کہتا ہے کہ ایک ساعت
ہی کی مہلت دے وہ کہتا ہے کہ ساعتیں بھی تیری گزر گئیں پس بند ہوجاتا ہے دروازہ توبہ کا اور ملک الموت قبض کرلیتا ہے روح کو اور بعد اسکے زوال کیا
جاتا ہے وہ اور یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ جب گناہ کرتے ہیں دنیا میں توبہ میں تاخیر کرتے ہیں یہاں تک کہ موت کے آثار دیکھکر توبہ کرتے ہیں تو قبول نہیں ہوتی
اور موت کا وقت ٹل نہیں سکتا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ اور ہرگز نہیں ڈھیل دیگا اور تاخیر کریگا خدا نَفْسًا کسی نفس کو اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ
جسوقت کہ آئے اجل اسکی سو واسطے کہ حکمت خدا کی اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ جس وقت آخر ہو تو نہ پیچھے ہو اور نہ آگے ہو وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ
اور خدا خبردار ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ اسکے کہ عمل کرتے ہو تم اور بعضے تعملون کو یا سے پڑھتے ہیں یعنی عمل کرتے ہیں وہ آدمی اور موافق انکے جزا دیگا

۴ ع ۲ ۱۲

پس آدمیوں کو چاہیے کہ خدا سے غفلت نہ کیا کریں اور اعمال خیر بجا لائیں اور خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں کس وقت آئے اور جب کہ موت کے
نشان آئے تو پھر کچھ نہ ہو سکیگا فقط حسرت اور افسوس دل میں باقی رہ جائیگا ۵ اور دل خیال وقت اجل کا ضرور ہے ۱۱ نیکی سب پہلے توشہ عقبیٰ ضرور ہے ۱۱
خالق کے حقوق ادا کرنے چاہئیں ۱۱ اور آدمی کے حق کا بھی دینا ضرور ہے ۱۱ اور بے ادا کئے ہو گر دونوں رہ گئے ۱۱ دوزخ میں پھر تو مرتے ہی جلنا ضرور ہے ۱۱

سُورَةُ التَّغَابُنِ یہ سورہ مدنی ہے اور ابن عباس کے نزدیک مکی ہے سوا ان تین آیتوں کے جو آخر میں ہیں اور ان تینوں کو وہ مدنی کہتے ہیں
اور اس سورہ میں اٹھارہ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو نماز فرض میں پڑھے قیامت کے روز یہ سورہ اسکی
شفاعت کریگا اور اسکے اعمال نیک پر گواہ عادل ہوگا اس شخص کے نزدیک کہ جسنے اسکو اجازت گواہی کی دی ہے اور ہمیشہ اسکے ہمراہ ہوگا یہانتک کہ
وہ بہشت میں پہنچاوے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۰ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ تسبیح کرتی ہے واسطے خدا کے مَا فِي السَّمٰوٰتِ
جو چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو چیز کہ بیچ زمین کے ہے لَهُ الْمُلْكُ واسطے اسی کے ہے بادشاہی مطلق ہو سب چیز کہ پیدا کرنیوالا
آسمان اور زمین کا اور جو کچھ کہ ان کے درمیان ہے سب کا وہی ہے وَلَهُ الْحَمْدُ اور واسطے اسی کے ہے تعریف واسطے اسکے نعمت پیدا کرنے اور پالنے کی اسکی
جانب سے ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے اسلئے کہ اسکی ذات کو سب چیزوں کی طرف نسبت برابر ہے هُوَ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اسنے تمہارے آدمیوں کو فَمِنْكُمْ كَافِرٌ پس بعض تم میں سے کافر ہے کہ خدا کے خالق ہونے پر ایمان نہیں لاتا
ہے جیسے کہ دہری وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ اور بعضے تم میں سے ایمان لانے والا ہے اسکے خالق اور پروردگار ہونے پر جیسے کہ مومنین اور بعض تم میں سے کافر ہے باطن
میں اور مومن ہے ظاہر میں جیسے کہ منافقین اور بعض تم میں سے مومن ہے باطن میں اور ظاہر میں اپنے ایمان کا اقرار نہیں کرتا جیسے کہ عمار یاسر اور خلاصہ یہ ہے کہ تمکو خدا نے
پیدا کیا ہے لیکن کوئی تم میں سے کافر ہے اور کوئی تم میں سے مومن ہے پس جسنے کہ اسکی خالقیت اور وحدانیت کی دلیلوں میں تامل کیا وہ ایمان لایا اور
جسنے اپنی اوقات جہالت میں بسر کی اور اسکے وجود کے اور واحد ہونے کی دلیلوں میں فکر نہ کیا وہ کافر رہا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتھ
اسچیز کے کہ کرتے ہو تم بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہے پس موافق تمہارے اعمال کے تمکو جزا دیگا کہ مومن کو بہشت میں داخل کریگا اور کافر کو دوزخ میں اور یہ
آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ خدا تعالیٰ ایمان اور کفر کا پیدا کرنیوالا نہیں ہے بلکہ اسنے دونوں کو طرف بندوں کی منسوب کیا ہے پس باطل ہوا مذہب
فرقہ مجبرہ کا کہ وہ خالق کفر اور ایمان کا خدا کو کہتے ہیں اور اسکے سب باطل ہونے پر بہت سی آیتیں دلالت کرتی ہیں اور عقلی دلیلوں سے بھی یہ مذہب باطل ہے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا ہے اسنے آسمانوں کو اور زمین کو بِالْحَقِّ ساتھ حق کے یعنی موافق مصلحت کے اور غرض صحیح کے واسطے
نہ باطل اور بے فائدہ وَصَوَّرَكُمْ اور صورت دار کیا تمکو فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پس خوب کیا صورتوں تمہاری کو تاکہ اسکا شکر کرو وَاِلَيْهِ
الْمَصِيْرُ اور طرف اسی خدا کے ہے پھر جانا اور اسی جزاء اعمال کے پس چاہیے کہ اعمال نیک بجا لاؤ اور ان سے اچھی صورت تمکو اعمال بد کے دوزخ
کی آگ میں جلاوے يَعْلَمُ جانتا ہے خدا اپنے علم کامل سے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اس چیز کو کہ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے
وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ اور جانتا ہے اس چیز کو کہ پوشیدہ کرتے ہو تم وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور اس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہو تم وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے
والا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ساتھ سینوں کی باتوں کے اور ظاہر اور باطن اسکے نزدیک دونوں برابر ہیں پس چاہیے کہ ہر حال میں اس سے ڈرتے رہیں
اور جو امر کہ اسکی رضا کے مخالف ہے اسکی جرأت نہ کریں اور اسکے بعد خدا بندوں کو ڈراتا ہے کہ اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہیں آئی تمہارے پاس اے کفار مکہ نَبَؤُا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا خبر ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے تھے وہ مِنْ قَبْلُ پہلے تمہارے سے مثل عاد اور ثمود اور قوم لوط کے فَذَاقُوْا پس چکھا انہوں نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ
عذاب کام اپنے کو یعنی دنیا میں اپنے کفر کی جزا کو کہ وہ ہلاک ہونا اور صیحہ جبرئیل کی اور الٹنا انکے شہروں کا تھا وَلَهُمْ اور واسطے انکے آخرت میں عَذَابٌ
اَلِيْمٌ عذاب دردناک ہے اور اس عذاب کے سبب بیان کرتا ہے ذٰلِكَ وہ وبال دنیا اور عذاب آخرت انکو واسطے بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ
سبب اسکے ہے کہ تحقیق آتے تھے انکے پاس رُسُلُهُمْ پیغمبر انکے بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ معجزوں روشن کے فَقَالُوْٓا پس کہا انہوں نے اَبَشَرٌ

کیا آدمی مثل ہمارے ہمکو ابشر یھدوننا رہنمائی کرتے ہیں ہمکو یہ تعجب تھا انکا کہ خدا تعالیٰ آدمی پر وحی کیونکر بھیج سکتا ہے اور کیونکر بنا سکتا ہے انکو اپنا کلیم
آدمی کی پیروی کریں اور سمجھتے تھے کہ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور یہ نہ جانا انہوں نے کہ اگر فرشتہ آتا تو وہ بھی انہیں کی صورت میں آتا پس اسکو
جھٹلاتے اور کہتے کہ تو تو آدمی ہے مثل ہمارے اور اگر کسی اور صورت میں آتا تو اس سے وحشت کرتے اور ڈرکر اس سے بھاگتے فکفروا پس کفر کیا انہوں
نے رسولوں کو وتولوا اور منہ پھیرا انہوں نے پیغمبروں سے اور خدا تعالیٰ نے انکو جبر سے انکار کرنے سے نہ روکا واستغنی اللہ اور بے پروا ہوا
خدا انکے ایمان سے یہاں تک کہ انکو مجبور کرکے کبھی ایماندار نہ کیا باوجود قدرت کے بلکہ جسوقت انہوں نے منہ پھیرا تو انکے ایمان کی انکو پروا نہ تھی اور اسکا سبب یہ تھا
کہ وہ انہیں کے فائدہ کیواسطے ایمان کو چاہتا تھا اور جب انہوں نے خود ہی اپنے فائدہ سے منہ پھیرا تو انکو کیا پروا ہے وہ تو اپنی ذات میں کسیکے
ایمان کا محتاج نہیں ہے واللہ غنی اور خدا بے پروا اور بے نیاز ہے ایمان اور اطاعت مخلوقات سے حمید تعریف کیا گیا اپنی ذات میں
بدون تعریف کسیکے تعریف کرنیوالے انکی اسواسطے کہ وجود ہر ایک کا مخلوقات میں سے دلالت کرتا ہے انکی تعریف پر اور فرمایا ہے کہ زعم الذین کفروا
ان لن یبعثوا اور گمان کیا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے یہ کہ ہرگز نہ اٹھائے جاوینگے وہ زندہ کرکے قل کہہ تو اے محمد کہ بلی
ہاں وربی لتبعثن قسم ہے پروردگار میرے کی البتہ اٹھائے جاؤگے تم زندہ کرکے قیامت کے روز ثم لتنبؤن پھر البتہ خبر دیئے جاؤگے تم
بما عملتم ساتھ اسکے کہ عمل کیا ہے تم نے دنیا میں یعنی تمہارے اعمال کا حساب ہوگا اور موافق انکے تمکو جزا دیجاویگی وذلک اور یہ اٹھانا اور جزا
اور جزا دینی علی اللہ یسیر اوپر خدا کے آسان ہے کہ انکی قدرت نزدیک کچھ دشوار نہیں ہے جسنے کہ پہلے بھی پیدا کیا تھا وہی دوبارہ پیدا
کر سکتا ہے اور فرماتا ہے کہ جسوقت کہ انجام تمہارا یہ ہے تو تمکو چاہئے کہ فآمنوا باللہ پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے ورسولہ اور پیغمبر کے
کہ وہ محمد ہے والنور الذی انزلنا اور ساتھ نور کے کہ جو نازل کیا ہے ہمنے محمد پر اور مراد اس سے قرآن ہے اور نور اسکو اسواسطے فرمایا کہ وہ معجزہ
ہونیمیں ظاہر ہے اور ظاہر کرتا ہے حلال اور حرام کے حکم کو اور یا یہ کہ وہ شامل ہے دلیلوں اور حجتوں کو جو کہ حق کی طرف لیجاتی ہیں جیسے کہ نور میں راہ کو
دیکھ کر چلتے ہیں اور روایات اہلبیت علیہم السلام میں یہی آیا ہے کہ مراد نور سے امام ہیں واللہ بما تعملون اور خدا ساتھ اسکے کہ عمل کرتے ہو تم
اقرار کرنا یا انکار کرنا خبیر خبر رکھنے والا ہے پس تمکو موافق اسکے جزا دیگا یوم یجمعکم جسدن کہ جمع کریگا تمکو یہ متعلق ہے لتنبؤن کے یعنی
پھر خبر کریگا تمکو تمہارے عملوں سے اور موافق اسکے تمکو جزا دیگا جسدن کہ جمع کریگا تمکو لیوم الجمع واسطے دن جمع کے کہ وہ روز قیامت ہے اور
اسروز سب جمع ہونگے میدان حشر میں اولین و آخرین اور کوئی باقی نہ رہیگا کہ وہاں موجود نہو ذلک وہ روز جمع کا یوم التغابن روز
نقصان کا ہے کہ نیکوں کو بدوں کا مکان ملیگا جو کہ بہشت میں تھا اگر وہ بھی عمل کرتا تو اسمیں جاتا اور بدوں کو نیکوں کا مکان ملیگا جو کہ دوزخ میں تھا اگر وہ اعمال
بد کرتے اسمیں جاتا اور یہیں ایک زیادتی تھا اور بدوں کو ساتھ اسکے کہ مومن کا مکان بہشت میں انکو ملا ہے بہت نقصان ہے اور پیغمبر صلعم سے لوگوں نے تغابن کے
معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ یعنی کوئی بندہ مومن بہشت میں نہ جائیگا مگر یہ کہ دکھلائیں اسکو جگہ اسکی جو کہ دوزخ میں ہے اگر وہ اعمال بد کرتا تو اسمیں جاتا
تاکہ شکر کریگا زیادہ اور اس مکان سے نجات پائی اور کوئی بندہ دوزخ میں نہ جائیگا مگر یہ کہ دکھلائیں اسکو جگہ اسکی بہشت میں اگر وہ نیک عمل کرتا تو اسمیں جاتا
تاکہ حسرت اور ندامت انکی زیادہ ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ تغابن باب تفاعل سے مشتق غبن سے ہے اور مراد اس سے لینا شر کا اور ترک کرنا خیر کا ہے اور لینا
خیر کا اور ترک کرنا شر کا ہے پس مومن نے ترک کیا حصہ اپنا دنیا کا اور لیا حصہ اپنا آخرت سے پس ترک کیا اسکو کہ وہ شر تھا واسطے اسکے اور لیا اسکو کہ وہ خیر تھا
واسطے اسکے پس ہوا نقصان کرنیوالا اور کافر نے ترک کیا حصہ اپنا آخرت کا اور لیا حصہ اپنا دنیا کا پس ترک کیا خیر کو اور حاصل کیا شر کو پس گویا نقصان
کیا گیا پس ظاہر ہو جائیگا اسروز نقصان کرنیوالا اور نقصان کیا گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ مومن اور کافر دونو نقصان اٹھاوینگے اور ہر ایک شدت حسرت سے
افسوس اور پشیمانی کریگا کافر تو کہیگا کہ میں مسلمان کیوں نہ ہوا تاکہ بہشت میں جاتا اور مومن کہیگا کہ زیادہ عبادت کیوں نہ کی تاکہ اس سے زیادہ درجہ پاتا پس
کافر اپنا نقصان دیکھیگا ایمان ترک کرنے میں اور مومن اپنا نقصان پائیگا نیکی کے تقصیر کرنے میں ومن یؤمن باللہ اور جو شخص کہ ایمان لاوے ساتھ خدا

ويعمل صالحًا اور عمل کرے نیک يكفر عنه پوشیدہ اور دور کریگا خدا اُس سے سيئاته گناہوں اُسکی کو یعنی معاف کریگا اُسکی برائیوں کو
ويدخله اور داخل کریگا اُسکو جنّٰت بہشتوں میں کہ جاری ہیں تجري من تحتها الأنهار نیچے درختوں اُنکے سے نہریں خالدين
فيها ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اُنکے أبدًا ہمیشہ یہ تاکید واقع ہوا ہے ذلك یہ معاف ہونا گناہوں کا اور داخل ہونا بہشتوں میں
الفوز العظيم مراد پانا بڑا ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی مقصود اور مراد نہیں ہے والذين كفروا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے خدا اور پیغمبر سے
وكذبوا بآياتنا اور جھٹلایا انہوں نے اور تکذیب کی ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے کہ وہ قرآن ہے اور معجزے پیغمبر کے أولٰئك یہ لوگ
أصحاب النار صاحب دوزخ کے ہیں خالدين فيها ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے ہیں مگر اُنکو موت نہ آویگی تاکہ اُنکی عذاب سے رہائی پائیں
وبئس المصير اور بری جگہ ہے پھرنے کی دوزخ اور اب تسلی اور دلجوئی مصیبت والوں کی فرماتا ہے کہ ما أصاب نہیں پہنچی ہے کسیکو
من مصيبة کوئی مصیبت إلا بإذن الله مگر ساتھ حکم خدا کے اور ارادہ اُسکے کے اور مراد مصیبت سے وہ مصیبت ہے کہ خدا کی جانب سے
بندہ کو پہنچتی ہے مثل بیماری اور سختی اور قحط اور موت یگانہ کی اور مصیبت جو پہنچی مال کی اور مثل اسکے لیکن یہ ہم کو درستی حال بندہ کی ہے ۱۵
اور آزمائش اُسکی کی ہے صبر کرنے پر کہ آیا ثابت قدم رہیں اور اسکو واقع ہونے سے بیقراری اور جزع فزع نہ کریں تاکہ اُنکی عوض میں وہ بہشت
میں یاد کرے ومن يؤمن بالله اور جو کوئی کہ ایمان لاوے ساتھ خدا کے اور اعتقاد کرے کہ جو کچھ خدا کی جانب سے پہنچتا ہے وہ بہتر حال کی درستی
کیواسطے ہے تو مصیبت میں يهد قلبه راہنمائی کریگا خدا دل اُسکی کو یعنی ثابت رکھیگا اُسکو ایمان پر اور لطف اپنا زیادہ اُسکو عطا کریگا
تاکہ دل اُسکا کشادہ ہو کر طاعتوں اور خیرات کو زیادہ کرے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ راہنمائی کرے اُسکو طرف کلمہ انا لله وانا اليه راجعون کہنے کے
وقت مصیبت کے اور قضا خدا پر وہ راضی ہو اور یہ نہایت فضل خدا کا ہے کہ رہنمائی کرے دل کو کہ وہ وقت حاصل ہونے نعمت کے شکر کرے اور وقت
بلا اور مصیبت کے صبر کرے والله بكل شيء اور خدا ساتھ ہر چیز کے عليم جاننے والا ہے اور جانتا ہے پس جانتا ہے اُس دل کو کہ جسمیں اُسکا لطف
اثر کرتا ہے اور اس جہت سے اُسکو لطف عطا کرتا ہے اور جانتا ہے اُس دل کو کہ جسمیں اُسکا لطف اثر نہیں کرتا ہے پس اس جہت سے اُسکو لطف نہیں بخشتا ہے اور
پاکر جانتا ہے صبر اور شکر کرنیوالے کو اور سب کو موافق اُنکی عمل کے جزا دیگا وأطيعوا الله اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی سب حکموں میں
وأطيعوا الرسول اور فرمانبرداری کرو پیغمبر کی سب حکموں میں کہ جس چیز کے کرنیکو حکم دیوے بلا تامل اُسکو بجا لاؤ اور جس کام کو وہ منع کرے
اُسکو ہرگز نہ کرو فإن توليتم پس اگر منہ پھیرو تم پیغمبر کے حکم سے تو نقصان اُسکا اُنہیں نہیں پہنچیگا سوا اسکے کہ فرمانبرداری تمہاری اُنپر واجب نہیں ہے
بلکہ تمپر واجب ہے فإنما على رسولنا پس سوا اسکے نہیں کہ اوپر رسول ہمارے کے البلاغ المبين پہنچانا احکام کا ہے ظاہر اور اُسنے سب احکام
ہمارے پہنچا دیے پس اُسپر کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ وبال منہ پھیرنیکا تمہارے اوپر ہے الله خدا ہی حق کہ لا إله إلا هو نہیں ہے کوئی معبود سوا
اُسکے کہ سزاوار پرستش کا ہو وعلى الله اور اوپر خدا کے کہ اُسکی غیر پر فليتوكل المؤمنون پس چاہئے کہ توکل کریں مؤمنین اسواسطے کہ ایمان لانا
تقاضا کرتا ہے کہ اپنے سب کام اُسکو سپرد کریں اور اُسکی فضل اور کرم پر تکیہ کریں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ بعد ہجرت سوخانے کے جو مسلمان کہ
مکہ میں تھے اُنہوں نے ارادہ ہجرت کا کیا کہ مدینہ کو جاویں جورو اور لڑکے اُنکے نالہ اور زاری اور فریاد اور بیقراری کرکے اُنکو جانے سے منع کرتے تھے
اور کہتے تھے کہ اگر تم چلے جاؤگے تو ہم یہاں پر بھی تمہارے فراق سے تباہ اور برباد ہو جاوینگے اور وے بھی نہایت مہربانی اور شفقت سے کہ اُنکے حال پر رکھتے تھے مدینہ کے
جانے سے بیٹھ رہے خدا نے اُنکی تہدید میں آیت نازل کی يا أيها الذين آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو إن من أزواجكم تحقیق کہ بعضے
عورتوں تمہاری سے وأولادكم اور فرزندوں تمہاری سے کہ ہجرت کرنیکو منع کرتے ہیں عدوا لكم دشمن ہیں واسطے تمہارے کہ نہیں
چھوڑتے ہیں تمکو کہ تم ہجرت کرکے ثواب آخرت کو اور بلند درجوں کو پہنچو فاحذروهم پس حذر کرو تم اُنسے اور اُنکی جزع اور زاری پر نظر نہ کرو
تاکہ تمکو ارادہ حق سے نہ پھیریں اور ہجرت سے کہ جسمیں رضامندی خدا کی ہے تمکو باز نہ رکھیں یہ آیت جس وقت اُنکے پاس پہنچی تو اُنہوں نے ہجرت کی اور جسوقت وہ مدینہ میں

اور تو دیکھا کہ لوگ یار جو کہ پہلے انسے ہجرت کر گئے تھے حکم دین میں خوب واقف اور عالم اور فاضل ہو گئے ہیں اس سبب سے انہوں نے اپنی عورتوں کو عذاب کرنا چاہا اور
کہا کہ ہم تمہارے سبب سے اس نعمت سے محروم رہے اور روٹی کپڑا انکا بند کر دیا یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ تَعْفُوْا اور اگر معاف کرو تم اپنی عورتوں اور
اولاد کے گناہوں کو اور انکی عذاب سے درگذر کرو وَتَصْفَحُوْا اور منہ پھیر لو انکو عتاب کرنے سے اور اس سے کہ جو انکی تقصیر ہوئی ہے وَتَغْفِرُوْا اور بخشدو تم
انکو اور پوشیدہ کرو انکی تقصیر فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بخشنے والا مہربان ہے کہ تمہاری درگذر کریگا اور تمہارے ساتھ بھی یہی معاملہ کریگا جو تم انکے
ساتھ کروگے اگر تم بخشدوگے تو خدا تمہارے گناہوں سے درگذر کریگا اور سزا انکی تمہارے درجے بلند کریگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد طرف رسول خدا
کے ارادہ کرتا تھا تو اسکی عورت اور بیٹا اسکو لپٹ جاتے تھے اور اسکو قسمیں دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ تو مت جا اور ہمکو تنہا مت چھوڑ کہ ہم ضائع ہو جائینگے تیرے بعد بعض ان میں ایسا تھا کہ اپنے
عیال کی بات پر عمل کرتا تھا اور ہجرت کرنا چھوڑ دیتا تھا پس خدا تعالیٰ نے حکم کیا اور عورتوں اور فرزندوں کی فرمانبرداری سے منع کیا اور بعض ان میں ایسا تھا کہ چلا جاتا تھا اور
انکو وہاں چھوڑ جاتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر تم میرے ساتھ ہجرت نہ کروگے اور پھر جب کہ خدا تعالیٰ دار ہجرت میں جمع کریگا تو میں تمکو کبھی کچھ نفع نہ دونگا
پس جب خدا تعالیٰ نے انکو اور ان کو جمع کیا تو حکم کیا کہ انکے ساتھ نیکی کرو اور انسے ملاپ کرو اور فرمایا کہ وان تعفوا و تصفحوا و تغفروا فان اللہ غفور رحیم
اور بعض نے کہا ہے کہ عوف بن مالک اشجعی نے چاہا کہ جہاد میں جاوے اسکی عورتیں اور فرزند اسکے سامنے جمع ہوئے اور زاری اور بیقراری انہوں نے شروع کی
اور کہا کہ ہمکو کسکے سپرد کرتا ہے اور کس پر چھوڑ جاتا ہے اور ہم بدون تیرے کیونکر اپنی زندگانی کرینگے عوف انکی آہ و زاری پر رحم کیا اور بیٹھ رہا حق تعالیٰ نے یہ آیت
نازل کی اور انکی آزار دہی سے انکو منع کیا اور بعضے کہتے ہیں درگذر کرنا عام ہے ہر شخص کی نسبت جو آزار پہنچاوے خواہ فرزند خواہ شوہر خواہ بیوی
یعنی بعض عورتوں کی اور اولاد کی ان کا سبب ہے کہ بعضی عورتیں آرزو شوہر کی مرنے کی کرتی ہیں اور بعض فرزند باپ کے مرنے کی آرزو کرتے
ہیں تاکہ اسکے بعد اسکے مال میں تصرف کریں اور اس سے زیادہ دشمنی نہیں ہے کہ کوئی کسی کے مرنے کی آرزو کرے تاکہ اسکے مال میں تصرف کریں
اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ سوا اسکے نہیں کہ مال تمہارے وَاَوْلَادُكُمْ اور فرزند تمہارے فِتْنَةٌ آزمائش ہیں تاکہ ظاہر ہو کہ کون تم میں سے خدا کی محبت
انکی محبت پر اختیار کرتا ہے اور کون اپنے دل کو مال اور اولاد سے متعلق رکھتا ہے اور خدا کی محبت سے فراق ہوتا ہے وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اور خدا نزدیک
اسکے اَجْرٌ عَظِيْمٌ اجر بڑا ہے واسطے اس شخص کے کہ خدا اور رسول کی محبت اور فرمانبرداری کو مال اور اولاد کی محبت پر مقدم رکھے اور حدیث
میں آیا ہے کہ ایک مرد کو قیامت کے روز حاضر کرینگے اور کہینگے کہ اسکی اہل و عیال نے اسکی نیکیوں کو کھا لیا یعنی انکی مشغولی سے اسنے نیکیوں کو
ترک کیا ہے اور عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول خدا صلعم منبر پر خطبہ پڑھتے تھے امام حسن اور امام حسین کو دیکھا کہ مسجد میں داخل
ہوئے اور سرخ کرتے پہنے ہوئے تھے اور گرتے پڑتے چلتے تھے رسول خدا منبر سے نیچے آئے اور ان دونوں کو اٹھا کر منبر پر لیگئے اور ان
دونوں کو آگے بٹھایا اور فرمایا کہ سچ فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے کہ اولاد فتنہ ہیں میں نے ان دونوں لڑکوں کو دیکھا کہ آتے ہیں اور گرتے ہیں مجھ سے صبر نہ ہو سکا
یہانتک کہ خطبہ کو قطع کر کے انکو اٹھا لیا اور بعد اسکے پھر خطبہ کو شروع کیا فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا کے عذاب سے اور پرہیز کرو خدا کے غضب سے مَا
اسْتَطَعْتُمْ جس قدر کہ طاقت رکھتے ہو تم یعنی اپنی طاقت اور کوشش کو خرچ کرو وَاسْمَعُوْا اور سنو تم خدا کی نصیحتوں کو وَاَطِيْعُوْا اور
فرمانبرداری کرو تم انکے حکموں کی وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو تم اپنے مال کو راہ خدا میں خَيْرًا خیرا مفعول فعل محذوف کا ہے اور تقدیر اسکی ائتوا خیرا ہے
یعنی کرو تم نیکی کو اور خیرا صفت مصدر محذوف کی بھی ہو سکتا ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے وانفقوا انفاقا خیرا یعنی اور خرچ کرو تم خرچ کرنا بہتر اور خیر سے
مراد اگر مال ہو جیسے کہ ان ترک خیرا الوصیۃ میں ہے تو کچھ محذوف کرنا نہیں ہوتا اور خیرا انفقوا کا مفعول ہوگا یعنی اور خرچ کرو تم مال کو لِّاَنْفُسِكُمْ
واسطے اپنی جانوں کے یعنی فائدہ اس کا تمہاری ہی نفسوں کے واسطے ہے وہ بلند ہو اور جلد وَمَنْ يُّوْقَ اور جو شخص بچایا جاوے اور نگاہ رکھا جاوے
شُحَّ نَفْسِهٖ بخل نفس اپنے سے یعنی اپنی زر کی بخل سے اور مال کو خرچ کرے فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ کہ خرچ کرینگے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
وہی رستگاری پانیوالے ہیں دنیا اور آخرت میں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جسنے ادا کیا زکوٰۃ کو پس تحقیق بچ گیا وہ اپنے نفس کی بخیلی سے

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ اگر قرض دو تم خدا کو یہاں قرض سے مراد نفقہ و صدقات اچھے ہیں یا نیک خرچ کرنا ہے اور قرض کے لفظ میں اسکو بیان کیا ہے تا مہربانی اور کرم کی راہ سے
یعنی قرض دو تم خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک کہ خلوص کے ساتھ ہو اور جس وقت ایسا قرض خوش دلی خاطر سے بہ نیت خالص اسکو دو گے یعنی اچھی راہ میں
مومنین محتاجوں کو دو گے تو يُضٰعِفْهُ لَكُمْ چند در چند کریگا اسکو خدا واسطے تمہارے سات سو تک بلکہ زیادہ اس سے بھی وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشیگا
واسطے تمہارے گناہ تمہارے وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ اور خدا قدر دان اور جزا دینے والا شکر گزاروں کا ہے کہ تھوڑے کے مقابلہ میں بہت سا ثواب دیتا ہے حَلِيْمٌ بردبار
بخیلوں اور مسکینوں کے عذاب میں یعنی جلدی نہیں کرتا ہے انکے عذاب کرنے میں اور بسبب کرم کے ڈھیل دیتا ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا پوشیدہ
اور ظاہر کا ہے یعنی جانتا ہے جو کچھ کہ ظاہر میں تم کرتے ہو اور پوشیدہ رکھتے ہو دل میں خلوص کو یا ریا کو الْعَزِيْزُ غالب ہے ہر چیز پر اور مغلوب کبھی بھی نہیں ہو سکتا
اور قدرت رکھتا ہے سزا دینے کی اس شخص کو جو نیت خالص نہ رکھے الْحَكِيْمُ حکمت والا ہے کہ جو کچھ کہ کرتا ہے حکمت اور مصلحت سے کرتا ہے ثواب ہو یا عذاب

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ

یہ سورہ مدنی ہے اور گیارہ یا بارہ یا تیرہ آیتیں ہیں باختلاف قراءت اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ
طلاق اور سورہ تحریم کو نماز فریضہ میں پڑھے حق تعالیٰ اسکو اپنی پناہ میں رکھے گا روز قیامت کے خوف سے اور نگاہ رکھے اسکو آتش دوزخ سے اور بہشت میں اسکو داخل کریگا
ہوا کہ یہ دونوں سورہ پیغمبر کے ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی پیغمبر خدا نے امر فرمایا کہ رجوع کرے
اسکو زوجہ کرلے اور جس وقت حیض سے پاک ہو تو اس وقت اگر چاہے اسکو طلاق دیوے بغیر مجامعت کے پس حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ
اے پیغمبر عالیقدر جس وقت طلاق دو تم اپنی عورتوں کو یعنی تو اور تیری امت جس وقت طلاق دیویں اپنی عورتوں کو کہ جن سے مجامعت کی ہے اور وہ عورتیں
مدخولہ ہوں کم عمر کی اور نہ یائسہ ہوں کہ حیض انکا موقوف ہو گیا اور حاملہ نہ ہوں فَطَلِّقُوْهُنَّ پس طلاق دو تم انکو لِعِدَّتِهِنَّ واسطے
عدہ انکی کے یعنی وقت عدہ کے کہ وہ پاکی کی حالت ہے اور جو حیض اس پاکی میں مجامعت نہ کی ہو اور طلاق دینے میں کئی شرطیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ
طلاق دینے والا بالغ اور عاقل ہو اور اپنے اختیار اور ارادہ سے طلاق دیوے اور جس عورت کو طلاق دیوے وہ زوجہ دائمی ہو اور جس وقت طلاق دیوے وہ عورت
حیض و نفاس میں نہ ہو جس وقت کہ شوہر اسکا طلاق دینے والا اس جگہ حاضر ہو اور اگر غائب ہو وقت طلاق دینے کے تو ضرور نہیں ہے کہ عورت اس وقت حیض سے
پاک ہو اور عورت کو بعد حیض کے اس پاکی میں طلاق دیوے کہ جس میں مجامعت اس عورت سے نہ کی ہو اور طلاق دیتے وقت اس عورت کو معین کرے کہ
فلانی کو یا اسکو طلاق دیتا ہوں اور صیغہ طلاق کے صریح ہوں اسکے نام سے کہ فلانہ طالق اور یا اشارہ سے کہ یہ طالق اور طلاق دیوے اور وقت طلاق
دینے کے دو گواہ عادل حاضر ہوں کہ طلاق دینے کو سنتے ہوں یہ شرطیں طلاق کی ہیں اگر ان میں سے کوئی شرط نہ ہوگی تو طلاق واقع نہ ہوگی اور طلاق دینا
اگرچہ مباح ہے لیکن قبیح ہے اور حدیث میں اسکی بہت مذمت وارد ہوئی ہے اور اگرچہ قبیح ہے لیکن طلاق دیویگا تو واقع ہو جائیگی گو عورت نے قصد سے کہ طلاق دیوے اور اگر
ایسے ہی بیچ میں ہر شہر زبان سے کہے کہ تجھے طلاق تو ایک طلاق مراد ہوگی اور مسائل اسکے تفصیل سے فقہ کی کتابوں میں ہیں اور منقول ہے کہ جناب سرور خدا
اور ابن عباس اور ابی بن کعب اور جابر بن عبد اللہ اور علی بن الحسین اور زید بن علی اور جعفر بن محمد اور مجاہد نے فَطَلِّقُوْهُنَّ فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ
پڑھا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ اور شمار کرو تم عدہ عورتوں کا تین پاکی تک کہ آئیں گی ہوا اور صورت اسکی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ
طلاق دیوے تو وہ تین پاکی تک عدہ میں رہیگی اور تین پاکی کی شمار یہ ہے کہ ایک پاکی تو وہ ہے کہ جس میں عورت کو طلاق دی ہے اور بعد اسکے عورت کو حیض
آئیگا اور دوسری پاکی اس حیض کے بعد شروع ہوگی اور اس پاکی کے بعد پھر اسکو حیض آئیگا اور اس دوسرے حیض کے بعد تیسری پاکی شروع ہوگی اور جس وقت بعد اسکے
تیسرا حیض شروع ہوگا تو تیسری پاکی تمام ہو جائیگی اور عدہ کے دن پورے ہو جائینگے اور جبتک عورت عدہ میں ہے شوہر کے نکاح سے باہر نہیں ہو سکتی اور اگر اسکا
شوہر چاہے تو عدہ میں پھر اسکو اپنے تصرف میں لا سکتا ہے بدون عقد نکاح جدید کے لیکن جس وقت عدہ سے عورت باہر ہو جائیگی تو پھر اسکو زوجہ نہیں کر سکتا ہے مگر بعقد جدید
کہ پھر اس سے نکاح کرے جبتک کہ کسی دوسرے شخص نے اس سے نکاح نہ کیا ہو اور دو طلاق کی عدہ میں بھی رجوع کرے اور بعد عدہ کے نکاح کرکے عورت کو زوجہ بنا سکتا
ہے اور تیسری طلاق کے بعد اسکو زوجہ نہیں کر سکتا ہے نہ عدہ میں نہ عدہ کے بعد جبتک کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلیوے اور وہ دوسرا اس سے فائدہ حاصل کرکے طلاق دے

اور جب تک عورت عدہ میں ہے تو اس کا کھانا کپڑا اور مسکن شوہر کے ذمے جاری رہیگا اور شوہر کے مکان میں سکونت رہیگی اور جب تک عدہ میں ہے کسی دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی
مگر بعد گذرنے عدہ کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ اور ڈرو تم خدا سے کہ پروردگار تمہارا ہے عدہ کے شمار کرنے میں اور اسکو کم اور زیادہ نکرو اور عدہ وفات
شوہر کہ وہ چار مہینے دس دن ہیں اور عدہ حیض والی عورت کا کہ وہ تین پاکیاں ہیں پہلے اس سے سورۂ بقر میں مذکور ہو گیا ہے اور باقی کے عدد تو انکا
ذکر اس سورہ میں ہے چنانچہ بعد اسکے مذکور ہوگا اور جس وقت طلاق دی ہو تو عورتوں کو اپنے گھر سے نہ نکالو انہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ لَا تُخْرِجُوهُنَّ
مت نکالو تم ان عورتوں کو کہ طلاق دی گئی ہو مِنْ بُيُوتِهِنَّ گھروں انکے سے جب تک کہ عدہ گذرے تمہارا اور ان گھروں سے شوہروں کے گھر کہ جن میں وہ
عورتیں رہتی ہیں وَلَا يَخْرُجْنَ اور چاہئے کہ نہ نکلیں وہ عورتیں کہ طلاق دی گئی ہیں بھی بدون اذن تمہارے کے إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ مگر یہ کہ آئیں وہ
یہ مستثنیٰ لاتخرجوھن سے ہے یعنی نہ نکالو تم انکو گھروں انکے سے مگر یہ کہ بجا لائیں وہ عورتیں بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ بدی ظاہر کو اور وہ بدی ظاہر
کی تفسیر میں دو روایتیں مختلف ہیں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر وہ عورت زنا کرے تو گھر سے باہر نکالی جائیگی اور حد اس پر جاری ہوگی
اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر شوہر کے اقربا کو آزار پہنچاوے اور ان سے فحش کہے [illegible] رہتا ہے [illegible] شوہر اسکو
نکال سکتا ہے اور ابن عباس سے بھی یہی منقول ہے اور دوسری روایت ابن عباس سے ہے کہ گناہ مراد ہے کہ ظاہر کریں اور یہ حکم عدہ رجعی میں ہے اور
عدہ طلاق بائن میں جیسے کہ تیسری طلاق کے بعد ہوتی ہے تو اس کا نکالنا اور نکلنا دونوں جائز ہیں وَتِلْكَ اور یہ حکم جو کہ مذکور ہوا ہے حُدُودُ
اللّٰهِ حدیں خدا کی ہیں مقرر کی گئی ہیں واسطے مصلحت بندوں کے وَمَنْ يَتَعَدَّ اور جو شخص کہ گذر جاوے اور تجاوز کرے حُدُودَ اللّٰهِ حدوں کی خدا کی
اور انکے برخلاف کرے تو فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ پس تحقیق ظلم کیا اس نے جان اپنی پر اور بسبب اسکے مستحق عذاب خدا کا ہوا اور ثواب
الٰہی سے محروم رہا لَا تَدْرِي نہیں جانتا ہے تو اے طلاق دینے والے کہ وہ کیا مصلحت ہے یا نہیں جانتا ہے تو لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ شاید
کہ خدا پیدا کرے بَعْدَ ذٰلِكَ پیچھے اس طلاق کے أَمْرًا کسی امر کو اس طرح کہ مرد طلاق دینے سے پشیمان ہو اور دوستی عورت کی اسکے دل میں
پیدا ہو کہ وہ اس عورت کی طرف پھر رجوع کرے اور اسکو زوجہ ٹھیرا کر پھر اپنے تصرف میں لاوے درمیان عدہ کے اور یہی مصلحت ہے عدہ کے مقرر کرنے کی اور عورت کو
گھر سے نہ نکالنے کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عورت طلاق دی گئی کو چاہئے کہ وہ عدہ میں سرمہ لگاوے اور خضاب اور مہندی لگاوے اور عطر
اور کپڑے رنگین خوشبو دار اور اچھے نفیس پہنے اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا شاید کہ انکی محبت شوہر کے دل میں پیدا ہو اور وہ انکی
طرف رجوع کرے فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ پس جس وقت پہنچیں وہ عورتیں نزدیک اجل اپنی کو کہ عدہ کے آخر کو وہ پہنچیں تو فَأَمْسِكُوهُنَّ پس نگاہ
رکھو تم ان عورتوں کو یعنی رجوع کرو انکی طرف بِمَعْرُوفٍ ساتھ نیکی کے کہ انکو اچھی طرح رکھو اور کھانا اور کپڑا انکا دیتے رہو اور ضرر انکو نہ پہنچاؤ
أَوْ فَارِقُوهُنَّ یا جدائی اختیار کرو انسے بِمَعْرُوفٍ ساتھ نیکی کے کہ حق انکا ادا کرو اور خلاصہ یہ ہے کہ عورت جب تک عدہ میں ہے تو مرد کو
اختیار ہے چاہے زوجہ بنا کر پھر اپنے پاس رکھے اور چاہے انکو اپنے پاس سے علیحدہ کرے اور بعد عدہ ختم ہونے کے عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے [illegible]
اور مراد پہنچنے اجل سے نہایت اجل کی نہیں ہے بلکہ قریب پہنچنا ہے اسکے کہ نہایت اجل پر جب عدہ گذر جاتا ہے پھر مرد کو اختیار باقی نہیں رہتا بلکہ اس وقت اختیار
عورت کو ہے جس سے چاہے نکاح کرے وَأَشْهِدُوا اور گواہ مقرر کرو تم طلاق دینے پر ذَوَيْ عَدْلٍ دو صاحب عدل کے یعنی دو گواہ عادل مقرر کرو
واسطے سننے طلاق مِنْكُمْ اپنے میں سے کہ وہ دونوں مومن ہوں [illegible] اور [illegible] طلاق [illegible] دو گواہ عادل کا
ہونا ضروری ہے اور سوا ہمارے فقہا کے اور فقہا رجوع کرنے میں گواہوں کا مقرر کرنا [illegible] طلاق [illegible] اور ہمارے نزدیک [illegible] گواہ عادل [illegible] ضرور
ہوئی کہ مرد بعد طلاق کے شمار طلاق کا نہ کرے اور یا عورت بعد گذرنے عدہ کے نکاح کرے اور [illegible]
[illegible] میراث [illegible] اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طلاق یہ ہے کہ مرد طلاق دے بیوی کو [illegible] پاکی [illegible]
[illegible] عورت سے جماع نکیا ہو اور دو گواہ عادل طلاق پر مقرر کرے پھر وہ مرد زیادہ حقدار ہے [illegible] رجوع کرنیکا [illegible]

پس وہ طلاق ہے کہ جسکا حکم خدا تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے اور رسول خدا نے جس طلاق کو جاری فرمایا ہے اور جو طلاق کہ خلاف اسکے ہے وہ طلاق نہیں ہے اور یہی
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اور عدہ سے مراد پاکی کے دن ہیں اور امام کاظم علیہ السلام نے قاضی ابو یوسف سے فرمایا کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے اپنی
کتاب میں طلاق کا حکم کیا ہے اور تاکید کی ہے اور دو گواہ عادل کی اور گواہ بھی عادل پسند کئے ہیں اور حکم کیا ہے اپنی کتاب میں نکاح کا اور نہ ذکر کیا گواہی کا
اسکو بیان کیا ہے پس ثابت کیا تم نے گواہوں کو اس میں کہ جسمیں خدا نے انکو ذکر نہیں کیا تھا اور باطل کیا تم نے گواہوں کو اس میں کہ جسمیں تاکید گواہی کی کی تھی وَاَقِیْمُوا
الشَّهَادَةَ اور قائم کرو تم گواہی لے کے گواہو وقت حاجت کے لِلّٰهِ خاص واسطے رضامندی خدا کے نہ واسطے رضامندی اس شخص کے جسکے فائدہ کی وہ
گواہی ہوتی ہو اور نہ واسطے خوف اس شخص کے کہ سچی گواہی دینی جسکا ضرر ہے اور نہ واسطے کسی دوسری غرض کے ذٰلِكُمْ یہ گواہی قائم کرنی یا جو کچھ
اسکو بیان ہوا ہے یُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھ اسکے مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ وہ شخص کہ ایمان لاتا ہے بِاللّٰهِ ساتھ خدا اور اسکے حکم پر
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ دن قیامت کے اور جو کہ یہی لوگ خصوصیت مومنین کی اسواسطے ہے کہ فائدہ نصیحت کا انکو ہی ہوتا ہے وَمَنْ
یَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو شخص کہ ڈرے خدا سے اور اسکے حکم کے خلاف نکرے یَجْعَلْ لَّهٗ کر دیگا خدا واسطے اسکے مَخْرَجًا جگہ نکلنے کی یعنی رنج دنیا اور آخرت سے
وہ نکلنے پائیگا اور خلاصی پائیگا اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ کر دیگا جگہ نکلنے کی شبہات دنیا سے اور سختی موت سے اور سختیوں قیامت سے اور فرمایا کہ جو کوئی بہت استغفار
کرے تو خدا تعالیٰ اسکو ہر غم سے کشادگی اور ہر تنگی سے جگہ نکلنے کی بخشیگا اور ابوذر نے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ میں البتہ جانتا ہوں ایک آیت
قرآن میں ہے کہ اگر آدمی اسکو لیویں تو سب کو کفایت کرے وَّیَرْزُقْهُ اور روزی دیگا اسکو خدا مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ جگہ سے کہ نہ گمان کرے
اور شمار میں لائے وہ اور خاطر میں گذرے اسکی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ برکت دیگا خدا اسکو اس چیز میں کہ جو اسکو بخشش
فرمائی ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ جسکے پاس روزی آتی ہے اسطرح سے کہ نہ وہ اسکے واسطے کہیں قدم رکھتا ہے اور نہ
اسکی طرف ہاتھ کو دراز کرتا ہے اور نہ اسکے مقدمہ میں زبان کلام کرتا ہے اور نہ اسکی طلب میں اپنے کپڑے باندھتا ہے اور نہ اسکے [illegible] سے وہ ان لوگوں میں
سے ہے کہ خدا تعالیٰ نے جسکا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک
جماعت نے رسول خدا کے صحابہ میں سے جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو اپنے گھروں کے دروازے بند کئے گھروں میں بیٹھے اور عبادت میں مشغول
ہوئے اور کہا کہ خدا نے ہماری کارسازی کی جسوقت یہ خبر رسول خدا کو پہنچی تو کہلا بھیجا کہ تمنے روزی کی تلاش کس واسطے ترک کیا ہے اور روزی کو موقوف
کر کے عبادت میں کیوں مشغول ہوئے ہو کہا کہ یا رسول خدا روزی پہنچانا ہماری روزی کا ضامن ہو گیا ہے واسطے اسکے ہم عبادت کی طرف مشغول ہوئے حضرت
نے فرمایا کہ جو کوئی ایسا کریگا ہرگز عبادت اسکی مقبول نہوگی مگر روزی کا طلب کرنا چاہیے یعنی یہ کہ خدا روزی کو البتہ اسکے پہنچاتا ہے کہ [illegible] روزی کا گمان
نہو لیکن اسکے واسطے روزی کی طلب کرنا چاہیے وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ اور جو کوئی توکل کرے اوپر خدا کے اور سب کام اپنا اسکو سپرد کرے فَهُوَ
حَسْبُهٗ پس وہ کافی ہے اسکو سب کاموں کی صلاح اور درستی کے واسطے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا بَالِغُ اَمْرِهٖ پہنچانے والا کام اپنے کا ہے جسطرح
چاہے اور جسکا ارادہ کرے یعنی جو کچھ مراد حق تعالیٰ کی ہو توکل اور غیر توکل کے حق میں ہے وہ فوت نہیں ہوتی اور کوئی اسکی ارادہ کو منع نہیں کر سکتا ہے اور حفص نے
بالغ کو مضاف طرف امر کے پڑھا ہے اور باقی کے قاری بالغ کو تنوین پڑھتے ہیں اور امر کو منصوب پڑھتے ہیں بالغ کا مفعول ٹھہرا کے یعنی خدا پہنچانے والا
ہے کام اپنے کو جسطرح کہ ارادہ کرے قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ تحقیق کر دیا ہے خدا نے لِكُلِّ شَیْءٍ واسطے ہر چیز کے قَدْرًا اندازہ کہ اس سے گذر نہیں
اور یہ بیان واسطے وجوب توکل کے اور تقریر ہے واسطے [illegible] توکل یہ ہے کہ اعتقاد کرے خدا پر اور
اسکے غیر سے منقطع ہو جائے اور جو کوئی توکل کرے خدا پر تو وہ اسکی ہر حال میں مدد کریگا اور [illegible] یہ ہے کہ جسوقت اسکو کوئی چیز حاصل ہو تو شکر کرے
اور جسوقت کچھ حاصل نہو تو صبر کرے اور [illegible] اور جسوقت [illegible] خدا کو حاضر و ناظر جانے [illegible] اور دل اسکا
خوش ہو جائیگا اور [illegible] توکل کی تین چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ کسی سے سوال نکرے اور دوسرے یہ کہ اگر کوئی اس سے سوال کرے تو اسکا رد نہ کرے [illegible] انکار نہ کرے

اور تفسیر یہ کہ اگر اسکے پاس کچھ ہو تو اسکو جمع نہ کرے اور منقول ہے کہ جبرئیل رسول خدا کے پاس آئے حضرتؐ نے ان سے پوچھا کہ توکل کیا چیز ہے کہا یہ جاننا اس امر کا
کہ مخلوق نہ ضرر پہنچا سکتی ہے اور نہ فائدہ دے سکتی ہیں اور نہ منع کر سکتی ہیں اور نا امید ہو جانا خلقت سے پس جس وقت بندہ ایسا ہو جائیگا تو سوا خدا کے کسی کیلئے
عمل نہ کریگا اور سوا خدا کے کسی سے امید نہ رکھیگا اور نہ خوف کریگا اور نہ طمع رکھیگا پس یہی توکل ہے اور بعضی روایتیں اسکی سورۂ عمران میں بھی گذری ہیں توکل کے بیان میں اور دوسری
جگہ نادر یں کہیں یہاں بھی لکھی گئی ہیں اور کہتے ہیں کہ جب حکم طلاق دی گئی حائضہ عورتوں کا نازل ہوا تو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدہ ان عورتوں کا
جنکو حیض نہیں آتا ہے اور عدہ ان عورتوں کا کہ جو بڑھاپے میں حیض سے نا امید ہو جاتی ہیں کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی وَاللَّائِي يَئِسْنَ اور وہ
عورتیں کہ نا امید ہو گئی ہیں مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ حیض سے عورتوں تمہاری میں سے إِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک کرو تم اونکے
حیض آنیکا بسبب یا وہ ہو یعنی عمر کے بند ہو گئی ہے یا کسی اور عارضہ سے تو فَعِدَّتُهُنَّ پس عدہ انکا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ تین مہینے ہیں اور مراد یہاں
ان عورتوں سے ہے کہ مثل انکی اور عورتیں بھی حیض لاتی ہوں [illegible] کہ اگر وہ ان عورتوں کی عمر میں کہ جو بالکل حیض نہیں لاتی ہیں تو شک کرنیکا
موقع کیا دخل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اگر شک کہتی ہو [illegible] کہ یہ خون حیض ہے یا استحاضہ ہے تو پس عدہ انکا تین ماہ ہے اور پہلا قول
ہمارے ائمہ علیہم السلام سے منقول ہے اور وہ یہ ہے کہ جو عورت کہ اسکا حیض بسبب بڑھاپے کے موقوف ہو گیا ہے تو اسکے عدہ نہیں ہے
اور نہ اس عورت کے واسطے کہ جو بالغ نہیں ہوئی ہے پس مراد اس آیت میں ان عورتوں سے ہے کہ جنکا حیض بند ہوا ہے بسبب
زیادہ ہونے عمر کے لیکن اس خون کا یقین نہیں ہے کہ کس جہت سے بند ہوا ہے بسبب زیادہ ہونے سن کے بند ہوا ہے یا بسبب
کسی اور عارضہ کے سوا اسکے کہ انکی مثل اور عورتوں کو خون حیض کا آیا کرتا ہے اور واسطے انکے ہے وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ اور وہ عورتیں کہ نہیں
حیض لاتی ہیں اور سن میں ان عورتوں کی ہیں کہ جو حیض لاتی ہیں پس عدہ انکا بھی تین ماہ ہے اور یہ جو ہے وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ کی خبر محذوف ہو گئی ہے واسطے
دلالت کرنے کلام سابق کے وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ اور صاحبان حمل کی یعنی وہ عورتیں کہ جو حمل رکھتی ہیں أَجَلُهُنَّ مدت انکی یعنی انتہا
انکی عدہ کی أَن يَضَعْنَ یہ ہے کہ وضع کریں حَمْلَهُنَّ حمل اپنے کو یعنی حاملہ عورتوں کا عدہ یہ ہے کہ بچہ انکے پیدا ہو یہ عدہ طلاق دی گئی
عورت کا ہے اور حاملہ کا اگر شوہر مر جائے تو عدہ اسکا شوہر کی وفات کا ابعد الاجلین ہے یعنی اگر بچہ انکے چار ماہ اور دس دن سے زیادہ مدت میں پیدا
ہو گا تو عدہ اسکا وضع حمل تک ہے اور اگر اس سے کم ہی تو عدہ اسکا چار ماہ اور دس دن ہیں اور یہی ائمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے اور باقی کے
احکام عدہ کے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ اور جو شخص کہ ڈرے خدا سے اور احکام مذکورہ کی رعایت کرے تو يَجْعَل لَّهُ
کر دیگا خدا واسطے اسکے مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا کام اسکے سے آسانی کو یعنی بسبب تقوی کے دنیا اور آخرت کے کام اسکے آسان ہونگے ذَٰلِكَ یہ
یعنی جو کچھ کہ احکام طلاق اور عدہ مذکور ہوئے ہیں أَمْرُ اللَّهِ أَنزَلَهُ حکم خدا کا ہے کہ نازل کیا ہے اسنے انکو لوح محفوظ سے إِلَيْكُمْ طرف
تمہارے وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ اور جو کوئی کہ ڈرے خدا سے اور انکے احکام پر عمل کرے يُكَفِّرْ عَنْهُ پوشیدہ کریگا اس سے اور دور کریگا سَيِّئَاتِهِ برائیوں
اسکی کو وَيُعْظِمْ لَهُ اور بزرگ کریگا واسطے اسکے أَجْرًا اجر اور ثواب کو یعنی اسکو ثواب عطا بخشیگا اور وہ ہمیشہ بہشت میں رہیگا اور
نیکیاں لیجائیگا اسکی بدیوں اور اعمال میں پہنچنے والی عورتوں کے حقوق کو بیان کرتا ہے کہ أَسْكِنُوهُنَّ ساکن کرو تم ان عورتوں طلاق دی گئی کو
مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم جگہ کہ رہتے ہو تم مِن یہ من تبعیضیہ ہے یعنی بعض جگہ میں کہ رہتے ہو تم مِّن وُجْدِكُمْ مقدور اور گنجائش اپنے سے
یعنی موافق تونگری اور فقیری اپنی کے انکے رہنے کو مکان دو تم تونگر ہو تو فراخ اسکا مکان دو اور مفلس ہو تو موافق اپنی حیثیت کے جیسا کہ اسکو مقدور ہے
اور یہ مکان و ساتھ رہنے کے اور طعام و لباس کے [illegible] اس عورت کو دینا واجب ہے عدہ کے دنوں تک کہ جسکو طلاق رجعی دی ہو یعنی جسکو کہ عدہ میں رجوع
کر سکتا ہو اور اپنی زوجہ بنا سکتا ہو اور طلاق بائن والی کو کہ جو کہ تیسری طلاق دی ہو یا اور طرح سے کہ بائن ہو تو اسکو مکان اور کھانا دینا کچھ واجب
نہیں مگر یہ کہ حاملہ ہو چنانچہ عنقریب ذکر کیا جائیگا اور حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ طلاق بائن والی کو واجب کہ [illegible] طلاق دی ہیں نفقہ اور طعام نہیں ہے اور وہ اگر [illegible]

واسطے ہے کہ جبتک رجوع کر سکتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جسکو تین طلاق دی ہیں اسکو مکان دینا واسطے رہنے کے اور کھانا دینا واجب ہے
پوچھا کہ وہ حاملہ ہے سائل نے کہا نہیں فرمایا کہ کچھ واجب نہیں ہے اور رجوع نے وجہ کو تکرار پڑھا ہے وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ اور نہ رنج
پہنچاؤ تم ان عورتوں کو مکان و کھانا دینے میں لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ تا کہ تنگی کرو تم اوپر ان عورتوں طلاق پانے والیوں کے تا کہ نہیں وہ
نا چار ہو کر نکل جائیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ضرر پہنچانے مرد اپنی زوجہ کو جس وقت کہ اسکو طلاق دے یہی ہے تنگی کرے اسپر
یہاں تک کہ عدت گذرنے سے پہلے وہ نکل جائے واسطے کہ خدا تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اور جائے کہ
مکان لائق حال عورت کے ہو کہ جس میں اسکو ضرر نہ ہو کہ جسکی حاجت ہے وَاِنْ كُنَّ اور اگر ہوں عورتیں طلاق دی گئیں اُولَاتِ
حَمْلٍ صاحب حمل کے یعنی اگر وہ عورتیں حاملہ ہوں فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ پس نفقہ کرو تم اوپر انکے یعنی کھانا اور کپڑا دو تم انکو حَتّٰى
يَضَعْنَ یہاں تک کہ نکالکر رکھیں وہ حَمْلَهُنَّ حمل اپنا یعنی جبتک کہ وہ بچہ جنیں انکو کھانا اور کپڑا دو خواہ طلاق رجعی والی ہو وہ
عورت خواہ طلاق بائن والی اور اگر وفات شوہر کے عدہ میں ہو حاملہ عورت کی تو اسکو مکان اور کھانا اور کپڑا اسکے بچہ کے حصہ میں سے لیگا اور ہر کہ
دیکھنا اور کپڑا اس حامل کو ساتھ ہی ہے بائن والی کو واسطے اسکی بحث فقہ کی کتابوں میں ہے فَاِنْ اَرْضَعْنَ پس اگر دودھ پلائیں وہ عورتیں اولاد کو بعد منقطع ہونے
علاقہ نکاح کے لَكُمْ واسطے تمہارے جو باپ ہو اولاد کے اور اگر جان کرے وہ عورتیں اولاد کو یا دودھ یعنی اجرت کے دودھ پلائیں تو
اولاد کو انکی سپرد کردو اور انکے ہی پاس رہنے دو اور اگر بدون اجرت کے دودھ نہ پلائیں تو فَاٰتُوْهُنَّ پس دو تم ان عورتوں کو
اُجُوْرَهُنَّ اجرتیں اور مزدوریاں انکی دودھ پلانے کی عوض میں موافق عرف اور عادت کے اور بائن کی طلاق سے پہلی بھی اجرت
دیکر دودھ پلا سکتے ہیں اگر وہ بدون اجرت کے دودھ نہ پلائیں وَاْتَمِرُوْا اور موافقت کرو تم ایک دوسرے کے دودھ پلانے کے مقدمہ
بَيْنَكُمْ درمیان اپنے یعنی فرمانبرداری ایک دوسرے کی کرو اپنے پدر و مادر دودھ پلانے والی کے دودھ کے مقدمہ میں بِمَعْرُوْفٍ
ساتھ نیکی کے یعنی ماں اجرت زیادہ طلب کرے اور باپ اسکی اجرت مثل دینے میں انکار کرے اور بچہ کو مقدار شرعی سے کم دودھ دیویں کہ
بچہ دودھ سے حاصل ہو اسکا یہی ہے کہ اسکے غور اور پرداخت میں قصور کیا ہو وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ اور اگر تنگی اور سخت گیری کرو تم دودھ
کے مقدمہ میں ماں یا وہ اجرت طلب کرے اور باپ اس اجرت کو دینا نہ چاہے اور باپ پر گراں ہو دودھ پلانے پر راضی نہ ہو تو فَسَتُرْضِعُ پس
قریب ہے کہ دودھ پلائے لَهٗٓ اُخْرٰى واسطے اسکے دوسری عورت سوا ماں کے یعنی چاہیے کہ باپ کسی دایہ کو اجرت دیکر دودھ پلوائے یا بدون اجرت
کے اگر وہ راضی ہو جائے اور مفت دودھ پلائے جہاں تک کہ اور اس کلام میں عتاب ہے ماں پر بسبب انکار دودھ پلانے کے لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ چاہیے کہ
نفقہ اور خرچ دے صاحب گنجائش اور تونگری کا دودھ پلانے والی اور بچہ کو مِّنْ سَعَتِهٖ گنجائش اپنی میں سے یعنی بقدر طاقت و تونگری
اپنی بچہ کی اس عورت دودھ پلانے والی کو جسکو طلاق دی ہے کھانا اور لباس دیوے وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ اور وہ شخص کہ تنگ کی گئی ہے اوپر اسکے
رِزْقُهٗ روزی اسکی کہ وہ فقیر اور تنگدست ہے فَلْيُنْفِقْ پس چاہیے کہ خرچ کرے وہ اس عورت پر مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ اس میں سے کہ دیا ہے
اسکو خدا نے یعنی تونگر اور تنگدست موافق حیثیت اپنی کے خرچ کریں جیسے کہ فرمایا ہے کہ علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ اور فرمایا ہے کہ لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نہیں تکلیف دیتا ہے خدا نَفْسًا کسی نفس کو اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا مگر جو کچھ کہ دیا ہے اسکو یعنی اسی ہی کا حکم کرتا ہے اور زیادہ اس سے کسی کی تکلیف نہیں
دیتا ہے اور یہ ارشاد تنگدستوں کی خوشی کے واسطے ہے اور یہی واسطے انکو وعدہ دیتا ہے سَيَجْعَلُ اللّٰهُ قریب ہے کہ کرے خدا بَعْدَ عُسْرٍ پیچھے تنگی اور
دشواری کے يُّسْرًا آسانی اور تونگری اگر موافق مقدور کے اپنے خرچ کریں اور خرچ کرنے میں مضائقہ نہ کریں اور کہتے ہیں کہ یہ کلام صحابہ کی تسلی کے واسطے
ہے کہ اس زمانہ میں اکثر صحابہ تنگدست اور محتاج تھے تو حق تعالیٰ نے اکثر شہر اور قلعے فتح کئے اور غنیمتیں ہاتھ آئیں تو سب آسودہ اور تونگر ہوگئے اور حضرت صادق
سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص متعدد کپڑے نفیس بنائے تو کیا اسکا اسراف ہے فرمایا نہیں پہنتا ہے اور چادریں اسکو پہنتا ہے اور اپنی بدن کو مزین اور آراستہ کرے

تو وہ شخص اسراف کرنے والوں اور بیجا خرچ کرنے والوں میں سے ہوگا یا نہیں فرمایا کہ نہیں اسلئے کہ خدا فرماتا ہے لینفق ذو سعۃ من سعتہ اور یا اسلئے کہ شیطان لوگوں کو
خوف دلاتا ہے کہ جو اسکے حکموں کی فرمانبرداری نہیں کرتے ہیں وکاین من قریۃ اور بہت سی بستیاں یعنی بستیوں کے باشندے ایسے تھے کہ
عتت سرکشی کی انہوں نے اور منہ پھیر لیا عن امر ربہا حکم پروردگار اپنے سے ورسلہ اور پیغمبروں اسکے سے اور انکی نافرمانی میں حد سے
گزر گئے فحاسبناہا پس حساب لینگے ہم انکا قیامت کے روز حسابا شدیدا حساب سخت یعنی انکو حساب میں بہت سختی کرینگے ہم
وعذبناہا اور عذاب کرینگے ہم انکو عذابا نکرا عذاب برا کہ ایسا عذاب دیکھا ہو اور بیان کرنا بلفظ ماضی اسکی تحقیق وقوع کیوجہ سے ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد عذاب دنیا سے ہے یعنی عذاب کیا جیسے دنیا میں عذاب سخت اور برا اور حساب کرینگے ہم آخرت میں حساب سخت لیکن کلام میں
تقدیم و تاخیر ہے فذاقت وبال امرہا پس چکھا ان بستیوں والوں نے عذاب کام اپنے کو یعنی سزا کفر اور شرک کو وکان عاقبۃ امرہا
اور تھا انجام کام انکا خسرا نقصان کہ بہشت کی نعمتوں سے محروم ہو کر عذاب دوزخ میں گرفتار ہوئے اعد اللہ لہم تیار کیا ہے خدا نے واسطے انکے
عذابا شدیدا بڑا عذاب سخت دنیا اور آخرت میں فاتقوا اللہ پس ڈرو تم خدا سے یا اولی الالباب اے صاحبان عقل کے یعنی اے عقلمندو انکے
انجام سے نصیحت پکڑو کیونکہ برا انجام انکا دنیا اور آخرت میں اللہ اور رسول کی مخالفت سے ہے پرہیز کرو الذین آمنوا وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو
یعنی اے صاحبان عقل وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو قد انزل اللہ تحقیق نازل کیا ہے خدا نے الیکم طرف تمہارے ذکرا نصیحت کو اور
ذکر سے رسول خدا ہیں چنانچہ بعد میں اسکا ... رسالت کیا ہے اور ذکر سے مراد فرمایا حضرت کو کہ وہ حضرت پیغمبر قرآن اور تبلیغ احکام میں ہمیشہ اور
یا یہ حضرت کا نام ذکر ہے کہ زبان پر ہمیشہ تھا اور یا یہ کہ سبب ذکر کے یعنی قرآن کے نازل ہونے کا رسولا بھیجا ہے وہ ذکر سے بدل یا بیان
ذکر کا اور مفعول ہے فعل محذوف کا اور تقدیر اسکی ارسل رسولا ہے یعنی بھیجا پیغمبر کو کہ یتلوا علیکم پڑھتا ہے اوپر تمہارے آیات اللہ
مبینات آیتیں خدا کی کہ روشن اور ظاہر ہیں اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فاسئلوا اہل الذکر کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ذکر رسول خدا ہیں اور ہم اہل
انکے ہیں اور فرمایا یعنی حضرت کا ذکر نام ہونا ... سورۂ طلاق میں خدا نے فرمایا ہے قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیات اللہ مبینات اور
بعضے کہتے ہیں کہ مراد ذکر سے جبرئیل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ قرآن ہے ... انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون پس
بھی ذکر سے مراد رسول خدا ہیں پس خدا تعالی نے نازل کیا طرف تمہاری ذکر کو جو پیغمبر ہے لیخرج الذین آمنوا تا کہ نکالے وہ پیغمبر ان لوگوں کو کہ ایمان
لائے ہیں وعملوا الصالحات اور عمل کئے ہیں انہوں نے نیک من الظلمات اندھیریوں گمراہی کے سے الی النور طرف نور ہدایت اور
ایمان اور یا جہل سے طرف علم کے اور یا شبہے سے طرف حجت اور یقین کے ... ایمان کہتے ہیں ... سبب پیغمبر ... ایمان لاتا
ومن یؤمن باللہ اور جو کوئی کہ ایمان لاتا ہے ساتھ خدا کے ویعمل صالحا اور عمل کرتا ہے نیک خالص ہو ریا سے یدخلہ داخل کریگا اسکو
جنات بہشتوں میں تجری جاری ہیں من تحتہا الانہار نیچے درختوں یا محلوں انکے سے نہریں پانی اور شیر اور شہد اور شراب کی
خالدین فیہا ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ انکے ابدا ہمیشہ یہ تاکید خلود کی ہے اور مفرد لانا ضمیر کا باعتبار لفظ موصول کے ہے اور جمع لانا باعتبار
معنی کے قد احسن اللہ تحقیق نیک کیا ہے خدا نے بہشت میں لہ واسطے اس مومن نیکو کار صالح کے رزقا روزی کو یہ بزرگی اس چیز کی
جو مومنین کو بہشت میں وسعت کھانے اور پینے کی ملیگی کہ جس سے ہمیشہ لذت اور مزہ پائینگے اللہ الذی خدا وہ شخص ہے کہ خلق سبع سموات
پیدا کیا ہے اسنے سات آسمانوں کو بعضے کو اوپر بعضے کے ومن الارض مثلہن اور زمین سے مثل ان آسمانوں کے یعنی مثل سات آسمانوں کے زمینیں
بھی سات پیدا کی ہیں بعضے نیچے بعضے کے اور حدیث سات آسمان اور سات زمین کی سورۂ ذاریات میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے گذری ہے
اور فرق بیچ ہر آسمان میں اور ہر ایک آسمان دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ کا ہے اور ایسے ہی فاصلہ ہر آسمان کا ہے اور زمین سات طبقہ ہیں ...
... نہیں کسی کی ... سوائے ... یتنزل الامر نازل ہوتا ہے حکم خدا بینہن درمیان انکے یعنی بیچ آسمانوں اور زمینوں کے یعنی انکا حکم ...

اور زمین میں جاری ہے زندگی اور موت اور صحت اور مرض اور تونگری اور فقیری وغیرہ کا اور موافق حدیث امام رضا علیہ السلام کے جو ستون واربات
میں گئی ہے امر اور تنزیل الامر بینھن سے نازل ہونا ملائکہ کا ہے درمیان آسمان و زمین کے اور تمام امر کے لیکر نبی کے پاس خلاصہ یہ ہے کہ خدا نے
آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا ہے لتعلموا تاکہ جانو تم اے بندگان خدا ان اللہ یہ کہ تحقیق خدا علیٰ کل شیء قدیر اوپر ہر چیز کے
قادر ہے بلکہ ہر کوئی نہیں وان اللہ اور تحقیق خدا نے حکم اپنا جاری کیا ہے ہر چیز پر تاکہ معلوم کرو کہ قد احاط تحقیق احاطہ کیا ہے خدا نے
بکل شیء ساتھ ہر چیز کے علما باعتبار علم کے یعنی علم اسکا ہر چیز کو پہنچا ہے اس طرح سے کہ کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہیں ہے اور نہ کوئی
اسکی قدرت سے خارج ہے سورۃ التحریم یہ سورہ مدنی ہے اور اس میں ۱۲ آیتیں ہیں اور ثواب اسکا سورہ طلاق کے ذکر میں ہو چکا ہے اور امالی میں
کتب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی سورہ تحریم کو پڑھے حق تعالیٰ توبہ نصوح اسکو عطا فرمائے بسم اللہ الرحمن الرحیم
اس سورہ کے نازل ہونے کا سبب یوں بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا نے دنوں کو اپنی بیبیوں میں تقسیم کر رکھا تھا اتفاقاً ایک روز نوبت حفصہ کی تھی رسول خدا سے
حفصہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اپنے باپ کے گھر جانا چاہتی ہوں اگر حکم ہو تو اجازت ہو حضرت نے اسکو رخصت دی وہ اپنے باپ کے گھر چلی گئی اور جس وقت وہ چلی گئی تو
رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو جو ماں ابراہیم بن رسول خدا کی تھی اور بادشاہ اسکندریہ نے بطریق تحفہ وہ حضرت کو بھیجی تھی حفصہ کے گھر میں طلب کیا اور اپنی خدمت
سے اسکو سرفراز فرمایا جس وقت حفصہ اپنے باپ کے گھر سے آئی تو دروازہ حجرہ کا بند پایا دروازہ کے باہر بیٹھ گئی یہانتک کہ رسول خدا باہر تشریف لائے اور
قطرے عرق کے روئے مبارک سے ٹپکتے تھے حفصہ اس حال پر مطلع ہو کر روئی اور کہا کہ یا رسول اللہ لونڈی کو میرے گھر میں تم لائے اور اس سے خلوت کی میری
نگاہ نہ کی اور دوسری بیبیوں کے گھر میں یہ کام نہ کیا حضرت نے فرمایا کہ اے حفصہ یہ لونڈی میری ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ مجھ پر حلال کی ہے میں تیری خاطر
سے اسکو اپنے اوپر حرام کیا لیکن یہ راز میری پاس امانت ہے تو اسکا ذکر کسی کے روبرو نہ کرنا اور کسی سے یہ نہ کہنا حفصہ نے قبول کیا اور درمیان اسکے اور عائشہ کے
جو دوستی تھی عائشہ کے اور اپنے حجرے کے درمیان کی دیوار کو جا کر کوٹا عائشہ خبردار ہوئی حفصہ نے عائشہ سے کہا اے بہن خوشخبری ہو تجھکو کہ
رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کیا ہے جسکی تشویش سے خلاصی پائی اور جس وقت حضرت عائشہ کے گھر میں آئے تو عائشہ نے یہ حکایت کنایہ سے
حضرت کے روبرو بیان کی اور یہ سورۃ نازل ہوئی کہ کس واسطے تو نے حرام کیا ہے اپنے اوپر جو کہ خدا نے تجھکو حلال کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے یا ایہا النبی
اے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ لم تحرم کس واسطے حرام کرتا ہے تو اپنے واسطے ما احل اللہ لک جس چیز کو کہ حلال کیا ہے خدا نے تیرے لئے تبتغی طلب کرتا ہے
تو حرام کرنے میں حلال چیز کے مرضات ازواجک خوشنودی عورتوں اپنی کی بلکہ انکو چاہیے کہ وہ تیری خوشنودی کو اور رضامندی کو طلب
کریں کیونکہ تو پیغمبر خدا کا اور شوہر انکا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سبب اسکے نازل ہونے کا یہ ہے کہ رسول خدا کا دستور تھا کہ بعد نماز صبح کے اپنی بیبیوں کے حجروں کی
گردش کرتے تھے اور بعد اسکے احکام خدا کے پہنچاتے تھے زینب بنت جحش اپنے پاس تھوڑا سا شہد رکھتی تھی اور جس وقت حضرت اسکے گھر میں جاتے تھے تو وہ انکے
واسطے شربت تیار کرتی تھی اور اسکے لانے میں زیادہ دیر کرتی تاکہ حضرت اسکے گھر میں زیادہ ٹھیریں یہ حال اور بیبیوں کو حضرت کی بہت مکروہ معلوم
ہوا عائشہ اور حفصہ نے آپس میں اتفاق کر کے مقرر کیا کہ جس وقت حضرت زینب کے گھر سے شہد نوش کر کے ہم میں سے کسی کے گھر میں تشریف لائیں تو ہم کہیں کہ حضرت کے
منہ میں مغافیر کی بو آتی ہے اور دوسری بیبیوں سے کہا کہ تم بھی یہی کہنا اور مغافیر درخت ہیں جنگلی بدبو کہ وہ معلوم ہوتی ہے اور حضرت بو خوش کو دوست
رکھتے تھے اور بدبو سے نہایت پرہیز کرتے تھے تاکہ جبرئیل حضرت کے پاس آئیں تو بو بدبو کی نہ سونگھیں پس جس وقت حضرت شہد کا شربت نوش فرما کر سودہ کے پاس
تشریف لائے تو سودہ نے حسب کہا کہ منہ سے حضرت کے بو آتی ہے نہایت شرم سے اس امر کا کچھ ذکر نہ کیا اور جس وقت عائشہ کے گھر میں تشریف لائے تو عائشہ نے
اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر ناک کو بند کیا حضرت نے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا کہا کہ تمہارے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے کہا کہ مغافیر تو میں نے نہیں کھایا ہے لیکن زینب کے گھر
میں شہد کا شربت پیا ہے کہا کہ اسکی مکھی نے اسکا پھول چوسا ہوگا اور جس وقت حفصہ کے گھر میں تشریف لے گئے اس نے بھی اپنی ناک پکڑی اور کہا کہ
کیا ناخوش بو ہے کہ تجھ میں سے آتی ہے اور جو کچھ عائشہ نے کہا تھا وہی اس نے بھی کہا جس وقت حضرت نے دو مرتبہ دو عورتوں سے یہ خبر سنی تو فرمایا کہ پھر شہد

سورۃ التحریم ۱۲

حفصہ کا راز افشاء کرنا

اپنے اوپر حرام کیا تب یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا خدا نے کہ کس واسطے حرام کرتا ہے تو اے نبی اس چیز کو کہ خدا نے تجھ پر حلال کی ہے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہے
ترک کئے ہوئے اولیٰ امر کے تجھکو رَّحِیْمٌ مہربان ہے رجوع کرنے میں طرف فضل اور اولیٰ کے اور رسول خدا نے اپنے اوپر ماریہ کو یا شہد کو جو حرام کیا تھا آپس
حضرت کا کچھ گناہ نہیں ہے نہ چھوٹا نہ بڑا اس واسطے کہ عورتوں کو یا لذیذ چیزوں کو واسطے انکساری اور شکستگی نفس کے ترک کرنا بد نہیں ہے اور نہ فعل گناہ
بلکہ یہ امر فعل مباح ہے اور ریاضت ہے اور وہ موجب ثواب الٰہی کا ہے اور ایک وجہ کی خاطر سے دوسری وجہ کو طلاق بیوی تو جائز ہے کہ اسکو خطاب
کرکے کہیں کہ تو نے یہ کیوں کیا ہے اور یہ مشقت کس واسطے گوارا کی اگرچہ آپ نے یہ فعل جو کیا قبیح نہیں ہے اور اگر تسلیم بھی کیا جائے تو یہ ترک اولیٰ ہوگا نہ گناہ
اس واسطے کہ انبیا علیہم السلام معصوم ہیں گناہ سے اور دلیلیں عقلی اور نقلی اس پر قائم ہوئی ہیں قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تحقیق کہ مقرر کیا ہے خدا نے
واسطے تمہارے اے بندو تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ کھولنا قسموں تمہاری کا یعنی جس چیز پر تم قسم کھاؤ کہ اسکو میں نہ کرونگا اسکو واسطے اس کے ایک حیلہ مقرر
کیا ہے کہ جسکے سبب سے اگر قسم کے مخالف کوئی کام کرو تو آپس میں گناہ نہ ہو اور وہ قائم مقام ہے قسم کھانے کے انشاء اللہ تعالیٰ کہنا اور یا یہ کہ اگر قسم کے
مخالف کام کرو اور قسم کو توڑ ڈالو تو اسکا کفارہ دو پھر جس چیز پر قسم کھائی ہو وہ حلال ہو جائیگی اور یہ امر معلوم ہوئی کہ حضرت نے قسم کھائی ہو قسم
کھانے سے ماریہ یا شہد حرام ہو گئے تھے سو خدا نے فرمایا کہ قسموں سے حرام کرتا ہے حلال چیز نفس کو پس معلوم ہوا اور حلال ہونیکا بیان کر دیا اور حرام
نہیں ہو سکتی ہے کوئی چیز جب تک کہ خدا حرام نہ کرے اور اگر کسی چیز مباح کے نہ کھانے پر قسم کھائی تو البتہ اسکا کھانا اسوقت حرام ہو جائیگا قسم کھانے سے
لیکن بعد کفارہ دینے کے پھر حلال ہو جائیگا اور کہتے ہیں کہ اگر اولیٰ ہے ترک کرنے سے قسم کھانا ہو اور قسم کو توڑ دے پس کفارہ دینا واجب نہیں ہے اور اگر دے تو
مستحب ہوگا + وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ اور خدا کارساز تمہارا ہے یعنی وہ کام کہ جس میں تمہاری صلاح اور بہتری ہو وہ کرتا ہے اور یا یہ کہ زیادہ اولیٰ ہے تمہارے
نفسوں سے وَهُوَ الْعَلِيْمُ اور وہ جاننے والا ہے مصلحتوں کا الْحَكِيْمُ حکمت والا ہے جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور کہتے
ہیں رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور حفصہ سے فرمایا کہ پوشیدہ رکھیو کسی سے نہ کہیو اور فرمایا کہ ایک بات اور ہے کہ میں روبرو تیرے بیان
کرتا ہوں اسکو بھی تو کسی سے نہ کہنا اور اسکو پوشیدہ رکھنا اس میں خیانت نہ کرنا یعنی اسکو کسی پر ظاہر نہ کرنا اور وہ یہ ہے کہ بعد میرے ابوبکر اور عمر باپ تیرا مالک امر
امت کے ہونگے اور بادشاہی کرینگے اور بعد انکے عثمان حکومت کریگا حفصہ یہ بات سنکر بہت خوش ہوئی اور یہ دونوں راز حضرت کے عائشہ سے جا کہدئے
خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اور یاد کرو تم اے مومنین جس وقت راز کہا پیغمبر عالیقدر نے اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ طرف بعض بیبیوں
اپنی کے یعنی طرف حفصہ کے پوشیدہ کہا حَدِيْثًا ایک بات کو کہ وہ حرام کرنا ماریہ کا اور حکومت ابوبکر اور عمر اور عثمان کی ہے اور رسول خدا نے جو فرمایا تھا کہ
ابوبکر اور عمر مالک امر امت کے ہونگے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ مالک ہونا انکا حق پر تھا اور وہ خلیفہ حق تھے سو آگاہ کہ رسول خدا نے انکی خبر دی تھی کہ بعد میرے
وہ مالک امر خلیفہ ہونگے خواہ حق پر ہوں خواہ باطل پر اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ خلیفہ میرے ہونگے اور حق پر ہونگے اور ایسا کیونکر فرماتے کہ وہ حضرت جانتے تھے کہ
بعد میرے خلفاء ہونگے اور وہ حق پر نہ ہونگے چنانچہ صحیح مسلم میں کہ روایت ہے حذیفہ سے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ بعد میرے امام اور پیشوا ہونگے کہ وہ میری
ہدایت پر اور میری سنت پر نہ ہونگے اور سننا آپکو یہ روایت کسی طرح معتبر ہو کہ وقت معرکہ خلافت ابوبکر کے کسی نے بھی حجت کر نہ کیا کہ رسول خدا فرما گئے ہیں کہ بعد
میرے ابوبکر اور عمر خلیفہ اور مالک ہونگے اور نہ ابوبکر نے ذکر کیا اس معرکہ کی بات کا کہ جسکے شان نزول میں ایک سورہ نازل ہوا اور نیز کسے وصف
ہونیکو فاطمہ زہرا سے ابوبکر نے بیان کیا کہ جسکو کسی نے رسول خدا سے نہ سنا تھا جب ایسی بات کہ بیان کیا کہ جسکو کسی نے رسول خدا سے نہ سنا تھا اور ایسی معرکہ کی
بات کیوں نہ کہا کہ وہ بادشاہی اور سرداری کی بات تھی اور انکی رائے کے ظاہر کرنے سے مقصود یہ ہی تھا کہ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ پس جس وقت کہ
خبر کی اس حفصہ نے عائشہ کو اس بات کی ساتھ اس بات کے کہ جسکے چھپانیکا رسول خدا نے حکم دیا تھا وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ اور ظاہر کیا اسکو خدا نے یعنی ظاہر کیا اس
پیغمبر کو خدا نے جبرئیل کے واسطے کہ جبرئیل نے مطلع کیا رسول خدا کو عَلَيْهِ اوپر اسکے کہ حفصہ نے یہ بات عائشہ سے کہدی عَرَّفَ بَعْضَهٗ جتلایا پیغمبر
خدا نے بعضی اس بات کو حفصہ کو یعنی حفصہ سے وہ سب باتیں نہ کہی جو کچھ کہ اس نے عائشہ سے کہی تھی بلکہ بعض میں کہی وَاَعْرَضَ اور تغافل کیا عن

بَعْضَہٗ بعضے یعنی بعض بات بتادی اور کہی حفصہ سے پیغمبر نے وہ تو سب بات بتادی تھی جو پیغمبر نے حفصہ سے عائشہ سے کہی تھی اور کل بات کا ذکر کر دیا
اور بعضی بات حفصہ سے کہی اور بعضی نہ کہی یہ حضرت کے حلم اور کرم کی جہت سے تھا اور خیانت حفصہ کا ذکر بعضی بات کا کہ یہ سب حاصل ہو گی اگر
ساری بات کا ذکر کیا اور کسائی نے عرف کو تخفیف سے پڑھا ہے یعنی غصہ ہوا پیغمبر حفصہ پر اور منہ پھیر لیا یہاں تک کہ طلاق دی اسکو فَلَمَّا نَبَّاَهَا
بِہٖ جس وقت خبر کی پیغمبر نے اس حفصہ کو بِہٖ ساتھ اس بات کے کہ خدا نے پیغمبر کو مطلع کیا تھا قَالَتْ کہا حفصہ نے پیغمبر سے مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا
کس نے خبر دی تمکو اسکی کہ حفصہ نے تیرا راز ظاہر کر دیا ہے قَالَ کہا پیغمبر نے نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ خبر دی ہے مجھکو خدا جاننے والے ظاہر اور پوشیدہ کو
باتوں کے الْخَبِیْرُ خبردار ہے ہر چیز سے اور منقول ہے کہ جس وقت رسول خدا کو راز کا ظاہر کرنا معلوم ہوا تو حفصہ کو طلاق دی اور انکے باپ کے گھر انکو بھیج دیا
انکا باپ اس پر بہت غصہ ہوا اور کہا کہ اگر رسول خدا کو اس راز کے ظاہر کرنے میں خبر ہوتی تو وہ تجھکو طلاق کیوں دیتے اور رسول خدا انیس روز جدا ہو کر ایک مہینہ یا انتیس
روز میں ہی اور اہلسنت کی کتابوں میں حفصہ کے طلاق دینے کا قصہ مذکور ہے چنانچہ استیعاب ابن عبدالبر میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول خدا نے حفصہ کو طلاق
دی اور یہ خبر عمر کو پہنچی تو انہوں نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور سنن ابن ماجہ اور ابو داود و صحیح نسائی میں بھی روایت ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ اسکے بعد آنحضرت نے پھر حفصہ سے
رجوع کی یہ قول باطل ہے اس لئے کہ بعد اسکے خدا تعالیٰ نے مثال حفصہ اور عائشہ کے خیانت کی جیسے نوح اور لوط کی بیبیوں کے ساتھ دی ہے
کہ وہ پیغمبر سے بھی خیانت کرتی تھیں پھر رجوع کیونکر ہو سکتی ہے اور اگر بالفرض حضرت نے دنیا میں حفصہ سے رجوع کی ہو تو کسی مصلحت سے اور انکے اقارب کے قلوب
کی تالیف کیواسطے جیسا کہ مشہور ہے کہ بعد رسول خدا کے وہ بیبیوں میں بھی داخل ہے لیکن آخرت میں صحبت رسول خدا کی نصیب نہ ہوگی اور انکے بدلے حضرت کو
مریم اور آسیہ عطا ہوں گی اور بجائے اسکے دو مومنہ عورتوں کو ذکر کیا ہے زن فرعون اور مریم کو باوجودیکہ زن فرعون کافر کی زوجہ تھی اور مریم کو تہمتیں بد
کے بنی اسرائیل آزار پہنچاتے تھے لیکن وہ دونوں خدا کی فرمانبرداری سے دست بردار نہ ہوئیں اور عائشہ کے طلاق کو رسول خدا نے علی کے سپرد کیا اور فرمایا تھا
کہ میری بیبیوں میں سے جسکو تم طلاق دو وہ میری زوجیت کی شرف سے خارج ہو جائیگی چنانچہ اہلسنت کی کتابوں میں مذکور ہے اور مولانا طبرسی نے احتجاج میں
روایت لکھی ہے کہ علی نے عائشہ کو طلاق دی پس عوض میں ان دونوں کے خدا تعالیٰ آسیہ زن فرعون اور مریم مادر عیسیٰ رسول خدا کو عطا کریگا قیامت کے روز اور
خدا تعالیٰ نے غیبت سے طرف خطاب کے رجوع کی واسطے مبالغہ عتاب کے حفصہ اور عائشہ پر کہ اِنْ تَتُوْبَآ اگر توبہ کرو تم اے حفصہ اور عائشہ اور رجوع کرو تم اِلَى
اللّٰهِ طرف خدا کے اور پیغمبر کے آزار دینے میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو تو بہتر ہے واسطے تمہارے کیونکہ تم نے بڑا جرم کیا ہے پیغمبر کے راز میں خیانت کی ہے اور توبہ اور ندامت
اس جرم سے ضرور ہے فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا پس تحقیق کج ہو گئے ہیں دل تم دونوں کے اور میل کیا ہے حق سے کہ وہ محافظت راز پیغمبر کی تھی طرف باطل کے
کہ وہ ظاہر کرنا اسکا ہے اور دل دونوں کے ٹیڑھے ہوئے اور یہاں جو قلوب کا لفظ بصورت جمع آیا ہے یہ اسلئے ہے کہ عرب کا دستور ہے کہ تثنیہ کو جو طرف تثنیہ کے مضاف
کرتے ہیں تو مضاف کو صیغہ جمع کر دیتے ہیں اور صحیح بخاری میں مذکور ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ مدت دراز سے میں چاہتا تھا کہ عمر بن خطاب سے پوچھوں کہ
آیہ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا میں کونسی دو عورتیں مراد ہیں لیکن ہیبت سے پوچھ نہ سکتا تھا ایک دفعہ عمر حج کیواسطے روانہ ہوئے اور ایک روز عمر وضو کرتا تھا اسوقت میں عمر کے روبرو گیا اور کہا کہ اے
امیرالمومنین اس قول میں حق تعالیٰ کے فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا کونسی دو عورتیں مراد ہیں زہری کہتا ہے کہ عمر نے ابن عباس کے اس سوال سے بہت کراہت کی
اور کہا کہ تم ایسی باتوں سے باز نہیں آتے ہو اور رنجیدہ ہو کر کہا کہ مراد ان دو عورتوں سے حفصہ اور عائشہ ہیں اور مسند احمد حنبل میں بھی یہی مذکور ہے اور سوائے
اسکے اور کتابوں میں یہ روایت بڑی طولانی ہے اور اس میں مذکور ہے کہ طلاق تو حفصہ کو دی تھی اور غرفہ ام ابراہیم میں جا بیٹھے مشہور ہو گیا کہ سب بیبیوں کو طلاق دی
اور اسکے بعد خطاب ہے خدا تعالیٰ حفصہ اور عائشہ کیطرف خطاب کرتا ہے کہ وَاِنْ تَظٰهَرَا اور اگر ایک دوسرے کی کمک کرو تم دونوں اے عائشہ اور حفصہ
عَلَيْهِ اوپر اسکے یعنی پیغمبر کے راز پہنچانے پر تو کیا ڈر ہے اور کچھ مضائقہ نہیں ہے فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا هُوَ مَوْلٰىهُ وہی مددگار ہے اسکا اور
انکے پیغمبر کی نصرت کرنیوالا ہے وَجِبْرِيْلُ اور جبرئیل کہ سردار ملائکہ کروبین کا ہے وہ ناصر اور مددگار اسکا ہے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور درستکار
تمام مومنین سے کہ وہ علی بن ابیطالب ہیں مدد کرنیوالا اسکا ہے وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور ملائکہ آسمان اور زمین کے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اس نصرت خدا اور جبرئیل

المومنین کے وظہیر مددگار ہیں پیغمبر خدا کے جس وقت خدا اور جبرئیل اور صالح المومنین اور تمام ملائکہ انکی مددگار ہوں تو ای عائشہ اور حفصہ تم دونوں کیا انکا
کچھ نہیں کر سکتے ہو اور خاص کر جبرئیل کا نام کا سبب ملائکہ میں انکی تعظیم اور مرتبہ کے سبب ہے کہ وہ سردار ملائکہ کے ہیں اور مقدم سب ملائکہ پر ہیں
اور لفظ ظہیر کا باوجود انکے کہ وہ خبر ملائکہ کی ہے اسواسطے مفرد آیا ہے کہ وہ واحد اور جمع دونو پر بولا جاتا ہے اسواسطے کہ وہ فعیل کے وزن پر ہے اور فعیل جمع کے لئے بھی
آتا ہے جیسے خلصوا نجیا اور یا یہ کہ مصدر ہے اور مصدر واحد اور جمع دونو پر بولا جاتا ہے اور مراد صالح المومنین سے علی ابن ابیطالب ہیں چنانچہ تفسیر ثعلبی اور تفسیر
کواشی میں اور تفسیر شواہد التنزیل میں اور حلیۃ الاولیاء میں ابن عباس اور کلبی اور مجاہد اور ابو صالح سے بھی ابن عباس سے بھی یہی روایت کی ہے
کہ مراد صالح المومنین سے علی ابن ابیطالب ہیں اور شواہد التنزیل میں سدیر صیرفی سے نقل کی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول خدا نے دو مرتبہ علی ابن ابیطالب
کے مرتبہ کو اپنے صحابہ کو جتلایا ایک مرتبہ تو وہ کہ فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جس کا مالک تھا میں دین اور دنیا کا اسکا مالک ہی علی ہے انکی جمیع امور کا
اور دوسری مرتبہ وہ وقت جتلایا کہ جس وقت نازل ہوا آیہ فان اللہ ہو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین پس پکڑا رسول خدا نے ہاتھ امیر المومنین کا اور فرمایا کہ ای لوگو یہ
صالح المومنین ہیں اور بعد ہر خدا تعالی رسول خدا صلعم کی بیبیوں کو ڈراتا ہے اور دھمکاتا ہے کہ عسی ربہ ترجمہ کیا عجب ہے پروردگار پیغمبر کا ان طلقکن
اگر طلاق دیوے تمکو پس بعد تعریف پیغمبر کی اور جمع لانا ضمیر کا اسلئے ہے کہ عتاب تو فقط عائشہ اور حفصہ پر ہے مگر سب بیبیوں پر ہے اور سبب طلاق کو معلق شرط پر کیا
ہے اس لئے لازم نہیں آتا ہے کہ آنحضرت نے بعضی حفصہ کو بھی طلاق نہ دی ہو چنانچہ بیضاوی نے لکھا ہے یعنی سبب یہ ہے کہ پیغمبر کی کہا ہے کہ اگر تمکو طلاق دیوے تو تم سے بہتر اور بیبیاں
تمہارے بدلے میں انکو دیوے اور سب کی طلاق واقع نہیں ہوئی ہے پس سب کی طلاق نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ حفصہ کو کبھی طلاق نہیں ہوئی ہو پس فرماتا ہے خدا کہ
اگر طلاق دیوے تمکو پیغمبر تو واجب ہے خدا پر ان یبدلہ یہ کہ بدل دیوے اسکو ازواجا خیرا منکن عورتیں بہتر تمہارے سے کہ وہ عورتیں ہوں مسلمات
فرمانبرداری کرنیوالیاں خدا اور پیغمبر کی ہوں مومنات ایمان لانیوالیاں خدا اور پیغمبر پر سچے دل سے ہوں قانتات عاجزی کرنیوالیاں
خدا کے روبرو اور خدا اور رسول کے حکم سے یا نماز پڑھنے والیاں یا باز رہنے والیاں فحش اور دنیا سے تائبات توبہ کرنیوالیاں گناہوں کی اور رجوع
کرنیوالیاں خدا اور رسول کے حکم کی طرف یا ترک کرنیوالیاں خواہش نفس کی اور پشیمان ہونیوالیاں خطا اور قصور پر جو کہ ان سے ہوا ہو عابدات
عبادت خدا کی کرنیوالیاں سائحات روانہ ہونیوالیاں طاعت میں خدا کی اور پیغمبر کی اور یا روانہ ہونیوالیاں اور ہجرت کرنیوالیاں ساتھ پیغمبر کے
جہاں پیغمبر جاویں وہ بھی جاویں اور یا روزہ رکھنے والیاں ثیبات شوہر کے پاس گئی ہوئیں وابکارا اور شوہر کے پاس نہ گئی ہوئیں
عورتیں کنواریاں ہوں اور ان دونو صفتوں کے درمیان واو اسواسطے آیا ہے کہ یہ دونو صفتیں آپس میں خلاف ہیں بخلاف پہلے صفتوں کے کہ وہ آپس میں جمع ہو سکتی ہیں
اور بعضے کہتے ہیں کہ اس واو کو واو ثمانیہ کہتے ہیں اور ثمانیہ اسلئے کہتے ہیں کہ عادت عرب کی ہے کہ سات کے بعد جو آٹھویں چیز کا ذکر کرتے ہیں اسکو واو کے ساتھ
اسکا ذکر کرتے ہیں اور مثل اسکی التائبون العابدون سے والناہون عن المنکر تک اور یہی ہے قول حق تعالی کا سبعۃ وثامنہم کلبہم ہے اور اسی سبب سے واو
دوزخ کے جو سات ہیں فتحت ابوابہا بغیر واو کے آیا اور بہشت کے دروازے آٹھ ہیں اسواسطے وفتحت ابوابہا واو کے ساتھ آیا ہے چنانچہ سورہ زمر میں
اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد شوہر دیدہ عورت سے آسیہ زن فرعون ہے اور باکرہ عورت سے مراد جس نے شوہر کو نہ دیکھا ہو مریم مادر عیسی ہیں کہ حق تعالی نے وعدہ
فرمایا ہے کہ دونو کو بہشت میں رسول خدا صلعم کے عقد میں لاویگا اور یہ بہتر ہونا بدل کی عورتوں کا پیغمبر خدا کی عورتوں سے باعتبار صفات کے کہتے ہیں اور یہ فرمانبرداری
پیغمبر کی ہے اور سب میں ایک محافظت حضرت کے راز کی ہے اور سب صفات ان میں نہیں ہو سکتی تھیں اسلئے کہ پیغمبر کی عورتیں کوئی مسلمان اور مومن [illegible]
خدا تعالی اہل ایمان کو حکم کرتا ہے کہ اپنی اہل وعیال کو ڈراؤ اور تادیب کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین امنوا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو قوا انفسکم
بچاؤ تم جانوں اپنی کو گناہ ترک کرنے سے واہلیکم اور لوگوں اپنے کو مثل فرزند اور زوجہ اور خادم وغیرہ کے حلال اور حرام کے مسائل تعلیم کرنے [illegible]
کرکے نارا آگ سے دوزخ کی کہ وقودہا الناس ایندھن اسکا اور روشن ہونے کی آدمی ہیں کافر لوگ والحجارۃ اور پتھر [illegible]
کہ آگ کے روشن کرنیوالے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ بت پتھر کے ہیں جنکو کفار پرستش کرتے تھے اور حدیث میں آیا ہے کہ تم کو [illegible]

لوگو بچے کہ اور انسے کہو گھر والو کو چاہئے کہ نماز پڑھو اور روزہ رکھو اور زکوۃ کو ادا کرو اور مسکین و یتیم اور ہمسایہ پر احسان کرو اور انپر مہربانی کرو شاید کہ خدا تعالی
اس شخص کے ہمراہ بہشت میں جمع کرے اور عذاب سے سبکو رہائی دے اور روایت میں آیا ہے کہ بہت سخت عذاب قیامت کے روز اس شخص پر ہوگا کہ جو کوئی اپنے
اہل و عیال کو جاہل رکھے اور مسائل دین انکو تعلیم نکرے اور منقول ہے کہ جس وقت کوئی گناہوں سے پرہیز کرے اور واجبات کو ادا کرے اور اپنی اہل و عیال کو
گناہوں سے باز رکھے اور طاعت و عبادت پر انکو قائم رکھے تو قیامت کے دن وہ کہینگے انکو کہ خدا ہماری طرف سے جزائے خیر دے کہ دنیا میں تو نے ہمکو تعلیم کیا اور
خدا کے حکم بجا لانے پر تاکید کی اور برے کاموں سے تو نے ہمکو منع کیا اور انکے سبب سے ہم نیکیاں کرتے اور ہمکو بچایا اسنے عذاب سے پس وہ مع اہل و عیال اپنے
بہشت کیطرف داخل ہوا اور بہشت کی منزلوں میں وہ ابدالآباد فائدے اٹھائیں اور اگر اپنی اہل و عیال کو تعلیم نکیا ہو تو قیامت کے روز وہ انکو کہینگے خدا
ہماری طرف سے تجھکو جزائے خیر نہ دے کہ تو نے ہمکو تعلیم نکیا اور نیکی کرنیکا ہمکو حکم ندیا اور برے کاموں سے ہمکو منع نکیا اور ہمارے سبب سے ہمیشہ کی ہلاکت اور عذاب میں
ڈالا پس اسکو مع اہل و عیال اسکے دوزخ میں لیجاوینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو ایک شخص مسلمانوں میں سے بیٹھکر
رونے لگا اور کہنے لگا کہ میں اپنی اہل و عیال کو ... حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ کفایت ہے تجھکو یہ کہ جو کچھ تو اپنے نفس کو حکم کرتا ہے اور
منع کرتا ہے انکو اسکا حکم کر جسطرح تو اپنے نفس کو منع کرتا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صادق نے ایک شخص سے کہا کہ اپنے نفس کو گناہ سے نگاہ رکھ اور اپنی اہل و عیال کو بھی گناہ سے
اور انکو حکم کرو جو کچھ خدا نے حکم کیا ہے اور منع کرو انکو اس کام سے کہ جس سے انکو خدا نے منع کیا ہے پس اگر انہوں نے تیری بات قبول کی تو تو نے انکو نگاہ رکھا اور اگر انہوں نے تیرا
کہنا نہ مانا تو تو نے ادا کیا جو کچھ کہ تیرے اوپر واجب تھا اور اس آتش دوزخ کا حال بیان کرتا ہے خدا تعالی کہ جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں عَلَيْهَا
اوپر اس آگ کے مَلَائِكَةٌ فرشتے ہیں کہ وہ موکل ہیں آتش دوزخ پر غِلَاظٌ سخت کلام دوزخیوں پر شِدَادٌ سخت کار اور قوی اور
زبردست عذاب کرنے پر اور درد پہنچانے پر اور غصہ والے اور بیرحم دوزخیوں پر اور ایسے ہیں کہ لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ نہ نافرمانی کریں خدا کی مَا
أَمَرَهُمْ اس امر میں کہ حکم کرے وہ انکو وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ اور کرتے ہیں وہ جو کچھ کہ حکم کئے جاتے ہیں اور کچھ دیر اسکی بجا لانیمیں
نہیں کرتے اور پہلے جملہ سے مراد یہ ہے کہ کافروں کے عذاب کرنے میں جو کچھ خدا انکو فرماتا ہے تو نافرمانی نہیں کرتے ہیں اور یا یہ کہ خدا کے حکموں کو قبول کرتے ہیں اور لازم
پکڑتے ہیں اور انسے انکار نہیں کرتے ہیں اور دوسرے جملہ سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالی جو انکو حکم فرماتا ہے تو اسکو بجا لاتے ہیں اور یا یہ کہ اس کام کو کرتے ہیں کہ جسکا
انکو حکم ہوتا ہے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے ملائکہ کے معصوم ہونے پر ہر گناہ سے اور روز قیامت کفار کو کہا جائیگا کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا اے وہ لوگو کہ
کافر ہوئے ہو لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ نہ عذر کرو تم آج کے روز کہ عذر تمہارا قبول نہوگا اور کچھ فائدہ نہیں بخشتا ہے اور منقول ہے کہ جس وقت دوزخ کے
فرشتے کفار کو دوزخ کے کنارہ پر لائینگے تو وہ عذر کرنا شروع کرینگے اور عذر کرکے خواہش خلاصی کی کرینگے حق تعالی زبانی فرشتوں کی انکو کہیگا کہ عذر
مت کرو کہ عذر تمہارا قبول نہیں ہے اس واسطے کہ دنیا میں جتنے تمہارے پاس رسول اور پیغمبر بھیجے اور تمکو اس روز سے ڈرایا لیکن تم نے قبول نکیا پس آج کے روز
تمہارا کوئی عذر باقی نہیں ہے کہ اس وسیلہ سے اپنی تئیں عذاب سے رہائی دو اِنَّمَا تُجْزَوْنَ سوائے اسکے نہیں کہ بدلا دئے جاؤگے مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
جو کچھ کہ تم عمل کرتے تھے دنیا میں کہ کفر اور گناہ کرتے تھے اور اب مومنوں کی طرف خطاب ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا
اور پیغمبر پر تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ توبہ کرو طرف خدا کے گناہوں سے تَوْبَةً نَصُوحًا توبہ خالص واسطے خوشنودی خدا کے کہ پھر گناہ کرنیکا ارادہ نکرو
اور حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کے معنی پوچھے گئے فرمایا کہ بندہ توبہ کرے اور پھر گناہ نکرے اور دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا توبہ نصوح یہ ہے کہ باطن آدمی کا
اسکے ظاہر کی مانند بلکہ افضل اسسے ہو اور فرمایا کہ جس وقت توبہ کرے بندہ توبہ نصوح تو دوست رکھیگا اسکو خدا پس وہ ڈھانکیگا اسپر دنیا اور آخرت میں کسی نے پوچھا کہ
کیونکر سے وہ ڈھانکیگا اسپر فرمایا کہ وہ فرشتے کہ جو اسکے اعمال کو لکھتے ہیں انسے گناہ اسکے بھلا دیگا اور اسکے اعضا پر وحی کریگا کہ اسکے گناہوں کو چھپا دو اور وحی کریگا
اس زمین پر کہ جسپر وہ گناہ کرتا تھا کہ چھپا دو تو ان گناہوں کو کہ جو وہ کرتا تھا پس ملاقات کریگا وہ خدا سے اسطرح سے کہ اسپر کوئی گناہ نہوگا کہ جسکی گواہی
دے کوئی اور معاذ بن جبل نے رسول خدا صلعم سے پوچھا کہ حقیقت توبہ نصوح کی کیا ہے فرمایا کہ توبہ کرے توبہ کرنیوالا اسطرح کہ پھر گناہ کیطرف رجوع نکرے جیسے پستان

کی طرف رجوع نہیں کرتا ہے بعد دو مرتبہ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ توبہ نصوح سے مراد توبہ نصیحت کرنیوالی ہے آدمی کے نفس کو اور بعضے کہتے ہیں کہ توبہ نصوح سے مراد یہ ہے
کہ گناہ ہمیشہ توبہ کرنیوالے کے پیش نظر رہے اور منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک اعرابی سے سنا تھا کہ کہتا تھا اے خدا میں تجھ سے توبہ کرتا ہوں اور بخشش چاہتا ہوں
تجھ سے گناہوں سے پس یہ سنکر اسکو فرمایا کہ اے شخص زبان سے جلدی جلدی توبہ کرنی تو یہ جھوٹوں کی ہے اس شخص نے کہا یا امیر المومنین پھر توبہ کیا ہے فرمایا کہ توبہ
چھ چیزیں جمع کرتی ہے اول تو پشیمانی گناہوں گذشتہ پر دوسرے جو فرائض مثل نماز اور روزہ وغیرہ کے نہیں کئے ہیں انکو بجالائے تیسرے آدمیوں کے حقوق جو اپنے
ذمہ رکھتا ہے انکو ادا کرے اور ان لوگوں کو کہ جنکو ستایا ہو بحل کرالے ان لوگوں سے جنکا اپنے ذمہ کچھ رکھتا ہے یا کسیکو ستایا ہے یا کسیکی غیبت کی ہے پانچواں ارادہ
مصمم ہو کہ پھر گناہ نکرے چھٹے یہ کہ اپنے نفس کو گلادے طاعت خدا میں جیسے کہ اسکو پرورش کیا ہے خدا کی نافرمانبرداری میں اور چکھائے اسکو تلخی طاعت کی
جیسے کہ چکھائی ہے اسکو شیرینی گناہوں کی اور شبہ نہیں ہے کہ توبہ کامل یہی ہے اور حقیقت میں توبہ یہی ہے کہ گذشتہ گناہوں پر نادم ہو اور آئندہ گناہ نکرنیکا
عزم بالجزم ہو اور حقوق خدا اور حقوق ناس کو ادا کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ نصوح ایک آدمی کا نام تھا اسنے توبہ خالص کی تھی اسکی توبہ کیطرح خدا فرماتا
کہ توبہ کرو تم مثل توبہ نصوح کے اور اس روایت میں توبہ نصوح کی طرف مضاف ہوگا اور نصوح کے بالکل مثل کا لفظ بھی مقدر جانا ہوگا توبہ کے لفظ سے پہلے اور ان حضرت سے
منقول ہے کہ توبہ نصوح وہ ہے کہ گناہ کو پوشیدہ کرتی ہے چنانچہ توبہ کرنیوالے سے صادر ہوا اور یہ کہا کہ وہ قرآن میں ہے کہ یا ایہا الذین امنوا توبوا الی اللہ
توبۃ نصوحا عسی ربکم قریب ہے پروردگار تمہارا جس وقت کہ تم توبہ کرو ان یکفر عنکم پوشیدہ کرے تم سے سیاتکم برائیاں تمہاری گناہ
تمہارے ویدخلکم اور داخل کریگا تمکو جنات بہشتوں میں کہ تجری من تحتہا الانہار جاری ہیں نیچے درختوں انکے
نہریں یوم لا یخزی اللہ النبی جس دن کہ نہ رسوا کریگا خدا پیغمبر کو عذاب کرکے اور اسکی شفاعت کو قبول نکرکے بلکہ اسکو نہایت عزت اور
تکرم کریگا اور وسیلہ بخشش گنہگاران امت کے تاج شفاعت کا اسکے سر پر رکھیگا والذین امنوا معہ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں ہمراہ اس
نبی کے اسکا عطف نبی پر ہے یعنی جسدن کہ نہ رسوا کریگا خدا پیغمبر کو اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں ہمراہ اسکے اسواسطے کہ مومنین بھی ہمیشہ بہشت میں
ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ والذین امنوا معہ مبتدا ہے اور خبر اسکی بعد اسکے یہ قول خدا کا ہے کہ نورہم یسعی نور مومنین کا کہ جو صراط پر جاویگا آگے
خدا دوڑتا ہوگا بین ایدیہم آگے انکے وبایمانہم اور ساتھ دست راست انکے جس وقت کہ صراط سے گذرینگے اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا کہ نور سے مراد ائمہ مومنین ہیں یعنی وہ تیرہ ہونگے امام مومنین کے آگے مومنین کے اور دست راست مومنین اور انکو ہمراہ لیکر بہشت میں
داخل کرینگے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں نور ہوگا اسکی نجات یہی ہے اور ہر مومن کیواسطے ایک نور ہوگا یقولون
کہتے ہیں وہ مومنین کہ ربنا اے پروردگار ہمارے اتمم لنا تمام کر تو واسطے ہمارے نورنا نور ہمارا کہ ہمیں توفیق طاعت کی دے تو تاکہ پیرو
حاصل کرنے نور کا ہے واغفر لنا اور بخش دے تو واسطے ہمارے گناہوں ہمارے کو اور انکے سبب سے ہمکو ہلاکت کر انک علی کل شیء قدیر
تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے توفیق دینے پر اور گناہوں کے بخشنے پر اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ جس وقت صراط سے گذرینگے تو نور منافقوں کا
جاتا رہیگا اور مومنین خوف کرینگے کہ ایسا ہو کہ نور ہمارا بھی جاتا رہے یا کم ہو جاوے عرض کر کے وہ دعا کرینگے کہ اے پروردگار ہمارے تمام کر تو واسطے ہمارے نور ہمارا اور
ہمکو ہمت کرے تاکہ ہم صراط پر سے گذر جاویں اور کفار اور منافقین جو باوجود ان معنوں کے غفلت میں پڑے ہوئے تھے بس سبب اسکے خدا تعالی بعد اسکے
فرماتا ہے کہ یا ایہا النبی اے پیغمبر بلند قدر جاہد الکفار جہاد کرو تو کافروں پر تلوار سے والمنافقین اور منافقوں پر جہاد کر تلوار سے
یا انکار اظہار کرکے اور بیان حدیث قائم کرکے اور کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں منافقوں سے جہاد بہت جاری ہوئی نہیں اسواسطے کہ وہ مشروع چیزوں کو بہت چھپاتا
کیے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے اسکو جاہد الکفار بالمنافقین پڑھا ہے یعنی جہاد کرو کافروں سے منافقوں کے ساتھ ہوکر اور فرمایا کہ رسول خدا نے منافقوں سے
کبھی جہاد نہیں کیا ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ علی نے منافقوں سے جہاد کیا ہے واغلظ علیہم اور سختی کر تو اوپر ان کافروں اور منافقوں کے اور تشدد اور درشتی
اور نرمی انکے ساتھ مت کرو وماویہم اور جگہ رہنے انکافروں اور منافقوں کی اگر ایمان لاویں اور دوزخ خالص ہو ہی جہنم دوزخ ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری جگہ پھرنے کی ہے وہ دوزخ آگے اب تمثیل بیان کرتا ہے کافروں اور منافقوں کے واسطے قصہ زن نوح اور زن لوط کے ساتھ اور یہیں کنایہ ہے حفصہ اور عائشہ کے بطور نوح اور لوط عورتوں کے قصہ کے بیان میں کہ صحبت پیغمبر کی کچھ کام نہیں آتی ہے جس وقت کہ پیغمبر کی مخالفت اختیار کرے اور اسکی آزار پہنچانے پر تیار ہو چنانچہ فرماتا ہے کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا بیان کی خدا نے لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا واسطے اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے اور وہ مثل امْرَاَتَ نُوْحٍ عورت نوح کی ہے کہ واعلہ نام رکھتی تھی وَامْرَاَتَ لُوْطٍ اور عورت لوط کی کہ واہلہ یا والعہ نام رکھتی تھی كَانَتَا تھیں وہ دونوں عورتیں تَحْتَ عَبْدَیْنِ نیچے حکم دو بندوں یعنی نکاح میں بندوں کے مِنْ عِبَادِنَا بندوں ہمارے میں سے کہ صَالِحَیْنِ نیک تھے وہ دونوں یعنی نوح اور لوط فَخَانَتٰهُمَا پس خیانت کی اُن دونوں عورتوں نے اُن دونوں بندوں کی کفر اور نفاق کے ساتھ نہ زنا کے ساتھ ہو کہ عورتیں انبیا کی اس فعل سے پاک ہیں اور منقول ہے کہ زن نوح اپنی قوم سے جا کر کہتی تھی کہ نوح دیوانہ ہے اور احوال اسکا ان سے کہتی جاتی ہوں کہ ہمیشہ اسکے پاس رہتی ہوں اور زن لوط نے لوط کے مہمانوں کی خبر اپنی قوم کو جا کر دی تا کہ مہمانوں کو رنج میں کریں اور جو کوئی ایمان لاتا اسکی خبر قوم سے چپکے جا کر کہتی تھی وہ اسکو پکڑ کر لیجاتے اور مارتے فَلَمْ یُغْنِیَا پس دور کیا لوط اور نوح نے عَنْهُمَا اُن دونوں عورتوں سے جو صحبت کی جہت سے مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا عذاب خدا سے کسی چیز کو یعنی اسقدر مدت تک کہ آپ کی صحبت میں وہ دونوں عورتیں رہیں اور اُنکی زوجہ اور ہمنشین اور ہمدم تھیں لیکن اُن دونوں پیغمبروں کی رات اور دن کی صحبت نے اُن عورتوں کو کچھ فائدہ نہ بخشا آخر عذاب خدا میں گرفتار ہو کر دوزخ میں داخل ہوئیں وَقِیْلَ اور کہا گیا اُن دونوں عورتوں کو بعد گرفتار ہونے عذاب کے کہ ایک تو غرق ہوئی اور دوسری پر پتھر برسے اور یا یہ کہ قیامت کے روز کہا جائیگا کہ ادْخُلَا النَّارَ داخل ہو تم آتش دوزخ میں مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ہمراہ داخل ہونیوالوں دوزخ کے کفار سے پس جو کوئی کہ پیغمبر کی مخالفت کرے اور اسکو آزار پہنچاوے اُس سے عداوت کرے یا اُسکی قوم سے عداوت کرے اور یا اُسکی راز کو ظاہر کرے اور اگرچہ وہ اُسکی زوجہ ہو تو اُسکو پیغمبر کی صحبت کا کچھ فائدہ نہیں ہے اور حال اسکا ایسا ہے جیسے زن نوح اور زن لوط کا حال اور بلاشبہ یہ تمثیل بعد اتفاق حفصہ اور عائشہ کے ایذائے پیغمبر پر نہایت خوف دلانیکے واسطے ہے بہت سخت وجہ کے ساتھ کہ جس میں ذکر کفر کا ہے آگے بعد اسکے دوسری تمثیل بیان کرتا ہے خالص مومنوں کے واسطے چنانچہ فرماتا ہے وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور بیان کیا ہے خدا نے مثل لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں اور وہ مثل امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ عورت فرعون کی ہے یعنی آسیہ دختر مزاحم کہ ایمان خالص کی جہت سے بہشت کے بلند درجوں میں پہنچی اور فرعون کی صحبت نے اسکو کچھ ضرر نہ کیا جیسے کہ زن نوح اور لوط کی نیکی اور بزرگی نے اُن عورتوں کو کچھ فائدہ نہ بخشا اور کہتے ہیں کہ آسیہ حضرت موسیٰ کی پھوپھی تھی اور منقول ہے کہ جسوقت کہ فرعون اور موسیٰ نے معجزہ اپنا دکھلایا اور حضرت موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا ہو گیا اور اُنکے جادوگروں نے جو لاٹھیاں اور رسیاں ڈالی تھیں اور اُنکو سانپ دکھلاتے تھے وہ عصا اژدہا سب کو نگل گیا تو یہ حال دیکھ کر آسیہ ایمان لائی اور ایک مدت تک اپنا ایمان فرعون سے پوشیدہ رکھا اور جسوقت فرعون اسکے ایمان پر مطلع ہوا تو اسکو کہا کہ موسیٰ کے دین کو ترک کر وہ اس دین سے نہ پھری اسکو دھوپ میں ڈالا حق تعالیٰ نے ملائکہ کو فرمایا کہ اسکے اوپر اپنے پروں سے سایہ کرو اور بعد اسکے فرعون نے حکم دیا کہ اسکے سینہ پر بڑا سا پتھر رکھیں آسیہ نے جسوقت وہ پتھر دیکھا تو دعا کی درگاہ خدا میں اور فرعون سے اپنی نجات چاہی اور بہشت میں اپنے داخل ہونیکی درخواست کی خدا تعالیٰ سے جیسے کہ فرماتا ہے خدا تعالیٰ اِذْ قَالَتْ یاد کر جسوقت کہ کہا آسیہ نے رَبِّ ابْنِ لِیْ اے پروردگار میرے بنا تو واسطے میرے عِنْدَكَ نزدیک اپنے بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ ایک گھر بہشت کے اور اپنے قرب میں مجھکو جگہ دے وَنَجِّنِیْ اور نجات دے تو مجھکو مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ فرعون سے اور کردار بد اسکے سے کہ کفر اور ظلم ہے بدون جرم کے وہ عذاب کرتا ہے وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اور نجات دے تو مجھکو قوم ظالموں کی سے کہ وہ قبطی ہیں فرعون کی قوم سے آدمی اور کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے اسکی جان کو قبض کیا اور پتھر اسکے بے جان بدن پر آیا اور آسیہ نے فرعون کے عذاب کا درد نہ دیکھا اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے اسکو آسمان پر لیگیا ہے اور اب وہ بہشت میں ہے اور بہشت کی نعمتوں کو کھاتی پیتی ہے اور یہ تمثیل اس بات کی ہے کہ کسی کی نیکی دوسرے آدمی کو فائدہ نہیں بخشتی ہو کہ کسی شخص نیک ہو تو دوسرے آدمی کو فائدہ نہیں

اور ایک شخص کی بی بی دوسرے شخص کو نصیحت نہیں پہنچا سکتی ہے اور دوسری مثل کو بیان کرتا ہے وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ اور مریم بیٹی عمران کی الَّتِي أَحْصَنَتْ
فَرْجَهَا جس نے نگاہ رکھا فرج اپنی کو حرام سے فَنَفَخْنَا فِيهِ پس پھونکا ہم نے بیچ فرج اسکی کے یا اسکے گریبان میں یا اسکی آستین میں مِن رُّوحِنَا
روح اپنی سے کہ پیدا کیا تھا ہم نے اس روح کو یعنی جبرئیل کو ہم نے حکم کیا کہ روح کو ہمیں پھونکیں اور مسیح اس سے پیدا ہوا وَصَدَّقَتْ اور سچا جانا اور
تصدیق کی اسکی مریم نے بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا ساتھ باتوں پروردگار اپنے کے یعنی جو احکام کہ اول سے پہلی انبیا پر جبرئیل لایا تھا اسکی اسنے تصدیق کی
اور اعتقاد کیا وَكُتُبِهِ اور تصدیق کی ساتھ کتابوں اسکی کے کہ انکو سچا جانا اور انکا اعتقاد کیا جو کتابیں کہ اول سے پہلے انبیا پر نازل ہوئی تھیں
اور بعضے کہتے ہیں کہ صحیفے ہیں اور مراد اس کتاب سے انجیل لیتے ہیں وَكَانَتْ اور تھی وہ مریم مِنَ الْقَانِتِينَ فرمانبرداروں میں سے خدا کی اور
ہمیشہ عبادت کرنیوالوں اور وظیفہ پڑھنے والوں میں سے اور قانتین کو بصیغہ مذکر کے بصیغہ مونث نہ لایا ہے اور یہ اشارہ طرف اس امر کے ہے کہ طاعت مریم کی کامل
مردوں کی طاعت سے کم نہیں ہے اور یا یہ کہ مریم کے باپ دادا قانتین یعنی صلاح اور تقوی سے آراستہ تھے اور مریم انکی نسل سے پیدا ہوئی اور مریم اولاد میں ہارون
برادر موسی کے تھی اور معاذ بن جبل نے روایت کی ہے کہ وقت نزع خدیجہ الکبری کے رسول خدا صلعم انکے پاس گئے اور فرمایا کہ اے خدیجہ میں کراہت
رکھتا ہوں اس حال کو جو تیرے اوپر نازل ہوا ہے اور خدا تعالی نے اس کراہت کے ضمن میں بہت خیر کا ارادہ کیا ہے اور جس وقت تو اپنی سوتوں کے پاس
پہنچے تو انکو میرا سلام پہنچا دیو خدیجہ نے کہا کہ یا رسول خدا سوتیں میری کون ہیں فرمایا کہ مریم دختر عمران اور آسیہ دختر مزاحم اور کلثوم یا حلیمہ خواہر موسی
اور ہمنام خواہر موسی کا کلثوم ہے اور یہی ہے ابی جعفر الفقیہ کی روایت میں اور ابو موسی نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ مردوں میں سے بہت
کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے کامل نہیں ہوئی ہیں مگر چار عورتیں آسیہ دختر مزاحم زوجہ فرعون اور مریم دختر عمران اور خدیجہ دختر خویلد اور فاطمہ
بنت محمد اور فرمایا ہے حضرت نے کہ افضل بہشت کی عورتوں کی چار ہیں خدیجہ دختر خویلد اور فاطمہ دختر محمد اور مریم دختر عمران اور آسیہ دختر مزاحم زن
فرعون اور مقاتل مفسر اہلسنت سے منقول ہے کہ حق تعالی نے اس تمثیل میں حکم کیا ہے حفصہ اور عائشہ کو کہ تم مانند زن نوح اور زن لوط کی مت ہو
خیانت کرتے ہیں بلکہ مانند زن فرعون اور مریم کے ہو فرمانبرداری میں اور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ اس تمثیل کے ضمن میں کنایہ ہے حفصہ اور عائشہ کیطرف
ہے اس سورہ کے اول میں ذکر ہوا ہے اور عتاب ہے ان پر کہ جو انسے صادر ہوا کہ انہوں نے آپس میں اتفاق کیا کہ ایک دوسرے کی مدد کرے پیغمبر خدا صلعم کو آزار پہنچایا ہے

سورۃ الملک یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں تیس آیتیں ہیں امیر المومنین علیہ السلام فرمایا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھیگا قیامت کے روز بیچ
بازو اور ملائکہ کے پروں پر بیٹھا ہوا ہو اور حسن یوسف کا سا حسن اسکا مانند ہو اور امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ سورۃ الملک مانعہ ہے واسطے کہ منع
کرتی ہے اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے اور توریت میں بھی نام اسکا سورۃ الملک ہے جو کوئی اس سورہ کو شب کو پڑھے تو برکت کثیر لاوے اور خوش حال اور فرمایا ہے
ہو اور اسکو غافلوں میں سے نہ لکھیں اور میں اپنے فرزندوں کو بعد نماز عشا کے پڑھتا ہوں اور جو کوئی اس سورہ کو شب و روز میں تلاوت کرے جس وقت قبر میں آویں تو منکر
اور نکیر اسکے پاؤں کیطرف سے آویں تو پاؤں کہینگے کہ تمہارا ہم پر قابو نہیں ہے کہ یہ بندہ پاؤں پر کھڑا ہوتا تھا اور سورۃ الملک پڑھتا تھا ہر شب
روز اور جس وقت اسکے شکم کیطرف سے آئیں تو شکم انکو کہے کہ تمہارا قابو اس بندہ پر نہیں ہے اسلیے کہ مجھ میں سے ظرف سورہ الملک کا کیا تھا اور جس وقت وہ اسکی زبان
کیطرف آئیں وہ انکو کہیگی کہ تمکو اس بندہ پر کوئی راہ نہیں ہے سوا اسکے کہ یہ سورۃ الملک پڑھتا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ تبارک
الذی بیدہ الملک کا فرض نماز میں پڑھے سو پہلے وہ شخص ہے کہ خدا ... صبح تک ... قیامت کے روز ... یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہو اور یہ
سورہ منجیہ بھی کہتے ہیں سوا اسکے کہ نجات دینے والی ہے ... اور ... کہتے ہیں اسکے کہ نگاہ کرنے والی ہے عذاب قبر سے چنانچہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ
انہا واقیۃ من عذاب القبر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَبَارَكَ بابرکت اور بزرگ اور بلند ہے صفات مخلوقات سے اپنی ذات اور
صفات میں الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وہ شخص کہ بیچ ہاتھ قدرت اسکی کے ہے بادشاہی دنیا اور آخرت کی اور ... تصرف
سو ... کا علم اور قدرت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور تمام موجودات اسکی طرف نسبت برابر ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ اوپر ہر چیز کے ...

قدیر قدرت رکہنیوالا ہے اسواسطے کہ کل ممکنات اسکی زیر قدرت ہیں الذی خلق الموت وہ خدا کہ پیدا کیا ہے اُس نے موت کو والحیوۃ
اور زندگانی کو یعنی اندازہ کیا ہے موت اور زندگانی کا اور کہتے ہیں کہ مراد موت سے نیستی ہے دنیا میں اور زندگانی اُنکی آخرت میں یا موت النطفہ
اور زندگانی اُس میں روح کا داخل کرنا ہے اور کہتے ہیں کہ مراد اس موت سے وہ ہے جو کہ بعد زندگانی کے ہے اور اس صورت میں مقدم کرنا موت کا حیات پر اسواسطے
ہے کہ موت ٹھہرنے کے زیادہ نزدیک ہے اور حضرت امام محمد باقر نے بھی یہی فرمایا ہے کہ خدا نے زندگانی کو موت سے پہلے پیدا کیا ہے اور فرمایا کہ زندگانی اور
موت خدا کی مخلوقات میں ہیں جس وقت موت آتی ہے اور انسان میں داخل ہوتی ہے تو انسان کی جس چیز میں وہ داخل ہوتا ہے اُس سے زندگانی نکلجاتی ہے اور
ابن عباس سے منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے موت کو گوسفند کی صورت میں پیدا کیا ہے اور وہ جس چیز پر گذرے اور بو اُسکی جس چیز کو پہنچے وہ مرجاتا اور زندگی
گہوڑے کی صورت میں پیدا کیا ہے اور وہ جس چیز پر گذرتی ہے اور بو اسکی جس چیز کو پہنچتی ہے وہ زندہ ہو جاتی ہے اور بعض تفسیروں میں لکھا ہے کہ موت اور حیات
دونو ایک کیفیت ہے جو دو ہیں اور نسبت اُن میں تضاد کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اسجگہ موت اور حیات سے دنیا اور آخرت ہے یعنی حقتعالیٰ نے دنیا اور
آخرت کو پیدا کیا ہے لیبلوکم تاکہ آزمائش کرے تمکو یعنی بندوں سے معاملہ آزمانیوالوں کا سا کرے اس قرار پر کہ ایکم کہ کونسا تمہارا احسن
عملاً نیک زیادہ ہے باعتبار عمل کے علم تمیز واقع ہو یعنی تاکہ ظاہر ہو خلقت پر تمہارا کونسا زیادہ خالص ہے عمل میں اور کونسا خالص ہے اُسکی رضامندی
خدا سے عمل کرتا ہے اور کون سب واجبات کو بجا لاتا ہے اور سب حرام سے پرہیز کرتا ہے اور کسکی پرہیزگاری زیادہ ہے اور کون طاعت عبادت خاص
خدا میں زیادہ مشغول ہوتا ہے اور رسولخدا سے حسن عملاً کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ نیک زیادہ عمل میں اور تمام تر عقل میں اور زیادہ سخت خدا کے
خوف میں اور جس چیز کو خدا نے حکم کیا ہے اور منع کیا ہے اُس میں بہت نیک ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد اُس سے یہ نہیں ہے کہ زیادہ عمل ہو
بلکہ زیادہ نیک اور خالص زیادہ عمل ہو اور نیت درست ہو اور باقی رکھنا عمل کا یعنی یہ ارادہ نہو کہ کوئی اس عمل میں تعریف میری کرے یہانتک کہ خالص
ہوجاوے اور عمل خالص وہی ہے کہ جسپر ارادہ تعریف کا نہو سوائے خدا کے کسی سے اور نیت افضل ہے عمل سے سو آگاہ ہو کہ حقیقت میں نیت ہی عمل ہے اور بعد اسکے
یہ آیت تلاوت فرمائی قل کل یعمل علی شاکلتہ یعنی کہہ دو کہ ہر ایک عمل کرتا ہے اوپر نیت اپنی کے خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمکو زندگانی بخشی تاکہ قادر
ہو تم عمل نیک پر اور موت کو تم پر غالب کیا تاکہ عمل بد پر عمل نیک کو اختیار کرو اسواسطے کہ بعد اسکے پھر زندہ ہونا اور جزا پانی ہے اور واقع ہونا اسکا ضروری
وھو العزیز اور وہ غالب ہے بدلا لینے میں گنہگاروں سے پس کوئی عمل بد کرنیوالا اسکو عاجز نہیں کرسکتا ہے الغفور بخشنے والا گنہگاروں کو بعد توبہ کے
الذی خلق جسنے پیدا کیا ہے سبع سموات سات آسمانوں کو طباقا پرت پرت ایک اوپر دوسرے کے اور یہ حال واقع ہوا ہے
اسم فاعل کے معنی میں اور جمع طبق کی ہے یا طبقہ کی اور اس صورت میں مضاف اسکا محذوف ہوگا یعنی ذات طباق اور کعب الاحبار سے منقول ہے آسمان
اول ایک موج ہے ٹھہرا ہوا اور دوسرا سفید مرمر کا ہے اور تیسرا لوہے کا اور چوتھا تانبے کا ہے اور پانچواں چاندی کا ہے اور چھٹا زبرجد کا ہے اور ساتواں
یاقوت سرخ کا ہے اور ساتویں آسمان سے عرش تک سات حجاب ہیں اور ہر حجاب میں صحرا اور بیابان ہیں اور کا کہ نہایت اُسکی خدا جانتا ہے اور نام اُس فرشتہ کا جو
ان حجابوں پر موکل ہے قیطاطروس ہے اور ان آسمانوں کی مضبوطی بیان کرتا ہے ما تری نہیں دیکھتا ہے تو اے بندہ فی خلق الرحمن بیچ
پیدا کرنے خدا کے آسمانوں کو من تفاوت کوئی اختلاف اور خلل اور کجی اور بگاڑ بلکہ سب سیدھے اور درست اور برابر اور آپس میں مناسب اور مضبوط اور صاف
اور منتظم ہیں موافق مصلحت اور حکمت کے اور رحمن کا ذکر کرنا ضمیر کی جگہہ واسطے تعظیم کے ہے اور اشارہ طرف اس امر کے کہ یہ تفضل اور رحمت کے سبب مخلوقات کے
پیدا کئے ہیں فارجع البصر پس پھیر تو بینائی کو اور نظر کر تو یعنی آنکھ کو اٹھا کر طرف انکے دوبارہ ھل تری کیا دیکھتا ہے تو من فطور
کوئی شگاف اور خلل یعنی اگر تجکو شبہہ ہو ہماری خبر میں کہ انمیں کوئی اختلاف و خلل نہیں ہے تو دوبارہ انکو خوب نظر کر ثم ارجع البصر پھیر
تو بینائی کو اور نظر کر غور سے طرف آسمانوں کے کرتین مکرر یا اور مراد کرتین سے کثرت سے دیکھنا ہے یعنی کئی مرتبہ ایک مرتبہ بعد دوسرے مرتبہ کے اور کرتین
منصوب علی المصدریہ ہے اور جس وقت بہت نظر کرے تو اور کئی مرتبہ تو ینقلب الیک البصر پھریگی طرف تیری بینائی خاسئا خیرہ اور ذلیل ہو کر

وَّهُوَ حَسِيْرٌ اور وہ درماندہ اور تھکی ہوئی ہوگی اور جیسا حال واقع ہوا ہے اور مراد یہ ہے کہ تو کتنی ہی چند نگاہ کرے گی لیکن کوئی عیب اور خلل نہیں پائیگی یہاں تک کہ نظر کرتے کرتے تھک جائیگی اور عاجز ہو جائیگی وَلَقَدْ زَيَّنَّا اور بہ تحقیق آراستہ کیا ہم نے نہایت بہتر کے ساتھ السَّمَآءَ الدُّنْيَا آسمان نزدیک کو یعنی پہلا آسمان کہ جو کہ زمین سے نزدیک ہے بِمَصَابِيْحَ ساتھ چراغوں کے کہ وہ ستارے روشن ہیں مثل چراغوں چمکنے والے رات کے وقت اور اگرچہ ستارے اور آسمانوں میں بھی جڑے ہوئے ہیں لیکن زینت ستاروں سے دنیا کے لوگوں کی نظروں میں پہلے ہی آسمان کی ہو گیا ہے جو نظر آتے ستارونکی بھی چمک پہلے آسمان میں سے معلوم ہوتی ہے وَجَعَلْنٰهَا اور کیا ہم نے ان ستاروں کو رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ مارنے والے واسطے شیطانوں کے جو چوری سے ملائکہ کے کلام سننے کا قصد طرف آسمان کے کرتے ہیں یعنی شعلے ان ستاروں سے جدا ہو کر شیطانوں پر گرتے ہیں جیسے کہ شعلہ آگ کا آگ میں سے جدا کریں اور آگ اپنی جگہ پر رہے تو باقی رہے سو وہی ستارے آسمانوں میں جڑے ہوئے ہیں وہ اپنی جگہ سے جدا نہیں ہو سکتے مگر جس وقت کہ قیامت قائم ہوگی اس وقت سب گر پڑینگے اور یا یہ معنی ہیں کہ کیا ہم نے ان ستاروں کو گمان باتیں کہنے والی شیاطین انس کہ وہ نجومی لوگ ہیں یعنی یہ ستارے گمان ہیں نجومی انکی حرکات اور اوضاع سے گمان کرتے ہیں اس سے گمان اور ظن اپنی سے اور لوگوں کو خبر دیتے ہیں کہ فلانا ستارہ فلانی جگہ ہے اسکا یہ اثر ہے اور نجوم جمع رجم کی ہے اور رجم کے معنی گمان بات کہنے کے ہیں چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ [illegible] رَجْمًا بِالْغَيْبِ [illegible] نہیں ہے کیونکہ آسمان اور زمین رہنے والے نہیں جانتے کوئی ستارہ کہ اس سے دریافت کرے کہ یہ ستارہ میرا ہے اور یہ حال غیب کی خبر دیتا ہوں بلکہ وہ لوگ کہ بات کو طلب کرتے ہیں یعنی شیاطین ستاروں کے کہتے ہیں اور ستاروں کو باعث علم کا جانتے ہیں اور شہاب سبب غیب کا ظاہر کرتے ہیں وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ اور تیار کیا ہم نے واسطے ان شیاطین جن اور انس کے بعد جلنے کے یا بعد گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کے عَذَابَ السَّعِيْرِ عذاب دوزخ جلانیوالا کا آخرت میں اور کفار جو شیاطین فرمانبردار ہیں آگے ہے کہ بعد شیاطین کے کفار کو بھی وعدہ عذاب کا دیتا ہے وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور واسطے ان لوگوں کے کہ کفر کیا ساتھ انہوں کے بِرَبِّهِمْ ساتھ پروردگار اپنے کے عَذَابُ جَهَنَّمَ عذاب دوزخ کا ہے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری جگہ پھرنے کی ہے وہ دوزخ کفار کے واسطے اور جو اس کی کتاب کا حال جو کچھ کہ دوزخ میں ہوگا آگے بیان کرتا ہے کہ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا جس وقت کہ ڈالے جاینگے بیچ اس دوزخ کے جیسے کہ ایندھن کو آگ میں ڈالتے ہیں سَمِعُوْا لَهَا سنینگے وہ واسطے اس دوزخ کے شَهِيْقًا ایک آواز گدھے کی سی جیسے کہ وقت دم لینے کے بڑی آگ سے آواز نکلتی ہے وَّهِيَ تَفُوْرُ اور وہ دوزخ جوش کرتا ہوگا اور ان کو جوش کھلاوے گا اور جوش کرتا ہے جیسے کہ شدت جوش کے [illegible] تَكَادُ تَمَيَّزُ قریب ہوگا کہ پھٹ جاوے اور ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ ہو جاوے وہ دوزخ مِنَ الْغَيْظِ غصے کافروں کے كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا جس وقت ڈالا جاوے بیچ اس دوزخ کے فَوْجٌ جماعت اور فوج کافروں کی سَاَلَهُمْ پوچھیں انسے خَزَنَتُهَآ خزانہ دار اس دوزخ کے یعنی مالک داروغہ دوزخ کا اور ساتھی اسکے ہمراہ کے فرشتے کہ دوزخ میں متعین ہیں پوچھیں ان سے اَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہیں آیا تمہارے پاس نَذِيْرٌ کوئی ڈرانیوالا پیغمبر کیونکہ تمہارا کیا حال ہوا کہ تم کو خدا کی طرف بلاتا اور عذاب خدا سے ڈراتا اور غرض اس سوال سے ان کا الزام کرنا ہے کہ رنج اور غم ان کو زیادہ ہو اور جس وقت کہ ملائکہ ان سے پوچھینگے قَالُوْا کہینگے وہ دوزخی کہ بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ہاں تحقیق آیا تھا ہمارے پاس نذیر ڈرانیوالا پیغمبر فَكَذَّبْنَا پس جھٹلایا ہم نے اسکو اور اسکی کہی ہوئی کو جھٹلایا وَقُلْنَا اور کہا ہم نے ان پیغمبروں ڈرانیوالوں کو کہ ہم سچ نہیں جانتے کہ مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ نہیں نازل کی ہے خدا نے اور نہیں بھیجی ہے کوئی چیز جو کہ تم کہتے ہو کہ بہشت اور دوزخ ہے اور یہ کام کرو اور وہ کام نہ کرو اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم دعوی میں پیغمبری کے اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ مگر بیچ گمراہی بڑی کے کہ آدمی ہوکر تم پیغامبری کا دعوی کرتے ہو کہ بھیجا آدمی کو بھی پیغمبر بنایا ہے وَقَالُوْا اور کہینگے وہ کفار ان ملائکہ دوزخ سے افسوس سے کہ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اگر ہوتے ہم کہ سنتے ہم پیغمبروں کی باتیں کو اور بہم ایمان لاتے وقت کہ ان کو نصیحت کرتے تھے اور جادوگر ان کو نہ کہتے اَوْ نَعْقِلُ یا عقل کرتے ہم اور سوچتے اور فکر کرتے انکے کلام میں اور سمجھ کر خوب دیکھتے تو مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ نہ ہوتے ہم بیچ صاحبوں دوزخ کے یعنی دوزخیوں میں نہ ہوتے یعنی ہمارا نہ سننا اور سمع اور عقل کا [illegible] فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ پس اقرار کریں گے ساتھ گناہ اپنے کے [illegible]

اور جھٹلایا پیغمبروں کو لیکن اُس وقت کا اقرار انکو کچھ فائدہ نہ بخشے فسحقا پس دوری ہو خدا کی رحمت سے دور کرنا لاصحٰب السعیر اہل یاروں
دوزخ کے اور سحقا مفعول مطلق واقع ہوا ہے فعل محذوف کا اور یہ بددعا ہے واسطے دوزخیوں کے اور بعضے کہتے ہیں کہ سحق نام ایک صحرا کا ہے دوزخ میں اور
یہ آیت باطل کرتی ہے مجبرہ کے قول کو جو لوگ کہتے ہیں کہ کفر اور گناہ سب خدا کی طرف سے ہے اس واسطے کہ کفر اور گناہ اگر انکے اختیار میں نہ تھا تو کہتے کہ ہم مجبور تھے اور
اقرار اپنے گناہوں کا نکرتے بلکہ کہتے کہ ہمارا اس میں اختیار نہ تھا اور خطبہ غدیر میں لکھا ہے کہ یہ آیتیں دشمنان علی کے حق میں ہیں اور اسکے بعد کی آیت دوستان
علی کی شان میں ہے اور بعد اسکے مومنین کے وعدہ کو بیان کیا ہے کہ ان الذین یخشون تحقیق جو لوگ کہ ڈرتے ہیں ربہم عذاب رب کا
اپنے سے گناہوں سے پرہیز کرتے اور طاعت اختیار کرتے بالغیب ساتھ غیب کے کہ اس عذاب کو دیکھا نہیں ہے اور وہ ابھی پوشیدہ ہے لیکن اُس سے خوف کرتے
گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں اور ریا کو دخل نہیں دیتے ہیں وہ ساتھ غیب کے یعنی جس وقت آدمیوں سے غائب ہوتے ہیں اُس وقت تنہائی میں خوف کرتے ہیں اور قبائح سے پرہیز کرتے ہیں
اور جہاں کسی کو نہیں دیکھتے ہیں اور جو علامتیں کہ خوف کی ہیں یعنی گناہوں سے نالہ کرنا اور عذاب دوزخ کا یاد کر کے بیقرار ہو جانا یہ سب پوشیدہ کرتے ہیں اور
لوگوں پر ظاہر نہیں کرتے تاکہ ریا سے محفوظ رہیں وہ مومنین خالص ہیں لہم مغفرة واسطے انکے بخشش ہے گناہوں کی واجر کبیر اور ثواب ہے بڑا کہ
لذت بڑی اجر جو ان کے مقابلہ میں انکے نہایت حقیر اور بے قدر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اجر کبیر سے مراد جنت ہے آخرت کی سختیوں سے اور کہتے ہیں کہ کفار قریش اپنی
خوش بیانی کی بنا پر مغرور ہو کر سید المرسلین کے حق میں کچھ باتیں کہتے تھے اور جبرئیل کی وحی کے وسیلے سے انکے راز ظاہر ہوتے تو باہم مشورہ کر کے
رائے قرار دیتے جو کچھ کہ محمد کے متعلق کہیں آہستہ کہو تاکہ خدا محمد کا نہ سنے اور انکو خبر کر دیوے یہ آیت نازل ہوئی واسروا قولکم اور چھپاؤ تم اپنی بات کو
پوشیدہ سے کہو او اجہروا بہ یا آشکار کرو تم ساتھ اسکے یہ دونوں امر اسکے نزدیک برابر ہیں اور سبب اسکا یہ ہے کہ انہ علیم تحقیق وہ جاننے والا اور عالم ہے
بذات الصدور ساتھ سینوں کی باتوں کے پہلے اس سے کہ زبان پر جاری ہوں پس جو کوئی کہ دلوں کی باتوں سے واقف ہو پس زبانی گفتگو کیونکر پوشیدہ
ہو گی خواہ آہستہ گفتگو کریں خواہ آواز بلند سے الا یعلم کیا نہ جانے سینوں کی باتوں کو من خلق وہ شخص کہ پیدا کیا اُنہی سینوں کو یا جانتا نہ ہو
بندوں کے رازوں اور مشوروں کو وہ شخص کہ جس نے انکو پیدا کیا ہے اور من خلق یعلم کا فاعل ہے اور مفعول بھی ہو سکتا ہے یعلم کا معنی مخلوق اپنی کیا نہیں
جانتا ہے خدا اُس شخص کو جسکو پیدا کیا ہے اور اسکی پوشیدگیوں پر مطلع نہ ہو وہو اللطیف اور حال یہ ہے کہ وہ خدا باریک بینی والا جاننے والا اشیا
کی حقیقتوں کا الخبیر خبردار باریکیوں پوشیدہ چیزوں کی اور سب سے منقول ہے کہ ایک درویش کو درختوں سے جاتا تھا اور ہوا سخت آئی اور اسکے گرنے
پتے درختوں کے گرا آئے اسکے دل میں گذرا کہ کیا خدا جانتا ہے کہ ان درختوں سے کتنے پتے گرے ہیں ہاتف نے آواز دی کہ الا یعلم من خلق وہو اللطیف الخبیر اور اب ع ۱
خدا تعالیٰ اپنی نعمتوں کو شمار کرتا ہے جو کہ بندوں کو دی ہیں ہو الذی وہ خدا وہ شخص ہے کہ جعل لکم الارض ذلولا گردانا واسطے تمہارے
زمین کو نرم اور حکم میں اور فرمانبردار کہ جسطرح چاہو اس میں اپنا تصرف کرو بیٹھو لیٹو زراعت کرو عمارت بناؤ فامشوا پس چلو تم فی مناکبہا بیچ شانوں
اُس زمین کے یعنی اسکی اطراف و جوانب میں جو کہ بلند ہیں اسمیں چلو پس جس وقت کہ خدا نے زمین کو اسطرح حکم میں کیا ہو کہ اسکی شانوں پر کہ وہ سخت اور بلند مکان ہیں
چل سکو تو اور کوئی جگہ زمین میں ایسی نہو گی کہ وہ حکم میں نہو اور اسپر نہ چل سکو اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مناکب سے مراد پہاڑ ہیں اسواسطے کہ شانہ
ہر چیز کا زیادہ بلند ہوتا ہے وکلوا من رزقہ اور کھاؤ تم روزی اس خدا کی سے کہ واسطے تمہارے مقرر کی ہے یعنی جو کچھ زمین میں پیدا ہوتا ہے غلہ اور میوہ
اور ترکاریاں اسکو کھاؤ والیہ النشور اور طرف اُس خدا کے ہے اٹھنا تمہارا قبروں سے یعنی قیامت میں اسکے حکم کی طرف واپس ہوگے پس کھانے اور چلنے کے
شکر کو ترک مت کرو کہ مستحق اسکی رضامندی کے نہو اور سوال کریگا وہ تم سے کل کو ان نعمتوں کی شکرگزاری کا اب کفار کو خوف آتا ہے کہ ءامنتم کیا
امن میں ہو گئے ہو تم اے کافرو من فی السماء اُس شخص سے کہ بیچ آسمان کے ہے یعنی خدا کہ تمہارے گمان میں خدا آسمانوں میں ہے اور ابو جعفر اور ابو عمرو اور
نافع اور یعقوب نے ءامنتم کو ایک ہمزہ ممدودہ سے پڑھا ہے اور باقیوں نے دو ہمزہ اور مقاتل اور بعضے مفسرین کا یہ قول تھا کہ خدا آسمان کی جانب ہے سو انکی کہ خدا نے
انکے عقائد کے موافق فرمایا کہ کیا بیخوف ہو گئے ہو تم اس شخص سے کہ بیچ آسمان کے ہے ان یخسف بکم الارض کہ دھنسا دے وہ تمکو زمین میں فاذا

پس اُس وقت کہ زمین میں گڑ جاؤ فَاِذَا ہِیَ تَمُوْرُ وہ زمین حرکت کرے یہاں تک کہ تم کو نیچے کو لیجائے مثل قارون کے کہ ہر روز اُسکو ایک قد برابر لیجاتی ہے اور قیامت
تک اسی طرح چلا جائیگا اَمْ اَمِنْتُمْ یا بےخوف ہو گئے ہو تم مَنْ فِی السَّمَآءِ اس شخص سے کہ بیچ آسمان کے ہے تمہارے گمان میں اَنْ یُّرْسِلَ یہ کہ بھیجے وہ
عَلَیْکُمْ حَاصِبًا اوپر تمہارے سنگریزہ کہ آسمان سے برسیں جیسے کہ قوم لوط پر برسے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانو تم بعد دیکھنے عذاب کے
کَیْفَ نَذِیْرِ کہ کیونکر ہے ڈرانا میرا لیکن وہ ڈرانا تمکو فائدہ نہ بخشے اور نذیر مصدر کے معنی میں ہے اور اب اسطرح تسلی خاطر عاطر رسول خدا کے فرماتا ہے کہ
جو تمکو یہ کیا جھٹلاتے ہیں پہلی امتوں نے بھی اپنے پیغمبر کو جھٹلایا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ کَذَّبَ اور البتہ تحقیق جھٹلایا پیغمبروں کو الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ان لوگوں نے کہ پہلے انسے تھے اور اپنی شامت افعال سے ہلاک ہوئے فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ پس کیونکر تھا عذاب میرا اور یہ اسکو کہ کیونکر
دکھائے نکار میرا انپر انکو ہلاک کر دیا اور یہ بھی کہ نہیں آسمان پر اپنی قدرت پر دلیل لاتا ہے کہ اَوَلَمْ یَرَوْا کیا انہوں نے نہیں دیکھا اِلَی الطَّیْرِ طرف
پرندوں کے فَوْقَهُمْ اوپر انکے سروں کے ہیں ادھر ہوا میں صٰٓفّٰتٍ صف باندھے ہوئے یہ حال واقع ہوا یعنی یہ پرندے کبھو کبھو پر پھیلائے
ہوئے ہیں ہوا میں جانب راست و چپ وَّیَقْبِضْنَ اور سمیٹتے ہیں پروں کو یعنی ہر ایک پہلو پر لیتے ہیں مَا یُمْسِکُهُنَّ نہیں
تھامتا ہے رکھتا ہے انکو ہوا پر اِلَّا الرَّحْمٰنُ مگر خدا بخشنے والا ہے کہ ہر ایک پرندہ کو شکل اور ہیئت اور طبیعت خاص عطا کی ہے اور ہوا پر اٹھنے اور گرنے کی
ہوا پر تیاری کی ہے اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍۭ تحقیق وہ خدا ساتھ ہر چیز کے بَصِیْرٌ دیکھنے والا ہے اور جاننا اس چیز کا جو مصلحت ہو اور پرندوں کو تھامنے کی قدرت
رکھتا وہ ہر چیز پر قادر ہے اَمَّنْ کیا کوئی شخص یعنی کون شخص ہے کہ تمہارا کیا جائے طرف اس کی کہ هٰذَا الَّذِیْ یہ وہ شخص ہے کہ هُوَ جُنْدٌ
لَّکُمْ وہ لشکر ہے واسطے تمہارے کافرو جیسے بادشاہ کا لشکر ہوتا ہے ایسے ہی تمہارا ہو کہ یَنْصُرُکُمْ مدد کرے وہ تمہاری مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ
سوا خدا بخشنے والے کے یعنی وہ کون ہے کہ جس کی طرف اشارہ کیا جائے کہ یہ لشکر کفار کا اپکی مدد کرے سوائے خدا کے کہ تمکو خدا کے عذاب سے بچائے اور یہ تمہیں کا
ہے یعنی نہیں ہے کافروں کا کوئی ایسا لشکر کہ عذاب خدا سے انکو بچائے اور ادھر ان لشکر سے مدد ... لیکن وہ انکی نجات کی ...
رکھتے ہیں اِنِ الْکٰفِرُوْنَ نہیں ہیں کافر اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ مگر بیچ فریب شیطان کے کہ انکے دلوں میں وسوسہ ڈالتا کہ عذاب تم پر نازل نہ ہوگا اور حال یہ کہ
انکا یہ گمان ہے سب طرف غلط نہیں ... ہو کہ تمکو یقین ہو ہمارے عذاب کا مثل ... اور تم پر برسے یا کوئی مددگار تمہارا ایسا ہے کافرو سوا خدا کے کہ وہ
تمہاری مدد کرے عذاب خدا سے ... اور کس ... تم میری نافرمانداری کرتے ہو کیا تمہارا کوئی لشکر ہے کہ وہ میرے عذاب کو تم سے دفع کرے اَمَّنْ آیا
کون شخص ہے کہ اشارہ کیا جائے طرف اس کے کہ هٰذَا الَّذِیْ یہ وہ شخص ہے کہ اپنی عنایت سے یَرْزُقُکُمْ روزی دیگا تمکو اِنْ اَمْسَکَ رِزْقَهٗ اگر بند کرلے
خدا روزی اپنی کو باران رحمت بند کرے اور زراعت پر آفتیں نازل کرے یعنی اگر خدا اپنی روزی کو تم سے بند کرلے تو وہ کون ہے کہ تمکو روزی دے
بَلْ لَّجُّوْا بلکہ لڑائی کی ان کافروں نے اور ہوگئے ہیں فِیْ عُتُوٍّ بیچ سرکشی اور عناد کے وَّنُفُوْرٍ اور بیچ نفرت کے ہیں خدا سے اسکی بندگی کرنے سے
نفرت کرنے اسکی طبیعتوں کے اور اب مومنین اور کافروں کے واسطے مثل بیان کرتا ہے اپنے قول میں کہ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ کیا پس جو شخص کہ چلتا ہے مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ
اوندھا گرا ہوا اوپر منہ اپنے کے کہ سر کے بل چلتا ہے اور پیش ... کچھ نہیں دیکھتا ہے ایسا شخص اَهْدٰۤی زیادہ ہدایت اور راہ پانے والا اور زیادہ مطلب کو
پہنچنے والا اَمَّنْ یَّمْشِیْ یا وہ شخص کہ چلتا ہے سَوِیًّا سیدھا کھڑا ہوا اور سب اطراف و جوانب اپنی دیکھتا ہے اور سلامت پہنچے گا اور ہر پٹے اور گرنے سے
اور ہلاک سے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اوپر راہ سیدھی کے کہ پہنچانے والی ہے طرف مقصود کے اور پہلی مثل واسطے کافر کے ہے اور دوسری واسطے مومن
اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دل چار ہیں ایک تو وہ کہ جس میں نفاق و ایمان ہے اور دوسرا دل منکوس یعنی اوندھا اور تیسرا دل مطبوع یعنی زنگ
آلودہ اور چوتھا ازہر یعنی روشن پس مطبوع دل منافق کا ہے اور ازہر دل مومن کا ہے کہ جب وقت خدا دیتا ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور بلا میں مبتلا ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور
منکوس دل مشرک کا ہے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اور حضرت امام موسیٰ کاظم سے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بیان کی ہے مثال اس
شخص کی کہ مخالفت کرے خلافت امیر المومنین سے مانند اس شخص کے ہو کہ چلتا ہے اوپر منہ اپنے کے نہیں راہ پاتا ہے طرف مقصود کے اور گیا اس شخص کو کہ پیروی کرے اسکی

سیدھا اکثر راہ کو چلتا ہی اور یا الیٰ صراط مستقیم سیدھا اور راہ مستقیم پر المستقیم قل کہہ تو اے محمد ھو وہ خدا الذی وہ شخص کہ جسکی قدرت سے انشاکم پیدا کیا تمکو
اسنے وجعل لکم السمع اور کیا یعنی پیدا کیا ہے واسطے تمہارے کان تاکہ سنو تم کلام خدا کو والابصار اور آنکھوں تاکہ دیکھو تم قدرت خدا
کی عجائب مخلوقات کو والافئدۃ اور دلوں کو تاکہ خدا کے کلام کو سمجھو اور اسکی معانی میں تامل کرو اور نصیحت پکڑو قلیلا ما تشکرون تھوڑا جو کچھ
کرتے ہو تم ان نعمتوں کا شکر قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی شکرا قلیلا اور ما زائدہ ہے قل کہہ تو اے محمد اگر کفار قریش جواب دیویں اور نہ کہیں کہ رازق ہمارا
ہمارا ہے کہ ھو الذی وہ وہ خدا ہے جو شخص کہ رازق اور ناصر تمہارا ہے کہ ذرأکم پیدا کیا ہے اسنے تمکو فی الارض بیچ زمین کے اور پھر ایک
شہر میں ساکن کیا اور ایک کو ایک شہر میں تاکہ اسکی عبادت کرو والیہ تحشرون اور طرف اسی کی جمع کئے جاؤ گے تم قیامت کے روز نہ اور کسی غیر کی طرف واسطے جزا اعمال
کی پانے کے ویقولون اور کہتے ہیں مشرکین مسخرے سے اور انکار کی جہت سے ہنسی کی راہ سے کہ متی ھذا الوعد کب ہے یہ وعدہ وہ ہے جو کہ تم نے ہمسے کہا
کیا وعدہ قیامت کا اور جزا پانیکا اپنے عملوں سے قیامت کے روز ان کنتم صادقین اگر ہو تم سچے بیچ دعوے میں قل کہہ تو اے محمد
انما العلم سوائے اسکے نہیں کہ جاننا وقت عذاب کا دنیا میں یا جاننا قیامت کا کہ کب ہوگی عند اللہ نزدیک خدا کے ہی اور وہی جانتا ہے وقت
وقوع اسکا اور سوا اسکے اور کوئی نہیں جانتا ہے وانما انا اور سوائے اسکے نہیں کہ میں نذیر مبین ڈرانے والا ہوں ظاہر کر کے ڈرانے والا ہوں
عذاب دنیا اور آخرت کے اور عذاب نہ اور قیامت کے وقت کو میں نہیں جانتا ہوں اور اسکے بعد خدا تعالیٰ انکے حال کا ذکر کرتا ہے وقت نازل ہونے اور
دیکھنے عذاب کے چنانچہ فرماتا ہے کہ فلما رأوہ پس جس وقت کہ دیکھینگے وہ کفار اس عذاب موعود کو کہ دنیا میں یا آخرت میں زلفۃ نزدیک ہونیوالا
ہونیوالا اپنے تو سیئت بد اور زشت کی جاویں وجوہ الذین کفروا منہ ان لوگوں کے جو کافر ہوئے ہیں یعنی وہ عذاب برا کرے منہ
اور اونکے چہرے سیاہ ہو جاویں انکے دیکھنے ہی وقیل اور کہا جاویگا یعنی موکلین دوزخ کہیں گے کہ ھذا الذی کنتم بہ یہ وہی ہے کہ تھے تم ساتھ اسکے
تدعون طلب کرتے تھے اور اسکو مانگتے اور یا یہ دعوی کرتے تھے کہ سبب اسکے ہم برپا نہ ہونگے اور دوبارہ زندہ ہو کر نہ اٹھینگے اور پہلے معنی پر تدعون
مشتق دعا سے ہے اور دوسرے معنی پر مشتق دعوے سے ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ دیکھنا عذاب کا قیامت کے دن ہوگا اور حاکم ابو القاسم حسکانی نے
شریک سے نقل کی ہے کہ اعمش نے بیان کیا کہ معنی اور مراد اس آیت سے یہ ہے کہ جس وقت دیکھا انکار کرنیوالوں خلافت علی نے قرب اور منزلت اور مرتبہ علی ابن ابیطالب
خدا کے نزدیک تو چہرے انکے سیاہ ہو گئے نہایت کینہ اور حسد سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتا ہے کہ جس وقت دیکھا انہوں نے مکان اور مرتبہ امیر المومنین کا
نزدیک پیغمبر کے تو سیاہ ہو گئے چہرے ان لوگوں کے کہ علی کی فضیلت اور بزرگی کو جھٹلاتے تھے اور انکار کرتے تھے اور بعضے نے لکھا ہے کہ قیامت کے روز دشمن
علی کے جس وقت نظر کرینگے طرف انکی اور طرف پیغمبر کے کہ خدا نے انکو عنایت کیا ہوگا مرتبہ بزرگ اور شفاعت امت میں اختیار ہوگا اور حوض کوثر پر دوستونکو اپنے سیراب کرتا ہوگا
اور دشمنوں کو دور ہانکتا ہوگا تو سیاہ ہو جاوینگے منہ انکے دشمنوں کے اور کہا جاویگا انکو کہ ھذا الذی کنتم بہ تدعون یعنی یہ وہ ہے کہ تھے تم
ساتھ اسکے دعوی کرتے مرتبہ اسکا اور مقام و نام اسکا اور کہتے ہیں کہ ہمیشہ کفار رسول خدا کے اور انکے اصحاب کے مرنیکی آرزو کرتے تھے خدا تعالیٰ نے یہ
آیت نازل کی ہے کہ قل کہہ تو اے محمد ان کفار سے کہ ارأیتم کیا دیکھا ہے تم نے یعنی خبر دو تم ہمکو کہ ان اھلکنی اللہ اگر ہلاک کرے مجکو خدا
ومن معی اور ان لوگوں کو کہ ہمراہ میرے ہیں او رحمنا یا بخشے ہمکو اور مہربانی کرے ہم پر اور ہمارے اجل میں دیر کرے تو فمن یجیر الکافرین
پس کون ہے کہ پناہ دیوے کافروں کو من عذاب الیم عذاب دردناک سے کہ کفر کے سبب مستحق اسکے ہوئے ہوں یعنی ہمکو خدا مارے یا جلائے ہمکو خدا بچائے
لیکن تم عذاب سے کیونکر بچ سکتے ہو ہمارا مرنا تمکو فائدہ نہیں دے سکتا ہے جب تک کہ تم کافر ہو اگر ہم مر جاوینگے تو تمکو کیا حاصل ہے تم تو بسبب کفر کے ہماری
مرگ کے بعد بھی عذاب سے نجات نہیں پا سکتے ہو البتہ اگر ایمان لاؤ تو نجات پا سکتے ہو پس ہماری مرگ کی آرزو کرنی بیفائدہ ہے اور اگر ہم مرینگے تو ہمیں فائدہ اور سعادت
ہمکو حاصل ہے کہ بہشت کی نعمتوں سے لذت پاوینگے قل کہہ تو اے محمد ان کفار سے تو بیچ کے کہ ھو وہ کہ میں تمکو جسکی طرف بلاتا ہوں الرحمن بخشنے
والا ہے کہ نعمتیں اسکی تمام خلائق کو پہنچی ہیں آمنا بہ ایمان لائے ہم ساتھ اسکے سبب اسکے کہ ہمکو یقین اسکی وحدانیت کا ہے وعلیہ اور اوپر اسکے

توکلنا توکل کیا ہمنے اور اعتماد کیا اور سپرد کار اپنا اسکے سپرد کیا یعنی اسپر ہم ایمان لائے ہیں اور تم ایمان نہیں لائے ہو اور ہمنے کفر نہیں کیا ہے جیسے کہ تم کفر کرتے ہو
اور ہمنے اسی پر توکل کیا ہے نہ مال اور آدمیوں اپنے پر جیسے کہ تم مال پر اور آدمیوں پر توکل کرتے ہو فستعلمون پس قریب ہے کہ جانو گے تم
یعنی بعد دیکھنے عذاب کے تم جانو گے کہ واقع میں من ھو کون شخص ہے کہ وہ ہم ہیں یا تم ہیں جو ہے فی ضلال مبین بیچ گمراہی ظاہر کے
قل ارءیتم کہہ تو اے محمد کہ کیا دیکھا تمنے یعنی خبر دو مجھکو کہ ان اصبح ماؤکم اگر ہو جاوے پانی تمہارا یعنی آب چاہ زمزم اور آب بیر میمون
حضرمی کہ جسکو تم پیتے ہو غورا نیچے جاتا ہوا زمین میں کہ ڈول وہاں نہ پہنچے فمن یاتیکم پس کون لا سکتا ہے تمہارے واسطے بماء معین پانی جاری
یا ظاہر کہ سب کی آنکھیں اسکو دیکھیں اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ روزی کا دینے والا وہ خدا ہے پس چاہیے کہ اسکی نعمتوں کا شکر کرو اور اسکی پرستش کرو نہ
بتوں کی کہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے وہ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اگر ہو جاوے امام تمہارا غائب کہ تم نہ دیکھو اور نہ جانو کہ
کہاں ہے تو پس کون لاوے تمہارے پاس امام ظاہر کو کہ خبر دیوے وہ تمکو آسمان اور زمین کی اور بتلاوے وہ تمکو حرام اور حلال خدا کا اور منقول ہے کہ بعد تلاوت
اس آیت کے کہو کہ اللہ رب العالمین یعنی خدا کہ پروردگار عالمین کا ہے وہ پانی غائب شدہ کو ظاہر کرے گا اور کہتے ہیں کہ ایک متکلم نے سنا کہ کوئی پڑھتا تھا فمن یاتیکم
بماء معین ایک کافر زندیق نے سنا جواب دیا کہ کدال اور کشتی سے کھود کر پانی نکال لینگے شب کو وہ زندیق اندھا ہو گیا ہاتف نے آواز دی کہ وہ پانی تیری
آنکھ کا بھی کھینچ لیا گیا ہے اب اسکو کشتی اور کدال سے کھود کر باہر نکال لے اور کہتے ہیں وہ صحیح ہیں کہ یا الٰہی نکال اس پانی کو جسنے آیت مذکور پر جرات کی تھی سورۃ
القلم یہ سورہ مکی ہے اور اسکو سورہ نون بھی کہتے ہیں اور یہ ۵۲ آیتیں ہیں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اول سے تا علی الخرطوم تک مکی ہے اور [illegible] لو کانوا
یعلمون تک مدنی ہے اور بعد اسکے یکتبون تک مکی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ ن والقلم کو پڑھے فریضہ میں یا نوافل میں تو
وہ زندہ ہی فقر اور حاجت سے محفوظ رہے گا اور بعد مرنے کے فشار قبر سے اسکو اپنی پناہ میں نگاہ رکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم ن
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ ن ایک نہر ہے بہشت میں حق تعالیٰ نے اسکو فرمایا کہ ہو جا تو روشنائی پس وہ بستہ ہو گئی اور تھی وہ زیادہ سفید دودھ سے
اور شیریں زیادہ شہد سے بعد اسکے قلم کو فرمایا کہ لکھ پس لکھا قلم نے جو کچھ کہ ہوا اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے تا قیامت تک اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ ن ایک
نہر ہے بہشت میں حق تعالیٰ نے اسکو حکم کیا کہ بستہ ہو جا تو پس وہ بستہ ہو گئی اور بستہ ہو کر روشنائی [illegible] ہو گئی بعد اسکے خدا تعالیٰ نے قلم کو فرمایا کہ لکھ پس لکھا قلم نے
لوح محفوظ میں جو کچھ کہ ہوا اور جو کچھ کہ ہونیوالا تا قیامت تک پس روشنائی نور کی ہے اور قلم نور کا ہے اور لوح محفوظ نور کی ہے سفیان کہتا ہے کہ میں نے عرض
کی ہے فرزند رسول خدا بیان کیجئے تو میرے روبرو حال روشنائی اور لوح اور قلم کا اور سکھلا تو مجھکو جو کچھ خدا نے تجھکو سکھلایا ہے فرمایا کہ اے ابن سعید اگر تو لائق جواب کے
نہ ہوتا تو میں تجھکو جواب نہ دیتا پس ن ایک فرشتہ ہے کہ پہنچاتا ہے طرف قلم کے اور قلم بھی ایک فرشتہ ہے اور قلم پہنچاتا ہے طرف لوح کے اور وہ بھی ایک فرشتہ
اور لوح پہنچاتا ہے طرف اسرافیل کے اور اسرافیل پہنچاتا ہے طرف میکائیل کے اور میکائیل پہنچاتا ہے طرف جبرئیل کے اور جبرئیل پہنچاتا ہے طرف پیغمبروں اور رسولوں کی پھر فرمایا کہ
کھڑا ہو جا اے سفیان کہ مجھے اس میں خوف ہے اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ ن ایک نہر ہے بہشت میں کہ زیادہ سفید دودھ
سے اور زیادہ شیریں شہد سے خدا تعالیٰ نے اسکو حکم کیا کہ روشنائی ہو جا تو اور بعد اسکے دست قدرت سے ایک درخت لگایا اور اسکو کہا کہ تو قلم ہو جا اور فرمایا کہ لکھ
تو پوچھا کہ اے پروردگار کیا لکھوں فرمایا کہ جو کچھ کہ قیامت تک ہونیوالا ہے اسنے لکھا پھر مہر کی اسپر اور فرمایا کہ قیامت تک گویا نہ ہو تا اور ن
[illegible] کا بھی نام ہے مثل یٰسین کے اور بعضے کہتے ہیں کہ ن شروع اسماء الٰہی کا ہے مثل نور اور ناصر کے اور بعضے کہتے ہیں کہ اشارہ طرف کلمہ کن کے ہے اور بعضوں کے
نزدیک نام اس سورہ کا ہے اور بعضوں کے نزدیک ن ایک لوح ہے نور کی اور بعضوں کے نزدیک نام ہے [illegible] اور مشہور یہ ہے کہ وہ نام مچھلی کا ہے اور [illegible]
[illegible] اور خصوصیت اسکی ذکر کی اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ اسکی خلقت عجیب و غریب ہے کہ [illegible] پانی میں [illegible] اور [illegible] مرجاتی ہے بخلاف
اور حیوانات کے کہ پانی میں ڈوب کر مرجاتے ہیں [illegible] ابن عباس کے نزدیک [illegible] کی پشت پر زمین ہے [illegible] اسکا نام [illegible]
اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ نام اسکا بہموت تھا اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے [illegible] پیدا کیا تو [illegible] سات [illegible] ایک فرشتہ پیدا کیا [illegible]

اپنے شانہ پر رکھا اور اسکی کچھ ٹھیرنے کی جگہ نہ تھی تب ایک گاؤ بہشت سے بھیجا کہ اسکی چالیس ہزار پاؤں تھے فرشتہ نے اسکی کوہان پر قدم رکھا اور جس وقت اسنے اسکی کوہان پر
قدم رکھا تو پاؤں اسکا کانپنے لگا خدا تعالی نے ایک یاقوت سبز پیدا کیا کہ طول اور عرض درون اسکا پانسو برس کی راہ کا ہے اسکو گاؤ کے کوہان پر رکھا ہے اور
فرشتہ نے اپنا قدم اس یاقوت پر رکھا اسکی پاؤں یاقوت پر قرار پکڑا اور وہ گاؤ قرار پکڑنے قدم گاؤ کے ایک سنگ سبز پیدا کیا اور اس گاؤ کا مثل کل سات
آسمان اور سات زمین کے ہے اور یہ وہی پتھر ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا تھا کہ یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ اور بعد اسکے واسطے
قرارگاہ اس پتھر کے ن کو پیدا کیا اور اس پتھر کو اسکی پشت پر رکھا اور وہ مچھلی پانی پر ہے اور پانی ہوا پر اور ہوا خدا کی قدرت سے قائم ہے کہ بہت بزرگ
ہے قدرت اسکی اور کعب الاحبار سے منقول ہے کہ مچھلی نے ابلیس کے وسوسہ سے چاہا کہ حرکت کرے اور جو کچھ اسکی پشت پر ہے اسکو ڈال دے حقتعالی نے ایک
جانور کو پیدا کیا کہ وہ اسکی ناک میں داخل ہو اور اسکی دماغ میں جا ٹھیرا مچھلی نے فریاد اور زاری کی خدا تعالی نے اس جانور کو حکم کیا کہ باہر نکل وہ جانور اسکی ناک
سے باہر نکلا اور اسکی روبرو کھڑا ہو گیا تاکہ اگر وہ ارادہ ہلنے کا کرے تو اسکی دماغ میں داخل ہو اور وہ مچھلی اسکے خوف سے خاموش کھڑی ہے اور بعضے مفسر کہتے ہیں کی
اور کہتے ہیں قول صحیح یہ ہے کہ وہ ن دوات ہے خدا تعالی نے اسکی قسم کھائی ہے یعنی قسم ہے دوات کی والقلم اور قلم کی کہ وہ نور سے ہے اور طول اسکا
مثل مابین آسمان اور زمین کے ہے اور لوح محفوظ اس سے لکھی گئی ہے اور یا مراد ہر قلم سے ہے اگر مراد جنس اسکو کہیں اور یہ بھی قلم ہی کی بزرگی سے ہے کہ تمام کتابیں
آسمانی اس سے لکھی گئیں اور احکام شرع کے اسی سے تحریر ہوئیں اور بعضے کہتے ہیں کہ بیان دو ہیں ایک بیان زبان کا اور بیان قلم کا بیان زبان کا تو وہ کہ جس
وقت اور زمانہ بیچ میں نہیں اور اسکو بھول جاتے ہیں اور بیان قلم کا ہمیشہ ایک زمانہ سے دوسرے زمانہ تک باقی ہے اور کہتے ہیں کہ بنا امور دنیا اور دین کی دو چیز پر ہے تلوار
اور قلم پر اور تلوار زیر دست قلم کی ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اول چیز جو خدا تعالی نے نور محمدی سے پیدا کی ہے وہ قلم ہے اور بعد اسکے لوح نہیں لکھا
قلم نے لوح پر جو کچھ کہ ہو چکا اور قیامت تک ہوگا اور بعد اسکے بخارات پانی سے اٹھے انسے آسمان پیدا کیا اور بعد اسکے ن کو پیدا کیا اور زمین کو اسکی پشت پر رکھا اور
جس وقت ن نے حرکت کی تو زمین ہلی پہاڑوں کو پیدا کیا اور انکو زمین کی میخیں کیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی ن والقلم وما یسطرون اور قسم ہے اس چیز کی کہ
لکھتے ہیں ملائکہ جو کچھ انپر وحی ہوتی ہے یا جس چیز کا امر کو حکم دیتے اور کہتے ہیں ن دہن ہے اور قلم زبان ہے اور سیاہی آب دہن ہے اس سے بندوں کے اعمال لکھتے
ہیں بعضے کہتے ہیں کہ مراد قلم سے صاحبان قلم ہیں یعنی لکھنے والے کہ وہ ملائکہ ہیں انکی قسم کھائی ہے اور کہتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ اور ابوجہل وغیرہ کفار رسول خدا
صلعم کیطرف جنون کی نسبت دیتے تھے اور نالائق باتیں ہی زبان پر لاتے تھے اور حضرت کو کہتے کہ یا ایہا الذی نزل علیہ الذکر انک لمجنون یعنی اے وہ شخص کہ نازل
کیا گیا ہے اوپر اسکے قرآن البتہ دیوانہ ہے اور وہ حضرت بسبب خلق عظیم کے انکی باتوں کی برداشت کرتے تھے حقتعالی نے ان چیزوں کی قسم کھا کر کہا کہ ما انت
نہیں ہے تو اے محمد صلعم بنعمۃ ربک بزرگ کیا گیا ہے ساتھ نعمت پروردگار اپنے کے بمجنون دیوانہ جیسے کہ یہ احمق آدمی تجھکو کہتے ہیں اور
یہ عبارت بہ یک حال واقع ہوا ہے یعنی مجنون نہیں ہے وہ شخص کہ انعام کیا گیا ہے کمال عقل اور نبوت اور حکمت کو وان لک اور تحقیق واسطے تیرے
لاجرا البتہ ثواب بار نبوت کے اٹھانے اور غصہ پینے اور امت کی تکلیفیں سہنے پر اور انکے ظلم اور آزار کھینچنے میں غیر ممنون غیر احسان ہی منت
رکھا گیا یعنی خدا تعالی بیدون اسکے کسی شخص کے کہ اسکا احسان اٹھایا جاے تجھکو ثواب کامل دیگا اور یا یہ کہ غیر ممنون یعنی مقطوع یعنی ثواب غیر قطع کیا گیا
جو کہ ہمیشہ ہو وہ تجھکو عنایت کریگا اور بعد اسکے اوپر حبیب کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وانک اور تحقیق تو ای محمد صلعم لعلی خلق عظیم البتہ اوپر خلق عظیم
اور سخاوت بزرگ کے ہے کہ دوسرا کوئی مثل پیغمبر اس صفت میں شریک نہیں ہے اسواسطے کہ تو اپنی قوم سے ان باتوں کا متحمل ہوا ہے کہ دوسرا آدمی کو انکی برداشت کی قوت
نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اخلاق عظیم سے بیچ ان الفاظ کے سب سے بعض بزرگ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ کسیکا خلق مثل خلق محمدی کے نہیں ہے کہ آنحضرت نے اپنے تئیں بالکل حق کے
سپرد کر دیا تھا اور تمام مخلوقات انکی نظر میں خلق اللہ حقیر ہو گئے تھے اور شب معراج جمیع اشیا کو اسکے پیش نظر کیا اسکی نظر میں سب ہیچ معلوم ہوا اور اسکو کوئی مقصود سوا
ذات خدا کے نہ تھا اور منقول ہے کہ خلق حضرت کا یہ تھا کہ مودب آداب خدا تھے اور اسواسطے حضرت نے فرمایا تھا کہ ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی ادب سکھلایا مجھکو پروردگار
میرے نے پس نیک کیا ادب سکھلانا میرا اور کہتے ہیں کہ خلق عظیم حضرت کا یہ تھا کہ ظاہر میں خلق کے ساتھ خلق عظیم کے ساتھ پیش آتے تھے اور باطن میں حق کیطرف متوجہ

ابن عباس سے منقول ہے کہ ایکروز رسول خدا مسجد میں بیٹھے تھے اور اصحاب حضرت کے گرد بیٹھے تھے ایک اعرابی یعنی جنگل کا رہنے والا آدمی مسجد میں داخل ہوا اور ایک
سوسمار یعنی گوہ اپنے دامن میں لیے تھا حضرت سے کہنے لگا کہ اے محمد تو جادوگر اور دروغ گو ہے صحابہ نے ارادہ کیا کہ اسکو مار ڈالیں حضرت نے منع کیا اور اعرابی
سے فرمایا کہ اے بھائی عرب تو کسکو چاہتا ہے کہا کہ محمد جادوگر جھوٹے کو فرمایا کہ محمد میں ہوں لیکن جادوگر اور جھوٹا نہیں ہوں بلکہ رسول خدا کا ہوں اعرابی نے کہا کہ
قسم ہے لات اور عزیٰ کی کہ یہ تیرا جمال و شان و شوکت مانع نہ ہوتی تو میں اپنی شمشیر کو تیرے خون سے آلودہ کرتا اور قسم ہے خدا کی میں تجھ پر ایمان نہ لاؤنگا جب تک کہ
یہ گوہ تجھ پر ایمان لائے پس گوہ کو نکالکر باہر ڈالدیا حضرت نے فرمایا کہ اے سوسمار اسنے جواب دیا کہ لبیک یا رسول خدا فرمایا حضرت نے کہ میں کون ہوں کہا کہ تو رسول
خدا کا ہے اسیوقت اس اعرابی کے دلمیں تاثیر پیدا ہوئی اور ایمان لایا اور بعد تصدیق کے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ اور کہا کہ
یا رسول خدا جسوقت میں مسجد میں داخل ہوا تو تیرے برابر کسیکو دشمن نہ رکھتا تھا اور اب تیرے برابر میں کسیکو دوست نہیں رکھتا ہوں اور منقول ہے خلق عظیم کی
تفسیر میں کہ ایکروز رسول خدا اصحاب کے ساتھ مدینہ میں پھرتے تھے دیکھا کہ ایک بڑھیا ایک کنوئیں پر پانی بھرنے کو بیٹھی ہے لیکن ضعف اور پیری کے سبب سے پانی کنوئیں پر
سے نہیں کھینچ سکتی تھی حضرت اسکے پاس گئے اور فرمایا کہ اے بڑھیا میں تیرے واسطے پانی کھینچوں کہا کہ اگر کھینچے تو اے فرزند خدا تجھ پر رحم کرے پس
حضرت کنوئیں پر گئے اور ڈول کنوئیں میں ڈالکر پانی نکالا اور اسکی مشک کو پُر کردیا اور دوش مبارک پر اس مشک کو رکھا اور بڑھیا سے فرمایا کہ تو آگے آگے
چل اور اپنے خیمہ کو دکھلا دے اور ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اصحاب میں سے اسنے ہر چند کہا کہ اس مشک کو میں لیجاؤں حضرت نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ میں اولیٰ ہوں
امت کا بار کھینچنے کے واسطے پس وہ بڑھیا آگے آگے جاتی تھی اور رسول خدا اسکے پیچھے مشک اٹھائے ہوئے جاتے تھے یہاں تک کہ اسکے خیمہ کے دروازہ پر پہنچے اور مشک کو
زمین پر رکھدیا اور وہاں سے چلے گئے اور بڑھیا خیمہ کے اندر گئی اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ مشک کو باہر سے اٹھا لاؤ انہوں نے کہا کہ اے مادر تو اس مشک کو
یہاں کیونکر لائی کہا کہ ایک مرد شیرین گفتار گندم رنگ خوبصورت نیک اور خوشخو میرا پانی لیکر آیا انہوں نے پوچھا کہ وہ کہاں گیا کہا کہ وہ چلا گیا پس وہ دوڑے اور
انہوں نے حضرت کو پہچانا اور پاؤں پر گر پڑے اور حضرت کو اپنے خیمہ کے قریب لائے اور اپنی ماں سے کہا کہ یہ وہ مرد ہے کہ شب و روز جسکی دیدار کی مشتاق
تھی اور آرزو کرتی تھی اور جسکی محبت کا دم مارتی تھی بڑھیا خیمہ سے باہر نکلی اور وہ آگے بیٹے حضرت کے قدموں پر گر پڑی اور بہت روئی اور کہا کہ یا رسول خدا
مجھ سے بڑی گستاخی ہوئی اور میں نے حضرت کو پہچانا نہیں تھا اور میں نے تکلیف دی کہ مشک کو باہر لائے رسول خدا نے اسکو تسلی دی اور اسکے اور اسکے بیٹوں کے حق میں دعا
فرمائی پس جبرئیل نازل ہوا اور یہ آیت لائی کہ وانک لعلی خلق عظیم اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہے کہ ایکروز رسول خدا صلعم کے بدن میں کچھ حرارت ظاہر ہوئی اور وہ
روز حفصہ کی نوبت کا تھا عائشہ نے ایک قدح شیر کا لونڈی کے ہاتھ رسول خدا کے پاس بھیجا اور حضرت اسوقت حفصہ کے پاس بیٹھے تھے وہ لونڈی جسوقت قدح کو
لیگئی تو حفصہ نے کہا کہ کس نے بھیجا ہے لونڈی نے کہا کہ عائشہ نے رسول خدا کے پاس بھیجا ہے حفصہ یہ سنکر غصہ ہوئی اور کہا کہ عائشہ مجھ پر سرکشی کرتی ہے اور
بلندی مجھ پر چاہتی ہے کیا مجھکو نہیں جانتی کہ میں بڑے باپ کی بیٹی ہوں اور مجھکو وہ نسبت نہیں ہے پس اٹھی اور قدح کو لونڈی کے ہاتھ سے لیکر زمین پر پھینکدیا
آتش غضب میں زمین پر گر پڑا اور وہ قدح پارہ پارہ ہوگیا رسول خدا نے اس قدح کے ٹکڑوں کو اٹھایا اور جو کچھ آتش غضب کی لگی تھی اسکو تسلی دی فرمایا اور اس لونڈی کے
پیچھے جاکر فرمایا کہ اے کنیز اگر عائشہ پوچھے تو کہدینا کہ میں نے اس قدح کو کھالیا ہے اور جو کچھ کہ حفصہ سے تو نے سنا ہے اور دیکھا ہے اسکا ذکر اس سے نہ کرنا کیونکہ سبب
نزاع اور فساد کا ہے اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ کوئی آزردہ ہو اور کسیطرح سے رنج پہنچے اسلئے یہ آیت نازل ہوئی کہ وانک لعلی خلق عظیم اور یہ بھی حضرت
خلق میں تمام امت کو خلق نیک کا حکم کرتے تھے چنانچہ منقول ہے کہ رسول خدا صلعم سے کسی نے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے فرمایا کہ خلق نیک اور فرمایا حضرت نے کہ نیک خلق پاک ہے جسطرح سے
پانی پاک ہے اسی نیک خلق والے کے اور وہ پاک ہاتھ میں فرشتہ کے ہے اور فرشتہ کھینچتا ہے اسکو طرف بہشت کے اور بد خلق بد پاک ہے عذاب خدا کا
پاک ہاتھ میں شیطان کے ہے اور شیطان کھینچتا ہے اسکو طرف دوزخ کے اور فرمایا حضرت نے کہ اکثر
آدمی جو بہشت میں داخل ہونگے وہ تقویٰ اور نیک خلق سے داخل ہونگے اور آگے رسول خدا اور آئمہ ہدیٰ کے خلق نیک میں بہت سی حدیثیں اور
روایتیں آئی ہیں حق سبحانہ تعالیٰ توفیق خلق نیک کی عطا کرے اور حق سبحانہ تعالیٰ رسول خدا کے دشمنوں کو جزا دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فستبصر و یبصرون یعنی پس عنقریب تو دیکھیگا

ابھی معلوم ہو جاتا ہے فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ اور دیکھینگے وہ دشمن بھی کہ تیرے رسول کے یعنی جس وقت کہ عذاب نازل ہوگا تو معلوم ہو جائیگا کہ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ کون سا تمہارا فتنہ
جنون میں مبتلا کیا ہوا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مفتون مصدر ہے یعنی معلوم ہو کہ ساتھ کس کے تم میں سے جنون ہے یعنی جس وقت نازل ہوگا عذاب تب معلوم ہوگا کہ کس
کو ہم میں سے یا تم میں إِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار تیرا هُوَ أَعْلَمُ وہی خوب جانتا ہے اور زیادہ عالم ہے بِمَنْ ضَلَّ ساتھ اس شخص کے کہ گمراہ ہوا ہے
عَنْ سَبِيلِهِ راہ اس کی سے کہ وہ راہ حق ہے اور حقیقت میں وہی دیوانہ ہے وَهُوَ أَعْلَمُ اور وہی زیادہ عالم ہے بِالْمُهْتَدِينَ ساتھ ہدایت پانیوالوں کے
کمال عقل کے ساتھ کہ وہ مومن ہیں اس کلام میں مومنین کو وعدہ نجات کا ہے اور کفار کو وعدہ عذاب کا اور حاکم ابو القاسم حسکانی نے روایت کی ہے ضحاک سے کہ جس وقت
دیکھا قریش نے پیغمبر کو مقدم رکھنا علی کا اور اظہار عزت اور فضیلت کا بڑھانا تو انہوں نے علی کی مذمت میں باتیں اپنی اظہار کیں اور کہا کہ پیغمبر علی
کی محبت میں دیوانہ ہو گیا ہے حق تعالی نے یہ سورہ نازل کیا اور فرمایا کہ اے محمد تو دیوانہ نہیں ہے بلکہ خلق عظیم کے ساتھ ہے اور خدا جانتا ہے ان لوگوں کو کہ گمراہ
ہوئے ہیں راہ سے [illegible] جو کہ محمد اور علی کے حق میں بیہودہ باتیں کہتے ہیں اور خدا جانتا ہے راہ ہدایت پانیوالوں کو یعنی علی بن ابی طالب کو اور محمد بن [illegible] سے روایت
کی ہے کعب بن عجرہ اور عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا کی مجلس مبارک میں حاضر تھے ایک شخص نے علی بن ابی طالب کے حال سے سوال کیا اور فضائل
اور مراتب ان سے دریافت کیے رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب اسلام میں تم سب سے مقدم ہے اور کوئی مرد ان سے پہلے ایمان نہیں لایا
ہے اور ایمان علی کا تمہارے ایمان سے زیادہ ہے اور علم اس کا تمہارے علم سے بہت افزوں ہے اور حلم اس کا تمہارے حلم سے غالب ہے اور غصہ اس کا دین میں اور شرع کے احکام میں
تمہارے غصہ سے زیادہ ہے اور [illegible] اور علم اس کا سب سے ہے اور تعلیم کرنیوالا اس کا میں ہوں اور اپنے علوم اور راز اپنے اس کے سینے میں رکھے ہیں اور میرے دین کا [illegible]
سفر میں اور وہ خلیفہ میرا [illegible] دنیا میں [illegible] کہتا ہے کہ کلام رسول خدا صلعم کا جس وقت یہاں تک پہنچا تو بعضے منافقوں نے
کہا کہ علی بن ابی طالب نے محمد کو اپنی محبت میں فریفتہ کیا ہے یہاں تک کہ اس کے حق میں کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی [illegible] اس کے [illegible] اپنی فرات کی جگہ
مقرر کیا ہے اس وقت کہ لوگوں کا یہ حال تھا تو خدا تعالی نے واسطے تسلی خاطر اقدس رسول خدا کے یہ آیت نازل کی کہ تو ایسا نہیں ہے جیسے یہ منافقین کہتے ہیں اور خطاب
کرتا ہے اپنے حبیب کی طرف فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ پس نہ فرمانبرداری کر تو جھٹلانیوالوں کی یعنی مشرکین کی کہ توحید کو خدا کی جھٹلاتے ہیں اور تیری
نبوت کا انکار کرتے ہیں اور تجھ کو اپنے باپ دادوں کے دین کی طرف بلاتے ہیں [illegible] وَدُّوا دوست رکھتے ہیں وہ اور چاہتے ہیں کہ لَوْ تُدْهِنُ
اگر نرمی کرے تو ان کے ساتھ اور شرک سے ان کو تو منع نہ کرے تو فَيُدْهِنُونَ پس نرمی کریں وہ بھی اور دین حق پر طعنہ نہ کریں اور یہ کہ دوست رکھتے ہیں
کہ تو بھی موافقت کرے شرک میں کہ کبھی تو ان کے معبود کی پرستش کرے تو وہ بھی تیرے ساتھ نرمی کریں وَلَا تُطِعْ اور نہ فرمانبرداری کر تو كُلَّ حَلَّافٍ ہر بہت
اور جھوٹی قسم کھانیوالے کی کہ بے پروائی سے ہر طرح کی قسم کھاتا ہے اور مراد اس سے ولید بن مغیرہ ہے کہ وہ بیباک اور ناپاک تھا جھوٹی قسم کھاتا مَهِينٍ خوار اور
حقیر اور خفیف عقل اور تدبیر میں اور رائے کہ آدمیوں کی نظروں میں وہ خوار تھا هَمَّازٍ بہت عیب کرنیوالا لوگوں کا پیٹھ پیچھے اور طعنہ کرنیوالا آدمیوں کو مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ
بہت چلنیوالا ساتھ چغل خوری کے درمیان آدمیوں کے یعنی ایک کی بات اس سے کہتا تھا اور اس کی بات اس سے کہتا تھا اور سبب درمیان آدمیوں کے نزاع ڈالدیتا تھا اور کہتے
ہیں کہ وہ ولید بن مغیرہ تھا اور یہ سب اوصاف اس کے ہیں مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ بہت منع کرنیوالا خیر کا واسطے نیکی کے یعنی اپنے مال کو لوگوں سے منع کرتا تھا اور
کسی کو کچھ نہیں دیتا تھا مستحق کو نہ غیر مستحق کو [illegible] اور یا یہ کہ منع کرنیوالا ایمان کا ہے کہ جو بہترین اعمال ہے اور کہتے ہیں کہ ولید بڑا
مالدار تھا اور دس اس کے بیٹے تھے ان سے کہتا تھا کہ جو کوئی تم میں سے اسلام کو قبول کرے گا اس کو کچھ نہ دوں گا اور کہتے ہیں کہ مال اپنا رسول خدا کے پیش کرتا تھا تاکہ وہ حضرت اپنے
دین سے پھر جائیں اور [illegible] اپنی کچھ نہیں دیتا تھا مُعْتَدٍ حد سے گزرنیوالا ظلم میں أَثِيمٍ بہت گناہ کرنیوالا یا زناکار عُتُلٍّ بد خو بد مزاج
سخت دل ترش رو اور بعضے کہتے ہیں کہ عتل وہ شخص ہے کہ لوگوں کو بہانہ کرکے قید اور عذاب میں ڈالے اور بعضے کہتے ہیں کہ عتل وہ شخص ہے کہ بہت کھاتا ہو اور بہت
پیتا ہو [illegible] بَعْدَ ذَٰلِكَ پھر ان عیبوں کے بعد [illegible] زَنِيمٍ
حرامی ہے کہ باپ اس کا معلوم نہیں ہے اور [illegible] فرمایا کہ جس کی کوئی اصل نہ ہو یعنی ولد الزنا ہو اور کہتے ہیں کہ ولید [illegible] بزرگ ہوا تھا اور مغیرہ [illegible]

بعد اٹھارہ برس کی عمر ہونیکے اسکو اپنے اور باندھ لیا اور اسکو بیٹا کر لیا تھا اور منقول ہے کہ یہ صفت اسکی کوئی نہیں جانتا تھا یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی اور بعضی تفسیر میں لکھا ہے کہ جسوقت حضرت نے یہ آیت قریش کی مجلس میں پڑھی تو ولید جو عیب کہ اس آیت میں مذکور ہیں اپنے میں جانتا تھا مگر حرامی ہونیکو نہیں جانتا تھا اور جی میں کہتا تھا کہ میں سردار قریش کا ہوں اور باپ میرا مغیرہ مشہور اور معروف ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ محمد جھوٹ نہیں کہتا ہے معلوم نہیں یہ امر کیونکر ہے غضبناک ہوکر مجلس سے اٹھا اور شمشیر برہنہ کرکے اپنی ماں کے پاس آیا اور اسکو بہت ڈرایا اور کہا کہ راست راست بیان کر تب اسنے کہا کہ باپ تیرا اعور تھا وہ قابل نہ تھا اور اسکے بھائی کے بیٹے بہت تھے انہوں نے اسکی میراث پر نظر ڈالی تھی اور کہتے تھے کہ اسکے بعد ہم مالک ہونگے مجھکو یہ کار شاق ہوا تب اپنے غلام کو رغبت دلا کر اس سے وہ فعل کرایا جو کہ مرد عورت سے کرتے ہیں اور تو فرزند اسی غلام کا ہے اور مشہور ہے کہ زنا کے نطفہ سے افعال بد ظہور ہوتے ہیں اور اسیواسطے حدیث میں آیا ہے کہ ولد الزنا بہشت میں داخل نہ ہوگا اور یہ حکم غالبا اسکے ہے یعنی ولد الزنا غالبا ایسا ہوگا کہ بہشت میں نہ جاوے اور منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں جواظ اور نہ جعظری اور نہ عتل زنیم راوی نے پوچھا کہ جواظ کون ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ بہت جمع کرنیوالا مال کا اور منع کرنیوالا اسکا آدمیوں سے پھر پوچھا کہ جعظری کون ہے فرمایا کہ بدخو اور سخت مزاج اور سنگدل پھر پوچھا کہ عتل زنیم کون ہے فرمایا کہ فراخ شکم بدخلق اور بہت کھانیوالا اور بہت پینے والا اور ستمگار ظالم پیشہ اور یہ تفسیر زنیم ولد الزنا کی ہے واسطے کہ ولد الزنا اکثر ایسا ہوتا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے عتل زنیم کی تفسیر میں صحیح اور قوی بدن اور بہت کھانیوالا اور پینے والا جو کچھ ہاتھ لگے اور ستمگار اور مردم آزار اور فراخ شکم خلاصہ یہ کہ ولید میں یہ تمام عیب ہیں ان کان سبب اسکے ہے وہ ذا مال صاحب مال کا وبنین اور بیٹوں کا یعنی کثرت مال اور اولاد اسکی بری فرمانبرداری سے اسکو منع کرتی ہے اور یہ علت ہے لا تطع کی اور ایک یہ صفت اسکی ہے اذا تتلی علیہ آیاتنا قال اساطیر الاولین جب پڑھی جاتی ہیں اسپر آیتیں ہماری تو کہتا ہے کہ قصے پہلوں کے ہیں کہ جنکی کچھ اصل نہیں ہے یعنی اپنی مال اور اولاد کے غرور سے ہماری آیتونکو جھٹلاتا ہے سنسمہ قریب ہے کہ نشان داغ کرینگے ہم اسکے یعنی ولید بن مغیرہ کے علی الخرطوم اوپر ناک کے کہ سب اعضا میں بزرگ ہے اور یہ کنایہ ہے طرف نہایت رسوائی اور خواری اسکی کے یعنی اسکو خوار اور ذلیل کرینگے ہم اور کوئی اسطرح کسی پر پوشیدہ نہیں ہے جیسے کہ داغ ناک کا کہ باعث فضیحت اور خواری کا ہے اور اسکو کوئی طرح پوشیدہ نہیں کر سکتے ہیں اور ناک پر داغ کرنا اسواسطے فرمایا کہ چہرہ سب اعضا میں اشرف ہے اور ناک چہرے میں افضل ہے اور ناک کو خاک پر رگڑنا اور داغ کرنا ذلت اور خواری سے مراد لاتے ہیں اور جسوقت آدمی تکبر کرتا ہے تو ناک چڑھاتا ہے پس داغ دینا ہے ناک پر باعث فضیحت زیادہ تکبر کا اور موجب حاصل ہونیکے رسوائی اور خواری کا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد اس داغ سے زخم شمشیر کا ہے کہ جو روز جنگ بدر اسکی ناک پر لگا تھا اور اثر اسکا ہمیشہ باقی رہا جبتک کہ وہ زندہ تھا اور بسبب اسکے نہایت خجل اور شرمندہ تھا خدا تعالی فرماتا ہے کہ انا بلوناهم تحقیق کہ ہمنے آزمایا ہے ان مکہ والونکو بلا میں قحط کے کہ قحط انپر نازل کیا بعد اسکے کہ انکو کثرت سے نعمت اور دولت دی تھی اور انہوں نے اسکی ناشکری کی اور یہ بلا انکے پیغمبر کی دعا سے نازل ہوئی چنانچہ کہتے ہیں کہ جنگ احد میں اکثر مسلمان شہید ہوئے اور حضرت حمزہ نے بھی عزت شہادت کا پایا تو رسول خدا صلعم نہایت دلتنگ ہوئے اور دعا کی کہ خداوندا انکو قحط میں مبتلا کر مثل قحط زمانہ یوسف کے پس خدا نے یہ دعا حضرت کی قبول کی اور فرمایا کہ تحقیق آزمایا ہمنے یعنی معاملہ آزمانیوالونکا سا کیا ہمنے انسے بلا قحط میں مانند اسکے کما بلونا جیسے آزمایا ہے اصحاب الجنۃ صاحبوں باغ کو اور باغ والونکو قصہ ابن عباس سے اسطرح منقول ہے کہ کہا ابن عباس نے کہ ایک قوم اہل سنت کی بیان کرتی ہیں کہ اگر بندہ گناہ کرے تو اسکے سبب سے رزق سے محروم ہوجاتا ہے ابن عباس نے فرمایا کہ قسم ہے اس شخص کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اسکے کہ یہ امر کتاب خدا میں آفتاب سے زیادہ روشن ہے چنانچہ خدا تعالی نے سورہ ن والقلم میں بیان کیا ہے کہ ایک شخص تھا کہ اسکا ایک باغ تھا اور وہ صروان میں رہتا تھا اور صروان صنعا سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے اور وہ شخص جبتک کہ حق بیماروں کا حق اسکے میوہ میں سے ادا نہیں کر لیتا تھا تب میوہ اسکا گھر میں نہیں لاتا تھا اور جب میوہ تیار ہوتا تھا تب سوا حق فقرا کے … اور رستہ پر جو اسکا باغ تھا مسافر ونکو میوہ کھانے سے منع نہیں کرتا تھا اور خوشے جو درختوں سے جھڑ کر گرتے انکو کھلاتا تھا وہ مر گیا تو اسکے بیٹے اس باغ کے مالک ہوئے اور اسکے تین بیٹے تھے اور بعضی روایت میں پانچ لکھے ہیں جس سال وہ شخص مر گیا تو

اُس باغ میں میوہ کی کثرت سے ظاہر ہوا کہ پہلے اس سے کبھی ایسا نہ ہوا تھا وہ سب بھائی اُس باغ میں پہنچے تو بڑی خوشی ہوئی وہ میوہ دیکھا کہ پہلے اس سے کبھی نہ دیکھا تھا اپنے باپ
کی زندگی میں پس جس وقت انہوں نے کثرت سے وہ میوہ دیکھا تو حرص کر گئے اور نیتوں میں انکی فرق آگیا اور آپس میں کہنے لگے کہ باپ ہمارا بوڑھا ہو گیا تھا اور
بڑھاپے کے سبب سے اُسکی عقل جاتی رہی تھی پس چاہیے کہ عہد کریں ہم آپس میں کہ اس سال میں کسی مسکین کو کچھ نہ دیویں یہاں تک کہ ہم تونگر اور مالدار ہو جاویں سب بھائی
اس عہد پر راضی ہو گئے مگر ایک شخص راضی نہ ہوا اور وہ بھائی منجھلا تھا جسکو خدا نے فرمایا کہ قال اوسطہم الم اقل لکم لولا تسبحون لوگوں نے پوچھا کہ اے ابن عباس یہ
بھائی سن میں اوسط تھا فرمایا کہ نہیں وہ چھوٹا تھا لیکن عقل میں سب سے بڑا تھا اور اوسط سو بہتر کو خدا نے فرمایا ہے کہ اوسط القوم خیرہم یعنی میانہ قوم کا بہتر اُنکا ہے
چنانچہ خدا نے فرمایا کہ جعلناکم امۃ وسطا یعنی کیا ہمنے تمکو امت بہتر اور کہا اُس نے تم باپ کے طریق پر رہو جیسا کہ وہ فقیروں کو دیتے والا تھا ایسے ہی
تم بھی دیتے رہو کہ اسی میں تمہاری سلامتی ہے الغرض بھائیوں نے اُسکی بات نہ مانی اور اُسکو خوب مارا اُسوقت اُسکو یقین ہوا کہ مجھکو یہ قتل کرینگے تو وہ بھی اُنکے مشورہ میں داخل ہو گیا اور عہد
سے قسم کھائی کہ [illegible] نہ دینگے اور قسم کھائی کہ صبح ہوتے ہی تمام میوہ کاٹکر توڑ لینگے اور انشاء اللہ تعالی نہ کہا پس مبتلا کیا انکو خدا نے اُس گناہ کی عوض اس کے
انکے باغ کو ایسا کر دیا کہ جیسے کٹا ہوا ہوتا ہے کہ جسمیں کچھ میوہ نہیں ہوتا اور بیان کیا خدا نے کہ مثل رات کے سیاہ کر دیا پس خدا تعالی نے انکے قصے کی نبی کو
خبر دی اور فرمایا کہ انا بلونٰہم کما بلونا اصحاب الجنۃ یعنی تحقیق آزمایا ہمنے انکو جیسے آزمایا صاحبوں باغ کو اذ اقسموا یعنی جسوقت قسم کھائی اُن
باغ والوں نے فقیروں سے پوشیدہ ہو کر لیصرمنہا البتہ کاٹینگے میوہ اُسکو مصبحین یعنی جسوقت کہ صبح کرینگے ہو نگے یہ حال واقع ہوا [illegible]
قسم کھائی کہ ہم اپنے باغ میں جا کر میوہ کاٹ لینگے ولا یستثنون نہ استثنا کیا یعنی ان شاء اللہ تعالی کہا انہوں نے جسوقت قسم کھائی تھی کہ
صبح کو ہم سب کا میوہ توڑ لینگے اور بعضے کہتے ہیں مراد استثنا سے یہ ہے کہ نہ استثنا کیا انہوں نے اُس حصے کا جو فقیروں کے واسطے باپ نکالا کرتا تھا اور اُس میں سے نکالکر فقیروں کو دیتا تھا
اور یا یہ کہ تعریف خدا کی نہ کی انہوں نے اور شکر اُس نعمت کا ادا نہ کیا فطاف علیہا پس پھر گیا اوپر اُس باغ کے طائف ایک پھرنیوالا یعنی عذاب
من ربک پروردگار تیرے کی طرف سے وہم نائمون اور جسوقت کہ وہ سوتے تھے اپنے گھروں میں وہ ایک آگ تھی کہ آسمان سے نازل ہوئی
اور میوہ کو اُنکے جلا دیا اور درختوں کو خشک کر دیا فاصبحت پس ہو گیا وہ باغ اُنکا اُسی رات کالصریم مانند میوہ کٹی ہوئی باغ کے کہ جسمیں کچھ
میوہ باقی نہ رہا اور یا یہ کہ ہو گیا وہ باغ مانند رات کالی کے بسبب جل جانیکے اور یا مانند روز روشن کے بسبب خشک ہو جانے کے یا مانند ریت کے کہ جسمیں کچھ
نہ اوگتا ہو اور وہ سب بھائی اپنے باغ کے اس حال سے بیخبر تھے صبح کے وقت خوش ہوتے ہوئے اور اپنے دلوں میں خوش تھے کہ میوہ کو باغ میں جا کر توڑینگے جب خواب سے بیدار
ہوئے تو فتنادوا مصبحین پس آواز دی آپس میں ایک نے دوسرے کو مصبحین جسوقت کہ صبح کرنے والے تھے ہر ایک نے صبح کو ایک نے دوسرے کو آواز دی ان
اغدوا یہ کہ سویرے چلو علی حرثکم اوپر کھیتی اپنی کے کہ جو عبارت درخت انگور ہے پس ان کنتم صارمین اگر ہو تم کاٹنے والے
پس وہ سب بھائی اپنے گھروں سے نکلکر آپس میں مشورہ کرتے اور متفق ہوکر باغ کی طرف روانہ ہوئے فانطلقوا پس چلے وہ اپنے گھروں سے وہم یتخافتون
جسوقت کہ وہ چلے تھے باتیں کرتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی فقیر ہماری آواز کو سن پاوے اور ہمارے ہمراہ ہو لیوے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وہ آہستہ باتیں کرتے تھے اور کہتے تھے
ان لا یدخلنہا الیوم یہ کہ نہ داخل ہووے اُس باغ میں آج کے دن علیکم مسکین اوپر تمہارے کوئی فقیر کہ وہ بھی حصہ لیوے اور ہمارا حصہ نہیں
کمی ہو جاوے وغدوا اور سویرے ہی گئے وہ سب علی حرد اوپر قصد منع کرنے فقیروں کے اس گمان سے کہ اگر دن چڑھے چلینگے تو فقرا آگھیر لیوینگے سو اسیطرح وہ
اول وقت صبح کے روانہ ہوئے قادرین جسوقت کہ وہ قدرت رکھنے والے تھے اپنے گمان میں فقیروں کے منع کرنے پر اور میوہ کے توڑنے پر اور یا یہ کہ فقرا
کے منع کرنے پر قدرت رکھتے تھے اور باغ کو [illegible] ہوا تھا اور یہ قدرت کہتے تھے کہ فقرا اسکے نفع سے [illegible] اور باوجود اسکے نفع پہنچانا
اور بچانا [illegible] فلما راوہا پس جسوقت کہ دیکھا انہوں نے اُس باغ کو برخلاف اُسکے جیسے دیکھا تھا یعنی انہوں نے
اُس باغ کو سوختہ اور سیاہ دیکھا تو قالوا کہا انہوں نے انا لضالون تحقیق ہم البتہ راہ گمراہ کرنے والے ہیں باغ کے سوا اُنکی کہ یہ باغ ہمارا میووں سے
معمور تھا اور ہرا بھرا تھا اور یہ باغ ایسا نہیں کچھ نہیں اور درخت اسکے سیاہ اور سوختہ ہیں یہ باغ ہمارا نہیں اور جسوقت انہوں نے آپس میں غور اور تامل کیا اور

علامتوں کو اسکے دیکھا اور دیوار کی ہیئت دیکھی تو جانا کہ یہ باغ ہمارا ہی ہے اور اس آفت پہنچی ہوئی وقت کہنے لگے کہ ہم نہیں گمراہی ہیں بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ
بلکہ ہم بے نصیب ہیں یعنی وہ میوہ اس باغ سے اور انکی فائدہ سے منع کیے گئے ہیں اور محروم ہیں سبب محروم رکھنے اور منع کرنے فقیروں کو اور نتائج انکے کہنے کے قَالَ اَوْسَطُهُمْ کہا
بہتر انکی نے یعنی عقل میں کم جو فقیروں کے منع کرنے پر راضی نہوا تھا اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ کیا نہیں کہا تھا میں واسطے تمہارے جس وقت کہ تمنے فقیروں کے منع کرنیکا مشورہ کیا تھا
لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ کیوں نہیں پاکی ہی یاد کرتے ہو تم خدا کو اور اسکی عبادت میں مشغول ہوکر واسطے شکر اس نعمت کے اور تمنے میری بات کو نہ سنا اور خدا تعالیٰ کی ناشکری
کی کہ اسکی راہ میں فقیروں کا دینا بند کیا یہانتک کہ ان بلاؤں میں گرفتار ہوئے قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ کہا ان بھائیوں نے کہ پاک ہے پروردگار ہمارا ظلم کرنے سے
اور اپنی فعل سے ہم نادم ہوئے اور فقرا کے منع کرنے پر افسوس کیا اور پشیمان ہوئے اور کہا کہ یہ بلا جو ہم پر خدا نے نازل کی ہے اس میں ظلم اسنے ہم پر نہیں کیا ہے بلکہ ہم مستحق اسکے تھے
اور کہا کہ اِنَّا كُنَّا تحقیق کہ ہم تھے ظٰلِمِيْنَ ظلم کرنیوالے اپنی نفسوں پر فقیروں کے منع کرنے سے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ پس متوجہ کیا بعضے انکے نے عَلٰى بَعْضٍ
اور بعضے پر کہ يَّتَلَاوَمُوْنَ ملامت کرتے تھے آپس میں ایک دوسرے کو کہ کوئی کہتا تھا کہ تو منع کرتا تھا اس مشورہ کو اور تونے نہیں مانا وہ کہتا تھا کہ تیرے
نہیں سمجھا تھا تو نے کہا تھا کہ پہلے فقیروں کو منع کرنا اور وہ عذر کرتا اور کوئی خاموش تھا کہ جواب نہیں دیتا تھا اور کوئی کہتا تھا کہ تو اگرچہ خاموش تھا
لیکن دل میں اس مشورہ پر راضی تھا اسی طرح ایک دوسرے کو ملامت کرتا تھا اور نادم اور پشیمان ہوکر قَالُوْا کہا انہوں نے يٰوَيْلَنَآ اے خرابی ہماری اِنَّا كُنَّا تحقیق
ہم تھے طٰغِيْنَ حد سے گزرنے والے گناہ کرنیکی کہ فقیروں کو منع کیا اور انشاء اللہ نہ کہا اور توبہ جو باعث فتح کی ہے کہا انہوں نے
عَسٰى رَبُّنَآ قریب ہے کہ پروردگار ہمارا اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے اَنْ يُّبْدِلَنَا یہ کہ بدل دیوے ہمکو خَيْرًا مِّنْهَآ بہتر اس باغ سے توبہ
کی برکت کے سبب اور گناہ کو اقرار کرنے سے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا تحقیق کہ ہم طرف پروردگار اپنے کے رٰغِبُوْنَ رغبت کرنیوالے ہیں یعنی اسی سے امید رکھتے ہیں
ہیں اور طالب خیر کے یا رغبت کرنیوالے ہیں اسکے حکم کے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے توبہ انکی قبول کی اور دوسرا ایک باغ دیا کہ کثرت اس
خیرات اور میوہ کی یہ تھی کہ انگور کا ایک خوشہ ایک خچر کا بار تھا اور نام اس باغ کا حیوان تھا اور ابو خالد یمانی نے کہا کہ وہ کہتا تھا کہ میں نے اس باغ کا خوشہ دیکھا ہے
برابر مرد کھڑے کے تھا اور محققین کہتے ہیں کہ جو کوئی کسی بلا میں مبتلا ہو اور مال اسکا تلف ہو جاوے اور وہ شخص اس بلا کو اپنے گناہ کا بدلا سمجھے
اسکے اپنے گناہ کا اقرار کرے اور خدا کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے تو خدا اسکا بہتر اسکو عطا کرے جیسے باغ حیوان انکو بخشا اور اب بطور
خوف کے فرماتا ہے کہ كَذٰلِكَ اسی طرح جیسے کہ ان پر آیا الْعَذَابُ عذاب ہے دنیا میں وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا
اَكْبَرُ بہت بڑا ہے اس عذاب سے کہ عذاب دنیا کا فنا ہو جاتا ہے اور عذاب آخرت کا ہمیشہ ابد الآباد ہے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اگر ہیں آدمی ۱ رکوع ۳
جانتے اسکی سختی اور ہول کو دل سے یقین کرتے تو اچھا ہے کہ اس عذاب سے پرہیز کریں اور خدا تعالیٰ کے حکم سے غافل نہوں اور پرہیز گناہ کو کر دیا جاویں
اور اب متقین کا انجام بیان کرتا ہے کہ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار انکے کے ہیں آخرت میں جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ بہشتیں نعمتوں کی کہ انکی نعمتیں بغیر مشقت اور بدون خوف خطرے کے اور کسی طرح کا نقصان اور زوال نہیں اور منقول ہے کہ جس وقت یہ آیت اتری سنا کہ
مشرکین مکہ نے کہا کہ ہم مسلمانوں سے بہتر اور بلند مرتبہ ہیں اور مرفہ الحال اور فارغ البال ہیں آخرت کی نعمتوں کی لذت پاوینگے یہ کہنے لگے کہ یہ خبر اور نعمت محمد اور اسکے
اصحاب جیسی خبر دیتے ہیں خلاف واقع ہے اور اسکے واسطے یہ ہو گا اور فرض کیا کہ اگر انکے واسطے کچھ آسودگی ہوگی تو لیکن ہم جو دنیا میں خوش اور آسودہ حال ہیں
وہاں بھی انسے بہتر ہونگے اور نہایت یہ کہ اگر ہم انسے زیادہ نہونگے تو کم بھی نہونگے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ کیا پس کر دینگے ہم مسلمانوں کو
کہ اور جو کچھ حاصل ہوں كَالْمُجْرِمِيْنَ مانند گنہگاروں کے شرک اور کفر کرنیوالوں کو اور واسطے زجر اور توبیخ کے فرماتا ہے کہ مَا لَكُمْ کیا ہوا ہے تمکو
كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ کیونکر حکم کرتے ہو تم مسلمانوں اور مشرکوں کو برابر ہونیکا مرتبہ اور بزرگی میں اور یہ حکم ایسا ہے کہ گویا امر الٰہی تمہارے سپرد ہے
جیسا چاہو حکم کرو اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ یا واسطے تمہارے کوئی کتاب آسمان سے نازل ہوئی ہے کہ تم فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ بیچ اسکے پڑھتے ہو اور جانتے ہو کہ اِنَّ لَكُمْ
تحقیق واسطے تمہارے فِيْهِ بیچ اسکے لَمَا تَخَيَّرُوْنَ البتہ جو چیز کہ تم اختیار کرتے ہو تم جو کچھ چاہو حکم کرو اور جو چاہو اپنے دل کی مراد کو پہنچو اور یہ سب آرزو کرو اور یہ جگہ ان دلوں کا اور

فرماتا ہے اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ یا واسطے تمہارے عہد وپیمان ہیں قسم کے ساتھ پکی عَلَيْنَا اوپر ہمارے بَالِغَةٌ پہنچنے والے یعنی بہت تاکیدی اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
دن قیامت تک یعنی کیا ثابت ہیں واسطے تمہارے قسمیں ہم پر قیامت تک اِنَّ لَكُمْ تحقیق واسطے تمہارے ہے لَمَا تَحْكُمُوْنَ البتہ وہ چیز کہ حکم کرو تم اپنے واسطے جو
کچھ چاہو بہتر اسکا یعنی تمہارے واسطے ہم نے کیا ہے قسمیں کھائی ہیں تاکید کے ساتھ کہ تمکو ہم حاکم کرینگے قیامت کے روز تاکہ مسلمانوں سے برابر ہونیکا حکم کرو سَلْهُمْ پوچھ تو
اے محمد صلعم ان کافروں سے کہ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ کونسا انمیں ساتھ اس حکم کے زَعِيْمٌ ضامن ہے کہ آخرت میں اس حکم کے عہدہ سے برآئے اَمْ لَهُمْ یا واسطے
انکے شُرَكَاءُ شریک ہیں یعنی اور آدمی اس قول میں کہ وہ موافق انکے کہتے ہیں اور انکے دعوی پر گواہ ہیں فَلْيَاْتُوْا تو انکو چاہیے کہ لاویں بِشُرَكَائِهِمْ شریکوں اپنے کو
یہانتک کہ وہ انکی تصدیق کریں اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ اگر ہیں وہ سچے اس دعوی میں کہ مثل مسلمانوں کے انکو بھی بہشت میں جگہ ملیگی یعنی اس دعوی میں
کوئی انکا مددگار نہیں ہے جیسے کہ کتاب انکے پاس نہیں ہے کہ اس حال کی خبر دیتی ہو اور یا عہد ہو کہ خدا کے نزدیک انکو مقبول کیا ہو اور یا کوئی ضامن ہو کہ ذمہ دار اس امر کا ہو
حاصل یہ ہے کہ کوئی دلیل اور سند اس دعوی کی انکے پاس نہیں ہے بلکہ خیالات اور توہمات نفس کی پیروی ہے يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ جسدن کہ
کھولا جاویگا پنڈلی سے یہ متعلق فَلْيَاْتُوْا کے ہے یعنی یہ چاہیے کہ لاویں اس روز حاضر کریں شریکوں اپنے کو جسدن کہ اٹھایا جاویگا پنڈلی سے اور یا یہ کہ متعلق اُذْكُرُوْا مقدر کے ہے
یعنی یاد کرو تم جسدن کہ ظاہر کیجاویگی پنڈلی اور یکتا ہوگی [illegible] حقیقتیں اور چیزیں پوشیدہ کیجاویگی ظاہر ہونے یعنی جسدن کہ ظاہر ہو جاوینگے اصل اور حقیقتیں سب کاموں کے
یہانتک کہ واقف ہو جاوینگے سب ہر ایک دوسرے کے احوال ہر ایک پر اور کہتے ہیں کہ کشف ساق سے مراد سختی اس دن کی اور ہولیں یعنی جسدن کہ بہت سختی اور
شدت ظاہر ہو اور جنگ اور لڑائیوں میں سخت لڑائی جبکہ زیادہ اور سخت ہوں اور یہ وقت ہول کہ ایام دنیا کے گزر جاویں اور قیامت پیدا ہو اور ثواب اور عذاب کے
آنکھوں سے دیکھیں ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ ساعت سب ساعتوں سے زیادہ سخت ہے قیامت کے روز اور یہ وہ ساعت ہے کہ رسول خدا صلعم نے جسکی خبر دی ہے اور فرمایا کہ قیامت کے
روز خلائق کو میدان حشر میں حاضر کریں اور خدا تعالی درمیان ظالموں اور مظلوموں کے حکم کرے یہانتک کہ اگر کسینے پانی میں دودھ ملایا ہو تو اس سے کہینگے
کہ پانی سے دودھ کو جدا کرا دے یہ عذاب کی جگہ ہوگا اور ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ تمام خلائق ہمکو سنیں اور کہیگا کہ ہر گروہ اور امت اپنے پیشوا کے پیچھے جاویں
پس بت پرست بتوں کے پیچھے دوزخ میں جاوینگے اور ایسے ہی جسکسی نے غیر خدا کسیکی پرستش کی ہے مثل نمرود اور فرعون وغیرہ کے وہ لوگ انکے ہمراہ دوزخ میں جاوینگے
اور وہ لوگ کہ جنہوں نے عزیر اور عیسی کی پرستش کی ہے کہ عزیر اور عیسی کی صورت پر خدا تعالی دو فرشتے انکے واسطے پیدا کریگا اور وہ انکو دیکھکر کہینگے کہ
یہی معبود ہمارے ہیں خدا تعالی یہود اور نصاری کو حکم کریگا کہ انکو ہمراہ ان فرشتوں کے دوزخ میں لیجاؤ اور مالک [illegible] پر کر دیں باقی رہجاوینگے وہ لوگ کہ جو خدا کی عبادت
کرتے تھے مومنین اور منافقین ہیں خدا تعالی انکو جتلائے گا کہ تم کسکی پرستش کرتے تھے تو وہ کہینگے کہ خدائے حق کی اور خدا تعالی حکم کریگا کہ حجاب کو اٹھاویں
اور ایک نور انکی عظمت اور جلال کا ظاہر ہو اور سب لوگوں کو حکم سجدہ کرنیکا ہو سب مومنین سجدہ میں جاپڑینگے اور منافق اور ریاکار [illegible] قدرت سجدہ کرنیکی نہ رکھینگے اور
پشت انکی مثل چوب خشک کے ہو جاویگی اور یہ مراد ہے قول حق تعالی سے يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ اور بلائے جاوینگے وہ آدمی طرف سجدہ کے
خدا کے واسطے اور بعضے کہتے ہیں کہ بلانیوالا طرف سجدہ کے فرشتے ہیں [illegible] ہوگا کہ جسوقت یہ حال دیکھینگے تو سجدہ میں گر پڑینگے اور معالم التنزیل میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ
خدا تعالی ساق یعنی اپنی پنڈلی کو کھولیگا اور اہلسنت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ خدا تعالی اپنی صورت بندوں کو غیر صورت میں دکھلائیگا وہ کہینگے کہ تو ہمارا خدا نہیں ہے اور جسوقت
اپنی اصل صورت کو دکھلائیگا تو پہچان لینگے کہینگے کہ تو ہمارا خدا ہے حاصل یہ ہے کہ منافقین اور ریاکاروں سے سجدہ نہو سکیگا جسوقت سجدہ کے آدمیوں کو حکم ہوگا کہ تم سجدہ کرو فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ پس طاقت نہ رکھینگے وہ سجدہ کرنیکی خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ جسوقت کہ جھکنے والی ہونگی نیچی کہ آنکھیں انکی شدت ہول اور خوف سے اور آنکھوں کو
نہ کھول سکینگے اور سروں کو اوپر نہ اٹھا سکینگے وحشت سے تَرْهَقُهُمْ پہنچیگی انکو اور گھیر لیگی ذِلَّةٌ خواری سبب ندامت اور حسرت کے اور جواب خواری کا ہے وَقَدْ كَانُوْا
اور تحقیق تھے وہ دنیا میں کہ يُدْعَوْنَ بلائے جاتے تھے یعنی حکم کئے جاتے تھے اِلَى السُّجُوْدِ طرف سجدہ کرنے کے وَهُمْ سٰلِمُوْنَ جسوقت کہ وہ سلامت
اور تندرست تھے اور قدرت رکھتے تھے واسطے سجدہ کرنیکے لیکن باوجود صحت بدن سجدہ کو ترک کرتے تھے اسواسطے آج سجدہ کی حسرت اور ندامت ہے اور سجدہ انکو حاصل نہوگا
اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مراد بلائے جانیسے مؤذن کی آواز ہے یعنی حی علی الفلاح کو سنتے تھے اور نماز کیواسطے نہیں جاتے تھے اور کعب الاحبار سے روایت ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں ہے کہ

جماعت میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے سالمون کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ وہ قدرت رکھتے تھے اس امر کے کرنے کی جسکا وہ حکم کیے گئے تھے اور نکرتے تھے
اس امر سے کہ جس سے منع کیے گئے تھے اور انہوں نے بہانہ کیا تو وہ مبتلا ہوئے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ آدمی زرد مانند ہو جائیں اور
بڑی ہیبت اور وحشت انکو پہنچی اور آنکھیں انکی خوف سے پتھرا جائیں اور کھلی رہ جائیں اور دل انکے دھڑکنے لگیں اور یہ اسوقت ہو کہ دنیا میں حکم الٰہی بجا لانیکی قدرت
رکھتے تھے اور جن کاموں سے منع کیا گیا تھا اُنسے پرہیز کرنیکی طاقت رکھتے تھے انہوں نے خدا کے احکام پر عمل نہیں کیا اور حدود الٰہی کو کان نہ لگایا لیکن جانا اور کہ جسکی تفسیر
جوان خبر کو جیسا کہ ہمیشہ راہ عناد اور تمسخر سے تو خاطر اقدس سے ملال دور کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے رسول خدا کی تسلی کے واسطے فرمایا فَذَرْنِي
پس چھوڑ دو مجھکو وَمَنْ يُكَذِّبُ اور اسشخص کو جو جھٹلاتا ہے بِهَٰذَا الْحَدِيثِ اس بات کو یعنی قرآن یا روز قیامت کی خبر کو یعنی
مجھکو اور اسکو چھوڑ دو اور اسکا امر مجھ پر چھوڑ دو اور تو خاطر اپنی جمع رکھ کہ میں اسکو سزا دونگا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ جلد ہے کہ ہم انکو درجہ بدرجہ
اور مرتبہ بمرتبہ گناہ میں مہلت دیکر اور صحت بخشکر اور نعمت زیادہ کر کے کہ وہ گناہ میں مشغول ہوں اور ہم انکو درجہ بدرجہ عذاب کی طرف لے جائیں
اور جس گناہ کا انجام نہیں جانتے اسکی ترقی کریں مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ اس جگہ سے کہ نہیں جانتے کہ یہ نعمت وقت عطا کریں ہم انکو
کہ وہ اسکو فضیلت اپنی جانکر مغرور ہوں اور نہیں سمجھتے کہ یہ نعمت کا عطا کرنا ہمارا استدراج ہے اور انکے حق میں بہتر نہیں
عذاب میں گرفتار کریں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے ایک نعمت اسکو حاصل ہوتی ہے اور وہ استغفار کو بھول جاتا ہے
پس یہ ہے استدراج یعنی آہستہ آہستہ عذاب کی طرف لے جانا وَأُمْلِي لَهُمْ اور مہلت دیتا ہوں انکو دنیا میں اور دراز کرتا ہوں
عمر انکی کہ یا وجود عطا کرنے صحت اور نعمت کے جلدی انکو عذاب میں نہیں پکڑتا تاکہ وہ زیادہ گناہ کریں إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ تحقیق کہ
عذاب میرا استوار اور مضبوط ہے کہ جسکو کوئی دفع نہیں کر سکتا ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ اسکو روک سکے اور میری تدبیر کا نام کید
رکھا گیا کہ وہ کید کی صورت میں ظاہر ہے اور فرمایا أَمْ تَسْأَلُهُمْ کیا سوال کرتا ہے تو ان سے أَجْرًا مزدوری کا رسالت کی بابت
فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ پس وہ تاوان مزدوری کی وجہ سے مُثْقَلُونَ گراں باری میں ہیں یعنی گرانی کے سبب سے تیری طرف متوجہ نہیں ہوتے اور ایمان کو
قبول نہیں کرتے ہیں أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ یا نزدیک انکے غیب ہے یعنی لوح محفوظ ہے کہ اس میں غیب کی خبریں ہیں فَهُمْ يَكْتُبُونَ
پس وہ لکھتے ہیں اس میں سے جو کچھ حکم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تیرے برابر ہیں اور محتاج نہیں تیری اطاعت کے اور فرمایا
نگر یہ محض عناد کی جہت سے ہے فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ پس صبر کر اے محمد صلعم واسطے حکم پروردگار اپنے کے کافروں کی مہلت میں
تیری ایذا رسانی پر اور تو یہ کہتے ہیں کہ آم یعنی الٰہی ہے یعنی صبر کر کہ پروردگار تیرا تیری نصرت کریگا اور
وَلَا تَكُنْ اور نہ ہو تو عذاب کے طلب کرنے میں جلدی کرنے اور تنگ دلی میں کَصَاحِبِ الْحُوتِ مانند صاحب
یعنی یونس علیہ السلام کے جو اپنی قوم پر غضب کر کے جلدی سے نکل گیا اور صبر نہ کیا اور طاقت صبر کی نہ رکھی
کی خدا نے انکو مچھلی میں مبتلا کیا تاکہ بلندی مرتبہ انکا آخرت میں ظاہر ہو اور مچھلی کے پیٹ میں خدا تعالیٰ سے فریاد کی
پس تو بلند مرتبہ پیغمبر ہے کہ صبر کر إِذْ نَادَىٰ یاد کر جبوقت کہ پکارا یونس نے مچھلی کے پیٹ میں پروردگار اپنے کو
وَهُوَ مَكْظُومٌ درحالیکہ وہ غصہ میں بھرا ہوا تھا اور غم سے پُر تھا اور کہا لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَوْلَا أَنْ
تَدَارَكَهُ اگر نہ پالیا ہوتا اسکو نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ نعمت نے پروردگار اسکے کی جانب سے کہ دعا اسکی قبول کی اور مچھلی کو حکم ہوا کہ دریا کے
کنارے پر ڈالدے لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ تو ڈالا جاتا وہ یونس جنگل خالی میں اور وَهُوَ مَذْمُومٌ اور وہ ملامت کیا گیا ہوتا اور
پس رحمت خدا کی اسکے حال کی شامل ہوئی اور اسکو ملامت کے گناہ سے بچا لیا فَاجْتَبَاهُ
رَبُّهُ پس برگزیدہ کیا اسکو پروردگار اسکے نے نبوت اور رسالت میں فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ پس کیا اسکو صالحین میں

گروہ میں لکھا اور انکی ثابت قدمی کا حکم فرمایا اور ہمیشہ وحی بھیجنا جاری رکھا اور ایک بار ٹھہر کر کے بعضے لوگوں کو محروم نہ کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت
رسول خدا نے قوم ثقیف کے واسطے بد دعا کرنا چاہا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ صبر کرو اور دعا کو توقف میں ڈالو کہ اس کام میں صبر سے درست ہو جائیں گے اور انکی برکت سے مقاصد دنیا اور
آخرت کے حاصل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوتاہ نظران بنی اسد کی ایک جماعت نے کہ چشم بد پہنچانے کے ساتھ مشہور تھی طلب کیا کہ رسول خدا کو چشم بد پہنچاویں اور ان میں بہت
وعدہ کرتے ہم تم کو سو قدر دیں گے اور یہ بھی انکی ایسی تھی کہ اگر ارادہ گوشت کھانیکا لیتے تو لونڈی کو کہتے کہ زنبیل لیکر ہمارے ہمراہ چل اور وہ باہر نکلکر اگر کوئی اونٹ یا گاؤ
یا گوسفند فربہ پاتے تو کہتے کیا اچھا ہے یہ اور ایسا ہم نے نہیں دیکھا اسی وقت وہ گر پڑتا اسکا مالک اسکو اگر ذبح کرتا تو یہ لوگ اس میں سے حصہ لیتے اور کہتے ہیں کہ اگر ارادہ کسی کی ہلاک
کرنیکا لیتے تو تین روز تک کچھ نہ کھاتے اور بعد اسکے نظر اسپر ڈالتے اسی وقت وہ مر جاتا اور کہیں ایک روز دیکھا کہ جب وہ نظر ڈالتا تو اسی وقت وہ گر پڑتا یا مر جاتا یا مقتول ہوتا
اور اس مرد کو خیمہ سے باہر نہیں نکالتے تھے اور خیمہ میں دلگاتا ہوا خیمہ کو اٹھاتا تاکہ وہ نظارہ کرلے پس تو وہ لوگ آئے اور رسول خدا صلعم کے سامنے کھڑے ہوئے اور وہ
حضرت قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور وہ لوگ حضرت کی طرف نگاہ کرتے تھے اور کہتے تھے کیا فصیح ہے اور کیا خوب صوت ہے کہ ایسا ہم نے نہیں دیکھا ہے فصاحت اور بلاغت
اور خوبی صوت میں اسی تیزی اور خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو انکی چشم بد سے محفوظ رکھتا تھا اور یہ آیت نازل کی کہ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور تحقیق قریب تھا
وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور یہ اِن مخففہ ہے اِنّ مثقلہ سے اور تقدیر اسکی یہ ہے اِنّہ یعنی اور تحقیق قریب تھا وہ لوگ کہ کافر ہوئے لَيُزْلِقُوْنَكَ البتہ پھسلا دیں وہ تجھکو اور
ہلاک کریں بِاَبْصَارِهِمْ ساتھ آنکھوں اپنی کے لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ جس وقت کہ سنا انہوں نے قرآن کو تجھ سے وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے تھے وہ سرکشی کی
حیرت اور تعجب سے کہ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ تحقیق وہ مرد دیوانہ ہے کہ خلاف عادت اس قسم سے ہوتا ہے یا اسکے پاس جن ہے کہ اسکو تعلیم کرتا ہے وَمَا هُوَ اور
الربع حال یہ ہے کہ نہیں ہے وہ قرآن اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ مگر نصیحت واسطے عالم کے لوگوں کی یا یہ کہ نہیں ہے محمد مگر شرف واسطے عالم کے لوگوں کی یاد دلانیوالا ہے
احکام خدا کا انکی واسطے اور دوسری وجہ منقول ہے کہ رسول خدا مسجد میں بیٹھے ہوئے قرآن پڑھتے تھے اور یہ جماعت چشم زنوں کی مسجد کے باہر کھڑی ہوئی انتظار کرتی تھی کہ
وہ حضرت مسجد کے باہر نکلیں تو چشم بد پہنچاویں پس آفت پہنچانے میں جبرئیل آئے اور یہ آیت لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ اس آیت کی تلاوت فرمایا کرو کہ انکی چشم بد سے محفوظ رہو پس حضرت نے یہ
آیت پڑھی اور مسجد سے باہر نکلے اور جس وقت نظر انکی حضرت کے چہرہ مبارک پر پڑی تو سب اندھے ہوکر زمین پر گر پڑے اور وہ حضرت سلامتی کیساتھ اپنے گھر کی طرف تشریف لیجا کر چلے گئے
اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ چشم بد اونٹ کو دیگ کے پاس پہنچاتی ہے اور مرد کو قبر میں اور اسما بنت عمیس سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ فرزندان
جعفر کو چشم زخم پہنچتی ہے کوئی فعل اور منتر انکی واسطے لکھوں فرمایا ہاں اگر کوئی چیز قدر پر سبقت کرتی اور غالب ہوتی تو وہ چشم زخم ہوتا اور فرمایا ہے رسول خدا
صلعم نے کہ نہیں ہے افسوں مگر چشم زخم سے اور حیوان نیش دار سے اور حسن بصری سے منقول ہے کہ دوا چشم زخم کی نہیں ہے مگر تلاوت اس آیت کی اور منقول ہے کہ ایک روز
رسول خدا صلعم کا گذر بقیع میں ہوا فرمایا کہ محمد اس وقت کہ ان اہل قبور کی چشم زخم سے موئے ہیں اور علماء کا چشم زخم میں اختلاف ہے بعضے تو کہتے ہیں کہ اسکی کچھ اصل
نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ممکن ہے اور ہو سکتا ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے کہ ہو سکتا ہے اور جو علماء کہ اسکو ممکن نہیں جانتے ہیں وہ اس آیت کے معنی کی توجیہ کرتے ہیں کہ مقصود یہ ہے
کہ کفار زیادتی عداوت اور شدت بغض سے جو تیری طرف نگاہ کرتے ہیں تیرے قدم کو اس نظر سے پھسلا دیں اور تجھکو زمین پر گرا دیں اور ہلاک کریں جس وقت کہ تو
قرآن کی تلاوت کرتا ہے یعنی انکا سننا موجب اور بغض کا ہوتا ہے اور تیری حقارت کرتے کہتے ہیں کہ یہ البتہ دیوانہ ہے سُوْرَةُ الْحَاۤقَّةِ یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں
باون آیتیں ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سورۃ الحاقہ کو بہت پڑھو کہ اسکا پڑھنا فرائض اور نوافل میں مستحب ہے ایمان کا ساتھ خدا اور رسول کے اور اسکا پڑھنے
والے کا ایمان ہرگز زائل نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ بہشت میں رتبہ بلند اور درجہ ارجمند کو پہنچے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَلْحَاۤقَّةُ ساعت حقہ کہ وہ قیامت ہے
پہنچانی جاتی ہے اس میں حقیقتیں چیزوں کی یا واقع ہوں اس میں امور حق مثل حساب اور ثواب اور عذاب کے اور حاقہ نام قیامت کا ہے اور مبتدا ہے حاقہ اور خبر اسکی بعد کا ہے اور وہ
یہ ہے کہ مَا الْحَاۤقَّةُ کیا ہے حاقہ اور اصل اسکی یہ ہے کہ ما ہی اور مظہر ضمیر کی جگہ اور استفہام کے ساتھ آیا ہے یہ واسطے بزرگ کرنے اسکی شان کے اور اسکی ہولناکی و تعظیم
واسطے آیا ہے وَمَاۤ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے جتلایا تجھکو کہ مَا الْحَاۤقَّةُ کیا ہے حاقہ یعنی وہ ساعت جسکا واقع ہونا حق ہے یعنی تو اسکی حقیقت کو نہیں جانتا ہے
اسواسطے کہ وہ بزرگتر ہے اس سے کہ کسی کی دریافت اسکو پہنچے اور بعد اسکے حال جھٹلانیوالوں کا بیان کرتا ہے واسطے یاد دلانے اور خوف دلانے کے مکہ والوں کے انجام کار جھٹلانیوالوں کا بتلاتا ہے

سورۃ الحاقۃ ۵۲

كذبت ثمود وعاد جھٹلایا قوم ثمود اور عاد نے اور تکذیب کی انہوں نے بالقارعة ساتھ کھڑکھڑانے والی کے کہ وہ قیامت ہے اور شکستہ کرنے والی ہے
لوگوں کو خوف سے اور آسمانوں کو پھٹنے سے اور زمین کو اور پہاڑوں کو لرزہ کرنے سے اور ستاروں کو دھندلا ہونے سے فاما ثمود پس لیکن قوم ثمود کہ قوم صالح پیغمبر کی تھی فاهلكوا
پس ہلاک کئے گئے وہ بالطاغية بسبب زیادتی اور عدوان کے تھا اور جھٹلانے کے اور طاغیہ مصدر ہے مثل عاقبت اور عافیت کے یا اسم فاعل ہے بحذف محذوف یعنی بسبب
زیادتی طاغیہ کے یعنی جس کہ وہ قدار بن سالف اور اس کے یار تھے ناقہ صالح کو انہوں نے کیا تھا یا ساتھ چیخ اور چنگھاڑ کے کہ وہ ایسی تھی کہ کسی نے مثل اس کی نہ سنا تھا اور نہ دیکھا تھا
اور وہ چیخ جبرئیل کی تھی اور زلزلہ واما عاد اور لیکن قوم عاد کہ قوم ہود کی تھی فاهلكوا پس ہلاک کی گئی وہ بريح صرصر ساتھ باد سخت کے
نہایت سرد تھی اور اس میں آواز تھی اور یا یہ کہ بہت سخت آواز والی تھی عاتية حد سے گزرنے والی اور حکم سے باہر ہونے والی کہ جو [illegible] کے ہاتھ سے بھی نہیں
آئی تھی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ذرہ ہوا اور قطرہ پانی کا نہیں بھیجا جاتا دنیا میں مگر وزن اور مقدار معلوم کے ساتھ لیکن قوم نوح
اور قوم عاد کہ پانی اور ہوا نے زیادتی کی تھی اور [illegible] فرشتوں [illegible] اور یہ دو آیتیں اشارہ ہیں طرف نوح کی قوم کے [illegible] انا لما طغا الماء حملناكم في
الجارية یعنی جس وقت زیادتی کی پانی نے تو اٹھایا ہم نے تم کو بیچ کشتی کے اور قوم ہود [illegible] اور فرمایا [illegible] سخرها عليهم غالب کیا
خدا نے اس ہوا کو اوپر ان کے [illegible] سبع ليال سات راتیں وثمانية ايام اور آٹھ دن ایک چہار شنبہ سے دوسرے چہار شنبہ تک [illegible]
حسوما پے در پے یعنی سات راتیں اور آٹھ دن پے در پے [illegible] اور حسوم جمع حاسم کی ہے مثل شکور اور کفور [illegible] کی صفت واقع ہوا ہے اور بعضے
کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ قطع کرنے والے تھے وہ راتیں اور دن انکو کہ [illegible] باقی نہ چھوڑا اور بعضے کہتے ہیں کہ حسوما مصدر ہے اور اس صورت میں مفعول مطلق
واقع ہوا ہے فعل محذوف کا کہ موضع میں ثانیہ کی صفت ہے اور تقدیر اسکی تحسم حسوما ہے اور ان ایام کو ایام عجوز بھی کہتے ہیں اور [illegible] کہتے ہیں
اور ایام عجوز انکو اسواسطے کہتے ہیں کہ ایک بڑھیا قوم عاد کی اس ہوا کے خوف سے سرداب کی طرف چلی گئی تھی اور آٹھویں دن [illegible]
اور مار ڈالا اور بعضے کہتے ہیں کہ انکو ایام عجز کہتے ہیں [illegible] تک چلی تھی [illegible] کا آخر [illegible] اور نام ان ایام کے یہ ہیں
اول صن اور دوسرا صنبر اور تیسرا وبر اور چوتھا مطفی الجمر اور پانچواں مکفی الظعن اور چھٹا آمر اور ساتواں مؤتمر اور آٹھواں معلل [illegible]
زحل سے سات رات اور آٹھ دن نحس ہو گیا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ قوم عاد کے ہلاک ہوئے فترى القوم فيها پس تو دیکھتا قوم عاد کو اگر تو اس وقت حاضر ہوتا
ان [illegible] صرعى پچھڑے ہوئے مردہ حال واقع ہوا ہے یعنی وہ لوگ قوم عاد مرے ہوئے تھے كانهم گویا وہ بڑے بڑے بدن ہونے کی جہت سے اعجاز نخل تنہ ہیں
کھجور کے ہیں خاوية گرے ہوئے اندر سے خالی کہ ہوا [illegible] تو وہ گر پڑیں اور کہتے ہیں کہ انکے قد کا طول بارہ گز کا تھا سو اللہ تعالی نے [illegible]
انکی تشبیہ دی ہے فهل ترى لهم پس کیا تو دیکھتا ہے انکا یا دیکھتا ہے تو واسطے انکے من باقية کوئی باقی اور باقیہ مصدر ہے مثل طاغیہ کے بقیہ کے معنی میں اور یہ استفہام
اس آیت میں انکاری ہے یعنی کوئی باقی نہیں رہا ہے [illegible] اور اب فرعون کا حال بیان کرتا ہے اور ان لوگوں کا کہ جو اس سے پہلے تھے بعد قوم عاد اور ثمود کے وجاء
فرعون ومن قبله اور آیا فرعون اور وہ لوگ کہ پہلے اس سے تھے اور اہل بصرہ اور کسائی نے [illegible] یعنی آیا فرعون اور وہ لوگ کہ نزدیک
اور متصل اسکے تھے اس سے پہلے والمؤتفكات اور الٹی ہوئی بستیوں والے کہ وہ بستیاں قوم لوط کی تھیں بالخاطئة ساتھ خطا اور گناہ کرنے کے کہ وہ
شرک ہے اور سب گناہوں سے برا ہے اور سوا اسکے اور گناہ بھی وہ کرتے تھے اور یہ بھی مصدر ہے فعصوا پس نافرمانی کی ان لوگوں نے رسول ربهم پیغمبر پروردگار اپنے کا
[illegible] فاخذهم پس پکڑا انکو خدا نے اخذة رابية پکڑنا سخت عذاب کرنا کہ پہلی قوموں سے زیادہ سخت اور عذاب کیا بسبب زیادتی انکے اعمال کی بدی کے
انا تحقیق ہم نے لما طغا الماء جس وقت کہ طغیانی کی پانی نے اور حد معتاد سے گزرا تو حملناكم اٹھایا ہم نے [illegible] یعنی تمہارے باپوں
کو کہ اسکی صلبوں اور پشتوں میں تھے بیچ کشتی کے یعنی اٹھایا ہم نے تمہارے باپوں کو في الجارية [illegible]
اٹھایا ہم نے نوح کی کشتی میں لنجعلها تاکہ کر دیں ہم اس فعل کو کہ وہ نجات مومنوں کی ہے اور ڈبونا کافروں کا لكم تذكرة واسطے تمہارے نصیحت [illegible]
دلالت کرے حکمت پر صانع عالم کی اور اسکی کمال قدرت اور رحمت پر وتعيها اور تاکہ نگاہ رکھیں اسکو اذن واعية کان نگاہ رکھنے والا [illegible]

فائدہ حاصل کرے یعنی وہ کان کہ اسکی شان سے ہے نگاہ رکھنا اُسچیز کا کہ جسے نگاہ رکھنا اُسکا نصیحت ہے اور تفکر کرے اور عمل نا موجب اسکے اور حاصل اسکا یہ ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ
قوم نوح پر جو عذاب بھیجا اسمیں حالتیں جاری کیں ہیں سنگساری اور گرفتاری کی قسم سے ہوا کہ خلق متنبہ ہو جائیں کہ ہم قادر ہیں اور قاہر ہیں اور دلیل ہو ہماری رحمت اور رافت اور قہر
اور غضب پر اور ہر کان سزاوار سننے کے ہو اسکو سنکر یاد رکھے اور اسمیں تفکر کرے اور موجب بار آوے اور آیہ وتعیہا اذن واعیہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں نازل
ہوئی ہے چنانچہ فرمایا جناب سید صلعم نے اے علی میں نے سوال کیا کہ اے علی خدا تعالی نے مجھکو حکم کیا ہے کہ نزدیک کروں میں تجھکو اور دور کروں نہیں تجھکو اور یہ کہ تعلیم کروں تجھکو اور نگاہ رکھے تو اور
ثابت ہو خدا پر یہ کہ سنے تو اور نگاہ رکھے تو اور فرمایا حضرت نے پس نازل ہوئی یہ آیت … کہا علی نے سوال کیا میں نے خدا سے کہ تیرے کان کو ویسا کرے اور … جو اہلبیت کی
تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت علی بن ابیطالب کی شان میں نازل ہوئی ہے اور حضرت علی کہتے ہیں کہ فرمایا مجھسے رسول خدا صلعم نے اپنے سینہ سے لگا کر کہ اے علی خدا نے
مجھکو حکم کیا ہے کہ تجھکو اپنے نزدیک کروں اور دور نہ کروں اپنے سے اور تجھکو تعلیم کروں اور جو کچھ تجھکو تعلیم کروں اسکو سنے اور یاد رکھے اور فراموش نہ کرے اور تفسیر ثعلبی
میں بھی یہی حدیث لکھی ہے اور حلیۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ یہ آیت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے اور تفسیر ثعلبی میں مکحول سے روایت ہے عبد اللہ بن حسن کہ جس وقت یہ آیت
نازل ہوئی تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ دعا کی میں نے خدا سے کہ ایسے کان علی کا کان کرے پس سنی علی نے بعد اسکے کوئی چیز مگر کہ یاد رکھا اسکو اور کشاف میں لکھا
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے نزدیک نازل ہونے اس آیت کے علی سے کہ سوال کیا میں نے خدا سے کہ تیرے کان کو ویسا کرے علی کہتے ہیں پس بھولا نہیں بعد اسکے کسی چیز کو اور نہیں سزاوار
ہے کہ بھولوں اور یہی سبب تھا کہ بعد رسول خدا کے حضرت علی فرمایا کرتے تھے کہ پوچھو تم مجھسے جو کچھ چاہو پہلے اس سے کہ گم کرو تم مجھکو اور صحابہ مشکل میں اسکے
حضرت علی کیطرف رجوع کرتے تھے اور یہ فضیلت کہ سوا علی کے صحابہ میں سے کسی میں نہ تھی اور اب حق تعالی پھر قیامت کا حال بیان فرماتا ہے کہ فاذا نفخ
فی الصور پس جس وقت کہ پھونکا جاوے بیچ صور کے نفخۃ واحدۃ پھونکنا ایک مراد اس سے صور پہلا ہے پس جس وقت پہلا صور پھونکا جاوے وحملت
الارض والجبال اور اٹھائی جاویں زمین اور پہاڑ اپنے مکانوں سے اسکی قوت کا ملہ زلزلہ یا سخت ہوا کے واسطے سے فدکتا پس شکستہ او ریزہ ریزہ کیے
جاویں وہ زمین بھی اور پہاڑ بھی دکۃ واحدۃ شکستہ کرنا ایک یعنی زمین اور پہاڑ ایک ہی بار چورا چورا ہو جاویں اور خورد ہو کر مانند گرد کے ہو جاویں نابدید
ہو جاویں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ پھیل جاویں زمین اور پہاڑ ایک پھیلنا اور وہ سب ہموار ہو جاویں کہ کچھ بلندی اور پستی نہ رہے مثل چمڑے کے
فیومئذ پس اسروز وقعت الواقعۃ واقع ہووے ساعت واقع ہونیوالی یعنی قیامت برپا ہو وانشقت السماء اور پھٹ جاوے آسمان
فہی یومئذ پس وہ آسمان اسروز واھیۃ سست ہو یعنی مثل پشم دھنکی ہوئی کے بعد مضبوط اور سخت ہونے کے والملک علی ارجائہا اور ملائکہ اوپر کناروں اسکے ہونگے
یعنی جس وقت آسمان پھٹ جاوے اور ملک کا لفظ ملائکہ کی جگہ پر واقع ہوا ہے کہ ملک جنس ملائکہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ جس وقت آسمان پھٹ جاوے ملائکہ کنارے پر آجاویں اور
منتظر حکم الہی کے رہیں کہ مومن اور کافر کے مقدمہ میں تقید بلا تاخیر بجالاویں ویحمل عرش ربک اور اٹھاوینگے عرش پروردگار تیرے کو فوقہم اوپر
ان ملائکہ کے جو کہ آسمان کے کناروں پر ہیں یومئذ ثمانیۃ اسروز آٹھ فرشتے اسواسطے کہ تفسیر میں فوقہم کی ثمانیہ کی طرف
پھر سکتی ہے اگرچہ لفظ فوقہم سے موخر ہے لیکن رتبہ میں مقدم ہے اور منقول ہے کہ ان دنوں عرش کے اٹھانیوالے چار فرشتے ہیں اور قیامت کے روز خدا تعالی چار فرشتے اور
زیادہ کریگا اور کسی نے کہا ہے کہ آٹھ فرشتے عرش کو اٹھاوینگے اور کہتے ہیں کہ وہ فرشتے جو کہ عرش کو اٹھاتے ہیں اس قدر بلند ہیں کہ پاؤں انکے ساتویں زمین کے نیچے ہیں اور
عرش انکے سر کے نیچے ہے اور وہ سر انکے جھکے ہوئے تسبیح خدا میں مشغول ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی تو انمیں آدمی کی صورت ہے اور کوئی شیر کی صورت ہے اور کوئی
بیل کی صورت ہے اور کوئی گدھ کی صورت ہے اور ہر ایک خدا تعالی سے روزی اس حیوان کی طلب کرتا ہے کہ جسکی صورت میں ہے اور امام زین العابدین علیہ السلام روایت کرتے
ہیں کہ خدا تعالی نے عرش سے پہلے کوئی چیز پیدا نہیں کی ہے مگر تین چیزیں ہوا اور قلم اور نور اور بعد انکے عرش کو پیدا کیا طرح طرح کے نوروں سے ایک نور سبز تھا کہ سبزی سب چیزوں کی
اوس سے ہے اور ایک نور سرخ تھا کہ سرخی سب چیزوں کی اس سے ہے اور ایک نور زرد تھا کہ زردی سب چیزوں کی اس سے ہے اور ایک نور سفید تھا کہ سفیدی سب چیزوں کی اس سے ہے اور بعد
اسکے ستر ہزار طبقہ پیدا کیے کہ ہر طبقہ بھرا ہوا ملائکہ سے ہے کہ سب خدا تعالی کی تسبیح کرتے ہیں طرح طرح کی آوازوں سے کہ آواز ان کی زمین پر پہنچے تو پہاڑ پارہ پارہ ہو جاتے اور دریا زمین کے اندر
چلے جاتے اور بعضے کہتے ہیں کہ عرش کے اٹھانیوالوں کو خدا ہی جانتا ہے معلوم نہیں کہ آٹھ ہیں یا آٹھ ہزار ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ قیامت کے روز عرش کے اٹھانیوالے آٹھ فرشتے ہونگے

سب نیچے کو بہی کہیتے ہیں اور انکے سر سے زانو تک اسقدر فاصلہ ہو کہ جسقدر ایک آسمان و دوسرے آسمان تک ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ستر برس کی راہ کا فاصلہ ہو اور بعضی کہتے
ہیں کہ عرش کے اٹھانیوالے آٹھ فرشتے ہیں اور ہر فرشتہ کی آٹھ آنکھیں ہیں اور ہر آنکھ مثل طبق دنیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ مراد عرش سے علم اور اٹھانیوالے اسکے آٹھ ہیں چار
اولین سے اور چار آخرین سے چار پہلوں میں سے نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام ہیں اور چار پچھلوں میں سے محمد اور علی اور حسن اور حسین علیہم السلام ہیں یومئذ
تعرضون اس دن پیش کئے جاوگے تم خدا کے آگے حساب واسطے کے لا تخفی منکم پوشیدہ رہیگی خدا پر تم میں سے تمہاری گفتار اور کردار میں سے
خافیة کوئی پوشیدگی اور خافیہ مصدر ہے یعنی خداتعالی تمہاری پوشیدگیوں پر مطلع ہے اور پیش کرنیسے اسکی غرض یہ نہیں ہے کہ تمہارے اعمال پر اطلاع حاصل ہو
بلکہ واسطے ظاہر کرنے عدل کے پیش کئے جاوگے اور تمہارے احوال کے لوگوں پر ظاہر کرنیکو واسطے انکے پیش کرینگے اور آگے اسکی تفصیل بیان فرماتا ہے کہ فاما من
اوتی پس لیکن جو کوئی کہ دیا گیا کتابه کتاب اسکی یعنی نامہ اعمال اسکا بیمینه ساتھ داہنے ہاتھ اسکے تو فیقول پس کہیگا وہ خوش ہوکر واسطے
لوگوں کو کہ هاؤم لیجیو تم نامہ اعمال میرا اور هاؤم اسم فعل ہے اقرءوا کتابیه پڑھو تم نامہ اعمال میرا کہ اس میں نیک ہی اعمال ہیں نہ وہ کہ جنکو ظاہر کرنیسے مجھکو شرم ہو اور
خجالت شرمندہ ہو اور اقرءوا امر کا صیغہ ہے اور واحد اسکا اقرء ہے اور مفعول اسکا کتابیه ہے [illegible] دلالت ہے [illegible] مفعول کے [illegible]
اور تا کتابیه میں [illegible] واسطے ہے اور منقول ہے کہ وہ کتاب اعمال کی ہوگی اور مضمون اسکا خوشخبری ہوگی بہشت کی [illegible] کہ وہ کتاب والا کہیگا
کے لوگوں سے کہیگا کہ انی ظننت تحقیق میں یقین رکھتا تھا دنیا میں انی ملاق یہ کہ تحقیق میں ملاقات کرنیوالا ہوں اور دیکھنیوالا حسابیه
حساب اپنے کا کہ [illegible] اور اسی واسطے [illegible] حساب کو [illegible] گناہوں [illegible] اور ظن [illegible] یعنی یقین [illegible] اسی طرح کا استعمال کیا
ہوتا ہے اور امیرالمؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ظن دو طرح کا ہے ایک ظن شک کا اور ایک ظن یقین کا پس جو ظن کہ دنیا کے امر میں ہے وہ ظن شک کا ہے اور جو ظن قیامت کے امر میں
ہے وہ ظن یقین کا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر گروہ کا [illegible] اسکے زمانہ کا امام ہوگا اور آئمہ علیہم السلام اپنے دوستوں اور دشمنوں کو پہچانینگے انکی
علامتوں سے اور یہی مراد ہے قول حق تعالی وعلی الاعراف رجال یعرفون اور وہ آئمہ علیہم السلام ہیں پہچانینگے سب کو انکی علامتوں سے [illegible] اپنے دوستوں کو نامہ اعمال
انکے دہنے ہاتھوں میں پس گزر کرینگے وہ طرف بہشت کے بدون حساب کے اور دینگے اپنے دشمنوں کو نامہ اعمال انکے دست چپ میں پس جائینگے وہ طرف دوزخ کے بدون حساب
جہنم [illegible] دوستان [illegible] نامہ اعمال اپنے کو واسطے بہائیوں اپنے کے کہینگے کہ هاؤم اقرءوا کتابیه انی ظننت انی ملاق حسابیه فهو فی عیشة راضیة پس وہ
دست راست میں نامہ اعمال دیا گیا بیچ زندگانی پسندیدہ کے ہوگا یعنی زندگانی پسندیدگی کے اور یہاں راضیہ بمعنی اسم فاعل ہے بمعنی اسم مفعول ہے اور کہتے ہیں کہ معنی
اسکے یہ ہیں کہ عیش صاحب اخلاص [illegible] کیا گیا ہو تعظیم اور بزرگی سے اور ہوگا وہ شخص فی جنة عالیة بیچ بہشت بلند کے کہ مکان [illegible]
بہشت میں اونچے ہونگے قطوفها دانیة میوے اسکے نزدیک ہونگے [illegible] کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے کو لیتا ہوا بہی جو وقت چاہیگا میوہ [illegible]
اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد نزدیک ہونیسے یہ ہے کہ جس وقت بہشتی میوہ [illegible] تو ٹہنی [illegible] جگہ دوسرا میوہ [illegible] جائیگا اور عطاء بن یسار سلمان سے روایت کی [illegible]
[illegible] فرمایا ہے کہ بہشت میں داخل ہوگا مگر وہ شخص کہ جسکے ہاتھ میں چٹھی پروانگی کی ہوگی خدا کیطرف سے اور اسمیں لکھا ہوگا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا کتاب من اللہ
لفلان بن فلان ادخلوه فی جنة عالیة قطوفها دانیة یعنی ساتھ نام خدا مہربان بخشنے والے کے یہ نوشتہ ہے خدا کی جانب سے واسطے فلان بیٹے فلان کے داخل کرو تم اسکو بہشت
بلند کہ میوے اسکے نزدیک ہونگے [illegible] اور [illegible] پس رضوان داروغہ بہشت ان بہشتیوں کو کہیگا کلوا کہاؤ تم [illegible] واشربوا اور
پیو تم شربت و دودھ و شراب کے اور شہد کے هنیئا گوارا اور خوشحال اور هنیئا حال واقع ہوا ہے اور مفعول مطلق بہی ہوسکتا ہے فعل محذوف کا یعنی [illegible]
معنی اسکے یہ ہیں کہ گوارا ہو تمکو گوارا ہونا کہ جسمیں احتیاج نہو فضلات نکالنیکی مثل بول و براز کے اور منقول ہے حدیث میں کہ مومن جسقدر بہشت میں کہانا کہائیگا
[illegible] پسینا بنکر بدن سے نکل جائیگا اور خوشبو اسکی مشک اور عنبر سے زیادہ ہوگی [illegible] کہ نہایت ذوق اور شوق سے بہشت کی نعمتیں کہاؤ بما اسلفتم
بسبب اسکے جو پہلے بہیجے تم نے اعمال نیک فی الایام الخالیة بیچ دنوں گزرے ہوئے کے دنیا میں اور بعضے کہتے ہیں کہ ایام خالیہ سے مراد روزہ کے دن ہیں [illegible]
[illegible] طعام خالی ہوئے ہیں یعنی کہانا اور پینا [illegible] رکہا ہے [illegible] واسطے رضامندی خدا کے اور منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا [illegible]

حق تعالیٰ مومنوں کو بہشت میں خطاب کریگا کہ اے دوستو میرے دنیا میں تمہیں بہت دیکھا ہے کہ بھوک پیاس اور تشنگی سے خشک ہو گئے تھے لب تمہارے اور تمہاری آنکھیں گہری ہو گئی تھیں اور پیٹ
تمہارے لاغر ہو کر پیٹھ سے لگ گئے تھے بھوک کی شدت سے پس آج کے دن آسودہ ہو کر نعمتیں بہشت کی فراغت سے کھاؤ اور پیو عوض اس گرسنگی اور تشنگی کے کہ دنیا میں تمہیں پہنچی ہے
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ اور لیکن جو شخص دی گئی سو کتاب اسکی یعنی نامہ اعمال اسکا دیا گیا ہو **بِشِمَالِهٖ** ساتھ دست چپ کے اور وہ اپنی بری
خصلتوں کیطرف اور اپنے بد اعمال پر واقف ہو **فَيَقُوْلُ** پس کہیگا وہ دیکھ کر اپنے اعمال بد کو حسرت اور ندامت سے کہ **يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ** اے کاش کہ میں نہ دیا
جاتا یعنی کاش مجھکو نہ دیا جاتا **كِتٰبِيَهْ** نامہ اعمال میرا کہ اسمیں رسوا ہوتا ہوں **وَلَمْ اَدْرِ** اور کاش کہ میں نہ جانتا میں **مَا حِسَابِيَهْ** کیا ہے حساب میرا
کہ جسمیں عذاب اور حسرت ہے اس اور یہ حال نہیں **يٰلَيْتَهَا** اے کاش کہ وہ موت کہ دنیا میں ہوئی تھی مجھے **كَانَتِ الْقَاضِيَةَ** ہوتی حکم کرنیوالی ہمیشہ
کی موت کا کہ پھر زندہ نہ ہوتا میں اور رہتا میں نیست اور اس حالت کیطرف پھرنا نہ ہوتا یعنی اے کاش کہ وہ حالت ہوتی حکم کرنیوالی میری فنا ہونیکا اسوجہ سے کہ یہ حالت اسکی تلخی
موت کی تلخی سے بہت زیادہ ہے اور یا وہ حیات دنیا کی ہوتی قطع کرنیوالی کہ پھر زندہ نہ ہوتا میں **مَاۤ اَغْنٰى عَنِّيْ** نفع نہ دیا اور کیا مجھے یعنی نہ دفع کیا
مجھ سے عذاب کو **مَالِيَهْ** مال میرے نے کہ دنیا میں کہ جمع کیا تھا میں نے **هَلَكَ عَنِّيْ** نابود ہوا اور گم ہو گیا مجھ سے **سُلْطٰنِيَهْ** غلبہ اور حکمرانی
میری کہ وہ لوگوں پر تھی اور اسباب اور قبیل اور خدام اور معتقد ہو گیا یا یہ کہ ناپید ہوئی مجھ سے حجت میری کہ اپنی گمان ناقص سے دین کے مقدمہ میں استدلال اور اعتقاد کیا تھا
اور کتابیہ اور حسابیہ اور مالیہ اور سلطانیہ کے آخر میں ہا ساکن ہیں اور سکتہ کی ہیں اور اس شخص کا تاسف اور حسرت کچھ فائدہ نہ دیگا اور خطاب دوزخ کے فرشتوں کو پہنچیگا کہ
خُذُوْهُ پکڑو تم اسکو **فَغُلُّوْهُ** پس ہاتھ اور پاؤں اسکے گردن سے باندھو تم **ثُمَّ الْجَحِيْمَ** پھر آتش بزرگ دوزخ میں **صَلُّوْهُ** داخل کرو تم اسکو **ثُمَّ**
فِيْ سِلْسِلَةٍ پھر بیچ زنجیر ایسی کہ **ذَرْعُهَا** گز اسکی **سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا** ستر گز ہیں **فَاسْلُكُوْهُ** پس داخل کرو تم اسکو یعنی اسکو ستر گز کی
زنجیر میں مضبوط باندھو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر ایک حلقہ اس زنجیر کا کہ جسکا طول ستر گز کا ہے دنیا میں رکھا جاوے تو تمام دنیا اسکی حرارت سے گل جاوے اور
کعب الاحبار سے روایت ہے کہ اگر تمام لوہا دنیا کا جمع کریں تو اس زنجیر کے ایک حلقہ کے وزن کے برابر نہ ہو اور اگر حلقہ اسکا عالم کے پہاڑوں پر رکھیں تو مانند رانگ کے گل جاویں اور
سوید سے روایت ہے کہ سب دوزخی اس زنجیر میں جکڑے جاوینگے اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ ملائکہ اس زنجیر کو اسکے نیچے سے نکال کر اسکی ناک میں سے کھینچیں اور اسکے دونوں
[illegible] باہر نکالیں معلوم نہیں کہ [illegible] زنجیر کہ جسکا حلقہ تمام دنیا کے لوہے سے زیادہ [illegible] کھینچ کر جائیگا اور آئیگا شاید خدا [illegible]
[illegible] تفسیر [illegible] میں لکھا ہے وہ قریب القیاس ہے کہ مراد ستر گز سے وصف اس زنجیر کا ہے جیسے کہ خدا نے فرمایا کہ اگر استغفار کریگا تو ستر بار [illegible]
خدا نہ بخشیگا یہاں مراد ستر سے کثرت گنتی کی ہے نہ عدد معین کہ ہر چند زنجیر زیادہ دراز ہو تو عذاب اسکا زیادہ سخت ہو اور اسباب میں عذاب کا بیان کیا ہے کہ
سخت عذاب ہوگا **اِنَّهٗ كَانَ** تحقیق کہ وہ تھا دنیا میں کہ **لَا يُؤْمِنُ** نہیں ایمان لاتا تھا **بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ** ساتھ خدا بزرگ کے اور عظیم سے [illegible] **فَهُمْ**
طرف ہیں اس امر کے کہ مستحق بزرگوار یکتا خدا ہی ہے غیر اسکا اور کوئی نہیں کسی غیر کی تعظیم کریگا تو وہ مستحق اس عذاب کا ہے اور دوسری وجہ اسکی عذاب
کرتا ہے خدا کہ **وَلَا يَحُضُّ** اور نہیں حرص دلاتا تھا لوگوں کو **عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ** اوپر کھلانے مسکین محتاج کے اور مراد اس سے دینا زکوٰۃ کا ہے فرض اور
ہے یعنی وہ زکوٰۃ نہ دیتا اور لوگوں کو حرص نہیں دلاتا تھا کہ لوگ اسکو زکوٰۃ دیتے ہوئے دیکھکر اپنی اپنی زکوٰۃ کو ادا کرتے ہیں پس وہ اپنے نفس کو زکوٰۃ دینے سے منع کرتا تھا ہیں اور
حرص کا ایسا سخت عذاب ہے تو ترک فعل کے عذاب کا کیا ذکر کیا جاوے اور کہتے ہیں کہ ابو دردا اپنی زوجہ کو حرص دلاتا تھا شوربے کے زیادہ کرنے پر واسطے دینے مسکین کے اور کہتا کہ
آدھی زنجیر تو ہم نے ایمان لا کر نکالدی ہے اور آدھی دوسری مسکین کو کھانا دیکر کیا نہ نکالیں پس وہ کافر زنجیر سے جکڑا ہوا اور ہاتھ اور پاؤں اسکے گردن سے بندھے ہوئے امام روایت کرتے
اور ہوگا **فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ** پس نہیں ہے واسطے اسکے آج کے دن یعنی روز قیامت خدا کہیگا کہ نہیں ہے واسطے اسکے آج **هٰهُنَا حَمِيْمٌ** یہاں دوست مہربان کہ اسکی سفارش کرے
وَلَا طَعَامٌ اور نہیں کوئی کھانا اور لیکن واسطے اسکے **اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ** مگر دھوون سے دوزخیوں کے زخموں کے کہ پیپ اور لہو ہے جبکہ سفیدی سے جدا ہو کر اسکے آگے ہو اور
نہیں اسکو **لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ** مگر گنہگار کہ جو عمداً اپنے ارادے سے گناہ کو اختیار کرتے ہیں اور یہاں مراد مشرکین ہیں کہ جو راہ راست سے پارہ پارہ ہوتے جاتے ہیں اور دوزخ میں
اور بعضوں کا کھانا تو غسلین ہے اور بعضوں کا کھانا زقوم ہے اور بعضوں کا کھانا ضریع ہے اور قول اللہ کی تاکید میں فرماتا ہے کہ **فَلَاۤ اُقْسِمُ** یا ہمیشہ روز حشر کے اٹھانے اور فرشتوں

ع

قسم کہے اور یا کہ لا زائد ہے واسطے تاکید قسم کے یعنی البتہ سوگند کھاتا ہوں بما تبصرون ساتھ چیزے کہ دیکھتے ہو تم ان چیزوں کو جو دیکھی جاتی ہیں وما لا
تبصرون اور ساتھ اس چیز کے کہ نہیں دیکھتے ہو تم جو چیزیں کہ غائب ہیں نظر سے سب اس قسم میں سب چیزیں آ گئیں اور کوئی چیز باقی نہ رہی یہاں تک کہ ذات خدا بھی آگئی یعنی قسم
کھائی ہے خدا نے اپنی تمام مخلوقات کی کہ انہ تحقیق وہ قرآن لقول رسول کریم البتہ قول رسول بزرگ کا ہے یعنی جو کہ بطور رسالت و پیغام بری کے
جانب خدا سے کلام کرتا ہے اور خدا کے بندوں کے روبرو پڑھتا ہے اور اپنی طرف سے نہیں بناتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد رسول سے جبرئیل ہے یعنی وہ قرآن قول جبرئیل کا ہے کہ جانب
خدا سے محمد پر پڑھتا ہے اور پہلا قول بہتر ہے کہ اس میں حضرت کی رسالت ثابت ہوتی ہے اور رد کرنا شاعر اور کاہن ہونیکا بھی خوب ہوتا ہے کہ یہ قول رسول کا ہے کہ جو بطور رسالت
کے خدا کی جانب سے پڑھتا ہے وما ہو اور نہیں ہے وہ قرآن بقول شاعر قول شاعر کا کہ جس میں خیالات کی ہوتی ہے اور باتیں منتفی اور موزون اور
جیسے کہ کفار گمان کرتے ہیں قلیلا ما تؤمنون کم ہے کہ ایمان لاتے ہو قلیلاً منصوب ہے مصدر محذوف کی اور تقدیر ہے کہ ایمانا قلیلا ہے اور ما زائد ہے
اور ابن کثیر اور ابن عامر اور یعقوب اور سہل نے یؤمنون پڑھا ہے کہ کفار کی طرف ضمیر پھیرا اور باقیوں نے تؤمنون پڑھا ہے خطاب کا صیغہ کہ اول کی طرف خطاب کرے یعنی کم ہے کہ
ایمان لاتے ہو تم اور مراد اس سے ایمان لانا ہی ہے واسطے کہ قلت بمعنی عدم کے ہے یعنی نہیں ولا بقول کاہن اور نہیں ہے وہ قرآن قول کاہن کا کہ جو شیاطین کی بنا سے
خبر غیب کی بتاتا ہے جیسے وہ کفار کہتے کاہن بھی کہتے ہیں قلیلا ما تذکرون کم ہے کہ نصیحت پکڑتے ہو اور … قرأت اور معنی بھی اس قول کا
وہی حال ہے کہ جو پہلے قول کا ہے اور کہتے ہیں کہ ذکر ایمان کا عدم شاعر ہونے کے ساتھ اور ذکر تذکر کا نہ کاہن ہونے کے ساتھ اس واسطے ہے کہ مشابہ ہونا قرآن کا … شعر کے ساتھ
ظاہر ہے کہ … کا کوئی انکار نہیں کرتا ہے مگر جو کہ عناد کرنے والا ہے بخلاف جدا ہونے قرآن کے کہانت سے کہ یہ علم موقوف ہے تذکر اور تفکر احوال رسول پر اور قرآن کے معانی کے جو
مخالف ہیں طریقہ کہانت کے تنزیل نازل کیا گیا ہے قرآن محمد صلعم پر من رب العالمین پروردگار عالموں کی طرف سے جبرئیل کے ذریعہ سے ولو
تقول علینا اور اگر جھوٹ کہا اور بہتان کیا محمد صلعم نے بعض الاقاویل بعضی باتوں کو جیسے کہ گمان تمہارا ہے لاخذنا منہ البتہ پکڑیں ہم
اس سے بالیمین دست راست کو ثم لقطعنا منہ پھر البتہ کاٹیں ہم اس سے الوتین شہ رگ دل کو کہ گردن سے متصل ہے یعنی اگر محمد اپنی طرف سے
بنا کر ہماری طرف منسوب کرے تو ہم اس کا دست راست پکڑ کے اس کی رگ گردن کو کاٹ ڈالیں کہ وہ ہلاک ہو جاتا اور ہم قتل کریں جیسے کہ بادشاہ غضب سے اگر جلاد کو قتل
کرنے کا گنہگار کے حکم دیتے ہیں اور وہ روبرو بادشاہ کے تلوار غلاف سے نکال کر گنہگار کا دست راست پکڑ کر قتل کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ ہاتھ اس کا دست راست
اس سے جدا کریں اس کو سوا کرنے کے اور اس کے بعد قتل کریں اور بعضے کہتے ہیں کہ یمین بمعنی قوت ہے یعنی اگر وہ اپنی قوت اور قدرت سے … کہ
قوت اور توانائی کو کہ اس کی اس سے جدا کریں اور پھر اس کو قتل کریں فما منکم من احد پس نہیں ہے تم میں سے کوئی عنہ اس قتل سے حاجزین منع کرنے
یا اس مقتول سے باز رکھنے والا اس کو وانہ اور تحقیق وہ قرآن لتذکرۃ البتہ نصیحت ہے للمتقین واسطے پرہیزگاروں کے کہ وہی اس سے فائدہ
حاصل کرتے ہیں وانا لنعلم اور تحقیق کہ ہم البتہ جانتے ہیں ان منکم یہ کہ بعضے تم میں سے مکذبین جھٹلانے والے ہیں قرآن کو پس ہم ان کو
جھٹلانے کی جزا دیں گے اور بعضے کہتے ہیں کہ منکم میں خطاب مسلمانوں کو ہے یعنی ہم جانتے ہیں کہ بعضے تم میں سے کافر ہو جائیں گے اور دین اسلام سے پھر جائیں گے وانہ اور تحقیق وہ قرآن
لحسرۃ البتہ پشیمانی ہے علی الکافرین اوپر کافروں کے وقت ثواب مومنین کا دیکھنے کے اور یا یہ کہ جھٹلانا قرآن کا سبب پشیمانی اور حسرت کا ہے کافروں کو وانہ اور
تحقیق وہ قرآن لحق الیقین البتہ حق یقین کا ہے یعنی وہ یقین ہے کہ جس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے اور اس کی اضافت … حق اور یقین میں خلاف لفظی ہے اور معنی
میں وہ دونوں ایک ہیں فسبح پس تسبیح کہہ تو باسم ربک العظیم ساتھ نام پروردگار اپنے کے کہ بزرگ ہے یعنی پاکیزگی اس کی بیان کر تو اس کو عیب اور خلل سے اور
… حضرت سجاد علیہ السلام فرماتا ہے کہ جو کوئی کہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ بدون تعجب کے بلکہ تسبیح کے قصد سے کہے تو خدا تعالیٰ … ہزار نیکیاں لکھے گا اور
کریگا اس سے تین ہزار گناہ اور تین ہزار درجے اس کے واسطے بلند کرے گا سورۃ المعارج کہتے ہیں کہ وہ مکی ہے مگر آیہ والذین فی اموالہم حق معلوم
… مدنی ہے اور اس میں چوالیس آیتیں ہیں امام حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی … پڑھتا رہے تو خدا تعالیٰ قیامت کے روز …
… اور اس کو بہشت میں ہمنشین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے ہیں کہ …

جھٹلانیوالوں اور دشمنوں میں تھا مسجد الحرام کے دروازہ پر کھڑا ہوا اور ہنسی اڑاتے ہوئے کہتا تھا کہ اے خدا اگر محمد صلعم حق پر ہیں اور جو کچھ وہ کہتا ہے تیری پاس سے ہی تو ہمپر پتھر برسا یا عذاب دردناک میں ہمکو گرفتار کر حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ سَأَلَ سَائِلٌ سوال کیا ایک سوال کرنیوالے نے بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ساتھ عذاب واقع ہونیوالے کے کہ ثابت ہے لِلْكَافِرِينَ واسطے کفر کرنیوالوں کے وہ قتل ہے بدر میں یا عذاب دوزخ ہے آخرت میں لَيْسَ لَهُ نہیں ہے واسطے اس عذاب کے دَافِعٌ کوئی دفع کرنیوالا مِنَ اللَّهِ خدا سے یعنی وہ عذاب خدا کیطرف سے واقع ہونیوالا ہے اور اسکو کوئی دفع نہیں کر سکتا ہے جسوقت خدا نے اسکو نازل کیا ہو وہ خدا کہ ذِي الْمَعَارِجِ صاحب درجوں بلند کا ہے اور اہل مدینہ اور ابن عامر نے سال کو بغیر ہمزہ کے پڑھا ہے اور یہ آیت صحیح ہے کہ امیر المومنین کی خلافت کے مقدمہ میں نازل ہوئی ہے چنانچہ تفسیر کواشی اور تفسیر ثعلبی اور جواہر العقدین نور الدین سمہودی میں کہ یہ کتابیں اہلسنت کی ہیں اور حاکم ابو القاسم حسکانی نے روایت کی ہے کہ سفیان بن عیینہ سے کسی نے پوچھا کہ سال سائل کسکے حق میں نازل ہوئی ہے انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ تو نے ایسے مسئلہ سے سوال کیا کہ ہمسے کسی نے اس مسئلہ سے سوال نہیں کیا تھا روایت کی مجھسے جعفر بن محمد الصادق نے اپنے باپوں سے کہ جسوقت سرور نے غدیر خم میں لوگونکو جمع کیا اور علی کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یہ خبر مشہور ہوئی شہروں میں اور حارث بن نعمان فہری نے یہ خبر سنی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ میں آیا اور اونٹ سے پیادہ ہو کر رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر نزاع شروع کیا اور کہا کہ ای محمد صلعم ہمکو تو نے کلمہ شہادت کا حکم دیا ہمنے قبول کیا اور نماز پنجگانہ کا تو نے ہمکو حکم دیا ہمنے اسکو قبول کیا اور حکم کیا تو نے ہمکو ایک مہینے کے روزوں کا وہ بھی ہمنے منظور کیا اور پھر بھی تو راضی نہوا یہانتک کہ بلند کیا تو نے اپنے چچا کے بیٹے کے ہاتھ کو اور فضیلت دی تو نے اسکو ہمپر اور کہا تو نے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یہ کلام تو نے اپنی جانب سے کہا ہے یا خدا کی جانب سے ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں ہے سوائے اسکے کوئی خدا کہ یہ امر خدا کی جانب سے ہے پس حارث نے یہ سنکر اپنی پشت پھیری اور اپنے اونٹ کیطرف روانہ ہوا اور کہتا تھا کہ ای خدا جو کچھ محمد کہتا ہے اگر حق ہے تو ہمپر پتھر برسا یا بھیج ہمپر عذاب دردناک ہنوز وہ شخص اپنے اونٹ تک نہ پہنچا تھا کہ پتھر آسمان سے نازل ہو کر اسکے سر پر لگا اور مقعد میں سے باہر نکل گیا پس نازل ہوا یہ سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ اور امام رازی نے تفسیر کبیر میں اور صاحب مدارک نے تفسیر مدارک میں یہی روایت ذکر کی ہے لیکن بسبب تعصب کے مقدمہ کے نازل ہونیکا ذکر نہیں کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی ہے انہوں نے کہا تھا کہ اگر محمد حق پر ہے تو ای خدا آسمان سے ہمپر پتھر برسا تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ اور چڑھتے ہیں فرشتے وَالرُّوحُ اور جبرئیل اور جبرئیل کا ذکر اسواسطے خاص کیا کہ عظمت اور بزرگی اسکی خدا کے نزدیک بہت ہے اور وہ سردار ملائکہ گروہ میں کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ روح ایک فرشتہ ہے کہ وہ جبرئیل سے بھی زیادہ بزرگ ہے حاصل یہ کہ چڑھتے ہیں فرشتے اور روح إِلَيْهِ طرف اسکی یعنی طرف عرش خدا کے فِي يَوْمٍ بیچ اس دن کے كَانَ مِقْدَارُهُ ہے مقدار اسکی خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ پچاس ہزار برس دنیا کے برسوں کے حساب سے یعنی اگر آدمی روانہ ہوں زمین سے اس مقام تک کہ جہاں فرشتے ایک روز میں جاتے ہیں تو وہ پچاس ہزار برس میں وہاں پہنچیں اور کہتے ہیں کہ مراد یوم قیامت کا روز ہے یعنی ملائکہ اور روح چڑھینگے عرش خدا پر اس دن کہ جسکی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ یہاں سے عرش تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے اسواسطے کہ زمین سے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے اور آسمان سے دوسرے آسمان تک اور ایسا ہی فاصلہ ہر آسمان کا ہے اور کرسی اور عرش بھی ایسے ہی ہیں لیکن سب ملا کر پچاس ہزار برس نہیں کہہ سکتے اور کہتے ہیں کہ مراد اس سے حساب لینا ہے خلقت کا قیامت کے روز کہ اس مقدار میں حساب لیا جائیگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر سوائے خدا کے کوئی اور حساب لینے میں مشغول ہوتا تو پچاس ہزار برس میں حساب لیتا اور لیکن خدا ایک ساعت میں حساب خلقت کا لیگا اور دوسری روایت ان حضرت سے منقول ہے کہ یہ روز ہنوز نصف کو نہ پہنچیگا کہ سب کا حساب ہو چکیگا اور بہشتی بہشت میں چلے جاینگے اور دوزخی دوزخ میں اور کسی نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ کیا دراز ہے یہ دن فرمایا کہ قسم ہے اس شخص کی کہ جان محمد کی جسکے قبضہ میں ہے وہ روز مومنین پر بہت سبک کیا جاتا ہے یہانتک کہ ایک نماز واجب کے ادا کرنیسے زیادہ سبک ہے کہ جس نماز کو کہ تم دنیا میں ادا کرتے ہو اور حضرت صادق علیہ السلام روایت ہے کہ قیامت کے پچاس موقف ہیں اور ہر موقف ہزار برس کا ہے لیکن ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ درازی مومنین کو معلوم نہوگی اور بعضے اس آیت کے معنی اسطرح بیان کرتے ہیں کہ مقدار اول نازل ہونیکا ملائکہ کے دنیا میں واسطے احکام اور قضائے الٰہی کے اور آخر عروج اور اوپر چڑھنے تک پچاس ہزار برس ہے اور بعد اسکی قیامت ہے پس موافق اس قول کے مقدار زمانہ دنیا کی پچاس ہزار برس ہے لیکن سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے کہ کسقدر مدت گزر گئی ہے اور کسقدر باقی ہے اور ابن عباس کے نزدیک یہ ہے کہ مراد اس سے سختی روز قیامت کی ہے وہ سختی کافروں کو ...

ابھی معلوم ہوگی کہ انکو ساٹھ سے جانینگے کہ یہ روز پچاس ہزار برس کا ہوا حاصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ عذاب جسکا انہوں نے سوال کیا دفع نہیں ہو سکتا ہے اور البتہ واقع ہوگا
فَاصْبِرْ پس صبر کر تو اے محمد انکی تکذیب و جھٹلانے پر صَبْرًا جَمِيلًا صبر جمیل کہ جسمیں کسیطرح کی شکایت نہو اور عذاب میں انکی جلدی نکر کہ عنقریب واقع ہوگا اور
ہر ایک اپنی سزا کو پہنچیگا اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ کافر جھٹلانے والے يَرَوْنَهُ دیکھتے ہیں وہ اس عذاب کو یا قیامت کو بَعِيدًا دور مکان یعنی گمان انکا ہے کہ
وہ واقع نہوگا وَنَرَاهُ قَرِيبًا اور دیکھتے ہیں ہم اسکو امکان سے ممکن ہے کہ وہ واقع ہو يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ جسدن کہ ہووے آسمان كَالْمُهْلِ
مانند چاندی کے گلے ہوئے کے یا مانند تانبے گلے ہوئے کے یا مانند تلچھٹ تیل کے وَتَكُونُ الْجِبَالُ اور ہونگے پہاڑ كَالْعِهْنِ مانند پشم رنگا رنگ کے پس جس وقت
کہ ریزہ ریزہ ہو جاویں تو ہوا پر اڑ کر مانند پشم دھنکی ہوئی کے ہو جاوینگے اور رنگا رنگ اسواسطے ہو جاوینگے ہوا پر اڑ کر کہ پہاڑ طرح طرح کے رنگ کے ہیں اور کہتے ہیں کہ پہاڑ سب
مثل پشم کے ریزہ ہو جاوینگے اور ہوا سے مانند پشم رنگا رنگ دھنکی ہوئی اور بعد اسکے مانند غبار بکھرے ہوئے کے وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ اور نہ پوچھیگا کوئی یگانہ
حَمِيمًا یگانہ کو کہ تیرا کیا حال ہے سبب اسکے کہ ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی ہوگی اور ابن کثیر اور عاصم نے یسأل کو بضم یا پڑھا ہے یعنی نہ پوچھا جاویگا کوئی یگانہ یگانہ
يُبَصَّرُونَهُمْ دکھلائے جاوینگے وہ یگانے ان یگانوں کو یعنی ایسا نہوگا کہ آدمی اپنے یگانوں کو نہ دیکھنے پائیں اور یا وہ انکو نہ دیکھتے ہوں بلکہ ہر ایک ہر ایک دوسرے کو
دیکھیگا اور پہچانیگا اور انکے حال کو دیکھتا ہوگا لیکن اپنے اپنے حال میں ایسے گرفتار و مشغول ہونگے کہ دوسرے کے حال کے پوچھنے کی قدرت نہوگی اور یہی امام محمد باقر
علیہ السلام فرمایا ہے کہ آپس میں پہچانتے ہونگے اور کوئی کسیکو نہ پوچھیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ کوئی یگانہ دوسرے کے گناہ کو نہ پوچھا جاویگا بلکہ ہر ایک اپنے ہی گناہ کی
سزا پاویگا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یگانے یگانوں کو جو پہچانینگے یہ ایک ساعت کا ذکر ہے اور پیچھے اسکے کوئی کسیکو نہ پہچانیگا اور ہر ایک دوسرے سے بھاگیگا اور
ایسا حال ہوگا اس وقت يَوَدُّ الْمُجْرِمُ دوست رکھیگا اور آرزو کریگا گنہگار کافر لَوْ يَفْتَدِي اگر فدا کرے مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ
اسدن کے بِبَنِيهِ ساتھ بیٹوں اپنے کے اور بعضوں نے عذاب کو تنوین پڑھا ہے اور یومئذ کی میم کو مفتوح یعنی ہر گنہگار آرزو کریگا اپنے بیٹوں کو اپنی عوض میں فدا
کردوں تاکہ وہ عذاب کو اٹھاویں اور میں نجات پاؤں باوجودیکہ بیٹے سب سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں لیکن انکو چاہیگا اور چاہیگا کہ فدا کردوں اور میں عذاب سے رہائی پاؤں وَ
صَاحِبَتِهِ اور جورو اپنی کو چاہیگا کہ فدا کردوں اپنی عوض میں باوجودیکہ بڑی غمخوار ہو وَأَخِيهِ اور بھائی اپنے کو کہ قوت بازو اور مددگار ہوتا ہے چاہیگا کہ فدا کردوں
وَفَصِيلَتِهِ اور کنبے اپنے کو الَّتِي تُؤْوِيهِ جو کہ جگہ دیتا ہے اسکو یعنی پناہ دیتا ہے اسکو سختی کے وقت چاہیگا کہ فدا کردوں انکو اپنی عوض میں وَمَنْ فِي الْأَرْضِ اور جو کوئی
بیچ زمین کے ہے دوست رکھیگا کہ اپنی عوض میں فدا کردوں جَمِيعًا سبکو یعنی چاہیگا کہ تمام خلائق کو یگانہ کو اور بیگانہ کو اپنے بدلے فدا کردوں ثُمَّ يُنْجِيهِ پھر
نجات دیوے وہ فدا دینا اسکو عذاب سے كَلَّا نہیں نہیں یعنی نہ ایسا ہے کہ فدا دینا عذاب سے رہائی دلاوے إِنَّهَا تحقیق کہ وہ آتش دوزخ کہ جس سے فدا دیگا وہ گنہگار
اور فائدہ نہیں دیتا ہے لَظَىٰ شعلہ ہے خالص کہ کوئی چیز اس میں ملی ہوئی نہیں ہے تاکہ باعث کم ہونے حرارت کا ہووے اور کہتے ہیں کہ لظی نام دوزخ کا ہے اور ضمیر انہا کی مرجع کا
ذکر نہیں کیا ہے سو معلوم ہوتا ہے کہ عذاب کا ذکر اسپر دلالت کرتا ہے اور یا فدا دینا دلالت کرتا ہے اور یا یہ کہ وہ ضمیر قصہ کی ہے اور لظی مبتدا ہے اور خبر آگے ہے کہ نَزَّاعَةً
اور کھینچنیوالا ہے وہ شعلہ لِلشَّوَىٰ واسطے پوست سر کے اور ہاتھ پاؤں کے اور پوست سر کو اور گوشت کو شدت حرارت سے اور حفص نے نزاعۃ کو منصوب پڑھا ہے حال ہونیکے سبب
اور نزاعۃ صیغہ مبالغہ کا ہے یعنی بہت کھینچنے والا پوست کا اور گوشت کا اور عضو کو اپنی جگہ سے اور شوی جمع شواۃ کی ہے یعنی اطراف کے اور یا جمع شواۃ کی ہے کہ جسکے معنی پوست سر کے ہیں اور
جبکہ وہ شعلہ پوست اور گوشت کو کھینچیگا اور ادھیڑیگا تو اسکی جگہ دوسرا پیدا ہو جائیگا اسیطرح سے وہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہیگا تَدْعُوا بلاتی ہے وہ
آگ یعنی کھینچتی ہے اپنی طرف جبر اور قہر سے جلانے کو واسطے مَنْ أَدْبَرَ اس شخص کو کہ پیٹھ پھیری ہے اسنے حق سے وَتَوَلَّىٰ اور منہ پھیرا ہے حکم خدا سے وَجَمَعَ اور
جمع کیا ہے مال دنیا کو بدون ملاحظہ حلال اور حرام کے فَأَوْعَىٰ پس سینت رکھا ہے اس مال کو یعنی واسطے حفاظت کے اس مال کو برتن میں رکھ چھوڑا ہے اور حقوق
واجبہ مستحقین کو ادا کیا نہیں اور سبب … حرص اور رغبت … مال اور دور درازی امل اور مشغول ہونا … ہے اور قرآن میں ذکر کیا ہے اور
خدا تعالیٰ انسان کی کثرت حرص کو بیان کرتا ہے کہ إِنَّ الْإِنْسَانَ تحقیق آدمی خُلِقَ پیدا کیا گیا ہے هَلُوعًا بہت حریص کم صبر والا کہ
جمع کرنے پر اور حقوق نہ ادا کرنے پر … جلد بے صبری کرنیوالا ہے اور بلا کے نازل ہونے پر جلد بے صبری کرنیوالا ہے اور رسول خدا صلعم نے … فرمایا …

آدمی میں ہو بخیلی ہو کہ دینے سے اسکو منع کرے اور یہ بیہودہ نامردی ہو کہ دل کو اسکی جگہ سے کھینچا اور بعضے کہتے ہیں کہ ہلوع ایک جانور ہے کوہ قاف کی پشت پر کہ ہر روز
سات صحرا کو گھانس سے خالی کرتا ہے یعنی تمام گھانس اسکی کھا جاتا ہے اور سات دریا کا پانی پیتا ہے اور سیری اور گرمی اس جانور کو نہیں ہوتی ہے اور شب فکر میں
رہتا ہے کہ کل کو کیا کھاؤنگا ایسی خدا تعالی نے بے صبری اور اندیشہ روزی میں انسان کی اس جانور کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور کسی نے ایک عالم سے تفسیر ہلوع کی پوچھی تو
کہا کہ اس سے زیادہ کیا تفسیر اسکی واضح ہوگی جو کہ خدا فرماتا ہے کہ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جس وقت کہ پہنچتی ہے اسکو بدی مثل فقر اور فاقہ اور مرض تو جَزُوعًا
بہت بے صبری اور فریاد کرنیوالا ہے اور شب و روز جزع اور فزع میں اوقات بسر کرتا ہے وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ اور جس وقت پہنچتی ہے اسکو بھلائی اور نیکی مثل تونگری اور
آسودگی کے تو مَنُوعًا منع کرنیوالا اپنے نفس کی طاعت خدا اور مال کے خرچ کرنے سے راہ خدا میں ہے ہلوعًا اور جزوعًا حال واقع ہوئے ہیں اور مراد اس آیت کے مضمون
سے یہ ہے کہ انسان بے صبر اور منع کرنے میں ایسا مشہور اور معروف ہے کہ گویا اسی پر پیدا کیا گیا ہے اور گویا یہ اسکی صفات فطریہ غیر اختیاریہ میں سے ہے اور حقیقت میں
خدا تعالی نے ان صفات پر پیدا نہیں کیا ہے اور دلیل اسپر یہ ہے کہ خدا تعالی مومنوں کو اس سے مستثنا کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ إِلَّا الْمُصَلِّينَ مگر نماز پڑھنیوالے یعنی سب
آدمی ان صفت پر قائم ہیں مگر نماز کے ادا کرنیوالے الَّذِينَ هُمْ وہ لوگ کہ وہ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ اور نماز اپنی کے دَائِمُونَ ہمیشگی
کرنیوالے ہیں کہ ہر چند کوئی شغل رکھتے ہوں لیکن نماز کے وقت پڑھنے سے باز نہیں رہتے ہیں اور بدون عذر نماز کو کبھی فوت نہیں کرتے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کوئی عمل نیک رات کو فوت ہوتا ہے تو دن کو قضا کر لیتے ہیں یعنی بجا لاتے ہیں اسکو اور اگر دن کو فوت ہوتا ہے تو رات کو قضا کرتے ہیں
اور بجا لاتے ہیں اسکو اور امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت نوافل کے واسطے ہے اور آیہ والذین هم على صلواتهم يحافظون فرائض کے واسطے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد
الذین هم فی صلاتهم دائمون سے وہ لوگ ہیں کہ حالت نماز میں اپنے منہ کو قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرتے ہیں اور چپ و راست نظر نہیں کرتے ہیں وَالَّذِينَ فِي
أَمْوَالِهِمْ اور وہ لوگ کہ بیچ مالوں انکے حَقٌّ مَّعْلُومٌ حق ہی جانا گیا یعنی حق معین جیسے زکوٰۃ میں اور صدقوں وغیرہ میں لِّلسَّائِلِ واسطے
سوال کرنیوالے محتاج کے وَالْمَحْرُومِ اور واسطے نہ سوال کرنیوالے محتاج کے کہ آدمی اسکو بسبب نہ سوال کرنے کے تونگر گمان کرتے ہیں اور اس سبب سے اسکو دینے سے محروم
رکھتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حق معلوم زکوٰۃ میں سے نہیں ہے بلکہ وہ چیز ہے کہ تو اسکو اپنے مال میں سے نکالے اور بعد اسکے اپنی خواہش کے موافق تھوڑا
یا بہت جمعہ کو یا ہر روز جس طرح کہ بن پڑے مستحقوں کو دیوے اور دوسری روایت میں ہے کہ پہنچاوے تو قرابت والوں کو اور دیوے اوس شخص کو کہ محروم رکھتا ہے تجکو اور عطا
کرے اوس شخص کو کہ دشمن رکھتا ہے تجکو وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ اور وہ لوگ ہیں کہ سچ جانتے ہیں اور اعتقاد کرتے ہیں بِيَوْمِ الدِّينِ ساتھ روز
جزا کے اور علامت روز جزا کے حق جاننے کی یہ ہے کہ اس روز کے خوف سے طاعت و عبادت میں مشغول ہو اور احکام خدا تعالی کے بجا لاوے اور جہات کو ترک کرے اور منع
کئے گئے کاموں کے گرد نہ جاوے وَالَّذِينَ هُم اور وہ لوگ ہیں کہ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم عذاب پروردگار اپنے سے مُّشْفِقُونَ ڈرنیوالے ہیں اور خوف
کرتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ عذاب میں ہم گرفتار ہو جاویں اور اس سبب سے وہ گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ تحقیق عذاب پروردگار انکے کا غَيْرُ
مَأْمُونٍ نہیں بے خوف کیا گیا ہے یعنی اسکے واقع ہونے سے بے خوف اور بے ڈر نہ ہونا چاہیئے اگرچہ کثرت سے طاعت کرتا ہو اور گناہوں سے پرہیز کرتا ہو بلکہ امید نجات اور خوف عذاب
دونو برابر چاہیئں اور اعمال نیک اپنے پر نازاں نہ ہونا چاہیئے بلکہ ہر دم عذاب الہی سے ڈرنا چاہیئے اور اسکی رحمت سے نا امید بھی نہ ہونا چاہیئے کہ ذات اسکی غفور الرحیم ہے ۔ س
کیا ڈر ہے گر عذاب کو ناچیز ہے ۔۔ مولا کا میرے نام غفور الرحیم ہے ۔۔ بخشیگا اپنے فضل سے عصیاں سبھی تمام ۔۔ پروا اسکو کیا وہ غنی اور کریم ہے ۔۔ لیکن عذاب کا بھی بڑا خوف ہے مجھے ۔۔
دھڑکا سے اس بلا کے میرا دل دونیم ہے ۔۔ امید مغفرت کی ہے گرچہ مجھے مدام ۔۔ لیکن عذاب سے بھی نہایت ہی بیم ہے ۔۔ وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ ہیں کہ لِفُرُوجِهِمْ
واسطے ستروں اپنے کے حَافِظُونَ نگاہ رکھنیوالے ہیں حرام کرنے سے مثل زنا اور اغلام کے إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ مگر اوپر عورتوں اپنی کے کہ نکاح دائمی کے ہوں یا نکاح
متعہ کے یا لونڈیاں اپنی ملک کی جیسے کہ خدا فرماتا ہے أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ یا وہ عورتیں کہ مالک ہوئے ہیں ہاتھ انکے ان عورتوں سے کہ وہ عورتیں انکی ملک میں ہیں پس
وہ اپنی ان عورتوں نکاحی اور ملک کی عورتوں سے کچھ خفا کرتے ہیں فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ پس تحقیق وہ نہیں ملامت کئے گئے ہیں اگر ان عورتوں سے ستروں کو نگاہ رکھنے کو
ترک کرتے ہیں فَمَنِ ابْتَغَىٰ پس جو شخص کہ طلب کرے وَرَاءَ ذَٰلِكَ سوا ان عورتوں نکاحی اور ملک کے فَأُولَٰئِكَ پس یہ لوگ ان عورتوں کے طلب کرنیوالے

هُمُ الْعَادُونَ وہی ہیں حد سے خدا کی گذرنے والے اور خدا کی مقرر کی ہوئی مباح کی ہوئی سے کاموں کی خواہش کرنیوالے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ ہیں کہ لِأَمَانَاتِهِمْ واسطے امانتوں
اپنی کے وَعَهْدِهِمْ اور عہد اپنی کے رَاعُونَ رعایت کرنیوالے اور نگہبانی کرنیوالے ہیں خواہ امانتیں خدا کی ہوں جیسے کہ ایمان اور ادا کرنا فرض چیزوں کا اور خواہ
امانت خلائق کی جیسے کوئی اپنی چیزیں کسی کے پاس رکھ جائے اور عہد بھی خواہ خدا کے ساتھ ہو خواہ خدا کے بندوں کے ساتھ اور ابن کثیر نے امانتہم پڑھا ہے واحد کا صیغہ وَالَّذِينَ هُمْ
اور وہ لوگ ہیں کہ بِشَهَادَاتِهِمْ ساتھ گواہیوں اپنی کے قَائِمُونَ قیام کرنیوالے ہیں اور ادا کرنیوالے اور حفص اور یعقوب اور سہل نے شہاداتہم پڑھا ہے
جمع کے صیغہ اور باقیوں نے شہادتہم پڑھا واحد صیغہ سے یعنی جو کچھ کہ جانتے ہیں اسی طرح اپنے علم کے موافق گواہی دیتے ہیں اور اسمیں رعایت اور پاسداری کسی کی نہیں کرتے خواہ
کوئی یگانہ اپنا ہو یا بیگانہ تونگر ہو یا فقیر ہو اور نہ گواہی چھپاتے ہیں وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ ہیں کہ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ اوپر نماز
اپنی کے حافظ رہتے ہیں کہ اسکو ساتھ آداب اور شرائط کے اور رعایت ارکان کے بجا لاتے ہیں اور اسکے وقت کی رعایت کرتے ہیں اور امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے
مراد اس سے نماز شب ہے کہ دن اور رات میں اکاون رکعت نماز کی پڑھتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد اس سے دن اور رات کی فرض نمازیں ہیں یعنی جو کوئی
انکے وقتوں پر ادا کرے اور انکے حقوق کو پہچانتا ہو اور انکے وقتوں میں انکے غیر کو اختیار نہ کرے یہانتک کہ انکو ادا کرے حقتعالی اسکے واسطے لکھ دیتا ہے [illegible]
کہ ہرگز اسکو عذاب نہ کرے اور جو کوئی انکو غیر وقت میں پڑھے اور انکے سوا اسکی اور کام کو اختیار کرے تو چاہے کہ خدا اسکو بخشے اور چاہے عذاب کرے أُولَٰئِكَ یہ گروہ کہ
اوصاف بیان ہوئے ہیں الا المصلین سے یہانتک یہ لوگ فِي جَنَّاتٍ بیچ بہشتوں کے ہیں کہ ہر طرح کی نعمتوں سے مُكْرَمُونَ بزرگ اور معزز کئے گئے ہیں خدا
کے نزدیک اور بڑی قدر اور منزلت والے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعد نازل ہونے ان آیتوں کے مشرک گروہ گروہ رسول خدا صلعم کے حلقہ باندھتے اور کہتے کہ اگر جیسا کہ
رکھتے ہیں آخرت کے باغوں کی ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ زیادہ ہونگے ہم ان سے اور کہ دنیا میں تم سے افضل ہیں مال اور اولاد میں [illegible] تو آخرت میں بھی ہم افضل ہونگے یہ آیت نازل
ہوئی کہ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ پس کیا ہے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے ہیں طرف تیرے اور ان اوصاف سے بے نصیب ہیں مُهْطِعِينَ گردن دراز کرکے دوڑنیوالے
جلدی کرتے عَنِ الْيَمِينِ جانب راست سے وَعَنِ الشِّمَالِ اور جانب چپ سے عِزِينَ گروہ گروہ متفرق ہوکر آنیوالے ہیں اور [illegible] یہ حال
واقع ہوئے ہیں منقول ہے کہ مشرکین [illegible] پانچ گروہ گروہ گرد رسول خدا صلعم کے حلقہ کرکے قرآن سنتے [illegible] اور انکے قول کا انکار کرکے فرمایا کہ أَيَطْمَعُ کیا طمع
رکھتا ہے كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ہر مرد انمیں سے أَن يُدْخَلَ یہ کہ داخل کیا جائے [illegible] جَنَّةَ نَعِيمٍ بہشت نعمتوں کی [illegible]
دعوی ہے کہ بدون ایمان اور طاعت بہشت میں داخل ہوں كَلَّا نہ ایسا ہے کہ وہ کہتے ہیں ہرگز کفار بہشت میں نہ جائینگے [illegible] إِنَّا خَلَقْنَاهُم
تحقیق ہمنے پیدا کیا ہے انکو مِّمَّا يَعْلَمُونَ اس چیز سے کہ جانتے ہیں یعنی نطفہ نجس سے کہ اسکو عالم پاک سے کچھ مناسبت نہیں پس اگر وہ نطفہ ایمان اور طاعت کے
وسیلہ کامل اور طاہر ہوا اور [illegible] کو اختیار کرے آلودگی کدورتوں کی صفائی نہ پائی تو قابل بہشت میں جانے کے نہیں ہوتا ہے فَلَا أُقْسِمُ پس قسم کھاتا ہوں
لا زائد ہے واسطے تاکید کے اور بعضے کہتے ہیں کہ لا زائد نہیں اور معنی اسکی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ نہیں ایسا ہے کہ کفار کہتے ہیں پس قسم کھاتا ہوں بِرَبِّ الْمَشَارِقِ
ساتھ پروردگار مشرقوں کے کہ وہ آفتاب کے ہیں مشرقین ہر روز نئی جگہ ہوتا ہے نکلنا وَالْمَغَارِبِ اور ساتھ پروردگار مغربوں کی قسم کھاتا ہوں کہ وہ مغارب آفتاب کے
ہیں ہر روز نئی جگہ سے وہ غروب کرتا ہے اور آفتاب کے لئے تین سو ساٹھ مشرق اور تین سو ساٹھ مغرب ہیں ہر روز ایک مشرق سے نکلتا ہے اور ایک مغرب میں داخل ہوتا ہے
تمام سال اسکا یہی حال ہے اور تمام سال کے موافق مشہور کی تین سو ساٹھ دن ہیں اور مشرق آفتاب کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور مغرب غائب ہونے کی جگہ کو پس خدا تعالی قسم کھاتا ہے
إِنَّا لَقَادِرُونَ تحقیق ہم البتہ قدرت رکھنے والے ہیں عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ اوپر اسکے کہ بدل ڈالیں ہم ان مشرکوں کو یعنی ہلاک کریں ہم انکو اور بدلے انکے [illegible]
لائیں ہم کہ خَيْرًا مِّنْهُمْ بہتر انسے ہوں اور زیادہ فرمانبردار ہوں وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ اور نہیں ہیں ہم سبقت لے جائے گئے کہ کوئی ہمسے
عاجز اور مغلوب کرے جس وقت ہم ارادہ عذاب کا کریں اور ہمارا ارادہ [illegible] جب یہ حال ہے تو فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے انکو [illegible]
اٹھا لے کہ يَخُوضُوا شروع کریں وہ بیہودہ باطل میں وَيَلْعَبُوا اور کھیل اور بازی میں مشغول ہوں [illegible] حَتَّىٰ يُلَاقُوا یہانتک کہ
ملاقات کریں يَوْمَهُمُ دن اپنے کو الَّذِي يُوعَدُونَ وہ جو وعدہ کئے جاتے ہیں [illegible] يَوْمَ يَخْرُجُونَ

جس دن کہ نکلینگے وہ مِنَ الْأَجْدَاثِ قبروں سے سِرَاعًا جس وقت جلدی کرنے کے دوڑتے ہوئے یعنی اسرافیل کی آواز کیطرف اور سرعت جمع سریع کی ہے یعنی
سینچے جلدی جاینگے کہ كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ إِلَىٰ نُصُبٍ طرف بتوں کے جنکو پوجتے تھے یا جھنڈوں کی يُوفِضُونَ دوڑتے ہیں یعنی جیسے کہ وہ اور لوگ اپنے بتوں کے
تھانوں کیطرف دوڑتے ہیں یا جیسے لشکر پراگندہ اور متفرق اپنی فوج کے علم کو قائم دیکھکر اسکی طرف دوڑتے ہیں اور ابن عامر اور حفص اور سہل نے نصب بضمتین پڑھا ہے اور لوگوں نے
جمع نصب بضم نون کے اور باقی کے قاری نصب بفتح نون پڑھتے ہیں اور جس وقت کہ قبروں سے نکلکر دوڑینگے تو خَاشِعَةً نیچے کو جھکنے والی ہونگی أَبْصَارُهُمْ
آنکھیں انکی نہایت خوف اور دہشت سے اور خاشعہ حال واقع ہوا ہے ضمیر یوفضون سے یعنی خوف سے نہ آنکھیں کھول سکینگے اور نہ وہ سر کو اوپر اٹھا سکینگے تَرْهَقُهُمْ
پوشیدہ کر لیوے گی انکو ذِلَّةٌ خواری اور نگونساری اور سیاہی ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي یہ دن وہ ہے کہ دنیا میں كَانُوا يُوعَدُونَ تھے وعدہ
دیئے جاتے جس دن کا اور جس دن سے ڈرائے جاتے تھے اور اسکو جھٹلاتے تھے اور انکار کرتے تھے

سُورَةُ نُوحٍ

یہ سورہ مکی ہے اور اس میں اٹھائیس آیتیں ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے اور اسکی کتاب کی تلاوت کرے چاہئے کہ ترک نکرے تلاوت سورہ انا ارسلنا نوحا کو واسطے کہ
پڑھنیوالا ایمان لانیوالا واسطے رضامندی خدا کے اور صبر کرنیوالا اس پر جسکو نماز فرض پڑھنا فلیس ہوگا اور خدا تعالیٰ اسکو نیکوکاروں کی جگہ میں جگہ دیگا اور تین باغ بہشت کے
اسکو دیگا اور ہر طرح کی بخشش اور بزرگی اور ہر قسم کی نعمتیں اسکو عطا کریگا اور دو سو حوریں اور چار ہزار بے بکارت کی عورتیں اسکو دیگا انشاء اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا تحقیق ہم نے بھیجا تھا نوح کو إِلَىٰ قَوْمِهِ اپنی قوم کی طرف کہ وہ قابیل کی اولاد تھی
أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ یہ کہ ڈرا تو قوم اپنی کو یعنی ہم نے کہہ بھیجا اسکو یہ کہ تو اپنی قوم کو عذاب الٰہی سے جا کر ڈرا مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ پہلے
اس سے کہ آوے انکے پاس عَذَابٌ أَلِيمٌ عذاب دردناک وہ طوفان ہے یا عذاب دوزخ ہے اور ان انذر میں حرف تفسیر ہے اور مقدر ہے اور تقدیر اسکی بان انذر ہے
یعنی جس وقت ڈرانے کا حکم ہوا تو حضرت نوح اپنی قوم کی ہدایت کو گئے قَالَ کہا نوح نے يَا قَوْمِ اے قوم میری إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ تحقیق
میں واسطے تمہارے ڈرانیوالا ہوں ظاہر أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ یہ کہ پرستش کرو تم خدا کی یگانگی کے ساتھ وَاتَّقُوهُ اور ڈرو تم اس سے اسکے عذاب سے اور پرہیز کرو
اسکی نافرمانی سے وَأَطِيعُونِ اور فرمانبرداری کرو تم میری جس چیز کا کہ میں تمکو حکم دوں یا منع کروں اسواسطے کہ میری فرمانبرداری خدا کی فرمانبرداری کی
نزدیک ہے اور جس وقت تم ایسا کروگے تو يَغْفِرْ لَكُم بخشیگا خدا واسطے تمہارے مِّن ذُنُوبِكُمْ بعضے گناہ تمہارے جو کہ تمنے اسلام سے پہلے کئے ہیں اور بعد اسلام کے جو
گناہ کروگے انکو چاہے بخشے چاہے نہ بخشے وَيُؤَخِّرْكُمْ اور مہلت دیگا تمکو عذاب ہلاک کرنے سے یعنی زندہ رکھیگا تمکو إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى طرف ایک وقت
مقرر کے کہ وہ وقت اجل کا ہے لیکن بشرط ایمان اور طاعت اور اگر ایسا نکروگے تو عذاب میں گرفتار کرکے ہلاک کریگا اور ایسا ہی ہوا کہ وہ ایمان نہ لائے اور طوفان میں گرفتار ہوکر
ہلاک ہوئے إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ تحقیق وقت مقرر کیا ہوا خدا کا ہے واسطے مرنے کے إِذَا جَاءَ جس وقت آتا ہے تو لَا يُؤَخَّرُ نہیں مہلت دیجاتی ہے یعنی جس وقت
اجل کا وقت آتا ہے تو پھر اجل نہیں ٹلتی ہے اور حیلہ اور تدبیر سے کچھ فائدہ نہیں بخشتی ہے پس جلدی کرو مہلت اور تاخیر کے سے ایمان اور طاعت کو اختیار کرکے لَوْ كُنتُمْ اگر ہو تم
فکر اور تامل سے تَعْلَمُونَ جانتے ہو اور کچھ علم رکھتے ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اجل مسمی سے قیامت کا روز ہے اور اس وقت وہ ٹلتی نہیں ہے القصہ نوح نے اپنی قوم کو
نو سو پچاس برس سمجھایا کہ خدا پر تم ایمان لاؤ لیکن وہ ہمیشہ سرکشی کرتے آنحضرت کو ستایا اور وہ بے یقین ہوتے تھے اور وہ حضرت صبر کرکے انکی آزار کی برداشت کرتے تھے
چنانچہ سورہ ہود میں ذکر ہو چکا ہے اور جس وقت ایمان سے ناامید ہوئے تو قَالَ کہا رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي اے پروردگار میرے تحقیق میں نے بلایا قوم
اپنی کو ایمان اور طاعت کیطرف لَيْلًا وَنَهَارًا رات اور دن کو یعنی کیا رات کیا دن ہمیشہ ہر وقت انکو ایمان کیطرف بلاتا رہا اور انکے بلانے میں کسی طرح کا قصور نہیں کیا
فَلَمْ يَزِدْهُمْ پس نہ زیادہ کیا انکو دُعَائِي بلانے میرے نے إِلَّا فِرَارًا مگر بھاگنا اسکے قبول کرنے سے اور نفرت کرنے ایمان اور کفر کی زیادتی سے مراد یہ ہے کہ وہ نوح
کے بلانے سے پہلے جو کفر اور گمراہی میں گرفتار رہے تھے اور جس وقت کہ نوح نے انکو طرف ایمان کے بلایا اور انہوں نے اسکو قبول نکیا تو انکے کفر میں اور زیادتی ہوئی اور کہتے ہیں
نوح نے وَإِنِّي اور تحقیق میں كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ جب بلایا میں نے انکو طرف طاعت اور عبادت کے لِتَغْفِرَ لَهُمْ تاکہ بخشش کرے تو واسطے انکے ایمان لانے کی جہت سے انکے گناہوں سے
جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ کیا انہوں نے انگلیاں اپنی کو فِي آذَانِهِمْ بیچ کانوں اپنے کے اور کانوں کو سننے سے بند کر دیا وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ اور ڈھانپ لیا

کپڑے اپنے اوپر سر پر ڈال کر منہ چھپا لیا پس ہر ایک نفرت کے مارے میری صورت کو نہیں چاہتے تھے کہ دیکھیں اور نظر کریں یا اس واسطے کہ انہوں نے نہیں چاہا کہ نوح انکو دیکھے پس چھپایا کہ ایسا
نہ ہو کہ انکو پہچانکر پھر ایمان کی طرف بلاوں وَأَصَرُّوا اور ہٹ دہرمی کی انہوں نے کفر پر اور ہمیشہ اسی پر قائم رہے اور کفر پر مرنے کا ارادہ کیا اور
ایسے کہ پھر کفر سے نہ پھرینگے وَاسْتَكْبَرُوا اور تکبر اور سرکشی کی انہوں نے میری پیروی سے اسْتِكْبَارًا سرکشی کرنی بڑی جو حد سے زیادہ کہتے ہیں کہ مراد استکبار
ان لوگوں کا اس حد کو پہنچا تھا کہ ہر ایک ان میں سے اپنے بیٹے کو گود میں لیکر نوح کے پاس آتا اور کہتا کہ اس سے ڈرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ تجھکو گمراہ کر دے کہ میں جس وقت تیری عمر میں تھا تو میرا
باپ مجھکو اس کے پاس لایا اور مجھکو ڈرایا اور کہا کہ مبادا تو اسکی باتوں میں آکر گمراہ ہو جاوے پس تم بھی ایسا ہی کرنا اور کہتے ہیں حضرت نوح کہ ثُمَّ إِنِّي پھر تحقیق میں نے باوجود انکی
ہٹ دہرمی اور سرکشی کی دَعَوْتُهُمْ بلایا میں نے انکو جِهَارًا آواز بلند کرنیوالا ہو کر یہ مصدر ہے اور محل حال میں واقع ہوا ہے ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ پھر تحقیق
میں نے ظاہر اور آشکارا کیا میں نے واسطے انکے بلانے کو ہر مقام اور مجلس میں وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ اور پوشیدہ کہا واسطے انکے إِسْرَارًا پوشیدہ کہنا یعنی ہر جگہ کہ انکو پایا [illegible]
اور مقصود آنکا یہ ہے کہ جس طرح سے انکو کہا [illegible] اور کم آواز سے بھی اور [illegible] آواز سے بھی اور [illegible] کہا [illegible] جاکر پکار کے کہتا
کہ اے لوگو کہو لا اله الا الله تاکہ رستگاری پاؤ اور آشکارا کہنا یہ ہے کہ [illegible] مجلس میں [illegible] اور لوگ [illegible]
کہو لا اله الا الله تاکہ رستگاری پاؤ اور پوشیدہ کہنا یہ تھا کہ [illegible] کسی ایک آدمی کو [illegible] اس کے پاس جاتے اور [illegible] اس کے کان میں [illegible]
کہو تو لا اله الا الله تاکہ رستگاری پاؤ [illegible] جس طرح حضرت نوح [illegible] قبول نہ کیا خدا تعالیٰ نے چالیس سال [illegible] سال باران
رحمت کا بند کیا اور عورتیں انکی بانجھ کر دیں [illegible] حضرت نوح نے کہا کہ اے پروردگار [illegible] ظاہر اور پوشیدہ
اور تنہائی میں [illegible] فائدہ نہ ہوا [illegible] بند کر دیا اور عورتیں انکی بانجھ کر دیں [illegible] فَقُلْتُ پس کہا میں نے
اسْتَغْفِرُوا بخشش چاہو رَبَّكُمْ پروردگار اپنے سے یعنی [illegible] کفر اور گناہوں سے إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا تحقیق وہ ہے بخشنے والا [illegible]
تو بہ کرو گے تو يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ بھیجیگا ابر کو آسمان سے اوپر تمہارے مِدْرَارًا بہت برسنے والا [illegible] وَيُمْدِدْكُمْ اور مدد دیگا تمکو
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ ساتھ مالوں اور بیٹوں کے یعنی بہت مال اور بیٹے وَيَجْعَلْ لَكُمْ اور کریگا واسطے تمہارے جَنَّاتٍ باغ [illegible]
وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا اور کریگا واسطے تمہارے نہریں [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] معلوم ہوتی [illegible] فائدہ ظاہری [illegible] ایمان کی طرف رغبت دلانے [illegible] حضرت نوح [illegible]
بعد [illegible] اور کہتے ہیں ایک دن امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہا کہ یا امیر المؤمنین [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] فرمایا کہ استغفار کر اور ایک آدمی آیا اور
کہا کہ یا امیر المؤمنین میری زراعت اور درخت [illegible] دعا کر کہ خدا تعالیٰ باران [illegible] فرمایا کہ استغفار کر اور ایک شخص آیا اور کہا
امیر المؤمنین میں ایک شخص محتاج اور فقیر ہوں دعا کر کہ خدا تعالیٰ مجھکو روزی دیوے فرمایا کہ استغفار کر اور ایک آدمی آیا اور کہا کہ یا امیر المؤمنین مال بہت رکھتا ہوں
لیکن فرزند میرے نہیں ہے دعا کر کہ خدا تعالیٰ مجھکو فرزند عطا کرے فرمایا کہ استغفار کر اور ایک [illegible] یا امیر المؤمنین [illegible] دعا کر کہ خدا
کی کثرت [illegible] فرمایا کہ استغفار کر اور بعد اسکے [illegible] کہا کہ یا امیر المؤمنین ہماری [illegible] تا کہ خدا تعالیٰ [illegible] فرمایا کہ استغفار کر
[illegible] آپ کی خدمت میں [illegible] کہا کہ یا امیر المؤمنین کسی [illegible] طرح طرح کے [illegible] سب کو ایک ہی جواب دیا فرمایا کیا تو نے
سنا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا الآیہ اور ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ قربان [illegible] فرزند [illegible]
[illegible] خدا تعالیٰ نے مجھکو بہت مال دیا ہے اور فرزند میرے نہیں کوئی علاج [illegible] فرزند پیدا ہو فرمایا کہ ہاں استغفار کر پروردگار [illegible]
[illegible] اور کسی [illegible] خدا تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے کہ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ الآیہ اور بعد
[illegible] حضرت نوح نے انکو کہا کہ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ کیا ہے واسطے تمہارے کہ نہیں [illegible] وَقَارًا [illegible]
[illegible] فرمانبرداری [illegible] خدا تمہاری [illegible] اور تمہاری [illegible]

سے واسطے بیان کیجیے تو یہ معنی ہیں اس آیت کے یعنی کیا ہے تمکو کہ نہیں اعتقاد کرتے ہو تم خدا کی بزرگی کا اور اسکی حکم کی نافرمانی سے ڈرتے نہیں ہو وَقَدْ خَلَقَكُمْ اور حال یہ ہے کہ
تحقیق پیدا کیا ہے اسنے تمکو أَطْوَارًا طرح طرح سے کہ پہلے نطفہ تھا اور پھر خون بستہ ہوا اور بعد اسکے گوشت ہوا اور پھر ہڈیاں اور پٹھے ہوئے اور پھر سب مجتمع ہو کر ایک پتلا ہوا
اور پھر روح داخل ہو کر ایک شکل کا ہوا اور پھر پیدا ہو کر چلنے پھرنے لگا اور پھر جوان ہوا اور پھر ادھیڑ ہوا اور پھر بوڑھا ہوا اور یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ ممکن ہے کہ خدا تمہاری
کیے ہوئے اعمال کے آخرت میں اور اطلاع دیتا ہے یہ اسکی کمال قدرت اور عظمت پر پس تم کیسے روز قیامت کا انکار کرتے ہو اور اسکی بندگی کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اطوار سے مراد اختلاف
اور فنا کا ہے کہ مراد اس سے تونگری اور فقیری ہے اور صحت و مرض اور قوت ہے اور ناتوانی ہے اور درازی اور کوتاہی اور کہا نوح نے ان لوگوں کو کہ أَلَمْ تَرَوْا
کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ کیونکر پیدا کیا ہے خدا نے سَبْعَ سَمَاوَاتٍ سات آسمانوں کو طِبَاقًا طبقہ بطبقہ کہ طبقہ کے اوپر طبقہ ہے وَ
جَعَلَ الْقَمَرَ اور کیا چاند کو فِيهِنَّ بیچ انکے نُورًا روشنی کہ پرتو اسکا سب آسمان اور زمین پر پہنچتا ہے اور چاند مشہور یہ ہے کہ آسمان اول پر ہے اور سب آسمانوں
سے نسبت اسکو اسطرح دی ہے کہ نور اسکا سب آسمانوں تک پہنچتا ہے یعنی روشنی اسکی سب آسمانوں میں کی گئی ہے وَجَعَلَ الشَّمْسَ اور کیا ہے آفتاب کو سِرَاجًا
چراغ زمین کے باشندوں کا کہ سبکو روشنی دیتا ہے اور سورج کہا حضرت صلعم کو سراج منیر کہتے ہیں اسلیے کہ حضرت کے نور نے تاریکی کفر کو عالم سے دور کیا ہے اور کہتے ہیں کہ آفتاب اور
ماہتاب کا رخ آسمانوں کی طرف ہے اور پشت زمین کی طرف ہے اور آسمان والوں کو اسی رخ سے روشنی دیتے ہیں اور زمین والوں کو پشت سے اور روشنی چراغ کے نور کی روشنی
سے زیادہ قوی ہے اسواسطے نور کو قمر کی طرف منسوب کیا اور سراج کو آفتاب کی طرف اور کہتے ہیں کہ آفتاب چوتھے آسمان پر ہے اور کہا حضرت نوح نے کہ وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ
اور خدا نے اگایا ہے تمکو مِنَ الْأَرْضِ زمین سے کہ تمہارے باپ آدم کو زمین سے پیدا کیا ہے نَبَاتًا اگانا زمین سے یعنی پیدا کر کے زمین سے اور جسوقت کہ اصل تمہاری
زمین سے ہوئی تو تم سب اولاد انکی ہو زمین سے ہو ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا پھر پھیر لیجائیگا تمکو بیچ اس زمین کے بعد موت کے وَيُخْرِجُكُمْ اور نکالیگا تمکو زمین سے
قیامت کے روز زندہ کر کے إِخْرَاجًا نکالنا واسطے حساب اور جزائے اعمال کے وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا اور خدا نے کیا ہے واسطے تمہارے زمین
فرش کہ اوپر آرام پکڑتے ہو اور بیٹھتے ہو مانند فرش کے زمین کو سطح بنایا کہ لِتَسْلُكُوا مِنْهَا تا کہ چلو تم اس زمین میں سے سُبُلًا فِجَاجًا راہوں کشادہ کو اور ع ۱ ۹
بعضے کہتے ہیں کہ سبل پہاڑ کی راہ کو کہتے ہیں اور فجاج جنگل کی راہوں کو اور جسوقت کہ حضرت نوح نے خدا کی نعمتوں کو شمار کیا اور لوگوں نے بدلے شکر ان نعمتوں کے
ہی کفر کو اور گناہوں کو زیادہ کیا تو قَالَ نُوحٌ کہا نوح نے رَبِّ اے پروردگار میرے إِنَّهُمْ عَصَوْنِي تحقیق ان لوگوں نے نافرمانی کی
میری اور میری نصیحت کو نہ مانا وَاتَّبَعُوا اور پیروی کی انہوں نے مَنْ لَمْ يَزِدْهُ اس شخص کی کہ نہیں زیادہ کیا اس شخص کو مَالُهُ وَوَلَدُهُ مال
اسکے نے اور فرزندوں نے اسکے إِلَّا خَسَارًا مگر نقصان یعنی ان لوگوں نے ایسے شخص کی پیروی کی کہ جنکو کثرت مال اور اولاد مغرور میں الگ آخرت کے فائدے نصیب کے
خسارہ اور نقصان میں کہا ہے اور وہ رئیس مال اور اولاد والے ان لوگوں کو کہتے تھے کہ اگر نوح پیغمبر ہوتا تو مالدار اور تونگر ہوتا وَمَكَرُوا اور مکر کیا انہوں نے کو مال اور اولاد
والے رئیس ہیں مَكْرًا كُبَّارًا مکر کرنا بڑا کہ عوام اور جاہلوں کو انہوں نے حیلہ کر کے اپنی طرف کھینچا اور مجھ سے انکو برگشتہ رکھا اور کہا کہ یہ مرد مجنون ہے اور اگر پیغمبر ہوتا تو
مالدار ہوتا اور ان لوگوں کو میرے آزار دینے پر رغبت اور حرص لائی اور پتھروں سے میرے بدن کو زخمی کیا وَقَالُوا اور کہا انہوں نے کہ لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ
نہ چھوڑو تم معبودوں اپنوں کو کہ ان بتوں معبودوں اپنی کی پرستش سے ہاتھ مت اٹھاؤ اور بعضے بت جو انکے نزدیک سب سے زیادہ بزرگ تھے انکے ذکر کو خاص کر کہا
وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا اور نہ چھوڑو تم ود کو کہ وہ ایک بت مرد کی صورت تھا وَلَا سُوَاعًا اور نہ سواع کو کہ وہ ایک بت عورت کی صورت کا تھا
وَلَا يَغُوثَ اور نہ یغوث کو کہ وہ ایک بت شیر کی صورت تھا وَيَعُوقَ اور نہ یعوق کو کہ وہ ایک بت گھوڑے کی صورت تھا وَنَسْرًا اور نہ
نسر کو کہ وہ گدھ کی صورت کا بت تھا اور مشہور یہ ہے کہ یہ پانچ نام نیک مردوں کے ہیں کہ وہ آدم اور نوح کے درمیان تھے اور آدمی انسے بہت اعتقاد رکھتے تھے اور بعد انکے
مرنے کے شیطان نے لوگوں سے کہا کہ ان بزرگوں کی صورتوں کے بت بناؤ اور انہیں انکی جگہ رکھو اور دیکھو تو کہ حضور سے عبادت ہو اور ان لوگوں نے پانچ بت پانچ آدمیوں کی
صورت کے پتھر اور لکڑی کے بنائے اور انکی تعظیم کرتے تھے اور عبادت الہی میں کوشش کرتے تھے جسوقت کہ وہ سب گزر گئے تو شیطان نے انکی اولاد کو کہا کہ تمہارے
باپ دادا اور تمہارے بزرگ ان بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے تمکو چاہیے کہ اپنے باپ دادا اور دین کی پیروی کر کے انکی پرستش میں مشغول ہو پس وہ لوگ بالکل گمراہ

کرنے سے انکی عبادت میں مشغول ہوا اور بتوں کی عبادت اس وقت سے شروع ہوئی اور حضرت نوح کے زمانہ میں طوفان آیا تو یہ بت خاک میں چھپ گئے اور بعد طوفان کے
ابلیس نے ان بتوں کو مٹی کے اندر سے نکالا اور آدمیوں کو انکی پرستش کیواسطے حکم دیا اور وہ بت بطور وراثت کے دست بدست چلے آتے تھے یہاں تک کہ عرب کی قوموں میں
پہنچے اور عرب بھی پرستش کرتے تھے بنی کلب نے یغوث کو لے لیا اور مراد کیطرف لیجا کر انکی عبادت میں مشغول ہوا اور زمانہ دراز تک انکی پرستش کی اور بنی ناجیہ نے انکا ارادہ
چھین لینے کا کیا تو وہ بھاگ کر بنی الحارث کیطرف چلے گئے اور یعوق بنی کہلان کے پاس تھا اور بعد انکی اولاد انکی وارث ہوتی رہی یہاں تک کہ وہ بت ہمدان میں پہنچا
اور نسر خثعم کے پاس تھا وہ انکی عبادت کرتے تھے اور سواع آل ذی الکلاع کے پاس تھا وہ انکی عبادت کرتے تھے اور ود قضاعہ کے پاس تھا وہ دومۃ الجندل میں لیجا کر
انکی پرستش کرتے تھے اور بعد انکی اولاد میں بھی چلا آتا تھا بطور وراثت کے یہاں تک کہ اسلام شروع ہوا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ نوح ایک جماعت کے
ہمراہ سراندیپ میں آدم کے بدن کی نگہبانی کرتے تھے اور کفار کو انکی قبر کا طواف نہیں کرنے دیتے تھے ابلیس نے لوگوں سے کہا کہ نوح اور انکی گروہ تم پر فخر کرتے ہیں
اور دعوی کرتے ہیں کہ ہم فرزند آدم ہیں اور تمکو کہتے ہیں کہ تم آدم کی اولاد نہیں ہو اسی سبب سے تمکو آدم کے بدن کی زیارت نہیں کرنے دیتے ہیں تمہارے واسطے
آدم کی صورت کی ایک چیز بناتا ہوں تاکہ تم بھی اسکا طواف کرو پس ابلیس کے کہنے سے انہوں نے پانچ بت بنائے اور انکا طواف کیا کرتے تھے اور آخر کو ابلیس کے فریب
دینے سے وہ ان بتوں کی عبادت کرنے لگے اور بعد طوفان ابلیس نے انکو خاک میں سے نکالا اور رفتہ رفتہ لوگوں کو انکی عبادت پر آمادہ کیا یہاں تک کہ وہ بت عرب کے قبیلوں میں
پہنچے اور ہر ایک قبیلہ میں اسی طرح پہنچ چکے اور بعد اسکے نوح نے یہ عرض کی کہ خداوندا قوم کے رئیسوں نے عام لوگوں کو کہا کہ ان بتوں کی عبادت کو مت چھوڑنا اور
وَقَدْ اَضَلُّوْا اور تحقیق گمراہ کیا ان رئیسوں نے كَثِیْرًا بہتوں کو یعنی بہتیرے گمراہ کرتے چلے آتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ان بتوں نے گمراہ کیا بہتوں کو کہ انکی پرستش
کرنے سے لوگ گمراہ ہوگئے ہیں وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اور نہ زیادہ کر تو اے پروردگار میرے ظلم کرنیوالوں کو اپنے نفسوں پر کفر کر کے اِلَّا ضَلٰلًا مگر ہلاکت
اور ضلال بمعنی ہلاک دوسری جگہ بھی آیا ہے جیسے کہ ان المجرمین فی ضلال وسعر اور یا مراد ضلال سے یہ ہے کہ زیادہ کر انکی گمراہی کو اور
حاصل نہ ہو پاس انکے مِمَّا خَطِیْٓئٰتِهِمْ ما زائد ہے اور تقدیر یہ ہے کہ من خطیئاتہم ہے یعنی خطاؤں ہی سے اپنے گناہوں کی جہت سے اُغْرِقُوْا غرق کئے گئے
وہ طوفان میں اور بعد غرق ہونے کے فَاُدْخِلُوْا نَارًا پس داخل کئے گئے وہ آتش دوزخ میں پانی کے نیچے اور جار مجرور کو مقدم کیا ہے کہ معلوم ہو کہ غرق ہونا
نہ تھا مگر خطاؤں اور گناہوں کی جہت سے فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ پس نہ پائے انہوں نے واسطے اپنے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے اَنْصَارًا مددگار کہ انکو عذاب
کو انسے دفع کرتے یعنی سوا خدا کے جو انہوں نے معبود مقرر کئے تھے انکو قدرت نہ تھی کہ وہ عذاب طوفان اور آتش دوزخ کو انسے دور کرتے اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ
اپنے گناہوں کی جہت سے غرق ہوئے ہیں اور ان گناہوں میں ایک کفر بھی تھا اور وہ بڑا گناہ تھا لیکن غرق ہونا سب گناہوں کی جہت سے ہوا پس آدمی کو چاہئے کہ اسلام
سمجھ کر کے گناہوں میں مشغول نہ ہو سو سمجھنا چاہئے کہ خطائیں بھی ہلاک کرتی ہیں اگرچہ وہ چھوٹی ہوں مثل کفر اور شرک کے اور کہتے ہیں کہ حضرت نوح نے نو سو
پچاس برس اپنی قوم کو نصیحت کی اور سمجھایا اور انکے حالات و طبیعتوں کو دریافت کیا کہ یہ لوگ ہرگز ایمان کو قبول نہ کرینگے اور جو کوئی انسے پیدا ہوگا وہ بھی گمراہی پر
رہیگا چنانچہ پہلی نسل کا یہ حال تھا کہ لڑکوں کو اپنی گود میں اٹھا کر نوح کے پاس لیجاتے اور کہتے کہ یہ مرد دیوانہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تمکو گمراہ کردیگا اور کفر میں انکی
طبیعتوں کو مضبوط کرتے تھے اور خدا تعالی نے بھی نوح کو خبر دی تھی کہ تیری قوم میں سے اور کوئی ایمان نہ لائیگا اور جو کوئی انسے پیدا ہوگا وہ بھی ایمان نہ لائیگا
سو اسواسطے حضرت نوح نے انکے حق میں انکی بیخ کنی کیواسطے بد دعا کی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَقَالَ نُوْحٌ اور کہا نوح نے بعد اسکے خبر کردیئے گئے
رَّبِّ اے پروردگار میرے لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ نہ چھوڑ تو اوپر زمین کے مِنَ الْكٰفِرِیْنَ کافروں سے دَیَّارًا کوئی گھر میں بسنے والا
اور رہنے والا بلکہ سب کو ہلاک کر تو اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ تحقیق تو اگر چھوڑیگا انکو یُضِلُّوْا عِبَادَكَ گمراہ کرینگے وہ بندوں تیرے کو اور دین
سے باز رکھینگے وَلَا یَلِدُوْٓا اور نہ جنیں گے وہ اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا مگر بدکار کفر کرنیوالا پس اللہ تعالی نے طوفان بھیجکر سب کو ہلاک کیا اور ان لوگوں میں لڑکا
کوئی نہ تھا اسواسطے کہ چالیس برس پیشتر انکی عورتیں بانجھ ہوگئی تھیں اور بعد دعا کے حضرت نوح نے اپنی اور تمام مومنین کی مغفرت کی دعا کی کہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اے
پروردگار میرے بخش تو مجھکو وَلِوَالِدَیَّ اور دونوں والدین میرے کو وَلِمَنْ دَخَلَ اور واسطے اس شخص کے کہ داخل ہو بَیْتِیَ گھر میں میرے یا کشتی میں میرے

وَّ مُؤْمِنًا جسوقت کہ ایمان لانیوالا آوے کہتے ہیں کہ مومن سے مراد اہلبیت ساتھ صلعم ہیں وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور سب مردوں ایمان لانیوالوں کے اور سب عورتوں
ایمان لانیوالیوں کے کہ جو پہلے آپ سے پیدا ہوئی ہیں اور جو بعد آپکے پیدا ہونگی قیامت تک اور بعضے کہتے ہیں کہ مومنین اور مومنات سے خاص جو مراد ہیں اور ابن عباس سے
روایت ہے جبکہ دعا نوح کی کافروں کی حق میں قبول ہوئی ایسی ہی مومنین اور مومنات کے حق میں قبول ہوئی اور دعا نوح کی کافروں کی … کی وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
اور نہ زیادہ کر تو ظلم کرنیوالوں کو اپنی نفسوں کا بسبب کفر کے اِلَّا تَبَارًا مگر ہلاکت اور نقصان آخرت کا کہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہیں

سورۃ الجن

یہ سورۃ مکی ہے اور اسمیں اٹھائیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ قل اوحی کو بہت پڑھے جبتک کہ دنیا میں رہے شر جنوں کے اور جادو
اور مکر … سے بچا رہیگا اور کوئی انکو ضرر نہ پہنچا سکیگا اور آخرت میں محمد و اہلبیت محمد کے پاس اور جسوقت انکی خدمت میں حاضر ہوگا کہ خداوند میں سوا انکے کسی
دوسرے کو نہیں چاہتا اور سوا اس جگہ کے دوسری جگہ کی آرزو نہیں کرتا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سورۃ معانی میں کہا ہے کہ ایک گروہ جن کا بطن نخلہ
میں محمد صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور قرآن کو سنکر وہ ایمان لائے اور وہ نو تن تھے یا سات تن تھے اور جسوقت کہ اپنی قوم میں پہنچے تو انکو ایمان کی طرف رغبت لائے حق تعالیٰ نے
اس سورہ میں انکے قصہ سے خبر دیکر فرمایا قُلْ کہدے تو اے محمد صلعم اپنی امت کے لوگوں کو اُوْحِيَ اِلَيَّ وحی کی گئی ہے طرف میری کہ اَنَّهُ اسْتَمَعَ تحقیق سنا قرآن کو
بطن نخلہ میں نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ایک گروہ نے جنوں میں سے کہ دس سے کم اور تین سے زیادہ تھے اور جن جسم لطیف کہتے ہیں بسبب غالب ہونے آتش اور ہوا کے جسم
اور انکی شان یہ ہے کہ جس شکل میں چاہیں ہو جائیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ارواح مجردہ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ نفوس بشریہ ہیں جو الگ ہو گئے بدنوں سے اور قرآن کی
آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول خدا نے انکو دیکھا نہیں اور قرآن انکو روبرو پڑھا نہیں بلکہ وہ اتفاقاً وقت پڑھنے قرآن کے حاضر ہو گئے تھے اور قرآن کو انہوں نے سنا
فَقَالُوْٓا پس کہا ان جنوں نے جسوقت کہ اپنی قوم میں گئے کہ اے قوم اِنَّا سَمِعْنَا تحقیق ہمنے سنا ہے قُرْاٰنًا عَجَبًا کتاب عجیب اور بہت عجیب
ساتھ … کے یعنی صفت قرآن کی واقع ہوا یعنی یہ ہی کلام عجیب ہے کہ آدمیوں کے کلام کے مخالف ہے اور نظم اسکا نہایت خوب ہے اور کوئی آدمی اسکی مثل نہیں
کہ سکتا ہے يَّهْدِيْٓ راہ دکھاتا ہے وہ اِلَى الرُّشْدِ طرف راستی کے اور نیکی اور درستی دین اور دنیا کی فَاٰمَنَّا بِهٖ پس ایمان لائے ہم ساتھ اسکے اور
قرآن پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانا ہے اور بیزاری ہے شرک سے اسواسطے انہوں نے بعد اسکے کہا کہ وَلَنْ نُّشْرِكَ اور ہرگز شریک نہ کرینگے ہم بِرَبِّنَآ ساتھ پروردگار
اپنے کے اَحَدًا کسیکو جیسے کہ ہم پہلے اس سے شرک کرتے تھے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیغمبر جن اور انسان دونو پر پیغمبر … ہیں اور
زبان … سمجھتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ قرآن معجزہ ہے اور کلام خدا کا ہے نہ بندہ کا سوا اسکے کہ بندوں کی کلام میں شبہ نہیں … اور اس سورہ میں کئی جگہ انہ آیا ہے بعض لوگ
… اسکی ہمزہ کو مفتوح پڑھا ہے اور بعضوں نے مکسور اور ابن عباس نے فرمایا ہے کہ رسول خدا نے قرآن جنوں کے روبرو نہیں پڑھا تھا اور نہ جنوں کو دیکھا تھا بلکہ آپ واسطے اپنے اصحاب کے ایک
جماعت کے ہمراہ بازار عکاظ میں تشریف لائے اور ان دنوں میں جن آسمان کی خبر لانے سے بند ہو گئے تھے اور جسوقت اپنی قوم کے پاس آئے اور انکو خبر کی کہ ہم آسمان تک جانے سے بند ہو گئے ہیں
انہوں نے یہ سنکر کہا کہ کوئی بڑا حادثہ عالم میں واقع ہوا ہے عالم کے مشارق اور مغارب میں پھیل جاؤ اور اس امر کی خبر لاؤ وہ اطراف عالم میں پراگندہ ہو گئے اور
اس امر کو تلاش کرتے تھے یہانتک کہ ایک جماعت انمیں سے تہامہ میں پہنچی اور آنحضرت سے بازار عکاظ میں ملاقات کی اور حضرت اسوقت اپنے اصحاب کے ساتھ نماز صبح کی پڑھنے میں مشغول
تھے اور رسول خدا صلعم قرآن کو پڑھتے تھے جسوقت انہوں نے قرآن کو سنا تو کہا کہ یہی امر ہے جو کہ مانع ہوا ہے ہمکو آسمان پر جانے کا پس اپنی قوم کی طرف آئے اور انسے جاکر کہا کہ
انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا اور تحقیق شان ہے کہ بلند ہے بزرگی پروردگار ہمارے کی ممکنات کی شان
… ذات اور صفات میں مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً نہیں پکڑا ہے اسنے زوجہ کو وَّلَا وَلَدًا اور نہ فرزند کو یعنی نہ اسکی کوئی زوجہ ہے اور نہ کوئی فرزند ہے جیسے کہ یہود اور
نصاریٰ کہتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ جد کے معنی بخت اور دولت ہیں خدا اسکے ساتھ موصوف نہیں ہو سکتا ہے اسواسطے کہ یہ ممکن
کی صفات میں سے ہیں اور جن نے اپنی جہالت کے سبب سے اس لفظ کو خدا کی صفات میں کہا ہے اور خدا تعالیٰ نے اسطرح جیسے جنوں نے کہا تھا اپنے رسول سے نقل کی ہے اور کہا ان
جنوں مسلم نے کہ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اور تحقیق شان یہ ہے کہ کہتے تھے سَفِيْهُنَا نادان ہمارا یعنی ابلیس اور اسکی تابعدار عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا اوپر
خدا کے زیادتی کو کہ وہ حد سے گذر گئی بات ہے یعنی نسبت زوجہ اور فرزند کی اسکی طرف کرتے ہیں وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اور تحقیق ہمنے گمان کیا تھا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ

و الجن یہ کہ ہرگز نہ کہینگے آدمی اور جن علی اللّٰہ کذبا اوپر خدا کے جھوٹ کو سو ہم نے اپنے نادان ہونیکے سبب باور کرتے تھے اور اُسکے کہنے کو راست جانتے تھے
اور جس وقت قرآن ہمنے سنا تو جانا کہ اُسنے خدا پر جھوٹ بنایا تھا اور اب ہم اسکے کہنے سے پھر گئے اور خدا پر ایمان لائے ہیں و انہ کان رجال اور تحقیق شان یہ ہے کہ تھے مرد
من الانس یعوذون برجال آدمیوں میں سے کہ بعضے مقاموں میں پناہ پکڑتے تھے ساتھ مردوں کے من الجن جنوں میں سے اور وہ اسطرح
ہے کہ اگر کوئی ہولناک جنگل میں پہنچتا تو کہتا کہ میں پناہ پکڑتا ہوں اس صحرا کے سردار کے ساتھ اسکی قوم کے بدوں سے اور اعتقاد یہ تھا کہ اس پناہ پکڑنے سے امن میں ہو نگا
فزادوھم پس زیادہ کیا آدمیوں نے اُن جنوں کو بسبب اس پناہ طلب کرنیکے رھقا تکبر اور سرکشی اور غرور کو سو انکو کہ ہم پناہ مانگنے سے انکو یہ خیال ہوا کہ ہم بزرگ
ہماری اس مرتبہ کی ہے کہ آدمی ہم سے پناہ طلب کرتے ہیں اور رہقا ہم انکو جاہلی اور بدکاری اور سرداری میں اور بعضے کہتے ہیں کہ بہت جنوں کی پناہ ایک قوم نے مین میں دی تھی
اور بعد اسکی پناہ چاہنی عرب میں پھیل گئی اور سب لوگ انکی پناہ چاہتے تھے اور ثابت نے ہماری روایت کی ہے وہ کہتا تھا کہ جس زمانہ میں کہ رسول خدا صلعم مدینہ میں تشریف لائے تو میں اپنے باپ کے
ہمراہ سفر میں جاتا تھا راہ میں شب ہو گئی اور میں ایک چرواہے کے پاس گیا جب آدھی رات گذری تو ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری کے بچہ کو لیگیا اس چرواہے نے آواز دی کہ اے
آباد کرنیوالے اس جنگل کے تیری پناہ ہے ایک آواز پیدا ہوئی کہ اے سرحان چھوڑ دے اسکو پس بھیڑیا نے اس بچہ کو چھوڑ دیا اور وہ بچہ گلہ میں چلا گیا
اور کوئی ضرر اسکو نہ پہنچا اور حق تعالیٰ نے یہ آیت مذکورہ نازل کی و انھم ظنوا اور تحقیق ان آدمیوں یعنی کفار نے گمان کیا ہے کما ظننتم جیسے
گمان کیا تمنے اے جنوں ان لن یبعث اللّٰہ احدا یہ کہ ہرگز زندہ کر کے اٹھائیگا خدا کسی مردہ کو پس سنا اور حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ ہو گا
خدا کیطرف سے ہو گا اور کہتے ہیں یہ وحی کی گئی ہے خدا کیطرف سے اور ضمیر انہم کی جن کیطرف پھرتی ہے اور خطاب ظننتم کا انس کیطرف یعنی وحی کی گئی ہے کہ آدمی
جنوں سے پناہ مانگتے ہیں اس سبب سے جنوں کو زیادہ کرتے ہیں اور گمان کیے جن نے جیسے کہ تم گمان کرتے ہو اے کفار قریش یہ کہ خدا کسی آدمی کو پیغمبر کر کے نہ بھیجے گا
اور اس صورت میں یہ جملہ معترضہ ہو گا جن کے کلام میں اور وہ جن کہتے ہیں و انا لمسنا السماء تحقیق ہم نے طلب کیا آسمانوں کو
یعنی آسمان کو فرشتوں کا کلام سننے کیواسطے فوجدنھا پس پایا ہمنے اس آسمان کو ملئت حرسا شدیدا پُر کیا ہوا نگہبانوں سخت قوی
اور حرس اسم جمع ہے اور صفت اسکی باعتبار لفظ کے ہے اور مراد انسے یہ گروہ ہے قوی اور زبردست ملائکہ کہ شیاطین کے منع کرنیکے واسطے ہیں وہ تاکہ وہ آسمان پر نہ
جائیں یہاں جن کہتے ہیں کہ پایا ہمنے نگہبانوں سخت کو و شھبا اور چمکدار اور روشن چیزوں کو مثل ستاروں کے کہ وہ آگ سے ہیں اور شیاطین کو انسے دفع کرتے
ہیں اور کہتے ہیں وہ جن کہ و انا کنا اور تحقیق تھے ہم کہ نقعد منھا بیٹھتے اُس آسمان میں سے مقاعد بیٹھنے کی جگہوں میں للسمع
واسطے سننے کے خبریں آسمان کی فمن یستمع الان پس جو کوئی کہ سنتا ہے اب جنوں میں سے اور سننے کا قصد کرے اوپر جائے تو یجد لہ پائیگا وہ واسطے اپنے
شھابا شعلہ آگ کا رصدا انتظار کرنیوالا اور جب وہ بیٹھے منع کرنیوالا اسکے سننے سے یا شعلہ آگ کا کہ ارادہ کرنیوالا اسکے جلانیکا اور رصد بمعنی راصد ہے اور
کہتے ہیں کہ یہ شہاب حضرت رسول خدا کے زمانہ سے پہلے تھے لیکن جنوں کے منع کرنیکے واسطے نہ تھے جبکہ حضرت پیدا ہوئے تو جنوں کے اوپر جانیکے منع کرنیکو
مقرر ہو گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت کے زمانہ ہی میں پیدا ہوئے ہیں اور پہلے اس سے نہ تھے اور ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ سے جو اسناد کی ہو نگی اور حضرت سجاد علیہ السلام سے
روایت بیان کرتے ہیں کہ فرمایا کہ کہا ابن عباس نے کہ ہم رسول خدا کے پاس بیٹھے تھے اور ایک جماعت انصار کی حضرت کے پاس حاضر تھی ایک ستارہ آسمان سے گرا حضرت نے
پوچھا کہ جاہلیت کے وقت میں یعنی اسلام سے پہلے جو ستارہ گرتا تھا تو تم کو کیا کہتے تھے بولے کہا کہ کوئی مرد بزرگ مرتبہ کا مرتا یا پیدا ہوا اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام
کہ اور لیکن خبر دینی آسمان کی اسطرح سے کہ شیاطین ایک جگہ آسمان پر بیٹھتے تھے فرشتوں کے کلام چورا کر لیتے واسطے کہ ملائکہ کوئی خبر غیب کی کہتے تو ہم اسکو سنتے اور
وہ شہاب ثاقب ہے یعنی شعلہ آتش ہے تاکہ نہیں جانے پاتے ہیں لیکن ہوا کہ کلام کے سننے سے منع کیے جاتے ہیں تاکہ زمین پر ایسا سبب واقع نہ ہو کہ مشابہ وحی کے ہو اور جو کچھ
لوگوں کو پہنچا خدا کی جانب سے وحی ثابت کرنے کے لیے تحقیق کے آیا ہے وہ مشتبہ ہو جاتا اور شیاطین کا یہ دستور تھا کہ ایک کلمہ آسمان کی خبر میں سے چورا لیتے اور ان چیزوں کو جو
خدا کیجانب سے عالم میں واقع ہو نگی اور انکو زمین پر لیجا کر کاہن کو پہنچاتے تھے اور وہ کاہن اپنی طرف سے باطل کو حق کے ساتھ ملا کر بیان کرتا تھا پس جو کچھ کہ سچا ہوتا
کہتا تھا وہ کاہن وہ تو وہ تھا کہ جو شیاطین نے سنا تھا اور جس میں خطا کرتا تھا وہ باطل تھا اور وہ ہوتا تھا وہ کہ جو اپنی طرف سے زیادہ کیا تھا پس جس وقت سے کہ

شیاطین منع کیے گئے ہیں سننے سے ہر وقت کاہنوں کا علم بھی جاتا رہا اور کہتے ہیں وہ جن کہ وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اور تحقیق کہ ہم نہیں جانتے ہیں کہ اَشَرٌّ اُرِیْدَ آیا
بدی کا ارادہ کیا گیا ہے جو آسمان کی نگہبانی سے اور شیاطین کو فرشتوں کا کلام سننے سے بِمَنْ فِی الْاَرْضِ ساتھ ان لوگوں کے جو زمین میں ہیں اولاد
آدم کی اَمْ اَرَادَ بِهِمْ یا ارادہ کیا ہے ساتھ ان کے رَبُّهُمْ پروردگار ان کے نے رَشَدًا راستی اور درستی کا یعنی وقت ظاہر ہونے آنحضرت کے [illegible] آگ کے شعلے
شیاطین پر پھینکے جاتے ہیں اور ملائکہ کے کلام سننے سے وہ منع کیے جاتے ہیں اس سے ہم نہیں جانتے کہ خدا آدمیوں کے ساتھ ارادہ بدی کا یعنی عذاب کا یا [illegible] لطف کا اور عذاب کا
نام شر رکھا [illegible] اور کہتے ہیں وہ جن وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ اور تحقیق ہم میں سے بعض نیک ہیں یعنی مومن صالح ہیں وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ
اور ہم میں سے [illegible] ہیں وہ نیک نہیں ہیں كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ہم ہیں صاحب مذہبوں متفرق کے [illegible] طرائق کا مفرد طریقہ ہے یعنی ہم مختلف اور متفرق
مذہبوں والے ہیں اور کہتے ہیں کہ جن مختلف مذہب رکھتے ہیں [illegible] کافر بھی ہیں [illegible] یہودی و نصرانی بھی ہیں اور جیسے کہ مسلمانوں میں قدریہ اور مرجیہ اور سنی اور شیعہ ہر طریقہ
رکھتے ہیں اور کہتے ہیں وہ جن وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اور تحقیق کہ ہم یقین رکھتے تھے اور یہاں ظن بمعنی یقین ہے یعنی ہم یقین رکھتے تھے اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ یہ کہ ہرگز نہ
عاجز کر سکیں گے ہم خدا کو فِی الْاَرْضِ جس وقت کہ ہم زمین میں ہیں یہ حال واقع ہوا ہے یعنی جس جگہ کہ ہم زمین میں ہیں اس کو عاجز نہیں کر سکتے ہیں وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ
هَرَبًا اور ہرگز نہ عاجز کر سکیں گے ہم اس کو جس وقت کہ بھاگنے والے ہوں یہ بھی حال واقع ہوا ہے حاصل یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے [illegible] خواہ زمین پر
خواہ بھاگ کر کوہ قاف میں یا اور کہیں چلے جائیں اس کو عاجز نہیں کر سکتے ہیں اس کی قدرت سے باہر جائیں وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓی اور تحقیق کہ جس وقت سنا
ہم نے ہدایت کو یعنی قرآن کو سبب ہدایت کا ہے اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہم ساتھ اس کے یعنی قرآن پر [illegible] وہ رسول خدا صلعم ہیں فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ
بِرَبِّهٖ پس جو کوئی کہ ایمان لاوے ساتھ پروردگار اپنے کے فَلَا یَخَافُ پس نہ خوف کرے گا وہ بَخْسًا نقصان کا اپنے اعمال کی جزا میں وَّلَا رَهَقًا اور نہ
پہنچنے ذلت اور خواری کا اور ظلم اور عذاب کا اور یا یہ کہ جزا میں نقصان نہ ہوگا نہ تھوڑا اور نہ بہت بلکہ پورا اور تمام ملے گا اور ابن عباس سے روایت منقول ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں
کہ نہ خوف کرے کہ کم ہو ثواب اس کا اور نہ زیادہ ہو عذاب گناہوں کا وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور تحقیق کہ ہم جنوں میں سے مسلمان ہیں کہ ایمان لائے ہیں پیغمبر پر اور دین
ہمارا اسلام وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ اور ہم میں سے [illegible] راہ حق سے کہ وہ ایمان و طاعت ہے فَمَنْ اَسْلَمَ پس جو کوئی کہ فرمانبرداری کرے حکم
خدا کی فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ کہ جنہوں نے فرمانبرداری کی ہے تَحَرَّوْا قصد کیا ہے انہوں نے رَشَدًا راہ راست کو کہ جو پہنچانے والا ہمیشہ کے ثواب کو وَ
اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ اور لیکن باہر ہونے والے راہ حق سے فَكَانُوْا پس ہیں وہ آخرت میں لِجَهَنَّمَ حَطَبًا واسطے دوزخ کے لکڑیاں کہ دوزخ میں وہ جلائی جاویں
اور کہتے ہیں کہ جس وقت حجاج بن یوسف نے ارادہ سعید بن جبیر کے قتل کا کیا تو سعید سے پوچھا کہ تو میرے حق میں کیا کہتا ہے فرمایا کہ قاسط عادل حجاج کے مصاحبوں نے کہا کہ
کیا اچھی بات کہی تو نے حجاج نے کہا کہ اے جاہلو مجھ کو اس نے ظالم اور مشرک کہا ہے اور یہ آیت اس کو پڑھی وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا [illegible] عطف
[illegible] عَلَی الطَّرِیْقَةِ اور طریق حق پر لَاَسْقَیْنٰهُمْ
پلائیں ہم ان کو مَّآءً غَدَقًا پانی بہت یہ کلام بطریق تمثیل ہے اور مراد اس سے فراخی روزی کی ہے یعنی ہم روزی کو ان پر فراخ کریں اور مایہ کو نعمت بہت ان کو دیویں
لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ تاکہ آزمائیں ہم ان کو بیچ اس کے کہ عالم کے لوگوں کا ظاہر ہو کیونکر شکر کرتے ہیں [illegible] اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے معنی
اس کے یہ ہیں [illegible] علم بہت کہ سیکھیں اس کو آئمہ علیہم السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے [illegible] ولایت امیر المومنین اور اس کے بعد اوصیا
جو کہ اس کی اولاد میں ہیں قبول کریں وہ اس کی فرمانبرداری کے ہر کام میں [illegible] ان کو پانی بہت یعنی پلائیں ہم ان کے دلوں کو ایمان وَمَنْ یُّعْرِضْ اور جو کوئی منہ
پھیرے عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ ذکر پروردگار اپنے سے یعنی خدا تعالیٰ کی عبادت سے [illegible] نصیحت اور وحی سے منہ پھیرے اور اس کو قبول نہ کرے اور یا [illegible]
یَسْلُكْهُ چلائے گا اس کو یعنی داخل کرے گا اس کو خدا عَذَابًا صَعَدًا عذاب سخت میں [illegible] طاقت نہ ہو اور اہل [illegible] ابو عمرو کے پاس غائب کا صیغہ
[illegible] صیغہ متکلم کا [illegible] فاعل ہے اور مبالغہ کی جہت سے صفت عذاب واقع
ہوا اور [illegible] یسلکہ فی عذاب صاعد ہے یعنی داخل کرے گا اس کو خدا بیچ عذاب سخت کے وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ [illegible]

تحقیق مسجدیں خاص واسطے خدا کے ہیں فَلَا تَدْعُوْا پس نہ پکارو تم مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ہمراہ خدا کے کسیکو یعنی سوا اسکے کسی دوسرے کی پرستش مت کرو جیسے یہود
اور نصاریٰ اپنی عبادت خانوں میں عزیر اور عیسیٰ کو خدا کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مساجد سے مراد تمام روئے زمین ہے کیونکہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے واسطے تمام زمین کو
مسجد کیا ہے پس امت میری جہاں چاہے نماز پڑھے اور حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ مراد مساجد سے سات عضو ہیں جن پر سجدہ کرتے ہیں پیشانی اور دونوں گھٹنے اور دونوں ہتیلیاں اور دونوں پاؤں کی
اور دو انگوٹھے پاؤں کے یعنی انکو سوا خدا کے اور کسی کے واسطے زمین پر نہ رکھو اور حضرت امام موسیٰ کاظم اور علی بن موسیٰ الرضا علیہم السلام سے منقول ہے کہ مراد مساجد سے اوصیا اور ائمہ
معصومین علیہم السلام ہیں اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ جنوں نے رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ ہم کو کیونکر مسجد میں حاضر ہونا آپ کے ہمراہ نماز پڑھنا میسر ہو حالانکہ ہم بہت دور رہتے ہیں پس حق سبحانہ
و تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وان المساجد للہ الآیہ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ اور تحقیق شان یہ ہے کہ جب کھڑا ہوا عَبْدُ اللّٰهِ بندہ خدا کا کہ وہ
محمد ہیں بطن نخلہ میں نماز صبح کے واسطے یَدْعُوْهُ پکارتا ہے وہ اس خدا کو نماز میں اور جن انکی قرات کو سنتے تھے كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ قریب تھے وہ جن ہو ویں
عَلَيْهِ لِبَدًا اوپر انکے تہ بتہ یعنی ایک پر ایک اوپر دوسرے کے گرے پڑتے تھے ازدحام سے اور اسواسطے تعجب کرتے تھے اس امر سے جو کہ وہ دیکھتے تھے عبادت آنحضرت کی اور مقتدی ہونا
صحابہ کا نماز میں اور انکا نماز میں اٹھنا اور بیٹھنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا اور سننا انکی قرات کو یعنی ایسا حال انہوں نے دیکھا تھا اور نہ ایسا کلام سنا تھا اور ابن عباس
سے منقول ہے کہ یہ کلام جنوں کا ہے کہ بعد سننے قرآن کے اپنی قوم میں گئے اور انکو خبر دی کہ جب کھڑا ہوا محمد واسطے نماز کے تو اسکے اصحاب ازدحام کرتے تھے واسطے سننے قرات حضرت کے اور
منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام عبد اللہ رکھا اور یہ نام ان کو بہت پسند تھا اور فرمایا کہ اپنا بندہ کہا اسواسطے کہ جو شرط بندگی کی تھی وہ
حضرت ادا کی اور انکی بھی یہی آرزو تھی کہ خدا انکو عبد کہے چنانچہ معراج کے وقت بھی فرمایا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ اور جس وقت قرآن نازل کیا تو اس وقت بھی فرمایا کہ تبارک الذی
نزل الفرقان علی عبدہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم مشرکین سے اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ سوا اسکے نہیں کہ پکارتا ہوں میں یعنی پرستش نہیں کرتا مگر اپنے پروردگار کی وَلَآ
اُشْرِكُ بِهٖٓ اور نہیں شریک کرتا ہوں میں ساتھ اسکے اَحَدًا کسیکو اور ابو جعفر اور عاصم اور حمزہ نے قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا پڑھا ہے اور باقیوں نے قَالَ اِنَّمَآ اَدْعُوْا یعنی کہا پیغمبر نے کہ
سوا اسکے نہیں کہ پکارتا ہوں میں پروردگار اپنے کو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کلام جنوں کا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے روبرو پیغمبر کے قول کی حکایت کی ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم
اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ تحقیق میں نہیں مالک ہوں واسطے تمہارے ضَرًّا ضرر کا کہ اسکو دفع کروں وَّلَا رَشَدًا اور نہ درستی امر کا کہ اسکو فائدہ کی طرف پہنچاؤں یعنی
میں قدرت نہیں رکھتا ہوں کہ ضرر اور نفع تمکو پہنچاؤں اور اسکی حقیقت یہ ہے کہ ضرر اور نفع کا پہنچانے والا خداے عزوجل ہے اور میں صرف اسکے حکم کا پہنچانے والا ہوں نہ نفع اور ضرر کا
قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ کہہ اے محمد صلعم کہ تحقیق مجکو ہرگز پناہ نہ دیوے گا اور پناہ دینے والا مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ خدا سے کوئی اگر خدا مجکو ضرر پہنچانا چاہے
اور بلا مجکو پہنچاوے اور یا کسی بلا میں مبتلا کرے کوئی مجکو بچا نہیں سکتا وَّلَنْ اَجِدَ اور ہرگز نہ پاؤں میں مِنْ دُوْنِهٖ سوا اسکے مُلْتَحَدًا کوئی
پناہ کہ منہ چھپاؤں طرف اسکی اور بلا سے نجات پاؤں اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ مگر پہنچانا خدا کی طرف سے یعنی میں نہیں مالک ہوں واسطے تمہارے ضرر کا اور نفع کا
مگر پہنچانا خدا کی طرف سے وَرِسٰلٰتِهٖ اور پیغاموں اسکی کا یعنی اسکے احکام کے پہنچانے کا مالک ہوں کہ جو کچھ میرے پاس بھیجا ہے اسکو تمکو پہنچاؤں وَمَنْ
یَّعْصِ اللّٰهَ اور جو شخص نافرمانی کرے خدا کی اور اسکے غیر کی پرستش کرے وَرَسُوْلَهٗ اور پیغمبر اسکے کی کہ اسکا حکم نہ مانے فَاِنَّ لَهٗ پس تحقیق واسطے اسکے
نَارَ جَهَنَّمَ آگ دوزخ کی ہے خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں اَبَدًا ہمیشہ ابد الآباد اور پہلی ضمیر جو من کی طرف پھرتی ہے وہ باعتبار لفظ کے ہے کہ لفظ
من کا مفرد ہے اور اسواسطے ضمیر مفرد لائی گئی اور خالدین کی ضمیر باعتبار معنی کے من کی طرف پھرتی ہے اور باعتبار معنی کے وہ جمع ہے یعنی ہمیشہ دوزخ میں رہینگے
حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ یہاں تک کہ جب دیکھیں گے وہ چیز کو کہ وعدہ کئے جاتے ہیں یعنی عذاب الیم کا جو عاقبت میں انکے واسطے ہے فَسَیَعْلَمُوْنَ
پس عنقریب جانینگے عذاب دنیا کو دیکھ کر مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا کون شخص ضعیف تر ہے باعتبار مددگار کے وَاَقَلُّ عَدَدًا اور کمتر ہے باعتبار
شمار کے اور ناصر اور عدد تمیز واقع ہوئے ہیں روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کافروں نے کہا کہ یہ وعدہ کب ہے حق تعالیٰ نے
اسکے جواب میں فرمایا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انکو کہ جو کچھ وعدہ کیا گیا ہے وہ راست اور درست ہے اور وہ البتہ واقع ہوگا مگر اسکا وقت
لیکن تمپر پوشیدہ ہے اِنْ اَدْرِیْٓ نہیں جانتا ہوں میں اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ آیا نزدیک ہے جو کچھ وعدہ کئے جاتے ہو تم عذاب کا اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا

اپنے پیغمبر کیا ہی واسطے انکی پروردگار میرے نے اَمَدًا یعنی مدت دراز کو عٰلِمُ الْغَیْبِ جاننے والا غیب کا وہی ہے فَلَا یُظْهِرُ پس نہیں ظاہر کرتا ہی اور نہیں مطلع کرتا
عَلٰى غَيْبِهٖٓ اوپر غیب اپنے کے کہ جو انکے علم کے ساتھ خاص ہے اَحَدًا کسیکو اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مگر جس شخص کو پسند کیا اور برگزیدہ ہو مِنْ رَّسُوْلٍ پیغمبر سے
بیان ہے مَن موصول کا یعنی جسکو پسند کیا وہ پیغمبر ہے کہ اسکو خبر دیتا ہے غیب کی بعضی چیزوں کی جو اسکے موافق مصلحت ہے تاکہ معجزہ اسکا ہو اور مراد اس سے جناب پیغمبر کائنات
ہیں یا ہر پیغمبر مراد ہے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے اس آیت کے مضمون کی تفسیر میں کہ رسولخدا صلعم پسندیدہ ہیں خدا کے نزدیک اور ہم وارث ہیں اس رسولخدا کے کہ جسکو خدا نے چاہا
ہے مطلع کیا ہے جو کچھ چاہا ہی غیب سے پس جانتے ہیں جو کچھ کہ ہو گیا اور جو کچھ کہ ہوگا قیامت تک آگے خدا تعالی رسولخدا کے محفوظ رکھنے کی تدبیر کو بیان کرتا ہے کہ
فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ پس تحقیق وہ خدا روانہ کرتا ہے مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ آگے اس رسول پسندیدہ کے وَمِنْ خَلْفِهٖ اور پیچھے اسکے رَصَدًا نگاہبانوں کو
فرشتوں میں سے تاکہ انکی نگہبانی کریں وقت نازل ہونے وحی کے یا دیو اور آدمیوں شیاطین جن سے چنانچہ منقول ہے کہ جبرئیل جو وحی لاتا تھا تو ستر ہزار ملائکہ اسکے ہمراہ ہوتے تھے وحی
کی حفاظت کیلئے تھی اور شیاطین جو کہ باتیں سنتے تھے سو اسلئے کہ وہ وحی کو سنکر کاہنوں سے کہہ دیویں جس وقت کہ جبرئیل وحی کو رسولخدا کے روبرو بیان کریں اور وہ کاہن پہلے اس سے کہ رسولخدا
اونکو حکم وحی کا پہنچائیں وہ لوگوں میں مشہور کر دیویں اور غیب کی باتیں جان لیں اور پھر وحی کا اعتبار نہ ہو اور سوا اسکے شیاطین بھی ہانکتے تھے کہ جس وقت جبرئیل رسولخدا پر الفاظ
کرتے تھے وحی کو اور [illegible] شیاطین کوئی بات باطل وحی میں ملا دیویں اور یہ کہ پہلے ایک بار کا ذکر ہے کہ اس وقت شیاطین آسمان پر جاتے تھے بند نہ تھا اور جو کچھ فرشتے وحی
وغیرہ کا ذکر کرتے تھے وہ سنتے تھے اور کاہنوں سے کہہ دیتے تھے سو اللہ ملائکہ وحی کی محافظت کیلئے مقرر ہوئے کہ شیاطین سننے نہ پائیں اور نہیں دخل کرنے پائیں اور منقول
ہے کہ یہ فرشتے ستر ہزار واسطے تعظیم وحی کے جبرئیل کے ہمراہ آتے تھے جیسے طریقہ بادشاہوں کا ہے کہ اپنے ایلچی کے ہمراہ ایک لشکر بھیجتے ہیں اور خدا تعالی جو بادشاہ بادشاہوں کا
بادشاہ ہے اسکے ایلچی کے ہمراہ کہ وہ اسکا حکم لیکر جاتا ہے جماعت کلاں چاہیے سو واسطے ستر ہزار ملائکہ وحی کے ہمراہ ہوتے تھے اور شیاطین کو بھی دفع کرتے تھے کہ
وقت بیان کرنے وحی کے جبرئیل سے سنکر کاہنوں سے نہ جا کہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ ہمیشہ ستر ہزار فرشتے رسولخدا کے ہمراہ رہتے تھے اور حضرت کی محافظت کرتے تھے
اس سے کہ شیاطین فرشتوں کی صورت بنکر حضرت کے پاس چلے جائیں حاصل یہ ہے کہ ملائکہ نگہبان اور ناصر رسولخدا کے تھے لِّيَعْلَمَ تاکہ جانے پیغمبر اس نگہبانی سے اَنْ
قَدْ اَبْلَغُوْا یہ کہ تحقیق پہنچایا جبرئیل نے اور تمام فرشتوں نے جو کہ انکے ہمراہ تھے وقت نازل ہونے وحی کے رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ پیغاموں پروردگار اپنے کو
اور شیاطین کا کسی طرح دخل اور گزر نہیں ہوا ہے اور یا یہ کہ جانے خدا یعنی اسکا علم تعلق پکڑے اس پیغام رسانی کے واقع ہونے سے اور کہتے ہیں کہ ضمیر لیعلم کی اور ابلغوا کی دونوں کی
رصد کی طرف پھرتی ہے اول باعتبار لفظ کے اور دوسری باعتبار معنی کے اس واسطے کہ رصد اسم جنس ہے اور اس صورت میں معنی یہ ہیں تاکہ جانیں وہ فرشتے کہ پہنچا دیا انہوں نے
پیغاموں پروردگار اپنے کو پیغمبر کے پاس بدون کمی اور زیادتی کے اور آفات سے بچایا شیاطین سے اور کہتے ہیں کہ ضمیر لیعلم کی رسولخدا صلعم کی طرف پھرتی ہے اور ابلغوا کی پیغمبروں
کی طرف اور معنی اسکے اس صورت میں یہ ہیں کہ تاکہ جانے محمد کہ پہنچایا ہے تمام پیغمبروں نے احکام پروردگار اپنے کو بندوں کی طرف بدون زیادتی اور نقصان کے سبب محفوظ رہنے انکے کو شیاطین
جیسے انکو پہنچایا ہے بدون کمی اور زیادتی کے وَاَحَاطَ اور گھیر لیا ہے خدا نے اور احاطہ کیا ہے اسکے علم نے بِمَا لَدَيْهِمْ ساتھ اس چیز کے کہ نزدیک ان پیغمبروں اور
فرشتوں کے ہے احکام شرع کے پس اسکے علم سے کوئی چیز باہر نہیں ہے اور وہی جانتا ہے انکی حفاظت اور نگہبانی اور حال اور نقصان کو وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ اور شمار کیا ہے ہر چیز کو عَدَدًا
باعتبار گنتی کے اور عددا حال واقع ہوا ہے یا مفعول مطلق ہے احصی کا کہ دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی ہر چیز کو شمار کیا ہے یہانتک کہ قطرہ ہائے باران اور ریزہ ریت کے اور پتے
درختوں کے اور مثل اسکے اور مراد اس سے انکی علم کا کمال ہے یعنی کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہیں ہے سورۃ المزمل یہ سورہ مکی ہے اور بعضے کہتے ہیں مدنی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
بعض سورہ کی مکی ہے اور بعضی مدنی ہے اور آیتیں بھی اسمیں اٹھارہ ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ مزمل کو نماز عشا میں یا آخر شب میں پڑھے یہ سورہ شب و روز اسکے
نیک افعال کا گواہ ہو اور یہ سورہ خدا کے نزدیک اسکی گواہی دیوے اور حق تعالی اسکے واسطے موت اور زندگی پاکیزہ بخشے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس سورہ کا پڑھنے والا
ہرگز محتاج نہ ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم ابتداء اسلام میں جمع نماز پڑھتے تھے تو اپنے تئیں چادر میں پوشیدہ کرتے تھے اور حضرت خدیجہ سے
روایت ہے کہ وہ مثل چادر کے تھی جو وہ ہاتھ کی آدھی اوڑھی اور بیمار ہوتی تھی اور آدھی سے رسولخدا اوڑھتے تھے اور وقت نماز شب کے جبرئیل آئے اور یہ آیت خدا کی طرف سے لائے کہ
يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے چادر میں لپٹنے والے قُمِ الَّيْلَ اٹھ تو رات کو ساتھ نماز شب کے کہ وہ نماز تہجد کی ہے اور ہمیشہ اسکو پڑھا کر اور واسطے راحت اور آرام دینے نفس کے اسکو کم کر

ع ۲ — ۲ سورۃ المزمل

اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ حضرت خواب میں تھے کہ جبرئیل نے وحی لایا اور حضرت صلعم نے ہیبت کے سبب سے کپڑا اوڑھا تب خدا تعالیٰ نے وحی کا بھیجنا چاہا تو جبرئیل سے فرمایا کہ تو اپنی صورت
اصلی میں محمد کے پاس جا جبرئیل اپنی صورت اصلی میں رسول خدا کے پاس غار حرا میں گئے جس وقت رسول خدا نے جبرئیل کو اُس صورت میں دیکھا کہ قد انکا زمین سے آسمان تک تھا حضرت کو وہ ہیبت
اور شکل عجیب دیکھ کر خوف معلوم ہوا اسی طرح ترساں اور لرزاں اپنے دولتسرا میں تشریف لائے اور فرمایا کہ چادر مجھ پر ڈالدو اور خدیجہ نے چادر اوڑھا کر آرام فرمایا تو یہ سورۃ نازل ہوئی اور کہتے
ہیں کہ ابتدا میں جو وحی آتی تھی تو حضرت چادر میں لپٹ لیتے تھے یعنی پوشیدہ کر لیتے تھے بسبب خشیت کے سو اُسی پر خطاب ہوا کہ یا ایھا المزمل اور بعد اسکے جو جبرئیل سے انس پکڑا تو یا ایھا النبی اور
یا ایھا الرسول کے لفظوں سے خطاب ہوتا تھا اور مزمل کی اصل متزمل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی مزمل کے تحمل کے ہیں یعنی جو اٹھا ہوا بار نبوت کا اٹھ تو شب کو واسطے عبادت کے
اِلَّا قَلِیۡلًا نِّصۡفَہٗۤ مگر تھوڑا آدھا اس شب کا اور قلیلا استثنی لیل کا ہے اور نصفہ بدل ہے قلیلا سے اور مراد نصف آخر شب ہے یعنی اٹھ تو شب کو واسطے ادائے نماز کے مگر تھوڑی
شب کو کہ وہ نصف شب ہے اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ یا کم کر تو اس نصف شب سے قَلِیۡلًا تھوڑا ایسا یہاں تک کہ تہائی شب باقی ہو اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ یا زیادہ کر تو اوپر اسکے یہاں تک
دو تہائی رات باقی رہے پس اختیار ہے نصف شب کے اٹھنے کا یا تہائی رات باقی کا یا دو تہائی رات باقی رہے تک اٹھنے کا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قلیل سے مراد نصف ہے اور قلیل
خواہ تھوڑا سا کم کر یا تھوڑا سا بہت زیادہ کر اور کہتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں رسول خدا پر اٹھنا شب کا نماز تہجد کے لئے فرض تھا اور تینوں صورتوں کے موافق آپکو اختیار تھا اور بعد اسکے
موافق اس آیت کے جو بعد اسکے ہے وہ فرض منسوخ ہو گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ پہلی نماز تہجد فرض تھی اور جس وقت پانچوں نمازیں رات اور دن کی فرض ہوئیں تہجد کا فرض ہونا
منسوخ ہو گیا اور کہتے ہیں کہ مومنین ہمراہ رسول خدا کے شب کو اٹھتے تھے ان کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ کس قدر شب گذری اور بہت مشکل ہوا یہاں تک کہ تمام شب نماز پڑھتے اور کس قدر رات باقی ہے
ادا ہوئی یا نصف ہوئی یا دو تہائی کس قدر باقی رہی یا ایک تہائی کس قدر باقی رہی اس اندازہ کی محافظت کے واسطے تمام شب بیدار رہتے تھے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے آخر سورہ میں
تخفیف بیان کی اور روایات اہلبیت علیہم السلام سے ثابت ہے کہ نماز تہجد رسول خدا صلعم پر فرض تھی اور امت پر اسکی سنت ہے اور ثواب اسکے پڑھنے کا بہت ہے چنانچہ پہلے اس کا ذکر ہو چکا
ٹھہرا کر پڑھ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ اور ٹھہر ٹھہر کے پڑھ تو قرآن کو اور اسکے حرفوں کو الگ الگ کر کے اور جدا جدا کر کے پڑھ تو تَرۡتِیۡلًا ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اور اسکے حرفوں کو
واضح اور روشن کرنا کہ سننے والا اسکے حرفوں کو شمار کر لیوے اور ذکر مصدر کا واسطے تاکید اور مبالغہ کے ہے ترتیل سے یہی مراد ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے ترتیل کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ
نگاہ رکھنا وقفوں کا اور ادا کرنا حرفوں کا انکے مخرج سے یعنی جو مقام کہ قاری کے نزدیک وقف کا ہے وہاں وقف کرے اور حرفوں کو انکے مخرج سے نکالے اور ادائی اور
نکالنا حرفوں کا اپنے مخرج سے فقہا کے نزدیک واجب ہے خصوصا نماز میں اور کہتے ہیں کہ اگر بقدر امکان حرفوں کو اپنے مخرج سے نکالے اس قدر کہ انمیں فرق ہو جاوے
جیسے سین اور ثا اور صاد میں اور جیسے ذا اور ذال اور ضاد اور ظا میں اور جیسے ہائے حطی اور ہائے ہوز میں کافی ہے اور عوام اس میں فرق نہ کرینگے تو فقہا کے نزدیک نماز
انکی صحیح نہوگی اگرچہ بعضے سنت جانتے ہیں اور بعضے بیان کرتے ہیں امیر المومنین سے کہ ترتیل کے معنی یہ ہیں کہ روشن کر تو حرفوں کو اور نہ پڑھ تو جلدی یعنی حرفوں کو
ملا کر مت پڑھ جیسے بال [illegible] ہوتے ہیں اور بہت جدا جدا اور پراگندہ بھی مت کر جیسے ریت پراگندہ ہوتی ہے لیکن ایسا پڑھ تاکہ تمہارے دل سخت میں تاثیر ہو اور ارادہ
جلدی تمام کرنے سورت کا نہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے ترتیل کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ ٹھہر ٹھہر کے پڑھو اور آواز خوش سے اسکو پڑھو اور دوسری روایت میں فرمایا ترتیل کے
معنی یہ ہیں کہ جس وقت تو اس آیت پر گذرے کہ جس میں ذکر جنت کا ہے خدا سے جنت کو طلب کرے اور اگر اس آیت پر گذرے کہ جسمیں ذکر دوزخ کا ہے تو خدا سے پناہ طلب کرے آتش دوزخ سے اور ام سلمہ سے
روایت ہے کہ رسول خدا ہر آیت کو قطع کر کے پڑھتے تھے اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا قرآن پڑھتے تھے اپنی آواز خوش سے کھینچ کر اور دراز کر کے اور غرض اصلی یہ ہے کہ قرآن کے
معانی میں وقت پڑھنے کے تامل اور تفکر کرے اور بعد حکم ترتیل کے خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہے کہ اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ تحقیق ہم قریب ہے کہ ڈالینگے
اوپر تیرے یعنی وحی کرینگے ہم اوپر تیرے قَوۡلًا ثَقِیۡلًا بات بھاری و گران کو یعنی ایسے کلام کو کہ جسکا تحمل ہونا اور اٹھانا بہت گران ہے کیونکہ کسی چیز کے بجا لانے کا حکم کرنا اور کسی
چیز کو منع کرنا اور کسی چیز کا حلال کرنا اور کسی چیز کا حرام کرنا اور کسی کام کیواسطے وعدہ بہشت کا کرنا اور کسی کام کیواسطے وعید دوزخ کا کرنا اور اسی طرح کے حکم جاری کرنے اور حدیں
مقرر کرنی کہ جو مکلفوں پر بہت شاق و بھاری ہونگی اور کہتے ہیں کہ مراد قول ثقیل سے قرآن ہے اور وہ کفار پر بہت گراں تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ قرآن بار میں بہت بھاری تھا اور میزان
میں بھی بھاری ہے بسبب کثرت ثواب کے اور یا ادا کرنا اسکا بہت مشکل ہے کہ اسکو کوئی نہیں اٹھا سکتا ہے مگر جسکو خدا نے توفیق دی ہو اور یا یہ کہ قرآن باقی رہیگا کہ کلام رب العالمین ہے اور بھاری ہونا اسکا
بسبب بزرگی ہونے اسکی شان اور مرتبہ کے ہے اور کہا مفسرین نے کہ وحی خدا کی بھاری تھی رسول خدا پر یہاں تک کہ جس وقت وحی نازل ہوتی تھی موسم سرما میں پیشانی مبارک سے عرق کا قطرہ ٹپکتا تھا

اور کبھی شتر پر سوار ہوتے تھے تو شتر کے ہاتھ اور پاؤں خم ہو جاتے تھے اور رنگ روی مبارک کا سرخ ہو جاتا تھا اور اگر کبھی آدمی کی ران پر سر مبارک رکھا ہوتا تھا تو اس آدمی کے ہلاک ہونے کا خوف ہوتا تھا
چنانچہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سورۂ مائدہ رسول خدا پر نازل ہوا اور حضرت بغلہ شہبا پر سوار تھے اور بغلہ پر وحی کا بار اس قدر سنگین ہوا کہ وہ چلتے چلتے ٹھہرا ہوا اور
پیٹ اسکا نیچے کو جھکا یہاں تک کہ دیکھا میں نے کہ ناف اسکی زمین کے نزدیک پہنچی اور قریب تھا کہ زمین تک پہنچ جائے اور کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی تو وحی میرے پاس آواز جرس
کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر بہت دشوار ہوتی ہے یہاں تک کہ مجھ سے منقطع ہو جاتی ہے اور میں اسکو اپنی کان میں نگاہ رکھتا ہوں اور کبھی فرشتہ میرے پاس آدمی کی صورت میں آتا ہے
اور مجھ سے کچھ کہتا ہے میں اسکو حفظ کر لیتا ہوں پھر فرماتا ہے خدا کہ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ تحقیق ساعت اٹھنے کی پیدا ہونیوالی شب کی ہے یا عبادت کہ پیدا ہونیوالی شب کی ہے
بالفعل یعنی شب کو ہِیَ اَشَدُّ وَطْأً وہ سخت زیادہ ہے باعتبار کوفت اور مشقت کے یا ثبات قدم کے اس واسطے کہ شب کو بستر راحت سے اٹھنا اور خواب
کا ترک کرنا اور نفس کے آرام کا موقوف کرنا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے اور بعضے وطأ بکسر واو پڑھتے ہیں موافقت کے معنی میں یعنی اس وقت دل موافق زبان کے ہوتا ہے اس واسطے کہ
دن کو شغل اسباب معاش کے دل موافق زبان کے نہیں ہوتا اور شب کو سب کاموں سے فارغ ہو کر عبادت میں مشغول ہوتا ہے وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا اور راست تر ہے
باعتبار کہنے کے یعنی پڑھنا رات کا درست یا زیادہ ہے قرآن پڑھنے میں کہ اسوقت دل زبان کے موافق ہوتا ہے دنیا کے کاموں سے فارغ ہو کر اور [illegible] واقع ہوتے
ہیں یعنی وہ ایسا وقت ہے کہ کان لوگوں کے اور حیوانوں کی آوازیں سننے سے محفوظ ہوتے ہیں اور دل دنیا کی فکر سے خالی ہوتے ہیں پس اسوقت بات [illegible] سوچتا
ہے اور قرآن کے اور دعا کے معنی میں تامل کرتا ہے اور ناشئہ کو بعضے کہتے ہیں کہ وہ ساعت ہے کوئی تو کہتا ہے کہ وہ درمیان مغرب اور عشا کے ہے اور کوئی کہتا ہے [illegible] کے ہے
اور ابن عباس کے نزدیک تمام شب ہے سوا اس کے جو پیدا ہوتی ہے اور بعضوں کے نزدیک ساعتیں تہجد کی ہیں اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق [illegible]
وہ اٹھنا آخر شب کا ہے واسطے نماز تہجد کے اس آیت سے ثابت ہوا کہ ناشئہ مصدر ہے مثل عافیت کے کہ مشتق نشأ سے ہے قام اور نہض کے معنی میں اور [illegible]
نے فرمایا کہ وہ اٹھنا مرد کا ہے فرش خواب سے کہ نہ ارادہ کرتا ہو اس اٹھنے سے مگر رضا خدا کا اور عبد اللہ بن مسعود اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ناشئہ بلغت حبش [illegible]
ہے اور عائشہ سے روایت کی ہے کہ ناشئہ سے مراد قیام ہے کہ بعد سونے کے ہو اور فرمایا ہے خدا نے کہ اِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ تحقیق واسطے تیرے ہے بیچ دن کے سَبْحًا
آمد و شد دراز واسطے ضرورت کے کاموں اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے اور تعلیم کرنے احکام شرع میں اور درستی معاش اپنی اور عیال اپنی میں پس شب کو مشغول ہو
[illegible] فضل ہے سو چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے مناجات میں دل کو فراغت حاصل ہو سب سے اور امام محمد باقر علیہ السلام کے نزدیک سبحا طویلا سے مراد فراغ طویل ہے واسطے
[illegible] وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر تو نام پروردگار اپنے کا اور اسماء حسنی ہیں کہ وہ ننانوے نام ہیں انکو یاد کر اور ہمیشہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ کہا کر اور
قراءت اور تعلیم علم وغیرہ تمام اوقات میں مشغول رہ اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ذکر اسم رب سے بسم اللہ ہے سو تو نماز کے اول میں پڑھ وَتَبَتَّلْ اور منقطع ہو جا تو سب سے اِلَیْهِ
طرف اس خدا کی یعنی اسکی طاعت اور عبادت میں تَبْتِیْلًا منقطع ہونا کامل کہ خدا کے سوا سب سے [illegible] قطع کرکے اسی کی طرف متوجہ ہو جا اور توجہ اپنی اسکی طرف کر اور
جناب سیدہ فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا [illegible] ایسا کہ جو سب سے قطع کرکے خدا کی طرف متوجہ تھیں اور رغبت رکھتی تھیں طاعت پروردگار میں [illegible]
مشہور ہوا اور رسول خدا صلعم نے بھی فرمایا ہے کہ مریم بتول ہے اور فاطمہ بتول ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد تبتل سے یہ ہے کہ بلند کرنا دونوں ہاتھوں کا ہے نماز میں اور مراد اس
قنوت میں دونوں ہاتھوں کا اٹھانا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ وہ اٹھانا اور بلند کرنا دونوں ہاتھوں کا ہے خدا کی جانب اور زاری کرنا خدا کے سامنے اور بعضی حدیثوں میں ہے کہ تبتل سے
مراد نماز کرنا ہے [illegible] حاصل ان سب کا یہ ہے کہ آدمی شب کو سونے سے زیادہ بیدار رہے اور ذکر خدا میں مشغول ہو اور حدیث میں آیا ہے کہ جس کا خاتمہ [illegible] وہ قصر
بہشت میں ہے [illegible] اور منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی کہ میں نماز شب سے محروم رہتا ہوں فرمایا کہ تو ایسا مرد ہے کہ تجھکو تیرے گناہوں نے مقید کیا ہے کہ
وہ [illegible] سے تجھکو منع کرتے ہیں رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پروردگار مشرق و مغرب کا اور یہ خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اسکی ہو رب المشرق ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود لائق پرستش کے سوا اس خدا کے فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا پس پکڑ تو اسکو کارساز یعنی خدا ہی کو اپنا کارساز مقرر کر اور بعضے کہتے ہیں
کہ وکیل بمعنی کافی ہے یعنی وہی کفایت کرنیوالا ہے کہ وہ تیری نصرت کریگا اور دشمن سے تیرا بدلا لیگا وَاصْبِرْ اور صبر کر تو عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ اوپر اسکے کہ کہتے ہیں
کفار اور جھٹلاتے ہیں تجھکو جادوگر اور شاعر اور کاہن کہتے ہیں اور دیوانگی کی نسبت تجھ سے کرتے ہیں وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا اور چھوڑ دے تو انکو چھوڑنا نیک

یعنی باطن میں انسے کنارہ کشی کیجیو اور ظاہر انسے مدارا اور صلح اور خلق نیک سے پیش آؤ اور بدلا لینے کا ارادہ مت کرو اور یہی نصیحت ہے ابو درداؔ سے روایت ہے کہتا ہے کہ ہم بعد اسلام
پیش مشرکوں کی طرف نرمی سے دیکھتے تھے اور کشادہ روئی اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے لیکن دل ہمارا انکی طرف سے غصہ اور غضب میں بھری ہوئی تھی اور منتظر اسکے تھے کہ دیکھئے کب انسے جہاد کرنیکا
حکم ہوا اور جب آیۂ جہاد نازل ہوئی تو یہ آیت منسوخ ہوگئی اور یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ کفار پر نرمی اور خلق کے ساتھ پیش آئیے اور باطن میں انسے بغض رکھنے پر اور حکم کرتا ہے
خدا اپنے حبیب کو کہ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ اور چھوڑ دے تو مجھکو اور جھٹلانیوالونکو یعنی مجھپر چھوڑ دے تو انکو کہ وہ أُولِي النَّعْمَةِ صاحب نعمت کے ہیں یعنی اشراف قریش
اور انکو یہ سونپ کہ وہ نعمت و دولت والے ہیں انکو مجھپر چھوڑ دو کہ میں انکی جزا دینے کو کفایت کرتا ہوں اور تو انکی سزا مت کر وَمَهِّلْهُمْ اور مہلت دے تو انکو قَلِيلًا
تھوڑی اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی مہلت دے تو انکو مہلت تھوڑی کہ عنقریب انسے بدلا لونگا اور تھوڑی مدت کے بعد انکو ہلاک کرونگا اور بعد مرگ عذاب میں انکو
گرفتار کرونگا اور بعضے کہتے ہیں کہ درمیان نازل ہونے اس آیت کے اور جنگ بدر اور ہلاک ہونے اشراف قریش کے بہت کم فاصلہ تھا انکے عذاب کو بیان کرتا ہے إِنَّ
لَدَيْنَا تحقیق کہ نزدیک ہمارے آخرت میں واسطے دشمنوں کے أَنكَالًا بیڑیاں اور طوق آگ کے کہ انمیں وہ قید کیے جائیں وَجَحِيمًا اور آتش بزرگ ہے کہ اسمیں وہ جل
کر سوختہ ہوجائیں وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ اور کھانا گلو گیر کہ گلے میں اٹکنے والا اور پھنسنے والا کہ نہ نیچے کو اترے اور نہ اوپر کو آئے وَعَذَابًا أَلِيمًا اور عذاب دردناک
سوائے ان عذابوں کے جو کہ مذکور ہوئے ہیں اور جدا ہے کہ جانتا ہے سب جس وقت کہ ہمنے ایسے عذاب انکے واسطے تیار کیے ہیں تو انکو مجھپر چھوڑ دو اور اپنے دل کو خوش کر اور منقول
ہے کہ مشرکین ہزار برس تک الجوع الجوع کی فریاد کرینگے تو انکو کھانا کانٹوں کا کھلایا جاویگا اور بعد انکے ہزار برس تک العطش العطش کی فریاد کرینگے اور انکو پیپ خون اور جوش کھاتا ہوا پانی
پلایا جائیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے یہ آیت پڑھی حضرت نے سنا اور بیہوش ہوگئے اور روایت ہے کہ حضرت سید المرسلین
علیہ السلام کو بیتابی ہے فرمایا کہ خداوندا ایک بکری ہے اس قرآن سے بڑھ کر یہ کیا ہی عذاب ان کے لیے آگ کا کہ چھپا ہوا ہے اسکا ہوگا حاصل یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے ہم مشرکین
گنہگار کو ایسے عذاب میں مبتلا کرینگے يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ جس دن کہ لرزیگی زمین وَالْجِبَالُ اور پہاڑ وَكَانَتِ الْجِبَالُ اور ہوجائینگے پہاڑ
كَثِيبًا مَّهِيلًا ٹیلے ریت کے بکھرے ہوئے یعنی پہاڑ سخت اپنے مکانوں سے اکھڑ کر مانند ریت کے ہوجائینگے اور خدا تعالی اہل مکہ کی طرف خطاب کرتا ہے
کہ إِنَّا أَرْسَلْنَا تحقیق بھیجا ہم نے إِلَيْكُمْ طرف تمہاری اے اہل مکہ رَسُولًا پیغمبر کو شَاهِدًا عَلَيْكُمْ گواہ اوپر تمہارے
قولوں اور فعلوں تمہارے کا قیامت کے دن اور وہ گواہی دیگا کہ کس نے تم میں سے اسکی دعوت ایمان کو قبول کیا اور کس نے قبول نہ کیا كَمَا أَرْسَلْنَا جیسے کہ بھیجا ہم نے إِلَىٰ
فِرْعَوْنَ رَسُولًا فرعون کی طرف ایک پیغمبر کہ وہ موسی تھا فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ پس نافرمانی کی فرعون نے اس پیغمبر کی اور اسکی دعوت قبول نہ کی
فَأَخَذْنَاهُ پس پکڑا ہم نے اسکو أَخْذًا وَبِيلًا پکڑنا بھاری کہ باوجود کثرت لشکر اور فراخی ملک کے اسکو غرق کیا اور مرنے کے بعد اسکو آگ
دوزخ میں لیگئے پس جس وقت کہ تمنے اپنے پیغمبر کی نافرمانی کی اور کافر ہوئے فَكَيْفَ تَتَّقُونَ پس کیونکر بچوگے تم إِن كَفَرْتُمْ اگر کفر کرو گے
اور یوما يَوْمًا اس دن سے یعنی عذاب اس دن سے کہ اسکی ہول اور دہشت سے يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا کریگا لڑکوں کو بوڑھا اور سر کے بال سفید ہوجائینگے
اور یوما مفعول فیہ ہے اور بعضے اسکو مفعول بہ کہتے ہیں فعل محذوف کا اور وہ روز لڑکوں کو بوڑھا کریگا یہی درازی سے اور شدت ہول کے سبب لڑکوں کو
بوڑھا کریگی اور بعضے کہتے ہیں کہ آدمی کثرت رنج سے بوڑھا ہوجاتا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کے بال سر اور داڑھی کے سیاہ تھے اور صبح کو تمام بال اسکے سفید ہوگئے
لوگوں نے سبب پوچھا کہا کہ شب کو میں نے روز قیامت کو اور آتش دوزخ کو خواب میں دیکھا ہے اور آدمیوں کو دیکھا کہ آگ کی زنجیروں میں جکڑ کر دوزخ کی طرف کھینچتے ہیں اسکی ہول سے
تمام بال میرے سفید ہوگئے اور شہروں کا خدا تعالی وصف بیان کرتا ہے کہ السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ آسمان پھٹنے والا ہے ساتھ اسکی ہیبت اور سختی کے یعنی پھٹ جائیگا
وہ روز کہ آسمان اسکی شدت ہول سے پھٹ جائیگا اور آسمان مذکر ہے اور منفطر مذکر ہے یعنی منفطر کی آسمان کی طرف پھرتی ہے یا شئی منفطر یا سقف کی طرف پھرتی ہے
تقدیر اسکی شئی منفطر ہے یا سقف منفطر ہے كَانَ وَعْدُهُ ہے وعدہ اسکا خدا کا وہ وقوع میں آنے والا مَفْعُولًا کیا گیا یعنی ضرور واقع ہوگا اور وعدہ کی
مرجع کا ذکر سبب معلوم ہونیکے نہیں ہوا ہے اور اگر وعدہ کی اضافت طرف مفعول کی ہو تو وعدہ کی ضمیر یوم کی طرف پھر سکتی ہے إِنَّ هَٰذِهِ تحقیق یہ آیتیں وعدہ کی
تَذْكِرَةٌ نصیحت ہے فَمَن شَاءَ پس جو شخص کہ چاہے وسیلہ اس نصیحت کے اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا پکڑے طرف پروردگار اپنے کے راہ یعنی راہ تقوی اور پرہیزگاری

ع ۱

شمار کرسکے آپ پہلی اس سورۃ میں قم اللیل الا قلیلا کی تفسیر میں گذرا ہے کہ رسول خدا اور صحابہ ایک مدت تک شب کو کبھی آدھی تہائی اور نصف شب اور اس سے کم اور زیادہ جو کہ قدرت اور طاقت میں انکی تھا
نہ ہو سکتی تھی تو صبح تک بیدار رہتے تھے اور نماز پڑھتے تھے اور سو جاتے تھے اور بعضے وقت تمام شب بھی بیدار رہتے تھے اس سبب سے رسول خدا صلعم کے پاؤں مبارک پر ورم آ گئے تھے
پہنچ گئے تھے اور بدن مبارک بہت نحیف ہو گیا تھا حق تعالی نے واسطے تخفیف کے یہ آیت نازل کی اِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار تیرا یَعْلَمُ جانتا ہے
اَنَّكَ تَقُوْمُ تحقیق کہ تو کھڑا ہوتا ہے واسطے نماز کے اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ کمتر دو تہائی رات سے وَنِصْفَهٗ اور آدھی اس شب کے وَثُلُثَهٗ اور ایک
تہائی اس شب کے اور یہ وہ ہے کہ جو سورۃ کے اول میں فرمایا تھا کہ آدھی رات کو کھڑا ہوا کر یا اس سے کم کر اور یا اس پر زیادہ کر یعنی دو تہائی آدھی سے زیادہ ہے اور ایک تہائی
آدھی سے کم ہے اور ایسے ہی آدھی اور حق تعالی فرماتا ہے کہ خدا جانتا ہے کہ تو ان تینوں میں اٹھتا ہے وَطَآئِفَةٌ اور ایک گروہ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ
ان لوگوں میں سے کہ ہمراہ تیرے ہیں اصحاب تیرے یعنی کہ تم سب اٹھتے ہو اور حاکم ابو القاسم حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیہ طائفۃ من الذین معک سے علی
بن ابو طالب ہیں وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ اور خدا اندازہ کرتا ہے رات اور دن کو یعنی دن اور رات کی ساعتوں کے اندازہ کو خدا ہی جانتا ہے
اور سوا اسکے کوئی نہیں جانتا اسطرح سے کہ ایک آن کا بھی اس میں فرق نہ ہو عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ جانتا ہے خدا کہ ہرگز نہ شمار کر سکو گے تم اس اندازہ کو اور
اسکا ضبط نہ ہو سکیگا اور اسیواسطے تم احتیاط کرکے زیادہ کو احتیاطاً کرتے ہو اور ضمیر مفعول کی تقدیر کے مصدر کیطرف پھرتی ہے فَتَابَ عَلَیْكُمْ پس توبہ قبول کی
اور پھر تمہارا اور عفو کے ساتھ رجوع کی تم پر اور رخصت دی کہ کل شب نہ اٹھو کہ واسطے وقت معین ہیں یعنی اسوقت خاص سے نہ اٹھنے کے گناہ کو تمکو معاف کیا فَاقْرَءُوْا
مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پس پڑھو جو کچھ کہ آسان ہو قرآن سے یعنی جو کچھ جتنے ہو سکے اور یہاں پر نماز شب کو ادا کرو اور نماز شب کی جگہ قرآن کا ذکر کیا ہے واسطے اسکے
پڑھنا قرآن کا بھی نماز میں ہے اور وہ جزو نماز کا ہے اور یہ آیت پہلے حکم کو منسوخ کرتی ہے اور بعد اسکے نماز پنجگانہ سے دونوں حکم منسوخ ہو گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے پڑھنا
قرآن کا ہے بدون نماز کے کہ عوض اسکے قرآن پڑھنے میں مشغول ہوں لیکن پڑھنا اسکا مستحب ہوگا اور خدا فرماتا ہے کہ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی
جانتا ہے خدا یہ کہ تحقیق قریب ہے کہ ہوویں بعضے تم میں سے بیمار اور یہ آن مخفف ہے آن مثقلہ کا اور سین واسطے آنے فعل پر نصب نہیں کیا ہے وَاٰخَرُوْنَ اور جانا کہ دوسرے
تم میں سے یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ چلینگے بیچ زمین کے کہ سفر کرینگے واسطے اسکے یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ طلب کرتے ہیں وہ فضل خدا کے سے یعنی تجارت
کیواسطے سفر کرتے ہیں اور خدا کے فضل سے اعلی روزی کو طلب کرتے ہیں بوجہ حلال کسب کے وَاٰخَرُوْنَ اور دوسری جماعت یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
جنگ کرتے ہیں بیچ راہ خدا کے مراد یہ ہے کہ نماز شب ان تینوں پر اور تکلیف ہوتی ہے بیماروںکو اور سفر کرنیوالونکو اور جہاد کرنیوالونکو اسواسطے خدا تعالی نے تم سے اسکی تخفیف
کی اور اسکی ترک کرنیکی رخصت فرمائی اور خدا تعالی نے بوجہ حلال روزی کے طلب کرنیکو اور جہاد کو برابر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ بوجہ حلال روزی طلب کرنیمیں
ایسا ہی ثواب ہے جیسے جہاد کرنیمیں چنانچہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جو کوئی کھانا اور لباس اور سواری اسلام کے شہروں میں سے کسی شہر میں لائے اور وہ صبر کرنیوالا ہو واسطے
رضامندی خدا کے اور وہاں کے نرخ سے اسکو فروخت کرے تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا اور واسطے مبالغہ کے دوسری دفعہ خدا فرماتا ہے کہ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ پس تم
جو کچھ کہ میسر ہو تمکو قرآن سے نماز میں پڑھو نماز میں قرآن پڑھنا واجب ہے اور سوا نماز کے قرآن کا پڑھنا سنت ہے کہ جو کچھ پڑھ سکتے ہو جس وقت جی چاہے خشوع اور خضوع کے ساتھ
پڑھو اور جسقدر زیادہ پڑھو گے اسیقدر زیادہ ثواب ہوگا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کرو تم نماز واجب کو کبھی اسکو ترک نکرو کہ ترک نماز کا بڑا سخت گناہ ہے وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ اور دو تم زکوۃ واجب کو اور ترک اسکو نکرو کیونکہ اسکا بھی ترک کرنا گناہ سخت ہے اور بعضے مفسرونکا قول ہے کہ زکوۃ فطرہ ہے اسواسطے کہ مکہ میں زکوۃ مال کی نہیں ہوئی تھی
اور جو شخص کہ زکوۃ مال اس سے مراد لیتے ہیں وہ اس آیت کو مدنی کہتے ہیں وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ اور قرض دو تم خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک کہ خالص خدا کے واسطے ہو
یعنی اپنے مال میں سے راہ خدا میں خرچ کرو اور یہ خرچ کرنا سوائے زکوۃ کے ہے جیسے کہ فی سبیل اللہ اپنے مال میں سے راہ خدا میں دو اور ثواب اسکا لینے نہ چاہو اور یا مراد اس سے ہر قسم کی
ہر مالی عبادت ہے وَمَا تُقَدِّمُوْا اور جو کچھ کہ آگے بھیجو تم لِاَنْفُسِكُمْ واسطے نفسوں اپنے کے مِّنْ خَیْرٍ خیر اور نیکی سے تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ پاؤگے
تم اسکو نزدیک خدا کے هُوَ خَیْرًا بہتر اس سے کہ تاخیر میں ڈالو تم اسکو یعنی گویا پاؤگے تم اسکو بہتر مال و متاع دنیا سے وَّاَعْظَمَ اَجْرًا اور بزرگتر باعتبار جزا کے کہ اسکی
ثواب کا کچھ پایاں نہیں ہے کہ ایک کے دس بلکہ سات سو تک ہیں اور خیرا دوسرا مفعول تجدوہ کا ہے اور پہلے کی ضمیر ہو کی متعلق اور ہو تاکید ہے پہلے مفعول کی یا فصل ہے

سہو ہوا کہ فعل من حکم معرفہ میں ہے اور سہو ہوا کہ حرف تعریف کا مہر نہیں آتا ہے اور من خیر اکی تقدیر بھی ہے اور شرط آیسے منفصل کی بھی ہے کہ خیر معرفہ ہو واستغفروا
اللہ اور بخشش چاہو تم خدا سے ہر حال میں اور کوئی انسان تقصیر سے خالی نہیں ہے ان اللہ غفور رحیم تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہوں کا مہربان ہے
توبہ کرنیوالوں پر اگر توبہ کریں اور گناہوں کی بخشش چاہیں سورۃ المدثر یہ سورہ مکی ہے اور اس میں چھپن آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ مدثر کو نماز واجب میں پڑھے تو خدا تعالی پر واجب ہو جاتا ہے کہ اسکو رفیق محمد کا کرے اور جب تک دنیا میں ہو شقاوت اسکو کبھی نہ پہنچے
بسم اللہ الرحمن الرحیم منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس زمانہ میں مجھ پر وحی نہیں آتی تھی میں ایک صحرا میں جاتا تھا ناگاہ کسی نے مجھکو آواز
دی کہ اے محمد تو رسول خدا کا ہے پیچھے اور داہنے اور بائیں پیش نگاہ کی کسیکو نہ دیکھا اوپر کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہی فرشتہ ہے کہ غار حرا میں میرے پاس آیا تھا کرسی پر بیٹھا
درمیان آسمان اور زمین کے اسکی صورت اور ہیبت عجیب دیکھکر مجھکو خوف ہوا اور اسکے دیکھنے سے بہت وحشت ناک ہوا اور وہ وحی پھر الگ غائب ہو گیا اور میں خدیجہ کے گھر کی طرف گیا اور واپس ہوا
اور جو وقت گھر میں پہنچا خدیجہ سے کہا کہ دثرونی یعنی کپڑا اوڑھاؤ اور تم مجھکو کہ سردی لگتی ہے اور اسی اندیشہ میں تھا کہ خدا تعالی نے وحی بھیجی کہ یا ایہا المدثر اے کپڑا اوڑھنے والے
قم اٹھ تو اپنی خوابگاہ سے اور بعضے کہتے ہیں کہ پہلے سب سورتوں سے سورۂ اقرأ باسم ربک نازل ہوئی ہے ما لم یعلم تک سو رسول خدا ان کلمات کو [illegible]
فکر میں تھے اور مخفی تھے یہاں تک کہ جبرئیل نازل ہوا اور رسول خدا کے پاس آکر کہا کہ تو رسول خدا کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سورہ یا ایہا المدثر نازل ہوئی فانذر پس ڈرا تو لوگوں کو
عذاب سے ان کو بسبب اسکے کہ جو سوا خدا کے غیر کی پرستش کرتے ہیں وربک فکبر اور پروردگار اپنے کو بزرگی سے یاد کر تو بھی اسکو بزرگی سے یاد کر [illegible]
مفعول مقدم ہوا فعل سے اور کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول خدا صلعم نے کہا اللہ اکبر خدیجہ نے بھی تکبیر کہی اور خوشحال ہوئی اور یقین کیا کہ وحی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس
تکبیر سے تکبیر احرام ہے جو کہ نماز کے اول میں پڑھی جاتی ہے اور یہی لیس ہے اسکی وجہ بھی وثیابک فطہر اور کپڑے اپنے کو پس پاک کر تو ساتھ ستون سے اور پاک کر نماز کے
واسطے جیسا کہ ادب نماز کی فصل آوے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اپنے کپڑوں کو اوپر کو اٹھا اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے اپنے پیغمبر کو
حکم کیا ہے کہ کپڑے پاک رکھ اور کپڑے حضرت کے نجس نہ تھے بلکہ پاک تھے پس حکم کیا ہے حضرت کو کپڑے کے اوپر اٹھانے کا اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ دھو کپڑے کا لٹکانا ہے حکم ہوا اٹھانے
کو اور وہ پاک کرنا ہے نماز کے واسطے اور کپڑے کا اوپر اٹھانا یہ طہارت خاص ہے کپڑے کے واسطے اور خدا تعالی نے فرمایا کہ وثیابک فطہر یعنی اوپر کو اٹھا تو انکو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد پاک
کرنے سے کوتاہ کرنا کپڑے کا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ کوتاہ کر تو اور کوتاہ کرنا ہے اور فرمایا ہے کہ کپڑے دراز کرنے کی عادت قریش کی تھی سو یوں ہے
کہتے ہیں وہ دراز کپڑے پہنتے تھے اور وقت چلنے کے انکو زمین پر لٹکا کر کھینچتے تھے اور پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ کوتاہ کر تو کپڑے اپنے کیونکہ وہ زیادہ باقی رہتا ہے اور پاکیزہ رہتا ہے [illegible]
دراز کا لباس جلدی پھٹتا ہے اور گمان اسکی نجس ہو سکتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ پاک کر تو نفس کو اخلاق بد سے [illegible] اپنے کو پاک کر تو
کفر اور گناہوں سے تاکہ سب ایمان لاویں اور مجاہد اور ابن عباس سے روایت ہے کہ لباس [illegible] والرجز فاہجر اور بتوں کو چھوڑ دے [illegible] عذاب کے [illegible] اور
یہاں مراد اس سے یہ ہے کہ جو گناہ کی طرف پہنچاتا ہے جیسے پرستش بتوں کی اور کوئی گناہ ہو یعنی ہر گناہ سے کنارہ کر تو اور ان [illegible] حضرت [illegible] لیکن [illegible]
مراد لوگ ہیں اسواسطے کہ وہ حضرت اول عمر سے گناہوں سے پاک تھے پس معنی اسکے یہ ہو نگے کہ گناہوں سے کنارہ کر تو جو کہ موجب عذاب کے ہیں ولا تمنن تستکثر اور نہ
احسان کر تو کہ بہت جانے تو اسکی عوض میں یعنی کسیکو [illegible] کہ اسکی عوض میں زیادہ لینا چاہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ [illegible]
اپنے عمل خیر کو [illegible] ولربک فاصبر اور واسطے خوشنودی پروردگار اپنے کے پس صبر کر تو مشرکوں کی تکلیف پر فاذا نقر فی الناقور
پس جس وقت پھونکا جائیگا صور میں یعنی [illegible] اپنے پر صبر کر ان کافروں کو [illegible] روز دشوار [illegible] فذلک
پس وہ وقت پھونکنے کا یومئذ اس روز یوم عسیر روز دشوار ہے علی الکافرین اوپر کافروں کے غیر یسیر نہیں آسان [illegible]
[illegible] کہ پھر وہ روز نہایت سخت اور دشوار ہوگا اور کافروں کا [illegible] ہوگا [illegible] اور وہ روز آسان ہوگا [illegible]
[illegible]
[illegible] زرارہ بن اوفی قرآن [illegible] مقتول [illegible]

ابتدا اس سورہ حٰم مومن کا نازل ہوا تو رسول خدا صلعم مسجد میں تشریف لائے اور صحابہ کے روبرو اسکو پڑھا اور ولید بن مغیرہ قریب بیٹھا تھا اسنے بھی سنا اور جس وقت حضرت
چلے گئے ولید بیٹھا تو رہ گیا پھر پڑھا اور ولید وہاں سے اٹھکر اپنی قوم میں آیا اور کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ میں نے محمد سے اس وقت ایک کلام سنا ہے کہ نہ وہ کلام آدمی کا
ہے اور نہ جن کا اور اسکے کلام میں ایسی شیرینی ہے کہ کسی کلام میں نہ ہوگی اور اعلی اسکا پھل دینے والا ہے اور اسفل اسکا درخت پاکیزہ بار آور ہے اور یہ کلام ایسا
غالب ہے کہ مغلوب نہوا اور بلندی سے پستی کو مائل نہوا اور یہ کہکے اپنے گھر کو چلا گیا قریش نے یہ کلام سنکر گمان کیا کہ ولید محمد پر ایمان لایا ہے اس سبب سے بہت غمگین ہوئے اور بولے کہ
وہ انکا پیشوا تھا ابوجہل نے کہا کہ تم تشویش مت کرو میں اسکو ٹھیک کئے دیتا ہوں پھر جلد وہ غمگین شکل بنائے ہوئے پاس گیا اور غمگین اور آزردہ ہو کے بیٹھا اسکے پاس تو ولید نے پوچھا
کہ ابوجہل تو رنجیدہ کیوں ہے کہا کہ قریش تجھ پر طعن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے اور عقل اسکی جاتی رہی ہے اور گمان انکا یہ ہے کہ تو نے محمد کی پیروی اختیار کی ہے اور
ہے یا ابوبکر کا دین چھوڑ دیا ہے ولید یہ سنکر ہمراہ ابوجہل کے اپنی قوم کے مجمع میں آیا اور کہا کہ تمہارا گمان یہ ہے کہ محمد دیوانہ ہے کوئی علامت جنون کی تم نے اس میں کبھی دیکھی ہے سب نے
کہا کہ نہیں پھر کہا کہ تمہارا گمان یہ ہے کہ وہ کاہن ہے تم نے کبھی تمام عمر میں اسکو ایسا دیکھا ہے کہ اسنے کاہنوں کے طور پر دلالت کی ہو سب نے کہا کہ نہیں پھر کہا کہ تم گمان
کرتے ہو کہ وہ دروغگو ہے کبھی دروغ اسکا تم نے دیکھا ہے سب نے متفق ہو کر کہا کہ ہم نے اس سے کبھی دروغ نہیں سنا ہے بلکہ اسکی راستگوئی کے سبب سے محمد امین اسکا لقب ہو گیا
ہے پھر ولید نے کہا تمہارا گمان یہ ہے کہ وہ شاعر ہے اور کبھی تم نے اس سے شعر سنا ہے سب نے کہا کہ نہیں اور سب نے ولید سے کہا پھر اسکو کیا کہا جائے ولید سوچ اور فکر میں
گیا اور ولید نے کہا کہ نہیں ہے وہ مگر جادوگر اسواسطے کہ وہ درمیان شوہر اور زوجہ کے جدائی ڈالدیتا ہے اور فرزند کو باپ سے اور باپ کو فرزند سے علیحدہ کر دیتا ہے اور دیکھو کہ غلام
اور دوستوں کو اسنے تفرقہ ڈالدیا ہے پس قریش متفق ہو گئے اور ابوجہل اسکی قوم کو اس جادو کی نسبت کلام سنکر بہت خوش ہوا اور رسول خدا صلعم کو جو یہ خبر پہنچی تو اس سبب سے رنجیدہ ہوے
حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا چھوڑ دے تو مجھکو اے محمد اور اس شخص کو کہ پیدا کیا ہے میں نے اسکو اس حال میں کہ تنہا ہوں میں کہ اسکے پیدا کرنے میں
کوئی میرا شریک نہ تھا وحیدا حال واقع ہوا ہے یا ضمیر متکلم سے اور یا یہ کہ یا ضمیر محذوف سے حال واقع ہوا اور تقدیر اسکی خلقتہ وحیدا ہے یعنی پیدا کیا ہے میں نے اسکو جس وقت کہ تنہا تھا
وہ کہ مال اور اولاد اور یار کوئی اسکے ہمراہ نہیں رکھتا تھا پس میں ہی اسکی جزا دینے کو کفایت کرتا ہوں اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکو وحید القوم کہتے ہیں اسکو خدا نے وحید فرمایا اور یا یہ
وہ شرارت میں وحید اور تنہا ہے اور یا یہ کہ وہ تنہا ہے باپ سے کہ اسکا باپ کوئی نہ تھا بلکہ وہ نطفہ حرام تھا اور یہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ولید ولد الزنا
تھا اور زرارہ کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا تھا اس مجلس کے لوگوں نے بیان کیا کہ ایک شخص اولاد ہشام میں سے خطبہ میں کہتا تھا کہ انا
ابن الوحید یعنی میں بیٹا وحید کا ہوں امام نے فرمایا کہ وہ ہیچ ہے اگر وہ جانتا کہ وحید کے کیا معنی ہیں تو یہ نہ کہتا راوی نے پوچھا کہ ای فرزند رسول خدا وحید کے کیا معنی ہیں فرمایا کہ
وحید وہ ہے کہ جسکا باپ معلوم نہو اور ولید ہی کی صفت میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وَّجَعَلْتُ لَهٗ اور کر دیا میں نے واسطے اسکے یعنی دیا میں نے اسکو مَالًا مَّمْدُوْدًا
مال کھچا ہوا اور یعنی مال بہت سا ہے بعضے کہتے ہیں کہ ایک لاکھ دینار طلائی اسکے پاس تھے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ نو ہزار مثقال تھے اور درمیان مکہ اور طائف
کے متفرق اسکے گوسفند اور اسکی سواری کے جانور اونٹ اور گھوڑے باغ اور چشمے اور اسباب اور لونڈیاں اور غلام اسکے تھے اور کہتے ہیں کہ اسکا ایک باغ تھا طائف میں اسکا
میوہ اور سال میں تمام نہوتا تھا بلکہ ہمیشہ رہتا تھا اور سوای خدا نے اس مال ممدود کے اسکے واسطے فرمایا ہے کہ وَّبَنِیْنَ شُہُوْدًا اور دیئے بیٹے اسکو حاضر ہونیوالے پاس
اسکے اور شہودا حال واقع ہوا ہے یعنی اسکے بیٹے ایسے تھے کہ سب اسکے پاس ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور وہ انکو دیکھ کر خوش ہوتا تھا اور کہتے ہیں کہ وہ دس تھے اور کثرت
غلاموں کی اور نوکروں کی اسقدر تھی کہ فرزندوں کی کسیطرف بھیجنے کی احتیاج نہوتی تھی اور وہ سب جوان اور ہوشیار تھے اور ہمیشہ باپ کے ہمراہ محفلوں میں حاضر رہتے تھے اور تین
شخص ان میں سے مسلمان ہو گئے تھے خالد اور عمارہ اور ہشام اور فرماتا ہے کہ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ اور بچھایا میں نے واسطے اسکے بچھونا مرتبہ اور مال اور ریاست کا
تَمْهِیْدًا بچھانا اسکو برابر بڑھانے کے یعنی دنیا میں کثرت مال اور مرتبہ اور فرزندوں اور غلاموں کی جہت سے یہاں قریش اور وحید قوم اسکا لقب ہوا ثُمَّ یَطْمَعُ پھر وہ طمع
کرتا ہے وہ اَنْ اَزِیْدَ کہ زیادہ کروں میں اسکے واسطے نعمتوں کو اور ان نعمتوں پر قناعت نہیں کرتا كَلَّا نہیں نہیں یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی نعمتوں کو زیادہ کروں
اسواسطے کہ وہ ناشکری کرتا ہے میری نعمتوں کی چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ وہ ہے لِاٰیٰتِنَا واسطے آیتوں کلام ہمارے کے اور واسطے دلیلوں قدرت ہماری
عَنِیْدًا انکار کرنیوالا اور جھگڑنیوالا اور جادو کہنیوالا باوجود پہچاننے کے اسکی راستی اور حقیقت کے اور کہتے ہیں کہ بعد نازل ہونے اسکے ہمیشہ نقصان میں رہا یہاں تک کہ تمام مال اسکا برباد ہوا

یہاں تک کہ تھوڑے سے عرصہ میں وہ محتاج اور خوار ہو گیا اور سب بیٹے اسکے مر گئے اور کچھ باقی رہے تو اس سے پھر گئے اور وہ یونہی مارا مارا تنہائی میں دوزخ کو روانہ ہوا اسی سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا قریب ہے کہ پہنچاؤں میں اسکو صعود کا ایک گھاٹی کو کہ نہایت مشقت اور محنت سے اسکے اوپر چڑھیگا اور یہ مثل ہے جس شخص پر ایسی بلا ہو کہ بڑی سخت عذاب میں
گرفتار ہوا ہو کہ جسکی طاقت نہ رکھتا ہو اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا دوزخ میں اور ولید ستر برس میں اسکے اوپر پہنچیگا اور جس وقت
اسکے اوپر پہنچیگا تو پھر نیچے گر پڑیگا اور پھر ستر برس میں اوپر چڑھیگا اور چوٹی پر پہنچ کر گر پڑیگا اسی طرح ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہیگا اور کہتے ہیں کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جس وقت
ولید اپنا ہاتھ اور پاؤں صعود پر رکھیگا تو وہ گل جائینگے اور جب اٹھائیگا تو پھر سالم ہو جائینگے اور کہتے ہیں کہ معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ تکلیف دوں میں اسکو صعود اور وہ ایک پتھر ہے
دوزخ میں کہ اسکے اوپر پہنچنا مشکل ہے اور ولید کو آگ کی زنجیروں میں باندھ کر آگے سے کھینچینگے اور پیچھے سے آگ کے گرز سے مارینگے یہاں تک کہ بعد چالیس سال کے اسکے اوپر چڑھیگا اور اب
خدا تعالیٰ اسکی حرکات کا بیان … کہ بیان کرتا ہے کہ اِنَّهٗ فَكَّرَ تحقیق اس نے فکر کیا کہ طعن کرے قرآن پر وَقَدَّرَ اور اندازہ کیا کہ کیا کہے فَقُتِلَ پس ہلاک کیا جاوے
اور عذاب دیا جاوے … كَيْفَ قَدَّرَ کیونکر اندازہ کیا یعنی عجب اندازہ کیا کہ ایسے امر باطل کو … اور اہانت کرنے … اور
کلام … قرآن … ثُمَّ قُتِلَ پس ہلاک کیا جاوے اور لعنت کیا جاوے كَيْفَ قَدَّرَ کیونکر اندازہ کیا ثُمَّ نَظَرَ پھر
دیکھا ثُمَّ عَبَسَ پھر ترش روئی کی … وَبَسَرَ اور منہ بگاڑا … الکفر …
ثُمَّ اَدْبَرَ پھر پیٹھ پھیری … وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا … فَقَالَ پس کہا … اِنْ
هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ نہیں یہ مگر جادو … کہ روایت کیا جاتا … اِنْ هٰذَآ نہیں یہ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ مگر
سخن آدمی کا … جادوگروں … خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ قریب ہے کہ داخل کروں میں اسکو
پانچواں دوزخ ہے وہ سقر کہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ اور کس چیز نے بتایا تجھکو کیا ہے سقر … لَا تُبْقِيْ نہیں باقی رکھتا
اور کچھ بلکہ سب کو جلا دیتا ہے اور خدا تعالیٰ … وَلَا تَذَرُ اور نہیں چھوڑتا …
اور بعد … گوشت اور پوست …
اور بعضے کہتے ہیں کہ لَا تَذَرُ … لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ … حضرت امام … علیہ السلام … دوزخ میں
ایک صحرا ہے … کا نام سقر ہے اور وہ … شکایت … اجازت …
سانس لیا … امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ … کا نام … سقر … کا نام
… عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اوپر اسکے انیس ہیں …
موکل … رسول خدا صلعم … دوزخ کے موکل … انہوں … رسول
… اور … قبول کیا اور کہا کہ یہ
مطابق … اور بعضے کہتے ہیں کہ … دوزخ … فرشتے ہیں … منقول ہے کہ
موکل … ہیں … اور فرشتے موکل ہیں … کہا … کہ دوزخ …
انیس سے زیادہ نہیں ہیں … ابو الاشد بن … کہا …
… ابو الاشد … دوزخ …
اور … وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا
… مَلٰٓئِكَةً مگر فرشتے کہ سب مخلوقات … آدمی …
اور رسول خدا صلعم … حضرت … دوزخ …

آدمیوں اور جنوں کی ایسی ہی اور ہر ایک فرشتہ انمیں سے ایک شخص کو پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیگا اور پہاڑ آگ کا اپنی گردن پر اٹھا کر پھینک دیگا اور انکی صورت ایسی ہے کہ آنکھیں انکی بجلیوں کی مانند اور دانت
انکے مانند [illegible] ہیں اور ناک سے شعلے اور [illegible] انکے مونہوں سے نکلتے ہیں اور ہر ایک کے کاندھے سے دوسرے کاندھے تک اتنا فاصلہ ہے کہ ایک برس کی راہ کا ہو اور ہاتھ انکے ایسے فراخ اور کشادہ ہیں کہ
ہر ایک انمیں سے مثل [illegible] کو پکڑ کر دوزخ میں [illegible] ایک ہاتھ میں [illegible] اور ہر ایک انمیں سے ہزار کافر کو پکڑ کر جس جگہ چاہے دوزخ کے
[illegible] ہر ایک کی [illegible] انکا مقابلہ کر کے انکو دفع کر سکینگے وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اور نہیں کیا ہمنے شمار ان
[illegible] اِلَّا فِتْنَةً مگر آزمائش لِّلَّذِينَ كَفَرُوا واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے ہیں اور مراد آزمائش اس عدد قلیل سے [illegible] کر رہا ہے کہ وہ نہایت عناد اور
[illegible] اس عدد خاص ملائکہ کو [illegible] ہیں کیونکہ تمام آدمیوں اور جنوں دوزخیوں کو عذاب [illegible] اور وہ اپنی عقلوں کی طرف رجوع کر کے [illegible]
[illegible] فرشتوں کی [illegible] اور حکمت ہے کہ جسمیں ایک فرشتہ کو تمام آدمیوں پر غالب کیا ہے کہ سب کی روح کو وہ قبض کرتا ہے [illegible]
[illegible] خدا تعالی فرماتا ہے کہ جنہیں یہ عدد خاص ملائکہ کے دوزخ میں مقرر کئے ہیں لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ تاکہ یقین کریں وہ
لوگ کہ أُوتُوا الْكِتَابَ دیئے گئے ہیں کتاب [illegible] اور قرآن [illegible] قرآن میں ہے [illegible] ہے اور قرآن [illegible] وَيَزْدَادَ
الَّذِينَ آمَنُوا اور زیادہ کریں وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں إِيمَانًا ایمان کو [illegible] یقین زیادہ ہو اور ایمان کامل [illegible] وَلَا يَرْتَابَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اور نہ شک کریں وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں کتاب توریت وَالْمُؤْمِنُونَ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں [illegible] وَلِيَقُولَ الَّذِينَ
فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ اور تاکہ کہیں وہ لوگ کہ بیچ دلوں انکے کے بیماری نفاق کی ہے وَالْكَافِرُونَ اور کافر کہ [illegible] مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ کیا ارادہ کیا ہے
خدا نے بِهَٰذَا ساتھ اس عدد قلیل کے مَثَلًا باعتبار مثال [illegible] منافقین اور کفار راہ عناد اور انکار سے کہیں کہ خدا نے کیا ارادہ کیا ہے
اس [illegible] فرشتے مقرر کیے ہیں [illegible] یہ کلام خدا کا نہیں ہے کہ اگر کلام خدا کا ہوتا تو وہ [illegible] مقرر کرتا كَذَٰلِكَ ایسے ہی
یعنی جیسے کہ خدا تعالی اس عدد کی مثال میں بندوں کو آزماتا ہے [illegible] اور گمراہی انکی ظاہر ہو جاتی ہے یُضِلُّ اللَّهُ گمراہ کرتا ہے خدا
[illegible] حق کی بتلاتا ہے [illegible] حق کی بیان کرتا ہے [illegible] عناد اور حسد کی راہ [illegible] گمراہ ہو جاتے ہیں اور [illegible]
[illegible] اور توفیق [illegible] اور گمراہی [illegible] دیتا ہے مَن يَشَاءُ جسکو چاہتا ہے عناد اور انکار
[illegible] حق کی [illegible] نہیں کرتے ہیں وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ اور راہ حق دکھلاتا ہے جسکو چاہتا ہے توفیق عنایت کر کے طالب حق
[illegible] ضلالت اور ہدایت [illegible] سبب ضلالت اور ہدایت [illegible] تکلیف خدا کی جانب سے ہے وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اور
نہیں جانتا ہے لشکروں پروردگار تیرے کو کہ کس قدر ہیں إِلَّا هُوَ مگر وہ خدا کہ عالم ہے اور جانتا ہے تمام مخلوقات کا اور سوائے اسکے اور کوئی شمار نہیں کر سکتا ہے تمام
ممکنات کے کون عدد [illegible] کامل ہے اور کون ناقص ہے اور [illegible] کامل پیدا نہیں کیا مصلحت سے [illegible] ملائکہ دوزخ کا [illegible] لیکن عدد خاص میں ایک
حکمت ہے کہ کوئی [illegible] سوائے اسکے اور [illegible] جو شخص [illegible] نجات [illegible] خدا تعالی [illegible] دوزخ کے انہیں فرشتوں سے [illegible]
بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] ہر ایک [illegible] وَمَا هِيَ اور نہیں ہے وہ سقر یا انمیں فرشتے یا یہ سورہ
إِلَّا ذِكْرَىٰ مگر نصیحت لِلْبَشَرِ واسطے آدمیوں کے كَلَّا نہیں نہیں یعنی نہ ایسا ہے کہ کوئی انکار سقر کا کرے یا ملائکہ دوزخ کو دفع کرسکے یا کیوں نہیں
تامل کرتے ہیں کہ راہ حق کو پہنچیں وَالْقَمَرِ اور قسم ہے چاند کی کہ عجیب نشانیوں قدرت خدا سے ہے [illegible] طلوع کرنیں اور غروب کرنیں اور زیادہ اور ناقص ہونے میں
وَاللَّيْلِ اور قسم ہے رات کی إِذْ أَدْبَرَ جب کہ پیچھے [illegible] اور نافع اور حمزہ اور حفص [illegible] إِذْ [illegible] اور باب افعال سے ماضی کا صیغہ
پڑھا ہے اور باقی [illegible] إِذَا [illegible] ماضی کا صیغہ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ اور قسم ہے صبح کی جب کہ روشن ہو
[illegible] إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ [illegible] ایک بڑی بلاؤں میں سے [illegible] جواب قسم کا ہے نَذِيرًا باعتبار [illegible]
[illegible] ہوا اور [illegible] نہیں حال واقع ہوا [illegible] ڈرانیوالا ہے

ع ۱ ۱۲ ۱۵

لِلْبَشَرِ ۝ واسطے آدمیوں کے لِمَنْ شَآءَ واسطے اس شخص کے کہ چاہے بدل ہے للبشر سے یعنی ڈرانیوالا ہے انکو کہ چاہے مِنْكُمْ تم میں سے اَنْ يَّتَقَدَّمَ آگے بڑھے بسوے
خیر اور طاعت کو اختیار کرے اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝ یا پیچھے رہے بدی اور گناہوں کو اختیار کرے یعنی تمام بندوں کو قدرت دی ہی عمل نیک و بد کرنیکی اور باگ اختیار کی انکے ہاتھ میں
دی ہے اگر چاہیں نیکیوں اور طاعتوں کی طرف بڑھ جاویں اور اگر چاہیں پیچھے رہجائیں گناہوں کو اختیار کرے حاصل یہ ہے کہ وہ سب کو نصیحت دینے والا ہے جو چاہے کوئی اس سے خوف کرے جائے
تو کرے اختیار ہے اگر خوف کرے گناہوں سے پرہیز کریگا وہ تو اس سے نجات پاویگا اور اگر پرہیز نہ کریگا تو وہ آتش جہنم کا ایندھن ہوجائیگا اور حضرت ابو الحسن علیہ السلام نے
فرمایا کہ جو کوئی آگے بڑھے ہماری دوستی میں پیچھے رہا سقر سے اور جو کوئی پیچھے رہا ہماری دوستی سے آگے بڑھا طرف سقر کے كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ہر نفس ساتھ اسکے کہ
کسب کیا ہے یعنی ہر شخص اپنے اعمال و افعال میں جو اسنے کئے ہیں رَهِيْنَةٌ ۝ گرو کیا گیا اور گرفتار ہے اور رہینہ مصدر ہے مفعول کے معنی میں یعنی ہر شخص اپنے عمل میں
مبتلا ہے اور اس سے رہائی نہیں پاسکتا ہے اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ مگر صاحبان دست راست یعنی وہ لوگ کہ جنکو نامہ اعمال دست راست میں دیئے جائینگے
وہ بھی گناہوں میں گرفتار ہیں [illegible] ایمان اور اعمال نیک سے حاصل ہے کہ خدا تعالی ایمان کی شرافت اور اعمال نیک کی برکت سے انکی خطاؤں کو بخشدیگا اور انکو دوزخ سے
رستگاری دیگا [illegible] علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصحاب الیمین اس جگہ مومنین کے لڑکے مراد ہیں کہ انسے وہ افعال صادر نہیں ہوئے کہ جنمیں وہ گرو ہوں اور
[illegible] اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اصحاب یمین ہمارے شیعہ ہیں [illegible] وہ اصحاب یمین فِيْ جَنّٰتٍ ۝ [illegible]
[illegible] يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ سوال کرینگے وہ اصحاب یمین عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ احوال گنہگاروں اور کافروں سے اور پوچھینگے انسے مَا سَلَكَكُمْ
فِيْ سَقَرَ ۝ کس چیز لائی تمکو دوزخ میں [illegible] سوال [illegible] گنہگاروں کا حال [illegible] انکا حال
پوچھینگے تو وہ کہینگے [illegible] چیز لائی تمکو سقر میں [illegible] جواب [illegible] قَالُوْا کہا انہوں نے کہ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝
نہ تھے ہم دنیا میں نماز پڑھنے والوں سے [illegible] وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ کھانا دیتے ہم مسکینوں کو یعنی [illegible]
[illegible] وَكُنَّا نَخُوْضُ اور تھے ہم [illegible] باطل [illegible]
[illegible] مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ [illegible] وَكُنَّا نُكَذِّبُ اور تھے ہم کہ جھٹلاتے تھے [illegible] بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝
روز جزا کے [illegible] حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ [illegible] فَمَا تَنْفَعُهُمْ پس نفع نہ دیگی انکو شَفَاعَةُ
الشّٰفِعِيْنَ ۝ شفاعت شفاعت کرنیوالوں کی [illegible] مومنین کی اور [illegible] شفاعت [illegible] قرآن اور [illegible]
ثابت ہوا [illegible] شفاعت [illegible] اور شفاعت کی [illegible] فَمَا لَهُمْ پس کیا ہے واسطے ان کافروں کے کہ
عَنِ التَّذْكِرَةِ نصیحت قرآن سے مُعْرِضِيْنَ ۝ [illegible] حال واقع ہوا ہے كَاَنَّهُمْ گویا وہ کفار قرآن [illegible] حُمُرٌ
مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ [illegible] فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝ [illegible] اور [illegible]
مراد [illegible] شیر [illegible] کفار قرآن [illegible] اور دل قبول نہیں کرتے [illegible]
[illegible] بَلْ يُرِيْدُ بلکہ چاہتا ہے
ہر ایک [illegible] كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ہر مرد انمیں سے اَنْ يُّؤْتٰى یہ کہ دیا جاوے صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ کتابیں سر کشادہ [illegible]
[illegible] پیروی [illegible] آیت نازل ہونیکا سبب [illegible] مشرکوں نے رسول خدا سے کہا کہ اے محمد ہم نے سنا ہے کہ جو کوئی بنی اسرائیل میں [illegible]
[illegible] گناہ [illegible] لکھا ہوتا تھا [illegible] ایمان لائیں [illegible] نام [illegible] کتاب آسمان [illegible]
[illegible] نازل ہوئی [illegible]
[illegible] كَلَّا [illegible] پیروی [illegible]
[illegible] ایمان [illegible] كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ بلکہ نہیں ڈرتے [illegible]

کلّا نہیں نہیں یعنی نہ چاہیے کہ وہ کہتے ہیں کیوں قرآن جادو ہے اور قول بشر کا ہے بلکہ اِنَّهٗ تحقیق وہ قرآن تَذْكِرَةٌ نصیحت ہے ہر ایک کو فَمَنْ شَآءَ پس جو
کوئی چاہے نصیحت پکڑے اور یاد کرے ذَكَرَهٗ تو ذکر کرے نصیحت پکڑے اُس سے اور یاد کرے اُسکو وَمَا يَذْكُرُوْنَ اور نہیں یاد کرتے ہیں اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے خدا کہ یاد کریں اور نصیحت پکڑیں یعنی وہ اختیار نصیحت نہ پکڑینگے اور ایمان لائینگے مگر یہ کہ خدا انپر جبر کرے هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى
وہ خدا سزاوار ڈرنیکا ہے یعنی لائق ہے اسکے کہ خدا کے اُس سے خوف کریں اور ہمیشہ اسکے عذاب سے ڈرتے رہیں اور جو چیزیں کہ اُسنے حرام کیں ہیں اُنسے پرہیز کریں وَاَهْلُ
الْمَغْفِرَةِ اور سزاوار بخشنے کا ہے یعنی لائق اسکے ہے کہ خدا کے گناہوں کو بخشے خصوصاً ڈرنیوالوں کے گناہوں کو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
میں لائق اسکا ہوں کہ ڈریں مجھسے اور نہ شریک کریں میرا بندہ کسی چیز کو اور میں لائق ہوں اسکا کہ بندہ اگر کسی چیز کو میرا شریک نہ کرے تو میں داخل کروں اسکو بہشت
میں اور یہی روایت ہے انس سے اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ قسم کھائی ہے خدا تعالیٰ نے اپنی عزت و جلال کی کہ نہ عذاب کریگا خدا کہ واحد جاننے
والوں کو ہرگز سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں چالیس آیتیں ہیں اور صافی میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ جو
کوئی ہمیشہ سورہ لا اقسم بیوم القیامۃ پڑھے اور اسپر عمل کرے تو جسوقت خدا تعالیٰ اسکو قبر سے اٹھائیگا یہ سورہ اسکے ہمراہ ہوگا اور رفیق ہوگا بہشت تک پہنچا دیگا اس
اور اسکو خوشخبری دیگا اور اسکے منہ پر خنداں ہوگا اور اسکو خوش کرتا رہیگا یہاں تک کہ صراط اور میزان سے گذر جائے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآ اُقْسِمُ لا زائد
اور واسطے تاکید کے آیا ہے یعنی البتہ قسم کھاتا ہوں میں بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ساتھ روز قیامت کے وَلَآ اُقْسِمُ اور البتہ قسم کھاتا ہوں میں بِالنَّفْسِ
اللَّوَّامَةِ ساتھ نفس ملامت کرنیوالے کے کہ اپنے تئیں دنیا میں کہ تو کیوں قصور کرتا ہے طاعت خدا میں اور ہمیشہ اپنے حساب میں رہتا ہے اور اپنے انجام میں تامل کرتا
یعنی نفس مومنہ اور یا مطلق نفس مراد ہے نیک ہو یا بد اور اسلئے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز کوئی نفس نیک یا بد نہو گا کہ وہ ملامت کریگا اپنی پس اگر
نیک ہے تو کہیگا کہ کسواسطے میں نے نیکی زیادہ نہ کی اور اگر بد ہے تو کہیگا کہ تونے کسواسطے یہ کار بد کیا اور کہیگا کہ کاش کہ میں یہ کام نکرتا اور یا نفس مطمئنہ ہے کہ نفس امارہ کو ملامت
کرے اور اگرچہ کوشش کی ہو طاعت میں اور جواب قسم کا محذوف ہے اور تقدیر اسکی لا اقسم بیوم القیامۃ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ لتبعثن ہے یعنی قسم کھاتا ہوں
ساتھ قیامت کے اور قسم کھاتا ہوں ساتھ نفس ملامت کرنیوالے کے البتہ اٹھائے جاوگے تم زندہ کر کے اور جو نفس کہ کھیل اور اپنی خواہش اور فعل بد میں مشغول رہتا ہے وہ نفس
امارہ ہے اور جو نفس کہ کار بد کر کے اپنے تئیں ملامت کرتا ہے وہ نفس لوامہ ہے اور جو نفس کہ کار بد سے بچا رہتا ہے وہ نفس مطمئنہ ہے اور قرأت میں لاقسم کو لاقسم پڑھا ہے
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہے آدمی اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ یہ کہ ہرگز نہ جمع کرینگے ہم ہڈیاں اسکی کو قیامت کے روز کہتے ہیں کہ عدی
بن ربیعہ کہ ہمسایہ رسول خدا صلعم کا تھا اور نہایت عناد اور عداوت رکھتا تھا ایکروز اُسنے رسول خدا صلعم سے حال قیامت کا پوچھا جسوقت کہ حضرت نے اسکو خبر دی تو کہا کہ اگر میں
اُسروز کو اپنی آنکھ سے دیکھوں تو بھی تجھکو سچا نجانوں اور کیونکر ہڈیاں بوسیدہ اور ریزہ ریزہ ہوئی جمع ہوجائیں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ کیا عدی گمان کرتا ہے کہ اسکی
ہڈیوں کو ہم جمع نکرینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے سب آدمی ہیں جو کہ انکار قیامت کا کرتے ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بَلٰى ہاں جمع کرینگے ہم قٰدِرِيْنَ کہ قدرت
رکھنے والے ہیں ہم یہ حال واقع ہوگا یعنی جسوقت کہ ہم قدرت رکھنے والے ہیں عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ اوپر اسکے کہ راست اور درست کریں ہم بَنَانَهٗ پوریاں اسکی
کو اور آپس میں ملادیویں باوجود کوچک اور باریک ہونیکی تو بڑی بڑی ہڈیاں جمع کرنا اور ملادینا کیا مشکل ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ ہم قدرت رکھنے
والے ہیں اوپر کہ انگلیوں کو اسکے آپس میں ملا کر مثل سم اونٹ کے کردیویں کہ ہاتھ سے اپنے کھانا نہ کھا سکیں بلکہ اپنے منہ سے اٹھا کر کھائیں جیسے چوپائے کھاتے ہیں اور لیکن از روئے فضل و احسان
کے اُنکو انگلیاں بخشی ہیں کہ باعث کمال فائدہ کا ہے اور اُنسے قسم قسم کے کام کرتے ہیں اور چیزیں بناتے ہیں بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ بلکہ ارادہ کرتا ہے آدمی کہ وہ
عدی یا مطلق آدمی ہو انکار اور جھٹلانے سے لِيَفْجُرَ تاکہ ہمیشہ بدکاری میں مشغول ہو اَمَامَهٗ آگے اپنے جو کچھ زمانہ کہ اسکی زندگی کا ہے یعنی زمانہ آئندہ میں
ہمیشہ گناہ میں مشغول رہے اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مراد یہ ہے کہ گناہ کو مقدم رکھے اور توبہ کو تاخیر میں ڈالے اور کہے کہ آئندہ کو توبہ کرلونگا اور یا یہ کہ فجور بمعنی تکذیب ہے
یعنی تاکہ جھٹلاوے اسکو جو آگے ہے اسکے قیامت اور حساب اور جزائے اعمال يَسْئَلُ پوچھتا ہے بطور ہنسی کے بسبب بعید جاننے کے راہ سے کہ اَيَّانَ کب ہے يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
دن قیامت کا اور اب خدا تعالیٰ اسکی علامتوں کو بیان کرتا ہے کہ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ پس جسوقت کہ چندھیا جاویگی آنکھ اور حیران ہو کثرت ہول اور دہشت کی

ع ۳ سورۃ القیامۃ

جب تک اہل بینہ نہ دیکھیں کوئی فتح اٹھ چکا **وخسف القمر** اور گہن میں آ گیا چاند **وجمع الشمس والقمر** اور اکٹھے کیے جائیں سورج اور چاند
اور ان کی روشنی جاتی رہے یا دونوں کو جمع کر کے دریا میں ڈال دیں اور سب یا ان کی نزدیکی سے مثل آتش کے گرم ہو جاوے اور گہنی ہیں یا جمع کرنے سورج اور چاند کی روشنی کا دور کرنا
یہاں تک کہ تاریکی دنیا کی لوگوں پر ظاہر ہو اور جو کوئی آنکھ دیکھے تو مانند دو گاؤ سیاہ کے وہ نظر آویں **یقول الانسان** کہیگا آدمی یعنی کافر جھٹلانے والا **یومئذ**
اس دن **این المفر** کہاں ہے جگہ بھاگنے کی مانند اس شخص کے کہ ناامید ہوا ہو اپنی آرزو سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **کلا** نہیں نہیں یعنی نہ پاویگا کہ بھاگنا فائدہ بخشے
کافر کو سو آگاہ ہو کہ **لا وزر** نہیں ہوگی کوئی پناہ اس کے واسطے **الی ربک** طرف پروردگار تیرے کے ہے یعنی اس کے حکم سے ہے نہ کسی غیر کے حکم سے **یومئذ** اس دن
المستقر جگہ ٹھہرنے کی بہشت میں یا دوزخ میں یا بدون اس کے حکم کے کوئی کسی جگہ نہیں ٹھہر سکتا **ینبؤا الانسان** خبر دیا جاویگا آدمی **یومئذ** اس دن
بما قدم ساتھ اس چیز کے کہ آگے بھیجی ہے عمل خیر کہ بجا لایا **واخر** اور تاخیر کی ہے کہ عمل نیک نہیں کیا ہے اور یا یہ کہ خود کیا ہے عمل نیک یا بد اور پیچھے چھوڑا ہے کہ لوگوں کو
آگاہ کیا ہے عمل نیک یا بد پر کہ بعد اس کے لوگ اس عمل کو کرتے ہیں جیسے کہ کوئی طریقہ نیک یا بد جاری کیا ہو **بل الانسان** بلکہ انسان پر گواہی دینے کے
قول یعنی آدمی محتاج اس کا نہیں کہ اس کو خبر دیجاوے بلکہ آدمی **علی نفسه بصیرة** اوپر نفس اپنے کے بینا ہے اپنے قول اور فعل کا گواہ ہے اور مثل آنکھ کے
اپنے حال کا دیکھنے والا ہے یعنی آدمی اپنے کو خوب جانتا ہے **ولو القی** اور اگرچہ ڈالے **معاذیره** عذر اپنے یعنی جو عذر کہ اپنے گناہ پر عذر و حیلہ پیش
کرے اور چاہے کہ اس کو دفع کرے لیکن فائدہ نہ ہوگا اور اس کی عذر قبول نہ ہوگی حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کیا ہے کہ کوئی عمل نیک کو ظاہر کرتا ہے اور
بدی کو پوشیدہ کرتا ہے کیا اپنے نفس کی طرف رجوع نہیں کرتا کہ معلوم کرے کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ پوشیدہ رہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ آدمی اپنے نفس کو خوب جانتا ہے اور حال اپنا
پوشیدہ نہیں رکھ سکتا کہ باطن جس وقت درست ہو جاوے تو ظاہر اس کا قوت پکڑتا ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ
کیا ہے آدمی کو واسطے کہ لوگوں کے روبرو عمل کرتا ہے برخلاف اس کے کہ اس نے عمل کیا ہے پس فرمایا کہ جو کوئی چھپاتا ہے اپنے باطن کو تو خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کریگا
خواہ نیک ہو خواہ بد اور زرارہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حد اس مرض کی کہ انسان اس میں مریض ہوتا ہے فرمایا کہ بل الانسان علی نفسه بصیرة بلکہ انسان
اپنے حال کو خوب جانتا ہے طاقت کہتا ہے روزہ رکھنے کی یا نہیں رکھ سکتا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جس وقت جبرئیل رسول خدا کے پاس وحی لے کر آتے تھے تو پیشتر اس سے کہ
جبرئیل وحی کو تمام کریں حضرت جبرئیل کے ہمراہ پڑھنے لگتے تھے خوف سے کہ فراموش کر جاویں اور اس کے حفظ کے شوق اور حرص میں پس خدا تعالیٰ نے فرمایا
لا تحرک به نہ حرکت دے تو ساتھ اس قرآن کے اے محمد **لسانک** زبان اپنی کو پہلے اس کے کہ وحی تمام ہو **لتعجل به** تاکہ جلدی کرے تو ساتھ اس کے یا
اس کے یاد کرنے کے اور یا اس خوف سے کہ نہ ہو کہ فراموش کر جاوے اور کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ حضرت سے ترک اولیٰ ہوا ہو لیکن منع اس سے کیا ہے کہ ایسا کریں نہ یہ کہ
ولا تطع الکافرین میں منع کیا ہے اور ظاہر ہے کہ کافروں کی فرمانبرداری نہیں کرتے تھے اسی طرح خدا نے یہاں بھی فرمایا کہ حرکت دے تو زبان اپنی کو یاد کرنے کے واسطے تاکہ
جلدی کرے تو اس کے یاد کرنے میں **ان علینا** تحقیق کہ اوپر ہمارے ہے **جمعه** جمع کرنا اس کا تیرے سینے میں تاکہ یاد کرے تو **وقرانه** اور ثابت کرنا قرأت اس کی کا
تیری زبان پر یا پڑھنا اس کا تجھ کو پس تو جلدی اس کے پڑھنے میں مت کر **فاذا قراناه** پس جس وقت پڑھیں ہم اس کو تجھ پر زبان جبرئیل سے تو **فاتبع** پس پیروی کر تو
قرانه پڑھنے اس کے کی یعنی جبرئیل کے پڑھنے کے بعد تو پڑھ اور اس کے پڑھنے کے درمیان مت پڑھ کہ ہم ضامن ہیں اس کی یاد کرنے کے **ثم ان علینا** پھر تحقیق اوپر ہمارے ہے
بیانه روشن کرنا اس کا جو کچھ کہ اس میں مشکل ہے تیرے نزدیک اور منقول ہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے جس وقت کہ جبرئیل وحی لے کر آتے تو حضرت سر مبارک
اپنا آگے کو جھکا لیتے تھے اور آیت کو سنتے تھے اور جس وقت جبرئیل آیت کو تمام کرتے تو اس وقت حضرت قرأت کرتے تھے بعد چلے جانے جبرئیل کے **کلا** نہیں نہیں یعنی ایسا نہیں ہے کہ
تم گمان کرتے ہو کہ قیامت اور حساب و جزا نہ ہوگا اور قرآن میں تم تامل نہیں کرتے ہو **بل تحبون العاجلة** بلکہ دوست رکھتے ہو تم دنیا جلدی فنا ہونے
والی کو **وتذرون الاخرة** اور چھوڑتے ہو تم آخرت کو اور اس کے واسطے عمل نہیں کرتے ہو جو ہمیشہ کو باقی ہے اور احوال لوگوں کا آخرت میں بیان کرتا ہے کہ **وجوه**
یومئذ کتنے منہ اس روز یعنی قیامت میں **ناضرة** تازہ اور بارونق ہوں گے یعنی منہ نیکوں اور مومنوں کے خدا تعالیٰ اس روز تر و تازہ کریگا ان کو اور تمام
خلقت میں علامت سے پہچانیں گے کہ یہ لوگ اپنی مراد کو پہنچے ہیں اور رستگاری پائی ہے **الی ربها ناظرة** طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے ہیں یعنی جو کچھ کہ عطا کیا ہے

انکو فضل اور رحمت کیطرف نظر ہوگی اور منتظر ہونگے نعمتوں کے حاصل ہونیکا اور امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دوستان خدا کے بعد فارغ ہونیکے حساب سے ایک نہر کیطرف جائینگے کہ نام اسکا حیوان ہے اور اسمیں غسل کرینگے اور پانی اسکا نوش کرینگے پس سفید اور نورانی ہو جائینگے منہ انکے اور ہر کثافت اور ہر کدورت انسے جاتا رہیگا اور بعد اسکے انکو حکم ہوگا بہشت میں داخل ہونیکا پس اس مقام پر دیکھینگے اور نظر کرینگے طرف پروردگار اپنے کے کیونکہ ثواب دیا جاتا ہے انکو اور یہی معنی ہیں قول حق تعالی سے کہ الی ربہا ناظرہ اور مراد نظر سے طرف انکی نظر طرف ثواب اسکے ہے اور وجوہ سے مراد صاحبان وجوہ ہیں جیسے کہ وجوہ یومئذ خاشعۃ عاملۃ میں صاحبان وجوہ مراد ہیں اور اس آیت کی تفسیر میں بحث اور گفتگو بہت ہے بعضے کہتے ہیں کہ نظر سے معنی آنکھ سے دیکھنے کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ انتظار کے معنی ہیں اور جو علما کہ آنکھ سے دیکھنے کے معنی میں کہتے ہیں بعضے انمیں سے کہتے ہیں کہ مضاف ربہا کا محذوف ہے اور تقدیر یہ ہے کہ الی ثواب ربہا ناظرہ یعنی نظر کرینگے طرف ثواب پروردگار اپنے کے کہ وہ نعمتیں بہشت کی ہیں ایک نعمت بعد دوسری نعمت کے کہ جنسے سرور انکا زیادہ ہوگا اور وجوہ سے مراد صاحبان وجوہ ہیں اور بیچ کلمہ ربہا کے مضاف محذوف ہے اور مضاف الیہ اسکا قائم مقام اسکا ہوا ہے اور بہت قرآن میں ایسا آیا ہے جیسے کہ جاء ربک یعنی جاء امر ربک اور ان الذین یوذون اللہ یعنی یوذون اولیاء اللہ اور بعضے نظر سے معنی دیکھنے کے کہتے ہیں اور مضاف کو مقدر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ طرف پروردگار اپنے کے دیکھینگے اور ہونگی آنکھوں سے انکی جمال کو اور یہ قول صحیح نہیں ہے بلکہ نہایت قبیح ہے اسواسطے کہ جسکی طرف دیکھینگے آنکھ سے اسکی طرف اشارہ ہوگا آنکھ کے وسیلہ سے اور خدا تعالی کیطرف اشارہ آنکھ سے نہیں ہو سکتا ہے جیسے کہ اسکی [illegible] نہیں ہو سکتا ہے اور آنکھ سے نہیں دیکھی جا سکتی مگر جسوقت کہ وہ چیز دیکھی گئی مقابل میں ہو اور خدا تعالی ایسا نہیں ہے کہ مقابل واقع ہو اور دیکھنا تمام نہیں ہو سکتا ہے مگر جسوقت کہ شعاع بینائی کی اس شے پر پڑے کہ جسکو دیکھتے ہیں اور علاوہ اسکے اگر جسم اور جہت خدا کے واسطے ثابت ہو تو البتہ دیکھنا درست ہو سکتا ہے اور بدون اسکے ہرگز عقل میں نہیں آتا اور یہ بھی ضرور نہیں ہے کہ نظر دیکھنے کے معنی کا فائدہ بخشے باعتبار لغت کے جیسے کہ کہتے ہیں کہ نظرت الی الہلال فلم اراہ یعنی نظر کی میں نے طرف چاند کے پس نہ دیکھا میں نے اسکو پس یہاں نظر دیکھنے کے معنی میں نہیں ہے اور اگر دیکھنے کے معنی میں ہے تو تناقض لازم آتا ہے اور یہ معنی ہوں کہ دیکھا میں نے چاند کو پس نہ دیکھا میں نے چاند کو اور بعضے علما نظر کو انتظار کے معنی میں کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ انتظار کرینگے طرف ثواب پروردگار اپنے کے اور یہی قول حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نظر انتظار کے معنی میں متعدی بالی نہیں ہوتا ہے اور جواب اسکا بڑی بڑی کتابوں میں لکھا ہے اور اشعار فصحائے عرب کے انکی سند میں لاتے ہیں کہ نظر متعدی بالی انتظار کے معنی میں ہوتا ہے اور جناب تفسیر بیضاوی اس آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ ناظرہ کہ متعدی بالی ہے انتظار کے معنی میں نہیں آتا اور فنظرۃ الی میسرۃ کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ بعضے قاری فنظرۃ کو فناظرۃ پڑھتے ہیں اور ناظرۃ منتظرۃ کے معنی میں ہے اور حال یہ ہے کہ وہ متعدی بالی ہے اور یہاں اقرار کرتا ہے اور وہاں انکار کرتا ہے بعضے کہتے ہیں کہ الی ربہا میں الی واحد الآء کا اور آلی نعمت کے معنی میں ہیں پس معنی آیت کے یہ ہونگے کہ منہ ترو تازہ ہونگے نعمت پروردگار کو دیکھینگے یا انتظار کرینگے اور روایتیں اہل سنت کی اس مدعا میں مختلف ہیں دیکھنے کے معنی میں بھی ہیں اور انتظار کرنیکے معنی میں بھی ہیں لیکن اکثر انکی ان روایتوں پر عمل کرتے ہیں جو کہ خلاف عقل ہیں یعنی دیکھنے کے معنی میں اور خلاف عقل اسواسطے ہیں کہ خدا کیواسطے کہ جسم اور جہت ہونیکا انکار کرتے ہیں اور پھر اسکا دیکھنا ممکن جانتے ہیں اور انہیں روایتوں کی جہت سے بعضے انکی خدا کے واسطے جسم ثابت کرتے ہیں یہانتک کہ خدا کا خندہ کرنا اور وقت خندہ کے اسکے دانتوں کا ظاہر ہونا انکی روایتوں میں مذکور ہے اور یہ امر باطل ہے کہ خدا کو دیکھ سکتے ہیں کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ ایک اندھا مشرق میں ہے اور مغرب میں ایک پایہ پتھر پر ایک سیاہ چیونٹی ہو اور درمیان میں بہت پردے حائل ہوں اور آدھی رات اندھیری ہو پس وہ اندھا اس چیونٹی کو دیکھ سکتا ہے اور کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی بہت تیز روشن بینائی والا بڑے بلند پہاڑ کو کہ آنکھوں کے روبرو ہو دیکھ نہ سکے اور وقت بہت روشن دن میں دیکھ سکے اور زیادہ بحث اور گفتگو اس مسئلہ کی علم کلام کی کتابوں میں ہے **ووجوہ یومئذ باسرۃ** اور منہ ہونگے اسروز سخت ترش یا سیاہ یعنی کافروں اور مشرکوں کے **تظن** گمان کرینگے اور یقین کرینگے یعنی جانینگے **ان یفعل بہا** یہ کہ کیا جائیگا ساتھ انکے **فاقرۃ** عذاب توڑنیوالا پشت کے مہرے کا یعنی کمر کا توڑنیوالا اور کہا ہے بڑے عذاب کے نازل ہونیکا **کلا** نہیں نہیں یعنی ایسا نہیں ہے دنیا [illegible] کہ دل لوگونکے دنیا سے لگانا چاہئے اور آخرت سے غافل ہونا چاہئے اور تامل کریں اس امر میں کہ **اذا بلغت التراقی** جسوقت پہنچ جاوے روح یعنی نفس اور [illegible] ذکر نہیں کیا ہے یعنی جسوقت کہ پہنچے روح چنبر گردن کو **وقیل** اور کہا جاتا ہے یعنی انکے رشتہ دار اسوقت یہ حال انکا دیکھکر کہتے ہیں **من راق** کون ہے افسون کرنیوالا اچھا کرنیوالا یا دوا کرنیوالا کہ اسکا علاج کرے تاکہ اسکو شفا حاصل ہو **وظن** اور گمان کریگا وہ [illegible] **انہ الفراق** تحقیق یہ [illegible] جدائی ہے دنیا سے اور اسباب دنیا [illegible]

اور سُستی سلوکی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ بندہ موت کی سختیوں کا علاج کرتا ہے اور ہر ایک اسکا عضو دوسرے عضو کو سلام کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سلام ہو تجھ پر کہ جدا ہوتا ہے مجھ سے اور
میں جدا ہوتا ہوں تجھ سے قیامت تک وَالْتَفَّتِ السَّاقُ اور لپٹی پنڈلی اُس نزع والے کی بِالسَّاقِ ساتھ پنڈلی کے یعنی پاؤں اسکی روح نکلنے کی
سختی سے لپٹیں پنڈلیاں اور کبھی بائیں راست کے اور کبھی سکیڑے اور کبھی بائیں چپ اور روایت ہے کہ جس وقت بندہ کو قبر میں رکھیں تو چار فرشتے اسکے پاس حاضر ہوں ایک تو اسکے
سرہانے کھڑا ہوا اور دوسرا اسکے پاؤں کی طرف اور تیسرا اسکی جانب راست اور چوتھا اسکی جانب چپ کھڑا ہو اور وہ جو اسکے سرہانے کھڑا ہو کہے کہ اجل آگئی اور مدت
گزر گئی اور وہ جو اسکی جانب راست ہے وہ کہے کہ مال گیا اور وبال باقی رہا اور جانب چپ والا کہے کہ شغل جاتے رہے اور عمل باقی رہے اور وہ جو پاؤں پر ہو وہ کہے کہ خوشحال ہے
اس شخص کا کہ اسکا کسب حلال ہوا اور شغل اسکا طرف خدا کے ہوا اور وہ اول منزل ہے آخرت کی اور آخر منزل ہے دنیا کی اور اسکے سوا کوئی سخت منزل نہیں ہے
اِلٰی رَبِّكَ طرف جزا پروردگار تیرے کے يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ اس روز ہے جگہ ہانکنے کی یا چلانا ہے یعنی قیامت کے روز سبکو میدان حشر میں پہنچا کر
لیجائیں اور یا یہ کہ بالکل وقت نزع کے ہی کہیں کہ اسکی روح کو ہانکو اسکی جزا کے محل میں اگر بہشتی ہے تو بہشت میں اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں فَلَا صَدَّقَ
پس سچا نجانا اس نے پیغمبر کو یہ اسکا عطف ہے یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ پر ہے اور ضمیر اسکی پھرتی ہے طرف انسان کے جو پہلے ذکر ہوا ہے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ میں یعنی سوال
کرتا ہے کہ کب ہے دن قیامت کا پس سچا جانا اس آدمی نے یعنی ہدی نے یا ہر ایک کافر نے پیغمبر کو یا قرآن کو وَلَا صَلّٰی اور نہ نماز فرض پڑھی خدا کیواسطے
وَلٰکِنْ كَذَّبَ اور لیکن جھٹلایا اس نے پیغمبر کو وَتَوَلّٰی اور پھرا راہ حق سے ثُمَّ ذَهَبَ پھر گیا اِلٰی اَهْلِهٖ طرف لوگوں اپنے کے يَتَمَطّٰی اتراتا ہوا چال
واقع ہوا ہے یعنی کہا ہے قوم سے لوگوں کی طرف جس وقت کہ اتراتا تھا اور ناز کرکے چلتا تھا کہ یہی شخص کو جھٹلایا اور اسکی کچھ نہیں مانا اَوْلٰى لَكَ واسطے تیرے اور
سزاوار ہے واسطے تیرے کافر اسکے دنیا میں فَاَوْلٰی پس اور ہے سزاوار ہے عذاب ہولناک قبر میں ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی پھر لائق ہے واسطے تیرے اور سزاوار
ہے واسطے تیرے ہمیشہ دوزخ میں پہلا پس وائے ہے واسطے کافر کے اور حضرت علی علیہ السلام فرمایا ہے اسکی تفسیر میں کہ دوری ہو تجھکو دنیا و آخرت کی بہتر اور کچھ نہیں کے بعد نازل
ہوئی اس آیت کے رسول خدا صلعم نے ابوجہل کو بلایا اور دیکھا اور اسکا کپڑا پکڑ کر کہا اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ابوجہل نے کہا کہ تو کس چیز سے مجھکو ڈراتا ہے کہ تو اور تیرا پروردگار میرا
طاقت نہیں رکھتے ہیں کہ میرا کچھ کرسکیں اور میں زبردست ہوں اس لئے کہ لوگوں میں کوئی نہیں ہے پھر جنگ بدر ابوجہل نے رسول محمد صلعم کا لشکر قلیل دیکھ کر یقین کیا کہ ہم انپر غالب ہونگے پھر منہ
کی طرف آسمان کے بعض نے منہ کرکے کہا کہ ای محمد کے خدا کی تو پرستش نکرنا کہ تیرا ہی دین ہے اور جس وقت جنگ ہونے لگی تو ابوجہل مغلوب ہوا اور زخمی ہوا اور عبداللہ بن مسعود کہ
پیری کے سبب سے اور ناتوانی اور بیطاقتی کے باعث سے جنگ کرنیکی طاقت نہیں رکھتا تھا کشتوں کو دیکھتا تھا اور جس کسی میں رمق جان پاتا تھا اسکو قتل کرتا تھا اور اس کافر کا
سر جدا کرتا تھا اس نے ابوجہل کو دیکھا کہ میدان میں تڑپتا ہے اور تھوڑی سی جان اس میں باقی ہے اسکا پاؤں پکڑ کر کشتوں کے میدان سے باہر کھینچا اور اسکی پشت پر پاؤں رکھا ابوجہل نے آنکھ کھولی
اور عبداللہ کو دیکھا اور کہا کہ ای عبداللہ تو نے بڑی بلندی پر پاؤں رکھا ہے عبداللہ نے کہا کہ ای ابوجہل تو اس حالت کو پہنچا اور تکبر تیرا ابتک نہیں گیا کہا کہ ای عبداللہ میں جانتا ہوں
کہ تو مجھکو قتل کریگا لیکن تجھکو تین وصیتیں کرتا ہوں تو انکو قبول کر ایک یہ ہے کہ محمد سے کہنا کہ دنیا میں تجھ سے بڑا کسیکو دشمن نہیں رکھتا تھا اور دوسرے یہ کہ مجھکو میری تلوار سے قتل کرنا
اور تیسرے یہ کہ میرا سر میرے سینہ سے کاٹ کر لیجانا کہ محمد خوش ہووے عبداللہ نے کہا کہ خدا نے تجھکو زیادہ دشمن رکھا کہ تو محمد کو دشمن رکھتا ہے محمد اسکو مارا ہے اپنی تلوار سے قتل کرونگا اور تیرا سر گردن کی ہڈی
کے پاس سے کاٹونگا تاکہ زیادہ تحقیر ہووے عبداللہ نے تھوڑی سی سر کا کاٹا اور قوت نہ رکھتی کہ سر اسکا اٹھا کر لیجاتا رسی اسکی سرمیں باندھ کر گھسیٹتا ہوا رسول محمد کے پاس لیگیا رسول خدا نے اسکو بہشت
کی خوشخبری دی اور منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر امت کا ایک فرعون تھا اور میری امت کا فرعون ابوجہل تھا اور فرمایا ہے خدا نے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ
کیا گمان کرتا ہے آدمی یعنی ابوجہل یا ہر کافر اَنْ یُّتْرَكَ سُدًی یہ کہ چھوڑا جائیگا مہمل اور معطل اور بیکار کہ نہیں پیدا ہوا کسی امر کے واسطے سوال نہوا اور
جزا اسکو نہ دیجائیگی اور یہ ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ حکمت اور مصلحت تقاضا کرتی ہے کہ نیک امروں کے کرنیکا اسکو حکم ہوا اور فعلوں بد سے اسکو منع کیا جاوے اور حکم ہوا کہ دنیا میں
اور آخرت میں اسکے واسطے اسکی عمل کی جزا ہے اور اپنی قدرت کا بیان کرتا ہے دوبارہ زندہ کرنے پر کہ اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً کیا نہ تھا وہ آدمی نطفہ یا قطرہ پانی کا مِّنْ مَّنِیٍّ
یُّمْنٰی منی سے کہ گرائی جاتی ہو عورت کے شکم میں اور جو منی کہ پستی کو ٹپکتی ہے ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً پھر ہوا خون بستہ بعد اسکے فَخَلَقَ پس پیدا
کیا اسکو اور تمام کیا اسکے اعضا کو ماں کے شکم میں اور اسکی صورت بنائی فَسَوّٰی پس درست کیا اسکو اور تمام اعضا و حسن صورت بناکر فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ کیا اس

ہی سے دو قسم الذکر والانثیٰ نر اور مادہ کہ ان سے تناسل حاصل ہو اور اولاد پیدا ہو اور یہ بدن حسین کا ہو الیس ذالک کیا نہیں ہے وہ کہ اس طرح پیدا کرتا ہے
بقادر قدرت رکھنے والا علیٰ ان یحیی الموتیٰ اوپر اسکے کہ زندہ کرے مردوں کو یہ استفہام اقراری ہے یعنی جو شخص کہ قادر ہے ابتدا میں پیدا کرنے پر وہ دوبارہ
بھی پیدا کر سکتا ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس آیت کو پڑھے تو کہے کہ سبحانک اللہم بلیٰ اور جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی آنحضرت نے بھی فرمایا
تھا کہ سبحانک اللہم بلیٰ اور یہی حضرت باقر اور جعفر علیہما السلام سے منقول ہے سورۃ الانسان اور اس سورہ کو سورۂ دہر اور سورۂ ابرار بھی کہتے ہیں اور یہ مدنی
ہے مگر آیۃ ولا تطع منہم آثما او کفورا اور اس سورہ میں جو اہلبیت کے فضائل کا ذکر ہے اسواسطے بعضے عداوت کی جہت سے اسکو مکی کہتے ہیں اور فضیلت اسکی کتاب ثواب الاعمال میں امام
محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ ہل اتی علی الانسان کو پنجشنبہ کی صبح کی نماز میں پڑھے تو خدا تعالیٰ اسکو سو حور العین باکرہ اور چار ہزار حور العین ثیبہ بکرہ
اسکی زوجہ کریگا اور پیغمبر خدا صلعم کے وہ ہمراہ ہوگا اور حضرت ہادی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہو اس امر کو کہ نگاہ رکھے اسکو خدا دوشنبہ کی نحوست اور شر سے
تو پڑھے دوشنبہ کی صبح کی نماز کی رکعت اول میں سورۂ ہل اتی کو پھر اسکے بعد فرمایا کہ فوقیہم اللہ شر ذالک الیوم بسم اللہ الرحمن الرحیم هل اتی تحقیق
آیا ہے یہاں ہل قد کے معنی میں ہے یعنی تحقیق آیا ہے پہلے زمانہ قریب میں علی الانسان اوپر آدمی کے حین ایک وقت من الدھر
زمانہ میں سے لم یکن شیئا مذکورا نہ تھا وہ آدمی کوئی چیز ذکر کی گئی کہ کوئی اسکو پہچانتا سوا اسکے کہ اپنے باپ کی پشت میں
ہیں مراد اس سے حضرت آدم ہیں کہ چالیس برس درمیان مکہ اور طائف کے پڑے رہے اور جب تک اس میں روح نہ پھونکی گئی تھی تو اس وقت میں کبھی خشک
تھی اور کبھی مثل ٹھیکرے کے تھی اور چالیس برس تک بعد چالیسویں برس کے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے اسکی تفسیر میں کہ انسان علم خدا میں تو تھا اور خلق میں
مذکور نہ تھا اور کہتے ہیں کہ عمر کے روبرو یہ آیت پڑھی گئی تو کہا کہ کاش آدمی اسی حالت پر رہتا اور پیدا نہ ہوتا اور اسکی اولاد نہ ہوتی تاکہ ہم امتحان اور بلا میں گرفتار نہ ہوتے اور
تفسیر اہلبیت علیہم السلام میں لکھا ہے کہ مراد انسان سے علی ابن ابیطالب ہیں اور استفہام بمعنی نفی کے ہے یعنی نہیں آیا ہے اس انسان پر ایسا کوئی وقت کہ مذکور نہ ہو بلکہ ہمیشہ
مشہور اور معروف تھا اور کیونکر ایسا نہ ہو جسکا نام خدا اور پیغمبر کے نام کے ساتھ عرش پر لکھا ہو اور بہشت کے دروازوں پر مرقوم ہو عالم کے پیدا ہونے سے پہلے چنانچہ مناقب
میں ان حضرت کے اہلسنت علما بھی لکھتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جنت کے دروازہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابیطالب اخو رسول اللہ آسمان اور
زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے اور ایک روایت میں ہے چار ہزار برس پہلے انکے نور کو آدم سے پہلے پیدا کیا اور ساق عرش پر لکھا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد نبی ایدتہ بعلی و نصرتہ
انا خلقنا الانسان تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے آدمی کو من نطفۃ آب اندک سے کہ وہ منی ہے یہاں انسان سے مراد اولاد آدم کی ہے یعنی پیدا کیا ہے ہم نے
آدمی کو امشاج ملی ہوئی مرد اور عورت کی منی سے اور کہتے ہیں کہ وہ دونوں ملکر سفید ہو جاتے ہیں اور پیدا کیا ہم نے اسکو اسواسطے کہ نبتلیہ آزمائیں ہم اسکو یعنی معاملہ آزمانیوالوں کا
سا کریں ہم احکام اپنے اسپر بھیجکر کہ وہ انپر عمل کرتا ہے یا نہیں فجعلناہ سمیعا بصیرا پس کیا ہم نے اسکو سننے والا دیکھنے والا تاکہ ہماری قدرت کی علامتوں اور
دلیلوں کو دیکھے اور ہماری آیتوں کو سنے اسواسطے کہ ہم نے اسکو سننے والا اور دیکھنے والا کیا ہے اور سوا اسکے ہم نے یہ کیا ہے کہ انا ہدیناہ السبیل تحقیق ہم نے
دکھلایا اسکو رستہ سیدھا دلیلیں قائم کر کے اور آیتیں نازل کر کے یعنی اما شاکرا و اما کفورا یا شکر کرنیوالا ہے کہ وہ مومن ہے اور یا ناشکری کرنیوالا کہ وہ
کافر ہے اور شاکرا اور کفورا دونو حال واقع ہوئے ہیں ہدیناہ کی ضمیر سے یعنی ہم نے تو اسکو راہ حق بتلا دی ہے اور مدار اسکے اپنی قدرت اختیار پر ہے چاہے تو ایمان کو
اختیار کرے اور چاہے کفر کو اختیار کرے اور حجت ہماری اسپر تمام ہو گئی ہے اور اگر باوجود واضح ہونے دلیلوں قدرت اور وحدانیت خدا کے کفر کو اختیار کریگا تو انا اعتدنا تحقیق
ہم نے تیار کیا ہے للکافرین واسطے کافروں کے سلاسلا زنجیریں اور ابن کثیر اور ابوبکر نے عاصم سے سلاسلا کو تنوین سے پڑھا ہے لیکن اسپر وقف کرتے ہیں یعنی تیار
کیا ہے ہم نے واسطے کافروں کی زنجیریں کہ انکو زنجیروں میں جکڑ کر دوزخ میں کھینچتے ہوئے لیجائیں و اغلالا اور طوق انکی گردنوں میں ڈالیں و سعیرا اور آتش افروختہ کو
کہ ہمیشہ جلتی رہتی ہیں اور بیان کیا نیکوں کا کہ ان الابرار تحقیق کہ نیک آدمی فرمانبرداری کرنیوالے خدا کے یشربون نوش کرینگے آخرت میں من
کاس پیالہ شراب سے کہ کان مزاجھا کافورا ہوگی آمیزش اسکی کافور بہشت سے کہ وہ بخلاف کافور دنیا کے ہے تاکہ خنک اور شیریں اور خوشبودار ہو جائے
اور بعضے کہتے ہیں کہ کیفیت کافور کی حق تعالیٰ اس میں پیدا کریگا اور کافور سے یہ مراد نہیں ہے کہ بعینہ کافور ملا ہوا ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ کافور ایک چشمہ ہے بہشت میں

خوشبودار اور سفید اور سرد کافور کی مشابہت سے اسکا نام کافور کہا ہے اور عیناً کافور کا بدل ہو الا یہ عیناً کو چنانچہ فرماتا ہے کہ عیناً چشمہ ہے وہ کافور اور مفعول اسکا محذوف ہے اور تقدیر
اسکی ماء عین ہے یعنی ان پیالوں میں ملا ہوا ہوگا پانی چشمہ کا کہ عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِهَا ایک چشمہ ہے کہ پئینگے ساتھ اسکے عِبَادُ اللّٰهِ بندے خدا کے جو اسکی فرمانبرداری کرتے ہیں اور وہ
چشمہ ایسا ہوگا کہ یُفَجِّرُوۡنَهَا تَفۡجِیۡرًا جاری کرینگے اور چلاوینگے اس چشمہ کو جہاں چاہینگے جاری کرنا آسانی سے بدون مشقت اور تکلیف کے اور بدون کسی منع کرنیوالے
کے اور اگر ارادہ جاری کرنیکا ہوگا تو ایک خط کھینچینگے اسپر کہ جاری ہو جائیگا اور ٹھہر جائیگا اور پھر کے کہودنیکی احتیاج نہ ہوگی اسکو بعد جاننا چاہئیے کہ جمیع علماء شیعہ کا اور اکثر علماء سنت کا جو کہ
نہایت معتبر ہیں اتفاق ہے اس امر پر کہ یہ آیتیں علی بن ابیطالب اور فاطمہ زہرا اور حسنؑ اور حسینؑ اور فضہ کنیز فاطمہ زہرا کی شان میں نازل ہوئی ہیں اور قصہ انکا یہ ہے
کہ ایک مرتبہ حسن اور حسین علیہما السلام بیمار ہوئے اور رسول خدا انکی پوچھنے کو تشریف لائے تھے اور حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے ابو الحسن تم اپنے ان ہر دو نور دیدہ کی صحت کیواسطے نذر کرو کہ خدا شفا
بخشے پس حیدر کرار نے بموجب ارشاد رسول خدا صلعم نذر کی کہ الہی یہ دونوں فرزند میرے شفا پاویں تو میں تین روزہ رکھونگا جس وقت فاطمہ زہرا اور حسنؑ اور حسینؑ اور
فضہ نے سنا تو انہوں نے بھی حضرت علیؑ کی پیروی سے یہی نذر کی پس جس وقت حق تعالیٰ نے انکو شفا بخشی تو انہوں نے روزہ رکھا اور کھانا دولتسرائے حیدر کرار میں کچھہ موجود نہ تھا
کہ روزہ کو اس سے افطار کریں ابن مہران باہلی کی روایت میں ہے کہ علیؑ شمعون یہودی خیبری کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے شمعون تیرے پاس کچھہ اون ہے کہ تو ہمکو دے تاکہ وہ
اون میں ہو کہ فاطمہ بنت رسول خدا صلعم تیرے واسطے کاتیں اور اسکی اجرت میں تین صاع جو ہمکو دیوے شمعون نے کہا کہ اے علیؑ میں راضی ہوں اس معاملہ سے اور اپنے گھر میں جاکر وہ
تین صاع جو اور اون لایا شاہ اولیا اسکو اور وہ جو لیکر فاطمہ زہرا کے حجرہ میں آئے تو فاطمہ زہرا نے ایک صاع جو کا آٹا پیسا اور پانچ روٹیاں اسکی پکائیں اور جب شام
ہوئی تو نماز شام کو انہوں نے ادا کیا اور کھانا اپنے روبرو رکھا اور چاہتے تھے کہ اس سے روزہ کو افطار کریں ناگاہ ایک آواز آئی کہ السلام علیکم یا اہلبیت
میں ایک مسکین ہوں بھوکا ہوں مجھکو کھانا دو کہ خدا تعالیٰ تمکو جنت میں کھلاوے پس جناب سید الاوصیا علی مرتضیٰ نے اپنی روٹی اسکو دیدی اور باقی اہلبیت نے جو وہ حال
دیکھا تو سب نے انکی پیروی میں اپنی اپنی روٹیاں راہ خدا میں اسکو دیدیں یہانتک کہ فضہ نے بھی اور فقط پانی سے روزہ کو افطار کیا [illegible] اور دوسرا روزہ ہوا ان
پانچوں بزرگوں نے روزہ پر روزہ رکھا اور جب شام ہوئی فاطمہ زہرا نے پانچ روٹیاں جو کی پکائیں اور بعد نماز شام کے وہ پانچ روٹیاں ان پانچوں نے یعنی علیؑ اور فاطمہ اور حسنؑ اور حسینؑ
اور فضہ نے ایک ایک روٹی اپنے سامنے رکھی اور چاہتے تھے کہ روزہ کو اس سے افطار کریں ناگاہ انکے کانوں میں آواز آئی کہ اے اہلبیت محمدؐ میں ایک یتیم اور مسکین ہوں اولاد مہاجرین سے
اور میرے پاس کھانا نہیں ہے اور میں نہایت بھوکا ہوں کچھہ کھانا مجھکو دو کہ خدا تعالیٰ تمکو اسکے عوض میں بہشت کا کھانا کھلاوے حضرت علیؑ نے اپنی روٹی اسکو دیدی اور باقی
اور فضہ نے بھی اپنی روٹیاں اسکو دیدیں اس شب کو بھی پانی سے روزہ افطار کر کے سو رہے اور تیسرے روز بھی ان بزرگوں نے روزہ رکھا اور حضرت خاتون جنت نے بدستور پانچ روٹیاں جو کی
پکائیں اور بعد نماز شام کے چاہتے تھے کہ روزہ کو ان روٹیوں سے افطار کریں ناگاہ انکے کانوں میں آواز آئی کہ اے اہلبیت محمدؐ میں ایک اسیر ہوں کہ [illegible] کے قید میں تھا اور محتاج اور بھوکا
ہوں مجھکو کچھہ کھانا دو کہ خدا تمکو اپنے خوان احسان سے سیر کرے پس شاہ اولیا نے اپنی روٹی اسکو دیدی اور انکی پیروی میں فاطمہ زہرا اور حسنینؑ اور فضہ نے بھی اپنی اپنی روٹیاں اسکو دیدیں
اور اس شب کو بھی پانی سے روزہ افطار کر کے سو رہے جب صبح ہوئی تو علی مرتضیٰ حسنینؑ کا ہاتھ پکڑ کر رسول خدا صلعم کے پاس لیگئے اور وہ دونوں صاحبزادے ناتوانی اور بھوک کی شدت سے کانپتے
تھے رسول خدا صلعم کی نظر ان صاحبزادوں پر پڑی تو فرمایا کہ اے ابو الحسن انکو کیا ہوا ہے کہ ایسی ناتوانی اور بیطاقتی ہو گئی ہے شاہ اولیا نے سب حال بیان کیا رسول خدا اٹھ کر فاطمہ زہرا کے
حجرہ میں تشریف لائے اور دیکھا کہ وہ معصومہ مصلی پر اپنی نماز میں مشغول ہے اور ناتوانی اور بھوک کی شدت سے پشت لگ گئی تھی پس حضرت یہ حال دیکھکر آبدیدہ ہوئے اور فرمایا کہ واغوثاہ
باﷲ اہلبیت محمدؐ بھوکے مرتے ہیں اور یہی حالت انکی رہی کہ جس وقت حضرت نے اپنی اہلبیت کو اس حالت میں دیکھا تو آپکے آنسو نکل گئے اور وہ کہتے تھے کہ ہائے
افسوس کہ تین دن اور تین رات سے کھانا نہیں کھایا ہے اور بیتاب تھے ناگاہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد لو تمکو خوشخبری ہو تو اس سورت کو لیجئے کہ خدا نے
تیری اہلبیت کو عنایت فرمائی ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا لوں اے جبرئیل جبرئیل نے یہ سورت ہل اتی آخر تک پڑھی اور کہا کہ یہ سورہ خدا تعالیٰ نے تیری اہلبیت کی شان میں
نازل کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ جو علی مرتضیٰ جو لائے تھے مزدوری کر کے ایک شخص کے باغ میں تمام شب پانی دیا تھا اور انکا کھانا پکا کر اپنے روبرو رکھا اور
کھانے نہ پائے تھے کہ ایک مسکین آیا اور پھر یتیم آیا اور پھر اسیر آیا انکو وہ کھانا سب دیدیا اور خود بھوکے رہے اور تفسیر [illegible] میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے
کہ جناب سیدہ کے پاس کچھہ [illegible] تھا کھانا پکایا اور چاہتے تھے کہ تناول فرمائیں ایک مسکین نے سوال کیا حضرت علیؑ نے تہائی کھانا اسکو دیا اور بعد اسکے ایک وقت ایک

یتیم آیا اسنے سوال کیا انہائی کمانا انکو دیا اور آپکی بعد اسوقت ایک اسیر آیا اسنے سوال کیا باقی کا کھانا اسکو دیدیا اور آپ تینوں نے کچھہ نہ کھایا حق تعالی نے یہ آیتیں انکی شان میں نازل کین بعض روایت میں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ یہ آیتیں جاری ہیں ہر مومن حق میں اگر مسکین اور یتیم اور اسیر کو کھانا دیوے خاص واسطے رضائے خدا کے اور پہلی روایت بھی حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور یہ روایتیں دلالت کرتی ہیں اس پر کہ یہ سورہ مدنی ہے اور بعض علماء اہلسنت اہلبیت کی عداوت سے اسکو مکی کہتے ہیں لیکن ابن عباس نے جو تفصیل سورہ مکی اور مدنی کی بیان کی ہے انہوں نے اس سورہ کو مدنی فرمایا ہے اور کتاب مناقب میں روایت کی ہے مفسرین نے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ان آیتوں کے آخر میں منقول ہے کہ جبتک تیسرے دن انکو کچھہ کھانا نہ ملا جبرئیل نازل ہوئے اور انکے ہمراہ ایک کاسہ بزرگ تھا اس میں کا ٹکڑا اور روٹیوں اور بادوستہ اور کھرا ہوا طعام ثرید کہ وہ ٹکڑے روٹیوں کے شوربے میں بھگوئے ہوئے تھے اور گوشت کی بوٹیاں تھیں اس کھانے میں سے مشک اور کافور کی خوشبو آتی تھی سو حضرت صلعم نے ساتھ اہلبیت کے ہمراہ اپنے بیٹھکر وہ طعام بہشت کا تناول فرمایا اور سب حضرت صلعم اور اہلبیت انکو کھا کے سیر ہوگئے اور وہ کھانا بدستور اسی طرح تھا اور اسمیں سے کچھہ کم نہوا تھا امام حسین علیہ السلام ایک ٹکڑا گوشت کا ہاتھ میں لیے ہوئے گھر سے باہر نکلے ایک عورت یہودی نے کہا کہ اے حسین تیرے پاس کہاں سے آیا ہے مجھکو کچھ دے وہ پھر حسین علیہ السلام نے ہاتھ بڑھایا اسکے دینے کو بڑھایا تاکہ اسکو گوشت کھلاویں جبرئیل اسوقت نازل ہوا اور وہ ٹکڑا گوشت کا آپکے ہاتھ میں سے لیلیا اور وہ کاسہ آسمان کو چلا گیا [illegible] پایا کہ اگر حسین اس یہودیہ کو کھلا دیتے اور وہ اسکو چکھتی تو وہ کاسہ ہمیشہ میرے اہلبیت میں باقی رہتا کہ قیامت تک اسمیں سے کھاتے رہتے اور پچیسویں تاریخ ذی الحجہ [illegible] نازل ہوئی ہی اور اہلبیت رسول کی شان میں سورت نازل ہوئی ہے اور کہتے ہیں کہ فاطمہ زہرا جو اہلبیت میں شریک ہیں حق تعالی نے انکی خاطر کی [illegible] میں ہرچند بہشت کی بہت چیزوں کا ذکر کیا ہی لیکن حور عین کا ذکر نہیں کیا اور مراد ابرار سے اس سورہ میں وہ ہیں کہ خدا کے نزدیک مکرم اور معزز ہیں اہلبیت علیہم [illegible] اور درجہ بلند اور عزت انکو واسطے حاصل ہے **یوفون بالنذر** وفا کرتے ہیں ساتھ نذر کے جو کہ انہوں نے مانی ہیں اور یہ تینوں روزے تھے کہ حسنین کی بیماری کی صحت کے واسطے نذر کئے ہوئے **ویخافون یوما** اور ڈرتے ہیں وہ اس دن سے کہ **کان شرہ** ہوئی ہے برائی اسکی ہول اور دہشت اسکی **مستطیرا** آشکارا اور پہیلی ہوئی اور بکھری ہوئی اور یہاں اشارہ ہی طرف نیک اعتقاد انکے کے اور انکے پرہیزگار ہونیکا ہوگا اور عذاب کے شر سے ڈرا فرمایا ہی کہ ہمارے گنہگاروں کی ذرا خبر نہیں ہے اگرچہ اپنی ذات میں وہ اچھا ہے **ویطعمون الطعام** اور کھلاتے ہیں وہ کھانا **علی حبہ** اور پر دوستی اس خدا کے یا اوپر دوستی اس کھانے کے یعنی اپنے تئیں کچھ وہ کہ کھانیکو بہت دوست رکھتے تھے اسوقت انہوں نے بھوکے رہ کر کھانا کھلایا اسکو کھانا یا اسکو جو کھانا کھلانیکا ذکر خدا تعالی کرتا ہے اور کھلاتے ہیں وہ کھلانے کو اوپر دوستی اسکی **مسکینا** درویش مسکین کو **ویتیما** اور یتیم کو کہ جو خرد سال ہے بدر سے **واسیرا** اور قیدی کو کہ وہ دار الحرب سے پکڑ کر اسکو لائے ہیں اور منقول ہے کہ جسوقت قیدی کو رسول خدا کے پاس لاتے تھے تو وہ حضرت اسکو کسی مسلمان کے سپرد کرتے تھے جبتک اسکی مقدمہ میں حضرت کچھ حکم فرمائیں اور اس مسلمان کو فرماتے تھے کہ احسان کرو اپنا اور فقہا کے نزدیک اہل الاسلام میں کفار پر احسان جائز ہے اور یہ کہتے ہیں وہ وقت دینے کھانے کے **انما نطعمکم** سوا اسکے نہیں کہ کھانا دیتے ہیں ہم تمکو **لوجہ اللہ** واسطے طلب کے رضائے خدا کے **لا نرید منکم** نہیں ارادہ کرتے ہیں تم سے اور نہیں چاہتے ہیں ہم **جزاء** بدلا کو کھانا دینے کی عوض میں تم سے کچھ **ولا شکورا** اور نہ شکر کیونکہ ہم ہماری تعریف کرو اسواسطے کہ جو کچھ کہ جہان کہیں کہنا اور توقع جزا کی اس سے کہنی اور طالب مدح اور تعریف کا ہونا ثواب کو ضائع کرتا ہے بلکہ کھانا تمکو ہم واسطے دیتے ہیں **انا نخاف** تحقیق کہ ہم ڈرتے ہیں **من ربنا** پروردگار اپنے سے **یوما عبوسا** اس روز سے کہ نہایت ترش ہوگا لوگوں کی بہت اسکیا یعنی وہ روز کہ دوستوں کی سبب سے نہایت **قمطریرا** سخت اور دراز ہے کہ اسکی سختی اور ترشی سے سب پریشان ہونگے اور حاصل یہ ہے کہ وقت کھانا دینے کے کہتے ہیں وہ کہ ہم واسطے رضا خدا کے اور خوف غضب الہی اور ڈر اسی امر کو کہ حسنین بڑی محتاج ہیں تمکو کھانا دیتے ہیں اور کسی غرض کیواسطے **فوقہم اللہ** پس نگاہ رکھے انکو خدا **شر ذلک الیوم** بدی اس روز سے یعنی ہول سے اس روز کے **ولقاہم نضرۃ وسرورا** اور دکھلاوے انکے خدا تازگی اور فرحت کو اور امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ تازگی چہروں میں ہوگی اور خوشی دلوں میں ہوگی **وجزاہم** اور بدلا دیگا انکو **بما صبروا** بسبب اسکے کہ صبر کیا ہے انہوں نے یہ تا مصدریہ ہے یعنی اور بدلا دیگا انکو خدا بسبب صبر کے انکو کہ بھوکے رہے تھے اور بھوکوں کو کھلاتے ہیں اور اپنی بھوک پر صبر کرتے ہیں اور [illegible] بدلا انکا **جنۃ** بہشت کو کہ بہتر ہر طرح کی نعمتوں سے **وحریرا** اور لباس ریشمی بہشت کہ اسکو پہن کر وہ **متکئین** تکیہ لگائے ہوئے ہونگے **فیہا** بیچ اس بہشت اور [illegible]

متکئین صفت بہشت کی واقع ہوئی یعنی ایسا بہشت کہ تکیہ لگائے ہونگے وہ بیچ اسکے علی الارائک اوپر تختوں کے کہ سونے اور چاندی کے ہونگے جڑاؤ قسم قسم
کے جواہر کے لا یرون فیہا نہ دیکھینگے وہ بیچ اُس بہشت کے یہ بھی یا تو حال ہے متکئین کی ضمیر سے اور یا صفت جنت کی ہے یعنی جو جنت کہ نہ دیکھیں گے وہ بیچ
اسکے اور یا یہ کہ ایسا بہشت ہے کہ نہ دیکھینگے بیچ اُسکے وہ شمسا آفتاب یعنی گرمی کو نہ پاوینگے ولا زمہریرا اور نہ سردی کو کہ ہوا بہشت کی معتدل ہوگی نہ گرمی
ہوگی اور نہ سردی ہوگی اور بعضے کہتے ہیں کہ زمہریر نام مہتاب کا ہے یعنی ہوا بہشت کی خود نورانی ہوگی اور نہ وہاں محتاج سورج کی ہوگی نہ چاندکی اور ابن
عباس سے روایت ہے کہ اگر کوئی بہشتی بہشت میں عورت سے زیادہ روشنی پاویں مانند روشنی آفتاب کے اسوقت کہیں کہ خداوندا ہمکو تو نے وعدہ دیا تھا کہ لا یرون فیہا شمسا ولا زمہریرا
یہ روشنی کیسی ہے خطاب آئیگا کہ یہ روشنی آفتاب کی نہیں ہے بلکہ سید اوصیا اور خیر النسا یعنی علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا علیہما السلام ملاطفت کی باتیں آپس میں کرتے ہیں
اور انہوں نے خندہ کیا ہے یہ روشنی انکے دندان مبارک کا نور ہے کہ بہشت کی روشنی پر غالب ہوئی ہے ودانیۃ اور نزدیک ہونیوالا ہے یہ عطف جنت پر ہے یعنی بدلا دیوے
خدا انکو ایک بہشت سوا اس بہشت کے کہ نزدیک ہونیوالا ہے علیہم ظلالہا اوپر انکے سایہ درختوں ان بہشتوں کے اور یا یہ حال یا صفت
بھی ہو سکتا ہے باعتبار عطف جنت کے وذللت اور مسخر کیجاوینگے قطوفہا میوے اس بہشت کے تذلیلا مسخر کرنے کہ بہت سہل ہو توڑنا انکا
اور جیسے میوؤں کی خواہش ہوگی وہ خود بخود سامنے آجاویگا ویطاف علیہم اور پھرائے جاوینگے اوپر انکے یعنی گرد پھرینگے اور انکے آگے ہونگے خدمتگار ساتھ
بآنیۃ من فضۃ ساتھ برتنوں کی چاندی کے جیسے کہ حوض و دستہ دار ہونگے واکواب اور ساتھ آبخوروں کے کہ بے دستہ برتن ہونگے بدون دستہ کے کانت
قواریرا ہونگے وہ برتن شیشہ یعنی مانند شیشہ کے صفائی اور شفافی میں ہونگے قواریرا من فضۃ شیشے چاندی سے ہونگے یہ بدل ہے پہلے قواریرا سے یعنی
ہونگے وہ برتن مثل شیشے کے بیچ ہوا اور پیدا انکی سو چاندی کہ شفافی اور چمک میں مثل شیشے کے ہونگے اور سفیدی میں مثل چاندی کے ہونگے اول قواریرا
قواریر کو دونوں جگہ منون پڑھا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہشت کی چاندی میں ایسی جھلک ہے جیسے کہ شیشہ میں دکھائی دیتی ہے اور مراد
یہ ہے کہ اصل ان برتنوں کی چاندی ہے کہ بیچ روئی ہوئی ہے اس میں سفیدی چاندی کی اور صفائی شیشہ کی قدروہا اندازہ کرینگے وہ بہشتی ان برتنوں کو موافق
آرزوؤں اپنی کے اور یا یہ کہ دینے والے ان برتنوں کو موافق سیرابی انکی کے اندازہ کرینگے تقدیرا اندازہ کرنا کہ ہر ایک کو موافق انکی خواہش کے برتن دینگے
جسمیں سیر ہو جاوے اور اس میں نہ زیادہ اور کم نہو اور اس طرح کا پینا بہت لذیذ ہے اسواسطے کہ موافق حاجت کے نہ کم ہے اور نہ زیادہ اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی آیہ کے یہ ہیں
کہ بہشتی جسقدر کہ اپنے پینے کا اندازہ کرینگے اسیقدر پاوینگے ویسقون فیہا اور پلائے جاوینگے بیچ اس بہشت کے کاسا پیالہ شراب کا کان
مزاجہا زنجبیلا ہوگی آمیزش اسکی سونٹھ یعنی شراب میں سونٹھ خوشبو دار بہشت کی ملاوینگے کہ دوست رکھتے تھے عرب لذت تیزی والی ہوگی
اور یہ سونٹھ ایسی نہیں ہے جیسے کہ دنیا کی سونٹھ ہے چنانچہ ابن عباس کی روایت ہے کہ جو کچھ خداتعالیٰ نے قرآن میں بہشت کی چیزوں کا نام لکھا ہے وہ دنیا میں نہیں
ہیں اور لیکن خداتعالیٰ نے نام رکھا ہے ان چیزوں کا نام پر کہ دنیا میں ہیں اور سونٹھ عرب کے نزدیک بہت خوب اور پسند تھی اسواسطے خداتعالیٰ نے اسکا ذکر قرآن میں کیا ہے اور
مومنوں کو وعدہ دیا کہ بہشت میں پیالہ شراب کا سونٹھ ملا ہوا انکو دینگے عینا فیہا چشمہ بیچ اس بہشت کے یہ بدل ہے زنجبیل کا یعنی وہ زنجبیل ایک چشمہ
بہشت میں ہے کہ مزہ اسکا زنجبیل کا سا ہے تسمی سلسبیلا نام رکھا جاتا ہے وہ چشمہ سلسبیل سبب سلاست اور سہالی کے کہ گزرتا ہے گلے اور حلق میں اور یا یہ کہ وہ حکم میں
بہشتیوں کے ہوگا اور جس جگہ وہ آرزو کرینگے اودھر ہی کو وہ روانہ ہوگا اور سونٹھ نے فرمایا ہے کہ خداتعالیٰ نے اسکو سلسبیل فرمایا ہے
ہونا اور وسطی زیادتی مبالغہ کے آئی ویطوف علیہم اور گرد پھرینگے اوپر ان نیکوں کے ولدان لڑکے بہشت کے کہ
لڑکپن ہانکے کبھی نہ بدلیگا بلکہ جس حالت پر ہیں ہمیشہ اسی حالت پر رہینگے اور ہمیشہ ہونگے اسی حسن و جمال میں اذا رأیتہم
جسوقت کہ دیکھیگا تو انکو اے دیکھنے والے حسبتہم گمان کریگا انکو صفائی اور روشنی میں لؤلؤا منثورا موتی بکھرے ہوئے کہ ابھی تر و تازہ
صدف میں سے نکلے ہیں اور ہاتھ کسیکا انپر نہیں پہنچا ہے اور بکھرے ہوئے فرمایا کہ خدمت کے واسطے ہر طرف پھرتے ہونگے واذا رأیت ثم رأیت اور جسوقت کہ دیکھیگا تو
اے دیکھنے والے ان چیزوں کو جو ذکر کی ہیں مفعول آیت کا محذوف ہے اور تقدیر اسکی ہو اور ارادہ ذکر نہ ہو یعنی ہر وقت کہ دیکھیگا تو

رَاَیْتَ نَعِیْمًا یعنی جگہ بہت بڑی نعمتوں کی کہ جنکی تعریف نہیں ہو سکتی وَّمُلْکًا کَبِیْرًا اور بادشاہی بڑی کہ جسکا زوال کبھی نہ ہوگا جیسا پہلے بیان میں گزر گیا ہے ادنیٰ بہشتی کا ملک
دنیا سے دس برابر ہوگا اور بعضی حدیث میں آیا ہے کہ ادنیٰ بہشتی اپنے ملک کی طرف نظر کریگا تو ہزار برس کی راہ تک ملک دیکھیگا اور بہت ہی ملائک ملاحظہ کریگا اس طرح سے کہ ابتدا کو جیسا
دیکھتا ہے انتہا کو بھی ویسا ہی دیکھیگا اور جو کچھ خواہش کریگا وہ میسر ہوگا اور بعضی حدیث میں آیا ہے کہ مراد ملک کبیر سے یہ ہے کہ ملائکہ بے اذن طلب کئے ہوئے اس مومن بہشتی کے پاس نہ
جا سکینگے عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ اور پوشش انکی لباس ہوگی رنگ کی ریشمی باریک اور نازک کپڑے کی اور عالیہم حال واقع ہوا ہے ضمیر علیہم سے یا مستتر سے یعنی
حالت اوپر انکے کپڑے باریک ریشمی پڑے ہونگے اور اہل مدینہ نے عالی کو ساکن پڑھا ہے مبتدا مقرر کر کے خُضْرٌ سبز ہونگے وہ کپڑے وَّاِسْتَبْرَقٌ
اور ریشمی گندہ یعنی موٹے کپڑے ہونگے اور اہل بصرہ اور اہل کوفہ اور ابن عامر نے خضر کو مرفوع پڑھا ہے ثیاب کی خبر مقرر کر کے اور استبرق کو مجرور پڑھا ہے مضاف الیہ ٹھہرا کر باعتبار عطف
کے اور ابن کثیر اور ابو بکر نے خضر کو مجرور پڑھا ہے سندس کی صفت ٹھہرا کر اگرچہ خضر جمع ہے اور سندس واحد ہے لیکن سندس کو جنس مقرر کر کے خضر کو جاری کیا ہے
اور استبرق کو مرفوع پڑھا ہے ثیاب پر عطف کر کے اور نافع اور حفص نے دونوں کو مرفوع پڑھا ہے خضر کو خبر ثیاب کی اور استبرق کا عطف ثیاب پر کر کے اور حمزہ اور کسائی نے
دونوں کو مجرور پڑھا ہے خضر کو صفت سندس کی اور استبرق کو مضاف الیہ ثیاب کا ٹھہرا کر باعتبار عطف کے وَّحُلُّوْٓا اور پہنائے جاوینگے اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ کنگن
چاندی کے اور کہتے ہیں کہ چاندی بہشت کی ایسی صاف اور شفاف ہے کہ اسکے اندر کی طرف کی چیزیں باہر سے دیکھ سکتے ہیں اور وہ جواہر سے بہتر ہے وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ اور
پلاویگا انکو پروردگار انکا شَرَابًا طَهُوْرًا شراب پاک اور پاک کرنیوالی کینہ اور حسد سے اور تمام اوصاف بد سے اور انکے پینے سے بدن میں خوشبو کی
وہ مشک سے زیادہ خوشبو ہوگا بخلاف شراب دنیا کے کہ بدمزہ اور بدبو ہوتی ہے اور پیشاب ہو کر نکلتی ہے اور جیسا حضرت صلعم سے روایت ہے بیان کئے ہیں کہ ہر شخص کو بہشتیوں میں
آدمیوں کی سی ہوگی اور اسوقت میں جب جاویگی تو انکو شراب طہور پلاوینگے جو کچھ کھانا کھایا ہے وہ سب پسینہ ہو کر نکلیگا اور پسینوں میں خوشبو مشک سے زیادہ
ہوگی اور اسوقت ہضم کھانا کا ہو جاویگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہشت کے دروازہ پر ایک درخت ہے کہ ہزار آدمی اسکے پتہ کے سایہ میں ٹھہر سکیں
اور اس درخت کی جانب راست ایک چشمہ ہے پاک کرنیوالا جب مومن پہنچینگے اس چشمہ میں پاک کر دیگا خدا انکو اور انکے حسد اور بال انکے بدن کے گر جاوینگے اور یہی ہے
قول حق تعالیٰ کا وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پاک کریگا وہ چشمہ انکو ہر چیز سے سوا اللہ کے سب کو جو کچھ سوا خدا کے ہو جاویگا اور
جاننا چاہئے کہ چشمہ کوثر تو بہشت میں خاص حضرت صلعم کا ہے اور ذکر اسکا سورہ کوثر میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور چار نہریں متقیوں کی ہیں پانی کی اور شیر کی اور شراب
کی اور شہد کی اور ذکر انکا سورہ محمد میں کیا گیا ہے اور دو چشمے خدا سے خوف کرنیوالوں کے واسطے ہیں اور دو چشمے اصحاب یمین کے واسطے ہیں اور یہ چاروں سورہ رحمن میں مذکور ہیں
اور شراب رحیق ابرار کیواسطے ہے اور تسنیم مقربوں کیواسطے ہے اور یہ دونوں انشاء اللہ تعالیٰ سورہ مطففین میں مذکور ہونگی اور دو چشمے اہلبیت علیہم السلام کے ہیں وہ کافور
اور زنجبیل ہیں اور انکو سلسبیل بھی کہتے ہیں اور شراب طہور بھی انہیں کے واسطے ہے اور بعضی نے کہا ہے کہ ربہم سے مراد ساقی ہے جیسے کہ اذکرنی عند ربک میں ہے
اور مراد اس سے امیر المومنین علیہ السلام ہیں پس معنی آیت کے یہ ہونگے کہ پلاویگا انکو سید انکا علی بن ابیطالب کہ ساقی بہشت کا ہے اور جسکی ولایت کی
کہ علی ساقی کوثر ہے اور جنت اور نار کا تقسیم کرنیوالا ہے پس انکو کہا جاویگا کہ اِنَّ هٰذَا تحقیق یعنی جو کچھ مذکور ہوا کَانَ لَکُمْ جَزَآءً
ہے واسطے تمہارے بدلا تمہارے عملوں کا وَّکَانَ سَعْیُکُمْ اور کوشش تمہاری نیکیوں اور خیرات میں خدا کی رضا میں مَّشْکُوْرًا پسندیدہ اور قدردانی ع ۲۲ ۱۵
کی گئی اور جزا دی گئی اور اب پیغمبر صلعم کی طرف خطاب کرتا ہے کہ اِنَّا نَحْنُ تحقیق ہم نے نَزَّلْنَا نازل کیا ہے عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ اوپر تیرے قرآن کو
تَنْزِیْلًا نازل کرنا بتدریج سورہ سورہ اور آیت آیت تاکہ تجھ پر اسکا حفظ کرنا دشوار نہ ہو اور معانی کو اسکی بخوبی سمجھے اور ضمیر متکلم کی تکرار خصوصیت کیواسطے
آئی ہے یعنی ہم ہی نے نازل کیا ہے فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ پس صبر کر حکم پروردگار اپنے کے اگرچہ تیری نصرت دینے میں کافروں پر تاخیر ہوتی ہے کہ حکمت اور
مصلحت اسکا اقتضا کرتی ہے وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اور فرمانبرداری نہ کر ان میں سے اٰثِمًا گنہگار کی مثل عتبہ کے کہ تجھکو گناہ کی طرف بلاتے ہیں منع کرتا ہے
اَوْ کَفُوْرًا یا ناشکر کی کہ تجھکو کفر کی طرف بلاتا ہے مثل ولید بن مغیرہ کے اور عتبہ کہتا تھا کہ اگر تو لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے سے باز رہے تو میں تجھکو اپنی دختر دوں
اور ولید کہتا تھا کہ تو ہمارے دین میں آجائے تو میں تجھکو تونگر کر دوں اور ان دونوں کی فرمانبرداری سے خدا منع کرتا ہے وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ اور یاد کر تو نام پروردگار

اپنے رب کا بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا صبح اور شام یعنی ہمیشہ اسکی ذکر میں مشغول رہ وَمِنَ الَّيْلِ اور کچھ رات میں فَاسْجُدْ لَهٗ پس سجدہ کر تو واسطے اسکے
یعنی نماز پڑھ اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ مراد بکرۃ سے صبح کی نماز ہے اور اصیل شامل ہے ظہر اور عصر کو اور من الیل فاسجد لہ سے مراد مغرب اور عشا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ
پانچوں وقت نماز پڑھ تو وَسَبِّحْهُ اور پاکی یاد کر تو اسکی لَيْلًا طَوِيْلًا رات دراز میں یعنی اسکے ... وقت میں نماز تہجد کو پڑھ کہ وہ آدھی رات ہے
یا دو تہائی یا ایک تہائی اور احمد بن محمد نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ تسبیح کیا ہے فرمایا کہ وہ نماز شب ہے اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ تحقیق یہ قوم کفار کی يُحِبُّوْنَ
الْعَاجِلَةَ دوست رکھتے ہیں جلدی جانیوالی دنیا کو اور اسکی لذتوں جلد فنا ہونیوالی اختیار کرتے ہیں وَيَذَرُوْنَ وَرَاۤءَهُمْ اور چھوڑتے ہیں پیچھے اپنے
يَوْمًا ثَقِيْلًا دن بھاری کو یعنی وہ دن قیامت کا ہے اور اسکے واسطے عمل نہیں کرتے ہیں اور یوم کو ثقیل اسکی شدت اور ہول کے سبب سے فرمایا ہے کہ بھاری کا اٹھانا
بہت سخت ہوتا ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ ہمہی نے پیدا کیا ہے انکو ... وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ اور مضبوط کیا ہے ہم نے ... جوڑ بند
انکی ... مضبوط باندھکر وَاِذَا شِئْنَا اور جسوقت چاہیں ہم ہلاک کرنا انکا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ بدل لاویں ہم مثل انکی سے خلقت میں
اور صفت میں جوڑوں میں تَبْدِيْلًا بدلنا بہت ... اور انکی جگہ دوسروں کو پیدا کریں ہم اور یا یہ کہ دوسری جہان میں ... اور ... انکو پیدا
کریں ہم اِنَّ هٰذِهٖ تحقیق کہ یہ سورہ تَذْكِرَةٌ نصیحت ہے ... اور یاد کریں آخرت کو ... سلام کے ... نصیحت ...
خدا میں ... موافق ... فرمایا ہے کہ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پس جو شخص چاہے پکڑے اِلٰى رَبِّهٖ
طرف پروردگار اپنے کے سَبِيْلًا راہ ... اختیار کرکے اور گناہوں سے پرہیز کرکے اور ... وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہیں چاہتے ہو تم ...
... اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے خدا ... فائدہ اور ثواب ... ارادہ ... ایمان لانا اور
عمل ... اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا كَانَ عَلِيْمًا ہے جاننے والا تمہارے قولوں اور فعلوں کا اور تمہارے سب حالات کا حَكِيْمًا حکمت والا
کسی چیز کا ارادہ نہیں کرتا ہے مگر جو کچھ کہ حکمت و مصلحت اسکی تقاضا کرے يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے فِيْ رَحْمَتِهٖ بیچ رحمت
اور بخشش اپنی کے ... ہدایت اور توفیق سے حاصل ہوئی ہو واسطے طاعت اور عبادت خدا کے اور یا یہ کہ بہشت میں ... داخل کریگا وَالظّٰلِمِيْنَ
اور ظلم کرنیوالے ... یعنی اور تحقیق ظلم کرنیوالے اپنے نفسوں پر کفر کرکے اَعَدَّ لَهُمْ تیار کیا ہے خدا نے واسطے انکے آخرت میں عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب
دردناک سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ یہ سورہ مکی ہے اور اس میں پچاس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ المرسلات کو پڑھے حق تعالی اسکو ...
شناسا کردیوے ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْمُرْسَلٰتِ قسم ہے فرشتوں ... کی عُرْفًا ...
احکام ... قرآن کی ... واسطے ہدایت ... یا حال ... عرف ...
... مرسلات یعنی بھیجے گئے ... ملائکہ ... آیات ... فرشتے ... ملائکہ مراد ہیں ...
... فَالْعٰصِفٰتِ پس ... سخت ... عَصْفًا ...
... احکام ... سخت ... عذاب ... کافروں کے وَّالنّٰشِرٰتِ ... فرشتوں ...
... پیغمبروں ... حکم
فَالْفٰرِقٰتِ پس قسم ہے فرشتوں ... حق کی باطل سے فَرْقًا جدا ... قرآن ...
... فَالْمُلْقِيٰتِ پس قسم ہے فرشتوں ... ذِكْرًا ...
... عُذْرًا ... اَوْ نُذْرًا ... عذاب ...
... ذکر ... اہل حق ... عذر ... استغفار ... ڈرانا ...

اور عذر اور نذر دونوں مفعول لہ ہیں یا بدل ہیں ذکراً سے دونوں حال بھی ہو سکتے ہیں اور حاصل یہ کہ خدا تعالیٰ نے ان ہواؤں کی قسم کھائی ہے کہ انما توعدون تمکو
وہ چیز کہ وعدہ کی جاتی ہے سو تم آگاہ رہو کہ وہ قیامت ہے لواقع البتہ واقع ہونیوالی ہے اور ظاہر ہونیوالی ہے اور اسکی علامتوں کو بیان کرتا ہے کہ فاذا النجوم
پس جس وقت کہ ستارے طمست مٹائی جائیں اپنے مقاموں سے واذا السماء اور جس وقت آسمان فرجت پھاڑا جاوے واذا الجبال اور
جس وقت کہ پہاڑ نسفت اکھاڑے جائیں اپنی جگہ سے کہ پھر اڑتے پھریں زمین پر بادی ہو کر مانند غبار کے ہوا پر پھیل جائیں واذا الرسل اور جس وقت
پیغمبر اقتت وقت مقرر کیے جائیں کہ حاضر ہو کر اپنی امتوں کے واسطے گواہی دیویں یعنی جس وقت یہ ہو واقع ہوں گی تو قیامت ظاہر ہوگی اور کہا جائیگا کہ لای
یوم اجلت واسطے کس دن کے تاخیر کی گئی ہے امور یعنی ستاروں کا مٹنا اور آسمان کا پھٹنا اور پہاڑوں کا اکھڑنا اور رسولوں کا گواہی دینا کس دن کیواسطے تاخیر
کیا گیا ہے جواب انکا لیوم الفصل واسطے دن جدا کرنے کے کہ مومن کو کافر سے جدا کرینگے اور فرمانبردار کو گنہگار سے یا واسطے روز فیصلہ اور حکم کرنیکے درمیان
خلقت کے وما ادرٰک اور کس چیز نے بتایا تجھکو اور کیا جانے تو کہ ما یوم الفصل کیا ہے دن جدا کرنیکا اور کیونکر اسکی حقیقت کو تو سمجھے
ویل خرابی ہے یومئذ اس روز للمکذبین واسطے جھٹلانیوالوں کے روز فصل کو اور ویل مصدر ہے اور اصل میں منصوب تھا فعل مقدر سے
اور رفع سے دلالت کرتی ہے دوام اور ثبوت عذاب پر واسطے انکے اور اب کفار کو ڈراتا ہے کہ الم نہلک الاولین کیا نہیں ہلاک کیا ہمنے اگلوں کو مثل قوم نوح
اور عاد اور ثمود کے کہ جنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا ثم نتبعھم الآخرین پھر پیچھے لگاتے ہیں ہم انکے ہلاک کرنیمیں پچھلوں کو کہ مثل
کہ اور وہ قبل پیغمبر صلعم کے تھے چنانچہ ہلاک ہوئے اور مبتلا ہوئے قحط میں اور یا یہ کہ قوم نوح کے بعد لائے ہم قوم لوط اور شعیب اور موسیٰ کو کذلک ایسے ہی نفعل بالمجرمین
کرتے ہیں ہم ساتھ گنہگاروں کے کہ وہ کفر کرتے ہیں ویل یومئذ وائے ہے اس روز للمکذبین واسطے جھٹلانیوالوں کے جو کہ خدا کی آیتوں اور پیغمبروں کو جھٹلاتے
اور پہلی تکذیب تو قیامت کے واسطے تھی اور دوسری تکذیب خدا کی آیات کے واسطے ہے اسکو تکرار نہیں کہتے ہیں بلکہ دوسری تکذیب غیر ہے پہلی تکذیب کی الم
نخلقکم کیا نہیں پیدا کیا ہمنے تمکو من ماء مھین آب ذلیل اور خوار سے فجعلناہ پس کر رکھا ہمنے اسکو فی قرار مکین بیچ قرار گاہ
مضبوط کے کہ وہ شکم عورت کا ہے الی قدر معلوم اندازہ معلوم اور معین تک کہ وہ وقت پیدا ہونیکا ہے اور نو ماہ یا دس ماہ ہے فقدرنا پس
قدرت رکھنے والے ہیں ہم جو پیدا کرنے پر فنعم القادرون پس اچھے قدرت رکھنے والے ہیں ہم انکی تدبیر پر اور اندازہ کرنے پر تمہاری پیدائش کے
طول میں اور کوتاہی میں اور مرد کرنے میں اور عورت کرنے میں ویل یومئذ وائے ہے اس روز للمکذبین واسطے جھٹلانیوالوں کے ہماری قدرت کو
الم نجعل الارض کیا نہیں کیا ہمنے زمین کو کفاتا سمیٹنے والی احیاء و امواتا زندوں کو اور مردوں کو یعنی زندوں کو اپنی باہر جمع کیا ہے
اور مردوں کو اپنے اندر اور بعضے کہتے ہیں کہ کفات ظرف کے معنی میں ہے یعنی ظروف زندوں اور مردوں کے لیے ہیں اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام جسوقت صفین
سے پھرے تو کوفہ کا قبرستان دیکھا اور فرمایا کہ یہ مساکن مردوں کی ہیں اور پھر نظر کی کوفہ کے گھروں کی طرف اور فرمایا کہ یہ مساکن زندوں کی ہیں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ
کفاتا احیاء وامواتا اس سے معلوم ہوا کہ کفات مساکن کے معنی میں ہے وجعلنا فیھا اور کیے ہمنے بیچ اسکے رواسی پہاڑ مضبوط ٹھیرے ہوئے
شامخات بلند اور بڑے اونچے واسقیناکم اور پلایا ہمنے تمکو ماء فراتا آب شیریں اور صاف بسبب پیدا کرنے چشموں اور نہروں کے
پہاڑوں میں ویل وائے ہے اور صحرائے جہنم ہے یومئذ اس روز للمکذبین واسطے جھٹلانیوالوں کے ان نعمتوں کا اقرار نہیں کرتے ہیں اور شکر نہیں کرتے
دوزخ میں جھٹلانیوالوں کو کہیں گے انطلقوا پس چلو تم الی ما کنتم طرف اسکے کہ تھے تم بہ تکذبون ساتھ اسکی تکذیب کرتے اور جھٹلاتے
یعنی دوزخ کی طرف چلو تم کہ جسکو تم دنیا میں جھٹلاتے تھے اور واسطے تاکید کے فرماتا ہے انطلقوا چلو تم الی ظل طرف سایہ کے ذی ثلاث شعب
صاحب تین شاخ دھوئیں کا ہے کہ وہ دھواں دوزخ کا ہے اور سبب بڑی ہونیکے گھنی ہوگئی ہیں شاخیں اسکی ہوگئی ہیں کہ وہ آگ کی ہیں اور مخصوص تین شاخ کی ہو وجہ یہ ہے کہ ایک شاخ
کافر کی اوپر کے ہوگی اور ایک شاخ داہنے اور ایک شاخ بائیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ تین شاخیں قوت خیالی اور وہمی اور غضبی ہیں اور گناہ
پیدا کرتی ہے اور ہمیشہ خدا کی طاعت سے مشغول ہے اور کہتے ہیں کہ زبان دوزخ کی باہر نکلیگی اور تمام کافروں کو گھیر لیویگی جیسا کہ گھیر لیتا ہے پردہ اور اسکی دھواں سے تین شاخیں نکلیں

اور اُنپر سایہ کرین یہانتک کہ حساب سے فارغ ہوں اور مومنین عرش کے سایہ کے نیچے ہوں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ وہ سایہ تین شاخ کا آگ کے دھوئیں کا ہوگا اور
وہ سایہ کو جنت گمان کرینگے اور فوج فوج وہ پہر کے وقت سے ہیں داخل ہونگے اور چونکہ سایہ کے خنک ہونیکا ہوتا ہے اسواسطے فرماتا ہے کہ لَا ظَلِيلٍ نہ سایہ خنک
اور نہ مدام کہ جسمیں راحت ہو وَلَا يُغْنِي اور نہ بے پروا کرے وہ اور نہ دفع کرے مِنَ اللَّهَبِ حرارت شعلوں کے سے اِنَّهَا تحقیق کہ وہ دوزخ
تَرْمِي پھینکتا ہے اور ڈالتا ہے بِشَرَرٍ شرارے اور انگارے کہ وہ كَالْقَصْرِ مانند محل اور بڑے مکان ہیں كَأَنَّهُ گویا کہ وہ شرارے
جِمَالَتٌ صُفْرٌ شتران زرد ہیں اور کہتے ہیں کہ صفر سے مراد سیاہ ہے اور صفر اسواسطے کہا ہے کہ سیاہی اونٹ کی مائل بزردی ہوتی ہے اور آتش
دوزخ جو سیاہ مائل بزردی ہے تو شرارے بھی اسکے ایسے ہی ہونگے اور جمالات جمع جمال کی ہے اور جمال جمع جمل کی اور شرارہ کو قصر انکی بہت بڑے
ہونیکی جہت سے کہا ہے اور جمالات صفر انکی رنگ کے … سے اور کثرت اور پے درپے آگے پیچھے ہونے اور سرعت حرکت کی جہت سے کہا ہے وَيْلٌ وائے یعنی
عذاب الیم اور دردناک ہے يَوْمَئِذٍ اس روز لِّلْمُكَذِّبِينَ واسطے جھٹلانیوالوں کے کہ دوزخ کی صفت کو جھٹلاتے ہیں اور انکے شرارونکا اعتبار نہیں
کرتے ہیں هٰذَا یہ روز يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ وہ روز ہے کہ گویا نہ ہونگے اور نہ … سکینگے کفار … روز کی دہشت سے بعضے مقاموں میں سے روز
قیامت کے مختلف مقامات ہیں بعضے مقام میں جھگڑا اور گفتگو کرینگے … اور بعضے مقام میں … اور … نہ کہہ سکینگے وَلَا
يُؤْذَنُ لَهُمْ اور نہ اذن دیا جاویگا واسطے انکے عذر کرنیکے فَيَعْتَذِرُونَ پس عذر خواہی کریں … کوئی عذر ہی نہ ہوگا واسطے انکے
اور بنا نہیں ہو سکتا کہ انکے واسطے حقیقت میں عذر ہو اور پھر خدا تعالیٰ عذر کرنیکی اجازت نہ دیوے وَيْلٌ وائے … ہے يَوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِينَ اس روز جھٹلانیوالوں کو ان چیزوں کو هٰذَا یہ روز يَوْمُ الْفَصْلِ روز حکم اور جدائی کا ہے کہ حق باطل سے اور فیصلہ کرنیکا درمیان ظالم اور مظلوم کے
جَمَعْنَاكُمْ جمع کرینگے ہم تمکو اے جھٹلانیوالو وَالْأَوَّلِينَ اور پہلوں کو کہ جو پیغمبروں کو جھٹلاتے تھے ایک مقام میں واسطے حکم کرنے کے فَإِن
كَانَ لَكُمْ پس اگر ہو واسطے تمہارے كَيْدٌ کوئی مکر اور حیلہ تو فَكِيدُونِ پس مکر کرو تم مجھ سے وَيْلٌ وائے یعنی …
يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ اس روز واسطے جھٹلانیوالوں کے کہ حیلہ کر کے عذاب سے رہائی نہ پاسکینگے اور اب مومنین پرہیزگاروں کا حال بیان کرتا ہے اِنَّ
الْمُتَّقِينَ تحقیق پرہیزگار شرک اور گناہوں اور کفر سے ہونگے قیامت کے روز فِي ظِلَالٍ بیچ سایہ درختوں کے وَعُيُونٍ اور
کنارہ چشموں کے وَفَوَاكِهَ اور درمیان میووں کے مِمَّا يَشْتَهُونَ اس سے کہ خواہش کرینگے وہ اور کہا جائیگا انکو كُلُوا کھاؤ تم …
وَاشْرَبُوا اور پیو تم … هَنِيئًا … بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ بسبب اسکے کہ تھے تم کہ عمل نیک کرتے تھے
دنیا میں إِنَّا كَذٰلِكَ تحقیق ہم ایسی ہی نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ بدلا دیتے ہیں ہم نیکی کرنیوالوں کو وَيْلٌ وائے ہے یعنی … يَوْمَئِذٍ
اس روز لِّلْمُكَذِّبِينَ واسطے جھٹلانیوالوں کے کہ بہشت کی نعمتوں کا … كُلُوا کھاؤ تم اے جھٹلانیوالو …
دنیا … وَتَمَتَّعُوا اور فائدہ اٹھاؤ تم دنیا کے مال کا قَلِيلًا تھوڑا … فائدہ اٹھانا تھوڑا زمانہ …
إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ تحقیق تم گنہگار ہو وَيْلٌ وائے ہے يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ اس روز واسطے جھٹلانیوالوں کے کہ عذاب الٰہی کو جھٹلاتے ہیں
خطاب ملائکہ کا کفار کو ہوگا … یاد دلائے انکے حال کو جو کچھ کہ دنیا میں تھا اور جو کچھ کہ انہوں نے دنیا میں بہشت کی نعمتوں … فانیہ کے مشغول
ہوئے تھے … اختیار کیا تھا … مراد … ہے کہ ملائکہ انکو کہینگے کہ تم … دنیا میں … تاکہ کھاؤ تم اور فائدہ اٹھاؤ تم تھوڑا …
اور ظاہر ہے کہ یہاں کلام جدید شروع ہوا ہے اور خطاب … کفار کو ہے جو … جھٹلاتے ہیں …
اور جمع کرتے ہیں مال دنیا کا مشغول ہو اور آخرت کی طرف … کی ہے کھاؤ تم دنیا میں … فائدہ اٹھاؤ تم تھوڑے دنوں … اور مال …
ہی جلد آخر کو … اور پھر عذاب آخرت میں گرفتار ہو جاؤگے … واسطے جھٹلانیوالوں کے کہ … فائدہ … عذاب الٰہی میں
گرفتار کیا ہے اور کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے قوم ثقیف کو نماز کیواسطے حکم دیا تو انہوں نے کہا …

نہیں خیر ہے اُن میں یہی کہ جسمیں رکوع اور سجدہ واسطے خدا کے ہو اور یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی کہ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا اور جس وقت کہا جاتا ہے واسطے اُن
ثقیفے لوگوں کے کہ رکوع کرو تم لَا يَرْكَعُوْنَ نہیں رکوع کرتے ہیں اور نماز کا نام رکوع اسواسطے رکھا ہے کہ رکوع رکن اعظم نماز کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد
رکوع سے اسلام ہے یعنی جسوقت کہا جاتا ہے واسطے انکے کہ اسلام کو قبول کرو تو مسلمان نہیں ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عرب پر رکوع اور سجدہ سے زیادہ کوئی امر سخت نتھا
اور نہایت تکبر سمجھتے تھے وہ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ خرابی ہے اس روز جھٹلانیوالوں کے کہ اسلام کو جھٹلاتے ہیں اور قبول نہیں کرتے ہیں
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ پس ساتھ کس بات کے بَعْدَهٗ بعد اس قرآن کے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاوینگے اگر قرآن سے ایمان نلاوینگے وہ ایک معجزہ ہے اور شامل ہے واضح
اور روشن دلیلوں اور حجتوں پر اور کہتے ہیں کہ بعد تمام کرنے تلاوت اس سورہ کے کہے کہ آمنا باللہ سُوْرَةُ النَّبَا اور اس سورہ کو سورہ عمّ بھی کہتے ہیں اور
سورہ معصرات بھی کہتے ہیں اور سورہ تساؤل بھی کہتے ہیں اور یہ سورہ مکی ہے اور آیتیں اسکی اکتالیس ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ
عم یتساءلون کو پڑھے اور ہر روز اسکی تلاوت کرے وہ سال اُسپر سے نگذرے کہ بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قریش
جسوقت حضرت محمد صلعم نے لوگوں کو اسلام کیطرف بلانا ظاہر کیا اور قرآن کو لوگوں کے روبرو پڑھا اور قیامت سے ڈرایا تو لوگوں نے حضرت کی نبوت اور قرآن نازل
ہونے اور قیامت کے واقع ہونے میں اختلاف کیا اور آپس میں ہر ایک شخص دوسرے سے پوچھتا تھا اور پیغمبر و مومنین سے پوچھتے تھے خدا تعالیٰ نے انکے پوچھنے کی خبر دی عَمَّ
يَتَسَاءَلُوْنَ کس چیز سے پوچھتے ہیں کفار کہ آپس میں اب اُس چیز کو بیان کرتا ہے کہ پوچھتے ہیں وہ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ خبر بڑی سے الَّذِيْ هُمْ
فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ وہ چیز وہ کہ لوگ بیچ اسکے اختلاف کرنیوالے ہیں اور جس چیز میں کہ وہ اختلاف کرتے ہیں وہ خبر قیامت کی ہے یعنی بعضے کہتے ہیں کہ قیامت ہوگی
بت ہمارے روز ہماری شفاعت کرینگے اور بعضے اسکا انکار مطلق کرتے ہیں اور بعضے شک کرتے ہیں اسکے ہونے اور نہونے میں اور بعضے کہتے ہیں کہ قیامت ہوگی لیکن
دوزخ نہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ بہشت ہوگا لیکن کھانا اور پینا اور فائدہ اٹھانا نہیں ہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ قرآن سے سوال کیا تھے کہ اس خبر قیامت کے واقع
ہونیکی اور نبوت کی تصدیق ہے یعنی اسکو جادو یا شعر کیطرف نسبت کرتے ہیں اور اسکو قول مختلف یا قصہ پہلوں کا کہتے ہیں اور ایک جماعت کہتی ہے کہ نبا عظیم حضرت کی
نبوت سے مراد ہے اور کفار آپس میں کہتے ہیں کہ محمد پیغمبر ہے یا شاعر یا جادوگر یا مجنون ہے اور بعضوں کے نزدیک اختلاف اسلام کے مسائل اصول میں ہے جیسے خدا کا ثابت کرنا اور اسکی صفات
بیان اور فرشتوں اور پیغمبروں اور بہشت اور دوزخ میں اور نبوت اور خلافت میں اور حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں روایت کی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم
نے فرمایا کہ مراد نبا عظیم سے خلافت اور دوستی علی بن ابیطالب کی ہے کہ خلافت سے قبروں میں اس سے سوال کرینگے اور کوئی میت نہیں ہے مشرق اور مغرب میں اور دریا میں اور
خشکی میں مگر کہ منکر اور نکیر اُسکے پروردگار سے اور اُسکے پیغمبر سے اور خلافت اور دوستی علی بن ابیطالب سے سوال کرینگے پس خوشحال ہے اُس شخص کا کہ اُنکی خلافت کی جسنے
تصدیق کی ہے اور اُسکو امام جانا ہو اور وائے ہے اُس شخص پر کہ جسنے اُسکا انکار کیا ہو اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد نبا عظیم سے علی بن ابیطالب ہیں کہ آدمی
انکے مقدمہ میں خلاف کرینگے اور فرمایا ہے علی نے کہ خدا کی قدرت کی نشانیوں سے کوئی نشانی مجھ سے بڑی نہیں اور یہی امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے اور
حضرت صادق نے فرمایا کہ مراد نبا عظیم سے علی بن ابیطالب ہیں اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام میں مذکور ہے کہ نبا عظیم علی بن ابیطالب ہیں اور علقمہ نے روایت کی ہے کہ روز
جنگ صفین ایک مرد لشکر شام سے جنگ کے لئے باہر نکلا اور ہتھیار لگائے ہوئے اور قرآن کو گردن میں لٹکائے ہوئے تھا اور رجز کی جگہ میں سورہ عم یتساءلون کو پڑھتا تھا چاہا کہ
اُس سے جنگ کروں امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ توقف کر اور خود جناب امیر المومنین اسکے آگے گئے اور فرمایا کہ تو جانتا ہے نبا عظیم کو کیا ہے وہ اُسنے کہا کہ نہیں فرمایا کہ قسم ہے خدا کی
ہوں نبا عظیم جسمیں تمنے اختلاف کیا ہے اور میری خلافت میں تمنے جھگڑا کیا ہے اور میری خلافت اور دوستی سے تم پھر گئے بعد اسکے کہ تمنے اسکو قبول کیا تھا اور اپنی بغاوت سے تم
ہلاک ہوئے بعد اسکے کہ میری تلوار سے تمنے کفر سے نجات پائی تھی اور روز غدیر تمنے جانا مرتبہ خلافت میری کا اور قیامت کے روز جانو گے تم جو کچھ تم نے آج میرے ساتھ کیا ہے
پس علی نے اسے ایک ضرب میں قتل کیا اور اصبغ بن نباتہ کہتا ہے کہ جنگ جمل میں ہمراہ امیر المومنین علیہ السلام کے تھا ایک مرد لشکر بصرہ سے باہر آیا اور آیہ عم یتساءلون پڑھتا تھا
امیر المومنین اسکے آگے گئے اور فرمایا کہ نبا عظیم کہ جسمیں اختلاف کیا ہے اسکو تو جانتا ہے کہا نہیں فرمایا کہ میں ہوں نبا عظیم کہ جسمیں اختلاف کیا ہے حق تعالیٰ نبا عظیم کے حال کو بیان
فرماتا ہے کہ كَلَّا نہیں ہے یعنی نہیں ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں اور جسمیں اختلاف کرتے ہیں اسمیں سَيَعْلَمُوْنَ قریب ہے کہ جانینگے وہ وقت نزول عذاب کے اسکی حقیقت کو

ع ۱ سورہ النبا

جسمیں وہ خلاف کرتے ہیں ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ پھر ایسا ہی قریب ہے کہ جانینگے وہ آخرت میں اعتقاد کی ناپاکی کو اور اپنے قول کے باطل ہونے کو اور مکرر
واسطے مبالغہ کے فرمایا ہے اور ثُمَّ سے اشارہ ہے طرف اس کے کہ دوسرا خوف لانا زیادہ سخت ہے پہلے سے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ جتنا کہ قریب ہے کہ جانینگے وہ اور
اب خدا تعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر کرتا ہے کہ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ کیا نہیں کیا ہے ہمنے زمین کو مِهَادًا بچھونا اور فرش تاکہ اسپر ٹھہرو وَالْجِبَالَ اور
پہاڑوں کو أَوْتَادًا میخیں زمین کی تاکہ زمین انسے مضبوط ہوجاوے اور حرکت نکرے اور اگر زمین ہلتی اور حرکت کرتی تو اسپر ٹھہر نسکتے اور فائدہ اس سے حاصل نہوسکتے
وَخَلَقْنَاكُمْ اور کیا نہیں پیدا کیا ہمنے تمکو أَزْوَاجًا جوڑا جوڑا یعنی نر اور مادہ تاکہ آپس میں ملکر تم اور نسل تمہاری جاری ہو اور یا یہ کہ تمکو قسم قسم کا پیدا کیا کوئی
سیاہ اور سفید اور سرخ اور زرد اور کوتاہ اور دراز موٹا اور دبلا اور خوبصورت اور بدصورت اور طرح طرح کی زبان اور گفتگو عطا کی وَجَعَلْنَا اور کیا ہمنے نَوْمَكُمْ
سُبَاتًا نیند تمہاری کو سبب آرام اور راحت کا کہ ماندگی اور مشقت سے تسکین حاصل کرو وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ اور کیا ہمنے رات کو لِبَاسًا پوشش کہ اسکی
تاریکی میں جس چیز کو چھپاؤ اور پوشیدہ کرو چھپا اور پوشیدہ رہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ معنی ہیں کہ شب کو وقت لباس تمہارا کا کیا تاکہ شب کو اپنے لباس میں
پوشیدہ کرو وقت سونے کے وَجَعَلْنَا النَّهَارَ اور کیا ہمنے دن کو مَعَاشًا وقت طلب معیشت کا تاکہ اپنی روزی کو کسب کرو اور اسکو حاصل کرو [illegible]
جستجو کرو وَبَنَيْنَا اور بنایا ہمنے فَوْقَكُمْ اوپر تمہارے سَبْعًا شِدَادًا سات آسمان سخت کہ نہایت مضبوط اور استوار ہیں اور کسی طرح سے [illegible] کی اس
خلل نہیں ہے وَجَعَلْنَا اور پیدا کیا ہمنے ان آسمانوں میں سِرَاجًا وَهَّاجًا چراغ روشن یعنی آفتاب کو پیدا کیا کہ وہ چوتھے آسمان پر ہے وَ
أَنْزَلْنَا اور نازل کیا ہمنے مِنَ الْمُعْصِرَاتِ ابر نچوڑنے والوں بادلوں سے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد معصرات سے ہوائیں ہیں کہ بادلوں کو نچوڑتی ہیں
اور نکالتی ہیں انہیں سے مَاءً ثَجَّاجًا پانی بہتا ہوا کہ وہ بادل سے [illegible] لِنُخْرِجَ بِهِ تاکہ نکالیں ہم ساتھ اس پانی کے حَبًّا دانہ کہ کھایا جاتا ہے
مثل گندم اور جو کے وَنَبَاتًا اور گھاس وغیرہ روئیدگی کو کہ حیوانات کا چارہ ہو سو ہی جاتے وَجَنَّاتٍ اور باغ [illegible] تاکہ نکالیں ہم
ساتھ اس پانی کے درختوں گھنے ہوئے کو أَلْفَافًا [illegible] یعنی [illegible] کہ ایک [illegible] لپٹا ہوا ہے اور [illegible] تاکہ [illegible]
شکر کریں اور ناشکری کریں روز قیامت کا اقرار کریں إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق دن [illegible] كَانَ ہے
خدا کے علم میں مِيقَاتًا وقت مقرر [illegible] اور جزا دینے انکے اعمال کا [illegible] يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ جسدن پھونکا
جائیگا صور [illegible] دوسری [illegible] فَتَأْتُونَ پس آؤگے تم أَفْوَاجًا گروہ گروہ [illegible] اپنی قبروں سے [illegible] میدان حشر میں گروہ گروہ
[illegible] حساب اور جزاء اعمال کے اور منقول ہے کہ معاذ بن جبل [illegible] رسول اللہ [illegible] اس آیت کے معنی [illegible]
عظیم سے سوال کیا ہے اور بہت سی چیز [illegible] اور [illegible] حضرت [illegible] دس قسم کے آدمی [illegible] میدان حشر میں [illegible]
[illegible] بعضے تو بندروں کی صورت ہونگے اور بعضے سوروں کی صورت ہونگے اور بعضے [illegible] اور بعضے [illegible]
ہونگے اور بعضے [illegible] زبانوں کو چباتے ہونگے [illegible] کہ قیامت [illegible]
ہاتھ اور پاؤں [illegible] اور بعضے آگ کی سولی پر لٹکے ہونگے اور بعضے [illegible] زیادہ بدبو [illegible] کہ وہ [illegible]
[illegible] ان سب کی تفصیل حضرت نے بیان کی [illegible] اور [illegible] حرام کھایا ہوگا [illegible]
ہونگے اور [illegible] ظلم کا حکم کرتا ہوگا [illegible] اپنے اعمال [illegible] اور زبان [illegible] کہ [illegible]
[illegible] کام [illegible] اور ہاتھ اور پاؤں [illegible] آدمی [illegible] آگ کی سولی پر لٹکائے [illegible]
وہ لوگ ہونگے کہ جو بادشاہوں کے روبرو لوگوں کی چغلی کھاتے تھے اور [illegible] بدبو [illegible]
[illegible] اپنے مالوں [illegible] منع [illegible] اور قطران کا لباس [illegible] وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ اور کھولا جائیگا آسمان [illegible]
قاری [illegible] فَكَانَتْ أَبْوَابًا [illegible]

یعنی جہان بہت جائینگے اور سائین سوراخ ہو کر دروازے بنجائینگے وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ اور روانہ کیے جائینگے پہاڑ فَكَانَتْ سَرَابًا پس ہونگے ریت چمکتی ہوئی
کہ دور سے تو پانی کی مثال معلوم ہوا اور قریب جاکر دیکھیں تو کچھ نہو ایسے ہی پہاڑوں کا حال ہو کہ وہ حقیقت انکی پہاڑ ہونے کی باقی نرہے اِنَّ جَهَنَّمَ تحقیق کہ دوزخ
كَانَتْ مِرْصَادًا ہوئی گھات کی جگہ یعنی ملائکہ دوزخ انہیں منتظر عذاب کرنے کافروں کی ہوں اور رکھوالا کہ گذرنے نہ پاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ مرصاد قید خانے کو کہتے ہیں
دوزخیوں کے لیے قید کرنے کی جگہ حاصل یہ ہے کہ دوزخ گھات ہے لِلطَّاغِينَ واسطے حد سے گزرنیوالوں کے کہ وہ مشرکین ہیں مَآبًا جگہ پھرنے اور ٹھہرنے کی واسطے انکے
لَابِثِينَ فِيهَا ہمیشہ کو رہنیوالے ہوونگے بیچ اس دوزخ کے اَحْقَابًا قرنوں تک پے در پے ونیز آیا ہے رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں نکلیگا وہ شخص کہ
داخل ہوگا اسمین یہانتک کہ ٹھیرے گا اسمین حقب اور ایک حقب ساٹھ اور چند سال کا ہے اور ایک سال تین سو ساٹھ دن کا ہے اور ایک دن ہزار برس کا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت کرتے ہیں کہ آٹھ حقب ہیں اور ایک حقب اسی برس کا اور ایک برس تین سو ساٹھ دن کا اور ایک دن ہزار برس کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین نے ہلال سے
پوچھا کہ تم اپنی کتاب میں حقب کو کس قدر پاتے ہو کہا ایک حقب اسی برس کا ہے اور ہر برس بارہ مہینے کا اور ہر مہینہ تیس دن کا اور ہر دن ایک ہزار سال کا اور کہتے ہیں کہ احقاب
کی انتہا نہیں حقب کے بعد حقب ہوتا رہیگا اور آتشین حال واقع ہوا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں احقاب کی انتہا نہیں ہے حقب ہی دوسرے حقب کے پیچھے ہے وہ کہتے ہیں کہ کافر دوزخ سے
کہتے ہیں واسطے کہ کافر کبھی دوزخ سے باہر نکلیگا اور جو لوگ کہ احقاب کی حد مقرر کرتے ہیں جیسے کہ حضرت صادق علیہ السلام کی روایت میں آیا ہے کہ احقاب انکے بعد
وہ سکو خدا ہی جاننے والا ہے اور بعضے کہتے ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ یہ آیت انکے واسطے ہوگی کہ جو دوزخ میں سے نکلینگے اور اعدائے آل یعنی دوزخ میں
رہنے کا حال بیان کرتا ہے کہ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا نہ چکھینگے وہ بیچ اس دوزخ کے یعنی نہ پاوینگے بَرْدًا ٹھنڈک کو ہوا کی یعنی ایسی چیز کہ جس سے آسائش ہو
اور دوزخ کی حرارت کو دفع کرے اور ایسی چیز نہ پاوینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ برد سے مراد خواب ہے یعنی نیند انکو دوزخ میں نہ آئیگی وَلَا شَرَابًا اور نہ چکھینگے وہ شراب
اِلَّا حَمِيمًا مگر آب گرم کھولتا ہوا کہ نہایت گرم ہوگا یہانتک کہ جسوقت اسکو منہ کے قریب لاوینگے تو منہ کا گوشت گل کر گر پڑیگا اور جسوقت پیوینگے تو انتڑیاں پارہ پارہ
ہو جاوینگی وہ اور پانی کو پیوینگے وَغَسَّاقًا اور پیپ جو کہ دوزخیوں کے بدن سے جاری ہوگی اور پسینہ جو کہ حرارت سے نکلیگا اور بعضے کہتے ہیں غساق ایک جنگل دوزخ میں
اور اسکی تین سو ساٹھ شاخیں ہیں اور ہر شاخ میں تین سو ساٹھ چاہ ہیں اور ہر چاہ میں چار ہزار کنویں ہیں اور ہر کنویں میں ایک ایک اژدہا سانپ ہے اور ہر سانپ میں اس قدر زہر ہے
کہ سوا خدا کے اسکو کوئی نہیں جانتا ہے وہ زہر دوزخیوں سے بیچ کر دیا ہوگا جَزَاءً بدلا دیے جاوینگے وہ دوزخی بدلا دینا وِفَاقًا موافق عمل کے اور جزاء مفعول
مطلق ہے فعل محذوف کا یعنی جیسا کہ انکا عمل تھا ویسا ہی بدلا دیوینگے کہ انکے عمل کے موافق ہوا اور انکے عمل کی آگے بیان کرتا ہے کہ اِنَّهُمْ تحقیق وہ کفار اور گنہگار
كَانُوا لَا يَرْجُونَ تھے وہ کہ نہیں امید رکھتے تھے حِسَابًا حساب آخرت کی اور ثواب اسکی جہاں کو وَكَذَّبُوا اور جھٹلایا انہوں نے اور تکذیب کی
بِآيَاتِنَا ساتھ ان نشانیوں قدرت ہماری کے کہ ہمارے نبی نے انکو دکھلائی اور یا قرآن کی آیتوں کو انہوں نے جھٹلایا اور یا ہماری حجتوں کو انہوں نے جھٹلایا کہ انہوں نے ان پر ہماری
ہیں كِذَّابًا جھٹلانا اپنے نفس کی خواہش کی پیروی بدون حجت اور دلیل کے وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز کو نیک و بد کے عمل خیر اور بد کو اور سوا اسکی اَحْصَيْنَاهُ
شمار کیا ہے ہم نے اسکو یعنی نگاہ رکھا ہے اور لکھا ہے كِتَابًا لکھنا لوح حق لکھنے کا ہے کہ کوئی چیز باقی نہیں رکھی ہے اور کتابًا یا تو مصدر ہے معنی احصینا کا ہے واسطے کہ یہ دونوں معنی میں
ایک ہیں اور یا احصیناہ مقدر کا ہے اور جب کہ قرآن شریف نے ہماری قدرت کی نشانیوں کو اور قیامت کے روز کو جھٹلایا تو ہم آخرت میں انکو دوزخ میں ڈالینگے اور کہینگے کہ فَذُوقُوا پس
چکھو تم عذاب کو روز جزا کے فَلَنْ نَزِيدَكُمْ پس ہرگز نہ زیادہ کرینگے ہم تمکو ہمیشہ اِلَّا عَذَابًا مگر عذاب کہ عذاب کے اوپر عذاب اور حدیث میں آیا ہے کہ
یہ بہت سخت آیت ہے قرآن میں دوزخیوں کے واسطے اور اب پرہیزگاروں کا حال بیان کرتا ہے اِنَّ لِلْمُتَّقِينَ تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے مَفَازًا رستگاری عذاب سے ع ۱
اور پہنچنا مراد کو کہ وہ حَدَائِقَ باغ ہیں بدل اشتمال مفازا کا ہے یعنی واسطے پرہیزگاروں کے باغ ہیں میووں سے بھرے ہوئے ہیں خوشوں اور میووں سے وَاَعْنَابًا
اور انگور ہیں اور خصوصیت انکی وجہ انکی فضیلت ہے وَكَوَاعِبَ اور جوان عورتیں نار پستان کہ جنکی چھاتیاں ابھری ہوئی ہوں اَتْرَابًا ہم عمر اور ہمسر
اور کہتے ہیں کہ بہشتی سب مرد اور عورت ایسے ہونگے کہ جیسے تینتیس برس کی عمر کا آدمی ہو وَكَاْسًا اور پیالہ ہونگے انکے واسطے دِهَاقًا چھلکتے ہوئے بھرے
ہوئے شراب سے لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا نہ سنینگے وہ بیچ اس بہشت کے لَغْوًا بیہودہ بات کو وَلَا كِذَّابًا اور نہ جھوٹ کے اور کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ نہ سنینگے

شراب پیوینگے اور نہ سنینگے بہشت میں بات بیہودہ کو اور نہ جھوٹ کو جیسے کہ دنیا کی شراب کے نوش کرنیوالے بکتے ہیں بری بیہودہ باتیں کرتے ہیں اور آپس میں جھگڑتے ہیں اور ابن عباس نے فرمایا ہے کہ
مراد ان متقین سے اسی سورۂ عمّ یتساءلون میں علی بن ابی طالب ہے اور ابن عباس نے قسم کھائی ہے کہ واللہ وہ سردار ہے ہر متقی کا اور پرہیزگاری کا جَزَآءً
بدلا دیئے گئے ہیں وہ متقی ان نعمتوں کو بدلا دینا مِّنْ رَّبِّكَ پروردگار تیرے کی جانب سے موافق وعدہ کے اور جزاء مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا عَطَآءً
بخشش ہے بدل ہے جزاء سے اور یا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور تقدیر اسکی عطا ہم عطاء ہے یعنی بخشا انکو بخشا حِسَابًا کافی اور وافی ہے موافق اعمال انکے کے
رَّبِّ السَّمٰوٰتِ پروردگار آسمانوں کا یہ بدل ہے من ربک سے اور اہل حجاز اور ابو عمرو نے رب کو مرفوع پڑھا ہے مبتدا مقدر کرکے اور باقیوں نے مجرور پڑھا ہے
پہلے رب کی صفت تجویز کرکے یعنی پروردگار تیرا پروردگار آسمانوں کا ہے وَالْاَرْضِ اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے الرَّحْمٰنِ
خدا بخشنے والا ہے اور عاصم اور ابن عامر اور یعقوب اور سہل نے اسکو مجرور پڑھا ہے اور رب کی صفت ٹھہرا کر اور باقیوں نے مرفوع پڑھا ہے خبر رب السموات کی اور وہ مبتدا ہے [illegible]
لَا يَمْلِكُوْنَ نہ مالک ہونگے یا نہ ہونگے آسمان اور زمین والے مِنْهُ اس خدا سے خِطَابًا بات کرنیکو یعنی قدرت نہوگی کسیکو کہ اس سے کوئی بات کرے اور بیان کرے اپنی
شفاعت کیونکہ سبھی اسکے بندے ہیں مگر اسکے اذن سے اور مجال کسیکو نہوگی کہ انکو ثواب عذاب پر کوئی اعتراض کرے اسلئے کہ سب اسکے بندے اور مخلوق ہیں اور رضامند ہونگے کیا مقدور ہے کہ اپنے
آقا اور مالک پر اعتراض کریں اور جو کچھ وہ کریگا وہی ہے يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ جس دن کہ کھڑی ہوگی روح وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور فرشتے صَفًّا صف باندھکر
حال واقع ہوا ہے اور روح ایک فرشتہ ہے کہ وہ جبرئیل اور میکائیل سے بھی پایہ میں بزرگ ہے اور کہتے ہیں کہ خلقت میں اس سے بڑا کوئی نہیں اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ وہ
رہتا تھا اور بعد حضرت کے ائمہ ہدیٰ کے ہمراہ ہے اور انکی بزرگی کی جہت سے انکا ذکر علیحدہ کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ تنہا ایک صف میں کھڑا ہوگا اور باقی کے فرشتے باوجود اس
کثرت اور بڑے جسم ہونیکے ایک صف میں کھڑے ہونگے اور بزرگی اور بڑی خلقت میں وہ سب کے برابر ہے اور کہتے ہیں کہ مقام روح کا چوتھا آسمان ہے اور ہر روز وہ بارہ ہزار
تسبیح پڑھتا ہے اور ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح سے آدمیوں کی ارواح ہیں کہ درمیان نفخ اولیٰ و ثانیہ کے اور جسموں میں داخل ہونے سے پہلے صف باندھکر
کھڑی ہونگی اور ابن عباس نے روایت کی ہے کہ پوچھا لوگوں نے رسول خدا صلعم سے کہ روح کیا چیز ہے فرمایا کہ ایک لشکر ہے خدا کے لشکروں میں سے کہ وہ فرشتے نہیں ہیں انکے
ہیں سر اور ہاتھ اور پاؤں بھی ہیں اور کچھ کھاتے بھی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح سے جبرئیل ہے کہ ہمراہ ملائکہ کے ایک صف میں کھڑا ہوگا [illegible] باندھکر
کھڑے ہونگے لَا يَتَكَلَّمُوْنَ نہ کلام کرینگے شفاعت وغیرہ کے مقدمہ میں اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ مگر وہ شخص کہ اذن دیا ہوگا اسکو
خدا نے کہ گنہگاروں کی شفاعت کرے وَقَالَ صَوَابًا اور کہا ہو اس شخص نے ٹھیک بات کو کہ وہ لا الہ الا اللہ ہے یعنی خدا کے ایک جاننے والے ہوں وہ لوگ جیسے پیغمبر
اور ملائکہ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ واللہ شفاعت کے واسطے ہمکو بھی اذن دیا جائیگا قیامت کے روز اور ٹھیک بات کہینگے ہم راوی نے پوچھا کہ اے فرزند رسول خدا
کیا بات کہوگے تم فرمایا کہ بزرگی سے یاد کرینگے ہم پروردگار اپنے کو اور درود بھیجینگے ہم پیغمبر اپنے پر اور شفاعت کرینگے ہم اپنے شیعوں کے واسطے اور پروردگار ہمارا
رد نکریگا ہماری شفاعت کو ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ وہ روز حق ہے کہ واقع ہوگا اور اسکے ہونے میں کچھ شک نہیں ہے فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پس جو شخص
چاہے پکڑے اِلٰى رَبِّهٖ طرف پروردگار اپنے کے مَاٰبًا پھرنا ایمان اور طاعت کو اختیار کرکے اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ تحقیق کہ ہمنے ڈرایا ہے تمکو کئی مرتبہ
عَذَابًا قَرِيْبًا عذاب نزدیک سے کہ وہ عذاب آخرت ہے اور قریب ہونا اسکا باعتبار یقینی واقع ہونے کے ہے اسواسطے کہ ہر چیز آئندہ ہونیوالی وہ قریب ہے
يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ جس دن کہ دیکھیگا آدمی مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ اس چیز کو کہ آگے بھیجا ہے دونوں ہاتھوں اسکے نے یعنی عمل کو کہ کیا ہے اسکی جزا کو اس روز
دیکھیگا اور اعمال کو ہاتھوں کی طرف اسواسطے نسبت دیا ہے کہ اکثر اعمال ہاتھوں سے سرزد ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مراد آدمی سے اس جگہ کافر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عام ہے کافر ہو
یا مومن ہو پس اپنے اعمال کی جزا کو دیکھیگا کہ نیک عمل کی جزا بہشت ہے اور بد عمل کی جزا دوزخ ہے وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ اور کہیگا کافر يٰلَيْتَنِيْ اے کاش کہ میں
كُنْتُ تُرٰبًا ہوتا میں مٹی اور آدمی نہوتا میں اور آجکے روز خاک ہوتا کہ عذاب سے [illegible] اور بعضے کہتے ہیں کہ روز قیامت خدا تعالیٰ [illegible] کرے اور تمام
حیوانات کو چرندونکو اور درندونکو اور پرندونکو اور زمین میں رہنے والونکو جمع کریں اور ایک سے دوسرے کا بدلا لینے کو کہ اگر کسی نے [illegible] سینگ والے نے بے سینگ والیکو مارا ہوگا تو اسکا عوض اس سے
لیوینگے اور بعد اسکے انکو خدا تعالیٰ خاک کر دیگا اور کافر جس وقت انکا حال دیکھیگا تو آرزو کریگا کہ کاش میں بھی مثل ان حیوانات کے مٹی ہوجاتا اور بعضے کہتے ہیں کہ [illegible]

حیوانات کو بعد ایک کے سے پوچھیگا کہ کون پروردگار تمہارا وہ کہینگے کہ اللہ الرحمن الرحیم خدا تعالیٰ بعد بدلا لینے حیوانات کے کہیگا کہ جسنے تمکو پیدا کیا تھا اور دیکھا تمکو فرمانبردار
کیا تھا اور تمہاری زندگی میں انکی فرمانبرداری کی اب تم خاک ہو جاؤ جیسے کہ پہلے اصل میں تم خاک تھے تو وہ سب خاک ہو جائیں اور کفار جس وقت انکو دیکھینگے کہ خاک ہو گئے ہیں حسرت
افسوس سے کہینگے کاش ہم خاک ہوتے دنیا میں اور سختی روز کی نہ کھاتے اور آج قیامت کے روز خاک ہو جاتے کہ عذاب میں گرفتار نہ ہوتے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد کافر سے ابلیس ہے کہ آدم کو عیب
لگاتا تھا کہ خاک سے پیدا ہوا ہے اور اپنی تعریف کرتا تھا کہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اور قیامت کے روز جو بزرگی اور مرتبہ آدم کا اور انکی اولاد مومنین کا دیکھیگا تو کہیگا کاش کہ میں مٹی ہوتا اور
آدم کے ساتھ نسبت رکھتا اور بعضے کہتے ہیں کہ ظالم جاہل متکبر قیامت کے روز کہیگا کہ کاش کہ میں فقیر اور ذلیل اور حقیر مثل مٹی کے ہوتا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ پوچھا کہ رسول خدا نے
علی کو کس واسطے ابوتراب فرمایا ہے کہا اسواسطے کہ وہ صاحب زمین کا ہے اور حجت خدا کی ہے زمین کے رہنے والوں پر بعد رسول خدا کے اور وہ اسکے سبب باقی رہنا زمین کا اور سکونت اسکی ہے
اور تحقیق سنا میں نے کہ رسول خدا فرماتے تھے کہ قیامت کے روز جس وقت دیکھیگا کافر جو کچھ کہ خدا تعالیٰ نے انکے شیعوں کے واسطے تیار کی ہے اور انکی قربت دیکھیگا کہ کاش کہ میں بھی
ہوتا یعنی میں علی کے شیعوں میں سے تاکہ یہی مراد ہے قول حق تعالیٰ سے یالیتنی کنت ترابا سورۃ النازعات یہ سورہ مکی ہے اور اسکی چھیالیس آیتیں ہیں حضرت جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ نازعات کو پڑھے وہ نہ مریگا مگر سیراب اور زندہ ہوگا مگر سیراب اور بہشت میں داخل ہوگا مگر سیراب اور ابن عباس سے منقول ہے
کہ جو کوئی اس سورہ کی تلاوت کرے تو ثواب اسکا اسقدر ہوگا کہ اول عمر سے آخر تک نماز فرض میں مشغول رہا ہو اور پیاس کے حال میں روزہ بجا لایا ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَالنّٰزِعٰتِ قسم ہے ان فرشتوں کی جو کھینچنے والے ہیں جانیں کافروں کی غَرْقًا باعتبار قوت اور سختی کے کہ باہر نکالتے ہیں انکی جانوں کو بدنوں سے اور
بالوں کی جڑوں سے قہر اور غضب سے یہاں تک کہ روح کو حلق تک لاتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ پھر بدن میں پھیل جاتی ہے اور پھر اسکو سختی سے کھینچتے ہیں وَالنّٰشِطٰتِ اور قسم ہے ان
فرشتوں کی کہ نرمی سے نکالنے والے ہیں جانیں مومنین کی نَشْطًا نرمی سے نکالنا یہاں تک کہ بہت آسانی سے روحیں انکی بدنوں سے مفارقت کرتی ہیں جیسے کسی چیز کی گرہ کو
کھول لیں اور منقول ہے کہ کوئی مومن نہیں ہے کہ وقت موت کے انکو بہشت اور اسکے محل اور نعمتیں انکی انکو دکھلائیں اور روح جس وقت اپنی جگہ بہشت میں دیکھتی ہے تو نشاط اور خوشی تمام سے
نکلتی ہے جان اور کافروں کو بھی وقت نزع کے انکی جگہ دوزخ میں دکھلائیں اور قسم قسم کے عذاب انکو تاکہ نہایت تنگی سے انکی جانیں نکلیں اور بعضے والنّٰشطٰت نشطا کی معنی یہی
سختی سے جان نکالنے کو کہتے ہیں اور مراد ہیں کافروں کی جانیں لیتے ہیں وَالسّٰبِحٰتِ اور قسم ہے فرشتوں تیرنے والوں کی سَبْحًا تیرنا کہ تیرتے ہیں آسمان اور زمین کے درمیان
اور وہ فرشتے جلدی کرتے ہیں احکام کے پہنچانے میں واسطے تدبیر مصلحت کے جیسے کہ غوطہ خور دریا میں غوطہ لگاتا ہے فَالسّٰبِقٰتِ پس قسم ہے آگے بڑھنے والوں کی
[illegible] سَبْقًا سبقت کرنا فرمانبرداری میں اور اپنے کام میں فَالْمُدَبِّرٰتِ پس تدبیر کرنے والوں کی
اَمْرًا کام امر ہیں اور یہ چار فرشتے ہیں یعنی جبرئیل کہ ہوا اور لشکروں پر موکل ہے اور میکائیل کہ باران اور نبات سے تعلق رکھتا ہے اور اسرافیل کہ قضا اور قدر دلوں کے لیکر نازل ہوتا ہے
اور عزرائیل کہ ارواح کے نکالنے پر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ قسم ستاروں کی بہت سے ہیں اور وہ مراد ہیں تدبیر سے جو کچھ کہ عذاب اور ثواب سے ہے اور بعضے
کہتے ہیں کہ قسم ستاروں کی کھائی ہے اور وہ بہت جلدی قصد مسافت کا کرتے ہیں اور مشرق سے طرف مغرب کے جاتے ہیں اور بعض کے نزدیک [illegible] حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
مراد نازعات سے موت کے فرشتے ہیں کہ روحوں کو بدنوں سے کھینچتے ہیں اور جواب ان قسموں کا محذوف ہے اور وہ لتبعثن ہے یعنی البتہ تم اٹھائے جاؤ گے اور زندہ کیے جاؤ گے یَوْمَ تَرْجُفُ
الرَّاجِفَةُ جس دن کہ کانپنے والی کانپے گی کہ وہ زمین اور پہاڑ ہیں اور یہ پہلا صور کا ذکر ہے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ پیچھے آئیگی اسکے پیچھے آنے والی اور وہ آسمان اور ستارے ہیں کہ
پھٹ جاوینگے اور گر پڑینگے اور دوسرا صور ہے اور ان دونوں صوروں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد قیامت ہے اور تتبعها الرادفة حال
واقع ہوا ہے جس وقت کہ واقع ہو تو قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ دل اس دن لرزاں ترساں ہونگے اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ آنکھیں ان دلوں کی
نیچی ہونے والی ہونگی دہشت اور خوف سے اور وجفہ صفت قلوب کی ہے اور خاشعہ خبر انکی ہے اور ابصار کا مضاف محذوف ہے یعنی صاحب آنکھوں کے اور یہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ واجفہ
صفت قلوب کی ہو اور اسواسطے کہ اس میں فائدہ نہیں ہے [illegible] یَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں کہ وہ کفار انکار کرنیوالے قیامت کے دنیا میں جس وقت انکو کہا جاتا ہے کہ تم زندہ ہوگے
ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ کیا تحقیق ہم البتہ پھیرے جاوینگے فِی الْحَافِرَةِ بیچ حالت پہلی کے یعنی ہمکو پھر کیا یہی حال کہ جو ہم پہلے رکھتے تھے پھر ملیگا اور حافرہ کہا جاتا ہے
پہلے حال کو [illegible] یعنی پھر کر آنا اپنی پہلی حالت پر جیسے کہ وہ طریقہ کہ جس میں آیا تھا اور کہتے ہیں کہ وہ انکار کرنیوالے تھے قیامت کے ءَاِذَا كُنَّا

سورۃ النازعات

قبروں میں جائینگے ہم عِظَامًا ہڈیاں نَّخِرَةً کھوکھلی پرانی ہو پیسی ہوئی اور خاک ہو کر تب پھر زندہ کیے جائینگے اور ایک قرات میں ناخرہ پڑھا ہے قَالُوا کہا انہوں نے یعنی
کافروں نے کہ اگر ایسا ہی ہو تو تِلْكَ یہ پھرنا ہمارا دوبارہ زندہ ہوکر اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ اسوقت پھرنا نقصان والا ہی ہوگا کیونکہ ہم ہمیشہ اسکو جھٹلاتے رہے حق تعالیٰ انکا
جواب دیکر فرماتا ہے کہ کچھ تعجب مت کرو کیونکہ یہ ہماری قدرت کے نزدیک بہت آسان ہے فَاِنَّمَا هِيَ پس سوا اسکے نہیں کہ وہ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ڈانٹنا ایک ہے یعنی ایک
پھونکنا نفخ صور اسرافیل کی ہے کہ تمام خلائق اس سے زندہ ہو جاوینگے یہ دوسری دفعہ صور پھونکنے کا ذکر ہے یعنی جسوقت دوسرا صور پھونکا جاویگا تو فَاِذَا هُمْ پس اسوقت وہ لوگ
دفعۃً بِالسَّاهِرَةِ بیچ زمین سفید برابر کے ہونگے زندہ ہوکر بعد مرنیکے اور کہتے ہیں کہ ساہرہ اس زمین کا نام ہے کہ جو نزدیک بیت المقدس کے ہے جبل اریحا کی طرف میں [illegible]
حشر ہوگا خدا تعالیٰ اسکو کشادہ کریگا جسقدر چاہیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ زمین ساہرہ کو پیدا کریگا چاندی کی اور طول و عرض اسکا چالیس [illegible] زیادہ ہوگا
اور خدا تعالیٰ نے پیغمبر صلعم کی تسلی کیواسطے حضرت موسیٰ کا اور فرعون کا حال بیان کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ هَلْ اَتٰىكَ کیا آئی ہے تیرے پاس [illegible]
پہنچی آئی ہے تیرے پاس اے محمد صلعم حَدِيْثُ مُوْسٰى بات موسیٰ کی اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ جسوقت کہ پکارا اسکو پروردگار اسکے نے بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
بیچ جنگل پاک کے کہ نام اسکا طُوًى طوی ہے [illegible] اور رسالت کا انکار کیے بیٹھے موسیٰ کا حال فرعون کے ساتھ [illegible]
یاد کرو جسوقت پکارا پروردگار تیرے نے موسیٰ کو جنگل پاک طوی میں اور کہا موسیٰ کو کہ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ جا طرف فرعون کے اِنَّهٗ طَغٰى تحقیق وہ سرکش
ہوا ہے کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے فَقُلْ پس کہہ تو اسکو نرمی سے [illegible] هَلْ لَّكَ کیا طرف تیرے رغبت ہے اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى طرف اسکے کہ پاک کرے تو کفر
اور شرک سے اور کلمہ لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه کا اقرار کرے تو وَاَهْدِيَكَ اور راہ دکھلاؤں میں تجھکو اِلٰى رَبِّكَ طرف پروردگار تیرے کی فَتَخْشٰى پس تو ڈرے عذاب الٰہی
سے پرہیزگاری [illegible] اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ خوف بدون معرفت خدا کے حاصل نہیں ہوتا ہے اور جو کوئی خدا کو پہچانتا ہے وہ ڈرتا ہی [illegible]
اور جو کوئی خدا کو نہیں پہچانتا ہے وہ اعمال بد سے نہیں پرہیز کرتا ہے اور منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو فرمایا کہ تو جا اور فرعون سے نرمی کا کلام کر اور طرف حق کے اسکو بلا
اگرچہ میں جانتا ہوں کہ وہ قبول نہ کریگا موسیٰ نے عرض کی کہ خداوندا اس رسالت کو اسکے پاس بھیجنے سے کیا فائدہ ہے فرمایا کہ [illegible] تاکہ حجت اسپر تمام ہو اور قیامت کے روز وہ کچھ
عذر نہ کرسکے کہ میرے پاس کسی کو پیغمبر کرکے کیوں نہیں بھیجا حضرت موسیٰ یہ سنکر فرعون کے پاس گئے اور پیغام خدا کا پہنچایا فرعون نے معجزہ طلب کیا فَاَرٰىهُ پس دکھلایا اسکو اَلْاٰيَةَ
الْكُبْرٰى معجزہ بڑا اور وہ عصا تھا کہ سانپ بن گیا تھا اور کہتے ہیں کہ ہاتھ کو بھی روشن کرکے دکھلایا اور دونوں کو ایک آیت فرمایا یعنی موسیٰ نے معجزہ دکھلایا
فَكَذَّبَ پس جھٹلایا فرعون نے موسیٰ کو پیغمبری کے دعوے میں وَعَصٰى اور نافرمانی کی خدا کی معجزہ دیکھنے کے بعد اور کہا کہ یہ جادو ہے ثُمَّ اَدْبَرَ پھر پیٹھ
پھیری موسیٰ کی اطاعت سے اور انکی فرمانبرداری سے انکار کیا يَسْعٰى جسوقت کوشش کرتا تھا موسیٰ کے امر باطل کرنے میں فَحَشَرَ پس جمع کیا [illegible]
فرمانبرداری فَنَادٰى پس آواز دی انکو فَقَالَ پس کہا کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى میں ہوں پروردگار تمہارا اعلیٰ یعنی بہت بلند اور بزرگ زیادہ ہوں سب سے معبودوں
سے [illegible] میں جسکو چاہتا ہوں ضرر پہنچا سکتا ہوں اور مجھکو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا ہے پس کوئی خدا مجھ سے زیادہ بلند نہ ہوگا اور
کہتے ہیں کہ جسوقت فرعون نے اژدہا کو دیکھا تو اپنی قوم سے [illegible] اور کہا کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى مجھکو اس اژدہا سے بچاؤ لیکن ایسے جاہل تھے اس قوم کے آدمی کہ یہ
نہ سمجھے کہ جو شخص کہ اژدہا سے خوف کرتا ہے وہ [illegible] آدمیوں سے فریاد کرتا ہے وہ خدا کیونکر ہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ جسوقت فرعون نے موسیٰ کے معجزے دیکھے تو [illegible] اور
چاہا کہ عاجزی انکی قوم پر ظاہر نہ ہو [illegible] ایک حیلہ [illegible] کیا اور کہا کہ اگر بالفرض میرے سوا کوئی اور بھی خدا ہے جیسے کہ گمان موسیٰ کا ہے لیکن میں اس سے زیادہ بلند ہوں
اور کہ رسول ایسا موسیٰ ہے کہ ہمیشہ بھوکا اور ننگا رہتا ہے اور ایک ٹوپی انکے سر پر اور ایک لاٹھی انکے ہاتھ میں اور جوتیاں انکے پاؤں میں نہیں ننگے پاؤں چلتا ہے کوئی گھر
نہیں رکھتا ہے انکے پاس نہ کوئی غلام اور نہ کوئی گھر ہے اور میں رسول الٰہی لباس [illegible] اور [illegible] اور
شہر بادشاہی ہے خادم اور لشکر اور جاہ رکھتا ہوں [illegible] کا دریافت کرنا چاہے اور میں [illegible] زیادہ [illegible] کہتا ہوں فَاَخَذَهُ
اللّٰهُ پس پکڑا اسکو یعنی فرعون کو خدا نے نَكَالَ الْاٰخِرَةِ عذاب آخرت میں کہ جلانا ہے وَالْاُوْلٰى اور دنیا میں کہ غرق کرنا ہے اور نکال مصدر موکد ہے
فعل محذوف کا اور تقدیر [illegible] نکلہ اللّٰه نکال الآخرۃ ہے اور نکال [illegible] اور ابن عباس [illegible] الآخرۃ

انا ربکم الاعلی ہے اور کلمہ اولی ما علمت لکم من الٰہ غیری اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ان دونوں کلموں کے بیچ میں چالیس برس کا فاصلہ تھا اور بعضے بیس سال
کہتے ہیں اور ابن عباس سے روایت بیان کی ہے کہ موسیٰ نے مناجات کی کہ اے پروردگار میرے تو نے فرعون کو چالیس برس تک مہلت دی یہاں تک کہ اسنے انا ربکم الاعلی کہا اور
تیرے رسولوں کو اسنے جھٹلایا حق تعالیٰ نے وحی کی کہ وہ خلق میں نیک خصلت تھا اور لوگوں کی حاجتیں روا کرتا تھا اور اپنی درگاہ سے انکو منع نہیں کرتا تھا یعنی چاہا کہ اسکا بدلا
اسکو یہیں دنیا میں عطا کر دوں اس سبب سے میں نے اسکو مہلت دی تاکہ دنیا کا فائدہ اسے محفوظ ہو اور فرماتا ہے خدا کہ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اسکی یعنی فرعون کے عذاب کرنے میں
لَعِبْرَةً البتہ نصیحت ہے لِّمَنْ يَّخْشٰى واسطے اس شخص کے کہ خوف کرے اور نافرمانی سے خوف کر کے فرمانبرداری کو اختیار کرے اور اسکے بعد حق تعالیٰ اسکے جھٹلانے والوں ع ۲۹
قیامت کے آگے قدرت کو بیان کرتا ہے کہ ءَاَنْتُمْ کیا تم اے انکار کرنیوالو حشر کے اور دوبارہ زندہ ہونیکے اَشَدُّ زیادہ سخت ہو خَلْقًا باعتبار پیدائش کے
اَمِ السَّمَآءُ یا آسمان کہ اسقدر بڑا ہے اور وہ زیادہ سخت ہے اور تم جانتے ہو کہ آسمان خدا کا پیدا کیا ہوا ہے پس کیونکر قادر نہو کہ دوسری بار تمکو پیدا کرے اور اب
آسمان کے پیدا کرنیکی کیفیت بیان کرتا ہے کہ بَنٰىهَا بنایا اسکو پس بیچ کے رَفَعَ سَمْكَهَا بلند کیا چھت اسکی کو کہ وہ زمین سے پانسو برس کی راہ اونچی ہے
فَسَوّٰىهَا پس درست و برابر کیا اسکو کہ اسکے سطح کا خلل اور تفاوت اس میں نہیں ہے اور ستاروں سے اسکو آراستہ کیا وَاَغْطَشَ اور تاریک کیا لَيْلَهَا
رات اسکی کو وَاَخْرَجَ اور باہر نکالا ضُحٰىهَا روشنی آفتاب اسکے کو اور مراد اس سے دن ہے اور رات کو اور دن کو آسمان کی طرف نسبت دی ہے کیونکہ انکا پیدا ہونا
اسکی حرکت سے ہے اسواسطے کہ رات آفتاب کے غروب سے ہوتی ہے اور دن اسکے طلوع سے ہوتا ہے اور وہ فلک کی حرکت سے تعلق رکھتی ہیں وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ
زمین کو بعد اسکے یعنی پیدا کرنے آسمان کے دَحٰىهَا بچھایا اسکو پانی پر واسطے آرام خلائق کے اور بعضے علما کہتے ہیں کہ پیدا کیا ہے زمین کو پہلے آسمان کے اور بچھایا ہے
اسکو بعد اسکے اور روایت میں بھی آیا ہے اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا تحقیق نکالا اس زمین سے پانی اسکا کہ چشمے اس سے جاری کئے اور اخرج سے پہلے قد کا لفظ
مقدر ہے اسلیئے حرف عطف کا ظاہر نہیں آیا اور کہتے ہیں کہ وہ حال واقع ہوا ہے وَمَرْعٰىهَا اور نکالا چراگاہ اسکی کو اور گھانس اسکی کو وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا اور پہاڑوں کو
مضبوط و پائدار کیا اسکو اور جبال ویسے ہی ہیں جیسے الارض ہے و دونو منصوب ہیں فعل مضمر سے کہ تفسیر کرتا ہے اس فعل کی جو بعد مفعول کا اور خدا تعالیٰ نے زمین کو بچھایا ہے
اور پہاڑوں کو مضبوط کیا ہے اور چراگاہ کو اور چشموں کو ظاہر کیا ہے مَتَاعًا لَّكُمْ واسطے فائدہ تمہارے کے وَلِاَنْعَامِكُمْ اور واسطے فائدہ چوپاؤں تمہارے کے اور متاعا
مفعول لہ واقع ہوا ہے اور حق تعالیٰ نے قیامت کے صحیح اور ثابت ہونے پر یہ دلیل بیان کی ہے اور اب قیامت کا ذکر کرتا ہے کہ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى
پس جس وقت کہ آوے بلا بڑی کہ وہ قیامت ہے اور سب بلاؤں پر وہ غالب ہے کہ کوئی بلا اسکے برابر نہیں ہے پس واقع ہوگی يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ جس دن کہ یاد کرے
آدمی مَا سَعٰى جو کچھ کہ کوشش کی ہے یعنی جو عمل کہ اسنے دنیا میں کئے تھے وہ اسکو سب یاد آجاوینگے جس وقت نامہ اعمال اسکو دیا جائیگا اور سب آدمی بحیرت و حسرت اور
فکر میں ہونگے بدکار تو اسواسطے کہ اعمال نیک کیوں نہ کئے اور نیک آدمی اسواسطے کہ اعمال نیک زیادہ کیوں نہ کئے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ اور ظاہر کیا جائیگا دوزخ لِمَنْ
يَّرٰى واسطے اس شخص کے کہ دیکھے یعنی ایسا ظاہر ہوگا کہ جو دیکھ سکتا ہے وہ اسکو دیکھیگا اور میدان حشر میں جمع کر کے سب کا حساب لیا جائیگا اور موافق عمل کے
ہر ایک کو جزا ملیگی فَاَمَّا مَنْ طَغٰى پس لیکن جو شخص کہ حد سے گذرا ہے اور ایمان کو اسنے اختیار نہیں کیا ہے وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اور اختیار کیا ہے اسنے زندگانی
دنیا کو آخرت پر کہ اس سبب سے آخرت کیواسطے کوئی عمل نہ کیا اور اخلاق نیک کو اختیار نہ کرے فَاِنَّ الْجَحِيْمَ پس تحقیق دوزخ هِيَ الْمَاْوٰى وہ جگہ رہنے
کی ہے اس شخص کیواسطے اور الف لام عوض ہے قائم مقام مضاف الیہ کے اور تقدیر اسکی ہی ماواہ ہے یعنی وہ دوزخ جگہ ہمیشہ رہنے کی ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ اور
لیکن جو شخص کہ خوف کرے مَقَامَ رَبِّهٖ کھڑے ہونے نزدیک پروردگار اپنے کو یعنی مقام عتاب پروردگار اپنے سے ڈرے اور اس سبب سے اعمال نیک بجا لایا ہو اور گناہوں سے
پرہیز کیا ہو وَنَهَى النَّفْسَ اور منع کیا ہو نفس کو عَنِ الْهَوٰى خواہش حرام سے کہ وہ اسکو ہلاکت کا موجب ہو فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى پس تحقیق
بہشت جگہ رہنے کی ہے اسکے واسطے اور کہتے ہیں کہ یہ آیت اس شخص کی شان میں ہے کہ جو تنہائی میں ارادہ گناہ کا رکھتا ہے اور اس گناہ کے کرنے پر قادر ہو لیکن خدا سے
خوف کر کے اس گناہ کو ترک کرے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ جانتا ہے کہ خدا اسکو دیکھتا ہے اور اسکے کہنے کو سنتا ہے اور جو کچھ کہ عمل کرتا ہے اسکو جانتا ہے خواہ عمل
نیک ہو خواہ عمل بد ہو اور یہ امر اسکو عمل بد کرنے سے مانع ہو پس وہ شخص وہ ہے کہ ڈرا ہے مقام عتاب پروردگار اپنے سے اور منع کیا ہے نفس کو اسنے خواہش حرام سے اور اسکے

جنکیطرف خطاب ہی کہ یَسْـَٔلُوْنَكَ پوچھتے ہیں تجھسے اے محمد صلعم عَنِ السَّاعَةِ قیامت کہ اَیَّانَ مُرْسٰهَا کب ہے قائم ہونا اُسکا یعنی کس وقت
میں خدا قائم کریگا قیامت کو فِیْمَ اَنْتَ بیچ کس چیز کے تو ہی مِنْ ذِكْرٰىهَا یاد کرنے اُسکے سے واسطے شکے اور بیان کرنے اُسکے وقت واسطے اُنکے یعنی تو اُسکے
وقت کو نہیں جانتا ہی اور علم اُسکا خدا ہی سے متعلق رکھتا ہی اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا طرف پروردگار تیرے کی ہی مقام نہایت علم اُسکا اور دوسرے کو علم اُسکا نہیں کچھ
نہیں ہی کسوا خدا کے اُسکو کوئی نہیں جانتا ہی اور حال یہ ہی کہ لوگ تجھسے قیامت کے وقت کو پوچھتے ہیں پس تیرے پاس نہیں ہی کہ جواب دینے میں بار بار ذکر اُسکا کرتا ہی
اور حال یہ ہی کہ علم اُسکا میرے ساتھ ہی خصوصیت رکھتا ہی اور مناسب نہیں ہی کہ میں اُسپر کسیکو مطلع کروں اِنَّمَآ اَنْتَ سوا اسکے نہیں کہ تو مُنْذِرُ
مَنْ يَّخْشٰهَا ڈرانیوالا ہی اُس شخص کو کہ خوف کرے اُس قیامت سے یعنی تو صرف پیغمبر ہو کر لوگوں کی پاس بھیجا گیا ہی نہ اسلئے کہ اُنکو قیامت کے وقت سے مطلع کرے کہ اُس میں
فائدہ اُنکے واسطے نہیں ہی بلکہ تو اسواسطے بھیجا گیا ہی کہ تو اُنکو اُسکے ہولوں سے ڈرائے تاکہ وہ اُس خوف کے سبب نیک اعمال بجالائیں کہ اُنکے واسطے فائدہ ہوا اور
اُنکی … منذر … ہیں … کَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ کفار يَوْمَ يَرَوْنَهَا جس دن
کہ دیکھینگے اُس قیامت کو … لَمْ يَلْبَثُوْٓا نہیں رہے … دنیا میں اِلَّا عَشِيَّةً مگر ایک شام اَوْ ضُحٰىهَا
یا چاشت … دن … زندگانی کی … کہ نہیں رہے … یا ایک
چاشت … کامل ہی
نہیں سمجھتے ہیں بلکہ ایک ساعت سمجھتے ہیں کہ وہ وقت شام ہی یا چاشت سُوْرَةُ الْعَبَسِ اور اسکو سورہ … کہتے ہیں …
… سورہ … فرمایا …
اُنکی … بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ … کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن ام مکتوم …
رسول خدا کے پاس … ابو جہل بن ہشام اور عباس بن عبد المطلب اور ولید بن مغیرہ …
اور عتبہ بن ربیعہ اور … شیبہ بن ربیعہ … حاضر تھے اور وہ حضرت … مسلمان …
طرف … بالکل متوجہ … اور اُنکو اسلام کیطرف بلاتے تھے … عبد اللہ بن ام مکتوم … حضرت …
حضرت … کہ … عبد اللہ … کلام قطع کیا اور …
جب … قریش … طرف … مبارک … جبرئیل …
طرف … عَبَسَ ترش روئی کی وَتَوَلّٰىٓ اور منہ پھیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى اس سے کہ آیا اُسکے پاس اندھا کہ وہ عبد اللہ بن ام مکتوم …
وَمَا يُدْرِيْكَ اور کس چیز نے بتلایا تجھکو حال اُسکا یعنی کیا جانے تو لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ شاید کہ وہ پاک ہو گناہوں …
… اَوْ يَذَّكَّرُ یا نصیحت پکڑے کلام حق کو سنکر فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى پس نفع بخشے اُسکو نصیحت … اَمَّا مَنِ
اسْتَغْنٰى لیکن جو شخص کہ بے پروا ہو … فَاَنْتَ لَهٗ پس تو واسطے اُسکے تَصَدّٰى متوجہ ہوتا ہی … وَمَا عَلَيْكَ اور نہیں اوپر
تیرے کوئی گناہ اَلَّا يَزَّكّٰى اس کہ نہ پاکیزہ ہو وہ … کہ وہ ایمان لائے وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ اور لیکن جو شخص کہ آیا تیرے پاس يَسْعٰى
دوڑتا ہی علم کی طلب میں یعنی عبد اللہ بن ام مکتوم وَهُوَ يَخْشٰى اور وہ ڈرتا ہی … کفار کی اذیت سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى پس تو اُس سے غافل …
یعنی منہ پھیرتا ہی … جبرئیل … آیتوں کو … رنگ مبارک حضرت کا متغیر ہوتا تھا …
… دیواروں میں اپنے سر مبارک کو … کہتے ہیں کہ بعد اسکے رسول خدا صلعم عبد اللہ بن ام مکتوم …
بٹھلایا … بہت تعظیم کی اور بہت مہربانی …
… خلیفہ … مدینہ … تشریف … حضرت … الفکر …

مخالف ہے تعظیم اور واجب ہے اور یہ آیت ہرگز دلالت نہیں کرتی ہے کہ مراد اس آدمی ترشروئی کرنیوالے سے محمد ہیں اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا تعالی انکی شان میں فرمایا کہ
انک لعلی خلق عظیم اور وہ ترشروئی کریں اور منہ پھیر لیویں اور یہ کہ کوئی پیغمبر نہیں کرتا ہے کہ فقیروں سے تو منہ پھیرے اور دولتمندوں کی طرف متوجہ ہوویں جبکہ سید المرسلین اور
افضل النبیین ہو وہ کیونکر ایسی بدخلقی فقیروں سے اور اہل مال کی طرف رغبت کریگا اور حضرت نے فرمایا ہے کہ میں اسواسطے آیا ہوں تاکہ اخلاق کو تمام کروں جس وقت کہ
حضرت کا پیغمبر ہونا معلوم ہوتا ہے تو انکی خلاف ہونا کیونکر ہو سکیگا یہ مضمون تراشا ہوا لوگوں کا سراسر مخالف ہے حضرت کی چلن سے بلکہ حضرت کے غلاموں کی چلن کے مخالف ہے اور
حضرت کی اخلاق کی جو حدیثیں ہیں اور اس سے واسطے انک لعلی خلق عظیم کی تفسیر میں گذر گئی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبد اللہ سے ترشروئی کرنیوالا حضرت کے غیر ہوگا چنانچہ
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے بنی امیہ میں ایک شخص کے حق میں کہ وہ رسول خدا صلعم کے پاس بیٹھا تھا اور عبد اللہ ابن ام مکتوم آیا اور
حضرت کے پاس بیٹھا اس شخص نے عبد اللہ سے نفرت کی اور ترشروئی کرکے انکی طرف سے منہ پھیر لیا خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ
وہ عثمان تھا کہ جسکے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں اور جسکے سبب سے نازل ہوئی ہیں عبد اللہ ابن ام مکتوم ہے اور وہ موذن رسول خدا کا اور اندھا تھا ایک روز
رسول خدا کے پاس آیا اور حضرت کے پاس صحابہ حضرت کے بیٹھے تھے اور وہاں عثمان بھی بیٹھے تھے رسول خدا نے عبد اللہ کو عثمان پر مقدم کیا [illegible] عبد اللہ کی طرف
ترشروئی کی اور منہ پھیر لیا خدا تعالی نے انکی حق میں آیتیں نازل کیں اور اگر پہلی روایت فرض کیا جاوے تو اس سے بھی حضرت کی [illegible] نہیں ہوتا ہے
اسواسطے کہ حضرت کا منہ پھیر لینا اس سبب سے تھا کہ عبد اللہ نے کلام حضرت کے قطع کیا تھا اور شاید [illegible] کیا کہ شاید حضرت کسی اور شغل میں [illegible]
حضرت کے کلام کو قطع کیا ہو اور یہ انکی فقیری کی جہت سے حضرت نے ہرگز منہ نہیں پھیرا تھا اور ترشروئی جو حضرت نے کی ہو سکتا ہے کہ گناہ نہیں اس لئے کہ [illegible]
کشادہ روئی وغیرہ برابر ہیں کلا [illegible] ہیں یعنی نہ چاہیے کہ ترشروئی کی جاوے اور منہ پھیر لیا جاوے انھا تحقیق وہ آیتیں قرآن کی تذکرۃ [illegible]
خلقت کیواسطے جو کوئی چاہے سو یاد رکھے اسکو اور [illegible] نصیحت پکڑے اور عمل کرے فمن شاء ذکرہ پس جو شخص چاہے یاد کرے اور حفظ کرے اسکو [illegible]
رسول خدا کے پاس [illegible] آئے ترشروئی نکرنی چاہیے اور ضمیر تذکرہ کی قرآن کیطرف پھرتی ہے اور وہ آیتیں یا قرآن لکھے ہوئے اور ثابت ہیں فی صحف
جیسے لوح محفوظ میں ہیں یا پہلے انبیاء کے صحفوں میں مکرمۃ بزرگ کئے گئے ہیں وہ صحیفے نزدیک خدا کے مرفوعۃ بلند قدر کئے گئے ہیں یا کہ [illegible] گئے ہیں
ساتویں آسمان پر مطہرۃ پاک کئے گئے ہیں نجاستوں سے اور شیاطین کی آلودگیوں سے ہو واسطے کہ نہیں چھوتے ہیں انکو مگر پاک لوگ [illegible] کہ وہ ملائکہ ہیں چنانچہ
فرمایا ہے کہ بایدی سفرۃ ہاتھ لکھنے والوں کے یعنی ملائکہ انکو لکھتے ہیں یا خدا کا پیغام پہنچانیوالے رسولوں کو کہ وہ بھی ملائکہ ہیں اسکو لکھتے ہیں مراد اس
قاری قرآن کے ہیں جو اسکو پڑھتے ہیں اور اسپر عمل کرتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ حافظ قرآن ہیں کہ اسپر عمل کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ
مراد اس سے صحابہ رسول خدا ہیں کرام بزرگ ہیں [illegible] کہ وہ ملائکہ ہیں یا انبیاء اور ائمہ ہدی ہیں بررۃ نیکوکار اور متقی ہیں [illegible]
حال بیان کرتا ہے کہ قتل الانسان ہلاک کیا جاوے اور رحمت خدا سے دور کیا جاوے آدمی کافر ما اکفرہ کیا کافر ہے وہ یہ فعل تعجب ہے اور مراد
آدمی سے امیہ بن خلف ہے اور تعجب اسکی زیادتی کفر میں ہے یعنی کس چیز نے کافر کیا اسکو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے عتبہ بن ابی لہب ہے یعنی کونسی چیز اسکی کفر کی جانے والی
ہوئی اور اسکو کافر کیا اور وہ ہرگز نظر نہیں کرتا ہے اسمیں کہ من ای شیء خلقہ کس چیز سے پیدا کیا ہے اسکو خدا نے یہ حقارت اسکی ہے جو کہ خدا بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ من نطفۃ نطفہ سے یعنی آب منی سے خلقہ پیدا کیا ہے اسکو فقدرہ پس اندازہ کیا اسکو کہ اسکے عضو اور صورت [illegible] اور اسکو
حواس بخشے ثم السبیل یسرہ پھر راستہ آسان کیا اسکا شکم سے باہر نکلنے کو کہ نکلنے کے مقام کو الہام کیا وہ کشادہ ہوگیا اور الٹا کرکے اسکو باہر نکالا اسکے طرف
اور نصب سبیل کا فعل مقدر کی جہت سے ہے کہ جسکی تفسیر یسرہ ہے اور بعد پیدا ہونے کے اسکی پرورش کیا یہانتک کہ جوان ہوا اور راستہ خیر اور شر کا اسکو بتلایا پس ایمان لایا وہ اپنی
جہالت سے اور یا یہ کہ انسان عام کو شامل ہے یعنی پھر راستہ ہدایت کا آسان کیا اسکے واسطے پس وہ انسان یا تو ایمان لایا بعد ہدایت کے یا کافر ہوا اپنی جہالت سے ثم اماتہ
پھر موت دی اسکو بعد گذرنے عمر کے فاقبرہ پس قبر میں رکھا اسکو ثم اذا شاء انشرہ پھر جس وقت چاہیگا خدا زندہ کریگا اسکو کہ وقت اسکا خدا تعالی کی مشیت
سے متعلق ہے اور مار ڈالنا بھی منقولات سے ہے کہ جسکے بعد حیات ابدی اور پانا لذتوں کا ہے اور قبر میں رکھنے سے حفاظت ہے درندوں سے بخلاف اور حیوانات کے کلا نہیں نہیں

یعنی یہ کہنا کہ قیامت کا اور خدا کی نعمتوں کا جو کہ دنیا میں دی ہیں انکار کرتا جاتا ہے یا کلا یعنی حقا ہے یعنی حق یہ کہ آدمی لَمَّا يَقْضِ نہیں ادا کیا ہے مَا أَمَرَهُ جو کچھ کہ حکم کیا ہے خدا نے اسکو کہ آدمی خدا تعالیٰ کے حقوق کے عہدے سے کسی حال میں باہر نہیں ہو سکتا ہے سو آدمی کہ آدمی تقصیر سے خالی نہیں ہے اور اب خدا تعالیٰ ان نعمتوں کا ذکر کرتا ہے کہ آدمی اپنی زندگی میں جسکا محتاج ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ پس چاہیے کہ نظر کرے آدمی عبرت کی آنکھ سے إِلَىٰ طَعَامِهِ طرف کھانے اپنے کے أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا تحقیق ہم نے گرایا پانی کو اوپر سے گرانا قطرہ قطرہ کر کے کہ کسی کو صدمہ نہ ہو ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ پھر پھاڑا ہم نے زمین کو شَقًّا پھاڑنا روئیدگی سے اور گھاس سے فَأَنبَتْنَا فِيهَا پس اگایا ہم نے بیچ اُس زمین کے حَبًّا دانہ کو اناج سے کہ جسکو آدمی کھاتا ہے مثل گندم اور جو کے وَعِنَبًا اور درخت انگور کو وَقَضْبًا اور ترکاری کو وَزَيْتُونًا اور درخت زیتون کو وَنَخْلًا اور کھجور درخت کو وَحَدَائِقَ غُلْبًا اور باغ گنجان درخت کثرت سے اور جمع کئے ہیں وَفَاكِهَةً اور میووں کو وَأَبًّا اور چارہ کو تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ ابوبکر سے اب کے معنی پوچھے گئے تو کہا کہ کونسا آسمان مجھ پر سایہ کریگا اور کونسی زمین مجھکو اٹھائیگی جس وقت کہ کہوں میں کتاب خدا میں وہ بات کہ جسکا مجھکو علم نہیں لیکن فاکہہ کے تو معنی کو میں جانتا ہوں اور اب کو نہیں جانتا اور عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا کہ کل آیتوں کے معنی جانتا ہوں لیکن اب کے معنی نہیں جانتا اور کہا کہ سنو اب کے معنی سے آگاہ ہیں اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ گھاس کو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ چیزیں جو تمہارے واسطے پیدا کی ہیں مَّتَاعًا لَّكُمْ واسطے فائدہ تمہارے کے ہیں متاعاً مفعول لہ واقع ہوا ہے یعنی واسطے فائدہ تمہارے کے وَلِأَنْعَامِكُمْ اور واسطے چارپاؤں تمہارے کے ہیں یہ چیزیں اسواسطے کہ بعضے تو ان میں سے آدمیوں کا کھانا ہے اور بعضے چارہ چارپاؤں کا اور اب بعد ذکر ان نعمتوں کے جو کہ دلالت کرتی ہیں خدا کی وجود پر اور اسکی قدرت پر ہر چیز کے کرنے پر کہ تم انکار کرتے تھے قیامت میں اٹھنے کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ پس جس وقت کہ آویگی کان پھوڑنے والی کہ وہ قیامت ہے اور کان پھوڑنے والی اسواسطے کہتے ہیں کہ صور پھونکا جائیگا ایسے کہ اُسکی آواز سخت ہوگی اور مراد اس سے وہ نفخہ دوسرا ہے اور جواب شرط کا محذوف ہے یعنی جس وقت آویگی وہ تو دیکھو گے تم ہولوں اور سختیوں کو يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ جس دن کہ بھاگیگا مرد مِنْ أَخِيهِ بھائی اپنے سے باوجود الفت اور مہربانی کے وَأُمِّهِ اور ماں اپنی سے باوجود کثرت حقوق کے کہ اسپر اسکے حقوق ہیں اور اسکو پرورش کیا ہے وَأَبِيهِ اور باپ اپنے سے باوجود کثرت شفقت اور محبت کے جو اسکے دیکھی ہے وَصَاحِبَتِهِ اور زوجہ اپنی سے کہ جو ہمیشہ اسکی مونس اور غمخوار رہی ہے وَبَنِيهِ اور بیٹوں اپنے سے باوجود نہایت شفقت کے

پھونکیگا جبکہ صور سرافیل نامدار
لرزہ ہو ہر زمین کو ایسا کہ الحذر
ہر قبر سے پہلے صور کا سنتے جو سنا
باہر نکلکے قبر سے دوڑیگا ناگہاں
وہ دن ہے ترش اور نہایت اداس ہے
بھاگیگا بھائی بھائی سے اور باپ سے پسر
اسدن کی سختیوں سے بہت خوف ہے مجھے

اس وقت ہی ہوجو قیامت ہو آشکار
اور یوں اڑینگے پہاڑ کہ جیسے اڑے غبار
شدت سے جسکی زور زبردست کی ہو ہار
میدان حشر کا کہ ہر نیک و بد شعار
ہولوں اور سختیوں سے جو ہے وہ نہار
زوجہ سے اور پسر سے کریگا ہر ایک فرار
کیا جانئے کہ کیسی مصیبت میں ہو گذار

زندہ کوئی رہیگا نہ باقی جہان میں
شمس و قمر سیاہ ہوں اور گر پڑیں نجوم
اور بعد اسکے وقت وہ پہونچیگا دوسرا
نکلینگے سب برہنہ نہ کچھ سایہ ہوئیگا
ہوگی خبر کسی کو کسی کی نہ ہول سے
ماں کی خبر پسر کو نہ ہوگی نہ باپ کی
صدقہ رسول پاک کی عترت کا اے خدا

ہر شخص فنا ہو بجز ذات کردگار
اور آسمان کے ٹکڑے ہوں پھٹکے کئی ہزار
مرنیکے بعد زندہ ہو ہر ایک جاندار
گرمی سے آفتاب کے دل کو نہو قرار
کام آئیگا کسی کے نہ اسدن عزیز و یار
ہر ایک کو اپنی جان کا ہے فکر بار بار
اسدن مجھی علی کے محبوں میں کر شمار

اور کہتے ہیں کہ اسواسطے ہر ایک اپنے یگانوں سے بھاگیگا کہ اپنے حال میں مشغول ہوگا اور یا اسواسطے کہ جانتا ہوگا کہ یہ ہمکو کچھ نفع نہ پہونچا سکیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ اسوقت سے بھاگیگا کہ یہ جفا کی حقیں تقصیر کی ہے جیسے انکا مطالبہ نکرے مثلاً بھائی کہے کہ کسواسطے تو نے اپنے مال میں سے میری یاری کی اور والدین کہیں کہ ہماری خدمت میں تقصیر کیوں کیا اور زوجہ کہے کہ کھانا حرام کا تو نے مجھکو کیوں کھلایا اور پسر کہے کہ حق وجہ کی تونے رعایت کیوں نکی اور اولاد کہیں کہ کیوں تو نے ہمکو تعلیم اور تربیت کی اور بعضے کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ مومن اپنے یگانوں کافر سے بھاگے اور بعضے فرماتے ہیں کہ ہابیل اپنے بھائی قابیل سے بھاگیگا اور اپنے باپ آزر سے ابراہیم بھاگیگا اور باپ سے بیٹا کہ حضرت نوح ہیں پرورش کیا تھا اور بیٹوں سے کہ وہ کو باپ کی جو ماں کہتے ہیں لکھا ہے حقیقت میں لوط اپنی زوجہ سے بھاگیگا اور نوح اپنی زوجہ اور بیٹے سے بھاگیگا لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ واسطے ہر مرد کے ان میں سے يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ اس دن ایک شان ہے کہ مشغول رکھیگا اسکو اور بے پروا کریگا اسکو اور آدمی کی طرف یا بالکل توجہ نہ ہوگی

روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے روز لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں میدان حشر میں جمع کیے جاوینگے بغیر ختنہ کیے ہوئے اور پسینا انکا انکی دہن میں جا کر کانوں تک پہنچیگا سودہ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ بعض آدمی بعض کو برہنہ دیکھیگا تو بڑی رسوائی ہوگی اور ہر ایک کے ستر پر دوسرے کی نظر نہ پڑیگی فرمایا کہ سب آدمی اپنے اپنے حال میں ایسا مشغول ہونگے کسیکو دوسرے کی حال کی خبر نہوگی اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ کتنے ہی منہ ہونگے اسروز مُّسْفِرَۃٌ روشن چمکتے ضَاحِکَۃٌ مُّسْتَبْشِرَۃٌ ہنستے خوش خوش ہوا بسبب خلاصی کے آتش جہنم سے اور بسبب داخل ہونے بہشت کو اور دیکھنے باغوں اور محلوں اور حور غلمان اور نہروں کے اور وہ لوگ مومنین خدا کے فرمانبردار ہونگے اور وجوہ کا مضاف محذوف ہے یعنی صاحب وجوہ کے ہنسنے والے خوش ہوتے ہونگے وَوُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ اور کتنے ہی منہ ہونگے اسروز اسطرح کہ عَلَیْہَا غَبَرَۃٌ اوپر انکے غبار ہوگا تَرْہَقُہَا ڈھانکی ہوگی قَتَرَۃٌ تاریکی اور سیاہی جسوقت آتش دوزخ کو اور طرح طرح کے عذاب دیکھینگے اُولٰٓئِکَ یہ لوگ کہ جنکے منہ گرد آلود اور سیاہ ہونگے ہُمُ الْکَفَرَۃُ وہی کفر کرنے والے الْفَجَرَۃُ بدکار نافرمان ہیں اور کہتے ہیں کہ منہ مومنین کے وضو کی علامت سے روشن ہونگے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ نماز شب پڑھنے سے روشن ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ جنکے قدم راہ خدا میں جہاد [illegible] انکے چہرے پُر نور اور انکے منہ روشن ہونگے اور جو لوگ کہ دنیا میں شہوات و لذات میں زندگانی کرتے تھے اور جہاد میں نہ گئے اور اپنے چہرے کو [illegible] محفوظ رکھا ہے اسروز منہ انکے گرد آلود ہونگے

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ اور اس سورہ کو سورۃ التکویر بھی کہتے ہیں اور مکہ میں یہ سورہ نازل ہوا ہے اور [illegible] اور ثواب اسکی پڑھنے کا پہلے اس سورہ عبس میں گذر گیا ہے اور ابوبکر نے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا سے عرض کی کہ یا رسول خدا حضرت بہت جلدی بوڑھے ہوگئے فرمایا کہ مجھکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کردیا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ جسوقت کہ آفتاب لپیٹا جاوے یعنی اسکی روشنی لپیٹی جاوے گی کہ روشنی کو اسکے نکال لیویں اور وہ سیاہ باقی رہجاوے اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کورت معرب ہے یعنی گور فارسی کا لفظ ہے اس سے اسکو بنایا ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ جسوقت آفتاب بیکار کیا جاوے وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ اور جسوقت ستارے دھندلے ہو جاویں اور روشنی انکی جاتی رہے اور کہتے ہیں کہ آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں کو دوزخ میں ڈالینگے کہ انکے پوجنے والے جانیں کہ یہ معبود ہونیکا استحقاق نہیں رکھتے وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ اور جسوقت کہ پہاڑ روانہ کیے جاویں جگہ سے اکھاڑ کر اور مثل غبار کے چورا چورا کر کے ہوا میں اڑائی جاویں وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور جسوقت کہ دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی جاویں یعنی بسبب گرفتاری نفس کے کوئی اونکی پروا نہ کرے کہ یہ وقت نتیجہ کو پہنچی ہیں کہ سب اپنے اپنے حال میں مشغول ہونگے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ اور جسوقت کہ جنگلی جانور اکٹھے کیے جاویں ایک جگہ اور کہتے ہیں کہ سب جانور اکٹھے کیے جاوینگے بدلا لینے کے واسطے ایک جانور کا دوسرے سے اور بعد اسکے خدا تعالی سبکو خاک کر دیگا وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جسوقت کہ دریا آگ کیے جاویں یعنی سب ایک ہوکر گرم کیے جاویں دوزخیوں کے عذاب کے واسطے اور کہتے ہیں کہ آفتاب اور ماہتاب اور ستارے دریا میں دوزخ کے ڈالے جاویں اور بعد اسکے ایک ہوا چلے کہ سب کو آگ کر دیوے اور پہلے اس سے جو دوزخ کی آگ میں ڈالینگے سو مقصود اس سے یہ ہے کہ آگ کے دریا میں انکو ڈالینگے اور کہتے ہیں کہ وہ دریا اپنے خون اور زخموں کے پانی سے ہونگے جو کہ دوزخیوں کے بدنوں سے جدا ہوکر اکٹھے ہونگے اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ وقت شروع ہونے قیامت کے آدمی بیچ بازاروں کے مشغول اپنے کاموں کے ہونگے ناگاہ دیکھیں کہ روشنی آفتاب کی دور ہوگئی اور وہ اسحال کو دیکھکر حیران ہونگے کہ آفتاب کیا ہوا ناگاہ ستارے گرنے لگیں اور اسی فکر میں ہیں کہ پہاڑ ہلنے لگیں اور مثل غبار کے ہوا میں اڑنے لگیں اور جن آدمیوں سے بھاگیں اور آدمی جنوں میں پناہ لیجاویں اور جانور سب آپس میں ملجاویں اور جن آدمیوں سے کہیں کہ ہم جاتے ہیں اور اس حادثہ کی خبر لاتے ہیں اور دریاؤں کو دیکھیں کہ آگ ہوکر جلتے ہیں اور شعلے مارتے ہیں اور اسی درمیان میں ناگہان آسمان پھٹ جاویں اور ایک ہوا پیدا ہو کہ سب کو ہلاک کریوے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وقت قائم ہونے قیامت کے یہ چھ علامتیں مذکور ہوئی ہیں دنیا میں پیدا ہونگی اور چھ دوسری آخرت میں ظاہر ہونگی اور وہ چھ یہ ہیں وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اور جسوقت کہ نفس جوڑ ملائے جاویں آپس میں ایک دوسرے کا نیک کا نیک کے ساتھ اور بد کا بد کے ساتھ اور یا ہر ایک کو انکے عمل کے ساتھ جمع کریں یا یہ کہ مومنین کو بہشت کی حوروں کے ساتھ اور دوزخیوں کو شیاطین کے ساتھ چنانچہ حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہشتی مومنین بہشت میں ملائے جاوینگے حوروں کے ساتھ اور دوزخی شیاطین کے ساتھ کہ ہمراہ ہر ایک آدمی کے ایک شیطان ہوگا وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ اور جسوقت کہ زندہ گور میں دفن کی گئی لڑکیاں سوال کی جاویں کہ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ساتھ کس گناہ کے قتل کی گئی ہیں اور اسکو صیغہ غائب سے جو بیان کیا ہے یہ بطور تہدید ہے اور یہ

سورۃ التکویر ۵ ع ۱

سوال اگرچہ ظاہر میں موؤدہ سے ہے لیکن حقیقت میں اسکے والدین سے اور فائدہ سوال کا موؤدہ سے یہ ہے کہ وہ جواب میں کہے کہ میں بے جرم مقتول ہوئی ہوں تاکہ موجب رسوائی انکی یا انکا باپ ہو
اور حجت ان پر لازم ہو اور یہ قائم مقام اس قول کے ہے کہ جیسے کہ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین یعنی تونے کہا تھا اے عیسیٰ آدمیوں کو کہ مقرر
کرو تم مجھکو اور میری ماں کو معبود اور عیسیٰ کہینگے کہ مجھکو اسکا علم نہیں اور یہ سوال عیسیٰ سے ہے اور اس میں جو توبیخ انکی قوم کی ہے اور ایسے ہی ان لڑکیوں کی بابت بھی توبیخ ہے
لڑکیوں سے سوال کرینگے اور عرب کی عادت یہ تھی کہ وہ اپنی غیرت کے گروہ دوسری قوم میں جا کر بیٹیاں کی یا مفلسی کی جہت سے انکو زندہ ہی زمین میں دفن کر دیتے تھے
اور کبھی ہیں جو کوئی نہ چاہتا تھا کہ دختر کو قتل کرے تو اسکے واسطے پشمینہ کا کرتا سیتا اور اسکو پہنا کر بھیڑ چرانے کو بھیجتا اور اگر چاہتا تھا کہ اسکو قتل کرے تو جب وہ چھ برس کی ہوتی تو اسکو
اچھی طرح رکھتا اور اسکی ماں سے کہتا کہ اسکو خوشبو سے معطر کر کہ اسکو اسکی نانی کے گھر لیجاتا ہوں اور صحرا میں ایک گڑھا کھود کر اس دختر کو اس گڑھے کے کنارہ پر
لیجا کر بٹھلاتا اور اس سے کہتا کہ اس کنویں میں نگاہ کر وہ جیسے ہی اس کنویں کو دیکھتی تو اسکی کمر میں ہاتھ مار کر اسکو گڑھے میں ڈال دیتا اور اسکو مٹی سے بھر دیتا اور ابن عباس سے روایت ہے
کہ جب بعض عورتوں کو حمل ہوتا تو وضع حمل کے دن ایک گڑھا کھود کر اسکے نزدیک بیٹھتی اگر دختر پیدا ہوتی تو اسکو اسی میں ڈال دیتی اور بیٹا ہوتا تو اسکو زندہ رکھتی اور کہتے
ہیں کہ ایک شخص قیس بن عاصم نے حضرت رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ میں نے ایام جاہلیت میں اپنی آٹھ دختروں کو زندہ گور میں دفن کیا ہے تو اسکا کفارہ کیا ہو فرمایا کہ ہر ایک کے بدلے ایک بندہ کو آزاد کر
اسنے کہا کہ میرے پاس بندہ نہیں ہے لیکن اونٹ میرے پاس ہیں فرمایا کہ ہر ایک کے بدلے ایک اونٹ قربانی کر **واذا الصحف نشرت** اور جبکہ
نامہ اعمال کہ وقت مرنے کے لپیٹے گئے تھے پھیلائے جاوینگے نزد حساب کے تاکہ اعمال انکے ظاہر ہوں اور [illegible] اعمال کی انکے اچھا ہو اور کہتے ہیں کہ
رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ آدمی ننگے بدن اور ننگے پاؤں قبروں سے اٹھینگے ام سلمہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا حال ہوگا فرمایا کہ اے ام سلمہ آدمی اپنے حال میں
ایسے مشغول ہونگے کہ غیر کی طرف نظر نہ کرینگے پوچھا کہ کیا شغل ہوگا فرمایا کہ نامہ اعمال کا پھیلانا اور انکو پڑھنا اور لکھا ہوا ہوگا
ہر ایک چھوٹی بڑی بات کہ عمل ہوگا تو وہ بھی اس میں ہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ قیامت کے روز صحیفے اعمال کے انکے ہاتھوں میں اڑینگے اور
لکھا ہوگا کہ فلاں بن فلاں کا یہ صحیفہ ہے مومن کا دہنے ہاتھ میں آئیگا اور کافر کا بائیں ہاتھ میں **واذا السماء کشطت**
اور جبکہ آسمان کھینچا جاویگا جیسے پوست حیوان کا کھینچا جاتا ہے **واذا الجحیم سعرت** اور جبکہ دوزخ دہکایا جاوے
اور حفص نے سعرت کو تشدید سے پڑھا ہے اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے بھی تشدید سے پڑھا ہے اور باقیوں نے تخفیف سے پڑھا ہے
ابن عامر نے تخفیف سے پڑھا ہے اور باقیوں نے تشدید سے اور ابو جعفر نے بھی تشدید سے پڑھا ہے اور کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ غضب الٰہی سے
ہوگا اور گنہگاروں پر **واذا الجنة ازلفت** اور جبکہ بہشت نزدیک کیا جاویگا پرہیزگاروں کے واسطے تو اس وقت
علمت نفس ما احضرت جانیگا ہر نفس جو حاضر کیا ہے خیر کو یا شر کو اور خیر و شر کی جزا پاوینگے
ہوگا کہ یہ نیکیوں کی تھی **فلا اقسم بالخنس** پس قسم کھاتا ہوں میں ستاروں کی جو پیچھے ہٹنے والے ہیں **الجوار الکنس**
چلنے والے ہیں [illegible] ہو جانے والے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ پانچ ستارے ہیں زحل اور مشتری اور مریخ اور زہرہ اور عطارد
کہ ہمراہ آفتاب اور ماہتاب کے چلتے ہیں [illegible] اور جب آفتاب کی روشنی میں چھپ جاتے ہیں تو پوشیدہ ہو جاتے ہیں
ہیں **واللیل اذا عسعس** اور قسم ہے رات کی جب کہ تاریکی اسکی آگے آوے **والصبح اذا تنفس** اور قسم ہے صبح کی جب کہ دم لے
یعنی روشن ہو اور روشنی اسکی پھیل جاوے اور کہتے ہیں کہ مراد دم لینے سے طلوع ہونا ہے اور جواب قسم کا یہ ہے کہ **انہ لقول رسول**
کریم تحقیق قرآن کلام ہے رسول بزرگ کا یعنی جبرئیل کا اور نسبت قول کی جبرئیل کی طرف یہ ہے کہ اسنے اسکو پہنچایا ہے اور حال یہ ہے کہ قرآن کلام خدا کا ہے
اور جبرئیل پیغام پہنچانے والے ہیں [illegible] جبرئیل کا وصف بیان کرتا ہے کہ **ذی قوة** صاحب قوت کا ہے جبرئیل کہ لوط کی قوم کے
شہروں کو زمین سے اکھاڑ کر آسمان تک لے گیا اور الٹ دیا **عند ذی العرش مکین** نزدیک صاحب عرش کے مرتبہ والا ہے
مطاع ثم فرمانبرداری کیا گیا ہے وہاں [illegible] فرشتوں کے [illegible] دروازہ بہشت کا کھولو تو کھولا جاتا ہے

انہوں نے کہہ دیا اور رسول خدا بہشت میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ اَمِیْنٍ امانت دار ہے جبرئیل کہ وحی پہنچانے میں کبھی کمی یا زیادتی نہیں کی ہے بلکہ جو کچھ کہ خدا تعالیٰ فرماتا
وہی پہنچاتا ہے اور روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا نے جبرئیل سے فرمایا کہ کیا خوب تعریف تیری خدا نے کی ہے ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین قوت تیری کیا ہے
اور امانت تیری کیا ہے کہا کہ قوت میری وہ ہے کہ مجھکو حکم ہوا لوط کی قوم کے شہروں کو خراب کرنے کا اور وہ چار شہر تھے اور ہر شہر میں چار لاکھ مرد سوائے لڑکوں اور بچوں کے تھے ان شہروں کو
نیچے ساتویں زمین کے نیچے سے اکھاڑا اور آسمان پر اٹھا لے گیا یہانتک کہ ان شہروں کے مرغوں اور کتوں کی آواز آسمان کے فرشتوں نے سنی پس انکو الٹ دیا اور امانت
میری یہ ہے کہ میں کسی چیز کا حکم نہیں کیا گیا ہوں کہ تجاوز اس سے کیا ہو اور کمی یا زیادتی اس کی ہو اور بعضے مفسرین کہتے ہیں کہ مراد رسول سے وہ حضرت ہیں
اور یہ سب صفتیں ان حضرت کی ہیں اور ابتک فرشتہ کی طرف خطاب تھا اب کہ وَمَا صَاحِبُکُمْ اور نہیں ہے صاحب تمہارا کہ وہ محمد ہیں اور انکو طرف حق کی بلاتا ہے بِمَجْنُوْنٍ
دیوانہ کہ عقل میں اسکی فرق آگیا ہو اور حق اور باطل اور بھلائی اور برائی میں فرق نکر سکتا ہو اور یہ کلام بھی جواب ہے قسم کا یعنی قسم ان چیزوں کی کہ قرآن
قول ہے کہ جبرئیل کے وسیلہ سے آیا ہے اور نہیں ہے صاحب تمہارا دیوانہ جیسے کفار گمان کرتے ہیں بلکہ کل آدمیوں سے زیادہ عقلمند ہے وَلَقَدْ رَاٰهُ اور البتہ تحقیق
دیکھا پیغمبر نے ان جبرئیل کو انکی صورت اصلی میں بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ بیچ کنارہ آسمان کے کہ ظاہر اور روشن ہے یعنی تمام ... اور زیادہ اور ذکر اسکا
اس طرح ہے کہ رسول خدا نے جبرئیل سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تجھکو اس ہیئت پر دیکھوں کہ جس ہیئت پر تو آسمان میں ہے جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ ... دیکھنے کی ...
حضرت نے فرمایا کہ دیکھا چاہتا ہوں کہا کہ کہاں دیکھو گے حضرت نے فرمایا ابطح میں کہا کہ وہاں یہ سما نہ سکے گا فرمایا کہ منیٰ میں کہا کہ وہ بھی تنگ ہے پھر فرمایا کہ عرفات میں کہا کہ وہاں ...
دکھلا سکتا ہوں پس وعدہ کیا روز رسول خدا کوہ حرا پر جا بیٹھے جبرئیل کوہ عرفات کی طرف آئے عجب ہیبت سے اور دیکھا کہ تمام روئے زمین کو پوشیدہ کر لیا اور پر
مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوا اور سر انکا آسمان پر تھا اور پاؤں ساتویں زمین میں تھے رسول خدا نے جو اس ہیئت سے دیکھا تو بیہوش ہو کر گر پڑے جبرئیل اسی صورت
کے جو ہمیشہ حضرت کی پاس آتے تھے صورت ہو کر آئے اور حضرت کے پاس بیٹھ کے حضرت کو اپنے پروں میں لیا حضرت ہوش میں آئے اور جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ
میں کچھ بہت بڑا دکھلائی دیا اگر میکائیل کو دیکھو تو کیا حال ہو کہ سر انکا مجھسے بڑا ہے اور شانہ انکا زیر عرش ہے اور پاؤں انکے تحت الثریٰ میں ہیں اور عرش
عظیم اسکے شانہ پر ہے اور باوجود اسقدر بزرگ ہونے کے خوف خدا سے مثل چڑیا کے ہو جاتا ہے اور اب خدا تعالیٰ پیغمبر اپنے کا اور قرآن کا وصف بیان کرتا ہے کہ وَمَا ھُوَ
اور نہیں ہے وہ پیغمبر عَلَی الْغَیْبِ اوپر غیب کے یعنی جو کچھ کہ وحی پہنچی ہے اسپر وہ نہیں ہے بِضَنِیْنٍ بخل کرنیوالا کہ اسکو وحی تعلیم نکرے اور اسکو
پوشیدہ رکھے وَمَا ھُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ اور نہیں ہے وہ قرآن سخن شیطان راندہ گئے کا اور ہانکے گئے کا آسمان سے یعنی یہ کلام
وہ نہیں ہے کہ جسکو شیاطین چوری سے ملائکہ سے سنکر کاہنوں سے جا کہیں اور یہ خطاب کفار کی طرف ہے کہ وہ قرآن کو کہانت اور جادو کہتے تھے اسکا خدا
انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے فَاَیْنَ تَذْھَبُوْنَ پس کہاں جاتے ہو تم اور ایسے سخن درست اور حق کو نہیں مانتے ہو تم اور اس سے منہ پھیرتے ہو
اور باوجود اسکی حق ہونے کے اسکو کہانت اور جادو کہتے ہو اِنْ ھُوَ نہیں ہے وہ قرآن اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ مگر نصیحت واسطے عالموں کے لوگوں کے
لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ واسطے اس شخص کے کہ چاہے تم میں سے اَنْ یَّسْتَقِیْمَ یہ کہ سیدھا ہو راہ خدا میں اور حق کی پیروی کرے وَمَا تَشَآءُوْنَ اور
نہیں چاہتے ہو تم راستی اور ہدایت کو اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ مگر یہ کہ چاہے خدا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پروردگار عالموں کا کہ تم پر جبر اور زبردستی کرے
ایمان کیواسطے یعنی تم اپنے اختیار سے ایمان نہ لاؤ گے مگر یہ کہ مشیت خدا متعلق ہو تمہارے ناچار کرنے پر اور تمکو مجبور کر دے لیکن اس طرح کا ایمان خلاف تکلیف کے ہے
اور پسندیدہ نہیں ہے سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ یہ سورہ مکی ہے اور اسکو سورۃ انفطار کہتے ہیں اور انیس آیتیں اس میں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو
کوئی اس سورت کو اور سورہ اذا السماء انشقت کو نماز فرض میں پڑھے یا نماز نافلہ میں پڑھے کوئی حجاب اسکو رحمت خدا سے مانع نہ ہو اور ہمیشہ وہ رحمت خدا میں
نظر کرے اور خدا تعالیٰ ہمیشہ اسپر نظر رحمت کرے جبتک کہ وہ آدمی حساب سے فارغ ہوں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ جس وقت
آسمان پھٹ جاوے وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ اور جس وقت ستارے گر پڑیں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ اول ستاروں سے نور کو دور کریں اور بعد اسکے
انکو گرا دیویں اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہے کہ ستارے مثل قندیلوں کے نور کی زنجیروں میں بندھے ہوئے لٹکتے ہیں اور وہ زنجیریں ملائکہ کے ہاتھوں میں ہیں جس وقت کہ اول صور پھونکا

سورۃ الانفطار

ملائکہ مرجائیں گے یعنی زنجیریں انکی ہاتھوں سے چھوٹ جائیں گی اور ستارے زمین پر گر پڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ اور جس وقت دریا میں جاری کئے جائیں اسطرح کہ جو
چیز کہ انکے بیچ میں حائل ہے یعنی پردہ وہ اٹھا لیجائے وہ سب آپس میں ملکر ایک ہوجائیں خواہ شیریں ہوں و سیاہ ہوں خواہ شور ہوں سب آپس میں ملجائینگے
وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ اور جس وقت قبریں الٹ پلٹ کیجائیں اسطرح کہ اسکے باطن کو ظاہر کر دیں یہانتک کہ جو مردہ وغیرہ کہ انمیں مدفون ہیں زمین سے
باہر ہوجائیں اور پھر سب مردے وغیرہ زندہ ہوجائیں اور جواب شرطوں کا یہ ہے کہ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ جانیگا ہر نفس جو کچھ کہ آگے بھیجا اسنے نیکی
یا بدی کو وَاَخَّرَتْ اور جو کچھ کہ پیچھے چھوڑا ہے تو یہ کہ یا اسکا ترک کیا ہو گویا کہ طریقہ نیک یا بد کہ پیچھے اپنے چھوڑا ہے کہ آدمی اسپر عمل کرتے ہیں پس انکو
عمل کرنیوالوں کا سا ثواب اسکو ملیگا اور عمل کرنیوالوں کے ثواب میں سے کچھ کم نہوگا اگر نیک طریقہ پیچھے اپنے چھوڑا ہے اور اگر بد طریقہ پیچھے اپنے چھوڑا ہے تو عمل کرنیوالوں کا
سا عذاب اسکو ہوگا بدون اسکے کہ اسکے عذاب میں سے کچھ کم ہو اور اب خدا تعالی آدمی کیطرف خطاب کرتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اے آدمی مَا
غَرَّكَ کس چیز نے فریب دیا تجھکو بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ساتھ پروردگار تیرے کے کہ کریم ہے کہ کریم جانکر تو نے جرأت کی گناہ کرنے میں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی
کہ شیطان اسکو فریب دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ چاہے کر اسواسطے کہ پروردگار تیرا کریم ہے کسیکو عذاب نکریگا اور عذاب کرنے میں جلدی نکریگا اور آیت دلالت
کرتی ہے اس امر پر کہ آدمی خدا کے کرم اور رحم پر تکیہ کرکے گناہ نکرے اور سید اصحاب نے وقت تلاوت اس آیت کے فرمایا کہ فریب دیا اسکو جہالت اسکی نے اور کہتے
ہیں کہ یہ آیت ابی الاشیر کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ شخص سید محمد علیہ السلام کو آزار پہنچاتا تھا اور عذاب اسکو نہ پہنچتا تھا وہ خدا کی عبادت سے مغرور
ہو گیا تھا اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ پیغام سب آدمیوں کے واسطے ہے یعنی اے آدمی کس چیز نے تجھکو فریب دیا کہ تو نے خدا کی نافرمانی کی اور گناہ کرنے پر
دلیر ہو گیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ قیامت کے روز حق تعالی ہر ایک بندہ کو خطاب کر کے کہیگا کہ کس چیز نے تجھکو فریب دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ حق تعالی
نے اپنے ناموں میں سے کریم کا ذکر کیا ہے اور کسی نام کا ذکر کیا ہے گویا کہ یہ تعلیم ہے بندہ کو کہ جس وقت خدا پوچھے کہ کسنے فریب دیا تجھکو تو وہ جواب میں
کہے کہ فریفتہ کیا مجھکو کرم تیرے نے اور کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے غلام اپنے کو آواز دی اور وہ باوجودیکہ سنتا تھا لیکن جواب نہیں دیتا تھا حضرت امیر
نے ہنسکے فرمایا کہ اے غلام تو سنتا تھا اور جواب کیوں نہیں دیتا تھا کہا کہ تمہارے حلم پر مجھکو اعتماد تھا اور عذاب سے تمہارے بے خوف تھا اسواسطے جواب نہیں
دیتا تھا جناب امیر کو جواب اسکا خوش معلوم ہوا اسکو آزاد کر دیا حاصل یہ ہے کہ خدا تعالی قیامت کے روز بندہ سے کہیگا کہ کس چیز نے تجھکو فریب دیا ساتھ پروردگار
تیرے کے الَّذِیْ خَلَقَكَ کہ پیدا کیا تجھکو جس وقت کہ کچھ نہ تھا فَسَوّٰىكَ پس درست کیا تجھکو تمام عضو تیرے بنا کر اور کوئی نقصان اور عیب
تیرے بدن میں نہیں رکھا فَعَدَلَكَ پس برابر کیا تجھکو اور مناسب رکھا تیرے عضو کو پیدا کرنے میں کچھ کوئی تفاوت جو کہ نہیں باقی نہ رکھا یہانتک کہ ایک ہاتھ کو دراز
اور دوسرے کو کوتاہ نکیا اور ایک آنکھ کو بڑا اور دوسری کو چھوٹا نکیا اور بعضے عضو کو سیاہ اور بعضی کو سفید نکیا اور اسیطرح سب عضو کو درست اور مناسب بنایا فِیْۤ اَیِّ
صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ بیچ جس صورت کے چاہا آ بینا یعنی خدا تعالی نے جس صورت میں کہ چاہا رَكَّبَكَ ترکیب دی تجھکو اور تیرے عضو کو آپس میں ملایا
جسطرح سے کہ حکمت اسکی تقاضا کرتی تھی مشابہ باپ کے یا ماں کے یا چچا یا ماموں کے پیدا کیا اور مرد بنایا یا عورت بنایا اور دراز قد بنایا یا کوتاہ قد بنایا اور حضرت
امام رضا علیہ السلام فرمایا ہے کہ جس وقت نطفہ عورت کی شکم میں قرار پکڑتا ہے تو خدا تعالی آدم اور حوا تک جو مشابہت کہ مرد اور عورت کے درمیان ہوتی ہے اسکو
جمع کرتا ہے اور اسکو اس مشابہت پر پیدا کرتا ہے کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ یعنی جو کچھ کہ درمیان تیرے اور آدم کے تھا
ہے اسکے موافق جس صورت میں چاہا پیدا کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ جس صورت میں چاہے تجھکو پیدا کرے اگر چاہے انسان کی صورت میں پیدا کرے اور اگر چاہے گدھے کی صورت میں
اور اگر چاہے بندر کی صورت میں اور حضرت صادق علیہ السلام بھی فرماتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو تجھکو اس صورت کے سوا کسی صورت میں پیدا کرتا یعنی خدا تعالی قادر ہے جس صورت میں چاہے
پیدا کرے حیوانوں کی صورت میں سے لیکن تجھکو اپنے فضل عام سے نیک صورت پر پیدا کیا کہ وہ صورت انسانی ہے كَلَّا نہیں یعنی ایسا نہیں ہے کہ تمکو کرم اور
فضل سے دھوکا ہو کر کے گناہ اور کفر کرنا چاہیے یعنی چاہیے کہ اسکے کرم پر فریفتہ نہو اور گناہ سے باز رہو کہ کرم اور فضل اسکا موجب شکر اور طاعت کرنے کا ہے نہ کفر اور
گناہ کرنے کا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ بلکہ جھٹلاتے ہو تم اور تکذیب کرتے ہو ساتھ روز جزا کے سبب اپنی جہالت اور فریب شیطان کے اسکا انکار کرتے ہو اور اسکو اعمال کی

جزا ملیگی اور ثواب و عذاب سے کچھ نہیں ہے اور یا کہ جھٹلاتے ہو تم دین اسلام کو کہ وہ بتاتا ہے کہ تم پر نفس مجرم ہو گناہ اور کفر کے سبب سے وَاِنَّ عَلَیْکُمْ اور تحقیق کہ تم پر ہمارے
یعنی تمہارے قولوں اور فعلوں کے لکھنے پر لَحٰفِظِیْنَ البتہ نگہبان ہیں ملائکہ کِرَامًا بزرگ نزدیک خدا کے کَاتِبِیْنَ لکھنے والے تمہارے قولوں اور فعلوں کو
تمہارے اعمال کے نامہ میں کہ وہ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ جانتے ہیں جو کچھ کہ کرتے ہو تم نیکی یا بدی کو یعنی تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو اور حساب کے حال کو سہل
جانتے ہو اور حال یہ ہے کہ اعمال کے لکھنے والے تمہارے سب حال کو لکھتے ہیں تاکہ قیامت کے روز تم کو جزا دی جاوے اور حدیث میں آیا ہے کہ جس وقت بندہ نیکی کرتا ہے تو وہ فرشتہ
دست راست کا خوش ہوتا ہے اور حال اسکو لکھتا ہے اور ایک کی جگہ دس لکھتا ہے اگر بندہ گناہ کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے ... ہوتے ہیں اور فرشتہ دست چپ کا
ارادہ کرتا ہے کہ اسکو لکھے لیکن فرشتہ دست راست کا اسکو کہتا ہے کہ ٹھہر جا سات ساعت تک مہلت دیتا ہے اور اسکی بدی نہیں لکھتا ہے شاید کہ پشیمان ہو
اس گناہ سے اور توبہ کرے ... پشیمان نہ ہوا تو بدی کو لکھ لیتا ہے ... اتنا کہ توبہ کو یاد کیا اِنَّ الْاَبْرَارَ تحقیق
نیک آدمی اور فرمانبردار خدا کے لَفِیْ نَعِیْمٍ البتہ بہشت میں ہوں گے وَاِنَّ الْفُجَّارَ اور تحقیق بدکام گنہگار آدمی اور قیامت کے جھٹلانے والے کافر
لَفِیْ جَحِیْمٍ البتہ دوزخ میں ہوں گے ... بیان ہے ... کے اعمال کو لکھتے ہیں یَّصْلَوْنَهَا داخل ہوں گے وہ اس میں
یَوْمَ الدِّیْنِ دن جزا کے یعنی قیامت کے روز ... دوزخ میں داخل ہوں گے وَمَا هُمْ عَنْهَا اور نہیں ہیں وہ اس سے بِغَآئِبِیْنَ
غائب ہونے والے ... ہمیشہ اس میں رہیں گے ... کافر ... گنہگار ...
نکالے جاویں گے ... دوزخ ... وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے جتلایا تجھ کو یعنی کیا جانا تو نے کہ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ
دن جزا کا ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ پھر کس چیز نے جتلایا تجھ کو کہ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ کیا ہے دن جزا کا ... واسطے ... کے فرمایا ...
... کوئی نہیں جانتا ہے اور بعضے کہتے ہیں ... کیا جانے تو کہ روز جزا ... واسطے ہیں اور کیا عذاب ... واسطے ان
یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ جس دن کہ نہ مالک ہوگا کوئی نفس لِّنَفْسٍ واسطے کسی نفس کے شَیْـًٔا کسی چیز کو ... فائدہ ... پہنچا سکے یا ضرر کو
دور کر سکے وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اور حکم ہوگا اس دن واسطے خدا کے ... ثواب و عذاب ... جسکو چاہے بخشے اور جسکو چاہے ...
شفاعت کا ... اور ... شفاعت ... اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ... فرمایا ہے کہ ...
... قیامت کا روز ہوگا ... کوئی حاکم ہوگا ... خدا ... اور سب حکم ... کوئی حکم ... باقی
نہ رہیگا سوائے خدا کے ... سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِیْنَ
مکی ہے اور اسکو سورہ تطفیف بھی کہتے ہیں اور بعضے ... مدنی کہتے ہیں ... چھتیس آیتیں ہیں ... حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ وَیْل
لِلْمُطَفِّفِیْنَ پڑھے حق تعالیٰ قیامت کے دن اسکو آتش دوزخ سے امن میں رکھے گا ... آتش جہنم ... داخل نہ ہوگا اور قیامت کے
حساب سے ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتے ہیں کہ مدینہ کے آدمی پیمانہ اور وزن میں بہت خیانت کرتے تھے ...
جب رسول خدا صلعم مکہ سے ہجرت کر کے طرف مدینہ کے روانہ ہوئے ... یہ سورہ نازل ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک شخص کہ نام اسکا ... تھا دو
پیمانہ رکھتا تھا ایک بڑا اور ایک چھوٹا بڑے سے خریدتا تھا اور چھوٹے سے بیچتا تھا حق تعالیٰ نے اسکی شان میں یہ آیت نازل کی کہ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ
خرابی ہے ... یعنی ... کم دینے والوں کے پیمانہ اور وزن میں الَّذِیْنَ وہ لوگ ہیں
کہ جو ... اِذَا اکْتَالُوْا جب کہ لیتے ہیں پیمانہ سے عَلَی النَّاسِ اوپر لوگوں کے ... یَسْتَوْفُوْنَ پورا
لیتے ہیں وَاِذَا كَالُوْهُمْ اور جب کہ پیمانہ دیتے ہیں ان کو اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یا تول کر دیتے ہیں انکو یُخْسِرُوْنَ کمی کرتے ہیں اور کم ...
... اصل میں کالوا لهم اور وزنوا لهم ہے حرف جار ... حذف کر کے ضمیر کو فعل سے متصل کر دیا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
ویل ... دوزخ ... نام ہے ... دوسری ... فرمایا ہے ... نازل کیا گیا ... کم دینے والوں ... واسطے ... نام

ربع ۱۹ ع

سورۃ التطفیف

رکھا ہی بیشک کافر چنانچہ فرمایا کہ ویل للذین کفروا من مشہد یوم عظیم اور منقول ہی کہ مدینہ کے لوگ حضرت کے آنے سے پہلے کم دینے کی عادت رکھتے تھے جب یہ سورہ
نازل ہوا تو رسولخدا صلعم بازار میں تشریف لائے اور ان لوگوں کے روبرو یہ سورہ پڑھا اور فرمایا کہ پانچ خصلتیں ہیں پانچ مصیبتوں میں مبتلا کرتی ہیں لوگوں نے پوچھا کہ
یا رسولخدا وہ خصلتیں کونسی ہیں فرمایا کہ جو کوئی قوم عہد کو توڑے اسپر خدا تعالی انکے دشمنوں کو غالب کرے اور جو قوم کہ حکم کریں بغیر اسکے کہ خدا نے
حکم نازل کیا ہی خدا تعالی فقیری اور درویشی انمیں ظاہر کرے اور جس قوم میں فاحشہ اور بدکاری پیدا ہو اس قوم میں موت کثرت سے ہو اور جو قوم کہ کم تولا کرے اور ناپ میں کمی
کی عادت کرے اس قوم کو خدا تعالی کھیتیوں اور غلوں کی پیداوار سے محروم رکھے اور قحط اور گرانی نرخ میں گرفتار کرے اور جو گروہ کہ زکوٰۃ کو نہ دیوے خدا تعالی باران
رحمت کو انپر منع کرے اور منقول ہی کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام ہر بار کوفہ کے بازار میں تشریف لاتے اور فرماتے کہ یا ایہا
الناس اتقوا اللہ و اوفوا الکیل والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاءہم ولا تعثوا فی الارض مفسدین یعنی خدا تعالی فرماتا ہی کہ اے آدمیو ڈرو تم
خدا سے اور پورا کرو تم پیمانہ اور ترازو کو ساتھ انصاف کے اور نہ کم دو تم آدمیوں کو چیزیں انکی اور نہ پھرو تم زمین میں فساد کرتے ہوئے اور ایک روز بازار میں ایک کو دیکھا کہ
زعفران کو تولتا ہی اور ترازو کا پلہ جس میں زعفران تھا اسکو نیچے کو جھکا دیتا تھا یعنی زیادہ کرکے دیتا تھا حضرت نے فرمایا کہ ترازو اور [illegible] درست نہیں حضرت نے
زعفران کو پلڑے میں سے گرادیا اور فرمایا کہ پہلے ترازو کو درست کر اور بعد اسکے اگر چاہے تو زیادہ کر کیونکہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی ناپ اور تول میں
چوری اور خیانت کرے کل قیامت کو دوزخ کی تہ میں ڈالینگے اور اسکو دو پہاڑ آتش کے درمیان بٹھا کر کہینگے کہ ان پہاڑوں کو ناپ اور تول تو وہ شخص
اسی عمل میں گرفتار رہیگا اور اب خدا تعالی ان لوگوں کی غفلت سے تعجب کر کے فرماتا ہی کہ الا یظن کیا نہیں گمان کرتے ہیں اولئک وہ لوگ
کم دینے والے اور زیادہ لینے والے اور تولنے میں انہم مبعوثون تحقیق وہ اٹھائے جائینگے زندہ کرکے لیوم عظیم واسطے دن بڑے کے
وہ روز قیامت ہے اور اگرچہ کوئی گمان اس روز کے واقع ہونیکا رکھتا ہو تو وہ ایسے فعلوں کی جرات نکرے [illegible] اور بعضے کہتے ہیں کہ
یہ بھی ظن یقین کے معنی میں ہے اور وہ لوگ اٹھائے جائینگے یوم یقوم الناس جس دن کھڑے ہونگے آدمی لرب العالمین واسطے حکم
پروردگار عالموں کے یعنی جناب کے حکم پہنچنے [illegible] اور کہتے ہیں کہ اس مقام میں تین سو برس کھڑے رہینگے کسیکو قدرت بات کرنیکی نہوگی یہاں تک کہ جناب
رسولخدا باذن پروردگار شفاعت کرینگے اور خلقت کو اس مقام سے حساب کی جگہ میں لے جائینگے اور یہ شفاعت کبری ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ جس دن کھڑے ہونگے آدمی
اٹھ کر قبروں سے واسطے حکم پروردگار عالموں کے اور جزا اور سزا کے اور مشہور یہ ہی کہ کفار تین سو برس کھڑے رہینگے کہ اس میں کوئی حکم خدا کی طرف سے انکو نہ پہنچیگا اور
کوئی طاقت بات کرنیکی نرکھیگا اور مومن پر اتنا آسان ہوگا جیسے ایک نماز فرض کہ ادا کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ درازی روز قیامت کی
اور غم اور رنج اس روز کا مومن پر اس قدر ہوگا جیسے کوئی گرمی کے موسم میں روزہ رکھے اور [illegible]
غروب آفتاب تک پس اس روز روزہ دار کی مثل اسکو قیامت کا روز معلوم ہوگا اور منقول ہے کہ قیامت کے روز لوگوں کو کھڑا رکھینگے اور وقت کھڑے ہونیکے اسقدر انکو
پسینا جاری ہوگا کہ نصف کان تک پہنچیگا وہ اپنے پسینے میں [illegible] اور مقداد [illegible] کہتا ہے کہ میں نے رسولخدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ قیامت کے روز آفتاب
لوگوں کے سروں کے اوپر ایک میل یا دو میل رہیگا [illegible] کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میل سے مسافت زمین کی مراد ہے یا سلائی سرمہ کی [illegible]
اور بطریق پسینے کے انکے بدنوں سے جاری ہوگا اور بقدر اعمال کے ہوگا وہ پسینا بعضے کے تو پاؤں کے ٹخنے تک پہنچے اور بعضے کے مثل لگام کے منہ تک پہنچیگا کلا ہرگز
نہیں یعنی ایسا نہ کرنا چاہئے کہ کم تولو اور قیامت کے روز اور حساب سے غافل ہو ان کتاب الفجار تحقیق کتاب بدکاروں کی یعنی نوشتہ انکے اعمال کا
کہ جسمیں انکے اعمال لکھے ہوئے ہیں لفی سجین البتہ بیچ سجین کے ہی اور کہتے ہیں کہ سجین ایک مقام ہے [illegible] کافروں اور فاجروں کے اعمال کے دفتر جمع
ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں تحقیق لکھا گیا ہی [illegible] کتاب انکی [illegible] سجین [illegible] اور وہ ساتویں زمین [illegible] اور قول ابن عباس [illegible]
اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ سجین ساتویں زمین ہے اور علیین ساتواں آسمان ہے اور [illegible] اپنی تفسیر میں [illegible] لکھا ہی [illegible]
عذاب کی جگہ سجین میں ہے اور منقول ہی کہ ارواح مومنین کے اور اعمال انکے آسمان پر چڑھتے ہیں [illegible] اور دروازے آسمان کے [illegible] کافروں کی [illegible]

آسمان کے ایک ایک دروازے پر لیجاتا ہے اور کہا جاوے گا کہ اسکو سجین میں لیجاؤ وہ ایک صخرہ ہے حضرموت میں کہ جسکو پشت برہوت کہتے ہیں اور کعب الاحبار سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ
توریت میں میں نے دیکھا ہے کہ سجین نام ایک لوح کا ہے ساتویں زمین میں نیچے تمام شیاطین جن اور انس کے ہیں لکھے ہوئے ان کے اعمال کفار کو آسمان پر جانے سے
بند کرتے ہیں تو انکو سجین میں جگہ دیتے ہیں اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ کتاب انکے اعمال کی یہاں لکھی جاتی ہے وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ اور کس چیز نے جتلایا
تجھکو کہ کیا ہے سجین یعنی یہ امر ایسا ہے نہیں کہ تو یا قوم تیری اسکو جانتی ہو كِتَابٌ مَرْقُومٌ ایک کتاب ہے لکھی گئی یا مجمل کتاب ہے کہ حرف اسکے ظاہر
اور روشن ہیں یا ایک علامت کے ساتھ نشان کیا گیا ہے کہ جو کوئی اسکو دیکھے تو جانے کہ اسمیں خیر نہیں ہے اور مجمع البیان میں لکھا ہے کہ کتاب مرقوم
تفسیر سجین کی نہیں ہے سوا اسکے کہ سجین کتاب مرقوم کی نہیں بلکہ وہ تفسیر اُس کتاب کی ہے کہ جو اِنَّ کِتَابَ الفُجَّارِ میں کتاب ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ اِنَّ کِتَابَ الفجار
کتاب مرقوم اور بیضاوی میں لکھا ہے کہ وما ادراک ما سجین میں سجین کا مضاف محذوف ہے یعنی ما ادراک ما کتاب سجین کتاب مرقوم اور معنی اسکے یہ ہیں کہ اور
کس چیز نے جتلایا تجھکو کہ کیا ہے کتاب سجین کی کتاب ہے لکھی گئی وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ اور وائے ہے مراد اور عذاب سخت ہے لِلْمُكَذِّبِينَ واسطے جھٹلانے
والوں کے الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں اور تکذیب کرتے ہیں بِيَوْمِ الدِّينِ ساتھ دن جزا کے وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ اور نہیں تکذیب
کرتا ہے ساتھ اس دن کے إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ مگر ہر ستمگار حد سے گذر جانے والا حق سے طرف باطل کے أَثِيمٍ گنہگار بہت گناہ کرنے والا اتباع شہوات نفس کی پیروی
کرنے والا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ جب پڑھی جاتی ہیں اوپر اسکے آيَاتُنَا آیتیں ہماری قَالَ کہتا ہے کہ یہ آیتیں قرآن کی جو محمد صلعم پڑھتا ہے
أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ پہلے لوگوں کی ہیں کہ جو کچھ وہ لکھ گئے ہیں اسکے کچھ اصل نہیں ہے پس وقت کہ اسکی یہ حالت عناد کا حال ہو تو پند اور نصیحت
اسکو کچھ فایدہ نہ بخشیگی جیسے کہ دلیلیں عقلی کچھ فایدہ اسکو نہیں بخشتی ہیں كَلَّا نہیں ہے یعنی نہ ایسا ہے کہ وہ جھٹلاتے ہیں کہ کل قرآن بَلْ رَانَ بلکہ زنگ پکڑ گیا ہے
عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ اوپر دلوں انکے مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ جو کچھ کہ وہ کسب کرتے اور اعمال کرتے یعنی سبب کفر اور گناہوں کے انکے دلوں
زنگ بیٹھ گیا ہے اور تاریکی ہوگئی ہے سو واسطے اسکے وہ حق اور باطل کو نہیں سمجھتے ہیں اور اسمیں فرق نہیں کرسکتے ہیں اور نصیحت اثر نہیں کرسکتی ہے اور رسول صلعم
نے فرمایا کہ بندہ جس وقت گناہ کرتا ہے اسکے دل میں ایک نقطہ سیاہ پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ کثرت گناہوں سے سارا دل تمام سیاہ ہو جاتا ہے اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام فرماتا ہے کہ ہر مومن کے دل میں ایک سفید نقطہ ہے جس وقت مومن گناہ کرتا ہے تو اس نقطہ میں ایک نقطہ سیاہ پیدا ہو جاتا ہے پس اگر توبہ کرے تو وہ سیاہ نقطہ دور ہو جاتا ہے اور
اگر اسی طرح گناہ پر گناہ کرتا رہے اور توبہ نکرے تو وہ سیاہی زیادہ ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ تمام اس نقطہ سفید کو گھیر لیتی ہے اور جس وقت وہ سفیدی بالکل پوشیدہ ہو جائے تو
پھر وہ شخص خیر کیطرف رجوع نہیں کرتا ہے بلکہ گناہوں میں مشغول رہتا ہے اور یہی ہے قول اللہ تعالیٰ کا کلا بل ران علی قلوبہم اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
دل زنگ پکڑتا ہے پس جیسا خدا تعالیٰ کی یاد سے صیقل ہوتا ہے اور زنگ سے روشن اور صاف ہوتا ہے كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ حقا کہ تحقیق وہ لوگ ثواب پروردگار
اپنے سے قیامت کے دن لَّمَحْجُوبُونَ البتہ پردہ میں کئے گئے ہیں یعنی منع کئے گئے ہیں اور امیر المومنین سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا کہ محروم ہیں
ثواب سے اور کرامت سے اور امام رضا سے تفسیر اس آیت کی پوچھی گئی تو فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو مکان کے ساتھ وصف نہیں کیا جاتا ہے اور نہیں کہا جاتا ہے کہ وہ
داخل کسی مکان میں ہے وہ ڈالا گیا ہے اسکی طرف بندوں کے واسطے اور لیکن مراد یہ ہے کہ تحقیق وہ ثواب پروردگار اپنے سے پردہ میں کئے گئے ہیں اور ابن عباس نے
فرمایا ہے اسکی تفسیر میں کہ تحقیق وہ رحمت پروردگار اپنے سے پردہ میں کئے گئے ہیں اور اس آیت سے خدا کا دیدار نہیں ثابت ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ کفار خدا تعالیٰ سے حجاب
کئے گئے ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ مومنین کے واسطے حجاب نہ ہوگا بلکہ وہ اسکو دیکھینگے سو اس لئے کہ عرف عام میں حجاب مکان کے لئے ہوتا ہے اور خدا مکانی نہیں ہے کہ مکان کے اندر
بیٹھا ہو اور اسکے سامنے پردہ پڑا ہو کہ کفار اسکو دیکھ نہ پائیں اور مومنین کے واسطے وہ پردہ اٹھا دیا جاوے اور یہ کہنا اسسے لازم آیا کہ کفار کے واسطے دیکھنے کو پردہ ہے سو واسطے کہ
حجاب ہونا پروردگار سے مجمل ہے معلوم نہیں کہ اسکو دیکھنے سے حجاب ہے یا اسکے قرب سے حجاب ہے یا اسکی رحمت یا کرامت سے حجاب ہے یا اسکی ثواب سے حجاب ہے اور سوا اسکے
بہت معنی ہو جاتے ہیں اور غیر جائز نکل سکتی ہیں پس جس وقت کہ دیکھنا خدا کا عقل اور نقل سے باطل ہوا تو معلوم ہوا کہ جائز ہیں وہ مراد ہونگی اور دیکھنا خدا کا مراد نہوگا ثُمَّ
إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ پھر تحقیق وہ جہنم میں البتہ داخل ہونیوالے دوزخ کے ہیں اور جلنے والے اسمیں ہمیشہ کو ثُمَّ يُقَالُ پھر کہا جائیگا یعنی دوزخ کے فرشتے

اُن سے کہینگے کہ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ یہ عذاب وہ ہی ہے جسکو تم جھٹلاتے تھے اور جھوٹا کہتے تھے كَلَّا نہیں نہیں یعنی ایسا
نہیں ہے کہ جیسا ان عیدوں کو قیاس ہے اور وہی ہو اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ تحقیق کتاب نیکوں کی اور پاکوں کا اعمالنامہ کے معنی ہیں یعنی جو تحقیق نوشتہ
نیکوں کے اعمال کا لَفِي عِلِّيِّينَ البتہ بیچ علیین کے ہے علیین مفرد ہے جمع کا اور علیین علو سے مشتق ہوا ہے اور نام ہے علیین اسی واسطے ہوا کہ وہ باعث ہے اپنے صاحب کے
بلند ہونے کا اور یا یہ بہشت میں بلند درجہ ہونے کا ہے وہ اور یا یہ کہ بلند کیا گیا ہے وہ آسمان ہفتم پر بیچ قائمہ عرش کے کہ مقام کروبیوں کا ہے اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ علیون ایک تختی ہے زبرجد سبز کی عرش کے نیچے لٹکی ہوئی اور اعمال نیکوں کے اسمیں لکھے ہوئے ہیں اور کعب الاحبار اور قتادہ اور مجاہد سے منقول ہے کہ علیین
ساتواں آسمان ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے اور دوسری روایت ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمکو اعلیٰ علیین سے پیدا کیا ہے
اور ہمارے شیعوں کے دلوں کو اس چیز سے پیدا کیا ہے کہ جس سے ہمکو پیدا کیا تھا اور انکی بدنوں کو اسکے غیر سے پیدا کیا ہے اور دل انکے جھکتے ہیں طرف ہمارے اسواسطے کہ وہ اس چیز سے
پیدا کئے گئے ہیں جس سے کہ ہم پیدا کئے گئے ہیں بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی كَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ آخر تک اور بعد اسکے فرمایا اور دشمن ہمارے پیدا کئے گئے ہیں
سجین سے اور ہمارے شیعوں کے دشمنوں کے دل پیدا کئے گئے ہیں اس چیز سے کہ جس سے ہمارے دشمن پیدا کئے گئے ہیں اور بدن انکے اسکے غیر سے پیدا کئے گئے ہیں پس دل انکے
جھکتے ہیں طرف انکی اسواسطے کہ دل انکے پیدا کئے گئے ہیں اس چیز سے کہ جس سے ہمارے دشمن پیدا کئے گئے ہیں اور بعد اسکے یہ آیت پڑھی كَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ آخر تک
وَمَا اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّونَ اور کس چیز نے بتلایا تجھکو کہ کیا ہے علیون كِتَابٌ مَرْقُومٌ کتاب ہے لکھی گئی کہ جس میں نقش اور روشن ہیں
حرف انکے اور سطریں انکی واضح ہیں لکھی ہوئی ہیں اعمال انکے جو کہ باعث ہے انکی نجات کا اور باعث ہے انکی مہربانی کا يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ حاضر ہوتے
ہیں اسکے لکھنے ہونے پر ملائکہ مقربین کہ جو وہ بلند مرتبہ ہیں اور یا نگاہ رکھتے ہیں اسکی یعنی اسچیز کی کہ جو اسمیں لکھا ہے وہ فرشتے کہ مقرب ہیں [illegible]
ہیں اور اس آیت میں بھی کتاب مرقوم تفسیر کتاب الابرار کی ہے نہ علیون کی جیسے کہ کتاب فجار میں گذرا ہے اور تقدیر آیت کی یہ ہے کہ کتاب الابرار کتاب مرقوم [illegible]
اور معنی اسکے یہ ہیں کہ نامہ اعمال ابرار کا بیچ علیین کے ہے [illegible] حاضر ہوتے ہیں اسکے پاس ملائکہ مقربین [illegible] فرمایا حضرت نے
کہ جب ملائکہ اعمال بندہ مومن کے آسمان پر لیجاتے ہیں [illegible] آتی ہے کہ تحقیق تم نگہبان ہو اوپر بندہ کے اعمال کے اور میں نگہبان ہوں اوپر اسکے دل کے [illegible]
اُسنے عمل کیا ہی خالص میرے واسطے لیجاؤ تم اسکو علیین میں [illegible] اور جسوقت عمل دوسرے بندہ کا آسمان پر لیجاتے ہیں ان فرشتوں کو وحی ہوتی ہے کہ تم نگہبان
میرے بندہ کے عمل کے ہو اور میں نگہبان ہوں اسکے دل کی پوشیدگی کا اسنے عمل نیک نہیں کیا ہے [illegible] خالص میرے واسطے [illegible]
اور اب خدا تعالیٰ ابرار اور نیکوں کا وصف بیان کرتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ تحقیق نیکوکار البتہ بیچ نعمتوں بہشت کے ہونگے عَلَى الْاَرَائِكِ اوپر
تختوں کے بیٹھے ہوئے يَنْظُرُونَ نظر کرینگے ان چیزوں کی طرف کہ جو دیکھنا دل انکا چاہتا ہے تَعْرِفُ پہچانیگا تو فِي وُجُوهِهِمْ بیچ منہ انکے کے
نَضْرَةَ النَّعِيمِ تازگی نعمتوں بہشت کی جیسے کہ تونگروں کے چہروں پر تازگی ہوتی ہے [illegible]
جو کہ ہوگی [illegible] يُسْقَوْنَ پلائے جائینگے مِنْ رَحِيقٍ شراب خالص [illegible] سفید اور خوشبودار
مَخْتُومٍ مہر کی گئی کہ انکی برتنوں پر مہر کی گئی ہوگی خِتَامُهُ مِسْكٌ کہ مہر اسکی مشک ہوگی یعنی مشک سے [illegible]
بہشتی کو وہ [illegible] کسی اور آدمی کا ہاتھ اسکو نہ پہنچا ہوگا اور باعث اسکی لذت کا [illegible]
اور بعضی کی تفسیر میں لکھا ہے اور ابن عباس وغیرہ سے بھی روایت ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ خاتمہ یعنی آخر پینے کا مشک کی خوشبو [illegible]
کی خوشبو پائیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مشک [illegible] اور منقول ہے کہ اگر کوئی آدمی [illegible]
[illegible] وَفِي ذٰلِكَ اور بیچ اس [illegible]
یا نعمت کے فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ پس چاہیے کہ رغبت کریں رغبت کرنے والے [illegible]
اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی [illegible]

نہیں فنا پائیگی جو کوئی شراب کو دنیا میں ترک کریگا خاص واسطے رضامندی خدا کی اور اسکے حکم کی تعمیل کے واسطے تو خدا تعالی اسکو شراب تسنیم سے سیراب کریگا ومزاجه اور
آمیزش اسکی من تسنيم چشمہ تسنیم سے ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ تسنیم نام اس پانی کا ہے کہ جو عرش کے نیچے سے بہشت میں گرتا ہے اور وہ بہشت کی سب
شرابوں اور پانیوں سے افضل ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ ابن عباس سے ایک شخص نے پوچھا کہ تسنیم کیا ہے کہا کہ یہ ان چیزوں میں سے ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ کوئی
نفس نہیں جانتا ہے جو چیز کہ بہشتیوں کے واسطے بنی پوشیدہ رکھا ہے کہ آنکھ کو ٹھنڈا روشن کرے اور کہتے ہیں کہ تسنیم وہ شراب ہے کہ بلندی سے بہشتیوں پر گرتی ہے اور بعضے
کہتے ہیں وہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں جاری ہے اور بموافق حاجت بہشتیوں کے برتنوں میں گرتی ہے اور جسوقت برتن پُر ہو جاتے ہیں تو وہ وہیں تھم جاتی ہے اور زمین پر کوئی
قطرہ اسکا نہیں گرتا ہے اور نام اسکا تسنیم اسکی مرتبہ کی بلندی کی جہت سے ہوا ہے اور تسنیم کی تفسیر بیان کرتا ہے کہ عينا چشمہ ہے اور عینا حال واقع ہوا ہے اور یا
منصوب ہے مدح پر ہے اور تقدیر اسکی اعنی عینا ہے یعنی مراد لیتا ہوں میں چشمہ کو کہ يشرب بها المقربون پیتے ہیں ساتھ اسکے نزدیک کئے گئے درگاہ خدا کو جو کہ
بہت نیک ہیں پرہیزگار ہیں مثل انبیاء اور ائمہ معصومین کے وہ تو تسنیم خالص کو نوش فرماینگے کہ دل انکے خالص محبت خدا کی تھی اور ابرار اور نیکوکاروں کو اسمیں سے
کچھ ملا کر پلایا جائیگا اور کہتے ہیں کہ کفار قریش مثل ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ جسوقت فقراء اصحاب کو دیکھتے مثل عمار اور صہیب اور بلال
اور خباب کے تو ہنسی اور ٹھٹھا کرتے اور طعن کی راہ سے کہتے کہ یہ حق پر ہیں اور محمد پر وحی نازل ہوتی ہے اور وہ رسول خدا کا ہے اور ہم زندہ کرکے دوبارہ
اٹھائے جاینگے یہ آیت نازل ہوئی ان الذين اجرموا تحقیق جن لوگوں نے گناہ کیا ہے مثل کفر اور شرک کے كانوا من الذين امنوا ہیں
ان لوگوں سے کہ ایمان لائے ہیں وہ يضحكون ٹھٹھا کرتے واذا مروا بهم اور جسوقت گزرتے ہیں ساتھ ان مومنین کے تو يتغامزون آنکھیں
مارتے ہیں آپسمیں واسطے ہنسی کے اور کشاف میں منقول ہے کہ ایکروز امیر المومنین ایک جماعت فقراء مومنین کے ہمراہ جاتے تھے ایک جماعت منافقین کی انکو دیکھکر ہنسی اور
آنکھوں سے آپسمیں اشارے کئے اور ٹھٹھا کرنے لگے اور اپنے یاروں کے پاس جاکے کہنے لگے کہ ہمنے اصلع کو یعنی اس شخص کو کہ جسکی پیشانی کے اوپر بال نہ تھے دیکھا ہے اور مراد انکی اس سے
امیر المومنین علی تھے اور آپسمیں بہت ہنسے اور امیر المومنین حضور رسول خدا صلعم کی مسجد میں پہنچے تھے کہ جبرئیل یہ آیتیں لیکر نازل ہوئے کہ منافقین مومنین پر ہنستے ہیں اور
آنکھوں سے اشارے کرتے ہیں واذا انقلبوا الى اهلهم اور جسوقت پھرتے ہیں وہ طرف لوگوں اپنے کے تو انقلبوا پھرتے ہیں وہ فكهين
باتیں بنانیوالے ہوکر یہ حال واقع ہوا ہے اور ابو جعفر اور حفص نے فكهين پڑھا ہے بدون الف کے یعنی ٹھٹھے میں لذت پانیوالے ہوکر اور شواہد التنزیل میں ابن عباس سے روایت
ہے کہ ان الذين اجرموا سے مراد منافق قریش ہیں اور الذين امنوا سے مراد علی بن ابیطالب ہے اور سعید بن سعد بلخی نے کہ یہ بھی اہل سنت کے راویوں میں سے ہے ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ مراد الذين اجرموا سے ایک جماعت بنی امیہ کی ہے کہ جسوقت علی بن ابیطالب اپنے یاروں کے ہمراہ اس جماعت پر گذرے تو انہوں نے تبسم اور ابرو سے اشارہ طرف
علی کے کیا اور مراد الذين امنوا سے علی بن ابیطالب ہے اور اصحاب انکے اور رسول خدا صلعم نے شاہ اولیاء علی مرتضی کو خوشخبری دی کہ قریب ہے کہ تم انکو دیکھو گے کہ وہ
آتش دوزخ میں جلتے ہونگے اور مقاتل کہ علماء اہلسنت میں سے ہے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ایکروز امیر المومنین اپنے صحابہ کے ہمراہ رسول خدا صلعم کے پاس جاتے تھے اتفاقا
راہ میں ایک جماعت منافقین پر انکا گزر ہوا اس جماعت نے دیکھا کہ علی اپنے یاروں کے ہمراہ رسول خدا صلعم کے پاس جاتا ہے ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اور قہقہا مارنا
شروع کیا اور نالائق باتیں کہنے لگے جسوقت علی مرتضی مجلس اقدس رسول خدا میں پہنچے تو حضرت پر یہ آیات علی کے روبرو پڑھی اور اس حال سے مطلع کیا اور علی کے مرتبہ بلند کو
جو کہ پیش خدا کے ہے ظاہر کیا اور ان کفار اور منافقین کا حال حق تعالی فرماتا ہے کہ واذا راوهم اور جسوقت دیکھتے ہیں وہ کفار اور منافقین ان مومنین کو تو قالوا کہتے
ہیں وہ کفار اور منافقین آپسمیں کہ ان هؤلاء تحقیق یہ لوگ کہ محمد کی پیروی کرتے ہیں لضالون البتہ گمراہ ہوئے ہیں وما ارسلوا اور
حال یہ ہے کہ نہیں بھیجے گئے ہیں وہ کفار اور منافقین عليهم اوپر ان مومنین کے حافظين نگہبان ہوکر تاکہ گواہی دیں انکی گمراہی اور ہدایت کی اور کفار
اور منافقین جو مومنین کو ایسی باتیں کہتے تھے اور ہمیشہ انپر ہنسا کرتے تھے خدا تعالی قیامت کے روز فرمائیگا کہ فاليوم بس آج کے دن قیامت کا سو
الذين امنوا وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں من الكفار کافروں سے يضحكون ہنستے ہیں على الارائك اوپر تختوں کے بہشت میں
بیٹھے ہوئے ينظرون نظر کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ دوزخ میں جاتے ہیں اور طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہیں اور بہت خوار اور ذلیل ہیں اور دنیا میں انکو

ہنسی تہا اور شروت میں رہتی تھے اور یا یہ معنی ہیں کہ آج کے دن یعنی قیامت کا روز ہوگا وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں کافروں سے ہنسینگے انکو عذاب میں گرفتار دیکھکر
جیسے کہ وہ کفار انسے دنیا میں ہنستے تھے اور تختوں پر نظر کرتے ہونگے اور کہتے ہیں کہ بہشت کا دروازہ کھولینگے دوزخیوں کو کہینگے کہ بہشت میں آؤ وہ جلدی سے
بہشت کی طرف روانہ ہونگے جس وقت کہ بہشت کے قریب پہنچینگے تو فرشتے دروازہ بند کر لینگے اور دوزخی رنجیدہ ہوکر پھر دوزخ کو پھر جاوینگے اور انکی صورت
انکی سیاہی کرینگے اور مومنین حال انکا بہت خوش ہونگے اور کہینگے کہ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ کیا بدلا دیے گئے کفار مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ
اسچیز کا کہ تھے وہ کرتے دنیا میں یعنی دنیا میں جو وہ ہنسی کرتے تھے کیا اسکا بدلا انکو ملا اور حمزہ اور کسائی نے ہل کے لام کو ثوب کے ثا میں ادغام کرکے ہثوب
پڑھا ہے سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ اور اسی سورہ کو سورہ انشقاق بھی کہتے ہیں اور یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں ۲۳ آیتیں ہیں اور ربط اسکا سورہ
انفطار میں ذکر ہو لیا ہے اور ابی بن کعب سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے خدا اسکو اپنی پناہ میں لیوے ہے ایسے کہ نامہ اعمال اسکے دست
چپ میں دیویں بلکہ نامہ اعمال اسکا انکے دست راست میں ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ جس وقت کہ آسمان
پھٹ جاوے اور بادل کہ سفید ہیں زمین پر نازل ہووے اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ آسمان پھٹ جاوینگا وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا اور کان لگاوے واسطے
حکم پروردگار اپنے کے جس وقت حکم پروردگار کا سنیگا ہوشیار ہوگا وَحُقَّتْ اور لائق کیا جاوے آسمان واسطے سننے اور فرمانبرداری
حکم خدا کے سو لائق ہے کہ خدا کا حکم سنے اور مانے کیونکہ حکم خدا کا ہے ہر آدمی کی شان ہے کہ خدا تعالی کی فرمانبرداری اور اطاعت کرے
اپنی طاقت بھر وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ اور جس وقت کہ زمین کھینچی جاوے اسطرح کہ بلندیاں اور پہاڑ اسکے گرا دیویں اور پھیلاویں کہ
اسکی بلندی اور پستی سب برابر ہو جاوے جیسے کہ چمڑا کھینچنے سے برابر ہوتا ہے ایسے ہی زمین کھینچی جاوینگی کہ برابر ہو جاویگی
اسطرح کہ اگر مغرب کا انڈا مشرق میں کھینچیں تو وہ دکھلائی دیگا اور یا یہ کہ کھینچی جاوینگی اسکی فراخی اور کشادگی زیادہ ہو جاویگی وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا
اور ڈالدیوے زمین جو کچھ کہ اسمیں ہے یعنی جو کچھ زمین کے اندر ہے اسکو وہ باہر ڈالدیوے وَتَخَلَّتْ اور خالی ہو جاوے کوشش اور تکلف کرکے یعنی جو
کوشش کہ اس سے ممکن ہو خالی کرنیکی بابت میں اسطرح کا فعل وہ کرے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا اور کان لگاوے زمین واسطے حکم پروردگار اپنے کے باہر ڈالنے
میں جو اسکے اندر ہے اور خالی کرنے میں وَحُقَّتْ اور لائق کیجاوے پروردگار کے حکم کیواسطے اسواسطے کہ وہ اسکی پیدا کی ہوئی ہے اور اسکو اسطرح کا
اختیار ہے اور رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہیں فرمایا کہ جس وقت قیامت کی علامتیں ظاہر ہونگی زمین جو کچھ اسمیں ہے سب باہر ڈالدیگی چاندی سونا اور ظالم
کہیگا کہ یہی ظلم اور قتل کا سبب تھا اور جو کچھ کہ اسکے سبب سے ناحق کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ مردوں کو باہر ڈالیگی اور بعضے
کہتے ہیں کہ پہاڑوں کو ڈالیگی اور یہ آیت مکرر نہیں ہے کیونکہ پہلی تو صفت آسمان کی ہے اور دوسری صفت زمین کی ہے اور جواب شرط کا محذوف ہے یعنی جو
یاد ہو مذکور ہوویگا وہ دیکھیگا انسان جو کچھ کیا ہے آگے بھیجا ہے یٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اے آدمی یہ خطاب ہر آدمی کی طرف ہے اولاد آدم میں سے
یعنی اے آدمی اِنَّكَ كَادِحٌ تحقیق کہ تو محنت کرنیوالا ہے یعنی رنج اور کوشش سے کام کرنیوالا ہے اِلٰى رَبِّكَ طرف پروردگار اپنے کے كَدْحًا کام میں
محنت اور کوشش یعنی تو عمل کرتا ہے کوشش سے خدا کی طرف پہنچنے میں فَمُلٰقِيْهِ پس ملاقات کرنیوالا ہے اسکی یعنی اپنے عمل اور کام کی جزا کو پہنچیگا اس سے
چارہ نہیں یعنی عمل نیک ہو یا بد ہو اور انکو مشقت کرتے ہو اسکی جزا کو پاؤگے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ پس جو شخص دیا جاوے كِتٰبَهٗ نامہ اعمال اپنا
بِيَمِيْنِهٖ ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے فَسَوْفَ يُحَاسَبُ پس قریب ہے کہ حساب کیا جاوے حِسَابًا يَّسِيْرًا حساب آسان کہ اسمیں کسیطرح کی تنگی اور دشواری
نہو اور کہتے ہیں حساب آسان یہ ہے کہ گناہ اسکے اسکو دکھلائے جاویں اور پھر معاف کر دیے جاویں اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی حساب کیا
جاوے وہ عذاب دیا جاوے کسی نے پوچھا کہ یا رسول خدا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ حساب کیا جاوے حساب آسان فرمایا کہ وہ حساب پیش کرنا ہے اور جو کوئی حساب میں تفتیش کیا جاوے
حساب اسکا اور جسکے حساب میں اعتراض اور چون و چرا کیا جاوے وہ عذاب کیا جاویگا وَّيَنْقَلِبُ اور پھریگا وہ شخص کہ حساب اسکا آسانی سے ہو لیا ہے اِلٰۤى اَهْلِهٖ
طرف لوگوں اپنے کے کہ وہ کنبہ اسکا ہے مومنین میں سے یا اپنی عورتوں کی طرف کہ وہ حوریں بہشت کی ہیں مَسْرُوْرًا خوش ہوکر یہ حال ہے اور جو شخص

اپنے لوگوں کی طرف خوش ہو کر پھریگا بسبب حاصل ہونے نعمتوں کے اور رد ہونے مصیبتوں کے اور پیغمبر خدا صلعم سے روایت ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ جسمیں تین خصلتیں ہونگی اسکا حساب
آسانی سے ہوگا لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ خصلتیں کیا ہیں فرمایا کہ دیوے تو اس شخص کو کہ محروم رکھے تجھکو اور ملاوے تو اس سے کہ جو تجھ سے قطع کرے اور ظلم کو
ترک کرے اور معاف کرے تو اس شخص کو جو تجھ پر ظلم کرے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ اور لیکن وہ شخص کہ دیا گیا ہے نامہ اعمال اپنا وَرَآءَ ظَهْرِهٖ پیچھے
پشت اپنی کے یعنی دست چپ میں اس طرح پر کہ اسکا دست راست گردن سے باندھیں اور دست چپ پیچھے پشت کے ہو پس نامہ اعمال کو پس پشت سے دست چپ میں دیویں اور
کہتے ہیں کہ جب وہ اپنا نامہ اعمال کو پڑھے وہ دیکھے کہ برائیاں ہیں ... گردن اسکی مروڑ کر اسکا منہ پشت کی طرف کریں نامہ اسکو انکے بائیں ہاتھ میں دیتا ہے
اور سیاہ بہت عاجز اور حیران ہووے اور اسکو پڑھیگا اور نامہ اعمال کو جسکے دست راست میں ہوگا وہ بہشتی ہے اور جسکے دست چپ میں ہوگا وہ دوزخی ہوگا اور
دست چپ والوں کا حال بیان فرماتا ہے کہ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا پس قریب ہے کہ پکاریگا وہ یعنی آرزو کریگا وہ ثبورا ہلاکت کو اور یا ہلاکتاہ کہیگا وہ واثبوراہ
اور ... ہلاکت کے طلب کریگا وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا اور داخل ہووے وہ دوزخ میں کہ وہ آتش سوزاں ہے اور ہمیشہ اس میں جلا کرے اور اب سبب اسکے عذاب کا بیان فرماتا ہے
اِنَّهٗ كَانَ تحقیق وہ تھا فِیْۤ اَهْلِهٖ بیچ لوگوں اپنے کے مَسْرُوْرًا خوش اور فخر کرنیوالا اور نازکرنیوالا اپنے مال اور جاہ پر اور اپنی خوشی کی یاد نہ ... سے کہ
سمجھتا تھا اور آخرت سے بالکل غافل تھا اور یاد کرنے اپنے گناہوں اور کفر سے خوش تھا اِنَّهٗ ظَنَّ تحقیق اس نے گمان کیا تھا اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ یہ کہ ہرگز نہ پھریگا
خدائے تعالیٰ کی طرف یعنی زندہ کر کے واسطے جزائے اعمال کے نہ اٹھایا جائیگا بَلٰۤی ہاں وہ پھریگا اپنے پروردگار کی طرف واسطے جزائے اعمال کے اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ تحقیق
وہ خدا ہے ساتھ اسکے اور اسکے اعمال کو بَصِیْرًا دیکھنے والا ہے پس چھوڑیگا نہیں اسکو حشر میں لائیگا اور جزا و سزا اسکو دیگا فَلَاۤ اُقْسِمُ پس قسم کھاتا
ہوں میں بِالشَّفَقِ ساتھ شفق کے کہ وہ سرخی ہے جو بعد غروب آفتاب کے نمایاں ہوتی ہے وَالَّیْلِ اور قسم ہے رات کی وَمَا وَسَقَ اور اس چیز کی
کہ اکٹھا کرے اور پوشیدہ کرے اسکو رات بعد اسکے کہ دن کو سب پھیلی ہوئی اور بکھرے ہوئے تھے کہ رات کے وقت سب اپنے اپنے مقام پر آجاتے ہیں وَالْقَمَرِ
اور قسم ہے چاند کی اِذَا اتَّسَقَ جس وقت کہ اکٹھا ہو کر کامل اور پورا ہو جاتا ہے اور وہ چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے لَتَرْكَبُنَّ البتہ سوار ہوگے تم یعنی
پہنچوگے تم اور ملاقات کروگے تم طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ایک حال کو ایک حال سے یعنی مطابق ایک سختی کے سختی اور ہول میں ... ہوا اور قیامت کی
ہولوں اور سختیوں سے کہ ایک سختی بعد ایک سختی کے ہے اور ایک ہول بعد ایک ہول کے پہنچا جائیگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے اسکی تفسیر میں فرمایا کہ چلوگے تم طریقے
ان لوگوں کی کہ جو پہلے تم سے تھے اور جو لوگ آگے امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتا ہے کہ پیچھے چلوگے تم رستہ ان لوگوں کا کہ پہلے تم سے ... آدمی ... اور غدر کرینگے
انبیاء کے اوصیا کے ساتھ بعد ... کہ بعد رحلت حضرت موسیٰ علیہ السلام بعد موسیٰ کے انکے وصی یوشع بن نون سے لڑی اور اہل شام کا ... رسول خدا
سے انکے وصی علی ابن ابیطالب سے لڑی اور جب حضرت موسیٰ توریت کی تختیاں لینے کو کوہ طور پر گئے تو انکی امت کے آدمی انکے خلیفہ ہارون سے پھر گئے اور سامری کی طرف ہوگئے
اور ویسے ہی حضرت کے بعد انکی امت کے آدمی علی ابن ابیطالب سے پھر گئے اور ابوبکر کو انہوں نے خلیفہ بنایا اور بعضی نے ... بہت ... اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد طبقاً عن طبق
سے ... بعد ... اور سختی بعد ... کے اور فقیری بعد تونگری کے اور تونگری بعد فقیری اور صحت بعد بیماری کے اور بیماری بعد صحت کے اور ... کے ... تھا
لَتَرْكَبُنَّ ... واحد کا صیغہ ... آنحضرت ... کہ تو سب مراتب ... اور مراد ... ہوگا تو ایک طبق پر بعد ایک طبق کے ... اور ابن
... جمع کا صیغہ ... طرف خطاب ... اور فرماتا ہے کہ فَمَا لَهُمْ پس کیا ہے واسطے ان کفار قریش کے کہ لَا یُؤْمِنُوْنَ نہیں ایمان لاتے
ہیں وہ خدا اور پیغمبر اور قیامت کے ساتھ باوجود وضوح ... اور دلیلوں کے اور ظاہر ہونے نشانیوں قدرت خدا کے وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ اور جس وقت پڑھا جاتا اوپر
انکے قرآن تو لَا یَسْجُدُوْنَ نہیں سجدہ کرتے ہیں وہ وقت تلاوت کے ... کہ سجدہ کا ذکر ہوتا ہے اور یا یہ کہ نہیں عاجزی کرتے ہیں وہ قرآن کو سنکر اور اس آیت میں سجدہ
اور مستحب ہے اور ... روایت ہے ... پڑھا اور سجدہ کیا اور سب مومنین نے بھی حضرتؐ کی پیروی سے سجدہ کیا اور کفار قریش
انکے سر پر کھڑے ... انکا ... اور ... یہ آیت نازل ہوئی اور ... کفار کا ... بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے
یُكَذِّبُوْنَ جھٹلاتے ہیں قرآن کو اور ... نہیں ... اور ... ہیں واللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا زیادہ جاننے والا اور عالم ہے

سجدہ

بِمَا يُوعُونَ ساتھ اُن چیزوں کے کہ دلوں میں نگاہ رکھتے ہیں اور جو کچھ کہ انہوں نے اپنے دلوں میں کینہ اور عداوت کو پوشیدہ کیا ہے مومنوں کی طرف سے اور یا کیا اپنی اعمال کے
نامہ میں جو کچھ کہ انہوں نے قسم قسم کے عذابوں کو جمع کیا ہے اُنکو خدا جانتا ہے فَبَشِّرْهُمْ پس خوشخبری دے تو اُنکو بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ساتھ عذاب دردناک کے
ع ۱ یہ کلام خوشخبری دینے کا بطریق مزاح کے ہے إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے یہ استثنیٰ منقطع ہے یعنی اُن کفار کیواسطے عذاب دردناک ہے مگر وہ
۲۵ لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کیے ہیں انہوں نے نیک لَهُمْ أَجْرٌ واسطے اُنکے اجر ہے غَيْرُ مَمْنُونٍ نہ قطع کیا گیا اور نہ
۹ کم کیا گیا بلکہ پورا اجر اُنکے واسطے ہوگا ہمیشہ کو اور یا یہ کہ نہ احسان کہا گیا کسی آدمی کا ہوگا سُورَةُ الْبُرُوجِ یہ سورہ مکی ہے اور اس میں بائیس آیتیں ہیں
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ بروج کو نماز میں پڑھے وہ قیامت کے روز پیغمبروں کے ساتھ ہوگا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ قسم ہے آسمان صاحب برجوں کی اور برج بارہ ہیں حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت
اور فلک بروج کا سورۂ حجر میں ذکر کیا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ مثل بڑے بڑے محلوں کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد بروج سے بڑے بڑے ستارے ہیں اور یا آسمان کے دروازے مراد ہیں
اور بعضوں کے نزدیک وہ محل ہیں … اور … مقام ملائکہ کی عبادت کے ہیں جیسے کہ مسجدیں آدمیوں کی عبادت کے مقام
زمین پر ہیں وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ اور قسم ہے دن وعدہ کیے گئے کی کہ وہ دن قیامت کا ہے وَشَاهِدٍ اور قسم ہے حاضر ہونے والے دن کی کہ … واسطے
خدا کے حاضر ہوگا وَمَشْهُودٍ اور قسم ہے حاضر کی گئی چیز کی … شاہد اور مشہود کی تفسیر میں اختلاف ہے … امام … علیہ السلام
منقول ہے کہ شاہد سے مراد روز جمعہ اور مشہود روز قیامت ہے اور حضرت امام باقر اور صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز عرفہ ہے اور ایک روایت میں
حضرت باقر سے ہے کہ شاہد … روز … اور مشہود روز قیامت ہے اور ایک روایت میں … کہ شاہد روز جمعہ اور مشہود روز عرفہ اور مشہود روز قیامت ہے
اور ایک روایت میں حضرت امیر المومنین سے فرمایا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ شاہد خدا ہے اور مشہود … اور بعضے … کہتے ہیں کہ شاہد … روز …
وہ دسویں ذی الحجہ کی ہے اور مشہود روز عرفہ ہے کہ وہ نویں ذی الحجہ کی ہے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں … مسجد … ایک شخص کو دیکھا کہ حدیث پیغمبر کی بیان کرتا ہے
میں نے اُس سے پوچھا کہ شاہد اور مشہود کیا ہیں کہا کہ شاہد روز جمعہ اور مشہود روز عرفہ ہے میں دوسری جانب گیا … ایک شخص … حدیث بیان کرتا ہے اُس سے
پوچھا کہ شاہد اور مشہود کیا ہیں کہا کہ شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز نحر ہے اور ایک گوشہ میں ایک لڑکے کو حدیث بیان کرتا ہوا دیکھا پوچھا کہ شاہد
اور مشہود کیا ہے کہا کہ شاہد محمد ہے اور مشہود روز قیامت ہے اور کہا کیا تم نے نہیں سنا ہے قول حق تعالیٰ کا کہ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا اور دوسری جگہ فرمایا ہے
ذٰلِکَ یَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذٰلِکَ یَوْمٌ مَشْهُودٌ لوگوں سے میں نے پوچھا کہ پہلا کون تھا کہا کہ ابن عباس اور دوسرے کو پوچھا تو کہا کہ ابن عمر تھا اور تیسرے کو پوچھا تو کہا کہ حسن
بن علی علیہما السلام اور بعضے کہتے ہیں کہ شاہد فرشتہ ہے اور مشہود روز قیامت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ شاہد گواہی دینے والے آدمی ہیں اور مشہود وہ ہیں کہ جنکی
گواہی دیتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ شاہد پیغمبر ہے اور مشہود … امتیں ہیں اور یا شاہد … اولاد آدم کے ہیں اور مشہود … اور بعضے کہتے ہیں کہ شاہد حجر اسود
اور مشہود حج کرنے والے اور یا شاہد رات اور دن ہیں اور مشہود آدمی اور یا شاہد انبیاء اور مشہود … اور یا شاہد آدم ہے اور مشہود اولاد اسکی اور یا شاہد عیسیٰ
اور مشہود امت اسکی اور سوا ایک … قول کی سند لانا ہے قرآن اور حدیث سے قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ہلاک کیے گئے صاحبان شگافوں کے … اور وہ ایک
جماعت تھی کہ انہوں نے زمین میں شگاف کھودے تھے اور کہتے ہیں کہ یہ جواب ہے … کلام … یعنی … ہلاک … جیسے کہ ہلاک کیے گئے اصحاب اخدود
اور قصہ صاحبان اخدود کا امام محمد باقر علیہ السلام سے … منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کو نصاریٰ نجران کے … پاس بھیجا … اخدود کا قصہ
اُس سے پوچھا تو اُس نے بیان کیا امیر المومنین علیہ السلام نے اُسکو کہا … کہ وہ قصہ اس طرح نہیں ہے کہ تو نے بیان کیا ہے لیکن میں تجھکو خبر دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے
ایک حبشی کو پیغمبر کر کے حبشیوں پر بھیجا اُن لوگوں نے اُسکو جھٹلایا اور پیغمبر نے اُن لوگوں سے جہاد کیا اور خوب لڑائی ہوئی اور اُسکے صحابہ مارے گئے اور اُن لوگوں نے
اُس پیغمبر کو اور جو کچھ کہ اُسکے صحابہ باقی رہے تھے اُن سبکو قید کیا اور ایک مکان بنایا اور اُسکو آگ سے پُر کیا اور سب لوگوں کو اُس مکان کے نزدیک جمع کیا اور کہا کہ
جو کوئی ہمارا دین پکڑے اور ہمارے حکم کا تابع ہو وہ الگ کھڑا ہو اور جو کوئی کہ اُس جماعت کے دین پر ہے وہ آگ میں کود پڑے …

کو دیکھکر ایک عورت مومنہ ایک بچے کو جو اسکی گود میں تھا لیے ہوئے اُس آگ کے قریب آئی اور چاہا کہ اپنے تئیں آگ میں ڈالے اس عورت کا دل اس بچے کے خیال سے جھجکا تو بچہ بولا کہ اے میری ماں
بچے نے بقدرت خدا گویا ہو کر کہا کہ اے ماں تو ہرگز خوف مت کر اور مجھکو لیکر اس آگ میں کود پڑ کہ مشقت راہ خدا میں بہت تھوڑی ہے اس عورت نے اپنے تئیں مع اس بچہ
کے آگ میں ڈال دیا اور صحیح مسلم میں اس قصہ کو اس طرح لکھا ہے کہ وہ ایک جماعت مشرکوں کی تھی اور اس زمانہ میں ایک جادوگر تھا وہ اس بادشاہ کے
پاس ملازم تھا اسکی آنکھیں اسکے اوپر تھیں جب وہ جادوگر بوڑھا ہو کر بیمار ہوا تو بادشاہ سے کہا کہ اب میری اجل قریب پہنچی ہے مناسب ہے کہ کوئی لڑکا میرے سپرد کرے میں جو
کچھ جانتا ہوں اسکو تعلیم کروں کہ انتظام ملک کا اس سے ہو پس ایک لڑکا اسکے سپرد کیا وہ اسکو اپنا جادو سکھلانے لگا اور اس لڑکے کی راہ میں ایک عبادت خانہ ایک
عابد نصرانی کا تھا ایک روز وہ لڑکا اس عابد کے پاس گیا اور اسکی باتیں اور اسکے احوال سے بہت تعجب کیا اور اسکے حال سے مطلع ہو کر اس عابد کا طریق اسنے پسند کیا اور
ایمان لایا اور ہمیشہ آتے اور جاتے اس عابد کے پاس بھی جاتا اور اس سے صحبت کرتا اور عابد پاس اس لڑکے کو دیر ہوتی تو وہ جادوگر اسکو مارتا کہ کیوں دیر کی
اور جب اپنے گھر کے جاتا وہاں بھی دیر ہوتی تو گھر کے لوگ اسکو مارتے اس لڑکے نے عابد سے حال بیان کیا عابد نے کہا کہ اگر جادوگر کہے کہ تو نے کیوں دیر کی تو اسکو جواب دیجیو کہ
گھر کے آدمی جلدی نہیں آنے دیتے اور اگر گھر کے آدمی کہیں کہ تو نے کیوں دیر کی تو ان سے کہیو کہ جادوگر جلدی نہیں چھوڑ دیتا اور وہ لڑکا صحبت اس عابد کے سے بڑا
عامل اور مستجاب الدعوات ہو گیا کہ جو دعا مانگتا تھا وہ مقبول ہوتی تھی اتفاقا ایک روز اس عابد کے پاس سے باہر نکلکر اپنے گھر کو جاتا تھا راہ میں دیکھا کہ ایک اژدہا
بہت بڑا راہ میں بیٹھا ہے اور لوگوں کے آنے جانے کو اسنے بند کر رکھا ہے اسنے اپنے جی میں کہا کہ بہتر ہو کہ عابد کا اور باطل ہونا جادوگر کا آج معلوم کر دونگا ایک پتھر
اٹھایا اور کہا کہ اے خدا اگر راہب یعنی وہ عابد تیرے نزدیک زیادہ دوست ہے اس جادوگر سے تو اس جانور کو قتل کر اور پتھر کو اسکی طرف پھینکا وہ اسکے سر پر لگا اسیوقت
وہ مر گیا اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا بیماروں کو اور دیوانوں کو اچھا کرتا تھا اور جسوقت عابد کو یہ خبر اسکی پہنچی تو اس لڑکے سے کہا کہ تو بلا میں مبتلا ہوگا مجھکو ظاہر نہ کیجیو
اور مجھکو دشمن کے سپرد مت کرنا عابد کو جواب دیا کہ ایسا ہی ہوگا اور وہ مرضوں کا علاج کرتا تھا اور اندھوں اور سفید داغ والوں کو اچھا کرتا تھا اور بادشاہ کا ملازم یعنی
کہ ایک شخص اندھا ہو گیا تھا وہ اسکے پاس آیا اور بہت سا مال اسکے واسطے لایا اور کہا کہ مجھکو اچھا کر دے اسنے کہا کہ میں کسیکو اچھا نہیں کرتا ہوں بلکہ خدا اچھا
کرتا ہے اگر تو میری فرمانبرداری کرے اور خدا پر ایمان لاوے پس پوشیدہ رکھ تو خدا تعالی کی توفیق سے میں تیری آنکھیں روشن کر دوں اس شخص نے عہد کیا اور اس لڑکے نے
اسکو کلمہ شہادت پڑھایا اور دعا کی کہ اسکی آنکھیں روشن ہو گئیں وہ ملازم بادشاہ کا بادشاہ کے پاس گیا اس بادشاہ نے کہ ذونواس اسکا نام تھا اس ملازم سے
پوچھا کہ تیری آنکھیں کیونکر روشن ہو گئیں کہا کہ میرے خدا نے مجھکو صحت بخشی ہے بادشاہ نے پوچھا کہ کیا تو مجھکو کہتا ہے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ کیا میرے سوا کوئی
اور بھی خدا ہے کہا کہ خدا وہ خدا کہ اسکے سوا کوئی سزاوار پرستش کا نہیں ہے اور وہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تیرا ہے اور پروردگار ہر چیز کا بادشاہ
بطور حیلہ کے اس سے پوچھا کہ یہ تو نے کس سے سیکھا ہے مجھسے بیان کر تاکہ میں بھی اسپر ایمان لاؤں وہ ملازم کہ جو نہایت رغبت بادشاہ کے مسلمان ہونے پر
رکھتا تھا اسنے قصہ اس جوان لڑکے کا بادشاہ سے سب بیان کیا بادشاہ نے اسکو اپنے پاس طلب کیا اور کہا کہ مجھکو خبر پہنچی ہے کہ تو مادرزاد اندھوں کو اور سفید داغ
والوں کو اچھا کرتا ہے اسنے کہا کہ میں کسیکو اچھا نہیں کرتا خدا تعالی شفا بخشتا ہے بادشاہ نے کہا کہ کیا میرے سوا کوئی اور بھی خدا ہے کہا کہ ہاں پروردگار میرا اور
پروردگار تیرا اللہ ہے پس بادشاہ نے اسکو شکنجہ میں کھینچا اور ہمیشہ اسکو عذاب دیتا تھا یہانتک کہ اسنے بادشاہ کو اس عابد کے حال سے مطلع کیا بادشاہ نے اس
عابد کو طلب کیا اور کہا کہ تو اپنے دین سے پھر جا اور میری پرستش کر اسنے قبول نہ کیا اسکو آرہ سے چیر ڈالا کر دو ٹکڑے اسکے کر ڈالے اور اس جوان شاگرد جادوگر کو کہا
تو اپنے دین سے پھر جا اسنے نہ مانا اور ہر چند بادشاہ نے کوشش کی لیکن دین حق سے نہ پھرا بادشاہ نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ اس جوان کو دریا میں غرق کر دیں اسکو کشتی پر
چڑھا کر دریا میں لیگئے اسنے دعا کی کہ الٰہی انکو غرق کر پس اسی دعا سے کشتی الٹ گئی اور سب غرق ہو گئے فقط وہی جوان باقی رہا اور سلامت کنارہ پر آگیا لوگوں نے بادشاہ کو خبر کی
اسنے حکم دیا کہ اس جوان کو پہاڑ پر لیجاؤ اور وہاں سے اسکو گرا دو جسوقت پہاڑ پر اس جوان کو لیگئے اور چاہا کہ اسکو پہاڑ سے گرا دیں اس جوان نے دعا کی پہاڑ لرزہ میں
آیا اور ایک سخت ہوا چلی اسنے سب آدمیوں کو پہاڑ سے نیچے گرا دیا اور وہ جوان سلامت رہا اور بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے پوچھا کہ میرے آدمی جو تیرے ہمراہ گئے
تھے وہ کیا ہوئے کہا کہ سب ہلاک ہو گئے اور خدا نے مجھکو بچایا بادشاہ غضب میں آیا اور کہا کہ اسکو آگ میں ڈالو اسکو آگ میں ڈالدیا سب آگ ٹھنڈی ہو گئی اور وہ سلامت رہا

اور اسکو کچھہ ضرر نہ پہنچا بادشاہ نے اسکو سولی پر چڑھایا اور تیر لگوائے کوئی تیر اسکے نہ لگا اور اس جوان نے کہا کہ اے بادشاہ جب تک ایمان نہ لاوے خدا پر جسکے کہنے پر [illegible]
دیکھتا ہی بادشاہ نے منادی کرادی اور کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں مگر قتل تیرا اس جوان نے کہا کہ تو اگر میرا قتل کرنا چاہتا ہی تو لوگوں کو ٹیلے پر جمع کر اور مجھکو درخت پر
اور ایک تیر میرے ترکش میں سے کھینچکر کہہ کہ بسم اللہ رب الغلام یعنی بنام خدا اس بچہ کے کہکر تیر کو کھینچ چلا کہ تیر وہ لگے بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور تیر اسکو مارا تو اسکی
پیشانی پر وہ تیر لگا وہ جوان مر گیا اور جتنے آدمی کہ وہاں حاضر تھے انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اس لڑکے کے پروردگار پر بادشاہ سے لوگوں نے کہا کہ جس امر کا تو خوف
کرتا تھا وہی ہو گیا کہ آدمی اس لڑکے کے خدا پر ایمان لائے اور تیری خدائی سے پھر گئے بادشاہ غصہ میں ہوا اور حکم دیا کہ رستوں کے سروں پر گڑھے کھودیں یعنی
خندقیں کھودی گئیں اور ان میں آگ بھر دی اور حکم دیا کہ جو کوئی اس جوان کے خدا پر ایمان لایا ہی اسکو آگ میں ڈالدیں اور جو کوئی ایمان نہ لایا اسکو چھوڑ دیں
بادشاہ کے آدمی موافق حکم کے ان خندقوں کے کنارہ کے قریب بیٹھ گئے اور ہر ایک سے پوچھتے جاتے تھے جو کوئی ایمان کا اقرار کرتا تھا اسکو آگ میں ڈالتے تھے اور جو کوئی
انکار کرتا تھا اسکو چھوڑ دیتے تھے ایک عورت مومنہ کو اس خندق کے کنارہ پر لائے اور اس مومنہ کے پاس ایک بچہ
چھوٹا دودھ پینے کا تھا وہ عورت اس بچے کی محبت سے اس خندق کے کنارہ سے بھاگتی تھی وہ بچہ بولا اور کہا کہ اے ماں کود پڑ تو آگ میں اور صبر کر اور کچھہ خوف
اور پروا نہ کر کہ آگ دوزخ کی اس آگ سے زیادہ سخت ہے [illegible] مقاتل نے بیان کیا کہ تین خندقیں تھیں [illegible] آگ میں ڈالے [illegible]
کہ جب آگ میں گرے تو خدا تعالی نے ایک ہوا بھیجی کہ وہ آگ خندقوں سے باہر نکل کر [illegible] اور ایک [illegible]
بادشاہ کے پاس پہنچا اسکو اور اسکے تخت کو جلا دیا اور [illegible] آگ کے شعلوں نے [illegible] کو جلا دیا [illegible]
[illegible] اور سعید بن مسیب نے روایت کی ہی کہ عمر بن خطاب کے روبرو اس جوان کا ذکر ہوا [illegible] ایمان [illegible]
اسکی قبر ظاہر ہوئی اور دیکھا کہ وہ ہاتھ اپنا اس زخم تیر پر رکھے ہوئے تھا اور [illegible] ہاتھ کو اس زخم پر سے اٹھاتے ہیں تو وہ ہاتھ پھر وہیں [illegible]
نیچے ہوتا ہے عمر نے حکم دیا کہ اسکو وہیں دفن کر دو اور ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر کوئی اس خندق میں جاتا تھا تو [illegible]
کہ وہ آگ میں پڑی روح اسکی بہشت کو پرواز کر جاتی تھی اور منقول ہے کہ بارہ ہزار مومنین اس خندق میں جلائے گئے [illegible]
اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ اصحاب اخدود مجوسی تھے اور [illegible] اہل کتاب [illegible]
اور گمان انکا یہ تھا کہ شراب حلال ہے اور انکا ایک بادشاہ شراب پی کر مست ہوا اور [illegible] اپنی بہن سے صحبت کی اور جب وقت [illegible]
نادم ہوا اور یہ خبر اسکی رعیت میں مشہور ہوئی تو وہ اپنی [illegible] اسکی بہن نے کہا کہ [illegible] لوگوں کو جمع کر اور خطبہ پڑھ اور
کہہ کہ خدا تعالی نے نکاح بہن کا حلال کیا ہی اور بعد اسکے جو کوئی خدا تعالی نے [illegible] نکاح کرنا حرام کیا ہی [illegible] خطبہ پڑھا لیکن کسی نے قبول نہ کیا [illegible]
نے کہا کہ خندقیں کھدوا کر آگ سے پر کر جو کوئی اس سے انکار کرے اسکو خندق میں ڈالدے [illegible] اس خندق کا چالیس گز کا تھا اور عرض [illegible]
النار یہ بدل اشتمال ہے الاخدود سے یعنی ہلاک کئے گئے صاحب آگ کے کہ ذات الوقود تھا صاحب ایندھن کی تھی وہ آگ صفت نار کی ہے اذ ھم علیہا
قعود جبکہ وہ اوپر کنارہ ان گڑھوں کے بیٹھے تھے متعلق ہے قتل کے [illegible] مراد ہے لعنت [illegible]
کی کہ صحاب [illegible] ان لوگوں کی [illegible] مومنین ایمان والوں کے [illegible] لعنت کئے گئے وہ وھم اور وہ لوگ
بادشاہ کے آدمی علی ما یفعلون اوپر اس چیز کے کہ کرتے تھے بالمومنین ساتھ مومنین کے شہود گواہی دینے والے تھے نزدیک بادشاہ کے
نے بادشاہ کے روبرو بعضوں کی گواہی دی کہ انہوں نے قصور کیا ہی امر میں [illegible] بادشاہ نے حکم دیا تھا اور یا یہ کہ وہ حاضر تھے [illegible] بادشاہ اور اسکے
آدمی حاضر تھے یا گواہ [illegible] مومنین کے ساتھ [illegible] وہ [illegible] مومنین عذاب [illegible]
دیکھتا تھا اور انکو عذاب نہیں کرتا تھا لیکن راضی تھا [illegible] خدا تعالی نے سبکو لعنت کی [illegible]
کیا ان صحاب اخدود نے منہم ان مومنین سے کسی چیز کا انکار [illegible] الا ان یومنوا مگر یہ کہ ایمان لائے تھے وہ باللہ العزیز [illegible]

غالب کہ اوس سے ڈرنا چاہیے الحمید تعریف کیا گیا ہے کہ اوسکی حمد اور ثنا کا شہید وار ہونا چاہیے الذی وہ خدا کہ لہ ملک السموات والارض
واسطے اوسیکے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ہے واللہ علی کل شیء اور خدا اوپر ہر چیز کے مومن اور کافر کے قولوں اور فعلوں سے شہید گواہ
اور عالم ہے اور جو شخص ایسا ہو چاہیے کہ اوسکی پرستش کریں نہ اوسکے غیر کی اور چاہیے کہ اوسی پر ایمان لاویں اور چونکہ وہ ہر ایک کے قول اور فعل کا گواہ ہے اور جانتا
ہے تو بیشک جزا دیگا کہ مومن کو بہشت میں داخل کریگا اور کافر کو دوزخ میں ڈالیگا ان الذین فتنوا المومنین والمومنات تحقیق
جن لوگوں کی فتنہ میں ڈالا مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اور آگ سے عذاب کیے انکو آزمایا انکو ثم لم یتوبوا پھر نہ توبہ کی انہوں نے اپنے کفر اور زیادتی
سے وہ پھیری فلہم عذاب جہنم پس واسطے انکے عذاب دوزخ کا ہے ولہم عذاب الحریق اور واسطے انکے ہے عذاب آتش سوزان کا کہ وہ
بڑا عذاب ہے اور عذاب حریق کا تو جلانیکے واسطے ہے اور عذاب جہنم کا یہ ہے کہ آہنی قوم کھانیکو اور آب گرم اور پیپ اور زخموں کا پانی پینے کو ملتا ہے
اور گرز ہیں آگ کی اور تلواریں فرشتوں کو مارتے ہیں کہ انکی انکے بدن ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور سانپ اور بچھو بڑے بڑے مقرر ہیں فرشتوں کی عضا کو کھاتے ہیں وہ
عضا پھر پیدا ہوتے ہیں اور پھر انکو کھاتے ہیں اسیطرح وہ عذاب میں گرفتار رہتے ہیں ان الذین امنوا تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے وعملوا
الصالحات اور عمل کیے انہوں نے نیک اور مراد اس سے مومنین ہیں کہ آگ کی خندقوں میں ڈالے گئے تھے اور پس وہ مومنین وہ ہیں لہم واسطے انکے
جنات تجری بہشتیں ہیں کہ جاری ہیں من تحتہا الانہار نیچے محلوں اور درختوں انکے سے نہریں ذلک الفوز
الکبیر یہ ہے مراد کو پہنچنا بڑا اور رستگاری بزرگ کہ اوسکے مقابلہ میں کوئی مقصد عالی نہیں ہے اور تمام دنیا کی نعمتیں اسکے آگے ہیچ ہیں اور سر اوس
جہت مومنین بھی بچ سکتے ہیں ان بطش ربک تحقیق پکڑنا پروردگار تیرے کا اے محمد لشدید البتہ سخت ہے کہ جب ایسے
عذاب میں گرفتار کیا پھر اسکے واسطے امید نجات کی نہیں ہے انہ ہو یبدئ تحقیق کہ وہ خدا ہی ظاہر کرتا ہے پکڑنیکو دنیا میں ویعید
اور اعادہ کریگا آخرت میں کہ وہاں بھی پکڑیگا یعنی عذاب کریگا اور یہ بھی کہ پیدا کرتا ہے خلقت کو اول بار اور اعادہ کریگا یعنی دوبارہ پیدا کریگا آخرت میں
واسطے حساب اور جزا کے اور یہی ابن عباس سے منقول ہے وہو الغفور اور وہ بخشنے والا ہے کوئی کہ گنہگار ہو اور گناہ سے توبہ کرے الودود
دوست ہے اس شخص کا کہ جو اوسکی فرمانبرداری کرے اور اوسکی خوشنودی کی راہ چلے گناہوں سے پرہیز کرے اور وہ اوسکی عوض میں اوسکے درجے بلند کرے جیسے کہ دوستوں کا شیوہ
ہوتا ہے کہ جو کوئی دوستی کرے اور ہر وقت اپنے دوست کی رضا جوئی میں ہو تو وہ دوست اوس سے نہایت خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ میں اسکو ہمیشہ راضی کروں
کہ یہ ہمیشہ میری شکر گزاری میں ہے ذو العرش المجید صاحب عرش بزرگ کا یا صاحب عرش کا کہ بزرگ ہے وہ خدا اسواسطے کہ بعضوں نے مجید کو کسرہ پڑھا ہے
اور بعضوں نے رفع فعال لما یرید کرنیوالا ہے واسطے جس چیز کے کہ ارادہ کرے اور اب مجملا کفار کے حال سے خبر دیتا ہے کہ ہل اتاک
کیا آئی ہے تیرے پاس اے محمد صلعم حدیث الجنود بات لشکروں کی کہ ان لشکروں کی لوگوں نے نبیوں کے ساتھ عداوت کی اور انکو جھٹلایا اور سبب
انکے عذاب دنیا اور آخرت میں گرفتار ہوئے اور یہ استفہام اقراری ہے یعنی خدا تجھکو خبر دیتا ہے تیری تسلی کے واسطے اور تا کہ تو بھی مثل ان انبیا کے اپنی قوم کے
جھٹلانے اور ایذا دینے پر صبر کرے جیسے کہ ان انبیا نے صبر کیا تھا اور تجھکو بھی تیری قوم پر نصرت دیوے جیسے کہ انکو دی تھی اور تیرا بدلا تیری قوم سے لیوے
فرعون وثمود یہ بدل ہے جنود سے اور مراد فرعون سے فرعون اور اوسکی سب پیروی کرنیوالے ہیں اور فرعون ذکر پر اکتفا کیا اسواسطے کہ قوت
ان سب کو فرعون ہی سے تھی اور وہ سب تابعدار تھے یعنی کیا آئی ہے تیرے پاس بات فرعون کی اور اسکے گروہ کی اور قوم ثمود کی کہ وہ جھٹلانا اونکا تھا نبیوں کو
اور پھر جو کچھ ہوئی انکی اوس سے بل الذین کفروا بلکہ جو لوگ کہ کافر ہوئے وہ فی تکذیب بیچ جھٹلانے قیامت کے ہیں اور جزا
کا اعتبار نہیں کرتے ہیں واللہ من ورائہم اور خدا پیچھے انکے سے محیط گھیرنے والا ہے اور انکو احاطہ کیے ہوئے ہے اپنے علم اور قدرت سے پس اس سے
بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے جیسے کہ گھیری ہوئی چیز گھیرنے والی سے کہیں نہیں جا سکتی ہے اور ایسا نہیں ہے کہ کفار قرآن کو جھٹلاتے ہیں اور اسکو جادو اور شعر کہتے ہیں
بل ہو قرآن مجید بلکہ وہ قرآن بزرگ ہے اور بہت بزرگ اسواسطے ہے کہ اسمیں معانی بزرگ اور دلیلیں روشن ہیں

کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا گذر ایک مرد پر ہوا کہ وہ نیزہ کو کاٹتا تھا جس سے کہ قلم بناتا ہے حضرت عیسیٰ نے نیزوں میں سے آواز سنی کہ یا روح اللہ اس شخص کو
منع کرو کہ یہ مجھکو بیجا ضرر دیتا ہے عیسیٰ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تیرا کاٹنا اسپر مباح کیا ہے تیری آہ میں کیا غرض ہے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اصل اور جڑ میری باقی
رہے پیغمبر آخر الزمان کے وقت تک کہ مجھسے قلم تراش کر قرآن کو مجھسے لکھیں اور فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی ایک قلم تراشے قرآن کے لکھنے کو اسکے واسطے
خدا تعالیٰ اسکو بہشت میں ایک درخت دیوے کہ اگر پرندہ مدت تک اڑے تو اس درخت کو طے نکر سکے اور یہ قرآن مجید لکھا گیا ہے فی لوح محفوظ
بیچ تختی کے کہ نگاہ رکھی گئی ہے حرف و لفظ کے بدل جانیسے اور کم اور زیادہ ہونیسے یا شیاطین کے گذر سے نگاہ رکھی گئی ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ لوح محفوظ
ایک دانہ موتی سفید ہے اور طول اسکا زمین سے آسمان تک ہے اور عرض اسکا مشرق سے مغرب تک ہے اور کنارہ اسکا یاقوت سرخ ہے اور مقاتل سے
منقول ہے کہ لوح محفوظ کی دو طرفیں ہیں ایک طرف عرش کی جانب راست ہے اور دوسری طرف جانب چپ اور جسوقت خدا تعالیٰ ارادہ وحی کا کرتا ہے تو
اس لوح کو اسرافیل کی پیشانی پر مارتا ہے اور میکائیل اسمین نگاہ کرتا ہے اور جو کچھ اسمیں لکھا ہے اسکو پڑھتا ہے اور میکائیل اسکو جبرئیل کو پہنچاتا اور جبرئیل
انبیا کو پہنچاتا ہے اور وحی نے بھی اپنی تفسیر میں یہی لکھا ہے مگر اسقدر فرق ہے کہ کہتا ہے کہ لوح کی جانب چپ اسرافیل کی پیشانی پر ہے جسوقت وحی کا خدا تعالیٰ
کلام کرتا ہے تو وہ لوح اسرافیل کی پیشانی سے لگتی ہے پس وہ نظر کرتا ہے لوح میں اور جو کچھ اسمیں لکھا ہے وہ جبرئیل سے بیان کرتا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام
روایت کی ہے کہ جبرئیل نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ اسرافیل حاجب پروردگار کا ہے اور وحی کے صادر ہونیکے مقام میں سب سے زیادہ نزدیک ہے اور ایک
لوح یاقوت سرخ کی اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان ہے جسوقت وحی خدا تعالیٰ کی جانب سے صادر ہوتی ہے تو وہ لوح اسرافیل کی پیشانی پر لگتی ہے پس نظر
کرتا ہے اس لوح میں اور پہنچاتا ہے ہمکو اور ہم آسمان اور زمین کے اطراف میں پہنچاتے ہیں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وحی کے سر پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ و دینہ
الاسلام محمد عبدہ و رسولہ اور منقول ہے کہ خدا تعالیٰ ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ لوح میں نظر کرتا ہے اور مردوں کو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور عزت دیتا اور ذلت
دیتا ہے اور منقول ہے کہ لوح میں ساتھ خط نور کے لکھے ہوئے ہیں اٹھائی خط ان میں احوال دنیا کے اور ساری چیزیں خدا واسطے قیامت تک اور جو کچھ اسمیں ہوگا
بہشت اور دوزخ میں پہنچنے تک سورۃ الطارق یہ سورۃ مکی ہے اور اسمیں سترہ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ
طارق کو نماز فریضہ میں پڑھے قیامت کے روز اسکو خدا کے نزدیک بڑا مرتبہ ہو اور پیغمبروں کا رفیق ہو شروع ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم و منقول ہے
ایک شب رسول خدا صلعم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک ستارہ روشن اور شعلہ عظیم ظاہر ہوا ابو طالب ڈرے اور حضرت سے پوچھا کہ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ
ستارہ ہے کہ شیاطین کو دفع کرتا ہے اور علامت قدرت خدا کی ہے اسوقت جبرئیل یہ سورت لیکر نازل ہوئے والسماء اور قسم ہے آسمان کی جو بنایا گیا ہے
والطارق اور قسم ہے ستاروں کی جو ظاہر ہوں رات کو اور طارق شب کے آنے کو کہتے ہیں اور یہاں اسکا استعمال ظاہر ہونے کے معنی میں کیا گیا
وما ادراک اور کس چیز نے بتلایا تجھکو کہ ما الطارق کیا ہے طارق النجم الثاقب ستارہ روشن ہے مثل شعلہ کے
کہ نہایت روشنی سے گویا کہ ثقب یعنی سوراخ کرتا ہے تاریکی میں شب کی اور وحی نے بھی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ ستارہ عذاب کا ہے اور ستارہ قیامت کا ہے اور
وہ بلند منزل ہے اور وہ زحل ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا کہ زحل کیا ہے نزدیک کیا ہے ستاروں میں سے
کہا کہ ستارہ نحس ہے فرمایا کہ اسکو نحس نہ کہا جائے بلکہ یہ ستارہ امیر المومنین کا ہے اور وہ ستارہ اوصیا کا ہے اور وہ ستارہ روشن ہے کہ جسکا خدا تعالیٰ نے
قرآن میں ذکر کیا ہے یمانی نے پوچھا کہ ثاقب سے کیا مراد ہے فرمایا کہ مطلع اسکا ساتویں آسمان ہے اور اسی سے روشن کیا ہے اپنی روشنی سے اور روشن ہوا
آسمان دنیا اور جواب قسم کا یہ ہے ان کل نفس لما علیہا حافظ نہیں ہے ہر نفس مگر اوپر اسکے ایک نگہبان ہے اور وہ فرشتہ ہے کہ نگاہ
رکھتا ہے اسکے عمل کو اور اسکو شمار کرتا ہے نیک ہو یا بد ہو اور ابن عامر اور عاصم اور ابو جعفر اور حمزہ نے لما کو تشدید میم پڑھا ہے اور اس صورت میں ان نافیہ ہے
اور باقیوں نے لما کو تخفیف میم پڑھا ہے اس صورت میں ان مخففہ مشددہ کا ہے اور ما زائد ہے یعنی تحقیق ہر نفس اور اسکا ایک نگہبان ہے اور جناب امام …
روایت بیان کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت نے کہ ہر مومن کے ساتھ تین سو ساٹھ فرشتے مقرر ہیں کہ آفتوں اور بلاؤں اور شر شیاطین کو اس سے دفع کرتے ہیں …

دفع کرتے ہیں اور اگر ایک لحظہ بندہ کو انکے حال پر چھوڑ دیا جائے تو شیاطین اسکو لیجائیں اور ابو امامہ کی روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر آدمی پر ایک سو ساٹھ
فرشتے موکل ہیں جو مومن ہو یا کافر ہو اور آفتوں کو اس سے دفع کرتے ہیں اور اب خدا تعالیٰ وصیت کرتا ہے آدمی کو اسکی پیدائش کی تامل کرنے کی
کس طرح پیدا ہوا ہے اور جو شخص کہ قادر ہے اسطرح پیدا کرنے پر تو وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **فلینظر الانسان**
پس چاہیے کہ نظر کرے آدمی یعنی جو شخص کہ انکار کرتا ہے دوبارہ زندہ ہونیکا وہ دیکھے اپنی پیدائش کی اصل کو کہ **مم خلق** ۵ جس چیز سے
پیدا کیا گیا ہے **خلق من ماء دافق** پیدا کیا گیا ہے پانی اچھلنے والے سے اور دافق بمعنی مدفوق بھی ہو سکتا ہے یعنی پیدا کیا گیا ہے
اس پانی سے کہ گرایا گیا ہے رحم میں اور وہ پانی **یخرج** نکلتا ہے **من بین الصلب** درمیان پشت مرد کی **والترائب**
اور ہڈیوں سینہ عورتوں کی کہ وہ دونوں پانی باہم ملتے ہیں تب آدمی بنتا ہے **انہ** تحقیق کہ وہ خدا کہ پیدا کرنیوالا آدمی کا نطفے سے ہے
علی رجعہ اوپر پھیر لانے اسکے یعنی دوبارہ بعد مرنے کے آدمی کو زندہ کرنے پر **لقادر** البتہ قدرت رکھنیوالا ہے **یوم تبلی السرائر**
جس دن کہ آزمائی جائیں پوشیدگیاں یعنی ظاہر کی جائیں پوشیدہ چیزیں کہ وہ اوصاف ہیں تاکہ پاک چیز ناپاک چیز سے جدا ہوجائے اور حضرت صادق علیہ السلام سے
پوچھا گیا کہ وہ پوشیدگیاں کیا ہیں فرمایا کہ اعمال تمہارے ہیں نماز اور روزہ اور زکوۃ اور وضو اور غسل جنابت اور ہر عمل واجب کہ یہ سب پوشیدہ ہیں کہ جانا
نہیں جاتا کہ کسنے نماز پڑھی ہے اور وہ نہ پڑھی ہو اور اگر چاہے کہے کہ میں نے وضو کیا ہے اور وہ نہ کیا ہو پس مراد یہ ہے یوم تبلی السرائر سے اور ہو سکتا ہے کہ آدمی قائل
سب نفوس کا اور انکو بجا لانا ہو حاصل یہ ہے کہ پھر ظاہر ہوجاوینگے پوشیدہ افعال نیک اور بد اور یہ بھی کہ کس کس نے کفر کیا اور کون با ایمان تھا **فما لہ**
پس نہیں ہو واسطے منکر کے جو انکار کرنیوالا قیامت کا ہے **من قوۃ** کوئی قوت کسی نفس پر تاکہ عذاب کو دفع کر سکے اپنے سے **ولا ناصر** اور نہ کوئی مدد
کرنیوالا کہ اسکی کمک سے عذاب کو دفع کرے اور اب واسطے تاکید وقوع قیامت کے دوسری طرح سے فرماتا ہے کہ **والسماء ذات الرجع**
آسمان صاحب پھرنے کی یعنی آسمان پھرنیوالا ہے اور ہر دورہ میں جس جگہ سے کہ حرکت کی ہے پھر وہیں آجاتا ہے اور کبھی ایک رجع سے مراد مطر ہے یعنی باراں
اور رجع اسکو بھی کہا ہے کہ اپنے وقت میں رجوع کرتا ہے اور پھر برستا ہے **والارض ذات الصدع** اور قسم ہے زمین کی صاحب شگافتگی کی
یعنی شگافتہ ہوتی ہے تاکہ بوٹیاں اور گھاس اس میں سے نکلیں اور چشمے جاری ہوں اور جواب قسم کا یہ ہے کہ **انہ** تحقیق قرآن **لقول فصل**
البتہ ایک قول ہے جدا کرنیوالا حق کا باطل سے **وما ہو بالہزل** اور نہیں ہے وہ قرآن بیہودہ اور باطل مثل جادو اور کہانی کے اور اب انکے مشرکوں کے
حال کی خبر دیتا ہے **انہم** تحقیق کفار **یکیدون کیدا** مکر کرتے ہیں کہ باطل کر دیں خدا کے امر کو اور بجھا دیں نور حق کو اور مضمون
کے آثار مٹا دیں اور کہتے ہیں کہ یہ آیت واقع ہوئی بیچ حق قریش کہ وہ دار الندوہ میں جمع ہوئے قتل کرنیکا اسکا اور اسکا دین کا مشورہ کرینگے **واکید کیدا**
اور میں بھی مکر کرتا ہوں یعنی مکر کی انکو جزا دیتا ہوں عذاب **فمہل الکافرین** پس مہلت دے تو کافروں کو اور جلدی مت کر انکی ہلاکت میں **امہلہم**
مہلت دے تو انکو اور چھوڑ دے انکو **رویدا** تھوڑی مہلت دینا اور تھوڑا پن ... کہ یہ قریب آ رہا ہے کہ وہ روز بدر کا ہے یا روز قیامت کا اور مکرر لانا اسکا
واسطے دلجوئی اور تسکین اور تاکید صبر سے ... کے ہے لیکن لفظوں میں ... فرق ہے **سورۃ الاعلی** یہ سورہ مکی ہے اور بعضے لوگ مدنی کہتے ہیں اور انیس
انیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو فرض یا نفل میں پڑھیگا قیامت کے روز اسکو آواز دینگے کہ تو بہشت کے
جس دروازہ سے چاہے داخل ہوجا اور ابی حمزہ نے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام کے پیچھے بیس رات نماز پڑھی ہے اور حضرت نے سوائے سبح اسم
ربک الاعلی کے کوئی دوسری سورت نہیں پڑھی اور فرمایا کہ اگر جانو تم ثواب اس سورہ کا تو اسکو ہر روز بیس مرتبہ پڑھتے اور جو کوئی اس سورہ کو پڑھیگا گویا کہ
اس نے پڑھا ہے تمام صحف موسیٰ اور ابراہیم کو اور دوسری حدیث میں امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلعم اس سورہ کو بہت دوست رکھتے
تھے اور پہلے جسنے سبحان ربی الاعلی کہا وہ میکائیل تھا کہ جب عظمت الہی کو ... اور طول و عرض ... ساتھ دیکھا تو سجدہ میں گر پڑا اور یہ تسبیح کہی
اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس وقت سبح اسم ربک الاعلی پڑھو تو کہو سبحان ربی الاعلی اور منقول ہے کہ جب یہ آیہ فسبح باسم ربک العظیم نازل ہوئی تو

سورۃ الاعلیٰ

رسول نے فرمایا کہ اسکو تم اپنے رکوع میں کہا کرو سو وقت سے سبحان ربی العظیم رکوع میں کہنے لگے اور جس وقت سبح اسم ربک نازل ہوئی تو سجدہ میں اس آیت کے کہنے کا حضرت نے حکم دیا سو وقت سے سبحان ربی الاعلیٰ کہنے لگے اور پہلے اس سے رکوع میں اللھم لک رکعت اور سجدہ میں اللھم لک سجدت کہتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پاکی سے یاد کر تو نام پروردگار اپنے کا کہ بہت بلند ہے وہ نام یعنی کہہ تو سبحان ربی الاعلیٰ اور اس نام کو جو کہ اسکے لائق نہیں ہے اس سے پاک رکھ یعنی کہ اسکے لائق ہیں ان ہی کا استعمال کر مثلاً اعلیٰ کو قہر اور اقتدار کے معنی میں استعمال کر نہ مکان پر بلند ہونے کے معنی میں اور تعظیم اور خشوع اور خضوع سے اسکا نام لے الَّذِي وہ خدا کہ خَلَقَ پیدا کیا ہر شے کو فَسَوَّى پس درست کیا اسکو سب چیزوں کو موافق حکمت کے تاکہ معلوم ہو کہ سب کا پیدا کرنیوالا ایک حکیم اور عالم اور قادر ہے وَالَّذِي اور وہ شخص ہے خدا کہ قَدَّرَ اندازہ کیا ہر شے کا جو کہ مصلحت اسکے واسطے تھی فَهَدَى پس راہ دکھلائی اسکو ہر چیز کی اور شناسا کیا فائدہ اور نقصان سے کہ آدمی اپنی معاش کو طلب کرتا ہے اسکی راہ دکھلانے سے اور حیوان چراگاہ کو جاتا ہے اور بچہ اپنی ماں کی پستان کی طرف رغبت کرتا ہے اسکی راہ دکھلانے سے اور نر مادہ کے پاس جانے کی راہ بتلائی کہ باعث پیدا ہونے بچہ کا ہے حاصل یہ کہ پیدا کرتا ہے اور فائدہ اور ضرر کی راہ بتلاتا ہے چنانچہ کہتے ہیں جس وقت سانپ اندھا ہوتا ہے تو اندھا ہو جاتا ہے جسوقت اسکو الہام کرتا ہے کہ اپنی آنکھ کو سونف تازہ کی پتی سے ملے بینائی اسکی درست ہو جاتی ہے اور اگر خشک سال میں ہو اور تمام سبزہ میں کہیں منزل کا فاصلہ ہو تو وہ اس مسافت کو طے کرتا ہے یہاں تک کہ اچھی کسی باغ میں سبزہ میں پہنچتا ہے اور درمیان جنگل اور گھاس کے کہ کثرت سے ہوتی ہے سونف کو تلاش کرتا ہے اور اپنی آنکھ کو اسکی پتی سے ملتا ہے اور خدا کے حکم سے آنکھ اسکی روشن ہو جاتی ہے جیسے کہ وہ ہدایت کرتا ہے حیوان کو بہت سا بیان اسکا ہو سکتا ہے وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى اور وہ شخص ہے کہ نکالا چراگاہ کو زمین سے یعنی اگاتا ہے گھاس کو جسکو چوپائے کھاتے ہیں فَجَعَلَهُ پس کر دیا اس چارہ کو بعد سبزی کے غُثَاءً خشک ریزہ ریزہ أَحْوَى سیاہ لیکن جو حالت میں حیوان اسکو کھاتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ احوی حال ہے مرعی سے یعنی وہ چارہ کثرت سبزی سے سیاہ معلوم ہوتا ہے اور پھر اسکو خشک ریزہ ریزہ کر دیا ہے اور کہتے ہیں کہ جبرئیل کوئی سورہ یا آیت سید کے روبرو پڑھتے تو وہ حضرت بھی جبرئیل کے ہمراہ پڑھنے لگتے تھے اس خوف سے کہ مبادا کچھ بھول جائیں نازل ہوئی کہ سَنُقْرِئُكَ قریب ہے کہ پڑھاویں ہم تجھکو اور تیری حافظہ کو ایسی قوت بخشیں کہ فَلَا تَنْسَى پس تو نہ بھولیگا اور اپنی حافظہ کی قوت سے جو ہم تجھکو عطا کرینگے إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ مگر جو کچھ چاہے خدا اسکو تو فراموش کرے اور کہتے ہیں کہ وہ آیتیں ہیں جسکی تلاوت منسوخ ہوئی اور خدا نے اسکو حضرت کے دل سے بھلا دیا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے حضرت کبھی کچھ نہیں بھولے إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ تحقیق کہ وہ خدا جانتا ہے ظاہر قول اور فعل تمہارے کو وَمَا يَخْفَى اور جو کچھ کہ پوشیدہ ہے تمہارے دل میں اور ہر گاہ کہ پڑھنے میں تم آواز قرآن کے جانتا ہے اور جو کچھ کہ تیرے دل میں خوف ہے بھول جانیکا وَنُيَسِّرُكَ اور قریب ہے کہ آسان کریں ہم اور توفیق دیں ہم تجھکو لِلْيُسْرَى واسطے طریقہ آسانی کے وحی کے حفظ کرنے یا شریعت کے مقدمہ میں کہ بہت سہل اور آسان اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یسریٰ سے جنت ہے فَذَكِّرْ پس نصیحت دے تو قرآن سے لوگوں کو إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَى اگر فائدہ دے نصیحت یعنی نصیحت کرنا تجھکو فرض ہے نصیحت قبول کرے سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَى وہ شخص کہ ڈرتا ہے خدا سے اسواسطے کہ وہ تامل کریگا اور اپنے انجام کو سوچیگا اور وہ نصیحت پکڑیگا وَيَتَجَنَّبُهَا اور کنارہ کریگا اس نصیحت سے الْأَشْقَى بدتر کافر اور بدبخت یا وہ شخص ولید بن مغیرہ ہے اور عتبہ بن ربیعہ ہے الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى وہ شخص داخل ہوگا آگ بڑی میں کہ وہ جہنم کے طبقہ کی آگ ہے اور بہت جلانے والی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ یہ آگ تمہاری ستر حصہ میں سے ایک حصہ جہنم کی آگ ہے اور کہتے ہیں کہ نار کبریٰ سب سے نیچے درکہ کی آگ ہے کہ وہ مقام فرعونیوں کا اور منافقوں کا ہے اور نار صغریٰ اور وسطیٰ طبقہ کی آگ ہے کہ وہ گنہگاران امت محمد کے واسطے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مطلق آگ آخرت کی بڑی ہے اور دنیا کی آگ چھوٹی ہے ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا پھر نہ مریگا وہ بدبخت اور شقی بیچ اس آگ بڑی کے تاکہ آرام پاوے وَلَا يَحْيَى اور نہ زندہ ہوگا کہ اس سے راحت پاوے بلکہ وہ زندگی اسکا وبال ہوگا اور ہمیشہ

اس زندگی کے فنا ہونے کی آرزو کریگا جیسے کہ اس زندگی کی تھی ہمراہ وہ عذاب کے ہوگی قَدْ اَفْلَحَ تحقیق رستگاری پائی مَنْ تَزَكّٰى ۝ اس شخص نے کہ پاکیزہ ہوا
کفر سے اور گناہوں سے وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ اور یاد کیا نام پروردگار اپنے کا زبان سے اور دل سے فَصَلّٰى ۝ پس نماز پڑھی اور جابر بن عبداللہ انصاری سے
روایت کی ہے کہ معنی اس آیت کے رسول خدا صلعم سے پوچھے تھے فرمایا کہ رستگار ہوا جس نے اپنے باطن کو کفر کی ناپاکی سے پاک کیا اور اقرار شہادتین کا کیا اس پانچ وقت کی نماز پڑھی
اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ قد افلح من تزکی سے مراد زکوٰۃ فطرہ ہے جسوقت کہ نکالے اسکو قبل نماز عید کے اور ذکر اسم ربہ فصلی سے مراد نماز عید فطر اور عید
قربان ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے قد افلح من تزکی کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ وہ شخص ہے کہ جسنے نکالا ہو فطرہ کو اور ذکر اسم ربہ فصلی سے سوال کیا گیا تو فرمایا کہ
نکلا ہو طرف صحرا کے اور نماز پڑھی اور ابوبصیر اور ابن عمر سے بھی یہی روایت ہے کہ مراد تزکی سے زکوٰۃ فطرہ ہے اور فصلی سے مراد نماز عید ہے اور حضرت امیرالمومنین
سے بھی یہی روایت ہے اور خدا تعالیٰ ان کفار بدبختوں کو خطاب کرتا ہے کہ اے بدبختو تم آخرت کو اپنے واسطے مستعد نہیں کرتے ہو بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
بلکہ اختیار کرتے ہو تم اور قبول کرتے ہو الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ زندگانی دنیا کو کہ فنا ہونیوالی ہے اور اس حیات کے تم آخرت کے واسطے عمل نہیں کرتے ہو کہ جب
سعادت ابدی کی ہو وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ اور آخرت بہتر ہے وَّاَبْقٰى ۝ اور باقی رہنے والی ہے زیادہ کہ وہ ہمیشہ کو ہے اور اسکی لذت اور نعمت اور
خالص ہے اور کیونکہ اِنَّ هٰذَا تحقیق یہ مضمون قد افلح سے آخر تک لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ البتہ بیچ کتابوں پہلوں کے ہے جو کہ ع ۱ ۱۹
قرآن سے پہلے نازل ہوئی ہیں صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ یہ بدل صحف اولی سے ہے یعنی بیچ کتابوں ابراہیم اور موسیٰ کے یعنی جیسے کہ
یہ امر قرآن میں تعریف کیا گیا ہے ایسے ہی پہلی کتابوں میں تعریف کیا گیا ہے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ حضرت ابراہیم بھی صاحب کتاب تھے اور
ابوذر سے روایت ہے کہتا ہے کہ میں نے رسول خدا سے پوچھا کہ انبیا کتنے ہیں فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور پھر میں نے پوچھا کہ انبیا مرسلین کتنے ہیں فرمایا کہ تین سو تیرہ
اور باقی غیر مرسل ہیں میں نے پوچھا کہ آدم پیغمبر تھے فرمایا کہ ہاں حق تعالیٰ نے ان سے کلام کیا ہے اور اپنی دست قدرت سے ان کو پیدا کیا ہے اور فرمایا کہ اے
ابوذر چار پیغمبر عرب ہیں ہود اور صالح اور شعیب اور تیرا پیغمبر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ خدا تعالیٰ نے کتنی کتابیں نازل کی ہیں فرمایا کہ ایک سو چار
انمیں سے دس صحیفے آدم پر اور دس صحیفے ابراہیم پر نازل ہوئے اور پچاس صحیفے شیث پر اور تیس صحیفے اخنوخ پر کہ وہ ادریس ہے اور پہلے جس نے کہ خط لکھا وہ ادریس تھا
اور موسیٰ پر توریت نازل ہوئی اور عیسیٰ پر انجیل اور داؤد پر زبور اور محمد پر قرآن اور کہتے ہیں کہ سب کتابیں انبیا پر ماہ رمضان میں نازل ہوئی ہیں

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں چھبیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو نماز فریضہ میں ہمیشہ
پڑھے حق تعالیٰ اسکو اپنی رحمت میں غرق کرے دنیا اور آخرت میں اور اسکو محفوظ رکھے عذاب آتش دوزخ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هَلْ
اَتٰىكَ کیا آئی ہے تیرے پاس استفہام اقراری ہے یعنی البتہ آئی ہے تیرے پاس اے محمد صلعم حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ بات قیامت کی سبب اسکے کہ
پوشیدہ کرلیگی آگ اور ہولیں اور سختیاں خلائق کو اور وہ قیامت ہے کہ اسکی سختیاں چھپا لینے والی ہونگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ اس دن منہ بہت کفار کے ہونگے
خَاشِعَةٌ ۝ ذلیل اور انکے جیسا ہوگا خوار اور ذلیل ہونگے اور وجوہ کا ذکر اسواسطے کیا ہے کہ علامت ذلت کی چہرے ہی پر ظاہر ہوتی ہے
عَامِلَةٌ عمل کرنے والے ہونگے نَّاصِبَةٌ ۝ رنج کھینچنے والے یعنی دنیا میں ایسے عمل میں مشغول ہوئے کہ جسکے سبب سے نہایت رنج ان کو پہنچا اسواسطے کہ
زنجیریں آگ کی ان کی گردنوں میں ہونگی اور دوزخ کی کھائیں اور ہوگا اور قسم قسم کے عذاب ہونگے اور یا یہ کہ دنیا کے
عملوں میں رنج کھینچتے ہیں کہ آخرت میں انکو کچھ نفع نہ ہوگا بلکہ وہ اعمال انکو عذاب الیم میں ڈالینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ ناصبی
لوگ ہیں یعنی ہماری عداوت رکھتے ہیں اگرچہ عبادت میں کوشش کریں اور اس آیت میں وہ داخل ہیں اور حضرت امام حسن عسکری کی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے دین
کی ہے باوجودیکہ نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور وہ لوگ کہ جنہوں نے امیرالمومنین کی عداوت کو نصب کیا یعنی قائم اور کفر اختیار کیا ہے حق تعالیٰ انکے اعمال و افعال کو قبول نہ کریگا
تَصْلٰى داخل ہونگے وہ نَارًا حَامِيَةً ۝ آگ نہایت گرم ہونیوالی میں کہ دشمنان اہلبیت اسمیں ہونگے
تُسْقٰى پلائے جاینگے یعنی گرم ہونیوالی ہے کہ انکو نہایت تشنگی ہوگی تو پانی پلائے جائینگے

مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ چشمہ اونٹتی ہوئی سے کہ نہایت گرم ہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ جس روز سے آگ پیدا ہوئی ہے اُس روز سے وہ اونٹتا ہے اور اب آگے کھانے کا
ذکر کرتا ہے کہ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ نہیں واسطے اُنکے کھانا مگر ضریع سے کہ وہ ایک درخت خاردار ہوتا ہے بدون پتوں کا جب
وہ خشک ہوتا ہے تو زہر قاتل ہوجاتا ہے اور کوئی حیوان اسکے گرد نہیں جاتا ہے اور دوزخ میں درخت ضریع دوزخیوں کے کھانے کو دینگے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ
ضریع ایک چیز ہے کہ درمیان آتش دوزخ کے ہے اور مشابہ خار کے ہے اور ایلوے سے زیادہ تلخ ہے اور مردار سے زیادہ بدبودار ہے اور آگ سے زیادہ اسمیں حرارت ہے اور
خدا تعالیٰ نے اسکا نام ضریع رکھا ہے اور دوسری وجہ میں ہے کہ حضرت جبریل نے بیان کیا کہ اگر ایک قطرہ ضریع کا دنیا میں ڈالیں تو لوگوں کی معاش فاسد ہوجاتی
ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ضریع سے پیپ اور لہو دوزخیوں کا ہے اور بدبودار پانی ہے اور ضریع دوزخ کا لَا يُسْمِنُ
نہ موٹا کرتا ہے وَلَا يُغْنِي اور نہ فائدہ کرتا ہے مِنْ جُوعٍ بھوک سے اور بھوک کو دفع کرتا ہے اور کھانا انکا اسی طرح کا ہوگا لیکن بہشتیوں کا حال
اور اب مومنوں کا حال بیان کرتا ہے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بہت منہ اس دن نَاعِمَةٌ تر و تازہ اور نعمت والے ہونگے کہ اثر نعمت کا ان پر ظاہر ہوگا اور وہ
منہ مومنوں کے ہونگے لِسَعْيِهَا اپنی کوشش کے سبب سے جو اعمال اچھے کہ دنیا میں کئے تھے رَاضِيَةٌ خوش ہونگے یعنی اعمال
بہت راضی ہونگے اور پسند کرینگے جب دیکھینگے فائدہ اسکا فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ بیچ بہشت بلند کے کہ اندر اسکے اونچے محل
نہایت بلند ہونگے لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً نہ سنیگا بیچ اُس بہشت کے بیہودہ بات کو اور بعضے کہتے ہیں کہ بیچ بہشت کے نہ سنیگا کوئی قسم یعنی
یعنی نہ سنا جائیگا بیچ اسکے بیہودہ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ بیچ اسکے چشمہ جاری ہے کہ ہر گز بند نہ ہوگا فِيهَا سُرُرٌ بیچ اسکے تخت ہیں مَرْفُوعَةٌ
بلند کئے گئے اور بلند قدر اور جس وقت مومن ارادہ بیٹھنے کا کرے تو وہ تخت نیچا ہوجائیگا وَأَكْوَابٌ اور آبخورے بدون ٹونٹی اور دستے کے
مَوْضُوعَةٌ رکھے گئے آگے بہشتیوں کے کہ جب طلب کرینگے تو پیالے بھرے ہوئے کنارے تک رکھے ہوئے ہیں وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ اور تکیے
صف بصف رکھے ہیں کہ اُن پر تکیہ لگاویں وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ اور مسندیں بچھی ہوئی ہر جگہ ہیں اور حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ
امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہشت کے درمیان ایک فرش ہے بہشتی بہشت میں داخل ہونگے اور بیٹھینگے اور تکیے لگاینگے اور بلند تخت ہونگے اور
آبخورے رکھے گئے اور تکیے صف بصف کھینچے ہوئے اور مسندیں بچھی ہوئی ہونگی اور اگر یہ ہوتا کہ خدا تعالیٰ نے ان چیزوں کو بہشتیوں کے فائدہ اور لذت کے واسطے
پیدا کیا ہے تو جس بہشتی کی ان چیزوں پر نظر پڑے ہوئے اسکی شعاعوں اور جلوے دیکھنے سے پراگندہ اور بے چین ہوجائیگا اور وہ اسی لئے کہ
گرد نور انکے ہاتھ والے ہوں جو کہ تختوں پر بیٹھے ہونگے اور خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاینگے اور جس وقت خدا تعالیٰ نے بہشت کی صفت بیان کی تو کافروں کو
کھانے نے تعجب کیا کہ یہ چیزیں کیونکر ہوسکتی ہیں یہ آیت نازل ہوئی أَفَلَا يَنْظُرُونَ کیا نہیں دیکھتے ہیں إِلَى الْإِبِلِ طرف اونٹ کے کہ
ہماری قدرت سے كَيْفَ خُلِقَتْ کیونکر پیدا کیا گیا ہے کہ باوجود اس بلندی کے لڑکا اسکی مہار پکڑ لیتا ہے اور جدھر چاہے لیجاتا ہے اور بیٹھتا ہے اور بوجھ
کھانے پینے کا لادتے ہیں اور اسکی بلندی جو تخت کی سی تھی تو کیا تعجب کیا تھا کہ اتنی بڑی بلندی پر کیونکر چڑھینگے اور کیونکر اتریں گے لیکن جیسے کہ اونٹ کو حکم دیا جاتا ہے
اور اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اسکو اپنا تابع کرلیتے ہیں اور چڑھتے اور اترتے ہیں اور بوجھ لادتے ہیں اور لوگوں کو لیجاتا ہے اور کھالیتا ہے اور رہتا ہے بیابان میں
اور تشنگی کو برداشت کرتا ہے اور اسکو خشکی کی کشتی کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ابل سے ابر ہے وَإِلَى السَّمَاءِ اور کیا
نہیں دیکھتے ہیں طرف آسمان کے کہ اسکی حکمت اور قدرت سے كَيْفَ رُفِعَتْ کیونکر بلند کیا گیا ہے بدون ستون کے وَإِلَى الْجِبَالِ اور کیا نہیں نظر
کرتے ہیں طرف پہاڑوں کے کہ اسکی قدرت بلند سے كَيْفَ نُصِبَتْ کیونکر قائم کئے گئے اور اونچے اٹھائے گئے ہیں زمین پر کہ ہرگز جنبش نہیں کرتے ہیں وَ
إِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ اور کیا نہیں نظر کرتے ہیں طرف زمین کے کیونکر بچھائی گئی ہے پانی پر اور اس پر مخلوقات یعنی ان چیزوں میں
غور کرکے تامل کریں کہ اسکی قدرت کیسی کامل ہے وہ جو چاہے سو کرسکتا ہے اور قیامت کے دن پھر سکتا ہے اسکی قدرت پر نظر کرکے جنت ہی ہے ہر ایک
کو جس نے پہلی مرتبہ انکو پیدا کیا وہی قدرت رکھتا ہے کہ دوسری بار بھی زندہ کرسکتا ہے فَذَكِّرْ پس نصیحت کر تو اے محمد صلعم انکو اور اگر تیری نصیحت

قبول نکریں تو آزردہ مت ہو کیونکہ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ پس سمجھا تو سوائے اسکے نہیں کہ تو نصیحت کرنے والا ہے یعنی تو نصیحت کر چاہے قبول کریں چاہے قبول نکریں اور سوائے اسکے اور کچھ
ذمہ تیرے نہیں ہے لَّسْتَ عَلَيْهِم نہیں ہے تو اوپر انکے بِمُصَيْطِرٍ کما شتہ کہ جبر اور قہر سے انکو ایماندار کرے إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ مگر جو شخص
منہ پھیرے یعنی تو اوپر غلبہ کرنیوالا نہیں ہے لیکن وہ شخص کہ منہ پھیرے تیری طرف سے بعد نصیحت کے وَكَفَرَ اور کفر کرے اور حق کو قبول نکرے تو فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ
پس عذاب کریگا اسکو خدا الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ عذاب بہت بڑا کہ وہ عذاب آخرت کا ہے اور عذاب دنیا سے بہت بڑا ہے یعنی جو شخص کہ منہ پھیرے اور کفر کرے النصف
اور پھر جبر کرے گا ایمان کو قبول نکرے تو پھر جا کرے اور آخرت میں خدا تعالی اسکو عذاب اکبر میں گرفتار کریگا کہ ہمیشہ وہ دوزخ میں جلا کرے إِنَّ إِلَيْنَا تحقیق
طرف ہمارے یعنی طرف ہمارے حکم کے إِيَابَهُمْ پھر آنا انکا ہے ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا پھر تحقیق اوپر ہمارے ہے حِسَابَهُم حساب انکا یعنی قیامت کے دن ہر ایک سے حساب
کامل لیگا اور موافق اعمال کے عذاب دیگا۔ سورۃ الفجر یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں تیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ الفجر کو الغاشیۃ ع ۲۶ ۱۳
فرائض اور نوافل میں پڑھا کرے تو حشر اسکا ساتھ حسین بن علی علیہما السلام کے ہوگا اور یہ سورہ حسین کا ہے یعنی جو شخص اسکی تلاوت کریگا قیامت کے روز حشر اسکا ساتھ حسین بن
علی علیہما السلام ہمراہ ہوگا اور اسکو درجہ بہشت میں انکی رفیقوں میں سے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَالْفَجْرِ قسم ہے صبح اول کی کہ مانند
ستون کے کنارہ آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اور صبح دوم تھوڑی پہلی ہوتی ہے اور وہ وقت مناجات اور دعا کا ہے اور یا قسم ہے صبح دوم کی کہ وہ وقت نماز کا
اور وقت جمع ہونے بندوں کا اللہ کے کہ اس وقت ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور ابن عباس کے نزدیک ساعت اول ابتدای ذی الحجہ کی ہے کہ وہ شروع دہہ اول راتوں ذی الحجہ کا
اور بعضی فجر کے یہاں کے معنی اور شروع ہونیکے ہیں کہ حال اسمیں سے ہوتا ہے اور یا یہ کہ قسم ہے صبح جمعہ کی کہ وہ حج مسکینوں کا ہے اور یا یہ کہ قسم ہے صبح روز عرفہ کی کہ
وہ روز عبادت حاجیوں کا ہے اور تبیان میں لکھا ہے کہ فجر سے مراد یعنی جاری ہونا پانی کا انگلیوں سے رسول خدا صلعم کے اور وہ اس وقت کا ذکر ہے کہ
رسول خدا طائف جاتے تھے اور لشکر اسلام کو بہت پیاس لگی تھی اور وہ بارہ ہزار آدمی تھے رسول خدا صلعم سے تشنگی کی شکایت کی اور کہا کہ ہم ہلاک ہوتے ہیں اور اس وقت
کفار خوشی کرتے تھے حضرت نے ایک قدح پانی کا طلب کیا اور اسمیں انگشت مبارک کو رکھا پس حضرت کی چار انگلیوں سے جاری ہوے جیسے چشموں سے پانی جوش
کرتا ہے تمام لشکر سیراب ہوگیا اور اپنی مشکیں بھر لیں اور یا جاری ہونا پانی کا مراد ہے یعنی پتھر سے مراد ہے کہ بارہ چشمے اس سے جاری ہوے اور یا پتھر سے مراد
پتھر صالح کے ناقہ کا نکلنا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مضاف فجر کا محذوف ہے اور تقدیر اسکی وخالق الفجر ہے یعنی قسم ہے پیدا کرنے والے فجر کی اور یہی قیاس ہے
اسکا مابعد وَلَيَالٍ عَشْرٍ اور قسم ہے راتوں دس کی کہ وہ دس پہلی راتیں ذی الحجہ کی ہیں کہ انمیں فضیلت بہت ہے یا قسم ہے دس راتوں
اول محرم کی کہ انمیں عاشورہ بھی ہے یا قسم ہے دس راتوں آخر ماہ رمضان کی کہ انمیں شب قدر ہے یا قسم ہے دس راتوں وسط شعبان کی کہ انمیں شب برات ہے
اور مشہور دس راتیں اول ذی الحجہ کی ہیں اور انمیں بڑا اکسیر وہ ہے کہ حقتعالی نے قسم ان دس راتوں ذی الحجہ کی کھائی ہے اور مرفوع ہے کہ اسکے نزدیک ذی الحجہ
کے دس روز اول سے کوئی دن زیادہ دوست نہیں ہے اور روزہ اسکا ثواب میں برابر ایک سال کے ہے اور اسکی ہر شب بیداری گویا مثل بیداری شب قدر کے ہے
اور منقول ہے کہ کسی نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ فلاں جوان ان دنوں میں روزہ رکھتا ہے پس حضرت نے اسکو طلب کیا اور فرمایا کہ بزرگی اور فضیلت ان دنوں کی
معلوم ہوگیا جانتا ہے اسنے عرض کی کہ یا رسول خدا اتنی کچھ نہیں سنا ہے سوائے اسکے کہ یہ ایام حج کے ہیں اور حاجی ایام حج اور عبادت میں مشغول ہوتے ہیں میں بھی چاہتا ہوں
کہ طاعت میں انکی موافقت کروں اس امید سے کہ آخرت میں انکے ہمراہ میں بھی ہوں فرمایا کہ اے جوان خوشخبری ہو تجھکو کہ جو کوئی ان دس دنوں کو نگاہ رکھے ایسا ہو
جیسا کہ سو غلام آزاد کیے ہوں اور سو اونٹ قربانی کیے ہوں اور سو گھوڑے راہ خدا میں غازیوں کو دیے ہوں اور دو برس کی عبادت اسکے لکھیں اور جو کوئی اس
دن مسکین کو تصدق کرے اور راہ خدا میں دیوے ایسا ہو کہ گویا اسنے پیغمبر کو دیا ہوا اور جو کوئی ان دنوں میں کسی کی عیادت کرے اور کسی بیمار کے پوچھنے کو گیا ہو تو ایسا ہو کہ وہ پیغمبر کے
پوچھنے کو گیا ہو اور جو کوئی ان دنوں میں کسی مومن کے جنازہ کے ہمراہ جائے تو ایسا ہو کہ وہ پیغمبر کے یا شہید کے جنازہ کے ہمراہ گیا ہے اور جو کوئی مومن کی ضیافت کرے
ایسا ہے کہ پیغمبر کی اسنے ضیافت کی ہو اور منقول ہے کہ اول ذی الحجہ کے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے ہیں اور اسی روز انکا خلیل نام ہوا ہے اور اسی روز آدم کی توبہ
قبول ہوئی ہے اور اسی روز فاطمہ زہرا کا امیر المومنین سے نکاح ہوا ہے اور اسی روز ابراہیم نے کعبہ کو بنانا شروع کیا ہے اور اسی روز لوگوں کو حج کیواسطے آواز دی ہے

اور یہی وہ نبی ہیں جنہوں نے فرزند کو قربان کیا ہے اور یہی وہ دن ہے کہ [illegible] آیا ہے والشفع والوتر اور قسم ہے جفت کی اور طاق کی اور اس سے مراد تمام چیزیں ہیں جو [illegible]
جفت اور طاق سے چیزیں خالی نہیں ہیں ہر چیز یا جفت ہوگی یا طاق ہوگی اور شفع دو رکعت نماز کی ہیں اور وتر ایک رکعت نماز کی ہے اور حدیث میں
یہ ہے کہ شفع حسن اور حسین ہیں اور وتر امیر المومنین ہیں اور حضرت باقر اور صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ شفع روز ترویہ ہے کہ وہ آٹھویں ذی الحجہ کی ہے اور وتر
روز عرفہ کا روز ہے کہ وہ نویں ذی الحجہ کی ہے اور اہل کوفہ نے وتر بکسر واو پڑھا ہے واللیل اذا یسر اور قسم ہے رات کی جس وقت کہ گذرے اور
اہل حجاز نے یسری پڑھا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ قسم ہے رات کی جس وقت کہ آوے [illegible] اور بات [illegible] تعظیم قسموں کی فرماتا ہے کہ
هل فی ذلک کیا ہے بیچ اِن قسموں کے کوئی قسم پسندیدہ لذی حجر واسطے صاحب عقل کے کہ [illegible]
[illegible] کریگا اور یہ استفہام اقراری ہے یعنی یہ قسمیں بسبب بزرگی کے کفایت کرتی ہیں عقل والوں کو اگر انہیں اپنی عقلوں کو دخل دیویں اور جانیں کہ [illegible]
کو خدا تعالی نے جن چیزوں کی قسم کھائی ہے وہ شامل ہیں عجائب دلائل [illegible] خدا کی اور [illegible] اسکی [illegible] طرف اور
اسکی حکمت کا [illegible] اور کہتے ہیں کہ جواب قسم کا محذوف ہے اور وہ لیعذبن ہے یعنی البتہ عذاب کئے جائیں گے اور بعضے کہتے ہیں کہ جواب قسم کا [illegible]
اور وہ ان ربک لبالمرصاد ہے اور [illegible] درمیان قسم اور اسکے جواب کے [illegible] آگیا ہے اور [illegible]
الم تر کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلعم [illegible] کیا نہ دیکھا تو نے [illegible]
جاتا ہے [illegible] کیف فعل کیونکر کیا ربک بعاد پروردگار تیرے نے ساتھ اولاد عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کے کہ قوم ہود کی
تھی اور نام [illegible] ارم [illegible] عطف بیان عاد کا ہے [illegible]
یعنی کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ فرزندان ارم [illegible]
ارم نام انکے شہر کا ہے [illegible]
اسکی صفت بیان کرتا ہے کہ ذات العماد صاحب ستونوں بلند کا اور ستونوں دراز کا اور کہتے ہیں کہ عاد کی قوم کے آدمی [illegible] اور
دراز قد تھے اور کہتے ہیں کہ درازی انکی [illegible] چار سو گز کی تھی [illegible] فرمایا حضرت نے [illegible]
[illegible] تو انکی ایسی قوت تھی کہ [illegible] التی
لم یخلق مثلها وہ ارم کہ نہیں پیدا کیا گیا ہے مثل اسکے فی البلاد بیچ شہروں کے اور قصہ [illegible]
اور شدید [illegible] دو بادشاہ تھے اور شدید مر گیا تو شداد سب ملکوں کا مالک ہوا اور کل زمین کے بادشاہ [illegible]
مالک ہوا تو تکبر کرنے لگا اور دعوی خدائی کا کیا خدا تعالی نے [illegible] انہوں نے نصیحت کی [illegible] کہ اگر ایمان لاویگا تو [illegible]
بہشت عطا کریگا اسنے پوچھا کہ بہشت کیا چیز ہے لوگوں نے کہا [illegible]
[illegible] ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی ہے اور کنکریاں اسکی [illegible] جواہر کی ہیں [illegible]
میوے اور درخت [illegible] کہا کہ میں اسکی مثل بنا سکتا ہوں [illegible]
اور حضرت [illegible] بہشت کا ذکر [illegible] کوئی قطعہ زمین کا کہ جس کی ہوا معتدل ہو تلاش کریں [illegible]
واسطے وہ لوگ گئے ملک شام کی زمین میں اور بعضے کہتے ہیں کہ یمن کی زمین میں [illegible] ایک قطعہ [illegible] کہ وہ بلند تھا اور ہوا اسکی معتدل تھی کہ نہ گرمی
تھی وہاں زیادہ [illegible] سردی تھی اور [illegible] شداد نے حکم دیا [illegible]
[illegible] چاندی [illegible]
میں ایک اینٹ چاندی کی تھی اور ایک سونے کی اور [illegible] یاقوت [illegible]

اسمیں صرف کرتا تھا اور اسکا مکان بہت بڑا بنایا کہ جسمیں ایکہزار محل تھے اور چھت بھی اسکی چاندی و سونیکی تھی کہ گرد اسکے ایکہزار بالاخانے تھے اور ایکہزار ایوان اور ہر ایک مقابل ہر
ہر ایک بالاخانہ و کنگرہ کی ایک خشت چاندی اور سونیکا تھا کہ بیچ اسکے زبرجد سبز اور نقش انمیں موتیونکے آویختہ تھے اور زمین ہر ایک کی عوض مٹی کے مشک
اور عنبر ڈالا تھا اور درمیان دو درختوں چاندی و سونیکی ایک تخت میووں کا تھا کہ پتے اسکے کھانے کو اور وہ واسطے سیر اور تماشے کے کہتے ہیں کہ تین سو برس میں
وہ بہشت تیار ہوا اور جب تیار ہوا اسکا نام ارم رکھا اور شداد کو اسکے تیار ہونیکی خبر دی وہ بنانیکی ایک ایک قوم کو اسکے دیکھنے کو چلا جس وقت اسکے دروازہ کے
قریب پہنچا اور اسکے گھوڑے نے ارادہ کیا کہ اسکے اندر داخل ہو ایک شخص نے شداد پر چیخ ماری شداد کانپنے لگا اور اسکی طرف نظر کی تو دیکھا کہ ایک شخص ہیبتناک ہے
اس سے پوچھا کہ تو کون ہے کہا میں ملک الموت ہوں شداد نے پوچھا کہ تو یہاں کیوں آیا ہے کہا کہ تیری روح ناپاک کے قبض کرنیکے واسطے کہا کہ تو مجھے مہلت دے کہ
میں اس باغ کی سیر کروں کہا کہ حکم خدا کا مجھکو نہیں شداد نے ارادہ کیا کہ اپنے گھوڑے سے نیچے اترے ملک الموت نے ایک پاؤں اسکا رکاب میں تھا اور دوسرا
پاؤں زمین تک پہنچا تھا کہ وہیں اسکی جان قبض کی اور وہ اس باغ کو دیکھنے نہ پایا اور اسی وقت وہ باغ نظر سے غائب ہو گیا اور کہتے ہیں کہ وہ باغ ایک فرسخ
طول میں اور ایک فرسخ عرض میں تھا اور کہتے ہیں کہ معاویہ کے زمانہ میں ایک شخص عبد اللہ بن قلابہ روایت کرتا ہے کہ میں اپنے اونٹ کی تلاش میں عدن کی صحرا
میں وہ یمن کی زمین میں پھرتا تھا ایک شہر کے قریب پہنچا اور اسکے گرد ایک حصار بلند اور بہت سے محل دیکھے میں امید پر کہ کسیکو دیکھوں اپنے اونٹ کا حال
اس سے دریافت کروں میں اس شہر کے دروازہ پر آیا اور ایک بہت بلند دروازہ دیکھا کہ اسکے دونو کواڑ چاندی اور سونیکے تھے اور یاقوت سرخ اور
غیر جواہر اسمیں جڑے ہوئے تھے اسکے بیچ میں ٹھہر گیا اور نہایت متعجب اور حیران تھا اور جس وقت کسیکو نہ دیکھا تو اونٹ کی تلاش کو چھوڑا اور تلوار لگائے میں
ڈال کر اس شہر کے اندر گیا اور اس شہر کے دیکھنے سے حیرت میری زیادہ ہوئی اور دہشت مجھپر غالب ہوئی محل بلند دیکھے یاقوت اور زبرجد کے ستونوں کی بیچ
سے اور ہر ایک اینٹ اسکی چاندی کی تھی اور ایک اینٹ سونیکی اور بالاخانے اوپر بالاخانے اسیطرح سے بنے ہوئے تھے چاندی اور سونے اور جواہر کے
اور کواڑ اسکے بھی شہر کے کواڑوں کے مانند تھے چاندی اور سونے اور جواہر اور سنگریزوں کی جگہہ موتی پڑے ہوئے تھے اور خاک کی جگہہ مشک اور زعفران
چھڑکا ہوا تھا اور کوئی آدمی نہ تھا وہاں دیکھا تو خوف مجھکو زیادہ ہوا اور وہاں سے میں باہر کی طرف گیا اور کوچوں میں اسکے پہنچ دیکھا کہ گرد اسکی بہت
درخت لگائے تھے چاندی اور سونے کی اور پتے انکے زبرجد سبز کے تھے اور پھول انکے چاندی کے اور نیچے درختوں کے پانی جاری تھا اور موتی اور سونیکی
اینٹیں جڑی ہوئی تھیں اور وہ نہریں سونے اور چاندی کی تھیں چمک انکی دن کی روشنی پر غالب تھی اپنے جی میں کہا کہ قسم ہے اس خدا کی کہ جسنے مجھکو سچائی
پر بھیجا ہے اسکی مثل دنیا میں کہیں نہیں ہے اور یہ بہشت ہے کہ جسکا خدا تعالی نے متقیوں کو وعدہ دیا ہے پس قدرے جواہر اور موتی اور مشک اور
زعفران میں نے وہانسے اٹھایا اور اپنی پشت پر باندھا اور اس شہر سے باہر نکلا اور چاہا کہ تمام اس شہر کو دیکھوں نہ دیکھ سکا یمن میں پہنچا اور وہ جواہر
لوگونکو دکھلایا لوگوں نے سنکر بہت تعجب کیا اور یہ خبر مشہور ہو کر معاویہ کو پہنچی کہ اس زمانہ میں شام کا حاکم تھا معاویہ نے مجھکو طلب کیا اور سب حال مجھسے پوچھا
اور میں نے اول سے آخر تک جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا اور معاویہ نے کعب الاحبار کو بلا کر اس سے پوچھا کہ یا ابا اسحاق دنیا میں کوئی شہر ہے کہ وہ چاندی اور سونیسے بنا ہو
اور درخت اسکے چاندی اور سونیکے جواہر جڑاؤ ہوں کعب الاحبار نے کہا کہ ہاں ایک شہر ہے کہ جسکی خدا نے قرآن میں خبر دی ہے کہ لم یخلق مثلها فی البلاد اور اسکو شداد
نے بنایا معاویہ نے کہا کہ قصہ اسکا بیان کر سب قصہ جیسے کہ گذرا بیان کیا اور ثعلبی نے روایت کی ہے کہ جس وقت شداد اور اسکی ہمراہی جبرئیل کی چیخ سے
ہلاک ہوئے تو لوگوں نے شداد کی جگہہ بادشاہ کرنیکی تلاش کی شداد کا ایک بیٹا تھا حضرموت میں اسکا نام مرثد بن شداد تھا اسکو شداد کی جگہہ بادشاہ کیا
اور اسنے باپ کے جنازہ کو حضرموت میں لایا اور اسکو عنبر اور کافور میں آلودہ کیا اور ایک غار میں لیگیا اور سونیکے تختہ پر اسکو لٹایا اور ستر کپڑے چاندی اور سونیکے تاروں سے
بنے ہوئے اسپر لپیٹے اور ایک بڑی تختی اسکے سرہانے رکھی اور کچھ شعر اسمیں لکھے کہ جنکا مضمون یہ ہے کہ نصیحت پکڑ تو اے فریب دئے ہوئے عمر دراز سے کہ میں شداد
بیٹا عاد کا ہوں جو مالک تھا [illegible] اور قلعوں بلند کا تھا اور [illegible] آدمی [illegible] عذاب کے وعدہ خوف سے [illegible] مشرق اور مغرب کا مالک ہو گیا تھا
اور [illegible] ہمارے پاس آیا [illegible] ہمکو اس گروہ [illegible] کی نافرمانی کی [illegible] ہمپر آئی کہ ہم سب [illegible] سے ہلاک ہو گئے

وَثَمُودَ اور کیا نہ دیکھا تونے کہ کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ ثمود کے کہ وہ قوم صالح پیغمبر کی تھی اسکا عطف عاد پر ہوا اور یہ بھی غیر منصرف ہے الَّذِينَ جَابُوا
الصَّخْرَ وہ لوگ تھے کہ کاٹا انہوں نے پتھروں کو پہاڑوں کے اور اپنی سکونت بنائی بیچ بِالْوَادِ بیچ جنگل کے اور کہتے ہیں کہ سخت پتھروں کو پہاڑوں سے کاٹ کر پہلی
سب قوم ثمود نے گھر بنائے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایکہزار سات سو شہر انہوں نے پتھروں کے بنائے تھے اور حقتعالی نے صالح پیغمبر کو انکی ہدایت کے واسطے بھیجا
انکی نصیحت کو انہوں نے قبول نہ کیا اور نافرمانی کی تب انکی خدا تعالی نے اوپر عذاب نازل کرکے انکو ہلاک کیا اور ذکر اسکا پہلے اس سے کئی مرتبہ ہو گیا ہے
وَفِرْعَوْنَ اور ساتھ فرعون کے اسکا عطف بھی عاد پر ہے یعنی کیا نہ دیکھا تونے کہ کیا پروردگار تیرے نے ساتھ فرعون کے ذِي الْأَوْتَادِ صاحب
لشکروں اور رسالوں بہت کا تھا کہ مضبوطی انکی ملک کی اس سے تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ صاحب خیموں اور چوبوں کا تھا کہ وقت مقام کے چوبیں انکو گاڑا کرتے تھے واسطے کہ
لشکر اسکا بہت تھا جس جگہ مقام کرتے تھے خیمے [illegible] لاکر کھڑا کرتے تھے اور خیمہ کی مضبوطی میخوں سے ہوتی ہے اسواسطے اسکو ذی الاوتاد یعنی صاحب میخوں کا
اور یا ذی الاوتاد اسواسطے آیا ہے کہ میخوں سے انکی پاس بازی کرتے تھے اور لہو و لعب میں مشغول ہوتے تھے اور یا اسواسطے اسکو صاحب میخوں کا کہا کہ وہ میخوں سے لوگوں کو
عذاب کرتا تھا اور چومیخہ کرکے انکو چھوڑ دیتا تھا وہ ہلاک ہو جاتا تھا چنانچہ خزبیل مومن آل فرعون کی زوجہ کو اسی سبب سے کہ وہ فرعون کی دختر کی مشاطہ تھی اور آسیہ
خاتم [illegible] اپنی کو [illegible] ہلاک کیا اور خزبیل فرعون کی قوم میں تھا وہ اپنی قوم سے ایمان لایا تھا اور کہ مومن آل فرعون ہیں اور وہ ایمان
اپنے پوشیدہ رکھتا تھا اور زوجہ اسکی فرعون کی دختر کی مشاطہ تھی ایک دن وہ اسکے سر میں کنگھی کرتی تھی کنگھی اسکے ہاتھ سے گر پڑی کہا کہ ہلاک ہوجائے جو شخص
خدا کا کفر کرتا ہے اس لڑکی نے پوچھا کہ کیا میرے باپ کے سوا کوئی اور خدا ہے کہا کہ جسنے تیرے باپ کو پیدا کیا ہے وہ خدا زمین اور آسمانوں کا اور تمام مخلوقات کا ہے اسکا شریک
کوئی نہیں ہے اس لڑکی نے اپنے باپ کو خبر کی فرعون نے اس عورت کو طلب کیا اور اس سے پوچھا تو اسنے اسی طرح سے بیان کیا جو کہ اس لڑکی کو کہا تھا فرعون نے کہا کہ اپنی
اس بات سے پشیمان ہو اور اگر پشیمان نہوگی تو تجکو بدترین عذاب سے ہلاک کرونگا اسنے کہا کہ جو تیرے جی میں آوے سو کر فرعون نے کہا کہ چار میخیں گاڑیں اور [illegible]
اور اسکے دو بیٹے تھے انکو حاضر کیا اور کہا کہ تو اپنی اس بات سے پھر جا اور نہیں تو تیرے بیٹوں کو مار ڈالونگا اس عورت نے کہا کہ جان میری اور میرے بیٹوں کی راہ خدا
میں فدا ہو اسکی مجکو کچھ پروا نہیں ہے بڑے بیٹے کو اسکے مروا ڈالا چھوٹا بیٹا اسکا دودھ پیتا تھا باقی رہا اسکو اس عورت کے سینہ پر ڈالا اور [illegible] کہا کہ اسکو بھی
مار ڈالونگا وہ لڑکا بقدرت خدا گویا ہوا اور کہا اسنے کہ اے ماں دنیا چند روز ہے ہرگز اسکے کہنے پر عمل نکرنا اور صلاح یہ ہے کہ جلدی اپنے تئیں بہشت میں پہنچائیں اور یہ
لڑکا ان چار لڑکوں میں ہے کہ [illegible] بات کی ہے پس اس لڑکے کو اسکی ماں کے سینہ پر مار ڈالا اور بعد اسکے اسکی ماں کو قتل کیا اور خزبیل مومن آل فرعون
اس عورت کا شوہر بھاگ کر پہاڑوں میں جا چھپا اور فرعون نے اسکی تلاش کیواسطے اپنے آدمی بھیجے دو آدمی اسکے پاس پہنچے اور دیکھا کہ وہ نماز میں مشغول ہے اور وحوش اسکی
نگہبانی کرتے ہیں وہ دو آدمی الٹے پھر گئے تاکہ فرعون کو خبر کریں خزبیل نے دعا کی کہ الہی میں برسوں سے تیری عبادت کرتا ہوں اور خلقت سے اپنی عبادت کو پوشیدہ رکھا
ہے اب ان دو آدمیوں میں سے جو کوئی میرے راز کو چھپاوے گا اسکو ایمان نصیب کر اور جو کوئی میرے راز کو ظاہر کریگا اسکو ہلاک کر [illegible] ان دونوں میں سے ایک شخص نے اپنے
نگہبانی کرتے ہیں بلاشک یہ حق ہے وہ الٹا پھر کر خزبیل کے پاس آیا اور ایمان لایا اور دوسرے نے فرعون کو جاکر کہا کہ وہ فلانا پہاڑ میں نماز پڑہتا تھا فرعون نے اس کو کہا
سے اپنے رفیق کو گواہ کیا اسکو فرعون نے طلب کیا اسنے کہا کہ مجکو خبر نہیں فرعون نے اس خبر کرنیوالے کو چومیخا کرکے مار ڈالا اور اس دوسرے کو جو کہ ایمان لایا تھا خلعت دیا
آسیہ زن فرعون کی مومنہ تھی اسنے سنا کہ فرعون نے مشاطہ کو چومیخا کرکے مار ڈالا ہے اسنے فرعون کو بہت ملامت کی کہ تونے بیگناہ عورت کو مار ڈالا جسکو مدت تک
خدمت کی تھی فرعون نے کہا کہ اے آسیہ تو بھی دیوانی ہو گئی ہے آسیہ نے کہا کہ میں دیوانی نہیں ہوں بلکہ عقل سے کہتی ہوں کہ خدا میرا اور تیرا اور تمام عالم کا ایک ہے اور تجکو [illegible]
کہ عالم کے لوگوں پر تو حکومت کرتا ہے اور انکی نعمت کا شکر نہیں ادا کرتا ہے فرعون نہایت غصہ ہوا اور آسیہ کو قید کیا اور اسکی ماں اور باپ کو بلوایا اور کہا کہ جو دیوانگی
کہ ہو گئی تھی وہی آسیہ کو ہوئی ہے اسکی ماں اور باپ نے آسیہ کو ملامت کی کہا کہ تجکو کیا ہوا کہ تو ایسی باتیں کرتی ہے کہا کہ دل میرا فرعون سے [illegible]
اسکے پیر اور رسول اور [illegible] اپنا طرف خدا کے کیا ہے جو کہ پیدا کرنیوالا زمین اور آسمان کا ہے اور اسکی توحید کا اقرار کیا ہے انہوں نے کہا کہ [illegible] فرعون
آسیہ نے کہا کہ اگر تم راست کہتے ہو مجھکو کچھ [illegible] واسطے ایک تاج جواہر اور آفتاب کی [illegible] ستارے [illegible] اگر [illegible] کہا کہ

کیونکر ہو سکتا ہی آپنے مثل اسکے پیدا ہوا اور ہی کیا جو جانتا ہو فرعون نے پیشکر کیا اسکو جو بتایا اور اسکو دیکھا کیا اور اسنے اسی حال میں کہا کہ رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ یعنی
اے پروردگار میرے بنا تو واسطے میرے نزدیک اپنے گھر بہشت میں پس حقتعالی نے روانہ آسمان سے گھر اسکا اور اسکی جگہ بہشت میں دکھلادی اور فرعون سے اور اسکی
قوم سے خلاصی دی اسکو پہلے اس سے کہ وہ اسکو عذاب دیں اور اسکی روح کو بہشت کو روانہ کیا اور وہ سوتی تھی ان کے سختی کرنے پائے تھے اور جسوقت کہ انہوں نے
ارادہ اسپر سختی کا کیا تو وہ اسوقت وہ تھی اور قوم عاد اور ثمود اور فرعون کے کفر حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی اس سبب سے حقتعالی بعد اسکے انکے حق میں فرماتا ہے کہ
الذین وہ لوگ ہیں عاد اور ثمود اور قوم فرعون کی کہ طغوا حد سے گزر گئے وہ کفر میں اور نہ مارا سے انہوں نے سرکشی کی فی البلاد بیچ شہروں کے
یعنی جن شہروں میں وہ حاکم تھے فاکثروا فیہا الفساد پس بہت کیا انہوں نے بیچ ان شہروں کے فساد کو کہ لوگوں کو ناحق قتل کرتے تھے وہ اور مال انکے
غصب کرتے تھے اور جبکہ کفر اور ظلم انکا نہایت کو پہنچا تو وہ مستحق عذاب کے ہوئے فصب علیہم پس ڈالا اوپر انکے ربک پروردگار تیرے نے
سوط عذاب کوڑا عذاب کا یعنی عذاب کا کوڑا انکو مارا اور طرح طرح کے عذاب دنیا اور آخرت میں انکو گرفتار کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکی تشبیہ
اس لیے ہے کہ عذاب انکا دنیا میں نسبت عذاب آخرت کے ایسا ہے کہ ضرب تازیانہ کی نسبت ضرب شمشیر ہو اور واسطے ڈرانے کفار کے فرماتا ہے کہ ان ربک
تحقیق پروردگار تیرا لبالمرصاد البتہ بیچ گھات کے ہے یعنی جیسے کہ کوئی گھات کی جگہ میں بیٹھ کر دیکھنے والوں کا ہوتا ہے اور کوئی چیز اس سے فوت
نہیں ہوتی ہے حقتعالی سے بھی کوئی چیز بندوں کے قولوں اور فعلوں سے فوت نہیں ہوتی ہے بلکہ سب کو دیکھتا اور سنتا ہے اور سب کو موافق اسکی جزا دیگا اور
ذکر مرصاد کا تمثیلا ہے واسطے گرفتار کرنے کفار اور گنہگاروں کے عذاب میں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مرصاد ایک پل ہے صراط پر کہ اس سے نہیں
گزر سکتا ہے جو کوئی کہ بندوں کا مظلمہ اپنی گردن پر لیے ہو اور حضرت امیر نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ خدا تعالی قادر ہے اسپر کہ جزا دیگا گنہگاروں کو جو کہ
انکی جزا ہے اور اب بندوں کے حال کی تقسیم کرتا ہے فاما الانسان پس لیکن آدمی اذا ما ابتلہ ربہ جسوقت کہ آزماتا ہے اسکو پروردگار
اسکا واسطے شکر کرنے کے یعنی ارادہ کرتا ہے کہ شکر گزاری اسکی حالت تونگری اور خوشحالی میں ظاہر ہو تو فاکرمہ پس بخشش کرتا ہے اسکو اکرام کو اور جاہ و حشمت کو
ونعمہ اور نعمت دیتا ہے اسکو اور معاش میں اسکی فراغت کرتا ہے فیقول پس کہتا ہے وہ بندہ خوش ہو کر ربی اکرمن ۰ پروردگار میرے نے
بخشش کی مجھکو اور بزرگی اور عزت ادا کیا یعنی گمان کرتا ہے کہ سبب اسکی کرامت اور بخشش کا یہی ہے کہ جو اسنے نعمت مجھکو فراخ کی ہے اور دولتمند مجھکو کر دیا ہے
واما اذا ما ابتلہ اور لیکن جسوقت آزماتا ہے آدمی کو خدا صبر پر واسطے فقیری کے فقدر علیہ رزقہ پس تنگ کرتا اوپر اسکے
رزق اسکی کو فیقول پس کہتا ہے بے صبر ہو کر وہ آدمی کہ ربی اہانن ۰ پروردگار میرے نے خوار اور ذلیل کیا مجھکو یعنی گمان لیجاتے کہ
سبب خواری کا یہ محتاجگی اور فقیری ہے حالانکہ آدمی بسبب مشغول ہونے مال اور لذتوں دنیا کے ناپائدار کے بزرگی اور کرامت اپنی تونگری جانتا اور
خواری اپنی تنگدستی سے سمجھتا اور یہ اسکی جہالت اور کم فہمی کی جہت سے ہی ہے واسطے کہ کرامت اور بزرگی تو طاعت اور عبادت میں ہے اور ذلت و خواری
معصیت اور گناہ میں ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی تحقیق بزرگ تر زیادہ تمہارا نزدیک خدا کے پرہیزگار زیادہ ہے جو کہ گناہوں سے پرہیز
کرے نہ دولتمندی اور تونگری دنیا کے مال کا کلا نہیں نہیں یعنی نہ ایسا ہے کہ آدمی تصور کرتا ہے کہ کرامت زیادتی مال سے ہے اور خواری تنگدستی اور فقیری پر
ہے واسطے کہ خدا اسکی کرامت سے تونگری عطا نہیں کرتا ہے اور نہ واسطے خواری کے محتاج مال دنیا کا کرتا ہے بلکہ جسکو حکمت اور مصلحت جانتا ہو تونگر کرنے کے لائق ہو
اسکو تونگر کرتا ہے اور یہ اسکا فضل ہے اور نعمت دیکر اسکو آزماتا ہے کہ اسکا شکر کرتا ہے یا نہیں اور محتاجوں کی خبر لیتا ہے یا نہیں اور مال دنیا وہ ہے کہ جس میں آدمی اکثر
اپنی آخرت کو خراب کرتا ہے اور تنگی وہ ہے کہ جس سے کبھی دنیا اور دین کی دونوں کی بہتری حاصل ہوتی ہے بل بلکہ فعل تمہارا اسے بدتر ہے تمہارے قول سے
اور وہ زیادہ تمکو ہلاکت میں ڈالتا ہے اور وہ یہ ہے کہ لا تکرمون الیتیم نہیں عزت کرتے ہو تم یتیم کی یعنی اپنے مال میں سے طفل بے پدر کو تم کچھ
نہیں دیتے ہو اور سبھی اسکی نہیں کرتے ہو تاکہ سوال کی ذلت خواری سے وہ خلاصی پائے اور یتیم کا نام کسواسطے ذکر کیا ہے کہ اسکا کوئی والی اور سرپرست
نہیں ہے کہ اسکی خبر لیوے اور حضرت رسول خدا صلعم نے انگشت شہادت کو ملا کر اٹھایا اور فرمایا کہ میں اور خبر لینے والا یتیم کا کہ اسکا ... اور ... بہشت میں ... مثل

یعنی تم یتیموں کی عزت نہیں کرتے ہو وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ اور نہیں رغبت دلاتے ہو تم آپس ایک دوسرے کو عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ اور
کھلانے پر مسکین اور محتاج کے یعنی [illegible] مال [illegible] اور نہ مسکین کو کھانا دیتے ہو وَتَاْكُلُوْنَ
التُّرَاثَ اور کھاتے ہو تم مال میراث کا اَكْلًا لَّمًّا کھانا سمیٹ کر یعنی تمام مال کو کھا لیتے ہو حلال کو اور حرام کو اور حلال و حرام میں کچھ فرق نہیں
کرتے ہو [illegible] میراث نہیں دیتے تھے اور ان کو
[illegible] مال حلال کبھی ہوتا تھا اور حرام
[illegible] وَتُحِبُّوْنَ
الْمَالَ اور دوست رکھتے ہو تم مال کو حُبًّا جَمًّا دوست رکھنا بہت [illegible] كَلَّا نہیں
[illegible]
[illegible] اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ جس وقت کہ ریزہ ریزہ کی جاوے زمین دَكًّا دَكًّا ریزہ ریزہ کرنا ریزہ ریزہ کرنا
یعنی ریزہ ریزہ کرنا [illegible]
[illegible] وَّجَآءَ رَبُّكَ اور آوے پروردگار تیرا [illegible]
[illegible]
[illegible]
وَالْمَلَكُ اور فرشتے [illegible] صَفًّا صَفًّا صف باندھے [illegible]
[illegible]
[illegible] وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ اور لایا جاوے گا [illegible] دوزخ [illegible]
یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ اس روز یاد کریگا آدمی اپنے گناہوں کو [illegible] وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى اور کہاں ہے اس کو
[illegible] وانّٰی له منفعة الذکری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا [illegible]
یومئذ یتذکر الانسان وانّٰی له الذکرٰی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رب العالمین [illegible]

اور دوستی رکھتا تھا تو اس سے نجات پائیگا اور بعد انکی نماز اسکو روکیگی اور اگر نماز کو کبھی ہمیشہ پڑھتا تھا تو اس سے اسکو نجات ہوگی اور پھر اسکو تو ہاتھ رب العالمین
کے ہے اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے ان ربک لبالمرصاد یعنی کہ تو پل پر لٹکا ہوا ہوگا اور کسیکا قدم پھسلیگا اور فرشتے گرد اسکے پکارتے ہونگے کہ اے حلیم
معاف کر تو اے سلامتی دینے والے اور آدمی مثل پروانوں کے آگ میں گرتے ہونگے اور جسوقت نجات پائیگا نجات پانیوالا خدا کی رحمت سے تو گذر جائیگا اور کہیگا کہ
شکر ہے واسطے خدا کے اور کافر نہایت حسرت اور افسوس سے یقول کہیگا کہ یا لیتنی ای کاش کہ میں قدمت آگے بھیجتا میں اعمال نیک
لحیاتی واسطے زندگی اپنی اس جہان کی آج کے دن واسطے میری فائدہ ہوتا فیومئذ پس اس روز لا یعذب عذابہ عذاب
کریگا عذاب اسکا سا احد کوئی جیسے کہ وہ خدا عذاب کریگا ولا یوثق اور نہ قید کریگا آگ کی زنجیروں اور طوقوں میں وثاقہ قید کرنا
اس خدا کا سا احد کوئی یعنی قیامت کا روز وہ ہے کہ عذاب اور قید سوا خدا کی کوئی نکریگا کہ پھر وہ حکم اسکی واسطے ہوا اور یا یہ کہ عذاب نکریگا کوئی مثل عذاب
ہیں جو کہ عذاب کریگا خدا آخرت میں اور خدا تعالی وقت موت کے مومن کو خطاب کریگا اور یا قیامت کے روز وقت داخل ہونے بہشت کے یا ایتہا النفس المطمئنۃ
اے نفس آرام پکڑنیوالے ساتھ ذکر میرے کے اور فارغ اوپر وعدہ میرے کے شیر ہے کہ شکر کرنیوالا تھا نعمت پر اور صبر کرنیوالا تھا بلاؤں پر اور یا ایمان لانیوالا تھا
اطمینان کے بدون شک اور شبہ کے ارجعی الی ربک پھر تو طرف وعدہ پروردگار اپنی کے راضیۃ جسوقت کہ پسند کرنیوالا ہو ثواب کا کہ
مجھکو دیا ہے یا راضی ہونیوالا اپنی فعلوں اور عملوں سے انکی ثواب کو دیکھکر مرضیۃ پسند کیا گیا نزدیک خدا کے اس عمل سے کہ جو تو نے کیا تھا فادخلی ۱
پس داخل ہو تو فی عبادی بیچ گروہ بندوں میرے کے جو کہ نیک ہیں وادخلی جنتی اور داخل ہو تو بہشت میری میں ہمراہ انکے ع ۳۰
اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی شخص نے پوچھا کہ کیا مومن اپنی روح کے قبض ہونیکو کروہ جانتا ہے فرمایا کہ نہیں قسم ہے خدا کی جسوقت ملک الموت اسکے ۱۴
پاس آتا ہے تو کہتا ہے کہ اے دوست خدا کے زاری اور بے صبری مت کر قسم ہے اس شخص کی کہ جسنے محمد کو پیغمبر کر کے بھیجا کہ میں تیرے باپ سے مہربانی کرنیوالے
سے زیادہ مہربان ہوں تجھپر اگر اسوقت وہ حاضر ہوتا اب اپنی آنکھونکو کھول کر دیکھ پس اسوقت آتے ہیں رسول خدا اور امیر المومنین اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین اور باقی ائمہ
علیہم السلام اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ رسول خدا اور امیر المومنین اور فاطمہ زہرا اور ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں کہ رفیق تیرے ہیں پس وہ اپنی آنکھیں کھولکر دیکھتا
اور اسکی روح کو خدا کیطرف سے ایک آواز کرنیوالا آواز کرتا ہے کہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ پس داخل ہو تو میرے بندوں محمد اور اہلبیت کے
زمرہ میں اور داخل ہو تو بہشت میری میں پس اسوقت وہ جان نکلنے کے برابر کسی چیز کو دوست نہیں رکھتا اور بعضی کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت حمزہ کی شان میں
نازل ہوئی ہے جسوقت کہ کفار نے انکو شہید کیا لیکن حکم اسکا عام ہر مومن کو ہے **سورۃ البلد** یہ سورہ مکی ہے اور اس میں بیس آیتیں ہیں اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی نماز فریضہ میں لا اقسم بہذا البلد کو پڑھے وہ دنیا میں نیکوں میں سے مشہور ہوگا اور آخرت میں مشہور ہوگا اسطرح کہ خدا کے نزدیک
اسکے واسطے ایک مرتبہ ہے اور قیامت کے دن انبیا کے رفیقوں میں سے ہوگا اور شہدا اور صالحین کے ہمراہ ہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم لا اقسم
قسم کھاتا ہوں میں لا اس میں زائد ہے واسطے تاکید کے یعنی قسم کھاتا ہوں میں بہذا البلد ساتھ اس شہر کے یعنی مکہ کے اور کیونکر قسم نہ کھاؤں میں اس شہر کی
وانت حل اور حالانکہ تو اترنیوالا ہو بہذا البلد بیچ اس شہر کے حقتعالی نے قسم کھائی اس شہر کی جسوقت کہ رسول خدا اس میں ہوں
ہو اسلئے کہ خدا تعالی کو منظور ظاہر کرنا حضرت کی بزرگی اور فضیلت کا ہے اور اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ شرف مکان کا مکین سے ہوتا ہے یعنی یہ شہر تیری پیدا ہونیکی جگہ
ہو ہی اس سبب سے اسکو فضیلت حاصل ہے اور بعضے کہتے ہیں اسکے یہ معنی ہیں کہ قسم ہے اس شہر کی جسوقت کہ تو حلال ہے اس میں یعنی تجھپر حلال اس شہر میں جو کچھ کہ اوروں کو
حلال نہیں ہے کہ تو قتل اور اسیر کر سکتا ہے اس شہر میں اور شہر مکہ کو کوئی حکم نہیں ہے اور یہ قسم مکہ کا ذکر ہے کہ خدا تعالی نے حضرت کو حکم دیا تھا کہ کفار کو قتل کرو اور قید کر
اور بعد اسکی حضرت نے فرمایا کہ قیامت تک کسیکو اجازت نہیں ہے کہ اسکا کوئی درخت کاٹے اور یہاں کی گھاس کی کھاڑی اور جانور کو اسکے قتل کرے اور شکار کرے اور یہاں کی
گری پڑی چیز کو اٹھائے مگر وہ شخص کہ اسکا ظاہر ہوا اسکی تعریف کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قریش تعظیم اس شہر کی کرتے تھے اور حلال جانتے تھے محمد کو حق
تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اے محمد باوجود بزرگی کے جو تیری ہے حرمت کے انہوں نے تیری قتل اور تیرے نکالنے کو حلال جانا جیسے کہ غیر حرم میں شکار کو حلال جانتے ہیں

اور حلال ہو کہ اپنے باپ کے قاتل سے بھی حرم میں مواخذہ نہیں کرتے تھے [illegible] ہیں ان میں سے کہ یہ [illegible] لوگ حضرت کو حلال جانتے تھے
اور شکار کو حلال نہیں جانتے تھے [illegible] خدا تعالیٰ انپر غصہ ہوا اور انکا عیب بیان کیا اور قسم کھاتا ہے خدا کہ ووالد اور قسم ہے باپ کی یعنی قسم آدم
کی کہ وہ باپ سب کا ہے [illegible] اور خلیفہ ہیں خدا کا ہے اور یا ابراہیم کہ وہ جد رسول خدا کا ہے اور بنانیوالا کعبہ شریف کا کہ معظم ہیں وما ولد اور قسم ہے اسچیز کی
کہ جنا ہے اسکو آدم نے اور وہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام ہیں اور اگر والد سے مراد ابراہیم علیہ السلام ہوں تو ولد سے مراد انکی اولاد [illegible] اور جواب قسم کا یہ ہے کہ
لقد خلقنا الانسان البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے آدمی کو فی کبد بیچ سختی کے اور رنج کے کہ ابتدا میں تو اپنی ماں کی شکم کی تاریکی اور
تنگی میں ہوتا ہے اور معاش کے رنجوں میں رہتا ہے اور شرع کی تکلیفیں اٹھاتا ہے اور [illegible] وقت نزع کی سختیاں [illegible] اور آخرت میں طرح طرح کی
سختیاں دیکھتا ہے ایحسب کیا گمان کرتا ہے وہ آدمی کہتے ہیں کہ یہاں آدمی سے ابو الاشدین مراد ہے کہ وہ زور [illegible] آزار پہنچاتا تھا یعنی گمان کرتا
ہے وہ ان لن یقدر کہ ہرگز قدرت نہیں رکھتا ہے علیہ احد اوپر اسکے کوئی [illegible] آزار دیتا ہے اور مراد اس سے
یہ ہے کہ گمان [illegible] کرتا ہے کہ قیامت قائم نہوگی [illegible] کوئی نہ لیگا یقول کہتا ہے [illegible] قیامت کے روز کہ اھلکت ہلاک اور ضائع کیا میں نے
دنیا میں مالا لبدا مال جمع کیا ہوا اور بہت اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر میں ہے کہ مراد اس انسان سے عمرو بن عبدود [illegible]
[illegible] حضرت علی [illegible] کہ یہاں [illegible] وہ مال [illegible]
[illegible] حضرت علی [illegible] ابو الاشدین [illegible] مال [illegible]
[illegible]
[illegible]
خدا تعالیٰ [illegible] کی راہ [illegible] فرماتا ہے کہ ایحسب کیا گمان کرتا ہے وہ ان لم یرہ [illegible] احد [illegible]
اور [illegible] مال [illegible] وہ مال [illegible]
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کسی بندہ کے [illegible] قدم [illegible] سوال [illegible]
[illegible] اور مال [illegible] سوال [illegible]
اور [illegible] فرماتا ہے کہ الم نجعل لہ کیا نہیں [illegible] عینین دو آنکھیں [illegible]
پیدا نہیں کی [illegible] ہماری قدرت اور حکمت کی نشانیاں [illegible] ولسانا اور زبان
یعنی کیا نہیں پیدا کی [illegible] زبان [illegible] وشفتین اور دو لب [illegible]
[illegible] وھدینہ النجدین اور دکھلائے ہمنے اسکو [illegible]
[illegible] امیر المومنین علیہ السلام [illegible] حضرت امام محمد باقر اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد نجدین سے
رسول خدا صلعم ہیں [illegible] ولایت [illegible]
[illegible] فلا اقتحم العقبۃ [illegible]
[illegible] نفس کی مخالفت کرے وما ادرک اور [illegible] ما العقبۃ کیا ہے عقبہ فک رقبہ [illegible]
گردن [illegible] عقبہ یعنی آزاد کرنا بندہ کا [illegible] او اطعم [illegible] فی یوم ذی مسغبۃ [illegible]
[illegible] یتیما ذا مقربۃ یتیم صاحب قرابت [illegible] او مسکینا ذا متربۃ یا مسکین [illegible]
[illegible] خاک [illegible] نہایت محتاج [illegible] آزاد کرنا [illegible] یتیم [illegible]

بھی اپنے معنی میں ہے اور وہ ایک بچی کھلا دی کہ اور دوزخ میں ہیں صورت میں یعنی اگرچہ تنگی کے دن ہیں اسبان ہیں کہ نیک طاعت و عبادت اور گناہوں سے پرہیز کرتے
نہیں بلکہ وہیں سمجھا اور یہاں سے خاص نجات ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ دوزخ کی گھاٹیوں سے نہیں نکل سکتے ہیں مگر وہ جو خوف خدا سے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے
فرمایا کہ جو کوئی کھانا کھائے ایک پیالہ پار کافی ہے دستر خوان قریب کچھ چیز کہ دستر خوان چھوٹا نہ آئیں تھوڑا بہت کھانے میں سے لیکر سوال کرنے والے کو کھانا کھلائے
پہنچا اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی فلا اقتحم العقبۃ اور فرمایا کہ ہر آدمی بندہ ہے آزاد کرنے کی قدرت نہیں رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ راہ اور بہشت میں جانے کے واسطے پیدا
کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی مومن کو کھانا کھلائے یہاں تک کہ سیر ہو تو نہیں جانتا ہے کوئی خدا کی خلقت میں سے کہ کیا اجر ہے اسکا آخرت کے
واسطے آخرت میں فرشتہ مقرب جانتا ہے اور نہ پیغمبر مرسل جانتا ہے مگر پروردگار عالم کہ وہی جانتا ہے اور پھر فرمایا کہ بخشش کے سببوں میں سے کھانا کھلانا مسلمان
بھوکے کا ہے اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اور دوسری روایت میں فرمایا ہے کہ جو کوئی ہمکو دوست رکھے وہ عقبہ سے گزر جائیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد عقبہ دوزخ
اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے پل صراط ہے کہ وہ دوزخ کے اوپر تین ہزار برس کی راہ کا ہے کہ وہ بال سے باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور اس پر سے خلق عالی اور آثار و دونوں
ہیں اور بعضے اس پر سے مانند بجلی کے جائینگے اور بعضے مانند ہوا اور بعضے دوڑتے ہوئے اور بعضے کہتے ہیں کہ جو کوئی بندہ کو آزاد کرے اور مسکین کو کھانا کھلائے وہ اس پر سے
گزر جائیگا ثم کان من الذین آمنوا پھر تھا وہ شخص ان لوگوں میں سے کہ ایمان لائے ہیں یہ عطف ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ثم یہاں بمعنی
معنی میں ہے یعنی عقبہ کا یہاں ہے پس تھا وہ ان لوگوں میں سے کہ ایمان لائے ہیں و تواصوا بالصبر اور وصیت کی ہے انہوں نے آپس میں ساتھ صبر کے
طاعت کے کرنے پر اور گناہوں سے پرہیز کرنے پر و تواصوا بالمرحمۃ اور وصیت کی ہے انہوں نے ساتھ مہربانی اور بخشش بندگان خدا کے اور خصوصاً محتاجوں
رشتہ داروں پر اولئک یہ جماعت مومنین کی کہ انہوں نے صبر اور مہربانی کی وصیت کی ہے اصحاب المیمنۃ صاحب دست راست ہیں کہ
عرش کی جانب راست سے وہ بہشت میں جائینگے اور نامہ اعمال انکو دست راست میں دیا جائیگا اور یا یہ صاحب برکت کے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اصحاب امیر المومنین ہیں والذین
کفروا اور وہ لوگ کہ کفر کیا ہے انہوں نے بآیاتنا ساتھ آیتوں ہماری کے کہ وہ آیتیں قرآن کی ہیں اور یا یہ کہ کفر کیا ہے انہوں نے ساتھ نشانیوں قدرت
ہماری کے اور حق ایک امیر المومنین ہیں کہ جن لوگوں نے انکار اور مخالفت کی ہے هم اصحاب المشئمۃ وہ صاحب دست چپ ہیں کہ انکو
عرش کی جانب چپ سے دوزخ میں لیجائینگے اور نامہ اعمال انکو دست چپ میں دیا جائیگا اور یا یہ کہ صاحب شامت کے ہیں وہ لوگ علیهم نار اوپر انکے
ہوگی آگ دوزخ کی مؤصدۃ دروازہ بند کیے گئے کہ وہاں سے نکلنے نہ پائیں بلکہ بالکل نا امید ہوں آرام اور آسائش سے اور ہمیشہ دوزخ میں جلتے رہیں

سورۃ الشمس

یہ سورہ مکی ہے اور آیتیں اسکی سولہ ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ والشمس اور واللیل اور والضحی اور الم نشرح کو
بہت پڑھے دن یا رات کو تو کوئی چیز اسکے پاس حاضر نہ ہوگی کہ گواہی دے اسکے واسطے یہاں تک کہ اسکا گوشت اور اسکی کھال اور پٹھے اسکے اور ہڈیاں اسکی اور جو
اسکا اور جو کچھ کہ زمین نے اٹھایا ہے اور حق تعالیٰ فرمائیگا کہ بیشک تمہاری گواہی قبول کیا ہے بندہ کے واسطے اور اسکو آتش دوزخ سے امان ہی لیجاؤ اسکو طرف
بہشتوں میں اور جس بہشت کو وہ اختیار کرے وہ اسکو دو بدون حساب بالکل محض فضل و کرم سے اور گوارا ہو جو اسکو بہشت بسم اللہ الرحمن الرحیم
والشمس وضحها قسم ہے آفتاب کی اور روشنی اور دھوپ اسکی جس وقت کہ آفتاب بلند ہو اور وہ وقت چاشت کا ہے اور وہ قریب ایک پہر دن چڑھے
کے ہے والقمر اذا تلاها اور قسم ہے چاند کی جس وقت کہ پیچھے آئے اس آفتاب کے کہ اسکی غروب کے بعد اپنی روشنی کو ساتھ پہلا آفتاب سے روشنی لیکر اور یا یہ کہ
آفتاب کے غروب کے بعد طلوع کرے اور کہتے ہیں کہ یہ چاند ہوں تو سولہویں شب کو ہوتا ہے اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد شمس سے رسول خدا صلعم ہیں
اور قمر سے مراد علی ابن ابیطالب ہیں کہ رسول خدا نے نور ہدایت سے تمام عالم کو روشن کیا اور علی نے رسول خدا کے نور کو کسب کیا بعد ان حضرت کے تمام جہان کو منور کیا اور جمیع امور میں
پیروی رسول خدا کی انہی کی اور تابع ان حضرت کا سایہ اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں مثل شمس ہوں اور علی مثل قمر کے ہے والنهار اذا جلاها
اور قسم دن کی جس وقت جلا دیوے آفتاب کو اور روشن کرے اسکو کہ جس وقت روشنی اسکی سارے میں پھیل جاتی ہے اور خوب روشن ہوتا ہے واللیل اذا یغشاها اور قسم ہے
رات کی جس وقت کہ پوشیدہ کرے آفتاب کو اور اسکی روشنی کو چھپا اور منقول ہے کہ مراد لیل سے ائمہ جور ہیں کہ آل رسول کی جگہ پر ناحق بیٹھے اور دین خدا کو انہوں نے

سورۃ الشمس ۲۰

پوشیدہ کر دیا وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنٰىهَا اور قسم ہے آسمان کی اور اُسکی کہ بنایا ہے اُس آسمان کو جسنے اپنی قدرت کاملہ سے وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا اور قسم ہے
زمین کی اور اُسکی کہ بچھایا ہے اُس زمین کو جسنے پانی پر واسطے ٹھیرنے مخلوقات کے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا اور قسم ہے نفس کی اور اُسکی کہ درست کیا ہے اِس نفس کو
جسنے کہ تمام اعضا اُسکے برابر اور مناسب بنائے اور نفس سے مراد یا تو نفس آدم ہے یا مطلق نفس ہے فَاَلْهَمَهَا پس الہام کیا اِس نفس کو اور سمجھایا اُسکو
فُجُوْرَهَا بدکاری اُسکی وَتَقْوٰىهَا اور پرہیزگاری اُسکی یعنی کہہ دیا اُسے کہ گناہ اور نافرمانی خدا کی بدی ہے اور طاعت اور فرمانبرداری
اُسکی نیکی ہے اور پھر اُسکو قدرت بخشی اور اختیار دیا کہ جسکو چاہے وہ ان دونوں میں سے پسند کرے اور کہہ دیا کہ فجور کو اختیار کریگا تو دوزخ میں جائیگا اور اگر تقوی کو اختیار
کریگا تو بہشت میں جائیگا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا تحقیق کہ رستگار ہوا جسنے کہ پاکیزہ کیا اِس نفس کو کفر اور گناہوں سے اور یہ جواب بھی قسم کا ہے وَقَدْ
خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا اور تحقیق کہ بے نصیب ہوا جسنے کہ گم کیا اِس نفس کو راہ حق سے کہ کفر اور گناہوں میں مشغول ہوا اور پوشیدہ کیا اُسکو گناہوں میں
اور اِن آیتوں سے معلوم ہوا کہ بندہ خود اپنی فعل کا فاعل ہے بخلاف مذہب جبریہ اور خلاصہ دونوں آیتوں کا یہ ہے کہ جسنے فرمانبرداری کی وہ رستگار ہوا اور جسنے نافرمانی کی
وہ محروم اور بے بہرہ رہا اور بعضے کہتے ہیں کہ جواب قسم کا محذوف ہے یعنی قسم ہے اِن چیزوں کی کہ نازل کریگا خدا عذاب کفار مکہ پر اوپر سبب جھٹلانے اُنکے
رسول خدا کو جیسے کہ نازل کیا عذاب کو ثمود پر سبب جھٹلانے اُنکے صالح پیغمبر کو اور فرمایا کہ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ جھٹلایا قوم ثمود نے اور تکذیب کی بِطَغْوٰىهَا
ساتھ زیادتی اپنی صالح پیغمبر کو اِذِ انْۢبَعَثَ جس وقت کہ اٹھا واسطے کاٹنے پاؤں اونٹنی کے اَشْقٰىهَا بدبخت تر اُنکا وہ اُنکا گروہ قدار بن سالف تھا جسنے کہ
پاؤں اونٹنی کے قطع کیے تھے فَقَالَ لَهُمْ پس کہا واسطے اُن لوگوں کے جنہوں نے قصد اِس اونٹنی کے مار ڈالنے کا کیا تھا اور ساتھ اُنکے وہ قدار بھی تھا
رَسُوْلُ اللّٰهِ پیغمبر خدا کے یعنی وہ حضرت صالح تھے اُن لوگوں سے کہا کہ نَاقَةَ اللّٰهِ چھوڑ دو تم اونٹنی خدا کی کو کہ خدا نے اِسکو پیغمبر کے لیے نکالا ہے
وَسُقْيٰهَا اور گردہ کچھ تم پانی پینے کی اُسکے اور نصب ناقۃ کا اور سقیہا کا موافق قاعدہ تحذیر کے فعل مقدر سے ہے اور تقدیر اُسکی احذروا ناقۃ
اللہ وسقیہا ہے یعنی ڈرو تم اونٹنی خدا کی سے یعنی اُسکو پانی پینے سے منع مت کرو اور اُسکی نوبت کے روز اور قصہ اِسکا اِس طرح پر ہے کہ جس وقت کہ وہ اونٹنی پتھر میں سے نکلی صالح پیغمبر
کی دعا سے تو حضرت صالح نے اُن لوگوں سے فرمایا کہ ایک روز یہ اونٹنی تمام پانی اِس نہر کا پیا کریگی اور ایک روز تم پیا کرنا اور جسقدر یہ پانی پیا کریگی اُسقدر تمکو دودھ دیویگی
اور ایک عورت بدکار کے مویشی بہت تھے اُسکے مویشیوں کو اونٹنی کے سبب سے سیر ہو کر پانی نہیں ملتا تھا اِس عورت نے لوگوں کو اِس اونٹنی کے قتل پر مستعد کیا جسوقت وہ اونٹنی پانی
پینے کو گئی اُسوقت اُسکو اُنہوں نے قتل کیا تھا اُسکا ذکر خدا تعالی کرتا ہے کہ خدا کی اونٹنی کے قتل کرنے سے ڈرو اور اُسکو پانی کے پینے سے اُسکی نوبت کے روز منع مت کرو
عذاب خدا میں گرفتار ہو جاؤگے اُنہوں نے حضرت صالح کا کہنا نہ مانا فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹلایا اُنہوں نے اِس صالح کو اور نہ اُسکی بات کا اعتبار کیا اور نہ عذاب خدا کے نازل ہونیکا یقین کیا
فَعَقَرُوْهَا پس پے کیا اُنہوں نے اِس اونٹنی کو اور زخمی کیا اور تلوار سے اُسکے پاؤں کاٹ ڈالے فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ پس ہلاکت ڈالی اوپر اُنکے
رَبُّهُمْ پروردگار اُنکے نے بِذَنْۢبِهِمْ بسبب گناہ اُنکے کے کہ وہ مار ڈالنا اِس اونٹنی کا فَسَوّٰىهَا پس برابر کر دیا اُنکو اور سب کی صفائی کر دی
اور کسیکو باقی نہ رکھا نہ چھوٹے کو نہ بڑے کو بڑوں کو تو اسواسطے کہ وہ ساتھ اونٹنی کے قتل پر راضی تھے اور چھوٹوں کو اسواسطے کہ علم الہی میں گزرا تھا کہ بعد بالغ ہونیکے یہ بھی
کافر ہونگے وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا اور نہ خوف کیا انجام اُسکے سے جیسے کہ بادشاہ خوف کرتے ہیں کسیکو قتل کر کے کہ اُسکا کوئی بدلا نہ لیوے اور خدا تعالی کو ۱۵
کسیکا خوف نہیں ہے کہ اوپر کسی کی دسترس اور قدرت نہیں ہے اور احادیث میں مذکور ہوا ہے کہ جناب نبی صلعم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے علی کون بدبخت تر تھا ۱۴
پہلی امتوں میں سے حضرت علی نے عرض کی کہ پیغمبر خدا کا ناقہ صالح کا یعنی جسنے کہ حضرت صالح کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ کہا تو نے لیکن بتلا
زیادہ بدبخت پچھلے لوگوں میں سے کون ہے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہے کہ تیرے سر پر تلوار مارے گا اور اشارہ حضرت علی کی ڈاڑھی کی
طرف کیا سُوْرَةُ اللَّيْلِ یہ سورہ مکی ہے اور اُسمیں اکیس آیتیں ہیں اور ثواب اُسکے پڑھنے کا سورہ والشمس میں لکھا گیا ہے اور ابی بن کعب سے روایت
کی ہے کہ جو کوئی اِس سورہ کو پڑھے تو خدا تعالی اُسکو اِس قدر دیگا کہ اُسکو کافی ہو اور شہیدوں کے ہمراہ اُسکا حشر ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قسم ہے رات کی جسوقت کہ پوشیدہ کرلیوے آفتاب کو یا روشنی کو دن کی یا تمام عالم کو اپنی تاریکی سے وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى اور

قسم ہے دن کی جسوقت روشن ہووے شب کی تاریکی کے جانیکے بعد وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ اور قسم ہے اسکی کہ پیدا کیا نر اور مادہ کو جسنے اپنی قدرت
کاملہ سے یعنی آدم اور حوا کو کہ جو سب آدمیوں کی اصل ہیں یا ہر نر اور مادہ کو حیوانوں کی قسموں سے اور سوائے خدا کے جو کوئی دوسرا پیدا کرنیوالا نہیں ہے اور سب چیزوں کا
خالق وہی ہے اور اس مقام میں خدا نے اپنے نام کا ذکر نہیں کیا اور جواب قسم کا یہ ہے کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى تحقیق کوشش تمہاری عملوں اور فعلوں میں البتہ پراگندہ
اور مختلف ہے کہ کوئی تو اعمال نیک کرتا ہے جو کہ موجب نجات کا ہے اور کوئی اعمال بد کرتا ہے جو کہ باعث عذاب کا ہے اور رسول خدا صلعم سے روایت ہے کہ آدمی دو قسم
ہیں ایک تو وہ کہ اپنی تئیں خریدے اور آزاد کرے اور دوسرا وہ کہ اپنی تئیں فروخت کرے اور ہلاک کرے اور اب انکی احوال مختلف اور جزا کا ذکر کرتا ہے کہ
فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ پس لیکن جس شخص نے کہ دیا اپنے مالوں سے حقوق کو راہ خدا میں وَاتَّقَىٰ اور پرہیز کیا انہی گناہوں سے وَصَدَّقَ
بِالْحُسْنَىٰ اور سچا جانا اور تصدیق کی ساتھ کلمہ نیک کے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور یا ثواب کے حاصل ہونیکو اسکے درست سمجھا
یا ہر کلمہ کو جو کہ حق پر دلالت کرتا ہے حق جانا یا ملت اور مذہب نیک کو کہ وہ دین اسلام ہے نیک اور حق جانا فَسَنُيَسِّرُهُ پس قریب ہے کہ آسانی اور میسر
کریں ہم اسکو تاکہ تیار ہو لِلْيُسْرَىٰ واسطے طاعت کے کہ وہ آسان تر امور کا سہل ہونا ہے اور اپنی رغبت سے اسکی طرف مشغول ہو اور یا یہ کہ تیار کریں ہم اسکو
واسطے اس طریقہ کے کہ پہنچانیوالا ہو طرف آسانی اور راحت کے کہ وہ جنت ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایکروز رسول خدا صلعم جنازہ پر حاضر ہوے
اور ایک لکڑی ہاتھ میں لئے تھے کہ اسکو بطریق فکر زمین پر مارتے تھے اور بعد اسکے فرمایا کہ ہر شخص کے واسطے بہشت میں جگہ ہے اور دوزخ میں جگہ ہے ایک شخص نے
کہا کہ یا رسول خدا ہم عمل نکریں فرمایا کہ نہیں عمل کئے جاؤ ہر آدمی تیار کیا گیا ہے واسطے اس کام کے کہ جسکے واسطے پیدا ہوا ہے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی
اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ کسی دن آفتاب نہیں روشن ہوتا ہے مگر کہ دو فرشتے اسکی دو جانب کہتے ہیں کہ خداوندا جو کوئی مال کو خرچ
کرے عوض اسکا جلدی اسکو پہنچا اور جو کوئی مال کو خرچ نکرے اسکا مال جلدی تلف اور ضائع کر اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ
وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ اور لیکن جس شخص نے بخیلی کی اور جو حقوق کہ اسکی مال پر تھے اسکو راہ خدا میں ادا نکیا
اور یا توحید سے بخیلی کی کہ اسکا اعتقاد نکیا وَاسْتَغْنَىٰ اور بے پرواہی کی دنیا کی لذتوں اور خواہشوں میں مشغول ہو کر ثواب آخرت سے اور اس سبب طاعت کو ترک کیا اور گناہوں کو اختیار کیا
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ اور جھٹلایا اور تکذیب کی ساتھ کلمہ نیک کے کہ وہ کلمہ توحید ہے فَسَنُيَسِّرُهُ پس قریب ہے کہ آسانی دیویں ہم اسکو اسکی عناد اور بخل کی جہت
لِلْعُسْرَىٰ واسطے دشواری کے کہ طاعت اوپر دشوار ہو جاوے اور اس سبب سے وہ دوزخ میں داخل ہو اور یا یہ کہ توفیق کو اس سے اٹھا لیویں اور اسکو اسکے حال پر چھوڑ دیں
کہ طاعت اوپر نہایت دشوار ہو جاوے وَمَا يُغْنِي عَنْهُ اور نہ بے پرواہ کریگا اسکو اور نہ دفع کریگا اس سے عذاب کو مَالُهُ مال اسکا کہ جس میں اسنے بخل کیا ہے
إِذَا تَرَدَّىٰ جسوقت کہ ہلاک ہووے وہ اور ابن عباس سے منقول ہے اس آیت نازل ہونیکا سبب یہ ہے کہ ایک انصاری کے گھر میں ایک درخت خرما کا تھا کہ بعض شاخیں
اسکی اسکے ہمسایہ کے گھر میں تھیں اور وہ ہمسایہ محتاج اور عیال دار تھا اور وہ مرد انصاری جسوقت اس درخت سے میوہ کو توڑنے کے واسطے اس درخت پر چڑھتا اور میوہ توڑنے کے
وقت کوئی دانہ خرما کا اس ہمسایہ کے گھر میں گرتا اور لڑکے اسکے کہ اٹھا لیتے تو وہ درخت سے نیچے اتر کر انکے ہاتھوں میں سے خرما کے دانوں کو چھین لیتا اور اگر وہ لڑکے
اپنے منہ میں ان چھوہاروں کو لیجاتے تو وہ شخص اپنی انگلی انکے منہ میں ڈال کر ان چھوہاروں کو انکے منہ سے نکال لیتا اور ہمسایہ نے اس امر کی شکایت
رسول خدا سے کی حضرت نے اس مرد انصاری کو طلب کیا اور فرمایا کہ اے مرد اس درخت اپنی کو کہ جسکی شاخ تیرے ہمسایہ کے گھر میں ہے میرے ہاتھ فروخت کر عوض میں
درختوں بہشت کے کہ میں تجکو بہشت میں دونگا اس شخص نے کہا کہ میرے باغ میں بہت درخت ہیں اور وہ درخت سب درختوں میں بہتر ہے اور میری خاطر
اس سے بہت تعلق رکھتی ہے اس سبب سے میں اسکو فروخت نہیں کر سکتا ہوں ابو دحداح جسوقت حضرت سے یہ سنا تو کہا کہ یا رسول خدا اگر میں اس درخت کو
اس سے خرید کروں تو حضرت مجھسے خرید کرینگے عوض میں اس درخت کے جو بہشت میں ہے فرمایا کہ ہاں میں تجھسے خرید کرونگا اس درخت کو عوض میں بہشت کے درختوں کے
پس ابو دحداح اس شخص کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ تو میرے ہاتھ اس درخت کو فروخت کر اسنے جواب دیا کہ رسول خدا مجھسے خرید کرتے تھے اس درخت کو عوض میں
بہشت کے درختوں کے اور وہ میرے سب درختوں سے بہتر ہے اور میری خاطر اس سے بستہ ہوئی ہے رسول خدا کے ہاتھ اس درخت کو فروخت نہیں کیا ہے اگر تو موافق

یہ درخت جا کے خرید کر دے تو میں اسکے ہاتھ فروخت کرتا ہوں ابودحداح نے پوچھا کہ کتنا قرار کیا ہے کہا کہ میں نے چالیس درخت کل کی عوض میں فروخت نہیں کرتا ہوں
ابودحداح نے اس درخت کو اس سے خرید کیا عوض میں چالیس درخت خرما کے کہ وہ مدینہ میں تھے اور لوگوں کو اسپر گواہ کیا اور رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ میں وہ
درخت خرید کیا ہے حضرت نے اس درخت کو ابودحداح سے خرید کیا عوض میں بہشت کے درخت کی اور حضرت اس ہمسایہ کے گھر میں تشریف لیگئے اور فرمایا کہ یہ درخت
درخت بخشا حق تعالی نے یہ سورہ نازل کی اور فرمایا کہ کوشش آدمی کی مختلف ہے کوشش مرد انصاری کی واسطے دنیا کے تھی اور کوشش ابودحداح
کی واسطے آخرت کے تھی اور فرمایا کہ فاما من اعطی یعنی لیکن جسنے کہ دیا وہ ابودحداح ہے کہ اپنے درختوں کی عوض میں اس درخت خرما کو خرید کرکے رسول خدا کو دیا کہ حضرت
کے ہاتھ اسکو فروخت کیا اور اسکی سبب سے بہشت کے درخت کو خرید کیا واما من بخل اور لیکن جسنے کہ بخل کیا وہ مرد انصاری ہے کہ رسول خدا کے ہاتھ اس درخت کو فروخت
نہ کیا اور اسی سبب سے وہ عذاب میں گرفتار ہوا اور اسکا مال یعنی وہ درخت خدا نے اس سے رفع کیا اور یہ آیتیں اگرچہ ابودحداح اور اس انصاری کے حق میں نازل ہوئی ہیں لیکن
حکم اسکا عام ہے ہر مومن فدائی جو کوئی ابودحداح کا سا کام کریگا وہ جنتی ہوگا اور جو کوئی اس انصاری کا سا کام کریگا وہ عذاب میں گرفتار ہوگا اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسکی تفسیر میں منقول ہے کہ فاما من اعطی الخ یعنی لیکن جو شخص کہ دیوے اور پرہیزگاری کرے اور تصدیق کرے اسکو کہ حسنی یعنی اور بتحقیق ادا کرے
نیکی کے یعنی یقین رکھے کہ خدا تعالی ایک کی عوض میں دس بلکہ ایک لاکھ تک ثواب دیتا ہے فسنیسرہ للیسری پس آسانی دیتا ہے ہم اسکو واسطے آسانی
کے یعنی نہیں ارادہ کرتا ہے کوئی نیکی کا مگر یہ کہ آسان کردیتا ہے خدا اسکو واما من بخل اور لیکن جو کوئی کہ بخل کیا یعنی اس چیز کا کہ دیا تھا خدا نے اسکو اسکی راہ میں اور
بے پروائی کرے ثواب سے اور جھٹلائی نیکی کو یعنی جانے کہ خدا تعالی ایک کے بدلے دس بلکہ ایک لاکھ تک نہیں دیتا ہے فسنیسرہ للعسری پس قریب ہے کہ آسانی دیویں گے ہم اسکو واسطے
دشواری کے یعنی نہیں ارادہ کریگا وہ شر کا مگر کہ آسان کریگا اسکو خدا وما یغنی عنہ مالہ اذا تردی اور بے پروا کریگا اسکو مال اسکا جس وقت کہ گرے گا وہ یعنی قبر میں
خدا کی کہ گرپڑیگا وہ پہاڑ سے اور دیوار سے اور یہ کہ پڑیگا وہ کنوئیں میں اور لیکن پڑیگا آتش جہنم میں وہ شخص ان علینا للھدی بتحقیق واجب ہے اوپر
ہمارے البتہ راہ دکھلانا طرف حق کے یعنی قائم کرنا دلیلوں کا اور نازل کرنا کتابوں کا لیکن ہدایت پانا اور قبول کرنا عہدہ انہیں کا ہے وان لنا اور بتحقیق واسطے
ہمارے ہے للآخرۃ والاولی البتہ خانہ آخرت اور دنیا کہ وہ دنیا ہے یعنی دنیا اور آخرت کی دونوں کے ہم مالک ہیں اور دونوں میں ہم جو چاہیں
کریں اور جسکو ہم چاہیں دونوں کا ثواب دیں یعنی ہدایت پاتا نہیں ہے اور ہدایت کو قبول نہ کرے کہ عذاب میں گرفتار ہو اور وہ [illegible] نقصان پہنچاتا ہے
پس کسی کی ہدایت پانے سے ہمارا کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے اور ہدایت نہ پانے سے ہمارے ملک میں نقصان نہیں ہوتا ہے فانذرتکم پس ڈراتا ہوں میں تم کو
ایسی کہ والی نارا تلظی اس آگ سے کہ شعلہ مارتی ہے لا یصلھا نہ داخل ہوگا اسمیں ہمیشہ کے واسطے اور یا یہ کہ وہ آتش مخصوص کہ جسمیں
زیادہ بدبخت داخل ہوگا اسواسطے فرمایا ہے کہ نہ داخل ہوگا اسمیں الا الاشقی مگر بدبخت زیادہ کہ کفر اور گناہوں میں مشغول رہتا ہے الذی
کذب وہ شخص کہ جھٹلایا اسنے آخرت کو اور اعمال کی جزا ملنے کو وتولی اور منہ پھیرا اسنے خدا کی فرمانبرداری سے جیسے کہ وہ مرد انصاری
اور منافق کہ جسکا اوپر ذکر ہوا ہے اور پیغمبر کو جھٹلایا اسنے اور فرمانبرداری سے اسکے منہ پھیرا وسیجنبھا اور قریب ہے کہ الگ ہووے اور کنارہ کیا جاوے اس
آتش دوزخ سے اور دور کیا جاوے الاتقی پرہیزگار زیادہ کہ گناہوں سے بچتا ہے اور پرہیزگار ہے الذی یؤتی مالہ وہ شخص کہ دیتا ہے مال اپنے کو کار خیر میں
اور راہ خدا میں اسکو خرچ کرتا ہے یتزکی پاکی ڈھونڈتا ہے وہ نزدیک خدا کے اور خالص ہوتا ہے یعنی کہلانے اور دنیا کے لئے خدا کا نام پر دیتا ہے جیسے کہ
ابودحداح کہ بعوض اپنے درختوں کو دیکر ایک درخت خرید کیا اور وہ درخت رسول خدا کو دیا عوض میں بہشتی درخت کے وما لاحد عندہ اور نہیں
واسطے کسی کے نزدیک اس دینے والے کے راہ خدا میں من نعمۃ تجزی کوئی نعمت کہ بدلا دی جاتی ہے کسی کی نعمت اور احسان کا یعنی نہیں کہ وہ بدلے میں
اس نعمت کے ارادہ دینے کا کرے بلکہ نہیں دیتا ہے وہ الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی مگر واسطے طلب کرنے رضامندی ذات پروردگار اپنے کے کہ
بہت بلند ہے اور یہ استثنا منقطع ہے اور استثنا واقع ہوا ہے یعنی وہ کسی نعمت کی عوض میں نہیں دیتا ہے بلکہ رضامندی ذات پروردگار اپنے کی چاہتا ہے وہ پرہیزگاری
ولسوف یرضی اور البتہ قریب ہے کہ راضی ہو وہ شخص یعنی بقدر خدا تعالی اسکو اسکی جزا دیگا عوض ہر ایک کہ اسنے دیا اور رضامندی خدا کی دیتا

اور منقول ہے کہ جب وقت رسول خدا صلعم اوپر صلح کی کہجور کی درختوں میں گذرتے تو فرماتے کہ خدا تعالی انکو بہتر جگہ بہشت مین دیگا سورۃ الضحی ۱ یہ مکی ہے
اور اسمین گیارہ آیتیں ہیں اور ثواب اسکی پڑہنے کا پہلے اس سے ذکر ہو چکا ہے سورۃ والشمس مین لیکن ابی بن کعب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی سورۃ والضحی کو
پڑہیگا تو حق تعالی اسکو ان لوگوں میں سے کریگا کہ جو پیغمبر خدا کی شفاعت سے مشرف ہونگے اور بہشت مین داخل کریگا انکو اور بشمار یتیم کے اور سائل کے اسکو دس نیکیاں ملیں
بسم اللہ الرحمن الرحیم والضحی ۱ قسم ہے چاشت کے وقت کی کہ جس وقت آفتاب بلند ہوا اور وہ قریب ایک پہر دن چڑہے کے ہوتا ہے اور
اس وقت روشنی آفتاب کی کامل ہو جاتی ہے اور اس وقت خاص کی قسم اسواسطے کہائی کہ کہتے ہیں کہ اسوقت نیزہ آفتاب کا کامل چمکتا ہے اور زمانہ گرما اور سرما مین وقت اعتدال
کا ہوتا ہے اور یا اسواسطے کہ خدا تعالی نے اسوقت میں موسی سے کلام کیا تھا اور اسوقت جادوگروں نے موسی کا معجزہ دیکھکر خدا کو سجدہ کیا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ ضحی سے
مراد روز ہے اور بعضے نزدیک مضاف اسم کا محذوف ہے اور مراد اس سے رب الضحی ہے یعنی قسم ہے پروردگار چاشت کے وقت کی واللیل اذا سجی ۲ اور
قسم رات کی جس وقت کہ آرام پکڑے اور ٹہیرے تاریکی اسکی یعنی اہل اسکے ساکن ہوں اور آرام پکڑیں اسوقت اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ضحی سے روشنی روئے
مبارک رسول خدا صلعم کی ہے اور لیل سے مراد سیاہی موئے مبارک رسول خدا صلعم کی ہے اور کہتے ہیں کہ ابتدا مین رسول خدا صلعم نے لوگوں کو طرف اسلام کے بلایا اور مکہ والوں نے
ایک قاصد یہود کو روانہ کیا کہ ہماری قوم میں ایک شخص ہے جسکا نام محمد بن عبداللہ ہے نہایت عقل اور فہم ہے اور حسب اور نسب میں وہ سب سے افضل ہے اور نیک خلق
اسکا نہایت درجہ کو پہنچا لیکن وہ دعوی ایک دین کا کرتا ہے کہ ہمارے باپ دادا اس دین پر نہ تھے اور وہ آدمیوں کو اس دین کی طرف بلاتا ہے اور ہم وہ آدمی ہیں کہ بہیر
اسکا حق ہونا یا باطل ہونا ظاہر نہیں ہوتا ہے اور تمنے کتابیں پڑہی ہیں اور حقیقت حال کی جانتے ہو ہمکو خبر دو کہ کسی کتاب میں تمنے اسطرح کے آدمی کا نام و نشان دیکھا ہے
شاید کہ جس شخص کا وعدہ ہے وہ یہی ہو ان لوگوں نے جواب میں لکہا کہ اسکو تین سوال سے آزمانا چاہئے قصہ اصحاب کہف کا اور دوسرا حکایت ذوالقرنین کی اور تیسرے
حقیقت روح کی اگر تینوں مسئلوں کا جواب دیوے اور یا کسی مسئلہ کا جواب نہ دیوے تو وہ رسول خدا کا نہیں ہے اور اگر دو پہلے مسئلوں کا جواب دیوے اور تیسرے مسئلہ کا جواب
نہ دیوے تو وہ پیغمبر ہے اور حق پر ہے اور راستگو ہے پس کئی اشراف حضرت کے پاس آئے اور تین مسئلوں کا سوال حضرت سے کیا حضرت نے فرمایا کہ میں مثل تمہارے آدمی ہوں
جبتک کہ جبرئیل پاس وحی نہیں آتی ہے ہمکو کسی چیز کا علم حاصل نہیں ہوتا ہے کل کے دن وحی آوے اسکا جواب تمکو دونگا اور انشاءاللہ تعالی نہ فرمایا پس اسکے بعد نہیں آیا تھا سو آخر
وحی پندرہ روز یا بارہ روز اور بعضی روایت میں ہے کہ چالیس روز بند رہی تو حضرت اس سبب سے بہت غمناک ہوئے اور کفار نے زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ
ان محمدا ودعه ربه وقلاه یعنی تحقیق محمد کو چہوڑ دیا پروردگار اسکے نے اور دشمن پکڑا اسکو جبکہ مشرکین نے زیادہ طعن کیا تو حضرت بہت رنجیدہ ہوئے اور کوہ حرا پر تشریف لیگئے
اور سر اپنا زمین پر رکہا اور کہا کہ خداوندا تو جانتا ہے جو کچھ کہ یہ دشمن کہتے ہیں ابتک سر سجدہ سے نہ اٹھایا تھا کہ جبرئیل نازل ہوئے جب رسول خدا صلعم نے جبرئیل کو دیکھا
تکبیر کہی اور جبرئیل سے پوچھا کہ ابتک کس واسطے نہیں آیا تھا کہ میں تیرا بہت مشتاق تھا جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو تمہارا زیادہ اشتیاق تھا لیکن میں بندہ ہوں
حکم کا اور تابع اسکا ہوں مجھکو اجازت تمہارے پاس آنیکی نہ تھی اور یہ آیت تلاوت کی کہ ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ یعنی تو نہ کہہ کسی
تحقیق میں کرنیوالا ہوں اس کام کو کل کو مگر یہ کہ چاہے خدا یعنی کسی کام کرنیکو کہو تو اسکے بعد انشاء اللہ تعالی بہی کہو پس قصہ اصحاب کہف کا اور ذوالقرنین کا حضرت نے روبرو
بیان کیا جسطرح کہ سورۃ کہف میں گذرا ہے اور روح مقدمہ میں یہ کہا کہ قل الروح من امر ربی اور کفار کے دفع طعن کے لئے یہ سورہ نازل کیا اور ضحی اور لیل کی قسم
کہائی کہ ما ودعک ربک نہیں چہوڑ دیا ہے تجکو پروردگار تیرے نے ای محمد وما قلی ۳ اور نہ دشمن پکڑا ہے تجکو اور بعضے کہتے ہیں کہ عورتیں
ایک پلا رسول خدا صلعم کی دولتسرا میں لیگئیں اور اسکو وہاں مردہ کیا اور حضرت کو اسکی خبر نہ تہی جو وحی بند ہوگئی حضرت جبرئیل آئے تو حضرت نے سبب دیر آنیکا جبرئیل سے
پوچھا کہا یا رسول اللہ اس گہر میں کتا یا تصویر ہوتی ہے تو ہم اس گہر میں نہیں جاتے حاصل یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اے محمد یہ بات نہیں ہے کہ خدا نے تجکو چہوڑ دیا ہے اور تجکو دشمن پکڑا ہے
بلکہ تو دوست خدا کا اور برگزیدہ اسکا ہے اور جبتک کہ تو زندہ ہے وحی بہیجنی تجپر کبہی بند نہ ہوگی اور خدا ہمیشہ تیرا مددگار رہیگا دنیا میں وللاخرۃ خیر لک
اور البتہ خانہ آخرت بہتر واسطے تیرے من الاولی ۴ پہلے گہر سے کہ وہ دنیا ہے یعنی بخشش خدا کی آخرت میں تیرے واسطے بہتر دنیا کی بخشش سے اسواسطے کہ آخرت ہمیشہ کو
باقی ہے اور دنیا فانی ہے ہونیوالی ہے اور طرح طرح کی بلائیں اور مصیبتیں اسمیں ہیں اور ایک بخشش ہمارا آخرت میں تیرے واسطے یہ ہے کہ تاج شفاعت تیرے سر پر رکہیں گے اور سب انبیا کا ...

پیشوا ہوگا اور سب پیغمبر علم کے نیچے ہونگے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا کو خبر دی گئی اُن فتحوں کی جو دنیا میں ہونگی حضرت یہ سنکر خوش ہوئے اور یہ آیت نازل
ہوئی کہ آخرت تیری واسطے بہتر ہے دنیا سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ اور قریب ہے کہ دیگا تجھکو پروردگار تیرا اسقدر نعمت فَتَرْضَىٰ پس
راضی اور خوشنود ہوگا تو یہ شامل ہے تمام اُن چیزوں کو کہ خدا عطا فرمائیگا نصرت اور غلبہ کہ خدا عنایت کریگا یہانتک کہ تمام دنیا کا مالک ہوگے کہ تمام روئے زمین پر اسکا
دین پھیل جائیگا اور آخرت میں بلند درجے عطا کریگا اور تاج شفاعت کا حضرت کے سر مبارک پر رکھیگا اور کہتے ہیں کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم بہت خوشحال
ہوئے اور فرمایا کہ اگر ایک آدمی بھی میری امت کا دوزخ میں جائیگا تو میں راضی نہونگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول خدا صلعم اُسوقت راضی ہونگے کہ ایک
آدمی بھی خدا کا واحد جاننے والا دوزخ میں نرہیگا اور محمد بن حنفیہ کہتے تھے کہ اے اہل عراق تمہارا گمان یہ ہے کہ زیادہ امید نجات کی آیت کتاب خدا میں قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ
اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ہے اور ہم اہلبیت کہتے ہیں کہ زیادہ امید نجات کی آیت کتاب خدا میں ولسوف یعطیک ربک فترضی ہے اور قسم ہے خدا کی وہ
آیت شفاعت کی ہے کہ خدا تعالی اپنے پیغمبر کو عطا فرمائیگا خدا کے واحد جاننے والوں کے حق میں یہانتک کہ رسول خدا کہیں کہ میں راضی ہوا اور وہ حضرت راضی نہونگے
اگر ایک آدمی بھی انکی امت کا دوزخ میں ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول خدا صلعم فاطمہ زہرا علیہا السلام کے گھر میں تشریف لائے تو دیکھا کہ
فاطمہ ایک کملی اونٹ کے بالوں کی اوڑھے ہوئے ہیں اور اپنے ہاتھ سے آٹا خمیر کرتی ہیں اور بچہ گودی میں ہے اُسکو دودھ پلاتی ہیں جب یہ حال فاطمہ کا دیکھا رسول خدا
صلعم کے آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور آب دیدہ ہوکر فرمایا کہ اے دختر میری جلدی کر تلخی دنیا کو آخرت کی شیرینی سے کہ خدا تعالی نے مجھپر یہ آیت نازل کی ہے ولسوف
یعطیک ربک فترضی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ اے پروردگار تو نے مجھ سے پہلے سلیمان پیغمبر کو ملک عظیم دیا اور فلانے
پیغمبر کو یہ اور وہ دیا حق تعالی نے اپنی نعمتوں کو مجھپر ختم کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمْ يَجِدْكَ کیا نہیں پایا تجھکو پروردگار تیرے نے يَتِيمًا لڑکا
بے پدر کہ تیرا باپ مرگیا تھا اور تو بچپن میں تھا فَآوَىٰ پس جگہ دی تجھکو تیرے دادا اور چچا کی بغل میں اور وہ اسطرح ہے کہ رسول خدا ابھی پیدا نہوئے تھے اپنی ماں کے
شکم میں تھے کہ باپ انکے حضرت عبداللہ نے وفات پائی اور بعضی روایت میں ہے کہ بعد پیدا ہونیکے چند مہینہ کے بعد وفات پائی اور جسوقت حضرت دو برس کے ہوئے تو
آپکی والدہ گرامی حضرت آمنہ نے بھی دنیا سے کوچ کیا عبدالمطلب دادا حضرت کے پرورش کرتے تھے اور جسوقت حضرت آٹھ برس کے ہوئے تو عبدالمطلب کی بھی رحلت ہوئی بعد اُسکے
حضرت ابوطالب نے حضرت کی خدمت کی اور ابوطالب مثل پدر مہربان حضرت کی خدمت کرتے تھے یہانتک کہ حضرت سن بلوغ کو پہنچے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے کسی نے پوچھا کہ پیغمبر خدا کو کسواسطے بے پدر اور یتیم کیا فرمایا کہ سوا اسکے کہ کسیکا حق حضرت پر نہو مخلوقات میں سے اور کار ساز انکا خدا تعالی ہی ہو اور باپ اور
ماں زندہ ہوتے تو انکا حق پدری و مادری حضرت کے ذمہ ہوتا اور انکی تعظیم لازم ہوتی اور بزرگی یا وہ حضرت کو نہ تھی وَوَجَدَكَ ضَالًّا اور پایا
تجھکو خدا نے راہ گم کیا ہوا مکہ کے دروازہ پر جسوقت کہ دایہ حلیمہ تجھکو عبدالمطلب کے سپرد کرنیکو لائی تھی فَهَدَىٰ پس راہ دکھلائی تجھکو اسطرح سے کہ تیرے دادا کو تیرے پاس پہنچایا
اور تفصیل اسکی اسطرح ہے کہ جب حضرت کی والدہ ماجدہ دنیا سے رحلت کی تو انکے دادا عبدالمطلب نے دایہ حلیمہ کے سپرد کیا اور حلیمہ حضرت کو اپنے قبیلہ میں لیگئی اور دودھ پلایا
اور دن گذر گئے تو حضرت کو گودی میں اٹھا کر چلی کہ عبدالمطلب کے سپرد کرے اور مکہ کے نزدیک ایک جگہ حضرت کو چھوڑ کر خود طہارت کیواسطے گئی تھی اور وہاں سے الٹی پھر کے آئی تو
حضرت کو اس جگہ نپایا جس جگہ چھوڑ گئی تھی وہ کچھ خبر نپاتی تھی اور حلیمہ نے فریاد کی کہ اے عبدالمطلب کے بیٹے کو میں نے پرورش کیا اور مکہ کے دروازہ پر میں نے گم کیا اور اپنے جی میں کہا کہ
اگر اسکو نپاؤنگی تو پہاڑ پر سے اپنے تئیں نیچے گرا دونگی اور پیغمبر سارے شہر میں ڈھونڈھتی اور مکہ کے اندر گئی اور فریاد کرتی تھی کہ ناگاہ ایک بڈھا آدمی عصا ٹیکے ہوئے
ہوئی ملا اسنے پوچھا کہ کیوں فریاد کرتی ہے حلیمہ نے قصہ بیان کیا تو اس شخص نے کہا کہ ہبل کے پاس چل وہ ہبل بڑا بزرگ ہے اور تیری شفارش کریگا اور جسکا وہ نشان
ہمکو کہلا اور بتلا دیگا کہ محمد کہاں ہیں وہ دونوں ہبل کے پاس گئے اور اسکے گرد طواف کیا اور بڈھے نے ہبل کے پاس آکر کہا کہ اے ہبل [illegible] فرماؤ کہ یہ کہاں ہے
کہ وہ کہاں ہیں جسوقت محمد کا نام مذکور ہوا تو ہبل اور جتنے بت تھے سب سرنگوں ہو گئے اور ہبل نے آواز دی کہ [illegible] ہماری ہلاکت
محمد کے ہاتھ سے ہوگی وہ بڈھا کانپنے لگا اور عصا اسکے ہاتھ سے زمین پر گر پڑا اور حلیمہ سے کہا کہ تو خاطر جمع رکھ کہ محمد کا خدا اسکو ضائع نہ کریگا [illegible]
گم ہونیکی خبر عبدالمطلب کو پہنچی تو گمان ہوا کہ کسی قریش نے انکو مار ڈالا ہے تلوار لیکر باہر نکلا اور فریاد کی کہ اے آل غالب [illegible]

عبدالمطلب نے سب حال بیان کیا اور قریش کے ہمراہ جا کر مکے کے غاروں میں تلاش کیا کہیں نشان نہ پایا ہتھیار کھول ڈالا اور بیت اللہ کے قریب جا کر طواف کیا اور آسمان کی طرف
منہ کر کے کہا کہ اے پروردگار میرے محمد کو میری طرف پھیر دے آسمان سے آواز آئی کہ اے قوم بے صبری مت کرو محمد کا خدا اسکا حافظ اور ناصر ہے عبدالمطلب نے کہا کہ وہ کہاں ہے
آواز آئی کہ وہ وادی تہامہ میں فلانے درخت کے نزدیک ہے عبدالمطلب سوار ہوئے اور ہمراہ اپنی قوم کے تہامہ کی طرف گئے ورقہ بن نوفل سے راہ میں ملاقات ہوئی اس سے
پوچھا اس نے کہا کہ فلانی جگہ میں اور جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ درخت کی شاخ سے بازی کرتے ہیں اور کہتے ہیں عبدالمطلب نے جو دیکھا نہیں پہچانا حضرت کو نہ پہچانا اور
پوچھا کہ اے لڑکے تو کون ہے فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں پس کہا کہ فدا ہو تجھ پر جان میری اور سواری سے نیچے اتر پڑے اور حضرت کو اپنی گود میں لیکے گلے سے
لگائے اور اونٹ پر بٹھا کر شکر کیا اور بعضے نقل کے معنی یوں بیان کئے ہیں کہ جب حضرت اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ قافلہ تجارت میں شام کو جاتے تھے شیطان نے شب تاریک میں
حضرت کے اونٹ کی مہار پکڑ کر راستے سے دوسری طرف کو پھیر دی حق تعالیٰ نے جبرئیل کو بھیجا جبرئیل نے مہار حضرت کے اونٹ کی پکڑ کر راہ پر ڈال دیا اور ایک پھونک ماری شیطان کو
ماری کہ وہ جزیرہ حبش میں جا پڑا امتنان میں اللہ نے فرمایا کہ ووجدک ضالا فہدی **وَوَجَدَكَ عَائِلًا** اور پایا تجھکو درویش عیالدار **فَأَغْنَىٰ** پس تونگر
کیا تجھکو خدیجہ کے مال سے کہ تو نے اس سے تجارت کی اور بعد اسکے غنیمت کے مال سے تو تونگر ہوا اور یا یہ کہ تجھکو قناعت سے تونگر کیا کہ القناعة کنز لا یفنی یعنی قناعت ایک خزانہ ہے کہ
فنا نہیں ہوتا اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے ان آیتوں کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ الم یجدک یتیما فآوی یعنی کیا نہیں پایا تجھکو یتیم یعنی یکتا کہ تیرا مثل مخلوق میں کوئی نہیں ہے اور
جگہ دی آدمیوں کو طرف تیری کہ تجھسے ہدایت پاتے ہیں ووجدک ضالا فہدی اور پایا تجھکو گم ہونیوالا قوم میں کہ تیرے فضل و قدر کو وہ نہیں جانتے تھے پس ہدایت کی
انکو طرف تیری ووجدک عائلا فاغنی اور پایا تجھکو دور کرنیوالا اور قوت دینیوالا علم سے پس بے پروا کیا خدا نے انکو سبب تیرے اور کہتے ہیں کہ یتیم بے مثل کو کہتے ہیں اور سیپ
موتی کا نام در یتیم ہوا کہ وہ بے مثل ہے اور پایا تجھکو درویش عیالدار پس غنی کیا یعنی غنی کیا تجھکو سبب دعا کے کہ تو کبھی سوال نہیں کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
معنی یہ ہیں کہ پایا تجھکو عیالدار یا باعتبار کثرت کے کہ تمام خلائق تیری عیال اور محتاج تیرے ہیں اور تجھکو علم قرآن اور احکام شرع سے تونگر کیا کہ تو انکا نفقہ خرچ کرے
حاصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا شمار کیا ہے تاکہ انکا شکر کرے اور یہی مطلب ہے جو کچھ کہ طلب ہے اور بعد اسکے فرماتا ہے کہ جس وقت تو نے غربت یتیمی کا چکھا ہے
اور درویشی اور تنگدستی کا کھینچا ہے تو **فَأَمَّا الْيَتِيمَ** پس لیکن یتیم کو **فَلَا تَقْهَرْ** پس قہر اور غضب نہ کر اور اسکے مال میں طمع مت کر اور حقیر
مت شمار کر تو اسکی قدر کو پہچان تو اور اس پر مہربانی کر اپنی یتیمی کو یاد کر کے **وَأَمَّا السَّائِلَ** اور لیکن سوال کرنیوالا محتاج کو **فَلَا تَنْهَرْ** پس جھڑک مت اور آواز
سخت سے اسکو جواب مت دے تو اور یتیم اور سائل کے مقدمہ میں اگرچہ خطاب حضرت کی طرف ہے لیکن اور سب مومنین بطریق اولیٰ اس سے مخاطب ہیں یعنی ہر کسی کو یتیم اور سائل پر مہربانی
کرنی چاہیے اور پیچ اور چارہ سے اسکو محروم کر کے نہ چھوڑنا چاہیے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس وقت یتیم روتا ہے تو عرش خدا کا کانپتا ہے اسکے گریہ سے خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے کس نے اس یتیم کو رلایا کہ جسکا باپ خاک کے نیچے غائب ہو گیا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ تو خوب جانتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو
میرے میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ جو کوئی اس یتیم کو خاموش کرے اور راضی کرے تو میں قیامت کے روز اس سے راضی ہونگا اور انس بن مالک نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ
اگر کوئی سائل تیرے پاس آئے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو اور ہاتھ کو تیرے آگے پھیلائے تو حق کو اسکے ضرور ادا کر اور پھیر نہ دے اگرچہ آدھا خرما ہو تو اسکو دے یہ مراد ہے کہ سائل کو محروم مت کر
اور بعد اسکے خدا تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ** اور لیکن ساتھ نعمت پروردگار اپنے کے **فَحَدِّثْ** پس بات کر یعنی پیغمبری اور دین
حق کو ظاہر کر کے ذکر کرنا پروردگار کی نعمت کا یہی شکر نعمت کا ہے اور چھپانا اسکا ناشکری ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی آدمی کا شکر نہ کرے اسنے خدا کا
شکر نہ کیا اور جو تھوڑی کا شکر نہ کرے وہ بہت کا شکر نہ کریگا اور ذکر کرنا نعمت خدا کا شکر ہے اور ترک کرنا نعمت کے ذکر کا ناشکری ہے **سُورَةُ الانشراح**
یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں آٹھ آیتیں ہیں اور ثواب اسکے پڑھنے کا سورہ والضحیٰ میں ذکر کیا لیکن ابی بن کعب نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے
ثواب اسکا مثل اس شخص کے ہو کہ مجھسے انکی ملاقات ہوئی ہو اور اسکو غم سے خوش کیا ہو اور شفاعت انکی مجھ پر واجب ہو اور ہمارے علما کے نزدیک والضحیٰ اور
الم نشرح دونوں ایک سورت ہیں اور وجہ یہ کہ تمام نعمتوں کا شمار کہ جو والضحیٰ میں شروع ہوئی ہیں وہ الم نشرح میں ہے اور اسی سبب سے نماز واجب میں
ایک رکعت میں ان دونوں میں سے ایک سورت پڑھنا جائز نہیں ہے بلکہ دونوں کو پڑھنا چاہیے اور ایسے ہی الم تر کیف اور لایلاف دونوں ملکر ایک سورت ہیں

ع ۱۱ سورۂ الم نشرح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ ۔ ہو کہ فرماتا ہے اور بعد اس کے آخر تک [illegible] اور دونوں کی ایک سی صورت ہے
کیا نہیں کھول دیا ہم نے واسطے تیرے صَدْرَكَ سینہ تیرے کو واسطے علم اور حکمت اور نبوت و وحی کے اور صبر کے اذیتوں پر کفار کی یہاں تک کہ گنجائش رکھے
مناجات حق کی اور ساتھ مخلوقات کے طرف دین اسلام کے اور ابن عباس سے روایت ہے کہتے ہیں کہ پوچھا آنحضرت صلعم سے کہ کیا سینہ کو کھولا جاتا ہے فرمایا کہ ہاں نور
پوچھا کہ علامت اس کی کیا ہے فرمایا کہ کنارہ کشی کرنی خانہ غرور سے کہ وہ دنیائے ناپائدار ہے اور رجوع کرنی طرف خانہ ہمیشگی کے کہ وہ آخرت ہے اور مستعد ہونا مرنے سے
پہلے موت کے آنے کے اور والیان تابعین کہتے ہیں یہ قول کہ وَوَضَعْنَا عَنْكَ اور اتار لیا ہم نے تجھ سے وِزْرَكَ بوجھ بھاری تیرے کو
الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ جس نے شکستہ کیا پشت تیری کو اور وہ اٹھانا بوجھ رسالت کا تھا اور ستانا دینا کافروں کا اور جھٹلانا ان کا اور عاجز
ہونا ان کی ہدایت سے واسطے کہ خدا تعالیٰ نے اس کا اٹھانا ان کو آسان کر دیا اور دل کھول دیا اور پشت حضرت کی قوی کیا اور سب حضرت کو غالب کیا
اکثر ایمان لائے اور باقی کے حضرت ان سے ہلاک ہوئے اور یہ بھی کہا ہے کہ ابتدا میں بھاری تھا کام شرع کا اور اس کا اٹھانا پھر آسان کر دیا وَرَفَعْنَا
لَكَ ذِكْرَكَ اور بلند کیا ہم نے واسطے تیرے ذکر تیرے کو یعنی قدر اور مرتبہ کو واسطے تیرے [illegible] رسالت کا یاد کرنے میں ساتھ خاتم المرسلین کے کہ [illegible]
اور یا یہ کہ اپنے ذکر کے ساتھ تیرا ذکر کر دیا ہے کہ اذان اور اقامت میں اور تشہد میں اور خطبہ میں [illegible] جس وقت مجھ کو یاد کریں تجھ کو بھی یاد کریں چنانچہ کہتے ہیں
اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ اور اپنی طاعت کے نزدیک تیری طاعت کو [illegible] حکم کیا اور نام بلند کیا [illegible]
ذکر کیا اور سب انبیا سے عہد لیا کہ تجھ پر ایمان لائیں [illegible] روز قیامت [illegible] شفاعت [illegible]
کے رو برو فقر اور فاقہ [illegible] حضرت کا بیان [illegible] مسلمانوں کو اسلام کی [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible]
جو کہ بعد اس کی تحقیق [illegible] فرمایا کہ [illegible] اور دل [illegible] فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا پس تحقیق کہ ہمراہ دشواری کے کہ دنیا
میں ہے آسانی ہے آخرت میں اور یا یہ کہ مراد تنگی سینہ کی [illegible] اور آسانی سے مراد کشادگی
سینہ کی اور اتار لینا بوجھ کا ہے اور توفیق قوم کی [illegible] طاعت کی پس [illegible] اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا تحقیق کہ ہمراہ دشواری کے آسانی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فَاِذَا فَرَغْتَ پس جس وقت کہ فارغ ہو تو [illegible]
[illegible] تبلیغ رسالت سے تو فَانْصَبْ پس رنج کھینچ تو واسطے [illegible]
صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد [illegible] امام محمد باقر و صادق علیہما السلام سے منقول ہے [illegible]
فارغ ہو تو نماز [illegible] فارغ ہو تو
[illegible] امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر میں [illegible] تبلیغ رسالت [illegible]
قائم کر تو علی کو [illegible]
[illegible] روایت کی گئی ہے [illegible] قائم کر تو علی کو [illegible]
اگر [illegible] ناصبی [illegible] علی علیہ السلام [illegible]
[illegible] تبلیغ رسالت [illegible] فارغ ہو [illegible]
[illegible] تبلیغ رسالت [illegible]

روایتیں علی کی دوستی کی تاکید میں سوا محمد کے منقول ہیں اور علی سے بغض کرنیکی ایک روایت بھی نہیں ہے اور تو صیف علی سے عداوت رکھتے ہیں علی کے بعض
فضائل کی جہت کرتے ہیں اور عداوت میں علی کی کوئی روایت سوا محمد کے بیان نہیں کیا ہے اور بڑے ملعون ہیں وہ لوگ جو زمخشری کہتے ہیں کہ اپنے اعتزال کو
تشیع سے خلط کیا ہے بلکہ کہنا چاہیے کہ اعتزال کو نصب اور خروج سے مخلوط کیا ہے اور بعضی روایتیں علی کے مناقب میں جو بیان کیا ہے انکے بیان کرنے میں پایا جاتا ہے کہ پہلے سے
محدثین ان روایتوں کو بیان کرتے چلے آئے ہیں **وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ** اور طرف پروردگار اپنے کے پس رغبت کر تو دعا کے سب قبول ہیں اور جو کچھ چاہیے تو
اوسی سے طلب کر اور کوئی غیر سے کہ سوا انبیاء الا حاجتوں کا سوا اسکی کوئی نہیں ہے اور جو کچھ امام حسن عسکری کی تفسیر میں لکھا ہے اسکے موافق ہے کہ علی کو قائم کر تو واسطے
خلافت کے اور طرف پروردگار اپنے کے رغبت کر تو اور اس سے فارغ ہو اپنے تئیں ہمیشہ کے گھر میں پہنچا تو کہ وہ خلد بریں ہے **سورۃ التین** یہ مکی ہے
اور بعضے اسکو مدنی کہتے ہیں اور اسمیں آٹھ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو فرض اور نوافل میں پڑھے وہ جگہ کہ بہشت میں وہ آرزو کریگا
وہی اسکو دینگے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَالتِّينِ** قسم ہے انجیر کی **وَالزَّيْتُونِ** اور زیتون کی اور کہتے ہیں کہ ان دونوں کو قسم
کے واسطے خاص کیا ہے کہ انجیر میوہ پاکیزہ ہے کہ اسمیں فضلہ نہیں ہے اور غذا لطیف ہے کہ جلد ہضم ہوتا ہے اور دوا ہے کہ اسکا فائدہ بہت ہے سوا اسکے کہ طبیعت کو نرم
کرتا ہے اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے اور گردہ کو پاک کرتا ہے اور ریگ مثانہ کو دور کرتا ہے اور جگر کے اور تلی کے سدوں کو کھولتا ہے اور فربہ کرتا ہے بدن کو اور حدیث
میں آیا ہے کہ قطع کرتا ہے بواسیر کو اور نقرس کو کہ وہ ایک درد سخت ہوتا ہے پاؤں کی انگلیوں اور گٹھنوں میں اور زیتون میوہ ہے اور روٹی کے ساتھ اسکو
کھاتے ہیں اور وہ دوا بھی ہے اور اسکا روغن بہت لطیف ہوتا ہے اور فائدہ اسمیں بہت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد تین اور زیتون سے انکی اُگنے کی جگہ
ہے اور وہ دو پہاڑ ہیں ارض مقدس میں اور ایک گروہ کہتے ہیں کہ دوسرے کو زیتا اور وہ ہر ایک عبادتگاہ ایک پیغمبر کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ جودی اور
کوہ بیت المقدس ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تین مسجد نوح ہے اور زیتون بیت المقدس ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ تین پہاڑ ہے درمیان حلوان اور ہمدان کے اور
زیتون پہاڑ شام کا ہے کہ ان پہاڑوں میں انجیر اور زیتون اوگتے ہیں **وَطُورِ سِينِينَ** اور قسم ہے طور سینا کی کہ وہ مقام مناجات کرنے
موسیٰ کلیم اللہ کا ہے اور سینین اور سینا ایک جگہ کا نام ہے کہ جسمیں وہ پہاڑ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مبارک کے معنی ہیں اور منقول ہے کہ موسیٰ بن جعفر علیہما السلام
اس طرح پڑھتے تھے والتین والزیتون وطور سینا **وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ** اور قسم ہے اس شہر امن دینے والے کی کہ وہ مکہ ہے اور مقام پیدا ہونے پیغمبر کا ہے
اور حضرت کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ خدا تعالیٰ نے کل شہروں میں سے چار شہروں کو پسند کیا ہے چنانچہ فرمایا کہ والتین والزیتون وطور سینین و
ہذا البلد الامین پس تین تو مدینہ ہے اور زیتون بیت المقدس اور طور سینین کوفہ ہے اور بلد امین مکہ ہے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ زیتون امیر المومنین ہے اور طور سینین
حسن و حسین اور ہذا البلد الامین باقی کے ائمہ ہیں اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین حسن ہیں اور زیتون حسین ہیں اور طور سینا امیر المومنین ہیں اور
ہذا البلد الامین محمد صلعم ہیں اور امام محمد باقر کی روایت میں ہے کہ بلد امین فاطمہ زہرا ہے اور جواب قسم کا یہ ہے کہ **لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ** بہ تحقیق پیدا
کیا ہے ہمنے آدمی کو **فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ** بیچ نہایت اچھے قوام کے کہ اسکی صورت اور شکل اچھی ہے اور عضو اسکے بہت مناسب اور درست بنائے ہیں سب انواع سے
بہتر اور اسکا سیدھا رکھا **ثُمَّ رَدَدْنَاهُ** پھر پھیر دینگے ہم اسکو بسبب انکے کفر اور گناہوں کے اور نہ شکر کرنے نعمتوں پروردگار کے اور نہ شکر کرنے اس خوبی صورت
اور شکل کی **أَسْفَلَ سَافِلِينَ** اسفل سافلین میں کہ سب طبقوں سے نیچے کا طبقہ دوزخ کا ہے اور یا یہ کہ پھیر دینگے ہم اسکو پست ترین پستوں میں یا انکا صورت
کہ اسکی صورت کو دوزخ میں نہایت قبیح کر دیا اور یا یہ کہ اسکی صورت کو بدل یا بوڑھا کر کے کہ منہ پر اسکے جھریاں پڑ گئیں اور بال اسکے سفید ہو گئے اور دانت اسکے
گر گئے اور کمر اسکی خم ہو گئی **إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا** مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں **وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** اور عمل کیے ہیں انہوں نے نیک **فَلَهُمْ**
پس واسطے انکے ہے **أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ** اجر بے منت بغیر احسان اور یا یہ کہ بغیر قطع کیا گیا کہ ہمیشہ کو پہنچے جیسے کہ جوانی اور صحت میں انکی عبادت کا ثواب ہم
لکھتے تھے پیری اور ضعیفی میں بھی باوجودیکہ عمل نہیں کرتے ہیں اسی دستور کے موافق ثواب انکا ثابت ہے اور انس بن مالک نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ لڑکے
بالغ ہونے سے پہلے جو نیکی اور طاعت کرتے ہیں ثواب انکا انکے باپ اور ماں کو ملتا ہے اور جو گناہ کہ وہ باپ اور ماں کی تعلیم سے اور انکے کہنے سے کرتے ہیں وہ باپ اور ماں کے

ع سورۃ التین

نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور جسوقت وہ بالغ ہوتا ہے تو دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں اُسکے اعمال کے لکھنے کے واسطے اور جسوقت چالیس برس اسلام میں گذر جاتے ہیں تو تین بلاؤں سے محفوظ
رہتا ہے جنون اور جذام اور برص سے اور جسوقت پچاس برس کو پہنچتا ہے تو اُسکے حساب میں تخفیف کیجاتی ہے اور جسوقت ساٹھ برس کو پہنچتا ہے تو اُسکو توفیق توبہ کی دیجاتی ہے اور جسوقت
ستر برس کو پہنچتا ہے تو اہل آسمان اُسکو دوست رکھتے ہیں اور جسوقت اسی برس کو پہنچتا ہے تو اُسکی نیکیوں کو دو چند کرتے ہیں اور گناہوں کو اُسکے مٹا دیتے ہیں اور جسوقت نوے برس کو پہنچتا ہے تو
گناہ اُسکے اول عمر اور آخر عمر کے بخشدیتے ہیں اور شفاعت اُسکی اُسکے گھروالوں کے واسطے قبول کرتے ہیں اور اُسکا اسیر اللہ فی ارضہ نام رکھتے ہیں اور جسوقت ارذل عمر کو پہنچتا ہے تو
خدا تعالےٰ اُسکے واسطے وہ عمل لکھتا ہے جو کمال عقل میں کیا کرتا تھا چنانچہ فرمایا ہے الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات یعنی مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور عمل کئے ہیں انہوں نے
اچھے کہ اُنکو بڑی عمر اور ضعف قوت میں اور نہایت بڑھاپے میں جبکہ عقل اور حواس باقی نہیں رہتے وہ ثواب ہے کہ کبھی قطع اور کم نہیں کیا جاتا ہے بلکہ جوانی اور
صحت کا سا عمل اُنکے واسطے لکھا جاتا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد اُس سے مؤمنین قرآن پڑھنے والے ہیں کہ جسوقت نہایت بڑھاپے کو پہنچتے ہیں اور اُنکی عقل اور حواس
میں کمی اور سستی پیدا ہوتی ہے تو آخرت میں اُنکے ثواب میں کمی نہیں کرتے اور لکھا جاتا ہے موافق جوانی کے اور ... فما یکذبک بعد
چیز جھٹلاتی ہے تجھکو اور کونسی چیز ... بعد ظاہر ہونے دلائل ... بالدین
روز جزا اور حساب کے یعنی جسوقت کہ تجھکو معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ نے اسطرح پر ... پیدا کیا ہے ... پیدا کر سکتا ہے اور جزا اُنکو
دے سکتا ہے اور جزا دینے کے روز کو ... الیس اللہ باحکم الحاکمین حکم کرنیوالا
زیادہ حکم کرنیوالا یعنی کیا خدا نہیں ہے سب حاکموں سے حکم کرنیوالا زیادہ اور ... سب حاکموں سے حکم کرنیوالا زیادہ
... پیدا کرنیوالا ... دوسری طرح پر ... جزا دینے پر
اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت سورۂ تین ... آیت کو پہنچے ... بلی وانا علی ذلک من الشاہدین سورۃ العلق یہ سورہ
مکی ہے اور اسمیں انیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ اقرا باسم ربک دن یا رات کو پڑھے اور اُسی دن یا رات کو مر جائے تو
شہید مرا اور قیامت کے روز شہید اُٹھیگا ... گویا کہ ... کافروں ... بسم اللہ الرحمن الرحیم مفسرین
کہتے ہیں کہ پہلے سب سورتوں سے ... اقرا باسم ربک کی پانچ آیتیں اول سے نازل ہوئی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ پہلے الحمد نازل ہوئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
پہلے یا ایہا المدثر نازل ہوئی ہے چنانچہ پہلے اس سے ذکر ہو چکا ہے ... کہتے ہیں کہ ابتدا ... خواب دیکھتے تو وہی بیداری میں واقع ہوتا اور
جسوقت تنہا ہوتے تو آواز آتی ... غار حرا میں ... ناگاہ جبرئیل ظاہر ہوا اور کہا کہ اے محمد
پاس ... اسوقت کہا اقرا یعنی پڑھ تو حضرت نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں ... فرماتے ہیں کہ جبرئیل نے مجھکو ...
... اقرا ... میں پڑھا ہوا نہیں ہوں ... اور کہا کہ اقرا باسم ربک حضرت فرماتے ہیں کہ ...
... خدیجہ ... زملونی ...
دوسری بار جبرئیل آیا اور آیہ یا ایہا المدثر لایا ... خدیجہ ... کہا کہ خدا ...
ہے اور خلق نیک ... ورقہ بن نوفل کے
پاس ... انجیل ... کہا کہ مبارک ہو تجھکو ...
... توریت اور انجیل اور زبور ... پیغمبر آخر الزمان ... نبوت ...
اور مدد کروں ... جبرئیل ...
... ورقہ بن نوفل ...
... جبرئیل آیا ... بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین ...

اور کہا کہ کہو لا الہ الا اللہ پس میں ورقہ کے پاس گئی اور سب حال آپ کا بیان کیا انہوں نے کہا کہ خوش ہو تو پس میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہ شخص ہے کہ جسکی بشارت دی ہے ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام نے اور تو رسول سچا ہے اور قریب ہے کہ تجھکو جہاد کا حکم ہو بعد اسکے اور اگر میں پھر زندگی پاؤں تو تیری ہمراہ ہوکر جہاد کروں کہا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں نے ورقہ کو بہشت میں دیکھا ہے ریشمی لباس پہنے ہوئے اسواسطے کہ وہ مجھپر ایمان لایا تھا اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول خدا صلعم فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھے بہشت سے ایک ریشمی کپڑا نکالا اور مجھپر زبرجد و یاقوت کا لگا ہوا تھا اور کہا کہ اسکو پڑھو میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں جبرئیل نے مجھکو پکڑ کر دبایا یہاں تک کہ میں بیہوش ہوجاؤں تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور بعد اسکے مجھکو چھوڑ کر کہا کہ **اقرأ باسم ربك** پڑھ تو قرآن حق شروع کرنیوالا ہو تو ساتھ نام پروردگار اپنے کے **الذی خلق** جسنے کہ پیدا کیا ہر چیز کو اپنی قدرت سے موافق تقاضائے حکمت کے **خلق الانسان** پیدا کیا ہے آدمی کو **من علق** خون بستہ سے جو کہ نطفہ سے بنتا ہے اور انسان پیدا کرنیکا ذکر کیا سوائے اور مخلوقات کے اسواسطے کہ نازل ہونا قرآن کا اسکی طرف ہے اور سب زمین کے رہنیوالوں سے زیادہ بزرگ ہے اور انسان جمع کے معنی میں ہے جیسے کہ ان الانسان لفی خسر پس اسواسطے علق کا لفظ آیا کہ وہ جمع علقہ کی ہے اور قرآن کو خدا تعالیٰ نے پیدا کرنیکے بیان سے شروع کیا ہے اسواسطے کہ پہلا واجب خدا کا پہچاننا اور پیدائش دلالت کرتی ہے پیدا کرنیوالے کے وجود پر اور اسکی قدرت اور حکمت پر **اقرأ** پڑھ تو یہ تاکید پہلا اقرأ کی ہے **وربك الاكرم** اور پروردگار تیرا بزرگ زیادہ ہے ہر چیز سے اور سب بزرگوں کا بزرگ ہے اور کرم اسکا سب کرموں سے زیادہ ہے اسواسطے کہ باوجود نعمتیں بندوں کو دیتا اور باوجود انکی کفر اور گناہوں اور نافرمانیوں کے بخشش کو اپنی بندوں سے بند نہیں کرتا ہے اور جو وہ توبہ کریں تو توبہ کو انکی قبول کرتا ہے **الذی علم** وہ پروردگار سکھلایا اسنے لکھنا **بالقلم** ساتھ قلم کے کہ تمام امور دنیا مشرق سے مغرب تک لکھنے سے تمام ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ پہلے اوس سے آدم علیہ السلام نے کہ انکو لکھنا سکھایا اور بعضے کہتے ہیں کہ پہلے جسنے خط لکھا وہ ادریس تھا **علم الانسان** سکھایا آدمی کو **مالم يعلم** جو کچھ کہ نہیں جانتا تھا دنیا اور دین کا مور سے اور یا یہ کہ محمد کو تعلیم کئے احکام شرع کے جو کہ نہیں جانتے تھے اور یا یہ کہ آدم کو تعلیم کیا جو کچھ نہیں جانتا تھا **کلا** نہیں نہیں معنی ایسا نہیں کہ انکی نعمتوں کی ناشکری کرے اور بعضے کہتے ہیں کلا حقا کے معنی میں ہے یعنی حقا کہ **ان الانسان** تحقیق آدمی **لیطغی** البتہ حد سے گذرتا ہے اور سرکشی کرتا ہے **ان راٰہ استغنیٰ** اسواسطے کہ دیکھتا ہے اپنے آپ کو بے پروا ہوا وہ خدا کیطرف سے کہ اپنے تئیں غنی جانتا ہے اپنی لوگوں اور مالوں کی کثرت سے اور استغنیٰ مفعول دوسرا رایٰ کا ہے اور دونو ضمیریں ایک شخص کے واسطے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس وقت آدمی کے پاس مال زیادہ ہووے اور وہ لباس نفیس اور کھانے لذیذ اور گھوڑے اور قیمتی بوش یاد دلا کر دہی میں طغیان پکڑتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ اے خدا پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے ایسی فقیری سے کہ مجھکو اور سیوے کی یاد لی ہے اور ایسی تونگری سے کہ مجھکو طاغی اور حد سے گذرنیوالا کردے اور اب تعالیٰ خطاب کرتا ہے اور ڈراتا ہے طغیان کے انجام سے کہ **ان الى ربك** تحقیق طرف پروردگار تیرے کے ہے **الرجعیٰ** پھر جانا آخرت میں پس طاغی کو اور غیر طاغی کو سب موافق عمل کے جزا دیگا اور جس وقت کہ انجام ایسا ہو تو کیونکر طاغی ہووے اور خدا کی فرمانبرداری اور عبادت کو ترک کرے اور کہتے ہیں کہ یہ آیت اور تیئیسی آیتیں ابوجہل کے شان میں نازل ہوئی ہیں اور منقول ہے کہ ایکروز ابوجہل نے اپنے یاروں سے کہا کہ محمد تمہارے درمیان نماز پڑھتا اور منہ خاک پر ملتا ہے اور قسم لات و عزیٰ کی ہے اگر دیکھونگا تو گردن اوسکی کچل دونگا اسی شخص کی کہ جسکی قسم کھاتے ہیں اگر میں اسکو نماز پڑھتا ہوا دیکھونگا تو پاؤں اپنا اسکی گردن پر رکھدونگا اور منہ کو خاک کروں لوگوں نے کہا کہ وہ ہو نماز پڑھتا ہے پس گیا اور حضرت کے پاس پہنچا تھا کہ الٹے پاؤں پھر کر چلا آیا رنگ زرد اور بدن میں لرزہ پڑا ہوا لوگوں نے پوچھا کہ اے ابو الحکم تجھکو کیا ہوا کہا کہ میں جس وقت پہنچا کہ ارادہ محمد کا کروں درمیان اپنے اور محمد کے ایک خندق دیکھی آگ سے بھری ہوئی اور اژدہا منہ کھولے تھا اور پرندوں کے آہنی پر لگارکھے تھے یہ خبر حضرت کو پہنچی تو فرمایا کہ قسم ہے اس شخص کی کہ جان میری جسکے قبضہ قدرت میں ہے اگر وہ میرے پاس آتا تو ملائکہ اسکو پارہ پارہ کرڈالتے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ **ارایت** کیا دیکھا تونے اے دیکھنے والے **الذی ینهیٰ** اس شخص کو کہ منع کرتا ہے **عبدا** بندہ کامل کو یعنی محمد کو **اذا صلی** جسوقت کہ نماز پڑھتا ہے تو کیا ہوگی جزا اس منع کرنیوالے کی اور کیا ہوگا عذاب اسکا **ارایت** کیا دیکھا تونے اے منع کرنیوالے **ان كان** اگر ہووے وہ بندہ

جسکو منع کرتا ہی نماز پڑھنے سے عَلَى الْهُدَىٰ اور راہ راست پر أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ یا حکم کرے خلقت کو ساتھ پرہیزگاری کے کیا اسکو نماز پڑھنے
سے منع کرنا چاہیے اور وہ اسی لائق ہی کہ منع کیا جاوے پھر فرماتا ہی کہ أَرَأَيْتَ کیا دیکھا تونے إِنْ كَذَّبَ اگر جھٹلاوے وہ ابو جہل منع کرنیوالا اسکو یا مطلق
حق کو وَتَوَلَّىٰ اور منہ پھیرے ایمان اور طریق حق سے کسقدر عذاب ہی کا اسکو اور ڈرانیکے واسطے فرماتا ہی کہ أَلَمْ يَعْلَمْ کیا نہیں جانا اس ابو جہل
نے بِأَنَّ اللَّهَ ساتھ اسطرح کے کہ خدا يَرَىٰ دیکھتا ہی اسکے قصد کو اور اسکو اسکے ارادہ پر جزا دیگا اور کہتے ہیں کہ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ
یرى میں اطلاع ہی طرف اس امر کے کہ آدمی عبادت کرے تو خدا کو خالص کہ خدا اسکو دیکھتا ہی اور جو گناہ کرنیوالا ہو تو بیم کرے کہ خدا اسکو دیکھتا ہی اور
ایسے ہی پاک ہیں خالص عبادت کرے کہ خدا اسکو دیکھتا ہی اور ایسے تنہائی اور خلوت میں گناہ کرنیوالا خبردار ہو کہ خدا اسکو دیکھتا ہی اور کہتے ہیں کہ ایک
شخص نے بعد گناہ توبہ کی اور ہمیشہ روتا تھا لوگوں نے اسکو کہا کہ کیوں اسقدر روتا ہی خدا بخشنے والا ہی کہا کہ ہر چند وہ بخشے لیکن اس
خجالت کو کہ وہ میرے گناہ کو جانتا ہی کیونکر اپنے سے دور کروں اور کہتے ہیں کہ نوبت دوسری سے دیکھا امام نے نماز پڑھتے ابو جہل نے کہا کہ ای محمد کیا میں نے
تجھکو نماز سے منع نہیں کیا ہی رسول خدا صلعم نے اسکو سخت جواب دیا اور دھمکایا ابو جہل نے کہا کہ مجھکو تو دھمکاتا ہی میری مجلس سب مجلسوں سے زیادہ بڑی ہی
اور میری مجلس کے آدمی بہت ہیں پس آیت نازل ہوئی كَلَّا نہیں نہیں یعنی ایسا نہیں کہ وہ کافر ابو جہل گمان کرتا ہی اور ایسا نہ کرے گا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ
البتہ اگر نہ باز آوے اور نہ بند ہووے وہ کافر محمد کے آزار پہنچانے سے اور عبادت سے منع کرنے سے تو لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ البتہ ہم کھینچینگے اسکو ساتھ موی
پیشانی کے یعنی اسکی پیشانی کے بال پکڑکر اسکو ہم دوزخ میں ڈالینگے اور لَنَسْفَعًا مضارع متکلم کا صیغہ کا ہی نون خفیفہ کے ساتھ لیکن مصحف میں الف کے
ساتھ لکھا جاتا ہی اور بعضوں نے اسکو نون ثقیلہ سے پڑھا ہی نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ پیشانی جھوٹی خطا کرنیوالی یہ ناصیہ پہلا ناصیہ سے بدل ہی
اور بدل نکرہ ہے اور مبدل منہ معرفہ ہی اور نکرہ بدل نہیں ہوتا ہی معرفہ کا بدون صفت کے سو اسلئے کاذبہ خاطئہ ناصیہ دوسری کی صفت واقع
ہوئی ہی یعنی البتہ پکڑینگے ہم سر پیشانی کو کہ پیشانی دروغ اور خطا کا ہی اور مراد پیشانی سے دروغ اور خطا کا اسکے صاحب ہیں پیشانی کا ہی یہ پیشانی کو
مبالغہ کے واسطے کہا ہی اور بالناصیہ میں الف لام قائم مقام مضاف الیہ کے ہی یعنی پکڑینگے ہم اسکی پیشانی اس کافر کو فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ پس
چاہیے کہ بلاوے وہ اہل مجلس اپنے کو مراد مجلس سے اہل مجلس ہیں چاہیے کہ بلاوے وہ انکو سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ تو بلاوینگے ہم زبانیہ دوزخ کے فرشتوں کو
وہ اسکو پکڑکے دوزخ میں لیجاویں اور ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر ابو جہل اپنے اہل مجلس کو بلاتا البتہ فرشتے دوزخ کے اسکو علانیہ
پکڑتے اور ہلاک کرتے كَلَّا نہیں نہیں یعنی ایسا نہیں ہی کہ ابو جہل تصور کرتا ہی یا جانتا ہی کہ وہ ایسا ہی اس فعل باطل سے باز رہیگا لَا تُطِعْهُ
نہ فرمانبرداری کر تو اسکی اے محمد اور اسکا کہا مت مان وہ تجھکو نماز سے ترک کرنیکو کہتا ہی بلکہ اسکی مخالفت پر ثابت قدم رہ وَاسْجُدْ اور سجدہ کر تو خدا
کو ہمیشہ وَاقْتَرِب اور نزدیک ہو تو پروردگار اپنے سے اور امام رضا علیہ السلام سے روایت ہی کہ بندہ سجدہ کی حالت میں قریب ہوتا ہی اور یہی تفسیر ہی
اس آیت کی اور دوسری روایت امام رضا علیہ السلام سے یہ ہی کہ پہلے سب سورۃ اقرأ باسم ربک نازل ہوا اور بعد سب سے آخر اذا جاء نصر اللہ کا اور سجدہ
اس سورہ کا واجب ہی اور جن سورتوں میں سجدہ کرنا واجب ہی وہ چار ہیں الم سجدہ حم سجدہ سورۂ نجم اور سورۂ اقرأ اور باقی کی سورتوں میں جس کسی جگہ سجدہ کرنا آیا ہی
مکیۃ ۱ ۱۹ ۲۱ وہ سنت ہی سُورَةُ الْقَدْرِ یہ سورہ مکی ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ مدنی ہی اور اسمیں پانچ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورۃ
انا انزلناہ کو نماز فرض میں پڑھے ایک آواز کرنیوالا خدا کیطرف سے آواز کرے کہ ای بندہ خدا سب گناہ تیرے گذشتہ بخشے گئے اب سرے سے عمل کو شروع کر اور امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورۃ انا انزلناہ کو آواز سے پڑھے تو ایسا ہی کہ راہ خدا میں شمشیر برہنہ کی اور جو کوئی آہستہ پڑھے تو ایسا ہی کہ راہ خدا میں اپنے خون میں لوٹا ہو
اور جو کوئی اسکو دس بار پڑھے تو ہزار گناہ اسکے نامۂ اعمال سے مٹائے جاویں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ بعضے کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے صحابہ کو
خبر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا کہ ہزار مہینے ہتھیار لگا کر راہ خدا میں جہاد کیا تھا اصحاب نے … تمنا کی … خدا تعالی
نے یہ سورت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی کہ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ تحقیق ہم نے نازل کیا ہی قرآن کو فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شب قدر میں یعنی ابتدا نازل ہونا قرآن …

لوح محفوظ سے بیت المعمور پر کہ وہ آسمان دنیا میں ہے شب قدر ہے کہ تمام قرآن شب قدر کو بیت المعمور میں آگیا تھا اور بعد اسکے جبرئیل سورت سورت اور آیت آیت رسول خدا صلعم کے
پاس لاتے تھے یہاں تک کہ تیئیس برس کے عرصہ میں سب قرآن کو رسول خدا کے پاس لائے اور شب قدر کو اسواسطے کہتے ہیں کہ مقدر کیا جاتا ہے اس شب میں جو کچھ کہ تمام سال کو
دوسری شب قدر تک ہونیوالا ہے اور بعضے شب قدر کہتے ہیں کہ یہ شب قدر اور منزلت والی ہے اور مرتبہ اسکا بڑا ہے اور قدر کے معنی تنگی کے بھی ہیں
پس اسقدر ملائکہ آسمان سے زمین پر نازل ہوتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے ان سے اسی سبب سے اسکو شب قدر کہتے ہیں اور شب قدر میں بھی اختلاف بہت ہے
بعضے علماء اہل سنت کہتے ہیں کہ وہ شب رسول خدا کے زمانہ میں تھی اور بعد حضرت کے برطرف ہوگئی اور اکثر کہتے ہیں کہ قیامت تک باقی ہے لیکن پھر اختلاف کیا ہے
بعضے کہتے ہیں کہ تمام سال میں پوشیدہ ہے ہر شب کو عبادت کرنی چاہئے تاکہ شب قدر کی فضیلت کو پاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ ماہ شعبان اور ماہ رمضان میں
پوشیدہ ہے اور بعضے شب نیمہ شعبان میں کہتے ہیں اور بعضے شب اول ماہ رمضان میں کہتے ہیں اور بعضے شب نیمہ ماہ رمضان میں کہتے ہیں اور بعضے شب ہفدہم
میں اور بعضے شب بست ویکم میں اور بعضے شب بست وسوم میں اور بعضے شب بست ونہم میں اور بعضے شب آخر ماہ رمضان میں لیکن اکثر کا اتفاق بست وہفتم
میں ہے اور ہمارے علماء نے اتفاق کیا ہے کہ وہ شب نوزدہم میں ہے یا شب بست ویکم میں یا شب بست وسوم میں اور اکثر روایتیں شب بست ویکم اور شب بست وسوم کی ہیں
اور بعضی روایتیں تعیین شب بست وسوم کی ہے لیکن ان تینوں شب کو بیدار ہو کر عبادت کرنی چاہئے تاکہ فضیلت شب قدر کی پاوے اور اس شب کے پوشیدہ کرنے میں
حکمت یہ ہے کہ اسکی امید میں ہر شب کو عبادت کریں جیسے کہ اسم اعظم تمام اسماء حسنی میں پوشیدہ کیا ہے کہ بندہ اسم اعظم کی امید میں تمام ناموں کو خدا کی یاد کرے اور نماز
وسطی کو پوشیدہ کیا ہے ہر روز کی پانچوں نمازوں میں تاکہ بندہ پانچوں نمازوں کو نگاہ رکھے اور دعا کے قبول ہونے کی ساعت کو جمعہ کی ساعتوں میں پوشیدہ کیا ہے
تاکہ تمام روز عبادت میں مشغول رہیں اور اپنی رضامندی کو طاعتوں میں پوشیدہ کیا ہے تاکہ ہمیشہ طاعت کیا کریں اور اپنی ناراضامندی کو گناہوں میں
پوشیدہ کیا ہے تاکہ سب گناہوں سے پرہیز کرتے رہیں اور اپنے دوست کو پوشیدہ کیا ہے مومنین میں تاکہ سب مومنین کی بزرگی کرتے رہیں اور اس شب کی تعظیم
میں فرماتا ہے کہ **وَمَآ اَدْرٰىكَ** اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجھکو کہ **مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ** کیا ہے شب قدر یعنی بسبب قدر اور شرف اور عزت
اس شب کے جو کوئی اس شب کو طاعت کرے وہ نزدیک خدا کے قدر اور عزت والا ہو جائے اور جو عمل کہ اس شب کو واقع ہو وہ قدر اور منزلت والا ہو اور اسکی
قدر کو بیان کرتا ہے کہ **لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ** شب قدر بہتر ہے **مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ** ہزار مہینے سے ان ہزار مہینوں کہ بنی اسرائیل کے غازی نے
ان مہینوں میں جہاد کیا تھا یعنی اس ایک شب کی عبادت اسکی ہزار مہینے کے جہاد سے بہتر ہے کہ ثواب اس شب کی عبادت کا ان جہاد کے ثواب سے زیادہ
اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بندر میرے منبر پر کودتے اور چڑھتے
ہیں تو خواب دیکھکر صبح ہوا اسوقت جبرئیل آیا تو میں نے بیان کیا کہ وہ بنی امیہ ہیں کہ جو میرے منبر پر چڑھینگے اور بعد میرے بادشاہی کرینگے میں نے پوچھا
سلطنت انکی کتنے دنوں کی ہوگی کہا ہزار مہینے کی میں یہ بات سنکر بہت اندوہناک ہوا جبرئیل نے مجھکو تسلی دی اور سورۂ قدر لایا اور کہا کہ شب قدر
بہتر ہے تیری امت کے ہزار مہینے کی بادشاہی سے کہ جسمیں شب قدر نہ ہوگی اور شب قدر کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
جو کوئی شب قدر کو بیدار ہو اور عبادت خدا میں مشغول ہو تمام گناہ اسکے بخشے جاتے ہیں اور منقول ہے کہ شیطان اس شب باہر نہیں نکلتا ہے اور کسیکو آزار
نہیں پہنچا سکتا ہے اور ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا حضرت نے کہ جبرئیل اس شب کو ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر سدرۃ المنتہی سے
زمین پر آتا ہے اور ہمراہ ان فرشتوں کے علم ہوتے ہیں اور چار جگہ انکو گاڑتے ہیں خانہ کعبہ پر اور روضہ رسول خدا صلعم پر اور بیت المقدس پر اور طور سینا پر
اور جبرئیل فرشتوں سے کہتا ہے کہ تم زمین میں پھیل جاؤ پس ہر جگہ اور گھر مومن کا ہو وہاں پہنچیں مگر اس گھر میں کہ جہاں کتا اور سور یا شراب یا ناپاک جنابت الا فعل
حرام ہو یا تصویر ہو وہاں نہیں جاتے اور سب ملائکہ تسبیح اور ذکر خدا میں مشغول ہوتے ہیں اور ثواب اسکا پہنچاتے ہیں امت محمد صلعم کو اور جبکہ صبح ہوتی ہے تو آسمان کو
روانہ ہوتے ہیں اور پہلے آسمان کے ملائکہ انکا استقبال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کہاں سے آتے ہو وہ کہتے ہیں کہ زمین سے کہ کل کی رات شب قدر تھی وہ پوچھتے ہیں کہ
امت محمد صلعم کو خدا نے کیا چیز بخشش فرمائی وہ کہتے ہیں کہ انکی نیکوں کو بخشدیا اور انکی شفاعت کے سبب گنہگار لوگوں کو اسواسطے قبول کیا پس فرشتے پہلے آسمان کے

یہ خبر سنکر خوشحال ہوں اور آواز تسبیح کی بلند کریں اور بعد اسکے پہلے آسمان کے فرشتوں کے ہمراہ دوسرے آسمان پر جائیں اور وہی حال انکا بھی ہو یعنی خوشی کریں اور آواز تسبیح کی بلند
کریں اسیطرح ساتویں آسمان پر پہنچیں اور سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک بھی یہی بات کہیں اور جو اسمیں اور جنت عدن کے لوگ آواز انکی سنیں اور رضوان سے پوچھیں
کیسی آواز ہے وہ کہے کہ ملائکہ حضرت محمد صلعم کے وسیلے سے تسبیح کرتے ہیں وہ بھی تسبیح کی آواز انکو بلند کریں اور حاملان عرش بھی انکی آواز کو سنکر تسبیح کہیں
مشغول ہوں اور خدا تعالیٰ ہر چند جانتا ہو لیکن پوچھے کہ یہ آواز کیسی ہے وہ کہیں کہ ہمنے سنا ہے کہ امت محمد کو بزرگی حاصل ہوئی ہے اور سبکی شفاعت حضور کی
حق میں مقبول ہوئی ہے حق تعالیٰ فرمائے کہ ہاں امت محمد کو ہمنے ایسی چیز عطا فرمائی ہے کہ جسکو آنکھ نے دیکھا نہیں ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی کے خاطر میں
گذرا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جبریل ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر آتا ہے اور میکائیل ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ زمین پر آتا ہے اور ایک علم ہوتا ہے
انکی چار شاخیں ہوتی ہیں ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک آسمان پر اور ایک زمین میں [illegible] لگاتا ہے کہ [illegible] مغفور یعنی
بخشا گناہگار ہے اور خدا بخشنے والا ہے اور کوئی جگہ نہیں کہ فرشتے وہاں جائیں اور سلام نہ کریں اور سلام [illegible] پانچ جگہ ہے اول [illegible] الذین
یتوفہم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم دوسری بہشت کے دروازہ پر سلام علیکم طبتم [illegible] والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلام علیکم
بما صبرتم چوتھی بہشت کے غرفوں میں سلام قولا من رب رحیم پانچویں [illegible] ملاقات [illegible] حاصل ہوگی [illegible] تحیتہم یوم یلقونہ سلام
اور اب خدا تعالیٰ ملائکہ کے نازل ہونیکا ذکر کرتا ہے تنزل الملائکۃ نازل ہوتے ہیں فرشتے زمین پر والروح اور جبریل فیہا بیچ اس
شب قدر کے اور بعضے کہتے ہیں کہ روح ایک فرشتہ ہے بہت بزرگ ہے اور جبریل سے بھی زیادہ وہ فضیلت رکھتا ہے وہ فرشتوں کے ہمراہ آتا ہے اور وہ فرشتے
غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح سے حضرت عیسیٰ ہیں کہ ہمراہ فرشتوں کے آتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح
جناب سرور کائنات ہیں کہ اس شب میں نزول اجلال فرماتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح سے وحی ہے کہ فرشتے وحی لیکر آتے ہیں اور صحیح یہی ہے کہ مراد روح
سے جبریل ہے وہ فرشتوں کے ہمراہ لیکے [illegible] اور [illegible] ہیں اور جبریل [illegible]
مصافحہ کرتا ہے اور علامت مصافحہ کی رقت قلب اور آنسو نکلنا ہے حاصل یہ ہے کہ اس شب کی بزرگی کی [illegible] ملائکہ زمین پر آتے ہیں باذن
ربہم ساتھ حکم پروردگار اپنے کے من کل امر واسطے ہر کام کے کہ خدا تعالیٰ مقدر کرتا ہے اس شب میں سال آئندہ کا [illegible] خیر اور
برکت سے یا واسطے ہر کار کے روزی اور اجل کے سلام ہی سلامت ہے وہ شب [illegible] بلاؤں سے اور شیاطین کی آفتوں سے [illegible] کہ سلامت
ہی سلامتی ہے کہ پیدا ہوا ہے اسمیں کوئی برائی اور شیطان اسمیں اپنا عمل [illegible] اور [illegible] کہ سلام ہی [illegible] دوستوں پر اور طاعت کرنیوالوں پر اور جس وقت
ملائکہ انسے ملاقات کرتے ہیں تحفہ خدا کیطرف سے وہ انکو سلام کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں باذن ربہم پر کلام تمام ہوا اور بعد اسکے دوسرا کلام شروع
ہوا ہے من کل امر سلام یعنی ہر امر سے ایسی سلامتی اور نفع ہے اور خیر ہے اور برکت ہے [illegible] کہ خدا مقرر کرتا ہے اس شب میں ہر چیز کہ [illegible] خیر اور برکت ہو
ہی حتی مطلع الفجر نکلنے صبح تک یعنی یہ سلامتی اور خیر و برکت صبح کے نکلنے تک ہے سورۃ البینۃ اور اسکو سورۃ [illegible] بریۃ اور
قیامۃ بھی کہتے ہیں اور یہ سورۃ مدنی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مکی ہے آٹھ آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ لم یکن کی تلاوت کرے [illegible] شرک
سے پاک ہے اور دین محمد میں ثابت قدم اور مضبوط ہوا اور قیامت کے روز انکا حساب آسان ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم اہل کتاب
مشرکین کہتے تھے کہ حضرت پیغمبر ہونیکے پیشتر کہ [illegible] ہم اپنے دین کو ترک نکریں یہانتک کہ وہ پیغمبر آوے جسکا وعدہ توریت اور انجیل میں کیا گیا ہے [illegible] صلعم
خدا تعالیٰ انکی خبر دیتا ہے کہ لم یکن الذین کفروا نتھے وہ لوگ کہ کافر ہوئے من اہل الکتاب اہل کتاب سے یعنی یہودی
اور نصاریٰ کہ ملحد ہوئے صفات خدا میں والمشرکین اور مشرک کہ بتوں کو پوجنے والے ہیں منفکین باز رہنے والے اور [illegible] کفر سے
حتی تاتیہم البینۃ یہانتک کہ آوے انکے پاس دلیل روشن یعنی محمد صلعم رسول من اللہ پیغمبر خدا کا [illegible] یعنی یہانتک
کہ آیا انکے پاس پیغمبر خدا کا کہ یتلوا پڑھتا ہے وہ اپنی امت کے روبرو صحفا مطہرۃ صحیفے پاکیزہ کہ [illegible] یعنی قرآن

پڑھتا ہے اور قرآن کو صحف اسواسطے کہا ہے کہ اس میں سب صحیفوں کی باتیں ہیں فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ بیچ ان صحیفوں کے کتابیں ہیں راست اور درست اور حق کو ظاہر کرنیوالی
ہیں اور وہ نصیحتیں اور احکام ہیں اور حاصل یہ ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین اپنے دین پر قائم رہے یہاں تک کہ پیغمبر آیا اور بعض تو طرف ایمان کی آئے ہیں اور بعضے اپنی
عناد اور انکار کی راہ پر چلتے رہے اور طالب حق تھے وہ ایمان لائے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اور نہ متفرق ہوئے وہ لوگ کہ دیے گئے
ہیں کتاب یعنی توریت و انجیل اور خلاف کیا انہوں نے پیغمبر کی شان میں إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ مگر پیچھے اس کے کہ آئی انکے پاس دلیل
روشن کہ وہ محمد ہیں یعنی محمد کے آنے سے پہلے سب متفق تھے ایمان لانے پر کہ جب محمد آئیگا تو ہم تصدیق اسکی کرینگے اور جسوقت وہ آیا تو مختلف ہو گئے بعضے تو ایمان لائے اور بعضے
کافر ہو گئے اور پہلے اہل کتاب کا اور مشرکین کا دونوں کا ذکر کیا اور پیچھے فقط اہل کتاب کا ذکر کیا اسواسطے کہ حال انکا نہایت برا ہے وَمَا أُمِرُوا اور نہیں
حکم کئے گئے تھے وہ اہل کتاب جو کہ توریت و انجیل میں ہے إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مگر اسواسطے کہ پرستش کریں خدا کو مُخْلِصِينَ جسوقت کہ خالص
کرنیوالے ہوں وہ لَهُ الدِّينَ واسطے اسی خدا کے دین اپنے کو شرک اور کفر سے حُنَفَاءَ میل کرنیوالے ہوں عقائد باطلہ سے طرف دین اسلام کے اور مخلصین اور
حنفاء دونوں حال واقع ہوئے ہیں وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قائم کریں نماز کو اسکے وقت پر وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ اور دیویں زکوٰۃ کو جو حکم انکو پہنچا ہے
وَذَٰلِكَ اور وہ یعنی جس امر کا انکو حکم ہوا ہے دِينُ الْقَيِّمَةِ دین ہے کتابوں درست کا یا شریعت درست کا یا ملت درست کا موصوف اسکا دین کا
محذوف ہے اور صفت اسکی قیمہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ قیمہ جمع قیم کی ہے اور قیم بمعنی قائم ہے اور تقدیر اسکی دین القائمین لعبد بالتوحید ہے یعنی دین قائم
ہونیوالوں کا واسطے خدا کے ساتھ ایمان خدا اور انکے نزدیک حنیف اور مسلم کے ایک معنی ہیں اور بعضے حنیف مسلم حج کرنیوالے کو کہتے ہیں اس صورت میں
مسلم عام ہوگا حنیف سے اور اب خدا تعالیٰ پھر دونوں فرقوں کا حال بیان کرتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ اہل کتاب میں سے کہ وہ یہود اور نصاریٰ ہیں وَالْمُشْرِكِينَ اور مشرکوں میں سے کہ وہ بتوں کی پرستش کرنیوالے ہیں فِي نَارِ جَهَنَّمَ بیچ آگ
دوزخ کے ہونگے پیاسے رہنے خَالِدِينَ فِيهَا جسوقت کہ ہمیشہ رہنیوالے ہونگے بیچ اس دوزخ کے أُولَٰئِكَ هُمْ یہ لوگ وہی شَرُّ الْبَرِيَّةِ وہ
بدتر خلقت ہیں اور یہ دونوں فرقے اگرچہ دوزخ میں ہونگے لیکن ہو سکتا ہے کہ عذاب میں انکے تفاوت ہو اور اب خدا تعالیٰ مومنین کا حال بیان کرتا ہے کہ إِنَّ
الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کام کئے انہوں نے اچھے أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ یہ لوگ وہی
بہتر خلقت کے ہیں جَزَاؤُهُمْ بدلا انکا ایمان اور اعمال کی عوض میں عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار انکے کے جَنَّاتُ عَدْنٍ
بہشتیں عدن کی ہیں تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ جاری ہیں نیچے محلوں انکے سے نہریں خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ ان بہشتوں کے
أَبَدًا ہمیشہ اور یہ تاکید خلود کی ہے اور خالدین حال ہے رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ راضی ہے خدا انسے بسبب اطاعت خدا کے اور اعمال نیک کے وَرَضُوا
عَنْهُ اور راضی ہونگے وہ بھی خدا سے بسبب ثواب بیحساب کے اور نعمتوں بیشمار کے ذَٰلِكَ وہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے بہشت اور رضامندی الٰہی لِمَنْ
خَشِيَ رَبَّهُ واسطے اس شخص کے ہے کہ جو ڈرے عذاب سے اپنے پروردگار اپنے سے اور اس خوف کے گناہوں سے پرہیز کرے اور ثواب حاصل کرے ع ۸ ۲۳
اور حضرت صادق علیہ السلام اپنے شیعوں سے ایک شخص سے فرمایا کہ تم وہ لوگ ہو کہ جن سے خدا راضی ہے اور ملائکہ جن میں بھائی تمہارے ہیں [illegible] محمد صلعم نے فرمایا ہے
بہشت میں اور قبریں تمہاری بہشت میں اور تم واسطے بہشت کے پیدا ہوئے ہو اور بہشت میں نعمتیں تمہاری ہیں [illegible]
حاکم ابو القاسم حسکانی سنی نے روایت کی ہے اپنی [illegible] راویوں سے کہ فرمایا امیر المومنین علی [illegible] رسول خدا صلعم پر [illegible]
پشت مبارک حضرت کی لگائے ہوئے تھا اور اس حضرت نے [illegible] سینہ کا تکیہ کیا [illegible]

الا الذين آمنوا وعملوا الصالحات هم خير البرية وہ لوگ شیعہ تیرے ہیں اور وعدہ گاہ [illegible] محمد صلعم کے اور
جمع ہونگے [illegible] سفید ہونگے [illegible] کہ زمین کہ کل کو
اہلبیت کی شان میں خدا نے نازل کیا ہے اور حافظ ابو نعیم اصفہانی [illegible] کو بخشدیا اور انکی شفاعت [illegible] لوگوں کی

رسول خدا نے علی سے فرمایا کہ اے علی تو اور تیرے شیعہ بہشت میں ہونگے اور آئینگے وہ قیامت کے روز اس طرح سے کہ خدا ان سے راضی ہوگا اور وہ خدا سے راضی ہونگے
سورۃ الزلزال یہ سورہ مدنی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مکی ہے اور آیتیں اسکی آٹھ ہیں آ۔ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آزردہ مت ہو تم
اذا زلزلت کے پڑھنے سے کہ جو کوئی اسکو نوافل میں پڑھیگا خدا تعالیٰ اسکو زلزلہ میں گرفتار نہ کریگا اور صاعقہ اور آفت اسکو نہ پہنچیگی اور جسوقت مریگا تو اسکو
بہشت میں جانیکا حکم ہوگا اور جسوقت بہشت میں داخل ہوگا تو خدا تعالیٰ اسکو خطاب کریگا کہ مباح کیا میں نے واسطے تیرے اپنی بہشت کو جس جگہ تو چاہے
جس جگہ کہ چاہے تو اور جس مقام کی کہ آرزو کرے تو کچھ کسی طرح ممانعت نہیں اور نہ کوئی جگہ وہاں سے منع کر سکتا ہے بسم اللہ
الرحمن الرحیم اذا زلزلت الارض جسوقت ہلائی جاویگی زمین زلزالہا ہلانا اسکا جو کہ مقرر ہے [illegible] دوسرے صور میں
واخرجت الارض اثقالہا اور نکالیگی زمین بوجھ اپنے کو کہ وہ بدن مردوں کے ہیں اور خزانے زمین میں گڑے ہوئے ہیں یعنی زمین ان
باہر نکال ڈالیگی اور نکلنا مردوں کا تو واسطے حساب کے ہوگا اور نکلنا خزانوں کا واسطے [illegible] ہوگا کہ گنہگار آدمی جنہوں نے کہ انکو دفن کیا تھا انکو دیکھ کر حسرت
اور افسوس کرینگے کہ انکے سبب سے خدا کی ہمنے نافرمانی کی تھی اور اسواسطے [illegible] زمین خزانے نکالیگی کہ جن لوگوں نے انکے حق خدا کا نہیں دیا ہے
ان مالوں سے انکی پیشانیوں اور پہلوؤں پر داغ دئیے جائینگے وقال الانسان اور کہیگا آدمی اسوقت یعنی کافر جو کہ قیامت کا دنیا میں انکار
کرتا تھا اور بعضے کہتے ہیں ہر آدمی زمین کو زلزلے میں دیکھکر کہیگا مالہا کیا ہے واسطے اس زمین کے زلزلہ ہے اور جو چیزیں کہ اسکے بیچ میں تھیں
انکو باہر ڈالدیا یومئذ تحدث اخبارہا اسروز بات کہیگی وہ زمین بسبب حکم کرنے خدا کے ساتھ بیان کرنے اخبار اپنے یعنی احوال اپنی کو کہ [illegible]
خبر کے باہر ڈالنے کا سبب کیا ہے اور یا یہ کہ خبر دیویگی بندوں کے اعمال نیک و بد جو کہ اسکے پیٹھ پر کئے ہیں اور یہی حدیث میں آیا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
فرمایا ہے کہ یہ سورہ امیر المومنین علیہ السلام کی روبرو پڑھا گیا فرمایا کہ میں ہوں وہ کہ زمین جسوقت [illegible] باتیں کریگی اور تم [illegible]
دیکھ کر [illegible] اور وقت [illegible] زمین میں زلزلہ ہوا حضرت علی نے [illegible] ہاتھ اپنا مارا اور زمین کو کہا کہ کیا ہوا تجھکو [illegible] فرمایا کہ وہ
زلزلہ ہو کہ جسکا خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے تو البتہ جواب دیتی مجھکو زمین لیکن یہ وہ زلزلہ نہیں ہے اور حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا [illegible]
روایت ہے کہ ایک دفعہ ابوبکر کے زمانہ میں زلزلہ ہوا آدمی ترسان اور ہراسان ابوبکر اور عمر کے پاس آئے تو انکو دیکھا کہ وہ بھی خوف زدہ ہو کر علی کی طرف
جاتے ہیں سب آدمی انکے پیچھے ہولیے یہانتک کہ علی کے دروازہ پر پہنچے اور حضرت علی نے بے پرواہی کر کے [illegible] باہر نکلے اور [illegible] باہر نکلا اور سب آدمی انکے پیچھے [illegible]
اور علی ایک ٹیلے پر جا کر چڑھے اور [illegible] بیٹھ گئے اور سب آدمی حضرت کے گرد بیٹھ گئے اور وہ سب مدینہ کی دیواروں کی طرف دیکھتے تھے کہ جنبش میں تھیں آگے اور پیچھے جاتیں [illegible]
علی نے فرمایا کہ گویا تمکو ہول میں ڈالا ہے اس امر نے کہ دیکھتے ہو اور [illegible] کہا کہ کیونکر ہول میں نہ ڈالے ہمکو کہ ہمنے مثل اسکے کبھی نہیں دیکھا ہے [illegible]
حضرت علی نے جنبش دی اور اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور کہا کہ کیا ہوا ہے تجھکو ٹھیر جا [illegible] ٹھیر گئی وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے لوگوں نے نہایت تعجب کیا اور [illegible] مرتبہ
بھی زیادہ تعجب کیا حضرت علی نے فرمایا کہ تمنے میرے اس فعل سے تعجب کیا ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں فرمایا کہ میں وہ مرد ہوں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اذا زلزلت الارض
زلزالہا واخرجت الارض اثقالہا وقال الانسان مالہا سو میں ہوں وہ آدمی کہ جو زمین سے کہیگا کہ کیا ہوا ہے تجھکو اور مجھ سے باتیں کریگی زمین اور خبر دیویگی [illegible]
ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ باتیں کریگی زمین بان ربک اوحی لہا بسبب اسکے کہ تحقیق پروردگار تیرا وحی کریگا واسطے اسکے اور فرمایگا کہ خبر دے
بندوں کے اعمال کی جو جو کہ اسپر انہوں نے کئے ہیں اور رسول خدا صلعم سے روایت ہے کہ [illegible] فرمایا حضرت نے کہ محافظت کرو تم اپنے وضوؤں کی اور [illegible]
محافظت کرو کہ وہ ماں ہے اور [illegible] زمین کہ وہ تمہاری [illegible] کی جگہ ہے اور کوئی شخص اسپر عمل نیک یا بد [illegible] مگر کہ وہ خبر دینے والی ہے [illegible] عمل کی قیامت
کے روز یومئذ یصدر الناس اسروز پھر آئینگے آدمی اپنی قبروں سے میدان حشر میں جماعت جماعت اشتاتا [illegible]
طرح طرح کے حال ہیں کہ کوئی تو نورانی اور امن میں ہوگا اور کوئی سیاہ رو اور خوف میں ہوگا [illegible] لیروا اعمالہم تاکہ دکھلائے جاویں
اعمال اپنے جو کہ انکے اعمال کے نامہ میں لکھے ہیں اور یا یہ کہ جزا انکے اعمال کی دکھلائی جاوے غرض جو کچھ دنیا میں کیا ہوگا [illegible]

فرمایا ہے کہ فَمَن یَّعمَل پس جو شخص کوئی عمل کریگا مِثقَالَ ذَرَّۃٍ برابر ذرہ کے خَیرًا نیکی یَّرَہٗ دیکھیگا اسکی جزا کو وَمَن ع
یَّعمَل اور جو کوئی عمل کریگا مِثقَالَ ذَرَّۃٍ برابر ذرہ کے شَرًّا بدی کو یَّرَہٗ دیکھیگا اسکی جزا کو اگر مغفرت خدا اسکے شامل حال
نہوئی آیہ کہتے ہیں کہ دو آدمی تھے ایک تو انمیں سے سائل کو لقمہ اور ٹکڑا روٹی کا کچھ نہیں دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ تھوڑا ہی اسکو کیا دینا چاہیے بلکہ بہت سی
خیرات کرنی چاہیے اور ایک شخص اپنے گناہ بہت حقیر جانتا تھا اور کہتا تھا کہ اسپر کیا عذاب ہوگا بلکہ بڑے بڑے گناہوں پر عذاب ہوگا حقتعالی نے ان دونوں کے
متعلق یہ سورہ اس آیت کو نازل کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کوئی مومن اور کافر نہوگا کہ دنیا میں خیر یا شر نکرے مگر کہ خدا تعالی قیامت کے دن اسکے عمل کو اسکو دکھلاویگا
لیکن گناہ مومن کا بخش دیگا اور نیکی بھی اسکو جزا دیگا اور کافر کی نیکیوں کو رد کریگا اور اسکے گناہوں پر اسکو عذاب دیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اس آیت کے
یہ ہیں کہ جو کوئی دنیا میں برابر ذرہ کے نیکی کریگا اور وہ کافر ہو تو اسکی جزا پائیگا دنیا میں اپنے نفس میں اور مال میں اور اولاد میں تاکہ دنیا سے جاوے تو کوئی خیر
اسکے واسطے نہو اور اگر برابر ذرہ بدی کی اور وہ مومن ہو تو وہ دنیا میں اسکا عذاب دیکھیگا کہ کوئی حادثہ اسپر اور اسکے مال اور اولاد پر ہو تاکہ وہ دنیا سے جاوے تو
کوئی بدی اسکے دامنگیر نہو سُورَۃُ العَادِیَات یہ سورہ مدنی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مکی ہے اور اسمیں گیارہ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سورۃ العادیات
فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ والعادیات کو ہمیشہ پڑھے خدا تعالی اسکو قیامت کے روز امیر المومنین علیہ السلام کے ہمراہ اٹھاویگا اور انکے رفیقوں میں ہووے گا اور انکے
ہمراہ بہشت میں رہیگا بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک جماعت عرب کی بنی سلیم میں سے بہت اطراف
میں جمع ہوئی اور غرض انکی جمع ہونیسے یہ تھی کہ مسلمانوں پر شبخون ماریں اور رسول خدا کے ساتھ مکر کریں اور ان حضرت کو انکا ارادہ پہنچا لیکن جس وقت کہ رسول خدا
صلعم کو خبر ہوئی تو حضرت صلعم علم اسلام کا ابوبکر کو دیا اور لشکر مسلمانوں کا ابوبکر کے ہمراہ کر کے ادہر کو روانہ کیا اور سرداری لشکر کا ابوبکر کو حکم دیا جس وقت ابوبکر انکے قریب
پہنچا تو وہ مسلمانوں کے آنے پر مطلع ہوگئے اور لڑنے پر تیار ہوئے اور بہت جلدی کر کے مسلمانوں کے لشکر پر پہنچے اور لڑنا شروع کیا ابوبکر انکے خوف کے مارے بھاگ گئے اور
انکے بھاگنے کی جہت سے مسلمان بہت قتل ہوئے اور ابوبکر جو بھاگ کر چلے آئے تو دوسرے روز رسول خدا نے علم اسلام عمر کو دیا اور صحابہ کی جماعت انکے ہمراہ کر کے ادھر کو
روانہ کیا جس وقت انسے مقابلہ ہوا تو وہ بھی بھاگ کر چلے آئے تو رسول خدا کو بہت رنج ہوا عمرو عاص نے کہا کہ یا رسول خدا مجھکو روانہ کرو کہ میں مکر اور فریب کرنا خوب جانتا ہوں اور
مجھکو ہمیشہ حیلہ اور فریب سے انکو میں شکست دونگا حضرت نے انکے کہنے کو پسند کیا اور ایک جماعت کو انکے ہمراہ کر کے روانہ کیا اور وہ وہاں پہنچا اور لڑائی شروع ہوئی اور
عمرو عاص کو شکست حاصل ہوئی اور بہت مسلمان مارے گئے اور عمرو عاص کا بھاگنا رسول خدا صلعم کو خبر ہوئی تو بہت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ علی بن ابیطالب کو بلاؤ حضرت
علی حاضر ہوئے تو صلعم اپنا علم انکو عطا کیا اور فرمایا کہ اے علی وادی رملہ کو روانہ ہو اور ابوبکر اور عمر خطاب اور عمرو عاص اور ایک جماعت صحابہ کو حضرت علی کے ہمراہ کیا
اور جس وقت امیر المومنین روانہ ہوئے تو مسجد احزاب تک رسول خدا انکے ہمراہ پہنچانے کو گئے اور حق میں علی کے دعا کر کے واپس چلے آئے اور کیفیت حضرت علی کے چلنے
کی یہ تھی کہ رات کو چلتے تھے اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے اور مقام کرتے تھے تاکہ کسیکو خبر نہو اسی طرح سے اپنے تئیں اس وادی کے اطراف میں پہنچایا اور عمرو عاص
دیکھا کہ اس وقت علی فتح پائیگا اور شہرت غالب آئیگا یہ دیکھ کر اسکو بہت حسد ہوا ابوبکر کے پاس جا کر کہا کہ تو علی سے جا کر کہہ کہ اس وادی میں شیر اور بھیڑیے بہت ہیں غزوۂ ذات السلاسل
اور ہم انکے شر سے بیخوف نہیں ہیں احتیاط اسمیں ہے کہ ہم اس وادی سے باہر ہو جائیں اور راستے اپنے دور کریں اس صورت میں علی اور اسکے ہمراہی مغلوب
ہو جائینگے اور علی کو پھر کوئی فضیلت اور زیادتی نہو ابوبکر نے علی سے کہا تو حضرت علی نے ابوبکر کے کہنے کی طرف کچھ توجہ نکی عمرو عاص نے عمر خطاب سے کہا کہ تو
علی سے کہہ عمر نے حضرت علی سے کہا انہوں نے انکی بات کو بھی نمانا اور کچھ توجہ نکی اور جیسے اپنی راہ میں آ رہے تھے آیا وہ کیا اور صبح کے وقت اپنے تئیں اس جماعت کے نزدیک پہنچایا اور انکی
حالت بیخبری میں انپر دوڑ پڑے اور لڑنا شروع کیا اور خدا تعالی کی تائید سے ظفر غالب آئے اور بعضوں کو انمیں سے قتل کیا اور بعضوں کو قید کیا اور زنجیروں میں جکڑ کر انکو لائے
اور اسی واسطے اس غزوہ کو غزوۂ ذات السلاسل کہتے ہیں کہ کفار کو زنجیروں میں جکڑ کر لائے تھے اور سلاسل زنجیروں کو کہتے ہیں اور مال و اسباب انکا بہت سا لوٹ کر لائے اور جس وقت مدینہ
قریب پہنچے تو رسول خدا استقبال کو تشریف لائے اور امیر المومنین کی نظر رسول خدا پر پڑی تو سواری سے نیچے اتر پڑے اور رکاب حضرت کی بوسہ دیا اور رسول خدا نے علی کے حق میں دعا کی
اور علی کی بہت تعریف کی اور بہت خوش ہو کر فرمایا کہ اے علی اگر مجھکو اندیشہ امت کی گمراہی کا نہوتا اور نصاریٰ کی طرح سے کچھ کہنے کا خوف نہوتا کہ ناگاہ تیری نسبت میں مبالغہ کریں

اور جو کچھ کہ عیسیٰ مسیح کے حق میں انکی امت کہکر گمراہ ہو گئی ایسی ہی تیرے حق میں بھی کہنے لگیں اور گمراہ ہو جاویں اس خوف سے میں نہیں چاہتا ہوں کہ تیرے حق میں آج وہ کہتا ہیں کہ میری

[illegible] آدمی تجھ پر گذرتا مگر وہ تیرے قدموں کے نیچے کی خاک کو اٹھاتا اور اس سے شفا طلب کرتا اے علی اپنی سواری پر سوار ہو کہ خدا اور رسول خدا اور وہ تجھ سے راضی ہیں [illegible]

شاہ اولیا ان لوگوں پر غالب ہوئے تو ہنوز خبر فتح کی مدینہ میں نہیں پہنچی تھی کہ جبرئیل امین جناب رسالت مآب پر یہ سورہ لائے اور رسول خدا کو فتح کی خوشخبری دی اور علی کے لشکر کے

گھوڑوں کی مدح میں قسم کھائی چنانچہ فرمایا ہے کہ وَالْعَادِيَاتِ قسم ہے گھوڑوں دوڑنیوالوں غازیوں کی وقت دوڑنے کے ہانپتے ہیں ضَبْحًا ہانپنا ذکر

اور ضبحا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور تقدیر [illegible] یعنی ہانپتے ہیں ہانپنا فَالْمُورِيَاتِ پس قسم ہے گھوڑوں آگ نکالنے والوں کی پتھر سموں کے

پتھر پر مار کر وقت چلنے کے [illegible] قَدْحًا آگ نکالنا [illegible] فَالْمُغِيرَاتِ پس قسم ہے گھوڑوں غارت کرنیوالوں کی دشمنان

[illegible] کو صُبْحًا صبح کو [illegible] فَأَثَرْنَ بِهِ پس اٹھایا ان گھوڑوں نے

وقت [illegible] نَقْعًا غبار کو فَوَسَطْنَ بِهِ پس [illegible] جَمْعًا [illegible]

[illegible] إِنَّ الْإِنسَانَ [illegible]

تحقیق آدمی یعنی کافر لِرَبِّهِ واسطے پروردگار اپنے کے لَكَنُودٌ البتہ ناشکر ہے [illegible]

ناقدران [illegible] اور بعضے بخیل کو کہتے ہیں اور بعضے [illegible] کہتے ہیں [illegible] ناشکری کرے اور بہت کا شکر کرے

اور بعضے قلیل الخیر کو کہتے ہیں اور ابوامامہ [illegible] نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کنود وہ شخص ہے [illegible]

[illegible] غلام کو مارے وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ اور تحقیق وہ ناشکر آدمی اوپر اپنی ناشکری کے لَشَهِيدٌ البتہ گواہ ہے [illegible]

اپنی ناشکری کے اور یا یہ کہ تحقیق وہ خدا اسکی ناشکری پر گواہ ہے وَإِنَّهُ اور تحقیق وہ آدمی لِحُبِّ الْخَيْرِ واسطے دوستی مال کے لَشَدِيدٌ

البتہ سخت ہے [illegible] بخل کرتا ہے اور حقوق خدا کے [illegible] نہیں دیتا ہے اور بخیل کو شدید بھی کہتے ہیں [illegible] مال کو خیر [illegible]

أَفَلَا يَعْلَمُ کیا نہیں جانتا ہے وہ آدمی إِذَا بُعْثِرَ جس وقت کہ اٹھایا جاویگا زندہ کرکے مَا فِي الْقُبُورِ جو کچھ کہ بیچ قبروں کے ہے یعنی مردے زندہ

کئے جاویں وَحُصِّلَ اور حاصل اور جمع کیا جاوے [illegible] مَا فِي الصُّدُورِ جو کچھ کہ بیچ سینوں کے ہے خیر یا شر [illegible]

[illegible] یعنی جو کچھ کہ سینوں میں ہے [illegible] یا باطل اور یا خلوص [illegible] ظاہر کریگا اور موافق اسکے جزا دیوے اور جواب اذا کا محذوف ہے اور وہ یجازی [illegible]

یعنی جزا دیگا خدا انکو إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ تحقیق پروردگار انکا ساتھ انکے یعنی ساتھ فعلوں اور قولوں انکے [illegible] یَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ

[illegible] جزا دیگا سُورَةُ الْقَارِعَةِ یہ سورہ مکی ہے اور گیارہ آیتیں ہیں [illegible] امام محمد باقر سے [illegible] فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو

تلاوت کریگا وہ [illegible] اور فتنہ [illegible] سے محفوظ رہیگا اور [illegible] عذاب سے خدا اسکو نجات دیگا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ الْقَارِعَةُ کھڑکھڑانے والی یعنی قیامت مَا

الْقَارِعَةُ کیا ہے کھڑکھڑانے والی وَمَا أَدْرَاكَ اور کس چیز نے دانا کیا تجھکو اور کیا جانے تو کہ مَا الْقَارِعَةُ کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی وہ قیامت ہے اور وہ [illegible]

[illegible] يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ جس دن کہ ہونگے آدمی [illegible] كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ

مانند پتنگوں بکھری ہوئی [illegible] اور بیقراری سے اور ایک دوسرے کے اوپر [illegible] وَتَكُونُ الْجِبَالُ اور ہو جاوینگے پہاڑ

[illegible] كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ مانند پشم رنگا رنگ دھنی ہوئی کے [illegible] متفرق [illegible]

[illegible] پہاڑ رنگ برنگ [illegible] تفصیل [illegible] فرماتا ہے کہ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ پس لیکن جس شخص کے بھاری ہونگے

[illegible] وزن اعمال انکے یا ترازو اعمال اسکے فَهُوَ فِي عِيشَةٍ پس وہ بیچ زندگانی کے رَّاضِيَةٍ [illegible]

[illegible] بہشت میں [illegible] زندگانی پسندیدہ کے [illegible]

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ اور لیکن وہ شخص کہ سبک اور ہلکی ہوں مَوَازِينُهُ وزن اعمال اسکے یا ترازو [illegible]

یا یہ کہ تو ٹوٹی ہوں یا ہلکے ہوں پس اُسکی بازگشت ہوگی فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ یعنی جگہ رہنے اُسکے کی ہاویہ ہے کہ وہ سب سے نیچے کا طبقہ دوزخ کا ہے اور رہنے کی جگہ کو ام
سے تعبیر فرمایا ہے کہ ماں بچہ کی رہنے کی جگہ ہوتی ہے ایسے ہی ہاویہ اُسکے رہنے کی جگہ ہوگی وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے جتایا تجھ کو مَا هِيَهْ کیا ہے
وہ ہاویہ یعنی اُسکی فضا کو تو کیا جانے کہ کس کس قسم کے عذاب ہیں اور ہاویہ میں وقعی ہے اور اب اُس ہاویہ کی تفصیل بیان کرتا ہے کہ نَارٌ حَامِيَةٌ آگ ہے گرم
ہونیوالی کہ سوزش اُسکی نہایت سخت ہے اور کہتے ہیں کہ طبقہ ہاویہ کا نہایت عمیق اور گہرا ہے کہ جسوقت وحی کو سُنا تو سخت خوفناک ہوئے اسکی تہہ میں پہونچیگا اور
اعمال کے وزن ہونیکی تحقیق پہلے آس گزر گئی ہے سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ یہ سورہ مکی ہے اور بعضے مدنی بھی کہتے ہیں اور اسمیں آٹھ آیتیں ہیں اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جوکوئی سورۃ الہٰکم التکاثر کو فرض نماز میں پڑھے ثواب سَو شہیدوں کا اُسکے واسطے لکھیں اور اگر نماز سنّت میں پڑھے ثواب پچاس
شہیدوں کا اُسکے واسطے لکھیں اور چالیس صف ملائکہ کی نماز فریضہ میں اسکے ہمراہ نماز پڑھیں اور دوسری حدیث میں حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ
جوکوئی اس سورہ کو وقت خواب کے پڑھے فتنہ قبر سے محفوظ رہے اور ابوامامہ نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ اس سورہ کے پڑھنے والے کو حساب نہ لیں گے
لیجائینگے اور حدیث میں آیا ہے کہ جوکوئی دو رکعت نماز بہ نیت میت پڑھے اور اول رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور دو بار قل ہو اللہ احد پڑھے اور
دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ الہٰکم التکاثر پڑھے اور بعد سلام کے کہے کہ اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد وابعث ثوابہا الیٰ قبر فلان بن
فلان اور فلان کی جگہ نام اُس میت کا اور اُسکے باپ کا لیوے تو خدا تعالیٰ ہزار فرشتے اُسکی قبر پر بھیجے کہ یہ نماز واسطے جسکے پڑھی ہے اور ہر فرشتے کے ہمراہ پوشاک ہو
اور قیامت تک اُسکی قبر کو فراخ کریں اور بشارت ہے اُس شخص کے کہ جسپر آفتاب چمکتا ہے اس نماز کے پڑھنے والے کو اُسکی حسنات و نیکیاں لکھیں اور ہزار درجہ اسکے بلند کریں بہشت عنبر
سرشت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتے ہیں کہ بنی عبد مناف بن قصی اور ابن سہم بن عمرو آپس میں فخر اور ناز کرتے تھے اپنے آدمیوں کی کثرت سے اور
ہر ایک ان دونوں قبیلوں میں سے کہتا تھا کہ ہمارے قبیلے کے آدمی زیادہ ہیں اور شرفا و سادات درمیان ہمارے بہت ہیں جسوقت آدمیوں کی شمار کی تو بنی عبد مناف کے قبیلہ
آدمی زیادہ شمار میں آئے بنی سہم نے کہا کہ ہمارے بہت آدمی زمانہ جاہلیت میں گئے ہیں زندہ اور مردہ کو دونوں کو شمار کرنا چاہئے جبکہ دونوں کو شمار کیا اور ہر ایک مردہ کی قبر
کو جاکر گنا تو بنی سہم شمار میں زیادہ ہوئے حقتعالیٰ نے اس سورہ کو نازل کیا اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ کہا و غفلت میں ڈالا تمکو بہت ہونا آدمیوں قبیلہ کے نے
اور فخر کرنے نے باعث جسکے اُس سے اور کہ آخرت سے حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یہانتک کہ ملاقات کی تم نے قبروں کو کہ قبر والوں کے پاس جاکر ہر ایک مردہ کی
قبر کو گنتی شمار کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہود نے کہا تھا کہ ہم فلانے قبیلہ سے زیادہ ہیں اور فلانا قبیلہ فلانے قبیلہ سے زیادہ ہے اور ہمیشہ لیجاتی ہے کہ اسی طرح تو بہانا
حالت کفر اور گمراہی میں گئے حقتعالیٰ نے اس سورہ کو انکے حق میں نازل کیا اور فرمایا کہ مشغول ہوئے تم آدمیوں کی کثرت اور بہت ہونیکی فکر میں یہانتک کہ مرگئے اور
اور قبروں سے ملاقات کی کہ ہمیں تم دفن ہوئے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک جماعت نصاریٰ کی کثرت مال اور اولاد پر فخر کرتے تھے خدا تعالیٰ نے اس سورہ میں انکی طرف
خطاب کیا اور فرمایا کہ کثرت مال اور اولاد میں مشغول رہے اور اس شغل نے تمکو ذکر خدا اور یاد آخرت سے غافل کیا اور بہلا دیا یہانتک کہ مرکر قبروں میں تم پہونچے جسوقت کہ
طلب دنیا میں اپنی عمروں کو تم برباد کر چکے تھے اور اپنے خیالات کی آنکھ بند کیا ہے اور اس امر سے منع کرتا ہے کہ كَلَّا نہیں نہیں یعنی ایسا نہیں ہے کہ ہمیشہ عاقل کی جیسا
نا پائدار پر مصروف ہو اور آخرت کو جو کہ ہمیشہ سے ترک کرے اور ایہ کرتا کہ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ قریب ہے کہ جانو گے تم اپنی عقل کی خطا کو کثرت مال اور اولاد
کے فخر کو جسوقت کہ ہول اور وحشت کی چیزوں کو دیکھو گے وقت نزع کے اور یہ کلام خدا کا واسطے ڈرانے کے ہے تا کہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور پھر واسطے تاکید کے فرماتا ہے کہ
ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر نہیں نہیں یعنی بازآؤ تم اور باخبر رہو قریب ہے کہ جانو گے تم کثرت مال اور اولاد کے فخر کی خرابی کو اور دیتا ہے وقت نزع کے
یا آخرت میں کہ کیسی فضیلتیں اور رسوائیاں ہیں اور عذاب کا دیکھنا اول تو وقت نزع کے ہے اور پھر قبر میں اور پھر قیامت کے روز و واسطے مبالغہ کے پھر فرماتا ہے کہ
كَلَّا نہیں ایسا ہے کہ اپنے زندہ اور مردہ آدمیوں پر اور اس مال فانی پر فخر کرو لَوْ تَعْلَمُوْنَ اگر جانو تم کہ کیا ہے ہولناک حالات جو پیش ہیں عِلْمَ
الْيَقِيْنِ جاننا یقین کا جیسے کہ آنکھ سے دیکھتے ہیں یعنی اگر تم بیقین جانو تو اس فخر کرنے مال اور اولاد پر باز رہو لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ البتہ دیکھو گے
تم دوزخ کو ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا پھر دیکھو گے تم دوزخ کو عَيْنَ الْيَقِيْنِ دیکھنا

سورۃ التکاثر

یقین کا مادہ دیکھنا کہ بعینہ یقین ہوئی یعنی دیکھنا آنکھ سے جس وقت کہ آئیں داخل ہوگے تم کو جہنم سے جیسا کہ یقین کامل ہوتا ہے ایسا کسی دوسری وجہ سے نہیں ہوتا
ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ پھر البتہ سوال کئے جاؤ گے تم يَوْمَئِذٍ اس روز عَنِ النَّعِيمِ نعمتوں سے کہ ان میں مشغول رہے ہو اور خدا کی عبادت سے غافل ہوئے
نعمتوں میں مشغول ہونے کے سبب سے اور یہ ہر اس شخص کی طرف خطاب ہے کہ جو دنیا میں ایسا مشغول ہوا ہو کہ دین سے باز رہا ہو اور نعمت سے مراد وہی چیز ہو کہ جو
آخرت سے باز رکھے اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ ہر نعمت سے جو کہ خدا نے دی ہے سوال کیا جائیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ نعیم سے کھانا اور پینا ہے اس سے سوال کیا جائیگا
اور بعضے کہتے ہیں کہ نعیم سے مراد صحت اور فراغت ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد امن اور صحت نفس ہے اور منقول ہوا اور حدیث میں آیا ہے کہ تین
چیزوں سے سوال نہ ہوگا کپڑا کہ اس سے ستر کو پوشیدہ کرے اور روٹی وغیرہ کہ جس سے اپنی بھوک کو دفع کرے اور گھر کہ اس کے سبب سے اپنی [illegible]
رکھے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کچھ کہ کھایا اور پیا اور جو خرچ کیا اس [illegible] اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس کھانے پر خدا کا
نام لیا جاتا ہے اس سے کبھی سوال نہ ہوگا اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ سوال کیا جائیگا [illegible]
اور حضرت امام رضا علیہ السلام کے روبرو ایک عالم نے تفسیر بیان کیا کہ مراد اس نعیم سے [illegible]
[illegible]
حدیث کی [illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام اور یہی قول [illegible]
کہ خدا تعالیٰ نہیں سوال کرتا ہے [illegible]
[illegible]
خدا تعالیٰ ہماری دوستی سے سوال کریگا اور دوسری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیاس [illegible] ابو حنیفہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ اس سے سوال کریگا خدا تعالیٰ قیامت کے روز سُورَةُ الْعَصْرِ [illegible]
[illegible] قیامت کے روز [illegible]

سورۃ العصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْعَصْرِ قسم ہے زمانہ رسول خدا صلعم کی یا قسم ہے نماز عصر کی یا قسم ہے خدائے عصر کی اور جواب قسم کا یہ ہے کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ تحقیق کہ آدمی البتہ بیچ خسارہ کے ہے بسبب صرف کرنے عمر کے دنیائے ناپائدار میں اور کوشش کرنے مطلبوں کے جو عقبیٰ میں ضرر کا ذخیرہ کہ وہ طاعت اور عبادت خدا کی ہے اسکے جمع کرنے میں کوتاہی اور قصور کرتا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے ہیں اچھے انہوں نے پس تحقیق وہ آخرت کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں اور اپنی عمروں کو خدا کی خوشنودی میں صرف کرتے ہیں جو کہ وسیلہ ہمیشہ کی زندگی کا ہے اور بہشت میں داخل ہونیکا ہے اور یہی ہے فائدہ عظیم انکی نجات کا اور دوری ہے انکو خسارہ اور نقصان سے وَتَوَاصَوْا اور وصیت کی ہے انہوں نے آپس میں بِالْحَقِّ ساتھ حق کے کہ وہ عقائد صحیح اور عمل درست ہے اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت اور مشغول رہنا ذکر خدا میں وَتَوَاصَوْا اور وصیت کی ہے انہوں نے آپس میں بِالصَّبْرِ ساتھ صبر کے طاعت کی مشقتیں اٹھانے پر اور گناہوں سے پرہیز کرنے پر اور صبر بلا اور مصیبت میں کہ قضا خدا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد انسان سے ابو جہل ہے یا ولید بن مغیرہ یا ابوالاشد بن [illegible] کہ وہ کہتے تھے کہ محمد اور اسکے اصحاب خسارہ میں ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے باپ دادا کے دین کو ترک کیا ہے اور بتوں کی عبادت سے دست بردار ہوئے ہیں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ خسارہ میں یہی لوگ ہیں جو ایسا کہتے ہیں مگر وہ کہ جو ایمان لائے ہیں اور عمل انہوں نے اچھے کیے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ آدمی خسارہ میں ہے اور جو مدت کہ اسپر گزرتی ہے عمر اسکی کم ہوتی ہے اور ضعف اسکا زیادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ بوڑھا ہوتا ہے تو عمل اسکا ضائع ہوتا ہے مگر مومنین کہ بوڑھے ہوتے ہیں اور قوت انکی جاتی رہتی ہے تو وہی عمل کہ جوانی اور قوت میں لکھتے تھے وہی عمل انکے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہتا ہے کہ پڑھا میں نے اس سورہ کی تفسیر رسول خدا صلعم پر تو فرمایا کہ قسم ہے آخر عصر کی کہ آدمی خسارہ میں ہے مگر مومنین کہ اعمال نیک انہوں نے کیے ہیں یعنی اہلبیت میری کہ وہ علی بن ابیطالب اور اولاد انکی آل اطہار اور انکی پیروی کرنیوالے ہیں اور وصیت کی ہے انہوں نے اذیت پر صبر کرنیکی کہ جو آل محمد کے دشمنوں سے پہنچی اور حضرت صادق علیہ السلام سے اسکی تفسیر میں آیا ہے کہ عصر سے مراد زمانہ ظاہر ہونے قائم علیہ السلام کا ہے اور تحقیق انسان خسارہ میں ہے یعنی دشمن ہمارے مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں یعنی ہماری طرف رجوع کرنے پر اور عمل کیے ہیں انہوں نے نیک یعنی برادران ایمانی کی یاری کی انہوں نے اور وصیت کی انہوں نے ساتھ حق کے یعنی امامت کے اور وصیت کی ہے انہوں نے ساتھ صبر کے اور تواصوا بالصبر یعنی [illegible] قائم کا ہے۔

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں نو آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ ویل لکل ہمزۃ کو نماز فرض میں پڑھیگا دور ہوگی اس سے تنگی اور پہونچیگا اسکو روزی کا اسپر فراخ ہوا اور موت بری سے بچا رہیگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتے ہیں کہ اخنس بن شریق ثقفی یا ولید بن مغیرہ روبرو رسول خدا صلعم کی غیبت کرتا تھا اور ولید ملعون غیبت کو سنکر بہت خوش ہوتا تھا اور خود بھی غیبت کرتا تھا [illegible] شریک ہوتا تھا اور جس وقت رسول خدا صلعم ادھر کو گزرتے تھے تو اور بھی اشارہ کرکے طعن کرتے اور دوسرے کافروں کے پاس جا کر بیٹھتا تو وہاں بھی غیبت کرتا حق تعالیٰ نے انکے حق میں فرمایا کہ وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ ن واے ہے واسطے ہر غیبت کرنیوالے کی پوشیدگی میں طعن کرنیوالے کے منہ پر اور بعضے کہتے ہیں کہ ہمزہ سے مراد طعن کرنا ہے منہ پر اور لمزہ سے مراد غیبت کرنی اور برا کہنا ہے پیچھے پشت کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ہمزہ سے طعن اور ضرب ہے ہاتھ سے اور لمزہ سے مراد طعن ہے زبان اور آنکھ سے اور کہتے ہیں کہ ویل نام ہے دوزخ کے طبقہ کا اور یا نام ایک کنوئیں کا ہے دوزخ میں اور یا کلمہ عذاب کا ہے اور بعضے کہتے ہیں یہ آیت اخنس بن خلف کی بابت نازل ہوئی ہے کہ وہ ہمیشہ غیبت اور طعن رسول خدا پر کرتا تھا لیکن حکم اسکا عام ہے واسطے ہر غیبت اور طعن کرنیوالے کے الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وہ شخص کہ جمع کیا اسنے مال کو بدل ہے کل سے اور صفت نہیں ہوسکتا کہ صفت اور موصوف میں شرط ہے مطابقت کی معرفہ اور نکرہ ہونے میں وَّعَدَّدَہٗ اور شمار کرتا ہے وہ اس مال کو بار بار اسکی محبت کی جہت سے اور یا یہ کہ تیار کیا ہے اور سامان کیے رکھا ہے اسکو آئندہ حادثوں اور دنیا کی ضرورتوں کے واسطے یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخْلَدَہٗ گمان کرتا ہے وہ شخص کہ تحقیق مال اسکا ہمیشہ رکھیگا اسکو دنیا میں اس سبب سے اسکو بہت دوست رکھتا اور کہتے ہیں کہ اخنس کے پاس چار ہزار دینار سرخ کے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ دس ہزار تھے اور تعلق خاطر کا اسکو بہت تھا اور اسکو نہایت محبت رکھتا تھا اور بار بار انکو گنتا تھا اور مال کے جمع کرنے میں مشغول تھا اور اس سبب سے کفر اور عناد اسکا زیادہ ہوتا تھا اور رسول خدا صلعم سے عداوت رکھتا تھا اور آخر الامر تمام مال کو چھوڑ کر دوزخ کو روانہ ہوا اور ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہا اور اللہ تعالیٰ اسکے اس گمان کو زجر و توبیخ کرتا ہے کہ كَلَّا کہ ہرگز نہیں یعنی ایسا نہیں ہے کہ جو وہ گمان کرتا ہے مال کچھ ہمیشہ دنیا میں رہنے کا اسکے باعث تھا معنی ہے

یعنی حاشا کہ لَیُنۡبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَةِ البتہ ڈالا جائیگا وہ بیچ حطمہ کے کہ وہ آگ ہے شکست کرنیوالی اور توڑنیوالی ہر چیز کے کہ اسمیں ڈالی جاوے یہ نام دوزخ کے
ایک طبقہ کا ہے اور اسکی بزرگی کو اور ہول سے ڈرانے کے واسطے فرماتا ہے کہ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا الۡحُطَمَةُ اور کس چیز نے جتلایا تجھکو کہ کیا ہے حطمہ یعنی تو کیا جانے
کہ وہ کیا ہے اور کیسا اسمیں عذاب ہے اور اسکو بیان کرتا ہے کہ وہ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ آگ خدا کی ہے روشن کی گئی کہ اپنے قہر اور غضب سے اسکو دہکایا ہے اور
دوسرے کسیکا مقدور نہیں ہے کہ اسکو بجھاسکے الَّتِیۡ وہ آگ کہ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَةِ چڑھ آتی ہے اوپر دلوں کے اور غالب ہو کر دلوں پر شعلے مارتی ہے
یعنی سب اعضا میں پہنچتی ہے ظاہر اور باطن میں وہ نفوذ کرتی ہے اور سب کو گھیر لیتی ہے اور دل کی خصوصیت اسواسطے ہوئی ہے کہ مقام عقائد باطل کا وہی ہے اور درد دل کا
سب اعضا کی نسبت زیادہ تر ہے یہاں تک کہ دل کے درد والا زندہ نہیں رہتا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ پہلے باطن میں کافر کے آگ لگیگی شروع ہوگی اور بعد اسکے
ظاہر میں پہنچیگی اور تمام بدن کو اندر اور باہر سے خشک کریگی اِنَّهَا تحقیق کہ وہ آگ عَلَیۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ اوپر ان کافروں کے دروازہ بند کی گئی ہے کہ ہرگز
اس آگ میں سے نکلنے نہ پاویں اور وہ بند کی گئی ہے فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ بیچ ستونوں کھینچے ہوئے دراز کے یعنی کہ دوزخ کے ستونوں کو کہ دراز ہیں اور انہیں آگ کو بند
کرلیا ہے یا کہ کافروں کے بند کرنے میں استوار کردیا ہے بعضے کہتے ہیں کہ آگ کے دروازوں کو کفار پر بند کرینگے اور آگ کی محل انکو مضبوط کرینگے اور بعضے کہتے
ہیں کہ پیر اُنکے ستونوں سے باندھے جاوینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ستون لوہے کا ہیں آگ کا طوق کہ اسکو عذاب دیئے جاوینگے وہ آمد امام محمد باقر علیہ السلام فرماتا ہے کہ کفار اور
منکرین سے اہل بیت کے گنہگاروں کو جو کہ دوزخ میں ہونگے ملامت کرینگے اور طعن کرینگے کہ کیا آج تمہارا امام تمہارے فائدہ بخشا اور عذاب دوزخ کو تم سے دفع کیا اور ہم اور تم دونوں
ایک برابر ہیں پس رحمت خدا تعالیٰ کی اسوقت جوش میں آئیگی اور ملائکہ کو حکم دیگا کہ تم انکی شفاعت کرو وہ موافق مشیت خدا کے انکی شفاعت کرینگے اور پیغمبروں کو حکم دیگا
تم اپنی اپنی امت کے گنہگاروں کی شفاعت کرو وہ بھی موافق مشیت خدا کے انکی شفاعت کرینگے پھر مومنین کو حکم کریگا کہ تم مومنین گنہگاروں کی شفاعت کرو وہ
بھی موافق مشیت خدا کے شفاعت کرینگے اور بعد اسکے فرماویگا کہ میں ارحم الراحمین ہوں باہر آؤ ہماری رحمت سے تمام مؤمنین گنہگاروں کو ان میں مثل مکڑی کے اور چھڑانے
انکو دوزخ سے باہر نکالکر بہشت میں داخل ہونگے اور بعد اسکے امام محمد باقر نے فرمایا کہ یہ ستون آگ کے کھینچے جاوینگے اور دروازے انکے دوزخ کے کفاروں پر
بند کرینگے پس ہمیشہ اس میں رہینگے اور کبھی انہیں سے نکلنے نہ پاوینگے اور ابد الآباد عذاب میں گرفتار رہینگے سُوۡرَةُ الۡفِیۡلِ یہ سورۃ مکی ہے اور اسمیں پانچ آیتیں
ہیں امام حضرت صادق علیہ السلام فرماتا ہے کہ جو کوئی فرائض میں الم تر کیف کو پڑھے فرشتے اور درخت اور حیوانات اور پہاڑ اور جو کچھ کہ عالم میں ہے اسکو واسطے
گواہی دینگے کہ یہ نماز پڑھنے والوں میں سے ہے اور قیامت کے روز آواز کریگا خدا الافرادی کا تشتت آواز کریگا کہ تم گواہی میں راست گو ہو اور میں اسکے ... میں
تمہاری گواہی کو قبول کیا میرے بندہ کو بہشت میں لیجاؤ اور حساب اسکا مت کرو کہ وہ ان لوگوں سے ہے کہ میں جنکو دوست رکھتا ہوں لیکن اس سورہ کو نماز
فرض میں پڑھے تو بعد اسکے لایلاف کو بھی پڑھے کہ یہ دونوں ایک سورہ کے قائم مقام ہیں بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اس سورہ میں قصہ اصحاب
فیل کا ہے اور مختصر یہ ہے کہ ابرہہ بن صباح کہ بادشاہ حبشہ کا تھا اسنے قصد خانہ کعبہ کے ڈھانے کا کیا اور سبب اسکا یہ تھا کہ قوم میں سے کسی کی عہد میں بادشاہ حمیر کا تھا
ایک جماعت نصرانیوں کا گذر وہاں ہوا اور سردار ان نصرانیوں کا عبد اللہ تھا ... انکو طرف دین یہود کے دعوت لائی انہوں نے قبول نہ کیا بعض کو تو
انہیں سے مار ڈالا اور بعض کو جلا دیا اور ایک شخص ان میں سے کہ دوس بن ذونواس نام رکھتا تھا اور گھوڑا اسپر چالاک تھا وہ بھاگ کر روم کے بادشاہ کے پاس گیا اور سب قصہ
بیان کیا اور انسے بدلا لینے کو کہا روم کے بادشاہ نے کہا کہ یہاں سے بہت دور ہے میں وہاں نہیں جاسکتا لیکن حبشہ کے بادشاہ کو خط لکھتا ہوں کہ وہ ہمارے دین پر ہے تاکہ
تیری مدد کرے پھر وہ بادشاہ حبشہ کے پاس بادشاہ روم کا خط لیکر پہنچا تو اسنے ایک شخص کو کہ جسکا اریاط نام تھا اسکو مع لشکر عظیم کے یمن کی طرف روانہ کیا اور اسکو حکم کیا کہ تہائی کو
انہیں سے قتل کر اور ایک تہائی کو میرے پاس بھیج اور تہائی کو شہر سے باہر نکال دے اور یمن میں لشکر کو ہمراہ لیکر یمن گیا اور لڑائی شروع ہوئی اس لشکر کو دونوں کا شکست
ہو گیا اور ذونواس بھاگ گیا اور لشکر یمن کا بھاگ گیا اور وہ دریا کنارہ پر پہنچکر اندر اسکے داخل ہوا اور ڈوب کر مر گیا اور بعض اور سپہ اسکے مار ڈالا اور بعض کو اسیر
کیا اور یمن میں داخل ہوا اور سب حال کی کیفیت حبشہ کے بادشاہ کو لکھا اور ابرہہ کہ بادشاہ حبشہ کا تھا اسنے نجاشی کو لکھا کہ مع لشکر کے ... جگہ قیام کیا
اور بعد ایک مدت کے ابرہہ نے اریاط سے جھگڑا کیا اور اریاط کو مار ڈالا اور یہ خبر نجاشی کو پہنچی وہ غصہ ہوا اور ابرہہ کو کہا کہ تجھکو کسنے کہا تھا کہ تو ... بادشاہ

وہ ہندکے ایک لشکر روانہ کر دیں کہ تیری سرکو اور تیرے ملک کی خاک کو اپنے شہر میں لاویں ابرہہ نے جس وقت نجاشی کے خط کو پڑھا تو سر اپنا منڈوایا اور بال سر کے ایک تھیلی میں رکھکر
اور تھوڑی سی خاک یمن کی ڈالکر نجاشی کے پاس بھیجی اور لکھا کہ میں بندہ تیرا ہوں اور تیرے ملک کی نگہبانی کرتا ہوں نجاشی خوش ہو گیا اور اس ولایت کو اسکے سپرد کیا اور
حبشہ کا اسکو بادشاہ کر دیا اُسنے صنعا میں ایک عبادت خانہ بنایا اور اسکی در و دیوار کو سونے سے آراستہ اور جواہر سے جڑاؤ کیا اور قلیس
اسکا نام رکھا اور نجاشی کو لکھا کہ میں نے تیرے نام سے ایک عبادتخانہ بنایا ہے اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہیں اور امید ہے کہ لوگ خانہ کعبہ کی زیارت چھوڑ دیں اور اس طرف کو
متوجہ ہوں نجاشی بہت خوش ہوا اور یہ بات کنانہ میں سے ایک شخص نے سنی خدمت اس عبادتخانہ کی کرکے رتبہ اسکی مجاوری کا حاصل کیا اور ایک شب اس
عبادتخانہ کو نجاست سے آلودہ کرکے بھاگ گیا یہ خبر سارے یمن میں مشہور ہو گئی اور آدمی اسکے طواف کرنے سے متفرق ہو گئے ابرہہ یہ حال دیکھکر غصہ ہوا اور
لشکر عظیم جمع کرکے ہاتھی انکے ہمراہ کئے اور خانہ کعبہ کے ڈھانیکو اس لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور ساتھ ایک سفید ہاتھی کہ محمود اسکا نام تھا اور مثل پہاڑ کے
وہ تھا اسکو اپنے ہمراہ لیا اور عرب کے جس شہر میں پہنچا تھا وہاں کے بادشاہ سے لڑائی کرتا تھا اور اس بادشاہ کو مغلوب کرکے اسکے شہر پر قبضہ کرتا تھا اور دو قبیلے
حمیر اور خثعم کے اسکے ہمراہ ہو گئے اور جسوقت طائف میں پہنچا تو مسعود بن معتب طائف کے باشندوں کو ہمراہ لیکر باہر آیا اور کہا کہ ایک شخص تیرے ہمراہ ہم کر دینگے کہ تجھکو
خانہ کعبہ پر پہنچائیگا کہا کہ ایسا ہی کرنا چاہتے ہیں ایک مرد کو اسکے ہمراہ کیا اور یکدم ایک منزل چلا تو وہ شخص مر گیا اور جہنم کو روانہ ہوا ابرہہ نے اپنے پاس سے ایک
شخص کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ مکہ کو جاکر غارت کرو وہ شخص وہاں پہنچا اور حرم کے گرد کے لوگوں کو لوٹ کر مال جمع کیا اور سات سو اونٹ عبدالمطلب کے
گرفتار کئے اور ایک آدمی کو عبدالمطلب کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ میں خانہ کعبہ کے ڈھانیکو آیا ہوں اگر تو منع کریگا تو میں تجھسے لڑونگا عبدالمطلب نے کہلا بھیجا کہ میں
وہاں آتا ہوں تجھکو جواب دونگا پس عبدالمطلب مع اولاد اور بیگانوں اور شرفا قوم کے اسکے پاس روانہ ہوئے جسوقت بادشاہ ابرہہ سے کہا کہ اے بادشاہ عبدالمطلب
سردار قریش کا ہے اور تمام عرب میں اسکا کوئی مثل نہیں ہے اسکی حرمت نگاہ رکھنا اور جو جگہ کہ اسکے لائق ہے وہاں اسکو بٹھانا پھر عبدالمطلب کے
پاس گیا اور انہی ملاقات کی انکو ابرہہ کے پاس لایا اور ابرہہ نے جسوقت انکو دیکھا تو بہت سا عظمت انکی دلمیں آگئی اور اپنے تخت سے نیچے اترا اور ساتھ تخت پر
لیگیا اور برابر اپنے سے بلند زیادہ جگہ میں انکو بٹھلایا اور عبدالمطلب سے پوچھا کہ کس کام کیواسطے تمنے تکلیف کی ہے عبدالمطلب نے فرمایا کہ آدمی بادشاہ کے
میرے سات سو اونٹ لے گئے ہیں انکو حکم ہو کہ وہ واپس کریں ابرہہ نے کہا کہ تعجب ہے اس شخص سے جس خانہ کعبہ کے ڈھانیکو آیا ہوں اور وہ اسکی سجدہ کی جگہ ہے
اسکی مقدمہ میں کچھ گفتگو نہیں کرتا لیکن اپنے خانگی اونٹوں کو طلب کرتا ہے عبدالمطلب نے فرمایا کہ وہ میرا مال ہے اور میں اسکا مالک ہوں اسکو میں طلب کرتا ہوں
اور اس گھر کا مالک اور ہے اسکو جو اختیار ہے چاہے اپنے گھر کو بچاوے چاہے نہ بچاوے ابرہہ نے اس کلام پر اسی سال کر انکے اونٹوں کو واپس دیا عبدالمطلب نے اپنے اونٹ لیکر
پہاڑ کو روانہ کئے اور خود مکہ میں تشریف لائے اور قریش کے لوگوں سے کہا کہ پہاڑوں کی غاروں میں جا چھپو تاکہ کوئی ضرر نہ دیکھو اور مسجد الحرام میں تشریف لائے
اور خانہ کعبہ کے در کو پکڑ کر کہا کہ اے خدا اپنے گھر کی حمایت اور دشمنوں کے ہاتھ سے اسکو نگاہ رکھ یہ کہکر باہر آئے اور ایک جگہ پوشیدہ ہو گئے اور ابرہہ بڑے بڑے
ہاتھی ہمراہ لیکر خانہ کعبہ کیطرف اسکے ڈھانیکے واسطے روانہ ہوا اور نفیل جو بادشاہ خثعم کا تھا اُسنے محمود ہاتھی کے کان میں کہا کہ اے محمود تو جانتا ہے کہ یہ کیا جگہ ہے یہ حرم
خدا ہے ہرگز اسکی گرد نہ جانا اور نہیں تو ہلاک ہو جائیگا اور ساتھ سو ہاتھی کہا کہ وہ سردار سب ہاتھیوں کا تھا اور سب سے بڑا تھا اور جدھر کو وہ جاتا ادھر سب
ہاتھی چلتے تھے اور ہاتھیوں کی روایت میں اختلاف ہے اور ایک روایت ہے کہ بارہ ہاتھی تھے کہتے ہیں کہ ہرچند فیلبان محمود کو انکس بہت مارتا تھا لیکن وہ
قدم اپنا آگے کو نہیں بڑھاتا تھا اور سب ہاتھی اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے اور کوئی اُدھر کو حرکت نہیں کرتا تھا اور وہ آفتاب کے نکلنے کا وقت تھا حقتعالیٰ نے
دریا کی جانب سے پرند جانور بھیجے مثل ابابیل کے اور ہر جانور کے پاس تین پتھر تھے مسور کے دانہ سے بڑے اور چنے کے دانہ سے چھوٹے ایک چونچ میں اور دو پنجوں میں
اور ہر آدمی کے سر پر ایک جانور ہو گیا جسکے سر پر پتھر مارتے تھے اسکی مقعد میں سے ہو کر باہر نکلتا اور وہ آدمی اسیوقت ہلاک ہو جاتا تھا ابرہہ کا لشکر بھاگا اور وہ جانور انکے
پیچھے جاتے تھے اور نفیل بن حبیب انکو نگاہ کرتا تھا کہتا ہے کہ سب بھاگ گئے اور ابرہہ کے ایک ایسا درد پیدا ہوا کہ تمام انگلیاں ہاتھ اور پاؤں کی گر پڑیں اور صنعا میں
پہنچا تو اسکا شکم اور سینہ سوج گیا اور پھر جہنم واصل ہوا اور مشہور یہ ہے کہ سب لشکر ہلاک ہوا اور ابرہہ تنہا باقی رہا اور حبشہ کو روانہ ہوا اور نجاشی کے دربار میں پہنچا تو

ایک جانور بھی اسکے سر پر تھا ابرہہ نے نجاشی سے سب حال بیان کیا نجاشی نے تعجب کرکے پوچھا کہ کیسے جانور تھے وہ ابرہہ کی نظر میں جانور پر جا پڑی کہا کہ ایک
جانور انہیں میں سے یہ ہے جسوقت اُن جانوروں نے پتھر ابرہہ کے سر پر چھوڑا کہ وہ ہلاک ہو گیا اور یہ ہوا کہ نجاشی قہر اور قوت خدا کا دیکھتا تھا اور کہتے ہیں جسوقت ابرہہ
نے مکہ کا قصد کیا تھا تو عبد المطلب ساتھ ابو مسعود کے حرا پر تھے اور کہتے تھے کہ کیا تدبیر کرنی چاہیے عبد المطلب نے کہا کہ اے میری قوم یہ ہے کہ سو اونٹ قربانی کروں
واسطے خانہ خدا کے اور ہر ایک کی گردن میں نعل عربی اپنی عربی جوتی لٹکاؤں اور انکو چھوڑ دوں شاید کہ لشکر ابرہہ کا ان میں سے کسی کو مار ڈالے تو خدا تعالی اپنے
گھر کی حرمت کیواسطے اُن پر غضب میں ہو اور [illegible] جسوقت وہ لشکر پہنچا تو پہلے انہوں نے ارادہ اونٹوں ہی کا کیا اور بعضے اونٹوں کی پاؤں کاٹ ڈالے
حق تعالی نے اس سبب سے انکو ہلاک کیا اور جسوقت رات ہوئی تو عبد المطلب ابو مسعود کوہ حرا پر گئے کسیکی آواز نہیں سنتے تھے اور لشکر کے [illegible]
تھے بہت تعجب کیا اور صبح کو [illegible] پہاڑ کے نیچے اترے اور آہستہ آہستہ چلے جسوقت لشکر پر پہنچے تو سبکو مردہ پایا [illegible]
اور عبد المطلب نے ابو مسعود سے کہا کہ [illegible] اور خدا تعالی کے
شکر اور سجدہ میں مشغول ہوئے اور کہتے ہیں کہ قریش نے پہاڑ پر کسی آدمی کو دیکھنے کو بھیجا تھا اس نے دیکھا کہ دریا کی طرف سے گروہ گروہ جانور سیاہ اور بعضے سبز اور
[illegible] سیاہ اور سبز گردن [illegible]
[illegible] ایسے جانور کبھی کسی نے یہاں دیکھے تھے اور نہ کوئی دیکھیگا اور بعضے کہتے ہیں [illegible]
ہوتی تھی اور [illegible] خدا تعالی نے [illegible] الم تر کیف
فعل ربک کیا نہیں دیکھا تو نے کیونکر کیا پروردگار تیرے نے باصحاب الفیل ساتھ صاحبوں ہاتھی کے کہ وہ ابرہہ اور اسکا لشکر تھا [illegible]
ہر چند کہ حضرت نے نہیں دیکھا تھا لیکن اسکی علامتیں دیکھی تھیں [illegible] اس لئے کہا کیا نہیں دیکھا اور کہتے ہیں یہ
رویت علم کے معنی میں ہے یعنی کیا نہ جانا تو نے اور استفہام [illegible]
اسم جنس [illegible] الم یجعل کیا نہیں کیا [illegible] کیدہم [illegible]
اور ڈھا دینا خانہ کعبہ کا رکھتے تھے فی تضلیل بیچ گمراہی اور ضائع اور باطل کے [illegible]
اپنے مکر کو [illegible] چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وارسل علیہم اور بھیجا اوپر انکے [illegible] طیرا پرندے ابابیل
ابابیل کے معنی جماعت کو [illegible] بعضے کہتے ہیں کہ واحد اسکا [illegible]
خلاصہ یہ ہے کہ حق تعالی نے پرندوں متفرق کو ابرہہ کے لشکر پر بھیجا کہ ترمیہم مارتے تھے وہ انکو بحجارۃ من سجیل ساتھ
کنکروں کے [illegible]
[illegible] فجعلہم پس کر دیا انکو ان پرندوں نے کعصف
ماکول مانند بھس کھائی ہوئی [illegible] ریزہ ریزہ ہو گیا ہو وہ اور خاک میں ملکر برابر ہو گیا اور یہ آیت دلالت کرتی ہے کمال قدرت پر خدا تعالی کی
اور حضرت صادق علیہ السلام کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ [illegible] عبد المطلب [illegible] پیشانی میں نور [illegible]
چمکتا تھا اور ابرہہ کے پاس ایک فیل سفید تھا بہت بڑا [illegible] بادشاہ [illegible] فخر کرتا تھا اور ابرہہ کے
حکم سے اس ہاتھی کو طرح طرح کے زیور اور لباس [illegible] عبد المطلب کو [illegible] سجدہ کیا اور [illegible] بادشاہ کو کبھی سجدہ نہ کیا تھا اور خدا کی
قدرت سے بزبان فصیح گویا ہو کر [illegible] کہا کہ ای نور [illegible]
[illegible]
القریش [illegible] سورہ مکی ہے اور اس میں [illegible] آیتیں ہیں اور حضرت [illegible] نے فرمایا ہے کہ [illegible]

اور بہشت میں ہر شخص کو حسبی طواف خانۂ کعبہ کا کیا ہے اور جسنے اعتکاف کیا ہے سو نیکیاں دیگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی لایلاف قریش کو پڑھے
حق تعالی اسکو قیامت میں بہشت کے گھوڑے پر سوار کریگا اور بہشت میں پہنچائیگا اور نور کے خوانوں پر اسکو بٹھلائیگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ الم ترکیف
اور لایلاف قریش دونوں ملکر ایک سورت ہیں اور نماز واجب کی ایک رکعت میں ان دونوں کو پڑھنا چاہئے ایکساتھ اور ابی بن کعب نے اپنے مصحف میں ان دونوں سورتونکو
بدون فاصلہ بسم اللہ کے لکھا تھا اور عمرو بن میمون ازدی نے روایت کی ہے کہ میں نے نماز مغرب کو عمر بن خطاب کے پیچھے پڑھا تھا اوسنے پہلی رکعت میں والتین کو پڑھا اور دوسری
رکعت میں الم ترکیف اور لایلاف کو دونوں کو پڑھا اور ایک سورت ہونیکی طرف اشارہ بیضاوی میں بھی ہے اور اسمیں لکھا ہے کہ لایلاف متعلق ہے پہلی سورت
کے فجعلہم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ لایلاف قریش الفت پکڑنے قریش کے اور کہتے ہیں کہ متعلق فلیعبدوا سے ہے کہ
جو بعد اسکے آئیگا اور یا متعلق ہے فجعلہم کے کہ پہلی سورت میں ہے اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہے کہ قریش کی تجارت کیواسطے دو سفر تھے موسم سرما میں یمن کو جاتے
تھے اور موسم گرما میں شام کو اور اہل یمن و شام اور تمام آدمی انکو اہل حرم اور ولایت بیت اللہ کہتے تھے اور لوٹ اور غارت سے قریش امن میں تھے اور
لوگ انکی بہت عزت کرتے تھے یہ نعمت حق تعالی کی واسطے ثابت رہنے انکے یہ سورہ نازل کیا اور جو شخص سب سے پہلی نسبت میں نضر بن کنانہ کی طرف منسوب ہے وہ
قریشی ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ قریش لقب فہر بن مالک کا ہے کہ پوتا نضر کا تھا اور قریش لیا گیا ہے قرش سے اور قرش ایک بہت بڑی مچھلی ہے دریا میں جو کہ
وہ جہاز کے توڑنے سے مشہور ہے اور ہر چیز کو وہ کھاتی ہے اور اسکو کوئی نہیں کھاتا ہے اور کسی چیز سے وہ ہلاک نہیں ہوتی ہے مگر آگ سے اور معاویہ نے ابن عباس سے پوچھا تھا
کہ کیوں انکو قریش کہتے ہیں فرمایا اسواسطے کہ یہ مشابہ اوس جانور کے ہیں کہ جو دریا میں ہے کہ خود کھاتا ہے اور اسکو کوئی نہیں کھاتا ہے اور ایسے ہی قریش ہیں کہ
خود کھاتے ہیں اور انکو کوئی نہیں کھاتا ہے اور غالب ہیں وہ اور مغلوب کسی سے نہیں ہوتے اور تصغیر انکی لقب میں واسطے تعظیم کے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ قریش اصل
قرش سے لیا گیا ہے کہ جو کسب کے معنی میں ہے اسواسطے کہ وہ تجارت کیا کرتے تھے اور شہروں میں واسطے سوداگری کے پھرا کرتے تھے اور جسوقت لایلاف متعلق فلیعبدوا
سے ہوا تو معنی اسکے یہ ہونگے کہ چاہئے کہ عبادت کریں وہ پروردگار اس گھر کو واسطے الفت پکڑنے قریش کے **ایلافہم** الفت پکڑنے انکی یہ بدل ہے پہلی
ایلاف سے یعنی واسطے الفت پکڑنے انکی **رحلۃ الشتاء** سفر جاڑے کے **والصیف** اور گرمی کے اور رحلۃ مفعول ایلاف کا ہے
فلیعبدوا پس چاہئے کہ پرستش کریں وہ **رب ہذا البیت** پروردگار اس گھر کے کو کہ وہ کعبہ معظمہ ہے اور ابو جعفر نے لیلاف قریش
الافہم پڑھا ہے اور ابن عامر نے لئلاف قریش الافہم پڑھا ہے اور ابن خلیج نے لایلاف قریش الفہم پڑھا ہے اور مقصود اس کلام کا یہ ہے کہ نعمتیں خدا کی قریش پر
بہت ہیں پس اگر وہ تمام نعمتوں کی عوض میں خدا کی پرستش نہیں کرتے ہیں تو بس چاہئے کہ وہ پرستش کریں اسکی اس ظاہر نعمت کی عوض میں کہ انکو الفت دی سفر جاڑے اور
گرمی کی کہ یمن اور شام کو جاتے ہیں اور روزی کو اپنی پیدا کرتے ہیں اور متعلق فجعلہم کے ہو جیسا کہ الم ترکیف میں ہے تو معنی اسکے یہ ہونگے کہ کر دیا خدا نے اصحاب
فیل کو مانند بھس کھائے ہوئے کے واسطے الفت پکڑنے قریش کے اس مقام بزرگ سے اور سفر میں اور گرد اسکے واسطے طلب روزی کے جو وہ چاہیں جائیں اور
عزت اور حرمت کے ساتھ کسیکا خوف نہیں ہے اور بعضی لایلاف کو متعلق محذوف کے متعلق کرتے ہیں تعجب کرو تم واسطے الفت پکڑنے قریش کے سفر سرما اور گرما اور عبادت
کرنے بتوں کو یعنی مقام تعجب ہے کہ میں نے انکو نعمت و حرمت عطا کی ہے اور وہ میری پرستش کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے ہیں پس چاہئے کہ پرستش کریں وہ پروردگار اس
گھر کو کہ وہ خانہ کعبہ ہے **الذی اطعمہم** وہ پروردگار کہ کھانا دیا انکو بسبب ان دو سفروں کے وسیلے سے **من جوع** بھوک سے بعد اسکی کہ وہ شدت
گرسنگی اور فقر و فاقہ میں تھے اور ان دو سفروں کے وسیلہ سے انکو گرسنگی سے خلاص کیا اور دولتمند کردیا **وآمنہم** اور امن دی انکو اس حرم محترم کی طفیل
سے **من خوف** ڈر سے اور خوف سے ان لوگوں کی کہ گرد مکہ کے ہیں اور اطراف یمن اور شام میں کہ لوٹتے ہیں اور مار ڈالتے ہیں اور یا یہ کہ امن دی انکو اصحاب فیل کے
خوف سے اور تمام مفسرونکے نزدیک مراد یہ ہے اور یا یہ کہ امن دی انکو خوف جذام سے کہ ہرگز انکو نہو اور بعضے کہتے ہیں کہ خاک مکہ اور مدینہ کی جذام کو فائدہ کرتی ہے
اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آمنہم من خوف سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالی نے انکو امن دیا اس سے کہ خلافت انکی غیر میں جاوے اور رسول خدا صلعم سے روایت ہے کہ
فرمایا کہ حق تعالی نے اسمعیل کے فرزندوں میں سے برگزیدہ کیا کنانہ کو اور کنانہ کی اولاد میں سے قریش کو اور قریش میں سے ہاشم کو اور ہاشم کی اولاد میں سے مجھکو برگزیدہ کیا

پہلے جس نے کہ مکہ سے سفر کیا اور شام کو گیا اور وہاں سے بہت تجارت لایا وہ ہاشم بن عبد مناف تھا اور بعد اسکے قریش تجارت کیلئے یمن اور [illegible] گئے اور شہروں میں جانے لگے
یہانتک کہ نوکر اچھا کر والی اور مالدار ہو گئے سورۃ ارأیت اور اس سورہ کو سورۃ الماعون بھی کہتے ہیں یہ سورہ مکی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
مدنی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ بعض سورہ مکی ہے اور بعض مدنی ہے اور اسمیں سات آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ ارأیت
فرض اور نفل میں پڑھے خدا تعالیٰ اسکے روزہ کو قبول کرے گا اور حساب نہ لیگا اس سے جو دنیا میں تھا اور سوا اسکا حساب [illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم
ارأیت کیا دیکھا تو نے اے محمد اور جانا تو نے الذی یکذب اس شخص کو کہ جھٹلاتا ہے اور تکذیب کرتا ہے بالدین ساتھ روز حساب
یا ساتھ دین اسلام کے اور یقین نہیں رکھتا ہے اسکا باوجود ظاہر ہونے اسکی حقیقت کے اور کہتے ہیں کہ یہ سورہ بعضے اول کافروں کی شان میں ہے اور بعضے آخر
منافقوں کی شان میں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ سورہ عاص بن وائل کی شان میں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ کی شان میں اور بعضے ابو جہل اور قریش
کی شان میں کہتے ہیں اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ تمام سورہ ایک منافق کی شان میں ہے اور ابن جریج سے روایت ہے کہ ابو سفیان ہر ہفتہ اونٹ ذبح کرتا تھا اور
جس وقت کوئی یتیم آتا تو اسکو لاٹھی مارتا اور بعضے ابو جہل کو کہتے ہیں کہ وہ جو کسی یتیم کا وصی ہوا تو وقت کھانے اور کپڑے کے اسکی خبر نہ لیتا اور قیامت
جھٹلاتا اسکی شان میں یہ سورہ نازل ہوا فذلک الذی پس وہ جھٹلانے والا روز جزا کا اور دین اسلام کا وہ شخص ہے یدع الیتیم کہ دفع
کرتا ہے یتیم کو اپنے پاس سے سختی سے ولا یحض اور نہیں حکم اور رغبت دلاتا ہے لوگوں کو علی طعام المسکین اوپر کھانا دینے مسکین کے
اپنے پاس سے کھانا دیکر یا لوگ انکو دیکھکر مسکین کو کھانا دیویں نہ خود دیتا ہے اور نہ لوگوں سے کہتا ہے [illegible] روز جزا کے
یعنی علامت جھٹلانے روز جزا کے باز رہنا ہے خیرات سے کیونکہ نہ رغبت ثواب کی ہے اور نہ خوف عذاب کا ہے اور اگر روز جزا کو سچ جانتا ثواب کی رغبت
یا [illegible] عذاب کے خوف سے اعمال نیک کرتا اور یتیم کو دفع نہ کرتا اور مسکین کو کھانا دیتا اور جس وقت کہ روز جزا کو راست اور حق نہ جانا تو [illegible]
کہ وہ دین ارکان میں سے ہے کاہلی اور سستی کرتا ہے اور اسکو خوار جانتا ہے فویل للمصلین پس وائے ہے اور سخت عذاب ہے ان نمازیوں کو
الذین ہم وہ لوگ کہ وہ عن صلاتہم ساہون نماز اپنی سے غافل ہیں اور بے خبر ہیں اور اسکی پرواہ نہیں رکھتے [illegible] پڑھتے
چاہیں نہ پڑھیں اور اگر پڑھیں تو بے عذر سبب مشغول ہونیکا دنیا کے اول وقت میں نہیں پڑھتے اور نہ اسکے ثواب کی امید رکھتے اور عذاب سے ڈرتے اور حضرت
صادق علیہ السلام سے کسی نے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ کیا وہ وسوسہ شیطان کا ہے فرمایا کہ نہیں اسکو سب کوئی سمجھتا ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ نماز سے غفلت
کریں اور چھوڑ دیں انکو اول وقت میں اور تنگ وقت میں اسکو پڑھیں اور دوسری روایت میں فرمایا ہے کہ وہ تاخیر نماز کی ہے اول وقت سے بدون
عذر کے اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نماز سے زیادہ کسی عمل کو دوست نہیں رکھتا ہے پس غافل نہ کرے تمکو نماز سے دنیا کے امور میں سے کوئی شے
سو اسکو کہ خدا تعالیٰ نے مذمت کی ہے ایسے لوگوں کی چنانچہ فرماتا ہے کہ الذین ہم عن صلوتہم ساہون یعنی غفلت کرنیوالے کہ اوسکی سستی کی اور وقت کی
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ غفلت کرنیوالے نماز سے فرض نمازوں کی تاخیر کرتے ہیں [illegible] اور سبب سستی اعتقاد کے اسکی تاخیر کرتے اور سہل جانتے ہیں
اور اگر نماز پڑھتے ہیں تو اسکی شرائط اور ارکان کا ملاحظہ نہیں کرتے ہیں اور رکوع سجدہ اچھی طرح نہیں کرتے ہیں اور اگر مسلمان ان باتوں میں [illegible]
اور دوسری روایت میں ابن عباس سے یہ مضمون منقول ہے کہ مراد ساہون سے یہ ہے کہ جو چاہیں نماز پڑھیں [illegible] الذین ہم یراؤن وہ لوگ ہیں وہ
نماز میں [illegible] کہ وہ ریا کرتے ہیں نماز میں اور لوگوں کو دکھلانے کیلئے نماز کو پڑھتے ہیں کہ لوگ انکی تعریف کریں اور اسواسطے پڑھتے ہیں کہ لوگ انکو بے نمازی جانیں
اور ثواب کی رغبت اور عذاب کے خوف سے نماز نہیں پڑھتے ہیں اور نہ خدا کے راضی ہونے کیلئے نماز پڑھتے ہیں اور یہ صفات منافقوں کی ہیں کہ دکھلانے کو مسلمانوں کے
خوف سے نماز پڑھتے تھے اور جب تنہا ہوتے تو نہیں پڑھتے تھے اور امیر المؤمنین علیہ السلام سے [illegible] کہ مراد اس آیت سے منافقین ہیں [illegible]
نماز کو پڑھنے کے ثواب کی امید نہیں رکھتے ہیں اور نہ چھوڑنے کے عذاب سے ڈرتے ہیں وہ اسکو پڑھنے سے غافل ہیں یہاں تک کہ جاتا رہے وقت اسکا [illegible]
ہوتے ہیں تو نماز کو دکھلانے کے واسطے پڑھتے ہیں اور جس وقت انکے ہمراہ نہیں ہوتے تو نہیں پڑھتے ہیں اور ایسا ہی حال اکثر مسلمانوں کا ہے کہ اول وقت نماز کو پڑھتے ہی نہیں

نہ نماز پڑھی ہو اونکی عمر اہی میں تنہائی میں آپ ویسے ہی ہیں کہ اگر وہ نماز پڑہنیوالوں کے ہمراہ ہوتے ہیں تو دکہلانیکو نماز پڑھ لیتے ہیں اس خوف سے کہ ہمکو بے نمازی
جانکر حقیر نہ سمجہیں اور جو شخص عمدا بے عذر نماز نہیں پڑھتا ہی اور نماز کے نہ پڑھنے کو سہل جانتا ہی اور اسکی کچھ پروا نہیں کرتا ہی وہ ہرگز مومنین میں داخل نہیں ہے
جبتک کہ اپنی اس حرکت سے توبہ نکرے اور نماز پڑھنی شروع نکرے اور نماز کے نہ پڑھنے کا نہایت سخت گناہ ہی یہانتک کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ نماز
ستون دین کا ہی اور جسنے نماز کو نہ پڑھا اسنے اپنے دین کو ڈھا دیا اور جسنے ترک کیا اسکے وقت کو داخل ہوگا ویل میں اور ویل ایک جنگل ہی دوزخ میں جیسے کہ
خدا تعالی نے سورۂ ارایت الذی میں فرمایا ہی کہ فویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون اور سہو یعنی دوسری حدیث میں نماز نہ پڑھنے کو کفر فرمایا ہی اور
انہیں لوگونکی شان میں خدا تعالی فرماتا ہی کہ ویمنعون الماعون اور منع کرتے ہیں مال زکوۃ کو کہ دینا اسکا مثل نماز پڑھنے کے ہی اور جو انکو
وہ مال زکوۃ کا نہیں سمجھاتے ہیں اور امیر المومنین اور امام جعفر صادق علیہما السلام اور قتادہ اور ضحاک سے یہی روایت ہے کہ مراد ماعون سے زکوۃ ہے اور ابن
مسعود اور ابن عباس اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ مراد ماعون سے گہر میں برتنے کی چیزیں ہیں مثل آگ اور نمک اور ڈول کے اور آئینہ اور پانی وغیرہ کے کہ آپس میں مانگ
لیتے ہیں اگر کوئی مومن مانگے تو اسکو منع نکرے اور حضرت صادق علیہ السلام کی روایت سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ زکوۃ کا دینا فرض ہے اور ان چیزوں کا دینا اگرچہ امر
نیک ہے لیکن فرض نہیں ہے اور ابو بصیر نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ہم اپنے ہمسایہ میں سے کسیکو کوئی چیز برتنے کیواسطے دیتے ہیں تو وہ اسکو بگاڑ دیتے ہیں اور
توڑ ڈالتے ہیں اس صورت میں اگر ہم انکو نہ دیویں تو کچھ گناہ ہے فرمایا کہ اگر یہ حال ہی تو نہ دینے میں کچھ گناہ نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم نے عائشہ سے فرمایا کہ
اگر کوئی شخص نمک کسیکو دیوے تو ایسا ہے کہ اسنے ساٹھ درویش کو آزاد کیا ہو اور جس جگہہ کہ پانی نہو کسیکو پانی دیوے تو ایسا ہے گویا مردہ کو زندہ کیا ہو اور
ماعون لغت میں اسچیز کو کہتے ہیں کہ جسمیں فائدہ ہو اور قیمت میں وہ کم ہو

سورۃ الکوثر

یہ سورہ بعض کے نزدیک مکی ہی اور بعض کے نزدیک مدنی ہی اور اسمیں
تین آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے فرض اور نفل میں حقتعالی اسکو قیامت کے روز حوض کوثر سے پانی دیگا اور
طوبی کے نیچے رسولخدا صلعم سے وہ باتیں کریگا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم کا فرزند جسکا نام طاہر تھا اور خدیجہ کے
شکم سے تھا وہ مر گیا لوگ حضرت کو ابتر کہتے تھے اور ابتر اسکو کہتے ہیں کہ جسکی اولاد باقی نرہے حضرت کو یہ سنکر رنج ہوا خدا تعالی نے حضرت کی تسلی کیواسطے یہ سورہ
نازل کی انا اعطیناک الکوثر تحقیق ہمنے دیا ہے تجھکو کوثر اور کہتے ہیں کہ کوثر مبالغہ کا صیغہ ہی اور مراد اس سے بہت کثرت سے خیر ہی یعنی ہمنے
دیا تجھکو خیر بہت کثرت سے کہ وہ اولاد تیری ہی فاطمہ سے اور وہ ائمہ طاہرین ہیں اور انکی اولاد ہی اور صیغہ ماضی کا انکی تحقیق وقوع کی جہت سے آیا ہی اور
مشہور یہ ہی کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت میں اور یہی حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وہ نہر ہے بہشت میں
خدا تعالی نے رسولخدا کے فرزند کے عوض میں وہ نہر حضرت کو دی ہی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ سورہ انا اعطیناک نازل ہوئی تو علی نے رسولخدا صلعم سے
پوچھا کہ کیا ہے کوثر یا رسولخدا فرمایا کہ نہر ہے خدا تعالی نے وہ مجھکو بخشی ہی حضرت علی نے کہا کہ وہ نہر بہت بزرگ ہے اسکی تعریف فرمائیے تب رسولخدا
نے فرمایا کہ ہاں اے علی کوثر ایک نہر ہے کہ وہ جاری ہی خدا کے عرش کے نیچے پانی اسکا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور مسکہ سے زیادہ نرم ہے
اور سنگریزہ اسکے زبرجد اور یاقوت کے ہیں اور گھانس اسکی زعفران ہے اور مٹی اسکی مشک ہی اور بعد اسکے حضرت علی کے پہلو پر ہاتھ مارکر فرمایا کہ اے علی وہ
نہر واسطے میرے ہے اور واسطے تیرے اور تیرے دوستوں کے واسطے بعد میرے اور ابن عباس سے اور انس سے روایت ہے کہ ایکروز رسولخدا صلعم اپنے اصحاب کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ
اثر وحی کا ظاہر ہوا اور حضرت نے سر مبارک اپنا نیچے کو جھکایا اور بعد تہوڑی دیر کے سر کو اٹھایا خوش ہوکر اور منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اے آدمیو جانو تم
کہ خدا تعالی نے ایک سورت مجھپر نازل کی ہی اور بہت نوازش مجھپر فرمائی ہی صحابہ نے پوچھا کہ یا رسولخدا وہ کونسی سورت ہے حضرت نے یہ سورت انکو پڑھ کر سنائی
اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے لوگوں نے کہا کہ خدا اور رسول اسکا جانتا ہی فرمایا کہ ایک نہر ہی بہشت میں کہ خدا نے مجھسے وعدہ اسکا کیا ہی اور اسمیں بہت خیر ہی اور وہ دودھ سے زیادہ
سفید ہے اور مشک سے زیادہ اسمیں خوشبو ہے اور شہد سے زیادہ وہ شیریں ہے اور برف سے زیادہ وہ سرد ہی اور مسکہ سے زیادہ نرم ہی اور شمار ستاروں آسمان کے اسکے کنارہ
پر قدح موتی اور مونگے اور لعل اور یاقوت کے رکھے ہوئے ہیں اور ریت اسکا یاقوت اور موتیوں کا ہی اور سدرۃ المنتہی کی جڑ سے وہ نہر نکلتی ہی اور طول اسکا مشرق سے

مضر بات ہے جو کوئی اسمیں سے پانی نوش کریگا ہرگز تشنہ نہوگا بہشت میری امت اُسپر وارد ہوگی اور اسکے جام کرینگے اور ایک جماعت کو انمیں سے مثل چوپایوں کے اُس نہر سے ہانکتے ہونگے اور وہ
لوگ میرے درمیان امت میری کے مثل شتران خارشتی کے ہونگے اور درمیان اونٹوں کے سوکھت اور دنیا کی صورت وہ اسوقت میں انکو نہر سے ہانکا جائیگا کہ پکارونگا
کہ انکو کہاں لیے جاتے ہو یہ تو صحابہ میرے ہیں حضرت کو جواب دیا جائیگا کہ تم نہیں جانتے ہو کہ انہوں نے بعد تیرے کیا احداث کیا ہے اور جسوقت کہ تمنے دنیا سے
مفارقت کی ہے اسیوقت سے یہ مرتد ہو گئے تھے اور یہ روایت انکو کوثر سے ہانکنے کی اور فرمانا رسول خدا کا کہ یہ میرے صحابہ ہیں اور حضرت کو جواب ملنا کہ
تیرے بعد یہ مرتد ہو گئے تھے اور دین میں انہوں نے احداث کیا تھا یہ سب صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اور جمع بین الصحیحین میں اور مسند احمد حنبل وغیرہ کتب احادیث
اہلسنت میں مسطور ہے جو کوئی چاہے دیکھ لیوے اور یہ نہر خدا تعالیٰ نے رسول خدا صلعم کو عطا کی ہے اور ساقی اسکے امیر المومنین علیہ السلام ہیں چنانچہ لقب
حضرت کا ساقی کوثر مشہور ہے پس امیر المومنین اپنے دوستوں کو اس سے سیراب کرینگے اور دشمنوں کو اپنے محروم رکھینگے اور صحابہ رسول خدا کی باتوں سے معلوم ہوا کہ وہ
لوگ دشمن علی کے تھے جن لوگوں نے انکا حق غصب کیا ہیں اور انکی بیجد و فات رسول خدا کے سوا خلافت کے اور کیا امر تھا کہ جسکے بیگانے اور جماعت ہیں
ہونگے اور خلاصہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد ہمنے خیر کثیر تجھکو دی ہے دنیا اور آخرت میں اور دنیا اور آخرت میں سرفراز کیا ہے تجھکو بہتری سے اور
طرح طرح کی نعمتیں تجھکو دی ہیں فَصَلِّ لِرَبِّكَ پس نماز پڑھ واسطے پروردگار اپنے کے خالص اسکی رضامندی کیواسطے وَانْحَرْ اور قربانی
کرتو اور محتاجوں پر اسکو تصدق کردے واسطے رضامندی خدا کے اور اسکی تفسیر میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ نماز سے مراد نماز صبح ہے مزدلفہ میں اور قربانی
کرنی منی میں اور کوئی کہتا ہے کہ نماز سے مراد نماز عید قربان ہے اور نحر سے مراد قربانی ہے بعد نماز کے اور بعضے کہتے ہیں چنانچہ لوگ اسلام سے
پہلے قربانی کرتے تھے اور بعد اسکے نماز پڑھتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے نماز پڑھو اور بعد اسکے قربانی کرو اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد نحر سے
رفع یدین ہے یعنی وقت تکبیر کہنے کے نماز میں ہاتھوں کا کانوں تک اٹھا لیجانا اور حضرت صادق علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یعنی نماز پڑھ کے اور
ہاتھوں کو وقت تکبیر کہنے کے اٹھا کر کانوں تک لیجا تو اسیطرح کی ہے نیز اہلبیت علیہم السلام سے منقول ہے اور منقول ہے کہ جبرئیل نے بھی یہی کہا ہے کہ
وقت نماز پڑھنے کے تکبیر میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتا اور حضرت علی سے روایت کی ہے اور علی نے رسول خدا سے روایت کی ہے اور حضرت علی سے جو
روایت ہے کہ فرمایا کہ نماز میں دست راست کو دست چپ پر رکھ تو سینہ کے اوپر یہ روایت صحیح نہیں اور باطل اور وضع ہے کہ سب احادیث کے خلاف ہے
إِنَّ شَانِئَكَ تحقیق کہ دشمن تیرا اے محمد صلعم هُوَ الْأَبْتَرُ وہی ہے دم بریدہ اور منقطع ہے اپنی نسل سے کہ بعد اسکے کوئی باقی نہ رہا اور ایسا ہی ہوا کہ عاص ابن
جو حضرت کو ابتر کہتے تھے بعد انکے اولاد میں انکی کوئی باقی نہ رہا اور انکا نام و نشان اور انکو کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا اور حضرت کا ذکر بلند اور تا قیامت نسل جاری ہے
موجود ہے ہرگز یہ خیال ہوگا وہ بیان باہر ہے اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم کے فرزند ابراہیم یا قاسم نے وفات پائی عاص بن وائل نے حضرت کو کہا کہ ابتر ہوا یعنی جسکے
فرزند نہیں ہوتا تھا انکو ابتر کہتے تھے اور کہا کہ محمد کے بیٹا نہ رہا اور اسکی دشمنی کی بابت خدا تعالیٰ نے یہ سورہ نازل کیا اور فرمایا کہ دشمن تیرا ابتر ہے کہ
جسکے واسطے نہ دین ہے نہ نسب اور نہ اسکی نسل ہے سورۃ الکافرون سورہ مکی ہے اور بعضے اسکو مدنی کہتے ہیں اور اسمیں چھ آیتیں ہیں اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کو فرض نماز میں پڑھے خدا تعالیٰ اسکو اور اسکے ماں باپ اور اسکی اولاد کو
بخشے اور اگر وہ شقی ہو تو نیکوں کے دفتر میں اسکا نام لکھا جاوے اور سعید ہو تو دفتر سعدا میں اسکا نام لکھو اور جبتک کہ وہ زندہ رہے سعید اور نیک بخت رہے اور جب
مرے اور شہیدوں کے ساتھ اٹھے اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے باپ فرماتے تھے کہ قل یا ایہا الکافرون چوتھائی قرآن ہے اور جسوقت
وہ اسکو پڑھنے سے فارغ ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ اعبد اللہ وحدہ اور دوسری روایت میں فرمایا ہے کہ جسوقت تو اسکی تلاوت سے فارغ ہو تو کہہ کہ دینی الاسلام تین مرتبہ اور رسول خدا
صلعم سے منقول ہے کہ وقت سونے کے اسکو پڑھو تاکہ کوئی چیز انکو اذیت نہ پہنچائے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ قرآن میں کوئی سورہ ایسا نہیں ہے کہ شیطان کو اس سے
بہت غصہ آتا ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ کہہ اے محمد صلعم کہ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اے کافرو مراد کافروں سے یہاں ایک جماعت
کفار قریش تھے مثل اسید بن خلف و ولید بن مغیرہ اور عاص اور عقبہ بن ابی معیط اور سوائے انکے جو لوگ کہ قریش میں سے رسول خدا پر اعتراض کرتے تھے

عہد خارجی کا ہے اور اس سے تمہارا طرف اُن لوگوں ہی کی ہے اور کہتے ہیں کہ وہ کفار رسول خدا کو کہتے تھے کہ اے محمد صلعم ہیں چاہتے ہو کہ ہم پرستش کریں جسکی کہ تو پرستش
کرتا ہے اور تو پرستش کرے جسکی کہ ہم پرستش کرتے ہیں اس سے ہم اور تو دونوں امر میں شریک ہو جائیں اگر ہم حق پر ہیں تو تو نے بھی اپنا حصہ
اُس میں لیا اور اگر تو حق پر ہے تو ہم نے بھی اپنا حصہ اُس میں سے لیا حق تعالیٰ نے اُن کے رد میں سورہ نازل کیا اور حق تعالیٰ اپنے علم سے جانتا تھا کہ یہ آدمی آئندہ کو ایمان نہ لاوینگے اور حالت
پر رہینگے اسواسطے اپنے حبیب کو حکم دیا کہ کہہ تو اے محمد صلعم انسے کہ اے کافرو لَآ اَعْبُدُ نہ پرستش کرونگا میں مَا تَعْبُدُوْنَ اُس چیز کی کہ پرستش کرتے ہو
تم جسکی اب اور لا اعبد سے مراد زمانہ حال کا نہیں ہے بلکہ زمانہ استقبال کا مراد ہے اسواسطے کہ لا نہیں داخل ہوتا مضارع پر مگر زمانہ استقبال کیواسطے جیسے کہ ما
نہیں داخل ہوتا مضارع پر مگر حال کیواسطے وَلَآ اَنْتُمْ اور نہیں ہو تم عٰبِدُوْنَ پرستش کرنیوالے مَآ اَعْبُدُ اُس چیز کی عبادت کرتا ہوں میں
جسکی اب وَلَآ اَنَا عَابِدٌ اور نہیں ہوں میں پرستش کرنیوالا ہی مَّا عَبَدْتُّمْ اُس چیز کی کہ پرستش کی ہے تم نے جسکی پہلے ہی وَلَآ اَنْتُمْ
اور نہیں ہو تم عٰبِدُوْنَ پرستش کرنیوالے کبھی مَآ اَعْبُدُ اُس چیز کی کہ پرستش کرتا ہوں میں جسکی یعنی میری اور تمہاری زندگی میں نہ تم نے میرے خدا کی
پرستش کی ہے اور نہ کروگے اور نہ میں نے تمہارے خداؤں کی پرستش کی ہے اور نہ کرونگا اور یہ تکرار تاکید کیواسطے ہے جیسے کہ سندی میں کہتے ہیں کہ ہاں
ہاں اور نہیں نہیں آور منقول ہے کہ ابو شاکر دیصانی نے ابو جعفر احول سے سوال کیا تھا کہ کیا حکیم ایسا کلام کر سکتا ہے کہ اپنے قول کو دو دو مرتبہ بیان کرے
اور جو کچھ کہ پہلے کہہ چکا ہے وہی دوبارہ بھی کہے اسکو جواب نہ بن پڑا وہ حضرت صادق ع کے پاس آیا اور یہی پوچھا انہوں نے فرمایا کہ سبب اسکی تکرار کا یہ ہے کہ
قریش نے رسول خدا سے کہا تھا کہ نعبد الٰہنا سنۃ و نعبد الٰہک سنۃ و نعبد الٰہنا سنۃ و نعبد الٰہک سنۃ یعنی پرستش کریں تو معبودوں ہمارے کی ایک برس
اور پرستش کریں تیرے معبود کی ایک برس اور پرستش کریں ہم معبودوں اپنی کی ایک برس اور پرستش کریں ہم معبود تیرے کی ایک برس پس خدا تعالیٰ نے مطابق
اُنکے کلام کے فرمایا اور یہ کلام نہیں ہے اور جسوقت رسول خدا نے اُس کلام کو تمام کیا تو فرمایا کہ میں تمہاری ہدایت اور نجات کیواسطے آیا ہوں اور جسوقت تم
میری کہی کو قبول نہیں کرتے ہو تو لَكُمْ دِيْنُكُمْ واسطے تمہارے دین تمہارا ہے کہ جس دین پر تم ہو اُس دین سے تم دست بردار نہ ہوگے اور ہمیشہ اُس پر رہوگے
وَلِيَ دِيْنِ اور واسطے میرے دین میرا ہے کہ وہ توحید خدا کی ہے میں اُسکو نہ چھوڑونگا اور میں تمہاری نجات کیواسطے آیا ہوں اگر تم میری کہی کو نہیں مانتے ہو تو تم کو
تمہارے حال پر چھوڑ دو اور شرک کیطرف تمہارے دعوت نہ کروں اس آیت میں کسیطرح کا دھوکا نہیں ہے اور نہ جہاد کا منع کرتی ہے یہ آیت تاکہ منسوخ ہو جہاد کی آیت سے
اور بعضے کہتے ہیں کہ جزا و حساب کے معنی ہیں کہ تمہارے واسطے جزا تمہارے اعمال کی ہے اور واسطے میرے جزا میرے اعمال کی ہے اور کہتے ہیں یہ سورہ نازل ہوا تو
رسول خدا نے کفار کے روبرو اُسکو پڑھا وہ سنکر حضرت سے مایوس ہوگئے اور حضرت اور آپکے اصحاب کو آزار پہنچانے لگے سورۃ النصر یہ سورہ مدنی ہے
اور اسمیں تین آیتیں ہیں آور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ اذا جاء نصر اللہ کو فرائض میں یا نوافل میں پڑھے خدا تعالیٰ اسکو تمام دشمنوں پر
نصرت دیوے اور جسدن زندہ ہو تو ایک کتاب اُسکی قبر میں سے باتیں کرتی باہر نکالے اور اسکو دیوے اور اُس میں لکھا ہو کہ اسکو امان دوزخ سے اور دوزخ کی آگ سے ہے اور جو کچھ اُس
نوشتہ میں ہے لوگوں کو کہ جو چیز اُس میں لکھا اُسکے روبرو پڑھے اور قیامت کے روز وہ کسی چیز پر نہ گزرے مگر وہ خوشخبری دیوے اسکو طرح طرح کی نعمتوں بہشت کی یہانتک کہ جنت عدن
میں داخل ہو اور ہمیشہ بہشت میں ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ جسوقت کہ آئی نصرت خدا
کی اور مدد کرنا اُسکا کہ وہ غالب کرتا ہے قریش پر اور تمام عرب پر وَالْفَتْحُ اور آئی فتح مکہ اور مطلق فتح مراد لیتے ہیں مسلمانوں کی مکہ پر اور دوسرے شہروں پر
وَرَاَيْتَ النَّاسَ اور جسوقت دیکھا تو آدمیوں کو کہ يَدْخُلُوْنَ داخل ہوتے ہیں فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ بیچ دین خدا کے کہ وہ اسلام ہے
اَفْوَاجًا گروہ گروہ یہ حال واقع ہوا اور یہ سورہ نازل ہوا ہے بعد فتح مکہ کے تمام جماعتیں عرب کی اسلام میں داخل ہونے لگے اور طائف کا اور یمن کے
آدمی اور ہوازن اور بنی اسد اور بنی سلیم اور بنی کلاب رسول کے پاس آئے پس خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جسوقت جانے تو کہ آدمی داخل ہوتے ہیں اسلام
میں گروہ گروہ تو فَسَبِّحْ پس تسبیح کر تو کہ نزدیک ہو گئی ہے وہ بِحَمْدِ رَبِّكَ ساتھ تعریف پروردگار تیرے کے اسکی نعمت کے شکر میں
وَاسْتَغْفِرْهُ اور بخشش چاہ تو اس سے اور بخشش چاہنا ہے عاجزی اور انکساری کرنی ہے خدا کے آگے گناہ کا بخشوانا اور کہا گیا ہے کہ وہ حضرت صلعم

ع ۱ سورۃ النصر ۳ آیات

گناہ ہو سکے پاک کیا جاتا ہے اور [illegible] گناہ کی بخشش کا طلب کرنا ہے اور [illegible] منقول ہے کہ ہر روز سو بار استغفار کیا کرتے تھے سو مراد اس سے [illegible] گناہ ہو گا
استغفار لیوا [illegible] فرماتا ہے کہ استغفار کرو إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا تحقیق کہ وہ خدا توبہ قبول کرنے والا ہے اس شخص کا جو توبہ و استغفار کرے اور [illegible]
اگلی روایت [illegible] سورۃ نازل ہوئی [illegible] اور [illegible] سبحان اللہ وبحمدہ
[illegible] حضرت [illegible] کا سبب [illegible] فرمایا [illegible] اس کے سورۃ تلاوت فرمایا [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام فرمایا ہے کہ [illegible] نازل ہوئی ہے [illegible] اذا جاء نصر اللہ [illegible]
[illegible] نازل ہوئی [illegible] فتح مکہ کا [illegible] محمد بن اسحاق [illegible]
[illegible] سال [illegible] قریش [illegible] قریش [illegible] اعتراض [illegible]
[illegible] قریش [illegible] قوم [illegible] خزاعہ [illegible] قریش [illegible]
[illegible] قریش [illegible]
[illegible] ابو سفیان [illegible] سہیل بن عمرو [illegible]
[illegible] خزاعہ [illegible] حرم [illegible]
حرم [illegible] خزاعہ [illegible] بدیل بن ورقا [illegible] قوم [illegible]
[illegible] قوم [illegible] کے ساتھ کیا تھا [illegible] حرم [illegible]
عمرو بن سالم خزاعی [illegible] مدینہ [illegible]
حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو [illegible] نصرت خدا [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] نصرت [illegible] بدیل [illegible]
روانہ [illegible] خزاعہ [illegible] مدینہ کو روانہ ہوا [illegible] قریش [illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا کہ ابو سفیان [illegible]
[illegible] ملاقات [illegible] ابو سفیان [illegible]
ملاقات ہوئی بدیل سے پوچھا کہ [illegible] ابو سفیان [illegible] قوم کی [illegible]
[illegible] قریش [illegible]
[illegible] سعد [illegible]
[illegible] ابو سفیان [illegible]
[illegible] ابو سفیان [illegible] حضرت علی کے پاس آیا [illegible] ابو طالب [illegible]
[illegible] قریش [illegible] ابو سفیان [illegible] قریش کی حمایت [illegible]
[illegible] ابو سفیان [illegible] قریش [illegible]
[illegible] سفر [illegible] خدا [illegible]
[illegible] حاطب بن ابی بلتعہ [illegible] قریش [illegible] حضرت [illegible]
علی بن ابی طالب علیہ السلام [illegible]

دس ہزار آدمی ہمراہ لیکر مکہ کو روانہ ہوا اور یہ قصہ دسویں شوال آٹھویں سال ہجرت کا ہے اور ابوسفیان بن حارث و عبداللہ بن امیہ راہ میں منزل نیق العقاب میں لشکر سے آملے اور
درخواست کی کہ رسول خدا سے ملاقات کریں حضرت نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ یہ لوگ وہی ہیں جنہوں نے میری آبرو ریزی کی ہے میں ان سے ملاقات نہیں کر سکتا ابوسفیان نے یہ
حال سنا اور اسکے ہمراہ ایک لڑکا تھا کہا کہ واللہ یا تو اسکو پکڑ کر صحرا کو چلا جاؤں گا اور ہم دونوں بھوک پیاس میں مر جاویں گے اور یا یہ کہ حضرت سے ملاقات کریں یہ خبر حضرت کو پہنچی حضرت کو رحم آیا
ان کو اپنے پاس بلا لیا انہوں نے اسلام کو قبول کیا اور حضرت آگے چلے یہاں تک کہ منزل مر الظہران پہنچے اور خبر حضرت کے آنے کی قریش پر پوشیدہ تھی اس لئے کہ کوئی ان سے
کہنے والا نہ تھا کہ ان کی دریافت کریں رسول خدا کی طرف سے بہت خوف کرتے تھے ابوسفیان بن حرب جو کہ مدینہ سے مایوس ہو کر آیا تھا اور حکیم بن حزام اور بدیل
بن ورقاء خبر کی دریافت کو مکہ سے باہر نکلے اور عباس نے ایک رات اپنے دل میں سوچا تھا کہ اگر رسول خدا اس لشکر سے مکہ میں تشریف لائیں تو قریش کا نام و نشان باقی نہ رہیگا
اس لئے کہ رسول خدا منزل مر الظہران میں آئے تھے اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر سوار ہو کر آیا کہ شاید کوئی آدمی ملے اسکو کہوں کہ وہ قریش کو خبر کرے
کہ باہر نکل کر رسول خدا سے امان چاہیں یہی سوچ رہا تھا کہ ناگاہ آواز ابوسفیان کی سنی جو کہ [illegible] حضرت کے لشکر کی آگ جو انہوں نے روشن کی تھی
کہا کہ ایسی آگ کبھی نہیں دیکھی بدیل نے کہا کہ یہ آگ بنی خزاعہ کی ہے ابوسفیان نے کہا کہ بنی خزاعہ اس سے بہت کم ہیں اور عباس جانتا تھا کہ لشکر رسول خدا کا آتا ہے اور یہ آگ انکی ہے لیکن [illegible]
اور عباس کہتے ہیں کہ میں نے آواز ابوسفیان کی سنی اور کہا کہ اے ابوسفیان ابوسفیان نے سنکر کہا کہ تو ابوالفضل عباس ہے کہا کہ ہاں ابوسفیان نے کہا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں کون سا لشکر ہے
لشکر تمہارے سر پر پہنچ گیا ہے کہا کہ رسول خدا اس لشکر عظیم کے ساتھ ہیں کہ دس ہزار آدمی ہیں تم کو انکے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے ابوسفیان نے کہا اے ابوالفضل اب کیا
صلاح ہے کہا کہ میں اب تو یہی صلاح دیکھتا ہوں کہ تو میرے پیچھے سوار ہو اور رسول خدا کے پاس چل کر تیرے واسطے ان سے امان طلب کروں اگر نہیں تو وہ تجھ پر فتح
پا کر تیری گردن کاٹیں گے ابوسفیان عباس کے پیچھے سوار ہوا اور میں اسکو لشکر کے درمیان لایا اور جس آگ پر ہم گذرتے تھے وہ کہتا تھا کہ یہ رسول خدا کا چچا ہے
اور جب ہم عمر بن خطاب کی آگ پر پہنچے تو عمر نے ابوسفیان کی آواز کو پہچانا اور کہا شکر ہے خدا کا کہ ہمارے قبضہ میں آیا بدون عہد و عقد کے اور رسول خدا کی طرف
روانہ ہوا اور میں اونٹنی کو دوڑا کر اس سے آگے بڑھ گیا اور بعد میرے وہ بھی آیا اور کہا کہ یا رسول خدا یہ ابوسفیان دشمن خدا ہے اسکا حکم فرمائیے کہ میں اسکی گردن ماروں میں نے کہا کہ یا رسول خدا
ابوسفیان کو امان دی ہے میں اسکو لایا ہوں اے عمر ابن خطاب اسکے قتل میں جلدی کیا میں نے کہا کہ اے عمر اگر یہ عبد مناف میں سے نہ ہوتا اگر بنی عدی میں سے ہوتا تو تم ایسا نہ کہتے
[illegible] یا رسول خدا نے فرمایا کہ میں نے اسکو امان دی کل کو وہ میرے پاس آوے دوسرے روز میں اسکو رسول خدا کے پاس لے گیا حضرت نے فرمایا کہ اے ابوسفیان وائے تجھ پر کیا ابھی تک وہ
وقت نہیں آیا کہ تجھ کو یقین ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے کہا کہ ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں تو بدر اور احد کے روز یہی جانتا تھا کہ اگر دوسرا خدا ہوتا تو
وہ ہماری مدد کرتا حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ وقت نہیں آیا ہے کہ تو مجھ کو پیغمبر اور رسول خدا کا جانے کہا کہ اس امر میں مجھ کو تردد ہے [illegible] کہا کہ تمہاری حق شناسی یہی ہے کہ
مجھ کو گردن [illegible] دو ماہ کی مہلت [illegible] حضرت نے فرمایا کہ نہیں چار ماہ کی مہلت تجھ کو دی اور عباس کو فرمایا کہ اسکو لشکر کی گذرگاہ میں کھڑا کرنا کہ آدمی
جائیں [illegible] کہا کہ یا رسول خدا ابوسفیان فخر اور عزت کو بہت دوست رکھتا ہے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اسکے گھر میں جاوے اسکو امان ہے اور جو کوئی مسجد الحرام میں
جاوے اسکو امان ہے اور جو کوئی اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے بیٹھ رہے اسکو امان ہے اور عباس نے ابوسفیان کو گذرگاہ تنگ پر بٹھلا دیا اور لشکر گذرتا تھا تو پوچھتا کہ یہ کون لوگ ہیں جب وقت
رسول خدا [illegible] ہیبت اور جلال سے تشریف لائے اور ہمراہ حضرت مہاجرین و انصار تھے کہ سب لوہے میں غرق تھے اور عجب شان و شوکت سے آئے کوئی شخص
ان میں سے سوائے آنکھوں کے نظر نہ آتا تھا اس نے پوچھا کہ یہ کون ہیں کہا کہ رسول خدا ہیں سنکر کہا کہ اے ابوالفضل تیرے بھتیجے کی بڑی بادشاہی ہے عباس نے کہا کہ یہ بادشاہی نہیں ہے بلکہ نبوت اور شان
و شوکت نبوت کی ہے اور سب کے روانہ ہوا اور حضرت نے فرمایا کہ نشان میرا حجون میں کہ وہ پہاڑ بلند جگہ ہے مکہ کا گاڑ دو اور [illegible]
اور فرمایا کہ کسی جگہ مت جاؤ اگر کوئی تم سے لڑے تو تم بھی اس سے لڑو اور چھ آدمیوں کے قتل کا حکم دیا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور حویرث اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ کا
اور دو عورتوں کا [illegible] کہ وہ رسول خدا کی ہجو پڑھتی تھیں فرمایا کہ ان کو جہاں پاؤ قتل کرو اگرچہ کعبہ کے پردوں سے لپٹے ہوں [illegible] امیر المومنین نے
حویرث کو قتل کیا اور ایک عورت [illegible] اور مقیس کو بازار میں قتل کیا اور عبداللہ بن خطل کو [illegible] سعید بن حارث اور عمار یاسر نے قتل کیا
اور امیر المومنین علی نشان کو اٹھا کر [illegible] اور کفار ان مکان میں پناہ لی تھی اور حضرت علی کا [illegible] اور خود [illegible] دروازہ [illegible] دشمن خدا کا

[illegible]

سورۃ تبت

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوا تو [illegible]

اتفاقاً ایک شخص کو دیکھا کہ اسکے پیچھے چلا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا اسکی بات مت سنو یہ دروغ گو ہے اور پتھر اسکو مارتا جاتا تھا یہاں تک کہ ایڑیاں اسکی لہو لہان ہو گئی تھیں اور وہ فرماتا تھا کہو لا الہ الا اللہ میں نے کہا یہ کون ہے
شخص نے کہا کہ وہ جوان ہاشمی ہے یعنی محمد قریشی ہے اور لوگوں کو طرف خدا کی بلاتا ہے اور وہ شخص جو اسکے پیچھے پھرتا ہے اور اسکو جھٹلاتا ہے چچا اسکا ابولہب ہے
اشراف قریش کو سمجھے [illegible] اور کہتے ہیں کہ نام اسکا عبد العزی تھا [illegible] عبد العزی کی عبدیت کا نام کرنا اور بعضے کہتے ہیں اسکی کنیت [illegible]
[illegible] ذکر کرنا مناسب ہوا وتب اور ہلاک ہوا ابولہب [illegible] رسول خدا کی دشمنی کی [illegible]
اسکی [illegible] آیا ہے [illegible] ابولہب [illegible] مال کی [illegible]
[illegible] ما اغنی عنه [illegible]
[illegible] ماله [illegible] وما کسب [illegible]
اور کسب میں اسکی اولاد بھی داخل ہے [illegible] ابولہب ابن عباس [illegible]
[illegible] ابن عباس [illegible] ابولہب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سیصلی
[illegible] نارا ذات لهب آگ شعلہ دینے والی [illegible] وامرأته [illegible]
[illegible] ابو سفیان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حمالة الحطب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فی جیدها [illegible] حبل من مسد [illegible] ع ۵ ۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وکہا کہ یا رسول اللہ ایسا ہو کہ یہ حضرت کو دیکھ لیوے اور پھر آپ نے فرمایا کہ یہ مجھکو نہ دیکھ سکیگی خدا تعالیٰ نے ام جمیل اور حضرت کے درمیان پردہ کیا اور وہ حضرت کو دیکھ نہ سکی
اور ابو بکر سے پوچھا کہ محمد کہاں گیا ہے ابو بکر نے کہا کہ جہاں اُسکے خدا نے چاہا کہا میں اُسکو دیکھتی تو اُسکو پتھر مارتی کیونکہ اُسنے میری ہجو کہی ہے اور کہتے ہیں کہ عقیل معاویہ کے
پاس گئے اور حاضر جوابی میں مشہور تھے معاویہ نے بحضار مجلس سے کہا کہ یہ عقیل ہے جسکا چچا ابو لہب ہے عقیل نے کہا یہ معاویہ ہے جسکی پھوپھی حمالۃ الحطب ہے اور [illegible]
کہا کہ اے عقیل تو ہمچو [illegible] دوزخ میں کونسی جگہ میں ہے عقیل نے کہا جب تو دوزخ میں جاویگا تو بائیں طرف نگاہ کرنا تاکہ تو اپنی پھوپھی حمالۃ الحطب کو آگ کی لکڑیوں
بندھا ہوا دیکھے اور اسی جگہ تو اپنے چچا ابو لہب کو معلوم کر لینا

سورۃ الاخلاص

مکہ کی ہے اور بعضے مدنی کہتے ہیں اس میں چار آیتیں ہیں اور
بعضے پانچ کہتے ہیں اور سورۂ اخلاص اسکو واسطے کہتے ہیں کہ سوائے کلمۂ توحید کے اسمیں اور کچھ نہیں ہے اور کلمۂ توحید کو کلمۂ اخلاص کہتے ہیں اور آیا ہے کہ جو کوئی اس سے
تعلق رکھے وہ شرک سے خلاص ہے اور بعضے اسکو سورۂ اخلاص کہتے ہیں [illegible] اسکو سورۂ توحید اور سورۂ اساس اور نسبۃ الرب بھی کہتے ہیں اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
قل ہو اللہ احد تہائی قرآن ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایک بار قل ہو اللہ احد پڑھے گویا اُسنے تہائی قرآن کا ثواب پایا اور جو کوئی دو مرتبہ پڑھے تو دو تہائی
قرآن کا ثواب ہے اور جو کوئی تین مرتبہ پڑھے گویا تمام قرآن کا ثواب ہے اور حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب سعد بن معاذ نے وفات پائی تو ستر ہزار فرشتے اسکے جنازے پر آئے اور
فرمایا کہ جبرئیل نے [illegible] ستر ہزار فرشتوں کے سعد پر نماز پڑھی میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ سعد نے یہ بزرگی اور فضیلت کہاں سے پائی فرمایا کہ قل ہو اللہ احد
پڑھتا تھا اور [illegible] وظیفہ کیا تھا [illegible]
جسپر ایک شب اور ایک روز گذر جاوے اور وہ سورۂ قل ہو اللہ احد کو نہ پڑھے تو اسکو کہا جاتا ہے کہ اے بندۂ خدا تو نے نماز نہیں پڑھی [illegible] اور فرمایا کہ جس شخص پر
گذر جاوے اور وہ قل ہو اللہ احد نہیں پڑھے تو ابو لہب کے دین پر وہ مرا ہو اور فرمایا ہے کہ جو کوئی خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو قل ہو اللہ احد کو بعد نماز کے ترک نہ کرے
[illegible] کہ جو کوئی [illegible] خدا [illegible] امیر المومنین علیہ السلام [illegible] فرمایا [illegible]
قل ہو اللہ احد [illegible] خدا تعالیٰ اسکے پچاس برس کے گناہ بخش دیتا ہے اور ایک شخص [illegible] قل ہو اللہ احد [illegible] فرمایا کہ [illegible]
پوچھا کہ کیا واجب ہوا فرمایا کہ بہشت [illegible] ثواب کی کثرت [illegible] حضرت صادق علیہ السلام [illegible]
پوچھا کہ [illegible] پروردگار کا نسب بیان کر [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم قل کہہ تو اے محمد اس شخص سے کہ جو خدا کی نسبت سے سوال کرتا ہے کہ ہو اللہ وہی اللہ جو جامع ہے
کمال و صفوں کا کہ احد ایک ہے ذات و صفات میں اور کہتے ہیں کہ ہو ضمیر شان کی ہے [illegible] اور جملہ [illegible] اسکی
خبر ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مرجع اسکا وہ چیز ہے کہ جس سے یہود نے سوال کیا تھا یعنی شان [illegible] عظمت [illegible] کہ خدا ایک ہے اور دوسرا [illegible]
بعضے کہتے ہیں کہ ہو کنایہ ہے اسم خدا سے اور اللہ خبر اسکی ہے اور بدل ہے یا خبر ثانی ہے اور احد کی تفسیر میں ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ ایک ہے [illegible]
اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ایک ہے معبود ہونے میں [illegible] اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ایک ہے صفات میں کہ دوسرا شریک اسکا نہیں ہے اور فرق واحد اور احد میں یہ ہے کہ
واحد جیسا اعداد میں داخل ہے اور احد اعداد میں داخل نہیں ہے اور واحد کے واسطے ثانی ہو سکتا ہے اور احد کیواسطے ثانی نہیں ہے اور احد کو [illegible]
سب پر اطلاق کر سکتے ہیں اور احد کو نہیں کہہ سکتے ہیں [illegible] اور کہتے ہیں کہ احد سے مراد [illegible]
[illegible] ہو سکتا ہے اور امام محمد باقر نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ [illegible]
[illegible] ہدایت پاتا ہے [illegible] جو کوئی کہ کان سننے والا رکھتا ہو اور دل [illegible]
ایک معنی [illegible] طرف غائب [illegible] اشارہ [illegible] حاضر [illegible]
خبر دیتی ہے [illegible] معبود [illegible] لفظ [illegible] ایک چیز حاضر [illegible]
محمد [illegible] اشارہ کر اپنے خدا کیطرف [illegible] تاکہ ہم اسکو دیکھیں [illegible] فرمایا کہ قل [illegible]

پس یا سے تنبیہ کی اور خبر دی اپنے وجود کے ثابت ہونے کی اور ہو سے اشارہ کیا کہ وہ غائب ہے آنکھوں کے دیکھنے سے یا کہ وہ پیدا کرنے والا آنکھوں کا اور پیدا کرنے والا حواس کا ہے اور بعد اسکے
فرمایا کہ مجھکو خبر دی میرے باپ نے اپنے باپ حسین بن علی سے اور انہوں نے امیر المومنین سے فرمایا امیر المومنین نے کہ بدر کی لڑائی سے ایک شب پہلے میں نے خضر کو خواب میں
دیکھا اور خضر سے میں نے کہا کہ مجھکو ایسی چیز تعلیم کرو کہ جس سے میں اعداء دین پر فتح پاؤں اور نصرت حاصل کروں فرمایا کہ کہو یا ہو یا من لا ہو الا ہو اور جب دن ہوا تو میں رسول خدا کی
پاس گیا اور یہ قصہ بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ اے علی تم نے اسم اعظم کو جان لیا کہ تمکو خضر نے اسم اعظم تعلیم کیا ہے پس آپ کو بین صفین کی لڑائی میں پڑھتا تھا اور دشمنوں پر
غالب ہوتا تھا اور بعد اسکے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین نے صفین کی لڑائی میں قل ہو اللہ احد پڑھا تھا اور بعد اسکے فرمایا کہ یا ہو یا من لا ہو الا ہو اغفر لی وانصرنی
علی القوم الکافرین اور جنگ صفین میں عمار یاسر نے وقت لڑائی کے پوچھا کہ یا امیر المومنین یہ کیا کنایہ ہے فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہے اور ستون ہے توحید کا
کا ہو وہ خدا کے سوا اسکی کوئی سزاوار پرستش کا نہیں ہے اور سورۂ حشر کی آخر کی آیتیں پڑھیں اور سواری سے اتر کر چار رکعت نماز پڑھی زوال سے پہلے اور فرمایا کہ
اللہ کے معنی ... امیر المومنین نے ... معبود ہے کہ مخلوقات اسکی صفت کے دریافت میں حیران ہیں اور پوشیدہ ہیں آنکھوں سے اور پوشیدہ
وہم سے اور دل کے خطرات سے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ کے معنی ہیں کہ خدا وہ معبود ہے کہ مخلوق حیران اور سرگردان ہیں اسکی کیفیت اور ماہیت کے
جاننے میں اور کسی چیز میں حیران ہوتے ہیں ... اور بعد اسکے فرمایا کہ احد تنہا کے معنی ہیں کہ جسکا کوئی مثل اور نظیر نہ ہو ذات میں اور صفات میں اور
توحید میں اقرار کرنا اسکا ہے جانو خدا کا ہے اللہ الصمد خدا بے نیاز ہے ... اور پناہ سب کا ہے جس میں شکم نہیں نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے اور نہ سوتا ہے اور صمد
کے معنی ہیں ... اور سب کا مرجع ... اسکا لفظ ... آیا ہے ... کوئی صمد نہیں ہے اور کوئی چیز ... معبود
نہیں ہوسکتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ صمد وہ ہے کہ جسکا ... اور حضرت امام رضا سے روایت ہے کہ صمد وہ ہے کہ عقلیں سب کی جسکی کیفیت کے دریافت میں نا امید ہیں
اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ صمد وہ ہے کہ ... سردار ہو ... اور ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ کو چلا جائیگا اور صمد وہ ہے کہ نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے اور نہ
خواب ... اور صمد وہ ہے کہ جسکی ... سردار ... اور کوئی حکم کرنے والا اور منع کرنے والا نہیں ہے اور محمد حنفیہ سے روایت ہے کہ صمد وہ ہے کہ جو اپنی ذات سے قائم ہو اور
غیر سے بے پروا ہو اور ... اور حضرت ... نے فرمایا ہے کہ صمد وہ ہے کہ جسکے ... شریک نہ ہو اور نگہبانی ... کی اسکو دشوار ... اور پوشیدہ
ہو ... اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہ ہو اور زید بن علی نے روایت کی ہے کہ صمد وہ ہے کہ جب ... ارادہ کسی چیز کے پیدا کرنیکا کرے وہ اسکو فرماتا ہے ہو جا پس ہو جاتی ہے
اور کہتے ہیں کہ اہل بصرہ کے لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کو خط لکھا صمد کے معنی میں سوال کیا ان حضرت نے انکو جواب لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اے اہل بصرہ قرآن میں
خوض مت کرو اور اسمیں جھگڑا مت کرو اور بے علم کے اس میں گفتگو مت کرو کیونکہ میں نے اپنے جد رسول اللہ صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جو کوئی قرآن میں بغیر علم
کے اپنی رائے سے کہے پس چاہیے کہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈے اے اہل بصرہ خدا تعالیٰ نے خود تفسیر صمد کی بیچ قول سبحان کی ہے کہ لم یلد صمد نہیں جنا اسنے
خدا یعنی کوئی چیز اس سے پیدا نہیں ہوئی مثل فرزند کے یا مانند کثیف چیز کے جیسے کہ مخلوقات سے پیدا ہوتی ہیں مثل بول و براز اور حیض اور عرق
وغیرہ اور کوئی لطیف چیز اس سے نکلی ہے مثل روح اور نفس کے اور عوارض اسکو واسطے ہیں مثل نیند اور غم اور خوشی اور رنج اور بھوک اور پیاس اور سردی اور گرمی اور حرکت چلنے اور پھرنے وغیرہ کی کوئی چیز انمیں سے پیدا نہیں ہوتی ہے و لم
یولد اور نہ جنا گیا ہے وہ خدا یعنی کسی چیز سے وہ پیدا نہیں ہوا ہے اور نہ کسی چیز میں سے نکلا ہے مثل لطیف چیزوں کے جیسے کہ حیوان حیوان سے پیدا ہوتا ہے اور
گھاس زمین سے نکلتی ہے اور پھل درختوں میں سے نکلتے ہیں اور پانی پہاڑوں اور زمین میں سے نکلتا ہے اور نہ مثل لطیف چیز کے کسی چیز سے نکلتا ہے جیسے کہ
آنکھ میں سے دیکھنا اور کان میں سے سننا اور ناک میں سے سونگھنا اور زبان میں سے چکھنا اور کلام کرنا بلکہ وہ صمد ہے کہ نہ کسی چیز میں سے ہے اور نہ کسی چیز کے اندر ہے
اور نہ کسی چیز کے اوپر ہے اور نہ کسی چیز کے نیچے ہے پیدا کرنیوالا ہے چیزوں کا اپنی قدرت سے موافق مصلحت اور حکمت کے اور فنا کرنیوالا اور باقی رکھنیوالا ع ۱
جو چیز کہ چاہے اپنی مشیت سے و لم یکن لہ اور نہیں ہے واسطے اس خدا کے کفوا ہمسر اور مثل احد کوئی یعنی اسکا کوئی مثل ۴
اور نظیر اور مشابہ ذات و صفات میں نہیں ہے اور بعد اسکے امام نے فرمایا کہ فذلکم اللہ الصمد الذی لم یلد و لم یولد عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال یعنی یہی ہے خدا ۳۷

حضرت کو نہ سیاہ ہوتی ہی پس کوئی خبر او نہ پیدا ہوا وہ کسی چیز سے او نہ والا پوشیدہ او ظاہر کا کہ بزرگ او برتر ہو اور حمزہ او خلف او رویس نے کفوا کو بسکون فا او ضمہ کے [illegible] پڑھا ہی او حفص نے بضم فا و فتح واو پڑھا بدون ہمزہ کی او باقیوں نے ہمزہ سی بضم فا پڑھا ہی او کفوا خبر ہی یکن کی کہ مقدم ہی [illegible] او احد اسم یکن کا ہے او حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ ایک جماعت فلسطین سے پوچھی امام محمد باقر علیہ السلام پاس آئی او چند مسئلے پوچھے جواب پایا او [illegible] صمد کے معنی پوچھی تو فرمایا کہ اس میں پانچ حرف ہیں پس الف سے اشارہ طرف ثبوت اسکی کی او وہ قول ہی کہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو او لام [illegible] ادراک او دریافت نہیں ہو سکتا ہی او لام دلیل الٰہیت کی ہی [illegible] او مراد ان سے [illegible] او الام [illegible] سے [illegible] لکھی نہیں جاتی او نہ پڑھا جاتا ہے [illegible] کان پر ولا کتا ہی [illegible] او دریافت نہیں ہو سکتا ہی او زبان [illegible] واقع نہیں ہو سکتا ہی [illegible] کسی شی کی [illegible] ہی کہ خلقت سے اسکی [illegible] او [illegible] بلکہ وہ پیدا کرنیوالا اشیا کا ہی او [illegible] سمجھ [illegible] الف لام کے [illegible] ظاہر ہی [illegible] صفت [illegible] کیفیت [illegible] او [illegible] ہی [illegible] لطف [illegible] صمد [illegible] الف لام [illegible] حقیقت [illegible] الٰہی [illegible] او [illegible] کی [illegible] پوشیدہ [illegible] کیفیت [illegible] اس عالی [illegible] اس کا [illegible] او [illegible] کسی چیز [illegible] او [illegible] اعلیٰ [illegible] الاحد [illegible] پیدا کرنیوالا [illegible] او [illegible] پیدا کرنیوالا او [illegible] صادق [illegible] او کلام اسکا صادق [illegible] ایمان [illegible] صادق [illegible] او [illegible] صادق [illegible] [illegible] او زوال [illegible] او دوام [illegible] او وہ [illegible] او [illegible] سمجھتا تو [illegible] او توحید او اسلام او دین [illegible] امیر المؤمنین علیہ السلام [illegible] پایا [illegible] او [illegible] رسول [illegible] کہ وسیان [illegible] علم [illegible] ابن عباس سے منقول ہی کہ لم یلد سے مراد یہ ہی کہ وہ [illegible] او لم یولد [illegible] او [illegible] ولد کسی کا نہیں ہی او بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ لم یلد یعنی نہ پیدا ہوا اس سے کوئی فرزند کہ وارث ملک کا ہو او لم یولد یعنی او نہ پیدا کیا گیا او وہ [illegible] وارث ملک کا ہی غیر سے ہوا ہو او بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہی کہ لم یلد یعنی نہیں پیدا ہوا ہی اس سے کوئی کہ [illegible] وہ اسکی حاجت [illegible] فرزند کی [illegible] حاجت [illegible] فرزند [illegible] او نہ [illegible] پیدا کیا گیا ہی [illegible] او [illegible] جو [illegible] او لائق [illegible] اولاد [illegible] کہتے ہیں [illegible] بعضے [illegible] مراد [illegible] فرزند پیدا ہو۔ سورۃ الفلق

مدنی ہی او بعضے مکی کہتے ہیں او [illegible] آنحضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہی کہ جو کوئی [illegible] قل اعوذ برب الفلق او قل اعوذ برب الناس او قل ہو اللہ احد کو پڑھی [illegible] تحقیق قبول کیا [illegible] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم [illegible] یہودی کا رسول خدا صلعم کی خدمت میں [illegible] العابدین [illegible] یہودی [illegible] رسول خدا کی [illegible] بال [illegible] گیارہ گرہ [illegible] او [illegible] میں [illegible] ایک کنویں میں ایک پتھر کے نیچے دفن کیا او وہ حضرت اس سبب سے بیمار ہوئے تو جبرئیل آئے او رسول خدا کو اس امر سے مطلع کیا او [illegible] کو حکم دیا کہ انہوں نے پانی اس کنویں کا کھینچا او پتھر کے نیچے سے اسکو نکالا او رسول خدا کی پاس لائے [illegible] گیارہ گرہ [illegible] حق تعالیٰ نے [illegible] سورہ [illegible] جبرئیل [illegible] آیت [illegible] او دوسری [illegible] رسول خدا [illegible] پڑھتے [illegible] او [illegible] حضرت [illegible] او [illegible] امیر المؤمنین کو بھیجا وہ اسکو کنویں سے نکال لائے او جبرئیل [illegible] او [illegible] حضرت [illegible]

صحت حاصل ہوئی جیسے کوئی قید سے خلاصی پاتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ جادو نے حضرت پر کچھ اثر نہیں کیا تھا لیکن جبرئیل نے حضرت کو خبر کی تھی جادو کی تاکہ حضرت کا معجزہ ہو
نبوت کی سچائی پر غیب کی خبر ظاہر کرنے سے اور بعد اسکے جبرئیل یہ دو سورتیں لائے چنانچہ فرماتا ہے خدا تعالیٰ قل اعوذ برب الفلق کہہ اے محمد کہ
پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ پروردگار سفیدی صبح کے یعنی جناب حضرت کبریا کی طرف اور مراد اس سے تمام مخلوق ہے اور فلق کے معنی پھٹنے کے ہیں اور سفیدی صبح کو اسی واسطے فلق کہا ہے کہ
وہ شب کی تاریکی میں سے پھٹتی ہے اور بعضے جمیع مخلوقات مراد لیتے ہیں فلق سے کہ ہر ایک اپنی اصل سے پھٹکر نکلتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرماتا ہے کہ فلق
ایک جنگل ہے دوزخ میں اور اس میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار کوٹھریاں ہیں اور ہر کوٹھری میں ستر ہزار کالے سانپ ہیں اور ہر سانپ کے پیٹ میں ستر ہزار
تھیلیاں زہر کی ہیں ضرور ہے کہ دوزخیوں کا گذر اس پر ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ فلق ایک کنواں ہے دوزخ میں اور دوزخ کے رہنے والے اسکی حرارت سے پناہ مانگتے
ہیں اسکے شدت سے سانس کا جہنم نے اذن چاہا جب اسکو اذن ہوا تو ایک ہی سانس باہر کو پڑا اور جہنم کو جلا دیا نعوذ باللہ منہا خدا فرماتا ہے
کہہ کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ پروردگار صبح کے من شر ما خلق بدی چیزوں کی سے کہ پیدا کیا خدا نے انکو موجودات کی تمام میں سے خواہ آدمی ہو خواہ جن ہو خواہ
درندے ہوں اور خواہ زمین کے اندر رہنے والے جانور ہوں اور جن بدی سے پناہ مانگی جاتی ہے وہ عام ہے قتل ہو یا زخم ہو یا ظلم ہو یا ایذا رسانی ہو یا زہر ہو یا جادو
ہو یا کاٹنا کسی حیوان کا ہو وغیرہ اسکی یعنی ہر بدی سے پناہ مانگتا ہوں ومن شر غاسق اور بدی شب تاریک سے اذا وقب جب چھا جاوے
اندھیری اسکی اور سب چیزوں کو گھیر لیوے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد غاسق سے کالا سانپ ہے یعنی پناہ مانگتا ہوں کالے سانپ اور اسکی نیش سے اور کہتے ہیں کہ غاسق مراد
ہر چیز سے ہے کہ ہجوم کرے ضرر پہنچانے پر اس سے پناہ مانگتا ہوں ومن شر النفاثات اور بدی عورتوں پھونکنے والیوں سے فی العقد بیچ
گرہوں کی یعنی وہ عورتیں کہ جادو کرکے گرہوں کو پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی بیٹیوں نے کیا تھا اسی طرح کی سب جادوگرنیوں سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ ایذا ضرر
پہنچاتی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اب سحر کا کچھ اثر نہیں ہوتا ہے اور کچھ ضرر ہو تو وہ بسبب کھلانے یا پلانے ضرر پہنچانے والی شے کے ہوتا ہے یا تشویش
سے اور اسکی تاثیر کے اعتقاد کرنے سے کہ یہ باعث پریشانی اور اضطراب دل کا ہوتا ہے پس اس صورت میں پناہ مانگنی شر نفاثات سے یا عمل انکے سے ہے کہ وقت سحر کے
ہوتا ہے یا گناہ انکے سے ہے یا فتنہ انکے سے کہ لوگوں کو اپنے مکر و فریب میں لاتی ہیں اور عام لوگ انکو وہم میں ڈالتی ہیں نفع اور ضرر اور خیر اور شر سے اور جاہل انکی قول کو درست اور
درست جانتے ہیں اور بہت سی انکی تعظیم کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جن انکے حکم میں ہیں اور غیب کی خبر بتلاتے ہیں اور یہ امر باعث ضرر اور فساد کا دین میں ہے اور
خدا تعالیٰ نے اسکے شر سے پناہ مانگنی کا حکم فرمایا ومن شر حاسد اور بدی حسد کرنیوالے سے اذا حسد جس وقت کہ حسد کو ظاہر کرے اور
موافق اسکے عمل کرے سو اگر اسکو ظاہر نہ کرے تو ضرر اسکا اسکو پہنچتا ہے کہ وہ غم میں رنج کرتا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس سورہ کو حسد کی صفت پر ختم کیا ہے اس کے معلوم
ہو کہ یہ بدترین صفات میں سے ہے چنانچہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر عالم میں حسد سے بدتر کوئی چیز ہوتی تو خدا تعالیٰ اس سورہ کو اسپر ختم کرتا اور اول گناہ عالم میں جو ہوئی
وہ حسد ابلیس کا آدم پر تھا اور پہلا گناہ کہ جو زمین پر ہوا وہ حسد قابیل کا تھا کہ اس حسد نے ہابیل کو قتل کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد شر حاسد سے شر آنکھ کا ہے یعنی نظر بد کا ہے کہ
چشم زخم اثر رکھتی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ چشم بد کا واقع ہونا حق ہے اور منقول ہے کہ رسول خدا کا گذر بقیع کے قبرستان پر ہوا حضرت نے فرمایا کہ اکثر آدمی ان قبروں کے
چشم زخم سے ہلاک ہوئے ہیں اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے ان دونوں سورتوں کا تعویذ امام حسن اور امام حسین کے واسطے کیا تھا سورۃ الناس یہ سورہ
مدنی ہے مثل سورہ فلق کے اور ان دونوں سورتوں کو معوذتین کہتے ہیں اور یہ چھ آیتیں ہیں سورہ ناس ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم کو مرض اور درد سخت
لاحق ہوا جبرئیل اور میکائیل حضرت کے پاس آئے جبرئیل حضرت کے سرہانے بیٹھے اور میکائیل حضرت کے پاؤں کی طرف بیٹھے جبرئیل نے تعویذ کیا قل اعوذ برب الفلق کا حضرت کے واسطے
اور میکائیل نے تعویذ کیا قل اعوذ برب الناس کا اور رسول خدا اس مرض سے شفا پائی اور فرمایا اسکے پڑھنے کا قل اعوذ برب الفلق پڑھ رکھا ہے بسم اللہ
الرحمن الرحیم قل کہہ اے محمد صلعم کہ اعوذ برب الناس پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ پروردگار آدمیوں کے اور خاص کرنے کے
سبب یہ ہے کہ وہ سب سے بہتر پیدا کرنیوالا ہے اور آدمی سب سے بہتر پیدا کیا گیا ہے ملک الناس بادشاہ آدمیوں کا ہے وہ اور مالک ہے اله الناس معبود آدمیوں کا ہے
اور سب آدمی انکے بندے ہیں اور سب انکی ملک میں ہیں یہ نظم دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ لائق پناہ کے خدا ہی ہے اور اسی سے پناہ طلب کرنی چاہیے کہ وہ اپنے بندوں کا حمایت میں ہے

ع ۵ / ۳۸

سورۃ الناس

اور وہی ہر بدی اور بلا کے دفع کرنے پر قدرت رکھتا ہے نہ غیر اسکا پس چاہیے کہ وقت پیش آنے مشکل کے اسکو پکاریں نہ اسکے غیر کو جب سب اسی کے محتاج ہیں تو اسی کی طرف
رجوع کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے پروردگار آدمیوں کا اپنے تئیں فرمایا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ پروردگار اور بادشاہ اور معبود سب کا ہے سو اسلئے کہ انہیں میں سب مخلوقات
میں بزرگ ہے اور انہیں میں انبیاء اور اولیاء اور اسمیں بڑے ہیں اور بڑے بڑے مرتبہ والے ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ سب سے زیادہ بزرگ ہے اور سب کا مالک ہے اسواسطے
حکم دیا کہ کہہ تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ پروردگار آدمیوں کی بادشاہ آدمیوں کے معبود آدمیوں کے **مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ** بدی سے وسوسہ ڈالنے والے کے
اور وسواس مصدر ہے بمعنی اسم فاعل اور یا وسواس کا مضاف محذوف ہے اور تقدیر اسکی من شر ذی الوسواس ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے ساتھ پناہ مانگنے کا حکم
دیا وسوسہ شیطان سے سو اسلئے کہ وہی مالک اور آقا ہے پس اُس سے پناہ طلب کرنی چاہیے جیسے کہ کوئی غلام کسیکا کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو اپنے مولی
اور مخدوم سے مدد چاہتا اور وسوسہ ایک کلام پوشیدہ ہے کہ بدون سماعت کے دل میں پہنچتا ہے اور اثر کرتا ہے اور وہ وسوسہ ڈالنے والا **الْخَنَّاسِ** پیچھے ہٹ
جانے والا ہے جس وقت کہ خدا کا ذکر کریں یعنی عادت اُسکی یہ ہے کہ جس وقت بندہ خدا کو یاد کرتا ہے تو وہ پیچھے کو ہٹتا ہے اور جب کہ آتا ہے اور جس وقت بندہ غافل ہو
تو وسوسہ ڈالتا ہے چنانچہ روایت ہے کہ جس وقت خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو شیطان پیچھے کو ہٹتا ہے اور دل سے کھسک جاتا ہے اور جس وقت کہ خدا کا ذکر نہ کیا جاوے تو دل
میں اسکا تسلط ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی خناس یہ ہیں کہ بہت پوشیدہ ہونے والا ہے اس لئے کہ وہ آنکھوں سے نہیں دکھلائی دیتا ہے نہ وقت وسوسہ ڈالنے
کے نہ دوسرے وقت **الَّذِي يُوَسْوِسُ** وہ شخص یعنی خناس کہ وسوسہ ڈالتا ہے یعنی خیالات اور وہم باطل کے ڈالتا ہے **فِي صُدُورِ النَّاسِ**
بیچ سینوں آدمیوں کے اور انکے دلوں میں مزین کرتا ہے اور خوب آراستہ کرکے دکھلاتا ہے برے کاموں کو جیسے کہ خواہش نفس کی جلدی کریں اور گناہ ہوں اور
توبہ کرنیمیں دیر کریں اور منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی خدا تعالیٰ سے شیطان کے آدمیوں کے پاس پہنچنے کی خدا تعالیٰ نے عیسیٰ کو مطلع
کیا انہوں نے دیکھا شیطان کو آدمی کے اندر کہ سر اسکا سانپ کے سر کے مانند ہے اور جس وقت بندہ ذکر خدا کرتا ہے تو وہ اپنا سر اٹھاتا ہے اور پوشیدہ ہو کر دبکا رہتا ہے
اور جس وقت بندہ ذکر خدا سے غافل ہوتا ہے تو دل کو مانند لقمہ کے اپنے منہ میں لیتا ہے پس خناس جو کہ وسوسہ ڈالتا ہے سینوں میں آدمیوں کے **مِنَ الْجِنَّةِ**
وَالنَّاسِ جن اور آدمیوں میں سے ہے یعنی شیطان وسوسہ ڈالنے والا جن سے ہے اور بہکانے والا آدمی بھی ہے وہ لوگ بہکاتے ہیں چنانچہ
خدا فرماتا ہے کہ شیاطین الجن والانس اور رسول خدا صلعم نے ایک شخص سے فرمایا کہ کیا پناہ مانگی تو نے ساتھ خدا کے شیطان انس سے اور مراد شیاطین
انس سے وہ لوگ ہیں کہ جو گمراہ کرتے ہیں اور کفر اور گناہوں پر لوگوں کو آمادہ کرتے ہیں اور کفر اور منہیات کو لوگوں کی نظر میں آراستہ کرکے انکو گمراہ کرتے ہیں
اور انکو بہکا کر افعال بد انسے کرواتے ہیں اور اپنی اور انکے دونوں کے گناہوں کا بوجھ اپنی گردنوں پر رکھتے ہیں اور روسیاہ دونوں جہان میں ہوتے ہیں اور دوزخ کو اپنے واسطے اختیار کرتے
ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر مومن کے دل میں دو کان ہیں ایک کان میں وسواس خناس پھونکا مارتا ہے اور دوسرے کان میں فرشتہ
پھونکا مارتا ہے پس مدد کرتا ہے خدا مومن کی اس فرشتہ سے اور یہی ہے قول حق تعالیٰ کا وَاَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر آدمی کے
دل میں دو کان ہیں ایک کان پر فرشتہ ہے کہ وہ رہنمائی کرتا ہے اور دوسرے پر شیطان ہے کہ وہ اسکو فتنہ میں ڈالتا ہے اور یہ حکم کرتا ہے اسکو اور فرشتہ منع کرتا ہے
اسکو اور ایسے ہی شیطان ہے آدمیوں میں سے کہ بہکاتا ہے اور طرف گناہ کے رغبت دلاتا ہے جیسے کہ شیطان جنوں کا بہکاتا ہے اور اس سورہ کے
مضمون سے معلوم ہوا کہ شر کا پیدا کرنیوالا خدا نہیں ہے اور اگر وہ اسکا خالق ہوتا تو اس سے پناہ مانگنے کا حکم نکرتا اور یہ استدلال بہت ضعیف ہے
ہے کہ کوئی شخص ایک کام کرے اور اپنے غیر کو کہے کہ تم میرے اس فعل سے پناہ مانگو تاکہ میں تمکو بچاؤں اس فعل بد سے محفوظ رکھوں اور بعضے علما کہتے ہیں کہ اس سورہ
میں لفظ ناس کا جو پانچ جگہ آیا ہے اگرچہ ظاہر میں اور لفظوں میں مکرر ہے لیکن معنی میں مکرر نہیں ہے اسواسطے کہ پہلے ناس سے مراد اطفال ہیں اور انپر دلالت
کرتا ہے لفظ رب کا کہ وہ پرورش کرتا ہے اور دوسرے ناس سے مراد جوان آدمی اور بہادر ہیں اور دلالت کرتا ہے لفظ ملک کا کہ جس سے مراد
ریاست کا ہے اور تیسرے ناس سے مراد بوڑھے آدمی ہیں کہ لفظ الہ کا انپر دلالت کرتا ہے اسلئے کہ طاعت اور بندگی میں مشغول انکو ہونا ہے اور
چوتھے سے مراد صلحا اور متقی آدمی ہیں کہ لفظ وسوسہ کا انپر دلالت کرتا ہے اور پانچویں سے مراد مفسد آدمی ہیں کہ لوگوں کو بہکا کر گناہ کرواتے ہیں

خاتمہ از مصنف رحمۃ اللہ علیہ و مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

تمام ہوئی تفسیر عمدۃ البیان کوشش اور محنت سے ناچیز عمار علی کے بس شکر ہے اُس معبود حقیقی کا جل جلالہ کہ جسنے توفیق عطا کرکے اس تفسیر کی تحریر میں مدد کی اور اُسیکے فضل و کرم سے یہ تفسیر ختم ہوئی اور اب اُمید اُسکی جناب سے یہ ہے کہ سب مومنین کو اس سے فائدہ بخشے اور اُسکی عوض میں اس عاصی کے گناہوں سے درگذر کرے اور ہمراہ سید المرسلین اور اُنکی اولاد طاہرین کے غلاموں میں اس عاصی کو شمار کرکے قیامت کے روز محشور کرے تمت بالخیر الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین

مناجات

تفسیر جو کہ لکھا تھا قرآں کی ہے تمام
جاری کرے اسکو ہند میں ہے آرزو یہی
محشر کی سختیوں کا بہت مجھکو خوف ہے
ایسا کوئی عمل نہیں شائستہ ہے میرا
فرمودۂ ائمہ کو جیسے ہو سکا
لکھنے سے اس کتاب کے ہے یہ غرض میری
رحمت تیری وسیع بہت ہو گی شریک

یارب تیری کرم سے وہ سب لکھی تمام
حاصل کریں جو فائدہ اس سے خاص و عام
مرنے کی بعد دیکھئے کس جا ملے مقام
جو تیرا عطا کرے بس ہے تمام
غفلت ہی میں گذر گئی ہے عمر صبح و شام
یارب بحق شاہ رسل سید الانام
اور ہے تیری کرم کی خلائق میں ہر دوام
یارب عاقبول ہو مجھ روسیاہ کی

تو جانتا ہے کہ نہیں قدرت ہے یہ کتاب
لکھنے سے اسکی طمع نہیں مجھکو مال کی
مجرم ہوں روسیاہ ہوں عصیاں میں غرق ہوں
گھر یاں میری گذر گئی ہیں اکثر گناہ میں
نادم ہوں اور خجل ہوں ہے یہاں شفیع
عصیاں کو میری بخش کہ تو ہے بڑا کریم
گر مجھکو بخشدے نہیں رحمت سے تیری دور
تا حشر گواہ ہو میری ادعی السلام

سو صد بیس یہ سال کہ پہنچی باتمام
اور کچھ نہیں چاہتا ہوں اس سے میرا نام
بخشش کی ہے مجھکو وسیلہ یہی کلام
واں بات اہو جو اب سے بنا ہی میرا کام
اور ہوں ہر گناہوں کا اپنے بعجز تام
اور شفیع کی شفاعت میں ہے صبح میرا نام
تو ہی کریم اور تیرا مغفرت سے کام

اعلان

شکر صد ہزار شکر بدرگاہ جناب کبریا کہ جسنے محض اپنی بندہ نوازی اور بندہ پروری سے دوبارہ اس تفسیر مجید کے چھاپنے کی مجھکو وسعت اور مہلت عطا فرمائی اور میری منشا کی موافق چھپکر شائع و ذائع ہو گئی۔ بعد ازاں ارباب مطابع کی خدمت میں گذارش ہے کہ جناب مولانا و مقتدانا حاجی الحرمین الشریفین مقبول بارگاہ لم یزلی الحاج مولانا مولوی سید عمار علی صاحب ساکن سونی پت اعلی اللہ مقامہ نے حق تصنیف اس کتاب مجید کا اپنی حیات میں بذریعہ تحریر مجھکو ہبہ کر دیا ہے اور بموجب قانون ۱۸۶۷ء کے یہ کتاب رجسٹری ہو کر درج فہرست جنتری ہو چکی ہے لہذا گذارش کیجاتی ہے کہ کوئی صاحب اس کتاب کے چھاپنے کا قصد نہ فرمائیں اور بامید نفع ضرر عظیم نہ اٹھائیں۔ ہاں جسقدر کتابوں کی ضرورت ہو وہ قتاً فوقتاً طلب فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالی بصیغہ ویلیو پے ایبل فوراً روانہ کیجائینگی۔

مومنین باتمکین کی خدمت عالی میں گذارش ہے کہ مطبع ہذا میں اکثر کتب مذہب شیعہ چھپتی رہتی ہیں اور ہر اطراف و اکناف بلاد و دیار ہندوستان میں جو کتابیں طریق امامیہ اثنا عشریہ طبع ہوتی ہیں وہ اس مطبع میں آتی رہتی ہیں پس جس صاحب کو جس کتاب کی ضرورت ہو خواہ متعلق مذہب یا درس و تدریس ہو وہ اس مطبع سے طلب فرمائیں انشاء اللہ تعالی فوراً بھیجدی جائیگی۔

اور قرآن شریف قلمی مترجم موافق طریقہ اثنا عشریہ زیر طبع ہے جو کمال احتیاط اور جانفشانی اور عرق ریزی اور صحت و صفائی کے ساتھ چھاپا جاتا ہے جن صاحبوں کو خصوصاً تاجروں کو خریداری کی قبل طبع درخواست بھیجنگے انکو خاص رعایت ملحوظ رکھی جائیگی اور جو بعد طبع درخواست بھیجنگے انکو مثل عام خریداروں کی قیمت دینی ہوگی پس قبل طبع اپنی اپنی درخواستیں مع تعداد خریداری بھیجدیں فقط المشتہر فوٹو سیکرٹری سید عین علی حسین۔ مالک مطبع یوسفی دہلی

فہرست کتب موجودہ کتب خانہ مطبع یوسفی دہلی متعلقہ مذہب شیعہ

نمبر	نام کتاب	قیمت	نمبر	نام کتاب	قیمت	نمبر	نام کتاب	قیمت
۱	قرآن شریف مترجم بترجمہ شیعہ مع خلاصۃ التفاسیر قسم اعلیٰ کاغذ ولایتی	[illegible]	۱۴	ضربت حیدری ہر دو جلد	[illegible]	۳۹	منازل الفرقان	۱ر
			۱۵	بنیان الایمان	۸ر	۴۰	یواقیت عشر	۵ر
			۱۶	سوگوۃ الاسلام	۱۰ر	۴۱	سکتۃ الواجبات	۴ر
״	قسم دوم	[illegible]	۱۷	[illegible]	۴ر	۴۲	ریحان [illegible]	۳ر
״	قسم سوم	۵ر	۱۸	فوائد [illegible] اردو	۳ر	۴۳	تکمیل الوضوء	۱ر
״	قسم چہارم کاغذ حنائی	[illegible]	۱۹	مرآت العرفان اردو	۲ر	۴۴	نور العیون ترجمہ [illegible]	۲ر
۲	تحفۃ الاثنا عشریہ کاغذ سفید	[illegible]	۲۰	ہدایۃ الصلوٰۃ	۲ر	۴۵	مثنوی زاد آخرت	۲ر
		۸ر	۲۱	رد الایاسۃ	۵ر	۴۶	عین الیقین [illegible] فدک	ر
״	کاغذ حنائی	[illegible]	۲۲	قلعہ حیدری المعروف [illegible]	[illegible]	۴۷	زینۃ العباد	۱ر
۳	فضائل مرتضوی کلاں	[illegible]	۲۳	ثابت نامہ	۱۲ر	۴۸	تحفۃ العوام	۶ر
״	״ خورد	۸ر	۲۴	شمس المشرقین	۲ر	۴۹	اعمال الصالحین	۲ر
۴	تحفہ جعفری	۳ر	۲۵	محاربہ جعفری ترجمہ حملہ حیدری	[illegible]	۵۰	احکام الائمہ	۴ر
۵	بیاض نوحہ جات [illegible]	[illegible]	۲۶	[illegible]	۱ر	۵۱	حلیۃ العرائس	۳ر
״	״ [illegible]	۱۳ر	۲۷	مفتاح الجنان	[illegible]	۵۲	حلیۃ المتقین	۱۲ر
״	״ کاغذ حنائی	۱۲ر ۷	۲۸	شرح دیوان جناب امیر علیہ السلام	[illegible]	۵۳	تذکرۃ المعصومین	۱۲ر
۶	توضیح عزا	[illegible]	۲۹	حدیث نبوی	۴ر	۵۴	دفع المغالطہ	[illegible]
۷	فیض عام ترجمہ اردو [illegible]	۳ر	۳۰	تنقیح المسائل	۲ر	۵۵	گھری بات	۱ر
۸	وقائع خلافت حضرت علی	۶ر	۳۱	کتاب [illegible] ترجمہ [illegible] الاسلام	۸ر	۵۶	انذار المنذرین	۱ر
۹	نان ونمک	۳ر	۳۲	تنبیہ الاطفال	۱ر	۵۷	قصہ [illegible]	۱ر
۱۰	تجہیز الموتیٰ	۱ر ۷	۳۳	ذواب انتقام	۲ر	۵۸	تحفۃ القائدین	ر
۱۱	برق لامع کاغذ رنگین	۸ر	۳۴	فرحت المومنین	۱ر	۵۹	نصر المومنین	ر
״	״ کاغذ سفید	۶ر	۳۵	کاشف الزوال	۴ر	۶۰	فوائد قرآنی	۱ر
״	״ کاغذ حنائی	۵ر	۳۶	ارشاد العوام	۴ر	۶۱	فال جعفری تعبیر خواب	ر
۱۲	صراط النجات	۴ر	۳۷	مثنوی آب [illegible]	۱ر	۶۲	[illegible] البکا	۶ر
۱۳	جلاء العیون اردو [illegible] جلد	[illegible]	۳۸	موعظۃ فاخرہ	۱ر	۶۳	[illegible]	[illegible]

اسماء کتب موجود مطبع

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۶۴	اختصاص الشہادہ	۲/	۸۳	کحل الناظرین	۸/	۱۰۱	جامع عباسی نسخہ قلمی	[illegible]
۶۵	مخزن ماتم کاغذ قسم اعلی	۸/	۸۴	حیات القلوب مع دستہ چہار جلد	[illegible]	۱۰۲	خلاصۃ العقائد قلمی	[illegible]
"	" قسم دوم	۷/	۸۵	حیات القلوب بہ سہ جلد	[illegible]	۱۰۳	نفاق الشیخین	۴/
۶۶	نادر التواریخ کاغذ اعلی	۷/	۸۶	تاریخ اعثم کوفی اردو	زیر طبع	۱۰۴	رجم الشیاطین	۸/
"	" قسم دوم	۶/	۸۷	تاریخ اعثم کوفی فارسی	[illegible]	۱۰۵	وسیلۃ الزائرین	۸/
۶	خلاصۃ المصائب	۱۲/	۸۸	انوار الہدی	[illegible]	۱۰۶	مشارق الانوار [illegible]	۸/
۶۸	تنبیہ المنکرین مع مخزن الفرائض	۳/	۸۹	شمس الضحی	[illegible]	۱۰۷	لآلی مخزونہ	۲/
۶۹	سراج الایمان	۱/	۹۰	کشف الغمہ فارسی	[illegible]	۱۰۸	ضیاء المشرقین	۲/
۷۰	مرثیہ سلام	۵/	۹۱	زبدۃ المصائب	[illegible]	۱۰۹	تنبیہ الخوارج	[illegible]
۷۱	تحفۃ العابدین	۱/	۹۲	ذاکر ماتم عرف چہل مجلس	[illegible]	[illegible]	جادۂ حیدری	۶/
۷۲	مجموعہ صنائع	۴/	۹۳	ریحان غم جلد اول	[illegible]	۱۱۱	رسالہ سبعہ	۳/
۷۳	ترجمۃ الصلوٰۃ فارسی	۱/	"	" جلد دوم	[illegible]	۱۱۲	عین الحیات	[illegible]
۷۴	ترجمۃ الصلوٰۃ اردو	۲/	۹۴	حدیقۂ ماتم جلد پنجم	۸/	۱۱۳	تحفہ جوادیہ	[illegible]
۷۵	ذخیرہ آخرت	۵/	۹۵	مصائب الابرار ترجمہ جلد عاشر بحار	[illegible]	۱۱۴	تفسیر عفت	۶/
۷۶	مخمس سجاد	۵/	۹۶	دفتر غم جلد دوم	۱۲/	۱۱۵	عین الیقین فی رد بشارات العالمین	۳/
۷۷	نارادات لہیبہ	۲/	"	" جلد سوم	۳/	۱۱۶	سیف صارم	۱۲/
۷۸	گوہر شب چراغ	۲/	۹۷	مجالس العلویہ جلد دوم	[illegible]	۱۱۷	عقد حمید ہندی	۱/
۷۹	تنبیہات العقول	۲/	۹۸	تنشیط المطاعن	[illegible]	۱۱۸	منہج الوصول	۳/
۸۰	دلیل الحسنات	۳/	۹۹	زاد المعاد کشوری	[illegible]	۱۱۹	دفتر رباعیات	زیر طبع
۸۱	تحفۃ المومنین	۲/	"	" طبع کلکتہ	[illegible]	۱۲۰	تحفۃ العارفین حال جدید [illegible]	"
۸۲	فرائد بہیہ	۶/	۱۰۰	جامع عباسی بابی اردو	[illegible]	۱۲۱	آیۂ تطہیر	۵/

اعلان ہر سہ جلد تفسیر عمدۃ البیان کا حق تصنیف جناب مولوی سید عمار علی صاحب مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ نے اپنی حیات میں سند تحریری بنام راقم ہبہ کر دیا اور چنانچہ ہر سہ جلد علیحدہ علیحدہ باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہیں لہذا کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائیں ورنہ ضرر عظیم اٹھائیں گے فقط